نور علیٰ نور یہدی اللہ لنورہ من یشاء
کتاب شریف و صحیفہ لطیف کنوز احادیث و مفاتیح ترجمہ مشکوٰۃ المصابیح الحسنی
مظاہر حق
من تصنیفات
عالم نحریر فاضل بے نظیر محدث لبیب مولانا مولوی محمد قطب الدین خان صاحب دہلوی دامت برکاتہ
مطبع منشی نولکشور واقع لکھنؤ میں طبع ہوا

## فہرست جلد چہارم یعنی علم اجمالی کتاب مظاہر حق ترجمہ مشکوٰۃ المصابیح

نور علیٰ نور یہدی اللہ لنورہ من یشاء
کتاب شریف وصحیفہ لطیف کنوز احادیث را مفاتیح ترجمہ مشکوٰۃ المصابیح اعنی
ربع چہارم
مظاہر حق
من تصنیفات
عالم نحریر فاضل بے نظیر محدث جلیلی مولانا مولوی محمد قطب الدین خان صاحب دہلوی دامت برکاتہ
مطبع منشی نولکشور واقع لکھنؤ میں طبع ہوا
M.A.LIBRARY, A.M.U.
U798

ابی بن کعب کے ایک طبیب کو پس کاٹی طبیب نے اونکی رگ پھر داغ دیا ابی کو اوس رگ پر نقل کی یہ مسلم نے وعن ابی ہریرۃ انہ سمع رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم یقول فی الحبۃ السوداء شفاء من کل داء الا السام قال ابن شہاب السام الموت والحبۃ
السوداء الشونیز متفق علیہ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی یہ کہ اونہوں نی سنا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی بیچ سیاہ دانہ کی شفا ہی ہر
بیماری سی سوای سام کی کہا ابن شہاب نی کہ سام موت ہی اور سیاہ دانہ کلونجی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی ف کہا طیبی نی کہ اگرچہ حدیث عام ہی
کہ کلونجی مین شفا ہی ہر بیماری سی لیکن مخصوص ہی ساتھ ان امراض کی کہ رطوبت اور بلغم سی پیدا ہوتی ہین اسلیے کہ وہ حار یابس ہی پس دفع کرتی ہی
اون امراض کو کہ ضد اسکی ہین اور بعضون نے کہا کہ عموم پر محمول ہی اور داخل ہوتی ہی کلونجی ہر دوا مین ساتھ ترکیب کے اور کرمانی نی کہا کہ متعین ہی عموم لیکن
استثنا کی اور سفر السعادۃ کی مصنف نے کہا کہ ایک جماعت اکابر سی بیچ تمام امراض کی معالجہ ساتھ کلونجی کی کرتی تھی اور بعضی بیچ تمام امراض کی شہد
استعمال کیا کرتی تھی اور بسبب برکت حسن اعتقاد کی امراض اونکی دفع ہوتی تھی وعن ابی سعید الخدری قال جاء رجل الی النبی
صلی اللہ علیہ وسلم فقال ان اخی استطلق بطنہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسقہ عسلا فسقاہ ثم جاء
فقال سقیتہ فلم یزدہ الا استطلاقا فقال لہ ثلث مرات ثم جاء الرابعۃ فقال اسقہ عسلا فقال لقد سقیتہ فلم یزدہ
الا استطلاقا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صدق اللہ وکذب بطن اخیک فسقاہ فبرا متفق علیہ اور روایت ہے
ابی سعید خدری سی کہا کہ آیا ایک شخص پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اور کہا بھائی میرا چلتا ہی پیٹ اوسکا یعنی دست پر دست چلی آتی ہین پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نی کہ پلا اوسکو شہد پس پلایا اوسکو پھر آیا وہ اور کہا پلایا تھا مین نی اوسکو شہد پس نہ زیادہ کیا اوسکو یعنی شہد نی مگر دست کو پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی
اوسکو تین بار یعنی ہر بار فرماتی تھی کہ پلا اوسکو شہد اور وہ پلاتا اور پیٹ اور زیادہ چلتا پھر وہ آیا اور عرض کی کہ شہد پلایا مین نی اور پیٹ اور زیادہ چلا پھر آیا چوتھی بار
یعنی اور کہا کہ زیادہ ہوا پیٹ چلنا پس فرمایا آنحضرت نی پلا تو اوسکو شہد پس کہا اوسنی کہ تحقیق مین پلایا اوسکو پس نہ زیادہ کیا اوسکو شہد نی مگر پیٹ چلنا پھر فرمایا آنحضرت
نی کہ سچ کہا اللہ نی اور جھوٹا ہی پیٹ بھائی تیری کا پھر پلایا اوسنی بھائی کو شہد پس اچھا ہو گیا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی ف پلایا اوسکو شہد یعنی ملا ملا
پانی مین اور حضرت علی سی منقول ہی کہ جب بیمار ہو کوئی پس چاہیے کہ مانگے اپنی بیوی سی کہ کچھ دیوی اوسکو اپنی مہر مین سی پھر خرید کری اوسکا شہد اور مینہ کے
پانی مین ملا کر پیوی پاوی گا شفا با برکت اور سچ کہا اللہ نی یعنی اس آیت مین فیہ شفاء للناس یا یہ کہ وحی ہوئی ہو حضرت کو کہ یہ شہد پیوی گا تو اوسکی پیٹ کو
آرام ہوگا وہ مراد ہی اور جھوٹا ہی الخ یعنی خطا کی اوسنی اور شفا نہ قبول کی عرب استعمال کرتی ہین کذب کو جگہہ خطا کی جیسی کہ کذب سمعہ جھوٹ کہا کان نی یعنی سمجھی
نی یعنی خطا کی اور نہ پائی حقیقت اوس چیز کی کہ سنی اور جاننا چاہیے کہ لوگون کو بیچ حکم فرمانی آنحضرت کی ساتھ پینی شہد کی اسہال مادہ مین تو قدر تحیر
ہی یعنی شہد مسہل اور چلانی والا پیٹ کا ہی پس حکم کرنا ساتھ پلانی اوسکی کی بیچ دفع پیٹ چلنی کی مخالف ہی مذہب اطبا کی ہو اسلیے کہ ہر بار کہ شہد پلایا
پیٹ چلنا زیادہ ہوا پس شاید کہ حصول شفا برکت دعای آنحضرت کی اور ظہور معجزہ اونکی کی ہو بیچ مادہ خاص کی اور سوا اوسکو اسپر قیاس نہین کر سکتی اور
یہ بھی اگرچہ ایک روش نیک ہی اہل ایمان کی لیے ولیکن بعد تحقیق اور امعان نظر کی ظاہر ہوتا ہی کہ امر ساتھ پلانی شہد کی اس مادہ مین موافق قانون
طب کی ہی اور دلیل کمال صداقت پر ہی اسلیے کہ اس شخص کا پیٹ چلنا بسبب تخمہ اور امتلای مادہ فاسد کی تھا پس پلانا شہد کا کہ دافع مادہ کا ہی
اور اخراج مادہ کا کرتا ہی موافق مذہب مناسب کی ہی اور صاحب سفر السعادۃ نی کہا کہ طب نبوی ساتھ طب اطبا کی نسبت نہین رکھتی اسلیے کہ طب نبوی متیقن الانجاح
ہی اسلیے کہ صادر ہوئی ہی آپ سی وحی اور فراست سی اور کمال عقل سی اور طب غیر اونکی کی اکثر گمانی ہی خالی تجربہ سی کہ منزلہ خطا کا ہی اوسمین اور جو کوئی
کہ ساتھ طب نبوی کی کہ متیقن الانجاح ہی منتفع نہو بالیقین جاننا چاہیے کہ نقصان ایمان اوسکی مین ہی اور جو کوئی اوسکو ساتھ قبول و صدق اعتقاد

پاک کی عمل مین لاوی البتہ اوس سی منتفع ہو جیسی کہ قرآن کریم کہ شفا سینون اور دلون کی ہی جو کوئی اوسکو ساتہ اخلاص و قبول
کی نہ سیکھے سبب زیادتی مرض اور وبال حال اوسکی کا ہوتا ہی اس سبب سے بعضون نی کذب پیٹ اوسکی کو اوپر عدم صدق نیت اور عدم
خلوص اعتقاد اوسکی کے حمل کیا ہی فافہم و باللہ التوفیق ۱۲ ع ح وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
اِنَّ اَمْثَلَ مَا تَدَاوَیْتُمْ بِہِ الْحِجَامَةُ وَالْقُسْطُ الْبَحْرِیُّ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی انس سے کہ کہا فرمایا پیغمبر
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق بہتر اوس چیز کا کہ دوا کرو تم ساتہ اوسکے بہرے ہوئے سینگی کہچوانا اور استعمال کرنا
قسط بحری یعنی کٹ کا ہی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی ف قسط مین منافع بہت ہین عورتین نفسا ہونی لیتی ہین
اوسکی اور جاری کرتی ہی حیض و پیشاب رکی ہوئی کو اور دفع کرتی ہی زہرون کو اور تحریک کرتی ہی شہوت جماع کو
اور اسکی پینی سی پیٹ کی کیڑی مرجاتی ہین اور چوتھی دن کی تپ کو بہی نفع کرتی ہی اور اسکے لگانی سی چہائیان اور چیپ جاتی رہتی ہی
اور دہونی اسکی فائدہ کرتی ہی زکام کو اور سحر اور وبا کو اور سوای اسکے منافع اس مین بہت ہین کہ کتب طب مین مذکور ہین
اسلیے اوسکو افضل دواؤن کا فرمایا اور قسط دو قسم کی ہی بحری اور ہندی بحری سفید ہی اور ہندی سیاہ
اور بحری افضل ہی ہندی سی اور گرمی اس مین کم ہوتی ہی ۱۲ ح وَعَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تُعَذِّبُوْا صِبْیَانَکُمْ بِالْغَمْزِ مِنَ الْعُذْرَةِ وَعَلَیْکُمْ بِالْقُسْطِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی
انس سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ عذاب کرو تم اپنی لڑکون کو ساتہ دبانی کی ہاتہ سی یا کپڑی سے
بیماری حلق کی کو اور لازم ہی تمکو استعمال کٹ کا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی ف عذرہ ایک بیماری ہی کہ لڑکون کی حلق
مین پیدا ہوتی ہی جوش خون سی دائیان اسکی دفع کی لیی لڑکی کی تالو کو انگوٹھی سی دباتی ہین اور وہان سے خون سیاہ
نکلتا ہی اسی منع فرمایا اور فرمایا کہ اسکا علاج کٹ سی کرو یعنی اوسکو پانی مین حل کرکے ناک مین ٹپکا دی کہ اوسکو سعوط کہتی ہین پس
وہ پانی عذرہ پر پہونچکر اوسکو دفع کریگا اور کٹ حار یابس ہے اور بعضی طبیب اس بیماری کی علاج کرنے کو ساتہ کٹ کی
تعجب کرتی ہین اور کہتی ہین کہ کٹ حار ہی اور عذرہ لڑکون کو حرارت سی ہوتا ہی خصوصاً نواح حجاز مین کہ حارہ ہی اور
علما اوسکا جواب یہ دیتی ہین کہ مادہ عذرہ کا ایک خون ہی کہ بلغم اوسپر غالب ہوتا ہی پس معالجہ ساتہ کٹ کی مفید ہوتا ہے
اوسکو اسلیے کہ کٹ مجفف اور مقوی عضو ہی اور کبہی نفع دوا کا بخاصیت بہی ہوتا ہی یا انکہ ہو سکتا ہی کہ یہ تجویز ابتدا آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کی سی ہو واللہ اعلم ۱۲ ح وَعَنْ اُمِّ قَیْسٍ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلٰی
مَا تَدْغَرْنَ اَوْلَادَکُنَّ بِہٰذَا الْعِلَاقِ عَلَیْکُنَّ بِہٰذَا الْعُوْدِ الْہِنْدِیِّ فَاِنَّ فِیْہِ سَبْعَةَ اَشْفِیَةٍ مِنْہَا
ذَاتُ الْجَنْبِ یُسْعَطُ مِنَ الْعُذْرَةِ وَیُلَدُّ مِنْ ذَاتِ الْجَنْبِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے ام قیس سے کہ کہا
فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیون دباتی ہو حلق اولاد اپنی کی اونگلی سی ساتہ اس دبانی کی بلکہ لازم ہی تمپر استعمال کرنا
عود ہندی کا یعنی کٹ کا اسلیے کہ اس مین سات بیماریون کی شفا ہی ایک اون سات مین سے ذات الجنب ہی سعوط اسکے
جاوی عذرہ سی یعنی عذرہ کی دفع کی لیی ناک مین ٹپکائی جاوی اور لدود کی جاوی یعنی منہ مین یا ہچہ کی طرف سی ٹپکائی
جاوی ذات الجنب سی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی ف تدغرن الخ دغر کہتی ہین حلق کی دبانی کو اونگلی سے بسبب عذرہ کے

کہ نہی کی اوس سے حدیث سابق مین اور یہان ہی بطریق اثبات کے فرمایا کہ اسواسطے واسطے ہی علاج لڑکون کے درد حلق کے
وہی ہین جو دوغیرہ کے مذکور ہوے اور بعضی روایت مین اعلاق آیا ہے ساتھ زہرہ جز کے اور کہا ہے علماء نے کہ یہ روایت
اولی اور اصوب ہی اور معنی اعلاق کی وہی علاج مذکور ہی حاصل یہ کہ نہ دباؤ اپنے اولاد کے حلق ساتھ اونگلی کی بلکہ
مذکور مین اور عود ہندی اسمین تصریح ہی ساتھ اسکے کہ مراد قسط بحری ہی یہ عود ہندی ہی اور احتمال ہی
کہ عود ہندی قسط ہندی کو کہا ہو جیسے کہ تفسیر کیا ہے اوسکو بعضون نے ساتھ عود ہندی کی اور نافع دونون ہین
لیکن بحری کا نفع غالب ہی اور ذات الجنب ورم حار ہی نواحی صدر مین اور وہ امراض مہلکہ سی ہی اور یہان ذات الجنب
سے ریاح غلیظہ ہین کہ جمع ہو جاتے ہین نواحی پہلو مین اسلیے کہ عود ہندی دوا ہی ریاح کی اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے سات بیماریون مین سے دو کو بیان فرمایا اور پانچ سے سکوت کیا اسلیے کہ احتیاج انکی تفصیل کی نہ تھی اوس وقت اور
شاید کہ باقی مشہور ہون عرب مین اور اس سے یہ نہین لازم آتا کہ قسط سات بیماریون سی زیادہ کی دوا نہین بلکہ یہ بہت بیماریونکو
مفید ہے جیسی کہ بعض اسکے اوپر مذکور ہوئین شاید کہ ساتھ کے بہت نفع کرتی ہو اس سبب اون کو ذکر فرمایا اور بعضون نے
کہا مراد سات سے کثرت ہی نہ عدد مخصوص چنانچہ کلام عرب مین اطلاق سات کا کثرت پر ہوتا ہی مانند ہفتاد کی ستر
وَعَنْ عَائِشَةَ وَرَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْحُمّٰى مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ فَابْرُدُوهَا
بِالْمَاءِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے عائشہ سے اور رافع بن خدیج سے کہ نقل کرتے ہین نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے
فرمایا تپ بھاپ ہی جہنم کی پس ٹھنڈا کرو اوسکو ساتھ پانی کی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف کہا بعضون نے
کہ اثر و مشابہت دیتا ہی حرارت تپ کو ساتھ آگ دوزخ کی یعنی نمونہ اوسکا ہی اور بعضون کے نزدیک حقیقت
پر ہے جیسی کہ باب مواقیت الصلوۃ مین آیا ہی کہ گرمی سخت کی اثر بھاپ دوزخ کا ہی پس ہو سکتا ہی کہ حرارت تپ کی
بھی اثر اوسکا ہو اور اس حدیث مین خطاب ہی اہل حجاز کو یعنی کہ مدینے والون کو کہ اکثر تپ اونکی ہوتی ہی سبب گرمی
آفتاب کی یا حرکت یا غضب یا مانند اسکے کے اوسکو ٹھنڈک پانی کی مفید ہوتی ہی یعنی پانی بدن پر ڈالنے سی فائدہ ہوتا ہی یا ٹھنڈا
ٹھنڈا کرنے سے استعمال کرنا ہی دواؤن سرد کا پانی ملا کر یا مراد ٹھنڈا کرنی سی یہ ہی کہ صدقہ پانی پلاوے اوسکی برکت سی حق
تعالی تپ کو دور کر دیگا اوسی طرح مولانا عمر نے [illegible] وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ رَخَّصَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فِي الرُّقْيَةِ مِنَ الْعَيْنِ وَالْحُمَةِ وَالنَّمْلَةِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے انس سے کہا اونہون نے رخصت دی رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے بیچ افسون کرنے کے چشم زخم سی اور ڈنک سی اور نملہ سی نقل کی یہ مسلم نے ف مراد افسون سے
دعائین اور آیات قرآنی ہین واسطے طلب شفا کی اور دعا مین نظر کی اعتدال کیا ہی [illegible] ذکر کی گئی ہین [illegible]
سی اور مراد ساتھ اسکے ڈنک بچھو کا ہی اور کاٹنا سانپ کا ہی کہ حکم مین ہی اوسکے اور نملہ کہتے ہین پھنسی کو اور یہان مراد ایک
بیماری ہی کہ پھنسیان پہلو وغیرہ مین نکلتے ہین مشابہ [illegible] چیونٹی کے سبب [illegible]
اور افسون جائز ہی تمام بیماریون مین اور یہان خاص ان تین چیزون کو اس سبب ذکر کیا کہ افسون ان مین
اولی اور انفع ہی بہ نسبت اور امراض کی اور بعضی روایات مین حصر آیا ہی کہ نہین ہے افسون مگر ان تین چیزون مین

اس مین یہی ہی تاویل ہی یا یہ کہ اول افسون سی منع فرمایا تہا بسبب الفاظ جاہلیت کے بعد اوسکے رخصت ہوئی
ان تینون چیزون مین بسبب اہتمام شان انکی کی اور کمال نفع لوگون کے ساتہ اسکے بعد ازان رخصت ہوئی علی الاطلاق
واللہ اعلم وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ نَسْتَرْقِيَ مِنَ الْعَيْنِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
اور روایت ہے عائشہ رض سے کہا حکم کیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ منتر پڑہوا وین ہم نظر لگنے سے
نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے وَعَنْ اُمِّ سَلَمَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰى فِيْ بَيْتِهَا جَارِيَةً فِيْ وَجْهِهَا
سَفْعَةٌ يَعْنِيْ صُفْرَةً فَقَالَ اسْتَرْقُوْا لَهَا فَاِنَّ بِهَا النَّظْرَةَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ام سلمہ سے یہ کہ
نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے دیکہی ام سلمہ کے گہر مین ایک لڑکی یعنی بیٹی یا لونڈی کہ اوسکے چہرے مین سفعہ یعنی زردی تہی
فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ منتر پڑہوا و واسطے اسکے پس تحقیق اوسکو ہی نظر نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف
ظاہر حدیث سی نظر عام معلوم ہوتی ہی کہ نظر جن کی ہو یا انسان کے ولیکن شارحون نے اوسکو نظر جن کر تفسیر کیا ہی کہ نظر
اسکی تیز تر بہالے سے ہے ۱۲ح وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الرُّقٰى فَجَاءَ اٰلُ عَمْرِو
بْنِ حَزْمٍ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّهٗ كَانَتْ عِنْدَنَا رُقْيَةٌ نَرْقِيْ بِهَا مِنَ الْعَقْرَبِ وَاَنْتَ نَهَيْتَ عَنِ الرُّقٰى فَعَرَضُوْهَا
عَلَيْهِ فَقَالَ مَا اَرٰى بِهَا بَاْسًا مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ اَنْ يَّنْفَعَ اَخَاهُ فَلْيَنْفَعْهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے جابر سے
کہا منع کیا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے منترون سے پس آئے اہل اولاد عمرو بن حزم کی کہ وہ منتر کیا کرتے تہے
پس کہا اونہون نے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تحقیق ہی ہماری پاس ایک منتر کہ پڑہتے ہین ہم اوسکو ڈنک مارنے
بچہو کے سے اور آپ نے منع فرمایا ہی منترون سے پہر عرض کیا اونہون نے وہ منتر روبرو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کے یعنی تا معلوم کرین کہ درست ہی یہ منتر کرنا یا نہین پس فرمایا کہ نہین دیکہتا مین اس منتر کا مضائقہ جو شخص کر سکے
تم مین سے یہ کہ نفع پہونچاوے اپنے بہائی مسلمان کو پس چاہیے کہ نفع پہونچاوے اوسکو اپنے جس طرح کر سکے خواہ منتر
ہو یا اور طرح بشرطیکہ خلاف شرع نہو نقل کی یہ مسلم نے وَعَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الْاَشْجَعِيِّ قَالَ كُنَّا نَرْقِيْ
فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَقُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ تَرٰى فِيْ ذٰلِكَ فَقَالَ اعْرِضُوْا عَلَيَّ رُقَاكُمْ لَا بَاْسَ بِالرُّقٰى
مَا لَمْ يَكُنْ فِيْهِ شِرْكٌ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے عوف بن مالک اشجعی سے کہ کہا تہے ہم پڑہتے منتر بیچ
جاہلیت کے پس عرض کیا ہمنے یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کس طرح حکم فرماتے ہین آپ اس مین پس فرمایا
بیان کرو روبرو میرے منتر اپنے نہین مضائقہ ان منترون کا جب تک کہ نہو اس مین شرک نقل کی یہ مسلم نے
ف یعنی اس مین اسمار جن و شیاطین کے ہون اور معانی اوسکے سے کفر لازم نہ آوے اسلیے کہا ہے علما نے
کہ جن الفاظ کے معانے معلوم نہون افسون ساتہ اوسکے نہ کرنا چاہیے مگر آنکہ بنقل صحیح شارع سے آیا ہو اور نیز
بسبب عداوت کے کہ بالطبع ساتہ انسان کے رکہتے ہین شیاطین کے دوست ہین پس جبکہ پڑہے جاتے ہین
افسون ساتہ اسمار شیاطین کے قبول کرتے ہین جنات اون کو اور نکل جاتے ہین جگہ اپنے سے اور اسی طرح
سانپ بچہو کے کاٹے ہوئے کو کبہی اثر جن کا ہوتا ہے کہ جن بصورت سانپ کے ہو کر کاٹتا ہی جب پڑہا جاتا

اور پھر افسون ساتھ ناموں شیاطین کے تو میلان کرتا ہے زہر اوسکا بدن انسان سے اور دفع ہو جاتا ہے
اون سے پس اجماع ہی علمای امت کا اسپر کہ مکروہ ہے افسون کرنا بغیر کتاب اللہ اور اسما و صفات اسکے کے
اور بزرگترین افسونوں کا قرآن عظیم ہی اور افضل سورۂ فاتحہ ہے اور معوذتین اور آیۃ الکرسی اور وہ آیتیں
کہ مشتمل ہیں اوپر معنے پناہ چاہنے کے اور تعویذات نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ احادیث صحیحہ سے ثابت ہوئی
ہیں اور کتب احادیث میں مذکور ہیں از انجملہ کتاب سفر السعادۃ میں لایا ہی مصنف اوسکا کہ حدیث میں آیا ہی کہ جس کسی کو
نظر اپنی مال پر یا فرزند پر کہ جو اوس کو خوش لگتا ہی پڑی چاہیے کہ کہے ما شاء اللہ لا قوۃ الا باللہ اور منقول ہی حضرت
عثمان رضی اللہ عنہ سے کہ دیکھا اونہوں نے ایک لڑکی خوبصورت کو فرمایا کہ سیاہ کرو گڑھا ٹھوڑی اسکے کا تا نظر اوسکو
نہ لگے اور افسونوں مشہورہ سے آیات شفا ہیں نقل ہی شیخ امام ابو القاسم قشیری سے کہ کہا سخت بیمار ہوا بیٹا میرا
حتی کہ جان بلب ہوا پس دیکھا میں نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں پس شکایت کی میں نے آپ کی جناب میں
بیٹی کی بیماری کی فرمایا کہ کہاں ہی تو آیات شفا سے پس بیدار ہوا میں اور تلاش کیا میں نے قرآن میں آیات شفا کو پس
پائیں میں نے چھ جگہ کہ وہ یہ ہیں ویشف صدور قوم مؤمنین وشفاء لما فی الصدور یخرج من بطونها شراب مختلف الوانه
فیه شفاء للناس وننزل من القرآن ما هو شفاء ورحمة للمؤمنین واذا مرضت فهو یشفین قل هو للذین آمنوا هدی وشفاء
پس لکھا میں نے ان آیات کو اور پانی میں دھوکر پلائیں اوسکو پس شفا پائی اوسنے فی الحال گویا بند اوسکے پاؤں سے
کھولا گیا کذا فی المواہب اللدنیہ اور سعدی چلپی نے حاشیہ بیضاوی کی حکایت ابو سنا و ابو القاسم قشیری کی
لایا ہے اور دیکھنا اللہ تعالی کا خواب میں ذکر کیا ہی اور پڑھنا آیات مذکورہ کا بیمار پر اور لکھنا انکا چینی کے باسن
میں اور دھوکر پلانا اوسکا بیمار کو نقل کیا ہی اور شیخ تاج الدین سبکی سے نقل کیا ہی کہ کہا دیکھا میں نے بہت مشائخ کو کہ
لکھتے تھے ان آیات کو واسطے بیماری کی رسالہ یہ کہ یہ مذکورات کہ اجزا آیات ہیں انہیں کو لکھی یا تمام آیتیں جو کچھ دیکھا لیا
ہی لکھنا انہیں جز ار کا ہی واللہ اعلم وعن ابن عباس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال العین
حق فلو کان شیء سابق القدر سبقته العین واذا استغسلتم فاغسلوا رواہ مسلم اور روایت ہے
ابن عباس سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا نظر حق ہی یعنی اگر ہوتی کوئی چیز پیش جانے والی
تقدیر سے تو بڑھ جاتی اوس سے نظر اور جس وقت کہ طلب دھونی کی کیجیے جاوے تم سے پس دھو ڈالو کہا طیبی نے
نظر حق ہی یعنی کار کر جانا نظر کا آدمی میں اور ہر چیز میں کہ اوپر جانا اوس کے نظر کی ثابت و واقع ہے ساتھ تقدیر الٰہی کے
اور حق تعالی نے یہ خاصیت بعضوں میں رکھی ہی مانند تاثیر کے اور اسکو سبب ضرر اور ہلاک اوس چیز کا کیا ہے
اور بڑھنے والی یعنی اگر کوئی چیز پیش اوس سے لیجاتی اور غلبہ کرتی تقدیر الٰہی پر تو غلبہ کرتی تقدیر پر اور متغیر کر دیتی اوسکو
اور یہ مبالغہ ہی بیچ شدت تاثیر نظر کی اور سرعت نفوذ اوسکی کی اشیا میں اور طلب دھونی کی کہی جاوے الخ تھا عادت
تھی لوگوں کی کہ نظر لگانے والی کی ہاتھ پاؤں اور ازار کے نیچے سے دھوتے تھے اور وہ پانی ڈالتے تھے اوپر اوسکے
جسکو نظر لگتے تھے اور اوسکو سبب شفا کا جانتے تھے پس آنحضرت نے اسکی رخصت دی اور اوسے فائدہ اوسکا یہ ہے

اسکو بھی نقل کیا ابوداؤد نے **ف** قتل کرنا اونکا بھی اسی واسطے تھا اور داغ دینا بھی اوسکو منع ہے اور نیز اس سبب سے کہ حاصل ہوتی ہے نجاست معاملے سے اور نہ بولنے کا اور حدیث اسکی وہ روایت کہ جامع بیمن آئی ہی منع کیا ہی ساتھ اسکے قتل کرنے سے پس دار کہا قاضی نے شاید کہ حضرت نے منع کیا مارنے مینڈک کو اسی لیے کہ نہیں طلب ثواب سے اور کانے سا منڈکی یا اسواسطے کہ نجاست حرمت کے لیے کیونکہ نہیں جائز ہی دوا کرنی ساتھ حرام چیزون کی یا واسطے کراہت طبع کی اور تنفر کی اوس سے اس سببے کہ کبھی حضرت نے اوسمین منفعت زیادہ اوس چیز کی کہ وہمی طبیب نے اسمین منفعت کی **وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْتَجِمُ فِي الْاَخْدَعَيْنِ وَالْكَاهِلِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَزَادَ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَهْ وَكَانَ يَحْتَجِمُ لِسَبْعَ عَشْرَةَ وَتِسْعَ عَشْرَةَ وَاِحْدٰى وَعِشْرِيْنَ** اور روایت ہی انس سے کہ کہا تہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سینگی بہری ہوئی کہوالی بیچ دو رگونکے کہ دونون طرف گردن کی ہین اور درمیان مونڈہون کی نقل کی یہ ابوداؤد نے اور زیادہ کی ترمذی اور ابن ماجہ نے یہ عبارت اور تہی حضرت سینگی کہوالی سترہوین تاریخ اور انیسوین تاریخ اور اکیسوین تاریخ **وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَسْتَحِبُّ الْحِجَامَةَ لِسَبْعَ عَشْرَةَ وَتِسْعَ عَشْرَةَ وَاِحْدٰى وَعِشْرِيْنَ رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ** اور روایت ہی ابن عباس سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم دوست رکہتی تہی کہنچی لینے سترہوین تاریخ اور انیسوین تاریخ اور اکیسوین تاریخ نقل کی یہ بغوی نے شرح السنہ مین **وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ احْتَجَمَ لِسَبْعَ عَشْرَةَ وَتِسْعَ عَشْرَةَ وَاِحْدٰى وَعِشْرِيْنَ كَانَ شِفَاءً مِنْ كُلِّ دَاءٍ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ** اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ نقل کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا جو شخص کہ بہری ہوئی سینگی کہچوا وی سترہوین اور انیسوین اور اکیسوین کو ہوتی ہی شفا ہر بیماری سے نقل کی یہ ابوداؤد نے **وَعَنْ كَبْشَةَ بِنْتِ اَبِيْ بَكْرَةَ اَنَّ اَبَاهَا كَانَ يَنْهٰى اَهْلَهُ عَنِ الْحِجَامَةِ يَوْمَ الثُّلَاثَاءِ وَيَزْعُمُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ يَوْمَ الثُّلَاثَاءِ يَوْمُ الدَّمِ وَفِيْهِ سَاعَةٌ لَا يَرْقَاُ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ** اور روایت ہی کبشہ بیٹی ابی بکرہ کی سے یہ کہ تحقیق اونکا باپ تہی منع کرتی اپنی گہر کی لوگون کو سینگی کہچوانی سی منگل کی دن اور نقل کرتی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ کہ دن منگل کا دن خون کا ہی یعنی غلبہ خون کا اسمین ایک ساعت ہی کہ نہین تہمتا خون جیسے پس اگر اس وقت مین خون لیوی شاید کہ موافق اس ساعت کی پڑی اور ہلاک ہوجاوی نہ تہمنی خون سی نقل کی یہ ابوداؤد نے **وَعَنِ الزُّهْرِيِّ مُرْسَلًا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ احْتَجَمَ يَوْمَ الْاَرْبِعَاءِ اَوْ يَوْمَ السَّبْتِ فَاَصَابَهُ وَضَحٌ فَلَا يَلُوْمَنَّ اِلَّا نَفْسَهُ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوُدَ وَقَالَ وَقَدْ اُسْنِدَ وَلَا يَصِحُّ** اور روایت ہی زہری تابعی سے بطریق ارسال کی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے جو شخص سینگی کہچوائی بدہ کی دن یا ہفتہ کی دن پہر پہنچی اوسکو کوڑہ پس نہ ملامت کری مگر نفس اپنے کو نقل کی یہ احمد اور ابوداؤد نے اور کہا ابوداؤد نے کہ تحقیق اسناد کی گئی ہی یہ حدیث یعنی متصل ہی باعتبار راویون کی ایک اور اسناد مین اور صحیح نہین ہی وہ اسناد **ف** لیکن حاصل ہوتی ہی بسبب اسکی قوت مرسل کو اور مرسل حجت ہی ہماری نزدیک تمام فقہا کی **وَعَنْهُ مُرْسَلًا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ احْتَجَمَ اَوِ اطَّلٰى يَوْمَ السَّبْتِ اَوِ الْاَرْبِعَاءِ فَلَا يَلُوْمَنَّ اِلَّا نَفْسَهُ فِي الْوَضَحِ رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ** اور روایت ہی زہری سے بطریق ارسال کی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ بہری ہوئی سینگی کہچوائی یا لیپ کیا یعنی کسی عضو بدن پر نورہ کی یا بدہ کی پس نہ ملامت کری مگر نفس اپنے کو پہونچ جاوی کوڑہ کی نقل کی بغوی نی شرح السنہ مین **وَعَنْ زَيْنَبَ امْرَاَةِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ رَاٰى فِيْ عُنُقِيْ خَيْطًا فَقَالَ مَا هٰذَا فَقُلْتُ خَيْطٌ رُقِيَ لِيْ فِيْهِ قَالَتْ فَاَخَذَهُ فَقَطَعَهُ ثُمَّ قَالَ اَنْتُمْ اٰلَ عَبْدِ اللّٰهِ لَاَغْنِيَاءُ عَنِ الشِّرْكِ سَمِعْتُ**

رسول

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان الرقی والتمائم والتولۃ شرک فقلت لم تقول ھذا لقد کانت عینی تقذف و کنت اختلف الی فلان الیھودی یرقینی فاذا رقاھا سکنت فقال عبد اللہ انما ذلک عمل الشیطان کان ینخسھا بیدہ فاذا رقی کف عنھا انما کان یکفیک ان تقولی کما کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اذھب الباس رب الناس واشف انت الشافی لا شفاء الا شفاؤک شفاء لا یغادر سقما رواہ ابوداؤد اور روایت ہی زینب عورت عبد اللہ بن مسعود کی سے کہ تحقیق عبد اللہ نے دیکھا میری گردن میں ایک تاگا پس کہا کیا ہے یہ پس کہا میں نے تاگا ہی یہ منتر پڑھا گیا ہے واسطے میری اس میں کہا زینب نے پس لیا عبد اللہ نے اوس تاگے کو اور ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالا اوسکو پھر کہا تم اے اہل عبد اللہ کی البتہ بے پروا ہو شرک سے سنا میں نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تحقیق منتر اور منکے اور ٹوٹکے شرک ہیں پس کہا میں نے کس طرح کہتے ہو اسطرح سے یعنی اور حکم کرتے ہو مجکو ساتھ توکل کے اور منتر کرنے کے باوجودے کہ میں نے منتر کرنے میں فائدہ پایا ہے البتہ تحقیق تہی آنکھ میری نکلی پڑتی بسبب درد کے اور میں آتی جاتی تہی طرف فلانے یہودی کے پس جب منتر پڑھکر دم کیا اوسنے آنکھ پر آرام پایا آنکھ نے پس کہا عبد اللہ نے نہیں ہے یہ سوا اسکے کہ درد اور اچھا ہونا اوسکا بسبب منتر کے مگر کام شیطان کا تہا شیطان چونکتا تہا آنکھ کو اپنے ہاتھ سے پس جب منتر پڑھا گیا باز رہا شیطان آنکھ سے اور چوک سے اوسکی یہ ہیں کہ تہا کافی تجکو یہ کہ کہتی تو جیسے کہ تہے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہتے کہو دے تو بیماری کو اے پروردگار لوگون کے اور شفا دے تو ہی شفا دینے والا نہیں شفا مگر شفا تیری ایسی شفا کہ نہ چھوڑے بیماری کو نقل کی یہ ابوداؤد نے ف بے پروا ہو شرک سے اور محتاج اوسکے نہیں کہ بیچ دفع امراض و مضرتون کے تمسک ساتہ ان افعال کے کرو کہ شرک کرتے ہیں اور تہمت شرک کی دیتے ہیں اوسکو کہ شعار اس زمانہ میں منتر عہد جاہلیت کے تہے کہ مشتمل تہے مضمون شرک کو کذا قال الشیخ رحمہ اور ملا علی قاری رحمہ نے لکھا ہے کہ مراد شرک سے اعتقاد اوسکا ہے کہ یہ اسباب حقیقی ہیں اور اوسکی لیے کچھ تاثیر ہے پس یہ شرک خفی ہے اور اگر اعتقاد کرے یہ کہ وہ موثر ہے پس وہ شرک جلی ہے اور بعضون نے کہا ہے کہ مراد منتر کہ اسمین نام بت یا شیطان کا یا کلمہ کفر کا یا سوا اسکے وہ چیز ہو کہ نہیں جائز ہے شرعا اور اسمین داخل ہی وہ منتر کہ نہ معلوم ہو معنی اوسکے اور منکے جمع تمیمہ کے ہے معنی تعویذ کے کہ لڑکی کے گلے میں ڈالا جاوے اور یہان وہ تعویذ مراد ہے کہ ہون اوسمیں اسمائے الٰہی اور آیات اور دعائیں ماثورہ اور بعضون نے کہا ہے کہ تمیمہ کہتے ہیں منکے کو کہ عورتیں اولاد کے گلے میں ڈالتی ہیں بگمان اسکے کہ اس سے نظر نہیں لگتی اور تولہ ساتھ زیر تے اور زبر واو والا کے ایک قسم ہے سحر کی کہ عورتیں اوسکو بناتی ہیں واسطے محبت خاوند کی کرتی ہیں اور شرک کہا ہے یعنی یہ سب کام اہل شرک کے ہیں اور مقصود شرک خفی یا شرک جلی کو میں نے پہلے کہا ہے ذکر کیا گیا اور کام شیطان کا تہا یعنی یہ درد جو تیری آنکہ میں تہا نہیں تہا درد حقیقۃ بلکہ ضرب تہا ضربات شیطان سے **وعن جابر** قال سئل النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن النشرۃ فقال ھو من عمل الشیطان رواہ ابوداؤد اور روایت ہے جابر سے کہا پوچھا گیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نشرہ سے پس فرمایا کہ وہ عمل شیطان کا ہے نقل کی یہ ابوداؤد نے ف نشرہ ساتھ ضم نون کے اور سکون شین معجمہ کے ایک قسم ہی افسون کی کہ آسیب زدہ کے لیے کرتے ہیں اور قاموس میں ہے کہ نشرہ ساتھ ضم کے افسون ہے کہ علاج کیا جاتا ہے ساتھ اسکے دیوانہ اور مریض [illegible] اور تعویذ ہیں پس مراد ساتھ نشرہ کے کہ اوسکو عمل شیطان کہا وہ نشرہ ہے کہ اہل جاہلیت سے [illegible] کہ ساتھ اسمائے [illegible] زبان عبرانی [illegible] کے ہو **وعن عبد اللہ** بن عمرو قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ما ابالی ما اتیت ان انا شربت تریاقا او تعلقت تمیمۃ او قلت الشعر من قبل نفسی رواہ ابوداؤد اور روایت ہے عبد اللہ بن عمرو سے کہا سنا میں نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تہے [illegible] کیا میں نے [illegible] ف

فَلَمَّا نَزَلَتَا اَخَذَ بِهِمَا وَتَرَكَ مَا سِوَاهُمَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ روایت ہی ابی سعید خدری سی کہا کہ تہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم پناہ مانگتی جنون سی اور نظر آدمی کی سی یہانتک کہ اوتریں قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس پس جب اوتریں یہ شروع کی حضرت نی پناہ مانگنی ساتھ ان دونوں سورتوں کی اور چہوڑدی پناہ پکڑنی سوای ان دونوں کی نقل کی ترمذی اور ابن ماجہ نے اور کہا ترمذی نی یہ حدیث حسن غریب ہی وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ رُئِيَ فِيْكُمُ الْمُغَرِّبُوْنَ قُلْتُ وَمَا الْمُغَرِّبُوْنَ قَالَ الَّذِيْنَ يَشْتَرِكُ فِيْهِمُ الْجِنُّ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا فرمایا مجکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کیا دکہلائی دیتی ہیں تمہاری اندر مغربون کہا میں نی کہ کون ہیں مغربون فرمایا وہ لوگ ہیں کہ شریک ہوتی ہیں انمیں جن نقل کی یہ ابوداؤد نی **ف** شریک ہوتی ہیں جن یعنی اونکے نطفہ میں اور پیدا ہوتا ہی اولاد میں سبب ترک کرنی ذکر اللہ کی وقت صحبت کرنی کی بیوی سی پس شیطان اپنا ستر اوسکی ستر کی ساتھ ملاتا ہی اور جماع کرتا ہی ساتھ اوسکی جیسی کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نی وَشَارِكْهُمْ فِي الْاَمْوَالِ وَالْاَوْلَادِ پس واجب ہے انسانکو کہ کری جسطرح حدیث میں آیا ہی کہ جب صحبت کرنی لگی بیوی اپنی سی تو کہی بسم اللہ اللهم جنبنا الشیطان وجنب الشیطان ما رزقتنا پس جب کہ کرتا ہی یہ دعا یا بسم اللہ تو شریک ہوتا ہی شیطان صحبت کرنی میں پس معنی مغربون کی ہیں تجاوز کرنی والی کرخدا سی اور دور ہونی والی نفس اپنی کو ذکر حق سی وقت جماع کی یا دور ہونی والی فرزند کو جنس اپنی سی اور رلانی والی رگ غریب کو نسب میں پس وہ وقت غفلت کا ہوتا ہی ہوشیار رہنا چاہیے اس بلای عظیم سی اور بسبب اسکی ترک کرنی کی فساد ابنای روزگار کا ظاہر ہی اور بعضون نی کہا کہ مراد مشارکت جن سی اون میں حکم کرنا اونکا ہی اونکو ساتھ زنا کی اور اچہا کر کر دکہانا ہی زنا کا اونکو پس پیدا ہوتی ہی اولاد بری ۱۲ ع وَذُكِرَ حَدِيْثُ ابْنِ عَبَّاسٍ خَيْرُ مَا تَدَاوَيْتُمْ فِيْ بَابِ التَّرَجُّلِ اور ذکر کی گئی حدیث ابن عباس کی کہ سرا اوسکا خیر ما تداویتم ہی بیچ باب ترجل کے

## الفصل الثالث

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَعِدَةُ حَوْضُ الْبَدَنِ وَالْعُرُوْقُ اِلَيْهَا وَارِدَةٌ فَاِذَا صَحَّتِ الْمَعِدَةُ صَدَرَتِ الْعُرُوْقُ بِالصِّحَّةِ وَاِذَا فَسَدَتِ الْمَعِدَةُ صَدَرَتِ الْعُرُوْقُ بِالسَّقَمِ روایت ہی ابی ہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی معدہ آدمی کا نسبت بدن کی مانند حوض کی ہی بہ نسبت درخت کی اور رگیں بیچ بیٹ آدمی کی کہ اعضا سی آتی ہیں طرف معدہ کے اور پیوستہ ہیں ساتھ اسکی ایسی ہیں کہ جیسے کوئی پانی پینی کی لیی حوض آدمی کا پس جسوقت تندرست ہوتا ہی معدہ پہرتی ہیں رگیں معدہ سی طرف اعضا کی ساتھ طوبات جیدہ اور غذای صالحہ کی کہ سبب صحت بدن اور قوت اوسکی کی ہی اور جب فاسد ہوتا ہی معدہ پہرتی ہیں رگیں طرف اعضا کی ساتھ رطوبات ردیہ فاسدہ کے کہ سبب بیماری بدن اور ضعف اوسکے کے ہیں **ف** یعنی حال اوسکا مانند حال حوض کی ہی کہ رگ اور ریشہ درخت کی اوسکی طرف جاکر رطوبات کو جذب کرتی ہیں اگر پانی صاف شیرین ہی تو سبب تازگی اور نشو نمای درخت کا ہوتا ہی اور اگر پانی مکدر و شور ہی تو سبب خشکی اور پژمردگی درخت کا ہوتا ہی کذا ذکر الطیبی اور اظہر یہ ہی کہ حمل کریں اسکو طب نبوی پر کہ افعال آدمی کی اور اقوال و آداب اوسکی موافق کہانی پینی اوسکی کی ہوتی ہیں پس اگر داخل ہو حرام پیٹ میں صادر ہوتی ہیں افعال وغیرہ حرام اور اگر داخل ہو فضول نکلتی ہیں افعال وغیرہ فضول ہر اصول و فروع سی پس ہی طعام تخم افعال کا اور افعال بمنزلہ روئیدگی کی کہ ظاہر ہوتی ہیں اوس سی نی احوال جیسی کہا گیا ہی کل اناء یترشح بما فیہ اور فرمایا اللہ تعالیٰ نی کلوا من الطیبات واعملوا صالحا اور فرمایا آنحضرت نی من نبت لحمہ من سحت فالنار اولی بہ اور اس حدیث میں بعضون نی کلام کیا ہی اور بعضون نی اسکو موضوعات میں گنا ہی اور کہا لا اصل لہ لیکن بسبب تعدد طرق اور تقویت اسکی کی ساتھ روایت طبرانی اور بیہقی کی ہی حسن یا ضعیف پس نہیں صحیح ہی یہ کہ کہا جاوی اسکی حق میں انہ باطل لا اصل لہ ۱۲ ع وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ بَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ يُصَلِّيْ فَوَضَعَ يَدَهُ عَلَى الْاَرْضِ فَلَدَغَتْهُ عَقْرَبٌ فَنَاوَلَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَعْلِهٖ فَقَتَلَهَا فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ لَعَنَ اللّٰهُ الْعَقْرَبَ مَا تَدَعُ مُصَلِّيًا وَلَا غَيْرَهُ اَوْ نَبِيًّا وَغَيْرَهُ

ثُمَّ دَعَا بِمِلْحٍ وَمَاءٍ فَجَعَلَهُ فِي إِنَاءٍ ثُمَّ جَعَلَ يَصُبُّهُ عَلَى إِصْبَعِهِ حَيْثُ لَدَغَتْهُ وَيَمْسَحُهَا وَيُعَوِّذُهَا بِالْمُعَوِّذَتَيْنِ
رَوَاهُمَا الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ اور روایت ہی حضرت علی رضی سے کہ کہا اونہونے کہ تھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ایک رات
نماز پڑھتی پس رکھا ہاتہ اپنا زمین پر پس کاٹا حضرت کی اونگلی میں بچھو نی پس مارا اوسکو حضرت نے ساتھ پاپوش اپنی کی پس مار ڈالا اوسکو پس جسوقت پہری آنحضرت
نماز سے فرمایا لعنت کری اللہ بچھو کو کہ نہیں چھوڑتا نمازی کو اور نہ غیر نمازی کو فرمایا نبی کو اور نہ غیر نبی کو پہر منگوایا نمک اور پانی اور کیا اوسکو یعنے
ہر ایک کو ایک باسن میں پہر شروع کیا کہ ڈالتی تھی اوسکو یعنی اوس چیز کو کہ باسن میں تھی اپنی اونگلی پر اوس جگہہ کہ کاٹا تھا بچھو نی اور ملتی تھی اونگلی کو اور
پڑہتی تھی اوس پر قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس نقل کیں یہ دونوں حدیثیں بیہقی نی شعب الایمان میں وَعَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ
مَوْهَبٍ قَالَ أَرْسَلَنِي أَهْلِي إِلَى أُمِّ سَلَمَةَ بِقَدَحٍ مِنْ مَاءٍ وَكَانَ إِذَا أَصَابَ الْإِنْسَانَ عَيْنٌ أَوْ شَيْءٌ بَعَثَ إِلَيْهَا مِخْضَبَهُ
فَأَخْرَجَتْ مِنْ شَعْرِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَتْ تُمْسِكُهُ فِي جُلْجُلٍ مِنْ فِضَّةٍ فَخَضْخَضَتْهُ لَهُ فَشَرِبَ مِنْهُ
قَالَ فَاطَّلَعْتُ فِي الْجُلْجُلِ فَرَأَيْتُ شَعَرَاتٍ حُمْرًا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی عثمان بن عبد اللہ بن موہب سے کہا بہیجا مجکو اہل میرے نے
طرف ام سلمہ کی ساتھ پیالی پانی کی اور تھی عادت جسوقت کہ پہونچتی آدمی کو نظر یا کچھ اور مرض بہیجتا طرف ام سلمہ کی ایک بڑا پیالہ پس نکالتیں ام سلمہ بال پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کا اور تھیں رکھتیں بال کو بیچ نلی چاندی کی پس ہلاتیں اوسکو اوسکی لیے بیچ پیالہ اوس پانی کی کہا راوی نی پس جہانکا میں نی بیچ نلی میں
پس دیکھے میں نے کتنے ایک بال سرخ روایت کیا یہ بخاری نی ف کہا طیبی نے کہ احتمال ہی کہ ہو نلی چاندی کی بہانہ ڈالنی حریر کی یعنی واسطی تعظیم کی اور بال سرخ خلقی تھی یا بوجہ ری
تھی بسبب لگانی مہندی کی یا مہندی میں رنگی ہوئی تھی یا بسبب خوشبو کی متغیر ہو گئی تھی سرخ وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ نَاسًا مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوا لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكَمْأَةُ جُدَرِيُّ الْأَرْضِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ الْكَمْأَةُ مِنَ الْمَنِّ وَمَاؤُهَا شِفَاءٌ لِلْعَيْنِ وَالْعَجْوَةُ مِنَ الْجَنَّةِ وَهِيَ شِفَاءٌ مِنَ السُّمِّ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ فَأَخَذْتُ
ثَلَاثَةَ أَكْمُؤٍ أَوْ خَمْسًا أَوْ سَبْعًا فَعَصَرْتُهُنَّ وَجَعَلْتُ مَاءَهُنَّ فِي قَارُورَةٍ وَكَحَلْتُ بِهِ جَارِيَةً لِي عَمْشَاءَ فَبَرَأَتْ رَوَاهُ
التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ اور روایت ہی ابو ہریرہ سے کتنی ایک آدمیوں سے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے
صحابہ میں سے کہا واسطی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ کہنبی چیچک ہی زمین کی پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہنبی
قسم من سے ہی اور پانی اوسکا شفا ہی واسطی آنکہہ کی اور عجوہ کہ قسم نفیس کہجور کی ہی بہشت سے ہی اور وہ شفا ہی زہر کی کہا ابو ہریرہ نی پس لیں میں نے
تین کہنبیاں یا پانچ یا سات اور نچوڑا میں نی اونکو یعنی کوٹ کر عرق اونکا نچوڑا اور رکہا میں نی اوسکا پانی شیشہ میں اور لگایا سرمہ کی مانند میں نے اوسکو
ایک اپنی لونڈی کی چندہی آنکہہ میں پس اچہی ہو گئی وہ نقل کی یہ ترمذی نی اور کہا یہ حدیث حسن ہے ف چیچک ہی الخ یعنی جیسی کہ چیچک
کی فضلات بدن کی ہیں کہ اندرون کی پوست میں سے باہر نکلتی ہیں ایسی ہی کہنبی بھی فضلہ زمین کا ہی کہ زمین سے نکلتی ہی یہ بات صحابہ نی از راہ
مذمت کہنبی کی کہی پس آنحضرت نے اوسکی تعریف کی اور منفعت اوسکی بیان کی کہ کہنبی من سے ہی یعنی جیسا عطا کیا تھی کہ منت نہی اللہ تعالی نی اپنی بندوں پر
ساتھ اوسکی کہ نہی مشقت بوتی اور پانی دینی کی زمین سے نکلی اور خوراک انکی ہوی اور بعضوں نی کہا کہ مشابہت دی اوس من کی ساتھ کہ حضرت موسی کی قوم پر اوترا
تہی یعنی جیسی وہ بلا مشقت اوترتی تہی ایسی ہی یہ بھی بلا مشقت تخم ریزی وغیرہ کی نکلتی ہی اور ظاہر تر یہی ہی کہ ایک روایت میں آیا ہی الکماۃ من المن
والمن من الجنۃ اور پانی اسکا الخ کہا نووی نے کہا بعضوں نی کہ صرف پانی کہنبی کا شفا ہی اور بعضوں نی کہا ملا کر ساتہ کسی دوا کی اور بعضوں نے کہا کہ اگر ہو دوا
ٹھنڈک کی آنکہوں کی گرمی کی تو صرف پانی شفا ہی اور اگر ہو غیر اسکی تو ملا کر ساتہ اور دوا کی اور صحیح یہ ہی بلکہ صواب یہی ہی کہ فرمایا ہے شفا ہی الخ

چنانچہ دیکھا میں نے بعضے مشائخ زمانہ اپنے کی تھیں کہ بینائی بالکل جاتی رہی تھی مجرد پینی پانی اسکی کی بسبب اعتقاد کرنے کی ساتھ حدیث کی اور متبرک جانے
اسکی کی شفای کامل پائی **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ لَعِقَ الْعَسَلَ ثَلَاثَ غَدَوَاتٍ فِیْ کُلِّ شَھْرٍ لَمْ یُصِبْہُ
عَظِیْمٌ مِنَ الْبَلَاءِ اور روایت ہی اونہیں سے ابوہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی چاٹے شہد تین صبح ہر مہینے میں صبح کو نہیں پہونچتی اوسکو
بڑی بلا **ف** یعنی برکت خاصیت شہد سے بلای عظیم دفع ہوتی ہی چہ جای حقیر اور کہا صاحب سفر السعادۃ نے کہ آنحضرت ہر روز ایک پیالہ میں شہد
ساتھ پانی کی ملا کر گھونٹ گھونٹ نوش کرتی تھی انتہی اور لکھا ہی علمانے کہ بیچ پینے شہد کی پانی میں ملا کر ایسی حفظ صحت ہے کہ راہ نہیں پایا ہے اوسکے معرفت کی
مگر فضلا الہیہ نے اسلیے کہ پینا شہد کا اور چاٹنا اوسکا نہار منہ ازالہ کرتا ہی بلغم کو اور دھوتا ہی معدہ کو اور دور کرتا ہی لزوجت او فضلوں کو اور گرم کرتا ہی معدہ کو
ساتھ اعتدال کی اور کھولتا ہی سدے ونکو **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلَیْکُمْ بِالشِّفَائَیْنِ
الْعَسَلِ وَالْقُرْاٰنِ رَوَاھُمَا ابْنُ مَاجَۃَ وَالْبَیْہَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ وَقَالَ وَالصَّحِیْحُ اَنَّ الْاَخِیْرَ مَوْقُوْفٌ عَلَی ابْنِ مَسْعُوْدٍ اور روایت ہے عبد اللہ
بن مسعود سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے لازم پکڑو دو شفاؤں کو کہ شہد اور قرآن ہیں نقل کیا ان دونوں حدیثوں ابن ماجہ نے اور بیہقی نے شعب الایمان
میں اور کہا بیہقی نے صحیح یہ ہی کہ حدیث دوسری یعنی علیکم بالشفائین حدیث مرفوع نہیں ہی بلکہ موقوف ہی ابن مسعود پر یعنی اونکا قول ہی **ف** شہد
میں شفا ہی بحسب اس قول اللہ تعالی کی فیہ شفاء للناس اور قرآن کی حق میں فرمایا ہی ہدی وشفاء لما فی الصدور لیکن شہد شفا ہی بیماری ظاہر کی اور قرآن بیماری ظاہر
باطن کی چنانچہ اسلیے فرمایا کہ ہدی شفا ہی **وَعَنْ** اَبِیْ کَبْشَۃَ الْاَنْمَارِیِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ احْتَجَمَ عَلٰی ھَامَتِہٖ
مِنَ الشَّاۃِ الْمَسْمُوْمَۃِ قَالَ مَعْمَرٌ فَاحْتَجَمْتُ اَنَا مِنْ غَیْرِ سُمٍّ کَذٰلِکَ فِیْ یَافُوْخِیْ فَذَھَبَ حُسْنُ الْحِفْظِ عَنِّیْ حَتّٰی کُنْتُ اُلَقَّنُ فَاتِحَۃَ
الْکِتَابِ فِی الصَّلٰوۃِ رَوَاہُ رَزِیْنٌ اور روایت ہے ابی کبشہ انماری سی تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ نے پچھنی لیی درمیان سر پر بسبب بیماری کی کہ ہوئی تھی کھانے
زہر بکری مردار کی سی کہا معمر نے کہ روات اس حدیث کی ہے پس پچھنے لیے میں نے بغیر کھانے زہر کی اسی طرح بیچ میان سر پر پس جاتی رہی خوبی حافظہ کی مجھ سے یہانتک
کہ سکھلایا جاتا تھا میں الحمد نماز میں **ف** اس سے معلوم ہوا کہ خون نکلوانا سر میں سے بغیر علت اور کی کہ محتاج کرے خون نکالنے کا باعث ضرر کا حافظہ
میں ہے **وَعَنْ** نَافِعٍ قَالَ قَالَ ابْنُ عُمَرَ یَا نَافِعُ یَنْبَغُ بِیَ الدَّمُ فَأْتِنِیْ بِحَجَّامٍ وَاجْعَلْہُ شَابًّا وَلَا تَجْعَلْہُ شَیْخًا وَلَا
صَبِیًّا قَالَ وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ الْحِجَامَۃُ عَلَی الرِّیْقِ اَمْثَلُ وَھِیَ تَزِیْدُ
فِی الْعَقْلِ وَتَزِیْدُ فِی الْحِفْظِ وَتَزِیْدُ الْحَافِظَ حِفْظًا فَمَنْ کَانَ مُحْتَجِمًا فَیَوْمَ الْخَمِیْسِ عَلٰی اسْمِ اللّٰہِ وَاجْتَنِبُوا الْحِجَامَۃَ
یَوْمَ الْجُمُعَۃِ وَیَوْمَ السَّبْتِ وَیَوْمَ الْاَحَدِ فَاحْتَجِمُوْا یَوْمَ الْاِثْنَیْنِ وَیَوْمَ الثُّلَاثَاءِ وَاجْتَنِبُوا الْحِجَامَۃَ یَوْمَ الْاَرْبِعَاءِ فَاِنَّہٗ
الْیَوْمُ الَّذِیْ اُصِیْبَ بِہٖ اَیُّوْبُ فِی الْبَلَاءِ وَمَا یَبْدُوْ جُذَامٌ وَلَا بَرَصٌ اِلَّا فِیْ یَوْمِ الْاَرْبِعَاءِ اَوْ لَیْلَۃِ الْاَرْبِعَاءِ رَوَاہُ
ابْنُ مَاجَۃَ اور روایت ہی نافع سی کہ کہا کہا ابن عمر نے ای نافع جوش کیا ہی میری بدن میں خون نے پس بلا لا میری پاس سینگی والی کو
کہ پچھنے لوں اور اختیار کر جوان کو اور نہ اختیار کر بوڑھی کو اور نہ لڑکی کو یعنی قوی سینگی اچھی طرح کھینچے گا کہا نافع نے اور کہا ابن عمر نے کہ سنا
میں نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی تھی ہوئی سینگی کھچوانی نہار منہ بہتر ہی اور وہ زیادہ کرتی ہی عقل میں اور زیادہ کرتی ہی حفظ میں
یعنے اوسکو کہ حافظہ نہیں رکھتا اور زیادہ کرتی ہی حافظ کو حافظہ یعنی کمال حافظہ پس جو شخص کہ ہو سینگی کھچوانی والا پس کھچواوی دن جمعرات کے
او پر نام اللہ تعالی کی اور پرہیز کرو سینگی کھچوانی سی دن جمعہ کی اور دن ہفتی کی اور دن اتوار کی اور سینگی کھچواؤ پیر کی دن اور منگل کی دن اور پرہیز کرو
سینگی کھچوانی سی دن بدھ کی اسلیے کہ وہ ایسا دن ہی کہ پڑی اوسمیں ایوب پر بلا اور نہیں ظاہر ہوتا جذام اور نہ کوڑھ مگر بیچ دن بدھ کی یا بدھ کی رات

اور کہا کہ ہیں اور امام شافعی رحمہ کی نزدیک اگر کسی شخص نے سحر کیا اور بسبب سحر اوسکے مسحور وہ مر گیا ساحر سے پوچھنا چاہیے اگر وہ اقرار کرے کہ میں نے اسکو
سحر کیا تھا اور میرا سحر اکثر اوقات مار ڈالتا ہے اوسپر قصاص واجب ہوتا ہے اور اگر کہے میں نے اسکو سحر کیا ہے لیکن سحر میرا کبھی مار ڈالتا ہے اور کبھی نہیں پس یہ
قتل شبہ عمد ہوا احکام شبہ عمد کی جاری کرنی چاہییں اور اگر کہے کہ میں نے اور کو سحر کیا تھا اتفاقاً نام اسکا ساتھ نام اوسکی کی موافق پڑا یا گندا اسکا بیچ
جگہہ سحر کی پڑا اور اسمیں تاثیر کی ہیں یہ قتل خطا ہوا احکام خطا کی اوسپر جاری ہونگے ہیں اور یہاں ایک شبہ ہے کہ اکثر خاطرون پر وارد ہوتا ہے حاصل اوسکا
یہ ہے کہ افعال خارق عادت کہ محض قدرت الٰہی سے صادر ہوتی ہیں اکثر اوقات اولیا سے ظہور میں آتی ہیں مانند تقلیب اعیان اور تبدیل صورتون
کی اور ایسی ہی وہ افعال کہ مشابہ معجزات پیغمبرون کی ہیں مانند زندہ کرنی موتی کی اور قطع کرنی مسافت طویلہ کی ایک ساعت میں اور
مانند انکی کی اولیا سے کثیر الوقوع ہیں اور احوال لکھنے والے ان اولیا کی اون افعال کو بیچ کرامات و مناقب اون اولیا کی لکھتے ہیں اگر
نسبت کرنا فعل الٰہی کا ساتھ غیر کی کفر ہو تو یہاں بھی کفر لازم آوے اور اگر بنظر سبب ظاہری کی کہ وہ غیر رکھتا ہے کفر نہو تو ساحر کی حق میں کیون
حکم کفر کا کیا جاوے بلکہ بیچ حال عفریتون کے اور عزائم خوانون کی کہ ساتھ سیفی اور دعوات کی مانند ان عجائبات کی بہت ظاہر کرتی ہیں مشابہت
تمام ساتھ ساحرون کی بہم پہونچتی ہے فرق انمین کیا ہے جواب اسکا یہ کہ افعال خارق عادت خواہ مشابہ ساتھ معجزات پیغمبرون کی ہون خواہ اور
جنس کے سب اللہ تعالیٰ کی قبضہ قدرت میں ہیں اور اوسی کی ارادہ اور پیدا کرنی سے صادر ہوتی ہیں اور اون افعال میں کہ اولیا کی ہاتھ سے
صادر ہوتی ہیں اور اون افعال میں کہ ساحرون سے صادر ہوتی ہیں اس باب میں فرق نہیں ہے مگر یہی فرق ہے کہ اولیا اور دعوتی اور عزائم خوان
اون افعال کو نسبت غیر خدا کی طرف نہیں کرتی بلکہ طرف قدرت اللہ تعالیٰ کی یا خواص اسمار اوسکی کی نسبت کرتی ہیں پس شرک نہیں لازم آتا اور
ساحر اون افعال کو نسبت غیر خدا کی طرف کرتی ہیں کہ وہ ارواح خبیثہ اور سیارون اور خواص منترون کی اور نام بتون کی ہیں اور وسیلے اون افعال کو انہی
قابو اور حکم میں جانتی ہیں اور اون افعال پر اجرت لیتی ہیں اور بہیٹ چاہتی ہیں اور نذریں اور قربانیان واسطی اون ارواح خبیثہ اور
اون بتون کی درخواست کرتی ہیں پس شرک صریح لازم آتا ہے اور موجب کفر کا ہوتا ہے مانند اسی کی کہ افعال عادت الٰہی کو مانند بخشش فرزند کی اور
فراخ کرنی رزق کی اور شفا مریض کے اور مانند انکی کو مشرک نسبت ارواح خبیثہ اور بتون کی طرف کرتی ہیں اور کافر ہوتی ہیں اور موحد تاثیر
اسمای الٰہی سے یا خواص مخلوقات اوسکی سے کہ دوائیں ہیں جانتی ہیں یا تاثیر دعاؤن صلحا بندون اوسکی سے کہ اوسکی جناب سے درخواست کر کر حاجت سوالکی
کرواتے ہیں سمجھتے ہیں اور انکی ایمان میں خلل نہیں آتا ہے طرح یہ آید یہم ہر آنکہ حقیقت سحر کی کیا ہے اور اقسام اوسکی کتنی ہیں اور کونسی قسم اوسکی موجب
کفر کی ہے اور کونسی موجب فسق کی اور کونسی مباح کہ شریعت میں جائز ہے تفصیل اس بحث کی طویل ہے مجمل اسکا یہ کہ حقیقت سحر کی حاصل کرنا قدرت
کا ہے اوپر افعال عجیبہ خارق عادت کی بسبب مزاولت اسباب خفیہ کی بغیر توسل کی جناب الٰہی میں ساتھ دعا یا پڑہنی اسمار اللہ تعالیٰ کی اور بغیر نسبت کرنی
اون افعال کی طرف قدرت اللہ تعالیٰ کی اور چونکہ اسباب خفیہ عالم میں کتنی طرح ہیں سحر کی بھی کتنی قسمیں ہوئیں اور منضبط اون اقسام کا یہ ہے کہ سبب خفی
یا تاثیر روحانیات کی ہے یا تاثیر جسمانیات کی اور روحانیات یا تو روحانیات کلیہ متعلقہ ہیں مانند روحانیات کواکب اور افلاک کی اور روحانیات عناصر کی
یا روحانیات جزئیہ خاصہ ہیں مانند روحانیات ارواح اور جن اور شیاطین کے اور جانورون کی کہ بنی آدم کی بدنون میں سے نکل گئی ہیں کہ اون جانورون
کو بعد از سخر کرنی کی اپنی کام میں بیر کہتی ہیں لغت ہندی میں اور جسمانیات یا تو بسبب ترکیب اور اجتماع کیفیات کی تاثیر عجیب کرتے ہیں
یا بسبب خواص کی یعنی بمقتضای صور نوعیہ کی بغیر توسط کیفیات کی مانند جذب مقناطیس کے لوہے کو پھر طریق حاصل کرنی مناسبت کا ساتھ
روحانیات کی اور طریق کھینچنی تاثیر اونکی کا یاد کرنا نامون اونکی کا ہے اور التجا کرنی طرف اونکی ساتھ شرائط معتبرہ کی یا بنانا صورتون مناسبہ کا

لوگ کیا عملوں میں مرغوب ہوکے اونکی کا پڑھنا اور جس کلام کا کہ مفرد اشارہ کلام کی بغیر واسطہ ترکیب کے اشارہ کرتی ہیں اور عظمت ایک روح کی طرف رجوع کرتے
یا اوپر عظمت ایک فعل عجیب کے کہ اوس سے کبھی سرزد ہوا تھا اور زبان خاص وعلم کی ساتھ اوس روح کی جاری ہوتی تھی یہ اقسام سحر کے
مطلقاً شقوق کی تعداد کثیر پیدا کیا لیکن جو کچھ کہ رائج اور معمول ہی چند قسم ہی ایک تو سحر اوس ہی کہ عمدہ اقسام ہی سحر کلدانیون کا سحر اہل بابل ہے
کہ حضرت ابراہیم علی نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام واسطی رد مذہب اور باطل کرنی عقیدہ اونکی کی مبعوث ہوئی تھی اور اصل اس علم کا ماخوذ ہاروت
ماروت سے ہی کہ اہل بابل اونکو اونسی سیکھہ کر کام مین لاتی تھی اور اوسمین تعمق بہت کیا اور کلدانیین کہ بابل مین سکونت رکھتی تھی بہت اس علم مین
مشغول رہتی تھی تواریخ معتبرہ مین لکھا ہی کہ حکمای بابل نی عہد نمرود مین شہر بابل مین کہ تختگاہ اوسکا تہا چہ طلسم بنائے تھی کہ عقول اولام ہیچ درایت
کرنی کیفیت اونکی کی حیران تہین اول یہ کہ ایک بط تانبی کی بنائی تھی کہ جب کوئی جاسوس یا چور اوس شہر مین آتا تو اوس بط مین سے آواز نکلتی کہ تمام اہل شہر
اوس آواز کو سنتے اور جانتی کہ مقصود اسکا کیا ہی اور اوس جاسوس اور چور کو پکڑ لیتی دوسری ایک نقارہ بنایا تہا کہ جسکی کوئی چیز گم ہوتی تو اوس نقارہ پر چوب
مارتا اوس نقارہ مین سے آواز نکلتی کہ فلانی چیز تیری فلانی جگہہ ہی اور بعد از تلاش کی اوسی طرح نکلتا تیسری ایک آئینہ بنایا تہا واسطی معلوم کرنی
حال غائب کے کہ صاحب غائب اوس آئینہ مین دیکہتا حال اوسکے غائب کا اوس آئینہ مین نمودار ہوجاتا اور شہر مین یا جنگل مین یا کشتی مین یا پہاڑ مین
صورت اوسکی ساتہ اوس حال کی کہ غائب اوس حال مین ہوتا مشاہدہ کرتا اگر بیمار یا صحیح یا فقیر یا مالدار یا زخمی یا مقتول ہوتا تو ویسا ہی نمودار ہوتا
تہا چوتھی ایک حوض بنایا تہا کہ ہر سال مین ایک روز کنارہ اوس حوض پر جشن مرتب کرتی تھی اور سردار اور اشراف شہر کے حاضر ہوتے
تھی اور ہر کوئی جو کچھ چاہتا اقسام شربتون سے لاتا اور اوس حوض مین ڈالتا اور جب ساقی اوس حوض پر واسطی پلانی لوگون کی کہڑی ہوتی
اور حوض مین سے نکالتی تو ہر کسی کی لیی وہی نکلتا کہ لایا تہا پانچوین ایک تالاب بنایا تہا واسطی فیصلہ قضایا کی کہ اگر دو آدمیون مین تنازع ہوتا
اور سچا اور جہوٹا اور باطل معلوم نہوتا تو سر تالاب کی آتی اور تالاب مین جاتی جو کہ حق پر ہوتا پانی تالاب کا اوسکی ناف سے نیچا رہتا اور غرق نہوتا
اور جو کہ باطل پر ہوتا پانی تالاب کا اوسکی سر پر پہرجاتا اور اوسکو ڈبو دیتا مگر یہ کہ تابع حق کا ہوتا اور دعوی باطل سے باز آتا تو اوس وقت نجات
پاتا چہٹے نمرود کی ڈیوڑہی پر ایک درخت لگایا تہا کہ اوسکی سایہ کی نیچی دربار کی لوگ بیٹھتی تھی اور جسقدر لوگ بڑہتی جاتی سایہ درخت کا بھی بڑہتا جاتا
تا آنکہ اگر لاکہہ آدمی ہوتی سایہ بہی اوسی قدر زیادہ ہوتا اور جب اس عدد سے ایک آدمی زیادہ ہوتا تو سایہ مطلق نرہتا اور سب آفتاب مین بیٹہی رہجاتے
اور نمرود کہ بادشاہ اونکا تہا وہ بہی اس باب مین توغل بسیار رکہتا تہا کہتی ہین کہ اس طرح کا سحر مشکل ترین انواع سحر کا ہی اور بعد ازانکہ کسی کو
پہونچنا طرف حقیقت اوس صناعت کے میسر ہو جو کچھ چاہی ظاہر کرنی مخالف عادت کے یا منع کرنی موافق عادت سے کرسکتا ہی جیسی کہ معالجہ کرنا اون امراض کا
کہ اطبا اون سے عاجز ہوں مانند برص اور جذام وغیرہ ذلک کی سہل اس سے ہو سکتا ہی ایسی کہ وہ ساتہ استعانت روحانیات کی تدبیر کرتا ہی اور طبیب ساتہ
استعانت جسمانیات کی جب حضرت ابراہیمؑ پیدا ہوی تو اللہ تعالی نی اونکو ارواح واجسام دکہائی اور سبکو دست قدرت قادر مطلق مین مجبور بے اختیار
دیکھا سب سے منہ اپنا پہیر کر متوجہ طرف ذات واحد حقیقی کی ہوئی جیسے کہ سورۂ انعام مین فرمایا وکذلک نری ابراہیم ملکوت السموات الآیۃ وما انا من المشرکین اور
اس طرح کا سحر کفر صرف اور شرک محض ہے یہی کہ شرائط اس سحر مین پندرہ مین لگاتا ہی کہ اول شرط اسکی یہ ہی کہ ارواح کو دلون پر مطلع جانی اور ہر گز
گمان عجز وجہل کا اون کی حق مین نکری والا وہ ارواح انکا کہنا نمانین اور مطلب کو نہ پہونچاوین اور کیفیت دعوت روحانیات کو کتب مین لکہتی ہین
کہ ابتدا ساتہ دعوت قمر کی کرتی ہین ان الفاظ ایہا الملک الکریم والسید الرحیم مرسل الرحمۃ ومنزل النعمۃ اور دعوت عطارد مین اسطرح لکہتی ہین کل
ما حصل لی من السحر فہو منک وکل ما یندفع من الشر عنی فہو منک علی ہذا القیاس پنج دعوت کواکب کی اور ظاہر ہی کہ ایسے اعتقاد اور یہ قول منافی اسلام

اور توحید اور ملت حنفی کی ہی اور قسم دوسری اوس سحر سی سحر کرنا جن و شیاطین کا ہی خاصتہ اور وہ سہل الحصول و کثیر الرواج ہی اور اس سحر کرنے
مین بہی جنون سی مانند ہوانی اور ہنومان اور رامانند انکی کی التجا او تضرع اور الحاح کرنی اور نذرین اور قربانیان اونکی لیئی گذرانتی اور عطریات
مناسب بیچ جگہون حضور اونکی کی رکہنی ضرور پڑتی ہین اور کفر صریح لازم آتا ہی اور قسم تیسری سحر کی پیدا کرنا ہر کا ہی اور اس سحر مین ضرور پڑتا ہی
کہ اول وہ انسان کو کہ قوی القلب والہمۃ ہو تلاش کرین بعد ازان اوسکی روح کو ساتہ پڑہنی بعضی الفاظ کی کہ مشتمل اوپر ذکر بڑی شیطانونکی ہوتی
ہین اور تعظیم بہت اونکی اوسمین بیان ہوتی ہی اپنی طرف کہینچین اور بقوت اون الفاظ کی اور رکہنی نذر اور ہدیہ کی اوس روح کو اپنی حکم و قابو مین لیوین
بحدی کہ مانند غلام یا نوکر کی جس چیز کا حکم کرے سرانجام کرین پس یہ عمل بہی لازم کرنی والا کفر کا ہی یا قریب سرحد کفر کی پونہچاتا ہی و غالبا اس
طرح کے ارواح کہ ساتہ مددگاری امور شہوانیہ اور غضبیہ کی متوجہ ہوتی نہین ہوتین مگر جنس خبیث سی مانند ہنود و یا فساق کی پس مخالطت خباثت کی بہی
اس عمل مین لازم آتی ہی اور قسم چوتہی فاسد کرنا تخیل کا ہی کہ بتوسط بعضی ارواح جنون کی بیچ خیال ایک شخص کے تصرف کرین تا اوسکو جو کچہہ وجود
نہین ہی نظر آوی تا صورتون ہائلہ متخیلہ اپنی سی ڈری یا حرکات غیر واقع کو واقع جانی اور اس قسم کو نظر بندی اور خیال بندی کہتی ہین اور بیچ قصہ ساحر
فرعون کے بیچ آیۃ یخیل الیہ من سحرہم انہا تسعی کی اسی طرح کا سحر سمجہا جاتا ہی اور اس طرح کا سحر اگر بیچ مقابلہ معجزہ کی واسطی دفع کرنی دلالت اوسکی کی نبوت پر
کیا جاوی یا بیچ مقابلہ اولیا کی واسطی معارضہ اونکی کی عمل مین لاوین حرام و کبیرہ ہی اور اسطرح اگر بسبب اس خیال بندی کی کسی کو دغا دیوین اور اوسکی
آبرو اور مال مین خیانت کرین کبیرہ ہوتا ہی اور اسطرح کا سحر بنفسہ کفر نہین لیکن جسوقت کہ تصرف کسی شخص کی خیال مین کرتی ہین التجا کرنی ارواح جنون سے
یاد کرنا نام بڑی جنون کا ضرور پڑتا ہی اگر وہ التجا اور ذکر ساتہ تعظیم بہت کی ہو کفر لازم آوی گا اور قسم پانچوین سحر وہم والون کا ہی کہ پہلی ہنود
مین رواج بہت رکہتا تہا اور اب نام و نشان بہی اوسکا موجود نہین اور اوسکو تعلیق الوہم بہی کہتی ہین اور طریقہ اوسکا یون ہی کہ صورت واقعہ مطلوبہ
کو تصور کرکہ پیش نظر رکہکر وہم کو ساتہ حاصل کرنی اوسکی کی متعلق کرتی ہین اور شرائط اس تعلیق کی کہ تقلیل غذا اور گوشہ نشینی لوگونسی وغیرہا ہین
عمل مین لاتی ہین تا وہ مطلوب حاصل ہو اور حکم اس قسم کا یہ ہی کہ اگر کوئی غرض مباح ساتہ اوسکی قصد کرین مانند جدائی ڈالنی کی درمیان مرد و زنا کار کے
یا ہلاک کرنی کسی ظالم و کافر کی مباح ہی اور اگر کوئی غرض ممنوع ساتہ اوسکی قصد کرین مانند جدائی ڈالنی کی درمیان میان بیوی کی یا ہلاک کرنے
معصوم کی حرام ہی اور قسم چہٹی سحر کی نیرنج ہی یعنی بسبب خواص اشیا کے ایک فعل عجیب صادر کرین اور وہ خواص ہر کسیکو معلوم نہو مانند اسکی کہ جب
چاہین کہ انگلیون سی آگ روشن کرین تو تہوڑا سا نورہ کابلی سرکہ مین تر کرکر تہوڑا سا کف دریا اوسمین ملاوین اور انگلی پر ملین اور مقام پر ڈالین
پس اگر مجلس مین کوئی شمع یا چراغ اوسمین جلتا ہو اور انگلی کو آگی چراغ کی لیجاوین وہ انگلی روشن ہو جاوی گی اور جلنی کی نہین اور قسم ساتوین سحر کی حیل ہین
کہ ساتہ استعانت آلات عجیبۃ الصنع کی امور غریبہ حادث کرین اور بنانا اون آلات کا اکثر موقوف ہوتا ہی اوپر تعمق کی ریاضیات مین مثل حیل
ساحران فرعون کی اور مثل آلات ساعات شناسی کی کہ فرنگی بناتی ہین اور قسم آٹہوین سحر کی شعبدہ بازی اور دست چالاکی ہی کہ مرد و عورت بعضے
بہان متی عمل مین لاتی ہین واسطی متعجب کرنے لوگونکے اور سبب خفی اس طرح کی سحر مین حرکات خفیہ اور تبدیل اشکال کا ساتہ سرعت کی ہی اور یہ تینون قسمین
سحر کی نہ کفر ہین اور نہ حرام مگر یہ کہ ساتہ اوسکی کوئی غرض فاسد قصد کرین تو اس قصد سی حرمت ثابت ہوگی یہان جاننا چاہی کہ اکثر اقسام سحر کو اولیا
امت مصطفویہ علی صاحبہا الصلوۃ والتحیۃ اصلاح کرکر اور کفر و شرک کو اوس سے دور کرکر استعمال کیا ہی پس اصلاح قسم اول کی دعوت علوی ہی کہ ملائکہ
علویہ کو ساتہ اوسکی تسخیر کرتی ہین لیکن باستعانت اسمای عظام الہی اور آیات قرآنی کی اور اصلاح قسم دوسری کی عزائم اور دعوت سفلی ہی کہ موکلات
زمین کو اور جنون کو مسخر کرتی ہین لیکن باستعانت اسماء و آیات کی بغیر آمیزش کفر و شرک کی یا تعظیم غیر اللہ کی بلکہ ساتہ حکومت و استیلا کی اور اصلاح

تسخیر سیری کی حاصل کرنا رابطہ کا ساتھ ارواح طیبہ صلحاء اور اولیاء کی ہی کہ اکثر اوسی مشرب عمل مراد ملتی ہیں اور اپنی حوائج میں اور خلق کی حوائج میں
ساتھ اُنکی منتفع ہوتی ہیں اور بیچ طریق حاصل کرنی اُسکی کی ہی طہارت اور تلاوت اور بخشنا ثواب صدقات کا واسطی اون ارواح کی منظور رکھتے ہیں
اور اصلاح پانچویں قسم کی عقد ہمت ہی کہ مشائخ کبار اور اولیائی ابرار سی واسطی حل مشکلات کی عمل میں آتا ہی اور وہ تعلیق وہم مشکیف ساتھ
کیفیت عظمی کے ہی کہ بسبب استغراق کی بیچ ملاحظہ ایک اسم کی اسمائی الٰہی سی میسر ہوتا ہی اور اصلاح قسم چھٹی کی تحقق ہی بیچ خواص آیات اور اسما
اور ارقام اور اعداد اونکی کی اور ترکیب بعض کی ساتھ بعض کے جیسیکہ بیچ کتابوں تعویذات اور خواص اسماء اور سورتوں قرآن کی ساتھ قیود و شروط کے
اوس بیچ کتابوں تکسیر کی مفصل اور مشروح ہی حاصل یہ کہ وجہ قبح سحر کی یہی ہی کہ منجر ساتھ کفر اور شرک اور اعتقاد تاثیر ستاروں اور ارواح مدبرہ
یا ارواح خبیثہ شیاطین کے ہو اور موقوف ہوا اوپر التجا کی طرف غیر خدا کی اور منہمک رہنی کی بیچ دیکھنی اسباب کی ساتھ اس طرح کی کہ دیکھنی قدرت مسبب کے
سی غافل کری اور جب یہ وجہ قبح کی بالکل دور ہو جاوی تو پس مدار حل و حرمت کا اوپر اغراض و مقصود کی ہی اگر مقصد خیر ہی تو سحر اوسکی لیے بہتر ہی
اور اگر شر ہی تو شر ہی **فائدہ جلیلہ** مولانا مرحوم بیچ تفسیر ویتعلمون ما یضرہم الخ کی لکھتی ہیں کہ یہود اوپر توغل کرنی کی بیچ سیکھنا کی
دو طرح کی سحر کی کہ مذموم و معیوب ہی اکتفا نہیں کرتی بلکہ اپنی اوقات کو بیچ حاصل کرنی اور علوموں کے بھی کہ موجب اعراض علم شریعت اور وحی آلٰہی ہی
ہیں صرف کرتی ہیں ویتعلمون ما یضرہم ولا ینفعہم یعنی سیکھتے ہیں اون علمونکو کہ ضرر کرتی ہیں اون کو کہ اور اونکو ضرر کرتی ہیں اور نفع نہیں
دیتی اونکو کو کہ اور اونکو نفع دیں اور عاقل کو چاہیے کہ احتراز کری اوس چیز سی کہ ضرر کری اور نفع نہ دی یہاں جاننا چاہیے کہ علم مذموم نہیں ہی تا بندوں کے
حق میں مگر بسبب ایک جہت کی تین جہتوں میں سی اول یہ کہ توقع ضرر کی ہو اوس سی اپنی تئیں یا اور کو مثل علم سحر اور طلسمات کے اور نجوم بھی اسی
باب سی ہی اسلیے کہ اکثر خلق کو مضر ہی اس سبب سی کہ جب آثار عالم کو بعد از اوضاع ستاروں اور افلاک کی ایک طرح پر دیکھتے ہیں تو اونکی خاطر میں
یہ مقرر ہوتا ہی کہ یہ بسبب تاثیر فلانی ستارہ اور فلانی برج اور فلانی درجہ کی ہی پس امید حاصل ہونی مطالب کی اور خوف فوت ہونی اونکی کا
جہت ستارہ اور برج سی لیمین جگہہ پکڑتی ہیں اور التفات طرف مالک ضرر اور نفع کی نہیں رہتا اور حجاب عظیم درپیش حائل ہوتا ہی کہ نظر الی اللہ سے
مانع آتا ہی ۲ دوسری یہ کہ وہ علم اگرچہ فی نفسہ ضرر نہ رکھی لیکن یہ شخص بسبب قصور استعداد اپنی کی دقائق اوس علم کی نہیں معلوم کر سکتا اور
جبکہ اوسکی دقائق کو نہ پہونچا جہل مرکب میں گرفتار ہوا چنانچہ اکثر تعجیلی ہی بحث کرنی اسرار الٰہیہ اور احکام شرعیہ سی اور اکثر علوم فلسفیہ اور
علم قضا و قدر کا اور مسئلہ جبر و اختیار کا اور توحید وجودی اور شہودی کا اور علم صحابہ کی جھگڑوں اور لڑائیوں کا کہ فیما بین اون بزرگوں
کی واقع ہوئیں و غیر ذلک اور اسی طرح ہی حال علم اشعار کا اور وصف خد و خال کا کہ بیچ حق اجلاف عوام کی کہ اونکی دل بھری ہوئی شہوات سی
ہیں حکم سم کا رکھتا ہی اور بسبب ملکہ تخیل اور مبالغہ کا ہر چیز میں ہوتا ہی تیسری یہ کہ بیچ علوم محمودہ و شرعیہ کی تعمق بیجا کری اور افراط اختیار کری
مثلاً علم عقائد اور توحید میں فلسفیات کو دخل دیوی اور بیچ علم فقہ کی حیلوں اور روایات نادرہ کی اصل کو بیان کری اور علم سلوک میں اشغال جوگیہ کو
دخل دیوی اور علم دعوت اسماء کی میں قواعد سحر اور طلسم کو ملا دیوی اور بیچ علم قصص انبیاء کی جھوٹ بیہودہ اور رد و قبح کی ستی تا موجب فساد عقائد کا
ہو علی ہذا القیاس اور یہ تمام علوم اکثر خلق کو ضرر کرتی ہیں اور نفع کہ ان علوم سی متوقع ہی اوکو نہیں پہونچتا اور یہود بھی اسی طرح کی علموں میں مشغول
تھی اور علوم محمودہ سی اعراض کیا تھا

## باب الفال والطیرة

یہ باب ہی بیچ بیان فال اور طیرہ کی ف فال ساتھ ہمزہ کی اور اکثر
استعمال اوسکا ساتھ ابدال ہمزہ کی الف سی ہی اور اکثر استعمال فال کا نیکی میں ہی جیسی کہ مثلاً بیمار وقت تصور اور اندیشہ کرنی اس بات کی کہ
صحت پاؤں گا یا نہیں سنی کہ کوئی کہتا ہی یا سالم یا طالب کسی چیز کا سنی یا واجد اور کبھی فال کا استعمال بدی میں بھی آتا ہی جیسی کہ کہتی ہیں فال نیک و

فال اور طیرہ ساتھ زبر طا اور زیر ی کی مصدر ہے تطیر کی جیسی کہ خیرہ تخیر سی اور سوا ان دو لفظون کی مصدر اس وزن پر نہین آیا ہی اور استعمال
طیرہ کا نہین ہوتا ہی مگر فال بد مین اور کبھی طیرہ بمعنی مطلق فال کی بھی آتا ہی نیک ہو یا بد کذا قیل اور فال نیک یعنی محمود ہی اور سنت کہ
آنحضرت فال نیک بہت لیا کرتی تھی خصوصاً لوگون کی نامون سی اور جگہون سی اور فال بد یعنی مذموم اور ممنوع ہی اور اصل تطیر اور وجہ تسمیہ
اسکی یہ ہی کہ عادت عرب کی تھی کہ شگون لیتی تھی پرندون سی اور ہرن سی کہ جب قصد کسی کام کا کرتی یا کسی جگہہ جاتی تو پرندہ جانور کو یا ہرن کو ہنکارتی
اگر داہنی طرف بہاگتا اسکو مبارک جانتی اور فال نیک لیتی اور اوس کام کی لیئی نکلتی اور اگر بائین طرف جاتا نحس جانتی اور کام سی باز رہتی اور سکار کی کہ
بائین طرف سی سنوح کہتی ہین اور داہنی طرف سی آئی کو بروح اور سنوح کو مبارک جانتی ہین اور بروح کو نحس اور رہی ہین سی فال لیتی کی ساتھ سوانح
اور بوارح کی کہ عبارت اسی مین واقع ہی اور نکتہ بیچ مدح فال اور ذم تطیر کی یہ ہی کہ امید نیکی کی جناب الہی سی اور نیکی سوچنی اور امیدوار فضل و رحمت
اوسکی کا ہونا بہر حال بہتر ہی اگرچہ خطا کرتی اور غلط پڑتی اور قطع کرنا امید کا حق سی اور ناامید ہونا اور بد اندیشی کرنی مذموم ہی عقلاً اور شرعاً
اور ہووی گا وہی جو اوسنی چاہا ہی تحقیق ہی خال تطیرہ کی یہ ہین جو ذکر کیے گئی اور مولف رحمۃ نی شین بہی لایا ہی اس باب مین بیچ مقدمہ عدوی اور ہامہ
اور مانند اسکی کی کیونکہ حکم تطیر کی ہین نوع الفصل الاول فصل پہلی عن ابی ہریرۃ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم یقول لا طیرۃ وخیرہا الفال قالوا وما الفال قال الکلمۃ الصالحۃ یسمعہا احدکم متفق علیہ
روایت ہی ابی ہریرہ سی کہا سنا مین نی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تھی نہین شگون بد اور بہتر اوسکی فال ہی عرض کیا صحابہ نی اور کیا ہی
فال فرمایا کلمہ اچھا کہ سنی اوسکو ایک تمہارا روایت کی یہ بخاری اور مسلم نی ف نہین شگون بد یعنی نہین ہی شگون بد لینی کو تاثیر و دخل بیچ حاصل کرنی
منفعت کی اور دفع کرنی ضرر کی اور اعتقاد و اعتبار نکرنا چاہیئی اسکا جو کچھہ کہ ہوتا ہی ہووی ہی گا اور شارع نی اسکو سبب اعتبار نہین کیا ہی بعد ازان کہ
نفی کی تطیر کو اور منع فرمایا اوس سی طرح کی فال کی کہ فرمایا بہترین اقسام طیرہ کی فال نیک لینی ہی یہان طیرہ بمعنی مطلق فال لینی کی آیا لیکن یہان اشکال
یہ ہی کہ اس عبارت سی ایسا سمجھا جاتا ہی کہ فال نیک لینی بہتر ہی اور فال بد بھی اچھی ہی حال آنکہ فال بد قطعاً اچھی نہین جواب اسکا یہ کہ لفظ خیر یہان
بمعنی اصل کی ہی نہ بمعنی بہتر کی جیسی کہ کہتی ہین والآخرۃ خیر وابقی و اصحاب الجنۃ خیر یا یہ کلام مبنی اوپر زعم و اعتقاد عرب کی ہی کہ طیرہ مین بہی اعتقاد ہی کا
رکھتی تھی یا مراد یہ ہی کہ اگر فرضاً ممکن ہوتا کہ طیرہ اچھا ہوتا تو فال بہتر اس سی ہوتی اور کلمہ اچھا کہ سنی اوسکو ایک تمہارا اور تفاول لی اوس سی
والا سنی یا واجد اور گمراہ سنی یا راشد وغیرہ وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا عدوی ولا طیرۃ
ولا ہامۃ ولا صفر وفر من المجذوم کما تفر من الاسد رواہ البخاری اور روایت ہی اونہین سی کہ
کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین ہی لگنا بیماری کا اور نہ شگون اور نہ ہامہ اور نہ صفر اور بہاگ تو جذامی سی جیسی کہ بہاگتا ہی تو
شیر سی نقل کی یہ بخاری نی ف نہین ہی لگنا بیماری کا یعنی ایک کی بیماری دوسری کو نہین لگتی اعتقاد جاہلیت کا یہ تہا کہ جو کوئی پہلو مین بیمار کے
بیٹھتا ہی یا ہمراہ اوسکی کہاتا ہی تو سرایت کرتی ہی بیماری اوسکی اوسمین لکہا ہی علماء نی کہ اطبا کی زعم مین چھہ ایسی ہین امراض مین سی جذام
اور خارش اور چیچک اور آبلہ کہ بدن پر پڑ جاتی ہین اور گندہ دہنی اور رمد اور امراض وبائیہ پس شارع نی اسکو نفی اور باطل کیا یعنی سرایت کرنا
مرض کا اور لگنا اسکا ایک سی دوسری کو نہین ہوتا بلکہ قادر مطلق نی جیسی اوسکو بیمار کیا اسکو بہی کیا اور بیان شگون بد کا اوپر ہو چکا اور ہامہ
ساتھ تخفیف میم کی اصل مین بمعنی سر کی ہی اور مراد یہان نام ایک جانور کا ہی کہ زعم عرب مین استخوان میت کی سی پیدا ہوتا ہی اور اوڑتا ہی
اور کہتی تھی عرب کہ باہر نکلتا ہی سر مقتول سی ایک جانور کہ نام اوسکا ہامہ ہی اور ہمیشہ فریاد کرتا ہی کہ پانی دو مجھکو پانی دو جب تک اوسکو یہانتک

کہ مارا جاتا ہی مارا ہی والا اور کہا بعضون نی کہا کہ روح اوسکی جانور ہو جاتی ہی اور فریاد کرتی ہی تا کہ لیا جاوے انتقام اسکا پس باطل کیا اس اعتقاد کو
جب کہ لیا جاتا ہے انتقام اوڑ جاتا ہی اور چلا جاتا ہی پس شارع نی اس اعتقاد کو بھی باطل کیا اور حکم کیا کہ یہ بیجا ہی بعضون نے کہا ہی سنا گیا ہی
کہ اسکا بیٹھنا ہی جسکے گھر پر اور بولتا ہی تو گھر ویران ہو جاتا ہی یا کوئی مر جاتا ہی اسکو باطل کیا کہ بیجا طیرہ کی ہی اور صفر ایک مہینہ سا قول الی
بعضون کے نزدیک تو مراد یہی مہینا ہی کہ بعد محرم کی آتا ہی عوام اسکو محل نزول بلا اور حوادث و آفات کا جانتی ہین یہ اعتقاد ہی باطل ہی اصل سے
اور بعضون کے نزدیک صفر ایک سانپ ہی پیٹ مین کہ بزعم عرب کی وقت بھوک کی کاٹتا ہی اور ایذا دیتا ہی اور کہتی تھی کہ الم کہ وقت بھوک کی ہوتا
اوسی ہی ہوتا ہی اور ایک سی دوسری مین سرایت کرتا ہی اور نووی نی شرح مسلم مین لکھا ہی کہ وہ کیڑی ہین پیٹ مین کہ کاٹتی ہین وقت بھوک کے
اور کبھی اوس سی زرد ہو جاتا ہی بدن آدمی کا اور ہلاک ہو جاتا ہی پس حکم کیا کہ یہ سب باطل ہی اور باوجودی کہ تجاوز مرض کی نفی کی اور
پہر فرمایا بھاگ جذامی سی الخ وجہ تطبیق انکی کی آخر فصل مین بیان کرین گی انشاء اللہ تعالی مترجم **وعنہ** قال قال رسول اللّٰہ
صلی اللّٰہ علیہ وسلم لا عدوی ولا ھامۃ ولا صفر فقال اعرابی یا رسول اللّٰہ فما بال الابل تکون فی الرمل
کانھا الظباء فیخالطھا البعیر الاجرب فیجربھا فقال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم فمن اعدی الاول رواہ
البخاری اور روایت ہی اوسیسے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین بیماری ایک کی دوسری کو لگ جاتی اور نہ ہامہ
اور نہ صفر ہی پس کہا ایک اعرابی نی یا رسول اللہ پس کیا حال ہی اونٹون کا کہ ہوتی ہین ریگستان مین گویا کہ وہ ہرن ہین یعنی بیچ تندرستی
اور پاکیزگی پوست کے پس ملتا ہی اونمین ایک اونٹ خارشتی پس خارشتی کر دیتا ہی اورون کو پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
پس کسنے خارشتی کیا ہی پہلی کو یعنی وہ بھی بتقدیر الٰہی خارشتی ہوا تھا یہ بھی بتقدیر الٰہی ہوئی روایت کی یہ بخاری نی **وعنہ** قال
قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم لا عدوی ولا ھامۃ ولا نوء ولا صفر رواہ مسلم اور روایت ہی ابی ہریرہ سے
کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین بیماری ایک کی دوسری کو لگ جاتی اور نہ ہامہ ہی اور نہ نوء ہی اور نہ صفر ہی روایت کیا اسکو مسلم نے
**ف** نوء ساتھ زبر نون اور سکون واو کی اور آخر مین ہمزہ ہی یعنی غروب ہونا ایک ستارہ کی اور نکلنی اور ستارہ کی عرب گمان کرتی تھی کہ مینہ اسی سبب سی
برستا ہی جیسے ہندو کہتی ہین کہ مینہ برستا ہی فلانی نچھتر سی اور نہایہ مین ہی کہ نوء کی جمع انواء ہی یعنی منازل قمر کی اور وہ اٹھائیس منزل ہین چنانچہ
آیۃ شریفہ والقمر قدرناہ منازل اشارہ انہین کیطرف ہی پس عرب نسبت کرتی تھی نزول باران کو انکی طرف کہ علت مینہ کی اور موثر اسمین انہیں کا ہی
بعضے منازل مین پس شارع نی اوسکو باطل کیا اور فرمایا کہ برسنا مینہ کا بتقدیر الٰہی ہی نہ کسی اور سبب سے اور نفی اور ابطال اعتقاد تاثیر جاہلیت کی ہی اور اگر
جانی یہ بات کہ حق سبحانہ تعالی مینہ برساتا ہی اوسوقت مین نہ آنکہ یہ وقت علت ہو اور قادر ہی کہ پہلی اوسوقت سے یا بعد اوسوقت کی مینہ
برسادی اور اگر چاہی اوسوقت مین ہی نہ برساوی جیسی کہ حکم تمام اسباب عادیہ کا ہی باطل کفر نہوگا اور امام نووی نی کہا کہ باوجود اسکی بھی کفر ہی
اسلیے کہ شعار کفر سی ہی اور موہم علیت کا ہی اور ظاہر تر یہ ہی کہ نہی مطلق ہی واسطی قطع کرنی مادہ اعتقاد فاسد کی اور اسی لیے کہ نہین وارد ہوئی
ہی کوئی حدیث کہ دلالت کری اوپر جواز اسکی کی اور حاصل معنون کا یہ ہی کہ نکہو کہ برسائی گئی ہم فلانی نوء سی بلکہ کہو کہ برسائی گئی ہم ساتھ فضل
اللہ تعالی کی واللہ اعلم مترجم **وعن جابر** قال سمعت النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم یقول لا عدوی ولا صفر ولا غول رواہ
مسلم اور روایت ہی جابر سی کہا سنا مین نی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی تھی نہین لگ جاتی بیماری کسی کی کسیکو اور نہ صفر ہی اور نہ غول ہی
روایت کیا اسکو مسلم نی **ف** غول ساتھ ضمہ غین معجمہ اور سکون واو کی جمع اوسکی غیلان ہی وہ ایک جنس ہی جنون اور شیاطین سی گمان

[illegible]

کرتی تہی کہ غول جنگلون مین کہائی دیتی ہین اونکو ساتہ شکلون طرح بطرح کی اور لوگون کو راہ بہلا دیتی ہین ہلاک کرتی ہین پس نفی کیا اسکو شارع
نی اور کہا ہی علمانی کہ مراد نفی ذات غول کی نہین ہی بلکہ نفی ہوجانی انکی کی ہی صورتون مختلفہ مین اور ہلاک کرنی کی آدمیونکو یعنی انکو بغیر اذن اللہ تعالیٰ
کی اوپر راہ بہلا دینے اور ہلاک کرنی لوگون کے قدرت نہین ہی ت ح وعن عمرو بن الشريد عن ابيه قال كان في وفد ثقيف رجل مجذوم
فارسل اليه النبي صلى الله عليه وسلم انا قد بايعناك فارجع رواه مسلم اور روایت ہی عمرو بن شرید سی کہ نقل کی اپنی
باپ سی کہ کہا تہا بیچ جماعت ثقیف کی ایک شخص جذام والا یعنی اور ارادہ کیا اوسنی اسکا کہ آوی آنحضرت کی پاس بیعت کے لیے پس بہیجا آنحضرت نے طرف
اوسکے ایک شخص کو یہ کہنی کی لیے کہ تحقیق ہمنی بیعت کی تجہسے یعنی زبانی بغیر پکڑنی ہاتہ کی پس پہر جا روایت کی یہ مسلم نی ف اس حدیث سی
اور اوس سی کہ اوپر گذری فر من المجذوم الخ معلوم ہوتا ہی دور رہنا اور پرہیز کرنا صحبت مجذوم سی اور حدیث لا عدوی ہی خلاف اسکے پس انکے
تطبیق مین علماء کی بہت اقوال آئی ہین شیخ ابن حجر عسقلانی نی شرح نخبہ مین کہا کہ اولی بیچ وجہ تطبیق کے یہ ہی کہ نفی عدوی کی باقی ہی اوپر عموم اطلاق
اپنی کی اور مخالطت ان بیمارون کی پہلا سبب لگنی بیماری کی نہین و لیکن امر بہاگنی کا جذامی سی باب سد ذرائع سی ہی تا کوئی ورطہ شرک مین نہ پڑی یعنی
اگر کسی نے مخالطت جذامی سی کی اور ناگہان تقدیر الٰہی سی علت جذام مین مبتلا ہو گیا تو اعتقاد کری گا کہ بسبب مخالطت کی پہونچا پس حکم کیا ساتہ بچنی کی
تا اوس وہم مین نہ پڑی اور اسلیئے آنحضرت نے آپ جذامی کی ساتہ طعام کہایا بسبب ثبوت حقیقت توکل کی اور عدم توہم کی پس حکم بہاگنی کا اوسکی لیے ہے
کہ اپنی نفس مین صدق و یقین نپاوی اور بہ تقدیر پہونچنی مرض کی ورطہ شرک خفی مین پڑی اہتی آور کرمانی نی کہا کہ جذام مستثنے ہی لا عدوی سی اور
نووی نی کہا کہ جذام کی لیے ایک بو ہی کہ بیمار کر دیتی ہی اوسکو کہ دراز ہو صحبت و ہم خوری اور ہمبستری پس یہ بات طب سی ہے عدوی نہین بلکہ ضرر کرتا ہی طعام
ناخوش اور بوی ناخوش اور سبب اذن خدا کی واللہ اعلم ت ح

## الفصل الثاني فصل دوسری

عن ابن عباس قال كان
رسول الله صلى الله عليه وسلم يتفاءل ولا يتطير وكان يحب الاسم الحسن رواه في شرح السنة روایت ہے ابن عباس سے
کہا کہ تہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم فال لیتی اور شگون بد نہ لیتی اور دوست رکہتی نام نیک کو یعنی فال لیتی ساتہ اوسکی نقل کی یہ بغوی نی شرح السنہ مین
وعن قطن بن قبيصة عن ابيه ان النبي صلى الله عليه وسلم قال العيافة والطرق والطيرة من الجبت رواه ابو داود
اور روایت ہی قطن بن قبیصہ سی کہ نقل کی اوسنی اپنی باپ سی یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ عیافہ اور طرق اور شگون بد لینا جبت سے ہی روایت
کی یہ ابو داود نی ف عیافہ بکسر عین کے ہانکنا اور اوڑانا پرندہ کا بطوری کہ بیچ بیان معنی تطیر کی پہلی فصل مین معلوم ہوا اور فال لینی اور اعتبار
کرنی مین ساتہ نام جانورون کی ہی جیسی کہ فال لیجاوی ساتہ عقاب کے عقاب پر اور ساتہ غراب کی غربت پر اور ساتہ ہدہد کی ہدایت پر اور فرق درمیان عیافہ
اور طیرہ کی یہ ہی کہ طیرہ عام ہی یعنی شگون بد پرندہ سی لیا جاوی اور جانور وغیرہ سی اور عیافہ کا استعمال خاص جانورون کی آواز وغیرہ سی فال لینی
مین آتا ہی اور نہایہ مین ہے کہ عیافہ ڈانٹنا پرندہ کا اور فال لینی ساتہ اسما اور آواز اور گذرنی اوسکی کی اور طرق ساتہ زبر طا اور جزم را کی سنگریزہ مارنا
کہ عادت عرب کی عورتون کی تہی کہ وقت فال لینی کی مارتی تہین اور بعضون نی کہا کہ خط ریت مین کہینچنا جیسی کہ عادت رمالون کی ہی اور جبت ساتہ
زبر جیم اور جزم با کی معنی سحر کہانت کے ہی اور بعضون نی کہا کہ جبت وہ چیز ہی کہ عبادت کی جاوی سوای اللہ تعالیٰ کی یعنی یہ افعال سبب شرک اور اعمال
مشرکون کی سے ہین اور اظہر یہ ہی کہ جبت شیطان ہی یعنی یہ افعال شیطان سی ہین ت ح وعن عبد الله بن مسعود عن رسول الله
صلى الله عليه وسلم قال الطيرة شرك قاله ثلثا وما منا الا ولكن الله يذهبه بالتوكل رواه ابو داود والترمذي
وقال سمعت محمد بن اسمعيل يقول كان سليمان بن حرب يقول في هذا الحديث وما منا الا ولكن الله يذهبه

عن اسمه فاذا اعجبه اسمه فرح به ورای بشر ذلک فی وجهه وان کره اسمه رای کراهیة ذلک فی وجهه واذا دخل قریة سأل عن اسمها فان اعجبه اسمها فرح بذلک ورای بشر ذلک فی وجهه وان کره اسمها رای کراهیة ذلک فی وجهه رواه ابوداود اور روایت ہے بریدہ سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھے کہ نہ شگون بد لیتے تھے کسی چیز سے پھر جسوقت کہ بھیجنے لگتے عامل پوچھتے نام اوسکا پس جسوقت کہ اچھا لگتا آپکو نام اوسکا خوش ہوتے ساتھ اوسکے اور دیکھی جاتی خوشی اوسکی بیچ چہرہ مبارک اونکی کے اور اگر مکروہ جانتے نام اوسکا دیکھی جاتی ناخوشی اوسکی بیچ چہرہ مبارک اونکی کے بھی اور بدل دیتے اوس نام کو ساتھ اچھے نام کے اور جسوقت کہ داخل ہوتے کسی بستی میں پوچھتے نام اوسکا پس اگر اچھا لگتا اونکو نام اوسکا خوش ہوتے ساتھ اوسکے اور دیکھی جاتی خوشی اوسکی بیچ چہرے اونکی کے اور اگر مکروہ رکھتے نام اوسکا دیکھی جاتی ناخوشی اوسکی بیچ چہرے اونکی کے نقل کی یہ ابوداود نے **ف** تطیر نہیں ہے اصلی کہ بسبب اسکی اوس کام سے کہ ارادہ رکھتے تھے اوسکا باز نہ آتے تھے لیکن اثر کراہت و قبح اوسکی کا چہرہ مبارک میں ظاہر ہوتا تھا اصلی کہ بھلائی اور برائی کو تاثیر طبعی ہے بیچ خوشی و ناخوشی کی قطع نظر کر کے تطیر و تفاول سے اور کہا ابن ملک نے کہ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سنت ہے یہ کہ اختیار کرے آدمی اپنے فرزند اور خادم کے لیے نام اچھا اصلی کہ برے نام کبھی موافق ہو جاتے ہیں تقدیر کے جیسے کہ اگر نام رکھے کوئی اپنے بیٹے کا خسار پس بعض اوقات جاری ہوتی ہے تقدیر الہی ساتھ اوسکے کہ لاحق ہو اوس شخص کو یا اوسکے بیٹے کو خسار پس اعتقاد کرتے ہیں لوگ یہ کہ یہ بسبب نام اوسکے کے ہے پس نحس جانتے ہیں اور احتراز کرتے ہیں ہمنشینی اوسکی سے ہر طرح **وعن** انس قال قال رجل یا رسول الله انا کنا فی دار کثیر فیها عددنا واموالنا فتحولنا الی دار قل فیها عددنا واموالنا فقال علیه الصلوة والسلام ذروها ذمیمة رواه ابوداود اور روایت ہے انس سے کہ کہا ایک شخص نے یا رسول اللہ تحقیق ہم تھے ایک گھر میں بہت تھا اوس میں عدد ہمارا اور مال ہمارے پس نقل مکان کیا ہم نے طرف ایک اور گھر کی کم ہو گئے اوس میں عدد ہمارے اور مال ہمارے پس فرمایا پیغمبر خدا علیہ الصلوة والسلام نے چھوڑ دو اوس گھر کو اس حال میں کہ برا ہے نقل کی یہ ابوداود نے **ف** حضرت نے جو اوس گھر کے چھوڑنے کو فرمایا تو یہ قبیل تطیر کی سے نہیں ہے بلکہ بسبب اسکے کہ ہوا اوسکی ناموافق ہوئی اونکو اور کہا خطابی نے کہ گھر چھوڑ دینے کو اونکی تسکین اصلی فرمایا کہ اونکی دلوں میں یہ بات جم گئی تھی کہ یہ نقصان جو ہوا ہے بسبب اسی مکان کے ہے پس فرمایا کہ اس مکان سے نکل جاویں تا کہ وہم کا منقطع ہو جاوے اور بیچ ورطہ شرک خفی کی نہ پڑیں **وعن** یحیی بن عبد الله بن بحیر قال اخبرنی من سمع فروة بن مسیک یقول قلت یا رسول الله عندنا ارض یقال لها ابین وهی ارض ریفنا ومیرتنا وان وباءها شدید فقال دعها عنک فان من القرف التلف رواه ابوداود اور روایت ہے یحیی بیٹے عبد اللہ بیٹے بحیر کی سے کہ کہا خبر دی مجکو اوس شخص نے کہ سنا فروہ بیٹے مسیک کی سے کہ کہتا تھا کہ کہا میں نے یا رسول اللہ نزدیک ہمارے ایک زمین ہے کہ کہا جاتا ہے اوسکو ابین اور وہ زمین ہے زراعت ہماری کی اور غلہ ہماری کی یعنی اور شہروں سے ہاں آکر غلہ جمع ہو جاتا ہے کہ بیچا جاتا ہے اور شہروں کو لوگ لیجاتے ہیں اور تحقیق وبا اوسکی سخت ہے پس فرمایا کہ چھوڑ اوسکو داخل ہونے اپنے سے اوس میں اور آمد و رفت کرنے سے طرف اوسکی اصلی کہ قریب ہونے بیماری اور وبا کی سے پیدا ہوتا ہے تلف و ہلاک نقل کی یہ ابوداود نے **ف** کہا طیبی نے یہ قبیل عدوے کی سے نہیں ہے بلکہ قبیل طب اور علاج کی سے ہے اصلی کہ ہوا کا صالح اور موافق ہونا بہت ہے بیچ صلاح بدن کے اور فساد ہوا اور عدم موافقت اوسکی سبب بیماری اور ہلاک کی ہے اور شاید کہ بھاگنے والی وبا سے ساتھ مضمون اس حدیث کی تمسک کرتی ہونگی کہ اوس شخص نے شکایت وبا کی کی کہ اوس میں پڑ گئی تھی اور آنحضرت نے فرمایا کہ چھوڑ اوسکو اور باہر نکل اوس زمین سے اصلی کہ مخالطت ساتھ مرض وبا کی باعث

ہلاکت کی ہوتی ہی ولیکن شک ساتہ اسکی نہیں ہو سکتا اسلیے کہ اس شخص نے شکایت کی اس زمین کی جہان وبا ہوئی ہی اور اسکو نحس و کراہت جانا اور آنحضرت نے بنظر ضعف حال اوسکی اور خوف واقع ہونی کی بیچ وسوسۂ شرک خفی کی اوسکو ساتہ نکل آنی کی وہان سی رخصت دی بدیہ کہ وبا وہان واقع ہوئی اور بعد از وقوع ہونی کی وہان سی بہاگنی کو جائز نہ کہا اور کلام اسمین ہے اور وظیفہ بیچ بلا کی پیش از وقوع کی احتراز و اجتناب ہی اور بعد از وقوع کی صبر و رضا ہی گردعا و تضرع کری کہ حکم ساتہ اوسکی فرمایا ہی بدلیل احادیث صحیحہ کی کہ صحیحین میں ہے ساتہ منع اور نہی کی نکلنی اور بہاگنی وبا کی سی اور بیچ مدح اور ترغیب کے صبر و ثبات پر آئی ہین اور یہ حدیث سنن ابی داؤد مین ہی معارض صحیحین کے حدیثون کی نہین ہو سکتی اور لکہا ہی علماء نی کہ فروہ بن مسیک سی سوا ایک وحدیثون کی روایت نہین کی گئی مین اور وہ بہی ایک مرد مجہول ہی کہ معلوم نہین نام اوسکا اور بیچ یحیی بن عبد اللہ بن بحیر کی بہی اختلاف ہی کہ ثقہ ہی یا نہین تامل کر کہ بیشک وبا سی بہاگنا ممنوع اور معصیت ہی اور اگر جزماً اعتقاد کری کہ بر تقدیر صبر کی مرجاؤنگا اور اگر نکل جاؤنگا تو نجات پاؤنگا کافر ہوتا ہی اور یہ اعتقاد کی عامی لوگ قیاس اسکا اوپر نکلنی کی گہر کی اندر سی وقت زلزلہ اور لگنی آگ کی فاسد ہی بسبب وارد ہونی نص کی اوپر خلاف اسکی کی اور یہ بہی ہی کہ ہلاک بیچ صورت زلزلہ کی اور گر پڑنی گہر کی اور لگنی آگ کی اوپر ظن غالب بلکہ یقینی ہی عادۃً بخلاف مرض کی وقت نکلنی کی وبا کہ شکوک و موہوم ہی ۱۲ ع الفصل الثالث فصل تیسری عن عُروَةَ بنِ عَامِرٍ قَالَ ذُكِرَتِ الطِّيَرَةُ عِندَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَحسَنُهَا الفَألُ وَلَا تَرُدُّ مُسلِمًا فَإِذَا رَأَى أَحَدُكُم مَا يَكرَهُ فَليَقُلِ اللّٰهُمَّ لَا يَأتِي بِالحَسَنَاتِ إِلَّا أَنتَ وَلَا يَدفَعُ السَّيِّئَاتِ إِلَّا أَنتَ وَلَا حَولَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ مُرسَلًا روایت ہی عروہ بن عامر سی کہا ذکر ہوا شگون بد کا نزدیک پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس فرمایا کہ بہتر ان تینون سی فال ہی اور بد شگون بدلیتی کسی مسلمان کو اوس کام سی کہ قصد اوسکا کیا ہی اپس جس وقت کہ دیکہی ایک تمہارا چیز کو کہ ناخوش رکہتا ہی یعنی وہ چیز کہ شگون بد لیتی ہین اوس سی اور زعم بد اوسکا وسواس پیدا ہوتا ہی پس چاہیی کہ کہی یا اللہ نہین لاتا نیکیون کو مگر تو اور نہین دور کرتا برائیون کو مگر تو اور نہین ہی پہرنا برائی سی اور نہ قوت نیکی پہ مگر ساتہ قدرت و توفیق خدا کی نقل کی یہ ابو داؤد نی بطریق ارسال کی باب الکہانۃ باب بیچ بیان کہانت کے ف صراح مین لکہا ہی کہ کاہن فال گو اور کہانت بکسر کی فال گوئی کرنی اور ساتہ زبر کے حرفہ اوسکا اور طیبی نی کہا کہ کاہن وہ کہ خبر کہی حوادث آئندہ کی اور دعوی کری معرفت اسرار اور پوشیدہ چیزون کا عرب مین کاہن تہی کہ بعضی اونمین سی دعوی کرتی تہی کہ ہمارا جنات خبر پہنچاتی ہین اور منقول ہی کہ شیطان چوری سی سن آتی تہی احکام آسمان پر سی اور کاہنون سی آمدنی تہی اور وہ اوسپر کچہ زیادہ کرکر کہتی تہین تو دل کرتی اوسکو عرب جب آنحضرت مبعوث ہوئی تو شیطان آسمان پر جانی سی روکی گئی اور باطل ہوگئی کہانت اور بعضی مقدمات اور اسباب علامات سی کچہ معلوم کرتی تہی کہ انکو عراف کہتی تہی وہ مکان چوری کی چیز کا اور گم ہونی کا بتادیتی تہی جیسی رمال کرتی ہین اور کبہی اطلاق کاہن کا عراف اور منجم پر بہی آتا ہی اور یہ افعال حرام ہین اور اوسپر مال لینا بہی حرام ہی اور لینی والا اور دینی والا دونون گنہگار ہوتی ہین اور محتسب پر منع اور تادیب انکی لازم ہی ۱۲ ع الفصل الاول فصل پہلی عن مُعَاوِيَةَ بنِ الحَكَمِ قَالَ قُلتُ يَا رَسُولَ اللهِ أُمُورًا كُنَّا نَصنَعُهَا فِي الجَاهِلِيَّةِ كُنَّا نَأتِي الكُهَّانَ قَالَ فَلَا تَأتُوا الكُهَّانَ قَالَ قُلتُ كُنَّا نَتَطَيَّرُ قَالَ ذٰلِكَ شَيءٌ يَجِدُهُ أَحَدُكُم فِي نَفسِهِ فَلَا يَصُدَّنَّكُم قَالَ قُلتُ وَمِنَّا رِجَالٌ يَخُطُّونَ قَالَ كَانَ نَبِيٌّ مِنَ الأَنبِيَاءِ يَخُطُّ فَمَن وَافَقَ خَطَّهُ فَذَاكَ رَوَاهُ مُسلِمٌ روایت ہے معاویہ بن حکم سی کہ کہا کہا مین نی یا رسول اللہ کتنی ایک چیزین ہین کہ تہی ہم

[illegible]

اونکو جاہلیت مین ایک اونمین سی یہ ہی کہ تھی ہم آتی کاہنون کی پاس یعنی اور پوچھتے ایسی چیزین اور کام فرمایا نہ جایا کرو تم کاہنون کی پاس کہا معاویہ نی کہا مین نی دوسری چیز یہ ہی کہ تھی ہم شگون بدلیتی فرمایا یہ ایک چیز ہی کہ پاتا ہی اسکو ایک تمہارا بیچ دل اپنی کی پس نہ باز رکھی تمکو یعنی کسی کام سی یہ خیال آنا کہا معاویہ نی کہ کہا مین نی ایک اون مین سی یہ ہی کہ ہم مین کتنی ایک شخص خط کھینچتے ہین فرمایا تھی ایک نبی انبیا مین سی خط کھینچتے یعنی بامر الٰہی یا ساتھ علم لدنی کی پس جو شخص کہ موافق پڑی خط اوسکا خط اوس پیغمبر کی پس وہ مباح ہی **ف** مراد نبی سی دانیال ہی اور بعضون نی کہا ادریس علیہما السلام اور مباح ہی وہ الا خط مراد اس سی نہی ہی یعنی جب علم اوس خط کی کھینچنے کا مفقود و معدوم ہوا تو عمل کرنا بھی اوپر اوسکی حرام و ممنوع ہوا یعنی یہ کیا جانا ہی کہ وہ پیغمبر کس طرح خط کھینچتے تھی تا یہ بھی ویسا ہی خط کھینچے پس جب معلوم نہوا تو کرنا اوسکا بھی حرام ہوا اور بیان اسکا باب ما لا یجوز من العمل فی الصلوٰة مین بھی ہو چکا ہی **وَعَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ سَأَلَ أُنَاسٌ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْكُهَّانِ فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُمْ لَيْسُوْا بِشَيْءٍ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَإِنَّهُمْ يُحَدِّثُوْنَ أَحْيَانًا بِالشَّيْءِ يَكُوْنُ حَقًّا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِلْكَ الْكَلِمَةُ مِنَ الْحَقِّ يَخْطَفُهَا الْجِنِّيُّ فَيَقُرُّهَا فِيْ أُذُنِ وَلِيِّهِ قَرَّ الدَّجَاجَةِ فَيَخْلِطُوْنَ فِيْهَا أَكْثَرَ مِنْ مِائَةِ كَذْبَةٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے عائشہ رضی سے کہ سوال کیا لوگون نی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی احوال کاہنون کا کہ بات اونکی سچ اور لائق اعتماد کی ہی یا نہین پس فرمایا اونکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق نہین وہ کچھہ یعنی پس نہ اعتماد و اعتقاد کرو اونکی خبر پر عرض کیا لوگون نی کہ یا رسول اللہ پس تحقیق وہ بات کرتی ہین اور خبر دیتی ہین کبھی ساتھ ایک چیز کی کہ ہوتی ہی حق پس فرمایا پیغمبر خدا نی کہ یہ کلمہ ہی سچ اچک لیتا ہی اوسکو جن پھر ڈالتا ہی اوسکو بیچ کان دوست اپنی کی مانند آواز کرنی مرغ کی کہ بلاتا ہی دوسری مرغ کو دانہ کی لیی پس ملاتی ہین کاہن اوس کلمہ مین زیادہ سو جھوٹ سی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **ف** سچ اور ثابت ہی کہ سنا گیا ان ملائکہ سے کہ لیا اونہون نی حق سی ہوا وحی کی یا ساتھ اسکا شف لوح محفوظ کی واسطی اونکی اور بعضون نی کہا کہ معنی یقرہا کی ڈالنی کی ہین یعنی ڈالتا ہی وہ کلمہ مانند ڈالنی مرغ کی یعنی جیسی کہ ڈالتا ہی مرغی سی جفتی کرنی کی وقت اسطرح کہ نہین جانتی اوسکو لوگ پس اسی طرح جن ڈالتا ہی اوس کلمہ کو اپنی دوست کی کان مین اسطرح کہ نہین مطلع ہوتا اوس پر غیر اسکا **وَعَنْهَا** قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ إِنَّ الْمَلَائِكَةَ تَنْزِلُ فِي الْعَنَانِ وَهُوَ السَّحَابُ فَتَذْكُرُ الْأَمْرَ قُضِيَ فِي السَّمَاءِ فَتَسْتَرِقُ الشَّيَاطِيْنُ السَّمْعَ فَتَسْمَعُهُ فَتُوْحِيْهِ إِلَى الْكُهَّانِ فَيَكْذِبُوْنَ مَعَهَا مِائَةَ كَذْبَةٍ مِنْ عِنْدِ أَنْفُسِهِمْ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی عائشہ سی کہا کہ سنا مین نی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تھی تحقیق فرشتی یعنی ایک جماعت اون مین سی اوترتی ہین عنان مین اور عنان کہتی ہین ابر کو پس ذکر کرتی ہین کامون کا کہ تقدیر کیی گئی آسمان مین پس چوری سی اور پوشیدہ کان رکھتی ہین اوسپر شیاطین پس سنتی ہین اوس کام کو کہ تقدیر کیا گیا ہی پس پہونچاتی ہین اوسکو طرف کاہنون کی پس جھوٹ بنا لیتی ہین کاہن ساتھ اون کلمون کی کہ شیاطین سی سنتی ہین سو جھوٹ اپنی طرف سی نقل کی یہ بخاری نی **ف** یعنی اس سبب سی بعضی چیزین موافق واقع کی ہو جاتی ہین لیکن ہرگاہ کہ غالب ہوتا ہی اونمین جھوٹ بند کر دیا شارع نی دروازہ استفادہ کا اونکی اور فرمایا کہ نہین وہ کچھہ **وَعَنْ** حَفْصَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَتَى عَرَّافًا فَسَأَلَهُ عَنْ شَيْءٍ لَمْ تُقْبَلْ لَهُ صَلٰوةٌ أَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی حفصہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ آوی کاہن اور نجومی کی پاس اور پوچھی اوس سی کچھہ یعنی غیب کی باتین نہین قبول کیجاتی واسطی اوسکی نماز چالیس رات دن کی نقل کی یہ مسلم نے **ف** یہ نہایت ضرر اور کم بختی اوسکی ہی کہ نماز کہ افضل عبادات اور اشرف اعمال ہی ضائع اور نا مقبول ہوئی یا مراد یہ ہی کہ جب نماز قبول نہوئی

اور ابوداود وسے ف بیزار ہوا یعنی کافر ہوا یہ محمول ہے حلال جاننے پر یا تغلیظ وتشدید ہے اور کہیں ان کی طلوع کی

## الفصل الثالث

فصل تیسری عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ نَبِيَّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا قَضَى اللهُ الْأَمْرَ فِي السَّمَاءِ ضَرَبَتِ الْمَلَائِكَةُ بِأَجْنِحَتِهَا خُضْعَانًا لِقَوْلِهِ كَأَنَّهُ سِلْسِلَةٌ عَلَى صَفْوَانٍ فَإِذَا فُزِّعَ عَنْ قُلُوبِهِمْ قَالُوا مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ قَالُوا لِلَّذِي قَالَ الْحَقَّ وَهُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيرُ فَيَسْمَعُهَا مُسْتَرِقُو السَّمْعِ وَمُسْتَرِقُو السَّمْعِ هٰكَذَا بَعْضُهُ فَوْقَ بَعْضٍ وَوَصَفَ سُفْيَانُ بِكَفِّهِ فَحَرَفَهَا وَبَدَّدَ بَيْنَ أَصَابِعِهِ فَيَسْمَعُ الْكَلِمَةَ فَيُلْقِيهَا إِلَى مَنْ تَحْتَهُ ثُمَّ يُلْقِيهَا الْآخَرُ إِلَى مَنْ تَحْتَهُ حَتَّى يُلْقِيَهَا عَلَى لِسَانِ السَّاحِرِ أَوِ الْكَاهِنِ فَرُبَّمَا أَدْرَكَ الشِّهَابُ قَبْلَ أَنْ يُلْقِيَهَا وَرُبَّمَا أَلْقَاهَا قَبْلَ أَنْ يُدْرِكَهُ فَيَكْذِبُ مَعَهَا مِائَةَ كَذْبَةٍ فَيُقَالُ أَلَيْسَ قَدْ قَالَ لَنَا يَوْمَ كَذَا وَكَذَا كَذَا وَكَذَا فَيُصَدَّقُ بِتِلْكَ الْكَلِمَةِ الَّتِي سُمِعَتْ مِنَ السَّمَاءِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

اور روایت ہے ابی ہریرہ سے یہ کہ نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس وقت کہ حکم کرتا ہے اللہ تعالی کسی کام کا آسمان میں مارتے ہیں فرشتے بازو اپنے یعنی ڈرتے اور کانپتے ہیں ہیبت اور عظمت حکم الٰہی سے بسبب خوف قول اور کلام الٰہی کے گویا آواز کلام الٰہی کی اونکے بیچ عدم ظہور اور تعسر فہم اور استماع اوسکی کی مانند زنجیر کی ہے کہ کھینچی جاوے پتھر صاف پر پس جب دور کیا جاتا ہے ڈر فرشتوں کی دلوں سے کہتے ہیں یعنی تمام فرشتے کم رتبہ فرشتوں مقرب سے کہ کیا حکم کیا پروردگار تمہارے نے کہتے ہیں فرشتے مقرب اور پیغمبر کو کہ حکم کیا پروردگار نے یا کہتے ہیں اون فرشتوں پوچھنے والوں سے حق ہے یعنی حق ہے جو کچھ کہ حکم کیا پروردگار نے اور وہ ذات اللہ تعالی کی بلند قدر اور بلند مرتبہ ہے پس سنتے ہیں اون باتوں کو چوری سے سننے والے کہ جن و شیاطین ہیں اور چوری سے سننے والے اسطرح ہیں کہ بعضے اونکے اوپر بعضوں کے ہیں اور بیان کی سفیان نے ہیئت اونکی ساتھ ہاتھ اپنے کے یعنی ہاتھ اور انگلیوں تک کی پس ٹیڑھا کیا ہاتھ کو اور فرق کیا درمیان انگلیوں اپنی کے پس سنتا ہے چوری سے سننے والا بات کو پھر ڈالتا ہے اوسکو طرف اوسکے کہ نیچے اوسکے ہے پھر ڈالتا ہے اوسکو دوسرا طرف اوسکی کہ نیچے اوسکی ہے یہاں تک کہ ڈالتا ہے وہ اوس بات کو طرف ساحر یا کاہن کی پس اکثر پاتا ہے چوری سے سننے والے کو شعلہ پہلے ڈالنے اس بات کی طرف ساحر یا کاہن کی اور اکثر ڈالتا ہے اوس بات کو پہلے پہنچنے شعلے کی پس پہنچتی ہے وہ بات کاہن کو پس جھوٹ بنا لیتا ہے کاہن ساتھ اوس بات کی سو جھوٹ یعنی اور خبر دیتا ہے لوگوں کو ساتھ اوس بات کی بیچ اثنا جھوٹی باتوں کی پس جب جھٹلاتا ہے اوسکو کوئی ساتھ بعضی جھوٹی باتوں اوسکی کی تو کہا جاتا ہے یعنی کہتا ہے تصدیق کرنے والا کاہن کا ساتھ اوسکی کہ جھٹلاتا ہے اوسکو کیا نہیں ہے اور نہیں جانتا تو کہ کہا واسطے ہمارے اور خبر دی ہمکو کاہن نے فلانے فلانے دن ایسی ایسی پس تصدیق کیا جاتا ہے کاہن بسبب اوس بات کی کہ سنی گئی آسمان سے اور راست گو ہوا وہ نہیں یعنی اور وہ سو جھوٹ نہیں منظور کرتے بسبب گمراہی کی کہ اونکی باطن میں ہے جیسی کہ نجومیوں کا حال ہے کہ اگر ایکبار بات اونکی بحسب اتفاق کی سچی ہوگئی تو دنیا دار معتقد اونکے ہو جاتے ہیں بسبب نہایت محبت دنیا کی اور گمراہی کی کہ اونکے دلوں میں ہے نقل کی یہ بخاری نے ف ساحر یا کاہن ابن عباس کی حدیث میں آگے آتی ہے صریح آیا ہے کہ کاہن ساحر ہے پس ساحر سے یہاں مراد کاہن ہے اس صورت میں شک کے لیے ہوگا یا ساحر سے مراد منجم ہے جیسے کہ ایک حدیث میں آیا ہے المنجم ساحر ایسی کہ ساحر خبر غیب کی نہیں بتاتا ہے پس لفظ او اوسکا میں تنویع کے لیے ہوگا اور اختلاف کیا گیا ہے اس میں کہ مرجوم آیا ساتھ رجم کے ایذا پاکر مرتا ہے یا جل جاتا ہے ساتھ رجم کے وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَخْبَرَنِي رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْأَنْصَارِ أَنَّهُمْ بَيْنَا هُمْ جُلُوسٌ لَيْلَةً مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُمِيَ بِنَجْمٍ فَاسْتَنَارَ فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا كُنْتُمْ تَقُولُونَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ إِذَا رُمِيَ بِمِثْلِ هٰذَا قَالُوا اللهُ

وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ كُنَّا نَقُوْلُ وُلِدَ اللَّيْلَةَ رَجُلٌ عَظِيْمٌ وَمَاتَ رَجُلٌ عَظِيْمٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَاِنَّهَا لَا يُرْمٰى بِهَا لِمَوْتِ اَحَدٍ وَّلَا لِحَيَاتِهٖ وَلٰكِنْ رَبُّنَا تَبَارَكَ اسْمُهٗ اِذَا قَضٰى اَمْرًا سَبَّحَ حَمَلَةُ الْعَرْشِ ثُمَّ سَبَّحَ
اَهْلُ السَّمَآءِ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ حَتّٰى يَبْلُغَ التَّسْبِيْحُ اَهْلَ هٰذِهِ السَّمَآءِ الدُّنْيَا ثُمَّ قَالَ الَّذِيْنَ يَلُوْنَ حَمَلَةَ الْعَرْشِ
لِحَمَلَةِ الْعَرْشِ مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ فَيُخْبِرُوْنَهُمْ مَا قَالَ فَيَسْتَخْبِرُ بَعْضُ اَهْلِ السَّمٰوٰتِ بَعْضًا حَتّٰى يَبْلُغَ هٰذِهِ السَّمَآءَ
الدُّنْيَا فَتَخْطَفُ الْجِنُّ السَّمْعَ فَيَقْذِفُوْنَ اِلٰى اَوْلِيَآئِهِمْ وَيُرْمَوْنَ فَمَا جَآءُوْا بِهٖ عَلٰى وَجْهِهٖ فَهُوَ حَقٌّ وَّلٰكِنَّهُمْ
يَقْرِفُوْنَ فِيْهِ وَيَزِيْدُوْنَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا خبر دی مجکو ایک شخص نے صحابیون مین سی کہ تھا انصار
سی کہ صحابہ اوسوقت کہ بیٹھی ہوئی تھی ایک رات ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ٹوٹا ایک ستارہ اور بہت روشن ہوا پس فرمایا صحابہ کو رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ کیا تھی تم کہتی جاہلیت مین جسوقت کہ ٹوٹتا مانند اسکی کہا صحابہ نی کہ اللہ و رسول اوسکا دانا تر ہی بہ حقیقت حال کے
تھی ہم کہتی کہ پیدا کیا گیا آج کی رات ایک شخص بڑا اور مرا ایک شخص بڑا یعنی کبھی تو یوں کہتی تھی اور کبھی یوں یعنی اسکو علامت ایک امر عظیم کی جانتی تھی پس فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق یہ شعلہ نہیں پھینکا جاتا بسبب مرنے کسیکے اور نہ بسبب حیات کسی کی و لیکن رب ہمارا کہ بابرکت ہی نام
اوسکا جسوقت کہ فرماتا ہی ایک حکم تسبیح کرتی ہین فرشتی اوٹھانی والی عرش کی پھر تسبیح کرتی ہین اہل آسمان والی کہ متصل ہین عرش کی اوٹھانی والون
سی یہانتک کہ پہونچتی ہی آواز تسبیح کی اس آسمان دنیا والون کو پھر کہتی ہین وہ فرشتی کہ متصل اوٹھانیوالون عرش کے ہین حاملان عرش کے اوٹھانی والون کے
کو کیا کہا پروردگار تمہاری نی پس خبر دیتی ہین وہ اونکو اوس چیز کی کہ فرمائی پھر خبر پوچھتی ہین بعضی آسمان والی بعضون سی یہانتک کہ پہنچتی ہی
خبر اس آسمان دنیا والون کو پس اوچک لیتی ہین جن سننی کو یعنی اون خبرون کو چوری سی لی آتی ہین پھر ڈالتی ہین طرف دوستون اپنی کی یعنی
کاہنون کے اور پھینکی جاتی ہین طرف اونکی یہ ستارے یعنی اسی سبب اون ستارون کی پھینکی جانی کا یہ ہی نہ وہ کہ تم اعتقاد کرتی ہو پیدایش و موت کا
پس وہ چیز کہ لاتی کاہن اوسکو اوپر اس طرح کی کہ ہی یعنی بغیر تصرف کی راست و درست پس وہ چیز راست ہی و لیکن وہ کاہن جھوٹ ملالیتی ہین اوسمین اور
زیادہ کرتی ہین یعنی اوس سنی ہوی پر نقل کی یہ مسلم نی وَعَنْ قَتَادَةَ قَالَ خَلَقَ اللّٰهُ تَعَالٰى هٰذِهِ النُّجُوْمَ لِثَلٰثٍ جَعَلَهَا
زِيْنَةً لِّلسَّمَآءِ وَرُجُوْمًا لِّلشَّيٰطِيْنِ وَعَلَامَاتٍ يُّهْتَدٰى بِهَا فَمَنْ تَاَوَّلَ فِيْهَا بِغَيْرِ ذٰلِكَ اَخْطَاَ وَاَضَاعَ نَصِيْبَهٗ وَتَكَلَّفَ
مَا لَا يَعْلَمُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ تَعْلِيْقًا وَّفِيْ رِوَايَةِ رَزِيْنٍ وَتَكَلَّفَ مَا لَا يَعْنِيْهِ وَمَا لَا عِلْمَ لَهٗ بِهٖ وَمَا عَجَزَ عَنْ عِلْمِهِ الْاَنْبِيَآءُ
وَالْمَلٰٓئِكَةُ وَعَنِ الرَّبِيْعِ مِثْلُهٗ وَزَادَ وَاللّٰهِ مَا جَعَلَ اللّٰهُ فِيْ نَجْمٍ حَيٰوةَ اَحَدٍ وَّلَا رِزْقَهٗ وَلَا مَوْتَهٗ وَاِنَّمَا يَفْتَرُوْنَ
عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ وَيَتَعَلَّلُوْنَ بِالنُّجُوْمِ اور روایت ہی قتادہ سی کہ کہا پیدا کیے اللہ تعالی نی یہ ستاری واسطی تین باتون کی ایک بات
یہ کہ پیدا کیا انکو واسطی زینت آسمان کی اور دوسری واسطی مارنی شیطانون کی اور تیسری نشانی کہ راہ پائی جاتی ہی سبب اونکے یعنی بیچ دریا اور جنگل
کی پس جسنی کہ بیان کیا انمین بغیر ان تین چیزون کی خطا کی اور ضائع کیا حصہ اپنا اور تکلف کیا اوس چیز مین کہ نہیں جانتا ایسی نہیں جانتا وہی علم اوسکا
اسلیے کہ خبرین آسمان کی نہیں جانی جاتی ہین مگر طریق کتاب و سنت سی حال آنکہ اسمین نہیں ہی زیادہ اوس چیز سی کہ گذری نقل کی یہ بخاری نی بلا اسناد اور
بیچ روایت رزین کی یون ہی کہ تکلف کیا اوس چیز کا کہ نہیں فائدہ کرتی اوسکو اور تکلف کیا بیچ جاننی اوس چیز کی کہ نہیں اوسکو علم ساتھ اوسکی اور تکلف
کیا بیچ جاننی اوس چیز کی کہ عاجز ہوئی علم اوسکی سی انبیا اور فرشتے اور روایت ہی ربیع سی مانند اسکی اور زیادہ کیا ربیع نی یہ کلام کہ قسم ہی اللہ کی نہیں
مقرر کی اللہ تعالی نی ستاری مین زندگی کسی کی یعنی پیدایش کسی کی اور نہ روزی کسی کی یعنی مال و جاہ اور نہ مرنا کسیکا اور سوا اسکی نہیں کہ افترا کرتی ہین کاہن اوپر

ہوتی اور ٹھہرتی ہیں طلوع ہونی ستارہ کو علت واسطی ایک چیز کی **ف** خلاصہ کیا حصہ لینا یعنی اپنی عمر میں سی ورو وہ مشغول ہوتا ہی بیفائدہ چیز
میں کہ نہ فائدہ دیتی ہی دنیا میں اور نہ آخرت میں شرح یہاں ملا علی قاری و حضرت شیخ رح نی خوب تفصیل سی لکھا ہی فلینظر ثمہ **وعن** ابن عباس
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اقتبس بابا من علم النجوم لغیر ما ذکر اللہ فقد اقتبس شعبۃ من
السحر المنجم کاھن والکاھن ساحر والساحر کافر رواہ رزین اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو
شخص سیکھے کوئی قسم علم نجوم سی واسطی غیر اوس چیز کی کہ ذکر کی اللہ نی یعنی قرآن میں کہ وہ تین چیزیں ہیں کہ ذکر کی گئیں اوپر کی حدیث میں تحقیق
سیکھا اوسنی ایک ٹکڑا سحر سی یعنی اور وہ برا علم ہی کہ بعض اوسکا فسق ہی اور بعض اوسکا کفر اور فرمایا کہ منجم حکم کاہن کا رکھتا ہی کہ ساتھ علامتوں کی
خبریں غیب کی بتاتا ہی اور کاہن حکم ساحر کا رکھتا ہی کہ ارتکاب اعمال بد کا کرتا ہی اور ساتھ اوسکی ضرر خلق کو پہنچاتا ہی اور جو کوئی سحر کری اعتقاد
اوسکا رکھی کافر ہی یعنی پس سب کاہن اور منجم کافر ہیں حاصل آنکہ نجوم اور کہانت اور سحر سب ایک جنس سی ہیں اور کافروں اور بد دینوں کی اعمال
سی ہیں نعوذ باللہ منہ **وعن** ابی سعید قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لو امسک اللہ القطر عن
عبادہ خمس سنین ثم ارسلہ لاصبحت طائفۃ من الناس کافرین یقولون سقینا بنوء المجدح رواہ النسائی
اور روایت ہی ابی سعید خدری سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اگر بند رکھے اللہ مینہ اپنی بندوں سی پانچ برس یعنی مثلا پھر برساوی البتہ
ایک جماعت آدمیوں میں سی کہ متقید ہیں ساتھ نجوم کی کفر کرنیوالی کہیں برسائی گئی ہم بسبب منزل قمر کی کہ نام اوسکا مجدح ہی نقل کی یہ نسائی نی
**ف** مجدح ساتھ زبر میم اور جزم جیم اور زبر دال کی نزدیک عرب کی منازل قمر سی ہی کہ سبب ہی مینہ کا

## كتاب الرؤيا

کتاب ہی بیچ بیان خواب کی **ف** حقیقت خواب کی نزدیک اہل سنت کی پیدا کرنا حق تعالی کا ہی بیچ دل سونیوالی کی علوم اور ادراکات کو جیسی کہ
جاگتی کی دل میں اللہ سبحانہ قادر ہی اوسپر نہ بیداری باعث اسکی ہی اور نہ نیند مانع اوس سی پیدا کرتا ان ادراکات کا سونی کی دل میں علامت ہی اور امور
پر کہ پیش آتی ہیں ثانی الحال کہ وہ تعبیر اسکی ہی جیسی کہ ابر دلیل ہی جو مینہ پر

### الفصل الاول فصل پہلی

**عن** ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لم یبق من النبوۃ الا المبشرات قالوا وما المبشرات قال الرؤیا الصالحۃ
رواہ البخاری وزاد مالک بروایۃ عطاء بن یسار یراھا الرجل المسلم او تری لہ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہیں باقی رہا آثار نبوت سی کچھ مگر مبشرات یعنی خواب خوشخبری دینی والی کہا صحابہ نی کیا ہے مبشرات فرمایا خواب اچھے
نقل کی یہ بخاری نی اور زیادہ کیا مالک نی ساتھ روایت عطا بن یسار کی اس عبارت کو کہ دیکھتا ہی اس خواب کو مرد مسلمان یعنی اپنی لیے یا دکھایا جاوی واسطے
اوسکی یعنی کوئی اور مسلمان دیکھی واسطی اوسکی **ف** نہیں باقی رہا الخ یعنی وحی منقطع ہو جائیگی بسبب نہ رہنے میری کے اور نہیں باقی رہے گی وہ چیز کہ جانی
جاوی اوس سی چیز ہونیوالی مگر خواب کہ اس سے کچھ چیزیں معلوم ہوا کرینگی اور مبشرات مشتق بشارت سی ہی ساتھ پیش میم اور زبر بے کی معنی خوشخبری کے
اور استعمال بشارت کا اکثر خیر میں ہوتا ہی اور کبھی شر میں بھی اور اکثر اطلاق رویا کا خواب نیک پر آتا ہی اور خواب بد کو حلم کہتی ہیں ساتھ پیش حے
لیکن تخصیص یہ شرعی ہی اور لغت میں معنی مطلق خواب کی ہیں چنانچہ اس حدیث میں بھی یہی مراد ہی اور اگر رویا نام خواب نیک کا ہو تو صفت لانی ساتھ
صالحہ کی واسطی بیان و ایضاح کی ہی یا صالحہ معنی صادقہ کی ہو یعنی خواب صحیح مطابق واقع کی اور معنی اول اگرچہ اظہر اور موافق تر ہیں ساتھ معنی
مبشرات کی کہ غالبا یا کلیا بیچ خبر نیک شادی بخش کی مستعمل ہوتا ہی اور اگرچہ یہ معنی بھی معتبر ہی جیسی کہ طیبی نے کہا و لیکن سیاق حدیث
ناظر بیچ معنی ثانی کی ہی اسلیے کہ ثبوت میں خبر صدق معتبر ہی خواہ مبشر ہو یا منذر اور اس تقدیر پر اطلاق مبشرات کا باعتبار تغلیب کے ہی احتمال

اور یہ سی علان کی کہ ہجرت ہی ہوج وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ جُزْءٌ مِنْ سِتَّةٍ
وَّاَرْبَعِيْنَ جُزْءًا مِّنَ النُّبُوَّةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی انس سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی خواب اچھا ایک ٹکڑا ہی
چھیالیس ٹکڑون نبوت کی سی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **ف** ظاہر یہ ہی کہ مراد سات رویای صالحہ کی بیان صادقہ ہی یہان ایک
اشکال وارد ہوتا ہی کہ جزو شی کا ساتھ شی کی ہوتا ہی پس جب نبوت باقی نہ رہی تو جزو اوسکا کیونکر رہا جواب اسکا یہ ہی کہ معنی اسکی یہ ہین کہ رویا ایک
جزو ہی اجزای علم نبوت سی اور علم نبوت باقی ہی اگرچہ نبوت باقی نہین مقصود صحیح رویا کی ہی کہ یہ پرتو ہی نبوت کا اور مانند اسکی اگرچہ یہ معنی الا ہی
نہو جیسی کہ اور حدیث مین آیا ہی کہ راہ و روش نیک اور حلم اور گرانباری اور میانہ روی نبوت سی ہین اور وجہ تخصیص اس عدد چھیالیس کے اگرچہ بعض علماء نی
کچھ کچھ لکھی ہی لیکن صحیح یہ ہی کہ علم اوسکا اور اور چیزون معدود کا مانند رکعات نماز اور تسبیحات وغیرہا کا شارع ہی کو ہی اور اور روایت مین ستر آیا ہی
بدلی چھیالیس کے اور ایک مین چھتر اور ایک مین چوبیس وغیر ذلک مراد ان سب سی تکثیر ہی نہ تحدید ع ح وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ رَاٰنِيْ فِي الْمَنَامِ فَقَدْ رَاٰنِيْ فَاِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَتَمَثَّلُ فِيْ صُوْرَتِيْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت
ہی ابی ہریرہ سی یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جس شخص نی دیکھا مجھکو خواب مین پس تحقیق دیکھا مجھکو اسواسطی کہ شیطان نہین بنتا ہی میری صورت
مین نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **ف** تحقیق دیکھا مجھکو یعنی گویا کہ دیکھا مجھکو عالم بیداری مین لیکن نہین ثابت ہوتی ہین اوس پر احکام کہ وہ صحابی
ہو جاوی یا عمل کری اوس چیز پر کہ سنی اوس حالت مین اور بعضون نی کہا کہ مراد حضرت کی اپنی زمانہ کی لوگ ہین یعنی میری وقت کی لوگ جس سی جسنی مجھکو
خواب مین دیکھا توفیق دیگا اوسکو اللہ تعالی میری دیکھنی کی حالت بیداری مین دنیا مین یا آخرت مین اور بعضون نی کہا کہ یہ معنی اخبار کی ہی یعنی جسنی
دیکھا مجھکو خواب مین پس خبر دو اوسکو کہ خواب اوسکا حقیقۃً اور سچا ہی نہین ہی اضغاث احلام سی اسلئی کہ شیطان نہین بنتا ہی میری صورت مین یعنی یہ
مجال نہین شیطان کی کہ کسی کی خواب مین آوی اور اوسکی خیال مین ڈالی کہ مین آنحضرت ہون اور آنحضرت پر یہ جھوٹ باندہی اور بعضی محققین نی لکھا ہی
کہ شیطان بصورت حق تعالی بن سکتا ہی اور جھوٹ باندہ سکتا ہی یعنی دیکھنی والی کو وسواس مین ڈالتا ہی کہ صورت حق تعالی سبحانہ کی ہی لیکن بصورت
آنحضرت کی ہرگز نہین بن سکتا اور جھوٹ نہین باندہ سکتا اسلئی کہ آنحضرت مظہر ہدایت کی ہین اور شیطان مظہر ضلالت کا اور درمیان ہدایت اور ضلالت
کی ضد ہی اور حق تعالی جامع ہی صفات ضلال اور ہدایت کا اور تمام صفات متضادہ کا اور یہ بھی ہی کہ دعوی الوہیت کا مخلوقات سی صریح البطلان ہی
اور محل اشتباہ نہین بخلاف دعوی نبوت کی چنانچہ اسیلئی اگر کوئی دعوی الوہیت کا کری تو صدور خارق عادت اوس سی متصور ہی اور اگر دعوی نبوت کا
کری تو معجزہ اوس سی ظاہر نہین ہوتا ع ح وَعَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ رَاٰنِيْ فَقَدْ رَاَى الْحَقَّ
مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی قتادہ سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسنی کہ دیکھا مجھکو پس تحقیق حق دیکھا یعنی سچا ہی خواب اسکا کہ اوسنی مجھی کو
دیکھا نہ غیر میری کو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **ف** جاننا چاہیی کہ یہ حدیثین ساتھ تعدد طرق اور اختلاف الفاظ کی دلالت کرتی ہین اسپر کہ جسنی آنحضرت کو
خواب مین دیکھا اوسنی انکو دیکھا اور نہ دیکھا دروغ اور شیطان کو اوسمین دخل نہین اور علماء نی اسکو خصائص حضرت کی سی شمار کیا ہی اور اختلاف کیا ہی علماء نی اسمین
بعضون نی تو یہ کہا کہ محل ان احادیث کا یہ ہی کہ کوئی دیکھی آنحضرت کو ساتھ صورت اور حلیہ مخصوص کی کہ آپ رکھتی تہی اور بعضون نی اسمین تعمیم کیا اور کہا
کہ اوس شکل و صورت مین دیکھی کہ مدت عمر شریف مین اوپر تہی خواہ جوانی مین خواہ کہولت مین یا آخر عمر مین اور بعضون نی دائرہ تنگ کیا اور کہا کہ ضرور ہی
کہ اوس صورت پر دیکھی کہ بیچ آخر عمر کی اوس صورت پر اس عالم سی سدہاری تا آنکہ تعداد سفید بالون کا کہ سر مبارک اور محاسن مبارک مین تہا اوس
نوبت بیس کی پہونچی تہی اعتبار کیا ہی اور محمد بن سیرین کی پاس جب کوئی آکر قصہ خواب مین دیکھنی حضرت کا بیان کرتا تو وہ کہتی کہ بیان کر

ہے کہ مراد قرب زمانہ سے برابر ہونا شب و روز کا ہے کہ ان موسم میں رات دن برابر ہوتے ہیں مزاج تندرست و معتدل بہت ہوتا ہے خواب درست تر او خلط
و خلل سے سالم تر ہوتا ہے تیسرے یہ کہ مراد قرب زمانہ سے وہ زمانہ ہے کہ سال مانند مہینے کے گذریں گے اور مہینے مانند ہفتہ کے اور ہفتہ مانند روز کے اور روز مانند
ساعت کے اور کہا ہے علماء نے کہ مراد اس سے ابتدا امام مہدی کا ہے کہ اون لوگوں میں اونکی عدل کے سبب عیش میں ہونگے اور زمانہ عیش کا ہر چند دراز ہو کوتاہ معلوم
ہوتا ہے اور زمانہ غم و محنت کا ہر چند کوتاہ ہو دراز معلوم ہوتا ہے پس بیچ زمانہ مہدی کی ہے خواب صحیح و راست ہونگی اسلیے کہ وہ زمانہ راستی کا ہوگا اور
حدیث میں آیا ہے کہ جو کوئی راست تر ہے خواب اوسکا ہے راست تر ہے اور چونکہ حدیث سے صحت خواب کی اور درج اوسکی معلوم ہوئی ایک کلام ابن سیرین کا
واسطے بیان اقسام خواب کی ذکر کیا اور اس عبارت میں اشارہ ہے اسپر کہ تمام اقسام خواب کی صحیح اور قابل تعبیر و اعتبار کی نہیں بلکہ وہی قسم کہ بشارت اور اعلام
ہے حق کی طرف سے لائق تعبیر وغیرہ کی ہے اور خیال النفس ہے جیسے کہ ایک شخص ایک کلام یا حرفہ کرتا ہے از بسکہ وہ خیال میں بیٹھ رہا ہے وہی خواب میں دیکھتا ہے
یا عاشق معشوق کی خیال میں ہوتا ہے اوسکو خواب میں دیکھتا ہے اور ڈرانا شیطان کا تا غمگین و رنجیدہ کرے اوسکو بسبب دشمنی کی کہ بنی آدم سے رکہتا ہے
اور وہ فعل شیطان ہے کہ ساتھ اوسکی آدمی کے لاڈ سے بازی کرتا ہے جیسے کہ دیکھتا ہے کہ میرا سر کٹ گیا ہے اور اسی قبیل سے ہے احتلام ہونا کہ موجب غسل کا ہوتا ہے
اور کبھی سبب فوت ہونی نماز اور تاخیر اوسکی کا ہوتا ہے وغیر ذلک پس یہ دو قسمیں قابل اعتبار تعبیر کی نہیں اور تیسری قسم بشارت دینی اور اعلام کرنا ہے
جانب حق سے بندہ کی لیے تا ساتھ اوسکی خوش ہووے اور طلب حق میں تازہ ہووے اور حسن ظن اور امیدواری رکھے یہ قابل تعبیر کی ہے اور نہ بیان
کرے اوسکو الخ یعنی اسلیے کہ جب یہ قابل اعتبار و تعبیر کی نہیں تو کہنا اوسکا داخل عبث و لایعنی کی ہے اور یہ بھی ہے کہ جب کہیگا اور سننے والا تعبیر بد کہیگا تو توہم
اور تطیر لازم آویگا اور وسواس میں ڈالیگا اور تعبیر کو خاصیت ہے وقوع میں اور شارحوں نے بیچ ضمیر قال اور کان یکرہ کی چند احتمالات لکھی ہیں ایک تو
یہ کہ ضمیر قال کی ابن سیرین کی طرف پھرتی ہو جیسے کہ ظاہر عبارت کہ پہلی گذری قال محمد بن سیرین ناظر ہے اس میں اور اس تقدیر پر ضمیر میں کان
یکرہ کی پھرتی ہیں آنحضرت کی طرف اور معنی یہ ہونگی کہ کہا ابن سیرین نے تہے آنحضرت کہ ناخوش رکھتے اوسکو کہ کوئی دیکھے خواب میں کہ طوق اوسکی گردن میں
ڈالا ہے اسلیے کہ یہ صفت دوزخیوں کی ہے جیسے کہ فرمایا اذ الاغلال فی اعناقہم اور دوسرا احتمال یہ ہے کہ ضمیر قال کی ابن سیرین کی طرف پھرے اور کان
یکرہ کی ابو ہریرہ کی طرف کہ ابن سیرین روایت کرتا ہے ابو ہریرہ سے یعنی کہا ابن سیرین نے کہ تہے ابو ہریرہ ناخوش رکھتے دیکھنے طوق کو خواب میں اور
ابو ہریرہ نے آنحضرت سے سنا ہوگا یا اپنی اجتہاد سے کہا اور تیسرا احتمال یہ ہے کہ ضمیر قال کی پھری طرف راوی کی ابن سیرین سے اور کان یکرہ میں ابن سیرین
کی طرف یعنی کہا راوی نے کہ تہے ابن سیرین کہ مکروہ رکھتے طوق کو اور ظاہر یہ احتمال ایک طرح کی ترجیح رکھتا ہے اسلیے کہ ابن سیرین بہت مشہور ہیں تعبیر
خواب میں واللہ اعلم اور خوش آتا اونکو دیکھنا قید کا یعنی بیڑیوں کا پانوں میں اور بعضے ساتھ صیغہ جمع کی روایت بخاری کی میں آیا ہے پس بحسب احتمال اول
کی ضمیر راجع ہے طرف آنحضرت کی اور صحابہ اونکی کی اور بحسب احتمال دوسری کی طرف ابو ہریرہ اور اتباع اونکی کی اور بحسب تیسری کی طرف ابن سیرین
اور تعبیر کنندہ والی اہل عصر اونکی کی یعنی اگر کوئی خواب میں دیکھتا کہ قید اوسکی پاؤں میں ہے تو اوسکو اچھا جانتے تہے کہ علامت باز رہنی کی قبائح اور معاصی سے اور
ثابت قدم رہنی کی طاعت پر ہے جیسے کہ فرمایا ویقال القید ثبات فی الدین اور یہ تعبیر بہ نسبت اہل دین و طاعت کے ہے اور لکھا ہے اہل تعبیر نے کہ اگر کوئی
بیمار یا قیدی یا مسافر یا غمگین دیکھے کہ قید پاؤں میں ہے تو تعبیر اوسکی ثابت رہنا اسی حال پر ہے کذا قال الطیبی اور اسی طرح تعبیر خواب کی مختلف ہوتی ہے ساتھ
اختلاف دیکھنے والی کی مثلا اگر تاجر دیکھے خواب میں کہ اسباب کشتی پر رکہکر بیٹھا ہے اور ہوا موافق چلتی ہے تو علامت سلامتی کی اور نفع کی تجارت میں ہے
اور اگر یہی خواب کوئی سالک سالکان طریقت سے دیکھے تو علامت اتباع شرع شریف کی اور پہونچنی کی مقام حقیقت میں ہے تا ع ح وعن جابر قال
جاء رجل الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال رأیت فی المنام کان رأسی قطع قال فضحک النبی صلی اللہ علیہ وسلم

سَلَّمَ بَيْنَا اَنَا نَائِمٌ اُتِيْتُ بِخَزَائِنِ الْاَرْضِ فَوُضِعَ فِيْ كَفِّيْ سِوَارَانِ مِنْ ذَهَبٍ فَكَبُرَا عَلَيَّ فَاُوْحِيَ اِلَيَّ اَنِ انْفُخْهُمَا
فَنَفَخْتُهُمَا فَذَهَبَا فَاَوَّلْتُهُمَا الْكَذَّابَيْنِ الَّذَيْنِ اَنَا بَيْنَهُمَا صَاحِبُ صَنْعَاءَ وَصَاحِبُ الْيَمَامَةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ
رِوَايَةٍ يُقَالُ لِاَحَدِهِمَا مُسَيْلِمَةُ صَاحِبُ الْيَمَامَةِ وَالْعَنْسِيُّ صَاحِبُ صَنْعَاءَ لَمْ اَجِدْ هٰذِهِ الرِّوَايَةَ فِي الصَّحِيْحَيْنِ وَ
ذَكَرَهَا صَاحِبُ الْجَامِعِ عَنِ التِّرْمِذِيِّ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا نی اوسوقت کہ تہا مین سوتا لایا گیا
مین خزانی زمین کی پس رکہی گئی میری ہاتہون مین دو کڑی سونی کی پس گران ہوئی مجہپر یعنی ناگوار ہوئی بسبب کراہت پہننی سونی کی پس
وحی کی گئی طرف میری یعنی الہام کیا اللہ نی مجکو سوتی مین یہ کہ پہونک مار انکو پس پہونک مارا مین نے اونکو پس اڑ گئی وہ پس تعبیر کی اونکی مین نے ساتہ دو جہو
کہ مین بیان اون دونون کی ہون یعنی باعتبار مکان کی ایک تو صاحب صنعا اور دوسرا صاحب یمامہ نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی اور ایک روایت مین
یعنی ترمذی کی یون ہی کہ بیچ بیان تعین اون دونون جہوٹون کی فرمایا کہ کہا جاتا ہی ایک اونمین سے مسیلمہ ہی صاحب یمامہ اور دوسرا عنسی صاحب صنعا
نہین پائی مین نے یہ روایت صحیحین مین اور ذکر کیا اوسکو صاحب جامع الاصول نی ترمذی سی **ف** لایا گیا مین الخ یعنی لائے میرے پاس کنجیان زمین کے
خزانون کی اور بعضون نی کہا کہ خزانی حقیقۃً لائی گئی گویا اشارہ ہوا اسکا کہ مالک ہوونگی اوسکی حضرت اور امت اونکی اور دین و ملت اونکی عالم میں
پہیلے گی اور صنعا ایک شہر ہی یمن کے شہرون مین سے اوسکا سردار تہا اسود عنسی کہ آخر زمانہ آنحضرت کی مین دعوی نبوت کا کیا اور فیروز دیلمی نی بیچ مرض
وفات آنحضرت کے اوسکو مار ایس فرمایا آنحضرت نی فاز فیروز اور مسیلمہ کذاب نے بہی دعوی نبوت کا کیا تہا اوسکو وحشی قاتل حمزہ کی نی حضرت صدیق
مطلب یہ ہی ہوا فیروز ۱۲
کی خلافت مین مارا اور بیچ وجہ تعبیر دو کڑون کی ساتہ دونون جہوٹون کی لکہا ہی علما نی کہ کڑی مشابہ ساتہ قید ہاتہ کی ہین اور قید باز رکہتی ہے
ہاتہ کو پکڑنی اور عمل کرنی اور کما حقہ تصرف کرنی سی پس وہ دو کذاب کہ معارض امر آنحضرت کی ہوئی تہی مشابہ قید کی ہوئی کہ دست مبارک اونکی
مین ہی اور مانع ہی عمل و تصرف سی گویا ہاتہ اونکا پکڑ رکہا ہی اور نہین چہوڑتی کہ کام کرین اور دیکہنا سونی کی کڑون کا تہا بسبب انہماک کی بیچ
زیب و زینت دنیا کی اور شدت کراہت اور غلظت اون دو کذابون کے واللہ اعلم بالصواب ۱۲ ع **وَعَنْ** اُمِّ الْعَلَاءِ الْاَنْصَارِيَّةِ قَالَتْ
رَاَيْتُ لِعُثْمَانَ ابْنِ مَظْعُوْنٍ فِي النَّوْمِ عَيْنًا تَجْرِيْ فَقَصَصْتُهَا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ذٰلِكَ عَمَلُهٗ يَجْرِيْ
لَهٗ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی ام العلاء انصاریہ سی کہ کہا دیکہا مین نے واسطے عثمان بن مظعون کے خواب مین ایک چشمہ کہ جاری ہی پس بیان کیا مین نے
اوسکو روبرو حضرت کے پس فرمایا یہ ثواب عمل اوسکی کا ہی کہ جاری کیا جاتا ہی واسطی اوسکی نقل کی یہ بخاری نی **ف** یعنی پہونچتا ہی طرف اوسکی
ثواب اوسکی عمل صالح کا بعد مرنی اوسکے کی قیامت تک اسلیے کہ تہا وہ مرابط سبیل اللہ مہاجر اور جو کوئی مرتا ہی مرابط رہتی جاتی ہین اوسکی لیے عمل اوسکی تا قیامت
۱۲ ع **وَعَنْ** سَمُرَةَ ابْنِ جُنْدُبٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلّٰى اَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهٖ فَقَالَ مَنْ رَاٰى مِنْكُمُ اللَّيْلَةَ
رُؤْيَا قَالَ فَاِنْ رَاٰى اَحَدٌ قَصَّهَا فَيَقُوْلُ مَا شَاءَ اللّٰهُ فَسَاَلَنَا يَوْمًا فَقَالَ هَلْ رَاٰى مِنْكُمْ اَحَدٌ رُؤْيَا قُلْنَا لَا قَالَ لٰكِنِّيْ رَاَيْتُ
اللَّيْلَةَ رَجُلَيْنِ اَتَيَانِيْ فَاَخَذَا بِيَدِيْ فَاَخْرَجَانِيْ اِلَى الْاَرْضِ الْمُقَدَّسَةِ فَاِذَا رَجُلٌ جَالِسٌ وَرَجُلٌ قَائِمٌ بِيَدِهٖ كَلُّوْبٌ مِنْ حَدِيْدٍ
يُدْخِلُهٗ فِيْ شِدْقِهٖ فَيَشُقُّهٗ حَتّٰى يَبْلُغَ قَفَاهُ ثُمَّ يَفْعَلُ بِشِدْقِهِ الْاٰخَرِ مِثْلَ ذٰلِكَ وَيَلْتَئِمُ شِدْقُهٗ هٰذَا فَيَعُوْدُ فَيَصْنَعُ
مِثْلَهٗ قُلْتُ مَا هٰذَا قَالَا انْطَلِقْ فَانْطَلَقْنَا حَتّٰى اَتَيْنَا عَلٰى رَجُلٍ مُضْطَجِعٍ عَلٰى قَفَاهُ وَرَجُلٌ قَائِمٌ عَلٰى رَاْسِهٖ
بِفِهْرٍ اَوْ صَخْرَةٍ يَشْدَخُ بِهٖ رَاْسَهٗ فَاِذَا ضَرَبَهٗ تَدَهْدَهَ الْحَجَرُ فَانْطَلَقَ اِلَيْهِ لِيَاْخُذَهٗ فَلَا يَرْجِعُ اِلٰى هٰذَا
حَتّٰى يَلْتَئِمَ رَاْسُهٗ وَعَادَ رَاْسُهٗ كَمَا كَانَ فَعَادَ اِلَيْهِ فَضَرَبَهٗ فَقُلْتُ مَا هٰذَا قَالَا انْطَلِقْ فَانْطَلَقْنَا حَتّٰى اَتَيْنَا

إلى ثقب مثل التنور أعلاه ضيق وأسفله واسع تتوقد تحته نارًا فإذا اقترب ارتفعوا حتى كادوا أن يخرجوا منها فإذا خمدت رجعوا فيها وفيها رجال ونساء عراة فقلت ما هذا قالا انطلق فانطلقنا حتى أتينا على نهر من دم فيه رجل قائم على وسط النهر وعلى شط النهر رجل بين يديه حجارة فأقبل الرجل الذي في النهر فإذا أراد أن يخرج رمى الرجل بحجر في فيه فرده حيث كان فجعل كلما جاء ليخرج رمى في فيه بحجر فيرجع كما كان فقلت ما هذا قالا انطلق فانطلقنا حتى انتهينا إلى روضة خضراء فيها شجرة عظيمة وفي أصلها شيخ وصبيان وإذا رجل قريب من الشجرة بين يديه نار يوقدها فصعدا بي الشجرة فأدخلاني دارًا وسط الشجرة لم أر قط أحسن منها فيها رجال شيوخ وشباب ونساء وصبيان ثم أخرجاني منها فصعدا بي الشجرة فأدخلاني دارًا هي أحسن وأفضل منها فيها شيوخ وشباب فقلت لهما إنكما قد طوفتماني الليلة فأخبراني عما رأيت اور روایت ہے سمرۃ بن جندب سے کہ کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز پڑھ چکتے یعنی صبح کی متوجہ ہوتے ہم پر ساتھ چہرے اپنے کے اور فرماتے کس شخص نے دیکھا ہے تم میں سے آج کی رات خواب کہا سمرہ نے پس اگر دیکھا ہوتا کسی نے خواب بیان کرتا اوسکو پس فرماتے پیغمبر خدا جو تعبیر کہ الہام فرماتا اللہ تعالی پس پوچھا حضرت نے ہم سے ایکدن پس فرمایا کیا دیکھا ہے تم میں سے کسی نے خواب عرض کیا ہم نے کہ نہیں فرمایا لیکن میں نے دیکھا ہے آج کی رات دو شخصوں کو کہ آئے میرے پاس پس پکڑے دونوں ہاتھ میرے اور نکالا مجھکو طرف زمین پاک کی یعنی شام کی پس ناگہاں ایک شخص بیٹھا ہوا ہے اور ایک شخص کھڑا ہے اوسکے ہاتھ میں آنکڑا ہے لوہے کا داخل کرتا ہے اوسکو بیچ کلے بیٹھے ہوئے کے اور چیرتا ہے اوسکو یہانتک کہ پہونچتا ہے چیر اوسکا گدی اوسکی تک پھر کرتا ہے ساتھ کلے دوسرے اوسکے کی مانند اوسکی یعنی آنکڑے سے گدی تک چیرتا ہے اور ملجاتا ہے کلا اوسکا یہ جو کہ پہلا ہے پس کرتا ہے مانند اسکی کی پہلے کلے میں چیرتا ہے اور جب ملجاتا ہے پھر چیرتا ہے ہر بار یونہی کرتا ہے آنحضرت فرماتے ہیں کہا میں نے اون دو شخصوں کو کیا ہے یہ کہا اون دونوں شخصوں نے چلو یعنی آگے چلو ابھی مت پوچھو آگے دیکھو گے دیکھنے میں تعبیر اسکی معلوم ہو جائیگی پس چلے ہم یہانتک کہ آئے ہم اوپر ایک شخص کے کہ لیٹا ہوا تھا چت اور ایک شخص کھڑا تھا اوسکے سر پر ایسا پتھر لئے ہوئے کہ جسکو ہاتھ بھر جاوے یا فرمایا بڑا پتھر لئے ہوئے کچلتا ہے ساتھ اوسکے سر اوسکا پس جس وقت مارتا ہے اوسکو لنڈھ جاتا ہے پتھر پس جاتا ہے طرف اوسکی تا کہ لاوے اوسکو نہیں پھرتا ہے یعنی پس نہیں پھرتا طرف اوسکی یہاں تک کہ ملجاتا ہے سر اوسکا اور ہو جاتا ہے سر اوسکا جیسا کہ تھا پھر عود کرتا ہے طرف اوسکی اور مارتا ہے اوسکو پس کہا میں نے کیا ہے یہ کہا اون دونوں شخصوں نے چلے چلو پس چلے ہم یہانتک کہ آئے ہم طرف ایک گڑھے کی کہ تھا مانند تنور کی اوپر اوسکا تنگ تھا اور نیچا اوسکا کشادہ جلتی تھی نیچے اوسکی آگ پس جس وقت کہ اوپر اوٹھتی آگ اوپر اوٹھتے آدمی کہ تھے آگ میں یہانتک کہ قریب تھا یہ کہ باہر نکل آویں اس میں سے اور جس وقت کہ پست ہوتا شعلہ آگ کا پھر کر پڑتے اوسمیں اور اوس آگ میں تھے کتنے ایک مرد اور کتنی ایک عورتیں ننگی پس کہا میں نے کیا ہے یہ کہا اون دونوں شخصوں نے چلے چلو پس چلے ہم یہانتک کہ آئے ہم ایک نہر پر کہ بھری ہوئی تھی خون سے اور اوسمیں ایک شخص تھا کھڑا بیچوں بیچ نہر کے اور نہر کے کنارہ پر ایک شخص تھا کہ اوسکے آگے پتھر رکھے تھے پس آگے آیا وہ شخص کہ تھا بیچ میں نہر کی پس جس وقت ارادہ کرتا ہے یہ کہ نکلے اوس میں سے پھینکتا ہے وہ شخص کہ کنارہ پر تھا پتھر منہ اوسکے میں پس پھیر دیتا ہے اوسکو جگہ اوسکی میں پس جب آتا ہے وہ تاکہ نکلے پھینکتا ہے کنارے والا بیچ منہ اوسکے کی پتھر پس پھرتا ہے اوسی جگہ جیسا کہ تھا پس کہا میں نے کیا ہے یہ کہا اون دونوں نے چلے چلو پس چلے ہم یہانتک کہ پہونچے ہم طرف ایک باغ سبز کی اوسمیں ایک درخت تھا بڑا اور اوسکی جڑ میں ایک بوڑھا ہے اور لڑکے اور ناگہاں ایک اور شخص ہے نزدیک درخت کی آگے اوسکی آگ ہے کہ جلاتا ہے اوسکو پس چڑھایا مجھکو دونوں شخصوں نے درخت پر اور داخل کیا مجھکو ایک گھر میں کہ تھا بیچ درخت کی نہیں دیکھا میں نے کبھی بہتر اوس گھر سے اوسمیں کتنے مرد تھے بوڑھے اور جوان اور عورتیں اور لڑکے پھر نکالا اون دونوں نے مجھکو اوس گھر سے

لہ قولہ او صحیح فیض اولاد الکفار وبحث المفتون الی ...

اور

کھولنے کی طرف تعبیر دینے کی بھول ورنہ تا کہ ذہن پریشان نہو بسبب فکر معاش کے **وذکر** حدیث عبد اللہ بن عمر فی رؤیا النبی صلی اللہ
علیہ وسلم فی المدینۃ فی باب حرم المدینۃ اور ذکر کی گئی حدیث عبد اللہ بن عمر کی بیچ خواب دیکھنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی مدینہ میں بیچ باب
حرم مدینہ کی

## الفصل الثانی

فصل دوسری **عن** ابی رزین العقیلی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رؤیا
المؤمن جزء من ستۃ واربعین جزءا من النبوۃ وھی علی رجل طائر ما لم یحدث بھا فاذا حدث بھا وقعت
واحسبہ قال لا تحدث الا حبیبا او لبیبا رواہ الترمذی وفی روایۃ ابی داود قال الرؤیا علی رجل طائر ما لم تعبر
فاذا عبرت وقعت واحسبہ قال ولا تقصھا الا علی واد او ذی رای روایت ہی ابی رزین عقیلی سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نی کہ خواب مومن کا ایک جزو ہی چہیالیس جزو نبوت سی اور خواب اوپر پانون پرندی کی ہی جبتک کہ نہیں کہتا اوسکو پس جسوقت کہتا ہی کسی کے
روبرو واقع ہوتا ہی اور گمان کرتا ہوں میں آنحضرت کو کہ فرمایا نہ بیان کر خواب کو روبرو کسی کی مگر روبرو دوست کے یا دانا کی نقل کی یہ ترمذی نے
اور بیچ روایت ابو داود کی ہی کہ فرمایا آنحضرت نی خواب اوپر پاون پرندی کی ہی جبتک تعبیر نہیں کی جاتی پس جبکہ تعبیر کی جاوی واقع ہوتی ہی
اور گمان کرتا ہوں میں آنحضرت کو کہ فرمایا اور مت بیان کر خواب کو مگر روبرو دوست کی یا صاحب عقل کی **ف** اوپر پانون پرندی کی مثل
ہی بیچ عدم تقرر شی کی یعنی جو امر کہ قرار نہیں پاتا ہی اوسکو عرب کہتی ہیں علی رجل طائر یعنی جیسی پرندہ اکثر اوقات ٹھہرتا نہیں اڑتا رہتا ہی اور حرکت کرتا
اور جو کچھ اوسکی پانون پر ہوتا ہی وہ بھی نہیں ٹھہرتا ہی ویسی ہی یہ امر ہی ٹھہرتا نہیں پس پاتی ہیں کہ خواب جبتک کسی سی کہا نہیں اور دل میں پوشیدہ
رکھا ہی اعتبار نہیں رکھتا اور واقع نہیں ہوتا پس جب خواب کہا کسی سے اور اوسنی تعبیر کی واقع ہوتا ہی اوس طرح کہ تعبیر کی پس کہنا چاہئی اور یہ بھی سے
خواب کی حق میں ہی کہ اوسکی وقوع سی ڈرتا ہی اور توہم ضرر کا رکھتا ہی جیسی کہ اور احادیث سی معلوم ہوتا ہی اور کہنا ساتھ دوست کے اوس لئے کہ نہیں کری تعبیر
اچھی کہی بخلاف دشمن کی کہ بسبب عداوت کی تعبیر بری کہیگا اور اسی طرح دانا کہ از راہ عقل کی تعبیر اچھی کہیگا یہاں ایک اشکال وارد ہوتا ہی کہ جب وقوع
سب چیزوں کا ساتھ قضا و قدر کی ہی تو تاثیر کہنا خواب کی بیچ سقوط کی اور تاثیر تعبیر کی وقوع میں کیوں ہی جواب یہ کہ یہ بھی قضا و قدر سی ہی مانند تمام
صدقہ اور تمام اسباب کی **وعن** عائشۃ قالت سئل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن ورقۃ فقالت لہ خدیجۃ
انہ کان قد صدقک ولکن مات قبل ان تظھر فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اریتہ فی المنام وعلیہ
ثیاب بیض ولو کان من اہل النار لکان علیہ لباس غیر ذلک رواہ احمد والترمذی اور روایت ہی عائشہ
سی کہ کہا پوچھی گئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم حال ورقہ کی کہ وہ مومن تہا یا نہیں پس کہا روبرو حضرت کی خدیجہ نی کہ بیشک تصدیق کی تہی آپکی
ولیکن مرگیا پہلی ظاہر ہونی نبوت آپ کی کی پس فرمایا آنحضرت نی کہ دکہلایا گیا ہوں میں اوسکو خواب میں بیچ حال کہ اوپر اوسکی کپڑی تھے سفید اور اگر ہوتا وہ
دوزخیوں میں سی تو ہوتی اوپر کپڑی اور طرح کی نقل کی یہ احمد اور ترمذی نی **ف** ورقہ بن نوفل بن اسد بن عبد العزی چچا زاد بہائی حضرت خدیجہ الکبری
کی تہی اور اونہوں نی ایام جاہلیت میں دین نصاری سیکہا تھا اور انجیل کو عربی میں ترجمہ کیا اور عبادت حق تعالی کی کرتی تہی اور عبادت بتوں کی سی بیزار
تہی پیر مرد تھے اور آخر عمر میں اندھی ہوگئی تہی اور قصہ چلجانی حضرت خدیجہ کا آنحضرت کو ابتدای وحی میں اونکی پاس اور بشارت دینی اونکی کا آنحضرت کو ساتھ نبوت
حال کی اور تصدیق کرنا آنحضرت کو مشہور ہی اور کتاب اسد الغابہ میں اونکو صحابہ میں ذکر کیا ہی اور اختلاف علما کا بیچ اسلام اونکی کی ذکر کیا ہی اور
یہ حدیث بعینہ نقل کی ہی اور اس حدیث کو حضرت عائشہ نی بطریق سماع کی صحابہ سی روایت کیا ہوا ہی کہ حضرت عائشہ بیچ حالت حیات حضرت خدیجہ کی
آنحضرت کی خدمت میں نہیں اور کہا روبرو حضرت کی خدیجہ نی الخ یعنی پہلی جواب دینی حضرت کی حضرت خدیجہ نی بیانات حال اپنی چچا کی بیٹی کی اور کہا مدت

او بیا

ادب کی ساتھ آنحضرت کی کلام میں ہی کہا کہ اول نا طریق ثبوت ایمان ورقہ کی ہی کہ کہا اوسنی اور تصدیق کی آپکی نبوت میں ارکہا کہ یہ فرشتہ کہ آپ نی دیکھا ہی
وہی ناموس ہی کہ حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ پر اوترتا تہا اور تم پیغمبر خدا کی ہو اگر میں بیچ وقت ظہور وغلبہ تمہاری کی زندہ رہا تو مدد توی تمہاری
کرونگا اور دوسرا کلام دلالت کرتا ہی اوپر تردد ایمان ورقہ کی کہ کہا ولکن بات قبل ان تظہر آگی آنحضرت نی کلام مذکور فرماکر ایمان ورقہ کا ثابت کیا
پس یہ حدیث دلالت کرتی ہی اوپر ایمان ورقہ کی اور راویوں کیا جگہہ اختلاف کی ہی کہ حالت نبوت آنحضرت کی میں انہوں نے تصدیق کی اگر پہلی نبوت کے
کرتی تو گنجایش کہنا تہا وَعَنِ ابْنِ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ عَمِّهِ أَبِي خُزَيْمَةَ أَنَّهُ رَأَى فِيمَا يَرَى النَّائِمُ أَنَّهُ سَجَدَ عَلَى جَبْهَةِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ فَاضْطَجَعَ لَهُ وَقَالَ صَدِّقْ رُؤْيَاكَ فَسَجَدَ عَلَى جَبْهَتِهِ رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ اور روایت ہے
ابن خزیمہ بن ثابت سی کہ نقل کی اپنی چچا سی کہ ابی خزیمہ ہی یہ کہ اونہوں نی دیکہا اس حالت میں کہ دیکہتا ہی سونی والا یعنی خواب میں دیکہا
کہ سجدہ کیا ہی اوپر پیشانی آنحضرت کی پس عرض کیا یہ خواب اوپر حضرت کی پس لیٹ گئی حضرت بپاس خاطر ابی خزیمہ کی تا سجدہ کریں اور فرمایا سچ
خواب اپنا یعنی عمل کر بمقتضای خواب کی پس سجدہ کیا حضرت کی پیشانی پر نقل کی یہ شرح السنہ میں **ف** اس حدیث میں دلیل ہی اوپر کہ
مستحب ہے عمل کرنا خواب پر بیداری میں اگر جنس طاعت سی ہو جیسی کہ خواب میں دیکہی کہ روزہ رکہا ہی یا نماز ادا کی ہی یا تصدق کیا ہی یا کسی مرد
صالح کی زیارت کی ہی وغیر ذلک الخ وَسَنَذْكُرُ حَدِيثَ أَبِي بَكْرَةَ كَأَنَّ مِيزَانًا نَزَلَ مِنَ السَّمَاءِ فِي بَابِ مَنَاقِبِ أَبِي بَكْرٍ وَ
عُمَرَ اور ذکر کرینگی ہم حدیث ابی بکرہ کی کہ سرا وسکا یہ ہی کان میزانا نزل من السماء بیچ مناقب ابی بکر و عمر کی

## الفصل الثالث

فصل تیسری عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّا يُكْثِرُ أَنْ يَقُولَ لِأَصْحَابِهِ هَلْ رَأَى
أَحَدٌ مِنْكُمْ مِنْ رُؤْيَا فَيَقُصُّ عَلَيْهِ مَنْ شَاءَ اللهُ أَنْ يَقُصَّ وَإِنَّهُ قَالَ لَنَا ذَاتَ غَدَاةٍ إِنَّهُ أَتَانِي اللَّيْلَةَ آتِيَانِ وَإِنَّهُمَا
ابْتَعَثَانِي وَإِنَّهُمَا قَالَا لِيَ انْطَلِقْ وَإِنِّي انْطَلَقْتُ مَعَهُمَا وَذَكَرَ مِثْلَ الْحَدِيثِ الْمَذْكُورِ فِي الْفَصْلِ الْأَوَّلِ بِطُولِهِ وَفِيهِ
زِيَادَةٌ لَيْسَتْ فِي الْحَدِيثِ الْمَذْكُورِ وَهِيَ قَوْلُهُ فَأَتَيْنَا عَلَى رَوْضَةٍ مُعْتَمَّةٍ فِيهَا مِنْ كُلِّ نَوْرِ الرَّبِيعِ وَإِذَا بَيْنَ ظَهْرَيِ
الرَّوْضَةِ رَجُلٌ طَوِيلٌ لَا أَكَادُ أَرَى رَأْسَهُ طُولًا فِي السَّمَاءِ وَإِذَا حَوْلَ الرَّجُلِ مِنْ أَكْثَرِ وِلْدَانٍ مَا رَأَيْتُهُمْ قَطُّ قُلْتُ لَهُمَا
مَا هٰذَا مَا هٰؤُلَاءِ قَالَ قَالَا لِيَ انْطَلِقْ فَانْطَلَقْنَا فَانْتَهَيْنَا إِلَى رَوْضَةٍ عَظِيمَةٍ لَمْ أَرَ رَوْضَةً قَطُّ أَعْظَمَ مِنْهَا وَلَا أَحْسَنَ
قَالَ قَالَا لِيَ ارْقَ فِيهَا قَالَ فَارْتَقَيْنَا فِيهَا فَانْتَهَيْنَا إِلَى مَدِينَةٍ مَبْنِيَّةٍ بِلَبِنِ ذَهَبٍ وَلَبِنِ فِضَّةٍ فَأَتَيْنَا بَابَ الْمَدِينَةِ فَاسْتَفْتَحْنَا
فَفُتِحَ لَنَا فَدَخَلْنَاهَا فَتَلَقَّانَا فِيهَا رِجَالٌ شَطْرٌ مِنْ خَلْقِهِمْ كَأَحْسَنِ مَا أَنْتَ رَاءٍ وَشَطْرٌ مِنْهُمْ كَأَقْبَحِ مَا أَنْتَ رَاءٍ قَالَ
قَالَا لَهُمُ اذْهَبُوا فَقَعُوا فِي ذٰلِكَ النَّهَرِ قَالَ وَإِذَا نَهَرٌ مُعْتَرِضٌ يَجْرِي كَأَنَّ مَاءَهُ الْمَحْضُ فِي الْبَيَاضِ فَذَهَبُوا فَوَقَعُوا
فِيهِ ثُمَّ رَجَعُوا إِلَيْنَا قَدْ ذَهَبَ ذٰلِكَ السُّوءُ عَنْهُمْ فَصَارُوا فِي أَحْسَنِ صُورَةٍ وَذَكَرَ فِي تَفْسِيرِ هٰذِهِ الزِّيَادَةِ وَأَمَّا الرَّجُلُ
الطَّوِيلُ الَّذِي فِي الرَّوْضَةِ فَإِنَّهُ إِبْرَاهِيمُ وَأَمَّا الْوِلْدَانُ الَّذِينَ حَوْلَهُ فَكُلُّ مَوْلُودٍ مَاتَ عَلَى الْفِطْرَةِ قَالَ فَقَالَ بَعْضُ
الْمُسْلِمِينَ يَا رَسُولَ اللهِ وَأَوْلَادُ الْمُشْرِكِينَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَوْلَادُ الْمُشْرِكِينَ وَأَمَّا الْقَوْمُ الَّذِينَ
كَانُوا شَطْرٌ مِنْهُمْ حَسَنٌ وَشَطْرٌ مِنْهُمْ قَبِيحٌ فَإِنَّهُمْ قَوْمٌ خَلَطُوا عَمَلًا صَالِحًا وَآخَرَ سَيِّئًا تَجَاوَزَ اللهُ عَنْهُمْ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ
اور روایت ہی سمرہ بن جندب سی کہ کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بہت فرماتی واسطی اصحاب اپنی کے کیا دیکہا ہی کسی نی تم میں سی خواب پس بیان
کرتا اوپر حضرت کے خواب جسکو چاہتا اللہ کہ بیان کری اور تحقیق فرمایا حضرت نی ہمکو ایک روز کہ آئی میری پاس آجکی رات دو شخص آنیوالی اور تحقیق ان دونوں نی

اور اکثر اسپر ہین کہ معنی السلام علیک کی یہ ہین کہ سلامتی ہین ہی تو مجھسے اور مجھکو بھی سلامت رکھ اپنی ہی ہین مشتق ہی سلم سی کہ معنی مصالحت کی ہی یعنی آگر
رہ مجھسے اور با امن رکھ مجکو اور شرعیت اسکی ابتدای اسلام مین تھی واسطی تمیز مسلمان کی کافر سی تا تعرض نکری گویا آگاہ کرنا تھا ساتھ اسلام کے بعد ازان
جاری ہی یہ شریعت ہی **الفصل الاول** فصل پہلی عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خلق اللہ ادم
علی صورتہ طولہ ستون ذراعا فلما خلقہ قال اذھب فسلم علی اولئک النفر وھم نفر من الملئکۃ جلوس
فاستمع ما یحیونک فانھا تحیتک وتحیۃ ذریتک فذھب فقال السلام علیکم فقالوا السلام علیک
ورحمۃ اللہ قال فزادوہ ورحمۃ اللہ قال فکل من یدخل الجنۃ علی صورۃ ادم وطولہ ستون ذراعا
فلم یزل الخلق ینقص بعدہ حتی الان متفق علیہ روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
پیدا کیا اللہ تعالی نی آدم کو اپنی صورت پر لنبائی اوسکی ساٹھ گز کی ہی پس جب پیدا کیا اوسکو کہا جا اور کہہ السلام علیک کر اس جماعت پر اور وہ
تھی جماعت فرشتون کی بیٹھی ہوئی پس سن کیا جواب دیتی ہین تجکو پس تحقیق وہ جواب ہی تیرا اور جواب اولاد تیری کا پس گئی حضرت آدم
اور کہا سلام ہی اوپر تمہاری پس کہا فرشتون نی سلام ہی تجپر اور رحمت اللہ کی کہا پیغمبر خدا نی پس زیادہ کیا فرشتون نی بیچ جواب سلام آدم کی لفظ
ورحمۃ اللہ کا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی پس ہر شخص کہ داخل ہوگا بہشت مین اوپر صورت آدم کی ہوگا حال آنکہ لنبائی اوسکی ساٹھ گز کی ہوسکے
یعنی بابن بلندی قد اور حسن و جمال کی کہ آدم رکہتی تہی بہشت مین داخل ہون گی اور دوزخی بد ہیئت اور بد صورت پس ہمیشہ پیدایش کم ہوتی رہی یعنی
لوگونکی پیچہی آدم کی ابتک کہ اس مقدار کو پہونچی ہین نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **ف** پیدا کیا آدم کو اپنی صورت پر الخ اختلاف کیا ہی علما نے
بیچ معنی اس حدیث کی بعضی تو کہتی ہین کہ یہ احادیث صفات سے ہین ہی پس تاویل اسکی ہی باز رہی جیسی بیچ امثال اسکی کی متشابہات سے مذہب سلف یہی ہی
اور بعضی تاویل اسکی کرتی ہین اور مشہور اسکی تاویل ہین یہ ہی کہ صورت بمعنی صفت کی ہی جیسی کہ کہتی ہین صورت مسئلہ کی یہ ہی اور صورت حال
یون ہی یعنی پیدا کیا اللہ تعالی نی آدم کو اوپر صفت اپنی کی اور موصوف کیا اوسکو ساتھ اون صفتون کی کہ پرتو صفات کریمہ اوسکی کی ہین پس
کیا اوسکو حی عالم قادر مرید متکلم سمیع بصیر یا اضافت تشریف کی لیی ہی جیسی کہ روح اللہ اور بیت اللہ یعنی پیدا کیا اوپر صورت جمیل لطیف کہ مشتمل ہے
اوپر اسرار و لطائف کی کہ ساتھ قدرت کاملہ کی اپنی پاس سی بخشی اور بعضون نی کہا کہ ضمیر آدم کیطرف پہرتی ہی یعنی پیدا کیا آدم کو ابتدا ہی حال سی فتم تام
الخلقت کامل الصورت بطول ساٹھ گز کی نہ جیسی کہ اور آدمیون کو کہ اول ہین نطفہ پس ازان علقہ پس ازان مضغہ پس ازان جنین بعد ازان طفل بعد ازان صبی
بعد ازان تمام مرد ہوتی ہین پس یہ بیان پیدایش آدم علیہ السلام کا ہی اور تخصیص بیان طول کی بسبب غیر متعارف ہونی اوسکی کی ہی بخلاف تمام
صفات کی اور مقدار عرض کی بقیاس آسکی مجملا معلوم ہوتی ہی اور زیادہ کیا فرشتون نی الخ یہ ادب جواب سلام کا اور فضیلت ہی کہ اگر کوئی کہی
السلام علیک اوسکی جواب مین کہی وعلیک السلام ورحمۃ اللہ اور اگر سلام مین ورحمۃ اللہ بھی کہی اوسکی جواب مین ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کہی اور بعضی
روایت مین لفظ ومغفرتہ کا بھی زیادہ آیا ہی اور اس حدیث سی معلوم ہوا کہ جواب مین السلام علیک بھی درست ہے جیسے کہ وعلیک السلام اور دونون
عبارتون مین کچہ تفاوت نہین لیکن جمہور اسپر ہین کہ جواب مین وعلیکم السلام کہنا افضل ہی اور شاید کہ ملائکہ نی بھی ارادہ کیا ہو سلام کرنی کا ابتدا
آدم پر جیسے کہ واقع ہوتا ہی اکثر لوگون مین لیکن شرط کیا گیا ہی بیچ صحت جواب کی یہ کہ واقع ہو بعد سلام کی نہ یہ کہ واقع ہون دونون ساتھ جیسے کہ دلالت کرتی ہی
اسپر فا تعقیب کی اور اس مسئلہ سی اکثر لوگ غافل ہین پس اگر ملین دو شخص اور السلام علیک کہین آپس مین ایک دفعہ تو واجب ہوتا ہی ہر ایک پر جواب
اور اخیر جملہ حدیث مین تقدیم و تاخیر ہی یعنی آدم علیہ السلام ساٹھ گز کا قد رکہتی تہی بعد اونکے لوگ کوتاہ ہونی لگی پہر جب بہشت مین جاوینگے

بلند قد ہو جاوین گی مانند آدم علیہ السلام کی ۔ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّ
الْاِسْلَامِ خَيْرٌ قَالَ تُطْعِمُ الطَّعَامَ وَتَقْرَأُ السَّلَامَ عَلٰى مَنْ عَرَفْتَ وَمَنْ لَمْ تَعْرِفْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو سے
یہ کہ ایک شخص نی پوچھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ کونسی خصلت اہل اسلام کی بہتر ہی فرمایا کھلانا طعام کا اور کہنا سلام کا او پر آشنا
اور بیگانہ کی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی ف تخصیص ان دونون صفتون کی مناسب حال سائل کی ہی یعنی جیسی جاہی کسی کو حکم
فرمایا ہی اور بعضی جاہی کسیکو تو مناسب حال پوچھنی والی کی ہوتا تھا کہ جسکی طبیعت میں ایک خصلت نیک کی ضد کیطرف میل پاتی اوسکی لیے اس
خصلت نیک کو افضل فرماتی مثلا ایک کی مزاج مین بخل دیکھا اوسکی لیے کھلانا افضل خصال فرمایا اور لفظ تقرأ ساتھ پیش کی شین سے بمعنی اقرأ سے
بمعنے پڑھوانی کی اور ساتھ زبر کی قرات سے بمعنی پڑھنی کی بھی آیا ہی اور معنی اسکی ظاہر تر ہین اور باوجود اسکی پیش صحیح تر اور فصیح تر ہی لیکن
معنے اسکی خوب ظاہر نہین توجیہ اسکی یہ ہی کہ چونکہ سلام کرنی والا باعث ہوتا ہی مسلم علیہ کو جواب کا گویا پڑھوا تا ہی اوسکو سلام کی تئین اور
اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سلام حقوق اسلام سے ہی نہ حق صحبت و آشنائی اور اسی طرح عیادت اور مانند اسکی کی جیسی حدیث آیندہ مین آتا ہے ۲ ح
وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْمُؤْمِنِ عَلَى الْمُؤْمِنِ سِتُّ خِصَالٍ يَعُوْدُهٗ اِذَا مَرِضَ
وَيَشْهَدُهٗ اِذَا مَاتَ وَيُجِيْبُهٗ اِذَا دَعَاهُ وَيُسَلِّمُ عَلَيْهِ اِذَا لَقِيَهٗ وَيُشَمِّتُهٗ اِذَا عَطَسَ وَيَنْصَحُ لَهٗ اِذَا غَابَ اَوْ شَهِدَ وَلَمْ اَجِدْهُ
فِي الصَّحِيْحَيْنِ وَلَا فِيْ كِتَابِ الْحُمَيْدِيِّ وَلٰكِنْ ذَكَرَهٗ صَاحِبُ الْجَامِعِ بِرِوَايَةِ النَّسَائِيِّ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی مسلمان کی مسلمان پر چھ حق ہی عیادت کری اوسکی جب بیمار ہو اور حاضر ہو اوسکی نماز وغیرہ کی لیے جسوقت کہ مری اور
قبول کری دعوت اوسکی جبکہ بلاوی اوسکو کھانی کی لیے یعنی اگر کوئی مانع نہو مثل مزامیر وغیرہ کی یا ازراہ فخر وریا کی ہو اور سلام کری اوسپر جسوقت
کہ ملی اوس سے اور جواب دے اوسکی چھینک کا جسوقت کہ چھینکے یعنی اگر الحمد للہ کہا ہو بعد چھینکنے کی ورنہ مستحق جواب کا نہین ہوتا اور خیر خواہی کری اوسکی
جسوقت کہ غائب ہو یا حاضر ہو کہا مولف نی کہ نہین پائی یہ حدیث مین نی صحیحین میں اور نہ کتاب حمیدی کی بیچ ولیکن ذکر کیا ہی اسکو جامع الاصول
والی نی ساتھ روایت نسائی کی ف خیر خواہی کری الخ یعنی حاضر و غائب خیر خواہ رہی یہ نکری کہ جب سامنی آوی تو تملق کری اور غائبانہ غیبت
کری کہ یہ صفت منافقین کی ہی ۲ ح وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ حَتّٰى تُؤْمِنُوْا
وَلَا تُؤْمِنُوْا حَتّٰى تَحَابُّوْا اَوَلَا اَدُلُّكُمْ عَلٰى شَيْءٍ اِذَا فَعَلْتُمُوْهُ تَحَابَبْتُمْ اَفْشُوا السَّلَامَ بَيْنَكُمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہا
فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہ داخل ہو گی تم بہشت مین یہانتک کہ ایمان لاؤ اور نہ ایمان لاؤگی یعنی ایمان کامل یعنی نہین ہوگا
یہانتک کہ آپسمین دوستی کرو یعنی بعد اور کہا کیا اور نہ بتلاؤن مین تمکو ایک چیز کہ جسوقت کرو تم اوسکو آپسمین تمہاری دوستی ہو پراگندہ کرو
سلام درمیان اپنے یعنی آشنا و بیگانہ سی سلام علیک کرو نقل کی یہ مسلم نی ف مشکوۃ کی صحیح اور معتمد نسخون مین کہ مشائخ کبار کی آگے
پڑھی گئی ہین بلفظ لا تومنوا ساتھ حذف نون کی ہی اور حذف نون کا بسبب مجانست اور مقارنت حتی تومنوا کی ہی اور بعضی نسخون مین لا تومنون
نون سی آیا ہی اور وہ موافق قاعدہ کی ہی ۲ ح وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَلِّمُ الرَّاكِبُ
عَلَى الْمَاشِيْ وَالْمَاشِيْ عَلَى الْقَاعِدِ وَالْقَلِيْلُ عَلَى الْكَثِيْرِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی
سلام علیک کری سوار پیادہ یا چلنی والی پر اور چلنی والا بیٹھی پر اور تھوڑی بہتون پر نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی ف سوار پیادہ پر سلام
علیک کری واسطی تواضع کی بسبب اسکی کہ رخصت دی ہی اللہ نی اوسکو سبب سواری کی اوسکو فروتنی ہی کرنی چاہی اور تھوڑے بہتون پر کہ یہ واسطی تواضع اور اکرام

بہت کی اور کہا نووی نے جبکہ ملے ایک شخص ایک جماعت سے اور ارادہ کرے یہ کہ خاص کرے کسی ایک لوگوں کو اونمیں سے ساتھ سلام کے تو مکروہ ہی اولیٰ کو قصد
سلام کے سنت اور لیکن ہی بیچ تخصیص بعض کی وحشت ڈالنی ہی باقیوں کی اور اکثر یہ سبب عداوت کا ہی ہوتا ہی اور جبکہ چلتی ہوں بازار میں یا شارع عام میں
بہت سے لوگ تو وہاں سلام کرنا بعض کو کفایت کرتا ہی اسلیے کہ اگر سب پر سلام کریگا تو باز رہیگا سب کاموں سے ۱۲ ع **وعنه** قال قال رسول الله
صلى الله عليه وسلم يسلم الصغير على الكبير والمار على القاعد والقليل على الكثير رواه البخاري اور روایت ہے
ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام کرے چھوٹا بڑے پر اور گذرنے والا بیٹھے پر اور تھوڑے بہت پر نقل کی یہ بخاری نے **ف**
لکھا ہی علمانے کہ یہ حکم ملاقات کا ہی یعنی جبکہ دو آدمی ملاقات کریں حکم یہ ہی اور اگر وارد ہو آدمی ایک دوسرے پر تو ابتدای سلام وارد پر
ہی بہر حال چھوٹا ہو یا بڑا کم ہو یا بہت ۱۲ ح **وعن** انس قال ان رسول الله صلى الله عليه وسلم مر على غلمان فسلم
عليهم متفق عليه اور روایت ہی انس سے کہ کہا تحقیق پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم گذرے لڑکوں پر پس سلام کیا اون پر نقل کی
یہ بخاری اور مسلم نے **ف** یہ نہایت تواضع اور شفقت ہی حضرت کی اہل عالم پر صلی اللہ علیہ وسلم وجزاه الله عن المسلمين خيرا ۱۲ ح
**وعن** ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تبدؤا اليهود ولا النصارى بالسلام واذا لقيتم احدهم
في طريق فاضطروه الى اضيقه رواه مسلم اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ ابتدا کرو یہودیوں اور نصرانیوں سے
ساتھ سلام کے اور جبکہ ملو تم ایک اونکے سے راہ میں پس تنگ کرو اونکو طرف راہ تنگ کی نقل کی یہ مسلم نے **ف** نہ ابتدا کرو الخ یعنی اول تم اونسے سلام علیک نکرو
اسلیے کہ ابتدا ساتھ سلام کے واسطے اعزاز مسلمین کے ہی اور اعزاز کفار کا جائز نہیں اور اسی طرح نہیں جائز ہی محبت کرنی اونسے ساتھ سلام اور مانند اونکی کے بموجب
فرمودہ خدای تعالیٰ کے لا تجد قوما يؤمنون بالله واليوم الآخر يوادون من حاد الله ورسوله الخ اور اگر وہ سلام علیک کریں
اونکے جواب میں علیک یا علیکم کہے اور لکھا ہی علمانے کہ بیچ جواب سلام کفار کے کہے ہداک اللہ اور بعضے علمانے ابتدای سلام یہود و نصاری پر واسطے ضرورت
یا حاجت کے جائز رکھا ہی اور یہی حکم ہی مبتدعوں اور فاسقوں کا اور اگر سلام علیک کی ایک انجان سے اور پھر معلوم ہوا کہ وہ ذمی ہی تو مستحب ہی یہ کہ طلب سلام
پھیرنے کی کرے اونسے کہ کہے استرجعت سلامی یعنی طلب کی میں نے پھیرنی سلام اپنی کی اور تنگ کرو الخ یعنی غلبہ کرو ایسا کہ یکسو ہو جاوے اور تنگ ہو اور یہ واسطے اظہار
عزت و شوکت اسلام کے اور بعضے حواشی میں لکھا ہی کہ مراد تنگ کرنے سے حکم کرنا ہی یکسو ہونے کا اور بیچ راہ کا چھوڑنا ہی مسلمانوں کیلیے ۱۲ ع ح **وعن** ابن عمر
قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا سلم عليكم اليهود فانما يقول احدهم السام عليك فقل وعليك متفق عليه
اور روایت ہی ابن عمر سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ سلام کرتے ہیں تم سے یہود پس سوای اسکے نہیں کہ کہتا ہی ایک اونکا سام علیک یعنی موت
تمپر پس کہہ تو اوسکے جواب میں وعلیک یعنی تجھی پر موت نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **وعن** انس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا سلم
عليكم اهل الكتاب فقولوا وعليكم متفق عليه اور روایت ہی انس سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت سلام علیک کریں تمسے
اہل کتاب یعنی یہود و نصاری پس کہو اونکے جواب میں وعلیکم نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** پہلی حدیث میں لفظ فقل اور وعلیک ساتھ صیغہ مفرد کے ہی اور اسمیں فقولوا
اور وعلیکم ساتھ صیغہ جمع کے اور دونوں روایتوں میں وعلیک اور وعلیکم ساتھ واو اور بدون واو کے دونوں طرح آیا ہی اور کلام مؤلف میں ساتھ واو کے ہی اور روایت ملا میں علیک
بدون واو کے اور اسی طرح روایت قطنی میں علیکم بدون واو کے ہی اور بعضے علمانے لکھا ہی کہ مختار یہ ہی کہ بدون واو کے کہے تا اشتراک نہ ہووے اچھی میں کہا اور بعضونے کہا
کہ مضائقہ نہیں ساتھ واو اشتراک کے اسلیے کہ موت سب کو آنی والی ہی گویا معنی یہ ہونگے کہ ہم اور تم دونوں برابر ہیں ہم سب مرینگے اور بعضوں نے کہا کہ واو یہاں اشتراک کی نہیں ہے
بلکہ [illegible] کی ہی اسصورت میں تقدیر یہ ہوگی وعلیکم ما تستحقونه من الذم اور صواب یہ ہی کہ دونوں طرح جائز ہی ساتھ واو کے اور بدون واو کے بسبب واقع ہونے روایت کے

دونوں طرح اور کہا نووی نے کہ اتفاق کیا ہے علماء نے اوپر جواب دینے سلام اہل کتاب کے لیکن کہا جاوے علیکم السلام یعنی وعلیکم السلام کہے اور وعلیک السلام کہ بدون واو کے علیک
یا علیکم کہے اور وعلیکم بھی جب کہ جب کہے یوں رجب یا تو وعلیکم کہے کہ ہمیں تعلیم کی ہے ع **وعن عائشة** قالت استأذن رهط
من اليهود على النبي صلى الله عليه وسلم فقالوا السام عليكم فقلت بل عليكم السام واللعنة فقال يا عائشة إن الله رفيق
يحب الرفق في الأمر كله قلت أولم تسمع ما قالوا قال قد قلت وعليكم وفي رواية عليكم ولم يذكر الواو متفق عليه
اور روایت ہے عائشہ سے کہا پروانگی مانگی ایک جماعت نے یہودیوں میں سے داخل ہونے کی پاس حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پس کہا انہوں نے السام علیکم یعنی موت
تم پر پس کہا میں نے بلکہ تم پر موت اور لعنت ہو پس فرمایا حضرت نے اے عائشہ تحقیق اللہ تعالیٰ نرمی کرتا ہے دوست رکھتا ہے نرمی کو بیچ سب کام کے کہا میں نے کیا
نہیں سنا آپ نے اوس چیز کو کہ کہا انہوں نے یعنی بدلے سلام کے سام کہا فرمایا حضرت نے کہ تحقیق کہا میں نے یعنی اونکے جواب میں اور تم پر اور ایک روایت میں
تم پر اور نہیں ذکر کی واو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **وفي** رواية للبخاري قالت إن اليهود أتوا النبي صلى الله عليه وسلم فقالوا
السام عليك قال وعليكم فقالت عائشة السام عليكم ولعنكم الله وغضب عليكم فقال رسول الله صلى الله عليه
وسلم مهلا يا عائشة عليك بالرفق وإياك والعنف والفحش قالت أولم تسمع ما قالوا قال أولم تسمعي ما قلت رددت
عليهم فيستجاب لي فيهم ولا يستجاب لهم في وفي رواية لمسلم قال لا تكوني فاحشة فإن الله لا يحب الفحش والتفحش اور
ایک روایت بخاری کی میں یوں آیا ہے کہ کہا عائشہ نے تحقیق یہود آئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس اور کہا موت ہو تم پر فرمایا حضرت نے اور تم پر بھی پس
کہا حضرت عائشہ نے بیچ جواب یہودیوں کی موت ہو تم پر اور لعنت ہو تم پر اللہ کی اور غضب اللہ کا تم پر پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ٹھہر اے عائشہ لازم پکڑ تو
نرمی کرنی اور بچ سختی اور بے حیائی کی باتوں سے کہا حضرت عائشہ نے کیا نہیں سنا آپ نے اوس چیز کو کہ کہا یہودیوں نے فرمایا پیغمبر خدا نے کیا نہیں سنا
تو نے اوس چیز کو کہ کہا اور جواب دیا میں نے اونپر پس قبول کیجاتی ہے دعا میری اونکے حق میں اور نہیں قبول کیجاتی دعا اونکی بیچ حق میری کی اور بیچ ایک روایت
مسلم کی یوں ہے کہ فرمایا حضرت نے نہو تو اے عائشہ بیہودہ بکنے والی اسلئے کہ اللہ نہیں دوست رکھتا بیہودگی کو اور بیہودگی کو تکلف سے **وعن**
أسامة بن زيد أن رسول الله صلى الله عليه وسلم مر بمجلس فيه أخلاط من المسلمين والمشركين عبدة
الأوثان واليهود فسلم عليهم متفق عليه اور روایت ہے اسامہ بن زید سے کہ تحقیق پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم گذرے ایک مجلس پر کہ اوسمیں
لوگ تھے ملے جلے مسلمان اور مشرک بت پرست اور یہود پس سلام کیا حضرت نے اونپر یعنی بقصد سلام کی مسلمانوں پر نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے
**ف** کہا نووی نے کہ اگر گذرے ایک جماعت پر کہ اون میں کے مسلمان ہوں یا ایک مسلمان ہو اور کفار ہوں تو سنت یہ ہے کہ سلام کرے
اونپر بقصد مسلمانوں کی یا مسلمان کی اور لکھا ہے علماء نے کہ اختیار رکھتا ہے چاہے السلام علیکم کہے اور مسلمان مراد رکھے اور چاہے کہے السلام
على من اتبع الهدى اور اگر لکھے خط مشرک کو تو سنت یہ ہے کہ لکھے جیسے کہ لکھا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہرقل کو سلام علی من اتبع الهدى الخ
ح **وعن** أبي سعيد الخدري عن النبي صلى الله عليه وسلم قال إياكم والجلوس بالطرقات فقالوا يا رسول
الله ما لنا من مجالسنا بد نتحدث فيها قال فإذا أبيتم إلا المجلس فأعطوا الطريق حقه قالوا وما حق الطريق
يا رسول الله قال غض البصر وكف الأذى ورد السلام والأمر بالمعروف والنهي عن المنكر متفق عليه اور روایت ہے ابی سعید
خدری سے کہ نقل کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا بچو تم بیٹھنے سے راہوں میں پس عرض کیا بعضی صحابہ نے کہ یا رسول اللہ
نہیں واسطے ہمارے مجلسوں ہماری سے کہ راہوں میں چارہ یعنی بیٹھنا ضرور ہے باتیں کرتے ہیں ہم اونمیں یعنی دنیا کی یا آخرت کی بابت مشاورہ اور مذاکرہ

غالرہ اور معانقہ اور مصافحہ اور معاملہ کی فرمایا پس جسوقت کہ انکار کرو تم سب گناہوں سے اور نہ کرو تم مگر بیٹھنا ہی چاہتی اگر باز نہ آؤ بیٹھنے سے اور ہو بیٹھنے ہی تو دو تم راہ کو
حق اوسکا یعنی اگر رستی میں بیٹھتی ہو تو راستی میں بیٹھنے کی حق ادا کرو کہا صحابہ نی کیا ہی حق راستی کا یا رسول اللہ فرمایا بند کرنا آنکھوں کا یعنی حرام چیزوں پر نظر
نہ ڈالی اور باز رہنا ایذا سے یعنی گذرنی والوں کو ایذا نہ دی ساتھ تنگ کرنی راہ کی اور زبان اپنی کی اور جواب دینا سلام کا اور حکم کرنا لوگوں کو ساتھ باتوں شرع
کی اور منع کرنا نامشروع سے یعنی اس طرح کہ نہ باعث ہو امر نامشروع کا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **ف** جواب دینا سلام کا کہنا سلام علیکی کہ سنت ہے
کہ چلنی والا سلام کری بیٹھی کو جیسی کہ ذکر کیا گیا اوپر **وعن** اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هٰذِهِ الْقِصَّةِ قَالَ
وَإِرْشَادُ السَّبِيْلِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ عَقِيْبَ حَدِيْثِ الْخُدْرِيِّ هٰكَذَا اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ نقل کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم
سے بیچ اس قصہ کی یعنی جو مضمون کہ اوپر کی حدیث میں گذرا فرمایا بتلانا راہ کا یعنی بھولی ہوئی کو یا نہ جاننی والی کو نقل کی یہ ابو داؤد نی پیچھی حدیث ابو سعید
خدری کی اسی طرح یعنی جیسی ذکر کی مصابیح والی نی اور اتباع کیا اوسکا مشکوۃ والی نی **وعن** عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فِي هٰذِهِ الْقِصَّةِ قَالَ وَتُغِيْثُوا الْمَلْهُوْفَ وَتَهْدُوا الضَّالَّ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ عَقِيْبَ حَدِيْثِ اَبِي هُرَيْرَةَ هٰكَذَا وَلَمْ اَجِدْهُمَا
فِي الصَّحِيْحَيْنِ اور روایت ہی حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیچ اس قصہ کی کہ فرمایا اور فریاد رسی کرنی مظلوم کی
اور راہ بتلانی بھولی کو نقل کی یہ ابو داؤد نی پیچھی حدیث ابی ہریرہ کی اسی طرح سے اور نہیں پایا میں نی ان دونوں حدیثوں کو صحیحین میں یعنی
بخاری اور مسلم میں

## الفصل الثانی فصل دوسری

**عن** عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْمُسْلِمِ
عَلَى الْمُسْلِمِ سِتٌّ بِالْمَعْرُوْفِ يُسَلِّمُ عَلَيْهِ إِذَا لَقِيَهُ وَيُجِيْبُهُ إِذَا دَعَاهُ وَيُشَمِّتُهُ إِذَا عَطَسَ وَيَعُوْدُهُ إِذَا مَرِضَ
وَيَتْبَعُ جَنَازَتَهُ إِذَا مَاتَ وَيُحِبُّ لَهُ مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ روایت ہی حضرت علی سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نی مسلمان کی مسلمان پر چھ حق ہیں پسندیدہ خدا سلام علیک کری اوس سے جسوقت کہ ملی اوس سے اور قبول کری جسوقت کہ بلاوی اوسکو
یعنی کھانی کی لیے یا اور کام کی لیے اور یرحمک اللہ کہی جسوقت کہ چھینکے اور خبر پوچھی اوسکی جسوقت کہ بیمار ہو اور پیچھی جاوی جنازہ کی جسوقت کہ مرے
اور دوست رکھی اوسکی لیے اوس چیز کو کہ دوست رکھتا ہی واسطی اپنی نقل کی یہ ترمذی اور دارمی نی **وعن** عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ اَنَّ رَجُلًا
جَاءَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ فَرَدَّ عَلَيْهِ ثُمَّ جَلَسَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشْرٌ ثُمَّ
جَاءَ اٰخَرُ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللهِ فَرَدَّ عَلَيْهِ فَجَلَسَ فَقَالَ عِشْرُوْنَ ثُمَّ جَاءَ اٰخَرُ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللهِ
وَبَرَكَاتُهُ فَرَدَّ عَلَيْهِ فَجَلَسَ فَقَالَ ثَلٰثُوْنَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوُدَ اور روایت ہی عمران بن حصین سے یہ کہ ایک شخص آیا پاس نبی صلی اللہ
علیہ وسلم کی اور کہا السلام علیکم پس جواب دیا حضرت نی اوسکی سلام کا پھر بیٹھا پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ لکھی گئیں اسکی لیے دس
نیکیاں پھر آیا ایک اور شخص پس کہا سلام ہی تم پر اور رحمت خدا کی پس جواب دیا اوسکو پھر بیٹھ گیا وہ پس فرمایا حضرت نی کہ لکھی گئیں اسکی لیے
بیس نیکیاں پھر آیا ایک اور شخص اور کہا سلام ہی تم پر اور رحمت خدا کی اور برکتیں پس جواب دیا حضرت نی اوسکو پھر بیٹھ گیا پس فرمایا اوسکی لیے
تیس نیکیاں نقل کی یہ ترمذی اور ابو داؤد نی **ف** یہ کلام بیچ فضل مسلّم کی تھا اور اگر مسلّم السلام علیکم کہی اور مسلّم علیہ اوسکی جواب میں لفظ وبرکاتہ
زیادہ کری یا مسلّم السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہی اور مسلّم علیہ اوسکی جواب میں وبرکاتہ زیادہ کری تو اوسکی لیے بھی یہی حکم ہو گا بیچ زیادتی اجر کی
اور ایسا ہی حکم ومغفرتہ کا ہی جیسی کہ حدیث آئندہ میں مذکور ہی اوپر **وعن** مُعَاذِ بْنِ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بِمَعْنَاهُ وَزَادَ ثُمَّ اَتٰى اٰخَرُ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ وَمَغْفِرَتُهُ فَقَالَ اَرْبَعُوْنَ وَقَالَ هٰكَذَا

تَکُوْنُ الْفَضَائِلُ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤدَ اور روایت ہی معاذ بن انس سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی اوسی معنون پہلی حدیث کی اور زیادہ کیا معاذ نی ایک بندہ اور پہرآیا ایک اور شخص جو تہا پس کہا اوسنی سلام تیرپر رحمت اللہ کی اور برکتین اوسکی اور بخشش اوسکی پس فرمایا حضرت نی پچاس نیکیان لکہی گئین اور فرمایا اسیطرح زیادہ ہوتا جاتا ہی ثواب یعنی جسقدر سلام کرنی والا لفظ بڑہاتا جاوی ثواب بڑہتا جاوی نقل کی یہ ابوداود نی **ف** کہاہی علما نی کہ افضل سلام میں یہ ہی کہ کہی السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ساتہ ضمیر جمع کی اگرچہ مسلم علیہ ایک ہو اور جواب بہی اسیطرح ساتہ ضمیر جمع اور واو کی کہی یعنی وعلیکم السلام اور ادنی سلام کا السلام علیکم ہی اور اگر السلام علیک یا سلام علیک کہی تو بہی کافی ہی اور جواب میں ادنی وعلیک السلام اور وعلیکم السلام ہی اور اگر بدون واو کی کہی تو بہی کافی ہی اور اتفاق رکہتی ہین علما اسپر کہ اگر کہین جواب مین علیکم نہین ہوتا جواب اور اگر جواب مین وعلیکم ساتہ واو کی کہی تو اوسمین دو وجہین ہین اسطرح **وَعَنْ** اَبِیْ اُمَامَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَوْلَی النَّاسِ بِاللّٰہِ مَنْ بَدَاَ بِالسَّلَامِ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاؤدَ اور روایت ہی ابی امامہ سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق بہت نزدیک آدمیون مین ساتہ اللہ کی وہ شخص ہی کہ ابتدا کری ساتہ سلام کے نقل کی یہ احمد اور ترمذی اور ابوداود نی **ف** مراد وہ لوگ ہین کہ ملین آپس میں اپنی کہ اس صورت مین برابر ہین بیچ حق سلام کی اور اگر ایک بیٹہا ہو اور دوسرا اوسپر وارد ہو سلام کرنا حق وارد کا ہی بیٹہی پر پس اگر وارد سبقت کری ساتہ سلام کی نزدیک تر ہوگا اللہ کی کہ اوسنی ادا کیا ہی حق کو کہ لازم تہا اوسکی ذمہ پر اور اگر بیٹہا ہوا ابتدا کری گا فضیلت اوسکی ایسی ہوگی اور حضرت عمر سی منقول ہی کہ تین چیزین خالص کرتی ہین محبت بہائی مسلمان کی ہین ایک تو ابتدا بسلام وقت ملاقات کی دوسری پکارنا ساتہ اوس نام کی کہ دوست رکہی اوسکو تیسری جگہ دینی جب آوی مجلس مین اسطرح **وَعَنْ** جَرِیْرٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلٰی نِسْوَۃٍ فَسَلَّمَ عَلَیْہِنَّ رَوَاہُ اَحْمَدُ اور روایت ہی جریر سی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم گذری عورتون پر پس سلام کیا اونپر نقل کی یہ احمد نی **ف** یہ مخصوص ہی حضرت کی لئی بسبب امن کی واقع ہونی سی فتنہ مین اور غیر اونکی کو مکروہ ہی یہ کہ سلام کری عورت اجنبیہ کو مگر یہ ہو بڑہیا بعید مظنہ فتنہ سی اوسکو سلام علیک جائز ہی اسطرح **وَعَنْ** عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ قَالَ یُجْزِئُ عَنِ الْجَمَاعَۃِ اِذَا مَرُّوْا اَنْ یُّسَلِّمَ اَحَدُھُمْ وَیُجْزِئُ عَنِ الْجُلُوْسِ اَنْ یَّرُدَّ اَحَدُھُمْ رَوَاہُ الْبَیْھَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ مَرْفُوْعًا وَرَوٰی اَبُوْدَاؤدَ وَقَالَ رَفَعَہُ الْحَسَنُ بْنُ عَلِیٍّ وَھُوَ شَیْخُ اَبِیْ دَاؤدَ اور روایت ہی علی ابن ابیطالب سی کہ کہا البتہ کفایت کرتی جماعت کیطرف سی جس وقت کہ گذرین یہ کہ سلام علیک کری ایک اون مین سی اور کفایت کرتا ہی بیٹہنی والون سی یہ کہ جواب دی ایک اونمین سی نقل کی یہ بیہقی نی شعب الایمان مین بطریق مرفوع کے یعنی قول آنحضرت کا ہی نہ حضرت علی کا اور روایت کیا اسکو ابوداود نی یعنی بطریق موقوف کی اور کہا ابوداود نی یعنی بعد تمام کرنی سند اوسکی کی کہ رفع کیا اسکو حسن بن علی نی اور حسن بن علی شیخ ہین ابی داود کی یعنی نہ امام حسن بن علی بن ابیطالب حاصل یہ کہ بیہقی نی اس حدیث کو مرفوع نقل کیا اور ابوداود نی طریق حسن ابن علی سی مرفوع نقل کیا اور طریق دوسری سی موقوف **ف** جسوقت گذرین لوگ ایسی ہی جسوقت داخل ہون اوپر اونکی جماعت یا ایک شخص یہ دلیل حدیث کا یہ ہی کہ ابتدا کرنا ساتہ سلام کی سنت کفایہ ہی اور جواب سلام کا فرض کفایہ اگر جماعت مین سی ایک شخص ہی سلام کری گا یا ایک جواب دی گا کافی ہو گا سبکی طرف سے ساقط ہو جاوی گا لیکن ہر ایک کا کرنا افضل ہی اسطرح **وَعَنْ** عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ جَدِّہٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَیْسَ مِنَّا مَنْ تَشَبَّہَ بِغَیْرِنَا لَا تَشَبَّھُوْا بِالْیَھُوْدِ وَلَا بِالنَّصَارٰی فَاِنَّ تَسْلِیْمَ الْیَھُوْدِ الْاِشَارَۃُ بِالْاَصَابِعِ وَتَسْلِیْمَ النَّصَارٰی الْاِشَارَۃُ بِالْاَکُفِّ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ اِسْنَادُہٗ ضَعِیْفٌ اور روایت ہی عمرو بن شعیب سی کہ نقل کی اونہی باپ اپنی شعیب اور اوسنی نقل کی اپنی دادا سی یعنی عبداللہ بن عمرو سی یہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا نہین ہم مین سی وہ شخص کہ مشابہت کری ساتہ غیر ہماری کی یعنی غیر اہل ملت ہماری کی نہ مشابہت کرو ساتہ یہود کی اور نہ ساتہ نصاری کی پس تحقیق سلام کرنا یہود کا اشارہ کرنا ہی ساتہ انگلیون کی اور

اور سلام کرنا نصاری کا اشارہ کرنا ہی ساتھ ہتھیلیوں کی نقل کی یہ ترمذی نی اور کہا کہ اسناد اسکی ضعیف ہی **ف** یعنی نہ مشابہت کرو یہود و نصاری کی بیچ
تمام افعال انکی کی خصوصاً بیچ ان دو خصلتوں کی اور شاید کہ وہ اکتفا کرتی ہوں گی سلام کرنی مین یا جواب دینی مین یا دونوں مین ساتھ اشارون
مذکورہ مین کی بغیر کہنی لفظ سلام کی کہ جو سنت حضرت آدم کی ہی اور اونکی ذریت کی انبیا اور اولیا سی اور گویا کہ ان حضرت کو مکاشفہ ہوا کہ اونکی امت
مین سی بعضی لوگ کرین گی اس طرح یا مثل اسکی کہ وہ خم کرنا پشت کا ہی یا جھکانا سر کا یا اکتفا کرنا ساتھ لفظ سلام کی فقط اور اس حدیث کی سند اور بھی ہی کہ
وہ ضعیف نہین چنانچہ جامع صغیر مین مذکور ہی ۱۲ ع **وعن** ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا لقی احدکم
اخاہ فلیسلم علیہ فان حالت بینہما شجرۃ او جدار او حجر ثم لقیہ فلیسلم علیہ رواہ ابوداؤد اور روایت ہی
ابی ہریرہ سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا جسوقت ملاقات کری ایک تمہارا اپنی بھائی مسلمان سی پس چاہیی کہ سلام کری اوسپر پس
اگر حائل ہو درمیان اون دونوں کی درخت یا دیوار یا پتھر یعنی بڑا پھر ملی اوس سی پس چاہیے کہ سلام کری اوسپر یعنی دوبارہ نقل یہ ابوداود نے
**ف** یعنی اس قدر مفارقت مین سلام مستحب ہوتا ہی چہ جای زیادہ اور اس مین کمال مبالغہ ہی بیچ استحباب سلام کی اور رعایت اسکی سبب کی
اور مستثنی ہین اس سی کتنی ایک مقامات کہ جب پیشاب کرتا ہو یا پاخانہ پھرتا ہو یا جماع کرتا ہو اور مانند انکی کی تو مکروہ ہوتا ہی سلام کرنا اوسپر اور
جواب دینا اوسپر واجب نہین اور جب کوئی سوتا ہو یا اونگتا ہو یا نماز پڑہتا ہو یا اذان دیتا ہو یا ہو حمام مین یا کھاتا ہو اور نوالہ اوسکی منہ مین ہی پس اگر
سلام کری اوسکو ایسی وقتون مین تو بھی نہین مستحق ہوتا جواب کا اور اسی طرح خطبہ کیوقت سلام کہنی والا نہ جواب دی اور قرآن پڑہنی والی کو بھی سلام نکری
اور اگر کوئی کری تو اوسکی تئین چاہیی کہ ٹھہر کر جواب دی اور پھر اعوذ پڑہ کر پڑہنا شروع کری ۱۲ ح ع **وعن** قتادۃ قال قال النبی
صلی اللہ علیہ وسلم اذا دخلتم بیتا فسلموا علی اہلہ واذا خرجتم فاودعوا اہلہ بسلام رواہ البیہقی فی شعب الایمان
مرسلا اور روایت ہی قتادہ سی کہ کہا فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جب داخل ہو تم گہر مین پس سلام کرو اپنی گہر کی لوگون پر اور جب نکلو تم گہر سی پس
رخصت کرو اپنی اہل کو ساتھ سلام کی نقل کی یہ بیہقی نی شعب الایمان مین بطریق ارسال کی **ف** اور اگر گہر مین کوئی نہو تو مستحب ہے کہ کہی السلام علینا
وعلی عباد اللہ الصالحین تا ملائکہ کو کہ وہان ہوتے ہین سلام پہونچی اور ظاہر یہ ہی کہ ایداع یہان بمعنی تودیع کی ہی جو وداع سی ہی یعنی رخصت کرو ساتھ
سلام کہی کے اور کہا بعضی ہماری علماء نی کہ جواب اس سلام کا مستحب ہے اولی کہ یہ دعا اور وداع ہی کذا قال الملا علی ق ح اور کہا حضرت شیخ رح نے
کہ لفظ اودعوا ایداع سی ہی یعنی ودیعت رکہو اپنی اہل کی پاس سلام کو یعنی جب سلام کیا تم نی وقت نکلنی کی تو گویا کہ ودیعت رکہا تم نی سلام کی خیر و برکت
کو پاس گہر والون کی اور لوگی اوسکو آخرت مین جیسی کہ کوئی ودیعت اپنی کسی کی پاس رکہتا ہی پھر لی لیتا ہی اور طیبی نی کہا کہ تا رجوع کرو طرف
اونکی اور پھر لو ودیعت اپنی جیسی کہ ودیعتین لی جاتی ہین اس مین تفاول ہی ساتھ سلامتی کی اور معاودت کی دوبارہ ۱۲ **وعن** انس
ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال یا بنی اذا دخلت علی اہلک فسلم یکون برکۃ علیک وعلی اہل بیتک
رواہ الترمذی اور روایت ہی انس سے یہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا ای بیٹی میری جسوقت کہ داخل ہو تو اوپر اہل اپنی
کی تو سلام کر ہوگا سلام سبب برکت کا تجھپر اور تیری گہر والون پر نقل کی یہ ترمذی نی **وعن** جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم السلام قبل الکلام رواہ الترمذی وقال ہذا حدیث منکر اور روایت ہی جابر سی کہ کہا فرمایا پیغمبر
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی سلام پہلی کلام کی ہی یعنی اول چاہیی کہ سلام کری پھر کلام اور پہلی سلام کی کلام کرنا خوب نہین نقل کی
یہ ترمذی نی اور کہا کہ یہ حدیث منکر ہی **وعن** عمران ابن حصین قال کنا فی الجاہلیۃ نقول انعم اللہ بک عینا

فَاَنْعِمْ صَبَاحًا فَلَمَّا كَانَ الْاِسْلَامُ نُهِيْنَا عَنْ ذٰلِكَ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہی عمران بن حصین سے کہا انہوں نے ہم جاہلیت
میں کہتے تھے یعنی وقت ملاقات کی ٹھنڈا کرے اللہ سبب تیری آنکھوں کو اور روشن رہے تو صبحوں میں وقت صبح کی پھر جب ہوا اسلام منع کئے گئے
ہم اس کہنے سے نقل کی یہ ابوداؤد نی ف لفظ انعم اول سے صاد مفتوح کا ہی نعومۃ سے یعنی نرمی اور تازگی اور خوشی کی اور یہ عبارت محتمل دو معنی کو
ہی ایک تو یہ کہ بی بمعنی سبب کے ہی یعنی باء زائدہ اور روشن کری خدای تعالی بہ سبب تیری آنکھیں تیری دوستوں کی کنایہ ہی رفاہت حال کی
سی کہ خوشحال ہوتا دوست بسبب دیکھنے اوسکی کی خوش ہوں دوسری یہ کہ حرف بی زیادہ ہو واسطے تاکید تعدیہ کی یعنی تازہ اور خرم کری تجکو
خدای تعالی یعنی بسبب دیکھنی اوس چیز کی کہ دوست رکھتا ہی تو اور چاہتا ہی اور دوسرا لفظ انعم صیغہ امر کا ہی یعنی تر و تازہ اور خوش رہ اور یہ
صباح کی یعنی خوش ہو صباح تیری یا خوش رہ تو وقت صباح میں یہ بھی کنایہ ہی خوش گذرانی اور فراغ وقت سی اور تخصیص وقت صباح کی
بسبب اسکے ہی کہ اکثر جو غارتیں اور مکارہ واقع ہوتی ہیں وقت صبح کی ہوتی ہیں ملح ع وَعَنْ غَالِبٍ قَالَ اِنَّا لَجُلُوْسٌ بِبَابِ
الْحَسَنِ الْبَصْرِيِّ اِذْ جَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ عَنْ جَدِّيْ قَالَ بَعَثَنِيْ اَبِيْ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقَالَ ائْتِهٖ فَاَقْرِئْهُ السَّلَامَ قَالَ فَاَتَيْتُهٗ فَقُلْتُ اِنَّ اَبِيْ يُقْرِئُكَ السَّلَامَ فَقَالَ عَلَيْكَ وَعَلٰى اَبِيْكَ السَّلَامُ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ
اور روایت ہی غالب سے کہ کہا تھی ہم بیٹھی ہوئی اوپر دروازہ حسن بصری کی ناگہان آیا ایک شخص اور کہا حدیث کی مجکو باپ میری نی دادا میرے
سی کہ کہا بھیجا مجکو باپ میری نی پاس پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس کہا باپ میری نی جا تو پیغمبر خدا کے پاس اور کہہ اونکو سلام کہا
دادا میری نی پس آیا میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس اور کہا کہ باپ میرا سلام کہتا ہی آپ کو پس فرمایا آنحضرت نی تجہ پر اور تیرے
باپ پر سلام نقل کی یہ ابوداؤد نی ف اس حدیث سی معلوم ہوا کہ کوئی کسی کی طرف سی سلام پہنچاوی تو سنت یہ ہی کہ پہنچانی والی پر بھی
سلام بھیجی اور جسکی طرف سی سلام پہنچایا اوسپر بھی یعنی علیک وعلی فلان السلام کہی وعلیک وعلیہ السلام چنانچہ نسائی میں انہیں
الفاظ روایت کیے ہیں مرح ع وَعَنْ اَبِي الْعَلَاءِ الْحَضْرَمِيِّ اَنَّ الْعَلَاءَ الْحَضْرَمِيَّ كَانَ عَامِلَ رَسُوْلِ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ اِذَا كَتَبَ اِلَيْهِ بَدَاَ بِنَفْسِهٖ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہی ابوالعلاء حضرمی سے
کہ علاء حضرمی تھا عامل پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سی اور تھا علاء جس وقت لکھتا طرف پیغمبر خدا کی خط شروع کرتا پہلی اپنی
طرف سی نقل کی یہ ابوداؤد نی ف ابوالعلاء کا نام ہی یزید بن عبد اللہ اور ایک نسخہ میں مطابق [illegible] انہوں نی مصابیح کی آیا ہی [illegible]
ابن العلاء الحضرمی اور حضرمی نسبت ہی طرف حضرموت کی کہ نام شہر کا ہی اور اوسکی آگی کی عبارت اکثر نسخوں میں ان العلاء الحضرمی
ہی اور ایک نسخہ میں ان العلاء بن الحضرمی اور تقریب میں لکھا ہی کہ علاء بن حضرمی [illegible] صحابی بزرگ عامل تھی بحرین
کی آنحضرت کی طرف سی اور حضرت ابوبکر اور حضرت عمر نی بھی بدستور اونکو عامل وہاں کا رکھا یہانتک کہ وہ مر گئی [illegible]
یوں لکھتی من العلاء الحضرمی الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم السلام علیکم ورحمۃ اللہ اور علاء باتباع آنحضرت کی اس طرح لکھا کرتی تھی کہ
آنحضرت بھی لکھتی تھی من محمد رسول اللہ الی فلان بعد از ان سلام لکھتی [illegible] اگر وہ مسلمان ہوتا والا علی [illegible] لکھتی سلام علی من
اتبع الہدی چنانچہ ہرقل کو اسی طرح لکھا تھا اور آنحضرت نی معاذ کو [illegible] کی تعزیت میں یوں لکھا تھا بسم اللہ الرحمن الرحیم من محمد رسول اللہ
الی معاذ بن جبل سلام علیک فانی احمد الیک اللہ الذی لا الہ الا ہو اما بعد الخ اور لانا اس حدیث کا اس باب میں باعتبار ہونی آپکی بھی
سلام [illegible]

سلام کی کبھی سلام لکھا ہی جاتا ہی اور اسی طرح ہی عادت مولف کی کہ اخیر فصل میں وہ حدیثیں لاتا ہی کہ متعلق اور مناسب سلام کی ہوتی ہیں

ت ع **وعن** جابر ان النبي صلى الله عليه وسلم قال اذا كتب احدكم كتابا فليتربه فانه انجح للحاجة رواه الترمذي وقال هذا حديث منكر اور روایت ہی جابر سی یہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جسوقت کہ لکھی ایک تمہارا خط پس چاہیی کہ مٹی پر ڈالدی یا مٹی اوسپر برکا دی اسلیی کہ تحقیق یہ فعل بہت بر لانی والا ہی واسطی حاجت کی نقل کی یہ ترمذی نی اور کہا یہ حدیث منکر ہی **ف** یہ بالخاصیت ہی واسطی حاجت برآری کی کہ سوای شارع کی کسیکو وجہ اوسکی معلوم نہیں لیکن بعضی ارباب معرفت نی بیچ توجیہ معنی اول کی لکھا ہی کہ الناخط کا مٹی پر واسطی ساقط کرنی اوسکی کی ہی نظر اعتبار سی اور اعتماد ہی حق جل وعلا پر بیچ پونہچانی اوسکی کی مقصد کو اور دوسری معنونکو موید ہی یہ قصہ کہ امام غزالی نی منہاج العابدین میں نقل کیا ہی کہ ایک شخص نی رقعہ لکھا کرایہ کی مکان میں پھر ارادہ کیا کہ مٹی ڈالی اوسپر مکان کی دیوار میں سی پھر خیال آیا کہ گھر کرایہ کا ہی پھر یہ خطرہ آیا دل میں کہ کیا مضائقہ ہی اسکا پس مٹی ڈالی خط پر پس سنا آدمی ہاتف کو کہ کہتا ہی کہ قریب ہی کہ جان لیگا حلال جاننی والا اس مٹی کا اوس چیز کو کہ پاویگا کل کو بسبب طول حساب کی اور حدیث منکر ہی باعتبار اونکی

اور طبرانی نی اوسط میں بیچ درداء سی بطریق مرفوع کی نقل کی ہی اذا كتب احدكم الى انسان فليبدأ بنفسه واذا كتب فليترب كتابه فهو انجح ت ع

**وعن** زيد بن ثابت قال دخلت على النبي صلى الله عليه وسلم وبين يديه كاتب فسمعته يقول ضع القلم على اذنك فانه اذكر للمآل رواه الترمذي وقال هذا حديث غريب وفي اسناده ضعف اور روایت ہی زید بن ثابت سی کہا داخل ہوا میں حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس اور روبرو حضرت کی ایک لکھنی والا بیٹھا تھا پس سنا میں نی حضرت کو کہ فرماتی تھی رکھ قلم کو اپنی کان پر اسلیی کہ تحقیق یہ بہت یاد دلانا ہی مطلب کو نقل کی یہ ترمذی نی اور کہا یہ حدیث غریب ہی اور بیچ اسناد اسکی کی ضعف ہی **ف** یاد دلاتا ہی مطلب کو یعنی عبارت کو واسطی بیان مطالب کی اور یہ بالخاصیۃ ہی کہ اسکو شارع ہی جانتا ہی اور طیبی نی کہا کہ قلم حکم زبان کا رکھتا ہی جیسی کہ کہا علمانی القلم احد اللسانین اور زبان ترجمان دل ہی اور رکھنا زبان کا کان پر کہ جگہ سننی کی ہی موجب نزدیکی کا ساتھ دل کی ہی تا سنی جو کچھ کہا اوس کو یا ہی یعنی عبارت اور فنون کلام اور نکتہ ہای نحو یانہ کہ بیان مناسبت کا کرتا ہی واللہ اعلم اور غریب ہی یعنی باعتبار متن کی یا سند کی اور ضعیف ہی یعنی بہ نسبت بعض راویوں اسکی کی پس حدیث ضعیف ہی اور یہ منافی صحت کی نہیں اور موید ہی اسکی روایت ابن عساکر کی کہ نقل کی ہی انس سی بطریق مرفوع کی اذا كتبت فضع قلمك على اذنك فانه اذكر لك اور جامع صغیر میں ہی روایت ترمذی کی زید بن ثابت سی بطریق مرفوع کی ضع القلم على اذنك فانه اذكر للمملي ت ع

**وعنه** قال امرني رسول الله صلى الله عليه وسلم ان اتعلم السريانية وفي رواية انه امرني ان اتعلم كتاب يهود وقال اني ما آمن يهود على كتاب قال فما مر بي نصف شهر حتى تعلمت فكان اذا كتب الى يهود كتبت واذا كتبوا اليه قرأت له كتابهم رواه الترمذي اور روایت ہی زید بن ثابت سی کہ کہا حکم کیا مجکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یہ کہ سیکھوں میں زبان سریانی اور ایک روایت میں ہی یہ کہ آنحضرت نی حکم کیا مجکو یہ کہ سیکھوں میں خط کتابت یہودیوں کی اور فرمایا کہ تحقیق مجکو اطمینان نہیں ہوتا یہودی اوپر خط کتابت کی کہا زید نی پس نگذرا مجکو آدہا مہینہ یہاں تک کہ سیکھا میں نی پس تہی حضرت جسوقت کہ لکھتی طرف یہود کی لکھتا میں اور جسوقت کہ لکھتی یہودی طرف حضرت کی تو پڑھتا میں واسطی حضرت کی خط اونکا نقل کی یہ ترمذی نی **ف** سریانی زبان یہود کی ہی اور اطمینان نہیں ہوتا یعنی ڈرتا ہوں کہ اگر یہودی نامہ کسی یہود کی لیی لکھواؤں تو کم زیادہ نہ لکھدی اور اونکا نامہ آیا ہوا پڑھواؤں تو کم زیادہ نہ پڑھدی اوس سی معلوم ہوا کہ بنا بر ضرورت کی بات

کنارے کی طرف بیٹھنا جائز ہے اور بغیر ضرورت کے بیٹھنا اوسکا اچھا نہیں اسلئے کہ اسمیں تنگی ہے لوگونکی واسطے اور اوس بیٹھنے والے کی واسطے کہ بیٹھے بیچ میں لوگوں کی اور واسطے نہیں ضرورت بیٹھنے کی لکھا ہی یہ سب طیبی نے **وعن** أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا انْتَهَى أَحَدُكُمْ إِلَى الْمَجْلِسِ فَلْيُسَلِّمْ فَإِنْ بَدَا لَهُ أَنْ يَجْلِسَ فَلْيَجْلِسْ ثُمَّ إِذَا قَامَ فَلْيُسَلِّمْ فَلَيْسَتِ الْأُولَى بِأَحَقَّ مِنَ الْآخِرَةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا جسوقت کہ پہنچی ایک تمہارا طرف کسی مجلس کی پس چاہیے کہ سلام کری پھر اگر دل میں آوی بیٹھنا پس چاہیی کہ بیٹھ جاوی پس جسوقت کہ کھڑا ہووی اوٹھی چلنی کی پس چاہیی کہ سلام کری اسلئے کہ نہیں سلام کرنا پہلا زیادہ تر دوسری سی نقل کی یہ ترمذی اور ابو داود نی **ف** جسوقت کہ کھڑا ہو یعنی بعد بیٹھنی کی اور ظاہر یہ ہی کہ مراد ساتھ اوسکی یہ ہی کہ جب ارادہ کری چلنی کا اگرچہ نہ بیٹھی اور ظاہر اس حدیث سی معلوم ہوتا ہی کہ سلام کرنا سنت ہی وقت چلنی کی بھی جیسی کہ سنت ہی وقت ملاقات کی اور ایسی ہی جواب بھی دونوں کی واجب ہیں اور بعضی محققین نے لکھا ہی کہ سلام چلتی وقت کا اور جواب اسکا مستحب ہی **وعنه** أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا خَيْرَ فِي جُلُوسٍ فِي الطُّرُقَاتِ إِلَّا لِمَنْ هَدَى السَّبِيلَ وَرَدَّ التَّحِيَّةَ وَغَضَّ الْبَصَرَ وَأَعَانَ عَلَى الْحَمُولَةِ رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی یہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا نہیں بھلائی بیچ بیٹھنی کی راہوں پر مگر واسطی اوس شخص کے کہ بتادی راہ یعنی اندھی کو اور راہ بھولی ہوئی کو اور جواب دی سلام کا اور بند کری نگاہ کو یعنی دیکھنی حرام چیزوں کی سی اور مدد کری اوس شخص کے کہ بوجھ لادتا ہو نقل کی یہ شرح السنہ میں **ف** حمولہ ساتھ پیش ح کی ہی اور ایک نسخہ میں ساتھ زبر ح کی ہی اور کہا شارحین نے کہ حمولہ ساتھ زبر ح کے وہ جانور ہی کہ جسپر بوجھ لادا جاتا ہی مانند گدہی وغیرہ کی اور ساتھ پیش ح کی بوجھ کہ لادا جاتا ہی یعنی مدد کری اوس شخص کی کہ اوٹھاتا ہو بوجھ اپنے جانور کی پیٹھ پر رکھنی کی لیی یا اپنی پیٹھ پر یا سر پر رکھنی کی لیی **وذكر** حَدِيثُ أَبِي جُرَيٍّ فِي بَابِ فَضْلِ الصَّدَقَةِ اور ذکر کی گئی حدیث ابی جری کی بیچ باب فضل صدقہ کی

## الفصل الثالث

فصل تیسری **عن** أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا خَلَقَ اللهُ آدَمَ وَنَفَخَ فِيهِ الرُّوحَ عَطَسَ فَقَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ فَحَمِدَ اللهَ بِإِذْنِهِ فَقَالَ لَهُ رَبُّهُ يَرْحَمُكَ اللهُ يَا آدَمُ اذْهَبْ إِلَى أُولَئِكَ الْمَلَائِكَةِ إِلَى مَلَإٍ مِنْهُمْ جُلُوسٍ فَقُلِ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ قَالُوا عَلَيْكَ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللهِ ثُمَّ رَجَعَ إِلَى رَبِّهِ فَقَالَ إِنَّ هٰذِهِ تَحِيَّتُكَ وَتَحِيَّةُ بَنِيكَ بَيْنَهُمْ فَقَالَ لَهُ اللهُ وَيَدَاهُ مَقْبُوضَتَانِ اخْتَرْ أَيَّتَهُمَا شِئْتَ فَقَالَ اخْتَرْتُ يَمِينَ رَبِّي وَكِلْتَا يَدَيْ رَبِّي يَمِينٌ مُبَارَكَةٌ ثُمَّ بَسَطَهَا فَإِذَا فِيهَا آدَمُ وَذُرِّيَّتُهُ فَقَالَ أَيْ رَبِّ مَا هٰؤُلَاءِ قَالَ هٰؤُلَاءِ ذُرِّيَّتُكَ فَإِذَا كُلُّ إِنْسَانٍ مَكْتُوبٌ عُمْرُهُ بَيْنَ عَيْنَيْهِ فَإِذَا فِيهِمْ رَجُلٌ أَضْوَؤُهُمْ أَوْ مِنْ أَضْوَئِهِمْ قَالَ يَا رَبِّ مَنْ هٰذَا قَالَ هٰذَا ابْنُكَ دَاوُدُ وَقَدْ كَتَبْتُ لَهُ عُمْرَ أَرْبَعِينَ سَنَةً قَالَ يَا رَبِّ زِدْ فِي عُمْرِهِ قَالَ ذَاكَ الَّذِي كَتَبْتُ لَهُ قَالَ أَيْ رَبِّ فَإِنِّي قَدْ جَعَلْتُ لَهُ مِنْ عُمْرِي سِتِّينَ سَنَةً قَالَ أَنْتَ وَذَاكَ قَالَ ثُمَّ سَكَنَ الْجَنَّةَ مَا شَاءَ اللهُ ثُمَّ أُهْبِطَ مِنْهَا وَكَانَ آدَمُ يَعُدُّ لِنَفْسِهِ فَأَتَاهُ مَلَكُ الْمَوْتِ فَقَالَ لَهُ آدَمُ قَدْ عَجَّلْتَ قَدْ كُتِبَ لِي أَلْفُ سَنَةٍ قَالَ بَلَى وَلٰكِنَّكَ جَعَلْتَ لِابْنِكَ دَاوُدَ سِتِّينَ سَنَةً فَجَحَدَ فَجَحَدَتْ ذُرِّيَّتُهُ وَنَسِيَ فَنَسِيَتْ ذُرِّيَّتُهُ قَالَ فَمِنْ يَوْمِئِذٍ أُمِرَ بِالْكِتَابِ وَالشُّهُودِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ روایت ہی ابی ہریرہ سی کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جبکہ پیدا کیا اللہ نے آدم کو اور پھونکی اون میں روح چھینکی پس ارادہ کیا الحمد للہ کہنی کا پس کہی الحمد للہ پس تعریف کی اللہ کی ساتھ توفیق اوسکی کی پس کہا واسطی آدم کی پروردگار اوسکی نی رحمت کری تجکو اے آدم جا طرف اون فرشتوں کی کہ بیٹھے ہیں گروہ ان میں کا پس کہہ سلام ہی تجپر پس گئے آدم اور کہا سلام ہی تمپر کہا فرشتوں نی تجپر سلام اور رحمت اللہ کی

پھر پھر گئی آدم طرف رب اپنی کی یعنی اوس مکان میں کہ کلام کیا تھا اون سے اللہ تعالی نے پس فرمایا اللہ تعالی نے تحقیق یہ ہے دعا تیری اور دعا اولاد تیری
کی آپس میں پس فرمایا واسطے اوسکی اللہ تعالی نے اس حال میں کہ دونوں ہاتھ اوسکے بند تھے پسند کر تو ان دونوں میں سے جو چاہے تو پس کہا آدم نے
کہ پسند کیا میں نے داہنا ہاتھ پروردگار اپنے کا اور دونوں ہاتھ پروردگار میرے کے داہنے ہیں بابرکت ہیں پھر کھولا اوسکو پس ناگہاں اوس میں مثل
آدم کی اور اولاد اونکی کی تھی یعنی دیکھا آدم نے مثال اپنی اور مثال اولاد اپنی کی عالم غیب میں پس کہا آدم نے ای رب میرے کون ہیں یہ فرمایا یہ ہیں
اولاد تیری پس ناگہاں ہر انسان تھا کہ لکھی ہوئی تھی عمر اوسکی درمیان دونوں آنکھوں اوسکی کے پس ناگہاں اون میں ایک شخص تھا بہت روشن اون کا یا از
جملہ روشن ترین لوگوں کا یعنی بیشک ایسے ہی ہیں یعنی اون میں ایک جماعت تھی روشن تر اوروں سے اور یہ شخص منجملہ اونکی تھا کہا آدم نے ای رب میرے
کون ہے یہ فرمایا کہ یہ ہے بیٹا تیرا داؤد نام اور تحقیق لکھی میں نے واسطے اوسکے عمر اوسکی چالیس برس کہا حضرت آدم نے ای رب میرے زیادہ کر بیچ
عمر اوسکی کے فرمایا یہ وہ چیز ہے کہ لکھی میں نے واسطے اوسکے کہا آدم نے ای رب میرے پس تحقیق دی میں نے واسطے اوسکے عمر اپنی میں سے ساٹھ برس فرمایا
تو جانے اور مطلوب تیرا یعنی تو مختار ہے فرمایا آنحضرت نے پھر رہے آدم بہشت میں جبتک کہ چاہا اللہ نے پھر اوتارے گئے بہشت سے اور رہتے آدم گنتے
واسطے اپنے یعنی عمر اپنی یعنی تا آنکہ عمر اونکی نوسو چالیس برس کی ہوئی پس آیا اونکے پاس ملک الموت یعنی روح قبض کرنے کے لیے پس کہا واسطے اوسکے
آدم نے کہ تحقیق جلدی کی تو نے تحقیق لکھی گئی ہے واسطے میرے عمر ہزار برس کے کہا فرشتے نے البتہ لیکن تو نے دی ہیں اپنے بیٹے داؤد کو ساٹھ برس پس انکار کیا آدم
نے پس انکار کرتی ہے اولاد اونکی اور بھول گئے آدم یعنی اللہ تعالی کی منع کرنے کو جانے سے پاس درخت معلوم کی اور کھا لیا اوسکو پس بھولتی ہے
اولاد اونکی فرمایا آنحضرت نے پس اوس دن سے حکم کیا گیا ساتھ لکھنے کے اور گواہوں کے نقل کی یہ ترمذی نے **ف** بند تھے جیسے کہ کوئی ہاتھ میں کچھ لیکر
ہاتھ بند کرکے اوسکو چھپا لیتا ہے اور دونوں ہاتھ پروردگار میرے کی الخ یہ کلام حضرت آدم کا ہے یا آنحضرت کا اور پروردگار کا ہاتھ اور داہنا ہاتھ کہنا متشابہات
سے ہے اور علما نے اس قول کی کئی معانی اور تاویلات لکھی ہیں ایک تو یہ کہ اللہ تعالی کی لیے ثابت ہے یہ صفت نہ بطور جارحہ اور یہ عبارت کنایہ ہے
نفی جارحہ سے اسلیے کہ اگر یہ جارحہ ہوتا تو یمین اور شمال ہے ہوتا اور اخیر کلام میں اشارہ کیا کہ مراد وجود خیر و برکت کا ہے کہ لازم ہے یمنی اور زیادہ شفقات
اوسکی کا ہے اور دوسری یہ کہ شمال یعنی بایاں ہاتھ ناقص ہوتا ہے قوت اور گرفت میں پس دونوں ہاتھوں کا یمین ہونا کنایہ ہے نفی نقصان سے بیچ
صفات اللہ تعالی کے اور بیان ہے اسکا کہ صفات اوسکی کامل ہیں اور تیسری یہ کہ مقصود وصف کرنا باری تعالی کا ہے ساتھ نہایت جود اور کرم اور
احسان کے اسلیے کہ عرب کہتے ہیں اوسکو کہ بہت نفع پہونچاتا ہے کہ کلتا یدیہ یمین اور بہت روشن اونکا الخ اس عبارت پر اشکال وارد ہوتا ہے
کہ اس سے لازم آتی ہے فضیلت حضرت داؤد کی تمام انبیا پر جواب اسکا یہ ہے کہ حق سبحانہ نے ظاہر کیا حضرت داؤد کو آدم علیہ السلام پر ساتھ ایک طرح کی
امتیاز کی تا باعث ہو اوپر سوال کی حال اونکی سے اور مترتب ہو اوسپر جو کچھ کہ مترتب ہوا یعنی قصہ عمر وغیرہ کا اور بہت روشن ہونے سے یہ مراد نہیں ہے
کہ زیادتی رکھتے تھے بیچ تمام صفات کمال کے بلکہ شاید کہ بیچ صورت داؤد علیہ السلام کے ایک طرح کی نورانیت اوس عالم میں یا اس عالم میں تھی کہ ساتھ اوسکے ممتاز ہوں اور
پیغامبر نہیں ہے ہر ایک نبی ممتاز مخصوص نہیں ساتھ ایک صفت کے پس اس سے یہ نہیں لازم آتا کہ فضیلت ہو اونکو تمام انبیا پر اور لکھی گئی واسطے میرے الخ یہ قول حضرت
آدم کا سچا تھا اور اسکی ضمن میں انکار تھا سے ہیچ کسکتے ہیں سے نہیں یا اپنی عمر سے کچھ اسلیے کہ صادر ہونا ہو بھی خبر کا قصدا اور صریحا انبیا علیہم
السلام سے نہیں ہوتا پس بیچ حکم معاریض کے ہو کہ مثل اسکی انبیا سے پایا گیا ہے یا کہیں ہم کہ یہ انکار بطریق نسیان کے تھا اور پس انکار کیا الخ یعنی انکار آدمیوں کی
طبیعت میں اسی سبب سے پہلا کہ اول حضرت آدم سے صادر ہوا اگرچہ اون سے بطریق نعرہ بعض نسیان کی تھا اور ان سے صریحا اور عمدا صادر ہوتا ہے نہ کہ

وعن اسماء بنت يزيد قالت مر علينا رسول الله صلى الله عليه وسلم في نسوة فسلم علينا د ا و

ف یعنی جب دو شخص ملین متفق ہون وصف مین جیسے دونون پیادہ یا چلتے ہون یا دونون سوار ہون تو جنمین سے جو پہلے سلام علیک کرے وہ پاک ہے کبر سے اور سلام کرنا سنت ہے اور جواب اوسکا فرض اور اگر ایک قوم ہو یا اور سلام کیا واجب ہے اونپر جواب سلام کا اور اگر سب اہل مجلس مین ہے بارہ آیا اور سلام کیا واجب نہین ہے اوسکا جواب لیکن مستحب ہے اور سلام وجواب چاہیے کہ ساتھ صیغہ جمع کی ہو اگرچہ مخاطب ایک ہوتا کہ فرشتہ اوسکی ساتھ ہین داخل ہون اور حدیث شریف مین آیا ہے کہ ایک شخص سرخ کپڑے پہنے ہوئے آیا اور آنحضرت سے سلام علیک کی حضرت نے اوسکو جواب نہ دیا پس یہ حدیث دلالت کرتی ہے اسپر کہ جو کوئی وقت سلام کے مرتکب امر نامشروع کا ہو مستحق جواب کا نہین ہوتا ہے

## باب الاستیذان

اس مین بیان اذن چاہنی کی ف یعنی سوا کسی گہر جاوے تو مستحب ہے کہ اذن چاہے گہر مین آنے کی لیے اور اصل اس مین قول اللہ تعالی کا ہے يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَدْخُلُوا بُيُوتًا غَيْرَ بُيُوتِكُمْ حَتَّى تَسْتَأْنِسُوا وَتُسَلِّمُوا عَلَى أَهْلِهَا الخ یعنی اے ایمان والو نہ داخل ہو گہرون مین کہ غیر ہون تمہاری گہرون کی یہانتک کہ اذن چاہو اور سلام کرو گہروالون پر اور سنت اسمین یہ ہے کہ کہے السلام علیکم مین آؤن

## الفصل الاول

فصل پہلی عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ أَتَانَا أَبُو مُوسَى قَالَ إِنَّ عُمَرَ أَرْسَلَ إِلَيَّ أَنْ آتِيَهُ فَأَتَيْتُ بَابَهُ فَسَلَّمْتُ ثَلَاثًا فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيَّ فَرَجَعْتُ فَقَالَ مَا مَنَعَكَ أَنْ تَأْتِيَنَا فَقُلْتُ إِنِّي أَتَيْتُ فَسَلَّمْتُ عَلَى بَابِكَ ثَلَاثًا فَلَمْ تَرُدُّوا عَلَيَّ فَرَجَعْتُ وَقَدْ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اسْتَأْذَنَ أَحَدُكُمْ ثَلَاثًا فَلَمْ يُؤْذَنْ لَهُ فَلْيَرْجِعْ فَقَالَ عُمَرُ أَقِمْ عَلَيْهِ الْبَيِّنَةَ قَالَ أَبُو سَعِيدٍ فَقُمْتُ مَعَهُ فَذَهَبْتُ إِلَى عُمَرَ فَشَهِدْتُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہے ابی سعید خدری سے کہ کہا آئے ہمارے پاس ابوموسی اشعری کہا کہ تحقیق حضرت عمرؓ نے بہیجا تہا میرے پاس ایک شخص کو کہ حاضر ہون مین انکے پاس پس حاضر ہوا مین انکے دروازے پر اور سلام کیا مین نے تین بار یعنی بقصد اذن چاہنے کے نہین جواب دیا مجہکو پس پہر آیا مین پس کہا عمرؓ نے کس چیز نے منع کیا تہا تمکو کہ آؤ تم میرے پاس پس کہا مین نے کہ تحقیق مین آیا تہا پس سلام کیا مین نے اوپر دروازے تمہارے کی تین بار پس نہ جواب دیا تم نے یعنی تمنے اور تمہارے خدام نے مجہکو پس پہر گیا مین اور تحقیق فرمایا تہا مجہکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت کہ اذن مانگے ایک تمہارا تین بار پس نہ اذن دیا جاوے واسطے اوسکے پس چاہیے کہ پہر جاوے پس فرمایا حضرت عمرؓ نے قائم کر اس حدیث پر گواہ کہا ابوسعید نے پس کہڑا ہوا مین ساتھ ابوموسی کی اور گیا مین پاس حضرت عمر کی پس گواہی دی مین نے روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے ف ابوموسی نے یہ قصہ ابوسعید سے بیان کیا اور کہا کہ تم نے بہی یہ حدیث سنی ہے آنحضرت سے میرے ساتھ چلو عمر کی پاس اور گواہی دو پس وے گئے اور گواہی دی اور یہ گواہی طلب کرنی حضرت عمرؓ کی بنا بر احتیاط کی تہی تا جہوٹی جرأت نہ کرین حدیث بنا لینے پر ورنہ خبر واحد مقبول ہے بالاتفاق خصوصًا ابوموسی اشعری جیسے کہ کبار صحابہ سے ہین اور تین سلام اس لیے کرے کہ ایک تعرف کے لیے ہو اور دوسرا تامل کے لیے اور تیسرا اذن یا عدم اذن کے لیے ہے وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْنُكَ عَلَيَّ أَنْ تَرْفَعَ الْحِجَابَ وَأَنْ تَسْتَمِعَ سِوَادِي حَتَّى أَنْهَاكَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے عبداللہ بن مسعود سے کہ کہا فرمایا مجہکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اذن تیرا مجہپر یہ ہے کہ اوٹہاوے تو پردہ اور یہ کہ سنے تو پوشیدہ کلام میری یہانتک کہ منع کرون مین تجہکو نقل کی یہ مسلم نے ف آنحضرت کے گہرون کے دروازون پر پردے بورئیے کی تہے پس فرمایا کہ نشانی اذن تیری کی واسطے آنے تیرے کی مجہپر یہ ہے کہ اوٹہاوے تو پردہ اور یہ ہے کہ سنے تو کلام پوشیدہ میرا یعنی تو پردہ اوٹہاوے اور دیکہے کہ مین کسی سے کلام خفیہ کرتا ہون تو بہی چلا آ کہ تجہکو حاجت اذن چاہنے کی نہین اور مراد کلام پوشیدہ کہنے سے مبالغہ ہے یعنی اگرچہ مخصوصون کی ساتہ کلام خفیہ کرتا ہون چلا آ سو جیسے جائے کلام آشکارا حاصل یہ ہے کہ جب ہو تا میر گہر مین جاوے تو چلا آ حاجت اذن چاہنے کی نہین ہے تا آنکہ منع کرون مین تجہکو آنے سے اور یہ نہایت عنایت تہی آنحضرت کی ابن مسعود پر کہ ایسا مقرب کیا کہ گویا گہروالون مین سے تہے کہ جب چاہتے ہین چلے آتے ہین اور یہ بات ظاہر ہے کہ بیچ غیر وقت حاضر ہونے عورتون کی ہوگا خصوصًا بعد اوترنے آیہ حجاب کے وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي دَيْنٍ كَانَ عَلَى أَبِي فَدَقَقْتُ الْبَابَ فَقَالَ مَنْ ذَا فَقُلْتُ أَنَا فَقَالَ أَنَا أَنَا كَأَنَّهُ كَرِهَهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روا

ہی جابر سے کہ کہا آیا مین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیچ مقدمہ قرض کے کہ تہا میرے باپ پر پس کھٹکھٹایا مین نے دروازہ پس فرمایا آنحضرت نے کون
ہی پس کہا مین نے مین ہون پس فرمایا مین ہون مین ہون گویا کہ برا جانا اس کہنے کو نقل کی یہ بخاری و مسلم نے ف بیچ مقدمہ قرض کے یعنی کی ادا کے قصہ
قرض کا یہ ہی کہ باپ جابر کے عبد اللہ انصاری تہی وہ غزوہ احد مین شہید ہوئی تہی اور قرض انکی ذمہ پر چھوڑا تہا اور قرضخواہون نے تقاضا جابر کو تنگ کیا
وہ آنحضرت کے پاس استعانت کے لیے آئی تا آنحضرت تخفیف طلب کرین یا بسبب معجزہ آنحضرت کی وفا کی مال مین کہ کھجورین تہین برکت ہو جس مین آئی تہی کہ بعد
ادا ہونے قرض کی جون کی تون باقی رہین کچھ کمی نہ ہوئی کہ مشہور ہی اور سبب برا جاننے کا مین مین کہنا اسکا یہ تہا کہ اس سے اور الا ابہام کا نہین ہوتا اور تعیین تشخیص نہین حاصل
ہوتے پس چاہئی تہا کہ نام یا لقب یا کنیت اپنی بیان کرتے کہ تشخیص حاصل ہوتی اگرچہ کبہی واسطے شناخت کی آواز سے بہی تعیین حاصل ہوجاتی ہی لیکن
آنحضرت نے مکروہ جانا واسطے تعلیم آداب کی جابر کو اور احتمال ہی کہ انکار بسبب ترک اذن چاہنے کی ساتھ سلام کی ہو کہ سنت ہی اور تکرار کلمہ انا کی واسطے انکار کی
جابر پر تہی بیچ **وعن** ابي هريرة قال دخلت مع رسول الله صلى الله عليه وسلم فوجد لبنا في قدح فقال ابا هر
الحق باهل الصفة فادعهم الي فاتيتهم فدعوتهم فاقبلوا فاستاذنوا فاذن لهم فدخلوا رواه البخاري اور روایت ہی ابوہریرہ
سے کہا داخل ہوا مین ساتھ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے یعنی انکی گہر مین پس پایا آنحضرت نے دودھ ایک پیالہ مین پس فرمایا اے ابوہریرہ جا اہل صفہ کی
پاس بلا لا انکو میری پاس پس آیا مین انکی پاس سو بلایا مین نے انکو پس آئی وہ اور اذن مانگا پس اذن دیا انکو پس داخل ہوئی وہ نقل کی یہ بخاری نے اور مسلم نے
**ف** اہل صفہ آئی اور سبہون نے بسبب معجزہ آنحضرت کی دودھ پیا اور سیر ہوئی چنانچہ دوسری حدیث مین مذکور ہی اور کہا طیبی نے کہ اہل صفہ کتنی ایک لوگ
تہی فقرای مہاجرین اور انصار مین سے کہ جمع رہتی تہی ایک چبوترہ پر اور اس سے معلوم ہوا کہ کسیکو بلانا اذن چاہنے کو ساقط نہین کرتا مگر چہ کہ ساتھ قریب ہو
انتہی اور آگی جو حدیث آتی ہی کہ جب بلایا جاوی ایک تمہارا پس آوی ساتھ رسول کی تو اذن ہی اوسکی لیے یعنی اوسکو حاجت اذن چاہنے کی نہین پس
توفیق اوسمین اور اس حدیث مین یہ ہی کہ اہل صفہ بعد ابوہریرہ کی آئی ہون گی ساتھ نہ آئی ہونگی پس محتاج ہوئی اذن کی یا بسبب نہایت ادب کی اذن چاہا
یا لوگون کو وہ حدیث نہ پہونچی ہوگی یا وہان کوئی چیز مقتضی اذن چاہنے کی ہوگی اور یہ احتمالات ہین واللہ اعلم بحقیقۃ الحالات

**الفصل الثاني** فصل دوسری **عن** كلدة بن حنبل ان صفوان بن امية بعث بلبن وجداية وضغابيس الى النبي صلى الله عليه
وسلم والنبي صلى الله عليه وسلم باعلى الوادي قال فدخلت عليه ولم اسلم ولم استاذن فقال النبي صلى الله عليه وسلم ارجع
فقل السلام عليكم ءادخل رواه الترمذي وابو داود روایت ہی کلدہ بن حنبل سے کہ صفوان بن امیہ نے بہیجا مجہکو ساتھ دودھ اور بچہ
ہرن کا اور ککڑیان پاس پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور آنحضرت اونچی ہوئی تہی جانب بلند مکہ مین کہ اوسکو معلا کہتے ہین کہا کلدہ نے کہ داخل ہوا مین آنحضرت
کی پاس اور نہ سلام کیا مین نے یعنی پہلے داخل ہونے کی اور نہ اذن مانگا مین نے پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پہر جا اور پہر کہہ یعنی روا ہو کے
السلام علیکم کیا داخل ہون نقل کی یہ ترمذی اور ابوداود نے **وعن** ابي هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال اذا دعي احدكم
فجاء مع الرسول فان ذلك له اذن رواه ابو داود وفي رواية له قال رسول الرجل الى الرجل اذنه اور روایت ہی ابوہریرہ
سے تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جسوقت بلایا جاوی ایک تمہارا پس آوی ساتھ رسول کی یعنی بلانی والی کی پس تحقیق یہ آنا ہمراہ بلانی والی کی واسطی اوسکی
اذن ہی نقل کی یہ ابوداود نے اور بیچ ایک روایت ابوداود کی یون ہی کہ فرمایا آدمی بہیجا ہوا ایک شخص کا طرف ایک شخص کی اذن اوسکا ہی **ف** یعنی جسوقت
کسیکو بلانے کی لیے بہیجا اور وہ اوسکی ساتھ آیا حاجت پہر اذن مانگنے کی نہین ہی مولانا **وعن** عبد الله بن بسر قال كان رسول الله صلى الله
عليه وسلم اذا اتى باب قوم لم يستقبل الباب من تلقاء وجهه ولكن من ركنه الايمن او الايسر فيقول السلام عليكم

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَذٰلِکَ اَنَّ الدُّوْرَ لَمْ تَکُنْ یَوْمَئِذٍ عَلَیْہَا سُتُوْرٌ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہی عبداللہ بن بسری کہ کہا تہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم
جب آتی کسی شخص کی دروازہ پر تو نہ سامنی کرتی دروازہ کی منہ اپنا یعنی تاکہ گہر والون پر نظر نہ جا پڑی لیکن آتی طرف داہنی دروازی کی یا بائین اوسکی پہر کہتی سلام ہی پہر
سلام ہی پہر اور یہ یعنی سامنی نہ آنا اوسواسطی تہا کہ نہ تہی اون دنون مین دروازون پر پردی نقل کی یہ ابوداودنی **ف** تکرار سلام کی ایسی تہی کہ تا تحقق ہو سماع اور اذن اور مراد
تکرار سی تعدد ہی نہ قصد دو بار پر ایسی کہ عادت شریف تہی تین بار سلام کرنی کی جیسے کہ اوپر گذرا اور اخیر حدیث سی یہ سمجہا گیا کہ اگر دروازی مین کواڑ ہون بایردہ پڑا ہو
اوسپر تو نہین مضائقہ ہی سامنی آنی کا لیکن انحراف اولی ہی بہ رعایت اصل سنت کی اور ایسی بعض اوقات کواڑ کہلا پردہ کہولتی ہوئی اندر نظر جا پڑتی ہی اگر سامنی آتا ہی ۱۲ ع
**وَذُکِرَ** حَدِیْثُ اَنَسٍ قَالَ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ فِیْ بَابِ الضِّیَافَۃِ اور ذکر کی گئی حدیث انس کی
کہ روایت کیا ہی کہ فرمایا آنحضرت علیہ الصلوۃ والسلام نی اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ بیچ باب ضیافت کی

## اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل تیسری **عَنْ** عَطَاءِ بْنِ یَسَارٍ اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَسْتَاْذِنُ عَلٰی اُمِّیْ فَقَالَ نَعَمْ فَقَالَ الرَّجُلُ
اِنِّیْ مَعَہَا فِی الْبَیْتِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اسْتَاْذِنْ عَلَیْہَا فَقَالَ الرَّجُلُ اِنِّیْ خَادِمُہَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ اسْتَاْذِنْ عَلَیْہَا اَتُحِبُّ اَنْ تَرَاہَا عُرْیَانَۃً قَالَ لَا قَالَ فَاسْتَاْذِنْ عَلَیْہَا رَوَاہُ مَالِکٌ مُرْسَلًا اور روایت ہی عطاء بن یسار سی بطریق ارسال کی کہ
ایک شخص نی پوچہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی پس کہا کیا اذن طلب کرون وقت جانی کی اپنی مان کی پاس پس فرمایا کہ ہان یعنی ایسی کہ بعض اوقات کہلی ہوتی ہین
اوسکی وہ اعضا کہ نہین جائز ہی کو دیکہنا اونکا پس کہا اوس شخص نی کہ تحقیق مین ساتہ اوسکی رہتا ہون یعنی ایک گہر مین پہر کیون مانگون گویا اوس شخص نی یہ خیال کیا کہ اذن
مانگنا بیگانہ کی لیی ہی کہ گاہ گاہ آتا ہی پس فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ اذن طلب کر وقت جانی کی اوسپر پس کہا اوس شخص نی کہ تحقیق مین خادم ہون
اوسکا یعنی بار بار جاتا ہون اوسپر خدمت کی لیی پس آیا اذن ہر بار کا ساقط ہو سکتا ہی دفع حرج کی لیی مقتضا قواعد شرعیہ کی پس فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ
اذن مانگ وقت جانی کی اوسپر یعنی اگرچہ ساتہ کہنکارنی اور آہٹ پانون اور بلند کرنی آواز کی ہو کیا دوست رکہتا ہی تو یہ کہ دیکہی اوسکو ننگا یعنی اگر ناگہان چلا جاوے
اور شاید وہ برہنہ ہو گی تو نظر جا پڑے گی کہا نہین چاہتا مین کہ دیکہون اوسکو برہنہ فرمایا پس اذن طلب کر وقت جانی کی پاس اوسکی نقل کی یہ مالک نی بطریق ارسال کی

**ف** ماں کا سا حکم اور محارم کا ہی خواہ وہ نسبی ہون یا دودہ کی علاقہ کی یا سسرال کی سوای بیوی کی ۱۲ ع **وَعَنْ** عَلِیٍّ قَالَ کَانَ لِیْ مِنْ
رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَدْخَلٌ بِاللَّیْلِ وَمَدْخَلٌ بِالنَّہَارِ فَکُنْتُ اِذَا دَخَلْتُ بِاللَّیْلِ تَنَحْنَحَ لِیْ رَوَاہُ النَّسَائِیُّ اور روایت ہی حضرت
علی سی کہ تہا واسطی میری پاس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی آنا رات کو اور آنا دن کو پس تہا مین جسوقت داخل ہوتا رات کو کہنکارتی آنحضرت واسطی اذن میری کی نقل کی
یہ نسائی نی **ف** اس سی معلوم ہوا کہ علامت اذن کی رات کو کہنکارنا تہا اور ایک روایت مین آیا ہی کہ تہا مین جب آتا رات کو پس اگر کہنکارتی پہر آتا مین پس آپ سی
معلوم ہوا کہ کہنکارنا علامت عدم اذن کی تہی ظاہرا ہر وقت مین بقرینہ حال کی علامت مختلف ہوتی تہی واللہ اعلم اور بایہ کہ علامت داخل ہونی کی دن مین کہلا تہی لیکن احتمال
ہی یہ کہ ہوا مر بالعکس مقتضائی مفہوم مخالف کی یعنی تہا مین جب داخل ہوتا دن کو تو کہنکارتا مین واسطی اونکی اور احتمال ہی غیر اسکی کا واللہ اعلم ۱۲ ع **وَعَنْ**
جَابِرٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَاْذَنُوْا لِمَنْ لَمْ یَبْدَاْ بِالسَّلَامِ رَوَاہُ الْبَیْہَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ اور روایت ہی جابر سی کہ تحقیق
نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ نہ اذن دو آنی کا اوسکی لیی کہ نہ ابتدا کری ساتہ سلام کی روایت کیا اسکو بیہقی نی شعب الایمان مین

## بَابُ الْمُصَافَحَۃِ وَالْمُعَانَقَۃِ

باب ہی بیچ بیان مصافحہ اور معانقہ کی **ف** معانقہ کی معنی ہین دست در گردن یکدیگر در آوردن اور مصافحہ کی معنی ہین دست یکدیگر را
گرفتن اور مصافحہ سنت ہی وقت ملاقات کی اور چاہیی کہ دونون ہاتہون سی ہو اور بعضی آدمی جو مصافحہ کرتی ہین بعد نماز عصر کی یا جمعہ کی کچہ نہین ہی بدعت ہی
بسبب تخصیص وقت کی اور تصریح کی ہی بعض علما ہماری نی کہ مصافحہ مذکور مکروہ ہی اور بدعت مذمومہ ہان اگر کوئی آدمی مسجد مین اور لوگ نماز مین ہون یا ارادہ

صلی اللہ علیہ وسلم علیہم اجمعین کے گر جاتے ہیں کا اللہ تعالیٰ اور ذکر کی گئی حدیث انہماں کی کتاب الایمان کی

## الفصل الثانی

فصل دوسری

**عن** البراء بن عازب قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ما من مسلمین یلتقیان فیتصافحان الا غفر لھما قبل ان یتفرقا رواہ احمد والترمذی وابن ماجۃ وفی روایۃ ابی داود قال اذا التقی المسلمان فتصافحا وحمدا اللہ واستغفراہ غفر لھما روایت ہے براء بن عازب سے کہا کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں دو مسلمان کہ ملاقات کریں اور مصافحہ کریں بیچ آپس میں مگر کہ بخشش کیجاتی ہے واسطے ان دونوں کی پہلی جدا ہونے سے نقل کی ان کو احمد اور ترمذی اور ابن ماجہ نے اور بیچ روایت ابی داود کی یوں ہے کہ فرمایا حضرت نے جس وقت ملیں دو مسلمان اور مصافحہ کریں اور حمد کریں اللہ کی اور بخشش چاہیں اللہ سے بخشش کیجاتی ہے واسطے ان دونوں کی **ف** روایت کی حکیم ترمذی نے اور ابو الشیخ نے عمر سے بطریق مرفوع کے کہ جب ملیں دو مسلمان اور سلام کریں ایک ان دونوں کا اپنی یار پر ہوتا ہے محبوب تر ان کا نزدیک اللہ کی جو کشادہ پیشانی اور بشاشت سے ملتا ہے اپنی یار سے پھر جب مصافحہ کرتے ہیں دونوں تو اللہ تعالیٰ نازل کرتا ہے ان پر سو رحمتیں نوے واسطے ابتدا کرنے والے کے اور دس اوس کے جس سے مصافحہ کیا گیا ہے۔ **وعن** انس قال قال رجل یا رسول اللہ الرجل منا یلقی اخاہ او صدیقہ اینحنی لہ قال لا قال افیلتزمہ ویقبلہ قال لا قال افیاخذ بیدہ ویصافحہ قال نعم رواہ الترمذی اور روایت ہے انس سے کہا کہ کہا ایک شخص نے یا رسول اللہ ایک شخص ہم میں سے ملتا ہے مسلمان بھائی اپنے سے یا دوست اپنے سے کیا جھکے واسطے اوسکی یعنی وقت ملاقات کی فرمایا کہ نہیں کہا اوس شخص نے کیا گلی لگی اوس سے اور بوسہ دے اوسکا فرمایا کہ نہیں کہا اوس شخص نے کیا پکڑے ہاتھ اوسکا اور مصافحہ کرے اوس سے فرمایا کہ ہاں نقل کی ترمذی نے **ف** جھکنے کو مکروہ فرمایا اسلیے کہ وہ بیچ حکم رکوع کی ہے اور رکوع عبادت ہے اللہ کی ہے اور منع ہونے کی دلیل بیچ محیط السنۃ کی نقل کیا ہے کہ جھکانا پیٹھ کا مکروہ ہے بسبب وارد ہونے حدیث صحیح کی بیچ نہی کی اوس سے اگرچہ بہت اہل علم و عمل اوسکو کرتے ہیں بکسب عجاد اور اعتبار اوس پر نکرنا چاہیے اور مطالب المومنین میں شیخ ابو منصور ماتریدی سے نقل کیا ہے کہ کہا اگر بوسہ دیوی کوئی آگے کسی کی زمین کو یا پیٹھ ٹیڑھی کرے یا سر جھکاوی کافر نہیں ہوتا لیکن گنہگار ہوتا ہے کہ مقصود تعظیم ہے نہ عبادت انتہی اور بعضی مشائخ نے بیچ منع ہونے اسکی تاکید و تشدید بہت کی ہے اور کہا کادا لا نحناء ان یکون کفرا واللہ اعلم اور معانقہ بیشک دلیل پکڑی گئی ہے اوسمون نے کہ مکروہ کہتے ہیں گلی لگنی اور بوسہ لینے کو جیسی کہ مذہب امام ابو حنیفہ اور محمد سے بھی نقل کیا گیا اور بعضون نے کہا کہ مکروہ وہی ہے کہ بطریق تملق و تعظیم کی ہو اور جائز وہ ہے کہ وقت رخصت کرنے کی اور آنے کی سفر سے ہو یا ہو بسبب نہ ملاقات کی بہت دنوں سے یا بسبب غلبہ محبت کی اور اگر بوسہ دے تو ہاتھ پر نہ دے بلکہ ہاتھ اور پیشانی پر دے **وعن** ابی امامۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال تمام عیادۃ المریض ان یضع احدکم یدہ علی جبھتہ او علی یدہ فیسالہ کیف ھو وتمام تحیاتکم بینکم المصافحۃ رواہ احمد والترمذی وضعفہ اور روایت ہے ابو امامہ سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پورا پوچھنا بیمار کا یہ ہے کہ رکھے ایک تمہارا ہاتھ اپنا اوسکی پیشانی پر یا اوسکی ہاتھ پر پھر پوچھے اوس سے کہ کیسا ہے اور پوری سلام تمہاری آپس میں کی ہے مصافحہ ہے یعنی جب سلام کرو تو مصافحہ بھی کرو تا سلام تمام و کامل ہو نقل کی اسکو احمد اور ترمذی نے اور ضعیف کہا اسکو **وعن** عائشۃ قالت قدم زید بن حارثۃ المدینۃ ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی بیتی فاتاہ فقرع الباب فقام الیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عریانا یجر ثوبہ واللہ ما رایتہ عریانا قبلہ ولا بعدہ فاعتنقہ وقبلہ رواہ الترمذی اور روایت ہے عائشہ سے کہا کہ آئی زید بن حارثہ مدینہ میں اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تھی میری گھر میں پس آئی زید حضرت کی پاس اور کھٹکھٹایا دروازہ پس کھڑی ہوئی اور چلی طرف اوسکی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ننگی بدن یعنی سوای تہبند کی چادر اور کپڑا بدن مبارک پر نہ تھا کھینچتے ہوئی کپڑا اپنا یعنی چادر قسم خدا کی نہیں دیکھا میں نے اونکو ننگا پہلی آنکی اور نہ پیچھے اسکی یعنی وقت استقبال کسی کی ساتھ اسطرح کی شوق کی ننگی بدن جاتی نہیں دیکھا پس گلی سے لگایا زید کو اور بوسہ لیا اونکا نقل کی یہ ترمذی نے **ف** یہ حدیث اور اسی طرح حدیث جعفر بن ابی طالب کے دلیل ہے اوپر جائز ہونے معانقہ اور بوسہ لینے کی اور مختار یہی ہے کہ معانقہ اور بوسہ لینا وقت آنے کی سفر سے جائز ہے بلا کراہت **وعن** ایوب بن بشیر عن رجل من عنزۃ انہ قال قلت لابی ذر ھل کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصافحکم اذا

يَلْتَمِسُونَهُ قَالَ مَا لَقِيتُهُ قَطُّ إِلَّا صَافَحَنِي وَبَعَثَ إِلَيَّ ذَاتَ يَوْمٍ وَلَمْ أَكُنْ فِي أَهْلِي فَلَمَّا جِئْتُ أُخْبِرْتُ فَأَتَيْتُهُ وَهُوَ عَلَى سَرِيرٍ فَالْتَزَمَنِي فَكَانَتْ تِلْكَ أَجْوَدَ وَأَجْوَدَ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہے ایوب بن بشیر سے کہ نقل کی ایک شخص نے کہ وہ عنزہ سے تھا یہ کہ اوسنے کہا کہ کہا میں نے واسطے ابی ذر کے کہ کیا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مصافحہ کرتے تمسے جسوقت کہ ملتے تم اوسنے کہا ابو ذر نے نہیں ملاقات کی میں نے اونسے کبھی مگر کہ مصافحہ کیا آپ نے مجسے اور بھیجا میرے پاس ایکدن یعنی ایک شخص کو میرے بلانے کیلیے اور نہ تھا میں اپنے گھر میں پس جب آیا میں خبر دیا گیا میں پس آیا میں حضرت کے پاس اور حضرت بیٹھے ہوئے تھے تخت پر پس گلے سے لگایا مجکو پس ہوا یہ گلے لگانا بہتر اور بہتر یعنی مصافحہ سے بسبب حاصل ہونے راحت اور برکت کی نقل کی یہ ابو داود نے **ف** معلوم ہوا کہ معانقہ بیچ غیر حالت آنے کی سفر سے بھی آیا ہے واسطے اظہار محبت اور عنایت کی **وعن** عِكْرِمَةَ ابْنِ أَبِي جَهْلٍ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ جِئْتُهُ مَرْحَبًا بِالرَّاكِبِ الْمُهَاجِرِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے عکرمہ بیٹے ابی جہل کی سے کہا کہ فرمایا مجکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس دن کہ آیا میں اونکے پاس یعنی سال فتح میں واسطے بیعت اسلام کی خوشی ہے سوار ہجرت کرنے والے کو نقل کیا اسکو ترمذی نے **ف** سیوطی نے جمع الجوامع میں مصعب بن عبداللہ سے نقل کیا ہے کہ جب آنحضرت نے عکرمہ بن ابی جہل کو دیکھا تو اوٹھے اور اوسکی طرف چلے اور گلے سے لگایا اور فرمایا مرحبا بالراکب المہاجر اور عکرمہ اور اوسکا باپ ابو جہل بہت عداوت رکھتے تھے آنحضرت سے اور عکرمہ سوار مشہور تھا بہاگا دن فتح مکہ کی اور پہنچا یمن میں پس گئی پاس اوسکی بیوی اوسکی ام حکیم بنت الحارث اور لائی اوسکو حضرت کے پاس اور اسلام لایا اور اوسکا بہت اچہا ہوا اسلام اوسکا اور ایام گذشتہ کی تقصیرات سے طلب بخشش کی کی آنحضرت سے اور ذکر کرنا اس حدیث کا اس باب میں باعتبار مناسبت مرحبا کہنے کی ساتہ مصافحہ کی ہے **وعن** أُسَيْدِ بْنِ حُضَيْرٍ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ قَالَ بَيْنَمَا هُوَ يُحَدِّثُ الْقَوْمَ وَكَانَ فِيهِ مِزَاحٌ بَيْنَا يُضْحِكُهُمْ فَطَعَنَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي خَاصِرَتِهِ بِعُودٍ فَقَالَ أَصْبِرْنِي قَالَ اصْطَبِرْ قَالَ إِنَّ عَلَيْكَ قَمِيصًا وَلَيْسَ عَلَيَّ قَمِيصٌ فَرَفَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قَمِيصِهِ فَاحْتَضَنَهُ وَجَعَلَ يُقَبِّلُ كَشْحَهُ قَالَ إِنَّمَا أَرَدْتُ هٰذَا يَا رَسُولَ اللهِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہے اسید بن حضیر سے کہ ایک شخص ہے انصار میں سے کہا اوسنے کہ اوسوقت کہ اسید باتیں کرتے تھے قوم سے اور تہی ونکی مزاح میں خوش طبعی اوسوقت کہ ہنساتے تھے اونکو پس چبہو دیا اونکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بیچ پہلو اونکی کی ساتہ لکڑی کی پس کہا اونسے بدلہ دیجئے مجکو فرمایا آنحضرت نے کہ بدلا لی مجسے کہا اونسے تحقیق آپ کے اوپر کرتہ ہے اور نہیں تہا میرے بدن پر کرتہ یعنی اگر میں کرتہ پہنے ہوتا تو پہر بدلا نہیں دینا ہوتی کا پس اوٹہایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کرتہ اپنا پس چمٹ گیا وہ حضرت سے اور شروع کیا بوسہ دینا حضرت کے پہلو پر کہا اونسے کہ سوا اسکے نہیں کہ ارادہ کیا تہا میں نے یعنی بوسہ دینا بدن شریف پر یا رسول اللہ نقل کی یہ ابو داود نے **ف** الفاظ حدیث ظاہر ہے کہ مصابیح میں کوئی یعنی ساتہ نہ مراد کی مقتضے اسکو ہے کہ وہ شخص مزاح کرنے والا اور بدلا لینی والا وہی اسید بن حضیر ہے اور لفظ جامع الاصول کے ان ہی عَنْ أُسَيْدِ بْنِ حُضَيْرٍ قَالَ إِنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ كَانَ فِيهِ مِزَاحٌ فَبَيْنَمَا هُوَ يُحَدِّثُ الْقَوْمَ يُضْحِكُهُمْ إِذْ طَعَنَهُ النَّبِيُّ الخ یہ دلالت کرتے ہیں کہ وہ مرد اور ہے کہ اسید بن حضیر اوسکا حال بیان کرتا ہے اور طیبی نے عبارت متن کی توجیہ کر کر موافق اسکے کیا ہے اور اوسمیں تکلفات کیے ہیں اور باعث اس تکلف کا یہ ہے کہ اسید بن حضیر عظمای صحابہ سے ہیں اونسے یہ جو اس معنے کا مستبعد ہے واللہ اعلم اور چونکہ وہ مزاح کرتے تھے اور ہنساتے تھے قوم کو آنحضرت نے اونکی ساتہ اوسی طرح کا معاملہ کیا بسبب خوش خلقی اور اس سے معلوم ہوا کہ خوش طبعی کرنی اور ہنسنا اوسکا مباح ہے اگر اوسمیں کوئی چیز ممنوع شرع نہو **وعن** الشَّعْبِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَلَقَّى جَعْفَرَ بْنَ أَبِي طَالِبٍ فَالْتَزَمَهُ وَقَبَّلَ مَا بَيْنَ عَيْنَيْهِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ مُرْسَلًا وَفِي بَعْضِ نُسَخِ الْمَصَابِيحِ وَفِي شَرْحِ السُّنَّةِ عَنِ الْبَيَاضِيِّ مُتَّصِلًا اور روایت ہے شعبی سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم ملے جعفر بن ابی طالب سے پس گلے سے لگایا اونکو اور بوسہ دیا درمیان آنکہوں اوسکی کی نقل کیا ابو داود نے اور بیہقی نے شعب الایمان میں بطریق ارسال کی اور بیچ بعضی نسخوں مصابیح کی اور شرح السنۃ میں بیاضی سے بطریق اتصال کی ہے **ف** یہ وہی قصہ ہے جعفر کا جو حبش سے چلے تھے حدیث آیندہ میں ذکر ہو گا اور بیاضی منسوب ہے بیاضہ بن عامر کی طرف اور بیاضی جو یہاں مذکور ہوا ہی غیر ظاہر کیا تو مراد وہ ہے عبد اللہ بن جابر انصاری

صحابی ہونی ہین ۔ وعن جعفر بن ابی طالب فی قصة رجوعه من ارض الحبشة قال فخرجنا حتی اتینا المدینة فتلقانی رسول الله
صلی الله علیه وسلم فاعتنقنی ثم قال ما ادری انا بفتح خیبر اسر ام بقدوم جعفر و وافق ذلک فتح خیبر رواه فی شرح السنة اور روایت ہے
جعفر بن ابی طالب سی بیچ قصہ پہرنی اونکی کی حبشہ کی زمین سی کہا پس نکلے ہم یعنی حبشہ سی یہانتک کہ آئی ہم مدینہ مین پس ملی ہم سی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم پس گلے سے
لگایا مجکو پہر فرمایا نہیں جانتا مین کہ ساتہ فتح خیبر کی زیادہ خوش ہون مین یا ساتہ آنی جعفر کی اور اتفاق سی ہوا تہا آنا جعفر کا دن فتح خیبر کی نقل کی یہ شرح السنہ مین **ف**
منقول ہی کہ سفیان بن عیینہ شیخ امام شافعی کی مالک کی پاس آئی مالک نی اونسی مصافحہ کیا اور کہا کہ گلی ملنا اگر بدعت نہو تو سفیان نی کہا کہ گلی لگی ہین
وہ کہ بہتر تہی تجہسی اور تم سی یعنی گلی لگی ہین پیغمبر خدا جعفر بن ابی طالب سی اور بوسہ دیا اونہوں وقت آنی اونکی کی حبشہ سی مالک نی کہا کہ وہ مخصوص ہی ساتہ جعفر کی سفیان نی کہا
کہ نہیں بلکہ عام ہی اور حکم ہمارا اور جعفر کا ایک ہی ہی اگر صالحین سے ہون ہم اذن دیتی ہو کہ تمہاری مجلس مین حدیث بیان کرون مین مالک نی کہا ہان تو نی دیا
ہین پہر سفیان نی بیان کیا حدیث کو ساتہ سند کی اور مالک نی سکوت کیا ۔ وعن زارع و کان فی وفد عبد القیس قال لما قدمنا المدینة
فجعلنا نتبادر من رواحلنا فنقبل ید رسول الله صلی الله علیه وسلم و رجله رواه ابوداؤد اور روایت ہی زارع سی اور تہی وہ بیچ ایلچیون
عبد القیس کی کہا جبکہ آئی ہم مدینہ مین پس شروع کیا ہمنی کہ جلدی کرتی تہی اوترنی مین سواریون اپنی سی پس بوسہ دیا ہمنی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ہاتہون پر
اور پانو پر نقل کی یہ ابوداؤد نی ظاہر اس حدیث سی معلوم ہوا کہ چومنا پانوکا جائز ہی اور لیکن فقہا اسکو منع کرتی ہین پس اس حدیث کی توجیہ یہ کرینگی کہ خصائص
حضرت سے ہو یا ابتدا اس امر ہو یا وہ لوگ نا واقف تہی یا اضطرابی مین ایسی فعل ہوا ہو واللہ اعلم بالصواب ۔ وعن عائشة قالت ما رأیت احدا کان اشبه
سمتا وهدیا ودلا وفی روایة حدیثا وکلاما برسول الله صلی الله علیه وسلم من فاطمة کانت اذا دخلت علیه قام الیها
فاخذ بیدها فقبلها واجلسها فی مجلسه وکان اذا دخل علیها قامت الیه فاخذت بیده فقبلته واجلسته فی مجلسها رواه ابوداؤد
اور روایت ہی حضرت عائشہ سی کہ کہا انہون نی نہین دیکہا مین نی کسیکو کہ بہت مشابہ ہو طریقہ مین اور روش مین اور خصلت مین اور بیچ ایک روایت کی بات کرنی مین اور کلام کرنی مین ساتہ پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کی حضرت فاطمہ سی یعنی حضرت فاطمہ ان امور مین بہت مشابہ تہین ساتہ آنحضرت کی پس حضرت عائشہ نی یہ بیان کرکر اونکی محبت آپس کی بیان کی کہ اثر اور نشان
مشابہت اور مجانست کی ہی کہ تہین فاطمہ جس وقت داخل ہوتین حضرت کی پاس کہڑی ہو جاتی حضرت اور متوجہ ہوتی طرف اونکی پہر پکڑتی ہاتہ اونکا اور بوسہ لیتی اونکا یعنی
دونون آنکہون کی درمیان مین بٹہاتی اونکو بیچ جگہہ بیٹہنی اپنی کی یعنی اپنی جگہہ اونکی لیی چہوڑ دیتی اور اونکو بٹہاتی اور تہی حضرت جس وقت کہ آتی حضرت فاطمہ کی پاس
کہڑی ہو جاتین طرف حضرت کی اور پکڑتین ہاتہ حضرت کا اور بوسہ لیتین اونکا یعنی حضرت کی دست مبارک کا یا کسی عضو کا اور بٹہلاتین اونکو اپنی جگہہ نقل کی یہ ابوداؤد نی
وعن البراء قال دخلت مع ابی بکر اول ما قدم المدینة فاذا عائشة ابنته مضطجعة قد اصابها حمی فاتاها ابوبکر فقال
کیف انت یا بنیة وقبل خدها رواه ابوداؤد اور روایت ہی براء سی کہ کہا گیا مین ساتہ ابی بکر کی یعنی اونکی گہر مین بیچ ابتدا آنی اونکی کی مدینہ مین یعنی کسی
غزوہ سی پہر نا گہان دیکہا مین نی کہ عائشہ بیٹی ابوبکر کی لیٹی ہوئی ہین اس حال مین کہ تحقیق اونکو پہونچی تہی تپ پس آئی اونکی پاس ابوبکر صدیق اور کہا کہ کیسی ہی تو
ای بیٹی میری اور بوسہ دیا اونکی رخسارہ پر یعنی از راہ شفقت و محبت کی بابر عایت سنت کی نقل کی یہ ابوداؤد نی ۔ وعن عائشة ان النبی صلی الله علیه وسلم
اتی بصبی فقبله فقال اما انهم مبخلة مجبنة وانهم لمن ریحان الله رواه فی شرح السنة اور روایت ہی عائشہ سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے
پاس لایا گیا ایک لڑکا پس بوسہ لیا اوسکا آنحضرت نے اور فرمایا آگاہ ہو کہ تحقیق بیٹا اولاد باعث ہی بخل کی اور سبب نامردی کی اور تحقیق یہ رزق اور نعمت خدا کی ہی نقل
کی بغوی نی شرح السنہ مین **ف** یعنی اولاد کی سبب سے آدمی بخل کرتا ہی کہ کسیکو کچہہ دیتا نہین اور اونکی سبب سے نامردی بہی کرتا ہی کہ جہاد سی بچتا ہی بخوف اسکی
کہ مارا نجاوی اور اولاد بیکس ہو جاوے پہر اول حضرت نی اولاد کی مذمت بیان کرکر خوبی اونکی بیان فرمائی کہ یہ ریحان ہین ریحان کی معنی یہان رزق و نعمت کے

آنحضرت کا حضرت فاطمہ کی لیے اور قیام اونکا حضرت کے لیے باب میں معلوم ہوا اور اونہیں تاویل کرتے کہ وہ قیام محبت اقبال کا تھا نہ قیام تعظیم و اجلال کا کہ یہ حالی جدید
نہیں اور طیبی نے بھی محی السنہ سے نقل کیا ہی کہ اجماع کیا ہی جمہور علمائی ساتھ اس حدیث کے اوپر اکرام اہل فضل کے یعنی علما صلحا کی اور امام محی الدین نووی نے کہا کہ یہ
قیام اہل فضل کی لیے بیچ وقت آنے کی مستحب ہے اور حدیث میں جو منع آیا ہی اوس باب میں وہ بیچ قیام کی ہی اوسکی کی صریح بحالیکہ صحیح نہیں ہوا اور مطالب المومنین میں قنیہ سے نقل کیا ہی کہ مکروہ
نہیں قیام بیٹھنے والوں کا واسطے آنے والے کی بسبب تعظیم کی اور قیام بنفسہ مکروہ نہیں ہی بلکہ مکروہ محبت قیام کی ہی اگر کسی نے قیام کیا اوسکی لیے وہ محبت قیام کی نکری
قیام اوسکی لیے مکروہ نہیں ہوگا اور قاضی عیاض مالکی نے کہا کہ قیام منہی عنہ اوسکی حق میں ہی کہ بیٹھا ہوا اور اوسکی آگی لوگ کھڑی رہیں اوسکی بیٹھنی تک جیسی کہ ایک حدیث
میں آیا ہی بیچ قیام اور تعظیم کی واسطے اہل دنیا کی وعید شدید وارد ہوئی ہی اور نہایت مکروہ ہی مترجم **وَمَضَى الْحَدِيثُ بِطُولِهِ فِي بَابِ حُكْمِ الْأُسَرَاءِ** اور گذری حدیث تمام بیچ باب حکم قیدیوں کی **وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يُقِيمُ الرَّجُلُ الرَّجُلَ مِنْ مَجْلِسِهِ ثُمَّ يَجْلِسُ فِيهِ وَلٰكِنْ تَفَسَّحُوا وَتَوَسَّعُوا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ** اور روایت ہی ابن عمر سے اوس سے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا نہ اوٹھاوی کوئی کسی کو جگہہ
بیٹھنے اوسکی سے پھر آپ بیٹھ جاوی جگہہ اوسکی میں ولیکن فراخ کرو جگہہ کو اور جگہہ دو آنے والے کو یعنی تا حاجت اوٹھانے کی نہ پڑے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** بعضوں
نے کہا کہ تقدیر حدیث میں یون ہی لکن لیقل تفسحوا یعنی ولیکن چاہیے کہ کہے کشادہ ہو جاؤ اور کہا نووی نے کہ یہ نہی واسطے تحریم کی ہی پس جو کوئی سبقت کرے طرف ایک جگہہ
مباح کی یعنی مسجد وغیرہ کی دن جمعہ وغیرہ کی واسطے نماز کی یا غیر اوسکی کی پس وہ حق ہی ساتھ اوسکی اور حرام ہی اوپر غیر اوسکی کی اوٹھا دینا اوسکا بسبب اس حدیث کی مترجم
**وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَامَ مِنْ مَجْلِسِهِ ثُمَّ رَجَعَ إِلَيْهِ فَهُوَ أَحَقُّ بِهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ** اور روایت ہی
ابی ہریرہ سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ اوٹھی اپنی جگہہ بیٹھنی کی سے پھر پھری طرف اوسکی پس وہ احق ہی ساتھ اوس جگہہ کی نقل کی یہ مسلم نے **ف** لکھا ہی
علمانے کہ یہ حکم اوس صورت میں ہی کہ اوٹھا ہو بقصد پھر آنے کی عنقریب جیسے وضو کو یا اوسکی تئیں ہی کام ضروری کی لیے اوٹھا اور پھر آیا جلدی یہ تو وہی اوس جگہہ کا مستحق ہے
پس اگر کوئی وہاں آن بیٹھی تو اوسکو اوٹھا دینا درست ہے اس لیے کہ نہیں باطل ہوا ہی اختصاص اوسکا واسطی رجوع کرنے مباح کے طرف اصل اپنی کی اور دلالت کرتی ہی
اوپر وہ حدیث کہ آگی آوی گی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جبکہ بیٹھتی پھر اوٹھتی اور ارادہ رکھتی پھر آنیکا تو اوتار جاتی جوتا اپنا الخ اور اگر مجلس سے اوٹھا اور کسی کام کی لیے
دور دراز گیا اور پھر آیا تو جگہہ اوسکی نرہی اور وہ مستحق اوسکا نہیں ہی مترجم

## الْفَصْلُ الثَّانِي فصل دوسری

**عَنْ أَنَسٍ قَالَ لَمْ يَكُنْ شَخْصٌ أَحَبَّ إِلَيْهِمْ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانُوا إِذَا رَأَوْهُ لَمْ يَقُومُوا لِمَا يَعْلَمُونَ مِنْ كَرَاهِيَتِهِ لِذٰلِكَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ** روایت ہی انس سے کہا نہ تھا کوئی شخص بہت محبوب طرف صحابیوں کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے تھی وہ جس وقت کہ دیکھتی حضرت کو
نکھڑی ہوتی بسبب اسکی کہ جانتی تھی وہ ناخوش رکھنا آنحضرت کا اوسکو یعنی کھڑی ہونی کو نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث صحیح ہی **ف** ناخوش رکھتی تھے
حضرت کھڑی ہونی کو واسطی تواضع کی اور مخالفت عادت متکبرین کی بلکہ اختیار کیا تھا ثابت رہنا اوپر عادت عرب کی بیچ ترک کرنے تکلف کی قیام میں اور بیٹھنی میں اور
کھانی میں اور پہننی میں اور چلنی میں اور تمام افعال اور اخلاق میں اور اسی لیے روایت کیا گیا ہی انا و اتقیاء امتی برآء من التکلف اور طیبی نے کہا کہ یہ ناخوش رکھنا بسبب کمال
محبت اور صفائی باطن اور اتحاد قلوب کی تھا کہ در صورت اتحاد کامل قلبی کی حاجت تکلف ظاہری کی نہیں ہی حاصل یہ کہ قیام اور ترک قیام مختلف ہوتا ہی بسبب
زمانہ اور اشخاص و احوال کی مترجم **وَعَنْ مُعَاوِيَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَتَمَثَّلَ لَهُ الرِّجَالُ قِيَامًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ** اور روایت ہی معاویہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس شخص کو کہ خوش کری یہ کہ کھڑی رہیں
آگی اوسکی لوگ کھڑی رہنی کر پس چاہیے کہ تیار کرے جگہہ بیٹھنی اپنی کی دوزخ سے نقل کی یہ ترمذی اور ابو داؤد نے **ف** تیار کرے الخ یہ امر معنی خبر کی ہی گویا کہ فرمایا
جسکو خوش کرے یہ کام اور رہنا واجب ہوا واسطی اوسکی یہ کہ نازل ہوگا ایک جگہہ دوزخ کی میں کہا گیا ہی کہ یہ وعید اوسکی حق میں ہی کہ ساتھ اونکی تکبر و تعظیم کیا دوست رکھی لوگون

اوراد اور شغل کی وسیں کرو اور اللہ تعالیٰ کا دھیان رکھتا ہو وہ بھی اسی طرح ہے بیٹھنی میں ۔ وعن جابر بن سمرة قال كان النبي صلى الله عليه وسلم
اذا صلى الفجر تربع في مجلسه حتى تطلع الشمس حسناء رواه ابو داؤد اور روایت ہے جابر بن سمرہ سے کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت نماز پڑھ چکتے
فجر کی چار زانو بیٹھے رہتے یہاں تک کہ جب نکل آتا آفتاب روشن نقل کی یہ ابوداؤد نے ۔ وعن ابي قتادة ان النبي صلى الله عليه وسلم كان اذا
عرّس بليل اضطجع على شقه الايمن واذا عرّس قبيل الصبح نصب ذراعه ووضع راسه على كفه رواه في شرح السنة اور روایت
ہے ابی قتادہ سے کہا تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھے جس وقت کہ اترتے رات کو سفر میں یعنی راحت لینے کی لیے لیٹتے اپنی داہنی کروٹ پر اور جب اترتے قریب صبح کے
کھڑا کرتے پہنچا مبارک اپنا اور رکھتے سر مبارک اپنا اوپر ہتھیلی اپنی کی نقل کی شرح السنہ میں ف یعنی عادت شریف یہ تھی کہ جب اترنے کی وقت سفر میں کچھ رات
ہوتی تو داہنی کروٹ آرام فرماتے جیسی عادت غیر سفر میں تھی اور اگر صبح نزدیک ہوتی دست مبارک کھڑا کر کے ہتھیلی پر سر مبارک رکھتے اور آرام فرماتے تا نیند غفلت کی
نہ آجاوے اور نماز فجر کی نہ جاتی رہے اور داہنی کروٹ سے سونے میں بھی غفلت بہت نہیں ہوتی اس لیے کہ دل لٹکتا رہتا ہے اور قرار کم ہوتا ہے اوسکو اور جب بائیں پہلو پر
سوتا ہے تو دل نیچے جھک کے ٹھیرتا ہے اور آرام پاتا ہے اور نیند فراغت سے آتی ہے چنانچہ اطبا کہ غرض انکی سونے سے آرام اور ہضم طعام ہے بائیں کروٹ سوتے ہیں تا
آرام کا ہو اور ظاہر کی حرارت باطن میں رک جاوے اور موجب ہضم طعام کا ہو اور بعضے روایت میں آیا ہے کہ جب آنحضرت اخیر شب کو اترتے تو ایک اینٹ سر مبارک کی
نیچے رکھتے اور جب قریب صبح کی اترتے تو پہنچا کھڑا کر کے سر مبارک ہتھیلی پر رکھتے تھے ۔ وعن بعض آل ام سلمة قال كان فراش رسول الله صلى الله
عليه وسلم نحوا مما يوضع في قبره وكان المسجد عند راسه رواه ابو داؤد اور روایت ہے بعضی اولاد ام سلمہ کی سے کہا تھا بچھونا حضرت کے آرام
کرنے کا مانند اوس کپڑے کی کہ رکھا گیا قبر شریف میں اور تھی مسجد نزدیک سر مبارک آنحضرت کی نقل کی یہ ابوداؤد نے ف اول جملہ کی معنی یہ ہیں تھا بچھونا حضرت کے آرام
کرنے کا قریب اوس کپڑے کی کہ رکھا گیا قبر شریف میں اور وہ معلوم تھا بعضے لوگوں کو یعنی تھوڑا سا تھا طول و عرض میں تھا اور بعضوں نے یہ معنی کہے ہیں کہ بچھونا حضرت کا
اوس کپڑے کی جنس سے تھا کہ رکھا گیا قبر میں اور وہ چادر سرخ تھی کہ وقت بیماری کی حضرت کے نیچے بچھی تھی جب وفات شریف ہوئی تو شقران کہ غلام آنحضرت کا تھا
اوسنے بغیر اتفاق صحابہ کی قبر شریف میں جسد مبارک کی نیچے رکھ دی اور کہا نہیں چاہتا میں کہ پہنے حضرت کا بعد اونکی کوئی اور صحیح یہ ہے کہ صحابہ نے بعد اوسکے کہ
قبر بند ہوئی تھی وہ چادر نکال لی اور ظاہر یہ تھا کہ بجائے یوضع کی وضع ہوتا ساتھ صیغہ ماضی کی لیکن عدول ماضی سے طرف مضارع کی کیا واسطے حکایت حال کی اور تھی مسجد الخ یعنی
وقت آرام کرنے کی سر مبارک مسجد کی طرف کرتے تھے اور یہ ہے کہ جب رو بقبلہ لیٹتے حجرہ شریف میں تو سر مسجد کی طرف ہوتا کیونکہ حجرہ شریف جانب مشرق مسجد کی تھا اور منہ
رو بقبلہ سونے سے مسجد سرہانے ہوتی ہے اور ایک نسخہ میں مسجد ساتھ زیر جیم کی ہے یعنی مصلی کی یعنی وقت آرام کرنے کی مصلی سرہانے رہتا تھا تا جلدی سے نماز کی لیے اٹھ بیٹھیں
انتہی ۔ وعن ابي هريرة قال رأى رسول الله صلى الله عليه وسلم رجلا مضطجعا على بطنه فقال ان هذه ضجعة لا يحبها الله
رواه الترمذي اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا دیکھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو لیٹے اوندھا پس فرمایا آپ نے اوسکو یہ اس صورت کا لیٹنا ہے کہ نہیں دوست رکھتا اوسکو
اللہ نقل کی یہ ترمذی نے ف لکھا ہے علماء نے کہ لیٹنا چار قسم کا ہے ایک چت اور یہ لیٹنا اہل عبرت کا ہے کہ بیچ گردش آسمان ستاروں کے نظر عبرت سے دیکھتے ہیں
اور اوپر قدرت اور حکمت کے کارگر تعالیٰ کی دلیل پکڑتے ہیں اور دوسرا لیٹنا داہنی کروٹ سے ہے اور یہ لیٹنا اہل عبادت کا ہے کہ ساتھ اس وضع کی سنت ادا ہو اور قیام
کے لیے ہوشیار ہوتے ہیں لیلی شب اور [illegible] تیسرا لیٹنا بائیں کروٹ پر ہے اور یہ لیٹنا چین کا ہے کہ ساتھ اوسکی ارادہ کرتے ہیں ہضم ہونے طعام کا
اور راحت آرام طبیعت کا اور چوتھا لیٹنا اوندھا ہے اور یہ لیٹنا اہل غفلت کا ہے کہ سینہ اور منہ کہ شریف عضو ہیں اور افضل اجزای بدن کے ہیں انکو خاک مذلت پر
اور ڈالتے ہیں بیچ غیر جا عبادت و سجود کی اور یہ لیٹنا اہل دوزخ کا ہے جیسا کہ فرمایا ہے کہ دوزخی اوندھے منہ کے ہوں گے ۔ وعن يعيش بن طخفة بن قيس
الغفاري عن ابيه وكان من اصحاب الصفة قال بينما انا مضطجع من السحر على بطني اذا رجل يحركني برجله فقال ان هذه

ہی کہ واجب ہی یا سنت اور اتفاق ہی اسپر کہ وجوب یا سنت اس صورت مین ہی کہ چھینکنے والا حمد کہی اور حاضر بن سنین اگر حمد کہی تو حق جواب کا سنین ہوتا اور اگر آہستہ کہی کہ کوئی نہ سنی تو بھی جواب لازم نہین ہوتا چنانچہ لفظ سمعہ کا اصل حدیث مین ہی دلالت اسپر کرتا ہی اور ایسا ہی حکم سلام اور تمام فرض کفایہ کا ہی مانند عیادت مریض اور تجہیز میت اور نماز جنازہ اور مانند انکی کی اور شرح السنہ مین ہی کہ یہ حدیث دلیل ہی اسپر کہ لائق ہی یہ کہ بلند آواز سی حمد کہی تاکہ سنین اپس والی اور مستحق جواب کا ہو ع

**وعنه** قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا عطس احدكم فليقل الحمد لله وليقل له اخوه او صاحبه يرحمك الله فاذا قال له يرحمك الله فليقل يهديكم الله ويصلح بالكم رواه البخاري اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ جسوقت چھینکی ایک تمہارا پس چاہیی کہ کہی الحمد للہ اور چاہیی کہ کہی واسطی اوسکی مسلمان بھائی اوسکا یا فرمایا یار اوسکا یرحمک اللہ پس جسوقت کہی کوئی اسکو یرحمک اللہ پس چاہیی کہ کہی چھینکنے والا ہدایت کری تمکو اللہ اور درست کری دل تمہاری یا احوال تمہاری نقل کی یہ بخاری نی **ف** خطاب کرنا ساتھ جمع کی باعتبار غالب کی ہی کہ اکثر یہ ہوتا ہی کہ چھینکنے والی کی پاس کئی آدمی ہوتی ہین پس دعا مین سبکو شریک کری یا خطاب کو واسطی تعظیم کی ہی یا تمام امت مرحومہ مراد ہی ع

**وعن** انس قال عطس رجلان عند النبي صلى الله عليه وسلم فشمت احدهما ولم يشمت الاخر فقال الرجل يا رسول الله شمت هذا ولم تشمتني قال ان هذا حمد الله ولم تحمد الله متفق عليه اور روایت ہی انس سی کہ کہا چھینکا دو شخصون نی نزدیک پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس جواب دیا حضرت نے اون دونون مین سی ایک کی چھینک کا اور نہ جواب دیا دوسری کی چھینک کا پس کہا اوس شخص نی کہ جسکی چھینک کا جواب نہ دیا تہا یا رسول اللہ جواب دیا آپنے اوسکو اور نہ جواب دیا مجکو فرمایا کہ تحقیق اسنی حمد کی تہی اللہ کی اور تونی حمد نہین کی تہی اللہ کی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **ف** یعنی نہین مستحق ہوا تو جواب کا کہا مکحول نی تہا مین ابن عمر کی پہلو مین پس چھینکا ایک شخص نی مسجد کے ایک جانب مین پس کہا ابن عمر نی یرحمک اللہ ان کنت حمدت اللہ اور کہا شعبی نی کہ جب سنی تو ایک شخص کو کہ چھینکا پیچھی دیوار کی اور حمد کی اللہ کی پس جواب دے اوسکی چھینک کا ع

**وعن** ابي موسى قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول اذا عطس احدكم فحمد الله فشمتوه وان لم يحمد الله فلا تشمتوه رواه مسلم اور روایت ہی ابو موسی سی کہ کہا سنا مین نی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی جسوقت کہ چھینکی ایک تمہارا اور حمد کری اللہ کی پس جواب دو اوسکو اور اگر نہ حمد کری اللہ کی پس نہ جواب دو اوسکو نقل کی یہ مسلم نی

**وعن** سلمة بن الاكوع انه سمع النبي صلى الله عليه وسلم وعطس رجل عنده فقال له يرحمك الله ثم عطس اخرى فقال الرجل مزكوم رواه مسلم وفي رواية للترمذي انه قال له في الثالثة انه مزكوم اور روایت ہی سلمہ بن اکوع سی یہ کہ اونہون نی سنا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی حالت یہ کہ چھینکا تہا ایک شخص نی نزدیک حضرت کے پس کہا واسطی اوسکی حضرت نے یرحمک اللہ پھر چھینکا دوسری بار پس فرمایا حضرت نے کہ یہ شخص زکامی ہی اور ایک روایت ترمذی کی مین ہی یہ کہ حضرت نی فرمایا اوسکو تیسری بار مین کہ یہ زکامی ہی **ف** یعنی یہ بیمار ہی بہت چھینکیگا اور حمد کریگا اور اوسکی ہر بار کی جواب مین حرج ہوگا اور اور حدیث مین ابو داود اور ترمذی سی آیا ہی کہ تین بار تک جواب دیو اور جو زیادہ کی اس سی اختیار رکھتا ہی چاہی جواب دی چاہی نہ دی پس حاصل حدیث کا یہ ہی کہ جواب دینا چھینک کا واجب یا سنت موکدہ علی الخلاف ہی تین بار ہی اور اس سی زیادہ مین اختیار رکھتا ہی میان نہ کہ بیشک کی یہ خصوصیت ہی ولی و دنیا جواب کہ مستحب ہی پس مراد یہ ہی کہ واجب یا سنت تین جواب ہی اوسکا بعد تین بار کی نہ یہ کہ غیر جائز ہی واللہ اعلم

**وعن** ابي سعيد الخدري ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال اذا تثاءب احدكم فليمسك بيده على فمه فان الشيطان يدخل رواه مسلم اور روایت ہی ابی سعید خدری سی یہ کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جسوقت کہ جمائی لی ایک تمہارا پس چاہیی کہ رکہی ہاتھ اپنا اپنی منہ پر اسواسطی کہ شیطان داخل ہوتا ہی یعنی اوسکی منہ مین اگر کہلا رکہتا ہی نقل کی یہ مسلم نی **ف** احتمال ہی کہ مراد دخول سی حقیقۃ ہی یا مراد قادر ہونا ہی وسوسہ ساتہ وسوسہ ڈالنی کی ع

**الفصل الثاني** فصل دوسری **عن** ابي هريرة ان النبي صلى الله عليه وسلم كان اذا عطس غطى وجهه بيده او ثوبه وغض بها

فَمَا زَادَ فَاِنْ شِئْتَ فَشَمِّتْهُ وَاِنْ شِئْتَ فَلَا رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہی عبید بن رفاعہ سے
اونہوں نے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا جواب دی چھینکنے والی کو تین بار یعنی ایک مجلس میں پس جبکہ زیادہ چھینکے تین بار سے پس اگر چاہے تو جواب دے اوسکو اور اگر چاہے
نہ جواب دے نقل کی یہ ابوداؤد اور ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے **وعن** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ شَمِّتْ اَخَاكَ ثَلٰثًا فَاِنْ زَادَ فَهُوَ زُكَامٌ رَوَاهُ
اَبُوْدَاوٗدَ وَقَالَ لَا اَعْلَمُهُ اِلَّا اَنَّهُ رَفَعَ الْحَدِيْثَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہا چھینک کا جواب دی تو بہائی
اپنی کو تین بار تک پس اگر زیادہ چھینکے پس وہ زکام زدہ ہی نقل کی یہ ابوداؤد نی اور کہا ابوداؤد نی نہیں جانتا میں ابوہریرہ کو مگر یہ کہ اونسے پونہچائی حدیث پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وسلم تک **ف** یعنی یہ حدیث مرفوع ہی موقوف ابوہریرہ پر نہیں اور ابوہریرہ نی اسکو قول آنحضرت سے روایت کیا اور اگر نکریں تو بھی یہ حکم
مرفوع کی ہوگی اسلیے کہ تعیین عدد بغیر سننی کی شارع سے نہیں کرسکتی ہی **الفصل الثالث** فصل تیسری **عن** نَافِعٍ اَنَّ رَجُلًا عَطَسَ اِلٰى جَنْبِ
ابْنِ عُمَرَ فَقَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ قَالَ ابْنُ عُمَرَ وَاَنَا اَقُوْلُ الْحَمْدُ لِلّٰهِ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ وَلَيْسَ هٰكَذَا عَلَّمَنَا
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ نَقُوْلَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى كُلِّ حَالٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ روایت ہی نافع سے
کہ تحقیق ایک شخص نی چھینکا بیچ پہلو ابن عمر کی پس کہا چھینکنے والی نی الحمد للہ اور سلام ہی اوپر رسول خدا کی کہا ابن عمر نی میں بھی کہتا ہوں الحمد للہ اور سلام اوپر
رسول خدا کی لیکن نہیں اسطرح سے یعنی نہیں ہی ادب ماموروستحب اسطرح کہ ملاوین سلام ساتھ حمد کی وقت چھینکنے کی بلکہ ادب متابعت امر کی ہی بغیر زیادتی اور نقصان کی سکھلایا ہمکو
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یہ کہ کہیں ہم حمد ہی واسطی اللہ کی اوپر ہر حال کی نقل کی یہ ترمذی نی اور کہا یہ حدیث غریب ہے **باب الضحك** باب بیچ بیان
ہنسنے کی **الفصل الاول** فصل پہلی **عن** عَائِشَةَ قَالَتْ مَا رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُسْتَجْمِعًا ضَاحِكًا حَتّٰى اَرٰى مِنْهُ
لَهَوَاتِهٖ اِنَّمَا كَانَ يَتَبَسَّمُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی عائشہ سے کہ کہا نہیں دیکھا میں نی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو خوب ہنستی ہوئی یہانتک کہ دیکھوں میں حلق
کا کوا کہ اندر منہ کی ہوتا ہی سوای اسکی نہیں کہ تھی مسکراتی یعنی اکثر نقل کی یہ بخاری نی **وعن** جَرِيْرٍ قَالَ مَا حَجَبَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُنْذُ
اَسْلَمْتُ وَلَا رَاٰنِيْ اِلَّا تَبَسَّمَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی جریر سے کہا کہ نہیں منع کیا مجکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جب سی کہ میں مسلمان ہوا اور نہیں دیکھا
مجکو مگر کہ مسکرائی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **ف** نہیں منع کیا یعنی آنی سی پاس اپنے جب چاہتا میں چلا جاتا اگرچہ مجلس خاص ہوتی بشرطیکہ مجلس عورتوں کی ہوتی
یا منع کیا مجکو اس چیز سی کہ طلب کی میں نی حضرت سی یعنی جو کچھ کہ میں نی حضرت سی مانگا دیا مجکو ۱۲ ع **وعن** جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَقُوْمُ مِنْ مُصَلَّاهُ الَّذِيْ يُصَلِّيْ فِيْهِ الصُّبْحَ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَاِذَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ قَامَ وَكَانُوْا يَتَحَدَّثُوْنَ فَيَاْخُذُوْنَ
فِيْ اَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ فَيَضْحَكُوْنَ وَيَتَبَسَّمُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِلتِّرْمِذِيِّ يَتَنَاشَدُوْنَ الشِّعْرَ روایت ہی جابر بن سمرہ سی کہا کہ تھی
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نہیں اوٹھتی مصلے اپنے سی کہ نماز پڑھتی اوسمیں صبح کی یہانتک کہ نکلتا آفتاب یعنی اور بلند ہوتا پس جسوقت کہ نکلتا آفتاب اوٹھتی اور تھی صحابہ
باتیں کرتی اور مشغول ہوتی بیچ باتوں جاہلیت کی یعنی بطریق مذمت کی اور ہنستی اور مسکراتی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نقل کی یہ مسلم نی اور بیچ روایت ترمذی کی
یہ ہی کہ پڑہتی تہی صحابہ شعر **ف** اوٹھتی یعنی واسطی نماز اشراق کی یا پھرتی گھر میں تشریف لیجاتی کی لیے اور مراد شعروں سی وہ شعر ہیں کہ جن میں مضمون توحید
اور ترغیب ترہیب کی ہوتی اور اس حدیث سی معلوم ہوا کہ جائز ہیں باتیں جاہلیت کی کرنی اور ہنسنا اونپر ۱۲ ج **الفصل الثاني** فصل دوسری **وعن**
عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ جَزْءٍ قَالَ مَا رَاَيْتُ اَحَدًا اَكْثَرَ تَبَسُّمًا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ روایت ہی عبد اللہ
بن الحارث بن جزء سی کہ کہا نہیں دیکھا میں نی کسیکو بہت مسکراتی زیادہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی نقل کی یہ ترمذی نی **الفصل الثالث**
فصل تیسری **عن** قَتَادَةَ قَالَ سُئِلَ ابْنُ عُمَرَ هَلْ كَانَ اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَضْحَكُوْنَ قَالَ نَعَمْ وَالْاِيْمَانُ فِيْ قُلُوْبِهِمْ

کہ نام رکھنا ساتھ نام شریف کے جائز ہے بلکہ مستحب ہے لیکن کنیت کرنی ساتھ کنیت حضرت کی اگرچہ بعد از زمانہ شریف کے ہو ممنوع ہے اور زمانہ شریف میں منع قوی تر تھا اور ایسی ہی جمع کرنا درمیان نام اور کنیت کے ممنوع بطریق اولی ہے اور حضرت علی نے جو کیا تو وہ مخصوص تھا اونکے لیے اور کو جائز نہیں جیسی کہ سیاق حدیث سے معلوم ہوتا ہے اور جمع الجوامع میں ایک حدیث ہے اسی مضمون کی آئی ہے واللہ اعلم انتہی تقریر الشیخ رحمہ **وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَحَبَّ أَسْمَائِكُمْ إِلَى اللّٰهِ عَبْدُ اللّٰهِ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ** اور روایت ہے ابن عمر سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق دوست تر ناموں تمہارے کی طرف اللہ عزوجل کے عبداللہ اور عبدالرحمن ہیں نقل کی یہ مسلم نے **ف** کہا بعضوں نے کہ مراد یہ ہے کہ بعد انبیا علیہم السلام کے ناموں کی یہ نام دوست تر ہیں پس یہ دونوں نام اسم محمد سے دوست تر نہیں ہیں بلکہ برابر ہیں محبوبیت میں یا کم **وَعَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُسَمِّيَنَّ غُلَامَكَ يَسَارًا وَلَا رَبَاحًا وَلَا نَجِيحًا وَلَا أَفْلَحَ فَإِنَّكَ تَقُولُ أَثَمَّ هُوَ فَلَا يَكُونُ فَيَقُولُ لَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِي رِوَايَةٍ لَهُ قَالَ لَا تُسَمِّ غُلَامَكَ رَبَاحًا وَلَا يَسَارًا وَلَا أَفْلَحَ وَلَا نَافِعًا** اور روایت ہے سمرہ بیٹے جندب کے سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہ نام رکھ واسطے اپنے غلام کا یسار اور نہ رباح اور نہ نجیح اور نہ افلح اس لیے کہ تحقیق تو پوچھے گا کسی سے کیا اس جگہ ہے وہ یعنی یسار یا رباح مثلا پس نہ ہو وے وہ وہاں پس کہے گا جواب دینے والا نہیں ہے یسار یا رباح یہاں نقل کی یہ مسلم نے اور ایک روایت مسلم کی میں یوں ہے کہ فرمایا نہ نام رکھ اپنے غلام کا رباح اور نہ یسار اور نہ افلح اور نہ نافع **ف** یسار یسر سے ہے یعنی آسانی اور فراخی کی اور رباح ربح سے ہے یعنی فائدہ کی اور نجیح نجح سے یعنی بہروزی اور برآئی حاجت کی اور افلح فلاح سے ہے یعنی چھٹکارہ کی اور نافع نفع سے ہے پس اس طرح کی نام رکھنے کو اسلیے منع فرمایا کہ اگر کوئی گھر والوں سے پوچھے کہ فلانا یہاں ہے اور کہے وہ کہ نہیں ہے تو باعتبار اصل معنی الفاظ کی مکروہ ہے اگرچہ مراد یہاں ذات معین ہے اور اخیر روایت میں نافع مذکور ہوا نجیح اور یہ معلوم ہوا کہ مقصود منحصر ہونا انہیں ناموں پر نہیں ہے بلکہ جو کہ انکی معنی میں ہوں یہی حکم رکھتا ہے اور کہا توربشتی نے کہ کہا اصحاب ہمارے نے کہ کراہت تنزیہی ہے اس طرح کی نام رکھنے میں نہ تحریمی **وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ أَرَادَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَنْهَى أَنْ يُسَمَّى بِيَعْلَى وَبِبَرَكَةَ وَبِأَفْلَحَ وَبِيَسَارٍ وَبِنَافِعٍ وَبِنَحْوِ ذٰلِكَ ثُمَّ رَأَيْتُهُ سَكَتَ بَعْدُ عَنْهَا ثُمَّ قُبِضَ وَلَمْ يَنْهَ عَنْ ذٰلِكَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ** اور روایت ہے جابر سے کہا ارادہ کیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ منع کریں نام رکھنے سے ساتھ یعلی کے اور ساتھ برکت کے اور ساتھ افلح کے اور ساتھ یسار کے اور ساتھ نافع کے اور ساتھ مانند انکی کے پھر دیکھا میں نے حضرت کو کہ چپ رہے بعد اوس ارادہ کے ان ناموں کی منع کرنے سے پھر وفات کیے گئے اور نہیں منع کیا اس سے نقل کی یہ مسلم نے **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اس طرح کی نام رکھنے سے نہی واقع نہیں ہوئی کہا طیبی نے کہ گویا جابر نے علامتیں نہی کی دیکھیں لیکن سنی وہ چیز کہ صریح نہی پر تھی اور نہیں نہی تحریم اسلیے اس طرح کہا ولیکن نہی اوس سے احادیث صحیحہ میں واقع ہوئی ہے اور مثبت مقدم ہے نافی پر انتہی کہتا ہوں میں کہ اسکی اور بھی تاویل ہے وہ یہ ہے کہ حضرت نے ارادہ کیا تھا نہی تحریمی کرنے کا پھر سکوت کیا بعد اوسکے از راہ رحم کرنی کی امت پر کہ اکثر لوگ جس وقت ہم ناموں میں فرق کرتے نہیں ہیں حرج میں پڑینگے پس نہی منفی کی محمول ہے تحریم پر اور نہی مثبت کی تنزیہ پر **وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْنَى الْأَسْمَاءِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عِنْدَ اللّٰهِ رَجُلٌ يُسَمَّى مَلِكَ الْأَمْلَاكِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ قَالَ أَغْيَظُ رَجُلٍ عَلَى اللّٰهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَأَخْبَثُهُ رَجُلٌ كَانَ يُسَمَّى مَلِكَ الْأَمْلَاكِ لَا مَلِكَ إِلَّا اللّٰهُ** اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بدترین ناموں کا دن قیامت کی نزدیک اللہ کی وہ شخص ہے کہ نام رکھا جاوے شہنشاہ یعنی بادشاہوں کا بادشاہ نقل کی یہ بخاری نے اور بیچ روایت مسلم کی فرمایا بہت ناخوش تر مرد و گناہ گار نزدیک اللہ کے دن قیامت کے اور بدترین شخصوں کا وہ شخص ہے کہ نام رکھا جاوے بادشاہوں کا بادشاہ نہیں ہے بادشاہ مگر اللہ **ف** یعنی بادشاہ حقیقی کوئی نہیں ہے سوائے اللہ تعالی کی جو ہے بادشاہ بادشاہان کہ مطلق اوسمیں شراکت کا ہی اصلا میں نہیں کہتا ہوں **وَعَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أَبِي سَلَمَةَ قَالَتْ سُمِّيتُ بَرَّةَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُزَكُّوا أَنْفُسَكُمْ اللّٰهُ أَعْلَمُ بِأَهْلِ الْبِرِّ مِنْكُمْ سَمُّوهَا زَيْنَبَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ**

ہی کہ بوجہ تفاخر اپنی کی اور حقارت ونگی کی ہو والا اطلاق عبد وامتہ کا قرآن و احادیث میں آیا ہی جیسی کہ فرمایا اللہ تعالی نی والصالحین من عبادکم وامائکم
وقال عبدا مملوکا لایقدر علی شئی اور اسی طرح حدیثوں میں بھی بہت آیا ہی اور جیسیکہ مالک کو فرمایا ساتہ محافظت بان کی بعضی الفاظ ناشایستہ سی ملوکوں کو
بھی فرمایا کہ نکہیں اپنی مالک کو ربی ایلیی کہ رب اگرچہ بمعنی تربیت کرنی والی کی ہی ولیکن ربوبیت علی الاطلاق صفت خاص حضرت پروردگار تعالی کی ہی
پس اطلاق آدمی پر وہم دلانی والا شرک کا ہی اور یہ بھی اگر بطریق تعظیم کی ہو تو منع ہی والا قرآن میں آیا ہی اذکرنی عند ربک اور سید کہی ایلیی کہ سیادت اور
فضیلت و ریاست ثابت ہی مالک کو بنسبت مملوک کی اور ایک روایت میں آیا ہی کہ مولی کہی اور ایک میں آیا کہ نہ کہی تو جاننا چاہیی کہ مولی کی کئی معنی آئی ہیں
منعم و ناصر اور معین اور جائز اس اعتبار سی ہی کہ مولی کہی اور اوسکو متصرف اپنا مراد رکہی چنانچہ ایلیی طلاق کیا جاتا ہی لفظ مولی معتق پر اور معتق پر
جیسیکہ فرمایا آنحضرت نی مولی القوم من انفسہم رواہ البخاری ومولی الرجل اخوہ رواہ الطبرانی اور عدم جواز باعتبار اسکی ہی کہ ناصر اور معین مراد رکہی ایلیی کہ مولا
حقیقی باعتبار معنی مذکور کی اللہ ہی ہی نعم المولی ونعم النصیر پس منافات نرہی دونوں حدیثوں میں حاصل یہ کہ مرجع اسکا بہی قاعدہ پہلا ہی کہ بطریق غایت
تعظیم کی منع ہی والا نہیں ؕ ع **وعنہ** عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تقولوا الکرم فان الکرم قلب المؤمن رواہ مسلم
وفی روایۃ لہ عن وائل ابن حجر لا تقولوا الکرم ولکن قولوا العنب والحبلۃ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی اوسنی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم
فرمایا کہ نہ کہو یعنی درخت انگور کو کرم ایلیی کہ کرم دل مومن کا ہی نقل کی یہ مسلم نی اور ایک روایت مسلم کی میں وائل بن حجر سی ہی کہ نکہو تم کرم ولیکن کہو عنب وحبلہ
**ف** حبلہ ساتہ زبر ح اور زبر کے اور ساتہ جزم ب کی بہی ہی یعنی درخت انگور کی اور کہی بطریق مجاز کی انگور کو بہی کہتی ہیں یعنی انگور اور درخت انگور اور یہی نام
ہیں وہ نام لیا کرو لیکن کرم نہ کہا کرو اوسکو جاننا چاہیی کہ عرب انگور اور درخت انگور کو کرم ساتہ جزم ر کی کہتی تہی بعلاقہ اسکی کہ شراب اوس سی بنتی ہی اور وہ باعث
سخاوت وکرم کی ہی پس جب شراب حرام ہوئی تو منع کیا گیا اوس سی ایلیی کہ وصف کرنا ساتہ کرم وخیر کی ایسی چیز کہ اصل خباثت ہی منشا خباثت ہی تا وسیلہ تعریف
محرمات کا اور رغبت لانی اوسکی کا نہو اور فرمایا کہ یہ نام واسطی مومن اور دل اوسکی کی کہ کان انوار علم وتقوی کا اور منبع اسرار معارف کا ہی مناسب ہی اور کرم
مشتق تمام بہلائیوں کو ہی اور لکہا ہی علمائی کہ جب وصف کیا تو گویا ساتہ کرم کی ثابت کیا وہ کی لیی تمام بہلائیاں ؕ ح **وعن** ابی ہریرۃ قال
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تسموا العنب الکرم ولا تقولوا یا خیبۃ الدہر فان اللہ ہو الدہر رواہ البخاری اور روایت ہی
ابو ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہ کہو انگور کو کرم اور نہ کہو ای ناامیدی زمانہ کی ایلیی کہ تحقیق اللہ وہی ہی زمانہ یعنی زمانہ اوسی کی اختیار
میں ہی نقل کی یہ بخاری نی **ف** ایام جاہلیت میں جب لوگوں کو مصیبت پہونچتی تہی تو کہتی تہی یا خیبۃ الدہر مراد رکہتی تہی برا کہنا زمانہ کا پس منع کیی
گئی اس سی ایلیی کہ پہیرنی والا احوال زمانہ کا اللہ تعالی ہی یعنی خیر وشر جو تم زمانہ کی طرف نسبت کرتی ہو حقیقت میں خدا کی طرف سی ہی فاعل حقیقی
وہی ہی پس زمانہ کو برا کہنا اللہ تعالی کو برا کہنا ہی ؕ ح **وعنہ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یسب احدکم الدہر
فان اللہ ہو الدہر رواہ مسلم اور روایت ہی ابو ہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہ برا کہی ایک تمہارا زمانہ کو ایلیی کہ تحقیق اللہ تعالی
وہی ہی پہیرنی والا زمانہ کا نقل کی یہ مسلم نی **وعن** عائشۃ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یقولن احدکم خبثت نفسی
ولکن لیقل لقست نفسی متفق علیہ اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہ کہی ایک تمہارا پلید ہوا جی میرا لیکن
کہی لقست نفسی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **ف** خبثت نفسی اور لقست نفسی کی زبان عرب میں ایک ہی معنی ہیں یعنی متلی اور شورش دل کی یعنی جی
متلانا لیکن آنحضرت نی مکروہ رکہا کہ خبثت نفسی کہی بسبب قبح اس عبارت کی اور بسبب احتراز نسبت کرنی مومن کی خبث کی طرف نفس اپنی کی ؕ ح
**وذکر** حدیث ابی ہریرۃ یؤذینی ابن آدم فی باب الایمان اور ذکر کی گئی حدیث ابو ہریرہ کی کہ سراوسکا یہ ہی یوذینی ابن آدم

پھر چاہی فلانا یعنی تابعیت مشیت اللہ تعالی کی مفہوم ہو نقل کی یہ احمد اور ابوداؤد نی اور ایک روایت میں آیا ہی بطریق انقطاع کی یعنی متصل نہیں ہی کہ فرمایا نہ کہو جو چاہی اللہ اور چاہی محمد اور کہو جو چاہی اللہ اکیلا یعنی خواہ چاہی غیر اوسکا یا نہ چاہی پس منافی نہیں ہی اوپر کی روایت کی کہ جس میں جائز رکھا ما شاء اللہ ثم شاء فلان کا ہی نقل کی یہ بغوی نی شرح السنہ میں **وعنه** عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُولُوا لِلْمُنَافِقِ سَيِّدٌ فَإِنَّهُ إِنْ يَكُ سَيِّدًا فَقَدْ أَسْخَطْتُمْ رَبَّكُمْ رَوَاهُ أَبُوْدَاؤُدَ اور روایت ہی حذیفہ سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا نہ کہو منافق کو سید اپنی کہ اگر ہوئی وہ سید تو تحقیق ناخوش کیا تم نی پروردگار اپنی کو نقل کی یہ ابوداؤد نی **ف** اگر ہو وہ سید یعنی سردار کسی قوم کا یا صاحب علم اور ثروت کا اور زر اور اموال کا تو اوسکی سید کہنی سی اللہ تعالی غضب ہوتا ہی اسلیے کہ دین میں تعظیم اوسکی ہوتی ہی اور وہ مستحق تعظیم کا ہی نہیں اور جس صورت میں وہ سردار ہوگا نہیں تو مع ذلک جہوٹ اور نفاق بہی ہوگا اور ظاہر یہ ہی کہ کافر اور فاسق مجاہر بہی حکم منافق میں ہو لیکن خاص منافق کو سلیی ذکر کیا کہ چونکہ کفر اوسکا پوشیدہ ہی تعریف و تملق اوسکی لیی محتمل تہی پس منع کی کہ اوسکو سید کہو

## الفصل الثالث

فصل تیسری **عن** عَبْدِ الْحَمِيْدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ شَيْبَةَ قَالَ جَلَسْتُ إِلَى سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ فَحَدَّثَنِي أَنَّ جَدَّهُ حَزْنًا قَدِمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا اسْمُكَ قَالَ اسْمِي حَزْنٌ قَالَ بَلْ أَنْتَ سَهْلٌ قَالَ مَا أَنَا بِمُغَيِّرٍ اسْمًا سَمَّانِيْهِ أَبِي قَالَ ابْنُ الْمُسَيَّبِ فَمَا زَالَتْ فِيْنَا الْحُزُوْنَةُ بَعْدُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ روایت ہی عبد الحمید بن جبیر بن شیبہ سی کہ کہا بیٹہا تہا میں پاس سعید بن مسیب کی پس حدیث بیان کی مجھسی دادی میری نی یہ کہ دادا اوسکا کہ نام اوسکا حزن تہا آیا پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پس فرمایا حضرت نی کیا ہی نام تیرا کہا نام میرا حزن ہی فرمایا بلکہ نام تیرا سہل ہی کہا میں کہ اوسنی نہیں ہوں میں تغییر کرنی والا اس نام کو کہ رکہا میرا نام باپ میری نی کہا سعید بن مسیب نی پس ہمیشہ ہی سختی خاندان ہماری کی ابتک نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **ف** حزن زمین سخت کو کہتی ہیں اور سہل ضد اوسکی یعنی نرم اور چونکہ اوسنی نام ضد اختیار کیا حضرت کا نہ کہا اور نام ہی رہنی یا بشومی اوسکی کی اوسکی خاندان میں سختی باقی رہی اور غالبا یہ قبول نکرنا اوسکا ابتدای ہجرت میں تہا کہ جب یہ ہجرت کر کر اسلام کی لی آئی تہی اور ہنوز ساتہ صحبت اور صدق ایمان اور تہذیب اخلاق کی مشرف ہوئی تہی **وعن** أَبِي وَهْبٍ الْجُشَمِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسَمَّوْا بِأَسْمَاءِ الْأَنْبِيَاءِ وَأَحَبُّ الْأَسْمَاءِ إِلَى اللهِ عَبْدُ اللهِ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ وَأَصْدَقُهَا حَارِثٌ وَهَمَّامٌ وَأَقْبَحُهَا حَرْبٌ وَمُرَّةُ رَوَاهُ أَبُوْدَاؤُدَ اور روایت ہی ابی وہب جشمی سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نام رکہو ساتہ ناموں انبیا کی اور بہت پیاری ناموں میں طرف اللہ کی عبد اللہ و عبد الرحمن ہی یا مانند اونکی کی مثل عبد الرحیم اور عبد الکریم اور مانند اونکی کی اور بہت سچی ناموں میں یعنی مطابق واقع کی حارث اور ہمام اور بدتر ناموں کے حرب اور مرہ کہ معنی لڑائی اور تلخ کی ہی نقل کی یہ ابوداؤد نی **ف** ساتہ ناموں انبیا کی یعنی نہ ملائکہ کی اور نہ ناموں جاہلیت کی مانند کلب و حمار اور عبد شمس اور مانند انکی کی اور حارث کی معنی ہیں کسب کرنیوالا اور ہمام کی معنی ہیں قصد و ارادہ کی اور کوئی شخص بسبب ہم سی خالی نہیں اسلیے انکو سچا فرمایا

## باب البيان والشعر

باب بیچ بیان اور شعر کی **ف** بیان کی معنی اصل میں کشف و ظہور اور وضوح کی ہیں اور صراح میں لکہا ہی کہ بیان سخن کشادہ کہنا اور فصاحت یقال فلان ابین من فلان ای افصح و اوضح کلاما اور شعر لغت میں بمعنی دانائی اور زیرکی کی ہی شاعر بمعنی دانا اور زیرک کی اور اصطلاح میں شعر کہتی ہیں کلام موزون مقفی کو کہ کہنی والی نی قصد موزونیت اوسکی کا کیا ہو پس جو کہ قرآن و حدیث میں موزون واقع ہوا ہی مقصود بالذات نہیں

## الفصل الاول

فصل پہلی **عن** ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَدِمَ رَجُلَانِ مِنَ الْمَشْرِقِ فَخَطَبَا فَعَجِبَ النَّاسُ لِبَيَانِهِمَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنَ الْبَيَانِ لَسِحْرًا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ روایت ہی ابن عمر سی کہا آئی دو شخص جانب مشرق سی پس کلام آپس میں کیا خوب فصاحت و بلاغت سی پس تعجب کیا لوگوں نی بسبب بیان و فصاحت اونکی کی پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق بعضا بیان البتہ سحر ہوتا ہی نقل کی یہ بخاری نی **ف** یہ آنحضرت نی اوسوقت فرمایا تہا کہ ایک جماعت نبی تمیم کی جانب مشرق سی آئی تہی اور اونمیں دو شخص تہی ایک کا نام زبرقان بن بدر تہا اور لقب اوسکا زبرقان تہا اور دوسری کا نام عمرو بن اہتم پس زبرقان نی بیان اپنی فضائل کا کیا اور فصاحت سی فخر اپنا بیان کیا اور کہا یا رسول اللہ میں ایسا ہوں اور عمرو اوس بات کو جانتا ہی پھر عمرو نی نہایت فصاحت و بلاغت سی جواب اوسکا اسطرح کی یہ زبان اوسکی بیان کہیں زبرقان نی کہا یا رسول اللہ

اور انہیں نقص ہی امت کو کہ اگر زخم وغیرہ راہ خدا میں پہونچے تو صبر کریں اور یہاں ایک اشکال وارد ہوتا ہے کہ یہ شعر ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم منزہ ہیں اس سے
اور تیسرے ہو نہیں سجع اور اوسکا حضرت سے ایسی کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے وما علمناہ الشعر اور جواب اوسکا یہ ہے کہ کہنی شعر کی وہ ہے جو قصد موزونیت کا کیا ہو جیسی کہ اوپر معلوم ہوا
اور صدور اس قول کا آنحضرت سے بغیر قصد موزونیت کی ہے اور بعضوں نے کہا کہ یہ قبیلہ رجز سے ہے اور اوسکو داخل شعر کی نہیں کہتے ہیں اور طیبی نے کہا کہ جو کوئی
بطریق ندرت کی کبھی شعر کہے وہ شاعر نہیں ہے اور مراد قول سبحانہ سے ما علمناہ الشعر یہ ہے کہ وہ شاعر نہیں ۔ ع ح **وعن** البراء قال قال النبی
صلی اللہ علیہ وسلم یوم قریظۃ لحسان بن ثابت اھج المشرکین فان جبریل معک وکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
یقول لحسان اجب عنی اللھم ایدہ بروح القدس متفق علیہ اور روایت ہے براء سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دن قریظہ
کی واسطے حسان بن ثابت کی کہ ہجو کر تو مشرکین کی پس تحقیق جبرئیل ساتھ تیرے ہیں یعنی امداد و اعانت تیری کرتے ہیں بیچ القاء والہام مضامین کی اور تھے پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے واسطے حسان کی جواب دے میری طرف سے یعنی کافروں کو کہ ہجو کرتے ہیں اور ناسزا کہتے ہیں مجکو یا الٰہی تائید کر اوسکی روح قدس یعنی جبرئیل کے ساتھ
نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** دن قریظہ کی بنی قریظہ ایک فرقہ ہے یہودیوں سے ایک جانب مدینہ کی اونکو آنحضرت نے محاصرہ کیا تھا بعد غزوہ خندق کی اور حسان
بن ثابت انصاری ہیں صحابی بڑے شعرای اسلام سے ہیں ایکسو بیس برس کی عمر اونکی ہوئی ساٹھ برس کفر میں گذری اور ساٹھ برس اسلام میں ع ح **وعن** عائشۃ ان
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اھجوا قریشا فانہ اشد علیھم من رشق النبل رواہ مسلم اور روایت ہے عائشہ سے کہ تحقیق فرمایا
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنی اپنی شاعروں کو ہجو کرو کفار قریش کی پس تحقیق ہجو بہت سخت ہوتی ہے اوپر ان کے پھینکنے تیر کی سے نقل کی یہ مسلم نے **ف** اس سے
معلوم ہوا کہ جائز ہے ہجو کرنی کافروں کی اور دشمن دین کی ولیکن چاہیے کہ ہجو کریں اونکی بعد ہجو کرنے اونکی کی مسلمانوں کی تاکہ اس سے باعث ہجو اونکی کا نہ ہوں باعث
ہجو مسلمانوں کی موجب فرمانے اللہ تعالیٰ کی ولا تسبوا الذین یدعون من دون اللہ فیسبوا اللہ عدوا بغیر علم **وعنھا** قالت سمعت رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم یقول لحسان ان روح القدس لا یزال یؤیدک ما نافحت عن اللہ ورسولہ وقالت سمعت رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم یقول ھجاھم حسان فشفی واشتفی رواہ مسلم اور روایت ہے عائشہ سے کہ کہا سنا میں نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے
تھے واسطے حسان کی کہ تحقیق جبرئیل ہمیشہ تائید کرتا ہے تیری جبتک کہ مقابلہ کرتا ہے تو اللہ اور رسول کی طرف سے یعنی مشرکوں کی ہجو کا جواب دیتا ہے اور
ذکر کرتا ہے اور کہا حضرت عائشہ نے کہ سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے ہجو کی کفار کی حسان نے پس شفا دی مسلمانوں کو اور شفا پائی آپ بھی
تشفی ہوئی نقل کی یہ مسلم نے **وعن** البراء قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ینقل التراب یوم الخندق حتی اغبر بطنہ
یقول واللہ لولا اللہ ما اھتدینا ولا تصدقنا ولا صلینا فانزلن سکینۃ علینا وثبت الاقدام ان لاقینا ان الاولی قد بغوا علینا
اذا ارادوا فتنۃ ابینا یرفع بھا صوتہ ابینا ابینا متفق علیہ اور روایت ہے براء سے کہا کہ تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اوٹھاتے مٹی خندق کی یعنی جس
زمانہ میں خندق کھودی جاتی تھی غزوہ احزاب میں تو حضرت بھی ذات شریف سے اوسکی کاروبار میں مشغول رہتے تھے کہ مٹی اوٹھا اوٹھا کر پھینکتے تھے یہاں تک کہ غبار آلودہ
ہوا تھا پیٹ حضرت کا فرماتے یعنی پڑھتے یہ رجز کہ عبد اللہ بن رواحہ سے ہے قسم ہے خدا کی اگر نہ ہوتی ہدایت اللہ کی تو راہ راست نہ پاتے ہم اور نہ صدقہ دیتے ہم اور نہ نماز
پڑھتے ہم پس اوتار اے اللہ آرام اور تسکین ہم پر اور ثابت رکھ قدم ہمارے اگر ملیں ہم دشمنان دین سے تحقیق ان کفار مکہ نے زیادتی کی ہے ہم پر بسبب اسلام کے جب ارادہ
کرتے ہیں فتنہ کا یعنی کفر کی طرف پھیرنے کا انکار کرتے ہیں ہم بلند کرتے تھے آنحضرت ساتھ ان بیتوں کی آواز اپنی خصوصا لفظ ابینا ابینا پر نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے
**ف** بھا کی ضمیر پھرتی ہے طرف کلمہ ابینا کی اور اول ابینا ابینا کی لفظ قالوا مقدر ہے اور مکرر کہتے تھے اسکو واسطے تاکید اور تلذذ اور زمانے اور نکی مسلمانوں اور
کافروں سے اور کہا طیبی نے کہ پھرتی ہے ضمیر بھا کی طرف بیتوں کی اور ابینا ابینا حال ہے یعنی خصوصا ساتھ لفظ ابینا ابینا کی ع ح **وعن** انس قال

فجعل المہاجرون والانصار یحفرون الخندق وینقلون التراب وہم یقولون نحن الذین بایعوا محمدا علی الجہاد ما بقینا
ابدا یقول النبی صلی اللہ علیہ وسلم وہو یجیبہم اللہم لا عیش الا عیش الآخرۃ فاغفر للانصار والمہاجرۃ متفق علیہ روایت ہے
انس سے کہ کہا شروع کیا مہاجرین اور انصاری نے کھودنا خندق کا اور اوٹھانا مٹی کا اور وہ پڑھتے تھے اس جز کو ہم ہیں وہ لوگ کہ بیعت کی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے
جہاد پر جب تک کہ باقی رہیں ہم ہمیشہ فرماتے تھے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم حال آنکہ جواب دیتے تھے اونکو ساتھ ان کلمات کی یا الٰہی نہیں ہے کوئی گزران مگر گزران آخرت کی پس بخش انصار
اور مہاجرین کو نقل کی یہ بخاری ور مسلم نے ف اسمیں تسلی دی صحابہ کو کہ صبر کریں مشقت پر مانند قول اللہ تعالی کی وما الحیوۃ الدنیا الا متاع الغرور الی آخرہ
وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لان یمتلئ جوف رجل قیحا یریہ خیر من ان یمتلئ شعرا
متفق علیہ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے البتہ بھرنا پیٹ ایک شخص کا پیپ سے کہ بگاڑ کردے پیٹ اسکے کو بہتر ہے بھرنے
پیٹ کے سے شعر مذموم سے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یا تو مراد شعر سے وہ شعر ہے کہ جسمیں مستغرق ہو اسطرح کہ قرآن اور ذکر خدا اور علوم شرعیہ سے باز رہے
پس اس صورت میں ہر طرح کا شعر برا ہے اور یا مراد شعر سے مضمون ہے کہ مشتمل ہو اوپر فحش اور کفر اور معانی ناشایستہ کی ع **الفصل الثانی** ع دوسری فصل

عن کعب بن مالک انہ قال للنبی صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ تعالی قد انزل فی الشعر ما انزل فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم
ان المؤمن یجاہد بسیفہ ولسانہ والذی نفسی بیدہ لکانما ترمونہم بہ نضح النبل رواہ فی شرح السنۃ وفی الاستیعاب
لابن عبد البر انہ قال یا رسول اللہ ماذا تری فی الشعر فقال ان المؤمن یجاہد بسیفہ ولسانہ روایت ہے کعب بن مالک سے یہ
کہ اونھوں نے کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ کہ اللہ تعالی نے نازل کی بیچ حق شعر کی جو چیز کہ نازل کی پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق مومن جہاد کرتا ہے
ساتھ تلوار اپنی کی اور زبان اپنی کی قسم ہے اوس ذات کی کہ جان میری بیچ ہاتھ اوسکے کی ہے گویا کہ مارتے ہو تم انکو ساتھ شعر کی مانند مارنے تیر کی نقل کی شرح السنہ میں
اور ذکر ہے کتاب استیعاب میں کہ ابن عبد البر کی ہے یہ کہ کعب نے کہا یا رسول اللہ کیا حکم فرماتے ہو بیچ شعر کی کہ کہا ہے ایسا ہے یا نہیں فرمایا آنحضرت نے کہ تحقیق مومن جہاد
کرتا ہے ساتھ تلوار اپنی کی اور زبان اپنی کی ف لکھا ہے علما نے کہ تین شخص ممتاز شعرای اسلام سے تھے حسان بن ثابت اور عبد اللہ بن رواحہ اور کعب بن مالک
ڈراتے تھے کافروں کو ساتھ لڑائی اور جہاد کی اور ڈراتے تھے کعب بیچ اون کی اور حسان طعن کرتے تھے بیچ نسب اونکی کی اور عبد اللہ بن رواحہ توبیخ و سرزنش کرتے
اونکو کفر پر پس کعب نے بقصد شکایت کے قبح شعر سے اور تاسف کی اوپر حال اپنی کی عرض کیا حضرت سے کہ اللہ تعالی نے بیچ مذمت شعر کی آیت اتاری ہے والشعراء
یتبعہم الغاوون حضرت نے فرمایا کہ شعر کہ ہجو کفار کی اور تائید دین اسلام کی کرتی ہیں حکم جہاد کا رکھتا ہے ایسا شعر کہنا مذموم نہیں کہنے والا اوسکا اون شعرا میں کہ
اس آیت میں مذکور ہیں داخل نہیں چنانچہ الٰہی سے مستثنی کیا ہے اللہ تعالی نے اونکو ساتھ قول اپنی کی الا الذین آمنوا وعملوا الصالحات وذکروا اللہ کثیرا الآیہ اور فرمایا آنحضرت نے
بیچ بیان ہونے ہجو کفار کی بیچ حکم جہاد کی والذی نفسی بیدہ الخ وعن ابی امامۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال الحیاء والعی شعبتان من الایمان
والبذاء والبیان شعبتان من النفاق رواہ الترمذی اور روایت ہے ابی امامہ سے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے حیا اور زبان کی کمی دو شاخیں ہیں
ایمان سے اور فحش گوئی اور بکواس بفایدہ دو شاخیں ہیں نفاق سے نقل کی یہ ترمذی نے ف حیا کا شاخ ہونا ایمان کا ظاہر ہے اور ذکر اوسکا کتاب الایمان
میں ہو بھی چکا ہے اور ہونا زبان بستگی کا شاخ ایمان کی اور ہونا فحش گوئی اور بکواس بفایدہ کا شاخ نفاق کی بسبب اسکے ہے کہ مومن بسبب حیا اور کمال ادب
مسکینی کے اور شغل عبادت اور صلاح باطن کی قدرت نہیں رکھتا ہے اوپر تقریر و بیان کی اور عاجز ہوتا ہے ثابت کرنے مدعا و مراد کی بوجہ مبالغہ اور تیزی زبان
اور تقوی کرتا ہے بری باتوں سے بخلاف منافق کی کہ فحش گو ہوتا ہے اور دلیر و قادر ہوتا ہے اوپر بیان اور تیزی زبانی کی الخ وعن ابی ثعلبۃ الخشنی
ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان احبکم الی واقربکم منی یوم القیامۃ احاسنکم اخلاقا وان ابغضکم الی

الیکم و ابعدکم منی مساویکم اخلاقا الثرثارون المتشدقون المتفیہقون رواہ البیہقی فی شعب الایمان وروی الترمذی نحوہ
عن جابر وفی روایتہ قالوا یا رسول اللہ قد علمنا الثرثارون والمتشدقون فما المتفیہقون قال المتکبرون اور روایت ہے
ابی ثعلبہ خشنی سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تحقیق محبوب تر ہیں تمہارے طرف میری اور بہت نزدیک تمہارے مجھ سے قیامت کے بہت اچھے اخلاق تمہارے
ہیں اور تحقیق دشمن تر ہیں تمہارے طرف میری اور دور تر ہیں تمہارے مجھ سے برے اخلاق تمہارے ہیں کہ وہ ہیں بہت کلام کرنے والے تکلف کر کر اور خلاف حق کے اور فراخی کرنیوالے
کلام میں بغیر احتیاط کے اور متفیہقون نقل کی بیہقی نے شعب الایمان میں اور روایت ہے ترمذی نے مانند اسکی جابر سے اور بیچ ایک روایت ترمذی کی یوں ہے کہ عرض کیا صحابہ نے
یا رسول اللہ تحقیق جانا ہم نے ثرثارون اور متشدقون کو پس کون ہیں متفیہقون فرمایا تکبر کرنیوالے ف فیق کہتے ہیں فراخ کرنے سخن کو اور منہ بھر کر کلام کرنے کو
جیسے متکبر بولتے ہیں پس چونکہ اس طرح کا کلام بسبب تکبر کے کرتے ہیں تفسیر کیا متفیہقون کو ساتھ متکبرین کی بعلاقہ لزوم کی اور اس سے معلوم ہوا کہ بکواس بیفائدہ کرنی
اور تقریریں بنا بنا کر کرنی مذموم و مکروہ ہیں لیکن جو کچھ کہ خطبوں میں اور وعظوں میں بہ نیت تاثیر کی دلوں میں اور نرم کرنے دلوں کی اور متوجہ کرنے کی طرف
طاعتوں کی کرتے ہیں مکروہ نہیں ہیں لیکن اسمیں بھی موافق سمجھ لوگوں کی کلام کریں نہ یہ کہ دقائق اعراب کے اور مشکل لغت بولیں معانی ان پڑھوں کے کہ یہ بھی اچھا
نہیں ہے ع وعن سعد بن ابی وقاص قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تقوم الساعۃ حتی یخرج قوم یاکلون
بالسنتہم کما تاکل البقرۃ بالسنتہا رواہ احمد اور روایت ہے سعد بن ابی وقاص سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں قائم ہوگی
قیامت یہانتک کہ نکلے گی ایک قوم کہ کھاوے گی ساتھ زبانوں اپنی کے جیسے کہ کھاتی ہے گائے ساتھ زبان اپنی کی نقل کی یہ احمد نے ف ساتھ زبانوں کے یعنی زبانوں کو
وسیلہ کھانے کا کرینگے کہ تعریف و مذمت لوگوں کی کرینگے جھوٹ اور ظاہر کرینگے فصاحت و بلاغت تا کہ لوگوں کو جال میں پھانسیں اور حاصل کریں اونسے دنیا
اور خواہش نفسوں اپنی کی جیسی کہ کھاتی ہے گائے الخ یعنی جیسے وہ کھاتی ہے اپنی زبان سے اور تمیز نہیں کرتی بیچ چرنے چارے کی درمیان تر اور خشک اور شیریں
و تلخ کی اسیطرح وہ لوگ کہ اپنی زبانوں کو وسیلہ خواہش اپنی کا کیا ہے تمیز نہیں کرینگے درمیان حق و باطل اور حلال و حرام کی ع وعن عبد اللہ بن
عمرو ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان اللہ یبغض البلیغ من الرجال الذی یتخلل بلسانہ کما تتخلل البقرۃ بلسانہا رواہ
الترمذی وابوداود وقال الترمذی ہذا حدیث غریب اور روایت ہے عبد اللہ بن عمرو سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تحقیق اللہ تعالی
دشمن رکھتا ہے اوس شخص کو کہ مبالغہ کرے بیچ فصاحت کلام میں اور جو کہ کھاوے ساتھ زبان اپنی کے یا پھیرے زبان اپنی کو گرد دانتوں کی یعنی از راہ مبالغہ کے بیچ اظہار بلاغت و
بیان کی جیسی کہ پھیرتی ہے اور کھاتی ہے چارہ گائے ساتھ زبانوں اپنی کی نقل کی یہ ترمذی اور ابوداود نے اور کہا ترمذی نے کہ حدیث غریب ہے ف یعنی وہ
کلام اچھا ہے کہ ہو بقدر حاجت کے اور موافق ہو ظاہر اوسکا ساتھ باطن اوسکی کی بموجب رعایت کے ع وعن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم مررت لیلۃ اسری بی بقوم تقرض شفاہہم بمقاریض من النار فقلت یا جبرئیل من ہؤلاء قال ہؤلاء خطباء
امتک الذین یقولون ما لا یفعلون رواہ الترمذی وقال ہذا حدیث غریب اور روایت ہے انس سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے گذرا میں شب معراج کے اوپر ایک قوم کے کہ کاٹے جاتے تھے ہونٹ اونکے ساتھ مقراضوں آگ کی پس کہا میں نے اے جبرئیل کون ہیں یہ لوگ کہا یہ خطیب ہیں
قوم تیری کی کہ کہتے ہیں وہ چیز کہ آپ نہیں کرتے نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے ف یہی لوگ ہیں کہ نیک کام کرنے کا [illegible]
نہیں کرتے اور برائی اونکی ذکر میں ہے اور کہتی ہیں برائی نہیں اگر چہ آپ کہیں [illegible] امر بالمعروف میں فعل شرط نہیں ہے اور اگر [illegible]
امر بالمعروف بغیر فعل کی تاثیر نہیں کرتا ہے ع وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من تعلم صرف الکلام
لیسبی بہ قلوب الرجال او الناس لم یقبل اللہ منہ یوم القیامۃ صرفا ولا عدلا رواہ ابوداود اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا

پس اس صورت مین معنی بار بہا کی یہ ہونگی کہ رجوع کرتا ہی طرف اوسکی کفر اور دوسری یہ کہ معنی اوسکی یہ ہین کہ رجوع کرتی ہی اوسپر معصیت تکفیر اوسکی کی اور تیسری یہ کہ یہ محمول ہی اوپر خوارج کی کہ کافر کہتی ہین مومنین کو اور یہ ضعیف ہی اسلیے کہ مذہب صحیح و مختار اکثرون کی نزدیک یہ ہی کہ خوارج مانند تمام اہل بدعت کی کافر نکہی جاوین کہتا ہون مین کہ یہ بیچ غیر حق روافض و خوارج زمانی ہماری کی ہی اسلیے کہ وہ اعتقاد کرتی ہین کفر اکثر صحابہ کبار کا بلکہ تمام اہل سنت و جماعت سی پس وہ کافر ہین بالنزاع ⁂ طح ع **وعن** ابی ذر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یرمی رجل رجلا بالفسوق ولا یرمیہ بالکفر الا ارتدت علیہ ان لم یکن صاحبہ کذلک رواہ البخاری اور روایت ہی ابی ذر سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تہمت کری کوئی شخص کسی شخص کو فسق کی اور نہ تہمت کری اوسکو کفر کی مگر کہ پہرتا ہی کلمہ کفر و فسق کہنی والی پر اگر نہو یار اوسکا کہ جسکو وہ کلمہ کہا اس طرحکا نقل کی یہ بخاری نی **ف** یعنی فاسق و کافر نہین یعنی اگر کسی غیر فاسق کو فاسق کہا آپ فاسق ہوا اور اگر کافر کہا اور وہ کافر نہین ہی تو آپ کافر ہوا ⁂ **وعنہ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من دعا رجلا بالکفر او قال عدو اللہ ولیس کذلک الا حار علیہ متفق علیہ اور روایت ہی ابی ذر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص پکاری کسی شخص کو ساتہ کفر کی یا کہی دشمن خدا کی اور نہین ہی وہ شخص اس طرحکا مگر کہ رجوع کرتا ہی کفر یا عداوت اوسپر یعنی آپ کافر اور دشمن خدا کا ہوتا ہی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **وعن** انس وابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال المستبان ما قالا فعلی البادی مالم یعتد المظلوم رواہ مسلم اور روایت ہی انس سے اور ابی ہریرہ سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ دو شخص برا کہنی والی آپس مین گناہ اوس چیز کا کہ کہیں وی پس اوپر اوسکی ہی کہ پہلی برا کہا یعنی دو شخص کہ برا کہتا ہی اوسکا گناہ پہلی والی پر ہی کہ ظلم کیا اور دوسرا مظلوم ہی اور وہ باعث ہوا اوسکو برا کہنی پر جبتک کہ تجاوز نکری مظلوم نقل کی یہ مسلم نی **ف** پس اگر تجاوز کری مظلوم نی حد سی یعنی بیچ کہ زیادہ ہو ا برا کہنا اوسکا برا کہنی پہل کرنیوالی کی سی اور انتہا اوسکی سی ہوتا ہی گناہ مظلوم کا زیادہ گناہ پہل کرنیوالی کی سی اور بعضون نی کہا کہ جب تجاوز کری پس نہین ہوتا ہی گناہ فقط پہل کرنیوالی پر بلکہ ہوتا ہی دونون پر گناہ کا سبب تعدی کی ⁂ ع **وعن** ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا ینبغی لصدیق ان یکون لعانا رواہ مسلم اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا نہین جائز واسطی صدیق کی کہ ہو بہت لعنت کرنیوالا نقل کی یہ مسلم نی **ف** صدیق صیغہ مبالغہ کا ہی بمعنی کثیر الصدق کی اور اصطلاح صوفیہ مین صدیقیت ایک مقام ہی بعد مقام نبوت کے چنانچہ آیہ کریمہ فاولئک مع الذین انعم اللہ علیہم من النبیین والصدیقین والشہداء والصالحین اشارہ ہی اسپر اور چونکہ صدق اور راستی شیوہ مرد کا ہوا اور اسی مقام مین پہونچا کہ بعد مقام نبوت کے ہی اور تمام انبیا واسطی رحمت کے اور نزدیک کرنی ویرون کی مبعوث ہین لعنت کرنی کہ دور کرنا اور ہانکنا درگاہ رحمت سی ہی شان اوسکی نہوا اور مقتضای مقام صدیقیت کا نہین اوسلیے خصلت پسندیدہ اہل سنت و جماعت کے ترک کرنا لعن و طعن کا ہی کہ کسیکو لعنت نکریں اگرچہ مستحق اوسکا ہوا اور اپنی زبان کو ساتہ اوسکی آلودہ نکرین اور تضییع وقت ساتہ اوسکی نکرین اور ساتہ لعنت کرنی مردون کی اپنی خو کو خراب نکرین جو کہ ملعون ہی نزدیک خدا کی کیا حاجت ہے اور کوئی اوسکو لعنت کری مگر جائز ہی اوس کافر پر کہ مخبر صادق نی خبر دی ہو ساتہ مرنی اوسکی کی کفر پر اور جاننا چاہیے کہ لعنت دو قسم پر ہی ایک تو ہانکنا اور دور کرنا ہی رحمت الہی سی اور نا امید مطلق کرنا ہی فضل و رحمت سی اور اوسکی سی یہ تو مخصوص کافرون کی لیے ہی اور دوسری دوری اور محروم سے مقام قرب و رضای حق سی کہ راجع اور عائد ساتہ ترک اولی اور احوط کی ہی پس جو کچہ کہ واقع ہوا ہی بیچ ترک بعضی اعمال و اوراد کی اور بعضی صحابہ و غیرہم سی منقول و ماثور ہی سب اسی باب سی ہی نہ قسم اول سی اور لعان صیغہ مبالغہ کا اسلیے لائی کہ احتراز تہوڑی سی لعنت سے نادر الوقوع ہی مومنین مین کہا ابن ملک نی کہ صیغہ مبالغہ مین اشارہ ہی اسپر کہ یہ ذم نہین ہی اوسکی لیے کہ صادر ہو لعنت اوس سی ایکبار یا دو بار ⁂ ع **وعن** ابی الدرداء قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان اللعانین لا یکونون شہداء ولا شفعاء یوم القیامۃ رواہ مسلم اور روایت ہی ابی درداء سی کہا کہ سنا مین نی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی تحقیق بہت لعنت کرنی والی نہونگی گواہی دینی والی اور نہ شفاعت کرنیوالی

إن كان في أخي ما أقول قال إن كان فيه ما تقول فقد اغتبته وإن لم يكن فيه ما تقول فقد بهته رواه مسلم وفي رواية إذا قلت لأخيك ما فيه فقد اغتبته وإذا قلت ما ليس فيه فقد بهته اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کیا جانتی ہو تم کہ کیا ہی غیبت کہا بعضی صحابہ نی کہ اللہ و رسول ویسکا دانا تر ہی فرمایا غیبت ذکر کرنا تیرا ہی اپنی بہائی مسلمان کو ساتھ ایسی چیز کی کہ صفت کی کہ ناخوش رکہی کہا بعضی صحابہ نی پس خبر دو تم اگر ہو بیچ بہائی میری کی یعنی اوس شخص مین کہ اوسکو بدی سی ذکر کیا مین نی وہ چیز کہ کہتا ہون مین یعنی اگر وہ صفت یا او عیب اوس بیچ ہی کہا اور اوسکو ناخوش لگتا ہی غیبت ہی فرمایا حضرت نی اگر ہی اوس شخص مین وہ چیز کہ کہتا ہی تو پس تحقیق غیبت کی تو نی اوسکی اور اگر نہو اوس مین وہ چیز کہ کہتا ہی تو پس تحقیق بہتان کیا تو نی اوس پر یعنی غیبت یہی ہی کہ عیب کا سچ کہی اور اگر سچ نہ کہی تو افترا و بہتان ہی نقل کی یہ طیبی نی اور ایک روایت مسلم کی مین یہ الفاظ آئی ہین جسوقت کہی تو واسطی بہائی اپنی کی وہ چیز کہ اوسمین ہی پس تحقیق غیبت کی تو نی اوسکی اور جسوقت کہی تو وہ چیز کہ نہین اوسمین پس تحقیق بہتان کیا تو نی اوس پر **ف** جان کہ غیبت ایک گناہ ہی نہایت برا اور بہ نسبت اور گناہون کی زیادہ پہیلا ہوا ہی لوگون مین کہ بہت ہی کم ایسی لوگ کہ بچی ہون اس سی غیبت کہتی ہین کسیکی یاد کرنی کو ساتھ ایسی عیب کی کہ ناخوش لگی اوسکو خواہ وہ عیب اوسکی بدن مین ہو یا اوسکی عقل مین یا اوسکی دین مین یا اوسکی دنیا مین یا اوسکی خلق مین یا اوسکی نفس مین یا اوسکی مال مین یا اولاد مین یا ماں باپ مین یا بیوی مین یا اوسکی خادم مین یا کپڑی مین یا رفتار و گفتار مین یا ہیئت مین یا نشست و برخاست مین یا اوسکی حرکات و سکنات مین یا تازہ روئی اور ترش روئی اور تندخوئی مین اور خندگی اور خاموشی مین اور سوای انکی مین جو کچہ کہ تعلق ہی ساتہ اسکی خواہ ذکر کرنا ساتہ الفاظ کی ہو یا کنایہ کی یا رمز کی یا اشارہ کی ساتہ آنکہ اور بہوون سر اور ہاتہ اور مانند انکی کی اور قاعدہ کلیہ اوسمین یہی کہ جس چیز سی سمجہا وی کوئی کسیکی نقصان مسلمان کا اور غائبانہ اوسکی سو وہی غیبت حرام ہی اور اگر اوسکی منہ پر کہی اور ناخوش لگی اوسکو بیحیائی اور ایذا اور وقاحت ہی کہ یہ بہی گناہ ہی اور کفارہ غیبت کا یہ ہی کہ بخشوائی اوس سی کہ جسکی غیبت کی ہی اگر خبر اوس غیبت کی اوسکو پہنچی ہی اور اگر نہین پہنچی ہی یا وہ مر گیا یا مسافت دور ہی تو استغفار کافی ہی اور بخشوانی مین لازم نہین ہی کہ تفصیل کہی بطریق اجمال کی کافی ہی کہ کہی تیری غیبت کی ہی مین نی بخش دو اور بعضی نی کہا ہی استغفار کرنی کی اوسکی لیے کہ جسکی غیبت کی ہی یہی کفارہ غیبت کا ہی جیسا کہ احادیث مین آیا ہی ف۲ ذکر کرنا آدمی کی برائیون کا بطریق اہتمام کی جسمین فائدہ ہی اور مکروہ ہی اس صورت مین کہ ارادہ کرتا ہو برا کہنی اور نقصان کا اور جیسی غیبت کی ایک شہر والون کی یا بستی والون کی تو نہین ہی وہ غیبت یہانتک کہ نام لی ایک قوم معین کا کذا فی السراجیہ ایک شخص روزہ رکہتا ہی اور نماز پڑہتا ہی لیکن ضرر پہنچاتا ہی لوگون کو ہاتہ اور زبان سی پس ذکر کرنا اوسکا ساتہ اوس چیز کی کہ اوسمین ہی نہین ہی غیبت اور اگر خبر پہنچاوی سلطان کو اوسکی تاکہ وہ تنبیہ کری اوسکو پس نہین گناہ ہی اوپر کذا فی فتاوی قاضی خان عالمگیریہ وعن عائشة أن رجلا استأذن على النبي صلى الله عليه وسلم فقال ائذنوا له فبئس أخو العشيرة فلما جلس تطلق النبي صلى الله عليه وسلم في وجهه وانبسط إليه فلما انطلق الرجل قالت عائشة يا رسول الله قلت له كذا وكذا ثم تطلقت في وجهه وانبسطت إليه فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم متى عاهدتني فحاشا إن شر الناس عند الله منزلة يوم القيامة من تركه الناس اتقاء شره وفي رواية اتقاء فحشه متفق عليه اور روایت ہی عائشہ سی کہ تحقیق ایک شخص نی اذن مانگا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس آنی کا پس فرمایا اذن دو اوسکو آنی کا برا ہی اپنی قوم مین پس جب بیٹہا وہ کشادہ پیشانی کی حضرت نی بیچ ملاقات اوسکی کی اور تبسم کیا واسطی اوسکی یا میٹہی باتین کین پس جب چلا گیا وہ شخص عرض کیا حضرت عائشہ نی یا رسول اللہ کہا تہا آپ نی اوسکی حق مین ایسا اور پہر کشادہ روئی کی آپ نی بیچ ملاقات اوسکی کی اور میٹہی باتین کین اوس سی پس فرمایا حضرت نی کب پایا تو نی مجکو فحش بولنی والا تحقیق بدترین آدمیون کا نزدیک اللہ کی مرتبی مین قیامت کی وہ شخص ہی کہ چہوڑین اوسکو لوگ واسطی بچنی برائی اوسکی کی اور ایک روایت مین واسطی بچنی فحش اوسکی کی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **ف** وہ شخص آنیوالا عیینہ بن حصن تہا اور تہا وہ مولفۃ القلوب سی سنہ لاثمن سنہ اور ابہی

قوم میں بیٹھا اور بہت بدخلق اور آثار نقصان کے ایمان کی اوس سے حضرت کی حیات میں اور بعد وفات حضرت کی ظہور میں آئی اور بعد رحلت آنحضرت کی مرتد ہو گیا تھا
اور حضرت ابوبکرؓ کی ہاتھ میں اسیر آیا اور تجدید اسلام کی کر کر مسلمان مرا اور او سوقت میں کہ آنحضرت کی پاس آیا اظہار اسلام کیا تھا لیکن اسلام کامل نہ تھا اور کلام کو
آنحضرت کا اوسکی حق میں علامات نبوت اور معجزات سے تھا کہ جو خبر غیب سے اور حقیقت حال اوسکی سے دی آخر کو آثار بدی کی ارتداد وغیرہ اوس سے ظہور میں آئی اور یہ مدت
اوسکی واسطے ظاہر کرنی حقیقت حال اوسکی کی تھی تا لوگ اوسکو پہچانیں اور فریب کہا دیں اور فتنہ میں نہ پڑیں پس غیبت نہ تھی اور نووی نے کہا کہ حضرت نے اوس سے نرمی
کلام بہی واسطے تالیف قلب اوسکی کی اور اس سے معلوم ہوا کہ جائز ہے مدارات اوسکی کہ ڈر ہو اوسکی فحش گوئی اور ضرر کا اور جائز ہے غیبت فاسق کی اور فرق درمیان مدارات اور
مداہنت کی یہ ہے کہ مدارات خرچ کرنا دنیا کا ہے واسطے اصلاح دنیا کی یا دین کی یا دونون کی معا اور یہ مباح ہے اور بعض اوقات میں اچہی ہوتی ہے اور مداہنت خرچ
کرنا دین کا ہے واسطے کسی اصلاح کی اور یہ بڑا فائدہ ہے لائق یاد رکہنی کی اسلیے کہ اکثر لوگ غافل ہیں اس سے اور ان دونون کی فرق سے جاہل ہیں اور حضرت نے
جو فرمایا کہ کب پایا تو نے الخ یہ انکار ہے حضرت عائشہ کی اس بات پر کہ آپ کی مخالفت کی حاضر و غائب میں پس کیونکر برا کہا آپنے اوسکو حاضر میں جیسے کہ برا کہا آپنے
غائب میں اور یہ اوسکی بہی فحش اوسکی کی اس حدیث کی دو معنی لکہی ہیں ایک تو یہ کہ میں نے اوسکی منہ پر فحش اور سخت نکہا اسسبب سے کہ فحش گو نہوں میں اور اوس جماعت
نہوں کہ لوگ ساتھ ترک کرنی اونکی کی ہمیں بسبب فحش اونکی کی دوسری یہ کہ وہ شخص شریر تہا اسسبب سے کہ چہوڑ دیا میں نے اوسکی منہ پر اوسکو برا کہنا اور برا شخص ہے وہ کہ
چہوڑ دیں اوسکو لوگ بسبب پرہیز کرنی کی برائی اوسکی سے انتہی **وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ أُمَّتِي مُعَافًى إِلَّا
الْمُجَاهِرُونَ وَإِنَّ مِنَ الْمُجَانَةِ أَنْ يَعْمَلَ الرَّجُلُ بِاللَّيْلِ عَمَلًا ثُمَّ يُصْبِحُ وَقَدْ سَتَرَهُ اللّٰهُ فَيَقُولُ يَا فُلَانُ عَمِلْتُ الْبَارِحَةَ كَذَا وَكَذَا وَقَدْ بَاتَ
يَسْتُرُهُ رَبُّهُ وَيُصْبِحُ يَكْشِفُ سِتْرَ اللّٰهِ عَنْهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ** اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام امت میری عافیت میں ہے
یعنی نہیں ماخوذ ہوتی اور نہیں عذاب کی جاتی سخت مگر ایکا اکرنیوالی برائی کی اور تحقیق بی برائی سے ہے یہ کہ کرے آدمی رات کو یعنی مثلا عمل بد پہر صبح کرے اس حالمین کہ
تحقیق ڈہانکا تہا اوسکو اللہ تعالی نے یعنی اوسکی عمل کو لوگون سے یا پردہ پوشی کی تہی اوسکی کہ نہیں عذاب کیا اوسکو رات میں یہانتک کہ جیتا رہا دن تک پس کہے وہ
شخص کہ اے فلانی کیا میں نے آج کی رات ایسا اور ایسا حالانکہ رات کو پردہ پوشی کی تہی اوسکی پروردگار اوسکی نے اور صبح کرتی ہے کہولدیا پردہ اللہ کا اپنے
سے نقل کی یہ بخاری و مسلم نے **ف** حضرت شیخ نے معنی معافی کی یہ لکہی ہیں کہ سلامت کہی جاتی ہے یعنی غیبت نہیں کیا جاتا کوئی مگر علی الاعلان گناہ
کرنیوالی اور طیبی نے بہی یہی معنی لکہی ہیں اور ملا علی نے لکہا ہے کہ نہیں دلالت کرتی حدیث اسپر بلکہ یہ معنی ہیں یعنی جو کہ ترجمہ میں مذکور ہوئی اور شیخ مرحوم نے لکہا ہے
کہ اس سے معلوم ہوا کہ غیبت کرنی حرام ہے اوسکی ہے کہ برا کام کرتا ہے پوشیدہ اور رجوکہ چہپاتا ہے اور آشکارا برائی کرتا ہے غیبت اوسکی غیبت نہیں رکہا ہے علماء نے
کہ جائز ہے غیبت فاسق معلن کی اور امام ظالم کی اور مبتدع داعی کی یعنی جوکہ لوگون کو بدعت کیطرف بلاوے اور وقت دادخواہی اور اظہار ظلم کی اور جائز ہے
غیبت بقصد نصیحت اور تزکیۃ شہود کی اور راویان اخبار و احادیث کی **وَذُكِرَ حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ فِي بَابِ الضِّيَافَةِ**
اور ذکر کی گئی حدیث ابی ہریرہ کی کہ سرا اوسکا یہ ہے من کان یومن باللہ باب الضیافۃ میں **الفصل الثانی** فصل دوسری **عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَرَكَ الْكَذِبَ وَهُوَ بَاطِلٌ بُنِيَ لَهُ فِي رَبَضِ الْجَنَّةِ وَمَنْ تَرَكَ الْمِرَاءَ وَهُوَ مُحِقٌّ بُنِيَ لَهُ فِي وَسَطِ
الْجَنَّةِ وَمَنْ حَسُنَ خُلُقُهُ بُنِيَ لَهُ فِي أَعْلَاهَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَكَذَا فِي شَرْحِ السُّنَّةِ وَفِي الْمَصَابِيحِ قَالَ غَرِيبٌ**
اور روایت ہے انس سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ چہوڑ دے جہوٹ کو اور وہ ہو ناحق و ناروا بنایا جاتا ہے اوسکی لیے محل بیچ کنارہ جنت کے اور
جو شخص کہ چہوڑ دے جہگڑا اوس حالت میں کہ ہے حق پر بنایا جاتا ہے اوسکی لیے مکان بیچون بیچ بہشت کے اور جس شخص نے کہ اچہا کیا خلق اپنا بنایا جاتا ہے مکان اوسکی لیے
بیچ جگہہ بلند بہشت کے نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث حسن ہے اور ایسی ہے بیچ شرح السنۃ اور بیچ مصابیح کی کہا کہ یہ حدیث غریب ہے **ف**

اَلْقَوْمَ وَيْلٌ لَهٗ وَيْلٌ لَهٗ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہے بہز بن حکیم سے کہ نقل کی اپنی باپ سے یعنی حکیم سے حکیم نے نقل کی بہز کی دادا سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے وای ہے واسطے اوس شخص کے کہ بات کرے جھوٹ تا کہ ہنساوے ساتھ اوسکے قوم کو وای ہے واسطے اوسکے وای ہے واسطے اوسکے نقل کی یہ احمد اور ترمذی اور ابوداود اور دارمی نے **ف** ویل کے معنی ہیں ہلاک عظیم یا نام ایک نالہ گہرے کا ہے جہنم میں اور مکرر فرمانا اس لفظ کا واسطے تاکید اور تشدید کے ہے یعنی وعید میں اوس جھوٹ بولنے اس قید سے سمجھا جاتا ہے کہ اگر ایک بات سچی کہے واسطے خوش کرنی یاروں کی مضائقہ نہیں لیکن چاہیے یوں کہ اوسکو بھی عادت و پیشہ نہ کرے کیونکہ خوش طبعی کہ جھوٹ نہو اگرچہ مشروع و مسنون ہے لیکن کبھی کبھی ہے نہ ہمیشہ اور چاہیے کہ نظر ہنسانے پر نہو جیسا کہ حدیث آئندہ میں فرماتے ہیں ع ح

**وَعَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْعَبْدَ لَيَقُوْلُ الْكَلِمَةَ لَا يَقُوْلُهَا اِلَّا لِيُضْحِكَ بِهِ النَّاسَ يَهْوِيْ بِهَا اَبْعَدَ مِمَّا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ وَاِنَّهٗ لَيَزِلُّ عَنْ لِسَانِهٖ اَشَدَّ مِمَّا يَزِلُّ عَنْ قَدَمِهٖ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق بندہ البتہ بولتا ہے ایک بات نہیں بولتا ہے اوسکو مگر اسواسطے کہ ہنساوے ساتھ اوسکی لوگوں کو گرتا ہے بسبب اوس بولنی کی یعنی دوزخ میں گرنا کہ دور تر ہے مسافت مبدا اور منتہی اوسکی کی اوس مسافت سے کہ درمیان آسمان و زمین کی ہے اور تحقیق بندہ پھسلتا ہے سبب زبان کی اپنی زیادہ تر پھسلنے سے قدم اپنے سے نقل کی یہ بیہقی نے شعب الایمان میں **ف** یعنی جھوٹ وغیرہ کہ اوسکی زبان سے صادر ہوتا ہے زیادہ ضرر کرتا ہے اوسکو بہ نسبت ضرر کرنی اوسکی کی پانوں سے منہ کی بل گرنے کہ ضرر بدنی سہل تر ہے ضرر دینی سے ع ج

**وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَمَتَ نَجَا رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ اور روایت ہے عبداللہ بن عمرو سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ چپ رہا یعنی کلام بد سے نجات پائی یعنی آفات و بلیات سے دنیا و آخرت میں اسلیے کہ اکثر جو آدمی کو بلا پہونچتی ہے زبان کی سبب سے پہونچتی ہے نقل کی یہ احمد اور ترمذی اور دارمی اور بیہقی نے شعب الایمان میں **ف** کہا امام غزالی نے کہ کلام چار قسم ہے ایک تو ضرر محض ہے اور دوسرا نفع محض ہے اور تیسرا وہ کہ اوسمیں ضرر بھی ہے اور نفع بھی ہے اور چوتھا وہ کہ نہ اوسمیں ضرر ہے اور نہ نفع ہے پس جو کہ ضرر محض ہے ضرور و لازم ہے چپ رہنا اوس سے اور ایسی ہی وہ کہ ضرر و نفع دونوں رکھتا ہے کیونکہ دفع ضرر اہم ہے حاصل کرنی نفع کی سے اور وہ کلام کہ نہ ضرر رکھتا ہے اور نہ نفع مشغول ہونا ساتھ اوسکی موجب ضائع کرنی وقت کا ہے اور وہ عین ٹوٹا ہے رہی قسم دوسری کہ نفع محض ہے اوسمیں بھی خطرہ و آفت ہے کہ کبھی اوسمیں آمیزش ریا کی اور تصنع اور تزکیہ نفس اور فضول کلام کی ہو جاتی ہے اور تمیز و دریافت کرنا اوسکا بھی مشکل ہے پس چپ رہنا ہر حال بہتر ہے کہ زبان کی آفتیں ان گنت ہیں کیا خوب کہا ہے کسی نے اللسان جرمہ صغیر وجرمہ کبیر کثیر ع

**وَعَنْ** عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ لَقِيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ مَا النَّجَاةُ فَقَالَ اَمْلِكْ عَلَيْكَ لِسَانَكَ وَلْيَسَعْكَ بَيْتُكَ وَابْكِ عَلٰى خَطِيْئَتِكَ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے عقبہ بن عامر سے کہا ملاقات کی میں نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے اور کہا میں نے کہ کیا ہے سبب نجات کا یعنی دنیا اور آخرت میں فرمایا محفوظ رکھ تو زبان اپنی کو اور گنجایش دے تجھکو گہر تیرا اور رو تو اپنی گناہوں پر نقل کی یہ احمد اور ترمذی نے **ف** لفظ املک ساتھ زبر ہمزہ کی اور زیر لام کی یعنی محفوظ رکھ اپنی زبان کو اوس چیز سے کہ نہیں ہے اوسمیں خیر کہا ہے ایک شارح نے اور ظاہر تر یہی ہے کہ معنی اسکی یہ ہیں کہ بند کر اپنی زبان کو حال آنکہ محافظت کرنیوالا ہو اپنی پر امور اپنی کو اور رعایت کرنیوالا ہو احوال اپنی کو اور گنجایش دے تجھکو گہر تیرا یعنی کہ رہے تو اوسمیں اور نہ نکلے مگر بضرورت اور نہ تنگدل ہو بیٹھنے سے اوسمیں بلکہ غنیمت جان تو اوسکو کہ وہ سبب خلاصی کا ہے شر و فتنہ سے رہائی کہا گیا ہے ہذا زمان السکوت وملازمۃ البیوت والقناعۃ بالقوت الی ان تموت اور کہا طیبی نے کہ امر ظاہر میں تارک ہے گہر پر اور حقیقت میں مخاطب پر یعنی بیٹھ گہر میں مشغول ساتھ عبادت مولی کی اور رہ [illegible] اور رو نادم ہو کر اپنی گناہوں پر ع

**وَعَنْ** اَبِيْ سَعِيْدٍ رَفَعَهٗ قَالَ اِذَا اَصْبَحَ ابْنُ اٰدَمَ فَاِنَّ الْاَعْضَاءَ كُلَّهَا تُكَفِّرُ اللِّسَانَ فَتَقُوْلُ اتَّقِ اللّٰهَ فِيْنَا فَاِنَّمَا نَحْنُ بِكَ فَاِنِ اسْتَقَمْتَ اسْتَقَمْنَا وَاِنِ اعْوَجَجْتَ

وسلم اذا كذب العبد تباعد عنه الملك ميلا من نتن ما جاء به رواه الترمذي اور روایت ہے ابن عمر سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے جس وقت کہ جھوٹ بولتا ہے بندہ دور ہو جاتے ہیں اوس سے فرشتے یعنی محافظت کرنے والے کوس بھر بسبب بو بد اوس چیز کی سے کہ لایا بندہ اوسکو
یعنی جھوٹ بولا نقل کی یہ ترمذی نے **وعن** سفيان بن اسيد الحضرمي قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول كبرت خيانة
ان تحدث اخاك حديثا هو لك به مصدق وانت به كاذب رواه ابو داود اور روایت ہے سفیان بن اسد حضرمی سے کہا سنا میں نے
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے بہت بڑی بات ہے از روے خیانت کے یہ کہ بات کہے تو بھائی اپنے سے کہ وہ تجکو ساتھ اوس بات کے سچا جانتا ہے اور تو اوس
بات میں جھوٹ بولنے والا ہے یعنی جھوٹ بولنا تو ہر حال بُرا ہے اور اس صورت میں بہت بُرا ہے نقل کی یہ ابو داود نے **وعن** عمار قال قال رسول الله صلى الله
عليه وسلم من كان ذا وجهين في الدنيا كان له يوم القيمة لسانان من نار رواه الدارمي اور روایت ہے عمار سے کہا فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ ہو دو رویہ دنیا میں ہونگی اوسکی دن قیامت کے دو زبانیں آگ کی نقل کی یہ دارمی نے **ف** دو رویہ اوسکو کہتے ہیں کہ وہ کسی کے سامنے
ہو تو ایسی باتیں کہے کہ وہ جانے کہ یہ میرا بڑا دوست ہے اور اوسکی پیچھے ایسی باتیں کہے کہ باعث اوسکی ایذا کی ہوں اور بعضوں نے کہا کہ دو رویہ یہ ہے کہ دو شخصوں میں
عداوت ہے یہ ہر ایک پاس جا کر ایسی باتیں کرتا ہے کہ وہ جانتا ہے کہ یہ میرا دوست ہے یعنی ہر ایک کے پاس جا کر دوسرے کو بُرا کہتا ہے اور اوسکی محبت ظاہر کرتا ہے ہر ایک جانتا ہے
کہ میرا دوست غمخوار اور مددگار ہے ۱۲ ع **وعن** ابن مسعود قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ليس المؤمن بالطعان ولا باللعان
ولا الفاحش ولا البذي رواه الترمذي والبيهقي في شعب الايمان وفي اخرى له ولا الفاحش البذي وقال الترمذي هذا حديث
غريب اور روایت ہے ابن مسعود سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں ہوتا پورا مومن طعن کرنیوالا اور نہ لعن کرنیوالا اور نہ فحش کہنے والا اور نہ زبان درازی
کرنے والا نقل کی یہ ترمذی نے اور بیہقی نے شعب الایمان میں اور بیچ اور روایت بیہقی کی اور نہیں ہوتا مومن فحش کہنے والا زبان درازی کرنے والا یعنی اس روایت
میں حذف کیا فاحش کو ساتھ بذی کی یعنی نہیں ہے مومن فحش کہنے والا مبالغہ اور کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث غریب ہے **وعن** ابن عمر قال قال رسول الله
صلى الله عليه وسلم لا يكون المؤمن لعانا وفي رواية لا ينبغي للمؤمن ان يكون لعانا رواه الترمذي اور روایت ہے ابن عمر سے کہا
فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہیں ہوتا مومن کامل بہت لعنت کرنے والا اور عادت کرنے والا اوسکی اور نہ چاہیے اوسکو کہ ایسا ہو اور ایک روایت میں یہ
الفاظ ہیں نہیں لائق مومن یعنی مطلق مومن کو کہ ہو بہت لعنت کرنیوالا **وعن** سمرة بن جندب قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
لا تلاعنوا بلعنة الله ولا بغضب الله ولا بجهنم وفي رواية ولا بالنار رواه الترمذي وابو داود اور روایت ہے سمرہ بن جندب سے
کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ بددعا کرو آپس میں ساتھ لعنت خدا کی یعنی آپس میں ایک دوسرے کو یوں نہ کہو کہ تجھ پر لعنت خدا کی اور نہ بددعا کرو آپس میں ساتھ غضب خدا کی اور نہ ساتھ
داخل ہونے کی دوزخ میں یعنی یوں نہ کہو کہ غضب خدا کا تجھ پر اور دوزخ میں جاوے تو اور ایک روایت میں ہے اور نہ ساتھ آگ کے نقل کی یہ ترمذی نے اور ابو داود نے **وعن** ابي الدرداء قال سمعت رسول
الله صلى الله عليه وسلم يقول ان العبد اذا لعن شيئا صعدت اللعنة الى السماء فتغلق ابواب السماء دونها ثم تهبط الى الارض فتغلق
ابوابها دونها ثم تاخذ يمينا وشمالا فاذا لم تجد مساغا رجعت الى الذي لعن فان كان لذلك اهلا والا رجعت الى قائلها رواه
ابو داود اور روایت ہے ابی درداء سے کہا سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے تحقیق بندہ جس وقت کہ لعنت کرتا ہے کسی چیز کو یعنی کسی آدمی
یا غیر آدمی کو چڑھتی ہے لعنت طرف آسمان کی تو بند کیے جاتے ہیں دروازے آسمان کے آگے لعنت کے پھر اوترتی ہے لعنت طرف زمین کے پس بند کیے جاتے ہیں
دروازے اوسکے نزدیک نزول لعنت کے پھر مائل ہوتی ہے داہنی اور بائیں یعنی ادھر اودھر پھرتی ہے پس جس وقت کہ نہیں پاتی راہ پھرتی ہے طرف
اوسکی کہ لعنت کیا گیا ہے پس اگر ہوتا ہے وہ لائق اوسکی تو پہونچتی ہے اوسکو اور اگر نہیں ہوتا وہ لائق اوسکی پھر آتی ہے لعنت طرف کہنے والے اپنے کے

روایت ہی خالد بن معدان سی ان سی کہ اونسی نقل کی معاذ بن جبل سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ عار دلاوی یعنی سرزنش و ملامت کری اپنی بھائی
مسلمان کو ساتھ ایک گناہ کی کہ صادر ہوا ہی اوس سی پہلی نہیں مرتا وہ عار دلانی والا یہانتک کہ کرتا ہی وہ اوسکو مراد رکہتی تہی حضرت عار دلانا اوس گناہ سی کہ
توبہ کرچکا ہی اوس سی نقل کی یہ ترمذی نی اور کہا یہ حدیث غریب ہی اور نہیں اسناد اسکی متصل اسلیے کہ خالد نی نہیں پایا معاذ بن جبل کو **ف** توبہ کرچکا
اور اگر توبہ نہیں کی ہی اور اوس گناہ مین گرفتار ہی تو سرزنش کرسکتی ہین اوسپر لیکن بطریق تکبر اور قصد تحقیر کی نہو بلکہ بقصد جز نصیحت کے اور باز رکہنی کی اوس سی
اور یہ تفسیر منقول ہی امام احمد بن حنبل سی اور اسرع ... ہین اگرچہ ترمذی نی کلام کیا لیکن کہا عراقی نی کہ وصیت کیا اسکو محمد طبرانی نی ساتھ اسناد
جید کی **ع وعن واثلة** قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تظهر الشماتة لأخيك فيرحمه الله ويبتليك رواه
الترمذي وقال هذا حديث حسن غريب اور روایت ہی واثلہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہ ظاہر کر تو خوشی کو واسطی مسلمان
بھائی کی یعنی اگر کوئی مسلمان پڑا ہی بلای دینی یا دنیوی مین تو خوش نہو بسبب دشمنی کی کہ رکہتا ہی اوس سی پس اگر خوش ہووی گا تو رحم کریگا خدای تعالی
اوسپر اور مبتلا کریگا تجکو ساتھ اوسکی نقل کی یہ ترمذی نی اور کہا کہ یہ حدیث حسن غریب ہی **وعن عائشة** قالت قال النبي صلى الله عليه
وسلم ما أحب أني حكيت أحدا وأن لي كذا وكذا رواه الترمذي وصححه اور روایت ہی عائشہ سی کہا فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی
نہیں دوست رکہتا ہون یہ کہ نقل نکالون مین کسی کی حال آنکہ ہو میری لیے ایسا اور ایسا یعنی اگرچہ پاجاؤن مین کتنا ہی مال دنیا سی بسبب اس نقل نکالنی کی نقل کی
یہ ترمذی نی اور صحیح کہا اسکو **ف** حرام ہی نقل نکالنی کسی کی خواہ قولی ہو خواہ فعلی اور داخل ہی غیبت محرمہ مین **ع وعن جندب** قال جاء
أعرابي فأناخ راحلته ثم عقلها ثم دخل المسجد فصلى خلف رسول الله صلى الله عليه وسلم فلما سلم أتى راحلته
فأطلقها ثم ركب ثم نادى اللهم ارحمني ومحمدا ولا تشرك في رحمتنا أحدا فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم أتقولون
هو أضل أم بعيره ألم تسمعوا إلى ما قال قالوا بلى رواه أبو داود اور روایت ہی جندب سی کہا آیا ایک اعرابی یعنی گنوار اور بٹہایا اوسنی اونٹ
اپنی کو پہر باندہا پاؤن اوسکا رسی سی پہر داخل ہوا مسجد مین پس نماز پڑہی پیچہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس جبکہ سلام پہیرا اس اعرابی نی آیا اپنی اونٹ کی
پاس کہولا اوسکو پہر سوار ہوا پہر پکارا یا الہی رحم کر مجہپر اور محمد پر اور نہ شریک کر ہماری رحمت مین کسیکو پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی آیا جانتی ہو تم
کہ یہ اعرابی جاہل تر ہی یا اونٹ اسکا کیا نہیں سنا تمنی اور کان نہین رکہا تمنی طرف اوس کلام کی کہ اسنی کہا کہا اصحابہ نی کہ ہان سنا ہمنی نقل کی یہ ابو داؤد
نی **ف** یعنی اسنی جو رحمت واسع تہی کو تنگ کیا پہر جو حضرت خفا ہوی اسپر وجہ اسکی یہ ہی کہ رحمت مین تنگی کرنی چاہتی ہی کہ یہ بات ہماری ہی لیے ہو اور کسی کی نہو بلکہ تمام مؤمنین
اور مومنات کو داخل کرنا چاہیے **ع وذكر** حديث أبي هريرة كفى بالمرء كذبا في باب الاعتصام في الفصل الأول اور ذکر کی
گئی حدیث ابی ہریرہ کی کہ مراد اوسکا ہی کفی بالمرء کذبا بیچ باب الاعتصام کی فصل پہلی مین

## الفصل الثالث فصل تیسری

**عن** أنس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا مدح الفاسق غضب الرب تعالى واهتز له العرش رواه البيهقي في
شعب الإيمان اور روایت ہی انس سی کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت کہ تعریف کیا جاتا ہی فاسق یعنی مثلا کہا اوسکو نیک و غیرہ تو
غصہ ہوتا ہی پروردگار تعالی یعنی تعریف کرنیوالی پر اور ہلتا ہی اور کانپتا ہی عرش بسبب تعریف کی نقل کی یہ بیہقی نی شعب الایمان مین **ف**
ہلنا عرش کا یا تو محمول ہی ظاہر پر یا کنایہ ہی وقوع ہونی امر عظیم سی اسلیے کہ بیچ تعریف فاسق کی راضی ہونا ہی ساتھ اوسچیز کی کہ اوسمین ناخوشی اور اہانت
حق کی ہی بلکہ نزدیک ہی کہ ہو سبب کفر کی اسلیے کہ قریب ہی یہ کہ پہنچی طرف حلال جاننی حرام کی پس تعریف کرنی فاسق کی اکثر علما ہی ...
ریاکار کی داخل ہی اس مین ... جب تعریف فاسق کا یہ حال ہوا تو کیا حال ہوگا تعریف ظالم اور کافر کا ...

ح وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُطْبَعُ الْمُؤْمِنُ عَلَى الْخِلَالِ كُلِّهَا إِلَّا الْخِيَانَةَ وَالْكَذِبَ
رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ روایت ہے ابو امامہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پیدا کیا جاتا ہے مومن
اوپر ہر طرح کی خصلتوں کے سوائے خیانت اور جھوٹ کے نقل کی یہ احمد نے اور بیہقی نے شعب الایمان میں سعد بن ابی وقاص سے ف یعنی مومن کی اصل خلقت میں
ہوتی ہیں مادہ پیدا کیا جاتا ہے صدق و امانت پر کہ مقتضا ہی تصدیق و ایمان کی ہیں یا مراد مبالغہ ہے نفی میں یعنی ان دونوں صفتوں کا مومن کے حال کے لائق نہیں کا
ہی اور ظاہر تر یہی ہے کہ مراد منع کرنا ان دو صفتوں سے ہے یعنی نہ چاہیے کہ مسلمان متصف ہوں ساتھ ان صفتوں کے ع وَعَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ
أَنَّهُ قِيلَ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيَكُونُ الْمُؤْمِنُ جَبَانًا قَالَ نَعَمْ فَقِيلَ لَهُ أَيَكُونُ الْمُؤْمِنُ بَخِيلًا قَالَ نَعَمْ فَقِيلَ لَهُ
أَيَكُونُ الْمُؤْمِنُ كَذَّابًا قَالَ لَا رَوَاهُ مَالِكٌ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ مُرْسَلًا اور روایت ہے صفوان بن سلیم سے یہ کہ کہا گیا واسطے پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ آیا ہوتا ہے مومن بزدل فرمایا ہو پھر کہا گیا واسطے آنحضرت کے کہ کیا ہوتا ہے مومن بخیل فرمایا ہو پھر کہا گیا واسطے حضرت کے کیا ہوتا ہے
مومن بہت جھوٹا فرمایا کہ نہیں نقل کی یہ مالک نے اور بیہقی نے شعب الایمان میں بطریق ارسال کے ف یعنی مومن جمع نہیں ہوتا اسلئے کہ صدق اور حق
ایمان کی منافی کذب کی ہی کہ نفس الامر میں باطل و ناحق ہے اور یہی محمول ہے اوپر تاویلات سابقہ کے اور بیچ لانے کذاب کے کہ صیغہ مبالغہ کا ہے اشارہ ہے اسطرف کہ اگر
کبھی حکم شریعت کی بیچ بعضی جگہ کے خالی اغراض فاسدہ دنیوی سے ہو جھوٹ واقع ہو جائے تو بعید نہیں اور صفوان راوی اس حدیث کا ثقہ اور جلیل القدر
اہل مدینہ سے ہیں نہایت صالح تھے کہتے ہیں کہ چالیس برس تک بچھونے پر نہیں لیٹے اور وقت مرگ کے بیٹھے ہوئے جان دی اور انکی پیشانی میں کثرت سجدہ سے گڑھا ہو گیا تھا
اور نہایت قانع تھے کہ روزینہ بادشاہ کا قبول نہیں کرتے تھے اور مناقب انکی بہت سی ہیں ع وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ إِنَّ الشَّيْطَانَ لَيَتَمَثَّلُ
فِي صُورَةِ الرَّجُلِ فَيَأْتِي الْقَوْمَ فَيُحَدِّثُهُمْ بِالْحَدِيثِ مِنَ الْكَذِبِ فَيَتَفَرَّقُونَ فَيَقُولُ الرَّجُلُ مِنْهُمْ سَمِعْتُ رَجُلًا أَعْرِفُ وَجْهَهُ
وَلَا أَدْرِي مَا اسْمُهُ يُحَدِّثُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابن مسعود سے کہ کہا تحقیق شیطان صورت پکڑتا ہے بیچ صورت آدمی کے پس آتا ہے
ایک قوم پر اور خبر دیتا ہے انکو ایک خبر جھوٹی پس جدا ہوتی ہے قوم پس کہتا ہے ایک شخص ان میں سے سنا میں نے ایک شخص سے کہ پہچانتا ہوں میں منہ اسکا اور
نہیں جانتا میں نام اسکا نقل کرتا تھا یہ خبر نقل کی یہ مسلم نے ف مراد اس سے یا تو حدیث آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے یا مطلق خبر جھوٹی
اور مقصود حدیث سے تنبیہ ہے اسپر کہ احتیاط و تحری کریں بیچ حدیثوں کے معلوم کریں صحیح و غیر صحیح ہونا اوسکا اور جو کچھ سنیں اوسے نہ نقل کریں
بغیر دریافت صدق اوسکی کے اور یہ حدیث اگرچہ بطریق رفع کے نہیں نقل کی گئی لیکن چونکہ ایسا حکم ہے کہ اطلاع اسپر بغیر سننے کے حضرت سے ممکن نہیں
حکم مرفوع میں ہے ع وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حِطَّانَ قَالَ أَتَيْتُ أَبَا ذَرٍّ فَوَجَدْتُهُ فِي الْمَسْجِدِ مُحْتَبِيًا بِكِسَاءٍ أَسْوَدَ وَحْدَهُ
فَقُلْتُ يَا أَبَا ذَرٍّ مَا هَذِهِ الْوَحْدَةُ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْوَحْدَةُ خَيْرٌ مِنْ جَلِيسِ السُّوءِ
وَالْجَلِيسُ الصَّالِحُ خَيْرٌ مِنَ الْوَحْدَةِ وَإِمْلَاءُ الْخَيْرِ خَيْرٌ مِنَ السُّكُوتِ وَالسُّكُوتُ خَيْرٌ مِنْ إِمْلَاءِ الشَّرِّ اور روایت ہے عمران بن حطان
سے کہا عمران نے کہ آیا میں ابوذر کے پاس پس پایا میں نے انکو مسجد میں گوٹ مارے ہوئے ایک کملی سیاہ سے تنہا بیٹھے ہوئے پس کہا میں نے اے
ابوذر کیا ہے یہ تنہائی یعنی کیوں نہیں صحابہ کے ساتھ بیٹھتا اور افادہ اور استفادہ کرتا پس کہا ابوذر نے کہ سنا میں نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے
فرماتے تنہا بیٹھنا بہتر ہے بیٹھنے سے ساتھ ہمنشین بد کی اور بیٹھنا ساتھ ہمنشین نیک کی بہتر ہے تنہا بیٹھنے سے اور سکھلانا خیر کا بہتر ہے چپ رہنے سے
اور چپ رہنا بہتر ہے سکھلانے برائی کی سے یعنی اور معنی سکوت پر گوشہ نشینی و تنہائی ہے ف تنہا بیٹھنا ابوذر کا یعنی چونکہ اسوقت میں ایک خاص
کا اعتقاد … نیکی اور صلاح اوسکی کا ہو حاضر نہیں تنہا بیٹھا ہوں میں اور جبکہ ایسا ملے تو بیٹھتا ہوں انکے ساتھ ع وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ

اور پورا کرو جبکہ وعدہ کرو اور ادا کرو امانت جبکہ امانت دی جاؤ اور نگہبانی کرو شرمگاہ اپنی کی یعنی حرام کاری سے بچاؤ اور بند کرو نگاہ اپنی یعنی دیکھنے
اوس چیز کی سے کہ نہیں جائز ہے دیکھنا اوسکا مانند نامحرم وغیرہ کی اور بند رکھو اپنے ہاتھ یعنی مارنے سے اور پکڑنے اوس چیز کی سے کہ حرام
و مکروہ ہے یا یعنی ہیں کہ باز رکھو اپنے نفسوں کو ظلم سے وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ غَنْمٍ وَاَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيْدَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ خِيَارُ عِبَادِ اللّٰهِ الَّذِيْنَ اِذَا رُءُوْا ذُكِرَ اللّٰهُ وَشِرَارُ عِبَادِ اللّٰهِ الْمَشَّاءُوْنَ بِالنَّمِيْمَةِ الْمُفَرِّقُوْنَ بَيْنَ الْاَحِبَّةِ الْبَاغُوْنَ
الْبُرَآءَ الْعَنَتَ رَوَاهُمَا اَحْمَدُ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ اور روایت ہے عبد الرحمن بن غنم اور اسماء بنت یزید سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا بہتر بندے اللہ کے وہ ہیں کہ جسوقت دیکھے جاویں یاد کیا جاوے اللہ اور بدتر بندے اللہ کے وہ ہیں کہ چلتے ہیں مجلسوں میں ساتھ
چغلی کے یعنی بنظر فساد کے جیسے کہ بیان کیا اوسکو جدائی ڈالتے ہیں درمیان دوستوں کے چاہتے ہیں پاک لوگوں سے مشقت اور ہلاکت اور فساد اور گناہ
اور زنا کو یعنی ایک جماعت کو کہ پاک اور منزہ ہیں گناہ و فساد و عیب سے متہم کرتے ہیں اونکو ساتھ گناہ اور فساد و عیب کے اور مشقت و ہلاکت میں ڈالتے
ہیں نقل کیں یہ دونوں حدیثیں احمد نے اور بیہقی نے شعب الایمان میں ف یاد کیا جاوے اللہ یعنی بیچ تعلق اور خصائص کے ساتھ اللہ تعالی کی ایسی
مرتبہ کو پہنچے ہیں کہ آثار و انوار اوسکی اوپر احوال و اطوار اونکی کے ظاہر ہوئے ہیں کہ جب آنکھ اونکی جمال پر پڑتی ہے تو خدا تعالی یاد آتا ہے بسبب ظہور علامت عبادت
کی اوپر منہ اونکی کی اور بعضوں نے کہا کہ معنی اوسکے یہ ہیں کہ دیکھنا اونکا مانند ذکر خدا کی ہے جیسے کہ کہا ہے علماء نے کہ نظر کرنی عالم کی منہ پر عبادت ہے
اور کبھی ہوتا ہے کہ بسبب نظر کرنے کی صالح کی منہ پر نور ایمان ایسا باطن میں آتا ہے کہ دل کو روشن کر دیتا ہے اور حدیث میں آیا ہے النظر الی وجہ
علی عبادۃ اور یہ حدیث تصدیق کرتی ہے معنی اول کو بھی آیا ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ جب گھر سے نکلتے تھے اور لوگوں کی نظر اونکے چہرہ مبارک پر پڑتی تو کہتے لا الہ
الا اللہ ما اشرف ہذا الفتی لا الہ الا اللہ ما اکرم ہذا الفتی لا الہ الا اللہ ما اعلم ہذا الفتی لا الہ الا اللہ ما اشجع ہذا الفتی یعنی دیکھنا اونکا باعث ہوتا تھا کہنے کلمہ
توحید کا ۱۲ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَجُلَيْنِ صَلَّيَا صَلٰوةَ الظُّهْرِ اَوِ الْعَصْرِ وَكَانَا صَائِمَيْنِ فَلَمَّا قَضَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ الصَّلٰوةَ قَالَ اَعِيْدَا وُضُوْءَكُمَا وَصَلٰوتَكُمَا وَامْضِيَا فِيْ صَوْمِكُمَا وَاقْضِيَاهُ يَوْمًا اٰخَرَ قَالَا لِمَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ
اغْتَبْتُمْ فُلَانًا اور روایت ہے ابن عباس سے کہ تحقیق دو شخصوں نے نماز پڑھی ظہر کی یا عصر کی اور تھے دونوں روزہ دار جب نماز پڑھ چکے نبی صلی اللہ علیہ وسلم
فرمایا پھیر کرو وضو اور پڑھو نماز اور پورا کرو روزہ اپنا یعنی افطار نکرو اور قضا کرو بدلے اوسکے ایکدن اور یعنی یہ روزہ تمہارا فاسد ہوا اور واجب ہے قضا اوسکی اور
لیکن باوجود اسکی بھی اسی طرح رہو اور افطار نکرو اور علاوہ اسکی بدلے رکھو احتیاط اور کہا اون دونوں نے کس واسطے یا رسول اللہ یعنی اعادہ وضو و
روزہ اور نماز کا کیوں فرمایا غیبت کی تمنے فلانے شخص کی ف یعنی اور غیبت توڑتی ہے وضو اور روزہ کو اور کہا ہے علماء نے کہ یہ حدیث بر سبیل
تغلیظ و زجر کی واقع ہوئی ہے و الا حقیقت میں غیبت وضو اور روزہ کو توڑتی نہیں لیکن کمال و ثواب کو کھو دیتی ہے اور نزدیک سفیان ثوری کی غیبت
مفسد روزہ کی ہے بہر تقدیر معلوم ہوا کہ قباحت اور برائی غیبت کے حد سے زیادہ ہے احتیاط و تقوی اسمیں ہے کہ بعد از وقوع غیبت کی تجدید وضو کے
کرنی چاہیے بلکہ کہا ہے علماء نے کہ اگر جلسے یا سخن لایعنی کہے اور بہت سا ہے تو وضو کرنا مستحب ہے واسطے ازالہ ظلمت کے کہ طاری ہوئی ہے اوس سے
اور روزہ دار کو چاہیے کہ غیبت سے احتراز کرے ۱۲ وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ وَجَابِرٍ قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْغِيْبَةُ
اَشَدُّ مِنَ الزِّنَا قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَكَيْفَ الْغِيْبَةُ اَشَدُّ مِنَ الزِّنَا قَالَ اِنَّ الرَّجُلَ لَيَزْنِيْ فَيَتُوْبُ فَيَتُوْبُ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَفِيْ
رِوَايَةٍ فَيَتُوْبُ فَيَغْفِرُ اللّٰهُ لَهٗ وَاِنَّ صَاحِبَ الْغِيْبَةِ لَا يُغْفَرُ لَهٗ حَتّٰى يَغْفِرَهَا لَهٗ صَاحِبُهٗ وَفِيْ رِوَايَةِ اَنَسٍ قَالَ صَاحِبُ الزِّنَا
يَتُوْبُ وَصَاحِبُ الْغِيْبَةِ لَيْسَ لَهٗ تَوْبَةٌ رَوَى الْبَيْهَقِيُّ الْاَحَادِيْثَ الثَّلٰثَةَ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ اور روایت ہے ابی سعید اور جابر سے کہا

ہاتھ بھر کر پس گنے میں نے جابر کے دونوں ہاتھ میں تین بار یعنی واسطے کہا صدیق نے عطا کی کہ آنحضرت نے جس سے وعدہ کیا تھا کہا جابر نے پس سے لپ بھر کر مجکو ابو بکر صدیق نے ایکبار پس گنا میں نے اوس چیز کو کہ تہی لپ میں پس تہی وہ پانسو فرمایا حضرت صدیق اکبر نے کہ لو دو مثل اسکی یعنی ہزار تاکہ زیادہ ہو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** اس سے معلوم ہوا کہ مستحب ہے ادا کرنا دین میت کا اور پورا کرنا وعدہ اوسکا خلیفہ کی لیے اور برابر ہی آمین وارث اور جنسی اور ایس میں اشارہ ہی اسپر بھی کہ وعدہ ملحق ہی ساتھ دین کی جیسی کہ آیا ہی آنحضرت سے العدة دین رواه الطبرانی فی الاوسط عن علی وابن مسعود

## اَلْفَصْلُ الثَّانِي

فصل دوسری **عَنْ** أَبِي جُحَيْفَةَ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبْيَضَ قَدْ شَابَ وَكَانَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ يُشْبِهُهُ وَأَمَرَ لَنَا بِثَلَاثَةَ عَشَرَ قَلُوصًا فَذَهَبْنَا نَقْبِضُهَا فَأَتَانَا مَوْتُهُ فَلَمْ يُعْطُونَا شَيْئًا فَلَمَّا قَامَ أَبُو بَكْرٍ قَالَ مَنْ كَانَتْ لَهُ عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِدَةٌ فَلْيَجِئْ فَقُمْتُ إِلَيْهِ فَأَخْبَرْتُهُ فَأَمَرَ لَنَا بِهَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ روایت ہی ابی جحیفہ سے کہ کہا دیکھا میں نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو سفید رنگ یعنی مائل سرخی تحقیق ظاہر ہوا تہا بڑھاپا اور تہی حسن بن علی مشابہ حضرت کے یعنی نصف اعلی میں پس بات کہی اسکی اثبات صحبت ابی کی حضرت سے اسلیے کہ پیغمبر سن تہی صحابہ میں وقت رحلت کے حضرت پس کہتے ہیں ابو جحیفہ دیکھا میں نے آنحضرت کو باین صفت اور حکم فرمایا واسطی جماعت ہماری کی ساتھ تیرا اونٹنیوں جوان کی پس گئی ہم تا قبض کریں ان اونٹنیوں کو پس آئی ہمارے پاس خبر وفات حضرت کے پس نہ دیا ہمکو کچھ پس جب کہڑی ہوئی ابو بکر یعنی خطبہ کی لیے یا خلیفہ ہوئی کہا جو کوئی کہ ہوا اوسکی لیے نزدیک پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے وعدہ یعنی کچھ دینی کا پس چاہیے کہ آوی پس کہڑا ہوا میں اور گیا طرف ابو بکر کی پس خبر دی میں نے یعنی اوسکی کہ حضرت نے وعدہ کیا تہا تیرا اونٹنیوں کی دینی کا پس فرمایا ابو بکر نے واسطی ہماری ساتھ دینی اونٹنیوں کی نقل کی یہ ترمذی نے **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي الْحَمْسَاءِ قَالَ بَايَعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ أَنْ يُبْعَثَ وَبَقِيَتْ لَهُ بَقِيَّةٌ فَوَعَدْتُهُ أَنْ آتِيَهُ بِهَا فِي مَكَانِهِ فَنَسِيتُ فَذَكَرْتُ بَعْدَ ثَلَاثٍ فَإِذَا هُوَ فِي مَكَانِهِ فَقَالَ لَقَدْ شَقَقْتَ عَلَيَّ أَنَا هٰهُنَا مُنْذُ ثَلَاثٍ أَنْتَظِرُكَ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہی عبد اللہ بن ابی الحمساء سے کہ کہا خرید کیا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ پہلی نبی ہونی سے اور باقی رہا واسطی حضرت کے مجھپر کچھ مول پس وعدہ کیا میں نے حضرت سے یہ کہ لاؤنگا میں انکی لیے بقیہ مول کو بیچ جگہ انکی کی کہ جہاں آپ بیٹھے تہی یا بیچ جگہ بیع کی پس بہول گیا میں وہ وعدہ پس یاد کیا میں نے بعد تین دن کی یعنی اور لیگیا میں وہ مول نزدیک آنحضرت کی اوسی جگہ پس ناگہان دیکھا میں نے کہ آنحضرت وہیں بیٹھی ہیں پس فرمایا کہ تحقیق مشقت میں ڈالا تونی مجکو میں اسی جگہہ ہوں انتظار تیرا تین دن سی نقل کی یہ ابی داؤد نی **ف** لفظ حمساء مشکوۃ کی نسخوں میں ساتھ تقدیم حاء مہملہ مفتوحہ کی میم پر کہ ہے واقع ہوا ہی اور اسطرح مصابیح کی نسخوں میں ابی کی لکھا ہی علماء نی کہ یہ سہو و غلط ہی صاحب مصابیح والی ہی اور اوسی کی تقلید مشکوۃ والی نے کی اور صواب ابی الحمساء ساتھ تقدیم میم کی ہیں پر ہی جیسا کہ اسماء الرجال کی کتابوں میں ثبت کر رہی ہی اور نہ جانا کہ یا حضرت کا واسطی پورا کرنی وعدی کی تہانہ واسطی لینی مول مذکور کی اور اسمیں تعلیم ہی امت کو پورا کرنی وعدی کی اور وعدی کی پورا کرنی کا حکم سب پیغمبروں میں رہا ہی اور سب مول محافظت اوسکی کرتی رہی ہیں چنانچہ اسمعیل کی بطریق تعریف کی فرمایا وابراہیم الذی وفی سرح **وَعَنْ** زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا وَعَدَ الرَّجُلُ أَخَاهُ وَمِنْ نِيَّتِهِ أَنْ يَفِيَ لَهُ فَلَمْ يَفِ وَلَمْ يَجِئْ لِلْمِيعَادِ فَلَا إِثْمَ عَلَيْهِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی زید بن ارقم سے نقل کی اونی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا جسوقت کہ وعدہ کری آدمی اپنے بہائی سے اور نیت میں ہو پورا کرنا اوس وعدہ کا اوسکی لیے اور نہ پورا کیا یعنی بسبب کسی عذر کی اور نہ آیا وقت وعدہ کی پس نہیں گناہ اوسپر نقل کی یہ ابو داؤد اور ترمذی نے **ف** اس سے معلوم ہوا کہ اگر کوئی نیت وفا وعدہ کی رکہتا ہو اگرچہ وفا نکری گنہگار نہیں ہوتا اور یہ اس سے بہی سمجہا گیا کہ جسنی وعدہ کیا اور نیت میں یہ ہی کہ نہیں وفا کرنیکا اوسکو تو گنہگار ہوتا ہی برابر ہی کہ پورا کیا اوسکو یا نہ پورا کیا

یا خلاف کی منافقین کی ہی ہیں اور بعضوں نی کہا کہ خلاف کرنا وعدہ کا بغیر عذر کی حرام ہی اور مراد حدیث مین یہی ہی اور مجمع البحار مین کہا کہ
اتفاق کیا ہی علما نی اسپر کہ جو کوئی وعدہ کری کسی سی ایک امر غیر ممنوع کا تو وفا کری اوسکو اور وفائی وعدہ واجب ہی یا مستحب اسمین اختلاف
ہی جمہور علما اور ابو حنیفہ اور شافعی اسپر ہین کہ مستحب ہی اور وفا نکرنا باعث مکروہ ہی لیکن گناہ نہین اور ایک جماعت اسپر ہی کہ وفا کرنا وعدہ کا
واجب ہی اور عمر بن عبد العزیز بھی اونہین مین سی ہین اور عبد اللہ بن مسعود وعدہ کی ساتھ انشاء اللہ کہا کرتی تہی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم سی بہی یہی آیا ہی کہ فرماتی تہی لفظ عسی ؎ ع وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَامِرٍ قَالَ دَعَتْنِي أُمِّي يَوْمًا وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَاعِدٌ فِي بَيْتِنَا فَقَالَتْ هَا تَعَالَ أُعْطِيكَ فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَرَدْتِ أَنْ تُعْطِيهِ
قَالَتْ أَرَدْتُ أَنْ أُعْطِيَهُ تَمْرًا فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَا إِنَّكِ لَوْ لَمْ تُعْطِيهِ شَيْئًا كُتِبَتْ عَلَيْكِ كِذْبَةٌ رَوَاهُ
أَبُو دَاوُدَ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ اور روایت ہی عبد اللہ بن عامر سی کہ کہا بلایا مجکو میری ماں نی ایکدن اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھی
تہی میری گہر مین پس کہا میری ماں نی آگاہ ہو آؤ مین تجکو دون پس فرمایا واسطی اوسکی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کیا ارادہ کیا تہا تو نی دینی کا اوسکو کہا ارادہ کیا تہا
مین نی یہ کہ دون مین اوسکو ایک کہجور پس فرمایا اوسکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی خبردار ہو اگر نہ دیتی تو اوسکو کچہہ لکہا جاتا تجپر ایک جہوٹ نقل کیا ابوداود نی اور بیہقی
نی شعب الایمان مین ف کیا ارادہ کیا تہا الخ آنحضرت نی یہ جو کہا اوسکا لڑکی کو کلام مذکور واسطی پاس خاطر اوسکی کی ہی تاکہ سیکہ ہون آگی وقت ولی کی
تسکین کرتی ہین اور جہوٹ بولتی ہین اور بڑائی ہی اور حقیقت کلام وہان مراد نہین ہوتی پس بقصد اعتراض کی اس عورت سی پوچہا الخ

## الفصل الثالث

فصل تیسری عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ وَعَدَ رَجُلًا فَلَمْ يَأْتِ أَحَدُهُمَا
إِلَى وَقْتِ الصَّلَاةِ وَذَهَبَ الَّذِي جَاءَ لِيُصَلِّيَ فَلَا إِثْمَ عَلَيْهِ رَوَاهُ رَزِينٌ روایت ہی زید بن ارقم سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی
فرمایا جو شخص وعدہ کری کسی سی پس نہ آیا ایک اون مین سی نماز کی وقت تک اور گیا وہ شخص کہ آیا تہا کہ نماز پڑہی پس نہین گناہ اوسپر نقل کی یہ رزین نی ف صورت
اسکی یہ ہی کہ دو شخصون نی آپس مین وعدہ کیا کہ فلانی جگہ فلانی وقت ہم دونون آوین گی اور جمع ہونگی پہر ایک اون دونون مین سی پہلی وہان گیا اور منتظر رہا دوسری
آنی کا تا آنی وقت نماز کی اور وہ دوسرا اوس وقت تک آیا نہین تو وہ شخص کہ آکر منتظر اوسکا بیٹہا تہا بعد اوسکی انتظار نکری اور نماز کی لیئی اوٹہکر چلا جاوی
خلاف وعدہ اوسنی نکیا اور گنہگار نہین ہونی کا اسلیئی کہ جانا نماز کی لیئی ضروریات دین سی ہی اور اگر پہلی آنی وقت نماز کی بلا عذر اوٹہکر چلا
جاوی برا کیا اور خلاف وعدہ کیا اور اگر کوئی مانع ضروری مانند کہانی اور پینی اور بول و براز اور مانند اونکی پیش آجاوی اوسکی لیئی بہی جانا جائز ہی

## باب المزاح

یہ باب ہی بیچ بیان خوش طبعی کی ف لفظ مزاح ساتھ زبر میم کی مصدر ہی یعنی خوش طبعی کرنی کی اور ساتھ
پیش میم کی اسم ہی بمعنی مطائبہ یعنی خوش طبعی کی اور مزاح اوس خوش طبعی کو کہتی ہین کہ بغیر ایذا وغیرہ کی ہو اور اگر ساتھ ایذا کی ہو تو اوسکو سخریہ
کہتی ہین اور یہ جو حدیث مین آیا ہی لا تمار اخاک ولا تمازحہ تو مزاح ممنوع وہ ہی کہ جسمین افراط اور مداومت کری اوسپر اسلیئی کہ باعث ہوتا ہی ہنسنی اور
قسوۃ قلب کا اور غافل کرتا ہی ذکر اللہ سی اور فکر سی مہمات دین مین اور اکثر اوقات انجام کو اوسکی ایذا ہوتی ہی اور سبب ہوتا ہی کینہ کا اور ساقط
کرتا ہی ہیبت و وقار کو اور جو مزاح کہ سالم ہی ان امور سی پس وہ مباح ہی کہ آنحضرت بہی کرتی تہی واسطی مصلحت خوش کرنی نفس مخاطب کی اور
مونست کی اور یہ سنت مستحبہ ہی لیکن اگر کوئی کہی کہ یہ قول مخالف اوس حدیث کی ہی کہ روایت کی گئی عبد اللہ بن حارث سی کہ کہا ما رأیت احدا اکثر
مزاحا من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تو جواب اوسکا یہ ہی کہ حضرت کی برابر اور کوئی اپنی نفس پر قادر نہین ہوسکتا پس مختصات حضرت کی سی ہی
اور اور کو ترک کرنا اوسکا اولی ہی چنانچہ شمائل ترمذی مین آیا ہی کہ صحابہ نی عرض کیا کہ یا رسول اللہ آپ مزاح کرتی ہین تو فرمایا کہ مین نہین کہتا

کر دیں حاصل یہ کہ سو اٹکی حضرت کی دور لوگ داخل ہیں نہیں مگر جبکہ قدرت رکھتا ہو مستقیم رہنی کی اوسکی حد پر اور نہ منحرف ہونی کی راہ اوسکی سی ؏

**اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** فصل پہلی **عَنْ** اَنَسٍ قَالَ اِنْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيُخَالِطُنَا حَتّٰى يَقُوْلَ لِاَخٍ لِيْ صَغِيْرٍ يَا اَبَا عُمَيْرٍ مَا فَعَلَ النُّغَيْرُ كَانَ لَهٗ نُغَيْرٌ يَلْعَبُ بِهٖ فَمَاتَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی انس سی کہا اونہوں نی کہ تحقیق تھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم البتہ اہل خوش طبعی کرتی ہمسی یہانتک کہ فرماتی یعنی بطریق خوش طبعی کی واسطی بہائی چہوٹی میری کی ای ابو عمیر کیا ہوا نغیر تہا چہوٹی بہائی میری کی لیی نغیر کہیلتا تہا ساتہ اوسکی پس مر گیا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **ف** انس کا یہ چہوٹا بہائی تہا اخیافی یعنی ماں شریک کہ اوسکا باپ تہا ابو طلحہ زید بن سہل انصاری اور اوسکا نام کبشہ اور نغیر ایک جانور ہوتا ہی مانند چڑیا کی سرخ چونچ کا اور بعضوں نی کہا کہ مثل چڑیا کی ہوتا ہی سرخ سر کا اور بعضوں نی کہا کہ اہل مدینہ اوسکو بلبل کہتے ہیں پس وہ جانور لعل ہو گا یا مانند اوسکی اوسکو اونکی بہائی لیکر حضرت کی پاس آیا کرتی تہی جیسی کہ چہوٹی آتی ہیں ناگہاں وہ جانور مر گیا پہر جو وہ حضرت کی پاس حاضر ہوتا تو فرماتی از راہ خوش طبعی کی کہ ای ابو عمیر کیا ہوا نغیر اور یہ کنیت اوسکی مقرر کی واسطی موافقت سجع نغیر کی اور یہ حدیث دلالت کرتی ہی اسپر کہ جائز ہی لڑکوں کو کہیلنا جانوروں سی اگر عذاب نکریں اور یہ بہی اس سی معلوم ہوا کہ جائز ہی کنیت کرنی چہوٹی کی اور داخل نہیں ہی جہوٹ میں بلکہ بطریق تفاول کی ہی ؏

**اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ** فصل دوسری **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّكَ تُدَاعِبُنَا قَالَ اِنِّيْ لَا اَقُوْلُ اِلَّا حَقًّا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہا کہ عرض کیا صحابہ نی یا رسول اللہ تحقیق آپ خوش طبعی کرتی ہیں ہمسی فرمایا کہ تحقیق میں نہیں کہتا مگر حق نقل کی یہ ترمذی نی **ف** یعنی سچ اور نہیں ہر ایک تمہارا قادر اس حصر پر واسطی نہ معصوم ہونی تمہاری کی اور ظاہر تریہ ہی کہ منشا صحابہ کی سوال کا یہ تہا کہ آنحضرت نی منع کیا تہا اونکو مزاح سی جیسی کہ اوپر گذرا کذا ذکرہ علی اور حضرت شیخ رح نی لکہا ہی کہ مگر سچ یعنی میں مزاح کرنی میں ایسی بات نہیں کہتا کہ خلاف واقع کی ہو اگرچہ صورت میں خلاف واقع کی معلوم ہو اور ضابطہ بیچ جواز اور عدم جواز کی یہی ہی کہ اگر متضمن جہوٹ کو نہو جائز ہی لیکن باوجود اسکی بہا ومستا وسیہ نکرنی چاہیی کہ ہیبت و وقار کو کہو دیتی ہی اور مزاح آنحضرت کا اسی قبیل سی تہا جیسی کہ اس حدیث سی معلوم ہوا ؏ **وَعَنْ** اَنَسٍ اَنَّ رَجُلًا اسْتَحْمَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنِّيْ حَامِلُكَ عَلٰى وَلَدِ نَاقَةٍ فَقَالَ مَا اَصْنَعُ بِوَلَدِ النَّاقَةِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهَلْ تَلِدُ الْاِبِلَ اِلَّا النُّوْقُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوُدَ اور روایت ہی انس سی کہ تحقیق ایک شخص نی سواری طلب کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی پس فرمایا کہ تحقیق میں سواری دونگا تجکو بچہ اونٹنی کا پس کہا کیا کرونگا میں بچہ اونٹنی کا پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہیں جنتی اونٹ کو مگر اونٹنی نقل کی یہ ترمذی اور ابو داؤد نی **ف** وہ شخص سمجہا تہا کہ بچہ اونٹنی سی چہوٹا بچہ مراد ہی کہ قابل سواری کی نہیں ہوتا اور حضرت کی یہ مراد تہی کہ جو اونٹ ہوتا ہی اونٹنی ہی کا بچہ ہوتا ہی پس حضرت نے کلام مذکور بطور خوش طبعی کی فرمایا بعد ازاں متنبہ کیا کہ اگر تو تامل کرتا تو یہ تعجب نکرتا پس اسمیں باوجود خوش طبعی کی اشارہ ہی اسپر کہ لائق کلام ہی سننی والی کو کہ تامل کری اوسمیں اور نہ سبقت کری اوسکی رو بر و مگر بعد غور کرنی کی ؏ **وَعَنْهُ** اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهٗ يَا ذَا الْاُذُنَيْنِ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی انس سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا اونکو ای دو کانوں والی نقل کی یہ ابو داؤد اور ترمذی نے **ف** اسمیں خوش طبعی ہی اور تعریف بہی ہی انس کی زکاوت اور فہم اور خوب سننی اونکی کی ؏ **وَعَنْهُ** عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِامْرَاَةٍ عَجُوْزٍ اِنَّهٗ لَا تَدْخُلُ الْجَنَّةَ عَجُوْزٌ فَقَالَتْ وَمَا لَهُنَّ وَكَانَتْ تَقْرَءُ الْقُرْاٰنَ فَقَالَ لَهَا اَمَا تَقْرَئِيْنَ الْقُرْاٰنَ اِنَّا اَنْشَاْنٰهُنَّ اِنْشَاءً فَجَعَلْنٰهُنَّ اَبْكَارًا رَوَاهُ رَزِيْنٌ وَفِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ بِلَفْظِ الْمَصَابِيْحِ اور روایت ہی انس سے اونہوں نی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا آنحضرت نی یعنی بطریق مزاح کی ایک عورت بڑہیا کو یعنی بہن اوسکی انس و ماں کی کہ آنحضرت سے کہا

تیار یا اور لا اپنی تمام بدن کو پس داخل ہوا میں اندر خیمہ کے کہا عثمان بن ابی العاتکہ نے کہ راوی اس حدیث کا ہے سوائے اسکے نہیں کہا عوف نے ور لاؤں تمام بدن
اپنی کو واسطے چھوٹی ہونی قبہ کے نقل کی یہ ابوداؤد نے ف اس سے معلوم ہوا کہ کبھی صحابہ بھی مزاح کرتے تھے حضرت سے مقام بے تکلفی میں ۱۲ع وَعَنِ النُّعْمَانِ
بْنِ بَشِيرٍ قَالَ اسْتَأْذَنَ أَبُو بَكْرٍ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَمِعَ صَوْتَ عَائِشَةَ عَالِيًا فَلَمَّا دَخَلَ تَنَاوَلَهَا لِيَلْطِمَهَا وَقَالَ
لَا أَرَاكِ تَرْفَعِينَ صَوْتَكِ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْجِزُهُ وَخَرَجَ أَبُو بَكْرٍ مُغْضَبًا
فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ خَرَجَ أَبُو بَكْرٍ كَيْفَ رَأَيْتِنِي أَنْقَذْتُكِ مِنَ الرَّجُلِ قَالَتْ فَمَكَثَ أَبُو بَكْرٍ أَيَّامًا ثُمَّ اسْتَأْذَنَ
فَوَجَدَهُمَا قَدِ اصْطَلَحَا فَقَالَ لَهُمَا أَدْخِلَانِي فِي سِلْمِكُمَا كَمَا أَدْخَلْتُمَانِي فِي حَرْبِكُمَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ فَعَلْنَا قَدْ فَعَلْنَا
رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہے نعمان بن بشیر سے کہا اذن آنے کا چاہا ابوبکر نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پس سنی آواز عائشہ کی بلند پس جب داخل ہوئے گھر میں ابوبکر
پکڑا عائشہ کو تا طمانچہ ماریں اونکو اور کہا نہ دیکھوں میں تجکو یعنی بعد اسکے کہ بلند کرے تو آواز اپنی اوپر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پس شروع کیا حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے کہ روکتے تھے حضرت صدیق کو یعنی مارنے سے حضرت عائشہ کی سے اور نکلے ابوبکر خفا پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت کہ نکلے ابوبکر کس طرح دیکھا تو نے
مجکو اے عائشہ کہ چھڑایا میں نے تجکو اس شخص سے یعنے ابوبکر سے کہا عائشہ نے پس ٹہرے حضرت ابوبکر کئی دن یعنی نہ آئے ملازمت آنحضرت میں کئی دن یعنی بسبب خفگی کے کہ
عائشہ سے کی تھی یا بسبب شرمندگی کے حضرت سے پھر آئے دروازہ پر اور اذن آنے کا چاہا پس آئے اور پایا عائشہ کو اور آنحضرت کو صلح میں بیٹھے پس کہا ابوبکر صدیق نے
اون دونوں کو کہ داخل کرو مجکو اپنی صلح میں جیسے کہ داخل کیا تھا مجکو اپنی لڑائی میں پس فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق کیا ہم نے داخل کیا تمکو صلح میں مکرر
تاکید کے لیے فرمایا نقل کی ابوداؤد نے ف ظاہر اور مزاح اسمیں قول آنحضرت کا ہے کہ عائشہ کو کہا کس طرح دیکھا تو نے مجکو کہ چھڑایا تجکو اس شخص سے اور نہ کہے
فرمایا کہ تیرے باپ سے گویا آنحضرت نے بعید ڈالا ابوبکر کو عائشہ سے بقصد مزاح کی طرح وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ لَا تُمَارِ أَخَاكَ وَلَا تُمَازِحْهُ وَلَا تَعِدْهُ مَوْعِدًا فَتُخْلِفَهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ اور روایت ہے ابن عباس سے
اونہوں نے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا نہ جھگڑا تو اپنے بھائی سے اور نہ مزاح کر اوس سے یعنی ایسی مزاح کہ باعث ایذا ہو اور نہ وعدہ کر ایسا وعدہ کہ
خلاف کرے تو اوسکے اور حضرت شیخ نے بھی یہ ترجمہ کیا ہے کہ نہ وعدہ کر وعدہ کرنا پس خلاف کرے تو اوسکو یعنی وعدہ کو پورا کر یا سرے سے وعدہ کرے اور ترک راہ
وعدہ کرنے کی بند کر تا خلاف وعدگی میں نہ پڑے نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے

## بَابُ الْمُفَاخَرَةِ وَالْعَصَبِيَّةِ

باب ہے بیچ بیان مفاخرت اور عصبیت کے ف صراح میں ہے فخر اور فخور نازیدن یعنی اترانا باب نصر سے تفاخر نازیدن درمیان دو گروہ کے یعنی فخر متکبر
مفاخرت برابری کرنی فخر میں افتخار و تفخر بڑا ماننا ایک کو دوسرے پر اور مفاخرت اگر حق میں ہو اور واسطے حق کے ہو اور واسطے مصلحت دینے کی اور اظہار
قوت کے اعدائے دین تو جائز ہے اور اصحاب و سلف سے آیا ہے اور اگر ناحق بطریق تکبر اور نفسانیت کے ہو تو مذموم ہے اور اکثر استعمال اسکا عرف میں باب معنی
آتا ہے اور عصبیت عصبی ہونا اور عصبہ اوسکو کہتے ہیں کہ حمایت اپنی قوم کی کرے اور اونکے لیے غضب کرے اور عصبہ قوم مرد کی کہ تعصب کرے اوسکے لیے کذا فی
القاموس اور صراح میں کہا کہ عصبہ بیٹے اور اقربا باپ کی جانب کے اور تعصب اصل میں معنی تشدد یا سخت کرنے کے آتا ہے چنانچہ اسلیے پٹھے کو عصب
کہتے ہیں کہ سبب مضبوطی اور سختی جوڑوں بدن کا ہے اور آدمی بھی قوت پکڑتا ہے اپنی قوم سے اور متعصب وہ کہ تعصب کرے اپنی قوم کے لیے اور وہ کہ جدل و تعصب
کرے ایک مذہب میں واسطے اظہار قوت و شدت کی اور تعصب بھی اگر حق ہو اور متضمن ظلم کو نہو مستحسن ہے اور اگر بطریق باطل و ظلم کے ہو مذموم ہے اور اکثر
اطلاق اوسکا ظلم و ناحق میں آتا ہے جیسے کہ معلوم ہوگا حدیثوں سے کہ ذکر کی جاوینگی ۱۲ح

### اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلی عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ
قَالَ سُئِلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ النَّاسِ أَكْرَمُ فَقَالَ أَكْرَمُهُمْ عِنْدَ اللهِ أَتْقَاهُمْ قَالُوا لَيْسَ عَنْ هَذَا نَسْأَلُكَ قَالَ

نشانوں نبوت کی کہ ایسا پیغمبر اولاد عبد المطلب میں سے پیدا ہو گا پس آنحضرت خبر دیتی تھی کہ میں وہی پیغمبر خدا اور اولاد عبد المطلب سے ہوں کہ نشان بتی کو
ساتھ ظہور ہیئے کی مرح وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا خَيْرَ الْبَرِيَّةِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاكَ اِبْرَاهِيْمُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی انس سے کہ کہا آیا ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس اور کہا ای بہترین خلق پس فرمایا
یہ بہترین خلق کی ابراہیم ہیں نقل کی یہ مسلم نی ف یہاں ایک اشکال وارد ہوتا ہی کہ احادیث صحیحہ سے ثابت ہوا ہی کہ آنحضرت افضل خلق اور سید ہیں
پس ابراہیم بہترین خلق کیونکر ہوئی جواب اوسکا تین طرح پر آیا ہی علما سے ایک تو یہ کہ آنحضرت نی یہ بطریق تواضع اور تنزل کی فرمایا بسبب رعایت حق خلت
اور باپ ہونی کی جیسی کہ ایک شخص کا حق ہی ساتھ تعظیم و تقدیم کی وہ اور کو اوس پر مقدم رکھی اور انکی تعظیم کری دوسرا یہ کہ یہ حضرت نی پہلی اسکی فرمایا کہ
وحی کی گئی کہ وہ سید اولاد آدم اور افضل خلق ہیں یا مراد یہ ہی کہ ابراہیم بہترین خلق کی اپنی وقت میں تھی و لیکن عبارت مطلق لائی واسطی مبالغہ کی
وَعَنْ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُطْرُوْنِيْ كَمَا اَطْرَتِ النَّصَارٰى ابْنَ مَرْيَمَ فَاِنَّمَا اَنَا عَبْدُهٗ
فَقُوْلُوْا عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُوْلُهٗ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عمر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہ زیادتی کرو تم بیچ تعریف میرے
جیسی کہ زیادتی کی نصاری نی بیچ تعریف بیٹے مریم کی یعنی حضرت عیسی علیہ السلام کی کہ اللہ اور ابن اللہ کہا پس سوای اسکے نہیں کہ میں بندہ خدا کا
ہوں پس کہو بندہ اللہ کا اور رسول اوسکا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی ف بندگی مقام خاص اور صفت مخصوصہ آنحضرت کی ہی کہ بندہ حقیقی وہی ہیں اور
سب کاملوں میں وصف یہ ہیں اور کمال مدح اور بیان علو مقام آنحضرت کا بیچ اسناد اس صفت کی ہی وَعَنْ عِيَاضِ بْنِ حِمَارٍ الْمُجَاشِعِيِّ اَنَّ
رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ اَوْحٰى اِلَيَّ اَنْ تَوَاضَعُوْا حَتّٰى لَا يَفْخَرَ اَحَدٌ عَلٰى اَحَدٍ وَلَا يَبْغِيْ اَحَدٌ عَلٰى اَحَدٍ رَوَاهُ
مُسْلِمٌ اور روایت ہی عیاض بن حمار مجاشعی سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ تحقیق اللہ تعالی نی وحی بھیجی طرف میری کہ تواضع
اور فروتنی کرو یہانتک کہ نہ فخر کری کوئی کسی پر اور نہ ظلم و زیادتی کری کوئی کسی پر نقل کی یہ مسلم نی ف اسمیں دلیل ہی اوپر کہ فخر بطریق تکبر و ستم
کی ہو حرام ہی

## اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

فصل دوسری عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيَنْتَهِيَنَّ
اَقْوَامٌ يَفْتَخِرُوْنَ بِآبَائِهِمُ الَّذِيْنَ مَاتُوْا اِنَّمَا هُمْ فَحْمٌ مِنْ جَهَنَّمَ اَوْ لَيَكُوْنُنَّ اَهْوَنَ عَلَى اللّٰهِ مِنَ الْجُعَلِ الَّذِيْ يُدَهْدِهُ الْخِرَاءَ
بِاَنْفِهٖ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ اَذْهَبَ عَنْكُمْ عُبِّيَّةَ الْجَاهِلِيَّةِ وَفَخْرَهَا بِالْآبَاءِ اِنَّمَا هُوَ مُؤْمِنٌ تَقِيٌّ اَوْ فَاجِرٌ شَقِيٌّ اَلنَّاسُ كُلُّهُمْ بَنُوْ
اٰدَمَ وَاٰدَمُ مِنْ تُرَابٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی اونہوں نی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا البتہ باز آویں قومیں کہ
فخر کرتی ہیں ساتھ باپوں اپنی کی کہ مر گئی سوای اسکی نہیں کہ وہ کوئلی دوزخ کی ہیں یا البتہ ہونگی ذلیل تر نزدیک خدا کی یعنی اگر باز نہ آوینگی فخر کرنی سی ہونگی
خدا کی نزدیک خوار تر کرم نجاست کے سی کہ ڈھکیلتا ہی نجاست کو ساتھ ناک اپنی کی تحقیق اللہ تعالی نی دور کی تمسی نخوت جاہلیت کی اور فخر کرنا جاہلیت کا ساتھ باپوں کی
نہیں آدمی مگر مومن متقی ہی یا فاجر بدکار یعنی پھر فخر کرنا ساتھ باپوں کی اور تکبر کرنا اوسکو لائق نہیں اگر متقی ہی تو وہ خود عزیز ہی ساتھ باپوں کی فخر کی
کیا حاجت اور کیا لائق حال اوسکی کی ہی اور اگر فاجر ہی تو ذلیل ہی نزدیک خدا کی اوسکو تکبر کرنے سے کیا علاقہ تمام آدمی اولاد آدم ہیں اور آدم پیدا
ہوئی ہیں مٹی سی یعنی اور مٹی خوار و پست ہی لائق فخر اور ترفع اوسکی سزاوار نہیں نقل کی یہ ترمذی اور ابو داود نی ف مگر کوئلی دوزخ کی کہ دوزخ کی آگ میں
سوختہ اور سیاہ ہوتی ہیں مانند کوئلوں کی اور وہ اسکا مشرکوں کی حق میں ہی کہ بالیقین دوزخ میں ہیں اور اگر بیچ حق غیر مشرکین کی ہی تو بہت سبب
کریں اوسکو بھی محتمل ہی اطیبی کہ مرنا اونکا ایمان پر معلوم نہیں پس کیا جگہ فخر کرنی کی ہی اور لفظ خرا ساتھ پیش خ اور زبر را کی ہی اور
سکون رکی اور آخر میں ہمزہ یعنی پلیدی کی تشبیہ دی آنحضرت نی فخر کرنی والوں کو ساتھ باپوں کی کہ ایام جاہلیت میں مری ہیں ساتھ کرم نجاست کے

اور تشبیہ دی اونکی باپون کو کہ مری ہین ساتھ پلیدی کی اور تشبیہ دی اونکی فخر کرنے کو ساتھ ایہون کی ساتھ ڈھکیلنے اونکی نجاست کو کہا مولوی جلال الدین رومی نے
کسی نے روش دیدم کہ الحق حکایت سپہر مین و سربرضان بودہ است ۔ بار جو وی کہ نیست علوم خود گر فخر کہ انجشان بودہ است ۔ وانکس چو بدید کہ
گرہ خوردہ است ۔ لیکن بعہد قدیم نان بودہ است ۔ **وعن** مُطَرِّفِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الشِّخِّيرِ قَالَ انْطَلَقْتُ فِي وَفْدِ بَنِي عَامِرٍ اِلٰى
رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْنَا اَنْتَ سَيِّدُنَا فَقَالَ السَّيِّدُ اللّٰهُ فَقُلْنَا وَاَفْضَلُنَا فَضْلًا وَاَعْظَمُنَا طَوْلًا فَقَالَ قُوْلُوْا قَوْلَكُمْ
اَوْ بَعْضَ قَوْلِكُمْ وَلَا يَسْتَجْرِيَنَّكُمُ الشَّيْطٰنُ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ اور روایت ہی مطرف بن عبداللہ بن شخیر سی کہ کہا یعنی میری باپ نے یعنی عبداللہ نے
کہ صحابے ہی جیسی کہ ابوداود وہین ہی گیا مین بیچ جماعت کے کہ بطریق ایلچی گری کی بہیجا تہا بنی عامر نی اونکو طرف پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس کہا ہمنے
یعنی بعد پہونچنی کی کہ آپ سردار ہین ہمارے یعنی یا سردار خدا ہی پس کہا ہمنی آپ بہتر ہین ہمارے ازروی بہترائی کی اور بزرگتر ہین ہمارے ازروی بخشش مین
پس فرمایا کہو یہ بات یا اس سی بہی کمتر یعنی مبالغہ نکرو میری تعریف مین ساتہ اوس چیز کی کہ لائق خالق تعالی کی ہو نہ مخلوق کی لیکن اسقدر کہ سکتی ہو بلکہ اگر
اس سی بہی کمتر کہو اور احتیاط کرو اور براہ مبالغہ مین نجاوز بہتر ہی اور نہ وکیل پکڑی تمکو شیطان نقل کی یہ ابوداود نی **ف** اور نہ وکیل پکڑی تمکو شیطان
کہ جو چاہو بلا تامل بطریق وکالت کی اوسکی طرف سی کہنی لگو اور لفظ جری ساتہ زیر جیم اور زیر را اور تشدید یی کی وکیل کو کہتی ہین کہ جاری ہو حکم وکل
اپنی کی ہی اور لایستجرینکم ساتہ ہمزہ کی جگہہ یی کی بہی پڑہا ہی جرأت سی یعنی دلیر و بیباک نکر دی شیطان تمکو کہ کہو جو کچہہ کہ چاہو اور سردار خدا ہی یعنی وہ
کہ مالک تمام امور خلائق کا اور وہ کہ پیشانی سبکی دست قدرت اوسکی مین ہی وہ خدا ہی ہی نہ اور کوئی کہا ہی علمانی کہ انکار آنحضرت کا اس جماعت پر
اس سبب سی تہا کہ اونہون نی خطاب کیا آنحضرت کو اس طرح کہ ساتہ امرا اور روسا قوم و قبائل کی کرتی ہین اور چاہیی یون تہا کہ خطاب کرتی
ساتہ لفظ نبی اور رسول کی کہ اعلی مراتب بشری ہی نہ انکار تہا بسبب ثابت کرنی اصل سیادت اونکی کی اہلی کہ وہ سردار اولاد آدم کی ہین بلا شبہہ ح
**وعن** الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْحَسَبُ الْمَالُ وَالْكَرَمُ التَّقْوٰى رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ
اور روایت ہی حسن سی اونسی نقل کی یہ سمرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ حسب مال ہی اور کرم تقوی ہی نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے
**ف** حسب کہتی ہین فضیلتون اور خصلتون کو کہ آدمی شمار کرتا ہی اور گنتا ہی اپنی اور اپنی بزرگون کی پس فرماتی ہین کہ حسب و فضیلت نزدیک
لوگون کی یہی مال ہی کہ مرد بغیر مال کی سبکی نزدیک بیقدر و خوار ہی اور کرم نام و اسم صفات خیر کا ہی اور شامل ہی تمام فضیلتون کو لیکن نزدیک
اللہ تعالی کی اصل اور عمدہ کرم کا تقوی ہی اور بغیر تقوی کی کوئی فضیلت اعتبار نہین رکہتی جیسا کہ فرمایا اللہ تعالی نی ان اکرمکم عند اللہ اتقکم ح
**وعن** اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ تَعَزّٰى بِعَزَاءِ الْجَاهِلِيَّةِ فَاَعِضُّوْهُ بِهَنِ اَبِيْهِ
وَلَا تَكْنُوْا رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ اور روایت ہی ابی بن کعب سی کہ کہا سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتی تہی جو کوئی کہ نسبت
کری ساتہ نسبت جاہلیت کی پس کٹواؤ اوسکو ہن باپ اوسکی کا اور کنایہ نکرو نقل کی یہ شرح السنہ مین **ف** لفظ ہن ساتہ زبر ہ اور تخفیف نون کی اور ہنہ
بہی ہی ساتہ تخفیف و تشدید یی کی ہر چیز قبیح کو کہتی ہین کہ نام اوسکا نہ لی سکین اور او پر ستر مرد اور عورت کی بہی اطلاق کرتی ہین پس فرمایا کہ جو کوئی
فخر کری ساتہ باپ دادا اپنی کی کہ ایام جاہلیت مین گذری ہین پس کٹواو اوسکی منہ مین ڈلواؤ یعنی کہو اوسکو کہ کاٹ اور منہ مین لی ستر باپ
اپنی کا اور کنایہ نکرو ستر کو بلکہ صریح نام اوس ستر کا اور یہ نہایت تشدید و تغلیظ ہی تا نفرت کرین ساتہ اونکی اور بعضون نی کہا کہ معنی اوسکی یہ
کہ جو کوئی چلی طرح اہل جاہلیت پر یعنی رسم جاہلیت کی قبیلہ سی اپنی کہنی اور لعنت کرنی اور چلا والی اور گالی گلوچ کرنی لوگون کی سی یا
ذکر کری حصہ کہ اوسکی قبایح باپ دادا کی ہی قسم منقش بتون ہی اور زنا کرنی سی اور شراب پینی سی اور ماننی اونکی [illegible]

کہی اور ابرو ریزی کری ہی ح **وعن** عبد الرحمٰن بن ابی عقبۃ عن ابی عقبۃ وکان مولی من اھل فارس قال شھدت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احدا فضربت رجلا من المشرکین فقلت خذھا منی وانا الغلام الفارسی فالتفت الی فقال ھلا قلت خذھا منی وانا الغلام الانصاری رواہ ابوداؤد اور روایت ہی عبد الرحمٰن بن ابی عقبہ سی کہ نقل کی ابی عقبہ سی اور تہا وہ مولی یعنی بعض انصار کا اور اصل مین اہل فارس سی تہا کہا ابو عقبہ نی کہ حاضر ہوا مین ساتہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی جنگ احد مین پس مارا مین نی ایک شخص کو مشرکین سی یعنی تیغ یا نیزہ یا تلوار سی کہا مین نی لی تو یہ ضرب میری طرف سی اور مین ہون غلام فارس کا یعنی دلیر وبہادر فارسی والا مین کہا آنحضرت نی طرف میری اور فرمایا کیون نکہا تو نی کہ لی مجہسی اور مین ہون غلام ہون انصاری نقل کی یہ ابوداؤد نی **ف** یعنی اگر اسوقت مین نسبت انصار کی طرف کرتا کہ دلیر اور مددگار دین اور رسول امین کی ہین اور بحکم مولی القوم منہم کی تو او نہین سی ہی تو یہ بہتر ہوتا مجوس کی طرف کہ آتش پرست اور کافر ہین اور مولی بعض انصار کا عادت یون تہی کہ اہل عجم جو ایمان لاتی اور ہجرت کرتی توزیج سایہ تاقلیت اور حمایت اصحاب کی انا حیوان اور انصار مین سی پناہ پکڑتی تہی اور اگ اختیار اپنی کی نیکت ہر مین انکی ہاتہ مین دیتی اور اسکو موالاۃ الاث کہتی تہی اور ایک قسم مولی عتاقہ ہی یعنی غلام آزاد کردہ شدہ اور ابو عقبہ صحابی تہی نام اونکا رشید تہا ساتہ پیش رو اور زیر نشین کی اور عبد الرحمٰن بیٹا ابی عقبہ کا تابعی ثقہ ہی ح **وعن** ابن مسعود عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من نصر قومہ علی غیر الحق فھو کالبعیر الذی ردی فھو ینزع بذنبہ رواہ ابوداؤد اور روایت ہی ابن مسعود سی اونہی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا آنحضرت نی جو شخص کہ مدد کری اپنی قوم کی ناحق پس وہ مانند اونٹ کی ہی کہ گر پڑا کنوئین مین پس وہ کہینچا جاتا ہی ساتہ دم اپنی کی نقل کی یہ ابوداؤد نی **ف** یعنی جو کوئی بلند کری نفس اپنی کو ساتہ مدد کرنی قوم اپنی کی باطل پر یا مشکوک پر پس وہ مانند اوس اونٹ کی ہی کہ کنوئین مین گرا اور ہلاک ہوا یعنی یہ گناہ کی کنوئین مین گرا اور ہلاک ہوا اور قدرت اوسکی نکالنی کی نرہی اور بعضون نی کہا کہ مشابہت دی قوم کو ساتہ اونٹ ہلاک ہونی والی کی اسلیی کہ جو ہو غیر حق پر پس وہ ہلاک ہونی والا ہی اور مشابہت دی اونکی مددگار کو ساتہ دم اوس اونٹ کی جیسی کہ کہینچنا اونٹ کا ساتہ دم اوسکی کی نہین خلاص کرتا ہی اوسکو ہلاک سی اسی طرح یہ مددگار نہین خلاص کری گا اونکو کنوئین ہلاکت کی سی کہ پڑی ہین وہ اوسمین ح **وعن** واثلۃ بن الاسقع قال قلت یا رسول اللہ ما العصبیۃ قال ان تعین قومک علی الظلم رواہ ابوداؤد اور روایت ہی واثلہ بن اسقع سی کہ کہا واثلہ نی کہ کہا مین نی یا رسول اللہ کیا ہی عصبیت یعنی جاہلیت فرمایا کہ مدد کری تو قوم اپنی کی ظلم پر نقل کی یہ ابوداؤد نی **ف** اس سی معلوم ہوا کہ حمایت اور رعایت قوم کی اگر حق پر ہو تو اچہا ہی جیسی کہ حدیث آیندہ مین فرمایا ح **وعن** سراقۃ بن مالک بن جعشم قال خطبنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال خیرکم المدافع عن عشیرتہ ما لم یاثم رواہ ابوداؤد اور روایت ہی سراقہ بن مالک بن جعشم سی کہ کہا خطبہ فرمایا ہماری آگی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی پس فرمایا کہ بہتر ہین تمہارا وہ ہی کہ دفع کری لوگون کی ظلم کو اپنی قوم سی جبتک کہ گنہگار نہو یعنی بسبب اس دفع کرنی کی نقل کی یہ ابوداؤد نی **ف** اگر کہا جاوی کہ وہ دفع ظلم کرتا ہی دفع ظلم سی ظلم مین کیونکر پڑی گا جواب اسکا یہ کہ اگر قادر ہو زبان سی ظلم کی دفع کرنی پر تو اوسکو ہاتہ سی مارنا روا نہین اور اگر مارنی سی حاصل ہو تو جان سی مار ڈالنا روا نہین اور اگر قدر حاجت سی زیادتی کری تو ظلم وتعدی ہی ح **وعن** جبیر بن مطعم ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لیس منا من دعا الی عصبیۃ ولیس منا من قاتل عصبیۃ ولیس منا من مات علی عصبیۃ رواہ ابوداؤد اور روایت ہی جبیر بن مطعم سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا نہین ہم مین سی یعنی اہل ملت یا اہل طریقہ ہماری وہ شخص کہ بلاوی لوگون کو طرف عصبیت کی یعنی باعث ہو لوگون کو کہ حمایت کرین اوسکی باطل پر اور نہین ہم مین سی وہ شخص کہ جنگ کری بسبب

عصبیت کی طرف نہیں ہم میں سی وہ شخص کہ مری اوپر عصبیت کے نقل کی یہ ابو داود نی **ف** پس تعصب اور عصبیت یعنی حمایت کرنا ظالم کا جو اور طرف
ظلم کی ہو مذموم وممنوع ہی **وعن** ابی الدرداء عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال حبک الشیء یعمی ویصم رواہ ابو داود
اور روایت ہی ابی درداء سی او سنی نقل کی یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا دوست رکھنا تیرا کسی چیز کو اندھا اور بہرا کر دیتا ہی نقل کی یہ ابو داود نی
**ف** یعنی محبوب میں اگر برائی دیکھتا ہی تو اچھی معلوم ہوتی ہی اور اگر اوس سی بد سنتا ہی تو اچھا جانتا ہی بسبب غلبہ محبت کی محبوب چیز کی
عیب نہ دیکھتا ہی اور نہ سنتا ہی یا یہ مراد ہی کہ محبت اندھا اور بہرا کر دیتی ہی محب کو غیر محبوب سی کہ سوای جمال اوسکی کی نہ دیکھتا ہی اور نہ سوا سے
کلام اوسکی کی سنتا ہی اور لانا اس حدیث کا اس باب میں دلالت کرتا ہی اوپر کہ وارد ہوئی ہی بیچ حق اوس شخص کی کہ حمایت کرتا ہی کسی کی
باطل میں بسبب محبت اوسکی کی نہ حق دیکھتا ہی اور نہ سنتا مانند محبت کے حمایتی بن رہا ہی بیچ **الفصل الثالث** فصل تیسری **عن** عبادۃ بن
کثیر الشامی من اہل فلسطین عن امرأۃ منہم یقال لہا فسیلۃ انہا قالت سمعت ابی یقول سألت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فقلت یا رسول اللہ امن العصبیۃ ان یحب الرجل قومہ قال لا ولکن من العصبیۃ ان ینصر الرجل قومہ علی الظلم رواہ احمد
وابن ماجۃ اور روایت ہی عبادہ بن کثیر شامی سی کہ تہا اہل فلسطین سی نقل کرتا ہی ایک عورت سی کہ تہی اونمین سی کہا جاتا تہا اوسکو فسیلہ اوس عورت سے
کہا کہ سنا میں نی اپنی باپ سی کہ کہتا تہا پوچہا میں نی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی پس عرض کیا میں نی یا رسول اللہ کیا عصبیت سے ہی دوست
رکہنا مرد کا اپنی قوم کو فرمایا کہ نہیں بلکہ عصبیت یہ ہی کہ مدد کری مرد اپنی قوم کی ظلم پر نقل کی یہ احمد اور ابن ماجہ نی **وعن** عقبۃ بن
عامر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انسابکم ہذہ لیست بمسبۃ علی احد کلکم بنو آدم طف الصاع بالصاع
لم تملئوہ لیس لاحد علی احد فضل الا بدین وتقوی کفی بالرجل ان یکون بذیا فاحشا بخیلا رواہ احمد والبیہقی
فی شعب الایمان اور روایت ہی عقبہ بن عامر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یہ نسب تمہاری نہیں ہیں جگہ برا کہنی اور عیب
عار کی اوپر کسی کی تم سب اولاد آدم کی ہو برابر ایک صاع دوسری صاع کی نہیں بہرتی تم اوسکو نہیں واسطی کسی کی کسی پر بزرگی مگر ساتہ دین
اور تقوی کی کفایت کرتا ہی شخص کو برائی میں یہ کہ ہو زبان دراز فحش بولنی والا بخیل نقل کی یہ احمد نی اور بیہقی نی شعب الایمان میں **ف**
برابر ایک صاع الخ یعنی تم سب برابر ہو نسبت میں طرف ایک باپ کی اور قریب ہو تم مانند قریب ہونی اوس چیز کی کہ پیمانہ میں ہی یا برابر ہونی
اوسکی کی ساتہ پیمانہ کی جسوقت کہ نہ بہری پورا اور تقوی کی یعنی بچنی کی شرک خفی وجلی سی اور احتراز کی کبائر وصغائر سی حاصل یہ کہ سب
لوگ مرتبہ نقصان وخسران میں ہیں مگر صاحب تقوی وکمال دیندار جیسیکہ اشارہ کیا طرف اوسکی سبحانہ تعالی نی والعصر ان الانسان لفی
خسر الا الذین آمنوا وعملوا الصالحات کذا ذکرہ ملا علی اور حضرت شیخ رحمہ اللہ نی طیبی سی یہ معنی نقل کیی ہیں کہ تم سب اولاد آدم ہو نزدیک
ایک دوسری کی نقصان میں مانند طف صاع کی کہ نہ بہرا ہوا اور طف صاع نزدیک بہرنی کی پیمانہ یعنی نزدیک وہ برابر ہو نقصان میں
اور نہ پہونچی میں درجہ کمال کو بسبب ہونی تمہاری کی اولاد آدم کہ پیدا کیی گئی ہیں خاک سی

## باب البر والصلۃ

باب بیچ بیان بر وصلہ کی **ف** بر ساتہ زبر ب کی معنی احسان ونیکی کی ہی اور مراد یہاں نیکی کرنی ساتہ والدین کی اور ضد اوسکی عقوق ہی اور صلہ
لغت میں معنی ملانی اور پیوند کرنی کی ہی اور مراد یہاں انعام واحسان ہی ساتہ اقارب کی بیچ

## الفصل الاول

فصل پہلی
**عن** ابی ہریرۃ قال قال رجل یا رسول اللہ من احق بحسن صحابتی قال امک قال ثم من قال امک قال ثم من قال امک قال ثم
من قال ابوک وفی روایۃ قال امک ثم امک ثم امک ثم اباک ثم ادناک ادناک متفق علیہ روایت ہی ابو ہریرہ سی کہ کہا ایک

شخص نے یا رسول اللہ کون لائق تر ہے ساتھ اچھی صحبت کرنی میری کی فرمایا ماں تیری کہا اوسنے پھر کون ہے فرمایا ماں تیری کہا اوس شخص نے پھر کون فرمایا ماں تیری
کہا اوسنے پھر کون فرمایا باپ تیرا یعنی چوتھی بار مین فرمایا کہ باپ لائق تر ہے اور بیچ ایک روایت کی فرمایا ماں تیری پھر ماں تیری پھر ماں تیری پھر احسان کر باپ
اپنے سے پھر احسان کر قریب تر اپنے سے پھر قریب تر اپنے سے یعنی بعد ماں باپ کے اور قرابتیون مین ترتیب قرب کے معتبر ہے کہ جو بہت قریب ہے مقدم تر اور مستحق تر ہے
ساتھ احسان کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** اس حدیث سے بعضون نے دلیل پکڑی ہے کہ ماں کی لیے تین حصہ احسان ہے بہ نسبت باپ کی اسلیے کہ وہ دکھ اوٹھاتی
ہے بوجھ حمل کا اور مشقت جننی اور محنت دودھ پلانی کی اور فقہ کی کتابون مین مذکور ہے کہ حق والدہ کا بہت بڑا ہے حق باپ سے اور نیکی و احسان کرنا اوسپر واجب و موکد تر
ہے اور اگر جمع درمیان رعایت حق دونون کی متعذر ہو یعنی رعایت کرنی دونون کی حق کی مشکل ہو جیسیکہ ہر ایک بسبب رعایت کرنی حق دوسری کی آزردہ ہوتا ہو
تو تعظیم و احترام مین حق باپ کا غالب کیجیے اور خدمت و انعام مین حق ماں کا اور یہ ہے ماں باپ کی حقوق مین سے ہے کہ بہت تواضع اور تملق کرے ادائی خدمت کرے
یہانتک کہ راضی ہوون وہ اور مباح چیز مین اطاعت اونکی کرے اور بے ادبی نکرے اور تکبر سے پیش نہ آوے اگرچہ مشرک ہون اور آواز اپنی اونکی آواز سے بلند
نکرے اور اونکو نام لیکر نہ پکارے اور کسی کام مین اون سے پہل نکرے اور امر معروف اور نہی منکر مین نرمی کرے اور ایکبار کہے اگر قبول نکرین سلوک کرے اور دعا و استغفار
مین مشغول ہو اور یہ ادب قرآن سے نکالا گیا ہے بیچ نصیحت کرنی حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اپنے باپ کو طرح **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ رَغِمَ اَنْفُهٗ رَغِمَ اَنْفُهٗ رَغِمَ اَنْفُهٗ قِيْلَ مَنْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ مَنْ اَدْرَكَ وَالِدَيْهِ عِنْدَ الْكِبَرِ اَحَدَهُمَا اَوْ كِلَاهُمَا ثُمَّ لَمْ يَدْخُلِ
الْجَنَّةَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے خاک آلودہ ہو ناک اوسکی خاک آلودہ ہو ناک اوسکی خاک آلودہ ہو
ناک اوسکی یعنی وہ خوار و ذلیل ہو پوچھا گیا کہ کون ہے وہ یا رسول اللہ کہ جسکے حق مین آپ یہ بد دعا کرتے ہین فرمایا وہ شخص پاوے ماں باپ اپنے کو نزدیک بڑہاپے کی ایک کو
اون مین سے یا دونون کو پھر نہ داخل ہو بہشت مین یعنی خدمت و نیکی نکی اونکی اور راضی نکیا اونکو اپنے سے نہ کہا کہ سبب داخل ہونے بہشت کا ہے نقل کی یہ مسلم نے **وَعَنْ**
اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِيْ بَكْرٍ قَالَتْ قَدِمَتْ عَلَيَّ اُمِّيْ وَهِيَ مُشْرِكَةٌ فِيْ عَهْدِ قُرَيْشٍ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اُمِّيْ قَدِمَتْ عَلَيَّ وَهِيَ رَاغِبَةٌ
اَفَاَصِلُهَا قَالَ نَعَمْ صِلِيْهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے اسماء بیٹی ابی بکر کی سے کہ کہا آئی میرے پاس ماں میری یعنی کہ ستی دینہ مین اور وہ تھی مشرکہ
بیچ زمانہ صلح قریش کی یعنی یہ آنا اوسکا اوس وقت مین تہا کہ آنحضرت نے قریش سے عہد و صلح کی تہی کہ اون سے لڑنے کی نہین اور یہ حدیبیہ مین تہی پس کہا مین
یا رسول اللہ تحقیق ماں میری آئی ہے میرے پاس اور وہ بیزار ہے اسلام سے آیا سلوک کرون مین اوس سے فرمایا کہ ہان سلوک کر اوس سے نقل کی یہ بخاری اور
مسلم نے **ف** اس سے معلوم ہوا کہ اگر ماں باپ کافر ہون تو بھی اونسے سلوک و احسان کرنا چاہیے اور اسی قیاس پر حکم اور اقربا کا ہے **وَعَنْ** عَمْرِو بْنِ
الْعَاصِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ اٰلَ اَبِيْ فُلَانٍ لَيْسُوْا لِيْ بِاَوْلِيَاءَ اِنَّمَا وَلِيِّيَ اللّٰهُ وَصَالِحُ
الْمُؤْمِنِيْنَ وَلٰكِنْ لَهُمْ رَحِمٌ اَبُلُّهَا بِبَلَالِهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے عمرو بن عاص سے کہ کہا سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تہے
حضرت کہ تحقیق آل ابی فلان کی نہین میرے دوست سوای اسکے نہین کہ دوست میرا اللہ ہے اور نیکبخت مومنین لیکن واسطے اونکے ناتا ہے یعنی جسکے کرتا ہون مین
اوسکو ساتھ تری اوسکی کی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** لکھا ہے علما نے کہ آنحضرت نے صریح نام فلانے کا لیا تہا اور راوی نے کنایہ کیا کہ لفظ
فلان کر ذکر کیا خواہ راوی نے روایت کی ذکر کرنے نام سے طرح خوف کے کہنا ہوگا فتنہ کا اور بیچ نسخون اصول کی بعد از لفظ ابی کی سفیدی چھوڑ دی ہے
اور نام نہین لکھا بسبب علت مذکورہ کی اور مراد ابی فلان سے ابو لہب ہے اور بعضون نے کہا ابو سفیان یا حکم بن العاص اور ظاہر یہ ہے کہ یہ علی العموم ہے یعنی مراد
ہین طوائف قریش یا بنی ہاشم یا چچا حضرت کے اور نہین میری دوست جیسیکہ فرمایا اللہ تعالی نے ان اولیاءہ الا المتقون اور مراد صالحین سے جنس صلحا
ہین نہ ایک شخص و صالح اور بعضون نے کہا کہ ابو بکر و عمر مراد ہین اور بعضون نے کہا کہ حضرت علی مراد ہین اور تر کرتا ہون انکو یعنی کچھ دیتا ہون اونکو کہ اوس سے خوش ہوتے

کیا اور بھی گالی دیتی اپنی ماں باپ کو عرض کیا لوگوں نے یا رسول اللہ کیا گالی دیتا ہی آدمی اپنی ماں باپ کو فرمایا کہ ہاں یعنی یہ واقع ہوتا ہی حقیقۃً کبھی اور
بطور مجاز اکثر لیکن تم اسکو نہیں جانتی ہو پہچان اسکا یہ ہی کہ گالی دیتا ہی شخص کسی کے باپ کو پس وہ گالی دیتا ہی اسکے باپ کو اور گالی دیتا ہی کسیکی ماں کو پس وہ
گالی دیتا ہی اسکی ماں کو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** چونکہ یہ باعث گالی دینی ماں باپ کا ہوا گویا خود گالی دی ماں باپ کو اور گالی دینی ماں باپ کو بہر حال
ہو گناہ کبیرہ ہی اسلیے کہ داخل عقوق کی ہی سعدی گر یاد خویش دوست داری دشنام مدہ بمادر من اور اس سے معلوم ہوا کہ جو کوئی سبب یا واسطہ فسق و فساد کا
ہو وہ بھی فاسق ہی اور داخل ہی اوسکی گناہ میں ش ح **وعن** ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان من ابر البر صلۃ الرجل
اہل ود ابیہ بعد ان یولی رواہ مسلم اور روایت ہی ابن عمر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق نیکتر ین نیکیوں سے احسان کرنا
آدمیوں کا ہی اپنی باپ کی دوستوں سے بعد از مرنے یا غائب ہونے باپ کی نقل کی یہ مسلم نے **ف** یعنی باپ مر گیا ہو یا سفر میں ہو اوسکی بھی اوسکی دوستوں سے احسان
کرنا گویا احسان کرنا باپ سے ہی اور چونکہ غائبانہ رعایت اوسکی کی نہایت نیکی کی **وعن** انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من
احب ان یبسط لہ فی رزقہ وینسأ لہ فی اثرہ فلیصل رحمہ متفق علیہ اور روایت ہی انس سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
کہ جو شخص چاہے کہ کشادگی کی جاوی اوسکی روزی میں اور تاخیر کی جاوی اوسکی اجل میں یعنی عمر دراز ہو پس چاہیے کہ سلوک کرے اپنی ناتی داروں سے نقل کی
یہ بخاری اور مسلم نے **ف** اثر اصل میں معنی نشان پاؤں کی ہی چلنے میں زمین پر اور یہ فرع حیات کا ہی کہ جو کوئی مرا اوسکا نشان قدم زمین پر نہ پایا
سے مدت عمر مراد ہی اور تاخیر اجل میں سوال مشہور ہی کہ اجل و رزق مقدر ہیں نہ زیادہ ہوتی ہیں نہ ناقص فرمایا اللہ تعالی نے فاذا جاء اجلہم لا یستاخرون
ساعۃ ولا یستقدمون جواب اسکا یہ ہی کہ مراد فراخی رزق اور درازی عمر سے پائی جانا برکت اور خوش گذرانی اور زیادتی توفیق اور صفائی اور نورانیت
قلب کا ہی یا درازی عمر سے بقای نام نیک کی ہے جہان میں یا اولاد صالح مراد ہی کہ بعد اوسکی دعا کریں اور نام نیک اسکا باقی رکھیں کہتا ہی یا ولادت
پیدایش ثانی ہی مرد کی لیی اور حقیقت میں حق سبحانہ تعالی نے سلوک کرنی کو ناتی داروں سے سبب فراخی رزق اور درازی عمر کا کیا ہی اللہ تعالی نے
ہر چیز کی لیی سبب پیدا کیا ہی جسکی لیی چاہتا ہی کہ رزق اوسکا فراخ اور عمر اوسکی دراز کری توفیق اداے حقوق کی بخشتا ہی اور لکھا ہی علما نے
کہ یہ محو و اثبات بنسبت خلق کی ہی جیسے کہ لوح محفوظ میں لکھا کہ عمر اسکی ساٹھ برس کی ہی اور اگر صلہ رحم کری چالیس برس اور زیادہ ہو جاویں نہ بہ نسبت
علم حق تعالی کی تغیر و تبدیل نہیں اور بات یہ ہی کہ جب شارع نے اسطرح خبر دی ایمان اسپر لانا چاہیے نہ مناقشہ کرنا شان سعادت یہ ہی کہ بمجرد سننی ان خبروں کی نہایت
عمل اوسپر کریں اور حقیقت حال اوسکی سپرد اللہ تعالی کی کریں نہ یہ کہ بحث کریں کہ کیونکر ہی اور کیا ہی ش ح **وعن** ابی ہریرۃ قال قال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خلق اللہ الخلق فلما فرغ منہ قامت الرحم فاخذت بحقوی الرحمن فقال مہ قالت ہذا مقام
العائذ بک من القطیعۃ قال الا ترضین ان اصل من وصلک واقطع من قطعک قالت بلی یا رب قال فذاک متفق علیہ
اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ پیدا کی اللہ نے خلق یعنی تقدیر کیا مخلوقات کو علم ازلی میں جس طرح پر کہ وقت
پیدایش کی ہونگی پھر جب فارغ ہوا پیدا کرنی سے کھڑا ہوا رحم یعنی ناتا اور پکڑی کمر رحمن کی پس فرمایا کیا کہتا ہی تو کہا ناتی نے یہ ہی جگہ کھڑی ہونی پناہ
پکڑنی والی کی ساتھ تیری کاٹنی سے یعنی یہاں میں کہ روبرو تیری کھڑا ہوا اور ہاتھ دامن عزت و عظمت تیرے میں ڈالے پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیری اس سے کہ کوئی قطع
کرے مجکو اور صلہ اور پیوند میری کی رعایت نکرے اور قطع رحم کرے فرمایا اللہ تعالی نے کیا نہیں پسند کرتا ہی تو اسپر کہ ملاؤں میں اوسکو یعنی سلوک و احسان کروں
اوسپر کہ ملاوے تجکو یعنی سلوک کرے تجسے اور کاٹوں میں یعنی اپنا احسان اور انعام نکروں اوسپر کہ قطع کرے تجسے کہا ناتی نے ہاں راضی ہوا میں اے پروردگار میرے
فرمایا پس یہ وعدہ ثابت ہی تیری لیی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** فارغ ہوا یعنی پیدا کر چکا اور حقیقت فراغ کی بعد از اشتغال کی ہی کام میں ہے

دنیا کی جو شخص ملاوی مجکو ملاوی گا اوسکو اللہ یعنی اپنی رحمت سی اور جو شخص کاٹی مجکو کاٹی گا اوسکو اللہ یعنی اپنی رحمت سی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے
ف لٹکا یا گیا ہی یعنی پکڑی ہوئی ہے عرش رحمن کا اور پناہ مانگتا ہی اوس سی قطع رحم سی اور خبر دیتا ہی حکم صلہ رحم اور قطع رحم سی از راہ تلذذ کی ساتھ
اوسچیز کی کہ سنا ہی اللہ تعالی سی یا بطریق دعا کی ہی ع وَعَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدْخُلُ
الْجَنَّةَ قَاطِعٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی جبیر بن مطعم سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین داخل ہوگا بہشت مین کاٹنی والا
رحم کا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی ف کہا نووی نی کہ مراد یہ ہی کہ جو کوئی کاٹی رحم کو حلال جانکر بغیر سبب بغیر شبہ کی باوجود علم کی ساتھ تحریم اوسکی
کی وہ بہشت مین داخل نہین ہوگا اور یا یہ مراد ہی کہ ساتھ نجات پائی ہوؤن کی اور سابقین کے نہین داخل ہوگا ع وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ الْوَاصِلُ بِالْمُكَافِيْ وَلٰكِنَّ الْوَاصِلَ الَّذِيْ إِذَا قُطِعَتْ رَحِمُهٗ وَصَلَهَا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ
اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہین ہی صلہ رحم کرنی والا یعنی کامل مکافات کرنیوالا یعنی ساتھ اقربا کی کہ اگر وہ اوسپر
احسان کرتی ہین تو یہ بھی اونپر احسان کرتا ہی ولیکن صلہ کرنیوالا کامل وہ ہی کہ جسوقت کاٹا جاوی رحم اوسکا یعنی رعایت نکیجاوی حق قرابت اوسکی کے
وصل کرے رحم کو یعنی رعایت اوسکی حق کی کری نقل کی یہ بخاری نی ف لکھا ہی علما نی کہ جوانمرد وہ ہی کہ حق اپنا کسی سی نہ طلب کری اور حق
اورون کا ادا کری ع وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّ لِيْ قَرَابَةً أَصِلُهُمْ وَيَقْطَعُوْنِيْ وَأُحْسِنُ إِلَيْهِمْ وَيُسِيْئُوْنَ
إِلَيَّ وَأَحْلُمُ عَنْهُمْ وَيَجْهَلُوْنَ عَلَيَّ فَقَالَ لَئِنْ كُنْتَ كَمَا قُلْتَ فَكَأَنَّمَا تُسِفُّهُمُ الْمَلَّ وَلَا يَزَالُ مَعَكَ مِنَ اللّٰهِ ظَهِيْرٌ عَلَيْهِمْ مَا دُمْتَ
عَلٰى ذٰلِكَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ تحقیق ایک شخص نی عرض کیا یا رسول اللہ تحقیق واسطے میری قرابتی ہین کہ سلوک کرتا ہون
اون سے اور وہ مجہسے بسلوک کرتی ہین مجہسی اور احسان کرتا ہون مین اون سی اور وہ برائی کرتی ہین مجہسی اور حلم کرتا ہون مین اور درگذر کرتا ہون
اونسی اور وہ جہل کرتی ہین مجہپر یعنی برا کہتی ہین اور غضب ہوتی ہین مجہپر پس فرمایا کہ اگر ہی تو جیسا کہ کہتا ہی پس گویا کہ پھنکاتا ہی تو اونکو
گرم راکھ اور ہمیشہ ہی ساتھ تیری اللہ کیطرف سی مددگار اور دفع کرنی والا شر و ایذا اونکی کا اونپر جبتک کہ ثابت و مستقیم رہی تو اس صفت پر نقل کی یہ مسلم نے
ف پھنکاتا ہی الخ یعنی چونکہ شکرانہ نیکی تیری کا نہین ادا کرتی ہین حرام ہی عطا تیری اونپر اور حکم آگ کا رکھتی ہی اونکی پیٹون مین تشبیہ دی اس گناہ کو کہ ادا حق
ہوتا ہی اونکا کھانی اوسکی سی ساتھ راکھ گرم کی اور بعضون نی کہا کہ تو بسبب احسان کرنی کی اونپر رسوا و حقیر کرتا ہی اونکو آگی نفسون اونکی کی مانند اوس
شخص کی کہ منہ مین ڈالتا ہی راکھ گرم کو اور کھاتا ہی اوسکو اور بعضون نی کہا کہ احسان تیرا اونپر مانند راکھ گرم کی ہی کہ جلاتا ہی اور ہلاک کرتا ہی اونکو
اور بعضون نی کہا کہ منہ اونکا کالا کرتا ہی مانند راکھ گرم کی ع

## اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ فصل دوسری

عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَرُدُّ الْقَدَرَ إِلَّا الدُّعَاءُ وَلَا يَزِيْدُ فِي الْعُمُرِ إِلَّا الْبِرُّ وَإِنَّ الرَّجُلَ لَيُحْرَمُ الرِّزْقَ بِالذَّنْبِ يُصِيْبُهُ
رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ روایت ہی ثوبان سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہین پھیرتی تقدیر الٰہی کو مگر دعا اور نہین زیادتی کرتی عمر مین
نیکی کرنی ماں باپ اور اقربا کی ساتھ اور تحقیق آدمی محروم کیا جاتا ہی روزی سی بسبب گناہ کی کہ پہونچتا ہی اوسکو نقل کی یہ ابن ماجہ نی ف مراد تقدیر
سے تقدیر معلق ہی نہ مبرم پس دعا کو اللہ تعالی نی سبب گردانا ہی رد کرنی تقدیر کا اور یہ بھی تقدیر ہی یعنی اللہ تعالی نی تقدیر کیا ہی کہ بندہ دعا
کریگا اور یہ بلا اوسکی دفع ہوگی اور تمام اسباب عالم باوجود قضا و قدر الٰہی کی ہی حکم رکھتی ہین جیسی کہ دوائین طبیہ شفا کی ہین اور اعمال بندون کے
واسطی داخل ہونی بہشت و دوزخ کی اور بعضون نی کہا کہ ہمیشہ دعا کرنا بندی کا آسان کرتا ہی وارد ہونی قضا کو اور خوش لگتا ہی اوسکو
اوسکی فعل مین یعنی جسبب دعا کی اور دیکھا کہ تقدیر نہین پھرتی ہی راضی ہوتا ہی اور تن بر تقدیر دیتا ہی پس آسان و سبک ہو جاتا ہی بوجہ اوسکا کہ

دل پر علامت اسکی کہ یکایک آتی ہی اور ناگہان نازل ہو پس گویا کہ رد کیا دعا نی اوسکو کہ نازل ہوئی تھی واسطی تسکین کی دلمین یون آتا ہی کہ ہو سکتا ہو کہ مقصود تاکید
اثر دعا کی اور ترجیح اوسکی کی ہو یعنی کوئی چیز قضا و قدر کو رد نہین کرتی اور اگر کوئی چیز ہوتی کہ رد کرتی تو دعا ہوتی جیسیکہ مثل اسکی بیچ مقدمہ نظر کیگی
حدیث میں آیا ہی کہ اگر کوئی چیز ہوتی کہ سبقت کرتی تقدیر پر تو نظر ہوتی واللہ اعلم اور مراد زیادتی عمر سی برکت ہونا ہی اوسمین اور یہی کہ فصل اول مین
بیان مفصل ہو چکا اور اخیر جملہ حدیث پر اشکال وارد ہوتا ہی کہ بہت لوگ گنہگار اور فاسق کافر ہین اور رزق اونکا فراخ ہی بہ نسبت مومنوں اور مطیعوں
کی پس بعضی تاویل کرتی ہین اسمین کہ مراد رزق آخرت ہی کہ وہ ثواب ہی اور بیشک گناہ کرنا سبب نقصان اور محرومی کا ہی اس سے اور اگر مراد رزق دنیا کہیں تو مال
و حشمت کا مراد ہی تو جواب یہ ہی کہ مراد محروم رہنا ہی حصول رضا و خوش گذرانی اور فراغ قلب اور حضور وقت اور صفائی رزق سی ہی کہ مسلمات کدورت و ظلمت سے
جیسے کہ متقیوں اور مطیعوں کے لیے ہی قرآن مجید مین اللہ تعالی فرماتا ہی من عمل صالحا من ذکر او انثی فلنحیینہ حیوۃ طیبۃ بخلاف اہل فسق و فجور کی کہ حاصل ہی اونکے
وقت مین کدورت اور ظلمت اور تعب کہ پیدا ہوتی ہین فکر دنیا اور حرص اور تعلق قلب اور خوف نقصان اور فوت ہونی اوسکی سی جیسی کہ فرمایا اللہ تعالی نے
ومن اعرض عن ذکری فان لہ معیشۃ ضنکا اور اگر مومن ہی تو فکر بد انجامی گناہ سی ایک وحشت اور کدورت بیچ صفائی وقت اور خوش گذرانی اوسکی کی راہ پاتی ہے
اور بعضوں نے کہا کہ یہ حدیث مخصوص ہی ساتھ بعضی مومن گنہگاروں کی کہ حق تعالی چاہتا ہی کہ اونکو کدورت گناہ سی پاک کر کر بہشت مین داخل کری پس بعضوں
کی گناہوں کا کفارہ دنیا مین فقر و بلا کو کر دیتا ہے اور صاف آخرت مین لیجاتا ہی اور بعضوں کو ساتھ پہنچنی بلا کی متنبہ کر کر توفیق توبہ کی بخشتا ہی حاصل یہ کہ جو مومن
نی جو گناہ کیا اگر لطف خفی پروردگار تعالی کی طرف سی شامل حال اوسکی کی ہی تو ساتھ فقر یا مرض کی اوسکو گناہ سی پاک کرتا ہی اور اگر عنایت و لطف اوسکے
حال پر نہین ارزانی رکھتا تو اوسکو مہلت دیتا ہی کہ گناہوں ہی مین گرفتار رہتا ہی نعوذ باللہ من ذلک **وعن** عائشۃ قالت قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم دخلت الجنۃ فسمعت فیہا قراءۃ فقلت من ہذا قالوا حارثۃ بن النعمان کذلکم البر کذلکم البر
وکان ابر الناس بامہ رواہ فی شرح السنۃ والبیہقی فی شعب الایمان وفی روایۃ قال نمت فرایتنی فی الجنۃ بدل دخلت
الجنۃ اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ داخل ہوا مین بہشت مین پس سنی مین نی اوسمین آواز پڑہنی قرآن کی
پس کہا مین نے کون ہے یہ کہ قرآن پڑہتا ہی کہا فرشتوں نی کہ یہ حارثہ بن نعمان ہی کہ فضلاء صحابہ سی تھی پس گویا صحابہ کی خاطر مین آیا ہو کہ اوسنی
کس عمل سی یہ بزرگی پائی کہ آنحضرت نی بہشت مین آواز اوسکی سنی پس آنحضرت نی واسطی بیان سبب پانی اوسکی اس فضیلت کو فرمایا اسی طرح سی ہی
فضیلت و ثواب نیکی کرنی کا ماں باپ سی اسی طرح سی ہی فضیلت و ثواب نیکی کرنی کا ماں باپ سے اور تہا وہ بہت سلوک کرنی والا ساتھ ماں اپنی کی نقل کی یہ
بغوی نی شرح السنۃ مین اور بیہقی نی شعب الایمان مین اور بیچ ایک روایت بیہقی کی یون ہی کہ فرمایا آنحضرت نی سو گیا تہا مین پس دیکہا مین نی اپنی تئین
بہشت مین یہ عبارت ہی روایت بیہقی مین بجای اسکی کہ داخل ہوا مین بہشت مین کہ روایت شرح السنۃ مین گذری **وعن** عبد اللہ بن عمرو قال
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رضی الرب فی رضی الوالد وسخط الرب فی سخط الوالد رواہ الترمذی اور روایت ہی عبد اللہ
بن عمرو سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی رضامندی رب کی بیچ رضامندی باپ کی ہی اور ناخوشی رب کی بیچ ناخوشی باپ کی ہی نقل کی یہ ترمذی
نی **ف** اور ایسے ہی حکم ماں کا ہی بلکہ وہ اولی ہی **وعن** ابی الدرداء ان رجلا اتاہ فقال ان لی امراۃ وان امی تامرنی بطلاقہا
فقال لہ ابو الدرداء سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول الوالد اوسط ابواب الجنۃ فان شئت فحافظ علی الباب
او ضیع رواہ الترمذی وابن ماجۃ اور روایت ہی ابی الدرداء سی تحقیق ایک شخص آیا ابو درداء کی پاس اور کہا کہ تحقیق میری لیے ہی ایک عورت
اور تحقیق ماں میری فرماتی ہی مجکو ساتھ طلاق اوسکی کی پس کہا اوسکو ابو درداء نی کہ سنا مین نی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی باپ بہتر مین

دروازون بہشت کا ہی یعنی سبب داخل ہونے کی بہشت کی محافظت رضامندی باپ کی ہی پس جو کوئی چاہی کہ درآوی بہشت مین اوس دروازہ سی کہ بہترین
دروازون کا ہی چاہیی کہ رضا باپ کی نگاہ رکہی پس تجکو اختیار ہی اگر چاہی تو محافظت کر اوس دروازہ پر یا ضائع کر نقل کی یہ ترمذی اور ابو داود نی ف
یعنی اگر طلاق دیگی تو رضا مندی الدہ کی نگاہ رکہی ہوئی ورنہ ضائع کی ہوئی اور اس حدیث ابو درداء کی حکم ان کا یون نکالا کہ جب باپ کی حق مین یہ فرمایا ہو تو ماں کی
بطریق اولی یہ حکم ہوگا اور یا والدہ سی جنس یعنی شخص جننے والا مراد رکہا یہ مناسب ہی کہ ماں اور باپ دونون کو شامل ہی ہے **وَعَنْ بَهْزِ بْنِ حَكِيمٍ**
**عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ مَنْ أَبَرُّ قَالَ أُمَّكَ قُلْتُ ثُمَّ مَنْ قَالَ أُمَّكَ قُلْتُ ثُمَّ مَنْ قَالَ أُمَّكَ قُلْتُ ثُمَّ مَنْ قَالَ**
**أَبَاكَ ثُمَّ الْأَقْرَبَ فَالْأَقْرَبَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ** اور روایت ہی بہز بن حکیم سی کہ نقل کی اپنی باپ سی اوس نی نقل کی بہز کی دادا سی کہ نام
اوسکا معاویہ بن حیدہ ہی کہ کہا کہا مین نے یا رسول اللہ کس سے نیکی کرون مین فرمایا نیکی کر اپنی ماں سی کہا مین نے پہر کس سے فرمایا اپنی ماں سی کہا مین نے پہر
کس سے فرمایا اپنی ماں سی کہا مین نے پہر کس سے فرمایا اپنی باپ سی پہر نیکی کر اوس سی کہ قریب ہی تجسے یعنی بعد ماں باپ کی جیسی کہ بہائی اور بہن پہر
اوس کے بعد اوسکی قریب ہی تجسے جیسی کہ چچا اور ماموں اسی ترتیب سے اولاد چچا اور ماموں کی نقل کی یہ ترمذی اور ابو داود نی **وَعَنْ**
**عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ قَالَ اللهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى أَنَا اللهُ وَأَنَا الرَّحْمٰنُ خَلَقْتُ**
**الرَّحِمَ وَشَقَقْتُ لَهَا مِنِ اسْمِي فَمَنْ وَصَلَهَا وَصَلْتُهُ وَمَنْ قَطَعَهَا بَتَتُّهُ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ** اور روایت ہی عبد الرحمن بن عوف سے کہا سنا مین نی
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی کہ فرمایا اللہ برکت والی اور بلند قدر نی کہ مین ہون اللہ اور مین ہون رحمن یعنی متصف بصفت رحمت پیدا
کیا مین نی یعنی رحم ناتی کو اور نکالا مین نی یعنی نام رحم کا نام اپنی سی یعنی رحمن سی پس جو کوئی ملاوی رحم کو یعنی رعایت اوسکی حق کی کری ملاونگا مین اوسکو
یعنی طرف رحمت اپنی کی اور جو کوئی کاٹی اوسکو یعنی رعایت اوسکی حق کی نکری کاٹونگا مین اوسکو یعنی رحمت خاص اپنی سی نقل کی یہ ابو داود نی ف
بیہقی نی یعنی وجہ الوجوہ تمہید ہی کلام کی کہ ذکر کیا علم خاص پہر ذکر کیا وصف کہ مشتق ہی مادہ رحم سی یعنی رحمن ہے **وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ**
**أَبِي أَوْفٰى قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا تَنْزِلُ الرَّحْمَةُ عَلٰى قَوْمٍ فِيهِمْ قَاطِعُ رَحِمٍ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي**
**شُعَبِ الْإِيمَانِ** اور روایت ہی عبد اللہ بن ابی اوفی سی کہا سنا مین نی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی نہین اوترتی رحمت اوس قوم پر
کہ اوس مین کاٹنی والا ہو ناتی کا نقل کی یہ بیہقی نی شعب الایمان مین ف مراد قوم سی وہ لوگ ہین کہ مدد کرتی ہین کاٹنی والی ناتی کے کاٹنی ناتی پر یا انکار نہین کرتی
اوس پر اور احتمال ہی کہ مراد رحمت سی مینہ ہو یعنی روکا جاتا ہی اون سی مینہ بسبب نحوست کاٹنی ناتی کی ہے **وَعَنْ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ قَالَ**
**رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ ذَنْبٍ أَحْرٰى أَنْ يُعَجِّلَ اللهُ لِصَاحِبِهِ الْعُقُوبَةَ فِي الدُّنْيَا مَعَ مَا يَدَّخِرُ لَهُ فِي الْآخِرَةِ**
**مِنَ الْبَغْيِ وَقَطِيعَةِ الرَّحِمِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ** اور روایت ہی ابی بکرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین کوئی
گناہ لائق تر ساتہ اسبات کی کہ جلدی کری اللہ صاحب گناہ کو عذاب دنیا مین باوجود ذخیرہ کرنی اوسکی بیچ آخرت کی نکل جانی سی اطاعت امام
اور کاٹنی ناتی کی سی نقل کی یہ ترمذی اور ابو داود نی ف یعنی ان دو گناہون پر دنیا مین بہی عذاب کرتا ہی اور آخرت مین بہی عذاب ہوگا چونکہ
اثر ان دو گناہون کا دنیا مین بہی ہوتا ہی یعنی ہرج مرج عالم مین اور کینہ و عداوت لوگون مین عذاب انکا دنیا مین جلدی ہوتا ہے اور آخرت مین بہی ہوگا اور اگرچہ
بعضا اور گناہ بہی یہ صفت رکہتی ہون لیکن یہ گناہ بدتر اور شنیع تر ہین ہے **وَعَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ**
**وَسَلَّمَ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنَّانٌ وَلَا عَاقٌّ وَلَا مُدْمِنُ خَمْرٍ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَالدَّارِمِيُّ** اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو سی کہ کہا فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین داخل ہوگا بہشت مین احسان رکہنی والا یعنی دینی کی اور نافرمانی کرنیوالا ماں باپ کا اور نہ شراب پینی والا ہمیشہ جو کہ

تھا اون سی کہ کون ہی یہ پس کہا اونہون نی کہ یہی ماں حضرت کی کہ جسنی دودہ پلایا تھا حضرت کو نقل کی ہے ابوداود نی **ف** یعنی دایہ حلیمہ

اور ثویبہ لونڈی ابولہب کی تہی وہ دودہ پلایا تھا ابتدا میں اور اختلاف ہی ان دونوں کے اسلام میں

## اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری

**عَنْ** ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَیْنَمَا ثَلٰثَةُ نَفَرٍ یَتَمَاشَوْنَ اَخَذَهُمُ الْمَطَرُ فَمَالُوْا اِلٰی غَارٍ فِی الْجَبَلِ فَانْحَطَّتْ عَلٰی فَمِ غَارِهِمْ صَخْرَةٌ مِّنَ الْجَبَلِ فَاَطْبَقَتْ عَلَیْهِمْ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ اُنْظُرُوْا اَعْمَالًا عَمِلْتُمُوْهَا لِلّٰهِ صَالِحَةً فَادْعُوا اللّٰهَ بِهَا لَعَلَّهٗ یُفَرِّجُهَا

روایت ہے ابن عمر سی اونہنی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا آنحضرت نی اوس وقت کہ تین شخص چلی جاتی تہی باہم لیا اونکو مینہ نی پس گئے وہ طرف ایک غار کی کہ پہاڑ میں تہا پس گرا غار کی منہ پر ایک پتھر پہاڑ میں سی پس بند کر دیا اوپر دروازہ غار کا پس کہا اونہون نی آپس میں کہ دیکہو اون عملوں کو کہ کئی ہین تمنی خالص اللہ ہی کی لیے یعنی نہ از راہ ریا اور غرض کی پس دعا مانگو اللہ تعالی سی ساتہ وسیلے اون عملون کی امید ہی کہ کہول دی اللہ اس پتھر یا سختی کو

**فَقَالَ** اَحَدُهُمْ اَللّٰهُمَّ اِنَّهٗ کَانَ لِیْ وَالِدَانِ شَیْخَانِ کَبِیْرَانِ وَلِیْ صِبْیَةٌ صِغَارٌ کُنْتُ اَرْعٰی عَلَیْهِمْ فَاِذَا رُحْتُ عَلَیْهِمْ فَحَلَبْتُ بَدَاْتُ بِوَالِدَیَّ اَسْقِیْهِمَا قَبْلَ وَلَدِیْ وَاِنَّهٗ قَدْ نَاٰی بِیَ الشَّجَرُ فَمَا اَتَیْتُ حَتّٰی اَمْسَیْتُ فَوَجَدْتُّهُمَا قَدْ نَامَا فَحَلَبْتُ کَمَا کُنْتُ اَحْلُبُ فَجِئْتُ بِالْحِلَابِ فَقُمْتُ عِنْدَ رُءُوْسِهِمَا اَکْرَهُ اَنْ اُوْقِظَهُمَا وَاَکْرَهُ اَنْ اَبْدَاَ بِالصِّبْیَةِ قَبْلَهُمَا وَالصِّبْیَةُ یَتَضَاغَوْنَ عِنْدَ قَدَمَیَّ فَلَمْ یَزَلْ ذٰلِكَ دَاْبِیْ وَدَاْبَهُمْ حَتّٰی طَلَعَ الْفَجْرُ فَاِنْ کُنْتَ تَعْلَمُ اَنِّیْ فَعَلْتُ ذٰلِكَ ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ فَافْرُجْ لَنَا فُرْجَةً نَرٰی مِنْهَا السَّمَاءَ فَفَرَّجَ اللّٰهُ لَهُمْ حَتّٰی یَرَوْنَ السَّمَاءَ

پس کہا ایک نی اونمین سی کہ یا الٰہی تحقیق تہی واسطی میری ماں باپ بوڑہی بڑی اور چہوٹے لڑکے تہی میری بہی چہوٹے اور تہا مین چراتا بکریاں کہ خرچ کرون مین وہ اونکا اوپر پس جبکہ شام کو آتا مین اون بچون کی پاس اور دوہتا مین شروع کرتا مین ساتہ ماں باپ اپنی کے پلاتا مین اونکو پہلی اپنی اولاد سی اور تحقیق اتفاقاً ایک دن دور لی گئی مجہکو درخت یعنی ایک روز کہ درخت چراگاہ بکریون کی تہی دور پڑے پس دور چلا گیا مین چرانی کو پس نہ آیا مین گہر میں یہانتک کہ شام ہو گئی پس پایا مین نی ماں باپ کو کہ سو رہی پس دوہا مین نے جیسا کہ تہا دوہتا پس لایا مین دودہ کا بہرا ہوا دودہ سی پس کہڑا رہا مین ماں باپ کی سر کی پاس اس حال میں کہ مکروہ جانتا مین تہا جگانا اونکا اور مکروہ جانتا مین یہ کہ دون مین بچون کو پہلی اون سی اور بچی روتی اور چلاتی تہی مارے بہوک کی پاس پاؤن میری کی پس ہمیشہ رہا حال میرا اور حال اونکا یعنی ماں باپ سوتی رہے اور بچی فریاد کرتی تہی اور مین کہڑا تہا یہانتک کہ ہو گئی فجر پس اگر جانتا ہی تو یا اللہ کہ تحقیق مین نی کیا یہ واسطے محض طلب رضا تیری کی پس کہول دی واسطے ہمارے اس پتہر میں کہولنا کہ دیکہیں ہم اوس کشادگی سی آسمان کو پس کہول دیا اللہ تعالی نی واسطے اونکی یہانتک کہ دیکہا اونہون نی آسمان **ف** گویا ہیچ شریعت اوس قوم کی حق نفقہ کا ماں باپ پر مقدم تہا حق اولاد سی یا برابر تہا اور شیخ نی مقدم کیا تہا ماں باپ کو اور بعضون نی کہا شاید کہ بمقدار سد رمق کی بچون کو دیا ہو اور رونا اور فریاد اونکی واسطے زیادہ کی ہو

**قَالَ** الثَّانِیْ اَللّٰهُمَّ اِنَّهٗ کَانَتْ لِیْ بِنْتُ عَمٍّ اُحِبُّهَا کَاَشَدِّ مَا یُحِبُّ الرِّجَالُ النِّسَاءَ فَطَلَبْتُ اِلَیْهَا نَفْسَهَا فَاَبَتْ حَتّٰی اٰتِیَهَا بِمِائَةِ دِیْنَارٍ فَسَعَیْتُ حَتّٰی جَمَعْتُ مِائَةَ دِیْنَارٍ فَلَقِیْتُهَا بِهَا فَلَمَّا قَعَدْتُّ بَیْنَ رِجْلَیْهَا قَالَتْ یَا عَبْدَ اللّٰهِ اتَّقِ اللّٰهَ وَلَا تَفْتَحِ الْخَاتَمَ فَقُمْتُ عَنْهَا اَللّٰهُمَّ فَاِنْ کُنْتَ تَعْلَمُ اَنِّیْ فَعَلْتُ ذٰلِكَ ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ فَافْرُجْ لَنَا مِنْهَا فَفَرَّجَ لَهُمْ فُرْجَةً

کہا دوسری شخص نی یا الٰہی تحقیق تہی میری چچا کی بیٹی کہ چاہتا تہا مین اوسکو چاہنا نہایت چاہنی مردون کی عورتون کو پس طلب کیا مین نی طرف اوسکے نفس اوسکی کو یعنی خواہش کی مین نی اوسکی صحبت کرنی کی اور بہجا کسیکو اوسکی بلانی کی لیے پس انکار کیا اوسنی یہانتک کہ لاؤن مین اوسکی پاس سو دینار پس کوشش کی مین یہانتک کہ بہم پہنچائی مین نی سو دینار پس ملا مین اوس سی ساتہ اون دینارون کی پس جبکہ بیٹہا مین درمیان دونون پاؤن اوسکی کی یعنی جماع کی لیے کہا اوسنی اے بندی خدا کی ڈر اللہ سی اور نہ کہول مُہر انگشت کو یعنی ازالہ بکارت نکر پس اوٹہ کہڑا رہا مین اوس سی یعنی بسبب خوف خدا کی چہوڑ دیا مین نی اوسکو

ف یعنی ماں کے پاؤں کی پاس رہو اور خدمت اوسکی کر کہ باعث دخول بہشت کی ہی اور یہ عبارت کنایہ ہی نہایت خضوع و تذلل سی کہ حکم ساتھ اوسکی اولاد کو واخفض لہما جناح الذل من الرحمۃ ﴿ وعن ابن عمر قال کانت تحتی امرأۃ احبہا وکان عمر یکرہہا فقال لی طلقہا فابیت فاتی عمر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فذکر ذلک لہ فقال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم طلقہا رواہ الترمذی وابوداؤد اور روایت ہے ابن عمر سی کہ کہا ابن عمر نی کہ تہی نیچے پاس میرے ایک عورت یعنی نکاح میں تہی میری کہ دوست رکہتا تہا میں اوسکو اور تہی حضرت عمر ناخوش رکہتی دشمن رکہتے اوسکو پس کہا حضرت عمر نی مجھکو طلاق دیدی اسکو پس انکار کیا میں نے پس آئے حضرت عمر پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم پاس پس ذکر کیا یہ روبرو حضرت کی پس کہا مجھکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ طلاق دی اوسکو نقل کی یہ ترمذی اور ابوداؤد نی ف یہ امر بنا بر استحباب کے ہی یا وجوب کے اگر ہو اسجگہ کوئی باعث اور شرع ﴿ وعن ابی امامۃ ان رجلا قال یا رسول اللہ ما حق الوالدین علی ولدہما قال ہما جنتک ونارک رواہ ابن ماجۃ اور روایت ہے ابی امامہ سی کہ تحقیق ایک شخص نے کہا کہ یا رسول اللہ کیا ہی حق ماں باپ کا اوپر اولاد اونکی کی فرمایا وہ دونوں جنت ہیں تیری اور دوزخ ہیں تیری نقل کی یہ ابن ماجہ نی ف یعنی حق ادا کرنا اونکی رضا اونکی ہی کہ سبب ہے داخل ہونے کی بہشت میں اور ترک کرنا اوسکا باعث ہی داخل ہونے کی دوزخ میں ﴿ وعن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان العبد لیموت والداہ او احدہما وانہ لہما لعاق فلا یزال یدعو لہما ویستغفر لہما حتی یکتبہ اللہ بارا اور روایت ہے انس سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق بندہ کہ مرتی ہیں ماں باپ اوسکی یا ایک اونمیں سی اس حال میں کہ تحقیق وہ بندہ ماں باپ کا البتہ نافرمان ہوتا ہی پس ہمیشہ رہتا ہی دعا کرتا واسطی اونکی اور استغفار کرتا ہی واسطی اونکی یہانتک کہ لکہتا ہی اوسکو اللہ نیکوکار ف یعنی دعا و استغفار فرزند کی والدین کے لیے بعد از مرنے اونکی کی وہ فائدہ رکہتا ہی کہ اگر ناراض گئی ہوں تو بہی حق تعالی اونکو راضی کردیگا اوس سے اور لکہیگا نام اوسکا بیچ دیوان اوسکی کرنے والوں کے ساتہ ماں باپ کی اور رضا جوہوں اونکی کی ﴿ وعن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اصبح مطیعا للہ فی والدیہ اصبح لہ بابان مفتوحان من الجنۃ وان کان واحدا فواحدا ومن امسی عاصیا للہ فی والدیہ اصبح لہ بابان مفتوحان من النار وان کان واحدا فواحدا قال رجل وان ظلماہ قال وان ظلماہ وان ظلماہ وان ظلماہ اور روایت ہی ابن عباس سی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ صبح کری اس حال میں کہ فرمانبرداری کرنیوالا ہی خدا کی بیچ حق ماں باپ اپنے کی یعنی حق ادا کرتا اور اکرام کرتا ہی صبح کرتا ہی اس حال میں کہ ثابت ہیں اوسکی لیئی دو دروازی کہلی ہوئی بہشت سی اور اگر ہو ایک ماں باپ میں سی یعنی اطاعت کیا گیا پس ایک دروازہ کہولا جاتا ہی اور جو شخص کہ صبح کری اس حال میں کہ نافرمانی کرنیوالا ہی خدا کی بیچ حق ماں باپ کی صبح کرتا ہی اس حال میں کہ کہلی ہیں اوسکی لیئی دو دروازے دوزخ سی اور اگر ہی ایک ماں باپ سی یعنی نافرمانی کیا گیا پس ایک دروازہ کہولا جاتا ہی یعنی اس سی معلوم ہوتا ہی کہ چونکہ طاعت و معصیت والدین کی موجب فرمودہ حق کی ہی حقیقت میں طاعت و معصیت اللہ تعالی کی ہی کہا ایک شخص نی اگرچہ ماں باپ اوسکی اوسپر ظلم کریں فرمایا اور اگرچہ ظلم کریں اوسپر اور اگرچہ ظلم کریں اوسپر اور اگرچہ ظلم کریں اوسپر ف تین بار فرمایا واسطی تاکید مبالغہ کی اور مراد ظلم کرنا امور دنیویہ میں ہی دینیہ میں نہیں ہی کہ فرمانبرداری ماں باپ کی کرے مخالف دین کی ہو تو روا نہیں ہی ﴿ وعنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ما من ولد بار ینظر الی والدیہ نظرۃ رحمۃ الا کتب اللہ لہ بکل نظرۃ حجۃ مبرورۃ قالوا وان نظر کل یوم مائۃ مرۃ قال نعم اللہ اکبر واطیب اور روایت ہے ابن عباس سی کہ تحقیق پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا نہیں کوئی فرزند نیکی کرنیوالا ماں باپ سے کہ دیکہی طرف ماں باپ اپنے کے یعنی ایک کی طرف دونوں میں سی دیکہنا محبت و شفقت کا مگر کہ لکہتا ہی اللہ تعالی واسطی اوسکی بدلی ہر دیکہنی کی حج مقبول یعنی ثواب حج نفل مقبول کا عرض کیا صحابہ نی اور اگرچہ دیکہی ہر روز سو بار فرمایا ہاں اللہ بہت بڑا ہی اور بہت پاکیزہ ہی یعنی اوس چیز سی کہ تمہاری گمان میں ہی کہ کیونکر لکہا جاوی گا عوض ہر نظر کی حج مقبول

یا ساتھ اوس چیز کی کہ صادر ہوئے قسم محبت و رلیدا اور صبر کرنی ہی اوسپر اور ظاہر یا نی ہی اور شرط احسان کی یہ ہی کہ موافق شرع کی ہو اور ظاہر یہ ہی کہ
ثواب مذکور جب حاصل ہوتا ہی کہ ہمیشہ احسان کرتا رہی یہانتک کہ حاصل ہووی بیوائی اونکو بسبب نکاح کی یا غیر اوسکی کی ۱۲ وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ عَالَ جَارِيَتَيْنِ حَتّٰی تَبْلُغَا جَاءَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَنَا وَهُوَ هٰكَذَا وَضَمَّ اَصَابِعَهٗ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت
ہی انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو کوئی پرورش کری دو بیٹیوں کو یہانتک کہ پہونچین وہ حد بلوغ کو یا پہونچین اپنے خاوندوں کی پاس آویگا وہ
دن قیامت کے اس حال مین کہ مین اور وہ باہم ہونگی اسطرح اور ملائین انگلیان اپنی نقل کی یہ مسلم نی ف یعنی جو اسکی بیان معنی ہکذا کی اور کیفیت باہم ہونیکا
انگلی شہادت کی اور بیچ کی ملائین یعنی جیسی کہ ان دونون انگلیون کو ملا ہوا دیکھتی ہو اسیطرح مین اور وہ روز قیامت کے باہم ہونگی یعنی مین اور وہ حشر مین
ساتھ ہونگی یا جنت مین ساتھ داخل ہونگی ۱۲ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلسَّاعِيْ عَلَی الْاَرْمَلَةِ وَ
الْمِسْكِيْنِ كَالسَّاعِيْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَاَحْسِبُهٗ قَالَ كَالْقَائِمِ لَا يَفْتُرُ وَكَالصَّائِمِ لَا يُفْطِرُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا
فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی خبر گیری کرنی والا عورت بن خاوندوالی کا اور مسکین کا مانند سعی کرنیوالی کی ہی راہ خدا مین یعنی جو کہ سلوک و خبر گیری
کری عورت بن خاوند کی اور مسکین کے ثواب ملتا ہی اوسکو مانند ثواب سعی کرنی والی اور خرچ کرنی والی کی راہ خدا مین کہ جہاد و حج ہی اور گمان کرتا ہون مین
اونکو کہ یہ بہی کہا کہ خبر گیری کرنی والا عورت بن خاوند کا اور مسکین کا مانند قیام کرنی والی کی ہی رات کو نماز کی لیے کہ سستے نہین کرتا اور فتور واقع نہین ہوتا
اوسکی شب خیزی مین اور مانند روزہ دار کی ہی کہ نہین افطار کرتا یعنی دن کو بلکہ صائم الدہر ہی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی ف نقیر ہی بیچ
حکم مسکین کے ہی بلکہ بالا ولی ہی بعضون کی نزدیک اور یہ جو کہا کہنی والا اسکا عبد اللہ بن مسلمہ قعنبی ہی کہ شیخ ہی بخاری اور مسلم کا اور راوی اس حدیث کا
ہی کہ روایت کرتا ہی مالک سے جیسی کہ تصریح کی ساتھ اسکی بخاری نی اور معنی اسکی یہ ہین کہ گمان کرتا ہون مین مالک کو کہ یہ بہی کہا کالقائم اور ظاہر لفظ
مشکوٰۃ و مصابیح کا یہ ہی کہ کہنی والا اسکا ابو ہریرہ ہی پس تقدیر یہ ہوگی کہ گمان کرتا ہون مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ یہ بہی فرمایا کالقائم
یا واقع ہوا ہی ابو ہریرہ کو شک بیچ تشبیہ اول و ثانی کی چنانچہ مؤید ہی اسکو روایت جامع صغیر کی بروایت احمد اور شیخین اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ
کی الساعی علی الارملۃ والمسکین کالمجاہد فی سبیل اللہ اوالقائم اللیل الصائم النہار ۱۲ وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اَنَا وَكَافِلُ الْيَتِيْمِ لَهٗ وَلِغَيْرِهٖ فِي الْجَنَّةِ هٰكَذَا وَاَشَارَ بِالسَّبَّابَةِ وَالْوُسْطٰی وَفَرَّجَ بَيْنَهُمَا شَيْئًا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی سہل بن سعد
سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ مین اور پرورش کرنی والا یتیم کا خواہ وہ یتیم اوسکا ہو یا اور کا جنت مین اسطرح ہونگی اور اشارہ کیا ساتھ انگلی
شہادت کے اور بیچ کی انگلی کی اور کشادگی رکھی درمیان انکی تہوڑی سی نقل کی یہ بخاری نی ف واسطی عدم تصدیق و کثرت کی اور گویا آنحضرت نے اشارہ کیا
ساتھ اسکی طرف عالی ہونی مرتبہ نبوت کی اور طرف اسکی کہ بعد نبوت کی رتبہ فتوت و مروت کا ہی ۱۲ وَعَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرَی الْمُؤْمِنِيْنَ فِيْ تَرَاحُمِهِمْ وَتَوَادِّهِمْ وَتَعَاطُفِهِمْ كَمَثَلِ الْجَسَدِ اِذَا اشْتَكٰی عُضْوًا تَدَاعٰی لَهٗ سَائِرُ
الْجَسَدِ بِالسَّهَرِ وَالْحُمّٰی مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی نعمان بن بشیر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی دیکہیگا او دیکہنے والے تو اے مخاطب
کامل مسلمانون کو بیچ رحم کرنی بعض اونکی کی بعض پر بسبب برادری ایمانی کی بغیر اور سبب کے اور بیچ رعایت کرنی احوال کی بعلاقہ محبت کے آپس مین اور بیچ
[illegible] مانند الفت کرنی کی آپس مین [illegible] آپس مین [illegible] مہربانی اور مدد کرنی کی آپس مین مانند حال بدن کی جسوقت کہ دکہتا ہی ایک عضو بلا لیتا ہی
ایک دوسری کو [illegible] آپس مین [illegible] کی ساتھ بیداری [illegible] نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی
ف [illegible]

اگر کوئی کام ناشایستہ کرتے ہیں تو پردہ حیا میں اوسکو پوشیدہ رکھتے ہیں اور جسنے کہ پردہ حیا کا اوٹھا دیا اور ساتھ اظہار فسق کی معروف ہوا اور گناہ
علی الاعلان کرتا ہی تو انکار اوسکا واجب ہے اور منع اور زجر اوسکا لازم ہوا اگر منع سے باز رہے تو خبر حاکم کو کرنی چاہیے تا اوسکو ایذا لوگوں کی سے اور فساد
ڈالنے سے دین میں باز رکھے اور جرح راویوں کا اور گواہوں کا حاکموں اور ظالموں کا واسطے نگہبانی دین کی اور حفاظت حقوق لوگوں کی واجب لازم ہی
اور قبیلہ علماء غیبت شرع کی سے نہیں ہی **وعن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المسلم اخو المسلم لا یظلمہ
ولا یخذلہ ولا یحقرہ التقوی ههنا ویشیر الی صدرہ ثلث مرار بحسب امرئ من الشر ان یحقر اخاہ المسلم کل المسلم علی المسلم
حرام دمہ ومالہ وعرضہ رواہ مسلم اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ مسلمان دینی بھائی مسلمان کا
ہی نہ ظلم کرے اوسپر اور نہ ترک مدد کرے اوسکی اور حقیر نجانے اوسکو پرہیزگاری اس جگہہ ہی اور اشارت کی آنحضرت نے طرف سینہ مبارک اپنی کی تین بار کفایت
کرتی ہی مسلمان کو بدی سے حقیر کرنا بھائی مسلمان کو یعنی یہ بات برائی میں کامل ہی اور برائی کی حاجت نہیں سب چیزیں مسلمان کی مسلمان پر حرام
ہیں خون اوسکا اور مال اوسکا اور آبرو اوسکی نقل کی یہ مسلم نے **ف** حقیر نجانے الخ یعنی ساتھ ذکر کرنے عیبوں اوسکی کی اور بدزبانی اور ٹھٹھا کرنے کی اگرچہ فقیر
اور ضعیف اور ناتوان اور مسکین اور نامراد اور خراب حال ہوگیا جانتا ہی کہ قدر اوسکی اللہ کی نزدیک کیسی ہی اور انجام کار اوسکا کیسا ہوگا اہل اللہ اکثر
شکستہ حال ہوتے ہیں فللہ العزۃ ولرسولہ وللمؤمنین ولکن المنافقین لا یعلمون ہر وجہ عزت ایمانی اونکی ہاتھ سے نہ دینی چاہیے خصوصاً جو کہ نور علم و عبادت
سے روشن ہو رہے ہیں رعایت تعظیم اونکے کی بطریق اولی ملحوظ رکھے اکثر لوگ خصوصاً اہل دنیا کہ ظلمت نفسانی و غفلت میں گرفتار ہیں اہل فقراء و غرباء میں
گرفتار ہیں کہ بیچاروں کو حقیر جانتے ہیں اصل کار کہ باعث عزت و نجات کی دنیا و آخرت میں ہی محبت فقراء و مساکین کی ہی سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم
مانگتے تہی واسطے حصول محبت مساکین کے اور حکم کیے گئے تہی ساتھ ہمنشینی فقراء کے جیسے کہ سورہ کہف میں ہی پرہیزگاری اس جگہہ ہی الخ یعنی نہیں جائز حقیر جاننا متقی کا کہ پرہیز کرتا ہو شرک
و گناہوں سے یا یہ مراد ہی کہ تقوی سینہ میں ہی کہ کار باطن ہے اور مقصود اس جملہ سے تاکید تقویت جملہ پہلی کی ہی یعنی چونکہ جگہہ تقوی کی دل ہی اور وہ امر مخفی ہی پس کیونکر حقارت
کسی مسلمان کی کرے حال آنکہ حقیقت حال اوسکی کی معلوم نہیں یا یہ مراد ہی کہ چونکہ تقوی دل میں ہی پس جسکے دل میں تقوی ہو مسلمان کی حقارت نکرے اسلیے متقی حقارت کرنے والا
مسلمان کا نہیں ہوتا اور معنی اول ظاہرتر اور مناسب تر ہیں خون اوسکا الخ یعنی ایسا کام نکرے اور کلام کرے کہ خونریزی مسلمان کی ہو اور مال اوسکا تلف ہو اور آبروریزی اوسکی ہو اور یہ حدیث
جوامع الکلم سے ہی کہ آنحضرت کو خاص عطا فرمائی تہی **وعن** عیاض بن حمار قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اهل الجنۃ
ثلثۃ ذو سلطان مقسط متصدق موفق ورجل رحیم رقیق القلب لکل ذی قربی ومسلم وعفیف متعفف ذو عیال و
اهل النار خمسۃ الضعیف الذی لا زبر لہ الذین هم فیکم تبع لا یبتغون اهلا ولا مالا والخائن الذی لا یخفی لہ طمع وان دق
الا خانہ ورجل لا یصبح ولا یمسی الا وهو یخادعک عن اهلک ومالک وذکر البخل او الکذب والشنظیر الفحاش رواہ مسلم
اور روایت ہی عیاض بن حمار سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بہشتی تین طرح کے لوگ ہیں یعنی جو کہ لائق ہیں کہ ساتھ سابقین و مقربین کے
بہشت میں داخل ہوں تین ہیں ایک تو حاکم عادل اور احسان کرنے والا لوگوں سے توفیق دیا گیا بھلائیوں کی اور دوسرا شخص مہربان یعنی چھوٹوں بڑوں پہ
نرم دل ہر قرابتی اور ہر مسلمان پر یعنی مہربان خویش بیگانہ پر اور تیسرا بچنے والا یعنی اوبچنے سے کہ نہیں حلال پرہیز کرنیوالا یعنی سوال سے اور توکل کرنیوالا
اللہ پر عیالدار یعنی نہیں باعث ہوتی اوسکو محبت عیال کی اور نہ خوف اونکی رزق کا اوپر ترک کرنے توکل کے ساتھ سوال کرنے کی خلق سے اور جمع کرنے کی دنیا
مال حرام کو اور ساتھ غافل ہونے کی علم و عمل سے بسبب عیال کی اور دوزخی پانچ شخص ہیں یعنی وہ مستحق عذاب کے ہیں بسبب ہونے ان خصال کی مقصود
برائی بیان کرنی ان افعال کی اور تغلیظا و تشدیدا جیسے اوپر تعریف و تحسین افعال مذکورہ کی کی اول ہے عاقل کہ نہیں عقل اوسکو باز رکھے

میں نہیں ہوتا ہمسایہ جسکا بدیوں اوسکی سے روایت کیا اسکو بخاری نے وعن انس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يدخل الجنة
من لا يأمن جاره بوائقه رواه مسلم اور روایت ہے انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں داخل ہوگا جنت میں یعنی ساتھ نجات یا اول کے
وہ شخص کہ نہیں امن چین ہوتا ہمسایہ اوسکا بدیوں سے اوسکی نقل کی یہ مسلم نے ف یہیں مبالغہ ہے کہ گرانا انہوں نے امن کو موقوف سبب واسطے نفی دخول جنت
کی پس کیا حال ہوگا جبکہ متحقق ہو لاحق ہونا ضرر وشر کا وعن عائشة وابن عمر عن النبي صلى الله عليه وسلم قال ما زال جبريل
يوصيني بالجار حتى ظننت انه سيورثه متفق عليه اور روایت ہے عائشہ سے اور ابن عمر سے کہ نقل کی انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے
کہ فرمایا آنحضرت نے ہمیشہ جبریل امر کرتے تھے مجھکو ساتھ محافظت حق ہمسایہ کے یعنی ساتھ احسان کے اوسپر و دفع کرنے ضرر کے اوس سے یہانتک کہ گمان کیا
میں نے کہ تحقیق جبریل نزدیک ہیں کہ وارث کرینگے یعنی ساتھ وحی الٰہی کے ہمسایہ کو کہ آپس میں ایک ہمسایہ دوسرے ہمسایہ کا وارث ہو نقل کی
یہ بخاری اور مسلم نے وعن عبد الله بن مسعود قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا كنتم ثلثة فلا يتناجى اثنان
دون الآخر حتى تختلطوا بالناس من اجل ان يحزنه متفق عليه اور روایت ہے عبد اللہ بن مسعود سے کہ کہا فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے جب ہوؤ تم تین شخص پس سرگوشی نکریں دو شخص آپس میں بے شامل تیسرے شخص دوسرے کی کہ تیسرا ہے یہانتک کہ ملو تم ساتھ لوگوں کے یعنی بعد
ملنے لوگوں کی اور کثرت اجتماع کی اگر سرگوشی دو کریں تو مضائقہ نہیں پس اگر چار شخص مصاحب ہوں اور دو شخص آپس میں سرگوشی کریں تو روا ہے
منع سرگوشی کرنی دو شخصوں کی اس وقت مصاحبت تین شخصوں کی بسبب غمگین کرنے اوس تیسرے کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے
ف لفظ یحزن ساتھ زبر ی اور پیش زے کی اور ایک لغت میں ساتھ پیش ی اور زیر زے کی ہے اور دونوں لغت فصیح ہیں اور متعدی حزنه واحزنه
اندوہگین کیا اوسکو اور روایت اول مشہورتر ہے اور سبب غمگین ہونیکا یہ ہے کہ اوسکو خیال آویگا کہ شاید میری ہلاکت اور بداندیشی کا مشورہ کرتے ہیں
کہا نووی نے کہ یہ نہی سرگوشی کرنی دو کی ہے ساتھ تیسرے کے اور اسی طرح نہی سرگوشی کرنی تین یا زیادہ کی ہے ساتھ ایک کے نہی تحریمی ہے پس حرام ہے
جماعت پر سرگوشی کرنی ایک کو چھوڑ کر مگر باذن اوسکی کے اور یہ مذہب ابن عمر اور امام مالک اور اصحاب ہمارے کا ہے یعنی شافعیہ کا اور جمہور علما کا ہے اور بعضے
ہر زمانہ میں سفر میں ہو یا حضر میں منع وعن تميم الداري ان النبي صلى الله عليه وسلم قال الدين النصيحة ثلثا قلنا لمن
قال لله ولكتابه ولرسوله ولائمة المسلمين وعامتهم رواه مسلم اور روایت ہے تمیم داری سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا کہ دین نصیحت ہے یعنی فرض اعمال دین کی یا امر عمدہ دین میں خیرخواہی ہے تین بار فرمائی یہ بات کہا ہم نے یعنی صحابہ نے کہ کس کے لیے
کرنی چاہیے فرمایا آنحضرت نے واسطے اللہ تعالی کی اور واسطے کتاب اوسکی کے اور واسطے رسول اوسکی کے اور واسطے مسلمانوں کے اماموں کے یعنی امرا و علما اون
اور واسطے سب مسلمانوں کی نقل کی یہ مسلم نے ف خیرخواہی اللہ کی یہ ہے کہ ایمان لاوے اوسکی وحدانیت وصفات پر اور ترک کرے الحاد کو اوسکی صفات میں
اور خالص کرے نیت اوسکی عبادت میں اور فرمانبرداری کرے اوسکی امر و نواہی کی اور اقرار کرے اوسکی نعمت کا اور شکر کرے اوسکا اور محبت کرے
اوسکی فرمانبرداروں سے اور دشمنی رکھے اوسکی نافرمانوں سے اور خیرخواہی اوسکی کتاب کی یہ ہے کہ اعتقاد کرے یہ کلام ہے اللہ کی پاس سے اور عمل کرے
اوسپر اور تلاوت اوسکی کرے ساتھ تجوید اور تفکر و تدبر کرے اور تعظیم اوسکی کرے اور خیرخواہی اوسکی رسول کی یہ ہے کہ تصدیق کرے اوسکی نبوت کی اور قبول
کرے اوس چیز کو کہ اللہ تعالی کی پاس سے لائے ہیں اور اطاعت کرے اونکی اور مدد کرے اونکی زندگی میں اور وفات کی بعد اور زندہ کرے سنت اوسکی اور لوگوں
سے اوسکی محبت رکھے اور اونکی اہل بیت اور صحابہ سے اور اقتدا کرے اونکی سنت کو اور مراد کتاب سے قرآن مجید ہے یا سب کتابیں اللہ تعالی کی اور مراد رسول
سے آنحضرت ہیں یا سب رسول اللہ تعالی کے ہیں اور یہ خیرخواہی [illegible]

اماموں کی یہ ہی کہ خیر خواہی انکی کرے یعنی باتوں حق میں اونکی پیروی کرے اور خبردار کرے اونکو وقت غفلت کی اور خروج نہ کرے اونپر اگرچہ ظلم کرین اور خیر خواہی
علماء کی یہ ہی کہ جو حدیث کہ روایت کرین قبول کرین اور خیر خواہی سب مسلمانوں کی یہ ہی کہ ہدایت کرے اونکو طرف بھلائیوں دین و دنیا کی اور منع کرے
ضرر اونسے اور نفع پہنچاوے اونکو اور یہ حدیث جوامع الکلم سے ہی کہ دار و مدار تمام دین و دنیا کا اوسپر ہی اور تمام علوم اولین و آخرین کی مندرج اوس میں ہی ع

وعن جریر قال بایعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی اقام الصلوۃ وایتاء الزکوۃ والنصح لکل مسلم متفق علیہ

اور روایت ہی جریر سے کہا جریر نے کہ بیعت کی مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے اوپر قائم کرنے نماز کے اور دینے زکوۃ کے اور خیر خواہی کرنے کے واسطے ہر مسلمان کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** عبادات یا تو حق اللہ ہین یا حق العباد ہین حق اللہ سے وہ عبادتین خاص کرین کہ عمدہ ہین اونمین بدنی اور مالی ہین اور ارکان اسلام سے ہین بعد شہادتین کے کہ نماز و زکوۃ ہین اور ہو سکتا ہی کہ روزہ اور حج اوسوقت مین فرض نہوا ہو اور خیر خواہی مسلمانوں مین داخل ہین تمام حقوق بندوں کی منقول ہی کہ جریر نے ایک گھوڑا خریدا تین سو درہم کو پھر کہا بیچنے والی کو کہ گھوڑا تیرا بہتر ہی تین سو درہم سے آیا بیچتا ہی تو چار سو درہم کو دیتی کہا کہ یہ تم جانو ای عبد اللہ پھر کہا کہ گھوڑا تیرا بہتر ہی اوس سے آیا بیچتا ہی تو پانسو درہم کو پھر سو سو بڑہاتی گئی یہانتک کہ پہنچی آٹھ سو درہم کو پھر خریدا اوسکو آٹھ سو درہم کو پس لوگوں نے سبب اسکا پوچھا کہا اونھوں نے یہ کہ مین نے بیعت کی ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے ہر مسلمان کی خیر خواہی کرنے کی ع

## الفصل الثانی فصل دوسری

عن ابی ہریرۃ قال سمعت ابا القاسم الصادق المصدوق صلی اللہ علیہ وسلم یقول لا تنزع الرحمۃ الا من شقی رواہ احمد والترمذی روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا سنا مین نے ابو القاسم سے کہ سچی کہی گئی ہین صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے نہیں نکالی جاتی رحمت یعنی شفقت کرنی خلائق پر مگر بدبخت کے دل سے نقل کی یہ احمد و ترمذی نے **ف** سچی کہی گئی یعنی اللہ تعالی نے اونکی سچی ہونے کی خبر دی ہی یا مطلق عمل اوسکا اور بدبخت سے مراد کافر ہی یا فاجر ہی ع

وعن عبد اللہ بن عمرو قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الراحمون یرحمہم الرحمن ارحموا من فی الارض یرحمکم من فی السماء رواہ ابو داود والترمذی اور روایت ہے عبد اللہ بن عمرو سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے شفقت کرنی والی خلق پر رحمت کرتا ہی اونپر رحمن رحم کرو اوسپر کہ زمین مین ہین تا رحمت کرے تمکو جو کہ آسمان مین ہی نقل کی یہ ابو داود اور ترمذی نے **ف** اوسپر کہ زمین مین ہین یعنی جانور اور آدمی خواہ نیک ہوں خواہ بد اور رحم کرنا بدونپر یہ ہی کہ اونکو بدی سے باز رکھین جیسیکہ گذرا کہ مدد کر اپنے بھائی کی ظالم ہو یا مظلوم الخ یا مراد یہ کہ رحم کرو اوسپر کہ مستحق رحم کی ہین اور جو کہ آسمان مین ہی یعنی اللہ تعالی کہ کمال قدرت اور سلطنت اوسکی آسمان مین ہی یا مراد ملائکہ ہین رحمت انکی اور یہ ہی کہ حفاظت کرین دشمنوں سے اور موذیات سے کہ شیاطین جن و انس وغیرہ ہین اور دعا اور استغفار اور طلب رحمت کی کرین جناب عزت سے واسطی رحم کرنی والوں کی ع

وعن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیس منا من لم یرحم صغیرنا ولم یوقر کبیرنا ویامر بالمعروف وینہ عن المنکر رواہ الترمذی وقال ہذا حدیث غریب اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں ہی ہمارے تابعین مین سے وہ شخص کہ نہ رحم کرے ہمارے چھوٹوں پر اور عزت نگاہ رکھی ہمارے بڑوں کی اور نہ امر کرے ساتھ نیکی کی اور نہ منع کرے برائی سے نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہی ع

وعن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما اکرم شاب شیخا من اجل سنہ الا قیض اللہ لہ عند سنہ من یکرمہ رواہ الترمذی اور روایت ہی انس سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں تعظیم کرتا کسی جوان نے کسی بوڑھے کی بسبب بڑے ہونے کی مگر کہ مقرر کرتا ہی اللہ تعالی واسطے اوسکی وقت بڑے ہونے کی اوسکی اوس شخص کو کہ تعظیم و خدمت کرے اوسکی نقل کی یہ ترمذی نے **ف** اسلئے کہ جو خدمت کرتا ہی خدمت کیا جاتا ہی اور اسمین اشارہ ہی طرف

تعظیم ہوتی ہی اور جوان کی کہ تعظیم کرتا ہی بوڑہی کی منقول ہی کہ ایک مرید نکلا خراسان سی واسطی ملازمت شیخ کی کہ مصر میں تھا اور وہان پونہچا اور ایک مدت اونکی خدمت مین حاضر رہا اور سا تھہ مین نون میں ایک جماعت بزرگون کی در شیخ کی آئی پس اشارہ کیا شیخ نی اوسی مرید کو کہ جا اور سوار ہی کی تھام لی پس نکلا وہ مرید لیکن خطرہ گذرا اوسکی دل مین کہ پیغمبر و سردار کر مین شیخ کی پاس آیا اوسکا یہ نتیجہ ہوا پس جب گئی اکابر اور داخل ہوا مرید پیر کی پاس پس کہا پیر نی ای فلانہ میری قریب ہی کہ تیری پاس اکابر آوین گی اور تعظیم کرینگی اللہ تعالی واسطی تیری اونکو کہ خدمت کی ہی اونکی پس کہتی ہین کہ ایسا ہی ہوا کہ اوسکی دروازی پر نہین پائی جاتی تہی جگہہ خچر اور گہوڑی سبب کثرت آنی اکابر کی اوسکی ملاقات کیلیے اور حضرت انس راوی اس حدیث کو بہی اللہ تعالی نی یہ مرتبہ عطا کیا بسبب محبت حبیب رب العالمین کی کہ وہ جس سن عمر مین حضرت کی خدمت مین حاضر ہوئی تہی پس دراز کی اللہ تعالی نی عمر اونکی کہ ایک سو تین برس کی عمر ہوئی اونکی اور بہت ہوا مال اور اولاد کہ سو فرزند ہوئی تہی ع **وَعَنْ** أَبِي مُوسٰى قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنْ إِجْلَالِ اللّٰهِ إِكْرَامَ ذِي الشَّيْبَةِ الْمُسْلِمِ وَحَامِلِ الْقُرْاٰنِ غَيْرِ الْغَالِيْ فِيْهِ وَلَا الْجَافِيْ عَنْهُ وَإِكْرَامَ السُّلْطَانِ الْمُقْسِطِ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْإِيْمَانِ اور روایت ہی ابو موسی سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق جملہ تعظیم اللہ تعالی کی سی ہی تعظیم کرنی بوڑہی مسلمان کی اور تعظیم کرنی اوٹھانیوالی قرآن کی یعنی پڑہنی والی قرآن کی اور حافظ کی و مفسر کی کہ نہو غلو کرنیوالا اوسمین اور نہو دور رہنی والا اوس سی اور جملہ تعظیم اللہ تعالی کی سی ہی تعظیم کرنی بادشاہ عادل کی نقل کی یہ ابوداؤد نی اور بیہقی نی شعب الایمان مین **ف** دو قیدین لگائین اوٹہانیوالی قرآن کی ایک تو غلو کرنی والا نہو اور دوسری یہ کہ دور نہو اوس سی بلکہ متوسط الحال ہو جیسے کہ عادت شریف تہی کہ میانہ روی کرتی تہی عبادات وغیرہ مین غلو کرنی والا وہ کہ تجاوز کری حد سی لفظاً و معنیً مانند وسواسیون اور شکیون اور ریاکارون کی یا خیانت کری لفظ قرآن مین ساتہ تحریف اوسکی کی مانند اکثر عوام کی بلکہ مانند اکثر علما کی یا خیانت کری اوسکی معنون مین ساتہ تاویل باطل کی مانند تمام مبتدعون کی اور بعضون نی کہا کہ غلو یہ ہی کہ کرنا تجوید مین یا جلد پڑہنا اس طرح کہ مانع ہو سمجہنی معانی سی اور دور رہنی والا وہ کہ اعراض کری تلاوت قرآن سی اور احکام قرات سی اور عمل کرنی سی اوسپر کہ اوسمین ہی اور بعضون نی کہا غالی وہ کہ ہمیشہ مشغول تلاوت مین ہی اور تعلیم فقہ اور ذکر و فکر اور اور عبادت کیطرف ہرگز نہ متوجہ ہو اور جافی وہ کہ ہمیشہ بغیر قرآن مین مشغول رہی اور تلاوت نکری اور ادنی عادل کا یہ ہی کہ غالب ہو عدل اوسکا ظلم پر بخلاف عکس اوسکی کی یعنی ظلم اوسکا غالب ہو عدل پر تو وہ عادل نہین کہلاویگا اور دور رہنا اوس سی افضل ہی چنانچہ اسی لیی کہا ہی بعضی علما ہماری نی کہ جو کوئی کہی اس زمانی مین سلطان عادل تو وہ کافر ہی باوجود اسکی کہ نہین خالی ہی ہر سلطان ایکطرح کی عدل سی اور تحقیق اسکی یہی ہی اوپر فرق کی درمیان اوسکی کہ عدل کرتا ہی اور درمیان عادل کی پس اول اطلاق کیا جاتا ہی اوسپر کہ عدل کرتا ہی اگرچہ کبہی کبہی ہو اور دوسرا اطلاق کیا جاتا ہی عرفاً اوسکو کہ ہو موصوف ساتہ عدل کی بطریق دوام کی جیسی کہ کہا جاتا ہی کہ فلانا مصلی ہی اور فلانا نماز پڑہتا ہی اور شرح السنہ مین ہی کہ کہا طاؤس نی سنت سی ہی یہ کہ توقیر کری تو چار کی عالم کی اور بوڑہی کی اور سلطان کی اور باپ کی انتہی کہتا ہون مین اور باپ کی حکم مین ماں ہی اور مراد عالم سی عالم باعمل ہی جیسیکہ سمجہا جاتا ہی لفظ حامل القرآن سی اور شاید کہ نہ ذکر کرنا والد کا اس حدیث مین اسلیی ہی کہ ظاہر ہی یا اسلیی کہ کلام اجنبیون مین ہی پس جبکہ ہو باپ شیخ اور حامل القرآن اور سلطان ظاہری یا باطنی تو بہت کیچاوی تعظیم اوسکی اسلیی کہ واجب ہی تعظیم اوسکی بہت سی وجہون کر اور روایت کی خطیب نی جامع مین انس سی کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی انّ من اجلالی توقیر الشیخ من امتی ع **وَعَنْ** أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ بَيْتٍ فِي الْمُسْلِمِيْنَ بَيْتٌ فِيْهِ يَتِيْمٌ يُحْسَنُ إِلَيْهِ وَشَرُّ بَيْتٍ فِي الْمُسْلِمِيْنَ بَيْتٌ فِيْهِ يَتِيْمٌ يُسَاءُ إِلَيْهِ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ بہتر گہرون

تعالٰی یوم کلا۔ لان یؤدب الرجل ولدہ خیر لہ من ان یتصدق بصاع رواہ الترمذی وقال ھذا حدیث غریب وناصح الراوی
لیس عند اصحاب الحدیث بالقوی اور روایت ہی جابر بن سمرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی قسم ہی اللہ کی البتہ ایک
ادب سکھانا آدمی کا اپنی بیٹی کو بہتر ہی واسطی اوسکی تصدق کرنی ایک صاع غلہ کی سی نقل کی یہ ترمذی نی اور کہا یہ حدیث غریب ہی اور ناصح راوی نہیں
نزدیک محدثون کی قوی ف یعنی حفظ وضبط مین کم اعتماد اوسپر کیجی لیس حدیث ضعیف ہی اور حدیث ضعیف پر عمل کرنا فضائل اعمال مین
جائز ہی اجماعًا اور اسمین شک نہیں کہ مراد ادب سے ادب شرعی ہی ۱۲ ع وعن ایوب بن موسی عن ابیہ عن جدہ ان رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم قال ما نحل والد ولدہ من نحل افضل من ادب حسن رواہ الترمذی والبیہقی فی شعب الایمان
وقال الترمذی ھذا عندی حدیث مرسل اور روایت ہی ایوب بن موسی سی کہ نقل کی اپنی باپ سی یعنی موسی سی موسی نی نقل کی
ایوب کے دادا سی یعنی عمرو بن سعید سی یہ کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا نہیں دیا باپ نی اپنی بیٹی کو کچھ دینا بہتر ادب نیک سے نقل کی یہ ترمذی نے
اور بیہقی نی شعب الایمان مین اور کہا ترمذی نی کہ یہ حدیث نزدیک میرے مرسل ہی وعن عوف بن مالک الاشجعی قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم انا وامرأۃ سفعاء الخدین کھاتین یوم القیامۃ واومأ یزید بن زریع الی الوسطی والسبابۃ امرأۃ آمت
من زوجھا ذات منصب وجمال حبست نفسھا علی یتاماھا حتی بانوا او ماتوا رواہ ابو داود اور روایت ہے عوف بن مالک اشجعی کی
کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ مین اور عورت سیاہ رخسارون کی یعنی بسبب خدمت اولاد اور رنج اور ترک زینت کی رخسارہ اوسکی سیاہ ہوگئی ہوں مانند
ان دونون انگلیون کی ہونگی دن قیامت کی اور اشارہ کیا یزید بن زریع نی کہ راوی اس حدیث کا ہی طرف بیچ کی انگلی کی اور انگلی شہادت کی یعنی
واسطی بیان دونو انگلیون کی وہ عورت ہی کہ ہوئی بی شوہر یعنی بسبب مرنی یا طلاق دینی خاوند کی تھی جاہ وجمال والی روکا اپنی نفس کو یعنی نکاح کرنی سی
واسطی پرورش اور شفقت کرنی کی اوپر حال یتیمون اپنی کی یہانتک کہ جدی ہوں یعنی وہ لڑکی یعنی بسبب بڑی اور بالغ ہونی کی محتاج ماں کی نرہی یا مر گئے
نقل کی یہ ابو داود نی ف یعنی جس عورت کا خاوند مرگیا یا طلاق دی اور چھوٹی اولاد چھوڑ گیا اور اوس عورت نے اولاد کی پرورش کی واسطی کسی سی
نکاح نکیا اور اونکی خدمت مین مشغول رہی وقت احتیاج اونکی کی تک اور بسبب خدمت اونکی کی اپنا حسن وجمال برباد کیا تو حضرت نی اوسکی حق مین فرمایا
کہ میں اور وہ عورت قیامت کے دن مانند ان دونون انگلیون کی قریب باہم ہونگی اوس سے معلوم ہوا کہ اگر عورتین بیوہ یا طلاق دی گئیں اور خاوند نکرین
اور صبر کرین اور صلاح وعفت اختیار کرین اور ترک زیب وزینت کرین اور پرورش یتیمون مین مشغول رہین تو بڑی فضیلت رکھتا ہی ۱۲ ع وعن
ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من کانت لہ انثی فلم یئدھا ولم یھنھا ولم یؤثر ولدہ علیھا یعنی
الذکور ادخلہ اللہ الجنۃ رواہ ابو داود اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جسکی ہووی ایک بیٹی یا بہن تو گاڑا اوسکو
زندہ یعنی جیسا کہ جاہلیت مین بسبب عار وفقر کی کرتی تہی اور نہ حقیر وذلیل کرکر رکھا اوسکو اور نہ ترجیح دی اپنی ولد کو اوسپر یعنی لڑکون کو یعنی لڑکی پر تو داخل کریگا
اوسکو اللہ بہشت مین نقل کی یہ ابو داود نی ف یعنی ساتھ سابقین کی اور چونکہ لفظ ولد کا اطلاق بیٹی اور بیٹی پر کرتی ہین کہا ابن عباس نی کہ اس
حدیث مین ولد سی مراد حضرت کی بیٹی ہین ۱۲ ع وعن انس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم من اغتیب عندہ اخوہ المسلم
وھو یقدر علی نصرہ فنصرہ نصرہ اللہ فی الدنیا والآخرۃ فان لم ینصرہ وھو یقدر علی نصرہ ادرکہ اللہ بہ فی الدنیا والآخرۃ
رواہ فی شرح السنۃ اور روایت ہی انس سی کہ اونہی نقل کی ہی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا حضرت نی جو شخص کہ غیبت کیجاوی نزدیک اوسکی بہائی
مسلمان کی حالانکہ وہ شخص قادر ہی اوپر مدد کرنی اوسکی کی یعنی ساتھ دفع کرنی غیبت وعار کی اوس سی اور منع کرنی کی غیبت اوسکی سی پس مدد کی

مدد کری گا اوسکی اللہ تعالی دنیا و آخرت مین اور اگر مدد نکی اوسکی اور وہ قادر تہا اوسکی مدد کرنی پر مواخذہ کری گا اللہ اور بدلہ لیگا اوس سی سبب ترک کرنی مدد کی
دنیا و آخرت مین نقل کیا شرح السنہ مین وَعَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيْدَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ ذَبَّ عَنْ لَحْمِ
اَخِيْهِ بِالْمَغِيْبَةِ كَانَ حَقًّا عَلَى اللّٰهِ اَنْ يُعْتِقَهُ مِنَ النَّارِ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ اور روایت ہی اسما بیٹی یزید کی سی کہا فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص باز رکہی کہانی گوشت بہائی اپنی کی سی یعنی غیبت کرنیوالی کو منع کری غیبت کرنی سی بہائی مسلمان کی سے غائبانہ ہی
حق اللہ پر یہ کہ آزاد کریگا اوسکو آگ سی نقل کی یہ بیہقی نی شعب الایمان مین ف کہانا گوشت کی سی کنایہ ہی غیبت کرنی سی جیسی قرآن مجید مین فرمایا
بیچ برائی غیبت کی ایحب احدکم ان یاکل لحم اخیہ میتا یعنی آیا دوست رکہتا ہی ایک تمہارا اپنی بہائی مردہ کی گوشت کہانی کو تشبیہ دی غیبت کو ساتہ کہانی
گوشت غائب کی چونکہ آبرو ریزی اوسکی کرتا ہی گویا کہ اوسکو ہلاک کرتا ہی اور گوشت اوسکا کہاتا ہی اور واسطی مبالغہ کی فرمایا گوشت بہائی مردہ کا اور اس تقریر
پر بالمغیبۃ بمعنی غیبت کی ہی ساتہ زیر غین کی یعنی غائبانہ اور لفظ بالمغیبۃ متعلق ہی ساتہ لفظ ذب کی اور احتمال کہتا ہی کہ بالمغیبۃ متعلق ہو لحم اخیہ کی بتقدیر اکل لحم
اخیہ کی اور مغیبۃ بمعنی غیبت کی ہو ساتہ زیر غین کی یعنی باز رکہی کہانی گوشت کی سی بسبب غیبت کی اور آل و لون معنون کا ایک ہی ہی کہ منع کرنا اور باز رکہنا
لوگون کا ہی آپس کی غیبت یعنی جو کہ باز رکہی لوگون کو غیبت کی سی آزاد کری گا اللہ یعنی اول ہی مین پہلی داخل ہونی کی اوسمین یا بعد داخل ہونی کی پہلی
پورا کرنی عذاب کی دوزخ وَعَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَرُدُّ عَنْ عِرْضِ اَخِيْهِ
اِلَّا كَانَ حَقًّا عَلَى اللّٰهِ اَنْ يَرُدَّ عَنْهُ نَارَ جَهَنَّمَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ثُمَّ تَلَا هٰذِهِ الْاٰيَةَ وَكَانَ حَقًّا عَلَيْنَا نَصْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ
اور روایت ہی ابو درداء سی کہ کہا سنا مین نی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی کہ نہین کوئی مسلمان کہ دفع کری اور باز رکہی غیبت کو آبرو بہائی اپنی کے سے
یعنی منع کری اوسکی غیبت سے مگر کہ ہوتا ہی حق اللہ پر یہ کہ باز رکہی اوس سی آگ دوزخ کو دن قیامت کے پہر پڑہی آنحضرت نی واسطی استشہاد کی یہی قول کان حقا
الخ آیت اور یہی ثابت ہی جب ہم پر مدد کرنی مومنون کی نقل کی یہ شرح السنہ مین وَعَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنِ امْرِئٍ
مُسْلِمٍ يَخْذُلُ امْرَاً مُسْلِمًا فِيْ مَوْضِعٍ يُنْتَهَكُ فِيْهِ حُرْمَتُهُ وَيُنْتَقَصُ فِيْهِ مِنْ عِرْضِهِ اِلَّا خَذَلَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى فِيْ مَوْطِنٍ يُحِبُّ فِيْهِ
نُصْرَتَهُ وَمَا مِنِ امْرِئٍ مُسْلِمٍ يَنْصُرُ مُسْلِمًا فِيْ مَوْضِعٍ يُنْتَقَصُ فِيْهِ مِنْ عِرْضِهِ وَيُنْتَهَكُ فِيْهِ مِنْ حُرْمَتِهِ اِلَّا نَصَرَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى فِيْ
مَوْطِنٍ يُحِبُّ فِيْهِ نُصْرَتَهُ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوُدَ اور روایت ہی جابر سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا نہین کوئی شخص مسلمان کہ مدد نکری
مرد مسلمان کی اور منع نکری غیبت اوسکی سی اوس جگہہ کہ بیحرمتی کی جاتی اوسکی اور نقصان کیا جاتا ہی اوس جگہہ مین آبرو اوسکی سی مگر کہ نہین مدد
کری گا اوسکی اللہ تعالی اوس جگہہ مین کہ دوست رکہتا ہی اوسمین مدد کو یعنی آخرت مین اور دنیا مین اور نہین کوئی شخص مسلمان کہ مدد کری کسی مسلمان کی
اوس جگہہ مین کہ نقصان کیا جاتا ہی اوسمین آبرو اوسکی سی اور بیحرمتی کیجاتی ہی اوسکی اوسمین مگر کہ مدد کری گا اوسکی اللہ تعالی اوس جگہہ مین کہ دوست رکہتا ہی
اوسمین مدد اوسکی نقل کی یہ ابو داود نی وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ رَاٰى عَوْرَةً فَسَتَرَهَا كَانَ
كَمَنْ اَحْيٰى مَوْؤُدَةً رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَهُ اور روایت ہی عقبہ بیٹی عامر کی سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ دیکہی
یعنی جانی عیب یا برائی کسی مسلمان مین اور ڈہانکدی اوسکو ہوگا ثواب اوسکو مانند ثواب اوس شخص کی کہ زندہ کیا جیتی گاڑی ہوئی کو نقل کی یہ احمد اور
ترمذی نی اور صحیح کہا اسکو ف وجہ تشبیہ ڈہانکنی عیب کی ساتہ زندہ کرنی جیتی گاڑی کی یہ کہی ہی علما نی کہ جسکا عیب ظاہر ہوتا ہی تو وہ خجالت سی
مانند مردہ کی ہوتا ہی اور دوست رکہتا ہی کہ کاش مین مردہ ہوتا اور عیب ظاہر نہوتا پس جب کہ کسی نی عیب اوسکا ڈہانکا تو دفع کی اوس سی خجالت کہ وہ اوسکی
نزدیک بمنزلہ موت کی تہی پس گویا کہ اوسکا یہ بمنزلہ زندہ کرنی کی ہوا جیسی کہ جیتی لڑکی کہ دفن کی گئی تہی قبر مین اور قریب تہی کہ مرجاتی پس نکال لی کسی نی اور زندہ ہوگئی

وعن

وعن ابی ہریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ان احدکم مرآة اخیه فان رای به اذی فلیمط عنه رواه الترمذی وضعفه وفی روایة له ولابی داود المؤمن مرآة المؤمن والمؤمن اخو المؤمن یکف عنه ضیعته ویحوطه من ورائه اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق ایک تمہارا آئینہ ہے بھائی اپنے کا پس اگر دیکھے اوسمین ایذا تو چاہیے کہ دور کرے اوس سے برائی یعنی اوسکو مشغول ہو ساتھ اصلاح حال اوسکی کی جس طرح کہ ہو سکے ساتھ تنبیہ اور اعلام اور زجر و نصیحت کی جیسی کہ شرط ہے نقل کی یہ ترمذی نے اور ضعیف کہا اسکو یعنی روایت حدیث ساتھ اس لفظ کی ضعیف ہے اور بیچ ایک روایت ترمذی کی اور ابو داؤد کی یون ہے مسلمان آئینہ مسلمان کا ہے اور مسلمان بھائی ہے مسلمان کا باز رکھتا اور دفع کرتا ہے اوس سے وہ چیز کہ اوسمین ضرر اور ہلاکت اوسکی ہے اور نگاہ رکھتا ہے یعنی حق اوسکا غائبانہ اوسکے

ف مسلمان آئینہ دوسرے مسلمان کا ہے یعنی آگاہ کر دیتا ہے اوسکو اوسکی برائی پر مانند آئینہ کی کہ جو کچھ دیکھنے والے کی وجہ میں ہوتا ہے اگرچہ تھوڑی چیز ہو دکھا دیتا ہے تحقیقہ آگاہ کرے تا وہ ذلیل نہو لوگون مین جیسے آئینہ آگاہ کرتا ہے کہ سوا اوسکے کسی پر معلوم نہین کرواتا اور وہ دوسرا ہے مطلع ہو جاتا ہے اپنی برائی بسبب آگاہ کرنے مومن دوسرے کی جیسا کہ مطلع ہوتا ہے اپنے چہرے کی برائی پر بسبب دیکھنے کی آئینہ مین مولانا روم قدس اللہ سرہ نے فرمایا کہ صوفیہ ہمیشہ خیر سے ہین جبتک کہ کاوش کرتے ہین احوال ایک دوسرے کی سے اور جب متفق ہونگی ہلاک ہونگی اور واسطی تقویت کے تا پید ان مضمون کی فرمایا المؤمن اخ المؤمن الخ اور نگاہ رکھتا ہے الخ یعنی غیبت نہین کرتا اوسکی اور اگر کوئی غیبت کرتا ہے اوسکی تو منع کر دیتا ہے اور سکوت نہین کرتا بلکہ محافظت کرتا ہے تمام حقوق اوسکی کی نفس مین وہ مال مین اور آبرو مین ہر طرح

وعن معاذ بن انس قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من حمی مؤمنا من منافق بعث الله ملکا یحمی لحمه یوم القیمة من نار جهنم ومن رمی مسلما بشیء یرید به شینه حبسه الله علی جسر جهنم حتی یخرج مما قال رواه ابو داود اور روایت ہے معاذ بیٹے انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ بچاوے کسی مسلمان کو یعنی اوسکی آبرو کو منافق کی شر سے بھیجیگا اللہ تعالی فرشتہ کو کہ بچاوے گا گوشت اوسکی کو یعنی اوسکی بدن کو دن قیامت کی آگ دوزخ کی سے اور جو شخص کہ تہمت کرے کسی مسلمان کو ساتھ کسی چیز کی یعنی عیبون مین سے درحالیکہ چاہتا ہے ساتھ اوس چیز کی عیب اوسکا قید کرے گا اوسکو اللہ اوپر پل دوزخ کی یہانتک کہ نکلے عہدہ اوس چیز کی سے کہ کہا ہے نقل کی یہ ابو داؤد نے

ف یعنی پاک ہو اوسکی گناہ سے ساتھ راضی کرنے مدعی اوسکی کی یا ساتھ شفاعت کی یا ساتھ عذاب کرنے کی بقدر گناہ کی اور منافق سے یہاں مراد غیبت کرنیوالا ہے اوسکو منافق اسلیے کہا کہ ظاہر کرتا ہے خیر خواہی اور دل مین اراده رکھتا ہے فضیحت کا اور غیبت گوئی کار منافقون کا ہے کہ حاضر و غائب یکسان نہین ہوتی ہر طرح

وعن عبد الله بن عمرو قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم خیر الاصحاب عند الله خیرهم لصاحبه وخیر الجیران عند الله خیرهم لجاره رواه الترمذی والدارمی وقال الترمذی هذا حدیث حسن غریب اور روایت ہے عبد اللہ بن عمرو سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بہترین یارون کا یعنی اکثر اونکا از روی ثواب کی نزدیک اللہ کی بہترین اونکا ہے واسطے یار اپنے کی یعنی اکثر اونکا از روی احسان کی اگرچہ ساتھ خیر خواہی کی ہو اور بہتر ہمسایون کا نزدیک اللہ کی بہترین اونکا ہے واسطے ہمسایہ اپنی کی نقل کی یہ ترمذی اور دارمی نے اور کہا ترمذی نے کہ حدیث حسن غریب ہے

وعن ابن مسعود قال قال رجل للنبی صلی الله علیه وسلم یا رسول الله کیف لی ان اعلم اذا احسنت واذا اسأت فقال النبی صلی الله علیه وسلم اذا سمعت جیرانک یقولون قد احسنت فقد احسنت واذا سمعتهم یقولون قد اسأت فقد اسأت رواه ابن ماجه اور روایت ہے ابن مسعود سے کہ کہا ایک شخص نے واسطے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی یا رسول اللہ کس طرح معلوم کرون مین نیکو کاری اپنی اور بدکاری اپنی یعنی کیونکر جانون کہ مین نیک کار ہون یا بدکار جس وقت کہ صادر ہوا مجھ سے ایسا عمل کہ نہ معلوم ہو حسن و قبح

اور شاید کہ اون لوگون مین حضرت نے کوئی ایسی چیز پائی ہو کہ موجب سستی اور تقصیر کی بیچ ادای اون حقوق کی ہو اس سبب سے خاص اون چیزونکو ذکر کیا ہو ع
وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَيْسَ الْمُؤْمِنُ بِالَّذِي يَشْبَعُ وَجَارُهُ جَائِعٌ إِلَى جَنْبِهِ رَوَاهُمَا
الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ ع روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا ابن عباس نے کہ سنا مین نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے نہین ہی مومن کامل وہ شخص کہ
پیٹ بھر کر کہاوی اس حال مین کہ ہمسایہ اوسکا بہوکا ہو اوسکی پہلو مین نقل کین یہ دونون حدیثین بیہقی نے شعب الایمان مین **ف** جملہ وجارہ الخ حال ہے
ضمیر یشبع سے یعنی نہین مومن کامل وہ شخص کہ پیٹ بھر کر کہاوی اسحال مین کہ وہ جانتا ہو حال اضطرار ہمسایہ کا اور قلت اقتدار اوسکی کا اور بیچ ذکر کرنے پہلو کی اشارہ ہے
کمال غافل ہونے اوسکی کی پر خبر گیری ہمسایہ سے ع وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ فُلَانَةَ تُذْكَرُ مِنْ كَثْرَةِ صَلَاتِهَا
وَصِيَامِهَا وَصَدَقَتِهَا غَيْرَ أَنَّهَا تُؤْذِي جِيرَانَهَا بِلِسَانِهَا قَالَ هِيَ فِي النَّارِ قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَإِنَّ فُلَانَةَ تُذْكَرُ قِلَّةُ صِيَامِهَا وَ
صَدَقَتِهَا وَصَلَاتِهَا وَإِنَّهَا تَصَدَّقُ بِالْأَثْوَارِ مِنَ الْأَقِطِ وَلَا تُؤْذِي بِلِسَانِهَا جِيرَانَهَا قَالَ هِيَ فِي الْجَنَّةِ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي
شُعَبِ الْإِيمَانِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا ایک شخص نے یا رسول اللہ تحقیق فلانی عورت ذکر کیجاتی ہی یعنی لوگون مین بطریق شہرت کے بسبب بہت
نماز اوسکی کی اور روزی اوسکی کی اور صدقہ دینے اوسکی کی یعنی لوگ کہتے ہین کہ وہ بہت عبادت کرتی ہی لیکن وہ ایذا دیتی ہی اپنی ہمسایونکو ساتھ زبان اپنی کی
فرمایا کہ وہ دوزخ مین ہوگی بسبب ایذا دینی ہمسایہ کی اور نماز اور روزہ اور تصدق باوجودی کہ افضل عبادات ہین کفارہ اس گناہ اوسکی کا نہین ہونگی کہا اوس
شخص نے یا رسول اللہ پس تحقیق فلانی عورت ذکر کیجاتی ہی بسبب کم رکہنے روزون کی اور کم صدقہ دینے کے اور کم نماز پڑہنی کی اور تحقیق وہ صدقہ دیتی ہی چند
ٹکڑی قروط کی اور نہین ایذا دیتی اپنی زبان سے اپنی ہمسایون کو فرمایا کہ وہ بہشت مین جاوے گی نقل کی یہ احمد نے اور بیہقی نے شعب الایمان مین **ف**
اسلیے کہ مدار امر دین کا اوپر اکتساب فرائض اور اجتناب معاصی کے ہی اور نہین ہی فائدہ بیچ حاصل کرنے فضول کی یعنی عبادات نفل کی اور ضائع کرنے اصول کے
جیسا کہ وہ واقع ہی بیچ اکثر علماء اور صلحاء کی کہ علماء تو ترک کرتے ہین اون چیزونکو کہ واجب ہے اونپر عمل کرنا اور نہین حاصل کرتے صلحاء اوس علم کو کہ واجب ہے
اونپر حاصل کرنا اوسکا اور جو کہ صوفیہ کہ جامع ہین درمیان علم و عمل کی وہ مقدم رکہتے ہین رعایت پرہیز کرنیکو اوپر دینی دوا کی وہ چاہتے ہین اوس گناہ کی کہ وہ کہتے ہین
کہ تخلیہ مقدم ہی تحلیہ پر اور اسلیے گردانا ہی اونہون نے توبہ کو اول منازل سائرین کی اور کلمہ توحید مین اشارہ ہی طرف اس معنے کی بطریق نفی و اثبات کی اور اشارہ ہے
طرف اوسکی کہ صفات سلبیہ مقدم ہین اوپر صفات ثبوتیہ کی لیکن بلکہ لازم آتا ہی اول سے حصول ثانی کا بخلاف عکس کے ع وَعَنْهُ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَفَ عَلَى نَاسٍ جُلُوسٍ فَقَالَ أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِكُمْ مِنْ شَرِّكُمْ قَالَ فَسَكَتُوا فَقَالَ ذَلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَقَالَ
رَجُلٌ بَلَى يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَخْبِرْنَا بِخَيْرِنَا مِنْ شَرِّنَا فَقَالَ خَيْرُكُمْ مَنْ يُرْجَى خَيْرُهُ وَيُؤْمَنُ شَرُّهُ وَشَرُّكُمْ مَنْ لَا يُرْجَى خَيْرُهُ وَلَا يُؤْمَنُ شَرُّهُ رَوَاهُ
التِّرْمِذِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا تحقیق پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وسلم کہڑے ہوئے لوگون پر کہ بیٹھے ہوئے تھے پس فرمایا کیا نہ خبر دون مین تمکو ساتھ نیکترین تمہاری کی اور ممتاز کرون نیکترین تمہاری کو بدترین تمہاری سے
یعنی بیان کرون کہ بہتر تم مین کون ہی اور بدتر کون کہا ابو ہریرہ نے پس چپ رہے لوگ یعنی بخوف اسکی کہ متعین کر کے فرما دین کہ یہ نیک ہی اور یہ بد مساۃ
مفہوم عام اور عنوان کلی کی اور یہ بات موجب فضیحت اور ذلت کی ہو پس فرمایا آنحضرت نے یہ کلام تین بار پس کہا ایک شخص نے ہاں یا رسول اللہ خبر دیجیے
ہمکو اور تمیز کر دیجیے نیکترین ہماری کو بدترین ہماری سے پس فرمایا بہترین تمہارا وہ ہی کہ امید رکہتے ہون لوگ بہلائی اوسکی کی اور امن مین رہتے ہون اوسکی
بدی سے اور بدترین تمہارا وہ ہی کہ امید نہ رکہتے ہون لوگ اوسکی بہلائی کی اور نہ امن مین رہتے ہون اوسکی بدی سے نقل کی یہ ترمذی نے اور بیہقی نے شعب الایمان
مین کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث حسن صحیح ہی **ف** اور جو ایسا ہو کہ امید اوسکی بہلائی کی رکہین اور اوسکی بدی سے امن مین نہون پس یا اوسکی بدی اوسکی

اور روایت ہی انس سے اور عبد اللہ سے کہ کہا اون دونوں نے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ خلق کنبا اللہ کا ہی پس بہتر خلق کا طرف
اللہ کی وہ شخص ہے کہ احسان کرے طرف کنبے اللہ کی نقل کین یہ تینوں حدیثین بیہقی نے شعب الایمان مین **ف** عیال آدمی کی وہ ہین کہ جنکو وہ پرورش
کرتا ہی اور کھلاتا ہی اور مال خرچ کرتا ہی پس یہ نسبت غیر اللہ تعالی کی مجاز ہی اور بہ نسبت اللہ تعالی کی حقیقت کہ رزاق مطلق حقیقت مین وہی ہی
جیسے کہ خلاق ہی اور فرمایا اللہ تعالی نے وَمَا مِنْ دَابَّةٍ فِي الْأَرْضِ إِلَّا عَلَى اللّٰهِ رِزْقُهَا ع **وعن** عقبة بن عامر قال قال رسول الله صلى
الله عليه وسلم اول خصمين يوم القيامة جاران رواه احمد اور روایت ہی عقبہ بیٹے بن عامر کی سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ
اول دو جھگڑنے والی دن قیامت کے دو ہمسایہ ہونگی نقل کی یہ احمد نے **ف** یعنی اول دو شخص کہ آپس مین جھگڑنی والی بعد جھگڑنی اہل ارکی دو ہمسایہ ہونگے
کہ جھگڑینگی بیچ اوس چیز کی کہ حاصل ہوئی ہوگی ایذا یا واقع ہوئی ہوگی تقصیر آپس مین حقوق واجب الادا مین اور ایک روایت مین آیا ہی کہ اول جو محاسبہ
ہووی گا بندی سے در مقدمہ نماز کی ہوگا اور ایک روایت مین آیا ہی کہ اول وہ چیز کہ حکم کیا جاوی گا اوسمین میان لوگون کی خون ہونگا اور ایک روایت
یہ آئی کہ اول دو جھگڑنی والی دن قیامت کے دو ہمسایہ ہونگی پس تطبیق انمین یون دی ہی علما نے کہ حقوق اللہ مین اول محاسبہ نماز کا ہوگا بسبب فضیلت
اوسکی کی تمام عبادات پر اور حقوق العباد مین اول حکم کیا جاوی گا در مقدمہ خون کی کہ وہ بہت بڑا گناہ ہی اور یہ حدیث مفید ہی ساتھ اہتمام خصمین کے یعنے
جو لوگ آپس مین کہ ہر ایک نے بہ نسبت دوسری کی قصور کیا ہی ادای حقوق مین اور اوس سے گناہ لازم ہوا ہی انمین اول یہ دو شخص جھگڑتی آوینگی اور انکا فیصلہ
کیا جاوی گا اور اگر بالفرض کیا جاوی کہ تقصیر ایک سے واقع ہوئی ہو تو اطلاق خصمین کا بطریق تغلیب اور مشاکلت کی ہوگا مانند قول اللہ تعالی کی وجزاء
سیئة سیئة پس اولیت ہر ایک مین اضافی ہی منافات نہ لازم آئی انمین ع **وعن** ابي هريرة ان رجلا شكى الى النبي صلى الله عليه و
سلم قسوة قلبه قال امسح راس اليتيم واطعم المسكين رواه احمد اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ تحقیق ایک شخص نے شکایت کی نبی صلی اللہ
علیہ وسلم سے سختی دل اپنی کی کہ علاج اوسکا کیا ہی فرمایا پھیر تو ہاتھ یتیم کی سر پر اور کھلا مسکین کو نقل کی یہ احمد نے **ف** یتیم کی سر پر ہاتھ پھیرنے سے
موت یاد آئی گی پس غنیمت جانیگا تو حیات کو اور غفلت نہ رہیگی اور دل نرم ہوگا کہ قساوت قلب کا منشا غفلت ہی اور کھلا مسکین کو تا کہ دیکھی تو آثار نعمت
الہی کی اپنی پر کہ غنی کیا تجکو اور محتاج کیا تیری طرف اونکو پس رقیق ہوگا دل تیرا اور زائل ہوگی سختی دل کی ع **وعن** سراقة بن مالك ان النبي
صلى الله عليه وسلم قال الا ادلكم على افضل الصدقة ابنتك مردودة اليك ليس لها كاسب غيرك رواه ابن ماجة اور روایت ہی
سراقہ بن مالک سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا نہ آگاہ کرون مین تجکو اوپر بہترین صدقہ کی کہ وہ صدقہ کرنا اور نیکی کرنی تیری ہی اوپر بیٹی اپنی کے
درحالیکہ پھیری گئی ہی طرف تیری یعنی طلاق دی ہی اوسکو خاوند اوسکی نے اور تیری گھر آن پڑی ہی اور نہین واسطے اوس بیٹی کی کوئی کمانی والا سوائی تیرے
یعنی نہ بیٹا ہی کہ خدمت کرے ہوگی اور نہ کوئی خبرگیران ہی ناچار تیری گھر مین آن پڑی ہی نقل کی یہ ابن ماجہ نے **باب الحب في الله ومن الله**
باب ہی بیچ بیان محبت کے بیچ ذات خدا کے اور واسطی خدا کی **ف** حب فی اللہ یعنی بیچ ذات اللہ کی اور وجہ اوسکی کی کہ نہ آمیزش ہو اوس مین ریا اور خواہش نفسانی کی
اور من اللہ یعنے بسبب اللہ کے اور رضا اوسکی کی یعنی جب دوست رکھی بندی کو تو دوست رکھی اوسکو واسطی اللہ کی **الفصل الاول** پہلے
**عن** عائشة قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الارواح جنود مجندة فما تعارف منها ائتلف وما تناكر منها اختلف
رواه البخاري ورواه مسلم عن ابي هريرة اور روایت ہی عائشہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ روحین پہلی آنی کی بدنون مین
مانند لشکر کی تہین یعنی ایک جا جمع تہین بعد ازان متفرق کیا اونکو اور بدنون مین بہیجا پس جو ارواحین کہ جان پہچان تہین اون مین سے یعنی بعلاقہ
مناسبت اور مشارکت کی صفات مین آپس مین الفت رکہتی ہین یعنی بعد تعلق کی بدنون مین اور جو انجان تہین اونمین سے اختلاف رکہتی ہین آپس کی

یہ مجاز ہی اور عقل کی پہچان لیا ہی ہر وحہ ہی **ف** یعنی جیسی روحین رد ازل کی مناسبت ہی صفات مین یہان بہی محبت ہوتی ہی اور جو روحین وہان اختلاف رکہتی تہین یہان بہی اختلاف رہتا ہی مثلا نیکون مین آپس مین موافقت ہوتی ہی اور فاسقون کو فاسقون سی اور طیور وہان کی تکرار کا سبب الہام خدا کی ہوتا ہی کہ لوگون کی دلون مین سبب ان کی محبت کے یہان ملا پہوتا ہی طیبی **وعن** اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ اِذَا اَحَبَّ عَبْدًا دَعَا جِبْرِيْلَ فَقَالَ اِنِّي اُحِبُّ فُلَانًا فَاَحِبَّهُ قَالَ فَيُحِبُّهُ جِبْرِيْلُ ثُمَّ يُنَادِي فِي السَّمَاءِ فَيَقُوْلُ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ فُلَانًا فَاَحِبُّوْهُ فَيُحِبُّهُ اَهْلُ السَّمَاءِ ثُمَّ يُوْضَعُ لَهُ الْقَبُوْلُ فِي الْاَرْضِ وَاِذَا اَبْغَضَ عَبْدًا دَعَا جِبْرِيْلَ فَيَقُوْلُ اِنِّي اُبْغِضُ فُلَانًا فَاَبْغِضْهُ قَالَ فَيُبْغِضُهُ جِبْرِيْلُ ثُمَّ يُنَادِي فِي اَهْلِ السَّمَاءِ اِنَّ اللّٰهَ يُبْغِضُ فُلَانًا فَاَبْغِضُوْهُ قَالَ فَيُبْغِضُوْنَهُ ثُمَّ تُوْضَعُ لَهُ الْبَغْضَاءُ فِي الْاَرْضِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق اللہ جب دوست کہتا ہی کسی بندی کو یعنی ارادہ کرتا ہی اظہار محبت اپنے کا واسطی کسی بندی کی اپنی بندون مین سی تو پکارتا ہی جبرئیل کو اور فرماتا ہی کہ تحقیق مین دوست کہتا ہون فلانی کو پس دوست رکہہ تو اوسکو فرمایا حضرت نے پس دوست کہتا ہی اوسکو جبرئیل پہر پکارتا ہی جبرئیل آسمان مین یعنی بموجب حکم الٰہی کی پس کہتا ہی تحقیق اللہ تعالی دوست کہتا ہی فلانی کو پس دوست رکہو تم اوسکو پس دوست رکہتی ہین اوسکو اہل آسمان پہر رکہی جاتی ہی اوسکی لیے قبولیت یعنی محبت بیچ زمین کی یعنی زمین والے بہی اوس سی محبت کہتی ہین اور جسوقت کہ بغض رکہتا ہی اللہ تعالی کسی بندی سی پکارتا ہی جبرئیل کو اور فرماتا ہی کہ تحقیق مین بغض رکہتا ہون فلانی شخص سے تو بہی بغض رکہہ اوس سی فرمایا حضرت نے پس بغض رکہتی ہین اہل آسمان اوس سے پہر رکہا جاتا ہی واسطی اوسکی بغض زمین مین یعنی زمین والی بہی اوس سی عداوت رکہتی ہین نقل کی یہ مسلم نے **ف** کہا نووی نے کہ دوست رکہنا اللہ کا بندی کو ارادہ کرنا خیر کا ہی واسطی اوسکی ہدایت و انعام کا اور رحمت کا اوسپر اور بغض اللہ کا ارادہ کرنا عذاب کا اور گمراہ کرنی کا اور بدبخت کرنی کا اور محبت جبرئیل اور فرشتون کی احتمال رکہتی ہی دو وجہون کو ایک یہ کہ استغفار کرتی ہین واسطی اوسکی اور ثنا کرتی ہین اوسپر اور دعا کرتی ہین اوسکی لیے اور دوسری یہ کہ محبت ظاہر معنی معروف پر لین کہ وہ مائل کرنا دل کا طرف اوسکے اور اشتیاق لینی اوسکی کا ہی کہتا ہون مین یہ ظاہر ہی الیے کہ صحیح ہو حمل کرنا لفظ کا اوسکی معنی حقیقی پر تو کیون معنی مجازی کی طرف پہیری جاوی یہ معنا سعی اول تفرع ہین ثانی پر **وعنہ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يَقُوْلُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اَيْنَ الْمُتَحَابُّوْنَ بِجَلَالِي الْيَوْمَ اُظِلُّهُمْ فِي ظِلِّي يَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلِّي رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی اوسی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ بلا شبہہ اللہ تعالی فرماوی گا دن قیامت کے یعنی سب لوگون کی سامنے واسطی بزرگی جتانی بعضون بندون کی کہ کہان ہین آپس مین محبت رکہنی والے بسبب بزرگی میری کی اور واسطی تعظیم میری کی یا کہان ہین وہ کہ تہی محبت کرتے آپس مین واسطی رضا جناب میری کی نہ واسطے لینے ثواب میری کی آج کی دن چہاؤن کا مین ان کو بیچ سایہ اپنی کی ایسا دن کہ نہین سایہ سواے سایہ میری کی نقل کی یہ مسلم نی **ف** مراد سایہ خدای تعالی کی سی یا سایہ عرش کا ہی جیسی کہ بعضی حدیثو مین صریح آیا ہی اور اضافت اللہ تعالی کی طرف واسطی تشریف و تعظیم کی ہی یا مراد سایہ سی حفاظت اور رحمت اوسکی ہی جیسی کہ سلطان ظل اللہ آیا ہی اور یا سایہ عبارت ہی راحت اور نعمت سی جیسی کہتی ہین عیش ظلیل یعنی زندگانی خوش **وعنہ** عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ رَجُلًا زَارَ اَخًا لَهُ فِي قَرْيَةٍ اُخْرٰى فَاَرْصَدَ اللّٰهُ لَهُ عَلٰى مَدْرَجَتِهِ مَلَكًا قَالَ اَيْنَ تُرِيْدُ قَالَ اُرِيْدُ اَخًا لِي فِي هٰذِهِ الْقَرْيَةِ قَالَ هَلْ لَكَ عَلَيْهِ مِنْ نِعْمَةٍ تَرُبُّهَا قَالَ لَا غَيْرَ اَنِّي اَحْبَبْتُهُ فِي اللّٰهِ قَالَ فَاِنِّي رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكَ بِاَنَّ اللّٰهَ قَدْ اَحَبَّكَ كَمَا اَحْبَبْتَهُ فِيْهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی اوسی ابی ہریرہ سی کہ اوسنی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ تحقیق ایک شخص نے ارادہ کیا ملاقات کرنی کا اپنی بہائی مسلمان سے کہ تہا ایک اور بستی مین پس مقرر کیا اللہ نے واسطی اوسکی راہ پر ایک فرشتہ پہر جب وہ شخص فرشتہ کی اوس شخص سی کہ کہان جاتا ہی

تو کہا اوسنے ارادہ کرتا ہون مین اپنی بہائی کی ملاقات کا کہ وہ اس بستی مین ہی کہا اوس فرشتہ نے کہ آیا ہی تیرا کچہ اوسپر حق نعمت کا کہ پالتا ہی تو اوسکو
استیفا کری تو یعنی کوئی نعمت ہی ہی تو نی اوسکو کہ واسطی طلب کے بدلی اوسکی کی جاتا ہی کہا اوس شخص نے کہ نہین سوا اسکی کہ مین دوست رکہتا ہون اوسکو
واسطی طلب رضا اللہ کی کہا فرشتہ نے کہ تحقیق مین بہیجا ہوا ہون اللہ کا طرف تیری تا خبر دون تجکو کہ تحقیق اللہ تعالی نے دوست رکہا تجکو جیسے کہ دوست
رکہا تو نے اوسکو واسطی خدا کی نقل کی یہ مسلم نے **ف** اسمین فضیلت ہی محبت اللہ کی کہ وہ سبب ہوتی ہی محبت خدا کی اور فضیلت ہے ملاقات صالحین کے
اور اسمین دلیل ہی اسپر کہ کبہی اللہ تعالی فرشتون کو بہیجتا ہی اولیا کی پاس اور وہ کلام کرتی ہین اونسی اور ظاہر یہ ہی کہ یہ اگلی امتون کی خصائص
سی ہی کیونکہ اب نبوت ختم ہو چکی ہی ع **وَعَنِ** ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ
تَقُوْلُ فِيْ رَجُلٍ اَحَبَّ قَوْمًا وَلَمْ يَلْحَقْ بِهِمْ فَقَالَ الْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابن مسعود سی کہ کہا آیا ایک شخص پاس نبی
صلی اللہ علیہ وسلم کی اور کہا یا رسول اللہ کیا فرماتی ہو اوس شخص کے لیے کہ دوست رکہتا ہی ایک قوم کو یعنی علما یا صلحا سی اور نہین پونہچا اونکی صحبت
مین یا اونکی علم و عمل کو نہین پونہچا پس فرمایا وہ شخص ساتہ اوسکی ہی کہ دوست رکہتا ہی اوسکو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** یعنی حشر کیا جاویگا
ساتہ محبوب اپنے کی اور ہوگا رفیق اوسکا اگرچہ محبت کامل کہ لائق اعتبار کی ہی وہی ہی کہ متابعت اور موافقت کیطرف کہینچی لیکن اصل انجذاب اور اعتقاد موجب
معیت اور اتحاد کا ہی اسمین بشارت ہے دوستدارون صلحا اور علما اور اتقیا اور اولیا کو کہ امید ہی کہ روز قیامت کے اونکی زمرہ مین اوٹہین گی اور اونکی ساتہ
ہونگی انشاء اللہ تعالی کذا ذکرہ الشیخ اور ملا علی قاری نے لکہا ہی کہ ظاہر حدیث کا عموم ہی کہ شامل ہی واسطی صالح اور بدبخت کے اور موید ہے اسکی حدیث المرء علی دین
خلیلہ جیسی کہ آوی گی پس اسمین ترغیب ہے اور ترہیب ہے اور وعدہ وعید **وَعَنْ** اَنَسٍ اَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَتَى السَّاعَةُ قَالَ وَيْلَكَ
وَمَا اَعْدَدْتَ لَهَا قَالَ مَا اَعْدَدْتُ لَهَا اِلَّا اَنِّيْ اُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ قَالَ اَنْتَ مَعَ مَنْ اَحْبَبْتَ قَالَ اَنَسٌ فَمَا رَأَيْتُ الْمُسْلِمِيْنَ
فَرِحُوْا بِشَيْءٍ بَعْدَ الْاِسْلَامِ فَرَحَهُمْ بِهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی انس سے کہ تحقیق ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ کب ہوگی قیامت فرمایا وای ہی
تجکو کیا تیار کیا ہی تو نے قیامت کے لیے اعمال صالحہ سی یعنی اوسکو کیا پوچہتا ہی کہ قیامت کب ہوگی عمل کر قیامت کبہی ہو وی ظاہرا آنحضرت کو یہ سوال اوسکا
خوش نہ آیا اور گمان کیا کہ ازراہ تعنت اور استبعاد کی پوچہتا ہی نہ ازراہ خوف و اعتقاد کی کہا اوسنی کہ نہین تیار کیا مین نی اوسکی لیے کچہ مگر یہ کہ دوست رکہتا ہون
مین اللہ اور رسول خدا کو فرمایا تو ساتہ اوسکی ہی کہ دوست رکہتا ہی تو کہا انس رضی اللہ عنہ نے پس نہین دیکہا مین نے مسلمانون کو کہ خوشی ہوئی ہون ساتہ کسی چیز کی پیچہی اسلام کے
مانند خوشی ہونی اونکی کی ساتہ اس کلمہ کی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** دوست رکہتا ہون مین الخ اوسنی یہی ذکر کیا اور عبادتین قلبی اور بدنی اور مالی نہ ذکر
کین اسلیے کہ یہ سب شاخین ہین محبت کی اور لازم ہین محبت کو اور اسلیے کہ محبت اعلی مرتبہ ہی کہ باعث ہی واسطی محبت اللہ کے فرمایا اللہ تعالی نے یحبہم ویحبونہ اور
فرمایا ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ اور تو ساتہ اوسکی ہی کہ دوست رکہتا ہی یعنی ملحق ہی ساتہ اوسکی کہ غالب ہے محبت اوسکی اوپر محبت غیر اوسکی کے
کہ نفس اور اہل اور مال ہی اور داخل ہوگا تو بیچ زمرہ اوسکی کی اور علامت محبت صادقہ کی یہ ہی کہ اختیار کری امر محبوب کا اور نہی اوسکی اوپر مراد غیر اوسکی کی جیسی کہا
رابعہ نی **نظم** تَعْصِي الْاِلٰهَ وَاَنْتَ تُظْهِرُ حُبَّهٗ ۔ هٰذَا لَعَمْرِيْ فِي الْقِيَاسِ بَدِيْعٌ ۔ لَوْ كَانَ حُبُّكَ صَادِقًا لَاَطَعْتَهٗ ۔ اِنَّ الْمُحِبَّ
لِمَنْ يُحِبُّ مُطِيْعٌ اور مسلمان اسلیے خوش ہوئی کہ وہ پہلی یہ گمان کرتی تہی کہ نہین حاصل ہوتی معیت یعنی ہمراہی ساتہ نری محبت اور بی متابعت کے بلکہ موقوف ہے
اوپر کثرت عبادتون اور زیادتی ریاضتون کی اور مجاہدون کی چنانچہ دلالت کرتی ہی اوپر وہ روایت کہ لایا ہی عماد الدین ابن کثیر اپنی تفسیر مین کہا حضرت
عائشہ نی کہ آیا ایک شخص پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ آپ البتہ محبوب تر ہین نزدیک میری جان میری سی اور اہل میری سی اور فرزند
میری سی اور مین اپنی گہر مین ہوتا ہون پس یاد کرتا ہون آپ کو پس نہین صبر کرتا مین یہانتک کہ آتا ہون آپ کی پاس اور دیکہتا ہون آپکو اور جب یاد کرتا ہون

معیت ہی اور دوسرا یہ کہ آپ کی توضیح کرتا ہون کہ آپ جب داخل ہون گی جنت میں اعلیٰ درجہ میں ہون گی ساتھ نبیون کی اور اگر میں داخل ہوا جنت میں تو نہ دیکھون گا
آپ کو پس جواب نہ دیا اوسکو آنحضرت نے یہانتک کہ اوتری یہ آیت ومن یطع اللہ والرسول فاولئک مع الذین انعم اللہ علیہم من النبیین و
الصدیقین والشہداء والصالحین الخ پس ظاہر ہوا ساتھ اوسکی یہ کہ مراد ساتھ معیت کے یہان معیت خاص ہی اور معیت خاص یہ ہے کہ حاصل ہو گی واسطے ملاقات درمیان محب
ومحبوب کے نہ یہ کہ وہ دونون ہونگی ایک درجہ میں اسلیے کہ یہ بدیہی البطلان ہی اور آیا ہی ایک حدیث میں بیان کیفیت ملاقات مذکورہ کا کہ حاصل مختصر اوسکا یہ ہے
کہ اعلیٰ درجے والی اوتریں گی طرف اونکی کہ اسفل ہیں اور سے ہی پس جمع ہون گی بیچ باغون جنت کے اور ذکر کرینگی اون چیزون کا کہ انعام کی ہین اللہ نے
اونپر اور ثنا کرین گی اوسپر اور اوتریں گی اونکی لیے اہل درجات ورے ور ڈور کراویں گے اونکو وہ چیز کہ چاہین گی وہ اور مانگین گے پس وہ باغ جنت میں خوش
ہووین گی اور چین کرین گی پھر ظاہر یہ ہی کہ یہ معیت اور مواجہہ مختلف ہوگا ساتھ اختلاف حسن عمل کی واللہ اعلم **وعن ابی موسیٰ** قال
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مثل الجلیس الصالح والسوء کحامل المسک ونافخ الکیر فحامل المسک اما ان یحذیک
واما ان تبتاع منہ واما ان تجد منہ ریحا طیبۃ ونافخ الکیر اما ان یحرق ثیابک واما ان تجد منہ ریحا خبیثۃ متفق علیہ
اور روایت ہی ابی موسیٰ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ مثل ہمنشین نیک اور بد کی مانند اوٹھانے والی مشک کے اور پہونکنی والی دہونکنی کے
ہی پس اوٹھانے والا مشک کا یا دیگا تجکو مشک مفت اور یا خرید یگا تو اوس سے اور یا پاویگا تو اوس سے خوشبو یعنی اگر مشک نہ ملیگا خوشبو ہی پہونچیگی
اسیطرح اگر ہمنشین نیک سے فیض و نعمت بیشمار نہیں پہونچتا ہی بس ہی کہ ایک ساعت اوسکی صحبت میں خوشحال ہوتا ہی اور فارغ بیٹھتا ہی اور پہونکنے
والا مشک کا یا جلا دیگا کپڑے تیرے یا پاویگا تو اوس سے ہوا بدبو ہوا ان اسیطرح ہمنشین بد یا ضرر کرتا ہی اور ضائع کرتا ہی وقت کو اور لیجاتا ہی
سرمایہ استعداد کا اور اگر یہ نہیں ہوتا تو بدحالی اور ناخوشی البتہ وقت ہی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** [illegible]
حضرت شیخ نے لکھا ہی اور ملا علی نے لکھا ہی کہ مراد یہ ہی کہ لازم کرے اپنی پر صحبت صاحب اول کی اور بچے تو صحبت و موافقت دوسرے کی ہی اس میں
رغبت دلائی ہی اوپر صحبت و ہمنشینی صلحا اور علما کی کہ نفع دیتی ہی وہ دنیا اور آخرت میں اور منع کیا ہی صحبت اشرار و فساق کی سے کہ ضرر کرتی ہی
دین و دنیا میں **الفصل الثانی** فصل دوسری **عن** معاذ بن جبل قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول
قال اللہ تعالیٰ وجبت محبتی للمتحابین فی والمتجالسین فی والمتزاورین فی والمتباذلین فی رواہ مالک وفی روایۃ الترمذی
قال یقول اللہ تعالیٰ المتحابون فی جلالی لہم منابر من نور یغبطہم النبیون والشہداء اور روایت ہی معاذ بیٹے جبل کے سے کہا سنا میں نے
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے تھی کہ فرماتا ہی اللہ تعالیٰ واجب یعنی ثابت یا لازم ہوئی ہی محبت میری واسطی محبت کرنیوالون کی آپس میں سبب
اور واسطی بیٹھنے والون کی بسبب میری اور ثنا میری کی اور واسطی ملاقات کرنی والون کی میری رضا کی لیے یعنی بعض سے ملتے ہیں میرے واسطے اور لیے واسطے خرچ کرنے
مال کے خرچ کرنے والون کی میری رضا میں نقل کی یہ مالک نے اور بیچ روایت ترمذی کی ہی کہ فرمایا آنحضرت نے کہ فرماتا ہی اللہ تعالیٰ کہ محبت کرنیوالی آپس میں
بسبب عظمت و جلال میری کی ہونگی اونکی لیے منبر نور کی کہ رشک کرین گی اونپر نبی اور شہید **ف** یہان ایک اشکال لازم آتا ہی کہ کیونکر روا ہو کہ انبیا
افضل سب لوگون سے ہیں علی الاطلاق اور شہدا کہ جان و مال اپنی راہ خدا میں صرف کرتی ہیں باوجود اس فضل عظیم کی کہ اونکو حاصل ہی رشک لیجاوین اس
جماعت پر کہ یہ عمل ساتھ اس آسانی کی کیا اور رشک سے مفضول کی فاضل پر نہیں لیجاتا جواب اسکا علماء نے دیا ہی کہ مراد رشک سے یہان اچھا جاننا اور
ثنا ہی نہ حقیقت معنی اوسکی کہ طلب کرنا ہی مثل اوس چیز کو کہ یہ کہتی ہیں یعنی انبیا و شہدا اونپر ثنا کرتی ہیں اور اونکی مقام کو اچھا جانتی ہیں اور جواب دوسرا یہ کہ
کلام مبنی اوپر فرض و تقدیر کی ہی یعنی اگر انبیا اور شہدا کسی پر غبطہ کرتے تو انپر کرتے اور مشہور جواب یہ ہی کہ ہو سکتا ہی کہ مفضول میں ایک صفت ہو کہ فاضل

میں ہوبا وجود فضائل و کمالات کی کہ اونکی مقابلہ میں صفت مفضول کی ہو جیسیکہ ایک کے پاس ہزار غلام ہوں بصورت ساتھ کلنی ایک صفتوں اور ہنروں کی ہوں اور
ایک اور کی پاس ایک غلام ہو کہ وہ بھی نیک ہو وہ ہزار غلاموں الا چاہی کہ وہ بھی میری ہاتھ لگ جاوی واللہ اعلم **وَعَنْ** عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنْ عِبَادِ اللّٰہِ لَاُنَاسًا مَا ھُمْ بِاَنْبِیَاءَ وَلَا شُھَدَاءَ یَغْبِطُھُمُ الْاَنْبِیَاءُ وَالشُّھَدَاءُ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ بِمَکَانِھِمْ مِنَ اللّٰہِ
قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ تُخْبِرُنَا مَنْ ھُمْ قَالَ ھُمْ قَوْمٌ تَحَابُّوْا بِرُوْحِ اللّٰہِ عَلٰی غَیْرِ اَرْحَامٍ بَیْنَھُمْ وَلَا اَمْوَالٍ یَتَعَاطَوْنَھَا فَوَاللّٰہِ اِنَّ وُجُوْھَھُمْ
لَنُوْرٌ وَاِنَّھُمْ لَعَلٰی نُوْرٍ لَا یَخَافُوْنَ اِذَا خَافَ النَّاسُ وَلَا یَحْزَنُوْنَ اِذَا حَزِنَ النَّاسُ وَقَرَأَ ھٰذِہِ الْاٰیَۃَ اَلَا اِنَّ اَوْلِیَاءَ اللّٰہِ لَا خَوْفٌ
عَلَیْھِمْ وَلَا ھُمْ یَحْزَنُوْنَ رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَرَوَاہُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّۃِ عَنْ اَبِیْ مَالِکٍ بِلَفْظِ الْمَصَابِیْحِ مَعَ زَوَائِدَ وَکَذَا فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ
روایت ہی عمر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق بندگان خدا سی البتہ آدمی ہیں یعنی جماعت عظیم ہی اولیا سی کہ نہیں وے نبی اور نہ شہید رشک
لیجاوینگی اونپر انبیا اور شہدا اردن قیامت کے بسبب مرتبہ اونکی کی کہ نزدیک خدا کی رکہینگی عرض کیا صحابہ نی یا رسول اللہ خبر دو ہمکو کہ کون ہونگی وے فرمایا وہ قوم ہیں
کہ محبت رکہتی ہیں آپس میں بسبب روح خدا کی کہ قرآن ہی حال آنکہ محبت اونکی وہ ہوگی بغیر ناتی کی درمیان اونکی ہو اور بغیر اموال کی کہ دوست رکہتی اونکو آپس میں
پس قسم اللہ کی کہ تحقیق مونہہ اونکی البتہ نورانی ہونگی یا وہ نفس نورانی ہونگی یعنی یہ مبالغہ فرمایا مانند رجل عدل کی اور تحقیق وہ نور کی منبروں پر ہونگی یا سلوک
اور مسکن ہو نگی نور پر مقصود بیان کرنا رفعت شان و مرتبہ اونکی کا ہی نہ ڈرینگی جسوقت کہ ڈرینگی لوگ اور نہ غمگین ہونگی جبکہ غمگین ہونگی لوگ اور پڑہی حضرت نی یعنی اسکی شہادت
اور ثابت کرنی ولایت خدا کی اونکی لیے اور واسطی نفی خوف و حزن کی اونسی یہ آیت خبردار ہو تحقیق دوست خدا کی نہیں ڈر اونپر اور نہ وہ غمگین ہونگی نقل کی یہ ابوداؤد
نی اور نقل کی بغوی نی شرح السنۃ میں ابی مالک سی ساتہ لفظ کی کہ مصابیح میں مذکور ہی ساتہ اور زیادتیوں کی یعنی جیسیکہ مصابیح میں ہیں اور اسیطرح روایت کی
بیہقی نی یعنی ساتہ زیادتیوں کی شعب الایمان میں **ف** رشک لیجاوینگی انبیا یعنی وہ انبیا کہ فوت ہوئی ہو وینگی اون سی ملاقات آپس کی واسطی اور صحبت
ہمنشینی آپس کی للہ درمیان ہر نہی اور راست کی حاصل ہی بلا شبہ اور اسیطرح شہدا سی وہ شہدا مراد ہیں کہ فوت ہوئی ہی اونسی ہمنشینی اور ملنا اوسکی کی
اور لفظ روح ساتہ پیش رے کی اصل میں معنی او چیز کی ہی کہ زندہ ہو ساتہ اوسکی بدن اور مراد اوس سے یہان قرآن ہی جیسیکہ قرآن مجید میں فرمایا وکذلک
اوحینا الیک روحا من امرنا اور جیسیکہ حیات بدنوں کی ساتہ روح کی ہی حیات دلوں کی ساتہ قرآن کی ہی اور دوست کہنا بسبب قرآن کی یا تو باین اعتبار
ہی کہ جہت جامع اور باعث محبت اونکی کا قرآن ہی یعنی دین واسلام نہ اور غرض یا باین اعتبار کہ قرآن باعث اور حکم کرنیوالا ہی ساتہ محبت و مومنین کی
آپس میں اور بعضی مراد روح اللہ سی محبت کہتی ہیں اسلیے کہ محبت ہی سبب حیات و نشاط اور تازگی دلوں کی ہی جیسیکہ محبوب کو کہتی ہیں جان من اور بعضی
نسخوں میں لفظ روح ساتہ زبر رے کی ہی معنی رحمت و رزق کی کذا فی الصحاح اور مآل سب نسخوں کا ایک ہی ہی یعنی دوست کہنا واسطی اللہ کی اور لفظ مصابیح کے
اسطرح ہیں عن ابی مالک الاشعری انہ قال کنت عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذ قال ان اللہ عز وجل عبادا لیسوا بانبیاء ولا شہداء یغبطہم النبیون والشہداء
بقربہم ومقعدہم من اللہ یوم القیمۃ فقال اعرابی حدثنا من ہم فقال ہم عباد اللہ من بلدان شتی وقبائل شتی لم یکن بینہم ارحام یتواصلون بہا ولا دنیا یتباذلون بہا
یتحابون بروح اللہ یجعل وجوہہم نورا ویجعل لہم منابر من نور قدام عرش الرحمن **وَعَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
لِاَبِیْ ذَرٍّ یَا اَبَا ذَرٍّ اَیُّ عُرَی الْاِیْمَانِ اَوْثَقُ قَالَ اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَمُ قَالَ الْمُوَالَاۃُ فِی اللّٰہِ وَالْحُبُّ فِی اللّٰہِ وَالْبُغْضُ فِی اللّٰہِ رَوَاہُ
الْبَیْہَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی واسطی ابی ذر کی ای ابی ذر کونسی دستاویز ایمان کی یعنی
شعبہ ایمان کا مضبوط تر ہی کہا ابو ذر نی اللہ اور رسول اوسکا دانا تر ہی فرمایا وہ دوستی کرنی آپس میں بسبب اللہ کی اور دوست کہنا کسیکو بسبب خدا کی یعنی اگرچہ
ایک طرف سی ہو نہ دونوں طرف سے ہو اور بغض رکہنا اللہ کی راہ میں نقل کی یہ بیہقی نی شعب الایمان میں

کی ہی یہ سبب الفت و محبت کا نہوا اور یا اونکی مصاحبت سے بری صفتین عادت کریں اور لکھا ہی علما نی کہ یہ نہی طعام دعوت ہی ... طعام حاجت مین نہیں
کہ اللہ تعالی نی فرمایا ہی ویطعمون الطعام علی حبہ مسکینا ویتیما واسیرا اور اسیر لوگون کا فرقہ تھی پس سلی ... حاجت کے ہی ہو کسی کا فر کو دینا جائز ہی انتہی وعن ابی ہریرۃ
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المرء علی دین خلیلہ فلینظر احدکم من یخالل رواہ احمد والترمذی وابو داود والبیہقی
فی شعب الایمان وقال الترمذی ہذا حدیث حسن غریب وقال النووی اسنادہ صحیح اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ آدمی جو ہوتا ہی اپنے دوست کے دین پر ہوتا ہی یعنی جو کوئی دوست کرتا ہی کسیکو البتہ اوسکی مذہب و سیرت پر ہوتا ہی غالبا پس چاہی کہ دیکھے
ایک تمہارا کس سے دوستی کرتا ہی نقل کی یہ احمد و ترمذی اور ابو داود و بیہقی نی شعب الایمان مین اور کہا ترمذی نی کہ یہ حدیث حسن غریب ہے اور کہا نووی نی کہ اسناد اسکی
صحیح ہی ف چاہی کہ دیکھی الخ فرمایا اللہ تعالی نی یا ایہا الذین امنوا اتقوا اللہ وکونوا مع الصادقین کہا امام غزالی نی کہ ہمنشینی اور مخالطت حریص کی باعث
ہوتی ہی حرص کی اور ہمنشینی و مخالطت زاہد کی رغبت کرتی ہی دنیا میں اسلیے کہ طبیعتین مجبول ہین اوپر تشبہ و اقتدا کی اور یہ حدیث کی جو مولف نی عبارت بڑھا ... 
اس سے مبالغہ ہی بیچ روکی کی پھر کہ توہم کیا ہی اوسنی کہ یہ حدیث موضوع ہی ت ع وعن یزید بن نعامۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
اذا اخی الرجل الرجل فلیسئلہ عن اسمہ واسم ابیہ وممن ہو فانہ اوصل للمودۃ رواہ الترمذی اور روایت ہی یزید بن نعامہ سی کہ کہا فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت کہ بھائی چارہ کری کوئی شخص کسی شخص سے پس چاہیے کہ پوچھی اوس سی نام اوسکا اور نام باپ اوسکا اور پوچھی کہ کس قبیلہ
سی ہی اسلیے کہ یہ پوچھنا بہت پیوند دینی والا ہی واسطی دوستی کی نقل کی یہ ترمذی نی

## الفصل الثالث

فصل تیسری عن ابی ذر قال خرج علینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اتدرون ای الاعمال احب الی اللہ تعالی قال قائل الصلوۃ والزکوۃ وقال
قائل الجہاد قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان احب الاعمال الی اللہ تعالی الحب فی اللہ والبغض فی اللہ رواہ احمد وروی
ابو داود الفصل الاخیر اور روایت ہی ابی ذر سی کہ کہا ابی ذر نی کہ نکلی ہم پر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کہ کیا جانتی ہو تم کہ کونسا عمل بہت پیارا ہی
طرف اللہ کی کہا ایک کہنی والی نی نماز یا زکوۃ اور کہا ایک کہنی والی نی جہاد فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق بہت پیارا عمل طرف اللہ تعالی کی دوستی
ہی بیچ راہ خدا کی اور بغض بیچ راہ خدا کی نقل کی یہ احمد نی اور نقل کی ابو داود نی فصل اخیر یعنی جملہ اخیر کا ان احب الاعمال الخ اور سوال و جواب کا اول کو ہوا
روایت نہیں کیا ف لفظ والزکوۃ مین ظاہر یہ ہی کہ واو بمعنی او کی ہی یا تقدیر یہ ہی وقال قائل الزکوۃ اور یہان ایک اشکال وارد ہوتا ہی کہ کیونکر پیدا
ہو کہ حب فی اللہ اور بغض فی اللہ محبوب تر نماز اور زکوۃ اور جہاد سی ہون حالانکہ یہ افضل اعمال ہین علی الاطلاق جواب اسکا یہ ہی کہ جو کوئی محبت اللہ کی رکہتا ہوگا
محبت رکہی گا انبیا اور اولیا اور صلحا سی اور بالضرور اطاعت اونکی اتباع کریگا اونکی اور جو کوئی دشمنی رکہی گا واسطی خدا کی دشمن رکہی گا دشمنان دین کو اور کوشش کریگا
جہاد و قتال اونکی مین پس یہان سب طاعتین نماز اور زکوۃ اور جہاد و غیر ذلک داخل ہین انہین کوئی چیز باہر نہین ہی گویا فرمایا کہ اصل اور بنیاد اور مدار اعمال
و طاعات حب للہ اور بغض للہ ہین اور یا مراد یہ ہی کہ اعمال قلبی مین حب فی اللہ اور بغض فی اللہ افضل ہین اور اعمال بدنی مین نماز اور زکوۃ اور روزہ اور جہاد
اس صورت مین کچھ تعارض نہ رہا اور یہ مراد ہی کہ بعد ارتکاب اعمال شرعیہ کی اور بعد اجتناب ممنوعات منہیہ کی حب للہ اور بغض فی اللہ افضل عبادات اور اکمل
طاعات ہین پس لازم پکڑو تم ان دونون کو اور یہ مراد نہین ہی کہ یہ دونون افضل ہین نماز اور روزی اور زکوۃ سی ثواب مین موید ہی اسکی وہ روایت کہ طبرانی
نی نقل کی ہی ابن عباس سی احب الاعمال الی اللہ بعد الفرائض ادخال السرور قلب المومن ت ح ع وعن ابی امامۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم ما احب عبد عبدا للہ الا اکرم ربہ عز وجل رواہ احمد اور روایت ہی ابی امامہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
کہ نہیں دوست رکہا کسی بندہ نی کسی بندہ کو واسطی اللہ کے مگر کہ تعظیم کی اوسنی اپنی پروردگار عز وجل کی نقل کی یہ احمد نی وعن اسماء بنت یزید انہا

سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُولُ اَلَا اُنَبِّئُکُمْ بِخِیَارِکُمْ قَالُوا بَلٰی یَا رَسُولَ اللّٰہِ قَالَ خِیَارُکُمُ الَّذِیْنَ اِذَا رُؤُوا ذُکِرَ اللّٰہُ
رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ اور روایت ہے اسماء بنت یزید کی سے کہ تحقیق اوسنے سنا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے کیا نہ خبر دوں میں تمکو کہ بہتریں تمہاری کون ہیں
فرمایا بہتریں تمہاری وہ لوگ ہیں کہ جب دیکھے جاویں یاد کیا جاوی اللہ تعالیٰ نقل کی یہ ابن ماجہ نے **ف** اب حفظ اللسان کی پہلی فصل میں یہ حدیث مع ترجمہ
شرح کے گذر چکی ہی **وَعَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَوْ اَنَّ عَبْدَیْنِ تَحَابَّا فِی اللّٰہِ عَزَّ وَجَلَّ وَاحِدٌ فِی
الْمَشْرِقِ وَاٰخَرُ فِی الْمَغْرِبِ لَجَمَعَ اللّٰہُ بَیْنَھُمَا یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ یَقُولُ ھٰذَا الَّذِیْ کُنْتَ تُحِبُّہٗ فِیَّ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق دو بندی محبت کریں آپس میں واسطے خدا کے ایک مشرق میں ہو اور دوسرا مغرب میں یعنی مثلاً البتہ جمع کریگا اللہ تعالیٰ
درمیان ان دونوں کے دن قیامت کے یعنی واسطے شفاعت آپس کے یا جنت میں بطریق مصاحبت کے فرماوی گا یعنی زبانی فرشتے کے یا بلا واسطہ ہر ایک کو ان دونوں
میں سے یہ بندہ وہ ہی کہ تہا تو محبت کرتا اوس سے بسبب میرے **وَعَنْ** اَبِیْ رَزِیْنٍ اَنَّہٗ قَالَ لَہٗ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلَا اَدُلُّکَ
عَلٰی مِلَاکِ ھٰذَا الْاَمْرِ الَّذِیْ تُصِیْبُ بِہٖ خَیْرَ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ عَلَیْکَ بِمَجَالِسِ اَھْلِ الذِّکْرِ وَاِذَا خَلَوْتَ فَحَرِّکْ لِسَانَکَ مَا اسْتَطَعْتَ
بِذِکْرِ اللّٰہِ وَاَحِبَّ فِی اللّٰہِ وَاَبْغِضْ فِی اللّٰہِ یَا اَبَا رَزِیْنٍ ھَلْ شَعَرْتَ اَنَّ الرَّجُلَ اِذَا خَرَجَ مِنْ بَیْتِہٖ زَائِرًا اَخَاہُ شَیَّعَہٗ سَبْعُوْنَ اَلْفَ مَلَکٍ
کُلُّھُمْ یُصَلُّوْنَ عَلَیْہِ وَیَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اِنَّہٗ وَصَلَ فِیْکَ فَصِلْہُ فَاِنِ اسْتَطَعْتَ اَنْ تُعْمِلَ جَسَدَکَ فِیْ ذٰلِکَ فَافْعَلْ اور روایت ہے
ابی رزین سے کہ تحقیق شان یہ ہی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو رزین کو آیا نہ آگاہ کروں میں تجھکو اوپر جڑ اس امر کی یعنی دین کی کہ پہونچے تو
بسبب اوسکی بہلائی دنیا اور آخرت کے کو وہ یہ چیزیں ہیں لازم کر اپنی پر بیٹھنا اہل ذکر کی مجلسوں میں یعنی ذکر کی لیے اور جب تنہا بیٹھے تو ہلا زبان
اپنی جہانتک کہ ہو سکے ساتھ ذکر اللہ کی یعنی لوگوں میں اور تنہا ذکر کرتا رہ اور دوست رکھ واسطے اللہ کی یعنی جسکو دوست رکھے تو اور دشمن رکھ واسطے اللہ کی یعنی
جسکو دشمن رکھے تو اے ابو رزین آیا جانا تو نے کہ تحقیق آدمی جس وقت نکلتا ہی اپنے گھر سے بقصد ملاقات اپنے بہائی مسلمان کی پیچھے جاتے ہیں اوسکی ہوتی ہیں
ستر ہزار فرشتے سب دعا و استغفار کرتے ہیں اوسکی لیے اور کہتے ہیں اے پروردگار ہمارے تحقیق اس شخص نے ملاپ کیا واسطے تیرے پس ملا اوسکو ساتھ رحمت
اور مغفرت اپنی کی پس اگر طاقت رکھے تو یہ کہ کام میں لاوے تو اپنے بدن کو اسمیں یعنی جو کچھ ذکر کیا گیا پس کر **وَعَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ کُنْتُ مَعَ
رَسُولِ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ فِی الْجَنَّۃِ لَعُمُدًا مِنْ یَاقُوْتٍ عَلَیْھَا غُرَفٌ مِنْ
زَبَرْجَدٍ لَھَا اَبْوَابٌ مُفَتَّحَۃٌ تُضِیْءُ کَمَا یُضِیْءُ الْکَوْکَبُ الدُّرِّیُّ فَقَالُوْا یَا رَسُولَ اللّٰہِ مَنْ یَسْکُنُھَا قَالَ الْمُتَحَابُّوْنَ فِی اللّٰہِ وَ
الْمُتَجَالِسُوْنَ فِی اللّٰہِ وَالْمُتَلَاقُوْنَ فِی اللّٰہِ رَوَی الْبَیْھَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ الْاَحَادِیْثَ الثَّلٰثَۃَ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہا تہا میں
ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق بہشت میں البتہ ستون ہیں یاقوت کی اوپر بالاخانے ہیں
زمرد کی انکے دروازے ہیں کہلے ہوئی روشن و چمکتے ہیں وہ بالاخانے و دروازے اونکی جیسے کہ روشن و چمکتے ہیں ستارے روشن کہا صحابہ نے یا رسول اللہ
کون رہیں گی اونمیں فرمایا وہ لوگ کہ محبت کرتے ہیں آپس میں واسطے اللہ کی اور ہمنشینی کرتے ہیں واسطے اللہ کی اور ملاقات کرتے ہیں آپس میں واسطے اللہ کے
نقل کیں بیہقی نے شعب الایمان میں یہ تینوں حدیثیں

## بَابُ مَا یُنْھٰی عَنْہُ مِنَ التَّھَاجُرِ وَالتَّقَاطُعِ وَاتِّبَاعِ الْعَوْرَاتِ

باب اوس چیز کا کہ منع کیا گیا ہی اوس سے چھوڑنی ملاقات کی سے اور کاٹنی دوستی کی سے اور ڈھونڈنا عیبوں کے سے
**ف** تہاجر کی معنی ہیں کاٹنا اور یہی معنی ہیں تقاطع کی پس تقاطع بیان تفسیر ہے تہاجر کی اور مراد انسے ترک ملاقات اور سلام بہائی مسلمان کا
اور کاٹنا پیوند محبت کا اور رابطہ اسلام کا زیادہ تین دن سے اور یہ مطلق ممنوع اور نہی کیا گیا تہا اسلیے کہا ما نہی عنہ من التہاجر والتقاطع اور

عورات جمع عورت کی ہی اور عورت وہ ہی کہ شرم رکہی اور مکروہ جانی آدمی اسکی ظاہر ہونی کو اور دوست رکہی کہ پوشیدہ ہو یعنی عیب و نقصان کہ آدمی میں ہیں
اور اتباع عورت عیب جوئی کرنی ہی **الفصل الاول** فصل پہلی **عن ابی ایوب الانصاری قال قال رسول اللہ صلی اللہ**
**علیہ وسلم لا یحل للرجل ان یھجر اخاہ فوق ثلث لیال یلتقیان فیعرض ھذا ویعرض ھذا وخیرھما الذی یبدأ بالسلام**
**متفق علیہ** روایت ہی ابی ایوب انصاری سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہیں حلال واسطی کسی شخص کی یہ کہ ترک ملاقات کری
اپنی بہائی مسلمان سی زیادہ تین دن سی کہ ملیں دونوں پس منہ پہیر لی یہ ایک طرف اور منہ پہیر لیوی وہ دوسری طرف یعنی ایک دوسری کو نہ دیکہی
اور بہتر ان دونوں کا وہ ہی کہ ابتدا کری ساتہ سلام کی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **ف** زیادہ تین دن سی اس قید سی سمجہا جاتا ہی کہ تین دن تک
ترک ملاقات حرام نہیں اسلیی کہ آدمی کی طبیعت میں غضب اور بدخلقی اور رحمت اور مانند انکی کی بیٹہہ رہی ہیں پس اس قدر معاف کی گئی اور غالب یہ ہی
کہ تین روز کی عرصہ میں خفگی جاتی رہی یا کمتر ہو جاوی اور بعد اسکی کیفیت ترک ملاقات کی بیان کی ساتہ قول یلتقیان الخ کی اور مراد یہ ہی کہ اگر ترک
ملاقات بسبب تقصیر اسکی حقوق کی ہو تو منع ہی مثلا اوسنی اسکی غیبت کی اور اوسکی خیرخواہی نکی اوس سی اسکو رنج ہوا اور ترک ملاقات کی نوبت پہنچائی
اور اگر تقصیر امور دین میں کرتا ہی جیسی اہل ہوا و بدعت تو اوس سی ترک ملاقات کرنا ہمیشہ کو واجب ہی جبتک کہ نہ ظاہر ہو توبہ اور رجوع اوسکی طرف
حق کی اور سیوطی نی موطا کی حاشیہ میں ابن عبد البر سی نقل کیا ہی کہ کہا اجماع کیا ہی علما نی اسپر کہ جو کوئی ڈر رکہتا ہو کسی کی کلام کرنی سی
اور ملنی سی اپنی دین کی فساد پر یا مضرت دنیا پر اور مصالح وقت پر تو جائز ہی اوسکو کنارہ کشی اور دوری ڈہونڈہنی اوس سی اور ہجر جمیل یعنی بغیر واقع
ہونی کی بیچ غیبت اور عیب گوئی اور کینہ اور عداوت کی انتہی اور احیاء العلوم میں ایک جماعت صحابہ وغیرہم سی نقل کیا ہی کہ بعضوں نے
انمیں سی ترک ملاقات کی تہی مرتی دم تک اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی اون تین صحابیوں پر کہ غزوہ تبوک میں نہ گئی تہی پچاس دن تک صحابہ کو اور
بیبیوں اونکی اور قرابتیوں کو حکم کر دیا تہا کہ انسی ملاقات و کلام نکریں بسبب خوف راہ پانی نفاق کی اون میں اور آنحضرت ایک مہینی تک اپنی بیبیوں سی خفا
تہی اور حضرت عائشہ نی ابن زبیر سی ایک مدت تک ترک ملاقات کی تہی غرض کہ امور دین میں ثابت ہی خفگی لیکن چاہیی کہ نیت صادق کی
اسمیں حظ نفسانی نہو اور ابتدا کری یعنی پہلی کری سلام علیک اور رفع کدورت کری اسمیں اشارہ اسپر کہ گناہ ترک ملاقات کا جاتا رہتا ہی سلام سی
اور اسی مقدار کفایت کرتا ہی اس سی کہ پہنچا ہی تا حد مسلمانی ہاتہ سی نجاوی **وعن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم**
**ایاکم والظن فان الظن اکذب الحدیث ولا تحسسوا ولا تجسسوا ولا تناجشوا ولا تحاسدوا ولا تباغضوا ولا تدابروا وکونوا**
**عباد اللہ اخوانا وفی روایۃ ولا تنافسوا متفق علیہ** اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بچو تم
گمان بد سی اسلیی کہ گمان بد دروغ ترین باتوں کا ہی اور نہ معلوم کرو خبر کو اور نہ جاسوسی کرو اور نہ اظہار کرو سودی کی خریدنی کا اور منظور نہ لینا
اور حسد نکرو آپس میں اور نہ بغض رکہو آپس میں اور نہ غیبت کرو آپس میں اور رہو بندی اللہ کی بہائی اور ایک روایت میں ہی اور نہ حرص کرو نقل کی یہ بخاری
اور مسلم نی **ف** مراد دروغ ترین باتوں کا ہی کہ جب کسی پر کچہہ گمان لیجاتا ہی حکم کرتا ہی اسپر کہ ایسا ایسا ہی اور چونکہ وہ واقع میں ویسا ہوتا نہیں تو حکم اوسکا
جہوٹ ہوگا اور مراد ساتہ بات کی بات نفس کی ہی اور وہ با لقای شیطانی ہی اور گویا کہ دروغ ترین کہنا اوسکو اس سبب سی ہی یا مبالغہ ہی [illegible]
آیا ہی ان بعض الظن اثم اور مراد اوس سی گمان بد ہی اور لکہا ہی علما نی کہ گمان بد کہ منع آئی ہی اوس سی وہ ہی کہ استقرار کری اور جزم کری ساتہ اوس
نہ وہ کہ بطور خطرہ کی گذری دل میں اور بعضوں نی کہا کہ موجب گناہ کا جب ہی کہ کلام کری ساتہ اوسکی اور زبان پر لاوی اور بہر تقدیر دلیل نہ رکہتا ہو اسپر
یا دونوں دلیلیں متعارض ہوں اور حکم دلیل اور قرینہ واضحہ کی جو گمان لیجاوی اوس سی ناخوش نہیں ہوتا اور لا تحسسوا پہلا ساتہ حاء مہملہ کی ہی اور دوسرا

ساتھ جیم کی اور بالعکس اور فرق درمیان تجسس اور تحسس کی علماء نی کئی وجہ کیا ہی قاموس مین بیچ فصل جیم کی کہا ہی کہ تجسس یافت کرنا خبرون کا اور
تجسس کی اور جاسوس اور جسس مشتق اس سی ہی یعنی صاحب سر شر کی اور فصل حا مین کہا ہی کہ جاسوس معنی جاسوس کی یا وہ مخصوص ہی ساتھ خبر خیر کی اور
جیم سی مخصوص ہی ساتھ خبر شر کی انتہی اور بعضون نی کہا کہ جیم سی دریافت کرنا خبر کا ساتھ نرمی کی اور حا سی یافت کرنا اوسکا حاسہ سے جیسے چوری سے
سننا اور دیکھنا اور بعضون نے کہا کہ جیم سی تفتیش کرنا آدمی کی عیبون سی اور حا سی سننا اونکا اور بعضون نے کہا کہ جیم سی طلب کرنا خبر کا غیر کی لیے اور حا سے
اپنی لیے اور طیبی نے کہا کہ اول تفحص کرنا لوگون کی عیبون کا اور امور پوشیدہ اونکی کا بذات خود یا بمدد غیر کی اور دوسرا بذات خود اور وجہ نہی کی بر تقدیر طلب کے لئے
خبر خیر کے یہ ہو کہ شاید بعد از اطلاع پانی کی خبر پر حسد پیدا ہو یا طمع حادث ہو اور لا تناجشوا نجش سے ہے نجش ساتھ جزم جیم کی کہا بعضون نے کہ مراد اس سے
ہی طلب رفعت و بلندی لوگون پر اور بعضون نے کہا کہ ایک چیز کی زیادہ قیمت لگانی بغیر ارادہ خریدنی کی تا دوسرا اوسکی دیکھا دیکھی قیمتی کو لی لی اور اصل مین
نجش کہتی ہین شکار کی برانگیختہ کرنیکو اور بعضون نی کہا کہ نجش حدیث مین معنی ورغلانی کی کسی کو کسی سے شر و خصومت پر اور حسد آرزو کرنی زوال نعمت
غیر ظالم کی یا آرزو کرنی اسکی کہ نعمت اسکی مجکو پہونچ جاوی کذا فی القاموس اور نہ بغض رکھو آپسمین یعنے احتراز کرو اسباب حادث ہونی بغض کیسی الاحب و بغض
خلقی ہین کہ بندہ کو اونمین اختیار نہین ہے اور بعضون نے کہا کہ نہ اختلاف کرو اہواء اور مذاہب مین اسلیی کہ بدعت مین ہونا اور گمراہی راہ سنت سی باعث ہین بغض
کی اور ظاہر تر یہ ہی کہ نہی آپس کے بغض سے تاکید ہی واسطی امر محبت کرنیکی آپس مین مطلقا اگرچہ ان کہ خلل ہو تی و دین مین تو اوس صورت مین نہین جائز ہی محبت
آپس کے بلکہ واجب ہی بغض اسلیی کہ غرض شارع کی اجتماع کلمہ امت کا ہی بموجب قول اللہ تعالی کی وَاعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللَّهِ جَمِيعًا وَلَا تَفَرَّقُوا اور اسمین شک نہین
ہی کہ محبت آپس کے سبب ہے اجتماع کی اور بغض آپس کا موجب ہے افتراق کا پس معنی یہ ہین کہ نہ بغض رکھی بعضا تمہارا بعضے سی اور بعضون نے کہا کہ معنی یہ ہین
کہ نہ ہووے تم عداوت سلمانون مین سبب ہوگی نہی نمیمہ یعنی چغل خوری سی اسلیی کہ اسمین بنیاد رکھنی فساد کی ہوتی ہی اور لا تدابروا یعنی غیبت نکرو آپس مین
پس پشت اور طیبی نے کہا کہ مراد تدابر سی تقاطع ہی یعنی ترک ملاقات اسلیی کہ ہر ایک متقاطعین سے پیٹھ دیتا ہی دوسری کو یعنی اعراض کرتا ہی بیچ ادای
حقوق اسلام کی اور ہو بندی اللہ کی الخ یعنی جب تم بندی ایک مالک کی ہو تو سب عبودیت مین برابر رہو اور آپس مین بھائی اور حسد اور بغض اور غیبت
کو چھوڑدو اور لفظ ولا تنافسوا ایک روایت مین ہی ظاہر یہ ہی کہ بعد مستثنی ن کی ہی اور ظاہر تر یہ ہی کہ بعد لا تحاسدوا کی اور معنی تنافس کی تحاسد مین
یا قریب اسکی اور احتمال ہی کہ معنی تنافس کی ہون میل و رغبت کرنی دنیا مین جیسا کہ ایک حدیث مین آیا ہی کہ ڈرتا ہون مین تم پر کہ فراخ ہو تم پر دنیا پس تنافس کرنے لگو
رغبت کرو اوسمین ع ح وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُفْتَحُ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ يَوْمَ الِاثْنَيْنِ وَيَوْمَ الْخَمِيسِ
فَيُغْفَرُ لِكُلِّ عَبْدٍ لَا يُشْرِكُ بِاللَّهِ شَيْئًا إِلَّا رَجُلٌ كَانَتْ بَيْنَهُ وَبَيْنَ أَخِيهِ شَحْنَاءُ فَيُقَالُ أَنْظِرُوا هَذَيْنِ حَتَّى يَصْطَلِحَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ
اور روایت ہی انہی ابوہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ کھولی جاتی ہین دروازی بہشت کی دن پیر کی اور جمعرات کی پس بخشش
کیجاتی ہی واسطی ہر بندی کی کہ نہ شریک کیا ہو ساتھ اللہ کی کسیکو پس نہین رہتا بغیر بخشا کوئی مگر وہ شخص کہ ہی درمیان اوسکی اور درمیان کسی مسلمان کے
دشمنی و کینہ پس کہا جاتا ہی یالا آگاہ کہ مہلت دو ان دونون کو کہ آپس مین صلح کر لین یہانتک کہ صلح کرین آپس مین نقل کی یہ مسلم نی ف کھولی جانے
دروازی بہشت کی یعنی باعتبار حقیقت کی ہی یا بالاضافی اور درجات اوسکی کی ان دونون دن مین واسطی کثرت رحمت کی اوترتی ہی ان دونون مین اور
باعث مغفرت کے کہ افعال بعلی اور حضرت شیخ نی لکھا ہی کہ کھلنا دروازون کا کنایہ ہی کثرت مغفرت سی اور در گذر کرنی سی جرائم خلق سی اور دینی ثوابون اور
رفعت درجات سی اور روایت ہی کہ محمول ہی یہ ظاہر پر اسلیی کہ حمل کرنا نصوص کا ظاہر پر جب تک کہ کوئی دلیل پھیر نیوالی ظاہر سی نہو اور کھلنا دروازون کا
علامت تو فیق کی ہو اور رہا یہانتک کہ صلح کرین ظاہر یہی ہی کہ مغفرت ہر ایک کی موقوف ہی اوسکی صفائی پر اور زوال عداوت پر برابر ہی کہ دوسرا صاف ہو

واللہ اعلم **وعنہ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تعرض اعمال الناس فی کل جمعۃ مرتین یوم الاثنین ویوم
الخمیس فیغفر لکل عبد مؤمن الا عبدا بینہ وبین اخیہ شحناء فیقال اترکوا ہذین حتی یفیئا رواہ مسلم اور روایت ہی ویسی ابو ہریرہ
سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی عرض کیی جاتی ہین عمل لوگون کی آگی پروردگار تعالی کی ہر ہفتہ مین دو بار دن پیر کی اور دن جمعرات کی پس بخشش
کی جاتی ہی واسطی ہر بندہ مومن کی مگر وہ بندہ کہ ہو درمیان اوسکی اور درمیان مسلمان بھائی اوسکی کی دشمنی پس کہا جاتا ہی کہ چھوڑ دو ان دونون کو یہانتک
کہ رجوع کرین اور باز آوین دشمنی سی نقل کی یہ مسلم نی **وعن** ام کلثوم بنت عقبۃ بن ابی معیط قالت سمعت رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم یقول لیس الکذاب الذی یصلح بین الناس ویقول خیرا وینمی خیرا متفق علیہ وزاد مسلم قالت ولم اسمعہ
تعنی النبی صلی اللہ علیہ وسلم یرخص فی شیء مما یقول الناس کذب الا فی ثلث الحرب والاصلاح بین الناس وحدیث الرجل
امرأتہ وحدیث المرأۃ زوجہا اور روایت ہی ام کلثوم بیٹی عقبہ بن ابی معیط کی سی کہ سنا مین نی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی تہی نہین
جھوٹا وہ شخص کہ صلاح کرتی درمیان لوگون کے یعنے ساتھ جھوٹ اپنی کی اور کہی نیک بات یعنی ہر ایک کو دونون دشمنون مین سی ایسی بات کہی کہ باعث صلح ہو
اور پونہچاوی نیک بات نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی اور زیادہ کیا مسلم نی کہ کہا ام کلثوم نے اور نہین سنا مین نے اونکو مراد رکہتی تہی ام کلثوم ضمیر اسمعہ سی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو
کہ رخصت دیتے ہون بیچ کسی چیز کے اون چیزون مین سی کہ کہتی ہین لوگ اوسکی حق مین کہ وہ جھوٹ ہین مگر بیچ تین چیزون کے ایک تو لڑائی مین دوسرے صلح کروانے
مین درمیان لوگون کی اور تیسری بات کرنی مرد کی بیچ اپنی بیوی سی اور بات کرنی بیوی کی بیچ اپنی خاوند سی **ف** پونہچاوی نیک بات دونون کو جو نسی
تہو اون سی مثلا کہی کہ فلانا سلام کہتا تہا تجکو اور دوست رکہتا ہی اور نہین کہتا ہی تیری حق مین مگر اچہی بات اور مانند اسکی کی اور جھوٹ لڑائی مین یہ
کہ ایسی باتین کہی کہ اوس سی قوت مسلمانون کی ظاہر ہو اور دل اپنی لشکر کی لوگون کی قوی ہون اور دشمن مرعوب کہا جاوی اگرچہ خلاف واقع کے
ہو مثلا کہی کہ لشکر ہمارا بہت ہی اور مدد اونکی بہت سی آتی ہی یا کہی کسی کافر کو کہ دیکہ اپنی پیچہی کہ فلانا آ پونہچا ہی تیری پیچہی مارنی کو تیری اور
میان بیوی کا جھوٹ بولنا یہ کہ ہر ایک دوسری سی اظہار محبت و خوشنودی کا کرین زیادہ اوس سی کہ واقع مین ہو تا باعث محبت و الفت کا ہو ع ح
**وذکر حدیث جابر ان الشیطان قد ایس فی باب الوسوسۃ** اور ذکر کی گئی حدیث جابر کی کہ سرا اوسکا یہ ہی ان الشیطان ایس بیچ
باب الوسوسہ کے **الفصل الثانی** فصل دوسری **عن اسماء بنت یزید** قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یحل
الکذب الا فی ثلث کذب الرجل امرأتہ لیرضیہا والکذب فی الحرب والکذب لیصلح بین الناس رواہ احمد والترمذی
اور روایت ہی اسماء بیٹی یزید کی سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین حلال ہی جھوٹ بولنا مگر بیچ تین جگہہ کی جھوٹ بولنا مرد کا ہی اپنی
عورت سے تا کہ راضی کری اوسکو اور جھوٹ بولنا بیچ لڑائی کا فرون سے اور جھوٹ بولنا اس لیے کہ صلح کری درمیان لوگون کی نقل کی یہ احمد اور ترمذی نے
**ف** اس روایت مین فقط مرد ہی کا جھوٹ بولنا ذکر کیا اور عورت کا جھوٹ بولنا نہ ذکر کیا باعتبار اکثر و اغلب کے کہ چونکہ عورتین جاہل و بدگمان ہین
اونکی تسلی اور راضی کرنی کی اکثر حاجت پڑتی ہی اور اوپر کی حدیث مین دونون کا ذکر کیا یا یہ کہ راوی نی از راہ اختصار کی ایک ہی کو ذکر کیا
ع **وعن عائشۃ** ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یکون لمسلم ان یہجر مسلما فوق ثلثۃ فاذا لقیہ
سلم علیہ ثلث مرار کل ذلک لا یرد علیہ فقد باء باثمہ رواہ ابو داؤد اور روایت ہی عائشہ سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نی فرمایا کہ نہین لائق واسطی مسلمان کی یہ کہ ترک ملاقات کری دوسری مسلمان سی زیادہ تین دن سی پس جسوقت کہ ملاقات کری اوس سی چاہئے
کہ سلام علیک کہی اوس سی تین بار کہ ہر بار نہ جواب دی اوسکو دوسرا شخص پس تحقیق پہرا وہ ساتہ گناہ اوسکی کی نقل کی یہ ابوداؤد نی **ف** یعنی

کہ جواب یا پھر وہ ساتھ گناہ و ترک ملاقات کی یا ساتھ گناہ رنجش کی یا ساتھ گناہ سلام علیک کرنی اس کی یعنی سلام کرنی کا گناہ و ترک ملاقات کی سے نکل گیا
اور گناہ نہ جواب دینی اس کی گردن پر رہا بلکہ گناہ سلام کرنی والی کا بھی اوسکی گردن پر ہوا کہ جواب سلام کا نہ دیا وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ
رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یَحِلُّ لِمُسْلِمٍ اَنْ یَّھْجُرَ اَخَاہُ فَوْقَ ثَلٰثَۃٍ فَمَنْ ھَجَرَ فَوْقَ ثَلٰثٍ فَمَاتَ دَخَلَ النَّارَ رَوَاہُ
اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا حلال نہیں ہی واسطے کسی مسلمان کی یہ کہ ترک کری
ملاقات اپنی بھائی مسلمان سے زیادہ تین دن سی پس جو شخص کہ چھوڑی ملاقات زیادہ تین دن سی یعنی اگرچہ ایک ساعت ہو پھر مرجاوی یعنی اسی حالت میں
بغیر توبہ کی داخل ہوگا آگ میں نقل کی یہ احمد اور ابوداؤد نی وَعَنْ اَبِیْ خِرَاشٍ السُّلَمِیِّ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ
ھَجَرَ اَخَاہُ سَنَۃً فَھُوَ کَسَفْکِ دَمِہٖ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہی ابی خراش سلمی سے کہ سنا اونسی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی جو شخص کہ ترک
کری ملاقات اپنی بھائی مسلمان سے برس دن پس وہ مانند خون کرنی اوسکی کی ہی یعنی گناہ ترک ملاقات کا اور خون کرنیکا قریب قریب ہے نقل کی یہ ابوداؤد نے
وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَحِلُّ لِمُؤْمِنٍ اَنْ یَّھْجُرَ مُؤْمِنًا فَوْقَ ثَلٰثٍ فَاِنْ مَرَّتْ بِہٖ ثَلٰثٌ
فَلْیَلْقَہٗ فَلْیُسَلِّمْ عَلَیْہِ فَاِنْ رَدَّ عَلَیْہِ السَّلَامَ فَقَدِ اشْتَرَکَا فِی الْاَجْرِ وَاِنْ لَّمْ یَرُدَّ عَلَیْہِ فَقَدْ بَاءَ بِالْاِثْمِ وَخَرَجَ الْمُسَلِّمُ مِنَ الْھِجْرَۃِ
رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہی ابو ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہیں حلال ہی واسطے مومن کی کہ ترک کری ملاقات کسی مومن سے
زیادہ تین دن کی پس اگر گذر جاویں تین دن تو چاہیے کہ ملی اوس سی یعنی جس سی کہ ملاقات ترک کی ہی اور سلام علیک کری اوس سی پس اگر جواب دیا اوسنی اسکے
سلام کا تحقیق شریک ہوئی دونوں ثواب میں یعنی ثواب ملجانی میں پہلا بسبب ابتدای سلام اور ترک خفگی کی اور دوسرا بسبب جواب سلام اور قبول کرنے
اونکی کی اور اگر جواب نہ دیا اوسنی سلام کا پس تحقیق پھرا وہ نہ جواب دینے والا ساتھ گناہ کی یعنی گناہ ترک ملاقات اور گناہ نہ جواب دینی سلام کی اور نکلا گناہ ترک
ملاقات سی سلام کرنی والا نقل کی یہ ابوداؤد نی وَعَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلَا اُخْبِرُکُمْ بِاَفْضَلَ
مِنْ دَرَجَۃِ الصِّیَامِ وَالصَّدَقَۃِ وَالصَّلٰوۃِ قَالَ قُلْنَا بَلٰی قَالَ اِصْلَاحُ ذَاتِ الْبَیْنِ وَفَسَادُ ذَاتِ الْبَیْنِ ھِیَ الْحَالِقَۃُ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ
وَاَبُوْدَاوٗدَ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحٌ اور روایت ہی ابی درداء سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کیا نہ خبر دوں میں تمکو ساتھ اس عمل کی کہ افضل ہی درجہ
اوسکا اور بہت ہے ثواب اوسکا درجہ روزی اور ثواب اور صدقہ اور نماز کی سی کہا ابوداؤد نی کہ کہا ہم نی ہاں یعنی فرمائیے فرمایا صلح کروانی درمیان دو شخصوں کے
اور فساد ڈالنا درمیان دو شخصوں کی وہ ہی مونڈنی والا یعنی دین میں خلل ڈالنی والا نقل کی یہ ترمذی نی اور ابوداؤد نی اور کہا کہ یہ حدیث صحیح ہی **ف**
ظاہر یہ ہی کہ واو والصدقۃ وغیرہ میں جمع کی لیے ہی پس معنی یہ ہونگی کہ صلح کروانی افضل ہی ان سب چیزوں مذکورہ سی اور احتمال یہ بھی ہی کہ واو معنی او کے
ہو پس معنی یہ ہوں گی کہ یہ افضل ہی ان ہر ایک سے اور اول سبب مقام ترغیب میں اور کہا اشرف نی کہ مراد ان چیزوں مذکورہ سی یعنی روزی وغیرہ سے
نوافل ہیں نہ فرائض کہتا ہوں میں کہ اللہ خوب جانتا ہی کہ مراد کیا ہی اوس سی کہ نبی مقصود یہ ہی کہ ہو صلح کروانی فساد میں کہ متفرع ہوا ہو خونریزی اور
لوٹنا اموال کا اور ہتک حرمت افضل ان عبادات فرض سے کہ ممکن ہے قضا اونکی اور یہ عبادتیں اللہ تعالی کی حقوق میں سی ہیں کہ سہل ہیں حق سبحانہٗ
کی نزدیک بندوں کی حقوق سی پس جبکہ ہوا ایسا اس طرح تو صحیح ہوا یہ کہ کہا جاوی کہ یہ جنس عمل سی افضل ہی اون جنس سے بسبب بعض افراد اوسکی کے
افضل کالبشر خیر من الملک والرجل خیر من المراۃ اور صلاح ذات البین یعنی نیک کرنا احوال کا کہ درمیان یکدیگر کی ہی جیسے کہ بغض اور عداوت اور جنگ و جدل
مثلا ایک جماعت میں واقع ہی اور فساد پڑ رہا ہی اونکو بدل ساتھ الفت اور محبت اور صلح کی کرنا اور فساد سی طرف صلاح کی لانا صلاح ذات البین کے
یہ معنی ہیں اور ذات البین نام اون احوال کا ہی کہ درمیان لوگوں کی ہیں اور صلاح اونکا نیک کرنا ہی اور بدل کرنا اونکا فساد سی ساتھ صلاح کی اور فساد

اصلاح کرو ذات البین ہے حالقہ یعنی حلق کرتی ہیں بال مونڈنی کو اور حالقہ بال مونڈنی والی لیکن مراد یہاں ہلاک کرنا اور جڑ سے اوکہیڑنا ہے یعنی فساد ذات البین
ایک خصلت ہے ہلاک کرنی والی دین کی اور جڑ سے اوکہیڑنی والی ثواب کی جیسے کہ استرہ بالوں کو جڑ سے مونڈتا ہے اور اسمیں رغبت دلائی ہے صلح کروانی پر
اور دفع فساد پر اور نفرت دلائی ہے فساد ڈالنی سے آپس میں ۔ ع **وعن** الزبير قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم دب اليكم داء
الامم قبلكم الحسد والبغضاء هي الحالقة لا اقول تحلق الشعر ولكن تحلق الدين رواه احمد والترمذي اور روایت ہے زبیر سے کہا
فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ آئی ہے طرف تمہاری اور سرایت کی ہے تم میں بیماری امتوں کی کہ پہلی تم سے تہیں وہ بیماری حسد ہے اور بغض ہے وہ
بغض یا ہر ایک ان دونوں میں سے مونڈنی والا ہے نہیں کہتا میں کہ مونڈتا ہے بالوں کو و لیکن مونڈتا ہے یعنی جڑ سے اوکہیڑتا ہے دین کو یعنی ضرر اوسکا بڑا ہے
دنیا و آخرت میں نقل کی یہ احمد و ترمذی نے ۔ **وعن** ابی هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال اياكم والحسد فان الحسد
ياكل الحسنات كما تاكل النار الحطب رواه ابوداود اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ اونہوں نے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آنحضرت نے
بچو تم حسد سے اسلیے کہ حسد کہاتا ہے یعنی فنا کر دیتا ہے اور لیجاتا ہے حسد کرنی والی کی نیکیوں کو جیسے کہ کہاتی اور جلاتی ہے آگ لکڑیوں کو نقل کی یہ ابوداود نے
**ف** اس حدیث سے دلیل پکڑی ہے معتزلہ نے اپنی مذہب پر کہ ارتکاب معصیت باطل کرتا ہے عمل صالح کو اور برائیاں لیجاتی ہیں نیکیوں کو اور اہل سنت
و جماعت کے نزدیک یہ نہیں ہے بلکہ نیکیاں لیجاتی ہیں برائیوں کو جیسے کہ فرمایا ان الحسنات يذهبن السيئات اور جواب انکی دلیل پکڑنی کا اس حدیث سے
یہی کہ معنی اسکی یہ ہیں کہ جاتا رہتا ہے اس سے کمال ایمان کا اور تمام نیکیوں کا جیسے کہ ایک حدیث میں آیا ہے الحسد يفسد الايمان كما يفسد الصبر العسل اور
بعضوں نے یہ جواب دیا ہے کہ مراد کہانی اور لیجانی حسد کی سے حسنات کو یہ ہے کہ حسد باعث ہوتا ہے حاسد کو اوپر تلف کرنی مال کی اور ہلاک کرنے
نفس کے اور ہتک حرمت محسود کی اور اگر یہ چیزیں نہیں کرتا تو ارادہ رکہتا ہے اور کچھ نہیں تو ہتک حرمت بسبب غیبت کی تو ضرور کرتا ہے پس روز
قیامت کے نیکیاں اوسکی محسود کو دینگے عوض میں اوسکی حقوق کی کہ حاسد کی گردن پر ہیں جیسے کہ حدیث میں آیا ہے کہ مفلس میری امت میں سے وہ
شخص ہے کہ روز قیامت کے ساتھ نماز اور زکوٰۃ اور روزے اور شب بیداری کی آویگا اور حال اوسکا یہ ہوئے گا کہ کسی کو گالی دی ہوگی اور کسیکو
بہتان زنا کا لگایا ہوگا اور کسی کا مال کہا گیا ہوگا اور کسیکا خون کیا ہوگا اور کسیکو مارا ہوگا پس تمام نیکیاں اوسکی اونکو دینگے کہ جن پر ظلم کیا تھا
معنے حبط اعمال کے یہ ہیں نہ مٹانا اور فنا کرنا اون کا دیوان اعمال سے اور اگر آج انکو محو و فنا کیا ہوگا تو کل وہ ساتھ کس اعمال کی آویگا حال آنکہ حدیث
ناطق ہے ساتھ آنی کی مع اعمال کی روز قیامت کے اور اور جواب یہ ہے کہ حسنات مضاعف ہوتی ہیں ساتھ استعداد و صلاح بندہ کی پس جب کہ حبط اسکا
ہوتا ہے تو مضاعفت سے محروم رہتا ہے ۔ ع **وعنه** عن النبي صلى الله عليه وسلم قال اياكم وسوء ذات البين فانها
الحالقة رواه الترمذي اور روایت ہے ابوہریرہ سے وہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ بچو تم برائی ڈالنی سے بیچ خصومت کی آپس میں
مونڈنی والی ہے یعنی تباہ کرنیوالی ہے دین کی نقل کی یہ ترمذی نے ۔ **وعن** ابی صرمة ان النبي صلى الله عليه وسلم قال من ضار
ضار الله به ومن شاق شاق الله عليه رواه ابن ماجة والترمذي وقال هذا حديث غريب اور روایت ہے ابی صرمہ سے کہ تحقیق
نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ ضرر پہنچاوے کسی مسلمان کو بغیر وجہ شرعی پہنچاوے گا اللہ ضرر اوسکو یعنی سزا دیگا اوسکے عمل کی اور جو شخص
مشقت ڈالے کسی پر مشقت ڈالیگا اللہ اوسپر نقل کی یہ ابن ماجہ نے اور ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے **ف** اور لفظ شاق الخ کی معنی یہ بھی
آئی ہیں کہ جو شخص عداوت اور مخالفت کرے کسی مسلمان سے ناحق اوس سے عداوت کریگا اللہ یعنی عذاب کریگا اوسکو ۔ ع **وعن** ابی بكر الصديق
قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ملعون من ضار مؤمنا او مكر به رواه الترمذي وقال هذا حديث غريب

کرنی اور برا کہنا مسلمان کو اور ترفع اور تکبر کرنا اوسپر اور حقیر جاننا اوسکو ناحق اور بغیر مصلحت شرعی کی اور زیادہ تر ین سود ون کا ہی یعنی بڑا سود ہی غیبت اور
سود ون کے حرمت گناہ مین اور یہ مبالغت مین یعنی زیادتی کی ہی اور شرع مین زیادہ لینا قرض و بیع مین پس چونکہ بیچ زبان درازی کرنی کسی کی آبرو ریزی کرنی
لینا ہی زیادہ اوس چیز سی کہ استحقاق رکہتا ہی اور زیادہ اوس چیز سی کہ رخصت ہی تشبیہ دی اوسکو ساتہ ربوا کی کہ زیادہ حق سی لیتا ہی اور اسکو اربی یعنی بڑا ربوا
کہا اسلیے کہ آبرو مسلمان کے عزیز تر اور شریف تر ہی اوسکی مال سی پس ضرر اور فساد اوسکی لینی مین زیادہ ہی اور قید لگائی ناحق کی اسلیے کہ بعضی احوال مین مباح
ہوتی ہی آبرو ریزی جیسیکہ صاحب حق کہی یا ظالم اوسکو کہ حق اوسکا نہین دیتا ہی یا گواہ کو جرح یعنی اوسکا نقصان بیان کری اور اسی قبیلہ سی ہی جرح رواۃ کا
کہ محدثین جرح اونکو واسطی مصلحت دین کے کرتی ہین اور اسکی مانند ہی ذکر کرنی برائی منگنی کرنیوالی کی اور بدعتی اور فاسقون کی بقصد بچانی کی لوگون کو

ح ع **وعن** انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لما عرج بی مررت بقوم لہم اظفار من نحاس یخمشون
وجوہہم وصدورہم فقلت من ہؤلاء یا جبریل قال ہؤلاء الذین یاکلون لحوم الناس ویقعون فی اعراضہم رواہ
ابوداؤد اور روایت ہی انس سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جبکہ اوپر لیگیا مجکو رب میرا یعنی جب معراج ہوئی مجکو گذرا مین ایک قوم پر کہ اونکے
ناخون تہی تانبی کی کہرچتی تہی سونہہ اپنی اور سینی اپنی پس کہا مین یہ کون ہین ای جبرئیل کہا یہ وہ لوگ ہین کہ کہاتی ہین گوشت لوگون کے یعنی غیبت کرتی ہین
اونکی اور پڑتی ہین لوگون کی آبرو مین نقل کی یہ ابوداؤد نے **ف** یعنی غیبت کرتی ہین اور برا کہتی ہین اور بسبب اسکے آبرو ریزی کرتی ہین لوگونکی
غیبت کے تئین جو کہا کہانا گوشت کا وجہ اسکی اوپر بیان ہو چکی ہی باب الغیبۃ مین اور چونکہ آبرو ریزی لوگون کی کی اور اونکو خوش نہ آئی حق تعالی نے سونہہ اور
سینے اونکی ہی اونکی ہاتہون سی زخمی کروائی ح **وعن** المستورد عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من اکل برجل مسلم اکلۃ
فان اللہ یطعمہ مثلہا من جہنم ومن کسی ثوبا برجل مسلم فان اللہ یکسوہ مثلہ من جہنم ومن قام برجل مقام سمعۃ
وریاء فان اللہ یقوم بہ مقام سمعۃ وریاء یوم القیمۃ رواہ ابوداؤد اور روایت ہی مستورد سی اونہون نے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی جو
شخص کہاوی بسبب غیبت کی یا بہتان کی یا آبرو ریزی کرنی کسی شخص کے لقمہ پس تحقیق اللہ تعالی کہلاویگا اوسکو مانند اوس لقمہ کی آگ دوزخ سی اور جو
شخص کہ پہناوی کسی شخص کو کپڑا بسبب اہانت کرنی کسی شخص مسلمان کی پس تحقیق اللہ تعالی پہناویگا مانند اوس کپڑی کی آگ دوزخ سی اور جو شخص کہ کہڑا کری
کسیکو بیچ مقام سنانی اور دکہلانی کی پس تحقیق اللہ تعالی کہڑا ہوئیگا واسطی اوسکی بیچ مقام سنانی اور دکہانی کی روز قیامت کے نقل کی یہ ابوداؤد نے
**ف** لفظ اکلہ ساتہ پیش ہمزہ اور جزم کاف کی ہی یعنی لقمہ کے اور ایک نسخہ مین ساتہ زبر ہمزہ کی ہی یعنی ایکبار کہانا کہ جیسیکہ کوئی بسبب اوسکے غیبت اور
برائی کسی مسلمان کی سی خوش ہوتا ہو کوئی اوسکی پاس جاوی اور راہ خوشامد کی غیبت اوس مسلمان کی کری اور اوسکے ساتہ اپنی لیے روٹی پیدا کری اور
وجہ روزی کی بہم پہنچاوی اور لفظ کسی ساتہ صیغہ معلوم کی ہی یعنی الشخص ثوبا چنانچہ ترجمہ اسکا لکہا گیا اور ایک نسخہ مین ساتہ صیغہ مفعول کی ہی یعنی
پہنایا جاوی کپڑا اور یہی مناسب ہی قرینہ سابقہ کی اور بعضون نے کہا کہ معنی اول کی یہ ہین کہ کسی نفسہ ثوبا یعنی پہناوی اپنی نفس کو کپڑا بسبب غیبت کسی مسلمان کے
اوسی طرح کہ اوپر ذکر کی گئی کہانی مین اور قام برجل مین حرف باء تعدیہ کی لیے ہی اور مراد رجل سی نفس اوسکا ہی یا غیر اوسکا یعنی کہڑا کری اپنی تئین یا
اور کو بیچ مقام کہانی اور سنانی کی یعنی تعریف کری اور خوبیان کہا وی اپنی یا اور کی تا لوگ دیکہین اور سنین اور اسکی فضیلت کے لیے کہڑا ہوگا اللہ اسکے
کہڑا ہونا اللہ کا مقام سنانی اور دکہانی مین کنایہ ہی اسکی فضیحت کے تئین اور کہا مظہر نے کہ باء رجل مین استعمال ہی کہ تعدیہ کی لیے ہو یا سبب کی
لیکن تعدیہ کی لیے ہو تو معنی یہ ہونگے کہ جو کوئی کہڑا کری کوئی کسیکو مقام سنانی اور دکہانی مین یعنی تعریف کری کسی کی ساتہ صلاح و تقوی کی
اور ساتہ زہد اور عبادات کی شہرت دی تا لوگ اوسکی معتقد ہون اور خدمت کرین اوسکی اور اوسکو جال ٹہراوی اپنی لیے تا کہ اونکا مال بسبب اسکے حاصل ہو اپنی یا

نقل کی بیہقی نے ف ایمان لایا میں ساتھ اللہ کی یعنی اوسکی وحدانیت کی کہ سمجھی جاتی ہی جملہ قسمیہ سے بالتقدیر یہی کہ تصدیق کیا میں نے تیری قسم کہانی کو ساتھ اللہ کی اور جھٹلایا میں نے اپنے نفس کو یعنی اوس چیز میں کہ دیکھی میں نی بنا بر ظاہر کی واسطی احتمال اسکی کہ یہ لینا خفیہ ہو چوری واسطی ہونی کسی شبہ کے اون شروط میں سے کہ معتبر ہیں حد چوری میں شرعا کذا ذکر علی اور حضرت شیخ رحمہ نی لکھا ہی کہ یعنی تصدیق کیا میں نے تجکو تیری قسم میں اور پھرا میں اوس چیز سی کہ گمان کیا تہا میں نے اور جھٹلایا میں نے اپنے نفس کو اور اس سی معلوم ہوا کہ اگر کوئی قسم کہاوی ہر چند کہ برخلاف اوسکی معلوم ہو چاہیے کہ اپنے علم کو متہم کریں اور بموجب اوسکی عمل کریں بسبب تعظیم نام خدا تعالی کی + **وعن** انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کاد الفقر ان یکون کفرا وکاد الحسد ان یغلب القدر اور روایت ہی انس سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نزدیک ہی فقر یہ کہ ہو جاوی کفر اور نزدیک ہے حسد یہ کہ غالب آوے تقدیر پر **ف** یعنی قریب ہے کہ ہو فقیر قلبی سبب کفر کا یا تو بسبب اعتراض کرنی کی اللہ تعالی پر اور یا بسبب نا راضی ہونے کے قضائی اللہ پر اور بسبب شکوہ کرنی کی ماسوی اللہ سی یا بسبب میل کرنی کی طرف کفر کی بسبب دیکھنے اسکی کی کہ اکثر کفار اغنیا و چین میں ہیں اور اکثر مسلمان فقرا آزمایش میں ہیں مقتضا اسکی کہ وارد ہوا ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی الدنیا سجن المؤمن وجنة الکافر اور فرمایا اللہ تعالی نے اپنی بندوں کی تسلی کی لیے لا یغرنک تقلب الذین کفروا فی البلاد متاع قلیل ثم ماوٰہم جہنم وبئس المہاد لکن الذین اتقوا ربہم لہم جنت تجری من تحتہا الانہار خالدین فیہا نزلا من عند اللہ وما عند اللہ خیر للابرار آیا ہی کہ تہی بعضی مومن دیکھتے تہی مشرکوں کو چین میں پس کہتی تہی کہ اعدا اللہ کا حال تو ہم ایسا دیکھتے ہیں اور ہم ہلاک ہوگئی مارے بہوک اور مشقت کی پس یہ ایت اوتری کہ یہ آرام انکا چند روزہ ہی پہر فنا ہونی والا ہی اور تمہاری لیئے ہی چین آخرت کی ہیں اس حال کو دیکھ کر حرص نکرو اور متوقع رہو نعمت باقی کی اور جیسے فقر باعث کفر ہوتا ہی ایسی ہی دولت غنا کی بھی سبب سرکشی اور گرفتار ہونی گناہ کی ہوتی ہی اور اسلیے متوسط اور بقدر ضرورت کی ملنا افضل ہی غنا و فقر سی خیر الامور اوسطہا اور اخیر حدیث کی معنی یہ ہیں کہ اگر بالفرض کوئی چیز ہوتی کہ غالب آتی تقدیر پر اور بدل دیتی اوسکو تو وہ حسد ہوتا اور بعضوں نی کہا قریب ہے حسد یہ کہ گمان کیا جاسکی کہ بدل دیگا تقدیر کو + ع ح

**وعن** جابر عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من اعتذر الی اخیہ فلم یعذرہ او لم یقبل عذرہ کان علیہ مثل خطیئة صاحب مکس رواہما البیہقی فی شعب الایمان وقال المکس العشار اور روایت ہی جابر سی کہ نقل کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا جو شخص کہ عذر خواہی کری طرف بہائی مسلمان اپنی کی اپنی بعضی تقصیر کی اور سکو وہ بہائی یعنی انکار اوسکی عذر کا کری اور کہی عذر نہیں کہا ہی تو جہوٹ بولتا ہی یا نہ قبول کری عذر اوسکا اور کہی اگرچہ عذر رکھتا ہی تو لیکن میں نہیں قبول کرتا ہوں گا اوس بہائی پر گناہ مانند گناہ صاحب مکس کی نقل کیں یہ دونوں حدیثیں بیہقی نی شعب الایمان میں اور کہا مکاس عشر لینی والا ہی **ف** یعنی وہ کہ ظلم کری اور موافق حق کی نلی اور اسکا بڑا گناہ آیا ہی حدیث شریف میں کہ نہیں داخل ہوگا جنت میں صاحب مکس عیاذا باللہ منہ اور شاید کہ مناسبت تشبیہ کی ان دونوں میں یہ ہی کہ صاحب مکس بہی نہیں قبول کرتا عذر کا اس کہنی اوسکی میں کہ یہ مال امانت کا ہی یا اور شہر میں مجہسی عشر لیا ہی یا میں قرضدار ہوں یا نہ ماننا اسکی کا اور حضرت شیخ نی لکہا ہی کہ مرفوع آئی ہی حدیث من اعتذر الی اخیہ المسلم فلم یقبل عذرہ لم یرد علی الحوض نقل کی یہ طبرانی نی اوسط میں منقول ہی ابن عباس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کیا نہ خبر دوں میں ساتھ بری تمہاری کی عرض کیا صحابہ نی کہ بہتر اگر چاہیں تو فرمائیے یا رسول اللہ فرمایا کہ برا تم میں جو ہی کہ اوتری منزل پر اکیلا اور روکی اپنی غلام کو اور نہ دیوی سوال آپنی فرمایا کیا نہ خبر دوں تمکو ساتھ بری کی اس سی کہا انہوں نی ہاں اگر چاہی تو فرمائیے یا رسول اللہ فرمایا کہ وہ شخص کہ بغض رکھی لوگوں سی اور لوگ بغض رکھیں اوس سی فرمایا کیا پس خبر دوں تمکو ساتھ بری کی اس سے کہا ہاں اگر چاہی یا رسول اللہ فرمایا وہ لوگ کہ نہیں قبول کرتی خطا یعنی عذر خطا اور نہیں قبول کرتی معذرت اور نہیں بخشتی گناہ فرمایا کیا پس خبر دوں

ہیں حکم وہ آدمی ہی کہ اوس سی ... کہا اونہون نی ابی ہریرہ رسول اللہ نے فرمایا وہ کہ ناامید ہو اوس سی خیر کی اور نہ امن ہو اوسکے شر سی نقل کی یہ ترمذی نے اور بیہقی نے
نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی نقل کرتی ہین کہ فرمایا آپ نے عفت کرو لوگون کی عورتون سی یعنی نظر نہ کرو تو عفت کرینگی عورتیں تمہاری اور نیکی کرو اپنی
ماں باپ سی نیکی کرینگی تم سی بیٹی تمہاری اور جسکی پاس آوی مسلمان بھائی اوسکا عذر کرتا ہوا اپنی چاہیے کہ قبول کری اوسکو خواہ حق پر ہو وہ یا باطل پر پس اگر
قبول کیا نہین آوی گا حوض کوثر پر نقل کی یہ حاکم نی اور کہا یہ صحیح الاسناد ہی ت ع

## باب الحذر والتأنی فی الامور

یہ باب ہی بیچ بیان بچنے اور درنگ کرنے کی کامون میں **ف** حذر ساتھ زبر ح اور ذال کے اور جزم ذال کی بھی پرہیز و احتراز کرنیکی اور حذر ساتھ زبر ح
اور زیر ذال کی مرد بیدار اور تأنی توقف و درنگ کرنا کار مین اور شتابی نکرنی اوسمین اور انات بروزن قنات کی اسم ہی اسی معنی درنگ کی یعنی آدمی کو چاہیے
کہ لوگون کے شر اور زمانہ کی آفات سی خواہ دین کی ہو خواہ دنیا کی پر حذر رہے اور اپنی کام مین ہشیار اور خبردار رہی اور انجام کار کو دیکھتا رہی اور کامون مین
جلدی نکری اور حلم و وقار اختیار کری مگر بعضی کامون خیر کی ہین کہ شتابی اونمین فرمائی ہی تو ان مین شتابی کری جیسے نماز وغیرہ ت ح

## الفصل الاول

فصل پہلا **عن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یلدغ المؤمن من جحر واحد مرتین متفق علیہ روایت
ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین کاٹا جاتا مومن ایک سوراخ سی دو بار نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **ف** لدغ کاٹنا سانپ اور
بچھو کا اور جحر ساتھ تقدیم جیم مضمومہ کی ح ساکنہ پر سوراخ سانپ بچھو اور مانند انکی کا فرماتے ہین کہ شان مومن کی کہ موصوف بہ عنایت حق و حمایت
دین کی ہو یہ ہی کہ عہد شکن و سرکش سے کہ دشمن دین کا ہی درگذر نکری اور غضب ربدلہ اسکا لینا نچھوڑی اور ہر بار حلم و تغافل نکری اور فریب کھاوی
اور اگر کار دنیا مین فریب و دغا کھاوی تو سہل ہی لیکن امور دین مین نہ چاہیے اور یہ تعلیم قاعدہ عظیم کی ہی کہ باعث حمایت دین کا ہی
اور سبب وارد ہونی اس حدیث کا یہ ہی کہ ابو عزہ ایک شاعر تھا شہر ای کفار سی کہ مسلمانون کی ہجو کیا کرتا تھا اور اپنی قوم کی بدذاتون کو
مسلمانون کی ایذا اور اہانت پر رغبت دلایا کرتا تھا وہ جنگ بدر مین بندیون مین پکڑا آیا اس عہد کیا کہ اگر ان افعال بد کی پاس نہ بھٹکونگا آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نی اوسکو بسبب اوس عہد و پیمان کی چھوڑ دیا جبکہ وہ اپنی قوم کی پاس گیا تو پھر وہی اپنی شقاوت اختیار کی دوبارہ پھر جنگ احد مین
ہاتھ لگا پھر امان چاہی اور عہد کرنی لگا پس آنحضرت نے اوسکی قتل کا حکم کیا اور اوس وقت بعضی لوگون نی درخواست اوسکی عفو کی کی پس فرمایا آنحضرت نے
لا یلدغ المؤمن الخ ت ح **وعن** ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لاشج عبد القیس ان فیک لخصلتین یحبہما اللہ الحلم
والاناۃ رواہ مسلم اور روایت ہی ابن عباس سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا واسطی اشج کی کہ سردار عبد القیس کا تھا کہ تحقیق تجھ مین دو خصلتین
ہین کہ دوست رکھتا ہی اونکو اللہ یعنی خدا تجھ مین یا تیری غیر مین ایک آہستگی اور بردباری اور دوسری کام کرنا بدرنگ و وقار نقل کی یہ مسلم نی **ف** عبد القیس نام
ایک قبیلہ کا ہی کہ جب جماعت عبد القیس کے آئی حضرت کی زیارت کی لیے تو حضرت کو دیکھکر اونٹون پر سی کود پڑی اور ملازمت شریف آنحضرت مین دوڑی اور بیقراری اور
ذوق محبت ظاہر کی پس آنحضرت نی اونکو تقریر فرمایا یعنی اونکو ان حرکات سی منع نکیا لیکن اشج کہ نام اوسکا منذر تھا اور رئیس و سردار اونکی تھی مکان پر اوترے
اور اسباب قوم کا جمع کیا اور باندھا اور غسل کیا اور اچھی کپڑی پہنی اور آہستہ آہستہ تمکین و وقار سی مسجد شریف مین آئی اور دوگانہ نماز کا ادا کیا اور دعا کی
پھر حضرت کی خدمت مین حاضر ہوئی آنحضرت کو یہ وضع اونکی پسند آئی اور فرمایا کہ تحقیق تجھ مین دو خصلتین ہین الخ اور ایک روایت مین آیا ہی کہ جب آنحضرت
نے اونکو ساتھ وجود ان دونون خصلتون کی خبر دی تو اونہون نی کہا کہ یا رسول اللہ یہ صفتین کسبی ہین یعنی بتکلف حاصل کی ہوئی میری ہین یا اللہ کی پیدا کی ہوئی
ہین میری جبلت مین فرمایا کہ اللہ کی پیدا کی ہوئی ہین تیری جبلت مین کہا اونہون نی شکر اوس خدا کا کہ پیدا کیا مجھکو اوپر دو صفتون کی کہ دوست رکھتا ہی
اونکو خدا اور رسول اوسکا یعنی اگر بتکلف حاصل کی ہوئی میری ہوتین تو احتمال زوال و فتور کا رکھتین لیکن چونکہ جبلی ہین امید ہی کہ ہمیشہ و باقی رہینگی ت ح

## الفصل الثانی

دوسری فصل عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدِ السَّاعِدِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْأَنَاةُ مِنَ اللّٰهِ وَالْعَجَلَةُ مِنَ الشَّيْطَانِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَقَدْ تَكَلَّمَ بَعْضُ أَهْلِ الْحَدِيثِ فِي عَبْدِ الْمُهَيْمِنِ بْنِ عَبَّاسٍ الرَّاوِي مِنْ قِبَلِ حِفْظِهِ روایت ہے سہل بن سعد ساعدی سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا درنگ کرنی کاموں میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے یعنی اوسکی الہام سے اور جلدی کرنی شیطان سے ہے نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے اور تحقیق کلام کیا ہے بعضی اہل حدیث نے بیچ حق عبد المہیمن بن عباس کے کہ راوی اس حدیث کا ہے بسبب یادداشت اوسکی کی یعنی وہ حافظہ خوب نہ رکھتا تھا **ف** یعنی ہے وہ عدل ثقہ لیکن حافظہ خوب نہ رکھتا تھا پس امر اوسکا سہل ہے اور روایت کیا ہے اسکو بیہقی نے شعب الایمان میں بطریق مرفوع کی اور لفظ اسکی یہ ہیں التانی من اللہ والعجلۃ من الشیطان اور جلدی کرنی یعنی امور دنیا میں شیطان سے ہے یعنی اوسکے وسوسے سے ہے کہا ہے بعضوں نے کہ مستثنے ہیں اس سے وہ چیزیں کہ نہیں ہے شبہ اونکے خیریت میں یعنی اچھی چیزوں میں جلدی کرنے شیطان سے نہیں ہے کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے وَيُسَارِعُونَ فِي الْخَيْرَاتِ کہتا ہوں نہیں کہ فرق ظاہر ہے درمیان مسارعت اور مبادرت کے طرف طاعات کی اور درمیان جلدی کرنی کی نفس عبادات میں پس اول محمود ہے اور دوسری مذموم ہے یعنی مسارعت اور مبادرت طرف طاعات کی یہ ہے کہ مثلاً وقت نماز کا آیا درنگ نکری اور نہیں جلدی سے طیار ہوکر ادا کرنی لگی اور جلدی یہ ہے کہ نماز جب پڑھنے لگا جلدی سے ادا کرلی پس اول یعنی مسارعت اچھی ہے اور دوسری یعنی جلدی سے کرلینا نیک کام کا برا ہے پس حاصل ملا علی کی تحقیق کا یہ ہوا کہ شوق سے دوڑنا اور مستعد شتابی ہونا اچھے کام کی لیے اچھا ہے اور جلد جلد کرنا اوسکو برا ہے مہوف وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا حَلِيمَ إِلَّا ذُو عَثْرَةٍ وَلَا حَكِيمَ إِلَّا ذُو تَجْرِبَةٍ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ اور روایت ہے ابی سعید سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں ہے بردبار کامل مگر صاحب لغزش کا اور نہیں ہوتا حکیم کامل مگر صاحب تجربہ کا نقل کی یہ احمد اور ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے **ف** مگر صاحب لغزش کا یعنی جو کہ گناہ میں پڑا اور خطا اور خلل کار میں اوس سے وجود میں آیا ہو اور خجالت کھینچی ہو اور بسبب اوسکی وہ بستہ ہوتا ہے کہ لوگ عیب جو خطا میں اوسکی ڈھانکیں اور قصور اوسکی عفو کریں پس حاصل یہ ہے شخص نے جب محبت ستر و عفو کی اپنی میں پائی تو لوگوں سے بھی عفو کریگا اور بردباری اختیار کریگا اور نہیں ہے حکیم کامل الخ حکیم کہتے ہیں دانا اور درست و استوار کار کو اور حکمت کہتے ہیں جاننی حقیقت ہر چیز کو اور تجربہ کہتے ہیں کاموں کی پہچاننی کو پس فرماتے ہیں کہ جسکو حاصل ہوئی پہچان اشیاء کی اور جانا نفع اونکا اور پہچانا اشیاء کی مصالح اور مفاسد کو حاصل ہوئی اوسکو حکمت اور وہ حکیم کامل ہوا اور وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَجُلًا قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْصِنِي فَقَالَ خُذِ الْأَمْرَ بِالتَّدْبِيرِ فَإِنْ رَأَيْتَ فِي عَاقِبَتِهِ خَيْرًا فَأَمْضِهِ وَإِنْ خِفْتَ غَيًّا فَأَمْسِكْ رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ اور روایت ہے انس سے کہ تحقیق ایک شخص نے عرض کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ وصیت فرمایئے مجکو یعنی ساتھ ایک چیز کی کہ جانتا رہے تجربہ بیچ کام میری کی پس فرمایا اختیار کر تو کام کو یعنی اوس کام کو کہ ارادہ کرے تو کرنے اوسکی کا ساتھ دیکھنی انجام اوسکی کی اور تامل کرنے کی بیچ مصالح اور مفاسد اوسکی کی پس اگر دیکھے تو بیچ انجام اوسکی کی بھلائی یعنی نفع دنیوی یا اخروی پس کر اوسکو اور اگر ڈرے تو اور گمان لیجاوے تو گمراہی کا اوس کام میں پس باز رہ اوس کام کی کرنی سے اور چھوڑ دے اوسکو نقل کی شرح السنہ میں وَعَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ الْأَعْمَشُ لَا أَعْلَمُهُ إِلَّا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ التُّؤَدَةُ فِي كُلِّ شَيْءٍ خَيْرٌ إِلَّا فِي عَمَلِ الْآخِرَةِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہے مصعب بن سعد سے کہ نقل کی اپنے باپ سے یعنی سعد سے کہا اعمش نے کہ راوی اس حدیث کا ہے سعد سے نہیں جانتا میں اس حدیث کو مگر پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے یعنی اوسکی باپ نے کہ سعد ہے آنحضرت سے روایت کی ہے آنحضرت نے فرمایا کہ ڈھیل کرنی ہر چیز میں بہتر ہے مگر بیچ عمل آخرت کی نقل کی یہ ابو داؤد نے **ف** اسلیے کہ بیچ تاخیر بھلائیوں کی آفات میں اور منقول ہے کہ اکثر چلانا دوزخیوں کا تاخیر عمل سے ہوگا کہا طیبی نے کہ یہ اسلیے ہے کہ امور دنیویہ جو ہیں نہیں جانا جاتا انجام اونکا اونکی ابتدا میں

عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اخْتَرْ مِنْهُمَا فَقَالَ یَا نَبِیَّ اللّٰهِ اخْتَرْ لِی فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْمُسْتَشَارَ مُؤْتَمَنٌ خُذْ هٰذَا فَاِنِّی رَاَیْتُهُ یُصَلِّی وَاسْتَوْصِ بِهٖ مَعْرُوْفًا رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا واسطی ابو الہیثم بن تیہان کی کہ کیا ہی واسطی تیری خادم کہا نہیں پس فرمایا کہ جسوقت آوی ہمارے پاس بندی تو آ تو ہمارے پاس پس لائی گئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس دو بندی پس آیا آنحضرت کی پاس جب عدہ آنحضرت کے ابو الہیثم پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی پسند کرلی تو ایک کو ان دونوں میں سے کہا یا نبی اللہ تم پسند کرو مجکو پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق وہ شخص کہ مشورہ کیا جاوی ساتھ اوسکی چاہیے کہ امین ہو یعنی جسمین مصلحت ہو بہبودی مشورہ چاہنے والی کی ہووی وہی کہی اور خیانت نہ کری اور مقصود یہ ہے کہ چونکہ تونی مشورہ مجھسے کیا اور مجھی اختیار دیا تو وہی بہتر ہو تجکو دونگا کہ بہتر ہو اسکا پس اشارہ کرتا ہون ایک بندی کیطرف ان دونوں میں سی اور فرمایا کہ لی تو ہمراہ وہ کو اسلیے کہ تحقیق میں نی دیکھا ہی اسکو نماز پڑھتی اور قبول کر وصیت میری بیچ حق اوسکی کے احسان کرنیکی نقل کی یہ ترمذی نی **ف** اور حدیث میں آیا ہی کہ جب ابو الہیثم گھر میں آئے اور اپنی بیوی سی کہا کہ یہ غلام ہی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی مجکو دیا ہی اور نیکی اور احسان کرنیکی اسکی حق میں وصیت کے ہی انکی بیوی نی کہا کہ بجا لانا اس وصیت کا مشکل ہی اور احسان یہی ہی کہ اسکو آزاد کرو پس **وَعَنْ جَابِرٍ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الْمَجَالِسُ بِالْاَمَانَةِ اِلَّا ثَلٰثَةَ مَجَالِسَ سَفْكُ دَمٍ حَرَامٍ اَوْ فَرْجٌ حَرَامٌ اَوِ اقْتِطَاعُ مَالٍ بِغَیْرِ حَقٍّ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہی جابر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ مجلسین ساتھ امانت کی ہین یعنی جو باتیں مجلس میں سنین اوسکو کہین نقل نکرین اور سخن چینی نکرین مگر تین مجلسین نہین یعنی تین مجلس ایسی ہین کہ جب یہ نقل اور پہنچا دینا اونکا غیر کو روا ہی وہ یہ ہین خونریزی حرام یا ارادہ رکھتا ہو کوئی زنا کا کہ حرام ہی یا چھیننے مال کا بے حق نقل کی یہ ابو داود نی **ف** یعنی اگر سنی کسی سی یہ بات کہ میں ارادہ رکھتا ہون کہ فلانی شخص کو مار ڈالونگا یا فلانی عورت سی زنا کرونگا یا فلانی کا مال لونگا از راہ ظلم کی تو چاہیے کہ ان باتون کو پہنچا دے اون لوگون کو تا پرہیز رہون اور اپنی کو بچاوین یہ حضرت شیخ نی لکھا ہی اور ملا علی قاری نی کہا معنی یہ ہین کہ لائق ہی مومن کو کہ جب دیکھی اہل مجلس کو برا کام کرتی تو نہ چرچا کری اوس چیز کا کہ دیکھی ہی اون سی مگر تین مجلسین یعنی ایک مجلس تین مجلسون میں سی الخ **وَذُکِرَ حَدِیْثُ** اَبِیْ سَعِیْدٍ اِنَّ اَعْظَمَ الْاَمَانَةِ فِیْ بَابِ الْمُبَاشَرَةِ فِی الْفَصْلِ الْاَوَّلِ اور ذکر کی گئی حدیث ابو سعید کی کہ مراد اسکا یہ ہی ان اعظم الامانۃ بیچ پہلی فصل باب المباشرۃ کی **ف** یعنی یہ حدیث مصابیح میں مکرر مذکور ہوئی ہی ایک جگہ باب المباشرۃ میں کہ کتاب النکاح میں ہی محل ذکر کی اور دوبارہ اس باب الحذر والتانی میں حسان سی لایا اور صاحب مشکوٰۃ نی باب المباشرۃ میں بحال خود چھوڑ دی اور باب الحذر والتانی میں ترک کی بسبب تکرار کی اور صواب کرنا اسکا صحاح ہی میں ہی اور شاید کہ مصابیح کی نسخون میں کہ مؤلف کی پاس موجود تھی مکرر مذکور ہو لیکن جن نسخون میں کہ یہ ہی کہ یہ اس باب میں نہیں اور باب المباشرۃ میں ہی فقط غالبا لکھنے والون نی بسبب تکرار کی اسکو حذف کر دیا ہو واللہ اعلم

## اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری

**عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمَّا خَلَقَ اللّٰهُ الْعَقْلَ قَالَ لَهٗ قُمْ فَقَامَ ثُمَّ قَالَ لَهٗ اَدْبِرْ فَاَدْبَرَ ثُمَّ قَالَ لَهٗ اَقْبِلْ فَاَقْبَلَ ثُمَّ قَالَ لَهٗ اقْعُدْ فَقَعَدَ ثُمَّ قَالَ مَا خَلَقْتُ خَلْقًا هُوَ خَیْرٌ مِنْكَ وَلَا اَفْضَلُ مِنْكَ وَلَا اَحْسَنُ مِنْكَ بِكَ اٰخُذُ وَبِكَ اُعْطِیْ وَبِكَ اُعْرَفُ وَبِكَ اُعَاتِبُ وَبِكَ الثَّوَابُ وَعَلَیْكَ الْعِقَابُ وَقَدْ تُکُلِّمَ فِیْهِ بَعْضُ الْعُلَمَاءِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا جب پیدا کیا اللہ تعالی نی عقل کو فرمایا اوسکو کھڑی ہو پس کھڑی ہوئی پھر فرمایا اوسکو پیٹھ پھیر پس پیٹھ پھیری پھر کہا اوسکو منہ کر میری طرف پس منہ کیا پھر کہا واسطی اوسکی بیٹھ پس بیٹھی پھر پھر کہا اوسکو نہیں پیدا کی میں نے کوئی مخلوق کہ وہ بہتر ہو تجھسی اور نہ فاضل تر اور زیادہ تجھسی کمال میں اور نہ خوبتر تجھسی بسبب تیرے لیتا ہون

اور عبادت ہی میں تو سب ہی سے کہ لعنت کرتا ہوں تیری ہی سبب سے لیتا ہوں کہ تقصیر کی اور موجب غضب کا ہوا اور سبب تیری سے پاتا ہوں ثواب یعنی واسطے ثواب پانے اور عبادت پر جسکو کا لعنت دیتا ہوں اور ساتھ تیری دیتا ہوں کہ خدمت کے اور مستحق انعام کا ہوا اور سبب تیری پہچانا جاتا ہوں میں اور سبب تیرے غصہ کرتا ہوں اور سبب تیرے ثواب دیتا ہوں اور سبب تیرے عذاب کرتا ہوں یعنی مدار تکلیف و خطاب و عتاب و ثواب و عقاب تیرا اوپر آخر تک عقل کی ہی اور تحقیق کلام کیا ہی بیچ صحت اس حدیث کی بعضے علمانے اور کہتے ہیں کہ یہ حدیث موضوع ہی **ف** ظاہر حدیث سے معلوم ہوتا ہی کہ عقل پیدا کی گئی مجسم جیسا کہ پیدا کیجاوی گی موت بصورت بکری کے اور ذبح کی جاوی گی درمیان میں جنت و دوزخ کی **وعن**

ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الرجل لیکون من اھل الصلوۃ والصوم والزکوۃ والحج والعمرۃ حتی ذکر سہام الخیر کلہا وما یجزی یوم القیامۃ الا بقدر عقلہ اور روایت ہی ابن عمر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے تحقیق کہ شخص ہوتا ہی نمازیون میں سے اور روزہ دارون میں سے اور زکوۃ دینے والون میں سے اور حج اور عمرہ کرنیوالون میں سے یہانتک کہ ذکر کیا آنحضرت نے سب اقسام خیر کا یعنی کلیات و جزئی چیزین خیر کی ذکر کین یا اکثر ذکر کین وللاکثر حکم الکل اور جزا نہین پاجاوی گا وہ شخص روز قیامت کے مگر موافق عقل اپنی کی **ف** مراد عقل سے یہان پہچاننا اشیا کا ہی اور معلوم کرنا اصلاح و فساد و مبدأ و معاد کا اور تمیز کرنا درمیان خیر و شر اور احتراز کرنا مگر اہیون اور آفات نفس سے اور راہ نیک اختیار کرنی اور پہونچنا مقام قرب کو اور واصل ہونا ساتھ حق کی اور عقل معاد کہ بعضون کے کلام مین واقع ہوئی ہی یہی ہی اور اس جگہ مین ہی اختلاف علما کا اور بحث اونکی بیچ تفاضل علم و عقل کی کہتی ہین علم افضل ہی یا عقل یعنی بعضے علم کو افضل کہتے ہین اور بعضے عقل کو اور اگر علم کہو یہ اوپر معنی تمیز و دریافت کی حمل کرین کہ اثر عقل کا ہو یہ اس معنی کچھ خلاف درمیان مین نہین رہتا اور ساتھ اس سمجھ کے عالم عاقل افضل ہی عاقل عابد سے کہا ہی علما نے کہ ایک رکعت اس عالم عاقل کی افضل ہوگی اور کئی ہزار رکعتون سے **وعن**

ابی ذر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا اباذر لا عقل کالتدبیر ولا ورع کالکف ولا حسب کحسن الخلق اور روایت ہی ابی ذر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ ابی ذر نہین ہے کوئی عقل مانند تدبیر کی اور نہین ہی ورع مانند بازرہنی کی اور نہین ہی حسب و بلندی مانند خوش خلقی کی **ف** تدبیر کی معنی ہین انجام کار کو دیکھنا پس معنی اس جملہ کی یہ ہین کہ نہین ہے کوئی عقل مانند عقل تدبیر کی یعنی مانند اوس عقل کی کہ ساتھ ہو اوسکی تدبیر یعنی انجام کار کو دیکھنا اور اوسکی مصالح اور مفاسد کو دریافت کرنا اور ورع کی معنی ہین پرہیزگاری کہ یہ معنی تقوی کی ہین اور بعضی کہتی ہین کہ ورع بالاتر ہی متقی سے اور کہتی ہین کہ تقوی پرہیز کرنا حرام چیزون سے ہی اور تورع پرہیز کرنا مکروہات و شبہات سے ہی اور صواب یہ ہے کہ دونون کے ایک ہی معنی ہین اور کلام قوم مین اسی طرح واقع ہوا ہی پس فرماتی ہین کہ نہین ہے ورع کامل مانند کف یعنی باز رہنی کی طلبی اس عبارت پر اشکال لایا ہی کہ ورع یہ معنی باز رہنی کی حرام چیزون سے ہی پس لا ورع مثل الکف کیا معنی رکھتا ہی اور جواب اسکا یہ پایا ہی کہ مراد کف سے یہان باز رہنا ہی مسلمانون کے ایذا سے یا باز رکھنا زبان کو لا یعنی سے چونکہ مفاسد اسکی اکثر ہین حصر کیا ورع کو اوسمین از راہ مبالغہ کی اور ممکن ہے کہ کہا جاوی ورع اور تقوی اگرچہ لغت مین معنی باز رہنی اور پرہیز کرنی کی ہین لیکن عرف شرع مین شامل ہین امتثال اور اجتناب کو سیما اور اگر بعضے اجتناب کی ہون تو ترک کرنی امتثال امر کی ہی اجتناب کرنا چاہی پس اوسی وجہ سے شامل امتثال و اجتناب کو ہونگی اور حاصل یہ کہ ورع اور تقوی چاہتا ہی فرمودہ پر از راہ امتثال و اجتناب کے پس ورع کی لیے دو چیزین چاہیئین امتثال اوامر اور اجتناب نواہی اور کہا ہی علما نے کہ رعایت کرنی جانب اجتناب کے ضرور تر اور مقدم تر ہی بہ نسبت امتثال کی اور اگر کوئی جانب امتثال مین اقتصار کری فرائض اور واجبات اور سنن موکدہ پر لیکن اجتناب مین اہتمام خوب کری تو پہونچ جاوی گا مقصود کو کہ پہونچنا طرف حق کی اور قرب الہی کا ہی اور اگر اہتمام امتثال مین خوب کری جیسیکہ ادا کری سب نوافل و مستحبات لیکن ارتکاب محرمات کا ہی کری تو منزل مقصود کو نہین پہونچی گا

ل افضل ... فضیلت ... عقل ... علم ... ورع ... باز رہنی کی مانند ... شبہات سے ... [illegible]

اسکی مثال ایسی ہی جیسی ایک بیمار ہو کہ پرہیز کرتا ہی اور دوا نہین کہاتا تو اچہا ہو جاویگا اگرچہ شاید بہت دیر مین اچہا ہو اور اگر دوا کہاوی پر پرہیز نکری تو
شفا نہین پاویگا اور بیماری وہ زیادہ تر خراب ہو جاویگا اور اس کلام کی تفصیل کے لیے کتابون مین مذکور ہی اور نہین ہی حسب بعضے تفضیلات مانند خوش خلقی
سے حسب ایسی چیز کو کہتی ہین کہ شمار کرتا ہی آدمی فضائل اور مفاخر اپنی اور اپنی باپون کی پس فرماتی ہین کہ اصل کمال اور بزرگی خوش خلقی ہی یہ چاہیی
آدمی مین بدون اسکی سب کچہ ضائع ہی اور مراد خلق سی اگر تمام صفات باطن کہین تو ظاہر ہی کہ حسن اخلاق عمدہ ہی اور اگر مراد نرم خوئی اور مہربانی ہو
جیسا کہ عرف مین خلق اسی کو کہتے ہین تو مقصود مبالغہ ہی اور حقیقت اس صفت کے کلام اہل تصوف سے ڈہونڈہنی چاہیی حضرت حسن بصری فرماتی ہین کہ
حسن خلق کشادہ پیشانی رہنا اور عطا کرنا اور ایذای خلق سی باز رہنا اور واسطی نی کہ نام ایک بزرگ کا ہی کہا حسن خلق یہ کہ نکرنا دشمنی کا ساتہ
خلق کے اور راضی کہنا خلق کو راحت و محنت مین ہی اور سہل تستری نی کہا کمتر مرتبہ حسن خلق کا یہ ہی کہ جفا اوٹہاوی خلق سی اور بدلہ نلی اور رحم اور شفقت
کری ظالم پر اور بخشش چاہی اوسکی لیی ٭ع٭ وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْاِقْتِصَادُ فِي النَّفَقَةِ نِصْفُ
الْمَعِيْشَةِ وَالتَّوَدُّدُ اِلَى النَّاسِ نِصْفُ الْعَقْلِ وَحُسْنُ السُّؤَالِ نِصْفُ الْعِلْمِ رَوَى الْبَيْهَقِيُّ الْاَحَادِيْثَ الْاَرْبَعَةَ فِي شُعَبِ الْاِيْمَانِ روایت
ہی ابن عمر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ میانہ روی کرنی خرچ مین آدہی معیشت ہی اور دوستی آدمیون کی آدہی عقل ہی اور اچہی طرح
سوال کرنا آدہا علم ہی نقل کین بیہقی نی یہ چارون حدیثین شعب الایمان مین ف میانہ روی الخ یعنی کمی زیادتی نکرنی خرچ مین آدہا سرمایہ ہے
زندگانی کا یعنی زندگانی کرنی مین دو چیزین چاہیین دخل اور خرچ پس خرچ مین میانہ روی پر چاہیی پس رعایت میانہ روی کی آدہی معیشت ہوگی اور
دوستی آدمیون کی الخ یعنی محبت ظاہر کرنی صاحبین کے اور سررشتہ اونکی محبت کا نگاہ رکہنا آدہی عقل معاش ہے گویا تمام عقل ہی کہ کچہ سبب کا کرتی ہی اور
آپس مین محبت ہی کہی اور یہ اس صورت مین ہی کہ محبت اونکی موجب قباحت کی نہو اور دین و دیانت کی نہو اور اچہی طرح سوال کرنا الخ یعنی اچہی طرح سوال کرنا علم
آدہا علم ہی اسلیی کہ پوچہنی والا دانا اوس چیز سے سوال کرتا ہی کہ بہت ضرور اور بہت بکار آمدنی ہوتی ہی اوسکی اور یہ محتاج ہی ساتہ زیادتی علم
اور تمیز کرنی کی درمیان اقسام مسئولات کی کہ کیا پوچہنا چاہیی اور کیونکر پوچہنا چاہیی اور جب پایا مطلوب اپنا ساتہ جواب کے تو تمام ہوا علم اوسکا
حاصل یہ کہ علم دو قسم پر ہی سوال اور جواب اور اچہی طرح سوال کرنا عبارت ہی تحقیق اور تنقیح اوسکی سی ساتہ تمام شقوق کی اور احتمالات آ جواب شافی کافی پاو
اور کچہ نرہ جاوی جواب مین پس سوال اس طرح پر قبیلہ علم سی ہوگا اور روا نہین ہوگا کہ سوال ہوتا ہی سبب جہل و تردد کی نہ علم کی اسکو علم او نصف
علم کیونکر کہین اور ظاہر تر یہ ہی کہ کہا جاوی کہ سمجہا جاتا ہی اچہی طرح سوال کرنی طالب کی سی کہ اوسکو مشارکت ہی علم مین اور وہ چاہتا ہی یہ کہ ملاوے
ساتہ اسکی بقیہ علم بخلاف اوسکی کہ سوال کرتا ہی بغیر تامل کے اور بری طرح کہ وہ دلالت کرتا ہی اوسکی نقصان عقل اور کمال جہل پر منقول ہی کہ ایک
شاگرد امام ابو یوسف کا چپکا بیٹہا تہا مجلس مین پس کہا ابو یوسف نی کہ جسوقت مشکل ہو تجہپر کوئی چیز تو پوچہہ اور شرم نکر اسلیی کہ حیا باز رکہتی ہے
علم سی اور اوسوقت امام موصوف کلام کرتی تہی تعریف صوم مین کہ وہ صبح سی غروب تک ہوتا ہی پس کہا شاگرد نی اگر آفتاب غروب نہو تو کب تک
روزہ رکہی پس کہا امام نی کہ چپ رہ کہ تیرا چپ رہنا بہتر ہی تیری کلام کرنی سی اور کیا خوب کہا ہی بعضی حکما نی جاہل کی کہ جاہل جب کلام کری تو
مانند گدہی کی ہی اور جب چپ ہی تو مانند دیوار کی ہی ٭ع٭

## بَابُ الرِّفْقِ وَالْحَيَاءِ وَحُسْنِ الْخُلُقِ

باب ہے بیچ بیان نرمی اور حیا کرنی اور نیک خلقی کی ف رفق ضد ہی عنف کے یعنی مدارات کرنی ساتہ رفقا کی اور فروتنی کرنی اور نرمی کرنی
اور کام کرنا بہت سہولت سی اور حیا شرم رکہنی اور وہ ایک حالت ہی کہ وارد ہوتی ہی آدمی پر بسبب ڈر عیب جوئی کی اور حیا اچہی انقباض نفس کا ہے
طرف اوس چیز کی سی کہ بری ہی شرع مین اور کہا جنید نی کہ حیا ایک حالت ہی کہ پیدا ہوتی ہی بسبب دیکہنی نعمتون الہی کی اور تقصیر کی

ترحم ہو تمام ہوا کلام اوسکا اور وعظ یہاں بمعنی عتاب کی ہے جیسا کہ ایک روایت میں لفظ یعاتب کا آیا ہے ع وعن عمران بن حصین
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الحیاء لا یاتی الا بخیر وفی روایۃ الحیاء خیر کلہ متفق علیہ اور روایت ہے
عمران بن حصین سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ حیا نہیں لاتی مگر خیر کو اور ایک روایت میں ہے کہ حیا بہتر ہی تمام اقسام اوسکی
نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یہاں ایک اشکال آتا ہی کہ حیا کبھی مخل ہوتی ہی بعضی حقوق کی مانند امر معروف اور نہی منکر وغیرہ کی تو جواب
کہ جس جگہ حیا مخل حق کی ہو حقیقت میں وہ حیا نہیں ہے شرعا بلکہ وہ عجز اور جبن ہی کہ نقصانوں میں سے ہی اور اگر اوسکو حیا کہیں گے تو مجازا کہیں گے
اور حقیقت حیا کی از راہ شرع کی یہ ہی کہ باعث ہو اوپر ترک کرنی قبیح کی یہ جواب علما نے دیا ہی اور صواب یہ ہے کہ معنی حیا کی انقباض نفس کا ہی کرنی
قبیح کی سے کہ طبعی ہو یا شرعی لیکن حیا جو اچھا ور تعریف کی گئی ہی شرع میں وہ ہی کہ انقباض ہو قبیح شرعی سے خواہ حرام ہو یا مکروہ یا ترک اولی پس
ظاہر تر جواب میں یہ ہی کہ کلیہ الحیاء خیر کلہ مخصوص ہی ساتھ اوسکی کہ موافق رضای حق کی ہو ع وعن ابن مسعود قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم ان مما ادرک الناس من کلام النبوۃ الاولی اذا لم تستحی فاصنع ما شئت رواہ البخاری اور روایت ہے
ابن مسعود سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق جملہ اوس چیز سے کہ پایا ہی لوگوں نے پہلی انبیا کی کلام میں سے یہ کلام ہی جسوقت شرم
نکی تو نے پس جو چاہے کر نقل کی یہ بخاری نے ف پایا ہی الخ یعنی پہنچا ہی اونکو اور باقی ہی حکم اوسکا اور نسخ اور تغیر و تبدیل نے اوسمیں راہ نہیں پائی
ہی اور معنی اس حدیث کے کئی طرح بیان کیے ہیں لوگوں نے ایک تو یہ کہ یہاں معنی امر کی حکم اور طلب مراد نہیں ہے بلکہ یہ خبر ہی اور مقصود یہ ہی کہ مانع بری
چیزوں کی کرنی سے حیا ہی اور جب حیا نہ رکھی تو نے تو کریگا تو جو کچھ کہ چاہیگا اور دوسری یہ کہ صیغہ امر کا واسطی تہدید کی ہی جیسا کہ اعملوا ما شئتم
یعنی جو کچھ چاہو کرو آخر سزا اپنی پاؤگی ع وعن النواس بن سمعان قال سألت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن البر والاثم
فقال البر حسن الخلق والاثم ما حاک فی صدرک وکرہت ان یطلع علیہ الناس رواہ مسلم اور روایت ہے نواس بن سمعان
سے کہا اونہوں نے کہ پوچھا میں نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے حال نیکی اور گناہ کا پس فرمایا کہ نیکی یعنی عمدہ اقسام نیکی کی خوش خلقی ہی اور گناہ وہ
ہی کہ تردد کری تیری سینہ میں اور برا جانی تو یہ کہ واقف ہوں اوس عمل پر لوگ نقل کی یہ مسلم نے ف تردد کری اور اطمینان نہو اوسپر
دل کو لیکن یہ اوس شخص کے حق میں ہی کہ کھولدیا ہی خدای تعالی نے سینہ اوسکا اسلام کی لیے اور روشن اور آراستہ کیا ہی دل اوسکا ساتھ نور تقوی
کی اور یہ اوس جگہہ ہی کہ انکار شارع کا اوس بات میں ہو نہیں اور اقوال علما کی وہاں مختلف ہوں اور علامت دوسری گناہ کی پہچان کی بعد اسکے
فرمائی کہ مکروہ جانی تو الخ اور یہی اچھی ہی لوگوں کا حال ہی ع وعن عبد اللہ ابن عمرو قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم ان من احبکم الی احسنکم اخلاقا رواہ البخاری اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے
کہ تحقیق بہت محبوب تمہارا طرف میری نیک تر ان تمہارا ہی از روی اخلاق کی نقل کی یہ بخاری نی ف یعنی جو کہ خصلتیں اچھی رکھتا ہو کہ رعایت
کرتا ہو اللہ تعالی کی حقوق کی اور بندوں کی حقوق کی ع وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان من خیارکم
احسنکم اخلاقا متفق علیہ اور روایت ہی اوسی سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق بہتر ان تمہاری نیک تر ان تمہارے
ہیں از روی اخلاق کی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے

## الفصل الثانی دوسری فصل

عن عائشۃ قالت قال النبی صلی
اللہ علیہ وسلم من اعطی حظہ من الرفق اعطی حظہ من خیر الدنیا والآخرۃ ومن حرم حظہ من الرفق حرم حظہ
من خیر الدنیا والآخرۃ رواہ فی شرح السنۃ روایت ہے عائشہ سے کہ کہا فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص کہ دیا گیا اوسکو نصیبہ اوسکا نرمی

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ بدخلقی بہت ہلکی ہوگی میزان اعمال میں **وعن** عائشة قالت سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ان المؤمن ليدرك بحسن خلقه درجة قائم الليل وصائم النهار رواه ابو داود اور روایت ہے عائشہ رضی سے کہا سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے کہ تحقیق مومن یعنے کامل مومن کہ وہ عالم عامل ہے البتہ پاتا ہے بسبب خلق نیک کے درجات کی نماز گذار کا سا اور دن کے روزہ رکھنے والے کا سا نقل کی یہ ابوداؤد نے **ف** کہا بعضوں نے کہ ادنی درجہ حسن خلق کا یہ ہے کہ متحمل ہو لوگوں کی ایذا کا اور ترک کرے بدلا لینے کو اور درگذر کرے ظالم سے اور استغفار کرے اوسکی لیے اور شفقت کرے اوسپر **وعن** ابی ذر قال قال لی رسول الله صلى الله عليه وسلم اتق الله حيث ما كنت واتبع السيئة الحسنة تمحها وخالق الناس بخلق حسن رواه احمد والترمذي والدارمي اور روایت ہے ابوذر سے کہ کہا فرمایا مجکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تقوی کر تو اللہ کا جہاں ہووے تو اور پیچھے کر برائی کے نیکی تا کہ مٹادے نیکی برائی کو اور معاملہ کر لوگوں سے ساتھ خلق نیک کے نقل کی یہ احمد اور ترمذی اور دارمی نے **ف** تقوی کر یعنے ساتھ بجالانے جمیع واجبات کے اور باز رہنے کی تمام برائیوں سے اسلیے کہ تقوی بنیاد ہے دین کی اور بسبب اسکی حاصل ہوتی ہیں مراتب یقین کے پھر تحقیق یہ ہے کہ ادنی درجہ تقوی کا یہ ہے کہ بیزار ہو اور پاک ہو شرک سے اور اعلی درجہ اوسکا یہ ہے کہ اعراض کرے ماسوا اللہ سے اور مابین ان دونوں درجوں کی اور مراتب ہیں کہ بعض اونکے برتر ہیں بعض سے کہ ترک کرنا ممنوع کا ہے پھر مکروہ کا پھر مباح بیفائدہ کا اور جہان ہووے تو یعنے خلوت میں اور جلوت اور وطن میں اور سفر میں اور نعمتوں میں اور بلاؤں میں اسلیے کہ اللہ تعالی جانتا ہے تیری چھپی ہوئی باتوں کو بھی جیسیکہ جانتا ہے تیری ظاہر کی باتوں کو پس لازم ہے تجکو رعایت کرنی فرائض و آداب کے بیچ محافظت اوامر اوسکی کی اور بچنے کی گناہوں اوسکے سے داؤد طائی سے منقول ہے کہ اونہوں نے سنی آواز ایک قبر میں سے کہ میت کہتا ہے کیا نہیں کوڑہ دے میں نے تیرے کیا نہیں نماز پڑھی میں نے کیا نہیں کیا میں نے ایسا اور ایسا پس جواب پایا گیا کہ ہاں اے دشمن اللہ کے کیا تو نے یہ سب کچھ ولیکن جب خلوت میں ہوا تو مقابلہ کیا تو نے اللہ کا ساتھ کرنے گناہوں کی اور نہ لحاظ کیا تو نے اوسکا اور پیچھے کر برائی کی نیکی الخ یعنی تجسے اگر کوئی برائی واقع ہو تو اوسکے پیچھے نیکی کر تا پاک کرے وہ نیکی نقش بدی کو اور مراد نیکی سے ہے توبہ اور طاعت مطلق یا یہ کہ کرے وہ نیکیاں کہ ضد ہیں ان برائیوں کے کہا طیبی نے کہ آدمی کو چاہیے کہ مٹانی آثار سیئات کے سے ساتھ کرنے حسنات کی فارغ نہو اور ہر بدی کی بدلے کرے نیکی کہ اوسکی جنس سے ہے جیسیکہ گانا بجانا سنے اور صحبت رکھے اونسے کہ جو گرفتار ہیں ساتھ ملاہی میں تو اوسکی بدلے میں قرآن سنے اور ذکر کی مجلسوں میں بیٹھے اور اگر شراب پیوے تو اوسکی بدلے میں حلال چیزیں پینی کی تصدق کرے اور تکبر کی بدلے میں تواضع کرے اور بخل کا تدارک کرے ساتھ دینے مال کی اتنی اور مٹانی سے مراد یہ ہے کہ مٹاتا ہے اللہ تعالی بسبب نیکی کی آثار برائی کے دل سے یا اعمال کی لکھنے والے فرشتوں کی دیوان سے اور یہ جب ہے کہ ہو برائی حق اللہ تعالی کا پس اگر بندہ کا حق متعلق ہو تو دی جاتی ہیں نیکیاں اوسکی کو یعنے مظلوم کو عوض اوسکی حق کی یا راضی کرے اللہ تعالی اوسکو اپنے فضل سے منقول ہے کسی بزرگ کا حال کہ اونکو دیکھا کسی نے خواب میں بعد انتقال کے پس پوچھا اونسے کہ کیا معاملہ کیا اللہ نے تم سے کہا بخشدیا مجکو اور احسان کیا مجھپر مگر اونے حساب لیا مجسے یہانتک کہ مطالبہ کیا مجسے ایک دن کا کہ تھا میں روزے سے پس جبکہ ہوا وقت افطار کا تو لیا میں نے ایک گیہوں اپنی یار کی دوکان سے پس توڑا میں نے اوسکو پھر یاد آیا مجکو کہ یہ گیہوں میرا نہیں ہے پس ڈالدیا میں نے اوسکو گیہوں پر پس لی گئی میری نیکیوں سے مقدار نقصان توڑنی اوسکی کی اور کہا بیضاوی نے کہ چھوٹی گناہوں کا کفارہ نیکیاں ہوتی ہیں اور اسی طرح اون گناہوں کا جو کہ پوشیدہ رہی کبائر میں سے بسبب عام ہونے قول اللہ تعالی کی نکفر عنکم سیاتکم اور بسبب عام ہونے اس حدیث کی اور جو کہ ظاہر ہوئی اون کبائر میں سے اور ثابت ہوئی حاکم کی نزدیک پس نہیں ساقط ہوتی ہے اونکی اور نہیں معاف ہوتی توبہ سے **وعن** عبد الله بن مسعود قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الا اخبركم بمن يحرم على النار وبمن تحرم النار عليه

عَلٰی کُلِّ هَیِّنٍ لَیِّنٍ قَرِیْبٍ سَهْلٍ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ اور روایت ہے عبد اللہ بن مسعود سے کہا فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا نہ خبر دوں میں تمکو ساتھ اوس شخص کے کہ حرام ہو وہ آگ پر اور ساتھ اوس شخص کے کہ حرام ہو آگ اوسپر حرام ہے اوپر ہر آسانی کرنے والے اور نرم طبیعت
نزدیک رہنے والے کے لوگوں سے اور نرم خو کی نقل کی یہ احمد نے اور ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث حسن غریب ہے **ف** سوال میں واسطے مبالغہ اور تاکید کے
دونوں شقیں ذکر کیں حرام ہونا شخص کا آگ پر اور حرام ہونا آگ کا شخص پر اور چونکہ آل دونوں عبارتوں کا ایک ہی ہے یعنی دور رہنا آگ سے اور نہ داخل ہونا
اوسمیں جواب اقتصار شق اخیری پر کیا کہ قریب ہے و متعارف ہان پر بھی یہی ہے کہتی ہیں آگ دوزخ کی اوسپر حرام ہے ح **وعن** ابی هریرة
عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال المؤمن غرّ کریم والفاجر خبّ لئیم رواه احمد والترمذی وابو داؤد اور روایت ہے ابی ہریرہ
سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا مومن یعنی نیک کار بھولا بزرگ ہوتا ہے اور فاجر یعنی بدکار حیلہ باز بخیل بدخلق ہوتا ہے نقل کی یہ احمد اور ترمذی
اور ابوداؤد نے **ف** غر ساتھ زبر غین کی مرد فریب کھانے والا اور صراح میں غر نا آزمودہ کار اور خب ساتھ زبر اور زیر کی مرد فریب دینے والا اور ہوشیار
اور معنی حدیث کی یہ ہیں کہ مومن بسبب انقیاد اور نرمی کی فریب کھا جاتا ہے ہر اوس شخص سے کہ فریب دیتا ہے اوسکو اور نہیں معلوم کرتا مکر و فریب
لوگوں کا اور تفتیش و کاوش نہیں کرتا اور یہ بسبب جہل اور نادانی اوسکی کی نہیں ہے بلکہ بسبب کرم اور بزرگ منشی اور حلم اور نیک خلقی اوسکی کی ہے اور بعضے
یوں تقریر کرتے ہیں کہ چونکہ سلیم القلب سادہ لوح ہے اور لوگوں پر گمان نیک کرتا ہے اور تجربہ بواطن امور کا نہیں کیا ہے اور لوگوں کی بھیدوں کی کینہ پر
مطلع نہیں ہوتا جو کچھ کہ اوسکی سامنے کہیں قبول کر لیتا ہے اور فریب کھا جاتا ہے اور چونکہ اہتمام اور اشتغال اوسکا ساتھ امر آخرت و صلاح نفس کے ہے کار
معاش دنیا کو سہل جانتا ہے اور اہتمام اسکا نہیں کرتا اور اوسمیں فریب کھا جاتا ہے ولیکن کار آخرت میں ہوشیار اور عقل معاد میں کامل ہوتا ہے باوجود اسکی تنبیہ کے
حضرت کے ساتھ قول اپنے کی لا یلدغ المؤمن من جحر واحد مرتین اسپر کہ چاہیے کہ ہمیشہ فریب کھاوے اور غافل ہو اور طریقہ ہوشیاری کا ہاتھ سے دیوے اور پہلے اسکے
بیان میں گذر چکا ہے کہ یہ شامل ہے امر دنیا اور آخرت کو اور بعضوں نے کہا کہ یہ مخصوص ساتھ امر آخرت کی ہے لیکن منافق ہمیشہ فریب دینے والا اور مکار اور شر کرنے والا
فساد میں اور فتنہ انگیز ہے اور احوال چشم پوشی نہیں کرتا اور فریب میں کہاتا اور اپنی ساتھ فریب کے نفع نہیں ہوتا اور اگر کبھی کہاوے تو دیدہ و دانستہ
اور اپنی اختیار سے نہیں کہاتا اور اوسپر نفع نہیں ہوتا ح **وعن** مکحول قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم المؤمنون
هَیِّنُوْنَ لَیِّنُوْنَ کَالْجَمَلِ الْاٰنِفِ اِنْ قِیْدَ انْقَادَ وَاِنْ اُنِیْخَ عَلٰی صَخْرَةٍ اسْتَنَاخَ رواه الترمذی مرسلا اور روایت ہے
مکحول سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ مومن بردبار نرم خو اور منقاد میں مانند اونٹ مہار والے کی اگر کھینچا جاوے کھینچ آوے اور اگر بٹھلایا جاوے
پتھر پر بیٹھ جاوے نقل کی یہ ترمذی نے بطریق ارسال کے **ف** یعنی مومن تابع ہوتا ہے شرع کی امر و نواہی کا جس طرف حکم ہوتا ہے شرع کا اوسی طرف چلتا ہے
اپنا کچھ اختیار نہیں رکھتا اور متحمل ہوتا ہے مشقت کا اوسمیں اور احتمال ہے کہ مراد تابعداری اور تذلل مومنوں کی ہو آپس میں بغیر تکبر کی اور یہ بھی حقیقت
میں اطاعت الٰہی کی ہے ح **وعن** ابن عمر عن النبی صلی الله علیه وسلم قال المسلم الذی یخالط الناس ویصبر علی اذاهم
افضل من الذی لا یخالطهم ولا یصبر علی اذاهم رواه الترمذی وابن ماجة اور روایت ہے ابن عمر سے او نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم
سے کہ فرمایا وہ مسلمان کہ ملا رہے لوگوں سے اور صبر کرے اونکی ایذا پر بہتر ہے یعنی ثواب میں اوس مسلمان سے کہ نہ ملا رہے لوگوں سے اور نہ صبر کرے اونکی
ایذا پر نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ لوگوں میں ملے رہنا افضل ہے عزلت سے اور اکثر تابعین کا بھی یہی مذہب ہے اور یہ افضل اور
اکمل ہے باعتبار امر بالمعروف و نہی عن المنکر اور عیادت بیماروں کی اور پہ تقوی اور اعانت مسلمانوں کی اور عزلت کی جو فضیلت میں حدیثیں آئی ہیں کہ دلالت کرتی ہیں
اونکی فضیلت پر اور تحقیق اس مسئلہ میں یہ ہے کہ مختلف ہے ساتھ اختلاف زمانوں اور مکانوں اور لوگوں اور اونکی حالتوں کی یعنی بعض اوقات اور بعضی مکانوں

اور بعضی لوگوں کی ساتھ ملنا افضل ہے اور بعض اوقات اور بعضی مکانوں میں اور بعضی لوگوں سی الگ رہنا افضل ہی اور یہ مسئلہ مفصل اور ابسط صحیح
میں کتاب احیا سی نقل کیا گیا ہی اور مختار اسمیں توسط ہی کہ عزلت کری اکثر لوگوں سی اور راہ وکی عوام سی اور ملا رہی صالحین خواص میں اور جمعہ و
اونکی عوام کی ساتھ جمعہ اور جماعت میں اور عزلت جب ہی کہ پہلی علم کہ باعث عمل ہے اور زہد کہ موجب قطع طمع کا ہی خلق سی حاصل کر لے چنانچہ کہا ہی بعضی
عارفین نی کہ عزلت بغیر عین علم کی زلت ہی اور بغیر زہد کی علت اور یہی طریقہ تھا کامل صوفیوں کا مانند نقشبندیہ اور شاذلیہ اور کبرویہ کی
کہ لوگوں سی الگ بھی تھی اور پھر ملی بھی تھی ش ع وعن سہل بن معاذ عن ابیہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من کظم
غیظا وھو یقدر علی ان ینفذہ دعاہ اللہ علی رؤس الخلائق یوم القیمۃ حتی یخیرہ فی ای الحور شاء رواہ الترمذی
وابو داود وقال الترمذی ھذا حدیث غریب وفی روایۃ لابی داود عن سوید بن وھب عن رجل من ابناء اصحاب
النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن ابیہ قال ملأ اللہ قلبہ امنا وایمانا اور روایت ہی سہل بن معاذ سی کہ نقل کی اپنی باپ سی یعنی انس سی
کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جو شخص کہ روکی غصہ کو اس حال میں کہ وہ قادر ہی اوسکی جاری کرنی پر بلاوی گا اوسکو اللہ روبرو خلائق کے
دن قیامت کے یہانتک کہ اختیار دیگا اوسکو بیچ پسند کرنی حور کی کہ چاہی نقل کی یہ ترمذی اور ابو داود نی اور کہا ترمذی نی کہ یہ حدیث غریب ہے
اور بیچ ایک روایت ابی داود کی منقول ہی سوید بن وہب سی کہ اونہوں نی نقل کی ایک شخص سے کہ آنحضرت کی اصحاب کی بیٹوں میں سی تھا روایت
کرتا ہی اپنی باپ سی یعنی صحابی سی کہ فرمایا آنحضرت صلعم نی کہ بھری اللہ تعالی دل اوس شخص کا کہ روکی غصہ کو کہ سبب کسی شی کی آیا تھا امن و ایمان
ف بلاوی گا اوسکو الخ یعنی شہرت دیگا اوسکو لوگوں میں اور ثنا کریگا اوسکی اور فخر کریگا ساتھ اوسکی اور کہا جاویگا اوسکی حق میں کہ یہ ایسا
ہی کہ صادر ہوئی اس سی یہ بڑی خصلت اور اختیار دیگا الخ یہ کنایہ ہی داخل کرنی اوسکی سی جنت میں اور پہنچانی اسکی سی درجہ بلند کو اور یہ
غصہ کی روکنی کی تعریف اسلیے کی کہ اوسمیں قہر کرنا نفس امارہ پر اور اسلیے تعریف کی اوسکی اللہ تعالی نی والکاظمین الغیظ والعافین عن الناس اور چونکہ
نفس کو باز رکھتا ہی اوسکی خواہش سے اوسکا بدلا جنت ہے اور حوریں جزا اوسکی اور یہ ثواب جزیل جبکہ سبب ہو امن کی روکنی پس کیسا
حال ہوگا جبکہ ملاوی اوسکی ساتھ عفو کرنیکو یا احسان کو بھی اوسپر کہا اوپری نی کہ اصل احسان یہی ہی کہ احسان کری تو برائی کرنیوالی پر اسلیے کہ احسان
کرنا احسان کرنی والی پر بدلا ہی ش ع وذکر حدیث سوید من ترک لبس ثوب جمال فی کتاب اللباس اور ذکر کی گئی حدیث
کی کہ مروی ہی سوید سی من ترک ثوب جمال بیچ کتاب اللباس کی **الفصل الثالث** ش ع عن زید بن طلحۃ
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان لکل دین خلقا وخلق الاسلام الحیاء رواہ مالک مرسلا ورواہ ابن
ماجۃ والبیھقی فی شعب الایمان عن انس وابن عباس روایت ہی زید بن طلحہ سی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی
کہ تحقیق واسطی ہر دین کی خلق ہی یعنی ایک صفت غالب رہتی ہی اور میں خلق کہ غالب ہی دین اسلام میں حیا ہی نقل کی یہ مالک نی
زید بن طلحہ سی بطریق ارسال کی یعنی اسلیے کہ زید تابعی ہی اور نقل کی یہ ابن ماجہ نی اور بیہقی نی شعب الایمان میں انس اور ابن عباس سی ف
حیا یعنی بیچ اوس چیز کی کہ مشروع ہی اور جسمیں حیا بخلاف اوس چیز کی کہ جو دین میں مشروع ہو جیسے تعلیم علم اور امر بالمعروف ونہی عن المنکر کی اور حکم
کرنی کی ساتھ حق کی اور قائم ہونی کی ساتھ حق کی اور ادا کرنی شہادت کی اسلیے حیا نہیں اور ظاہر یہ ہی کہ معنی اسکی یہ ہیں کہ غالب ہی ہر دین اور کو
ایک خصلت سوای حیا کی کہ وہ خاص غالب ہماری دین کی ہی باوجود اشتراک اوسکی کی واسطی تمام دینوں کی بیچ تمام خصلتوں کی واسطی قول
علیہ السلام کی بعثت لاتمم مکارم الاخلاق بلکہ ظاہر تر یہ ہی کہ تمام اخلاق تھی ناقص جیسے پہلوں میں اور وہ کامل ہوئی ہماری دین میں

یہ مستحب ہے دیکھنا آئینہ میں اور مستحب ہے حمد کرنی اوپر اچھی پیدائش اور اوپر اچھی خلق کی اسلیے کہ یہ دونوں نعمتیں اسکی بخشی ہوئی ہیں واجب ہے شکر کرنا اوپر انکی بلکہ حسن ظاہر تو آئینہ میں معلوم ہوتا ہی اوسکا شکر کیا آئینہ میں دیکھکر اور خلق ایک چیز پوشیدہ ہی وہ تو کچھ آئینہ میں معلوم ہوتا ہی نہیں اوسکو اوسکی ساتھ کیونکر کیا جواب اسکا ممکن ہے کہ یون پایا جاوی کہ ظاہر عنوان باطن ہی اس مناسبت سی اوسکو ذکر کیا اور اگر کہی تو کہ آیا حضرت کی سوا اور کو بہی پہونچتا ہی کہ حضرت کی پیروی کی راہ سی کہی یہ حمد یا یہ خاص حضرت ہی کی لیے ہی اور حضرت کی سوا اور لوگ وہ دعا پڑہیں کہ اوسکی بعد کی حدیث میں ہی جواب اسکا یہ جائز ہی ہر مومن کی لیے کہ پڑہی یہ دعا اسلیے کہ انسان اس حیثیت سی کہ پیدا کیا گیا ہی حسن صورت پر اور صاحب ایمان ہے نہیں شک اسمین کہ وہ خلق مستقیم پر اور دین استوار پر ہی ۞ **وَعَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللّٰهُمَّ حَسَّنْتَ خَلْقِي فَأَحْسِنْ خُلُقِي رَوَاهُ أَحْمَدُ اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتی یا الٰہی اچھی کی تونی پیدائش میری پس اچھا کر خلق میرا نقل کی یہ احمد نی **ف** فرماتی یعنی مطلق یا وقت دیکھنی کی آئینہ مین جیسیکہ تصریح کی ہی ساتہ اسکی جزری نے حصن حصین مین مع رہی لاتی ہی بسبب حدیث پہلی کی اور یہ دعا آنحضرت کی یا تو واسطی تعلیم و تلقین امت کی تہی یا مراد طلب کامل کرنی دین کی اور تمام کرنی نعمت کی ہی اسلیے کہ سبب اچھی اور مہذب کرنی خلق آنحضرت کا قرآن تہا جیسیکہ عائشہ نی فرمایا کہ تہا خلق حضرت کا قرآن پس طلب کرنا اچہا کرنی خلق کا حقیقت میں طلب نازل قرآن کا اور پورا کرنا اوسکا ہی ۞ **وَعَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا أُنَبِّئُكُمْ بِخِيَارِكُمْ قَالُوا بَلَى يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ خِيَارُكُمْ أَطْوَلُكُمْ أَعْمَارًا وَأَحْسَنُكُمْ أَخْلَاقًا رَوَاهُ أَحْمَدُ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کیا نہ خبر دون تمکو اوسکی کہ بہترین تمہاری کون ہین عرض کیا صحابہ نی کیون نہیں خبر دیجیی فرمایا بہترین تمہاری وہ ہین کہ بہت دراز ہی عمر اونکی اور بہت اچھی ہین خلق اونکی نقل کی یہ احمد نی **ف** اسلیے کہ جنکا اخلاق نیک ہی اگر اونکی عمر دراز ہوگی تو نیکیان اور عبادتین بہت کرینگی اور فضائل اور کمالات بہت حاصل کرینگی اس سے معلوم ہوا کہ عمر دراز مسلمان کو مبارک ہی اور حقیقت میں عمر دراز وہی ہی کہ کار خیر مین مشغول ہی ۞ **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكْمَلُ الْمُؤْمِنِينَ إِيمَانًا أَحْسَنُهُمْ خُلُقًا رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہی اوسی سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کامل تر مومنون کی ایمان مین بہترین اونکی ہین اخلاق مین نقل کی یہ ابوداود اور دارمی نی ۞ **وَعَنْهُ** أَنَّ رَجُلًا شَتَمَ أَبَا بَكْرٍ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ يَتَعَجَّبُ وَيَتَبَسَّمُ فَلَمَّا أَكْثَرَ رَدَّ عَلَيْهِ بَعْضَ قَوْلِهِ فَغَضِبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَامَ فَلَحِقَهُ أَبُو بَكْرٍ وَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ كَانَ يَشْتُمُنِي وَأَنْتَ جَالِسٌ فَلَمَّا رَدَدْتُ عَلَيْهِ بَعْضَ قَوْلِهِ غَضِبْتَ وَقُمْتَ قَالَ كَانَ مَعَكَ مَلَكٌ يَرُدُّ عَلَيْهِ فَلَمَّا رَدَدْتَ عَلَيْهِ وَقَعَ الشَّيْطَانُ ثُمَّ قَالَ يَا أَبَا بَكْرٍ ثَلَاثٌ كُلُّهُنَّ حَقٌّ مَا مِنْ عَبْدٍ ظُلِمَ بِمَظْلِمَةٍ فَيُغْضِي عَنْهَا لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ إِلَّا أَعَزَّ اللّٰهُ بِهَا نَصْرَهُ وَمَا فَتَحَ رَجُلٌ بَابَ عَطِيَّةٍ يُرِيدُ بِهَا صِلَةً إِلَّا زَادَ اللّٰهُ بِهَا كَثْرَةً وَمَا فَتَحَ رَجُلٌ بَابَ مَسْأَلَةٍ يُرِيدُ بِهَا كَثْرَةً إِلَّا زَادَ اللّٰهُ بِهَا قِلَّةً رَوَاهُ أَحْمَدُ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ تحقیق ایک شخص نی برا کہا ابوبکر کو اس حال مین کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھی تہی درحالیکہ تعجب فرماتی تہی اور مسکراتی تہی پس جب اوس شخص نی بہت کہا برا کہنی کو جواب دیا حضرت ابوبکر نی بعضی بات اوسکی کا یعنی کچھ اونہون نی بہی اوسکی مقابلہ مین کہا پس غصے ہوئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور اوٹھ کہڑی ہوئی پس پیچھے اوسے پایا آنحضرت کو ابوبکر نی یعنی عذر کرنی کی لیے یا پوچھنی کی لیے اور کہا یا رسول اللہ تہا وہ شخص برا کہتا مجھکو اور تم بیٹھی ہوئی تہی پس جبکہ جواب دیا مین نی اوسکو بعضی بات اوسکی کا غصہ ہوئی آپ اور اوٹھ کہڑی ہوئی یعنی پس کیا حکمت ہے اسمین فرمایا کہ تہا تیری ساتہ فرشتہ جواب دیتا تہا اوسکو یعنی بدلی تیری پس جب جواب دیا تو نی اوسکو یعنی

لَا اُخْبِرُکُمْ بِاَهْلِ الْجَنَّةِ کُلُّ ضَعِیْفٍ مُتَضَعَّفٍ لَوْ اَقْسَمَ عَلَی اللهِ لَاَبَرَّهٗ اَلَا اُخْبِرُکُمْ بِاَهْلِ النَّارِ کُلُّ عُتُلٍّ جَوَّاظٍ مُسْتَکْبِرٍ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ وَفِیْ رِوَایَةٍ لِمُسْلِمٍ کُلُّ جَوَّاظٍ زَنِیْمٍ مُتَکَبِّرٍ اور روایت ہے حارثہ بن وہب کی ہی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا نہ خبر دون مین تمکو بہشتیون کی یعنی کہون کہ بہشتی کون ہین وہ ہر ضعیف کہ ضعیف و حقیر جانین اوسکو لوگ اور جبر و تکبر کرین اوپر اوسکی بسبب اوسکی شکستہ حالی و مسکینی کی اگر قسم کہاوی اللہ پر البتہ سچا کرتا ہی اللہ تعالی اوسکو یا اوسکی قسم کو کیا نہ خبر دون مین تمکو دوزخیون سے ہر سخت گو جھگڑالو باطل پر جمع کرنیوالا مال کا بخیل تکبر کرنیوالا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے اور مسلم کی ایک روایت میں ہی ہر سخت جمع کرنیوالا مال کا حرامزادہ متکبر **ف** مراد ضعیف سی یہان یہ ہی کہ وہ متکبر اور جبار نہیں ہی اور لفظ متضعف میں مشہور زبر ہی عین کا اور ترجمہ اوسکا یہی ہو گیا اور بعضون نے زیر بھی پڑہا ہی اوسکی معنی ہین متواضع اور ذلیل اور گمنام اور مراد انکی بہشتی ہونی سی یہ ہی کہ اکثر اہل جنت یہ لوگ ہونگے جیسے کہ اہل نار قسم اخیر او رسچا کرتا ہی الخ اسکی کئی طرح سی معنی بیان کی ہین علمانی ایک تو یہ کہ اگر قسم کہاوی کسی کام کی کرنی پر یا نہ کرنی پر طمع رکہ کر کرم الٰہی کی اور اعتماد کرکی اوسکی لطف پر کہ سچا کری گا وہ تعالی اسکو تو سچا کرتا ہی اوسکو اور قبول کرتا ہی امید طمع اوسکی یعنی پوری ہوتی ہی قسم اوسکی تو ٹتی نہیں اور دوسری یہ کہ اگر سوال کری اپنی پروردگار سی کچہہ قسم دی اوسکو کہ دیوی اوسکو مراد اوسکی تو بر لاتا ہی حاجت اوسکی اور تیسری یہ کہ اگر قسم کہاوی کہ حق تعالی فلانا کام کری گا یا نہیں کری گا تو سچا کرتا ہی اوسکا اللہ تعالی یعنی اوسی طرح کرتا ہی کہ اوسنی قسم کہائی اور زنیم حرامزادہ وہ کہ اپنی کو کسی قوم کیطرف منسوب کری اور واقع میں ہو وی نہیں او نمیں ہی جیسی کہ قرآن مجید میں یہ دو صفتین یعنی عتل اور زنیم بیچ شان ولید بن مغیرہ کی واقع ہوئی ہین **وَعَنِ** ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا یَدْخُلُ النَّارَ اَحَدٌ فِیْ قَلْبِهٖ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِنْ خَرْدَلٍ مِنْ اِیْمَانٍ وَلَا یَدْخُلُ الْجَنَّةَ اَحَدٌ فِیْ قَلْبِهٖ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِنْ خَرْدَلٍ مِنْ کِبْرٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابن مسعود سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین داخل ہوگا آگ مین یعنی بطریق ہمیشگی کی وہ کوئی کہ اوسکی دل مین ہو مانند دانہ رائی کی ایمان سی اور نہین داخل ہوگا بہشت مین اپنی ساتہ سابقین کی وہ کوئی کہ اوسکی دل مین ہو مقدار دانہ رائی کی کبر سی نقل کی یہ مسلم نی **ف** ایمان سی یعنی ثمرات ایمان سی اور وہ اخلاق اوسکی ہین کہ جو متعلق ہین ساتہ باطن کی یا ظاہر کی کہ صادر ہوتی ہین نور ایمان سے اور ظہور ایقان سی اور یہی کہ حقیقت ایمان کی کہ وہ تصدیق ہی نہیں ہی قابل زیادتی اور نقصان کی ہان شعبی اوسکی بہت ہین کہ داخل ہین حقیقت اور ماہیت ایمان سی مانند نماز اور زکوۃ اور تمام احکام ظاہر اسلام کی اور مانند توکل اور رحم اور تمام اخلاق باطنہ کی جیسی کہ اس حدیث میں فرمایا الایمان بضع وسبعون شعبة اور دلالت کرتا ہی اس ہماری کہنی پر قول آنحضرت کا والحیاء شعبة من الایمان اس لیئی کہ اجماع ہی اسپر کہ حیا داخل نہین مفہوم ایمان میں معنی حدیث یہ ہین نہین داخل ہوگا جنت مین ساتہ تکبر کی بلکہ داخل ہوگا صاف ہو کر اوس سی اور خصلت بری ہی [illegible] یا اپنی کرم سی معاف کری اللہ تعالی [illegible] کرکی پہر داخل کری گا بہشت مین اور کہا خطابی نی کہ حدیث کی دو تاویلین ہین ایک تو یہ کہ مراد کبر سی کفر و شرک ہی اور دوسری یہ کہ اللہ تعالی جب چاہی گا داخل کرنا اوسکا جنت مین تو نکال ڈالی گا اوسکی دل سی کبر یہان تک کہ داخل کری گا اوسکو بغیر کبر اور کدورت کی اوسکی دل مین اور اس صورت مین مراد کبر سی تکبر کرنا لوگون پر ہی ۴ع **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا یَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ کَانَ فِیْ قَلْبِهٖ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ مِنْ کِبْرٍ فَقَالَ رَجُلٌ اِنَّ الرَّجُلَ یُحِبُّ اَنْ یَّکُوْنَ ثَوْبُهٗ حَسَنًا وَنَعْلُهٗ حَسَنًا قَالَ اِنَّ اللهَ جَمِیْلٌ یُحِبُّ الْجَمَالَ اَلْکِبْرُ بَطَرُ الْحَقِّ وَغَمْطُ النَّاسِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابن مسعود سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم

نہیں داخل ہوگا بہشت میں وہ شخص کہ ہو بیچ دل اوسکی کی مقدار ذرہ کی کبر سی پس کہا ایک شخص نے کہ تحقیق ایک شخص دوست رکھتا ہی یہ کہ ہو کپڑا اوسکا
اچھا اور پاپوش اوسکی اچھی فرمایا تحقیق اللہ تعالی جمیل ہی دوست رکھتا ہی جمال کو کبر باطل کرنا حق کا اور حقیر جاننا لوگون کا ہی نقل کی یہ مسلم نے
**ف** مراد ذرہ سی یا تو چھوٹی چیونٹی ہی یا غبار کہ وقت روشنی کی چمکتا ہی اور مراد شخص پوچھنے والے سی معاذ بن جبل ہین یا عبداللہ بن عمرو
بن عاص یا ربیعہ بن عامر اقوال مختلف ہین اور پاپوش اچھی یعنی دوست رکھتا ہی اونکی مہتی کو بغیر اسکی کہ خیال ہو اوسکو نظر کرنی خلق کا اور تکبر اور
اترانی اور سنانی اور دکھانی کا اور علامت اسکی صدق نیت کی یہ ہی کہ دوست رکھی اوسکو تنہائی مین بہی اور پوچھنے والی نی جو دیکھا کہ عادت
متکبرون کی ہی کہ کپڑا نفیس اور لباس فاخرہ پہنا کرتی ہین اونسی خیال کیا کہ مطلق یہ تکبر ہی اور اللہ جمیل ہے یعنی اپنی ذات مین اور صفات مین اور
افعال مین اور تمام جمال ظاہری اور باطنی اثر اوسکی جمال کی ہین پس نہین ہی جمال اور جلال مگر اوسی ذات پاک کی لیے اور بعضون نے کہا کہ جمیل بمعنے
آراستہ کرنیوالی اور جمال بخشنی والی کی ہی اور بعضون نی کہا کہ جمیل بمعنے جلیل کی ہی یعنی بزرگ اور بعضون نے کہا مالک نور اور بہجت اور حسن جمال کا ہے
اور بعضون نے کہا نیکو کارساز بندون کی اور کبر یعنی کبر مذموم باطل کرنا حق کا ہی کہ توحید و عبادت ہے اور سرکشی کرنی ساتھ حق کی اور دفع کرنا
اور نہ قبول کرنا حق کو اور بعضون نی بطر الحق کی معنی لکھی ہین باطل کرنا جمال حق کا ع **وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم ثلثۃ لا یکلمہم اللہ یوم القیمۃ ولا یزکیہم وفی روایۃ ولا ینظر الیہم ولہم عذاب الیم
شیخ زان وملک کذاب وعائل مستکبر رواہ مسلم** اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
کہ تین شخص ہین کہ نہین کلام کریگا اون سی اللہ تعالی دن قیامت کے یعنی کلام رضا کا یا مطلق اور نہ ثنا کریگا اونپر اور ایک روایت
مین یہ زیادہ آیا ہی اور نہ دیکھیگا طرف اونکی یعنی نظر رحمت وعنایت سی اور ہوگا واسطی اونکی عذاب دردنی والا ایک بڈہا زنا کار اور دوسرا
پادشاہ جہوٹا اور تیسری مفلس تکبر کرنی والا نقل کی یہ مسلم نی **ف** دن قیامت کے یعنے وقت ظہور فضل اور عدل اور غضب اور رضا اللہ تعالی
کی اور نہ ثنا کریگا اونپر بخلاف تمام مومنین کے کہ اونکی ثنا کریگا یا لا یزکیہم کے یہ معنی ہین کہ نہین پاک کریگا اونکو نجاست گناہون کی ساتھ
عفو کرنی گناہون اونکی کی اور جملہ ولہم عذاب الیم احتمال ہی کہ تتمہ روایت دوسری کا ہی یا عود ہی طرف حدیث اصل کی اور معنی یہ ہی اور
یہ سبب کنایہ ہی ناراضامندی اور غضب الہی سی اوپر انکے کہ جو کوئی کسی سے ناراض اور خفا ہوتا ہی تو اوسکا نہین کرتا اوسکی طرف اور نہ کلام کرتا ہی
اور نہ ثنا کرتا ہی اوسکی اور عذاب کرتا ہی اوسکو اور بڈہا زنا کار اسلیے کہ جب بڈہا ہی جوان کی حق مین باوجود ہونی اوسکی معذور رہا تو بڈہی
کی حق مین کہ شہوت نہین رکھتا اور غفلت اوس سی دور ہوتی ہی ہوگا بدتر اور دلیل ہی یہ اوسکی نہایت بیحیائی اور خبث طبیعت پر اور جہوٹ
بولنا اوسکی حق مین بُرا ہی اور پادشاہ کی حق مین کہ مدار انتظام ملک کا اور مصالح اور مہمات خلق کے اوپر کہنی اور حکم اوسکی کی ہین بدتر ہی اور
یہ بہی ہی کہ جہوٹ جو بولتی ہین تو اکثر واسطی دفع ضرر اور حاصل کرنی نفع کی بولتی ہین اور پادشاہ خود قادر ہی اوپر بغیر جہوٹ بولنی کی پس پایا
اوسکو جہوٹ بولنا بدتر اور بیفائدہ تر ہوگا اور تکبر سب کے لیے بد نما ہی اور فقیر کی لیے کہ اسباب تکبر کی ہی کہ وہ مال و جاہ ہی عاری ہی بدنما تر اور
دلیل ہی اوسکی خبث باطن اور لئیم طبعی پر کبر زشت است از گدایان زشت تر + روز سرد و برف وانگہ جامہ تر + اور بعضی عائل سی عیالدار مراد رکھتے
ہین کہ قبول صدقہ اور زکوۃ اور تواضع اور ملامت لوگون کی سی کہ باعث دفع حاجت عیال اور رفاہیت حال کی ہین تکبر کرتی ہین عیال
کو ضرر پہنچاتی ہین اور ہلاک کرتی ہین تعفف اور حیا کرنی سوال سی اور چہپانا حال کا بسبب توکل کرنی کی مولی پر امر دیگر ہی اور تکبر اور بی اندامی اور
قبول نکرنا احسان کا لوگون سی بسبب تکبر کی باوجود احتیاج و اضطرار کی امر دیگر ہی اور ممکن ہی یہ کہ کہا جاوی کہ مراد شیخ سے محصن ہے یعنی بیاہا ہوا

ساتھ ہی اوسکی جوانی ہو پیدا ہوا اور بسبب ہونے زنا کی بدتر ہاکی حق مین شرعا اور عرفا جب ہوئی اوسپر سنگساری جیسی کہ شیخ سی مراد بوڑھا ہوا ہے
بیچ آیہ الشیخ والشیخۃ اذا زنیا فارجموھما نکالا من اللہ واللہ عزیز حکیم کے اور مراد بادشاہ سی غنی ہی اسلیے کہ فقیر کبھی جھوٹ بولتا بغرض
حاصل کی لیے کہ منفعت دنیویہ ضروریہ ہی اور غنی نہیں محتاج ہوتا اوسکا مطلقا پس جھوٹ بولنا اوسکو بدتر ہوگا اور مراد فقیر سے وہ شخص ہے کہ تکبر
کرے فقرا پر سا سلیے کہ تکبر کرنا اغنیا پر متکبرین پر صدقہ ہی اور ظاہر یہ ہی کہ مراد فقیر سی وہ ہی کہ تکبر کری کسب سے سلیے مشقت کرنی اپنے
اور اپنے عیال کی لیے باوجود قادر ہونے کی سبب پہچانا دیکھا جاتا ہی ہمارے زمانہ مین اور نہین شک ہے کہ یہ تکبر کہ متضمن ہے واسطے عزت اور
ریا اور شہرت کی ساتھ ضرر پہونچانی نفس کے اور کرنی سوال کے اور لینی مال کے بغیر وجہ حلال سی بدتر ہی تکبر اغنیا کی سی خصوصا جبکہ تکلف کرے اور
بناوے وضع بزرگون کی سی مانند بعضی فقہا کی کہ جو کہتی ہیں کہ حلال وہ چیز ہی کہ حلال ہوئی بسبب ہماری اور حرام وہ چیز ہی کہ حرام کی ہمنی پس یہ بیمار
مرکب سخت بیماری ہی کہ عاجز ہین اس سی حکما اگرچہ پوچھین صد کمال کو آج ع **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اللّٰہُ تَعَالٰی اَلْکِبْرِیَاءُ رِدَائِیْ وَالْعَظَمَۃُ اِزَارِیْ فَمَنْ نَازَعَنِیْ وَاحِدًا مِنْھُمَا اَدْخَلْتُہُ النَّارَ وَفِیْ رِوَایَۃٍ
قَذَفْتُہٗ فِی النَّارِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابن مسعود سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ فرماتا ہی اللہ تعالی بزرگی
ذاتی چادر میری ہی یعنی بمنزلہ چادر کی ہی نزدیک تمہاری اور بزرگی صفاتی تہبند میری ہی یعنی بمنزلہ تہبند کی ہی نزدیک تمہاری پس جو شخص کہ
چھینے مجھسے ایک کو ان دونون مین سی یعنی تکبر کری باعتبار ذات کے یا صفات اپنے کی اور چاہی اس طرح کی شرکت کرنی ساتھ میری بیچ ذات یا صفات
میری کی تو داخل کرونگا مین اوسکو آگ مین یعنی آگ عذاب مین کہ اوسکے حق مین فرمایا ہی فادخلوا ابواب جہنم خالدین فیہا فبئس مثوی المتکبرین اور ایک روایت
مین ہے کہ پھینکونگا مین اوسکو دوزخ مین یعنی اس عبارت مین حقارت ہی کہ پھینکونگا بیسبب کہ پہلی کو پھینکا ہی مین نے راہ اپنی رحمت والی اور بی اعتبار کیا
کی نقل کی یہ مسلم نے **ف** یہ ایک مثال ہی کہ حضرت حق سبحانہ تعالی نے بیان کی ہی واسطی سمجہانی اپنی کی صفت کبریا اور عظمت مین یعنی یہ
دونون صفتین خاص میری ہی ذات کی لیے ہین کہ کسیکو مجال شرکت کی نہین اور متصف ہونا ساتھ انکی درست نہین یعنی جود وکرم اور مہربانی
صفتین میری ہین اور خلق کو بھی اونسی ایک طرح کا حصہ ہے اور جائز ہی متصف ہونا اونکا ساتھ اونکی بطریق مجاز کی مگر یہ دو صفتین کہ بطریق
مجاز کی بھی میری غیر کو وصف کرنا اونکا درست نہین مشابہ کپڑون کی کہ کوئی پہنی ہو تو پہننا دوسری کا اونکو ممکن ہوگا اور کبریا اور عظمت
یہ دونون ایک ہی معنون پر آتی ہین کہ بزرگی اور بزرگ ہونا اور ظاہر حدیث سی فرق معلوم ہوتا ہی دونون مین کہ ایک کو چادر کی ساتھ
تشبیہ دی اور ایک کو ازار کی ساتھ پس بعضون نے کہا کہ کبریا صفت ذاتی ہی یعنی اللہ تعالی کبیر و متکبر ہی اپنی ذات مین خواہ دوسرا جانی یا نجانے
اور عظمت عبارت ہی ہونی اوسکی سی اس طرح کا اوسکا غیر یعنی خلق بھی اوسکو بڑا جانتی ہین پس صفت پہلی ذاتی ہوئی اور دوسری صفت
اضافی اور یہ ضرور ہی کہ جو کہ صفت ذاتی ہوگی اعلی ہوگی صفت اضافی سی اور چادر بھی اعلی ہی ازار سی پس یہ ہین خاطر تشبیہ دی کبریا کو
چادر کی ساتھ اور عظمت کو ازار کی ساتھ آج ع **اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ** فصل دوسری **عَنْ** سَلَمَۃَ بْنِ الْاَکْوَعِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ
اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَزَالُ الرَّجُلُ یَذْھَبُ بِنَفْسِہٖ حَتّٰی یُکْتَبَ فِی الْجَبَّارِیْنَ فَیُصِیْبُہٗ مَا اَصَابَھُمْ رَوَاہُ
التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہی سلمہ بیٹی اکوع کی سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ ہمیشہ رہتا ہی ایک شخص کہ کھینچتا اپنی نفس کو
یہانتک کہ لکھا جاتا ہی یعنی نام اوسکا سرکشون مین یعنی ظالمون اور متکبرون کی دیوان مین پس پہونچتی ہی اوسکو وہ چیز کہ پہونچی اونکو یعنی
آفات و بلیات دنیا اور آخرت مین نقل کی یہ ترمذی نے **ف** لفظ یذہب بنفسہ یعنی کی لیے ہی یعنی بلند کرتا ہی اپنی نفس کو اور بعید کرتا ہی

اوسکو لوگون ہی مرتبہ مین اور اعتقاد کرتا ہی اوسکو عظیم القدر یا صاحب کی لیی یعنی موافقت کرتا ہی اپنی نفس کی بیچ جمالی اوسکی کی طرف تکبر کی اور
عزت دیتا ہی اوسکو اور اکرام کرتا ہی اوسکا جیسیکہ اکرام کرتا ہی دوست دوست کا یہانتک کہ ہوتا ہی متکبر اور خلاصہ معنی کا یہ ہی کہ ہمیشہ لیجاتا ہی اوسکو اوسکی درجہ
اور مرتبہ سی طرف مرتبہ اعلی کی یعنی لیجاتا ہی اپنی نفس کو اونکی جگہہ اور مرتبہ سی کہ او سمین ہے جگہہ بلند اور درجہ بلند ساتھ تکبر اور ترفع کی اور موافقت کرتا ہی نفس کے
اور جاتا ہی ساتھ اوسکی ہر جانب مین کہ وہ جاتا ہی اور باز نہین کہتا نفس کو سرکشی و تکبر سی الخ **وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ**
**عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُحْشَرُ الْمُتَكَبِّرُوْنَ اَمْثَالَ الذَّرِّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فِيْ صُوَرِ الرِّجَالِ يَغْشَاهُمُ الذُّلُّ**
**مِنْ كُلِّ مَكَانٍ يُسَاقُوْنَ اِلٰى سِجْنٍ فِيْ جَهَنَّمَ يُسَمّٰى بُوْلَسَ تَعْلُوْهُمْ نَارُ الْاَنْيَارِ يُسْقَوْنَ مِنْ عُصَارَةِ اَهْلِ النَّارِ طِيْنَةِ الْخَبَالِ رَوَاهُ**
**التِّرْمِذِيُّ** اور روایت ہی عمرو بن شعیب سے اونسی نقل کی اپنی باپ سی اونسی اپنی دادا سی اونسی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ جمع کیے
جاوینگی تکبر کرنے والی مانند چھوٹی چیونٹیون کی دن قیامت کی بیچ صورت مردون کی یعنی صورت اونکی آدمیون کی سی ہوگی اور جثہ چیونٹیون کا سا
آوی گی اونکو ذلت ہر جگہہ سی ہانکی اور کہینچے جاوینگی طرف ایک قیدخانہ کی کہ دوزخ مین ہے نام کہا جاتا ہی اوسکا بولس غالب ہوگی اوپر
اونکی اور گہیر لیگی اونکو آگ آگون کی اور پلائی جاوینگی نچوڑ دوزخیون کی سی کہ نام ہی اوسکا طینۃ الخبال یعنی خون اور پیپ لہو اور پیپ جو دوزخیون کے
بدن سی بہینگی نقل کی یہ ترمذی نی **ف** مانند چھوٹی چیونٹیون کی الخ اس حدیث کی معنون مین اختلاف کیا ہی علمانی کہا بعضون نے کہ یہ
کنایہ ہی اونکی خوار ہونی سی اونکی محشر مین اور پامال ہونے سے نیچے پاؤن لوگون کی جیسیکہ حال چیونٹیون کا ہی بدلیل اسکی کہ اوٹھنا اور عود کرنا بدن اونکا
ساتھ اون اجزای اصلی کی ہوگا کہ دنیا مین رکہتی تہی اور صورت چیونٹیون کی اور جثہ اوسکا گنجایش اوسکے رکہتا نہین چنانچہ اشارت ہے کما فی صور الرجال
تا معلوم ہو کہ آدمیون کی صورت پر ہونگی نہ چیونٹیون کی صورت پر اور یغشاہم الذل بہی قرینہ ہی اسکا کہ مراد معنی خواری کی ہین اور سیاق حدیث
بہی دلالت کرتا ہی اسپر اور ثواب یہ ہے کہ حدیث محمول ہی ظاہر پر اور مراد اوٹھنا متکبرون کا ہے بہیات چیونٹیون کی حقیقت مین ولیکن
صورت مین مردون کی حق تعالی قادر ہی کہ اجزای اصلی کو کہ ساتھ اونکی اوٹھینگی بیچ مقدار جثہ چیونٹی کی جمع کری اور ساتھ اس
صورت کی بناوی اور خوار کری یہ تقریر تو حضرت شیخ رحمہ کی ہی اور ملا علی قاری نی بہت سی قول یہان نقل کیی ہین اور تورپشتی سی نقل کیا ہی
کہ ہم ظاہر معنی اس حدیث کی ایسی نہین لیتی کہ آنحضرت نی فرمایا ہی کہ اجساد عود کیی جاوینگی اوپر اون اجزا کی کہ تہی یہانتک کہ بغیر ختنہ اوٹھینگی اور
کہ جلد کاٹی ہوئی ذکر کی بہی لگ جاوی گی پس کیونکر ہوسکی کہ سب اجزا آدمی کی ناخن اور بال وغیرہا چیونٹی کی جثہ مین جمع ہون پہر اسکی جواب
بہی علما سی نقل کرکے پہر اوپر شبہہ کیا ہی اور اپنی تحقیق یہ لکہی ہی کہ اللہ تعالی اعادہ کریگا اونکو وقت نکالنی اونکی کی اونکی قبرون سے
اوپر کامل ترین صورتون اونکی کی اور ساتھ تمام اجزای معدومہ کی واسطی ثابت کرنی وصف اعادہ کی بروجہ کمال پہر کردیگا اونکو موقف جزاء
مین اوپر صورت ذکر کیے گئی کی از راہ اہانت اور ذلت یعنی اونکی کی یا چہوٹی ہو جاوینگی ہیبت آنی سی وقت آنی اونکی کی طرف حساب
کی جگہہ کی اور وقت ظاہر ہونی اثر عذاب سلطانی کی کہ وہ اگر رکہا جاوی پہاڑ پر تو ہو جاوی غبار پراگندہ اور ثابت ہی ہوئی تبدیل
دوزخیون کی صورتون کی اوپر شکلون مختلفہ کی مانند کتون اور سورون اور گدہون کی موافق صفتون اونکی رذالتون اپنی کی کی بیان اثر
جاتا رہتا ہی اشکال واللہ اعلم بحقیقۃ الحال اور لفظ بولس ساتھ زبر ب اور جزم واو اور زبر لام کی اور قاموس مین ساتھ پیش ب اور زبر لام کی مشتق ہے
بلس سی بمعنی تحیر اور نا امیدی کی اور ابلیس بہی اسی سی مشتق ہی اور آگ آگون کی یعنی نسبت اوسکی ساتھ اور آگون کی مانند نسبت آگ کی ہی ساتھ
اور چیزون کی کہ جلا دیتی ہی اور خبال ساتھ زبر خ کی معنی فساد کی ہی کہا ایک شارح نی کہ وہ نام ہی عصارۂ اہل نار کا اور عصارہ پیپ اور لہو

اترانی لوگون کا وہ دوزخیون سی ہین **وعن** عطية بن عروة السعدي قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إن الغضب من الشيطان وإن الشيطان خلق من النار وإنما تطفأ النار بالماء فإذا غضب أحدكم فليتوضأ رواه أبو داود

اور روایت ہی عطیہ بیٹی عروہ سعدی کی سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق غصہ کرنا یعنی وہ غصہ کہ واسطی خدا کی نہو شیطان سی ہی یعنی اوسکی اغوا سی ہوتا ہی اور تحقیق شیطان پیدا کیا گیا ہی آگ سی اور بجھائی نہین جاتی آگ مگر پانی سی پس جسوقت کہ غصہ ہو ایک تمہارا پس چاہی کہ وضو کری نقل کی یہ ابوداود نی **ف** پانی سرد کی استعمال کرنی کی خاصیت ہی کہ غصہ کو دفع کرتا ہی اور تجربہ اسپر گواہ ہی اور اگر ٹھنڈا پانی پیوی اوسکی بھی یہی خاصیت ہی اور چاہیی یون کہ جب غصہ آوی تو پہلی اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم پڑہی کہ حدیث مین آیا ہی کہ اس سی بہی غصہ جاتا رہتا ہی پہر جب دیکہی کہ غصہ نہین گیا تو اوٹھکر وضو کری اور دو رکعت نماز کی پڑہی واسطی اللہ تعالی کی **وعن** أبي ذر أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال إذا غضب أحدكم وهو قائم فليجلس فإن ذهب عنه الغضب وإلا فليضطجع رواه أحمد والترمذي اور روایت ہی ابی ذر سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جسوقت کہ غصہ ہو ایک تمہارا یعنی پاوی اثر غصہ کا کسی پر اس حال مین کہ وہ کہڑا ہو پس چاہیی کہ بیٹہہ جاوی پس اگر جاتا رہا اوس سی غصہ فبہا والا لیٹ جاوی پہلو پر نقل کی یہ احمد اور ترمذی نی **ف** شرح سنہ مین ہی کہ حکمت اسمین یہ ہی کہ تا غصہ مین کوئی حرکت وجود مین نہ آوی کہ اوس سی پشیمانی اوٹہاوی اسلیی کہ لیٹا ہوا دور تر ہی حرکت مین بنسبت بیٹہی کی اور بیٹہا دور تر ہی کہڑی سی اور ظاہر یہ ہی کہ نہیں تغیر حالت کی اسطرح پر کہ موجب سکون وآرام کی ہی ایک تاثیر ہی بیچ دفع شورش غصہ کی **وعن** أسماء بنت عميس قالت سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول بئس العبد عبد تخيل واختال ونسي الكبير المتعال بئس العبد عبد تجبر واعتدى ونسي الجبار الأعلى بئس العبد عبد سها ولها ونسي المقابر والبلى بئس العبد عبد عتا وطغى ونسي المبتدأ والمنتهى بئس العبد عبد يختل الدنيا بالدين بئس العبد عبد يختل الدين بالشبهات بئس العبد عبد طمع يقوده بئس العبد عبد هوى يضله بئس العبد عبد رغب يذله رواه الترمذي والبيهقي في شعب الإيمان وقالا ليس إسناده بالقوي وقال الترمذي أيضا هذا حديث غريب

اور روایت ہی اسماء بیٹی عمیس کی سی کہا اسماء نی کہ سنا مین نی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی تہی برا بندہ ہی وہ بندہ کہ اپنی تئین اچہا جانا اور لوگون سی اور تکبر کیا اور بہول گیا خدای بزرگ بلند قدر کو یعنی بہول گیا یہ کہ بزرگی اور بلند قدری اللہ ہی کو ہی یا بہول گیا اوسکی حساب عذاب کو باین حیثیت کہ نہ تقوی کیا دنیا مین برا بندہ وہ بندہ ہی کہ جبر و قہر کیا لوگون پر اور ظلم و فساد مین حد سی گذر گیا اور بہول گیا خدای جبار متکبر قہار کو کہ بلند تر ہی قدرت و سطوت مین سب سی برا بندہ ہی وہ بندہ کہ بہول گیا کار دین کا اور مشغول رہا دنیا مین اور بہول گیا قبرون کو اور کہنگی و بوسیدگی بدن کو خاک مین برا بندہ ہی وہ بندہ کہ فساد ڈالا اور حد سی بڑہ گیا اور بہول گیا اپنی ابتدای حال کو کہ کس چیز سی پیدا کیا گیا ہی کہ کیسا عاجز و ناتوان تہا اور اپنی انجام کار کو کہ کیا کیا ہونا اور کیا کیا دیکہنا ہی اور آخر اوسکا کیا ہی کہ مٹی مین جانا ہی یعنی جسکی ابتدا ایسی ہی اور انتہا ایسی تو لائق ہی اوسکو کہ اطاعت کری اللہ تعالی کی ان دونون حالتون کی درمیان مین برا بندہ ہی وہ بندہ کہ طلب کری دنیا کو ساتہ عمل آخرت کی یا یہ معنی ہین کہ فریب دیوی اہل دنیا کو ساتہ عمل صلحا کی تا کہ وہ معتقد ہون اوسکی اور حاصل کری یہ مال و جاہ اونسی برا بندہ وہ بندہ ہی کہ خراب کیا دین کو ساتہ شبہات کی برا بندہ ہی وہ

بندہ کہ طمع اور امیدواری بحق تو سی اوسکو حرص کہینچ لیجاتی ہی اوسکو دنیاداروں کی دروازہ پر اور لیجاتی ہی جدہر چاہتی ہی برا بندہ ہی وہ بندہ
کہ خواہش نفس گمراہ کرتی ہی اوسکو اور لیجاتی ہی راہ دین سی برا بندہ ہی وہ بندہ کہ رغبت دنیا میں اور حرص اوسکی حاصل کرنی مین
اور طلب کثرت خوار کرتی ہی اوسکو اور آبرو ریزی اوسکی دین کی کرتی ہی نقل کی یہ ترمذی نی اور بیہقی نی شعب الایمان میں اور کہا ترمذی اور
بیہقی نی کہ نہیں ہے اسناد اس حدیث کی قوی اور یہ بہی ترمذی نی کہا کہ یہ حدیث غریب ہے **ف** بہول گیا مقبرون کو یعنی اہل مقبرون کو
کہ عبرت نہ پکڑی ساتہ اونکی یا ذکر کرنا مقابر کا کنایہ ہی موت سی یعنی بہول گیا موت کو ساتہ نہ سامان درست کرنی کی اوسکی لیی اور طمع الخ
عجیب لطیف ہی سید شاذلی رحمہ سی کہ وہ پوچہی گئی کیمیا سی اونہوں نی کہا کہ وہ دو کلمی ہین گرا خلق کو اپنی نظر سی اور قطع کر طمع حق سی اس بات
کی کہ وہ دیوی تجکو غیر اوس چیز سی کہ قسمت مین ہی تیری اور نہیں اسناد اوسکی قوی اس حدیث کو روایت کیا ہی طبرانی نی بہی اور بیہقی
نی نعیم بن ہمار سی اور روایت کیا ہی اسکو حاکم نی بہی اپنی مستدرک مین اسماء بنت عمیس سے اور اسمین شک نہیں ہی کہ کثرت طرق قوی کر دیتی
ہی ضعیف کو اور کر دیتی ہی اوسکو حسن لغیرہ اور اوس سی تمام ہو جاتا ہی مقصود واللہ اعلم اور غریب ہے اور غرابت نہیں منافی ہی صحت اور حسن کے
اور نہایت کار یہ کہو گی کہ یہ حدیث ضعیف ہی اور حدیث ضعیف پر عمل کیا جاتا ہی فضائل اعمال مین اتفاقا پس واعظوں مین لائق
ہی یہ کہ ہو اوسپر عمل بطریق اولی ۱۲ع

## اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل تیسری **عَنِ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا تَجَرَّعَ عَبْدٌ اَفْضَلَ عِنْدَ اللّٰہِ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ جُرْعَۃِ غَیْظٍ یَکْظِمُہَا ابْتِغَاءَ وَجْہِ اللّٰہِ تَعَالٰی رَوَاہُ اَحْمَدُ اور
روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہیں پیا کسی بندہ نی گہونٹ افضل نزدیک اللہ عز وجل کی گہونٹ غصی
کی سی کہ پی جاوی اوسکو واسطی رضامندی اللہ تعالی کی نقل کی یہ احمد نی **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ فِیْ قَوْلِہٖ تَعَالٰی اِدْفَعْ بِالَّتِیْ ہِیَ اَحْسَنُ
قَالَ الصَّبْرُ عِنْدَ الْغَضَبِ وَالْعَفْوُ عِنْدَ الْاِسَاءَۃِ فَاِذَا فَعَلُوْا عَصَمَہُمُ اللّٰہُ وَخَضَعَ لَہُمْ عَدُوُّہُمْ کَاَنَّہٗ وَلِیٌّ حَمِیْمٌ قَرِیْبٌ رَوَاہُ
الْبُخَارِیُّ تَعْلِیْقًا اور روایت ہی ابن عباس سے بیچ تفسیر قول اللہ تعالی کی دور کر تو یعنی برائی کو ساتہ اوس خصلت کی کہ وہ نیک تر ہی کہا ابن عباس
نی صبر کرنا نزدیک غضب کے اور عفو کرنا نزدیک برائی کی پس جب یہ لوگ صبر اور عفو نگاہ رکہی خدای تعالی اونکو آفات نفس اور خلق سی اور
پست ہوتا واسطی اونکی دشمن اونکا گویا کہ وہ دوست حمیم ہی یعنی قریب ہی نقل کی یہ بخاری نی بطریق تعلیق کی **ف** اول اس آیہ کریمہ کا
یہ ہی ولا تستوی الحسنۃ ولا السیئۃ یعنی برابر نہیں ہی نیکی اور بدی جزا اور انجام کار مین اسکی بعد یہ ہی ادفع بالتی ہی احسن یعنی دفع کر ساتہ اوس
چیز کی کہ وہ بہتر ہی یعنی نیکی سی برائی کو کہ پیش آوی تجکو یعنی اگر کوئی تجسے بدی کری تو نیکی کر اوس سے مصرع اگر مردی احسن الی من اساء
پس ابن عباس اوسکی تفسیر مین کہتی ہین کہ مراد دفع کرنی برائی کی ہی ساتہ نیکی کی یہ ہی کہ جب غصہ آوے صبر کری اور اگر کسی سے برائی پہونچی
درگذر کری اور لفظ قریب تفسیر ہی حمیم کی یعنی قرابتی اور یہ تفسیر آخر آیت کی ہی کہ فرمایا ہی فاذا الذی بینک وبینہ عداوۃ کانہ ولی حمیم
**وَعَنْ** بَہْزِ بْنِ حَکِیْمٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ جَدِّہٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْغَضَبَ لَیُفْسِدُ الْاِیْمَانَ کَمَا
یُفْسِدُ الصَّبِرُ الْعَسَلَ اور روایت ہی بہز بن حکیم سی کہ نقل کی اپنی باپ سی اونہی نقل کی بہز کی دادا سی کہ نام اوسکا معاویہ بن حیدہ
القشیری ہی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق غصہ البتہ خراب کرتا ہی ایمان کو جیسیکہ خراب کرتا ہی ایلوا شہد کو **ف** ایمان کو
یعنی کمال ایمان کو یا اوسکی نور کو اور کبہی غصہ ایمان کو باطل ہی کر دیتا ہی نعوذ باللہ من ذلک ۱۲ع **وَعَنْ** عُمَرَ قَالَ وَہُوَ عَلَی
الْمِنْبَرِ یَا اَیُّہَا النَّاسُ تَوَاضَعُوْا فَاِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ تَوَاضَعَ لِلّٰہِ رَفَعَہُ اللّٰہُ فَہُوَ فِیْ نَفْسِہٖ

صَغِیْرٌ وَّفِیْ اَعْیُنِ النَّاسِ عَظِیْمٌ وَّمَنْ تَکَبَّرَ وَضَعَہُ اللّٰہُ فَھُوَ فِیْ اَعْیُنِ النَّاسِ صَغِیْرٌ وَّفِیْ نَفْسِہٖ کَبِیْرٌ حَتّٰی لَھُوَ اَھْوَنُ عَلَیْھِمْ مِنْ
کَلْبٍ اَوْ خِنْزِیْرٍ اور روایت ہی حضرت عمر سی کہ کہا اس حال مین کہ منبر پر تھی ای لوگو تواضع اور فروتنی کرو اسلئی کہ مین نے سنا ہی پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی تھی جو شخص تواضع کری ساتھ لوگون کی واسطی خدا کی یعنی واسطی طلب رضا اوسکی کی بلند کرتا ہی اللہ تعالی مرتبہ اوسکا
پس وہ اپنی نفس اور نظر مین حقیر ہی یعنی بسبب کہینی کی اپنی کو نظر کرتی ہی اور لوگون کی آنکھہ مین بزرگ ہی یعنی بسبب بلند کرنی حق تعالی کی اسکی
مرتبہ کو بسبب اون خصلت نیک کی اور جو کوئی تکبر کری پست کرتا ہی خدای تعالی قدر اوسکی پس وہ لوگون کی آنکھون مین حقیر ہی اور اپنی
نفس اور نظر مین بزرگ ہی یہان تک کہ البتہ وہ خوار تر اور سبکتر ہی لوگون کی نزدیک کتی یا سور سی **ف** یعنی متکبر اگرچہ اپنی کو
بزرگ جانتا ہی اور بزرگ دکہاتا ہی ولیکن خدای تعالی کی نزدیک حقیر ہی اور لوگون کی نزدیک بہی خوار ہوتا ہی اور تواضع کرنیوالا
اگرچہ اپنی کو حقیر جانتا ہی اور حقیر دکہاتا ہی لیکن خدای تعالی کی نزدیک بزرگ ہی اور لوگون کی نزدیک بہی بزرگ ہوتا ہی ع **وَعَنْ**
اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مُوْسَی بْنُ عِمْرَانَ عَلَیْہِ السَّلَامُ یَا رَبِّ مَنْ اَعَزُّ عِبَادِکَ
عِنْدَکَ قَالَ مَنْ اِذَا قَدَرَ غَفَرَ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ کہا موسی بیٹی عمران علیہ السلام
نی ای رب میری کون عزیز تر ہی تیری بندون مین تیری نزدیک فرمایا وہ شخص کہ جب قابو پاوی درگذر کری **ف** یعنی درگذر کری اوس
کو جسنی ظلم کیا اور رنج دیا اوسکو اسمین اشارہ ہوا موسی علیہ السلام کو عفو کیا کرنیکا اسلئی کہ تہا غالب اونپر جلال اور جامع صغیر مین ہی کہ جو کوئی
عفو کری نزدیک قدرت کی عفو کریگا اللہ تعالی اوس سی دن عسرت کی یعنی دن قیامت کی ع **وَعَنْ** اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ خَزَنَ لِسَانَہٗ سَتَرَ اللّٰہُ عَوْرَتَہٗ وَمَنْ کَفَّ غَضَبَہٗ کَفَّ اللّٰہُ عَنْہُ عَذَابَہٗ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ وَمَنِ اعْتَذَرَ
اِلَی اللّٰہِ قَبِلَ اللّٰہُ عُذْرَہٗ اور روایت ہی انس سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ جو شخص بند رکہی زبان اپنی یعنی عیب و نقصان
لوگون کی سی ڈھانکتا ہی اللہ تعالی عیب و نقصان اوسکی یعنی لوگون سی یا فرشتون اعمال کی لکہنی والون سی یا دونون سی اور جو کوئی روکی غصہ
اپنا یعنی لوگون سی باز رکہی گا اللہ تعالی اوس سی عذاب اپنا دن قیامت کی اور جو کوئی عذر کری یعنی اپنی تقصیر کا طرف اللہ تعالی کی قبول فرماتا ہی
اللہ عذر اوسکا **وَعَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلٰثٌ مُّنْجِیَاتٌ وَّثَلٰثٌ مُّھْلِکَاتٌ فَاَمَّا الْمُنْجِیَاتُ
فَتَقْوَی اللّٰہِ فِی السِّرِّ وَالْعَلَانِیَۃِ وَالْقَوْلُ بِالْحَقِّ فِی الرِّضٰی وَالسَّخَطِ وَالْقَصْدُ فِی الْغِنٰی وَالْفَقْرِ وَاَمَّا الْمُھْلِکَاتُ فَھَوًی
مُّتَّبَعٌ وَّشُحٌّ مُّطَاعٌ وَّاِعْجَابُ الْمَرْءِ بِنَفْسِہٖ وَھِیَ اَشَدُّھُنَّ رَوَی الْبَیْھَقِیُّ الْاَحَادِیْثَ الْخَمْسَۃَ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ اور روایت
ابی ہریرہ سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ تین چیزین نجات دینی والی ہین عذاب سی اور تین چیزین ہلاک کرنی والی ہین آخرت مین
پس وہ چیزین نجات دینی والی ایک تو ڈرنا ہی خدا سی چہپی اور ظاہر مین یعنی حاضر و غائب خلق کی یا باطن و ظاہر مین اور دوسری
کہنا حق کا حالت رضامندی اور ناخوشی مین اور تیسری میانہ روی کرنی بیچ دولت اور فقر کی اور وہ جو ہلاک کرنی والی چیزین ہین پس وہ بہی تین
ہین اول خواہش نفس کی کہ پیروی کی گئی ہی اور دوسری بخل و حرص فرمانبرداری کی گئی اور تیسری گہمنڈ کرنا مرد کا ساتھ نفس اپنی کی یعنی اپنی تئین نیک
جاننا اور اپنی صفتون کو خوش کہنی کہ اس سی کبر پیدا ہوتا ہی اور کبر سی تکبر وجود مین آتا ہی اور یہ خصلت عجب سخت تر اور بدتر ہی ان خصلتون
ذکر کی گئیون سی نقل کین بیہقی نی پانچون حدیثین شعب الایمان مین **ف** کہنا حق کا الخ یعنی اگر کسی سی راضی ہو سوای سچ اور واقعی بات
نہ کہی اور اگر ناراض ہو تو بہی سوای سچ کی نہ کہی مثلا اگر کسی فاسق و ظالم سی نفع پہونچتا ہی اور راضی ہی اوس سی تو تعریف و ثنا ناحق اوس

طلاق اتفاق کی کری اس سبب سے اور اگر کسی عمل کی سہی رنجیدہ و ناراض ہو تو مذمت و برائی نکری اوسکی دونون مین طریق استقامت پر ثابت رہی اور میانہ
کری یعنی خرچ کرنے مین کہ نہ اسراف ہو اور نہ تنگی یا مراد ہی توسط بیچ اختیار فقر و غنا کی جیسیکہ کہا ہی علمائی کہ بقدر قوت کی بہم پہنچانا معیشت مین
افضل ہی غنا اور فقر سی اور خواہش نفس کہ پیروی کی گئی ہی یعنی تابع خواہش نفس کے ہونا اور جو کچھ وہ کہی اوسکو کرنا اور جس طرف چاہی اودہر جانا
یہ خصلت ہلاک کرنیوالی ہی ایمان کامل کا یہ ہی کہ خواہش نفس تابع فرمان حق کی اور شریعت آنحضرت کی ہو اور بخل و حرص فرمانبرداری کی گئی یعنی طبیعت
آدمی کی خالی بخل و حرص سی نہین لیکن ایک ایسا ہوتا ہی کہ اطاعت اوسکی کرتا ہی اور بسبب حاطہ فرمان اوسکی سہی نہین نکال سکتا اور خرابی نفس و طبیعت
ہوتا ہی بس ایسا نہونا چاہیی اور سخت تر الخ یعنی بڑی ہی انہین از روی گناہ کی اور ضرر کی اسلیی کہ متصور ہی توبہ کرنی متابعت خواہش نفس سہی اور
خرابی بخل سی بخلاف عجب کے کہ عجب والا مغرور رہتا ہی اور اپنی کو اچھا جانتا ہی اور وہ محجوب ہوتا ہی نہین امید ہوتی اوسکی جاتی کی مانند بدعتی کے
کہ کم ہوتا ہی کہ وہ توبہ کری اپنی بدعت سی

## باب الظلم

یہ باب ہے بیچ بیان ظلم کی **ف** ظلم کی معنی ہین لغت مین رکہنا ایک
چیز کا بیچ جگہ مخصوص اوسکی کی اور یہ شامل ہی ہر چیز کو کہ حد محدود سی تجاوز کری اور جسطرح کہ چاہیی واقع نہو ساتھ زیادتی یا نقصان کے یا بیوقت
و بیجا واقع ہو اور جور و تعدی کی بہی یہی معنی ہین اور شرع مین بہی ظلم وغیرہ کی یہی معنی ہین نہایت کار اسمین یہ کہ محل شرعی اور وجہ شرعی
مراد ہو یعنی ظلم شرع مین اوسکو کہین گی کہ محل شرعی اور وجہ شرعی سی تجاوز کری ۱۲

### الفصل الاول

فصل پہلی **عن ابن عمر** ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال الظلم ظلمات یوم القیمۃ متفق علیہ روایت ہی ابن عمر سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم
فرمایا کہ ظلم کرنا سبب اندہیریون کا ہوگا دن قیامت کی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **ف** یعنی ظالم کو اوسدن تاریکی ہر طرف سی گہیر لیگی اور محروم
ہوگا اوس نور سی کہ مومنون کو نصیب ہوگا جیسیکہ اس آیت مین فرمایا نورہم یسعی بین ایدیہم وبایمانہم یا مراد ظلمات سی شدائد اور عذاب ہین
عرصات قیامت مین اور دوزخ کی طبقون مین ساتہ اونکی گرفتار ہونگی اور ظلمات کی معنی شدائد کی بہی آئی ہین جیسیکہ اس آیت مین قل من ینجیکم
من ظلمات البر والبحر **وعن ابی موسی** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ لیملی للظالم حتی اذا اخذہ لم یفلتہ
ثم قرأ وکذلک اخذ ربک اذا اخذ القری وہی ظالمۃ الآیۃ متفق علیہ اور روایت ہی ابی موسی سی کہ کہا فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق اللہ تعالی البتہ مہلت دیتا ہی ظالم کو اور عمر اوسکی دراز کرتا ہی یعنی تا کہ بہت سا ہو اوس سی ظلم یہانتک کہ جسوقت کہ
پکڑی گا اوسکو نہین چہوڑی گا اوسکو اور نہین بہاگ سکی گا ظالم اوسکی عذاب سی پہر پڑہی آنحضرت نی موافق اسکی یہ آیت اور ایسطرح سے ہے
پکڑنا رب تیری کا جسوقت کہ پکڑتا ہی بستیون کو یعنی بستی والونکو کہ ظالم ہین پڑہی ساری آیت نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **ف** کہ بعد اوسکی یہ ہے
ان اخذہ الیم شدید اور اسمین تسلی ہی مظلوم کی لیی فی الحال اور وعید ہے ظالم کی لیی تا کہ نہ مغرور ہو ساتہ مہلت دینی کی جیسیکہ فرمایا اللہ تعالی
نی ولا تحسبن اللہ غافلا عما یعمل الظالمون الخ **وعن ابن عمر** ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم لما مر بالحجر قال لا تدخلوا مساکن
الذین ظلموا انفسہم الا ان تکونوا باکین ان یصیبکم ما اصابہم ثم قنع راسہ واسرع السیر حتی اجاز الوادی
متفق علیہ اور روایت ہی ابن عمر سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب گذری حجر پر تو فرمایا اپنی صحابہ کو کہ نہ داخل ہو تم ان لوگونکی مکانون
مین کہ جنہون نی ظلم کیا اپنی جانون پر یعنی کفر اختیار کیا اور جہٹلایا اپنی پیغمبر خدا کو مگر یہ کہ ہو تم رونی والی یعنی عبرت پکڑنی والی
اور احوال اوس جماعت کا یاد کرنیوالی کہ موجب خوف کا ہی اور نہ گذرو یہان سی ساتہ سہو و غفلت کی بسبب خوف اسکی کہ مبادا پہنچی تمکو وہ چیز
کہ پہنچی اونکو یعنی اسلیی کہ ایسی جگہون سی ساتہ غفلت کے گذرنا اور اوس سی عبرت نہ پکڑنا علامت قساوت قلبی ہی اور نہ ہونی خشوع کی ہی اور یہ محل

کیا دے میان ان کی جو حق ہے اور ان برائیون کی بس یا جاوی گا یہ مظلوم صاحب حق بعضی نیکیون ظالم کی سی اور یہ یعنی اوس شخص صاحب حق
نیکیون اوسکی سی بس اگر تمام ہوجاوین گی نیکیان اوسکی پہلی اسکی کہ حکم کیا جاوی ساتھ بدلا گناہ کی کہ اوسپر ہی یعنی ہنوز جو ادا حقوق کی اوپر
ہنگام ہوگی کچھ باقی رہ جاوی گی لی جاوین گی برائیان مظلومون کی اور ڈالی جاوینگے ظالم پر پھر ڈالا جاوی گا وہ آگ دوزخ مین نقل کی یہ مسلم نی
**ف** اسمین اشارہ ہی اسپر کہ نہین ہی عفو اور نہ شفاعت بیچ حقوق بندون کی مگر یہ کہ چاہی گا اللہ کسی کی لیے تو راضی کریگا اوسکی مدعی کو ساتھ
اوس چیز کی کہ چاہی گا کہا نووی نی کہ حاصل حضرت کی فرمانی کا یہ ہی کہ حقیقت مفلس کے یہ ہے کہ جو ذکر کی مین نی اور لوگ اوسکو مفلس کہتے ہین کہ جسکے
پاس مال نہین ہوتا یا جسکے پاس کم ہوتا ہی مال حال آنکہ وہ مفلس حقیقی نہین ہی اسلیے کہ یہ افلاس منقطع ہوجاتا ہی بسبب مرنے اوسکے کی اور کبھی منقطع ہوجاتا ہی
بسبب تونگری کی کہ حاصل ہوتی ہی بعد اسکی اوسکی حیات مین بخلاف اس مفلس کے کہ یہ پورا ہی ہلاک ہوگا الخ **وعن** ابی ہریرۃ
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَتُؤَدُّنَّ الْحُقُوقَ اِلٰی اَھْلِھَا یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ حَتّٰی یُقَادَ لِلشَّاۃِ الْجَلْحَاءِ مِنَ الشَّاۃِ
الْقَرْنَاءِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے البتہ ادا کیے جاوینگے حق طرف حق والو
دن قیامت کی یہانتک کہ بدلہ لیا جاوی گا واسطے بکری بی سینگ کی بکری سینگ دار سی نقل کی یہ مسلم نی **ف** یعنی عدالت اوس دن
یہانتک ہوگی کہ ادا کرنا حقوق آدمیون کا کیا حیوانات سی بھی کہ داخل دائرہ تکلیف کی نہین ہین قصاص لیا جاوی گا اور کہا ہی علمانے
کہ یہ قصاص مقابلہ کا ہی نہ قصاص تکلیف کا طرح اور ملا علی نی لکھا ہی کہ بیچ قصاص مقابلہ ہونے اوسکی کی نظر ہی کہ نہین پوشیدہ لیکن کہا جاوی کہ
بکری غیر مکلف ہی اوسی کیونکر قصاص لیا جاوی گا کہینگے ہم کہ اللہ تعالی فعال لما یرید ہی ولا یسئل عما یفعل اور غرض اوس سی آگاہ
کرنا ہی بندون کو کہ حقوق ضائع نہین ہوتی بلکہ قصاص لیا جاوی گا حق مظلوم کا ظالم سی انتہی اور یہ وجہ حسن اور توجیہ مستحسن ہے **وذکر**
حَدِیْثُ جَابِرٍ اِتَّقُوا الظُّلْمَ فِیْ بَابِ الْاِنْفَاقِ اور ذکر کی گئی حدیث جابر کی اتقوا الظلم بیچ باب الانفاق کی **الفصل الثانی**
فصل دوسری **عن** حُذَیْفَۃَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تَکُوْنُوْا اِمَّعَۃً تَقُوْلُوْنَ اِنْ اَحْسَنَ النَّاسُ
اَحْسَنَّا وَاِنْ ظَلَمُوْا ظَلَمْنَا وَلٰکِنْ وَطِّنُوْا اَنْفُسَکُمْ اِنْ اَحْسَنَ النَّاسُ اَنْ تُحْسِنُوْا وَاِنْ اَسَاءُوْا فَلَا تَظْلِمُوْا رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ
روایت ہی حذیفہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہو تم امعہ کہ کہو تم اگر نیکی کرین لوگ نیکی کرین ہم اور اگر ظلم کرین ظلم کرین ہم
ولیکن قرار دو اپنے نفسو نکو اسپر کہ اگر نیکی کرین لوگ پس لازم ہی تمہر یہ کہ نیکی کرو اور اگر برائی کرین لوگ پس نہ ظلم کرو نقل کی یہ ترمذی نی **ف**
امعہ ساتھ زیر ہمزہ اور زبر میم مشددہ اور عین مہملہ کی ہر تابع لوگون کا عقل مین بغیر ثابت اپنی رای پر اور تا مبالغہ کی لیے ہی اور عورت کو نہین
کہتی اور مراد یہان وہ شخص ہی کہ کہی مین ہون گا ساتھ لوگون کی جیسی کہ ہوون گی وہ ساتھ میری اگر وہ مجھسی بھلائی کرینگی تو مین بھی بھلائی کرونگا
اور اگر وہ برائی کرین گی تو مین بھی برائی کرونگا جیسیکہ ساتھ لفظ تقولون کی بیان فرمایا اور ظلم نکرو یعنی احسان کرو یہی کہ ترک کرنا ظلم اور برائی کا
احسان ہے کذا قال الطیبی اور احتمال ہی کہ مراد یہ ہو کہ اگر نیکی کرین تو نیکی کرو اور اگر وہ بدی کرین تو تم اوسکی مقابلہ مین تجاوز حد سی نکرو اور بدلہ
حد اعتدال جیسیکہ مشروع ہی یا عفو کرو اور ساتھ بدلہ لینی کی مقید نہو و یا احسان کرو اول مرتبہ عوام مسلمانون کا ہی اور دوسرا مقام خواص کا اور
تیسرا درجہ خص خواص کا حضرت شیخ علی متقی نی اپنی بعضون رسالون مین لکھا ہی کہ معیار شناخت محبت دنیا اور آخرت کی یہ چار چیزین ہین
جسکو کہ غالب ہی زیادہ ہی محبت دنیا کی وہ ایذا دیتا ہی لوگون کو بی تقریب بی سابقہ معاملہ کی اور جسکو کہ اوس حد کی محبت نہین ہی وہ ابتداء
کسیکو ایذا نہین دیتا ہی اور اگر کوئی اوسکو ایذا دیتا ہی تو بدلہ لیتا ہی بوجہ شرعی بغیر تجاوز کرنی کی حد سی اور وہ کہ محبت آخرت کی قوی رکہتا ہی

اور محبت دنیا کی ضعیف وہ عفو کرتا ہی اوس سی کہ ایذا دی اور ظلم کری اور جسپر کہ محبت آخرت کی بہت قوی ہی احسان کرتا ہے مقابلہ مین ظلم کی اور یہ درجہ
صدیقون اور مقربون کا ہی رزقنا اللہ ع وَعَنْ مُعَاوِيَةَ اَنَّهُ كَتَبَ اِلٰى عَائِشَةَ اَنِ اكْتُبِي اِلَيَّ كِتَابًا تُوْصِيْنِيْ فِيْهِ وَ
لَا تُكْثِرِيْ فَكَتَبَتْ سَلَامٌ عَلَيْكَ اَمَّا بَعْدُ فَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنِ الْتَمَسَ رِضَى اللّٰهِ بِسَخَطِ
النَّاسِ كَفَاهُ اللّٰهُ مُؤْنَةَ النَّاسِ وَمَنِ الْتَمَسَ رِضَى النَّاسِ بِسَخَطِ اللّٰهِ وَكَلَهُ اللّٰهُ اِلَى النَّاسِ وَالسَّلَامُ عَلَيْكِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ
اور روایت ہی معاویہ سی یہ کہ اونہون نی لکہا طرف حضرت عائشہ کی یہ کہ لکہو واسطی میری ایک خط کہ نصیحت کرو مجکو وسط اوس خط کے اور کثرت سی نہ لکہو یعنی
مختصر اور جامع لکہو پس لکہی حضرت عائشہ نی یہ کلمات سلام تجہ پر پیچہی سلام کی تحقیق مین نی سنا ہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی جو شخص کہ
ڈہونڈہتا ہی رضامندی اللہ کی ساتہ خفگی لوگون کی کفایت کرتا ہی اوسکو اللہ محنت لوگون کی سی یعنی اگر ایسا کام کری کہ رضا حق کی اوسمین ہے
اور خلق بسبب خواہش نفس اپنی کی اوس سے ناراض ہون تو حق تعالی راضی ہوتا ہی اور خلق کو بہی راضی کر دیتا ہی اور دفع کرتا ہی اوس سی محنت و شر
لوگون کی اور جو کوئی ڈہونڈتا ہی رضامندی لوگون کی ساتہ خفگی اللہ کی سونپتا ہی اوسکو اللہ طرف لوگون کی اور سلام تجہ پر نقل کی یہ ترمذی نے
**ف** سونپتا ہی اوسکو اور اوسکی کار کو طرف خلق کی اور مدد نہین کرتا اوسکی اور دفع نہین کرتا شر اونکی اوس سی اور مسلط کرتا ہی لوگون کو اوسپر
ایذا دیتی ہین اور ظلم کرتی ہین اوسپر یعنی اصل رضای خدا ہی اگر یہ ہوئی تو خلق بہی راضی اور مطیع ہو جاوینگی اور اگر یہ نہوئی تو نہ وہ راضی اور نہ یہ راضی
اور اس سے یہ معلوم ہوا کہ سلام شروع خط مین بہی لکہی اور آخر مین بہی پس اول بمنزلہ سلام ملاقات کی ہی اور دوسرا بمنزلہ سلام رخصت کی ہی ع

## اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری

عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَلَمْ يَلْبِسُوْا اِيْمَانَهُمْ بِظُلْمٍ
شَقَّ ذٰلِكَ عَلٰى اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَيُّنَا لَمْ يَظْلِمْ نَفْسَهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ ذَاكَ اِنَّمَا هُوَ الشِّرْكُ اَلَمْ تَسْمَعُوْا قَوْلَ لُقْمَانَ لِابْنِهِ يٰبُنَيَّ لَا تُشْرِكْ بِاللّٰهِ اِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيْمٌ وَفِيْ
رِوَايَةٍ لَيْسَ هُوَ كَمَا تَظُنُّوْنَ اِنَّمَا هُوَ كَمَا قَالَ لُقْمَانُ لِابْنِهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہی ابن مسعود سی کہا ابن مسعود نی کہ جب اوتری
یہ آیت وہ لوگ کہ ایمان لائی اور نہ ملایا اونہون نی اپنی ایمان مین ظلم گران ہوئی یہ بات اوپر صحابیون حضرت کی یعنی گمان اونکی کہ مراد ظلم سی
مطلق گناہ ہین کہا اونہون نی یا رسول اللہ کون سا ہم مین سی ہی کہ نہین ظلم کیا اپنی نفس پر پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین ہی یہ
مراد ظلم سی جو تم سمجہی ہو گناہ وہ نہین ہی بلکہ مراد ظلم سی نہین ہی مگر شرک کیا نہین سنا تمنے قول لقمان کا واسطی بیٹی اپنی کی ای بیٹی میری نہ شرک کر تو
ساتہ اللہ کی کسی چیز کو یعنی نہ ملا شرک کو ساتہ ایمان باللہ اور تمام اون چیزون کی کہ واجب ہی اوپر ایمان لانا تحقیق شرک البتہ بڑا ہی ظلم ہی
اور ایک روایت مین یون آیا ہی کہ نہین ہے مراد ظلم سی جیسا کہ تمنی گمان کیا ہی نہین وہ مگر جیسا کہ کہا لقمان نی واسطی بیٹی اپنی کی نقل کی یہ بخاری
اور مسلم نی **ف** اعلی لفظ بظلم کی بقیہ آیت یون ہی کہ اُولٰئِكَ لَهُمُ الْاَمْنُ وَهُمْ مُّهْتَدُوْنَ یعنی یہ لوگ ہین کہ اونکی لیی امن ہی اور یہ راہ سیدہی
پانیوالی ہین اور حاصل یہ کہ جب یہ آیت اوتری تو صحابہ نی ظلم کو گناہ پر حمل کیا اور دشوار ہوئی یہ بات صحابہ پر اور کہا کہ کون ہی ہم مین کہ اوس سے
گناہ نہین ہوا پس حضرت نی فرمایا کہ ظلم سی گناہ نہین مراد ہی بلکہ شرک ہی اور اگر کوئی کہی کہ ملنا ایمان کا ساتہ شرک کی کیونکر ہو سکتا ہی
شرک ضد ایمان ہی ہان ملنا گناہ کا ساتہ ایمان کے البتہ متصور ہی چنانچہ صحابہ کا ذہن اسی سبب سی اس طرف گیا کہ ظلم سی گناہ مراد ہے
جواب اوسکا یہ کہ ملنا ایمان کا ساتہ شرک کی واقع ہی جیسی کہ مشرک مکہ کی ایمان خدا پر رکہتی تہی اور بت پرستی کرتی تہی اور بتون کو عبادت
مین شریک حق کا کرتی تہی شرک بیچ وجود اور خالقیت اور عبادت کی ہوتا ہی اور یہان مراد شرک عبادت مین ہی اور یہ نص قرآن

دلالت کرتی ہی او سپر وَمَا يُؤْمِنُ أَكْثَرُهُمْ بِاللّٰهِ إِلَّا وَهُمْ مُشْرِكُونَ یعنی ایمان نہین لاتی اکثر اونکی مگر درحالیکہ شرک ہین یا مراد ایمان لانا ہی ساتھ زبان کی اور شرک نگاہ رکھنا دل مین جیسیکہ حال منافقون کا ہی کہ خلط کیا ہی ایمان ظاہر کو ساتھ شرک باطن کے اور شرک بڑا ہی ظلم ہی یہ تعلیل ہی یعنی باطل کر دیتا ہی شرک ایمان کو او رنہین جمع ہوتا شرک ساتھ ایمان کی ہرگز جیسیکہ فرمایا اللہ تعالی نی وَمَنْ يَكْفُرْ بِالْإِيمَانِ فَقَدْ حَبِطَ عَمَلُهُ بخلاف اور تمام گناہون کی کہ وہ منافی ایمان کی نہین ہین بموجب مذہب اہل حق کی بخلاف خوارج اور معتزلہ اور تمام مبتدعہ کی پس صحابہ نی اول سمجھا تہا ملنا گناہ کا ساتھ ایمان کی اسلئی کہ شرک نہین متصور ہی ملنا اوسکا ساتھ ایمان کی پہر جواب دیا حضرت نے کہ ملنا اوسکا ساتھ ایمان کی ممکن ہے اسطرح کہ ایمان لاوی اللہ پر اور شریک کری اوسکی عبادت مین غیر اوسکی کو پس ہوگا ایمان لغوی نہ شرعی اور ایمان باللہ نہین معتبر ہوتا مگر جبکہ مشتمل ہو اوپر ثابت کرنی صفات کمال کی اللہ تعالی کی لیی اور پاک کرنی اوسکی کی نقصانون سی والا لازم آوی یہ کہ ہون تمام کفار ایمان رکہنی والی اللہ تعالی پر حقیقۃ فرمایا اللہ تعالی نی وَلَئِنْ سَأَلْتَهُمْ مَنْ خَلَقَهُمْ لَيَقُولُنَّ اللّٰهُ ولیکن اللہ تعالی نی نہین رخصت دی شریک کرنی ظاہری کی بہی جیسیکہ حدیث قدسی مین ہی أَنَا أَغْنَى الشُّرَكَاءِ عَنِ الشِّرْكِ الخ **وَعَنْ** أَبِي أُمَامَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مِنْ شَرِّ النَّاسِ مَنْزِلَةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَبْدٌ أَذْهَبَ آخِرَتَهُ بِدُنْيَا غَيْرِهِ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَهْ اور روایت ہی ابی امامہ سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ بدترین آدمیون کا از روی مرتبہ کی دن قیامت کے وہ بندہ ہے کہ کہو دی اپنی آخرت بسبب دنیا غیر اپنی کی نقل کی یہ ابن ماجہ نی **ف** یعنی دنیا واسطی دوسری کی حاصل کی اور بسبب اسکے ظلم لوگون پر کیا جیسی عامل اور مددگار ظالمون کی کرتی ہین الخ **وَعَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الدَّوَاوِينُ ثَلَاثَةٌ دِيوَانٌ لَا يَغْفِرُ اللّٰهُ الْإِشْرَاكَ بِاللّٰهِ يَقُولُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ إِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ أَنْ يُشْرَكَ بِهِ وَدِيوَانٌ لَا يَتْرُكُهُ اللّٰهُ ظُلْمُ الْعِبَادِ فِيمَا بَيْنَهُمْ حَتَّى يَقْتَصَّ بَعْضُهُمْ مِنْ بَعْضٍ وَدِيوَانٌ لَا يَعْبَأُ اللّٰهُ بِهِ ظُلْمُ الْعِبَادِ فِيمَا بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ اللّٰهِ فَذَاكَ إِلَى اللّٰهِ إِنْ شَاءَ عَذَّبَهُ وَإِنْ شَاءَ تَجَاوَزَ عَنْهُ اور روایت ہی عائشہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ دفتر یعنی نامۂ اعمال تین طرح کے ہین ایک وہ نامۂ اعمال ہے کہ نہین بخشتا اللہ تعالی اوس چیز کو کہ اوسمین ہی وہ وہ نامۂ اعمال ہی کہ اوسمین شریک کرنا ہی کسی چیز کو ساتھ خدا کی یعنی کفر ہی فرماتا ہی اللہ عز وجل کہ خدا تعالی نہین بخشتا شرک کو اور دوسرا وہ نامۂ اعمال ہی کہ نہین مہل چھوڑی گا اوسکو خدای تعالی اور بالضرور حکم کری گا ساتھ اوسکی وہ ظلم بندون کا ہی آپس مین یہان تک کہ بدلہ لی بحکم الٰہی بعضی انکا بعض سے یعنے یا فضل کری اللہ بعضون پر ساتھ راضی کرنی مدعیون اونکی کی پس وہ بمنزلہ بدلہ لینی کی ہوگا قائم مقام دیت کی دنیا مین اور تیسرا وہ نامۂ اعمال ہے کہ نہین پروا کرتا اللہ تعالی ساتھ اوسکے یعنے اگر چاہی موافق اوسکی حکم کری اور اگر چاہی نہ کری وہ یہ ہی ظلم کرنا بندون کا درمیان اپنی اور درمیان خدا کی یعنی قصور کرنا اللہ کے حقوق مین پس یہ پہر وہی طرف اللہ کی اگر چاہی عذاب کری بندہ کو بسبب اوس عمل کے اور اگر چاہی درگذر کری اوس سے اور عذاب نکری اوسپر **ف** پس معلوم ہوا کہ بندون کی حقوق مین البتہ مواخذہ ہی اور اللہ تعالی کی حقوق مین شرک نہین بخشا جاوے گا اور باقی حقوق ہی مشیت ایزدی پر چاہے عذاب کری چاہی بخشدی الخ **وَعَنْ** عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِيَّاكَ وَدَعْوَةَ الْمَظْلُومِ فَإِنَّمَا يَسْأَلُ اللّٰهَ حَقَّهُ وَإِنَّ اللّٰهَ لَا يَمْنَعُ ذَا حَقٍّ حَقَّهُ اور روایت ہی علی سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ بچ تو بد دعا مظلوم کی سی یعنی کسی پر ظلم نکر کہ تجہپر بد دعا کری اسلیی کہ وہ نہین مانگتا ہی خدا سی مگر حق اپنا اور تحقیق اللہ تعالی نہین منع کرتا صاحب حق کو حق اوسکی سی یعنی بلکہ دیتا ہی ہر صاحب حق کو حق اوسکا **وَعَنْ** أَوْسِ بْنِ شُرَحْبِيلَ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ

قبل ان يعذبوا رواه ابو داود وابن ماجة اور روایت ہی جریر بن عبد اللہ سے کہا سنا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے تھے
کہ نہین کوئی شخص کہ ہووے بیچ ایک قوم مین کرتا ہوا بیچ انکے گناہ قدرت رکھتی ہو وہ قوم اوپر کہ تغیر کرین اور غالب ہون وہ شخص پر اور نہ تغیر کیا تو
پہنچاتا ہی انکو اللہ بیچ پاس ہی یا بسبب تغیر نکرنیکی عذاب پہلی اس سے کہ مرین نقل کی یہ ابو داود اور ابن ماجہ نے ف یعنی دنیا مین اس سے
معلوم ہوتا ہی کہ بسبب ترک کرنی امر معروف اور نہی منکر کی عذاب دنیا مین بھی پہونچتا ہی اور عذاب آخرت کا باقی رہتا ہی بخلاف اور گناہون کے
کہ عذاب ہونا اونپر دنیا مین لازم نہین ہے ح وعن ابي ثعلبة في قوله تعالى عليكم انفسكم لا يضركم من ضل اذا اهتديتم
فقال اما والله لقد سألت عنها رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال بل ائتمروا بالمعروف وتناهوا عن المنكر حتى
اذا رأيت شحا مطاعا وهوى متبعا ودنيا مؤثرة واعجاب كل ذي رأي برأيه ورأيت امرا لا يدان لك منه فعليك نفسك
ودع امر العوام فان وراءكم ايام الصبر فمن صبر فيهن قبض على الجمر للعامل فيهن اجر خمسين رجلا يعملون مثل عمله
قالوا يا رسول الله اجر خمسين منهم قال اجر خمسين منكم رواه الترمذي وابن ماجة اور روایت ہے ابی ثعلبہ خشنی صحابی سے
بیچ تفسیر اس قول اللہ تعالی کی لازم پکڑو تم اپنی نفسون کو نہین ضرر کریگا تمکو وہ شخص کہ گمراہ ہو جسوقت کہ راہ پاؤ تم پس کہا ابو ثعلبہ نے خبردار ہو
قسم ہے اللہ کی البتہ تحقیق پوچھا مین نے اس آیت سے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آیا ترک کرین بمقتضای اس آیت کے امر معروف نہی منکر کو
پس فرمایا آنحضرت نے ترک نکرو بلکہ امر کرو ساتھ امر معروف کی اور منع کرو منکر سے یہانتک کہ جب دیکھے تو ای مخاطب صفت بخل کو لوگون مین کہ فرمان
برداری اوسکی کی جاتی ہی اور دیکھے تو خواہش نفس کو کہ متابعت اوسکی کیجاتی ہی اور دیکھے تو دنیا کو کہ اختیار کیجاتی ہی آخرت پر اور دیکھے تو خوش لگنا
اور اچھا جاننا ہر صاحب عقل و مذہب کا عقل و مذہب اپنے کو اور رجوع طرف علما کی نکرنا اور مفتی نفس اپنے کا ہونا اور دیکھے تو ایک امر کو کہ چارہ
اور جدائی نہین ہے تجکو اوس امر سے ایسی ان صورتون مین لازم پکڑ تو ذات اپنی کو اور رکھ نگاہ اپنی کو گناہون سے اور چھوڑ دے امر عوام کو اور قصہ
نکر اونسے اور گوشہ پکڑ اونسے اسلیے کہ تحقیق آگی تمہاری آخر زمانہ مین ایسی دن آتی ہین کہ اونمین صبر کرنا چاہیے اور ابتدا ان ایام کی بعد خلفای اربعہ
کی ہوئی آج کی دن تک فانا للہ وانا الیہ راجعون پس جو کوئی کہ صبر کری اون ایام مین گویا کہ ہاتھ مین لیا انگارہ واسطی عمل کرنیوالی کی شریعت اور
احکام دین پر اون ایام مین اجر ہے پچاس شخصون کا کہ عمل کرتی ہین مانند عمل اوسکی کی یعنی اونمین سے کہ جو لوگ نہین ہین آگی سے بلا نہین
ہین ان ایام مین کہا صحابہ نے یا رسول اللہ انکی لیے اجر پچاس شخصون کا ہی کہ اونمین سے ہون فرمایا اجر پچاس شخصون کا تم مین سے نقل کی
یہ ترمذی اور ابن ماجہ نی ف دیکھے تو ایک امر کو الخ یعنی وہ امر کہ میل کرے طرف اوسکی خواہش نفس تیری کی بسبب نفسانیت تیری کی کہ اگر دنیا کو ایسا
کی آوے تو اور اونہین رہے تو تجکو اختیار بحکم طبیعت کے اونمین پڑے تو اس صورت مین کنارہ کرنا اون سے لازم ہی کہ برائی مین نہ پڑے کذا فی
الطیبی اور بعضی حواشی مین لکھا ہی کہ معنی یہ ہین کہ مراد اسسے سکوت اور اعراض ہے بسبب عاجز ہونی کی نہی منکر سے اور یہ معنی موافق ہین اوسکے
کہ بعضے نسخون مین واقع ہوا ہی یدان لک ساتھ یای تحتانیہ کی یعنی لا قدرة لک علیہ کی یا مراد یہ ہو کہ دیکھے تو کار ضروری کہ آپ ہی
تجکو اوسکی اور چارہ نہین ہی اوس سے اگر امر نہی کرے تو وہ امر ضروری فوت ہوا اور چھوڑ امر عوام کا الخ حاصل یہ کہ جب دیکھے تو بعضے لوگونکو
گناہ کرتی اور ضروری ہی تجکو سکوت بسبب عاجز ہونی تیری کی تو نگاہ رکھ اپنی نفس کو گناہون سے اور چھوڑ امر نہی کو اور مشغول ہو ساتھ نفس اپنے
کی اور چھوڑ امر لوگون کا طرف اللہ تعالی کی اسلیے کہ اللہ تعالی نہین تکلیف دیتا کسی نفس کو مگر بقدر طاقت اوسکی کی اور ہاتھ مین لیا انگارہ
یعنی لاحق ہوگی اوسکو مشقت بسبب صبر کی مانند مشقت صبر کرنیوالی کی اوپر پکڑنی انگاری کی اپنی ہاتھ مین اور آخر اس حدیث سے فضیلت آخر امت کی

بہت دنیا اور تازہ معلوم ہوتی ہی اور بعضون نی کہا کہ عرب چیز نرم کو خضر او کہتی ہین بسبب مشابہ ہونی کی ساتہ خضراوات یعنی سبزترکاریون اور ترکاریون کی بیچ جلدی جاتی رہتی اور کم ٹہیرتی کی اور اسمین بیان ہی مکر او رغدر دنیا کا کہ لوگون کو ساتہ لذتون اپنی شہوتون کی دہوکا دیتی ہے اور حسن و جمال اپنی کی فریفتہ کرتی ہی اور فنا ہو جاتی ہی اور خلیفہ کرنی والا ہی معنی اسکی یہ ہین کہ اموال تمہاری حقیقت مین نہین ہین تمہاری بلکہ ملک اللہ کی ہین اور تم خلیفہ اور وکیل اوسکی ہو تصرف مین یا یہ معنی ہین کہ کیا ہی تمکو خلیفہ اون لوگون کا کہ پہلی تم سی تہی زمین مین اور دیا ہی تمکو وہ کہ اونکی تہا پس دیکہنی والا ہی کہ کیونکر عمل کرتی ہو اور کسطرح تصرف کرتی ہو اموال و املاک مین یا کیونکر عبرت پکڑتی ہو ساتہ احوال گذری ہوؤن کی اور تصرف کرتی ہواون کی اموال مین اور بچو دنیا سی یعنی زیادتی دنیا سی کہ زیادہ ہو قدر حاجت پر کہ وہ حاجت مددگار ہو دین کی اور نافع ہو آخرت مین اور بچو عورتون سے یعنی اونکی مکر و فریب سی اور محبت سی کہ باعث ہو اوپر جمع کرنی مال کی کہ مانع ہو حاصل کرنی علم و عمل کی سی اور مراد امیر عامہ سی متغلبی ہی کہ غالب ہوا ہی اوپر مسلمانون کی اور اونکی شہرون پر اور عام لوگون نی اوسکو امیر کیا اور پشتیبان اوسکی ہوئی بغیر مشاورت خواص کی اور اہل حل و عقد کی کہ علماء اور ارکین وقت ہین اور ابو سعید چورومی کلام کو رکر کر تو غرض اونکی یہ تہی کہ ہم سی اولویت ترک ہوئی وا لا اونہون نی بہی عمل کیا تہا بعضے حدیثون پر کہ جن مین اجازت تہی سکوت کی وقت خوف کی اپنی نفس پر یا آبرو پر یا مال پر درصورت عاجز ہونی اور زمانہ ضعف ایمان کی پس جبکہ اکابر صحابہ صدر اول مین عاجز تہی باوجود کمال قوی ہونی اپنی کی دین مین اور یقین مین اور معرفت مین اور نہین قدرت رکہتی تہی اظہار حق کی نسبت اہل باطل کی مانند یزید پلید اور حجاج وغیرہما کی تو وای برحال ہماری کہ سلاطین و امرا کا حال ایسا ہی خراب ہے اور علمای عاملین کم ہین اور کثرت ہی حاکمون ظالمین کے اور جہلا کی اور مشائخ ریاکارون کی انا للہ وانا الیہ راجعون اپس شک نہین ہے کہ یہ زمانہ صبر و شکر اور رضا بقضا اور سکوت اور بیٹہی رہنی گہرون کا ہی اور قناعت کرنی کا قوت لا یموت پر اور پیدا ہوتا ہی مومن یعنی مومن ماں باپ کی ہان پیدا ہوتا ہی یا شہر مومنون کی مین پیدا ہوتا ہی یہ طیبی کہا کہ جب پیدا ہوتا ہی تو قبل تمیز کی نسبت ایمان کی اوسکی طرف ہوتی نہین مگر باعتبار علم الٰہی کی اوسکی حق مین یا باعتبار زمانہ آیندہ کی اور پیدا ہوتا ہی کافر یعنی کافر ماں باپ سی پیدا ہوتا ہی یا شہر کفار مین اپس یہ منافی نہین ہی اس حدیث کی کل مولود یولد علی الفطرۃ طیبی کہا مراد اوس سے قابلیت قبول ہدایت کی ہی اگر نہ ہو کوئی مانع بو اعث گمراہی سی طیبی کہ دلالت کرتی ہی اوپر حدیث فابواہ یہودانہ الخ اور یہ تقسیم باعتبار غالب کی ہی وا لا بعضے ان مین سی پیدا ہوتی ہین مومن اور زندہ رہتی ہین کافر اور مرتی ہین مومن اور بعضے ان مین سی پیدا ہوتی ہین کافر اور زندہ رہتی ہین مومن اور مرتی ہین کافر اور شاید کہ یہ دونون قسمین نہین ذکر کین اس لیے کہ مقصود اس سے یہ ہی کہ اعتبار خاتمہ کا ہی اور وہ جانا گیا اوس سی کہ ذکر کیا گیا اجمالا انتہی **قال** وذکر الغضب فمنهم من یکون سریع الغضب سریع الفیء فاحدهما بالاخری ومنهم من یکون بطیء الغضب بطیء الفیء فاحدهما بالاخری وخیارکم من یکون بطیء الغضب سریع الفیء وشرارکم من یکون سریع الغضب بطیء الفیء قال اتقوا الغضب فانه جمرة علی قلب ابن آدم الا ترون الی انتفاخ اوداجه وحمرة عینیه فمن احس بشیء من ذلک فلیضطجع ولیتلبد بالارض قال وذکر الدین فقال منکم من یکون حسن القضاء واذا کان له افحش فی الطلب فاحدهما بالاخری ومنهم من یکون سیء القضاء وان کان له اجمل فی الطلب فاحدهما بالاخری وخیارکم من اذا کان علیه الدین احسن القضاء وان کان له اجمل فی الطلب وشرارکم من اذا کان علیه الدین اساء القضاء وان کان له افحش فی الطلب حتی اذا کانت الشمس علی رؤس النخل واطراف الحیطان فقال اما انه لم یبق من الدنیا فیما مضی الا کما بقی من یومکم

نہ منع کیا ہی آیا ہی عذر سی ساتھ زمین کی یعنی معذور رکھنا اور معنی اسکی یہ ہین کہ ہلاک نہونگی لوگ یہان تک کہ معذور رکھین ملامت کرنیوالون اور نہی کرنیوالون کو اپنی ذاتون سی یعنی ملامت کرنیوالی انکی معذور اور صواب پر ہون ملامت کرنے مین بسبب کثرت گناہون کے اور حاصل معنی یہ ہین تو جب ہون گا یہ ہوا کہ ہلاک ہوا لوگون کا بر تقدیر کرنی گناہون اور خلاف شرع کی ہی کہ بسبب اسکے محل نہ رہا منع اور نہی کا اونسی ہون اور **وعن عدی** بن عدی الکندی قال حدثنا مولی لنا انہ سمع جدی یقول سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان اللہ تعالی لا یعذب العامۃ بعمل الخاصۃ حتی یروا المنکر بین ظہرانیہم وہم قادرون علی ان ینکروہ فلا ینکروا فاذا فعلوا ذلک عذب اللہ العامۃ والخاصۃ رواہ فی شرح السنۃ اور روایت ہی عدی بیٹی عدی کندی کی سی کہ کہا حدیث کی ہمکو غلام آزاد ہمارے نی کہ اونی سنا دادا میری سی یعنی عمیرہ کندی سی کہ کہتا تھا کہ سنا مین نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی تھی تحقیق اللہ تعالی نہین عذاب کرتا اکثر قوم کو ساتھ عمل کرنے بعضون اونکی کی یعنی اگر بعضی قوم مین سی گناہ کرین تو اورون کو عذاب نہین کرتا یہان تک کہ دیکہین اکثر خلاف شرع کو درمیان اپنی کہ بعضون نی کیا اور حالانکہ وہ قدرت رکھتی ہون اوسکی تغیر کرنی پر پس نہ تغیر کرین اوسکو پس جب کرین اکثر اوسکو یعنی سکوت اور مداہنت کو باوجود قدرت کی عذاب کریگا خدای تعالی اکثرون کو اور بعضون کو نقل کی شرح السنۃ مین **ف** یعنی بعضون کو بسبب گناہ کی اور اکثرون کو بسبب نہ انکار کرنی اور منع کرنی کی **وعن** عبد اللہ بن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لما وقعت بنو اسرائیل فی المعاصی نہتہم علماؤہم فلم ینتہوا فجالسوہم فی مجالسہم وآکلوہم وشاربوہم فضرب اللہ قلوب بعضہم ببعض فلعنہم علی لسان داود وعیسی ابن مریم ذلک بما عصوا وکانوا یعتدون قال فجلس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وکان متکئا فقال لا والذی نفسی بیدہ حتی تاطروہم اطرا رواہ الترمذی وابو داود وفی روایتہ قال کلا واللہ لتامرن بالمعروف ولتنہون عن المنکر ولتاخذن علی یدی الظالم ولتاطرنہ علی الحق اطرا ولتقصرنہ علی الحق قصرا او لیضربن اللہ بقلوب بعضکم علی بعض ثم لیلعننکم کما لعنہم اور روایت ہی عبد اللہ بن مسعود سی کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جب گرفتار ہوئی بنی اسرائیل گناہون مین یعنی زنا مین اور ہفتہ کی شکار کرنی مین اور سوا انکی مین منع کیا اونکو علما اونکی نی یعنی اول پس نہ باز آی وہ یعنی نہ قبول کیا منع کرنیکو اور نہ چھوڑا ممنوع چیزون کو پس ہمنشینی کی اونکی علما نی اونکی بیچ مجلسون اونکی کی یعنی گنہگارون کی اور ہم طعام وہم کاسہ ہوی اونکی یعنی مداہنت کی اور آپس مین اختلاط رکھا پس خلط کیے خدای تعالی نی اونکے دلون بعضون اونکی کی ساتھ بعضون کی پس لعنت کی اللہ تعالی نی اون کو یعنی بنی اسرائیل کو جو گناہ کرتی تھی اور جو ساکت اور مصاحب تھے اونکی اوپر زبان داود اور عیسی بیٹی مریم کی لعنت کرنی اونکی بسبب گناہ کرنی اور تجاوز کرنی اونکی کی حدون سی یعنی بسبب اسکی کہ کھینچا اونہون نی گناہون کو یہانتک کہ کفر کی ساتھ حلال جانتی اور مانند اونکی کی اور بسبب چھوٹی گناہون سی اور بسبب اچھا جانتی گناہون کی کرنیوالون اونکی سی کہا ابن مسعود نی پس اٹھ بیٹھی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور تھی تکیہ کیے ہوی یعنی پہلو پر یا پشت پر تکیہ بیٹھی ہوی تھی پہلی اسکی پس تکیہ چھوڑ کر سیدھی ہو بیٹھی واسطی اہتمام کلام کی پس فرمایا نہین نجات پاؤ گی تم عذاب سی قسم ہی اوس ذات کی کہ جان میری اوسکی ہاتھ مین ہی یہانتک کہ منع کرو تم ظالمون اور فاسقون کو گناہون سی منع کرنا نقل کی یہ ترمذی اور ابو داود نی اور ایک روایت ابو داود کی مین یون آیا ہی کہ فرمایا آنحضرت نی یون نہین ہی کہ جو گمان کرتی ہو تم یعنی نجات پانا عذاب سی باوجود مداہنت کی قسم خدا کی البتہ کہو اون سی بات اچھی اور منع کرو بری بات سی اور پکڑو ہاتھ ظالم کی اور البتہ مائل کرو اوسکو حق پر مائل کرنا اور البتہ روکو اوسکو حق پر یعنی قبول حق پر بند کرنا یعنی گرفتار کر دو البتہ ماریگا اور خلط

خدا کی ساتھ زبان اپنی کی یعنی بطریق نصیحت بیان کی اور ساتھ ہاتھ اپنی کی یعنی اگر ہو اوسکو قدرت قوت و ساتھ دل اپنی کی یعنی دل سے برا جانا
وقت عجز کی پس یہ وہ شخص ہے کہ پہلی پونہچا واسطی اوسکی کمال ثواب اور نیکبختیان اچھی دنیا اور آخرت کی اور ایک وہ شخص کہ پہچانا اوسنی دین
خدا کا لیکن ایک درجہ کمتر اول سے پس تصدیق کیا دین کو اور درست جانا اوسکو یعنی جہاد کیا ساتھ دل اور زبان کی نہ ہاتھ کی یہ مطلب معلوم ہوا ساتھ قرینہ
مقابلہ کی چونکہ تصدیق کار دل کا ہی اور زبان ترجمان اوسکی ہی تعبیر ان وہی ساتھ تصدیق کی کی اور ایک وہ شخص ہے کہ پہچانا دین خدا کا
فی الجملہ پس خاموشی قبول کی اوسپر اور جہاد نکیا مگر ساتھ دل کی پھر بیان کیا حال صفت اوس مرد کا کہ فرمایا پس اگر دیکھتا ہی یہ دس شخص کو کہ کام
نیک کرتا ہی دوست رکھتا اوسکو بنابر اوسکی اور اگر دیکھتا ہی اوس شخص کو کہ عمل کرتا ہی غیر حق دشمن رکھتا ہی اوسکو بنابر اوسکی پس یہ شخص نجات
پاتا ہی بنابر پوشیدہ رکھنی اپنی کی محبت خیر اور بغض باطل کو **ف** پس اول تو وہ کہ جسنی دین اللہ تعالی کا پہچانا اور سخت ہوا دین
خدا میں پس خرچ کی کوشش اپنی بیچ مجاہدہ کی ساتھ ہاتھ اور زبان اور دل کی اور دوسرا وہ ہوا کہ جہاد کیا زبان اور دل سے اور تیسرا وہ ہوا کہ پہچانا
دین اللہ کا ادنی پہچاننا اور سکوت کیا پس نہ کوشش کی اوسمین مگر بقدر ایمان اپنی کی کہ مکروہ رکھنا دل سے ہی اور یہی ہی جو حدیث میں
فذلک اضعف الایمان پس یہ تینوں قسمیں مردوں عارفوں اور پہچاننے والوں دین کی ہیں متفاوت مراتب اول سابق اور دوسرا مقتصد یعنی متوسط
اور تیسرا ظالم جیسیکہ آیہ کریمہ میں ہی فمنهم ظالم لنفسه ومنهم مقتصد ومنهم سابق بالخيرات تیسری کو بسبب ادنی تقصیر کی ظالم فرمایا اور دوسری کو
میانہ رو اور اول کو سابق اور یہ تینوں برگزیدہ درگاہ کی جیسیکہ اول آیت میں فرمایا ثم اورثنا الكتاب الذين اصطفينا من عبادنا فمنهم ظالم لنفسه الخ
اور سوابق جمع سابقہ کی ہی سابقہ کہتی ہیں ہر خصلت فاضلہ یعنی بہتر کو بولتی ہیں کہ فلانی کو سابقہ ہی اس امر میں یعنی سبقت لے گیا ہی لوگوں پر
اس کار میں پس حاصل یہ کہ یہ شخص سابقین بالخیرات سے ہوا کہ سبقت لے گیا حاصل کرنی سعادتوں دنیا اور آخرت میں اور بشارتوں میں ساتھ جزا اور
ثواب کے اور توفیق طاعت عبادت میں اس میں اشارہ ہے طرف قول اللہ تعالی کی والسابقون السابقون یعنی جمع کرنیوالی درمیان مراتب کمال اور تکمیل کے اور
درجات علم وعمل کی اور تعلیم کی اولئک المقربون یہ لوگ مقرب ہیں ع **وعن جابر** قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
اوحى الله عز وجل الى جبرئيل عليه السلام ان اقلب مدينة كذا وكذا باهلها فقال يا رب ان فيهم عبدك
فلانا لم يعصك طرفة عين قال فقال اقلبها عليه وعليهم فان وجهه لم يتمعر في ساعة قط اور روایت ہے
جابر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ وحی بھیجی اللہ عز وجل نے طرف جبرئیل علیہ السلام کی یہ کہ اولٹ دے شہر ایسے
اور ایسے کو یعنی فلانی شہر کو کہ صفت اوسکی ایسی ہی مع اہل اوسکی کی پس کہا جبرئیل نے اے رب میری تحقیق اون لوگوں میں بندہ تیرا ہی فلانا
کہ نہیں گناہ کیا اوسنی تیرا ایک لحظ کہا آنحضرت نے کہ فرمایا اللہ تعالی نے اولٹ دے اوس بستی کو اوسپر اور اونپر اسلیے کہ مونہہ اوس بندہ کا نہیں متغیر ہوا
بسبب میری اور بسبب بی پیری کی ایک ساعت کبھی **ف** حاصل یہ کہ نہیں ظاہر ہوا اثر غضب کا اور انکار دل کا اوپر کرنیوالی گناہ کی ایک
ساعت کبھی اور اسمین فرمائی ہی کہ اگر ایکبار ہی غصہ ہوتا اسکے لیے تو درگذر کیا جاتا بیچ بقیہ اوقات عمر کی ع **وعن ابي سعيد** قال قال رسول
الله صلى الله عليه وسلم ان الله عز وجل ليسأل العبد يوم القيامة فيقول ما لك اذ رأيت المنكر فلم تنكره قال رسول
الله صلى الله عليه وسلم فيلقى حجته فيقول يا رب خفت الناس ورجوتك روى البيهقي الاحاديث الثلاثة في
شعب الایمان اور روایت ہے ابی سعید سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق اللہ عز وجل پوچھیگا بندہ کو دن قیامت کے پس آدمی کا کیا ہوا
تجکو جب دیکھا تونی ایک امر خلاف شرع کو پس انکار کیا تونی اوسپر یعنی تغییر نکیا تونی اوسکو اپنی زبان اور ہاتھ سے فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پس

یوم القیامۃ اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہیں حسرت کرینگے اہل جنت مگر اوس ساعت پر کہ گذری اونپر اس حال میں کہ نہیں یاد کیا اونہوں نے
اللہ کو اوس میں ۴ع وعن المستورد بن شداد قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول واللہ ما الدنیا فی الاخرۃ
الا مثل ما یجعل احدکم اصبعہ فی الیم فلینظر بم ترجع رواہ مسلم اور روایت ہے مستورد بیٹے شداد کی سے کہ کہا اونہوں نے سنا میں نے
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے قسم ہے خدا کی نہیں ہے مثال دنیا کی یعنی اوسکی نعمتوں اور زمانہ کی مقابلہ میں آخرت کی یعنی نعمتوں اور ایام
اوسکی کی مگر مانند ڈالنی ایک تمہاری کی اونگلی اپنی کو دریا میں پس چاہیے کہ دیکھے ساتھ کسی چیز کی پھرتی ہے نقل کی مسلم نے ف یعنی کس قدر
پانی اوسمیں لگتا ہے دریا میں سے کچھ نہیں لگتا سوای رطوبت یا ایک دو قطرہ کی پس ایسی ہی دنیا قلیل حقیر ہے بہ نسبت آخرت کی دریہ ہی تمثیل
ہی واسطی سمجھانی لوگوں کی والا تناہی کو غیر متناہی کی ساتھ کچھ نسبت نہیں قطرہ جو دریا سے نکلتا ہے باوجود قلت وحقارت کی کچھ نسبت
رکھتا ہے دریا سے اور دنیا آخرت سے اس قدر بھی نسبت نہیں رکھتی نتیجہ حاصل یہ کہ نہ اس دنیا سریع الزوال کی نعمتوں پر مغرور ہو اور نہ اوسکی تکالیف
وتنگی پر جزع فزع اور شکوہ کری بلکہ کہی اللہم لا عیش الا عیش الاخرۃ کہ حضرت نے اسکو فرمایا ہے ایک بار دن احزاب کے اور ایک بار حجۃ الوداع میں
پھر جانی کہ دنیا مزرعۃ الآخرۃ ہے اور دنیا ایک ساعت ہے پس صرف کری اوسکو طاعت میں ۵ع وعن جابر ان رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم مر بجدی اسک میت فقال ایکم یحب ان ھذا لہ بدرھم فقالوا ما نحب انہ لنا بشیء قال فواللہ
للدنیا اھون علی اللہ من ھذا علیکم رواہ مسلم اور روایت ہے جابر سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم گذری ایک بکری کے
بچہ چھوٹی کان والی یا بن کان والی یا کان کٹی مری ہوئی پر پس فرمایا کون تم میں دوست رکھتا ہے کہ یہ ہووی اوسکی لیے بدلی ایک درہم کی یعنی کوئی
ہے تم میں سے کہ اسکو ایک درہم کو خریدے پس عرض کیا صحابہ نے کہ نہیں دوست رکھتے ہم کہ ہماری لیے یہ ہووے بدلی کسی چیز کی فرمایا آنحضرت نے قسم ہے
خدا کی البتہ دنیا یعنی ساتھ تمام انواع لذات اپنی کی بہت ذلیل ہے نزدیک خدا کی اس بکری کی بچہ سے نزدیک تمہاری نقل کی مسلم نے ف مقصود
اس سے ہے بیرغبت کرنا ہے دنیا سے اور رغبت دلانی ہے عقبی میں اسلئے کہ حب الدنیا راس کل خطیئۃ بنا بر اوس چیز کی کہ روایت کیا ہے اوسکو بیہقی نے حسن سے
محبت دنیا سر ہے ہر گناہ کا
بطریق ارسال کے جیسے کہ ترک الدنیا راس کل عبادۃ اور سبب اسمیں یہ ہے کہ محبت دنیا کی یعنی الا دنیا کا اگرچہ مشغول ہو امور دنیوی میں ہوتا ہے اوسکی
ترک دنیا سر ہے ہر عبادت کا
اعمال میں دخل غرضوں فاسدہ کو اور تارک دنیا اگرچہ مشغول ہو امور دنیوی میں مقصود ہوتی ہے اوسکو آخرت چنانچہ ایسی کہا ہے بعضوں عارفوں نے
صاحبان یقین سے کہ جسنی دوست رکھا دنیا کو نہیں ہدایت کرسکینگے اوسکو تمام مرشد اور جسنی ترک کیا دنیا کو نہیں گمراہ کرسکینگے اوسکو تمام مفسد ۶ع وعن
ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الدنیا سجن المؤمن وجنۃ الکافر رواہ مسلم اور روایت ہے ابی ہریرہ
سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ دنیا قید خانہ ہے مومن کا اور بہشت ہے کافر کی نقل کی یہ مسلم نے ف یعنی دنیا مشابہ قید خانہ کی ہے
مسلمان کے لیے کہ محنت اور شدت دیکھتا ہے اوسمیں اور منہیات سے اپنی تئیں بچاتا ہے اور مشقت طاعات کا متحمل ہوتا ہے یا تنگ ہے میدان دنیا
اوسکو تنگ ہے اسمیں ایسی ہمیشہ چاہتا ہے کہ اوس سے نکلے اور میدان ملکوت میں جولانی کرے اور بمنزلہ بہشت کی ہے کافر کی لیے کہ ساتھ لذتوں
اور شہوتوں کے اوسمیں مشغول ہے اور نہیں چاہتا اوس سے نکلنا اور بعضی کہتی ہیں مراد یہ ہے کہ دنیا مانند قید خانہ کی ہے مومن کے لیے بہ نسبت اون
اور نعمتوں کے کہ طیار کی گئی ہیں اوسکی لیے آخرت میں اور مانند بہشت کی ہے کافروں کی لیے مقابلہ میں اون عذاب دردناک کی کہ تیار کیا گیا ہے
اوسکی لیے آخرت میں یعنی مومن ہر چند کہ دنیا میں نازونعمت میں ہے ہنوز کم ہے اور آخرت میں بہتر اس سے پاویگا اور کافر ہرچند محنت و مشقت
دیکھی دنیا میں آخرت میں بدتر حال اوسکا اس سے ہوگا اور مشہور ہے کہ ایک یہودی نے حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کو دیکھکر کہا کہ تمہاری نانا صاحب نے

جو کہا ہی الدنیا سجن المؤمن وجنة الکافر یہ کیونکر صادق آوی یہ نسبت میری اور تمہاری تم تو گویا جنت میں چل جاتی ہو اور میں سختی میں ہون اور میں بھی
اور طرح طرح کی تکالیف فقر وفاقہ میں گرفتار رہتا ہون آپ لی یہی جواب یا جو بقول بعض کی نقل کیا گیا ہو ختم ہوا **وعن** انس قال قال رسول
الله صلى الله عليه وسلم ان الله لا يظلم مؤمنا حسنة يعطى بها في الدنيا ويجزى بها في الآخرة واما الكافر فيطعم
بحسنات ما عمل بها لله في الدنيا حتى اذا افضى الى الآخرة لم تكن له حسنة يجزى بها رواه مسلم
اور روایت ہی انس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق اللہ تعالی نہیں ضائع کرتا اجر مومن کی نیکی کا دیا جاتا ہی یعنی مومن تمام
بھلائیان بسبب اوس نیکی کی دنیا میں یعنی دفع بلا اور فراخی رزق کی وغیر ذلک نعمتیں اور بدلہ دیا جاوی گا بسبب اوسکی آخرت میں اور کافر پس کھلایا
جاتا ہی یعنی دیا جاتا دنیا میں بسبب نیکیون کی کہ کین ہین واسطی اللہ کی یعنی کھلانا فقیر کا اور احسان کرنا یتیم پر اور مانند انکی کی یہانتک کہ جب
پونہچی گا طرف آخرت کی نہوگی اوسکی لیی نیکی کہ جزا دیا جاوی بسبب اوسکی نقل کی یہ مسلم نی **ف** یعنی مومن جب نیکی کرتا ہی تو اوسکو آخرت میں جزا
اور ثواب اوسکا پورا ملتا ہی اور دنیا مین بھی اوسکا بدلا ملتا ہی کہ فراخی ہوتی ہی رزق مین اور حاصل ہوتی ہی خوش گذرانی اور فراغ خاطر اور سلامتی
آفات و ناگوار چیزون سی اور کافر جب نیکی کرتا ہی خدا کی لیی تو بدلا اوسکا تمام دنیا ہی مین پایا جاتا ہی اور آخرت میں اوسکا بدلہ نہین دیکھتا اور
اوسپر ثواب نہین پاتا اور مقتضی مقابلہ کا وہ ہی جو وارد ہوا ہی اور حدیث مین کہ مومن کو بدلا دیا جاتا ہی برائیون کا دنیا مین ساتھ انواع محنت اور
مشقت اور بلاؤن کی یہانتک کہ جب پونہچی گا آخرت مین نہین ہوگی اوسکی لیی برائی کہ عذاب پایا جاوی اوسپر اور مؤید ہی اسکی وہ روایت
کہ روایت کی ہی احمد اور ابن حبان نی کہ جب نازل ہوئی آیت من يعمل سوءا يجز به کہا ابو بکر نی کہ کون نجات پاوی گا ساتھ اسکی یا رسول اللہ فرمایا آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم نی کہ بخشی اللہ تجکو ای ابو بکر کیا نہین غمگین ہوتا تو کیا نہین رنج اوٹھاتا تو کیا نہین پہونچتا ہی تو کیا نہین دیتا ہی تجکو بلا مین کہا
اونہون نی ہان یا رسول اللہ فرمایا یہ چیز سی ہی کہ بدلا اور سزا دیی جاتی ہو تم ساتھ اوسکی اور ترمذی اور ابن جریر نی روایت کیا ہی کہ سیئات اور
جزا مین دنیا مین ختم **وعن** ابی هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم حجبت النار بالشهوات و
حجبت الجنة بالمكاره متفق عليه الا عند مسلم حفت بدل حجبت اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نی کہ ڈہانکی گئی ہی آگ دوزخ کی ساتھ شہوتون اور لذتون کی اور ڈہانکی گئی ہی جنت ساتھ سختیون اور مشقتون کی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی مگر
نزدیک مسلم کی لفظ حفت کا ہی یعنی گھیری جاتی کی بدلی حجبت کی **ف** یعنی جب تیم مداومت کرنی کی طاعات عبادات پر اور بیچ صبر کرنی کی شہوات
و لذتون سی تو گویا دیکھی ہیں اور مشقت کہ جنہین بہشت کو پونہچین گے اسلیی کہ جو چیز کہ پردہ میں ہوتی ہی جب تک پونہچی اوس پردہ کو درمیان سی اوٹھا دین چیز ظاہر
ہوگی پس چونکہ بہشت بیچ پردہ مشقتون کی ہی اول مشقتوں کو پونہچیں اور اونہیں اچھی طرح اونکو کرینا پونہی گذر کر بہشت کو پونہچین گے اور اسی طرح
شہوات یعنی خواہش نفسانیان پردہ دوزخ کی ہین جب شہوات کو پونہچین اور اونکی مرتکب ہون دوزخ کو پونہچین گے اور مراد شہوات سی شہوات حرام ہین مانند شرب
اور زنا اور غیبت اور مانند انکی کی والا مرتکب ہونا شہوات مباحہ کا موجب دخول آگ کا اور بہانہ دخول بہشت کا نہین مگر البتہ مقام فریبی اور لائت سی ہی کہ
ڈالتا ہی اور اسی جگہ سی معلوم ہوتا ہی کہ معنی العلم حجاب اللہ کیا ہین یعنی علم پردہ ہی درمیان بندہ اور خدا کی جب علم کو پونہچین اور اوس مین
ارادہ معرفت خدا کی پونہچین فافہم **وعنه** قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم تعس عبد الدينار وعبد الدرهم
وعبد الخميصة ان اعطي رضي وان لم يعط سخط تعس وانتكس واذا شيك فلا انتقش طوبى لعبد آخذ بعنان
فرسه في سبيل الله اشعث رأسه مغبرة قدماه ان كان في الحراسة كان في الحراسة وان كان في الساقة كان في الساقة

اِنْ اُسْتَاْذَنَ لَمْ يُؤْذَنْ وَاِنْ شَفَعَ لَمْ يُشَفَّعْ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی اوسی ابی ہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم
نی کہ ہلاک ہوا یا ہلاک ہو بندہ دنیا کا اور بندہ درہم کا اور بندہ چادر کا یعنی جسنے اختیار کیا اور ترجیح دی مال کو اپنی معبود جبار کی رضا پر اسطرح
کہ لیتا ہی اوسکو بغیر وجہ حلال کے اور نہیں صرف کرتا اوسکو اوسکی مصرف میں حاصل یہ کہ دوستدار مال کا ہی کیسا ہی ہوا اور جمع کرتا ہی اوسکو
اور بخل کرتا ہی ساتہ اوسکی حقوق میں اور دوستدار کپڑون فاخرہ کا اور گرفتار ہی زیب و زینت میں بقصد تکبر و تجمل کے اور صفت اور نشان ہی بندہ
ہونی زر اور کپڑی کا یہ ہی کہ اگر دیا جاوی زر اور کپڑا خوش ہوا اور اگر نہ دیا جاوی ناخوش ہو یعنی طمع اوسکی ہمیشہ بیچ مال لوگون کی اور حرص اوسکی اوسکی
جمع کرنی میں ہے اگر دیا راضی ہوا اور نہ دیا ناراض ہو کذا قال الطیبی اور ممکن ہے کہ مراد دینا اور نہ دینا حق تعالی کا اور راضی ہونا اور غضب ہونا
اوس سے ہو پہر مکرر دعا بد کے تاکید کی لیے ہلاک ہو جیو اور سرنگون اور ذلیل اور خوار ہو جیو ایسا شخص اور جسوقت کانٹا لگی اوسکی پاون میں پس نہ نکالا
جائیو یعنی جب شدت و محنت میں ہو کوئی مدد اوسکی نہ کیجیو اور سبب بیان کی بدحالی گرفتارون دنیا کو حرص و طمع کے چاہا کہ اونکی مقابلہ میں ذکر کرے طالبان
دین اور تارکان دنیا کا کہ مشغول ہین ساتہ جہاد کی اللہ تعالی کی راہ میں اور بیرغبت ہین دنیا اور زینت اوسکی سی اور اہل دنیا اور ظاہر پرستون کی نظرون میں
خوار و ذلیل معلوم ہوتی ہین پس فرمایا خوشحالی ہو جیو واسطی اوس بندی کی کہ پکڑی ہوئی کہڑا ہی باگ گہوڑی اپنی کی واسطی جہاد کی راہ خدا میں
پراگندہ ہین بال سر اوسکی کی گرد آلودہ ہین پانو اوسکی اگر ہی بیچ نگہبانی لشکر کی یعنی اگر اوسکو آگی کی لشکر میں نگہبانی کی لیے مقرر کیا ہی تو ہوتا ہی
بیچ نگہبانی کامل کی یعنی نہ غافل ہوتا ہی نہ سوتا ہی بلکہ خوب ہوشیاری سی نگہبان رہتا ہی اور اگر ہوتا ہی پیچہی کی لشکر میں یعنی مقرر کرتی ہین اوسکو
پیچہی کی لشکر میں نگہبانی کی لیے رہتا ہی پیچہی کی لشکر میں یعنی وہ تابع اور فرمانبردار مسلمانون کا ہی جو کچہ کہتی ہین کرتا ہی اور جہان رکہتی ہین
رہتا ہی تکبر اور اصرار نہیں کرتا اگر طلب کرتا ہی اذن لوگون کی مجلسون میں جانیکا نہیں اذن دیا جاتا یعنی بسبب نہونی مال و جاہ کی اور اگر سفارش
کرتا ہی کسی کی قبول نہیں کی جاتی اوسکی سفارش یعنی بسبب خوار و بیقدر ہونی اوسکی کی لوگون کی نظرون میں نقل کی یہ بخاری نی ف بندہ
دینار کا الخ یہ اس سبب سی کہا کہ مذموم ہوتی اور گرفتار ہی اسباب دنیا میں اگر مال اوسکی ملک میں ہوا اور اوسکی دوستی میں گرفتار نہو مذموم نہیں اور
خاص دینار اور درہم ہی کو پہلی ذکر کیا کہ یہ دونون نقد ہین کہ حاصل ہوتی ہین بسبب انکی تمام مقاصد نفس و شیطان کی اور لفظ خمیصہ ساتہ زبر خ کی
اوپر وزن سفینہ کی چادر سیاہ خطدار اور صراح میں ہے خمیصہ گلیم سیاہ کہ جسکی چارون طرف خط ہوتی ہین اور خاص اسکو پہلی ذکر کیا کہ اکثر اسکے
پہننے میں تکبر اور رعونت اور ریا اور سمعہ ہوتی ہی اور نفس کو کمال رغبت ہوتی ہی اوسکی طرف اور نہیں طاقت رکہتی ہی اوسکی مفارقت کی پس گویا کہ بندہ
اوسکی ہوتی ہین اور نقش اور انتقاش کی معنی ہین کانٹا پانو سی نکالنا یعنی جب شدت و محنت میں کوئی گرفتار ہو کوئی مدد اوسکی نہ کیجیو اور چونکہ کانٹا پانو
سی نکالنا ادنی مرتبہ مدد کرنیکا ہی نفی کی اوسکی اس سی یا وہ جو بطریق اولی منفی اور مفقود ہوگا اور جان کہ محل اس کلام کا دعا ہی بطریق متابعت شارحین کے
کیا ہی ہمنی و الا اگر حمل کرین اوپر خبر دینی کی قبیح حال اوس جماعت کے سے اور برائی اور ذلت و خواری اونکی بیچ دنیا اور آخرت میں تو بہی جائز ہی جیسا کہ
نہیں پوشیدہ ہی یہ ج ع **وَعَنْ** اَبِیْ سَعِیْدٍ الْخُدْرِیِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ مِمَّا اَخَافُ عَلَیْکُمْ
مِنْ بَعْدِیْ مَا یُفْتَحُ عَلَیْکُمْ مِنْ زَهْرَةِ الدُّنْیَا وَزِیْنَتِهَا فَقَالَ رَجُلٌ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَوَیَأْتِی الْخَیْرُ بِالشَّرِّ فَسَکَتَ حَتّٰی ظَنَنَّا
اَنَّهٗ یُنْزَلُ عَلَیْهِ قَالَ فَمَسَحَ عَنْهُ الرُّحَضَاءَ وَقَالَ اَیْنَ السَّائِلُ وَکَاَنَّهٗ حَمِدَهٗ فَقَالَ اِنَّهٗ لَا یَأْتِی الْخَیْرُ بِالشَّرِّ وَاِنَّ مِمَّا یُنْبِتُ
الرَّبِیْعُ مَا یَقْتُلُ حَبَطًا اَوْ یُلِمُّ اِلَّا آکِلَةَ الْخَضِرِ اَکَلَتْ حَتّٰی اِذَا امْتَدَّتْ خَاصِرَتَاهَا اسْتَقْبَلَتْ عَیْنَ الشَّمْسِ فَثَلَطَتْ وَبَالَتْ
ثُمَّ عَادَتْ فَاَکَلَتْ وَاِنَّ هٰذَا الْمَالَ خَضِرَةٌ حُلْوَةٌ فَمَنْ اَخَذَهٗ بِحَقِّهٖ وَوَضَعَهٗ فِیْ حَقِّهٖ فَنِعْمَ الْمَعُوْنَةُ هُوَ وَمَنْ اَخَذَ

قَدْ أَفْلَحَ مَنْ أَسْلَمَ وَرُزِقَ كَفَافًا وَقَنَّعَهُ اللّٰهُ بِمَا آتَاهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے کہ تحقیق چھٹکارا پایا اور مقصود کو پہنچا وہ شخص کہ مسلمان ہوا یا تسلیم کیا قضا و قدر الٰہی کو اور رزق دیا گیا اوسکو یعنی حلال بقدر کفایت
کی یعنی اوس قدر کہ کفایت کری امر دنیا میں اور باز رکھی اوسکو ماسوی اللہ سی اور قانع کیا اوسکو خدای تعالی نی ساتھ اوس چیز کی کہ دیا ہی اوسکو قسم
رزق سی اور راضی کیا اوسکو ساتھ قسمت کے نقل کیا یہ مسلم نی وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ
الْعَبْدُ مَالِي مَالِي إِنَّ مَا لَهُ مِنْ مَالِهِ ثَلَاثٌ مَا أَكَلَ فَأَفْنَى أَوْ لَبِسَ فَأَبْلَى أَوْ أَعْطَى فَاقْتَنَى وَمَا سِوَى ذٰلِكَ فَهُوَ
ذَاهِبٌ وَتَارِكُهُ لِلنَّاسِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہتا ہی بندہ مال میرا مال میرا یعنی
فخر کرتا ہی بسبب اوسکے جمع نی مال کی اور تکبر کرتا ہی ساتھ نسبت کرنی اوسکی کی اور نہیں جانتا وبال اوسکا تحقیق وہ چیز کہ واسطی اوسکی ہی مال اوسکی سی تین چیزیں
ہیں یعنی جو کچھ کہ حاصل ہوتا ہی اوسکی لیے اوسکی مال سے تین منافع ہیں فی الجملہ لیکن ایک منفعت اون میں سی حقیقۃً اور باقی ہی اور منفعت صورۃً
بیچ ظاہر دنیا کی ہیں اور فنا ہونی والی ہیں وہ چیز کہ کہائی اور تمام کی یا وہ چیز کہ پہنی پس پرانی کی یعنی پہاڑ ڈالی یا صدقہ دی پس ذخیرہ کی یعنی
عقبے کی لیے اور وہ چیز کہ سوای اسکی ہی یعنی ذکر کی گئی کی قسم اور اموال سی مانند مواشی اور زمین اور خادم اور نقد ہی اور جواہر اور مانند اونکی کے
پس وہ بندہ گذرنیوالا ہی اون سی اور چھوڑ جانی والا ہی اوسکو واسطی لوگون کی نقل کی یہ مسلم نی ف ذخیرہ کیا اشارہ ہی طرف اوسکی ہے
کہ جمع کرنا مال کا حقیقت میں یہی ہی کہ بخشی اور صدقہ دی فقرا کو تا ذخیرہ ہو ثواب اوسکا واسطی روز حاجت کے قیامت میں ہے وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتْبَعُ الْمَيِّتَ ثَلَاثَةٌ فَيَرْجِعُ اثْنَانِ وَيَبْقَى مَعَهُ وَاحِدٌ يَتْبَعُهُ أَهْلُهُ وَمَالُهُ وَعَمَلُهُ
فَيَرْجِعُ أَهْلُهُ وَمَالُهُ وَيَبْقَى عَمَلُهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ ساتھ جاتی ہیں
میت کے تین چیزیں پس پہر آتی ہیں دو چیزیں یعنی اپنی مکان کو اور چھوڑ آتی ہیں اوسکو اکیلا اور ساتھ رہتی ہی اوسکی ایک چیز ساتھ جاتی ہیں
اوسکی اہل اوسکی یعنی مانند اولاد اور اقارب اور یار اور جان پہچان اوسکی کی اور مال اوسکا یعنی مانند لونڈی غلام اور جانور اور خیمہ اور مانند اونکی کے
اور عمل اوسکی یعنی اچھا اور بُرا پس پہر آتی ہیں اہل اور مال اوسکی اور ساتھ رہتی ہیں اوسکی عمل اوسکی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف یعنی جو کچھ
مترتب ہوتا ہی اوسپر ثواب و عذاب سی چنانچہ اسیطرح کہا گیا ہی القبر صندوق العمل ع وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّكُمْ مَالُ وَارِثِهِ أَحَبُّ إِلَيْهِ مِنْ مَالِهِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا مِنَّا أَحَدٌ إِلَّا مَالُهُ أَحَبُّ إِلَيْهِ
مِنْ مَالِ وَارِثِهِ قَالَ فَإِنَّ مَالَهُ مَا قَدَّمَ وَمَالُ وَارِثِهِ مَا أَخَّرَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے عبد اللہ بن مسعود سے
کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یعنی صحابہ سی کون ہی تم میں سی کہ مال وارث اوسکی کا بہت پیارا ہو طرف اوسکی مال اپنی سے
یعنی کون ہی کہ دوست رکہی یہ کہ اوسکو یعنی مال نہو اور اوسکی وارث کی لیے مال ہو کہا صحابہ نی یا رسول اللہ نہیں کوئی ہم میں سے مگر مال اوسکا بہت
پیارا ہوتا ہی طرف اوسکی مال وارث اوسکی سی فرمایا کہ تحقیق مال اوسکا حقیقت میں وہ ہی کہ آگی بہیجا یعنی صدقہ دیا فقرا کو اور مال اوسکی وارث کا
وہ ہی کہ پیچھی چھوڑ گیا نقل کی یہ بخاری نی ف پس اگر چاہتا ہی کہ اوسکی لیے مال ہو تو چاہیے کہ صدقہ دے اور آگی بہیجے اور پیچھی نہ چھوڑے
چونکہ آگی نہیں بہیجتا اور پیچھی چھوڑ جاتا ہی معلوم ہوتا ہی کہ مال وارث کو زیادہ دوست رکہتا ہی اپنی مال سی اور مراد یہ ہی کہ بخل کرتا ہی
اور حق ادا نہیں کرتا اور بعد تصدق کی اور وصیت کرنی کی واسطی فقرا کی کہ اکثر اوسکا تہائی ہی واسطی وارثون کی چھوڑ جاوے تو
افضل ہی چنانچہ حدیث میں آیا ہی کہ اگر اپنی وارثون کو توانگر چھوڑے تو بہتر ہی اس سی کہ بہیک مانگنی کی لیے لوگون کی آگی ہاتھ پہیلاوین [illegible]

وَعَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَقْرَأُ اَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ قَالَ يَقُوْلُ ابْنُ اٰدَمَ مَالِيْ مَالِيْ قَالَ وَهَلْ لَكَ يَا ابْنَ اٰدَمَ اِلَّا مَا اَكَلْتَ فَاَفْنَيْتَ اَوْ لَبِسْتَ فَاَبْلَيْتَ اَوْ تَصَدَّقْتَ فَاَمْضَيْتَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی مطرف تابعی سی کہ نقل کی اپنی باپ سی یعنی عبد اللہ بن شخیر سی کہ کہا آیا مین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی پاس اس حال مین کہ وہ پڑہتی تہی الہکم التکاثر غافل رکہا تمکو اندیشہ آخرت کی سی آپس کے فخر کرنی نی ساتہ کثرت مال کے فرمایا آنحضرت نے بیچ بیان تکاثر کی کہتا ہی آدمی مال میرا مال میرا فرمایا آنحضرت نے یعنی بیچ رد اور انکار اس قول کے اور نہین حاصل ہوتا واسطی تیری ای بیٹی آدم کی نفع اور نصیب مال سی کہ وہ چیز کہ کہائی تو نی پس فنا کی تو نی اور پہنی تو نی پس پرانی کی تو نی یا صدقہ دی تو نی پس گذاری تو نی اور باقی چہوڑی آخرت کی لیی نقل کی یہ مسلم نی وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ الْغِنٰى عَنْ كَثْرَةِ الْعَرَضِ وَلٰكِنَّ الْغِنٰى غِنَى النَّفْسِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہین تونگری ہی بہت مال و متاع سی ولیکن تونگری حقیقی تونگری دل کی ہی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **ف** یعنی ساتہ قناعت اور بی پروائی اور عالی ہمتی اور بچنی کی سوال سی اور ساتہ ترک کرنی حرص کی جسکا دل متعلق ہی ساتہ جمع کرنی مال کی اور حریص ہے اوپر طلب یافتی کی فقیر و محتاج ہی اگرچہ مال رکہی اور جو کوئی قانع اور راضی ہی ساتہ قوت اور کفاف کی اور دور ہے حرص و زیادہ طلبی سی غنی ہی اگرچہ مال نہ رکہی جیسیکہ کہا گیا ہی تونگری بدلست نہ بمال و بزرگی بعقلست نہ بسال اور بعضون نی کہا کہ مراد ساتہ غناء نفس کے حاصل کرنا کمالات علمی اور عملی کا ہی کہ نفس ناطقہ انسانی بدون اوسکی محفوظ اور تونگر نہین ہوتا یعنی بخت اور دولت اور تونگری بسبب کمال کے ہی نہ بسبب مال کے بیت تونگری نہ بمال ست نزد اہل کمال که مال تا لب گورست بعد ازان اعمال کہا بعض ارباب کمال نی **نظم**

رَضِيْنَا قِسْمَةَ الْجَبَّارِ فِيْنَا لَنَا عِلْمٌ وَلِلْاَعْدَاءِ مَالٌ فَاِنَّ الْمَالَ يَفْنٰى عَنْ قَرِيْبٍ وَاِنَّ الْعِلْمَ يَبْقٰى لَا يَزَالُ

اور یہ بات معلوم ہی ہی کہ مال ارث فرعون اور قارون اور تمام کفار و فجار کی ہی اور علم ارث انبیا اور علماء اور اولیاء کی ہی ع

## اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

فصل دوسری عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَّاْخُذُ عَنِّيْ هٰؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ فَيَعْمَلُ بِهِنَّ اَوْ يُعَلِّمُ مَنْ يَّعْمَلُ بِهِنَّ قُلْتُ اَنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَاَخَذَ بِيَدِيْ فَعَدَّ خَمْسًا فَقَالَ اتَّقِ الْمَحَارِمَ تَكُنْ اَعْبَدَ النَّاسِ وَارْضَ بِمَا قَسَمَ اللّٰهُ لَكَ تَكُنْ اَغْنَى النَّاسِ وَاَحْسِنْ اِلٰى جَارِكَ تَكُنْ مُؤْمِنًا وَاَحِبَّ لِلنَّاسِ مَا تُحِبُّ لِنَفْسِكَ تَكُنْ مُسْلِمًا وَلَا تُكْثِرِ الضَّحِكَ فَاِنَّ كَثْرَةَ الضَّحِكِ تُمِيْتُ الْقَلْبَ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کون شخص ہے کہ سیکہے مجہسے یہ احکام کہ آگی کہتا ہون مین بعد ازان عمل کری ساتہ اونکی یا سکہا دی اوس شخص کو کہ عمل کری اونپر کہا مین نے کہ سیکہتا ہون یا رسول اللہ پس پکڑا آنحضرت نی ہاتہ میرا پس گنین پانچ چیزین یعنی جیسیکہ عادت ہی کہ ہاتہ اپنا یا ہاتہ اوسکا کہ جسکو نصیحت کرتے ہین پکڑ کر گنتی ہین پس فرمایا آنحضرت نے یعنی بیچ بیان ان کلمات کے بچ تو اون چیزون سی کہ حرام کی ہین شارع نی اگر بچی گا تو تو ہوگا عابد ترین لوگون کا اور راضی رہ تو ساتہ اوس چیز کی کہ قسمت کی ہی اللہ تعالی نی تیری اگر راضی ہوئی گا تو قسمت حق پر تو ہوئی گا تونگر ترین لوگون کا یعنی جب بندہ راضی ہوا اپنی نصیب پر اوس طمع اور احتیاج زیادتی کی نرہی بی نیاز ہوا اور یہی تونگری کی ہی ہاں اور نیز احسان کر تو اپنے ہمسایہ سے یعنی اگرچہ برائی کری وہ تجہسے ہوئی گا تو مومن کامل اور دوست رکہ سب لوگون کی لیی وہ چیز کہ دوست رکہی تو اپنی نفس کے لیی یعنی خیر دنیا اور آخرت کے ہوئی گا تو مسلمان کامل اور بہت مت ہنس اپنی کہ بہت ہنسنا مار دیتا ہی دل کو اور سخت کر دیتا ہی اوسکو اور غافل ہوتا ہے یاد خدا سے نقل کی یہ احمد اور ترمذی نی اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے **ف** عمل کری الخ اوس سے معلوم ہوا کہ علم فی نفسہ فضل اور شریف ہی کہ عمل کیا اوسپر فہو المراد و گرنہ

قَدْ اَفْلَحَ مَنْ اَسْلَمَ وَرُزِقَ كَفَافًا وَقَنَّعَهُ اللّٰهُ بِمَا اٰتَاهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق چھٹکارا پایا اور مقصود کو پونچا وہ شخص کہ مسلمان ہوا یا اسلئے کہ کیا قضا و قدر الٰہی کو اور رزق دیا گیا اوسکو یعنی حلال بقدر کفایت کی یعنی اوس قدر کہ کفایت کری امر دنیا میں اور باز رکھی اوسکو ما سوی اللہ سے اور قانع کیا اوسکو خدای تعالی نے ساتھ اوس چیز کی کہ دیا ہی اوسکو قسم رزق سے اور راضی کیا اوسکو ساتھ قسمت کے نقل کی یہ مسلم نے **وَعَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الْعَبْدُ مَالِيْ مَالِيْ اِنَّ مَالَهُ مِنْ مَالِهِ ثَلٰثٌ مَا اَكَلَ فَاَفْنٰى اَوْ لَبِسَ فَاَبْلٰى اَوْ اَعْطٰى فَاقْتَنٰى وَمَا سِوٰى ذٰلِكَ فَهُوَ ذَاهِبٌ وَتَارِكُهُ لِلنَّاسِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہتا ہی بندہ مال میرا مال میرا یعنی فخر کرتا ہی سبب اکٹھا کرنی مال کی اور تکبر کرتا ہی ساتھ نسبت کرنی اوسکی کی اور نہیں جانتا وبال اوسکا تحقیق وہ چیز کہ واسطی اوسکی ہی مال اوسکی سے تین چیزیں ہیں یعنی جو کچھ کہ حاصل ہوتا ہی اوسکی لیے اوسکے مال میں سے تین منافع ہیں فی الجملہ لیکن ایک منفعت اون میں سے حقیقۃً اور باقی ہی اور منفعت و صورت میں ظاہر دنیا کی ہیں امر فنا ہونی والی ہیں وہ چیز کہ کھائی اور تمام کی یا وہ چیز کہ پہنی پس پرانی کی یعنی پہرا و تار ڈالی یا اسد دی پس ذخیرہ کی یعنی عقبے کی لیے اور وہ چیز کہ سوای اسکی ہی یعنی ذکر کیی گئی کی قسم او سے اموال سے مانند مواشی اور زمین اور خادم اور نقدی اور جواہر اور مانند انکی کے پس وہ بندہ گذرنیوالا ہی اون سے اور چھوڑ جانی والا ہی اوسکو واسطی لوگون کی نقل کی یہ مسلم نے **ف** ذخیرہ کیا اشارہ ہیں طرف اوسکی ہے کہ جمع کرنا مال کا حقیقت میں یہ ہی کہ بخشی اور اسد دی فقرا کو تا ذخیرہ ہو ثواب اوسکا واسطی روز حاجت کے قیامت میں اھ ح **وَعَنْ** اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتْبَعُ الْمَيِّتَ ثَلٰثَةٌ فَيَرْجِعُ اثْنَانِ وَيَبْقٰى مَعَهٗ وَاحِدٌ يَتْبَعُهٗ اَهْلُهٗ وَمَالُهٗ وَعَمَلُهٗ فَيَرْجِعُ اَهْلُهٗ وَمَالُهٗ وَيَبْقٰى عَمَلُهٗ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی انس سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ساتھ جاتی ہیں میت کے تین چیزیں پس پہر آتی ہیں دو چیزیں یعنی اپنی مکان کو اور چھوڑ آتی ہیں اوسکو اکیلا اور ساتھ رہتی ہی اوسکی ایک چیز ساتھ جاتی ہیں اوسکی اہل اوسکی یعنی مانند اولاد اور اقارب اور یار اور جان پہچان اوسکی کی اور مال اوسکا یعنی مانند لونڈی غلام اور جانور اور خیمہ اور مانند انکی کے اور عمل اوسکی یعنی اچھی اور بُری پس پہر آتی ہیں اہل و مال اوسکی اور ساتھ رہتی ہیں اوسکی عمل اوسکی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** یعنی جو کچھ مترتب ہوتا ہی اوسپر ثواب و عذاب سے چنانچہ اسیطرح کہا گیا ہی القبر صندوق العمل اھ ع **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّكُمْ مَالُ وَارِثِهٖ اَحَبُّ اِلَيْهِ مِنْ مَالِهٖ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا مِنَّا اَحَدٌ اِلَّا مَالُهٗ اَحَبُّ اِلَيْهِ مِنْ مَالِ وَارِثِهٖ قَالَ فَاِنَّ مَالَهٗ مَا قَدَّمَ وَمَالُ وَارِثِهٖ مَا اَخَّرَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے عبد اللہ بن مسعود سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنی صحابہ سے کون ہی تم میں سے کہ مال وارث اوسکی کا بہت پیارا ہو طرف اوسکی مال اپنی سے یعنی کون ہی کہ دوست رکھی یہ کہ اوسکی لیے مال نہو اور اوسکی وارث کی لیے مال ہو کہا صحابہ نے یا رسول اللہ نہیں کوئی ہم میں سے مگر مال اوسکا بہت پیارا ہوتا ہی طرف اوسکی مال وارث اوسکی سے فرمایا کہ تحقیق مال اوسکا حقیقت میں وہ ہی کہ آگے بہیجا یعنی اسد دیا فقرا کو اور مال اوسکی وارث کا وہ ہی کہ پیچھی چھوڑ گیا نقل کی یہ بخاری نے **ف** پس اگر چاہتا ہی کہ اوسکی لیے مال ہو تو چاہیے کہ اسد دی اور آگی بہیجا پیچھی نچھوڑی اور چونکہ آگی نہیں بہیجتا اور پیچھی چھوڑ جاتا ہی معلوم ہوتا ہی کہ مال وارث کو زیادہ دوست رکھتا ہی اپنی مال سے اور مراد یہ ہی کہ بخل کرتا ہی اور حق ادا نہیں کرتا اور بعد تصدق کی اور وصیت کرنی کی واسطی فقرا کی کہ اکثر اوسکا تہائی ہی واسطی وارثون کی چھوڑ جاوے سو افضل ہے جیسے کہ حدیث میں آیا ہی کہ اگر اپنی وارثون کو تونگر چھوڑی تو بہتر ہی اس سے کہ بھیک مانگنی کی لیے لوگون کی آگی ہاتھ پہیلاتے پہرین ام

وَعَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَقْرَأُ أَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ قَالَ يَقُوْلُ ابْنُ اٰدَمَ مَالِيْ مَالِيْ قَالَ وَهَلْ لَكَ يَا ابْنَ اٰدَمَ اِلَّا مَا أَكَلْتَ فَأَفْنَيْتَ أَوْ لَبِسْتَ فَأَبْلَيْتَ أَوْ تَصَدَّقْتَ فَأَمْضَيْتَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی مطرف تابعی ہی کہ نقل کرتے اپنی باپ سی یعنی عبد اللہ بن شخیر سی کہ کہا آیا میں پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی پاس اس حال میں کہ وہ پڑھتے تھے الہکم التکاثر یعنی باز رکھا تمکو اندیشہ آخرت کی سی آپس کے فخر کرنی نی ساتھ کثرت مال کے فرمایا آنحضرت نے بیچ بیان تکاثر کی کہ کہتا ہی آدمی مال میرا مال میرا فرمایا آنحضرت نے یعنی بیچ رد اور انکار اس قول کے اور نہیں حاصل ہوتا واسطے تیرے ای بیٹے آدم کی نفع اور نصیب مال سی کہ وہ چیز کہ کھائی تو نی پس فنا کی تو نی اور پہنی تو نی پس پرانی کی تو نی یا صدقہ دی تو نی پس گذاری تو نی اور باقی چھوڑی آخرت کی لیے نقل کی یہ مسلم نی وَعَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ الْغِنٰى عَنْ كَثْرَةِ الْعَرَضِ وَلٰكِنَّ الْغِنٰى غِنَى النَّفْسِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہیں تونگری ہی بہت مال و متاع سی ولیکن تونگری حقیقی تونگری دل کی ہی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **ف** یعنی ساتھ قناعت اور بی پروائی اور رہائی ہی اور بچنی کی سوال سی اور ساتھ ترک کرنی حرص کی جسکا دل متعلق ہی ساتھ جمع کرنی مال کی اور حریص ہی اوپر طلب زیادتی کی فقیر و محتاج ہی اگرچہ مال رکھی اور جو کوئی قانع اور راضی ہی ساتھ قوت اور کفاف کی اور دور ہی حرص و زیادہ طلبی سی غنی ہی اگرچہ مال نہ رکھی جیسیکہ کہا گیا ہی تونگری بدلست نہ بمال و بزرگی بعقلست نہ بسال اور بعضوں نی کہا کہ مراد ساتھ غنا نفس کے حاصل کرنا کمالات علمی اور عملی کا ہی کہ نفس ناطقہ انسانی بدون اوسکی محفوظ اور تونگر نہیں ہوتا یعنی بخت اور دولت اور تونگری بسبب کمال کے ہی نہ بسبب مال کے **بیت** تونگری نہ بمال ست نزد اہل کمال ٭ کہ مال تالب گورست بعد از ان اعمال ٭ کہا بعضے ارباب کمال نی **قطعہ** رَضِيْنَا قِسْمَةَ الْجَبَّارِ فِيْنَا ٭ لَنَا عِلْمٌ وَلِلْاَعْدَاءِ مَالٌ ٭ فَاِنَّ الْمَالَ يَفْنٰى عَنْ قَرِيْبٍ ٭ وَاِنَّ الْعِلْمَ يَبْقٰى لَا يَزَالُ ٭ اور اس ابیات سے معلوم ہی ہی کہ مال ارث فرعون اور قارون اور تمام کفار و فجار کی ہی اور علم ارث انبیا اور علماء اور اولیاء کی ہی ٭ ع

## اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ

فصل دوسری عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَأْخُذُ عَنِّيْ هٰؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ فَيَعْمَلُ بِهِنَّ أَوْ يُعَلِّمُ مَنْ يَعْمَلُ بِهِنَّ قُلْتُ أَنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَأَخَذَ بِيَدِيْ فَعَدَّ خَمْسًا فَقَالَ اتَّقِ الْمَحَارِمَ تَكُنْ أَعْبَدَ النَّاسِ وَارْضَ بِمَا قَسَمَ اللّٰهُ لَكَ تَكُنْ أَغْنَى النَّاسِ وَأَحْسِنْ اِلٰى جَارِكَ تَكُنْ مُؤْمِنًا وَأَحِبَّ لِلنَّاسِ مَا تُحِبُّ لِنَفْسِكَ تَكُنْ مُسْلِمًا وَلَا تُكْثِرِ الضَّحِكَ فَاِنَّ كَثْرَةَ الضَّحِكِ تُمِيْتُ الْقَلْبَ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کون شخص ہی کہ سیکھے مجھسے یہ احکام کہ آگی کہتا ہوں میں بعد ازان عمل کری ساتھ اونکی یا سکھاوی اوس شخص کو کہ عمل کری اونپر کہا میں نے کہ سیکھتا ہوں یا رسول اللہ پس پکڑا آنحضرت نی ہاتھ میرا پس گنیں پانچ چیزیں یعنی جیسیکہ عادت ہی کہ ہاتھ اپنا یا ہاتھ اوسکا کہ جسکو نصیحت کرتے ہیں پکڑ کر گنتی ہیں پس فرمایا آنحضرت نے یعنی بیچ بیان ان کلمات کے بچ تو اون چیزوں سی کہ حرام کی ہیں شارع نی اگر بچیگا تو تو ہوگا عابد ترین لوگوں کا اور راضی رہ تو ساتھ اوس چیز کی کہ قسمت کی ہی اللہ تعالی نی تیری اگر راضی ہوئیگا تو قسمت حق پر تو ہوئیگا تو تونگر ترین لوگوں کا یعنی جب بندہ راضی ہوا اپنی نصیب پر اور مطمئن اور احتیاج زیادتی کی نرہا بی نیاز ہوا اور یہی تونگری کی ہی ہاں اور احسان کر تو اپنے ہمسایہ سے یعنی اگرچہ برائی کری وہ تجھسے ہوئیگا تو مومن کامل اور دوست رکھ سب لوگوں کی لیے وہ چیز کہ دوست رکھی تو اپنی نفس کے لیے یعنی خیر دنیا اور آخرت کے ہوئیگا تو مسلمان کامل اور بہت مت ہنس اسلیے کہ بہت ہنسنا مار دیتا ہی دل کو اور سخت کر دیتا ہی اوسکو اور غافل ہوتا یاد خدا سے نقل کی یہ احمد اور ترمذی نی اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہی **ف** عمل کرنی والا اون سے معلوم ہوا کہ علم فی نفسہ فضل اور شریف ہی گو عمل کیا اوسپر فہو المراد و گرنہ

بسبب علم اور زہد کی اور ہدایت کرنے انکی کے بھی ثواب پاتا ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ مرد معروف عالم مجہول الحال سے بہتر ہے اور بعض جاہل
ہی عالم بنکر مہمات کو ترک کر دیتے ہیں اور عبادت کرنے والے لوگون کا ایسا حال ہے کہ نہیں ہے کوئی عبادت افضل اس سے کہ بنکلے عمدہ فرائض
سے اور عوام لوگ ترک کرتے ہیں فرائض کو اور مشغول ہوتے ہیں کثرت نوافل کی پس ضائع کرتے ہیں اصول کو اور قیام کرتے ہیں ساتھ
فضیلتون کی پس بعض اوقات ہوتا ہے ایک شخص پیچ قضا نمازون کی اور غافل ہوتا ہے اونکی ادا کرنے سے اور طلب کرتا ہے علم اور کوشش
کرتا ہے طواف اور نفل عبادتون میں اور ہوتی ہے ایک پیسہ کو وہ یا حقوق لوگون کی اور کھلاتا ہے فقراء کو اور رہتا ہے مسجد میں اور مدرسے
اور مانند انکی کی اور راضی ہو تو اللہ پوچھا ایک شخص نے سید ابو الحسن شاذلی سے حال کیمیا سے پس کہا اونہون نے کہ وہ دو کلمہ ہین ڈال تو خلق کو
اپنی نظر سے اور قطع کر تو اللہ سے طمع یہ کہ دیوے تجھکو غیر اوس چیز کی کہ قسمت میں کیا ہے تیری اور کہا سید عبد القادر جیلانی نے جان تو کہ قسمت
نہیں فوت ہوتی ہے تجھسے بسبب ترک کرنے طلب کے اور جو چیز کہ قسمت میں نہیں ہے نہیں پہونچیگی تو اوسکو بسبب حرص نے اپنی کی طلب میں اور بسبب
کوشش اور مشقت کے پس صبر کر تو اور لازم کر حلال کو اور راضی ہو تو ساتھ اوسکی تاکہ راضی ہووے تجھسے ذو الجلال اور وہ چیز کہ دوست رکھے تو یعنی مثل
اوس چیز کی کہ دوست رکھے تو اوسکو اپنی لیے خاص کر یہانتک کہ دوست رکھے تو ایمان کا ذکر لیے اور تو بسفا جرکی لیے اور مانند انکی کی اور تب بہشت میں ہوویگا
تو خوشدل اور زندہ ساتھ ذکر رب کے **ع** وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ يَقُولُ ابْنَ آدَمَ تَفَرَّغْ
لِعِبَادَتِي أَمْلَأْ صَدْرَكَ غِنًى وَأَسُدَّ فَقْرَكَ وَإِلَّا تَفْعَلْ مَلَأْتُ يَدَكَ شُغْلًا وَلَمْ أَسُدَّ فَقْرَكَ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَهْ اور روایت
ہے ابو ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق اللہ تعالی فرماتا ہے ای آدمی زاد فارغ ہو میری عبادت کے لیے یعنی خوب فارغ کر
اپنی دل کو واسطے عبادت رب اپنی کے بھر دونگا میں سینہ تیری بے پروائی سے یعنی بھر دونگا دل تیرا علم و معارف سے کہ پیدا کرینگی بے پروائی کو غیر مولی کی اور
بند کرونگا میں راہ فقر اور احتیاج تیری کی طرف خلق کی اور اگر نکریگی تو یعنی فارغ نہ ہوگا تو میری عبادت کے لیے اور گرفتار ہو ساتھ مشاغل
دنیا اور نفس کے بھی تو بھر دونگا میں ہاتھ تیرا یعنی دل تیرا طرح طرح کی شغلون سے اور دور نہیں کرونگا فقر اور احتیاج تیری کو نقل کی ہاتھ اور میں ہاتھ
**ف** یعنی گرفتار ہی اور مشاغل اور مہمات دنیا کی فقر نہیں جاتا اور پریشانی اور سرگردانی بحال ہو تو آتی ہے اور یہ جو فارغ ہونے کی واسطے
عبادت کی آسائش بھی ہے اور غنا بھی حق تعالی کہ پہنچا دیگا تو اپنی نفس کو بسبب کثرت تردد کے بیچ طلب کرنے مال کی اور نہیں پہونچیگا تو مگر اوسکو
مگر اوس قدر کہ مقدر کیا گیا ہے تیری لیے اول ہی سے اور رہیگا تو محتاج قلب سے ہمیشہ تک کرنے عبادت رب کے **ع** وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ ذُكِرَ
رَجُلٌ عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعِبَادَةٍ وَاجْتِهَادٍ وَذُكِرَ آخَرُ بِرِعَةٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَعْدِلْ
بِالرِّعَةِ يَعْنِي الْوَرَعَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے جابر سے کہ کہا ذکر کیا گیا ایک شخص پیش حضرت کی ساتھ عبادت کے
اور ساتھ کوشش و مشقت کرنے کی یعنی طاعت میں باوجود کہ تھی کچھ گناہ سے اور ذکر کیا گیا یعنی حضرت کے نزدیک ایک اور شخص ساتھ پرہیزگاری
کی پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے برابر نکر تو کثرت عبادت اور کوشش طاعت کو کہ بغیر پرہیزگاری کی ہو ساتھ پرہیزگاری کی اگرچہ اس قدر
عبادت و کوشش نہ ہو نقل کی یہ ترمذی نے **ف** ساتھ لفظ یعنی کی تفسیر کی ہے کسی راوی نے لفظ رعۃ کی اور ورع سے تقوی ہے یعنی بچنا حرام
چیزون سے پس وہ بھی مقتضی ہوتا ہے بجا لانی عبادات واجبہ کو **ع** وَعَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ الْأَوْدِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِرَجُلٍ وَهُوَ يَعِظُهُ اغْتَنِمْ خَمْسًا قَبْلَ خَمْسٍ شَبَابَكَ قَبْلَ هَرَمِكَ وَصِحَّتَكَ قَبْلَ سَقَمِكَ وَغِنَاكَ قَبْلَ فَقْرِكَ وَفَرَاغَكَ
قَبْلَ شُغْلِكَ وَحَيَاتَكَ قَبْلَ مَوْتِكَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ مُرْسَلًا اور روایت ہے عمرو بیٹے میمون اودی کی سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ

علیہ وسلم نے واسطے ایک شخص کے اوس حال مین کہ حضرت نصیحت کرتے تھے اوسکو غنیمت گن پانچ چیزون کو یعنی پانچ احوال کو کہ موجود ہون قبل آنے
پانچ عوارض کے کہ متوقع ہون زیادہ آیندہ مین غنیمت گن جوانی کو یعنی اوس زمانہ کو کہ قوی ہو عبادت پر پہلے بڑہاپی اپنی کی یعنی اور ضعیف ہونے کے
طاعت سے اور غنیمت گن صحت اپنی کو یعنی اگرچہ بڑہاپے مین ہو پہلے بیماری اپنی کی کہ صحت نعمت عظیم ہے بعد ایمان کے اور غنیمت گن تونگری کو پہلے
فقر اپنی کی اور غنیمت گن فراغ وقت کو مشاغل اور مشوشات سے پہلے مشغول ہونے اور مبتلا ہونے کی اوس مین اور غنیمت گن زندگانی کو پہلے موت
کی یعنی بڑہاپا اور بیماری اور محتاجگی اور شغل اور موت آنے والی ہین جبتک کہ نہین پہونچی ہین وقت کو غنیمت جان ف غنیمت کہتے
مین اوس مال کو یعنی ہین کہ کافرون کی لڑائی سے ہاتہ لگے اور بعضی بلا مشقت کے ہاتہ آتا ہے اور غنم غنیمت نام ہے یعنی غنیمت
کی اور تونگری اپنی کو یعنی قدرت اپنی کو عبادت مالیہ پر اور خیرات اور ثوابون اخروی پیش مطلق احوال کی اور پہلے فقر اپنی کی یعنی مفقود
کرنی تیری کی اوسکو زندگانی مین یا بعد مرنے کی وعن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ما ینتظر احدکم
الا غنی مطغیا او فقرا منسیا او مرضا مفسدا او ہرما مفندا او موتا مجہزا او الدجال فالدجال شر غائب ینتظر
او الساعۃ والساعۃ ادہی وامر رواہ الترمذی والنسائی روایت ہے ابی ہریرہ سے اونسے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا نہین
انتظار کرتا ایک تمہارا مگر تونگری کا کہ گنہگار کرنے والی اور حد امر و نہی سے باہر ڈالنے والی ہے یا انتظار نہین لیجاتا مگر فقیری کا کہ بہلا دینے والی
ہے طاعت حق کو یعنی بسبب گرفتاری بہوک اور برہنگی اور تردد کرنا غذا و طلب قوت کے یا انتظار نہین کرتا مگر بیماری کا کہ تباہ کرنے والی ہے
بدن کی یعنی بسبب سختی اپنی کی یا دین کو بسبب کسل کے کہ پیدا ہوتا ہے بسبب اوسکی یا انتظار نہین کرتا ہے مگر بہت بڑہاپے کا کہ نقل عقل و حواس
اور بیہودہ گو کر دیتا ہے یا موت کا کہ جلدی اور ناگہان آنے والی ہے اور ہلاک کرنے والی ہے کہ فرصت توبہ کی اور تدارک اوسکا نہین دیتے
یا انتظار نہین لیجاتا ہے مگر دجال کا کہ اخیر زمانہ مین آویگا اور گمراہ کریگا اور فتنہ مین ڈالیگا پس دجال بڑا غائب ہے کہ انتظار کیا جاتا ہے اوسکا اور
حاضر ہوگا اخیر زمانہ مین یا انتظار نہین کرتا ہے مگر قیامت کا اور قیامت بہت سخت ہے حوادث اور تلخ تر ہے آفات کی یہ نقل کی ہے ترمذی اور
نسائی نی ف حاصل معنی حدیث کی یہ ہین کہ فرماتے ہین کہ آدمی کہ فرصت اور فراغت کو غنیمت نہین جانتا گویا ان آفات اور مکروہات کا
انتظار کرتا ہے یعنی حالت فقر مین کہ آسایش اور سلامتی حال کو غنیمت نہین جانتا اور فقر پر صبر نہین کرتا مگر تونگری کو چاہتا ہے کہ سرکشی
مین ڈالی اور راہ راست سے لیجاوی اور اسی طرح حالت غنا مین کہ شکر نہین کرتا اور نعمت خدا کو نہین پہچانتا اور عبادت حق کی نہین
کرتا مگر فقر کو چاہتا ہے کہ تمام عبادتون اور بہلائیون کو بہلادی اور اسی طرح یعنی اور حالون کی نہین انتظار کرتا الخ یہ واقع ہوا ہے
بطور توبیخ کے اوپر تقصیر مکلفین کے بیچ دینداری کی اپنی کی یعنی کب عبادت کروگے تم اپنے رب کی جب تمہی اگر عبادت کی اوسکی باوجود فراغت اور اشغال
اور قوت بدن کی تو کیونکر عبادت کروگے اوسکی باوجود کثرت شواغل اور ضعف قوی کے شاید ایک تمہارا نہین انتظار کرتا مگر تونگری کا الخ
وعنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال الا ان الدنیا ملعونۃ ملعون ما فیہا الا ذکر اللہ وما والاہ وعالم
او متعلم رواہ الترمذی وابن ماجۃ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خبردار
ہو تحقیق دنیا راندی گئی ہے اور دور کی گئی ہے درگاہ رحمت سے یعنی ایسی ہے کہ دور کرنے والی ہے اللہ تعالی سے اور راندی ہوئی ہے
ہر چیز کہ دنیا مین ہے یعنی وہ چیزین کہ غافل کرین ذکر اللہ سے مگر ذکر خدا اور وہ چیز کہ دوست رکھتا ہے خدا اوسکو اور عالم او
سیکھنے والا نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے ف دوست رکھتا ہے اوسکو یعنی طاعتین اور وہ چیزین کہ نزدیک کرین اللہ سے

یا مدد الاکی معنی یہ ہین وہ چیز کہ قریب اوسکی ہی ذکر کی قسم ذکر انبیا اور اولیا اور صلحا اور اعمال صالحہ ہی یا وہ چیز کہ تعلق ہی ذکر کی اور لوازم اور مقتضیات اوسکی سی ہی قسم اتباع اوامر اور نواہی الہی جو آسمد کی ہی اور والاہ وجہ اول پر ولی سی ہی یعنی محبت اور وجہ ثانی پر ولی سی ہے بمعنی قریب ہے اور اوپر وجہ ثالث کی موالات سی ہی یعنی متابعت کی اور طیبی نقل کیا ہے کہ مراد ساتھ ذکر اسم الٰہی کا ہو عبادت ہمہ جیسی کہ متعارف ہی اور اگر مراد ساتھ اوسکی ہر عمل خیر ہو کہ بنیت تقرب اور تعبد کی کرین تو طاعتین اور عبادتین باعتبار ان معنی کی سب داخل ذکر کی ہونگی اور والاہ ساتھ ما والاہ کی اسباب اور آلات ہونگی کہ باعث ذکر کی اور مدد کرنیوالی اوسپر ہین قسم کفاف معیشت دنیا اور ضروریات کی ہی اور ذکر کرنا عالم اور متعلم کا قبیلہ تخصیص بعد تعمیم کی ہی ہوگا اور **وَعَنْ** سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كَانَتِ الدُّنْيَا تَعْدِلُ عِنْدَ اللّٰهِ جَنَاحَ بَعُوْضَةٍ مَا سَقٰى كَافِرًا مِنْهَا شَرْبَةً رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی سہل بیٹے سعد کی سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اگر ہوتی دنیا برابر پر پشہ کی نزدیک خدا کی تو نہ پلاتا کسی کافر کو اوس مین سی گھونٹ پانی کا نقل کی یہ احمد اور ترمذی اور ابن ماجہ نی **ف** یعنی اگر دنیا کی کچھ بھی قدر ہوتی اللہ کی نزدیک تو کافر کو ادنی چیز بھی نہ ملتی اسلیے کہ عدو اللہ کی ہین اور عدو کو نہین دی جاتی وہ چیز کہ اوسکی قدر ہو دینی والی کی نزدیک پس اوسکی حقارت ہی کا سبب ہے کہ کافرون کو دیتا ہی اور اپنی دوستون کو نہین دیتا جیسی کہ اشارہ کیا اس حدیث مین انّ وجبت الدنیا عن احد الا کانت خیرۃ لہ اور اوسکی دنائت ہی کا سبب ہے ہے اللہ تعالی کی نزدیک کہ بہت دیتا ہی دنیا کفار و فجار کو جیسی کہ فرمایا اللہ تعالی نی لولا ان یکون الناس امۃ واحدۃ الخ یعنی اور اگر نہ لحاظ ہوتا ہمکا کہ ہو جاوین گی لوگ جماعۃ واحدہ یعنی کفر پر تو کرتی ہم واسطی اونکی کہ کافر ہوئی ہین واسطی گھرون اونکی کی چھت چاندی کی اور فرمایا اللہ تعالی نی وما عند اللہ خیر للابرار اور فرمایا ورزق ربک خیر وابقی الخ **وَعَنْ** ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَتَّخِذُوا الضَّيْعَةَ فَتَرْغَبُوْا فِي الدُّنْيَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْاِيْمَانِ اور روایت ہی ابن مسعود سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہ پکڑو تم ضیعہ کو تا سبب رغبت کی دنیا مین ہو نقل کی یہ ترمذی نی اور بیہقی نی شعب الایمان مین **ف** ضیعہ ساتھ زبر ضاد اور جزم یے کی صنعت اور تجارت اور باغ اور زراعت اور گانو اور مراد منع کرنا ہی مشغول ہونی سی ان مین اور مانند انکی مین کہ جو مانع ہوون عبادت سی ہی اور متوجہ ہونی سی طرف اللہ عز و جل کی تابع ابھی کہ ان چیزون کی اختیار کرنی مین حرص اوپر طلب زیادہ کی پیدا ہوتی ہی اور یہ اوسکی حق مین ہے کہ گرفتار ہونا اسباب مین اوسکو مانع حضور نسبت ہو اور ادای حقوق سی باز رکھی اور اگر ایسا نہ ہو تو منع نہین اور ان دونون معنون کو آیہ کریمہ رجال لا تلہیہم تجارۃ ولا بیع عن ذکر اللہ محتمل ہی یعنی اصلی یہ کہ وہ مرد کہ بازنہین رکھتی اونکو تجارت اور نہ بیع ذکر خدا کی سی بیع اور تجارت نہین کہتی تا مانع ہو یا یہ مراد ہی کہ ہونا اونکا ذکر سی باز نہین رکھتا اور ان معنی آخر کو قول سبحانہ تعالی کا واقام الصلوۃ وایتاء الزکوۃ مناسب پڑتا ہی سعدی گرت مال و جاہست زرع و تجارت، چو دل باخدا ہست خلوت نشینی امر **وَعَنْ** اَبِيْ مُوْسٰى قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَحَبَّ دُنْيَاهُ اَضَرَّ بِاٰخِرَتِهٖ وَمَنْ اَحَبَّ اٰخِرَتَهٗ اَضَرَّ بِدُنْيَاهُ فَاٰثِرُوْا مَا يَبْقٰى عَلٰى مَا يَفْنٰى رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ اور روایت ہی ابی موسی سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جو شخص دوست رکھتا ہی دنیا کو یعنی اپنا دوست رکھنا کہ غالب ہو محبت اوسکی پر نقصان پونہچاتا ہی آخرت اپنی کو یعنی ناقص کرتا ہی درجہ اپنا آخرت مین اسلیے کہ مشغول ہوتا ہی ظاہر اور باطن اوسکا دنیا مین پس نہین ہوتی اوسکو فراغت واسطی امر آخرت اور طاعت کی اور جو شخص دوست رکھتا ہی آخرت اپنی کو ضرر پونہچاتا ہی دنیا اپنی کو یعنی بسبب متوجہ ہونی اوسکی کی امر دنیا پر بسبب مشغول ہونی اوسکی کی امر آخرت مین اور رعایت اوسکی مین پس جب جانا تم نی کہ جمع دنیا اور آخرت کا بہ

جمع نہیں ہوتیں تو پس اختیار کرو اوس چیز کو کہ باقی ہی یعنی آخرت کو اوپر اوس چیز کی کہ فانی ہی یعنی دنیا نقل کی یہ احمد نی اور بیہقی نی شعب الایمان میں
ف علامت اختیار کرنی عقبے کی اور اعراض کرنی کی دنیا سی یہ ہی کہ مستعد ہی موت کی لیے پہلی آنی اوسکی کی ع وعن ابی ہریرۃ
عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لعن عبد الدینار ولعن عبد الدرھم رواہ الترمذی اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ اوسنی نقل کی نبی
صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا لعنت کیا گیا ہی یا لعنت کیا جائیو بندہ دینار کا اور بندہ درہم کا نقل کیا یہ ترمذی نی ف یعنی جو کوئی گرفتار ہے
محبت کا ہی اور بسبب انکی بندگی خدا سی دور پڑا ہی وہ گویا بندہ انکا اور لعن کے معنے ہیں ہانکنا اور دور کرنا نیکی اور رحمت سے ع وعن کعب
ابن مالک عن ابیہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما ذئبان جائعان ارسلا فی غنم بافسد لہا من حرص المرء
علی المال والشرف لدینہ رواہ الترمذی والدارمی اور روایت ہی کعب بیٹے مالک کی سی اوسنی نقل کی اپنی باپ سی کہ کہا اوسکی باپ نے
کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہیں دو بھیڑیے بھوکے کہ چھوڑے گئے بیچ ریوڑ بکریوں کی بہت خراب کرنیوالی بکریوں کو حرص کی شخص کے
سی مال و جاہ پر واسطے دین اوسکی کی نقل کی یہ ترمذی اور دارمی نی ف لفظ لدینہ متعلق ہی افسد کی اور معنی یہ کہ حرص کرنی آدمی کی مال و جاہ پر
بہت خراب کرتی ہی اوسکی دین کو کہ مشابہ ہی بکری کی بسبب ضعف اوسکی کی مقابلہ میں حرص کی بہ نسبت خراب کرنی دو بھیڑیوں بھوکوں کی اون
بکریوں کو یعنی وہ بھیڑیے ریوڑ کو ایسا خراب نہیں کرتے جیسی حرص دین کو خراب کرتی ہی اور سند حدیث میں جو ہی عن ابیہ تو ہی اسی طرح مشکوۃ
کی نسخوں میں لیکن یہ سبب سہو و خطا کی ہی اور صواب یہ ہی کہ لفظ عن ابیہ نہو اسلیے کہ باپ کعب کا کہ مالک ہی ساتھ شرف اسلام کی مشرف نہیں ہوا
اور جامع ترمذی میں یوں ہی عن ابن کعب بن مالک عن ابیہ اور مشکوۃ کی بعضی نسخوں میں بھی اسیطرح واقع ہوا ہی پس یہ حدیث کعب بن مالک
سی ہوگی اور کعب بن مالک صحابی مشہور ہی اون تین میں سی کہ پیچھے رہ گئے تھے غزوہ تبوک سی ع وعن خباب عن رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ما انفق مؤمن من نفقۃ الا اجر فیہا الا نفقتہ فی ھذا التراب رواہ الترمذی وابن ماجۃ
اور روایت ہی خباب سی اوسنی نقل کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا خرچ نکیا کسی مسلمان نے کوئی خرچ یعنی مصارف میں اپنے مگر کہ ثواب
دیا جاتا ہی اوسمیں مگر خرچ کرنا اوسکا اس خاک میں نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نی ف یعنی گہر کی بنانی میں کہ اوسمیں اجر و ثواب نہیں ہوتا اور
یہ بیچ غیر صورت ضرورت و احتیاج کی ہی اور بنانی مکانوں خیر کی ہی و الا بنانا گہر کا ضروریات سی ہی اگر بقدر حاجت کی ہو اور اسیطرح مکان
خیر کی مانند مساجد اور مدارس و مانند انکی کے بنانا انکا مستحسن و مستحب ہی ع وعن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم النفقۃ کلہا فی سبیل اللہ الا البناء فلا خیر فیہ رواہ الترمذی وقال ھذا حدیث غریب
اور روایت ہی انس سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ خرچ کرنا سب راہ خدا میں ہی یعنی ثواب رکہتا ہی اگر نیت تقرب
کی کرے مگر خرچ کرنا بیچ بنانی عمارت کی یعنی اگر زائد ہو حاجت سی پس نہیں ہی نیکی اور ثواب اوسمیں نقل کی یہ ترمذی نی اور کہا کہ یہ حدیث
غریب ہی ف واسطے واقع ہونی اسراف کی اور اللہ نہیں دوست رکہتا اسراف کو اور سوای اسکی جو خرچ کرتا ہی بہ نیت تقرب کے اوسمیں اسراف نہیں ہے
اسلیے کہ وہ قبیلہ کہلائی اور انعام کی سی ہی اور یہ دونوں چیزیں برابر ہیں کہ واقع ہو مستحق پر یا غیر مستحق پر ع وعنہ ان رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم خرج یوما ونحن معہ فرای قبۃ مشرفۃ فقال ما ھذہ قال اصحابہ ھذہ لفلان رجل
من الانصار فسکت وحملہا فی نفسہ حتی لما جاء صاحبہا فسلم علیہ فی الناس فاعرض عنہ صنع ذلک
مرارا حتی عرف الرجل الغضب فیہ والاعراض عنہ فشکا ذلک الی اصحابہ وقال واللہ لانکر الی رسول اللہ صلی اللہ

سے غلطی ہوئی ہے۔ وَعَنْ عُثْمَانَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَیْسَ لِابْنِ اٰدَمَ حَقٌّ فِیْ سِوٰی ھٰذِہِ الْخِصَالِ
بَیْتٌ یَّسْکُنُہٗ وَثَوْبٌ یُّوَارِیْ بِہٖ عَوْرَتَہٗ وَجِلْفُ الْخُبْزِ وَالْمَاءِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہے عثمان سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہیں ہے واسطے ابن آدم کے استحقاق بیچ غیر ان چیزوں کے گھر کہ رہے اوس میں یعنے بقدر ضرورت کے ہو کہ دفع کرے گرمی سردی کو اور کپڑا
کہ ڈہانکے ساتھ اوسکے ستر اپنے کو اور روٹی خشک بغیر لاون کے کہ اوس سے بھوک کو دفع کرے اور پانی کہ اوس سے پیاس کو بجہاوے نقل کی یہ ترمذی نے ف مراد
ساتھ حق کے وہ چیزیں ہیں کہ واجب ہیں واسطے اوسکے اللہ تعالی کی طرف سے بغیر رنج و سوال کے اوس سے آخرت میں پس جب اکتفا کرے گا اوپر حلال سے
نہیں سوال کیا جاوے گا اوس سے یعنی کہ یہ چیزیں اور حقوق ہیں کہ نہیں چارہ نفس کو ان سے اور جو کچہ کہ سوائے انکے ہے حظوظ نفس سے سوال کیا جاوے گا اوسے
اور مطالبہ کیا جاوے گا اور جلف ساتھ زیر جیم اور جزم لام کی روٹی موٹی خشک بغیر لاون کے اور ساتھ زبر جیم کی بہی روایت کیا ہے جمع جلفہ کی یعنے
ٹکڑے خشک روٹی کے کہ اوس سے بھوک کو دفع کرے انتہی وَعَنْ سَھْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ دُلَّنِیْ عَلٰی
عَمَلٍ اِذَا اَنَا عَمِلْتُہٗ اَحَبَّنِیَ اللّٰہُ وَاَحَبَّنِیَ النَّاسُ قَالَ اِزْھَدْ فِی الدُّنْیَا یُحِبُّکَ اللّٰہُ وَازْھَدْ فِیْمَا عِنْدَ النَّاسِ یُحِبُّکَ النَّاسُ
رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ اور روایت ہے سہل بن سعد سے کہا آیا ایک شخص پس کہا یا رسول اللہ خبر دو مجکو ایسے کام کی کہ جس وقت میں کروں اوسکو دوست
رکہے مجکو اللہ اور دوست رکہیں مجکو لوگ فرمایا نفرت کر اور رغبت نکر دنیا میں یعنی ساتہ ترک کرنی محبت اوسکی کی اور اعراض کرنی بیچ آمادہ کرنی اوسکی کے اور متوجہ
ہونے کی طرف آخرت کے تا دوست رکہے تجکو اللہ یعنی بسبب دوست رکہنے تیرے کی عبد اللہ کو کہ دنیا ہے اور رغبت نکر اوس چیز میں کہ نزدیک لوگون کے ہے یعنی مال و
جاہ تا دوست رکہیں تجکو لوگ نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے ف زہد کہتے ہین بے میل کرنیکو طرف ایک چیز کی اور زہد صادق اور کامل یہ ہے کہ باوجود میسر ہونے
تلذذات کے بے رغبتی کرے کہا ہے بعضوں نے کہ نہیں متصور ہوتا زہد اوس سے کہ نہیں ہے اوسکے لیے مال اور نہ جاہ چنانچہ آیا ہے کہ کہا گیا ابن مبارک کو یا زاہد فرمایا کہ
کہا کہ زاہد عمر ابن عبد العزیز تہے کہ دنیا چلی آئی تہی اور باوجود اسکے اونہوں نے ترک کیا اوسکو اور ہم کس چیز میں زہد کرینگے انتہی حاصل یہ کہ قناعت کرے بقدر
ضرورت ہر ہر چیز میں مانند کہانے اور پہننے وغیرہ کے اور چہوڑے فضولیوں کو جنسے بے پرواہی ہوتا ہے انتہی وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَامَ عَلٰی حَصِیْرٍ فَقَامَ وَقَدْ اَثَّرَ فِیْ جَسَدِہٖ فَقَالَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ لَوْ اَمَرْتَنَا اَنْ نَّبْسُطَ لَکَ
وَنَعْمَلَ فَقَالَ مَالِیْ وَلِلدُّنْیَا وَمَا اَنَا وَالدُّنْیَا اِلَّا کَرَاکِبٍ اِسْتَظَلَّ تَحْتَ شَجَرَۃٍ ثُمَّ رَاحَ وَتَرَکَھَا رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ
اور روایت ہے ابن مسعود سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سوئے بوریے پر پس اوٹہے حضرت اور تحقیق نشان کیا تہا بوریے نے حضرت کی
بدن مبارک پر پس عرض کیا ابن مسعود نے کہ یا رسول اللہ اگر فرماتے آپ ہمکو یہ کہ بچہاویں ہم واسطے آپکے فرش نرم اور بناویں ہم واسطے آپکے
کپڑا اچہا تو بہتر ہوتا سونے آپکے سے اس بوریے سخت پر پس فرمایا کہ نہیں ہے مجکو الفت ساتہ دنیا کی اور نہ دنیا کو الفت و محبت ہے ساتہ میرے
اور نہیں ہے حال میرا ساتہ دنیا کے مگر مانند حال سوار کی کہ سایہ پکڑا نیچے ایک درخت کے اور سوار ہے کہ ٹہرا اور پہر چلا گیا اور چہوڑ گیا اوس درخت کو نقل کیا ہے
یہ احمد اور ترمذی اور ابن ماجہ نے ف یہ جو فرمایا مالی وللدنیا الخ ما استفہامیہ ہے یعنی نہیں ہے واسطے میرے الفت ساتہ دنیا کے اور نہ واسطے
دنیا کے الفت و محبت ساتہ میرے تا کہ رغبت کروں میں طرف اوسکی اور بچہاؤن اوسپر اور جمع کروں میں چیز کو کہ اوسمین ہے یا ما نافیہ ہے یعنی کوئی
الفت و محبت نہیں واسطے میرے ساتہ دنیا کے یا کوئی چیز حاصل ہوگی واسطے میرے ساتہ میل کرنے کے طرف دنیا کی یا میل کرنے اوسکی کے طرف میرے اوس لیے
کہ میرا مطلب آخرت ہے اور دنیا سوائے اوسکے ہے اور تشبیہ سوار کی بسبب قلت مدت ٹہرنے اور جلدی چلے جانے کی ہے اور خاص کیا سوار کو
کہ گہوڑے کی پیٹہ پر [illegible]

اوٹھ جگہہ جاری ہوتی پانی فراغ کی کہ اوسمین سنگریزی ہار ایک ہون ور مراد سونی کر دینی ابطحا مکہ سی بہر جانا اوس نالہ کا ہی ساتھ سونی کی یا کر دینا سنگریزہ ہائی اوسکا سونا
اور یہہ ظاہر تر ہی جیسیکہ اور روایت مین آیا ہی کہ پہاڑ مکہ کی سونی کی کر دی یعنی فرمایا کہ اگر چاہو تم تو تمہاری لیی سنگریزہ مکہ کی سونی کی کر دون اور آخر حدیث کا
حاصل یہہ ہی کہ مین نی فقر اختیار کیا ایک روز سیر اور ایک روز بہوکا رہو تا فضیلت مقام صبر و شکر کی پاؤن مین اور یہہ تعلیم و آگاہ کرنا ہی امت کو اوپر اختیار کرنی
فقر و قناعت کی اور یہہ مین دلیل ہی اوپر کہ یہہ فقر افضل ہی غنا سی ت ع ح وَعَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ مِحْصَنٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مَنْ اَصْبَحَ مِنْكُمْ اٰمِنًا فِيْ سِرْبِهٖ مُعَافًى فِيْ جَسَدِهٖ عِنْدَهٗ قُوْتُ يَوْمِهٖ فَكَاَنَّمَا حِيْزَتْ لَهُ الدُّنْيَا بِحَذَافِيْرِهَا
رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہی عبید اللہ بیٹی محصن کی سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ صبح کری
تم مین سی در حالیکہ امن مین ہو بیچ جان اپنی کی عافیت اور تندرستی دیا گیا بیچ بدن اپنی کی یعنی ظاہر و باطن مین نزدیک اوسکی ہی قوت ایک دن کا یعنی وجہ حلال سی
پس گویا جمع کی گئی واسطی اوسکی لیی تمام دنیا یعنی گویا کہ دیا گیا تمام دنیا نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا کہ یہہ حدیث غریب ہی ف نڈر یعنی دشمن سی یا اسباب
عذاب خدای تعالی کی سی بسبب توبہ کرنیکی گناہون سی اور بچنی کی مناہی سی اور سرب مشہور ساتھ زیر سین اور جزم رکی ہی بمعنی نفس اور طریق اور حال
اور دل کی اور یہہ معانی سبہی مناسب مقام کی ہین حاصل یہہ کہ جو کوئی کہ اوٹھا صبح کو فارغ البال اور بی تشویش اور نڈر چیزون ذکر کی گئی سی اور بعضون
نی کہا کہ سرب بمعنی جماعت کی ہی یعنی یہہ کہ اپنی اہل و عیال مین اور بعضون نی کہا کہ ساتھ زبر سین اور جزم رکی ہی بمعنی مسلک اور طریق کی اور بعضون نی
کہا سرب ساتھ زبر سین اور را کی ہی بمعنی خانہ زیر زمین کی مانند گہرون چوہون وغیرہ وحشی جانورون کی اگر یہہ روایت صحیح ہو تو معنی اوسکی ہی
مناسب مقام کی ہین یعنی اوس گہر مین کہ مانند سوراخ چوہہ اور لومڑی کی ہی آفات زمانہ سی نڈر ہی ت ع ح وَعَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِيْكَرِبَ
قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا مَلَاَ اٰدَمِيٌّ وِعَاءً شَرًّا مِّنْ بَطْنٍ بِحَسْبِ ابْنِ اٰدَمَ اُكُلَاتٌ يُّقِمْنَ
صُلْبَهٗ فَاِنْ كَانَ لَا مَحَالَةَ فَثُلُثٌ طَعَامٌ وَّثُلُثٌ شَرَابٌ وَّثُلُثٌ لِّنَفَسِهٖ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَهْ اور روایت ہی
مقدام بیٹی معدیکرب کی سی کہ کہا سنا مین نی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتی تہی نہین بہرا آدمی نی کوئی ظرف بدتر پیٹ سی یعنی پیٹ
بدترین ظرفون کا ہی اگر بہرا جاوی اور اوسکی بہرنی سی ایسی برائیان اوٹھتی ہین کہ بیان نہین ہو سکتین کفایت کرتی ہین ابن آدم کو کتنی ایک لقمی کہ
سیدہا رکہین اوسکی پیٹہ کی ہڈی کو یعنی بجالانی طاعت کی لیی درستی کرنی وجہ معاش کی لیی پس اگر ہو ضرور یعنی پیٹ ہی بہرنا منظور رہی اور
ادنی قوت پر کفایت نکری تو چاہیی کہ تین حصہ کری پیٹ کو ایک حصہ جگہہ طعام کی اور ایک حصہ جگہہ پانی کی اور ایک حصہ خالی چہوڑی دم لینی کی لیی
تا دم تنگ نہووی اور ہلاک نہو جاوی نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ نی ف کہا طیبی نی واجب یہہ ہی کہ نہ تجاوز کری اوس قدر سی کہ کہڑی ہی بسبب اوسکی
پیٹہ اوسکی تاکہ قوت حاصل ہو بسبب اوسکی طاعت پر خدای تعالی کی پس اگر ارادہ تجاوز ہی کا ہو تو نہ تجاوز کری قسم ثلث سی اور ٹہہرایا پیٹ کو اول ظرف
مانند اون ظروف کی کہ کام مین آتی ہین اور بیچ گہر کی از راہ حقارت شان اوسکی کی پہر اوسکو بدتر ظرفون کا فرمایا اسلیی کہ ظروف استعمال کیی جاتی ہین بیچ چیزون کی
اوسکی لیی موضوع ہین اور پیٹ خالی ہی قوت جب حاصل ہو گی کہ بہریگا اور بہرنا اوسکا باعث فساد دین و دنیا کا ہی پس شکم بدتر ظروف کی کہا ابو حامد نی کہ بہوکا
ہین میں فواید ہین اول تو صفائی دل کی اور بیداری اوسکی کہ پیٹ بہرنا باعث بلادت طبع کا ہوتا ہی اور اندہا کر دیتا ہی دل کو اور بہت ہوتا ہی
اوس سی بخار دماغ مین اور دوسری نرمی دل کی اور صفائی اوسکی کہ اس سی دل مین تاثیر ذوقی ہو کر کی اور تیسری سبب انکسار اور جاتی رہنی تکبر اور غرور اور
فرحت کی کہ جو سبب طغیان ہی اور نہین انکسار ہوتا نفس کا کسی چیز سی جیسیکہ ہوتا ہی بہوک سی اور چوتہی یہہ کہ نہین بہولتا بلای خدا اور عذاب الہی کو اور اہل بلا
اسلیی کہ پیٹ بہرا بہول جاتا ہی بہوکون اور بہوکی کو اور پانچوین بڑا فائدہ بہوکا توڑنا شہوات سب گناہون کا ہی اور غلبہ نفس امارہ پر اور کم کہانا

ضعیف کر دیتا ہی ہر شہوت و قوت کو اور تمام سعادتین اسمین ہین کہ مالک ہووی آدمی اپنی نفس کا اور شقاوت اسمین ہے کہ مالک ہووے اوسکا نفس اوسکا اور جتنی کہانا کم ہو
اوتنی نیند کا اور ہمیشہ بیدار رہنا اسلیے کہ جسنی پیٹ بہر لیا پانی بہت پیتا ہی اور جسنی پانی بہت پیا بہت ہوئی نیند اوسکی اور اوسکی کثرت مین ضایع ہوتی ہی عمر
اور فوت ہوتی ہی تہجد اور بلید ہوتی ہی طبیعت اور سخت دلی ہوتی ہی اور عمر ہی نفیس جوہر ہی اور راس المال ہی بندہ کا کہ اوسمین تجارت کری اور نیند
موت سے ہی بہت ہونا اوسکا ناقص کرنا عمر مین ہی اور ساتوین میسر ہونا مواظبت کا عبادت پر پس اگر کہاتا ہی تو باز رہتا ہی کثرت عبادات سے اسلیے کہ
محتاج ہوتا ہی طرف ایک وقت کی کہ مشغول ہو کہانی مین اور اکثر محتاج ہوتا ہی ایک وقت کا کہ خریدی اوسمین طعام یا پکاوی اسکو پہر محتاج ہوتا ہے
ہاتہ کی دہونے کا اور خلال کرنی کا پہر بار بار جاتا ہی پانی کی جگہ پینی کی لیے اور اگر صرف کری ان اوقات کو ذکر و مناجات مین اور اور تمام عبادات
مین تو بہت نفع اوٹہاوی اور سے کہا سری سقطی نے کہ دیکہی مین نے علی جرجانی کی ستو کہ پہانکتی ہین اور مین نے پس کہا مین نے کہ کونسی چیز باعث ہوئی تمکو
اسکی اوپر اونہوں نے کہا کہ مین نے حساب کیا ہین چبانی کی پہانکنی تک ستر تسبیحین پس نہین چبائی مین نے روٹی چالیس برس سے اور آٹہوین کم کہانی سے صحت
رہتی ہی بدن مین اور دفع ہوتی ہین امراض اسلیے کہ سبب امراض کا بہت کہانا ہی پہر مرض باز رکہتا ہی عبادات سے اور تشویش ہو ڈالتا ہے دلکو اور محتاج
ہوتا ہی فصد کا اور پچہنون کا اور دوا کا اور طبیب کا اور یہ چیزین سب محتاج ہین محنت کے اور بہوک مین ان سب سے امن ہے اور نوین خفت محنت ہے اسلیے کہ
جو کوئی عادت ڈالتا ہی کم کہانی کی کفایت کرتا ہی اوسکو تہوڑا سا مال اور دسوین یہ کہ قادر ہوتا ہی ایثار و تصدق پر ساتہ اوس طعام کی کہ زائد ہے
حاجت سے اوپر مسکینون کی پس ہوئیگا دن قیامت کے اپنی صدقہ کی سایہ مین پس جو کچہہ کہ کہاتا ہی خزانہ اوسکا پاخانہ ہی اور جو کچہہ کہ تصدق کرتا ہی
خزانہ اوسکی فضل اللہ تعالیٰ کا ہی ۱۲ ع وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعَ رَجُلًا يَتَجَشَّأُ فَقَالَ اَقْصِرْ مِنْ جُشَائِكَ
فَاِنَّ اَطْوَلَ النَّاسِ جُوْعًا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَطْوَلُهُمْ شِبَعًا فِي الدُّنْيَا رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ وَرَوَى التِّرْمِذِيُّ نَحْوَهٗ
اور روایت ہے ابن عمر سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سنا ایک شخص کو کہ ڈکار لیتا ہی پس فرمایا باز آ ڈکار اپنی سے اسلیے کہ درازتر لوگون کا
بہوک مین دن قیامت کے درازترین اونکا ہی پیٹ بہرنی مین یعنی جو کوئی دنیا مین بہت پیٹ بہر کر کہاتا ہی آخرت مین بہت بہوک لگیگی اوسکو نقل کی
بغوی نی شرح السنہ مین اور روایت کی ترمذی نی مانند اسکی ف نام شخص کا وہب بن عبد اللہ تہا اور یہ گنی گئی ہین چہوٹی صحابیون مین کہ حضرت کے
زمانہ مین بالغ نہوئی تہی منقول ہی اونسی کہ کہا اونہون نی کہ کہایا مین نے ثرید گوشت کا اور آیا مین حضرت کے پاس ڈکار لیتا ہوا پس فرمایا حضرت نے
کہ کیا ہی یہ باز رہ ڈکار اپنی سی الخ اور مقصود منع کرنا ہی پیٹ بہر کہانی سی کہ باعث ڈکار لینی کا ہوتا ہی چنانچہ اسلیے فرمایا آپنے کہ درازترین
لوگون کا الخ آیا ہی کہ پہر اونہوں نی پیٹ بہر کر کبہی نہین کہایا یہانتک کہ مفارقت کی دنیا سی جبکہ رات کو کہاتی تہی تو صبح کو نہین کہاتی تہی اور اگر
صبح کو کہاتی تہی تو رات کو نہین کہاتی تہی ۱۲ ع وَعَنْ كَعْبِ بْنِ عِيَاضٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ لِكُلِّ
اُمَّةٍ فِتْنَةً وَفِتْنَةُ اُمَّتِي الْمَالُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے کعب بیٹے عیاض سے کہا اونہی کہ سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ تحقیق واسطے
ہر امت کے فتنہ اور آزمایش ہے جانب حق سے اور آزمایش امت میری کی مال ہی یعنی حق تعالیٰ اونکو غنی کرتا ہی اور اموال دیتا ہی تا آزماوی کہ صدقات دیتی
رہتی ہین یا نہین نقل کی یہ ترمذی نی ۱۲ ع وَعَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُجَاءُ بِابْنِ اٰدَمَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ كَاَنَّهٗ بَذَجٌ
فَيُوْقَفُ بَيْنَ يَدَيِ اللّٰهِ فَيَقُوْلُ لَهٗ اَعْطَيْتُكَ وَخَوَّلْتُكَ وَاَنْعَمْتُ عَلَيْكَ فَمَا صَنَعْتَ فَيَقُوْلُ رَبِّ جَمَعْتُهٗ وَثَمَّرْتُهٗ
وَتَرَكْتُهٗ اَكْثَرَ مَا كَانَ فَارْجِعْنِيْ اٰتِكَ بِهٖ كُلِّهٖ فَيَقُوْلُ لَهٗ اَرِنِيْ مَا قَدَّمْتَ فَيَقُوْلُ رَبِّ جَمَعْتُهٗ وَثَمَّرْتُهٗ وَتَرَكْتُهٗ
اَكْثَرَ مَا كَانَ فَارْجِعْنِيْ اٰتِكَ بِهٖ كُلِّهٖ فَاِذَا عَبْدٌ لَمْ يُقَدِّمْ خَيْرًا فَيُمْضٰى بِهٖ اِلَى النَّارِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَضَعَّفَهٗ

اور روایت ہی انس سی اونہی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا کہ لایا جاوی گا بیٹا آدم کا دن قیامت کے گویا کہ بکری کا بچہ ہی یعنی بسبب ضعف
وحقارت کے یعنی ہوگا حقیر وذلیل پس کہڑا کیا جاوی گا روبرو اللہ تعالی کی پس فرماوی گا اوسکو اللہ تعالی یعنی زبانی فرشتہ کی یا بلا واسطہ ساتہ زبان
قال یا حال کی دی تہی مین نی تجکو زندگانی اور حواس اور صحت اور عافیت اور مانند انکی کی اور دی مین نی تجکو غلام لونڈی اور حشمت اور مال اور
جاہ اور مانند انکی کی اور انعام کیا مین نی تجپر یعنی ساتہ اوتارنی کتاب کی اور بہیجنی رسول کی وغیر ذلک پس کیا کام کیا تونی یعنی کیا شکر گذاری
کی تونی انکی پس کہی گا ای رب میری جمع کیا مین نی مال کو اور بڑہایا مین نی اوسکو یعنی ساتہ سوداگری کی اور چہوڑا مین نی اوسکو یعنی دنیا مین وقت مرنی
اپنی کی بہت اوس چیز کا کہ تہا یعنی ایام زندگانی میری مین پس پہر بہیج مجکو دنیا مین کہ لاؤن مین تیری پاس مال سارا یعنی ساتہ خرچ کرنی اوسکی کے
تیری راہ مین جیسی خبر دی ہی کفار کی حال سی انہم یقولون فی الآخرۃ رب ارجعون لعلی اعمل صالحا فیما ترکت پس فرماوی گا اللہ تعالی اوسکو
کہ کہلا مجکو وہ چیز کہ آگی بہیجی تونی یعنی واسطی آخرت کی قسم مال سی اب وہ مال رکہا ہوا دنیا مین فائدہ نہین رکہتا اور ممکن نہین پہر پہونچنا پس کہی گا
یعنی چونکہ کچہہ آگی بہیجا نہوگا شرمندہ ہوگا اور جواب مطابق سوال کے پانی کا نہین کہی گا دوبارہ جیسیکہ عادت ہی گنہگارون کی اور بیہودون کی کہ جو عذر صحیح
نہین رکہتی بار بار اوسی پہلی بات کو کہی جاتی ہین ای رب میری جمع کیا مین نی اوسکو اور بڑہایا مین نی اوسکو اور چہوڑا مین نی اوسکو بہت اوس چیز سی کہ
تہا پس پہر بہیج مجکو کہ لاؤن مین تیری پاس سارا مال پس ظاہر ہوگا کہ وہ ایسا بندہ ہی کہ نہین بہیجی اون نی آگی کوئی بہلائی یعنی اون دی گئی چیزون
مین پس لیجایا جاوی گا اوسکو اور حکم کیا جاوی گا اوسکی لیے طرف دوزخ کی نقل کی یہ ترمذی نی اور نسبت کیا اوسکی اسناد کو طرف ضعف کے یعنی اگرچہ
معنے اوسکی صحیح ہین نقل کی یہ ترمذی نی اور ضعیف کہا اوسکو **ف** کہا طیبی نی کہ پس ظاہر ہوا حال اوس شخص سے کہ وہ ہوا مانند ایک غلام کے
کہ دیا تہا اوسکو مالک اوسکی نی مال تاکہ تجارت کری اوس سی اور نفع حاصل کری پس نہ فرمانبرداری کی اوسنی مالک کی حکم کی پس تلف کر دیا اصل مال
اسطرح کہ صرف کیا اوسکو غیر جگہہ اوسکی مین اور ایسی تجارت کی کہ جسکا حکم نہین کیا تہا پس وہ بندہ ٹوٹی مین ہی کہا ابو حامد نی جان کہ تمام بہلائیان اور
لذتین اور سعادتین بلکہ ہر مطلوب کا نام رکہا جاتا ہی نعمت ولیکن نعمت حقیقی سعادت اخروی ہی ہی اور نام کہنا سوای اسکی کا سعادت غلط ہی یا مجاز
مانند نام رکہنی سعادت دنیویہ کی کہ نہ سبب ہو آخرت کی غلط محض ہے ہان جو سبب پہونچاوین طرف سعادت اخرویہ کی اور مدد ہون اوسکی ساتہ ایک واسطہ یا کئی
واسطون کے اگر اون کو نعمت کہین تو صحیح اور سچ ہی بسبب اسکی کہ پہونچاوین گی طرف نعمت حقیقی کی ۱۲ع وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَوَّلَ مَا يُسْاَلُ الْعَبْدُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مِنَ النَّعِيْمِ اَنْ يُّقَالَ لَهٗ اَلَمْ نُصِحَّ جِسْمَكَ وَنُرَوِّكَ مِنَ الْمَاءِ الْبَارِدِ
رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق اول پوچہی جاتا بندی کا روز قیامت کے نعمت سی یہ ہی کہ کہا
جاوی گا اوسکو کہ کیا نہین تندرستی دی تہی ہمنی تیری بدنکو اور نہین سیراب کیا تہا ہمنی تجکو ٹہنڈی پانی سی نقل کی یہ ترمذی نی **ف** سیلی کہ ٹہنڈا
پانی اور تندرستی بڑی نعمت ہین ایک بزرگ نی اپنی مریدسی کہا کہ ای بیٹی پانی سرد کر کی پی لیجیو کہ پانی سرد نکالتا ہی شکر کو تہ دل سی انتہی والد سی یاد
رکہتا ہون مین کہ جب پانی سرد پیتی پیخود ہو جاتی اور تہوڑی دیر ٹہرتی تا بحال خود آوین جب بحال خود آتی کہتی سبحان اللہ یہ کیا چیز ہی اور کیا
جوہر ہی اور کچہہ کلمات عالم ذوق اور توحید سی کہتی اور عجائب حال پانی کی سی یہ ہی کہ چیز تو ایسی عزیز کہ مدار زندگانی کا اوسپر اور قیمت کچہہ
نہین رکہتا اور آئین عجیب ایک حکایت منقول ہے کہ ایک بادشاہ واقع ہوا ایک جنگل مین اور پیاس لگی اوسکو بہت کہ قریب پہونچا ہلاک کی پس
ظاہر ہوا اوسکی لیے ایک عارف یا فرشتہ اور کہا کہ کیا دی گا تو مجکو اگر پانی پلاؤن مین تجکو پس کہا بادشاہ نی کہ آدہا ملک اپنا پس پلایا اوسنی پانی
پہر رکا اوسکا پیشاب یہانتک کہ دشوار ہوا اوسپر امر پس ظاہر ہوا وہی فرشتہ یا عارف دوبارہ اور کہا کہ کیا انعام دی گا تو مجکو اگر علاج کرون مین تیرا

اس مرض کا پس کہا پادشاہ نے کہ آدہا ملک اور دون گا پس علاج کیا اوسنے پھر کہا اوس پادشاہ کو کہ دل ملک لینا اور پہچان قیمت اسکی اور نہ مغرور ہو اسکی رونق پر اور بیچ جمع کرنے کی درمیان نعمت صحت و دریا کی اشارہ ہی طرف اسکی یعنی یہ دونون نعمتین جو کہ تھی بیان فرمائین تو اشارہ ہی سیرکہ یہ ایسی بڑی نعمتین ہین کہ تمام ملک و سلطنت ایک طرف اور یہ نعمتین ایک طرف واسلہ اعلم ۱۲ **وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَزُوْلُ قَدَمَا ابْنِ اٰدَمَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ حَتّٰى يُسْاَلَ عَنْ خَمْسٍ عَنْ عُمُرِهٖ فِيْمَا اَفْنَاهُ وَعَنْ شَبَابِهٖ فِيْمَا اَبْلَاهُ وَعَنْ مَالِهٖ مِنْ اَيْنَ اكْتَسَبَهٗ وَفِيْمَا اَنْفَقَهٗ وَمَاذَا عَمِلَ فِيْمَا عَلِمَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ** اور روایت ہی ابن مسعود سی اونسے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا نہین سرکنے کی پاون آدمی کی روز قیامت کی یعنی کہڑا رکہین گی اوسکو بارگاہ خداوندی مین یہانتک کہ پوچہا جاوی گا پانچ حالتون سے پوچہا جاوی گا عمر اوسکی سی کہ کس کام مین صرف کی وہ اور پوچہا جاوی گا جوانی اوسکی سے کہ کس چیز مین پرانی کی وہ یعنی جوانی گویا ایک لباس نیا ہی کہ رفتہ رفتہ پرانا ہو جاتا ہی اور پوچہا جاوی گا مال اوسکی سی کہ کہانسی کمایا اوسکو یعنی وجہ حلال یا حرام سی اور کس چیز مین صرف کیا اوسکو یعنی طاعت مین یا معصیت مین اور پوچہا جاوی گا کہ کیا کام کیا بیچ اوس چیز کی کہ جانا یعنی علم کہ پڑہا یا عمل کیا یا نہین نقل کی یہ ترمذی نی اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے **ف** ابو درداء سی ہی کہ کہا اونہون نے اسی عوبمر کیا حال ہوگا تیرا جب کہا جاوی گا تجکو دن قیامت کے کہ آیا عالم تہا تو یا جاہل پس اگر کہی گا تو کہ عالم تہا تو مین تو کہا جاوی گا تجکو کہ کیا عمل کیا تو نے بیچ علم کی کہ سیکہا تو نے اور کہی گا تو کہ جاہل تہا مین تو کہا جاوی گا تجکو کہ کیا تہا عذر تجکو جاہل رہنے مین کیون نہ علم پڑہا تو نی ۱۲

## **اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ** فصل تیسری

**عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهٗ اِنَّكَ لَسْتَ بِخَيْرٍ مِّنْ اَحْمَرَ وَلَا اَسْوَدَ اِلَّا اَنْ تَفْضُلَهٗ بِتَقْوٰى رَوَاهُ اَحْمَدُ** روایت ہے ابی ذر سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا ابوذر کو کہ تحقیق تو نہین ہے بہتر سرخ رنگ والی سی اور نہ سیاہ رنگ والی سی مگر یہ کہ زیادہ ہووی تو ایک ان دونون مین سے ساتھ تقوی الٰہی کے نقل کی یہ احمد نی **ف** یعنی فضیلت نہین ہے موقوف صورت و شکل ظاہر پر کسی رنگ پر اور خاص ان دو رنگون کو ذکر کیا واسطی ہونی انکی کی اکثر اور ظاہر یہ ہی کہ مراد ساتھ ان دونون کی رنگ آقا اور غلام کی ہین چنانچہ اکثر ایسا ہی ہوتا ہی کہ آقا گورا ہوتا ہی اور غلام کالا اور کہا طیبی نی کہ مراد ساتھ سرخ رنگ کی عجم ہی اور ساتھ سیاہ رنگ کی عرب عجم کو احمر یعنی سرخ کہتی ہین باعتبار اسکی کہ سرخی اور سفیدی غالب ہے تی ہی اونکی رنگ پر اور عرب کو اسود یعنی سیاہ کہتی ہین باعتبار غلبہ سیاہی اور سبزی کی اونپر اور معنی یہ کہ فضیلت حقیقی ساتھ تقوی اور عمل صالح کی ہی اور بغیر تقوے اور عمل صالح کی نسبت کرنی فضیلت نہین کہتی جیسیکہ فرمایا حق سبحانہ نی اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰكُمْ اور تقوی کی کئی مراتب ہین ادنی اونکا تقوی ہی کرنا شرک جلی سی اور اوسط اونکا معاصی اور ممنوعات اور لہو اور شرک خفی ہی یعنی ریا اور سمعہ سی اور اعلی اونکا یہ کہ ہووی تمام اپنی ساتھ اللہ کی اور نہ رکہنی دل اپنی ماسوی اللہ کا ۱۲ **وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا زَهِدَ عَبْدٌ فِي الدُّنْيَا اِلَّا اَنْبَتَ اللّٰهُ الْحِكْمَةَ فِيْ قَلْبِهٖ وَاَنْطَقَ بِهَا لِسَانَهٗ وَبَصَّرَهٗ عَيْبَ الدُّنْيَا وَدَاءَهَا وَدَوَاءَهَا وَاَخْرَجَهٗ مِنْهَا سَالِمًا اِلٰى دَارِ السَّلَامِ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ** اور روایت ہی ابی ذر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین بیرغبتی کی کسی بندہ نی دنیا میں یعنی زیادتی دنیا مین قدر حاجت سے بڑہکر جو ہا سی مگر اوگائی اسد نی حکمت یعنی معرفت اسرار اوسکی دل اوس کی گویا کیا ساتھ حکمت کے اوسکی زبان کو اور کیا اوسکو بینی ساتھ عیبون کے یعنی عیب دنیا کا یعنی کثرت رنج اور قلت غنا اور جلدی فنا اور کثرت غم اور غافل ہونا دل کا ذکر رب اور دکہا دی الا بیماری اوسکی کا یعنی علت محبت اور سبب طلب اوسکی کا اور دوا اوسکی کا یعنی معالجہ اوسکی کا ساتھ جوتن علم اور عمل کی اور پرہیز کرنی کی اوس سی اور صبر قناعت کرنی کی اور راضی ہونی کی ساتھ اوسکی اور نکالا اوسکو حق تعالی نی دنیا اور آفات

اور بلایات سے سالم یعنی بسبب اعراض کرنیکی دنیا سی اور متوجہ ہونی کی عقبی پر طرف دار السلام کی نقل کی یہ بیہقی نی شعب الایمان مین ف یعنی بہشت کے
اشارہ ہی اسمین اسکی طرف کہ حقیقت سلامتی کی تمام و کمال آخرت مین ہی بہشت مین ہی ایک درویش سے پوچھا لوگون نی کہ کیا حال ہی کہا حال کہتی ہو تم
کہا خیر و سلامت ہی انشاء اللہ اگر بہشت مین آؤن مین ۔ وَعَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَدْ أَفْلَحَ مَنْ أَخْلَصَ
اللّٰهُ قَلْبَهُ لِلْإِيمَانِ وَجَعَلَ قَلْبَهُ سَلِيمًا وَلِسَانَهُ صَادِقًا وَنَفْسَهُ مُطْمَئِنَّةً وَخَلِيقَتَهُ مُسْتَقِيمَةً وَجَعَلَ أُذُنَهُ مُسْتَمِعَةً
وَعَيْنَهُ نَاظِرَةً فَأَمَّا الْأُذُنُ فَقِمَعٌ وَأَمَّا الْعَيْنُ فَمُقِرَّةٌ لِمَا يُوعِي الْقَلْبُ وَقَدْ أَفْلَحَ مَنْ جَعَلَ قَلْبَهُ وَاعِيًا رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْبَيْهَقِيُّ
فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ اور روایت ہی ابی ذر سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ تحقیق رستگار ہوا وہ شخص کہ خالص کیا اللہ نے دل اوسکا
واسطی ایمان کی یعنی ایمان عطا کیا خالص بغیر شرک نفاق سی اور کیا دل اوسکا سالم یعنی حسد اور بغض اور تمام اخلاق بُرون اور احوال بد سی مانند
حب دنیا اور غفلت کرنیکی مولی سی اور بہول جانی کی عقبی کو فرمایا اللہ تعالی نی يَوْمَ لَا يَنْفَعُ مَالٌ وَّلَا بَنُونَ إِلَّا مَنْ أَتَى اللّٰهَ بِقَلْبٍ سَلِيمٍ اور کی زبان
اوسکی راست گو اور کیا نفس اوسکی کو مطمئن یعنی ساتھ ذکر رب اپنے کی محبت اوسکی کی اور مطیع فرمان حق کا اور کی خلقت اور طبیعت اوسکی سیدہا یعنی غیر مائل
طرف کجی اور باطل اور افراط و تفریط کی اور کیا اوسکی کانونکو سننے والا بات حق کا اور کیا اوسکی آنکہہ کو دیکھنے والا یعنی لائق دیکھنے آیات اور صنعتون صنع کردگار کا
پس ایہر کان قیف ہین اور آنکہہ قرار دینی والی اور ثابت رکہنی والی ہی اوس چیز کو کہ نگاہ رکہتا ہی اوسکو دل اور تحقیق رستگاری پائی اوسنی کہ کیا خدا تعالی
نی دل اوسکی کو یاد کیا اوسنی اپنی دل کو یاد اور نگاہ رکہنی والا حق کا نقل کی یہ احمد نی اور بیہقی نی شعب الایمان مین ف ایہر کان الخ یعنی کان سبب
پونہچانی اوسکی کی کلمہ حق کو مشابہت ساتھ قمع یعنی قیف کی رکہتی ہین اور قیف اوسکو کہتی ہین کہ ظرف یعنی شیشہ کے منہ پر رکہکر اوس مین روغن
اور شراب اور مانند انکی کی ڈالا جاتا ہی ظرف مین اسیطرح داخل ہوتا ہی سخن حق ازراہ گوش کی دل مین اور آنکہہ قرار دینی والی اور ثابت رکہنی والی
ہی اوس چیز کو کہ نگاہ رکہتا ہی دل اوس چیز کو اور ظرف اوسکا ہوتا ہی یا ظرف کرتی ہی وہ چیز دل کو اور در آتی ہی اوس مین اور بنظر اس معنی کی قلب کو مرفوع
اور منصوب پڑہا ہے اور حاصل معنی یہ کہ آنکہہ کی راہ سی پہونچال مین چیزین در آتی ہین اور قرار پکڑتی ہین اور ثابت رہتی ہین اوسمین جیسی کہ کان
کی راہ سی بعد ازان حاصل دونون عضون کا بیان کیا ساتھ قول اپنی کی وقد افلح الخ ۔ وَعَنْ عُقْبَةَ ابْنِ عَامِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ إِذَا رَأَيْتَ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يُعْطِي الْعَبْدَ مِنَ الدُّنْيَا عَلَى مَعَاصِيهِ مَا يُحِبُّ فَإِنَّمَا هُوَ اسْتِدْرَاجٌ ثُمَّ تَلَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا نَسُوا مَا ذُكِّرُوا بِهِ فَتَحْنَا عَلَيْهِمْ أَبْوَابَ كُلِّ شَيْءٍ حَتّٰى إِذَا فَرِحُوا بِمَا أُوتُوا أَخَذْنَاهُمْ بَغْتَةً فَإِذَا هُمْ
مُبْلِسُونَ رَوَاهُ أَحْمَدُ اور روایت ہی عقبہ بن عامر سی اوسنی نقل کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا جسوقت دیکہی تو اللہ عز وجل کو کہ دیتا
ہی بندہ کو دنیا سی باوجود گناہ کرنی اوسکی کی وہ چیز کہ دوست رکہتا ہی یعنی اسباب دنیا پس سوای اسکی نہین کہ وہ دنیا استدراج ہی پہر پڑہی آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نی یعنی بطریق استشہاد کی یہ آیت کہ بیچ معنی استدراج کی وارد ہوئی ہی پس جبکہ بہول گئی کافر اوس چیز کو کہ نصیحت کیے گئی تہی
ساتہ اوسکی یعنی عہد اللہ سبحانہ کا یا ترک کیا اونہون نی امر و نہی اوسکی کو کہولی ہمنی اونپر دروازی ہر چیز کی یعنی دنیا کی نعمتون کی یہانتک کہ جب خوش ہوی
ساتہ اوس چیز کی کہ دی گئی یعنی مال اور جاہ اور صحت بدن اور درازی عمر کی وغیر ذالک اور نعمتین پکڑا ہمنی اونکو یکایک پس ناگہان وہ نا امید اور متحیر تہی نقل کی یہ
احمد نی ف استدراج لغت مین پایہ بپایہ لیجانا ہی یعنی سیڑہی کی ایک پایہ چڑہا پہر دوسرا پہر اور پر اور استدراج حق تعالی کا بندہ کو یہ ہی کہ جب گناہ
کری بندہ دیوی اوسکو نعمت تر و تازہ اور چہوڑ دی اور مہلت دی اوسکو تا بندہ گمان لیجاوی کہ یہ لطف ہی پروردگار کی طرف سی میری حق مین پس
توبہ و استغفار گناہ سی نکری اور مغرور ہو ناگہان اوسکو گرفتار کری عذاب مین پس گویا پایہ بپایہ اوسکو لیجاتا ہی جانب عذاب کی ۔ وَعَنْ

کوئی اونہین سے احوال مین کہ وہ غنی شرعی ہوا و قاف این ہی کہ موضوع ہی واسطی فقر کی اور سیطرح جو شخص ہوی تجھر ون مین کفن فقیہ کی گئی ہون
مسالک کے لیے بیچ تحقیق تصریح کی ہی ابن ہمام نی ساتھ اسکی کہ غنی پر حرام کیا گیا ہی یہ کہ رہوی خانقاہون کے حجرون مین اور سنہ اعتبار کری کوئی ساتھ
اس روایت کی کہ مشہور ہوئی ہی یہ کہ اوقاف حرمین کے عام ہین اسطی فقیر و غنی کی پس تقدیر صحت اوسکی کی نہین صحیح ہی وقف ہمارے نزدیک اغنیاء پر
جبکہ ہون وہ غیر محصور ع **وَعَنْ** مُعَاوِيَةَ اَنَّهُ دَخَلَ عَلٰى خَالِهٖ اَبِيْ هَاشِمِ بْنِ عُتْبَةَ يَعُوْدُهٗ فَبَكٰى اَبُوْ هَاشِمٍ فَقَالَ مَا يُبْكِيْكَ
يَا خَالِ اَوَجَعٌ يُشْئِزُكَ اَمْ حِرْصٌ عَلَى الدُّنْيَا قَالَ كَلَّا وَلٰكِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَهِدَ اِلَيْنَا عَهْدًا لَمْ اٰخُذْ بِهٖ
قَالَ وَمَا ذٰلِكَ قَالَ سَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ اِنَّمَا يَكْفِيْكَ مِنْ جَمْعِ الْمَالِ خَادِمٌ وَمَرْكَبٌ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَاِنِّيْ اُرَانِيْ قَدْ جَمَعْتُ
رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی معاویہ بن ابی سفیان سے یہ کہ وہ گئی اپنی ماموں پاس کہ نام اونکا تھا ابی ہاشم
بن عتبہ تا عیادت کرین اونکی پس روئی ابو ہاشم پس کہا معاویہ نے کس چیز نے رولایا تجکو ای ماموں میری کیا بیماری نی قلق و اضطراب مین ڈالا تجکو یا حرص
دنیا نی قلق و اضطراب مین ڈالا کہا ابو ہاشم نی یون نہین یعنی یہ باعث نہین ہے کہ جو کہا تونی ولیکن قلق و اضطراب مجکو اس سبب سے ہی کہ آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نی وصیت کی تھی ہمکو یعنی صحابہ کو کہ نہ عمل کیا مین نے اوسپر کہا معاویہ نے اور کیا ہے وہ وصیت کہ پیغمبر خدا نے کی تھی کہا ابو ہاشم نی کہ سنا مین نے
آنحضرت سے فرماتی سوا اسکی نہین کہ کفایت کرتا ہی تجکو جمع کرنی مال کی سے ایک خادم اور ایک سواری کہ اوسپر راہ خدا مین جہاد کری تو اور تحقیق مین گمان کرتا ہون
اپنی تئین کہ تحقیق جمع کیا مین نے مال نقل کی اسکو احمد اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ نی **ف** لفظ اُرانی ساتھ پیش ہمزہ کی بمعنی اظن کے ہی یعنی گمان کرتا ہون
اور ایک نسخہ مین ساتھ زبر ہمزہ کی ہی یعنی دیکھتا ہون مین یا جانتا ہون مین ع **وَعَنْ** اُمِّ الدَّرْدَاءِ قَالَتْ قُلْتُ لِاَبِي الدَّرْدَاءِ مَا لَكَ
لَا تَطْلُبُ كَمَا يَطْلُبُ فُلَانٌ فَقَالَ اِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ اَمَامَكُمْ عَقَبَةً كَئُوْدًا لَا يَجُوْزُهَا الْمُثْقِلُوْنَ
فَاُحِبُّ اَنْ اَتَخَفَّفَ لِتِلْكَ الْعَقَبَةِ اور روایت ہی ام درداء سی کہ بیوی ابو درداء کی تہین کہا کہ کہا مین نے ابو درداء کو کہ کیا ہوا ہے تمکو کہ نہین مانگتی تم
یعنی مال و منصب آنحضرت سی یا صحابہ سی جیسا کہ مانگتا ہی فلانا اور فلانا پس کہا ابو درداء نی کہ اس سبب سے نہین مانگتا مین کہ سنا ہی مین نے پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وسلم سی فرماتی کہ تحقیق آگی تمہاری گھاٹی ہی دشوار نہین گذرتی کی اوس سے بطریق سہولت کی گرانبار پس دوست رکھتا ہون مین یہ کہ ہلکا ہو وون مین
یعنی ساتھ ترک کرنی طلب کے اور صبر کرنیکی اوپر قلت مال کی واسطے چڑھنی کی اوس گھاٹی پر **ف** گھاٹی دشوار فاصل ہی درمیان تمہاری اور درمیان
داخل ہونی جنت کی اور مراد اوس سے موت اور قبر اور حشر اور ہولین اور شدائد اوسکی ہین اور گرانبار یعنی اوٹھانی والی بوجھ مال و جاہ کی اور
وسعت حال کی اور سی کہا گیا ہی فَازَ الْمُخِفُّوْنَ وَهَلَكَ الْمُثْقِلُوْنَ ع **وَعَنْ** اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
هَلْ مِنْ اَحَدٍ يَمْشِيْ عَلَى الْمَاءِ اِلَّا ابْتَلَّتْ قَدَمَاهُ قَالُوْا لَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ كَذٰلِكَ صَاحِبُ الدُّنْيَا لَا يَسْلَمُ مِنَ الذُّنُوْبِ
رَوَاهُمَا الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ اور روایت ہی انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا کوئی چلتا ہی پانی پر بغیر تر
ہونی قدمون اپنی کی کہا صحابہ نی کہ کوئی نہین ہی ایسا کہ چلی پانی پر اور تر نہون قدم اوسکی فرمایا آنحضرت نی اسیطرح دنیادار سلامت نہین رہتا
گناہون سی نقل کین یہ دونون حدیثین بیہقی نی شعب الایمان مین **ف** یعنی گناہون سی کہ لازم ہی محبت دنیا کی رکھنی والون کی لیے
اسمین خوف شدید دلاتا ہی غنیون کی لیے اور نہایت رغبت دلاتی ہی زہد دنیا پر اور ترجیح دینا ہی آخرت کو دنیا پر اور کفایت کرتا ہی
اونکی نقصان مین کہ داخل ہونگی فقرا جنت مین پہلی اغنیا کی پانسو برس حاصل اللہ منہا بکرمہ و فضلہ ع **وَعَنْ** جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ
مُرْسَلًا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اُوْحِيَ اِلَيَّ اَنْ اَجْمَعَ الْمَالَ وَاَكُوْنَ مِنَ التَّاجِرِيْنَ وَلٰكِنْ

اُوحِیَ اِلَیَّ اَنْ اَجْمَعَ الْمَالَ وَاَکُوْنَ مِنَ التَّاجِرِیْنَ وَلٰکِنْ اُوحِیَ اِلَیَّ اَنْ سَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّکَ وَکُنْ مِّنَ السَّاجِدِیْنَ وَاعْبُدْ رَبَّکَ حَتّٰی یَاْتِیَکَ الْیَقِیْنُ رَوَاهُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّةِ وَاَبُوْ نُعَیْمٍ
فِی الْحِلْیَةِ عَنْ اَبِیْ مُسْلِمٍ اور روایت ہی جبیر بن نفیر سی بطریق ارسال کی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہیں وحی کی گئی
طرف میری یہ کہ جمع کرون میں مال اور ہوؤن میں تجارت کرنیوالون میں سی ولیکن وحی کی گئی ہی طرف میری یہ کہ تسبیح کر تو ساتھ حمد پروردگار اپنی کے
اور ہو تو سجدہ کرنی والون میں سی یعنی نمازیون میں سی اور عبادت کر تو رب اپنی کی یہانتک کہ آوی تجکو موت نقل کی یہ بغوی نی شرح السنہ میں اور ابو نعیم نی
کتاب حلیہ میں ابی مسلم سی **ف** یعنی ہمیشہ اوقات کو ساتھ تسبیح اور تحمید اور عبادت کی خصوصا نماز کی مستغرق رکھون اور آخیر عمر تک مشغول رہین
رہون مجکو وحشت مشغول ہونی کی ساتھ تجارت و خرید و فروخت اور امور دنیا کی کہان ہی ح **وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ طَلَبَ الدُّنْیَا حَلَالًا اِسْتِعْفَافًا عَنِ الْمَسْئَلَةِ وَسَعْیًا عَلٰی اَهْلِهٖ وَتَعَطُّفًا عَلٰی جَارِهٖ لَقِیَ اللّٰهَ تَعَالٰی یَوْمَ
الْقِیٰمَةِ وَوَجْهُهٗ مِثْلُ الْقَمَرِ لَیْلَةَ الْبَدْرِ وَمَنْ طَلَبَ الدُّنْیَا حَلَالًا مُکَاثِرًا مُفَاخِرًا مُرَائِیًا لَقِیَ اللّٰهَ تَعَالٰی وَهُوَ عَلَیْهِ غَضْبَانُ
رَوَاهُ الْبَیْهَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ وَاَبُوْ نُعَیْمٍ فِی الْحِلْیَةِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص طلب کری
دنیا کو بوجہ حلال واسطی بچنی کی سوال سی اور واسطی سعی کرنیکی اپنی عیال کی لئی اور واسطی احسان کرنی کی اپنی ہمسایہ پر ملاقات کریگا وہ اللہ سی دن
قیامت کی اس حالت میں کہ چہرہ اوسکا مانند چودہوین رات کی چاندکی ہوگا یعنی بسبب کمال نور اور نہایت سرور کی اور جو کوئی طلب کری دنیا کو بوجہ حلال
درحالیکہ طلب زیادتی کی کرنی والا ہی مال میں اور فخر کرنی والا ہی یعنی فقرا پر بسبب مال کی جیسیکہ طریقہ اغنیا کا ہی اور ریا کرنیوالا ہی یعنی اگر تصدق کرتا ہی بطریق
ریا اور دکھانی لوگون کی کرتا ہی ملیگا خدای تعالی سی اس حالت میں کہ اللہ تعالی اوسپر ہوگا خفا نقل کی یہ بیہقی نی شعب الایمان میں اور ابو نعیم نی کتاب
حلیہ میں **ف** یعنی یہ سب ہیچ طلب کرنی مال حلال کی بقصد زیادہ کرنی مال کی اور فخر کرنی کی آپس میں اور ریا کرنیکی تو یہ حال ہی ہیچ طلب کرنی مال
حرام کی کیا حال ہوگا اور شاید کہ انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی نہیں ذکر کیا طلب کرنیوالی حرام کا واسطی اشارہ کرنی کی طرف اسکی کہ نہیں ہی یہ کار اہل
اسلام کا اور یا اسلیے نہیں ذکر کیا کہ وہ فحوای کلام سی آپ ہی سمجھا جاوی گا ح **وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ** اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ هٰذَا الْخَیْرَ خَزَائِنُ لِتِلْکَ الْخَزَائِنِ مَفَاتِیْحُ فَطُوْبٰی لِعَبْدٍ جَعَلَهُ اللّٰهُ تَعَالٰی مِفْتَاحًا لِلْخَیْرِ مِغْلَاقًا لِلشَّرِّ
وَوَیْلٌ لِعَبْدٍ جَعَلَهُ اللّٰهُ مِفْتَاحًا لِلشَّرِّ مِغْلَاقًا لِلْخَیْرِ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی سہل بن سعد سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نی فرمایا کہ یہ خیر یعنی مال کثیر خزانی ہین کہ اون خزانون کی لئی کنجیان ہین یعنی باخبر لوگ ہین کہ خزانی کہولتی ہین اور بخشتی ہین پس
خوشی ہو جیو اوس بندہ کی لئی کہ کیا ہی اوسکو خدای تعالی نی کنجی واسطی خیر کی یعنی سبب کہلنی دروازون نیکی اور بخشش مال کا اور بند ہونی
دروازہ شر اور بخل کا اور ہلاکی ہو جیو اوس بندہ کی لئی کہ کیا ہی اوسکو خدای تعالی نی کنجی شر کا اور سبب کہلنی دروازہ اوسکی کا اور سبب بند
ہونی دروازی خیر کا نقل کی یہ ابن ماجہ نی **ف** یہ ترجمہ ذخیرہ ترجمہ حضرت شیخ رح کی ہی لکہا گیا ہی اور ملا علی رح نی لکہا ہی کہ خیر یعنی جنس
خیر پوشیدہ معلوم ہی کہ مانند جنس کے ہی خزائن ہی یعنی انواع کثیرہ جمع کی گئین ہیں پوشیدہ کی گئین ہی درمیان بندون اوسکی کی اور واسطی
اون خزانون کی کنجیان ہین یعنی اوسکی بندون کی ہاتھ وہ جو بمنزلہ کنجیون اوسکی کی ہین اور کنجی واسطی خیر کی یعنی از راہ علم اور عمل کی یا از راہ مال اور
حال کی اور کنجی واسطی شر کی یعنی واسطی کفر اور گناہ اور تکبر اور سرکشی اور بخل اور بدسلوکی کی ساتھ بہائی مسلمانون کی کہا راغب نی کہ خیر وہ چیز ہی
کہ رغبت کریں اوسمین سب مانند عقل کی مثلا اور مانند عدل اور فضل اور چیز نافع کی اور شر ضد اسکی ہی اور خیر اور شر فائدہ دیتی ہین یہ کہ ہو
خیر واحد شر دوسری کی مانند مال کی کہ اکثر ہوتا ہی خیر واسطی زید کی اور شر واسطی عمرو کی انتہی اور اسیطرح علم نسبت بعض کی حجاب سبب طلب کا

اور بہشت وہان کی جو سبب ہی معرفت اللہ تعالیٰ کی اور قیاس کر سپر اور عصا کو کہ بعضے اونمیں سے باعث عجب اور غرور کی ہین اور بعضی باعث فخر و سرور کی
اور مانند تلوار اور گھوڑی اور مانند انکی کی بہی ہوتی ہین آلہ جہاد کی ساتہ کفار کی اور وسیلہ ہوتی ہین داخل ہونی جنت کی اور کبہی اون سی
قتل کیی جاتی ہین انبیا اور اولیا اور پہونچتا ہی سبب انکی پہنچنی کی درجی دوزخ کی ہین* وعن علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم اذا لم یبارک للعبد فی ماله جعله فی الماء والطین اور روایت ہی علی سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جسوقت
نہ برکت دی جاوی واسطی بندی کی بیچ مال اوسکی کی یعنی بسبب اسکی کہ خرچ کری اوسکو بیچ رضای مولی اور عبادت حقیقی اپنی کی گردانتا ہی اوس مال کو
پانی اور مٹی مین یعنی خرچ کرتا ہی بیچ بنانی عمارت کی کہ جو زائد ہی حاجت سی* وعن ابن عمر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اتقوا
الحرام فی البنیان فانه اساس الخراب رواهما البیهقی فی شعب الایمان اور روایت ہی ابن عمر رض سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی
فرمایا کہ پرہیز کرو تم خرچ کرنی مال حرام کی سی بیچ عمارتون کی اسلیے کہ خرچ کرنا مال حرام کا عمارتون مین بنیاد اور جڑ ہی خرابی دین کی یا خرابی عمارت
کی نقل کین یہ دونون حدیثین بیہقی نی شعب الایمان مین* ف اس سی سمجہا جاتا ہی کہ اگر مال حلال سی صرف کری تو موجب خرابی کا نہین ہوتا اور بعضے
کہتی ہین کہ معنی اس عبارت کی یہ ہین کہ پرہیز کرو ارتکاب حرام سی کہ عمارت کی بنانی مین لازم آتا ہی اور باعتبار اس معنی کی حرام ہی بناتا ہی اور معنی کلمہ
فی کی مانند اسکی ہین کہ کہتی ہین بیچ اس حلقہ کی دو سیر لوہا ہی اور حال آنکہ حلقہ مین دو سیر لوہا ہی نہ یہ کہ ظرف لوہی کا ہی اور مراد خرابی سی
خرابی دین کی ہی اور احتمال رکھتا ہی کہ مراد خرابی عمارت کی ہی یعنی بنانا عمارت کا بنیاد خرابی اوسکی کی ہی کہ آخر خراب ہوتا ہی جیسی کہ
وارد ہوا ہی لدوا للموت وابنوا للخراب* اسی طرح ہی بعضی شرحون مین اور یہی مشہور ہی کہ مراد حدیث سی یہ کہ نہین کیے پرہیز کرو ارتکاب
حرام اور گناہ سی بیچ عمارت کی یعنی عمارتین ایسی نہ بناو کہ وہان بیٹہو اور فسق کرو اور ساتہ بروں کی صحبت کرو اور جو عمارت کہ اوسمین فسق کرین
آخر کو خراب ہوتی ہی شیخ اور ملا علی رح نی دو احتمال لکہی ہین اس جملہ پر خرچ کرنا مال حرام کا الخ ایک تو یہ دلالت کرتی ہی یہ حدیث اوپر جائز ہونی خرچ
کرنی مال حلال کی عمارت مین اور دوسرا یہ کہ نہین دلالت کرتی اوپر اور اسکو لکہا ہی کہ یہ مناسب تر ہی ساتہ باب کی* وعن عائشة عن
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال الدنیا دار من لا دار له ومال من لا مال له ولها یجمع من لا عقل له رواه احمد
والبیهقی فی شعب الایمان اور روایت ہی عائشہ رض سی اوسنی نقل کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا دنیا گہر اوس شخص کا ہی کہ نہین
گہر واسطی اوسکی یعنی آخرت مین اور مال ہی واسطی اوس شخص کی کہ نہین مال واسطی اوسکی اور اوسکو جمع کرتا ہی وہ شخص کہ نہین عقل واسطی اوسکی
نقل کی احمد نی اور بیہقی نی شعب الایمان مین* ف دنیا گہر اوس شخص کا ہی الخ چونکہ دنیا فانی ہی اور قیام اور زندگانی خوش اسمین ممکن
نہین پس جسنے کہ دنیا کو گہر اپنا پکڑا گویا نہین ہی اوسکی لیی گہر اور اسیطرح دنیا مال اوسکا ہی کہ نہین اوسکی لیی مال یعنی مقصود مال سی خرچ کرنا
اوسکا ہی بہلائیون اور مرضیات الہی مین اور جبکہ شہوات اور لذات دنیاوی مین صرف کرین ضائع ہی اور حکم مالیت سی باہر ہی پس گویا مال اوسکا نہین
اور بعضی حواشی مین لکہا ہی کہ مراد یہ ہی کہ دار دنیا کو گہر نہ کہنا چاہیی اور مال اوسکی کو مال نہ کہنا چاہیی بسبب فنا اور حقارت اوسکی کی اور مرجع اس
معنی کا بہی معنی اول کی ہی اور ہوسکتا ہی کہ مراد یہ ہو کہ دنیا گہر اوسکا ہی کہ نہین گہر اوسکی لیی آخرت مین اور مال اوسکا ہی کہ نہین اوسکی لیی غنا
مال آخرت مین یعنی جسنی دنیا کو گہر ٹہرایا اور مطمئن ہوا ساتہ اوسکی اور مال جمع کیا بگمان بقا اور خلود کی جیسی کہ فرمایا اللہ تعالی نی ان الذین لا یرجون
لقاءنا ورضوا بالحیوة الدنیا واطمانوا بها اور فرمایا یحسب ان ماله اخلده اوسکی لیی آخرت مین گہر اور غنا نہین ہوگا اور واسطی دنیا اور بقا اور فائدہ
اوٹہانی کی بیچ اوسکی جمع کرتا ہی دنیا کو وہ شخص کہ نہین ہی عقل اوسکو یا لام لفظ لها مین زائدہ ہی یعنی جمع کرتا ہی دنیا کو وہ شخص کہ عقل نہین رکہتا ہی

حاصل یہ ہی کہ یہ ہین جو دنیا مین سلامت رہنی ہی اسکی کشتی جاوی پھر دوسکی کچھ نہیں گھبرا ہوسکی ہی اور سلامت رہنی ہی اسکی کشتی جاوی مال اسکے لئی کہ ہین
مال اوسکی ہی اور مقصود عبادت دنیا کی اور ساقط کرنا بندہ اوسکی کا ہی اوس سے کشتی جاوین پھر مال اوسکی لئی کہ ہی آخرت اوسکی لئی قرارگاہ اور بال ہی **وعن**
حُذَيْفَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي خُطْبَتِهِ اَلْخَمْرُ جِمَاعُ الْاِثْمِ وَالنِّسَاءُ حَبَائِلُ الشَّيْطٰنِ وَحُبُّ
الدُّنْيَا رَأْسُ كُلِّ خَطِيْئَةٍ قَالَ وَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ اَخِّرُوا النِّسَاءَ حَيْثُ اَخَّرَهُنَّ اللّٰهُ رَوَاهُ رَزِيْنٌ وَرَوَى الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ
عَنِ الْحَسَنِ مُرْسَلًا حُبُّ الدُّنْيَا رَأْسُ كُلِّ خَطِيْئَةٍ اور روایت ہی حذیفہ سی کہ کہا سنا مین نی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم اپنی خطبہ مین شراب یعنی مجمع گناہون کی ہی یعنی سب گناہ اسمین جمع ہین اوس سے درجود مین آتی ہین اور عورتین جال ہین شیطان کے
اور محبت دنیا کی سر ہی ہر گناہ کا کہ گناہ اور ممنوعات جو کرتا ہی آدمی بسبب محبت دنیا کی کرتا ہی کہا حذیفہ نی کہ سنا مین نی حضرت سے کہ فرماتی تہی پیچھے
ڈالو عورتون کو جیسی کہ پیچھے ڈالا ہی اونکو خدا ہی تعالی نی یعنی ذکر مین اور گواہی مین اور جماعت مین اور فضل مین اور رتبہ مین پس نہ مقدم کرو تم اون کو
چیزون ذکر کی گئی ہین نقل کی یہ تمام حدیث جیسی کہ مذکور ہوئی رزین نی نقل کی بیہقی نی جملہ اس حدیث سی شعب الایمان مین حسن بصری سی بطریق
ارسال کہ یہی مقدار کہ حب الدنیا راس کل خطیئۃ **ف** روایت کی طبرانی نی ابن عباس سے بطریق مرفوع کی الخمر ام الفواحش واکبر الکبائر من شربہا وقع
علی امہ وخالتہ وعمتہ کہتی ہین بلایا گیا ایک شخص طرف سجدہ بت کی پس انکار کیا پھر بلایا گیا طرف قتل نفس کی پس انکار کیا پھر بلایا گیا طرف زنا کی پس انکار
کیا پھر بلایا گیا طرف پینی شراب کی پس آیا پس جب کہ پی شراب کین تمام چیزین طلب کی گئیں اور محبت دنیا کی الخ اور منہوم مخالف اسکا یہ ہی کہ ترک دنیا سر ہے
ہر عبادت کا کہا بعضون نی کہ جسنے دوست رکہا دنیا کو نہین ہدایت کرتی اوسکو تمام مرشد اور جسنی ترک کیا اوسکو نہین گمراہ کرتی اوسکو تمام مفسد کہا طیبی نی
کہ تینون کلمات جامع ہین یعنی بہت سی گناہونکو متضمن ہین سیلیے کہ ہر ایک ان مین سی علیحدہ علیحدہ اصل ہی بہت سی گناہون کی **وعن** جابر
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَخْوَفَ مَا اَتَخَوَّفُ عَلٰى اُمَّتِي الْهَوٰى وَطُوْلُ الْاَمَلِ فَاَمَّا الْهَوٰى فَيَصُدُّ عَنِ
الْحَقِّ وَاَمَّا طُوْلُ الْاَمَلِ فَيُنْسِي الْاٰخِرَةَ وَهٰذِهِ الدُّنْيَا مُرْتَحِلَةٌ ذَاهِبَةٌ وَهٰذِهِ الْاٰخِرَةُ مُرْتَحِلَةٌ قَادِمَةٌ وَلِكُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا
بَنُوْنَ فَاِنِ اسْتَطَعْتُمْ اَنْ لَا تَكُوْنُوْا مِنْ بَنِي الدُّنْيَا فَافْعَلُوْا فَاِنَّكُمُ الْيَوْمَ فِيْ دَارِ الْعَمَلِ وَلَا حِسَابَ وَاَنْتُمْ غَدًا فِيْ دَارِ الْاٰخِرَةِ
وَلَا عَمَلَ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ اور روایت ہی جابر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ بہت ڈرانی والی اون
چیزون کی کہ ڈرتا ہون مین اپنی امت پر وہ چیزین ہین خواہش نفس کی اور دراز آرزو جینے کی یعنی ساتہ تاخیر عمل کی پس اور خواہش نفس کی جو کہ مخالف
ہی ہدایت کی اور موافق ہی باطل کی پس باز رکہتی ہی قبول حق سی اور فرمانبرداری اوسکی سی اور آرزو درازی ازروی جینی کی پس بہلا دیتی ہی
آخرت کو اور یہ دنیا کوچ کرنی والی جانی والی ہی اور یہ آخرت کوچ کرنی والی آنیوالی ہی یعنی دنیا دمبدم چلی جاتی ہی اور آخرت دمبدم چلی آتی ہی
اور واسطی ہر ایک کی دنیا اور آخرت سی بیٹی ہین یعنی تابع اور محکوم اور دوست اور رغبت کرنیوالی پس اگر کر سکو تم یہ کہ نہو تم بیٹون دنیا کی سی پس کرو یعنی
ایسی کام کرو کہ دنیا کی بیٹی گری سی نکل جاؤ اور تابع اور محکوم اوسکی نہو و سلیے کہ تم آج کی دن دنیا مین ہو گہر عمل کا اور جگہہ کام کرنی کی ہی پس غنیمت جانو
عمل کو پہلی آنی اجل کی اور نہین ہی حساب دنیا مین عمل ہر اور تم کل کو یعنی کہر آخرت کے ہو وگی کہ نہین ہی عمل اوس مین بلکہ جگہہ حساب کی ہی نقل کی
بیہقی نی شعب الایمان مین **ف** کوچ کرنیوالی جانیوالی ہی اس طرح جیسے کہ نہین جانتا صاحب اوسکا جیسے کہ نہین جانتا چلنی کشتی کو بیٹہنی والا اوسکا اور
اسیسے فنا ہونا دنیا کا اور گذرنا اوسکا بہت جلد ہوا جاتا ہی اسلیے کہ اگر آخرت بجای خود ہوتی اور دنیا اوس طرف جاتی تو بہی آخر گذر جاتی اور
تمام ہو جاتی چہ جائیکہ آخرت بہی اوس طرف سی ادہر چلی آتی ہی اور دنیا ادہر سی اودہر چلی جاتی ہی درمیان وہی مین تمام ہوگی اور نہین حساب یعنی

تعقیب

عاقلون کو اتنا ...

دنیا میں حساب ... وہی ... اس مین ... زیادہ سی گناہون اور ... کی ... ہی ... اور ... ماسوا ... سے ... الخ

بسبب ظاہر کی بہ نسبت فاجر کی والا روایت کیا گیا ہی حاسبوا انفسکم قبل ان تحاسبوا ۱۲ ح وَعَنْ عَلِیٍّ قَالَ ارْتَحَلَتِ الدُّنْیَا مُدْبِرَۃً
وَارْتَحَلَتِ الْاٰخِرَۃُ مُقْبِلَۃً وَلِکُلِّ وَاحِدَۃٍ مِّنْهُمَا بَنُوْنَ فَکُوْنُوْا مِنْ اَبْنَاءِ الْاٰخِرَۃِ وَلَا تَکُوْنُوْا مِنْ اَبْنَاءِ الدُّنْیَا فَاِنَّ الْیَوْمَ عَمَلٌ
وَلَا حِسَابَ وَغَدًا حِسَابٌ وَلَا عَمَلَ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ فِیْ تَرْجَمَۃِ بَابٍ اور روایت ہی علی رضی سی یعنی بطریق موقوف کی کہ کہا کوچ کیی جاتی ہی دنیا
پشت دیی ہوئی اور کوچ کیی آتی ہی آخرت درحالیکہ متوجہ ہی طرف ہماری یعنی ظاہر ہی پشت پہیرنا دنیا کا اور فنا اوسکا اور متوجہ ہونا آخرت
کا اور بقا اوسکا اور واسطی ہر ایک کی اون دونون میں سی بیٹی ہین پس ہو تم آخرت کی بیٹون میں سی یعنی ساتہ متوجہ ہونی کی طرف اوسکی اور
نہ ہو تم دنیا کی بیٹون میں سی یعنی ساتہ اعراض کرنی کی آخرت سی اور متوجہ ہونی کی طرف دنیا کی اسلیی کہ آج کی دن یعنی دنیا مین عمل ہی یعنی
وقت عمل کا ہی اور نہ وقت حساب کا اور کل یعنی دن قیامت کی حساب ہی اور نہین ہی عمل روایت کی یہ حدیث بخاری نی ترجمۃ الباب مین
ف یعنی عنوان ایک باب مین بغیر اسناد کی موقوف حضرت علی رض پر اور حدیث جابر سی معلوم ہوا کہ اصل اسکی مرفوع ہی اور مضمون اسکا مضمون اوپر سکا
۱۲ ح وَعَنْ عَمْرٍو اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ یَوْمًا فَقَالَ فِیْ خُطْبَتِهٖ اَلَا اِنَّ الدُّنْیَا عَرَضٌ حَاضِرٌ یَاْکُلُ مِنْهُ
الْبَرُّ وَالْفَاجِرُ اَلَا وَاِنَّ الْاٰخِرَۃَ اَجَلٌ صَادِقٌ وَیَقْضِیْ فِیْهَا مَلِکٌ قَادِرٌ اَلَا وَاِنَّ الْخَیْرَ کُلَّهٗ بِحَذَافِیْرِهٖ فِی الْجَنَّۃِ اَلَا وَاِنَّ الشَّرَّ
کُلَّهٗ بِحَذَافِیْرِهٖ فِی النَّارِ اَلَا فَاعْمَلُوْا وَاَنْتُمْ مِنَ اللّٰهِ عَلٰی حَذَرٍ وَاعْلَمُوْا اَنَّکُمْ مَعْرُوْضُوْنَ عَلٰی اَعْمَالِکُمْ فَمَنْ یَّعْمَلْ
مِثْقَالَ ذَرَّۃٍ خَیْرًا یَّرَهٗ وَمَنْ یَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّۃٍ شَرًّا یَّرَهٗ رَوَاهُ الشَّافِعِیُّ اور روایت ہی عمرو سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی خطبہ فرمایا
ایکدن پس فرمایا اپنی خطبہ مین کہ خبردار ہو تحقیق دنیا متاع ہی غیر ثابت حاضر کہاتا ہی اوس سی نیک و بد یعنی مومن اور کافر فاسق اور مطیع
سب رزق دنیا سے حصہ رکہتے ہین فرمایا اللہ تعالی نی وَمَا مِنْ دَابَّۃٍ فِی الْاَرْضِ اِلَّا عَلَی اللّٰهِ رِزْقُهَا آگاہ ہو اور تحقیق آخرت ایک وقت
معین وعدہ کی گئی سچی یعنی محقق و ثابت اور حکم کریگا آخرت مین بادشاہ قادر یعنی تمیز کرنیوالا درمیان نیک بد اور مومن اور کافر کی ساتہ
ثواب و عذاب کی آگاہ ہو و تحقیق خیر و خوبی سب ساتہ تمام اطراف انواع اپنی کی بہشت مین ہی آگاہ ہو اور تحقیق بدی اور زشتی تمام ساتہ
انواع اپنی کی دوزخ مین ہی خبردار ہو پس عمل کرو یعنی نیک حالانکہ تم عذاب اور حساب اللہ سی خوف پر ہو یا یہ معنی ہین کہ عمل کرو اور ڈرتی رہو اللہ سی
کہ قبول ہوتا ہی یا نہین اور جانو تم کہ تحقیق پیش کیی جاوگی اپنی عملون پر پس جو شخص کہ عمل کرتا ہی مقدار ذرہ کی نیکی دیکہیگا جزا اوسکی یعنی آخرت
مین یا دنیا مین اور جو کوئی عمل کرتا ہی مقدار ذرہ کی بدی دیکہیگا سزا اوسکی روایت کیا اوسکو شافعی نی ف پیش کیی جاوگی اپنی عملون پر یہ عبارت
محمول قلب پر ہی یعنی معنی اوسکی الٹی ہین کہ عمل تمہاری پیش کیی جاوینگی تم پر یا معنی یہ ہین کہ تم پیش کیی جاوگی حضرت پروردگار تعالی کی
جیسیکہ تمہاری عمل ہین اور ظاہر تر یہ ہی کہ معنی اوسکی یہ ہین کہ تم سامنی کیی جاوگی اللہ تعالی کے ساتہ افعال اپنی کی اور جزا دیی جاوگی اوپر اعمال اپنی
کے مانند پیش کرنی لشکر کے امیر پر ۱۲ ع وَعَنْ شَدَّادٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ
اِنَّ الدُّنْیَا عَرَضٌ حَاضِرٌ یَاْکُلُ مِنْهَا الْبَرُّ وَالْفَاجِرُ وَاِنَّ الْاٰخِرَۃَ وَعْدٌ صَادِقٌ یَحْکُمُ فِیْهَا مَلِکٌ عَادِلٌ قَادِرٌ یُحِقُّ فِیْهَا
الْحَقَّ وَیُبْطِلُ الْبَاطِلَ کُوْنُوْا مِنْ اَبْنَاءِ الْاٰخِرَۃِ وَلَا تَکُوْنُوْا مِنْ اَبْنَاءِ الدُّنْیَا فَاِنَّ کُلَّ اُمٍّ یَّتْبَعُهَا وَلَدُهَا اور روایت ہی شداد
سی کہ کہا اونہی سنا مین نی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتی تہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ای لوگو تحقیق دنیا اسباب حاضر ہی کہاتا ہی
اوس دنیا سی نیک و بد یعنی مومن اور کافر اور تحقیق آخرت وعدہ کی گئی ہی سچا یعنی واقع غیر کاذب ہی حکم کریگا اوس مین بادشاہ عادل
قادر یعنی غیر عاجز ثابت کریگا اوس مین حق کو اور نابود کریگا باطل کو یعنی تمیز اور جدا کردیگا اہل حق اور اہل باطل کو ساتہ ثواب و عذاب کی

اور ہو تم آخرت کی بیٹوں میں سی اور نہ ہو تم دنیا کی بیٹوں میں سی یعنی کہ تحقیق ہر ان تابع ہوتا ہی اپنی باپ کا بیٹا اوسکا **ف** اور دنیا اطلاکا مثکا ادو ضم
ہی اور آخرت حق کی جگہ جنت ہی یعنی پس جو طالب مستغرق دنیا کی ہین وہ اوسکی ساتھ دوزخ میں ہونگی اور جو طالب آخرت کی ہین وہ اوسکی ساتھ
جنت میں ہونگی یہ تو ملا علی قاری نی لکھا ہی اور حضرت شیخ رحمہ نی بعد حدیث کی لکھا کہ پس جو کوئی فرزند آخرت کا ہو پیروی آخرت کی کریگا اور موافق
اوسکی عمل کریگا اور جو کوئی فرزند دنیا کا ہو پیروی اوسکی کریگا اور کام اوسکی ہی کریگا **وعن** ابی الدرداء قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم ما طلعت الشمس الا وبجنبتیھا ملکان ینادیان یسمعان الخلائق غیر الثقلین
یا ایھا الناس ھلموا الی ربکم ما قل وکفی خیر مما کثر والھی رواھما ابو نعیم فی الحلیۃ اور روایت ہی ابی درداء سے
کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہیں طلوع ہوتا ہی آفتاب مگر کہ دونوں پہلو اوسکی میں دو فرشتی ہیں کہ پکارتی ہیں سناتی ہیں خلائق کو
یعنی سنتی ہی اونکو خلائق سوای جن و انس کے ای لوگو آؤ طرف پروردگار اپنی کی یعنی طرف حکم اوسکی کی یا انقطاع کر کر اور طرف سب سے رجوع ہو و
طرف اوسکی جیسا کہ فرمایا اللہ تعالی نی وتبتل الیہ تبتیلا اور جانو کہ جو مال کم ہو اور کفایت کری یعنی امرین میں یا زاد عقبی میں بہتر ہی اوس مال سی
کہ بہت ہو اور باز رکھی عبادت سی ای تعالی ہی اور خوشحالی سی اور روایت کین یہ دونوں حدیثیں ابو نعیم نی کتاب حلیہ میں **ف** شاید کہ نہ سناتی
جن و انس کی میں یہ ہی کہ نہ اوٹھ جاوی تکلیف بسبب معاینہ غیب کی پھر اگر کوئی کہی کہ یہ ندا واسطی تنبیہ آدمیوں کی ہی اور جب اونہوں نی نہ سنا تو کیونکر
متنبہ ہونگی جواب اوسکا یہ کہ کفایت کرتا ہی اونہیں خبر دینا مخبر صادق صلی اللہ علیہ وسلم کا پھر جن و انسان میں سی خطاب خاص انسان کو ہی سلیمی
کیا کہ نہایت غافل اور حریص مال و متاع دنیا پر ہی یہانتک کہ باز رکھا اونکو سنی متوجہ ہونی سی طرف ذکر اللہ تعالی کی اور عبادت اوسکی کی پس کہا گیا
اونکو کہ یہانتک ہی غفلت اور اعراض ہوگا ذکر اللہ سی آؤ طرف عبادت رب اپنی کی **وعن** ابی ھریرۃ یبلغ بہ قال اذا مات المیت
قالت الملئکۃ ما قدم وقال بنو آدم ما خلف رواہ البیہقی فی شعب الایمان اور روایت ہی ابو ہریرہ سی کہ پہونچاتی تھی
اس حدیث کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم تک یعنی حضرت سی نقل کرتی تھی کہ جسکو حدیث مرفوع کہتی ہیں کہا ابو ہریرہ نی جس وقت کہ مرتا ہی آدمی کہتی ہیں اور
پوچھتی ہیں فرشتی کہ کیا آگی بھیجا یعنی اعمال خیر سی اور کہتی ہیں آدمی کہ کیا پیچھی چھوڑا یعنی نظر ملائکہ کی عمل پر ہی اور نظر آدمیوں کی مال پر ہی
**وعن** مالک ان لقمان قال لابنہ یا بنی ان الناس قد تطاول علیھم ما یوعدون وھم الی الاخرۃ سراعا یذھبون
وانک قد استدبرت الدنیا منذ کنت واستقبلت الاخرۃ وان دارا تسیر الیھا اقرب الیک من دار تخرج منھا رواہ
رزین اور روایت ہی امام مالک سی کہ تحقیق لقمان نی کہا اپنی بیٹی کو کہ ای بیٹی میری تحقیق آدمی دراز ہوئی یعنی عہد آدمی سی آجکی دن تک اوپر انکی وہ چیز کی کہ وعدہ
دی جاتی ہی ساتھ اوسکی یعنی بعث اور حساب اور ثواب و عذاب اور وہ طرف آخرت کی جلدی چلی جاتی ہیں اور تحقیق تو ای بیٹی میری تحقیق پشت دی ہی تو نی
دنیا کو جبسی کہ پیدا ہوا تو اور متوجہ ہوا تو آخرت کی طرف یعنی روز اول کہ پیدا ہوا چونکہ متوجہ آخرت کی طرف ہی گویا دنیا کو پیٹھ دیا اور تحقیق وہ گھر کہ چلتا ہی تو
طرف اوسکی بہت نزدیک ہی طرف تیری اوس گھر سی کہ نکلتا ہی تو اوس سی نقل کی یہ رزین نی **ف** دراز ہوئی الخ معنی اسکی یہ ہیں کہ دراز و بعید ہوا
لوگوں پر وعدہ آنی قیامت وغیرہ کا حالانکہ وہ ہر ساعت بلکہ ہر دم چلی جاتی ہیں طرف اوس چیز کی کہ وعدہ کی گئی ہیں اوسکا مانند قافلہ چلنی والی کی
لیکن وہ نہیں جانتی مانند بیٹھنی والوں کشتی بھری ہوئی کی یہ بیان کیا معنی کو ساتھ قول اپنی کی اور تحقیق تو الخ خطاب یہاں خاص بیٹی کو کیا اور
مراد اس سی خطاب عام ہی کہ شامل ہی سبکی لیی اور آخر جملہ حدیث کی دلیل ہی کہ جو کوئی ایک جگہ سی نکلتا ہی ہر دم و قدم اوس سی دور ہوتا ہی اور
جس چیز کی طرف متوجہ ہوتا ہی اوسکی جانب نزدیک آتا ہی اگر مسافت درمیان میں ہی کہ ہر دم ہر روز اوسکو قطع کرتا ہی اور اوس سی بہت نزدیک

ہوتا جاتا ہی اور ایک دن نہ ہوگا کہ وہ مسافت تمام ہو چکی کی اور وہاں پہونچی گا اور مقصود اس نصیحت سی دفع کرنا غفلت کا ہی امر آخرت سی
ہوع ح وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قِيْلَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّ النَّاسِ اَفْضَلُ قَالَ كُلُّ مَخْمُوْمِ الْقَلْبِ صَدُوْقِ
اللِّسَانِ قَالُوْا صَدُوْقُ اللِّسَانِ نَعْرِفُهُ فَمَا مَخْمُوْمُ الْقَلْبِ قَالَ هُوَ التَّقِيُّ النَّقِيُّ لَا اِثْمَ عَلَيْهِ وَلَا بَغْيَ وَلَا غِلَّ وَلَا حَسَدَ
رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو سی کہ کہا اونہی کہا گیا واسطی رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم کی کہ کونسا آدمی بہتر ہی فرمایا ہر مخموم دلکا اور سچا زبان کا عرض کیا صحابہ نی کہ سچی زبان کو جانتی ہین ہم کہ جو ہرگز جھوٹ بولی پس
کون ہی مخموم دلکا فرمایا وہ پاک دل کا پرہیزگار نہین ہی گناہ اوسپر اور نہ ظلم کرنا اور حسد ہی کذرنا اور نہ کینہ ورشک کینہ اور نہ حسد نقل کی آ ابن ماجہ نی
اور بیہقی نی شعب الایمان مین ف مخموم خم سی ہی یعنی جھاڑنی خاک اور کوڑی کی زمین اور کنوئین سی پس یہان مراد یہ ہی کہ دل اوسکا جھڑا ہوا
اور صاف ہی غبار اغیار سی اور پاک ہی بُری اخلاق سی جسکو سلیم القلب کہتی ہین فرمایا اللہ تعالی نی اِلَّا مَنْ اَتَى اللّٰهَ بِقَلْبٍ سَلِيْمٍ اور نقی یعنی صاف
دل اور پاک باطن محبت غیر اللہ سی اور تقی یعنی بچنی والا بُری عقائد اور بُری اخلاق سی اور صحابہ نی جو معنی مخموم القلب کے پوچھی احتمال ہی کہ وہ
اس لغت کو نہ جانتی ہون ایسی کہ آنحضرت کبھی ایک لفظ فرماتی تھی کہ صحابہ باوجود پہچاننی زبان عرب کے اور کہنی فصاحت اور بلاغت کے نہ سمجھتے
تھی اور معنی اوسکی نہ جانتے تھے لیکن اضافت مخموم کی قلب کیطرف اور متعین ہونا مراد کا اوس سی نہ دریافت کیا پس آنحضرت نی بیان فرمایا اور یہ احتمال
ظاہر ہی واللہ اعلم ع ح وَعَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَرْبَعٌ اِذَا كُنَّ فِيْكَ فَلَا عَلَيْكَ مَا فَاتَكَ
الدُّنْيَا حِفْظُ اَمَانَةٍ وَصِدْقُ حَدِيْثٍ وَحُسْنُ خَلِيْقَةٍ وَعِفَّةٌ فِيْ طُعْمَةٍ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ اور روایت
اوسی عبد اللہ بن عمرو سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا چار خصلتین ہین کہ جب پائی جاوین تجھمین ای مخاطب پس نہین ہی خوف
تجھپر اور ضرر نہین ہی تجھکو فوت ہونی اور نہ ہونی دنیا سی اول حفاظت کرنی امانت کی یعنی بیچ حقوق پروردگار کی اور حقوق بندونکی اور حقوق نفس کے
اور دوسری سچی بات بولنی اور تیسری نیک خلقی اور چوتھی پارسائی کھانی مین یعنی پرہیز کرنی حرام سی اور اکتفا کرنی مقدار حاجت پر اور بہت نہ کھانا
نقل کی یہ احمد نی اور بیہقی نی شعب الایمان مین ف ضرر نہین الخ یعنی چونکہ حصول نعمت اخروی کی حاصل ہوئین اور نفس بسبب اونکے کمال پایا
اور نورانی ہوا اور زیادہ حاصل ہونی ثواب آخرت اور نعمتون بہشت کا باعث پہنچا فوت ہونی نعمتون دنیا اور شہوات اور لذات اوسکی سی کچھ غم
ہی بلکہ اگر وہ ہون تو خلل وحشت کا رہنا جمعیت حضور مین اور کثافت اور ظلمت اوپر جمال لطافت نور کی پیدا ہوتا ہی ہرع ح وَعَنْ مَالِكٍ
قَالَ بَلَغَنِيْ اَنَّهُ قِيْلَ لِلُقْمَانَ الْحَكِيْمِ مَا بَلَغَ بِكَ مَا نَرٰى يَعْنِي الْفَضْلَ قَالَ صِدْقُ الْحَدِيْثِ وَاَدَاءُ الْاَمَانَةِ وَتَرْكُ
مَا لَا يَعْنِيْنِيْ رَوَاهُ فِي الْمُوَطَّأِ اور روایت ہی امام مالک سی کہ کہا پونہچا ہی مجکو یہ کہ کہا گیا واسطی لقمان حکیم کے کہ کس چیز نی پونہچایا ہی
تمکو اس مرتبہ کو کہ دیکھتے ہین ہم یعنی فضیلت کو فرمایا لقمان نی کہ پونہچایا ہی مجھی اس مرتبہ کو سچ بولنی نی یعنی ملازمت سچ بولنی نی
اپنی بات کہنی مین اور اور کی بات نقل کرنی مین اور ادای امانت نی یعنی امانت مال ہو یا فعل اور چھوڑ دینی اوس چیز کی نی کہ نہ نفع دی مجکو
اور ضرورت نہو مجکو اوسکی روایت کی یہ مالک نی موطا مین کہ تصنیف امام مالک کی ہی حدیث مین ف ای جگہ سی کہا ہی کہ حکمت اسکو کہتا ہی
اور نیک کرداری ہی اور لقمان بھانجی ہین ایوب پیغمبر علیہ السلام کی اور بعضون نی کہا کہ اونکی خالہ کی بیٹی تھی اور اختلاف ہی درمیان علما
کی اہمین کہ لقمان پیغمبر تھی یا نہین اور صحیح یہ ہی کہ وہ حکیم و ولی تھی اور آیا ہی کہ اونہون نی ہزار پیغمبرون کی خدمت اور شاگردی کی تھی
اور ابن عباس سی منقول ہی کہ لقمان پیغمبر تھی نہ پادشاہ تھی ایک غلام کالی تھی کہ بکریان چراتی تھی حق تعالی نی اونکو مقبول اپنا کیا اور حکمت اوسی

ی کہ سوای تیری کوئی اسکو نجات کا اور جسی نہ مجکو پایا اور رحمت حق نے نگاہ رکھا میرا بخشا تو نی اور وعدہ بہشت میں جانے کا کیا تو نی اوس کی لیے
اسلام جو کلام مذکور کہی گا اسلیے کہ درباب شفاعت اوسکو بہت دخل ہی کہ ابتدا ساتھ تعظیم و ثنای الٰہی کی کری جیسیکہ حضرت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم
اول ثنا خاص کر لیگا رکی کرینگی بعد ازان شفاعت کرینگی پس سلام حضرت حق سبحانہ کو ساتھ اسم سلام کی ندا کری گا اور اپنی تئین بندہ مطیع
کہیگا اس سبب سے شفاعت اوسکی قبول ہوگی اور احتمال ہی کہ اسلام سے مراد ہو صفت رضا اور تسلیم و ترک اختیار کہ اعلیٰ مقامات اہل قرب اور
اصطفا کی ہی جیسیکہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی حق میں آیا ہی کلام مجید میں اذ قال لہ ربہ اسلم قال اسلمت لرب العالمین رواہ **وعن عائشۃ**
قالت کان لنا ستر فیہ تماثیل طیر فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا عائشۃ حولیہ فانی اذا رأیتہ ذکرت
الدنیا رواہ اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا عائشہ نی کہ تھا واسطی ہماری پردہ یعنی دروازہ کا یا دیوار گیری اوسمین تھین تصویرین پرند جانورونکی
پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ای عائشہ بدل ڈال اسکو اسلیے کہ مین جب دیکھتا ہون اسکو یاد کرتا ہون دنیا کو **ف** یہ تعلیل علیحدہ ہی اسپر کہ
صورتین بہت چھوٹی تھین یا یہ فرمایا ہو پہلی حرام ہونی تصویرون کی اور اسمین اشارہ ہی طرف اسکی کہ دیکھنا اوس اسباب کا کہ جسمین کثرتی ہین
ساتھ اوسکی اغنیا لیجاتا ہی فقرا کی حلاوت قلوب کو رواہ **وعن** ابی ایوب الانصاری قال جاء رجل الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم
فقال عظنی واوجز فقال اذا قمت فی صلوتک فصل صلوۃ مودع ولا تکلم بکلام تعتذر منہ غدا واجمع الایاس
مما فی ایدی الناس رواہ اور روایت ہی ابی ایوب انصاری سی کہ کہا آیا ایک شخص پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اور عرض کیا کہ نصیحت فرمائیے مجکو اور
مختصر کہو کہ جامع ہو پس فرمایا آنحضرت نی جب کہڑا ہو تو بیچ نماز اپنی کی پس مانند نماز اوس شخص کے کہ رخصت کرنی والا اور چہوڑنی والا ہی سوی اللہ
کو یعنی خلق اور نفس کو اور متوجہ ہو جناب حق میں ساتھ خلوص کامل اور توجہ تمام کی اور نہ کہہ ایسی بات کو کہ محتاج ہووی تو عذر خواہی کا
بسبب اوس کلام کی کل کو یعنی قیامت کو جناب پروردگار میں یا مطلق شامل ہی کلام کو نیکوکارون اور دوستون اور تمام مسلمانون سی یعنی
ایسی بات نہ کہہ کہ اوس سی پشیمان ہووی تو اور محتاج عذر کرنی کا ہووی اور قصد مصمم کر اوپر ناامیدی کی اوس چیز سی کہ لوگون کے ہاتھ میں ہے
یعنی قناعت کر قوت مقدر و مقسوم پر اور لوگون کے مال سی طمع منقطع کر **ف** ایک معنی تو رخصت کرنی کی یہ ہین جو مذکور ہوئی اور ممکن ہے کہ مراد
رخصت کرنا حیات کا ہو یعنی گویا کہ یہ اخیر نماز تیری ہی اور یہ آخر وقت ہی اوقات تیری کا جیسیکہ مشائخ کی وصیتون میں آیا ہی کہ ادا کر جو اکہ یہی نماز
اپنی میں ایسا قصد کر کہ یہ آخر نماز ہی اور جب ایسا جانی گا تو بالضرور ذوق اور خضوع اور تعدیل سی ادا کری گا اور آخر حدیث میں اشارہ
ہی طرف اوسکی کہ انبساط پکڑنی لوگون سی علامت افلاس کے ہی اور غنای قلبی یہ ہی کہ ناامیدی ہو اوس چیز سی کہ لوگون کی ہاتھ میں ہی رواہ
**وعن** معاذ بن جبل قال لما بعثہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی الیمن خرج معہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم یوصیہ ومعاذ راکب ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یمشی تحت راحلتہ فلما فرغ قال یا معاذ انک عسی
ان لا تلقانی بعد عامی ھذا ولعلک ان تمر بمسجدی ھذا وقبری فبکی معاذ جشعا لفراق رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم ثم التفت فاقبل بوجھہ نحو المدینۃ فقال ان اولی الناس بی المتقون من کانوا وحیث کانوا روی الاحادیث
الاربعۃ احمد اور روایت ہی معاذ بن جبل سے کہ کہا جبکہ بہیجا اوسکو یعنی ارادہ کیا بہیجنے کا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی قاضی یا عامل کر
طرف یمن کے نکلے ساتھ اوسکی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پہنچانی کی لیے اسحال میں کہ وصیت کرتی تھی اوسکو اور معاذ تھی سوار اور رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم چلتے تھی ہمراہ اوسکی سواری کی پس فارغ ہوئی حضرت وصیت سے فرمایا ای معاذ تحقیق تو نزدیک ہے کہ نملی تو مجہسے بعد سال اس کے کہ یہ سال ہے

اور شاید کہ تو گذری اس مسجد میری پر اور قبر میری پر پس روئی معاذ بسبب غم فراق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پھر التفات کیا آنحضرت نی یعنی منہ
پھیرا معاذ کی طرف سی اور متوجہ کیا منہ اپنا جانب مدینہ کی اور فرمایا کہ تحقیق قریب تر اور متصل تر لوگون کی ساتھ میری پرہیزگار ہین جہان
ہون یعنی عربی یا عجمی گوری ہون یا کالی ہون شریف ہون یا رذالی ہون اور جہان ہون نقل کین چارون حدیثین احمد نی ف لفظ فالتفت الخ
تفسیر ہی التفات کی اور شاید کہ وجہ منہ پھیرنی کی معاذ سی یہ تھی کہ تا نہ دیکھین رونا اونکا اور ہو سبب واسطی آپکے کا اور سخت ہو غم اور اشارہ تھا
اسپر کہ ضروری چھوڑنا دنیا کا اور متوجہ ہونا طرف عقبی کی پس تسلی دی حضرت نی اونکو از راہ فضل کی اور وصیت کی زبان سی کہ تو جدا ہوئیگا
مجھسے اور جدا ہوئیگا مدینہ سی اور پھر دیکھیگا تو مدینی کو اور نہین دیکھیگا تو مجھکو اور اشارہ کیا طرف اسکی کہ مجمع انبیا اور اتقیا کا دار البقا مین
ہی پس فرمایا کہ قریب ترین لوگون کی ساتھ میری یعنی ساتھ شفاعت میری کی یا قریب ترین لوگون کی طرف مرتبہ میری کی متقی ہین الخ اور جہان
ہون یعنی مکہ مین ہون یا مدینہ مین یا بصرہ مین یا کوفہ مین یا یمن مین و غیر ذلک پس دیکھ طرف تبار اویس قرنی کی یمن مین سبب کمال تقوی کی اور
طرف حالت ایک جماعت اشراف حرمین شریفین کی کہ اوتھون نی باوجود دور ہونیکی تقوی سی کیا درجہ پایا اور بسبب ترک تقوی کی کیسی محروم رہے
مقام قرب سی بلکہ اشقی ہوئی بسبب پونہچانی ایذا کی حضرت کو اور گویا کہ یہ وصیت اور تسلی ہی معاذ کو کہ تقوی اختیار کرنا چاہیی اور ہماری فراق
پر غم نکہا چاہئے متقیون سی ہووی تو صورت مین اگرچہ جدا ہوتا ہی معنی مین ہماری ساتھ ہی تو اور طیبی نی کہا کہ یہ تسلی ہی معاذ کو بعد خبر دینی کی
اوسکو ساتھ رحلت اپنی کی یعنی جبکہ پھر آوے تو مدینہ کو اقتدا کرنا ساتھ متصل ترین اور قریب ترین آدمیون کی ساتھ میری کہ متقی ہین اور کہا کہ یہ
کنایہ ہی ابو بکر صدیق سی کہ بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خلیفہ ہونگی جیسی کہ حدیث جبیر بن مطعم مین آیا ہی کہ ایک عورت آئی بیچ ملازمت
آنحضرت کی اور کلام کیا ایک امر مین فرمایا پھر آنا اور وقت اوس عورت نی کہا کہ اگر آؤن مین اور آپکو نہ پاؤن یا رسول اللہ تو کیا کرون مین گویا کنایہ تھا
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات سی فرمایا اگر آوی تو اور نہ پاوی مجکو تو تو ابو بکر کی پاس آنا اشارہ کیا اونکی خلافت کا بعد اپنی اور اس حدیث مین
رغبت دلائی ہی حضرت نی اوپر رعایت کرنی تقوی کی اور اسمین تسلی ہی واسطی اہل امت کی کہ جنہون نی نہین پایا زمانہ حضرت کا اور مرتبہ صحبت کا
کہ اگر تقوی کرینگی تو قرب حاصل ہوگا حضرت سے اللہم ارزقنا ہذہ النعمۃ م ع وعن ابن مسعود قال تلا رسول اللہ صلی اللہ
عليه وسلم فمن يرد الله ان يهديه يشرح صدره للاسلام فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان النور اذا
دخل الصدر انفسح فقيل يا رسول الله هل لتلك من علم تعرف به قال نعم التجافي عن دار الغرور والانابة الى
دار الخلود والاستعداد للموت قبل نزوله اور روایت ہی ابن مسعود سی کہ کہا ابن مسعود نی کہ پڑہی آنحضرت نی آیت پس جسکو ارادہ
کرتا ہی اللہ ہدایت کرنیکا یعنی ہدایت خاص کا کہ پہنچا وی اوسکو طرف مقام اختصاص کی کہولتا ہی اور فراخ کرتا ہی سینہ اوسکا واسطی اسلام
کی یعنی واسطی شرائع اسلام کی بطریق اخلاص کی پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق نور یعنی نور ہدایت جب داخل ہوتا ہی سینہ مین کہل جاتا ہی
اور فراخ ہو جاتا ہی سینہ پس کہا گیا کہ یا رسول اللہ کیا ہی واسطی اس حالت کی کچھ نشانی ظاہر کہ پہچانی جاوی وہ حالت ساتھ اوس نشانی کی فرمایا
آنحضرت نی ہان واسطی اسکی یہی نشانی ہی دور ہونا گہر غرور کی ہی یعنی دنیا سی کہ جگہ مکر و فریب کی ہی اور شیطان سبب اوسکی لوگون کو فریب
دیتا ہی اور مراد دور ہونی سی زہد اختیار کرنا ہی اور رجوع کرنا طرف آخرت کی کہ جگہ ہمیشگی کی ہی اور مستعد ہونا واسطی موت کے
پہلے اوترنی اوسکی کی یعنی سامان کرنی توبہ کی اور سبقت کرنی کی طرف عبادت کی اور صرف کرنی وقت کی طاعت مین ف یعنی قبول کرتا ہی
تمام شرائع اسلام کی اور نہین معلوم ہوتی ہی اوسکی مذاق مین تلخی اون احکام کی کہ مقرر کی ہین اللہ تعالی نی اور حکم کیا ہی اونکا اور یہ

قلب حقیقت میں عرش رب ہے جیسا کہ حدیث قدسی میں آیا ہے الا یسعنی ارضی ولا سمائی ولکن یسعنی قلب عبدی المؤمن اور دنیا مکر کرنی والی اور فریب دینی والی اور عہد شکن ہی جیسا کہ فرمایا اللہ تعالی نی ولا یغرنکم الحیوۃ الدنیا اور دنیا گہر رنج اور خرابی کا ہی اگرچہ صورت میں نعمت معلوم ہو حال اسکا مانند سراب یعنی دہوکی کی ہی کہ گمان کرتا ہی اوسکو پیاسا پانی پس حقیقت میں یہی ہوکی میں پڑ رہی ہیں بادشاہ اور امیر اور اغنیا اور پہلی اسی موت کے یا ظاہر ہونی مقدمات اوسکی کی کہ مرض ہی اور بہت بڑا یا کہ نہ قادر ہوا پہر حاصل کرنی علم کی یا عمل کی اور اوسوقت ندامت نفع ندیگی **وعن** ابی ھریرۃ وابی خلاد ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا رأیتم العبد یعطی زھدا فی الدنیا وقلۃ منطق فاقتربوا منہ فانہ یلقی الحکمۃ رواھما البیھقی فی شعب الایمان اور روایت ہی ابی ہریرہ اور ابی خلاد سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جسوقت دیکہو تم بندی کو کہ دیا جاتا ہی بیرغبتی دنیا میں اور کم گوئی کلام لغو وغیرہ سی پس نزدیکی ڈہونڈو اوس سی اسلیے کہ تحقیق وہ سکہایا جاتا ہی اور دیا جاتا ہی حکمت نقل کیں یہ دونوں حدیثیں بیہقی نی شعب الایمان میں **ف** اور یہی حدیث بہت سے طریقوں سی ثابت ہوئی ہی اور بعضی روایت میں آیا ہی کہ آنحضرت سی پوچہی گئی کہ کونسا مومن بہتر ہی فرمایا آنحضرت نی کہ جو موت کو بہت یاد کرتا ہو اور مابعد موت کی لیے بہت مستعد رہتا ہو اور اس حدیث میں جو لفظ حکمت کا ہی مراد ہی اوس سی نیک کرداری اور راست گفتاری اور جسکو اللہ تعالی حکمت عطا فرماوی اوسکی بڑی فضیلت ہی فرمایا اللہ تعالی نی ومن یؤت الحکمۃ فقد اوتی خیرا کثیرا حاصل یہ کہ وہ عالم عامل مخلص کامل ہی کہ ہی مرشد کامل کہنیوالا پس واجب ہی ہر ایک پر کہ طلب کری ہمنشینی اوسکی اور حاصل کری ہمکلامی اوسکی کہا ہی بعض عارفین نی کہ صحبت کہو ساتہ اللہ کے پس اگر نہ طاقت رکہو تو صحبت کہو ساتہ اوسکی کہ وہ صحبت رکہی ساتہ اللہ کی اور علامت صحت احوال اوسکی کی بعد تصحیح اقوال و افعال اوسکی کی وہ ہی کہ جو اوپر گذری حدیث سابق میں علامات انشراح صدر سے یا یہ حدیث کہ مؤثر ہو صحبت اوسکی جمیع امور میں اور بیرغبت کری یاروں اپنی کو دنیا سے یعنی تحصیل مال و جاہ سی اور زیادتی قدر حاجت سی کہ پہنچاوی طرف اوس کی پس ایسا عارف خلیفہ انبیا کا ہی رزقنا اللہ رویتہ وصحبتہ وخدمتہ

## باب فضل الفقراء وما کان من عیش النبی صلی اللہ علیہ وسلم

یہ باب بیچ بیان فضیلت فقراء کی اور بیان زندگانی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اوپر طریقہ فقر و کفاف کے یعنی قدر ضرورت کے **ف** مراد فضیلت سی زیادتی اجر و ثواب کی ہی اور دونوں مضمونوں جمع کری گئی کی جمع کرنی میں نکتہ یہ ہی کہ حضرت کے اوقات بسر ہی بطور فقراء کی تہی مانند اکثر انبیا اور اولیا کی اور فقراء کی فضیلت میں بہت سی ہی اور جاننا چاہیے کہ علما کو اختلاف ہی آپس میں فقیر صابر افضل ہی یا غنی شاکر بعضے کہتے ہیں غنی شاکر افضل ہی کہ اوسکی ہاتہ سی خیرات و صدقے کی چیزیں مثل زکوٰۃ اور قربانی وغیرہ کی اکثر ہوتی ہیں اور حدیث میں بہی بیچ شان اغنیا کی آیا ہی کہ آنحضرت نی فرمایا ذلک فضل اللہ یوتیہ من یشاء چنانچہ سابق بیچ باب الذکر بعد الصلوۃ کی گذری اور اکثر اسپر ہیں کہ فقیر افضل ہے کہ حال شریف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فقر ہی پر تہا اور حدیثیں باب کی تمام دلیلیں اوسکی ہیں اور حق یہ ہی کہ اختلاف بیچ ماہیت فقر اور غنا کی ہی مطلق اور وجوہ مختلف ہیں اور بیچ حق شخص خاص کے کبہی صلاح کار غنا میں ہوتا ہی اور کبہی فقر میں جیسا کہ حدیث میں آیا ہی کہ جب پروردگار تعالی بندہ پر مہربان ہوتا ہی تو جس چیز میں صلاح حال اوسکی کا ہوتا ہی وہ دیتا ہی خواہ فقر ہو یا غنا اور خواہ صحت ہو یا مرض اسی طرح بیچ تمام صفتوں متضادہ کی واللہ اعلم حضرت سید محی الدین عبدالقادر جیلانی سی منقول ہی کہ اونہوں کسی نی پوچہا کہ فقیر صابر بہتر ہی یا غنی شاکر فرمایا فقیر شاکر دونوں سی بہتر ہی اور اس میں اشارہ ہی فضیلت فقر پر یعنی فقر ایک نعمت ہی کہ اوسپر شکر کرنا چاہیے نہ بلا ہی کہ اوسپر صبر کرنا چاہیے شیخ عالم عارف علی عبدالوہاب متقی اپنی شیخ سی نقل کرتی تہی کہ جب اقرار زبانی اوپر فضیلت فقر کی ہم سی نکروالیا بیعت ہماری قبول کی اور کہا کہو الفقر افضل من الغنا بعد ازاں ہاتہ پکڑا اور مرید کیا اور جانا

کہ بعضون نے فقیر اور مسکین مین فرق کیا ہی کہ فقیر وہ کہ مالک نصاب کا نہو اور مسکین وہ کہ کچہہ نرکہتا ہو اور بعضون نے عکس اسکے کہا ہی اور مراد فقرا سے یہان فقیر اور مسکین ہین ۱۲ ع

## اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلی عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رُبَّ اَشْعَثَ اَغْبَرَ مَدْفُوْعٍ بِالْاَبْوَابِ لَوْ اَقْسَمَ عَلَی اللّٰہِ لَاَبَرَّہٗ رَوَاہُ مُسْلِمٌ روایت ہی ابو ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نی کہ بہت پراگندہ بال غبار آلودہ ڈہکیلے گئی دروازون سی اگر قسم کہاوین اللہ پر تو البتہ سچا کری اللہ اونکو قسم مین نقل کی یہ مسلم نے **ف** ڈہکیلے گئی الخ یعنی روکی گئی دروازون سی ساتہ ہاتہ یا زبان کی اور معنی یہ ہین کہ اگر بالفرض وہ کسی کے دروازی پر جا کہڑے رہین تو اونکو اپنی گہر مین نہ آنی دی بسبب نہایت حقارت اونکی کی لوگون کی نظرون مین اور جب دروازون سے ڈہکیلے گئی تو مجلسون مین آنی سے بطریق اولی منع کیے جاوین گی اور یہ ایسلیے ہی کہ چاہتا ہی اللہ تعالی چہپانا حال اونکی کا خلق سے تاکہ نہ حاصل ہو اونکو سوای اللہ تعالی اور کسی سے کچہہ انسیت پس محفوظ رکہتا ہی اونکو کہڑی رہنی سی ظالمون کے دروازون پر اور کہانی مال حرام اونکی سے جیسے کہ بچاتا ہی آدمی مریض کو استعمال کرنی طعام مضر کی سی پس نہین حاضر ہوتی وہ مگر اپنی مولی ہی کی دروازہ پر اور نہین سوال کرتی غیر اوسکی کی بسبب کمال اپنے بڑائی کی اور مراد یہ نہین ہی کہ وہ دنیا دارون کی دروازون پر جاتی ہین اور وہ ڈہکیلتے ہین انہین دروازون سی الی آخرہ نہین بیٹہے اپنی گہرون مین ایسلیے کہ اولیاء اللہ محفوظ ہین اس ذلت سی اور اگر قسم کہاوین الخ یعنی اگر وہ قسم کہاوین خدای تعالی کی کہ اللہ تعالی اس فعل کو کریگا یا قسم کہاوین کہ نہین کریگا تو سچا کرتا ہی اللہ اونکو اوس قسم مین کہ کرتا ہی وہ فعل یا نہین کرتا جیسے کہ انس بن نضر کا حال گذرا باب الدیۃ مین ۱۲ ع حاصل حدیث یہ ہوا کہ وہ اگرچہ لوگون کی نظرون مین ذلیل ہین لیکن اللہ کی نزدیک ایسی عزیز و مقبول ہین کہ اگر قسم کہا بیٹہین کسی کام پر تو اللہ تعالی سچا کرتا ہی اونکو ۱۲ مولف **وَعَنْ** مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ رَاٰی سَعْدٌ اَنَّ لَہٗ فَضْلًا عَلٰی مَنْ دُوْنَہٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ھَلْ تُنْصَرُوْنَ وَتُرْزَقُوْنَ اِلَّا بِضُعَفَائِکُمْ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہی مصعب بیٹی سعد کی سی کہ کہا گمان کیا سعد نی یہ کہ اونکو فضیلت ہی اوپر اوس شخص کی کہ کمتر ہی اوس سی یعنی فقرا یا ضعفا پس فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نی اونکی جواب کیلیی اور اونکی سنانی کیلیی نہین مدد کیی جاتی تم یعنی دشمنان دین پر اور نہین روزی دیی جاتی مگر برکت ضعیفون اور فقیرون اونکی کی نقل کی یہ بخاری نی **ف** چونکہ سعد بہت سے فضیلتین رکہتی تہی مانند شجاعت اور کرم اور سخاوت کی اونہون نی گمان کیا کہ نفع میرا اسلام مین بسبب جو کری مسلمانون کی زیادہ ہی نسبت اورونکی کہ جو ایسی ہین پس حضرت نے اس گمان سی باز رکہا اونکو کہ یہ گمان تمہارا بلکہ اکرام کرو ضعیفون اور فقیرون کا اور تکبر نکرو اونپر کہ تم ہی اونکی برکت تماسی بہرہ مند ہوتی ہو ۱۲ ع **وَعَنْ** اُسَامَۃَ بْنِ زَیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قُمْتُ عَلٰی بَابِ الْجَنَّۃِ فَکَانَ عَامَّۃُ مَنْ دَخَلَھَا الْمَسَاکِیْنَ وَاَصْحَابُ الْجَدِّ مَحْبُوْسُوْنَ غَیْرَ اَنَّ اَصْحَابَ النَّارِ قَدْ اُمِرَ بِھِمْ اِلَی النَّارِ وَقُمْتُ عَلٰی بَابِ النَّارِ فَاِذَا عَامَّۃُ مَنْ دَخَلَھَا النِّسَاءُ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی اسامہ بن زید سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ کہڑا ہوا مین بہشت کی دروازہ پر یعنی شب معراج کو یا خواب مین پس حالت یہ تہی کہ اکثر اون لوگون کی کہ داخل ہوی بہشت مین اہل فقر تہی اور دولتمند ٹہرائی گئی ہین میدان قیامت مین لیکن کافر تحقیق حکم کیا گیا ہی اونکو جانی کا طرف دوزخ کے یعنی مومن دو قسم ہین محبوس اور غیر محبوس اور مال ان ہونیکا بہشت اور کافر دوزخ ہی مین جاوینگی اور کہڑا ہوا مین دوزخ کی دروازہ پر پس ناگہان اکثر اونکی کہ داخل ہوی ہین اوسمین عورتین ہین نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **ف** یعنی بسبب کثرت اہل حشمت نی اونکی کی طرف دنیا کی اور بسبب اونکی کی مرغوب کو راہ عقبی سے اور ٹہرائی گئی الخ یعنی جن والی اس دنیا فانی کی کہ مال و منصب والی ہین ٹہرائی اور روکی جاوینگی میدان قیامت مین واسطی

بہت حساب دینے کی ورنج میں ہونگی بسبب کثرت اموال اپنے کی اور وسعت جاہ کی اور لذت حاصل کرنی کی دنیا میں اور بہرہ مند ہونی کی موافق شہوات نفس کے
ہوا کی اپنی کہ حلال دنیا سبب حساب کا ہی اور حرام اوسکا سبب عذاب کا ہی اور فقرا اس سے بری ہونگے کہ نہ حساب لیے جاوینگے اور نہ روکے جاوینگے بلکہ چالیس
برس پہلے اغنیا کی داخل ہونگے جنت میں عوض میں ان نعمتوں کے کہ دنیا میں فوت ہوئی ہیں انسے ع **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ
اللّٰہِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِطَّلَعْتُ فِی الْجَنَّةِ فَرَاَيْتُ اَكْثَرَ اَهْلِهَا الْفُقَرَاءَ وَاطَّلَعْتُ فِی النَّارِ فَرَاَيْتُ اَكْثَرَ اَهْلِهَا النِّسَاءَ
مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جہانکا میں نے بہشت میں پس دیکھے میں نے اکثر اہل بہشت
فقرا اور جہانکا میں نے دوزخ میں پس دیکھی میں نے اکثر رہنی والی اوسکی عورتیں نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ فُقَرَاءَ الْمُهَاجِرِيْنَ يَسْبِقُوْنَ الْاَغْنِيَاءَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اِلَى الْجَنَّةِ بِاَرْبَعِيْنَ خَرِيْفًا
رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق فقرا مہاجرین کے چالیس برس پہلے داخل
ہونگے غنیوں سے دن قیامت کے جنت میں نقل کی یہ مسلم نے **ف** چالیس برس یعنے مقدار چالیس برس کی دنیا کی اور ظاہر حدیث سے یہ معلوم
ہوتا ہی کہ یہ حکم خاص فقرای مہاجرین کے لیے ہی اور اغنیا سے بھی اغنیاء مہاجرین کی مراد ہیں اور فائدہ اس قید کا دوسری فصل کی پہلی
حدیث میں معلوم ہوگا اور وجہ فقرا کی پہلے داخل ہونے کی یہ ہی کہ اغنیا بسبب حساب دراز کی رکی ہوں گی میدان محشر میں اور فقرا بلا حساب
جنت میں داخل ہو کر چین میں ہونگے ع **وَعَنْ** سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ مَرَّ رَجُلٌ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقَالَ لِرَجُلٍ عِنْدَهٗ جَالِسٍ مَا رَاْيُكَ فِیْ هٰذَا فَقَالَ رَجُلٌ مِّنْ اَشْرَافِ النَّاسِ هٰذَا وَاللّٰهِ حَرِيٌّ اِنْ خَطَبَ
اَنْ يُّنْكَحَ وَاِنْ شَفَعَ اَنْ يُّشَفَّعَ قَالَ فَسَكَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ مَرَّ رَجُلٌ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا رَاْيُكَ فِیْ هٰذَا فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هٰذَا رَجُلٌ مِّنْ فُقَرَاءِ الْمُسْلِمِيْنَ هٰذَا حَرِيٌّ اِنْ خَطَبَ
اَنْ لَّا يُنْكَحَ وَاِنْ شَفَعَ اَنْ لَّا يُشَفَّعَ وَاِنْ قَالَ اَنْ لَّا يُسْمَعَ لِقَوْلِهٖ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا خَيْرٌ مِّنْ مِّلْءِ
الْاَرْضِ مِثْلَ هٰذَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے سہل بن سعد سے کہ گذرا ایک شخص پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر پس فرمایا آنحضرت نے ایک شخص کو کہ پاس
آپ کے بیٹھا تھا کیا گمان کرتا ہی تو اوس شخص گذرنی والی کی حق میں یعنی یہ اچھا ہی یا برا ہی پس کہا اوس شخص نے کہ جس سے حضرت نے احوال گذرنی والی کا
پوچھا تھا یہ شخص ہے اشراف لوگوں میں سے قسم ہی اللہ کی یہ شخص لائق ہی اسکی کہ اگر پیغام کری نکاح کا کسی عورت سے نکاح کیا جاوی اوس سے اور اگر
سفارش کری یعنی کسی کی حکام اور سرداروں سے بیچ حاصل کرنی نفع کی یا دفع کرنی بلا کی قبول کی جاوی سفارش اوسکی کہا سہل نے ادمی نے پس
چپ رہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم یعنی جواب سے پھر گذرا ایک شخص پس فرمایا آنحضرت نے واسطے اوسی شخص کے کہ بیٹھا تھا آپکی پاس کیا گمان ہے تیرا اس شخص کے
حق میں پس کہا اوسنے یا رسول اللہ یہ شخص فقرای مسلمین میں سے ہی یہ شخص لائق ہی اسکی کہ اگر پیغام دی نکاح کا نہ نکاح کیا جاوی اوس سے اور اگر سفارش کری
کسی کی نہ قبول کیجاوی سفارش اوسکی اور اگر کہی کچھ بات نہ سنی جاوی بات اوسکی یعنی کوئی اوسکی بات نہ سنی اور نہ التفات کری بسبب اسکی
نہایت فقر اوسکی کی پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ یہ شخص کہ تو نے اوسکو بنظر حقارت کے دیکھا اور حقیر جانا بہتر ہی بھری ہوئی زمین ما نند اوس
شخص کی سے کہ تو نے تعریف کی اوسکی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** یعنی اگر تمام روی زمین مثل اوس شخص کے ہو کہ تو نے تعریف کی ہی بھر جاوی تو وہ
ایک مرد کہ تیری گمان میں حقیر ہی بہتر اور زیادہ تر ہوگا اوس سے مرتبہ اور فضیلت میں اور ظاہر ہے کہ حضرت نے جس سے کہ یہ پوچھا وہ غنی ہوگا یہ جانتی ہی اوسکی سوال
جواب میں تنبیہ اوسکی لیے اور پر فضیلت فقرا کی اور یہی فضیلت جو حضرت نے فقیر کی غنی پر بیان فرمائی وجہ اوسکی یہ ہی کہ فقیر بسبب صفائی قلب کے بہت قبول

کرتا ہی اسپر مدد گار ہی بخلاف غنیا ہی غنیا کی کہ وہ سرکشی اور استغنا اور تکبر کرتے ہیں قبول حق میں چنانچہ فرمایا اللہ تعالی نے ساصرف عن آیاتی الذین یتکبرون فی الارض بغیر الحق اور یہ امر دیکھا جاتا ہی علما کی شاگردوں میں اور صلحا کی مریدوں میں کہ فقرا بہت جلد قبول کرلیتی ہیں حق بات کو اور غنیا حیل و حجت کرتی ہیں او میں ہی فقرا کی فضل و ل بہی ضعیفا ہی مومنین سے تہا کافروں میں سے اسلیے کہ نہیں ہے مفاضلہ درمیان کفار او مسلمین کے اسلیے کہ نہیں ہے خیر کفار میں یہانتک کہ کہا ہی بعضے علما نے کہ جنے کہا النصرانی خیر من الیہودی خوف ہی اوسپر کفر کا اسلیے کہ خیر ثابت کی اوس نے جسمیں نہیں ہے خیر او نہیں ہے جزم نہیں کیا ہی اوسکی کفر میں اسلیے کہ کبہی قصد کیا جاتا ہی ساتھ خیر کی یہ کہ وہ قریب ہی ساتھ حق کی انتہی **وعن** عائشۃ قالت ما شبع آل محمد من خبز الشعیر یومین متتابعین حتی قبض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم متفق علیہ اور روایت ہے عائشہ سے کہ کہا نہیں پیٹ بہر آل محمد نے یعنی اہل بیت نے اونکی جو کی روٹی سے یعنی پس گیہوں کی روٹی سے بطریق اولی دو دن پے درپے یہانتک کہ وفات ہوئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** دو دن الخ یعنی بلکہ اگر ایک دن پیٹ بہرا تو دوسرے دن بہوکے رہے بنا براسکی کہ حضرت نے اختیار کیا تہا فقر کو جبکہ پیش کی گئی حضرت پر خزانی زمین کے اور حکم ہوا کہ کہو تو پہاڑ مکی کی سونی کی کر دیں تمہارے لیے پس حضرت نے اختیار کیا فقر ہی کو کہا ایک دن میں بہوکا رہوں پس صبر کروں اور سیر ہوں ایکدن پس شکر کروں اور یہیں رولی سے کہا جسنے کہ ہوگئے تہی آنحضرت آخیر عمر میں غنی ہاں مال بہت ساہاتہ لگا حضرت کے لیکن وسکو رکہا نہیں بلکہ خرچ کیا اوسکو اپنے پروردگار کی خوشی میں اور رہے ہمیشہ دل کی غنی اور منقول ہی ابن عباس سے کہ کہا انہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم گذار تی کئی راتیں بہوک میں پے درپے حضرت اور اہل اونکی کہ نہ پاتی تہی طعام شب کا اور تہی اکثر روٹی اونکی جو کی اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کوئی ہمارے زمانہ میں فقرا سے نہیں بسر کرتا ہی زندگانی مانند زندگانی بسر کرنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ وہ افضل الانبیا ہیں پس حضرت کے فعل میں بڑی تسلی ہی فقرا کی لیے انتہی اور یہ بہوک حضرت کے اختیاری تہی ساتہ ترک کرنی دنیا کی اور لذتوں اوسکی کے اور قناعت کرنی کی قوت لایموت پر اور ایثار یعنی ترجیح دینی فقرا اور مساکین کے اور ترجیح دینی حاجات لوگوں کی اپنے نفس کے حاجت پر انتہی **وعن** سعید المقبری عن ابی ہریرۃ انہ مر بقوم بین ایدیہم شاۃ مصلیۃ فدعوہ فابی ان یاکل وقال خرج النبی صلی اللہ علیہ وسلم من الدنیا ولم یشبع من خبز الشعیر رواہ البخاری اور روایت ہے سعید مقبری سے نقل کی ابو ہریرہ سے کہ وہ گذری ایک قوم پر کہ آگی اونکی رکہی ہوئی تہی بکری بہنی ہوئی پس بلایا اونہوں نے ابو ہریرہ کو یعنی اوسکی کہانی کی لیے پس انکار کیا ابو ہریرہ نے اوسکی کہانی سے اور کہا یعنے بیچ عذر نہ کہانی کی کہ نکلے نبی صلی اللہ علیہ وسلم دنیا سے یعنی وفات پائی اور نہیں پیٹ بہرا روٹی جو کی سے یعنی چونکہ حال آنحضرت کا ایسا تہا کہانا بہنی ہوئی بکری کا گراں اور ناخوش معلوم ہوتا ہی نقل کی یہ بخاری نے **وعن** انس انہ مشی الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم بخبز شعیر واھالۃ سنخۃ ولقد رھن النبی صلی اللہ علیہ وسلم درعالہ بالمدینۃ عند یہودی واخذ منہ شعیرا لاھلہ ولقد سمعتہ یقول ما امسی عند آل محمد صاع بر ولا صاع حب وان عندہ لتسع نسوۃ رواہ البخاری اور روایت ہے انس سے کہ وہ لی گئی نزدیک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی روٹی جو کی اور چربی متغیر اور بدبودار یعنی بسبب بہت دنوں رہنی کی اور تحقیق گرو رکہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے زرہ اپنی مدینہ میں نزدیک ایک یہودی کی اور لیے اوس سے کچہ جو واسطے اہل بیت اپنے کی اور روایت کرنیوالا انس سے کہتا ہی تحقیق سنا میں نے انس سے کہتے تہی نہیں شام کی نزدیک اہل بیت محمد کی ایک صاع گیہوں نے اور نہ صاع اور دانوں غلہ کی یعنی خیر نہیں کیا آپ نے رات کو غلہ کل کی لیے اور حال آنکہ تحقیق نزدیک آنحضرت کے تہیں نو بیبیاں یعنے باوجود اسکی کچہ ذخیرہ نکرتی تہی نقل کی یہ بخاری نے **ف** شاید کہ وجہ قرض لینی کی یہود سے یہی تہی کہ حال آپکا مسلمانوں پر ظاہر نہو اسلیے کہ گراں نہوں اپنے پیسوں دیویں وہ آپکے

شکر کرے اور ظاہر تر یہ ہے کہ اسمین نہایت تمرہ منظور تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی سے کہ طلب مین اجرا اسی کے اگرچہ صورت یہ ہو فرمایا اللہ تعالی
نے قل لا اسئلکم علیہ من اجر ان اجری الا علی اللہ اور نظیر اسکی واقع ہوا ہی ہمارے امام اعظم سے کہ نہین ٹہرتی تہی بیچ سایہ دیوار اوسکی کہ مطالبہ
کرتی تہی اوس سے قرض کا بدلیل حدیث کل قرض جر منفعۃ فہو ربوا کے اور یہان ایک اشکال وارد ہوتا ہی کہ صحیح روایت سے ثابت ہوا ہی
کہ آنحضرت نے اپنی بیبیون کی لیے قوت ایک برس کا اکٹہا بہر وادیا جواب اوسکا یہ کہتی ہین علما کہ یہ ترک کرنا ذخیرہ کا اوائل حال تہا کہ فقر اونکی
حال پر غالب تہا بعد ازان کہ وسعت ہوئی قوت ایک برس کا اونکو اکٹہا بہر وادیا اور بعضی کہتی ہین کہ لفظ آل امر ہی کہ کلام مین آیا کرتا ہی
کہ آل فلان کہتی ہین اور مراد وہی فلان رکہتی ہین پس مع ذخیرہ نہ کرنا بہ نسبت حال مخصوص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہوکہ واسطے نفس شریف
اپنی کی نکرتی تہی اور اگر بیبیون کی لیے ذخیرہ کرتی تہی تو منافات اوس سے نہین کہتا ہوح **وَعَنْ عُمَرَ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ**
**صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِذَا هُوَ مُضْطَجِعٌ عَلٰى رِمَالِ حَصِيْرٍ لَيْسَ بَيْنَهٗ وَبَيْنَهٗ فِرَاشٌ قَدْ اَثَّرَ الرِّمَالُ بِجَنْبِهٖ مُتَّكِئًا**
**عَلٰى وِسَادَةٍ مِنْ اَدَمٍ حَشْوُهَا لِيْفٌ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ادْعُ اللّٰهَ فَلْيُوَسِّعْ عَلٰى اُمَّتِكَ فَاِنَّ فَارِسَ وَالرُّوْمَ قَدْ وُسِّعَ**
**عَلَيْهِمْ وَهُمْ لَا يَعْبُدُوْنَ اللّٰهَ فَقَالَ اَوَفِيْ هٰذَا اَنْتَ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ اُولٰٓئِكَ قَوْمٌ عُجِّلَتْ لَهُمْ طَيِّبَاتُهُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا**
**وَفِيْ رِوَايَةٍ اَمَا تَرْضٰى اَنْ تَكُوْنَ لَهُمُ الدُّنْيَا وَلَنَا الْاٰخِرَةُ** مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عمرؓ سے کہ کہا حضرت عمرؓ نے کہ داخل
ہوا مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس پس ناگہان حضرت لیٹی ہوئی تہی اوپر بوریے کی کہ بنا ہوا تہا کہجور کی پتون سے نہ تہا درمیان
حضرت کی اور درمیان بوریے کی بچہونا تحقیق نشان ڈالدی تہی بوریے نی حضرت کی پہلو مین اس حال مین کہ سرہانے تکیہ رکہی ہوئی تہی چمڑی کا
کہ بہرا اوسکا پوست خرما کا تہا کہا مین نے یا رسول اللہ دعا کیجیے اللہ تعالی سے تا فراخی کرے تمہاری امت پر پس تحقیق فارس اور روم تحقیق فراخی کی گئی
اونپر حالانکہ وہ نہین بندگی کرتی اللہ کو پس فرمایا حضرت نے کیا کہتا ہی تو یہ اور تو ابتک اسی مقام مین ہی اور نہین حاصل ہی تجکو ترقی طرف فہم مقصد کے
اے ابن خطاب یہ یعنی فارس اور روم اور تمام کفار ایک گروہ ہین کہ جلدی کی گئی ہین اونکی لیے خوبیان اور لذتین اونکی زندگانی دنیا مین یعنی آخرت
مین فقیر اور خوار اور عذاب مین ہونگی اور ایک روایت مین ہی کہ کیا راضی نہین ہی تو کہ ہووی اونکی لیے دنیا اور ہماری لیے آخرت نقل کے
یہ بخاری اور مسلم نے **ف** اوپر بوریے کی الخ یعنی بستر اونکا یہ بوریا تہا کہ چارپائی پر ڈالا تہا یا زمین پر پڑا تہا اور بعضی عبارتون سے یہ سمجہا
جاتا ہی کہ اوس چارپائی ہی کو کہجور کی پتہی سے بنا تہا جیسیکہ چارپائیون کو بان سے بُنتی ہین اور رمال ساتہ پیش را اور زیر اوسکی کی معنی موٹی
کی یعنی بُنی ہوئی کی اور بہرا اوسکا الخ یعنی تکیہ مین لیف بہری ہوئی تہی لیف ساتہ زیر لام کی اور جزم تی کی پوست خرما کو کہتی ہین جیسی کہ لوگ
روئی وغیرہ بہرتی ہین فقرا پوست خرما کو کوٹ کر اور نرم کر کے بہرتی ہین اور فراخی کرے یعنی رزق فراخ کرے آپ کی امت پر چونکہ دیکہا
عمرؓ نے کہ آنحضرت نے فقر اختیار کیا ہی اور اپنی تئین اس حال سے کہتی ہین تنگی بیچ حال ضعفا امت کی کہ تاب فقر کی نرکہین گے
اور دشواری پڑیگی اونپر مناسب ساتہ حال ضعف اونکی کی یہ دیکہا کہ فراخی ہو اونکی لیے اور طیبی نے کہا کہ مقصود عمرؓ کو طلب کرنا فراخی کا آنحضرت
کی لیے تہا ولیکن بسبب عظمت شان آنحضرت کی مناسب جانا کہ اونکی لیے دنیا کی نسبت خبیثہ طلب کرین جیسیکہ اور روایت مین آیا ہی کہ عمرؓ نے دیکہا
آنحضرت کو بیچ گہر تاریک گرم کی ایک بوریے پر لیٹی ہوئی اور گہر کی کونون مین نگاہ کی کچہ چمڑی کی ٹکڑی دیکہی اور ایک وہاں پڑی ہوئی
رودی عمرؓ فرمایا آپ نے کہ کیون روتا ہی تو اے بیٹے خطاب کی کہا عمرؓ نے یا رسول اللہ آپ کو دیکہتا ہون کہ رسول خدا کی ہوکر اس حال سے پڑی ہو
اور قیصر و کسری ناز و نعمت مین ہین ساری حدیث ذکر کی کہ یہ کہنا اوسکا ہی لیکن معنی اول مناسب ہین ساتہ قول اونکی کی کہ فرمایا پس تحقیق فارس اور

وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ لَقَدْ رَاَیْتُ سَبْعِیْنَ مِنْ اَصْحَابِ الصُّفَّةِ مَا مِنْهُمْ رَجُلٌ عَلَیْهِ رِدَاءٌ اِمَّا اِزَارٌ وَاِمَّا كِسَاءٌ
قَدْ رَبَطُوْا فِیْ اَعْنَاقِهِمْ فَمِنْهَا مَا یَبْلُغُ نِصْفَ السَّاقَیْنِ وَمِنْهَا مَا یَبْلُغُ الْكَعْبَیْنِ فَیَجْمَعُهُ بِیَدِهِ كَرَاهِیَةَ اَنْ تُرٰی
عَوْرَتُهُ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہے ابو ہریرہ سے کہا تحقیق دیکھا میں نے ستر نفر کو اصحاب صفہ سے نہیں تہا اونمیں سے کوئی شخص کہ ہو
اوپر چادر کہ اوڑہی ہو اور کندہی پر ڈالی بلکہ ایک کپڑی سی زیادہ نہ رکہتا تہا یا تہبند تہا اور یا کملی تہی کہ تحقیق باندہا تہا اپنی گردنون
پس بعضے اون تہبندون اور کملیون میں سے وہ تہی کہ پہونچتی آدہی پنڈلیون تک اور بعضے پہنچتے دونون ٹخنون تک پس سمیٹتا تہبند کو ہاتہ
سجدہ میں یا بعضے اوضاع بیٹہنے میں بسبب ناخوش رکہنی اسکی کی کہ دیکہا جاوی ستر اوسکا نقل کی یہ بخاری نے وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا نَظَرَ اَحَدُكُمْ اِلٰی مَنْ فُضِّلَ عَلَیْهِ فِی الْمَالِ وَالْخَلْقِ فَلْیَنْظُرْ اِلٰی مَنْ هُوَ اَسْفَلُ مِنْهُ مُتَّفَقٌ
عَلَیْهِ وَفِیْ رِوَایَةٍ لِمُسْلِمٍ قَالَ اُنْظُرُوْا اِلٰی مَنْ هُوَ اَسْفَلَ مِنْكُمْ وَلَا تَنْظُرُوْا اِلٰی مَنْ هُوَ فَوْقَكُمْ فَهُوَ اَجْدَرُ اَنْ لَا تَزْدَرُوْا
نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَیْكُمْ اور روایت ہے اوسی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ نظر کری ایک تمہارا طرف اوس
شخص کے کہ زیادتی دی گئی ہے اوسکو اوپر اوسکے مال میں اور صورت ظاہری میں اور اوسکی دیکہنے سے سستی کری بیچ شکر حق کی اور غبطہ اوسکی حال سے ہو تو
چاہیے کہ نظر کری طرف اوس شخص کی کہ وہ پست ہے اور کمتر اوس سے ہے یعنی تا شکر کری اور خوش ہووی نعمت سے نقل کی یہ بخاری و مسلم نے اور
ایک روایت مسلم کی میں یون آیا ہے کہ فرمایا آنحضرت نے نظر کرو طرف اوس شخص کی کہ وہ کمتر ہے مرتبہ میں تم سے اور نظر نکرو طرف اوس شخص کے کہ وہ
زیادہ ہو تم سے مرتبہ میں پس نظر کرنا طرف کم رتبہ کی اور نظر نکرنا طرف زیادہ کی لائق تر ہے تمکو تا حقیر نہ جانو نعمت خدا کو کہ تمکو پہونچتی ہے **ف**
حاصل یہ کہ جب دیکہے کوئی شخص اوسکو کہ زیادہ ہو اوس سے حشمت میں یعنی مال میں یا لباس میں یا جمال میں یعنی حسن میں پہچانا یہ کہ اوسکی لیے آخرت میں
بہلا بسبب اوسکی وبال ہے تو چاہیے کہ دیکہے اوسکو کہ وہ کم ہے اوس سے دنیا میں اور کمتر ہے درجے میں یعنی باعتبار مال و منال کی اور آخرت میں اوسکی لیے بہی
درجہ عالی ہے اور اس حدیث میں دلیل ہے اوپر کہ حال اکثر خلق کا اعتدال پر ہوتا ہے اگرچہ کوئی کسیکی بنسبت اعتدال رکہتا ہو اور کوئی کسیکی
بنسبت ایسے جسنے اپنے سے افضل کو دیکہکر نظر اپنی ہی کم کری اور اوسکا حال اچہا ہوا اور اسمیں اشارہ ہے اوپر کہ جو افضل ہو تمام خلق پر سے علی الفرض
والتقدیر تو وہ ندیکہے اوسکی طرف کہ وہ کم ہو اوس سے تا کہ نہ حاصل ہو عجب و غرور اور افتخار اور تکبر بلکہ واجب ہے اوسپر یہ کہ خوب شکر ادا کری اوسکی
نعمتون کا اور جو ایسا ہو کہ نہ پہنچی اوسکی کوئی نقص میں تو لائق ہے یہ کہ شکر کری اپنے پروردگار کا کہ نہ مبتلا کیا مجہکو دنیا میں اور اوسکی بہت رنج و افکار
میں چنانچہ اسلیے شبلی جب کسی دنیادار کو دیکہتی تو کہتی اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِیَةَ فِی الدُّنْیَا وَالْعُقْبٰی اور آیا ہے کہ ایک شخص فقرا میں سے کہڑا ہوا
مجلس وعظ میں ایک ولی کی اور شکوہ کیا اونسی کہ میں نے نہیں کہایا ہے اتنی اتنی مدت سے کہانا پس کہا شیخ نے کہ جہوٹ بولا تو نے اے فقیر
خدا اپنی ہی کہ اسلیے نہیں دیتا ہو کہ شد پدر گر اپنی انبیا اور اولیا کو اور اگر تو ہوتا اونمیں سے تو نہ ظاہر کرتا اس راز پوشیدہ کو اور چہپاتا تو خلق سے
اس عنایت کو اور مجمل و خلاصہ کلام کا یہ کہ مومن کا جبکہ سلامت ہوتا ہے دین خلل و زوال سے تو نہیں پروا کرتا نقصان جاہ و مال کا اور تمام
مشقتون کی پہونچنی کا حال و استقبال میں جیسیکہ منقول ہے کہ امام غزالی کی ایک مرید کو کسی نے مارا اور قید کیا پس شکوہ کیا اوسنے امام سے پس اونہون
نے کہا کہ شکر الہی کر اسلیے کہ بلا ہی اس سے بہی بڑی ہوتی ہے پہر ڈالا گیا وہ ایک قیدی کی کندے میں پس شکوہ کیا اونسی پہر ویسا ہی پہلا سا جواب دیا
اونہون نے پہر ایک یہودی کی پاس جا پہنسا کہ وہ ہر ساعت ایذا دیتا تہا اور زنجیر میں باندہ کر اپنی پاس رکہا اوس سے نہایت تنگ دل ہوا اور شکوہ
کیا اوسنے حکم کیا امام نے صبر شکر کرنی کا پس مرید نے بیقراری میں جواب دیا کہ کون سی بلا اشد ہوگی اس عذاب سے پس کہا امام نے جواب میں کہ

لہ فائدہ ہے کہ آدمی دنیا میں نظر اپنے سے کمتر پر کرے اور دین میں اپنے سے زیادہ پر دیکہے دوسری فصل میں [illegible]

ابن ملک سے یہ نقل کی ہی کہ طلب فتح کی کرتی تہی بواسطہ فقرای مہاجرین کی اس طرح کہ فرماتی اللہم انصرنا علی الاعداء بعبادک الفقراء المہاجرین انتہی اور
حضرت شیخ نی بہی یہی معنی نقل کیے ہین اور بعد ازان یہ لکہا ہی اسمین نہایت بزرگی ہی فقرا کی کہ حضرت سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نی اونکی لیے ثابت
کی اور مخصوص و مشرف کیا اونکو ساتہ اوسکی کہ برکت اونکی طلب فتح کی کرتی تہی مصرع شاہان چہ عجب گر بنوازند گدا را انتہی وعن ابی ہریرۃ
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تغبطن فاجرا بنعمۃ فانک لا تدری ما ھو لاق بعد موتہ ان لہ
عند اللہ قاتلا لا یموت یعنی النار رواہ فی شرح السنۃ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ رشک
مت لیجا کسی فاجر پر یعنی کافر پر یا فاسق پر بسبب نعمت دنیاوی کی کہ رکہتا ہو اسلیے کہ تو نہین جانتا ہی کہ کس چیز کو پیش آنیوالا ہی یا کیا چیز
پیش آنیوالی ہی اوسکو بعد مرنی اوسکی کی یعنی قبر مین یا حشر مین مقابلہ مین اس نعمت کے کیا کیا محنت عذاب اوٹہاوے گا تحقیق فاجر کی لیے نزدیک خدا کی قاتل
ہی یعنی ہلاک کرنیوالا ہی یا عذاب سخت کرنیوالا ہی کہ اوسکی شان یہ ہی کہ قتل کر ڈالی کہ نہین مرتا اور فنا نہین ہوتا بلکہ ہمیشہ موجود ہی اور کہتی تہی
حضرت ابوہریرہ سے آگ نقل کی یہ شرح السنہ مین ف یہ تفسیر ہی اوسنی کہ روایت کرتا ہی ابی ہریرہ سی کہ نام اونکا عبد اللہ بن ابی مریم ہی اور سبب
نعمت کے کہ وہ اوسمین ہی یعنی اوسکی درازی عمر کی یا کثرت اولاد کی یا فراخی مال و جاہ کی دیکہکر اوسپر رشک نہ لیجا اس طرح کہ چاہی تو مثل اوسکی اپنی لیے
ع وعن عبد اللہ بن عمرو قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الدنیا سجن المؤمن وسنتہ واذا فارق الدنیا
فارق السجن والسنۃ رواہ فی شرح السنۃ اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ دنیا قید خانہ
ہی مومن کا اور قحط ہی اوسکا اور جسوقت جدا ہوتا ہی دنیا سی جدا ہوتا ہی قید خانہ سی اور قحط سی نقل کی یہ شرح السنہ مین ف
قید خانہ اور قحط ہی کہ ہمیشہ شدت و محنت اور تنگی معاش مین رہتا ہی یعنی ہر چند کہ ناز و نعمت دنیا اوسکو میسر ہو لیکن بہ نسبت اون نعمتوں کے کہ
اوسکیلیے واآخرت مین رکہی ہین حکم قید خانہ اور قحط کا رکہتی ہی یا مراد یہ ہی کہ وہ ہمیشہ اپنی تئین بیچ ریاضت اور کوشش طاعت اور عبادت کے رکہتا ہی
اور چین او ترفہ کو اپنی مین راہ نہین دیتا اور ہمیشہ شوق رکہتا ہی کہ اس محنت آبادی سی خلاص ہو اور روایت کیا گیا ہی لا تخلو المومن من قلۃ او
علۃ او ذلۃ وقد یجتمع للمومن الکامل جمیع ذلک ع وعن قتادۃ بن النعمان ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا احب
اللہ عبدا حماہ الدنیا کما یظل احدکم یحمی سقیمہ الماء رواہ احمد والترمذی اور روایت ہے قتادہ بیٹے نعمان کی سی کہ تحقیق
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جب دوست رکہتا ہی اللہ تعالی کسی بندی کو بچاتا ہی اوسکو دنیا سی جیسیکہ ہوتا ہی ایک تمہارا کہ بچاتا ہی اپنی
بیمار کو پانی سی نقل کی یہ احمد اور ترمذی نی ف دنیا سی یعنی مال و منصب دنیا کی سی اور اوس چیز سی کہ ضرر کری اوسکی دین مین اور نقصان کری اوسکو بیچ
یقین و کمال اشرف نی کہ منع کرتا ہی اوسکو دنیا سی اور بچاتا ہی اوسکو اوس سی کہ ملوث ہو اوسکی زینت مین تاکہ نہ بیمار ہو دل اوسکا ساتہ بیماری محبت
اوسکی کی اور مراد بیماری سی وہ بیماری ہی کہ پانی اوسکو ضرر کرتا ہی مانند استسقا اور ضعف معدہ اور مانند اونکی کی ع وعن محمود بن
لبید ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اثنتان یکرھھما ابن آدم یکرہ الموت والموت خیر للمؤمن من الفتنۃ ویکرہ
قلۃ المال وقلۃ المال اقل للحساب رواہ احمد اور روایت ہی محمود بن لبید سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ دو چیز
ہین کہ ناخوش رکہتا ہی اونکو بیٹا آدم کا یعنی بالطبع حالانکہ شرعا وہ بہتر ہین جیسیکہ فرمایا کہ ناخوش رکہتا ہی موت کو اور موت بہتر ہی واسطے مومن کے
فتنہ سی اور ناخوش رکہتا ہی کمی مال کو اور کمی مال کی کمتر ہی حساب کیلیے نقل کی یہ احمد نی ف مراد فتنہ سی ہی گرفتاری شرک اور کفر اور گناہ
مین اور جبر کرنا جباروں کا اوپر کرنی چیزوں نامشروع کی اور مانند اونکی مکروہات دین کی زندگی اسلیے خوب ہی کہ طاعت کرین اور ازدیاد

استقامت پر ثابت رہیں اور ایمان سلامت لیجاویں بغیر سلامتی ایمان کی زندگی کس کام آوے اور بیچ صورت اکراہ یعنی جبر کرنی کی اگر چہ دل قرار ہی ایمان کی
لیکن زبان پر لانا اوس چیز کا کہ لائق و مناسب اوسکی نہیں ہی یہ بھی فتنہ ہی ہاں اگر فتنہ اور ابتلائی دنیا اور شدت اور محنت نفس ہو تو البتہ
سبب کفارہ گناہوں اور رفعت درجات کا ہی اور موت چاہنی اوسکی لیے درست نہیں اور کمتری حساب کے لیے یعنی بسبب قلت مال کے حساب بھی تھوڑا ہو گا اور یہ بہتر ہے
مسلمان کیلیے اور چاہیے کہ بہت خوش ہو اوس سے اسلیے کہ وہ باعث ہی حساب آخرت کی ہی اور سختی او محنت کہ بسبب اوسکے پونچی سہل ہی یہ
میری تمام شاخیں ہیں ایمان کی جو کوئی ایمان شارع کی فرمانی پر درست رکھتا ہی یقینا جانتا ہی کہ جو کچھ اوسنی فرمایا ہی حق ہی اور اگر عقل
سلیم اور تجربہ صاف رکھتا ہو تو دنیا میں بھی معلوم کرتا ہی کہ کثرت مال کی اور محنت اور گرفتاری اور ذلت اور خواری بیچ جمع کرنی مال کی اور
نگاہ رکھنی اور تعلق کرنی کی ساتھ اوسکی کہ کھینچتا ہی محنت فقر سے کم نہیں اور مجرد اور بی تعلقی اور عزت اور عالی ہمتی کہ بیچ ترک کرنی اوسکی کی اور
قناعت کرنی کی قدر کفایت پر ذکائی نفس اور صفائی اوسکی سی ہی بیچ **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنِّيْ اُحِبُّكَ فَقَالَ انْظُرْ مَا تَقُوْلُ فَقَالَ وَاللّٰهِ اِنِّيْ لَاُحِبُّكَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ قَالَ اِنْ كُنْتَ صَادِقًا
فَاَعِدَّ لِلْفَقْرِ تِجْفَافًا لَلْفَقْرُ اَسْرَعُ اِلٰى مَنْ يُّحِبُّنِيْ مِنَ السَّيْلِ اِلٰى مُنْتَهَاهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ
اور روایت ہی عبد اللہ بن مغفل سی کہا آیا ایک شخص پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اور کہا کہ تحقیق میں دوست رکھتا ہوں آپکو یعنی بہت الاہر میں
دوست رکھتا ہی حضرت کو پس فرمایا دیکھ کہ کیا کہتا ہی تو یعنی تفکر کر اسچیز میں کہ کہتا ہی تو اسلیے کہ تو دعوی کرتا ہی امر عظیم کا پس کہا اوسنی کہ قسم خدا کی
تحقیق میں دوست رکھتا ہوں آپ کو تین بار کہا فرمایا اگر ہی تو سچا یعنی بیچ دعوی محبت میری کی پس طیار کر واسطی فقر کی پاکھر البتہ فقر بہت جلد
پہونچتا ہی طرف اوس شخص کی کہ دوست رکھتا ہی مجکو جلدی پہونچنی نالہ کی سی طرف انتہا اپنی کی نقل کی یہ ترمذی نی اور کہا کہ حدیث غریب ہی
**ف** تجفاف ساتھ زبر تا اور جزم جیم کی پاکھر کہ گھوڑی پر ڈالتی ہیں وقت جنگ کے تا زخم سے امان میں رہی مانند زرہ کی سوار کی لیے اور کنایہ کیا ساتھ
تجفاف کے صبر سے اسلیے کہ وہ ڈہانکتا ہی فقر کو جیسے کہ ڈہانکتا ہی تجفاف بدن کو ضرر سے یعنی تیار رہ صبر کی لیے خصوصا فقر پر تا کہ بلند ہو مرتبہ تیرا اور جلد
پہونچنی نالہ کی سی انسے یہ ہیں کہ فقر کا جلدی پہونچنا اوسکی طرف اور اوتر نا بلاؤں اور شدائد کا اوسپر بکثرت ضروری اسلیے کہ آیا ہی کہ اشد لوگوں
کی از روی بلا کی انبیا ہیں پھر درجہ بدرجہ اور اچھی لوگ پس چونکہ آنحضرت بھی انہیں میں سی تھی اور یہ محب تھا اونکا اوسکو بھی بقدر محبت اونکی کے
حصہ پونچیگا بموجب المرء مع من احب کی پس تیار کر واسطی فقر کی پاکھر یہ کنایہ ہی صبر کی آفت فقر سے نگاہ رکھتا ہی ور بلا کی نہیں کہتا اور
بیچ ورطہ جزع و فزع اور غضب الہی کی نہیں ڈالتا اور اس حدیث سی معلوم ہوا کہ دعوی محبت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا بغیر اختیار کرنی فقر کی اور
چلنی طریقہ اونکی کی نارواد اور جھوٹ ہی اور حقیقت میں اتباع اور موافقت لازم محبت اور محبت کے متابعت محبوب کے درست نہیں ان المحب
لمن یحب مطیع اولیکن یہ نشان صدق محبت اور کمال اسکی کا ہی اور ماہیت محبت کی انجذاب باطن بہر از دل کا ساتھ خوبی کی اور اچھا جانتا
ذات اور صفات محبوب کے اور خوبی اور شکل و شمائل اوسکی کی ہی کہ اوسکو سب سے محبوب رکھتا ہی اور خوب جانتا ہی لیکن بیچ مرتبہ کمال کے اور اتباع کے
ناقص ہی جیسے کہ ایمان بغیر عمل کے ہی اور اگر اوسکی ساتھ اتباع ہو اعلی اور اکمل ہو اللہم ارزقنا **وَعَنْ** اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ اُخِفْتُ فِي اللّٰهِ وَمَا يُخَافُ اَحَدٌ وَلَقَدْ اُوْذِيْتُ فِي اللّٰهِ وَمَا يُؤْذٰى اَحَدٌ وَلَقَدْ اَتَتْ عَلَيَّ ثَلٰثُوْنَ مِنْ
بَيْنِ لَيْلَةٍ وَيَوْمٍ وَمَا لِيْ وَلِبِلَالٍ طَعَامٌ يَاْكُلُهٗ ذُوْ كَبِدٍ اِلَّا شَيْءٌ يُّوَارِيْهِ اِبْطُ بِلَالٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ وَمَعْنٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ
حِيْنَ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَارِبًا مِّنْ مَّكَّةَ وَمَعَهٗ بِلَالٌ اِنَّمَا كَانَ مَعَ بِلَالٍ مِّنَ الطَّعَامِ مَا يَحْمِلُ تَحْتَ اِبْطِهٖ اور روایت

علم یعنی بسبب فقر کے اور نبی کو حساب آخرت ... سختی او محنت کے اوسکو نعمت ... ہی نعمت صبر اور مجاہد سے بدل فنا ... محبت کی اور ... اور شکر ... دولت رکھتا ہی ۱۲

عدم ترغیب یعنی جب دل ساتھ اوس شخص کے بہت تعلق رکھتا ہے ... ۱۲

اوسنے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے البتہ تحقیق ڈرایا گیا میں سبب اظہار دین حق کی اور دعوت کی خلق کی طرف اوسکی حال آنکہ نہ ڈرایا گیا کوئی
ساتھ میرے یعنی تنہا میں تہا ابتدای اظہار اسلام میں کوئی میرے ساتھ نہ تہا اور البتہ تحقیق ایذا دیا گیا میں بیچ دین خدا کی اور ایذا نہ دیا گیا کوئی میرے ساتھ البتہ تحقیق
گذرتی تہی مجہہ پر تیس شب و روز پے درپے حالانکہ نہ تہا میرے لیے اور بلال کیلیے طعام کہ کہاوے اوسکو کوئی جگر دار یعنی حیوان یعنی کوئی جنس اس چیز
کے حیوان میں سے کہ کہاوے نہی چہپاتی آدمی مگر ایک چیز قلیل و حقیر کہ چہپاتی اوسکو بغل بلال کی یعنی یہ معلوم ہی ہے کہ آدمی کی بغل میں کس قدر آتا ہے
پہر وہ بہی ایسا ہو کہ بغل میں سے ظاہر نہ ہو اور باہر سے نہ دکہائی دے نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا ترمذی نے اور مراد اور مصداق اس حدیث کا اوسوقت
تہا کہ باہر نکلے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم بہاگ کر مکہ سے اور حضرت کے ساتھ بلال تہے نہ تہا ساتھ بلال کی چند طعام سے مگر اس قدر کہ اوٹھاتا تہا نیچے
بغل اپنی کی **ف** حدیث کی اول جملوں کی معنی طیبی نے اسیطرح لکہی ہیں کہ چند گروہ ہوئی و لیکن ظاہر یہ ہے کہ معنی یوں ہیں کہ ڈرایا گیا میں دین
الہی میں نہیں ڈرایا گیا کوئی انبیا میں سے جیسا کہ میں ڈرایا گیا اور ایذا دیا گیا کوئی مانند میری جیسا کہ اور حدیث میں آیا ہے کہ ما اوذی نبی مثل ما اوذیت
اسلیے کہ ایذا اوسی اندازہ قدر و مرتبہ ہر شخص کی ہے چونکہ قدر و مرتبہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا سب سے عالی تہا اور صدق و حقانیت اونکی ظاہر تر تہی اور
خواہش اونکی ایمان و ہدایت کرنی پر زیادہ تر تہی ایذا بہی اونکی سب سے زیادہ تر تہی بعد ازاں بیان فرمائی شدت فقر کی کہ اشد محنتوں کی ہے
بقصد ارشاد اور تعلیم امت کی ساتھ قول اپنی کی لقد اتت الخ اور یہ جو کہا کہ اونکی ساتھ بلال تہے اس سے معلوم ہوا کہ قصہ قبل ہجرت کی نہیں کہ مکہ سے مدینہ کو
نہ تہا اسلیے کہ اوسوقت بلال نہ تہے حضرت کی ساتھ بلکہ غالبا یہ قصہ اوسوقت کا ہے کہ جب ابو طالب اور تین روز یا پانچ روز بعد انکی حضرت خدیجہ
نے بہی وفات پائی اور اوس سال کو عام الحزن کہتے ہیں ابتلا اور اذیت کفار کی بہت ہوئی پس حضرت خدیجہ کی انتقال کرنے کی تین مہینے بعد
دسویں سال نبوت کے ماہ شوال کے اخیر میں آنحضرت پیادہ پا مکہ سے طائف کو تشریف لیگئے اور حضرت کے ساتھ زید بن حارثہ تہے پس حضرت مہینہ بہر
وہاں کے لوگوں کو دعوت اسلام کیطرف کرتے رہے اونہوں نے کچہہ کہنا نہ مانا اور اپنے لڑکوں اور ناروں کو انکو لگا دیا کہ حضرت کو ایذا دیتے تہے اور پتہر مارا کرتے
پر حضرت کے پتہر مارتے اور پاپوشیں خون آلودہ کر دیں اور جب پتہر کی زد ہوتی تہی آنحضرت بیٹہ جاتے تہے وہ دونوں بازو آپکی پکڑ کی اوٹہاتی تہی اور جب
پہر پتہراؤ کرتے اور ہنستے اور زید بن حارثہ اپنی تئیں سپر آنحضرت کی کرتے تہے یہانتک کہ تمام سر انکا زخمی اور شکستہ ہوا پس پروردگار تعالی نے ایک ابر بہیجا
تا آپ پر سایہ ہو اور جبرئیل نے آن کر کہا کہ تیری پروردگار نے سنیں باتیں تیری قوم کی اور جو کچہہ انہوں نے رد کیا تجہہ پر اور پہاڑوں کی فرشتے کو
حکم کیا کہ اگر فرماؤ تو اس قوم کو ہلاک کروں میں اور دونوں پہاڑ اخشبین کو کہ اونکی بیچ میں آبادی ہے آپس میں ملا دیں ہم اور اونکو اونکی بیچ میں
پیس ڈالیں فرمایا حضرت نے امید رکہتا ہوں میں کہ اونکی پشتوں میں سے لوگ نکلیں کہ میری پروردگار کو ساتھ وحدانیت کے پہچانیں اخراج حدیث طویل کی
قصے سے کہ تاریخ کی کتابوں میں مذکور ہے پہر ہونا بلال کا ساتھ حضرت کے منافی نہیں ہے یعنی زید بن حارثہ کہ ساتھ آپ کی تہے دونوں ان لوگوں میں
ہوں اور زید بن حارثہ ہی کا نقل کیا ہو اس قصے میں واللہ اعلم وعن ابی طلحة قال شکونا الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم الجوع ورفعنا عن بطوننا عن حجر حجر فرفع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن بطنه عن حجرین رواه الترمذی
وقال هذا حدیث غریب اور روایت ہے ابو طلحہ سے کہ کہا ابو طلحہ نے کہ شکوہ کیا ہم نے طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی بہوک کا پس
کہولی ہم نے اپنے پیٹوں سے ایک ایک پتہر یعنی ہر ایک کی پیٹ پر پتہر بندہا ہوا تہا پیٹ کہولکر پتہر دکہائے پس کہولی حضرت نے اپنی پیٹ سے دو پتہر
نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے **ف** پتہر پیٹ پر بہوک میں اسلیے باندہتے ہیں کہ پیٹ میں قوت اور استقامت رہے اور کمر نہ جہکے
قوت ضعیفی اس سبب کہ پیٹ اور آنتیں کمر سے لگ جاوین اور جب کہ بہوک زیادہ ہوتی ہے تو حاجت دو پتہروں کے باندہنے کی ہوتی ہے [illegible]

پس آنحضرت کو بہوک بہت تہی اور تہی آپ کی پیٹ پر ریاضت کی تہی ایک پتہر باندہی تہی ۵ ع وعن ابي هريرة انهم اصابهم جوع
فاعطاهم رسول الله صلى الله عليه وسلم تمرة تمرة رواه الترمذي اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ پہونچی فقر اصحابہ کو بہوک
پس دیا انکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ایک کہجور نقل کی یہ ترمذی نے ف یعنی ہر ایک کو ایک کہجور دی یعنی فقر و تنگی رزق کی اونپر
اوس حد کو پہونچی تہی کہ کبہی ایک ہی ایک کہجور پر اکتفا کرتی تہی ۶ ح وعن عمرو بن شعيب عن ابيه عن جده قال سمعت رسول الله صلى الله
عليه وسلم قال خصلتان من كانتا فيه كتبه الله شاكرا صابرا من نظر في دينه الى من هو فوقه فاقتدى
به ونظر في دنياه الى من هو دونه فحمد الله على ما فضله الله عليه كتبه الله شاكرا صابرا ومن
نظر في دينه الى من هو دونه ونظر في دنياه الى من هو فوقه فاسف على ما فاته منه لم يكتبه
الله شاكرا ولا صابرا رواه الترمذي اور روایت ہے عمرو بن شعیب سے اونسے نقل کی اپنی باپ سے اونسے اپنی دادا سے
اونسے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا دو خصلتیں ہیں کہ جسمیں ہوں وہ لکہتا ہے اوسکو اللہ شاکر و صابر جو کوئی دیکہے بیچ امر دین اپنی کی یعنی
اچہی عمال کی کرنی میں طرف اوس شخص کی کہ زیادہ ہو اوس سے یعنی علم میں اور عبادت میں اور قناعت میں اور ریاضت میں خواہ وہ زندہ ہو خواہ
وہ مردہ پس پیروی کرے اوسکی یعنی صبر کرلے بیچ طاعتوں کی مشقتوں پر اور کرنے برائیوں کی سے یا تاسف کرے اون کمالات پر کہ فوت ہوئی
اوس سے اور نظر کرے اپنی دنیا میں طرف اوس شخص کی کہ کم ہو اوس سے یعنی بہت محتاج ہو اور کمتر ہو اوس سے مال و جاہ میں پس تعریف و شکر کرے اپنا کہ بنا بر
فضیلت دینی خدا کی تعالی کی اوسکو اوسپر لکہتا ہے اوسکو اللہ شاکر یعنی بسبب خصلت دوسری کی صابر نہوا الا یعنی بسبب خصلت پہلی کی اور جو شخص کہ
نظر کرے اپنی دین میں طرف اوسکی کہ وہ کم ہو اوس سے یعنے اعمال صالحہ میں اور رسیدہ ہوا اوسکو عجب اور غرور و تکبر اور نظر کرے اپنی دنیا میں طرف اوس شخص کے
کہ وہ زیادہ ہو اوس سے یعنے مال و جاہ میں اور رسیدہ ہوا اوس کو حرص و آرزو پس غم کرے اوس چیز پر کہ فوت ہوئی اوسکو یعنی مال وغیرہ نہیں لکہتا ہے اوسکو اللہ شاکر اور
نہ صابر نقل کی یہ ترمذی نے ف یعنی بسبب صابر ہونی ایک چیز کی ہے اوس سے دو چیزوں کر کی گئی ہیں بلکہ برخلاف اوسکی کیا کہ کفران اور
جزع فزع زبان اور دل سے کیا اور اوپر جو کہا کہ لکہتا ہے اوسکو اللہ صابر شاکر یعنی کامل مومن کرتا ہے جیسے قول اللہ تعالی کی ان في ذلك لايات لكل
صبار شكور اور حدیث میں آیا ہے کہ ایمان کی دو نصف ہیں ایک نصف اوسکا صبر ہے اور ایک نصف شکر پس صبر یعنی روکنا اپنی تئیں سیئات سے اور
شکر طاعات پر یعنی بجا لانا طاعات کا اعضا سے ۷ ع وذكر حديث ابي سعيد ابشروا يا معشر صعاليك المهاجرين
في باب بعد فضائل القرآن اور ذکر کی گئی حدیث ابی سعید کہ مراد اوسکا یہ ہے ابشروا یا معشر صعالیک المہاجرین الخ بیچ اوس باب کے کہ بعد
فضائل قرآن کی ہے

## الفصل الثالث فصل تیسری

عن ابي عبد الرحمن الحبلي قال سمعت عبد الله بن
عمرو وسأله رجل قال ألسنا من فقراء المهاجرين فقال له عبد الله ألك امرأة تأوي اليها قال نعم قال ألك مسكن
تسكنه قال نعم قال فانت من الاغنياء قال فان لي خادما قال فانت من الملوك قال عبد الرحمن فجاء ثلاثة نفر
الى عبد الله بن عمرو وانا عنده فقالوا يا ابا محمد انا والله ما نقدر على شيء لا نفقة ولا دابة ولا متاع فقال لهم
ما شئتم ان شئتم رجعتم الينا فاعطيناكم ما يسر الله لكم وان شئتم ذكرنا امركم للسلطان وان شئتم صبرتم
فاني سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ان فقراء المهاجرين يسبقون الاغنياء يوم القيامة الى الجنة باربعين
خريفا قالوا فانا نصبر لا نسأل شيئا رواه مسلم اور روایت ہے ابی عبد الرحمن حبلی سے کہ کہا سنا میں نے عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے کہتے تہے

یعنی جو کچھہ کہ بعد اسکی بیان ہوگا اسحال مین کہ پوچھا اونسے ایک شخص نے یہ کہہ کر کیا نہین ہین ہم فقراء مہاجرین سے کہ بشارت دیگئی ہین ساتھ سبقت
دخول اونکے بہشت مین پس کہا واسطے اوسکی عبداللہ نے کہ کیا ہی واسطے تیری عورت کہ ٹہکانا پکڑے تو طرف اوسکی کہا کہ ہان میری بیوی ہی کہ جگہہ پکڑتا
ہون مین پاس اوسکی کہا عبداللہ نے کہ کیا ہی واسطے تیری مکان کہ رہے تو اوسمین کہا اوس شخص نے کہ ہان میری پاس مکان ہی کہا عبداللہ نے پس
تو ہی دولتمندون سے ہی یعنی مہاجرین کی دولتمندون مین سے ہی اسلیے کہ اونکے فقراء کی نہ بیوی تہی اور نہ مکان یا اگر کسیکے پاس ایک چیز تہی دوسری
چیز نہ تہی کہا اوس شخص نے یعنے جبکہ سنا عبداللہ سے کہ عورت اور مکان کی ہونیسے اوسکو غنی کہا تو اوسنے کہا کہ میری لیے خادم ہی یعنی لونڈی یا غلام
یا نوکر کہا عبداللہ نے کہ پس تو بادشاہون مین سے ہی یعنی اونکی حکم مین ہے یعنی تجکو فقیر کہنا نہین چاہیے کہا عبدالرحمن نے اور آئی تین شخص طرف
عبداللہ بن عمرو کی اور مین پاس تہا اونکی پس کہا اونہون نے ای ابا محمد قسم ہی خدا کی نہین قدرت رکہتے ہم کسی چیز پر نہ خرچ کرنیپر اور نہ کسی جانور پر یعنے
تاکہ جہاد اور حج کرین اوسپر اور نہ اور کسی اسباب یعنی ایسا مال پر تاکہ بیچین ہم اوسکو اور صرف کرین مال اوسکا پس کہا عبداللہ نے اونکو کہ کیا چاہتے ہو تم اگر چاہتے ہو
تم یعنی یہ کہ دین تمکو کچھہ اپنے پاس سے تو پہر آنا ہماری پاس پس ہم دینگے تمکو وہ چیز کہ میسر کریگا اللہ تعالی واسطے تمہاری یعنے اسوقت کچھہ حاضر نہین
پہر آنا دینگے اور اگر چاہو تم ذکر کرا دین قصہ تمہارا واسطے بادشاہ کی کہ اوسوقت مین معاویہ تہی یعنی وہ کچھہ تمکو دیکر فارغ البال کر دینگے اور اگر چاہو
صبر کرو یعنی اسی حال پر کہ یہ مقام کمال والون کا ہی اسلیے کہ تحقیق سنا ہی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تہے کہ تحقیق فقراء مہاجرین کی پہلے جاوینگے
دولتمندون سے دن قیامت کے طرف بہشت کے چالیس برس کہا اونہون نے پس تحقیق ہم صبر ہی کرتے ہین نہین مانگتے ہم کچھہ یعنی کسی سے یا نہ مانگینگے کسیسے
بعد اسکے نقل کی یہ مسلم نے **وعن** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ بَيْنَا اَنَا قَاعِدٌ فِي الْمَسْجِدِ وَحَلْقَةٌ مِنْ فُقَرَاءِ الْمُهَاجِرِيْنَ قُعُوْدٌ اِذْ دَخَلَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَعَدَ اِلَيْهِمْ فَقُمْتُ اِلَيْهِمْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُبْشِرْ فُقَرَاءُ الْمُهَاجِرِيْنَ بِمَا يَسُرُّ
وُجُوْهَهُمْ فَاِنَّهُمْ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ قَبْلَ الْاَغْنِيَاءِ بِاَرْبَعِيْنَ عَامًا قَالَ فَلَقَدْ رَاَيْتُ اَلْوَانَهُمْ اَسْفَرَتْ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ
عَمْرٍو حَتّٰى تَمَنَّيْتُ اَنْ اَكُوْنَ مَعَهُمْ اَوْ مِنْهُمْ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ اور روایت ہی عبداللہ بن عمرو سے کہ کہا اوسوقت کہ تہے ہم بیٹہے مسجد مین یعنے
مسجد نبوی مین اور حالانکہ حلقہ تہا فقراء مہاجرین کا بیٹہا ہوا ناگہان تشریف لائے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم یعنی متوجہ ہوکر طرف فقراء کے
پس گیا مین اوٹہکر کہڑا ہوا مین مائل طرف اونکی یعنی واسطے متابعت حضرت کے اور حاصل کرنی نزدیکی کی اونسے اور تاکہ مطلع ہون اوس کلام پر کہ حضرت فرماوین
اونسے پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے چاہیے کہ بشارت دیجاوین فقراء مہاجرین ساتہ اوس چیز کی کہ خوشحال کرے اونکو اسلیے کہ وہ داخل ہونگے
بہشت مین پہلے توانگرون سے چالیس برس کہا عبداللہ بن عمرو نے پس قسم خدا کی تحقیق دیکہے مینے رنگ فقراء کی کہ روشن تہا یا چمکتا یعنی بسبب
اس بشارت کے کہا عبداللہ بن عمرو نے بہت روشن ہوئے منہہ یہانتک کہ آرزو کی مینے کہ ہون مین ساتہ اونکی یعنی دنیا مین ہمیشہ اونکی جیسا یا اونمین سے
یعنے عقبی مین اونہون اونکی جماعت مین نقل کی یہ دارمی نے **ف** وجہہ سے مراد ذات ہی یا یعنے منہہ کی ہی یعنی خوش کریگی اونکی اونکو اور ظاہر ہوگا اثر
اوسکا اوپر ظاہر جلد چہرہ اونکی کی اور ادہر مین لفظا وتنویع کی لیے ہی اور معنی اوسکی فکر کیہی گئی یا شک کی لیے ہی یعنی نسبت کہا مین کہ ہون
مین جملہ فقراء مہاجرین سے **وعن** اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ اَمَرَنِيْ خَلِيْلِيْ بِسَبْعٍ اَمَرَنِيْ بِحُبِّ الْمَسَاكِيْنِ وَالدُّنُوِّ مِنْهُمْ وَاَمَرَنِيْ
اَنْ اَنْظُرَ اِلٰى مَنْ هُوَ دُوْنِيْ وَلَا اَنْظُرَ اِلٰى مَنْ هُوَ فَوْقِيْ وَاَمَرَنِيْ اَنْ اَصِلَ الرَّحِمَ وَاِنْ اَدْبَرَتْ وَاَمَرَنِيْ اَنْ لَا اَسْاَلَ
اَحَدًا شَيْئًا وَاَمَرَنِيْ اَنْ اَقُوْلَ بِالْحَقِّ وَاِنْ كَانَ مُرًّا وَاَمَرَنِيْ اَنْ لَا اَخَافَ فِي اللّٰهِ لَوْمَةَ لَائِمٍ وَاَمَرَنِيْ اَنْ اُكْثِرَ مِنْ قَوْلِ
لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ فَاِنَّهُنَّ مِنْ كَنْزٍ تَحْتَ الْعَرْشِ رَوَاهُ اَحْمَدُ اور روایت ہی ابی ذر سے کہ کہا حکم کیا مجکو جانی

دوست رکھیو ان کو یعنی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتھ محبت مسکینوں کی اول حکم کیا مجھکو ساتھ دوستی مسکینوں کے اور نزدیک ہونے کی اونسے اور دوسرے
حکم کیا مجھکو کہ نظر کروں میں طرف اوس شخص کے کہ کمتر ہی مجھسے یعنی امور دنیا میں نہ نظر کروں میں طرف اوس شخص کے کہ زیادہ ہی مجھسے یعنی مال و جاہ اور منصب
میں اور تیسرے حکم کیا مجھکو یہ کہ ملاؤں ناطہ اپنا اگرچہ کاٹیں ناطے کو یعنی ناتے والے اور چوتھے حکم کیا مجھکو یہ کہ نہ مانگوں میں کسی سے کچھ اور پانچویں حکم کیا مجھکو کہ کہوں
میں حق بات اگرچہ تلخ اور ناخوش آیند ہو یعنی لوگوں کو اور چھٹے حکم کیا مجھکو یہ کہ نہ ڈروں میں بیچ دین خدا کی اور بیچ امر معروف اور نہی منکر کی
ملامت کرنے کسی ملامت کرنیوالی کی سے اور ساتویں حکم کیا مجھکو یہ کہ بہت کہا کروں میں کلمہ لا حول ولا قوة الا باللہ پس تحقیق یہ سات خصلتیں اور خزانے
سے ہیں کہ رب العرش کے لیے ہی نیچے عرش کے کہ فیوض اور برکات اوس سے نازل ہوتی ہیں نقل کی یہ احمد نے **ف** ضمیر لفظ فانہن کی حضرت شیخ نے تو
سات خصلتوں مذکورہ کی طرف پھیری ہی اور ملا علی قاری نے اس کلمہ یعنی لا حول ولا قوة الا باللہ کیطرف کہا کہ یہ کلمات جملہ گنج معنوی سے ہیں کہ
رکہا گیا ہی وہ گنج نیچے عرش رحمان کی نہیں پہونچتا طرف اوسکی کوئی مگر یہ حول خدا اور قوت اوسکی کی یا گنج ہیں گنجوں جنت کی سے ایسی کہ عرش
چھت اوسکی ہی اور کہا کہ بعید ہی قول اوسکا کہ کہا خصلتیں سات گنج سے ہیں کہ نیچے عرش کی ہیں اسلئے کہ یہ بات بلا دلیل ہی بلکہ وارد ہوا ہی طرق کثیرہ سے
صحاح ستہ وغیرہ میں کہ لا حول ولا قوة الا باللہ گنج ہی جنت کی گنجوں میں سے اور اختلاف کیا ہی علما نے اسکی معنوں میں بعضوں نے تو کہا کہ اس کلمہ کا
نام گنج رکہا گیا اسلئے کہ یہ مانند گنج کی ہی بیچ نفاست اور محفوظ ہونے اپنی کی لوگوں کی نظروں سے یا اسلئے کہ یہ جنت کی ذخیروں میں سے ہی یا یہ کہ اوسکے
کہنے والی کی لیے ثواب نفیس ذخیرہ رہتا ہی جنت میں اور ابن مسعود سے منقول ہی کہ وہ کہتے ہیں کہ میں نے یہ کلمہ حضرت کی پاس پڑہا پس فرمایا آپ نے کہ جانتا
تو کیا ہی تفسیر یعنی معنی اوسکی میں نے عرض کیا کہ اللہ اور رسول اوسکا خوب جانتے ہیں فرمایا نہیں ہے پھرنا اور بچاؤ اللہ کی گناہ سے مگر ساتھ بچانے اللہ کے
اور نہیں ہی قوت اللہ کی طاعت پر مگر ساتھ مدد اللہ کی انتہی اور مشائخ شاذلیہ قدس اللہ اسرارہم نے وصیت کی ہی طالبوں کو ساتھ تکرار اس کلمہ کے اور کہا ہی
کہ کوئی چیز مددگار زیادہ اس سے واسطے توفیق عمل کی نہیں ہی ۞ وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يُعْجِبُهُ مِنَ الدُّنْيَا ثَلَاثَةٌ الطَّعَامُ وَالنِّسَاءُ وَالطِّيبُ فَأَصَابَ اثْنَتَيْنِ وَلَمْ يُصِبْ وَاحِدًا أَصَابَ النِّسَاءَ وَالطِّيبَ وَلَمْ
يُصِبِ الطَّعَامَ رَوَاهُ أَحْمَدُ اور روایت ہی عائشہ سے کہ کہا تھی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم خوش آتی تھیں اونکو دنیا میں سے تین چیزیں ایک کہانا
یعنے واسطے حفظ بدن کے اور قوت حاصل کرنی کی دین پر اور دوسری عورتیں یعنی واسطے بچانے نفس کے بری خطروں سے اور تیسری خوشبو یعنی واسطے تقویت
دماغ کی کہ وہ جگہ عقل کی ہی بعضی حکما کی نزدیک پس پائیں آنحضرت نے دو چیزیں یعنی بکثرت اور نہ پائی ایک چیز یعنی مگر بقلت پائیں عورتیں یہانتک کہ
نو تہیں اور پائی خوشبو یعنی خارج سے باوجودیکہ عرق آپکا اسطرح کی خوشبو ہوتا کہ خوشبودار زیادہ تھا اور نہ پایا طعام نقل کی یہ احمد نے
**ف** یعنی مگر قلیل پس اطلاق نفی کا مبالغہ کی لیے ہی اسلئے کہ پہلی گذر ہی چکا ہی کہ آنحضرت سیر نہیں ہوتے تھی جو کی روٹی سے دو دن پے در پے تا دم وفات
اور یہ بات سبب اختیار کرنے حضرت کی فقر اور تنگی معیشت کو اور حق جل وعلا نے جو اپنے حبیب کے لیے یہ بات پسند کی تو اسی طرح پر طرح کی تسکین
تہیں ۞ وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُبِّبَ إِلَيَّ الطِّيبُ وَالنِّسَاءُ وَجُعِلَتْ قُرَّةُ عَيْنِي
فِي الصَّلَاةِ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ وَزَادَ ابْنُ الْجَوْزِيِّ بَعْدَ قَوْلِهِ حُبِّبَ إِلَيَّ مِنَ الدُّنْيَا اور روایت ہی انس سے کہ کہا فرمایا رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ دوست کی گئی طرف میری خوشبو اور عورتیں اور گردانی گئی خوشدلی میری بیچ نماز کی نقل کی یہ احمد اور نسائی نے اور
زیادہ کیا ابن جوزی نے بعد قول حضرت کے حبب الی لفظ من الدنیا کا **ف** گردانی گئی خوشدلی الخ یعنی ذوق اور حضور اور راحت میری کہ نماز میں
مجھکو حاصل ہوتا ہی کسی وقت اور کسی عبادت میں حاصل نہیں ہوتا چنانچہ اسیلئے فرماتے آنحضرت اے بلال یعنی اذان کہہ تا نماز پڑہیں ہم اور چین اور تسلی

ہوون اور مناجات حق مین مشغول ہوون و لفظ قرہ یا مشتق ہی قرسے ساتھ زبر قاف کی یعنی قرار اور ثبات کی سلیے کہ دیدہ بسبب لقاء محبوب کے قرار پاتا ہی اور سبب دیدار اوسکی کی آرام پکڑتا ہی اور کسی اور کیطرف نہین دیکہتا اور بسبب دیکہنی غیر محبوب کے پریشان اور ہر جانب دیکہتا رہ جاتا ہی اور یا مشتق ہی قر سی ساتھ پیش قاف کی یعنی سردی اور خنکی آنکہہ کی اور لذت اوسکی کی بمشاہدہ محبوب مین چنانچہ اسیلیے فرزند کو قرۃ العین کہتی ہین اور گرمی اور سوزش آنکہہ کی بیچ دیکہنی دشمنون کی آوے اور زیادہ کیا ابن جوزی نی الخ یعنی اوسکی روایت مین یون ہی حبب الی من الدنیا الطیب الخ جاننا چاہیے کہ لفظ حدیث کی جسپر کہ اتفاق کیا ہی ائمہ نی یعنی احمد اور نسائی نی اور غیرہ ہین کہ جو کتاب مین مذکور ہوئی اور روایت کیا اوسکو طبرانی نی تینون معجمون اپنی مین اور خطیب نے تاریخ بغداد مین اور ابن عدی نی کامل میں اور حاکم مستدرک مین بیسلا یا ہی اور کہا کہ صحیح ہی شرط مسلم پر لیکن بدون لفظ وجعلت کی اور روایت نسائی مین ہی اور وجہ دوسری ہی لفظ من الدنیا کا آیا ہی اور یہ جو مشہور ہی لوگون کی زبانون پر زیادتی لفظ ثلث کی یعنی بعد لفظ حبب الی یا بعد لفظ من الدنیا کی کسی کتاب مین حدیثون کی کتابون مین سے پایا نہین گیا باوجود تفتیش و تنقیر کے مگر دو جگہہ احیاء العلوم مین اور تفسیر آل عمران میں کشاف سی کذا قال السخاوی اور شیخ حجر اور شیخ ولی الدین عراقی نی کہا کہ لفظ ثلث کا کسی حدیث کی کتاب مین نہین ہے پس معلوم ہوا کہ حدیث مین جیسیکہ اس کتاب مین مذکور ہی اصلا اشکال نہین ہے اور اگر ایک دو لفظون مین سی کہ من الدنیا اور ثلث مین نہو تو بہی اشکال نہین اور اگر دونون ہو تو اشکال کہتا ہی اسلیے کہ نماز دنیا سی نہین ہی اور جواب اسکا یہ دیتی ہین کہ مراد دنیا سی حیات اس عالم کی ہی یعنی اس عالم مین مجکو تین چیزین خوش آتی ہین دو انمین سی امور طبیعہ دنیویہ سی ہین اور تیسری امور دین سی ہی پر صلوۃ جمہور کی نزدیک محمول ہی اپنی معنی پر اور بعضون نی کہا کہ مراد صلوۃ سی اس حدیث مین وہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر ہی ع **وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَمَّا بَعَثَ بِہٖ اِلَی الْیَمَنِ قَالَ اِیَّاکَ وَالتَّنَعُّمَ فَاِنَّ عِبَادَ اللّٰہِ لَیْسُوْا بِالْمُتَنَعِّمِیْنَ رَوَاہُ اَحْمَدُ** اور روایت ہے معاذ بن جبل سے یہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جبکہ بہیجا اونکو طرف یمن کی یعنی قاضی کرکر فرمایا دور رکہہ تو اپنی تئین استراحت اور آسانی سی اسلیے کہ بندگان خاص خدا ہی تعالی کی نہین آسایش و استراحت مین ہوتی نقل کی یہ احمد نی ف بلکہ آرام و استراحت خاص کافرون اور فاجرون اور غافلون اور جاہلون کے لیے ہی جیسا کہ فرمایا اللہ تعالی نی ذرہم یاکلوا ویتمتعوا ویلہہم الامل فسوف یعلمون اور فرمایا یاکلون کما تاکل الانعام والنار مثوی لہم اور فرمایا انہم کانوا قبل ذلک مترفین اور تنعم کی معنی ہین مبالغہ کرنا بیچ حاصل کرنی قضاء شہوت کی اور طرح طرح تکلف کی اور بہت لذتون مین رہنا اور حرص کرنی کہانی پینی اور خواہشون مین ع **وَعَنْ عَلِیٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ رَضِیَ مِنَ اللّٰہِ بِالْیَسِیْرِ مِنَ الرِّزْقِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ بِالْقَلِیْلِ مِنَ الْعَمَلِ** اور روایت ہے علی سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ راضی ہو اللہ کے ساتھ تھوڑی سی رزق کی یعنی قناعت کرے تھوڑی پر راضی ہوتا ہی اللہ تعالی اوس سے ساتھ تھوڑی سی عمل کے یعنی طاعت کے ع **وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ جَاعَ اَوِ احْتَاجَ فَکَتَمَہٗ النَّاسَ کَانَ حَقًّا عَلَی اللّٰہِ عَزَّ وَجَلَّ اَنْ یَّرْزُقَہٗ رِزْقَ سَنَۃٍ مِنْ حَلَالٍ رَوَاہُمَا الْبَیْہَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ** اور روایت ہے ابن عباس سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ بہوکا ہو یا محتاج ہو یعنی کسی چیز کا پہر ڈہانکی اوسکو لوگون سے یعنی نہ کہی کہ مین بہوکا ہون تا کچہہ کہانی کو دین اور نہ کہی کہ مین محتاج ہون تا کچہہ بخشین تو ہوتا ہی وعدہ ثابت اللہ عز و جل پر یا امر لازم نزدیک اوسکی یہ کہ پہونچاوی اوسکو روزی ایک برس کی وجہ حلال سی نقل کین یہ دونون حدیثین بیہقی نی شعب الایمان مین ف مراد بہوک سی وہ بہوک ہی کہ جسکو ساتہ اوسکی صبر اور جائز ہو اوسکو چہپانا اور الا صریح ہی حلال نہین کہ ایک آدمی اگر مرجاوی مارے بہوک کی اور سوال نکری یا کہاوی نہین اگرچہ مردار ہو تو مرتا ہی گنہگار ع **وَعَنْ عِمْرَانَ**

ابن حصین قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ یحب عبدہ المؤمن الفقیر المتعفف ابا العیال رواہ ابن ماجۃ اور روایت ہی عمران بن حصین سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق اللہ تعالی دوست کہتا ہی اپنی بندہ مسلمان کو کہ فقیر ہی صاحب عیال دار ہو نقل کی یہ ابن ماجہ نی **ف** یعنی باوجود عیالدار اور فقیر ہونی کی بچتا ہی حرام اور سوال کرنی سی پس وہ مومن کامل ہے اپنی دوست کہتا ہی اللہ تعالی اوسے **وعن** زید بن اسلم قال استسقی یوما عمر فجیئ بماء قد شیب بعسل فقال انہ لطیب لکنی اسمع اللہ عز وجل نعی علی قوم شہواتہم فقال اذہبتم طیباتکم فی حیاتکم الدنیا واستمتعتم بہا فانا اخاف ان تکون حسناتنا عجلت لنا فلم یشربہ رواہ رزین اور روایت ہی زید بن اسلم تابعی سی کہ کہا مانگا پانی ایک دن حضرت عمرؓ نی پس لایا گیا پانی شہد ملا ہوا پس کہا حضرت عمرؓ نی کہ تحقیق یہ پاک اور حلال اور خوش آیند ہی لیکن مین نہین پیتا اسکو اسلیے کہ مین سنتا ہون خدا ہی تعالی سی کہ عیب کیا اوپر ایک قوم کی خواہشون نفس اونکی کو اور سرزنش کیا اونکو پس فرمایا اللہ تعالی نی لی گئی تم اور بہرہ ور لیے تم نی لذتین اور نعمتین اپنی بیچ مدت حیات دنیا کی اور بہرہ مند ہوئی تم ساتہ اونکی پس ڈرتا ہون مین یہ کہ ہون نیکیان ہماری کہ جلدی دیا گیا ہو ثواب اونکا ہمکو اسی عالم مین پس نہ پیا وہ پانی ملا ہوا شہد کا نقل کی یہ رزین نی **ف** یعنی مین اگر یہ پانی پیون اور لذت حاصل کرون اوس سی پس مین ڈرتا ہون کہ یہ ثواب ہماری عملون کا ہو کہ دنیا مین دیا اور تمام کیا گیا ہو جیسی کہ کافرون کو بدلہ عمل نیک کا دنیا ہی مین ملجاتا ہی اور آخرت مین کچہ نصیب نہین اور یہ آیت من کان یرید العاجلۃ عجلنا لہ فیہا ما نشاء الخ اگرچہ کفار کی حق مین نازل ہوئی ہی لیکن اعتبار عموم لفظ کا ہی نہ خصوص سبب کا ۱۲ع **وعن** ابن عمر قال ما شبعنا من تمر حتی فتحنا خیبر رواہ البخاری اور روایت ہی ابن عمرؓ سی کہا نہین پیٹ بہرا ہمنی یعنی گروہ صحابہ نی ساتہ آنحضرتؐ کے کہجور سی بسبب فقر کی یہانتک کہ فتح کی ہمنی خیبر کو کہ وہان کہجورین بہت تہین نقل کی یہ بخاری نی

# باب الامل والحرص

باب بیچ بیان آرزو رکہنی اور حرص کرنی کی **ف** امل ساتہ زبر ہمزہ اور میم کی امید رکہنی اور حرص کے معنے ہین بہت آرزو اور ارادہ کی فرمایا اللہ تعالی نی ان تحرص علی ہداہم یعنی اگر زیادہ ارادہ کری تو بیچ ہدایت اونکی کی اور قاموس مین لکہا ہی کہ بدترین حرص یہ ہی کہ لیوی تو حصہ اپنا اور طمع کری تو اپنی غیر کی حصہ مین انتہی اور مراد امل سی یہان درازگی امل ہی یعنی آرزو کی ہی مرد دنیا مین اسحال مین کہ غافل ہو تیاری کرنی سی موت کی لیے اور توشہ آخرت سی جیسی کہ فرمایا حق سبحانہ نی ذرہم یاکلوا ویتمتعوا ویلہہم الامل اور اسطرح درازگی آرزو کی بیچ حاصل کرنی علم و عمل کی محمود ہی بالاجماع جیسیکہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی طوبی لمن طال عمرہ وحسن عملہ اور فرمایا کہ اگر جیتا رہا مین سال آیندہ تک تو البتہ روزہ رکہونگا نوین کو بہی یعنی محرم کی اور اسی طرح حرص کرنی بیچ جمع کرنی مال کی اور کثرت جاہ کی بری ہے والا حرص کی جہاد پر اور علوم کے حاصل کرنی پر اور بہت کرنی اعمال نیک مستحسن ہے بلا نزاع ۱۲ع

**الفصل الاول** فصل پہلی **عن** عبد اللہ قال خط النبی صلی اللہ علیہ وسلم خطا مربعا وخط خطا فی الوسط خارجا منہ وخط خططا صغارا الی ہذا الذی فی الوسط من جانبہ الذی ہو فی الوسط فقال ہذا الانسان وہذا اجلہ محیط بہ وہذا الذی ہو خارج املہ وہذہ الخطط الصغار الاعراض فان اخطاہ ہذا نہشہ ہذا وان اخطاہ ہذا نہشہ ہذا رواہ البخاری روایت ہی عبد اللہ بن مسعود سی کہا کہ کہینچی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی ایک شکل مربع کہ چار خطون نی اوسکو احاطہ کیا تہا اور کہینچا ایک خط بیچ مین اوس شکل مربع کی کہ باہر نکلی ہوئی تہا اوس شکل سی اور کہینچے چہوٹی خط اوسطرف اوس خط کی کہ درمیان مین ہی اوس جانب سی کہ درمیان مین تہا یعنی دونون جانبون اوسکی سی دو جو درمیان مین نہین اسلیے کہ ایک جانب خط کی اندر ہی اور ایک جانب اوسکی باہر پس فرمایا آنحضرت نی یعنی چار جانب خط بیچ کی کہ درمیان شکل مربع کی واقع ہی مثال آدمی

کی ہی اور یہ جو بیچ مین خط مربع ہے اجل اوسکی ہی یعنی مدت اجل اوسکی کی اور مدت عمر اوسکی کی ہی کہ گھیری ہوئی ہی آدمی کو اور یہ جو باہر نکلا ہوا خط ہی یعنی وہ خط جو مربع سے باہر نکل گیا ہی آرزو اوسکی ہی یعنی چیز آرزو کی گئی اوسکی ہی کہ جسکو گمان کرتا ہی کہ مین لونگا اوسکو پہلی آنی اجل اپنی کی اور یہ خطا ہی اس سبب سے آرزو اوسکی دراز ہی کہ نہین فارغ ہوتا اوس سے اور اجل اوسکی قریب ہے پہلے اوسکی اوس سے اور یہ چھوٹے چھوٹے عوارضات ہین یعنی آفات اور بلیات مثل امراض و بھوک اور پیاس وغیرہ کے ان چیزون مین کہ پیش آتی ہین آدمی کو اور ہلاک کرتی ہین ہر جانب سے متوجہ ہین اوسی پر اور عمل ہین ساتھ اوسکے اگر یہ خطا کی اور گذر گیا یہ حادثہ معین پونچہا آدمی کو حادثہ دوسرا اور اگر خطا کی اور اگر گذر گیا یہ حادثہ بھی پونچہا حادثہ دوسرا نقل کیا بخاری نے

**ف** حاصل یہ کہ آدمی امیدین دور دراز رکہتا ہی اور گمان لیجاتا ہی کہ پونچیگا اون امیدون کو اور حال آنکہ اجل قریب تر ہے ساتھ اوسکے آرزوون سے اور آرزوون اور امید کو بغیر پونچے جان دیتا ہی اور صورت اس مربع کی طیبی اور ابن حجر وغیرہما نے یہ لکھی ہے اور اولی یہ ہے کہ گرد اسکے جاوین عدد خطوط کی سات اسلیے کہ یہ عدد شارع کی زبان پر بہت آتا ہی اور اسلیے کہ دس اور ایسا عدد کہ تعبیر کیے جاتی ہی ساتھ اوسکی کثرت اور سہہ اشارہ ہی طرف سات اعضا کی پھر دیکہی مینے ایک اور صورت غیر صورت لکھی ہوئی مشہورہ کی اور وہ ظاہر تر ہی تصویر مین فتدبر وہ صورت یہ ہی ۲ ح **وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ خَطَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُطُوطًا فَقَالَ هٰذَا الْاَمَلُ وَهٰذَا اَجَلُهُ فَبَيْنَمَا هُوَ كَذٰلِكَ اِذْ جَاءَهُ الْخَطُّ الْاَقْرَبُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ** اور روایت ہی انس سے کہ کہا خط کہینچے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کئی خط یعنی مربع اور ایک بیچ مین نکلا ہوا بطور سابق پس فرمایا کہ یہ خط یعنی جو کہ نکلا ہوا ہی مربع سے آرزو آدمی کی ہی اور یہ خط یعنی مربع اجل اوسکی ہی پس اسوقت کہ آدمی اسی طرح ہی اور اپنی تشبیہ مین ہی کہ ناگہان پونچا اوسکو خط اجل کا کہ نزدیک تر ہی نقل کی یہ بخاری نے **ف** یعنی آدمی چاہتا ہی کہ خط امل کو کہ دور تر ہے پونچے ناگہان اجل پہونچتی ہی اور بغیر حاصل ہوئی آرزو کی جل کہڑا رہتا ہی ۳ ح **وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَهْرَمُ ابْنُ اٰدَمَ وَيَشِبُّ مِنْهُ اثْنَانِ الْحِرْصُ عَلَى الْمَالِ وَالْحِرْصُ عَلَى الْعُمُرِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ** اور روایت ہے اوسی انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بوڑہا ہوتا ہی آدمی اور جوان و قوی ہوتی ہین اوسکی دو چیزین حرص مال پر یعنی اوسکی جمع کرنی پر اور نہ دینی پر اور حرص درازی عمر پر نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** ہر چند کہ آدمی بڈہا ہو یہ دو صفتین اوس سے شکستہ اور سست نہین ہوتین اسلیے کہ آدمی مجبول ہی اوپر حب شہوت کی اور شہوات بغیر مال اور عمر کی ہاتھ نہیں آتین اور سبب قوی ہونی انکی کا بسبب ضعف بدن کی ہی اور یہین شہوت تو قائم ہی اور قوت عقلیہ کہ قوت شہوت کو زبون کہتی ہی ہو گئی وہ دفع اوسکو نہین کر سکتی ہے بیت بہمای خوی بد محکم شدہ ٭ قوت برکندن آن کم شدہ ۴ ح **وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَزَالُ قَلْبُ الْكَبِيْرِ شَابًّا فِي اثْنَتَيْنِ فِيْ حُبِّ الدُّنْيَا وَطُوْلِ الْاَمَلِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ** اور روایت ہی ابو ہریرہ سے اوسنی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا ہمیشہ ہی دل بوڑہے کا اور آرزو اوسکی جوان یعنی قوی دو چیزون مین محبت دنیا مین اور درازی آرزو مین نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** محبت دنیا سے لازم ہوتی ہی کراہیت اجل کی اور درازی آرزو عمر کی مقتضی ہے تاخیر عمل کو ۵ ع **وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْذَرَ اللّٰهُ اِلٰى امْرِئٍ اَخَّرَ اَجَلَهُ حَتّٰى بَلَّغَهُ سِتِّيْنَ سَنَةً رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ** اور روایت ہی اوسی ابو ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہ چہوڑی خدای تعالی نے جگہ عذر کی اور دور کیا عذر اوس شخص سے کہ ڈہیل دی اللہ تعالی نے اوسکی اجل کو

یہان تک کہ پہونچایا اوسکو ساٹھ برس کو نقل کی یہ بخاری نی ف یعنی اتنی عمر بخشی اور فرصت دی پہر توبہ وعذر خواہی نکی اور پہونچی گناہ
اپنا اور کیا جگہہ عذر کی رہی جوان کہتا ہی کہ جب بڈہا ہوونگا تو بہ کرونگا بڈہا کیا کہیگا اور بعضے کہتے ہین کہ معنی عبارت کے
یہہ ہین کہ ثابت اور واجب کیا اوسپر کہ عذر خواہی اور توبہ واستغفار کری اور اسمین تقصیر نہ کری ؂ح وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ كَانَ لِابْنِ آدَمَ وَادِيَانِ مِنْ مَالٍ لَابْتَغَى ثَالِثًا وَلَا يَمْلَأُ جَوْفَ ابْنِ آدَمَ إِلَّا
التُّرَابُ وَيَتُوبُ اللهُ عَلَى مَنْ تَابَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابن عباس سے کہا اونہی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے
کہ فرمایا اگر ہون ابن آدم کی لیی دو جنگل بہری ہوئی مال سی یعنی بالفرض والتقدیر البتہ ڈہونڈہی تیسرا جنگل مال کا یعنی سیر نہین ہوتا
ہی بسبب حرص کی اور نہین بہرتی آدمی کی پیٹ کو مگر خاک یعنی جبتک گور مین نہین جاتا حرص اوسکی نہین جاتی اور یہ حکم باعتبار اکثر کی
ہی اور توبہ قبول کرتا ہی اللہ حرص مذموم سی جسکسی سی کہ چاہتا ہی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی ف ایسی کہ توبہ گناہ سی مقبول ہی محل ظاہر
باطن سے اور یا یہ معنی ہین کہ پہرتا ہی اللہ تعالی ساتہ رحمت کی جسپر کہ چاہتا ہی ساتہ توفیق ازالہ اوس خصلت بری کی اور تہذیب نفس
کی اوس سی اور اس مین تنبیہ ہی اسپر کہ بخل باعث حرص کا بیٹہہ رہا ہی جبلت مین آدمی کی ؂ح وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ أَخَذَ
رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبَعْضِ جَسَدِي فَقَالَ كُنْ فِي الدُّنْيَا كَأَنَّكَ غَرِيبٌ أَوْ عَابِرُ سَبِيلٍ وَعُدَّ
نَفْسَكَ مِنْ أَهْلِ الْقُبُورِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا ابن عمر نی کہ پکڑا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
بعض بدن میرا یعنی دونون مونڈہی میری جیسے ایک روایت مین ہی بحسب عادت کی کہ وقت کلام اور نصیحت کرنی کے
پکڑتی ہیں فرمایا کہ رہ تو دنیا مین گویا کہ مسافر ہی تو یا گذرنی والا راہ کا اور گن تو اپنی نفس کو مردون سی کہ قبر مین آسودہ ہین سب
سے گذر گئی ہین اور مشابہت کر اونکی ساتہ کہ زندگی مین بیچ حکم مردہ کی رہی نقل کی یہ بخاری نی ف کہا میرک نی کہ اسمین نظر
سے ایسی کہ یہ جو روایت یہان نقل کی ہی یہ لفظ ترمذی کی ہین اور لفظ بخاری کی اور طرح ہین اور او عابر سبیل مین لفظ او کا
یا تنویع کی لیی ہی یا بمعنی بل کی ہی ترقی کی لیی یعنی بلکہ ہو گویا کہ تو گذرنی والا راہ کا ہی اسمین مبالغہ زیادہ ہی ایسی کہ مسافر
کبہی چندروز کہین اقامت بہی کرتا ہی اور مشغول ہوتا ہی اور جو کہ سر راہ پر گذرنی والا ہی چلا جاتا ہی اور دل کسی چیز سی
نہین لگاتا اور شرح اس حدیث کی دراز ہی رہا نا چاہیی کہ حقیقت موت کی کیا ہی منقطع ہونا تصرف روح کا بدن سی اور ٹوٹ
جانا پیوند اوسکا بدن سی اور باہر آنا بدن کا آلہ ہونی سی روح کی لیی اور روح بدن کی مرنی سی معدوم ونابود نہین ہو جاتی
بلکہ متغیر ہوتا ہی حال اوسکا جیسی کہ سلب کی جاتی ہین اوس سی آنکہین اور کان اور زبان اور ہات اور پاؤن اور تمام عضا
اور حواس اور جدا کیی جاتی ہین اوس سی اہل اور اولاد اور اقربا اور آشنا اور دوست اور الگ کیی جاتی ہین گہوڑے
اور فوج وحشم اور لونڈی اور غلام اور جانور اور سواریان اور زمین اور مکان اور اور جو کچہہ اسباب و آلات دنیا کے ہین
پس مشابہ ہونا ساتہ مردون کی اور درآنا اونکی حکم مین یہ ہی کہ منقطع ساتہ قطع کرنی علائق بدنی کی حتی الامکان پس قطع
کری تصرف روح کا اعضا سی بیچ ارتکاب محرمات اور مکروہات کی اور جانی کہ جو کچہہ کہ اوسکی تصرف مین ہی دنیا سے
اوسکی ملک سی نہین ہی بلکہ تمام اللہ تعالی کی ملک سی ہی اور عاریت اوسکی پاس ہی کہ اوسکی جانے سے غمگین نہو اور ہنا اوسکی
ہونی سی خوش اور اسی طرح انقطاع کری اہل و اقارب سی اور آشناؤن سی اور اونکی سبب سی حرام و مکروہ مین نہ پڑی

پس

پس جو کوئی کہ ساتھ ان صفتوں کی متصف ہو مشابہ ہوگا ساتھ مردون کی اور داخل ہوگا اونکی حکم مین بعد ان رعایت کری اور شرائط
آداب کی کہ بسبب اونکی مشابہ ساتھ مردون کی ہوا ایک اونمین سی توبہ ہی اور وہ برآتا ہی ہر مطلوب سی سوای خدای تعالی کی جیسیکہ
موت سی اور زہد ہی اور وہ برآتا ہی دنیا سی اور محبت اوسکی سی اور شہوات اور لذتون اوسکی سی جیسی کہ موت سی اور توکل ہی اور وہ
برآتا ہی قید اسباب سی جیسی کہ موت سی اور قناعت ہی اور وہ برآتا ہی شہوات نفسانیہ سی جیسیکہ موت سی اور توجہ الی اللہ اور منہ
پھیرنا ماسوی اللہ سی جیسی کہ موت سی ایسی کہ نرہی کوئی مطلوب اور محبوب اور مقصود سوای خدای جل و علا کی اور صبر ہی اور وہ باہر آتا ہی
حظوظ نفس سی ساتھ مجاہدہ کی جیسی موت بی مجاہدہ ہی اور رضا ہی اور وہ باہر آتا ہی خوشنودی نفس سی اور در آتا بیچ خوشنودی
حق سبحانہ تعالی کی اور تسلیم احکام ازلیہ کی اور سپرد کرنا تمام امور کا ساتھ تدبیر و اختیار کلی سبحانہ تعالی کی بی منازعت و اعتراض کی جیسی کہ
موت سی اور ذکر ہی اور وہ باہر آتا ہی ذکر ماسوی اللہ سی جیسی کہ موت سی اور مراقبہ ہی اور وہ باہر آتا ہی حول و قوت سی جیسی کہ
موت سی یہ صفات و حالات جب حاصل ہون مشابہ ہوگا مردون کی اور بیچ شمار اہل قبور کے پڑیگا یہ ہین معنی قول آنحضرت کی
وعد نفسک من اہل القبور اور موتوا قبل ان تموتوا بھی یہی معنی رکھتی ہے اور موت اختیاری یہ ہوگی یہ ذکر کیا ہی شیخ عبد الوہاب متقی
نی بیچ رسالہ فضل التوبہ کی ع **الفصل الثانی** فصل دوسری عن عبد اللہ بن عمرو قال مر بنا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وانا وامی نطین شیئا فقال ما ہذا یا عبد اللہ قلت شیء نصلحہ قال الامر اسرع
من ذلک رواہ احمد والترمذی وقال ہذا حدیث غریب روایت ہی عبد اللہ بن عمرو سی کہا کہ گذری رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم ایک روز ہم پر اس حال مین کہ مین اور ماں میری مٹی سی لیپتی تھی کچھ یعنی دیوار یا چھت کو پس فرمایا آنحضرت نے
کہ کیا ہی یہ یعنی لیپنا ای عبد اللہ کہا مین نے ایک چیز ہی یعنی دیوار ہی کہ درست کرتا ہون مین اوسکو یعنی بخوف گر پڑنی اوسکی کے
امر کام کی لیی فرمایا آنحضرت نے امر جلد تر ہی اس سی نقل کی یہ احمد نی اور ترمذی نی اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے ف یعنی اجل قریب تر
ہی خراب ہونی اس گھر کی ہی یعنی تو سنوارتا ہی گھر کو بخوف گر پڑنی کی پہلی مرنی تیری کی اور ہی یون کہ تو مر جاوی گا پہلے
گرنی اوسکی کی پس اصلاح عمل تجکو بہتر ہی اصلاح گھر سی اسمین دل کا لگانا عبث ہی اور ظاہر یہ ہی کہ وہ بنانا ضروری نہو گا
بلکہ فضولی اور زینت کی لیی ہوگا ع وعن ابن عباس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یہریق الماء
فیتیمم بالتراب فاقول یا رسول اللہ ان الماء منک قریب یقول ما یدرینی لعلی لا ابلغہ رواہ فی
شرح السنۃ وابن الجوزی فی کتاب الوفاء اور روایت ہی ابن عباس سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تھی پیشاب
کرتی یعنی کبھی پس تیمم کرتی مٹی سے یعنی پہلی اسکی کہ وضو کرین پس کہتا مین یا رسول اللہ تحقیق پانی آپ سی نزدیک ہی یعنی اس قدر دور
نہین کہ اوسکی سبب سی تیمم کیجیے فرماتی آنحضرت کہ کس چیز نی معلوم کرایا مجکو یعنی کیا جانون مین کہ شاید کہ نہ پہونچون مین اس
پانی تک نقل کی یہ شرح السنہ مین اور ابن جوزی نی کتاب الوفا مین ف یعنی ڈرتا ہون مین کہ عمر وفا نکری اور اجل پہونچی
اور فرصت نہ پاؤن مین کہ وضو کرون اسلیی تیمم کر لیتا ہون کہ ایک طرح کی طہارت حاصل ہی ع وعن انس ان النبی صلی اللہ
علیہ وسلم قال ہذا ابن آدم وہذا اجلہ ووضع یدہ عند قفاہ ثم بسط فقال وثم املہ رواہ الترمذی
اور روایت ہی انس سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا یہ آدمی ہی اور یہ اجل اوسکی ہی یعنی نزدیک ہی اور سی اور کہا

آنحضرت نے ہاتہ اپنا نزدیک کردی اپنی کی یعنی واسطی تصویر اور تمثیل قریب ہونی موت کی ساتہ آدمی کی پہر کہولا اور دراز کیا آنحضرت نے ہاتہ اور دور رکہا آگی ہی یعنی واسطی دکہانی درازی آرزو کی پس فرمایا اوس جگہہ یعنی دورتر ہی آرزو اوسکی یعنی اجل نزدیک ہی اور آرزو دور گئی ہی نقل کی یہ ترمذی نی **ف** یہ ترجمہ موافق ترجمہ حضرت شیخ کی ہی اور ملا علی نے یون لکہا ہی کہ یہ ابن آدم ہی ظاہر یہ ہی کہ یہ اشارہ حسیہ ہی طرف صورت معنویہ کی اور اسی طرح قول حضرت کا یہ اجل اوسکی ہی اور بیان واضح اسکا یہ ہی کہ حضرت نے اشارہ کیا اپنی ہاتہ سی آگی کی جانب اپنی بیچ مسافت زمین کی یا بیچ مسافت ہوا کی طول میں یا عرض میں اور فرمایا کہ یہ ابن آدم ہی پہر پیچھے ہٹایا ہاتہ اور رکہا قریب اوس جگہہ کی کہ رکہا تہا پہلے اور فرمایا کہ یہ اجل اوسکی ہی اور رکہا ہاتہ اپنا یعنی وقت کہنی ہذا ابن آدم وہذا اجلہ کی بیچ عقب اوس مکان کی کہ اشارہ کیا ساتہ اوسکی طرف اجل کے پہر پہیلایا ہاتہ اپنا یعنی بہت کہولنی بالشت کی ساتہ ہتیلی اور اونگلیون اپنی کی یا معنی بسط کی یہ ہین کہ پہیلایا مسافت مین اوس جگہہ سی کہ اشارہ کیا تہا ساتہ اوسکی طرف اجل کی پس فرمایا اوس جگہہ اور اشارہ کیا طرف جگہہ دور کی کہ یہ آرزو اوسکی ہی حاصل یہ کہ اس اشارہ سی بیدار کیا خواب غفلت سی کہ اجل ابن آدم کی قریب تر ہی طرف اوسکی آرزو اوسکی سی اور آرزو اوسکی دراز تر ہی اجل اوسکی سی جیسی کہ کسی ایک شاعر نے رحمت کری اللہ اوس پر کل امری مصبح فی اہلہ والموت ادنی من شراک نعلہ یہ مضمون مجہی سوجہا ہی اس مقام مین واسطی واضح کرنی مطلب کے **وعن** ابی سعید الخدری ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم غرز عودا بین یدیہ واخر الی جنبہ واخر ابعد فقال اتدرون ما ہذا قالوا اللہ ورسولہ اعلم قال ہذا الانسان وہذا الاجل اراہ قال وہذا الامل فیتعاطی الامل فلحقہ الاجل دون الامل رواہ فی شرح السنۃ اور روایت ہی ابو سعید خدری سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی گاڑی ایک لکڑی آگی اپنی اور ایک لکڑی پہلو مین اوسکی اور گاڑی ایک اور لکڑی بہت دور یعنی دوسری لکڑی سی اور دونون سی پہر فرمایا تم جانتی ہو کیا ہی یعنی کیا ہی دانسی اور کسکی مثال ہین یہ کہا صحابہ نے اللہ اور رسول اوسکا خوب جانتی ہین فرمایا یہ انسان ہی یعنی پہلی لکڑی مثال کی ہی آدمی کی اور دوسری لکڑی کہ اوسکی پہلو مین گاڑی ہی مثال ہی موت کی کہ متصل ہی آدمی سی کہا ابو سعید خدری نی کہ گمان کرتا ہون مین آنحضرت کو کہ فرمایا تیسری لکڑی کہ بہت دور گاڑی ہی آرزو آدمی کی ہی کہ دور دراز گئی ہی پس گرفتار رہتا ہی آدمی آرزو مین اور مشغول رہتا ہی آرزو کی چیزون مین اور ارادہ کرتا ہی اوسکی حاصل ہونی کا پس پہونچتی ہی اجل یعنی پہلی اسکی کہ تمام ہو آرزو نقل کی یہ بغوی نی شرح السنۃ مین **وعن** ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال عمر امتی من ستین سنۃ الی سبعین رواہ الترمذی وقال ہذا حدیث غریب اور روایت ہی ابی ہریرہ سی اونسی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا عمر میری امت کی ساٹہ برس سی ستر برس تک ہی نقل کی یہ ترمذی نی اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہی **ف** یعنی آخر امت میری کی ابتدا ساٹہ برس ہین اور انتہا اوسکی ستر برس اور یہ باعتبار اکثر کی ہی اور کبہی اس سی زیادہ بہی ہوتی ہی جیسی کہ آگی کی حدیث مین فرمایا ہی **وعنہ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اعمار امتی ما بین الستین الی السبعین واقلہم من یجوز ذلک رواہ الترمذی وابن ماجۃ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اکثر عمرین امت میری کی ما بین ساٹہ کی ستر تک اور کمتر ہین امت مین سی ایسی لوگ کہ تجاوز کرین اس سی نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نی **ف** یعنی ستر سی کہ پہنچین سو برس کو یا زیادہ اور اکثر جو اطلاع پائی ہی ہمنی اوپر درازی عمر کی اس امت مین عمرین صحابہ اور ائمہ مین سی یہ لوگ ہین انس بن مالک کہ ایک سو تین برس کے

مری اور ماما بیٹی ابو بکر کی سو برس کی اور حال اونکا یہ تہا کہ نہ دانت ٹوٹی تہی اور نہ عقل میں کچھہ خلل آیا تہا اور ان دونون سی زیادہ عمر
حسان بن ثابت کی تہی کہ ایک سو بیس برس کی ہو کر مری ساٹہ برس کفر کی حالت مین اور ساٹہ ہی برس اسلام میں اور انسی زیادہ عمر
سلمان فارسی کی ہوئی کہ اڑہائی سو برس کی عمر مین مری واللہ اعلم **وذکر** حدیث عبد اللہ بن الشخیر فی
باب عیادۃ المریض اور ذکر کی گئی حدیث عبد اللہ بن شخیر کی بیچ باب عیادت مریض کے **الفصل الثالث** فصل تیسری

**عن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اول صلاح ھذہ الامۃ الیقین والزھد واول فسادھا البخل والامل رواہ البیہقی فی شعب الایمان** روایت ہی عمرو بن شعیب سے
اونسے نقل کی اپنی باپ سی اونسی اپنی دادا سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پہلی نیکی اس امت کی یقین کرنا اور زہد کرنا ہی اور اول
فساد اس امت کا بخل ہی اور دراز رکہنا آرزوی بقا کا دنیا مین نقل کیا یہ بیہقی نے شعب الایمان مین **ف** یقین کرنا اوپر اللہ تعالی
رزاق اور متکفل ارزاق کا ہی جیسا کہ **ما من دابۃ فی الارض الا علی اللہ رزقھا** اور زہد بے رغبتی کرنی دنیا مین اور جب یقین رزاقیت حق پیدا
ہوتا ہی تو بخل نہین کرتا اسلئے کہ بخل سبب بی یقینی پہونچنی رزق کی ہوتا ہی کہتا ہی کہ اگر مال صرف کرونگا تو پہر کہان سی کہاونگا
اور جب بہرکیا دراز کی آرزو کی اور امید بقا کی دنیا مین نہین ہی کس سبب سے کہا کہ اول فساد اس امت کا بخل اور آرزو ہی کہ یہ ضد ہین
یقین کی رزاقیت حق کی اور زہد کرنیکی دنیا مین اور جان کہ شیخ عبد الوہاب متقی رحمہ اللہ علیہ نے بیچ رسالہ حبل المتین فی تحصیل الیقین کے
لکہا ہی کہ اعتقاد جب حد جزم کو پہونچی اور سند پکڑی او الاسناد دلیل اور برہان کی ہو کہ اثبات حق کری اوسکو حکما اور متکلمین کے اصطلاح مین یقین
کہتے ہین لیکن صوفیہ کی نزدیک جب تک کہ تصدیق دل پر غالب نہو اس طرح کی کہ متصرف اور حاکم ہو دل پر اور ان چیزون کی رغبت دلاوے
کہ موافق ہون شرع کی اور ان چیزون سی کہ مخالف شرع کی ہون باز رکہی اوسکو یقین نہین کہتے مثلا سب لوگون کو جزم آنی موت کا حاصل ہی
لیکن جبتک دل پر فکر موت کا غالب ہو اور حاکم و متصرف ہو یعنی اوسکی سبب سی مستعد رہی موت کا ساتہ کرنی طاعت کی اور ترک کرنی
گناہون کی وہ صاحب یقین ہی اور یقین چاہئے چاہئے اگرچہ تمام چیزین کہ خبر دی ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اونکی جگہ یقین کے
ہین یعنی اوپر یقین لانا چاہئے لیکن اصول انکی چار چیزین ہین کہ سالک کو اوپر یقین کرنا ضروری ہی اول توحید کہ جانی کہ جو کچھ واقع ہوتا ہی
حق تعالی ہی کی قدرت سی واقع ہوتا ہی دوسری توکل اور یقین کامل رکہنا اللہ تعالی کی ضمانت پر بیچ پہونچانی رزق کی
تیسری یقین کرنا بیچ جزای اعمال کے قسم ثواب و عذاب سے چوتہی یقین کرنا اسکا کہ اللہ تعالی مطلع ہی بندون کی احوال پر حال
پس فائدہ یقین کا بیچ توحید کی یہ ہی کہ نہین التفات ہوگا طرف مخلوقات کی اور فائدہ یقین کا بیچ پہونچنی رزق کی اجمال ہے
بیچ طلب کے یعنی اوسکی کی لیتی میانہ روی کریگا اوسکی طلب کرنی مین اور ترک کرنا اسراف کا اوپر فوت ہونی رزق کی اور فائدہ یقین
کا بیچ جزای اعمال کی سبقت کرنی ہی طاعت پر اور دور ہونا گناہ سی اور فائدہ یقین کا بیچ اطلاع خدای تعالی کی یہ ہی کہ مبالغہ
کریگا بیچ اصلاح ظاہر و باطن کے تمام ہوا حاصل کلام شیخ کا اور مراد حدیث مین یقین کرنا ہی رزاقیت خدای تعالی پر اور توکل
کرنا اوپر جیسا کہ کہا ہے اوپر اور یقین کرنا رزاقیت حق پر اور پہونچنی رزق پر اور یقین کامل کرنا ضمانت خدای تعالی پر ایک مرتبہ
عالی ہی مراتب سی اور اوس سی چارہ نہین سالک راہ حق کو اور فراغ عبادت موقوف ہی اوس پر کہا شیخ امام قطب وقت ابو الحسن
شاذلی نے اکثر مردی خلق کی حق سی دو ہین فکر رزق کی اور خوف کرنا خلق سی اور فکر رزق کی اشد ہی دونون پر دونون مین

اور منقول ہی اصمعی سی کہ کہا اونہون نی کہ پڑہی مین نی ایک اعرابی کی آگی سورہ والذاریات پس جب پہنچا مین اس آیت پر وفی السماء رزقکم کہا
اعرابی نی بس کہ پہر مائل ہوا اپنی اونٹنی کیطرف اور نحر کیا اوسکو اور بانٹا اوسکو اون لوگون پر کہ آگی اوسکی تہی اور پیچہی اوسکی اور قصد کیا
طرف تلوار اور کمان اپنی کی اور توڑ ڈالا اونکو اور پیٹہہ پہیر کر چلا گیا پہر ملا مین اوس سے طواف مین اس حال مین کہ دبلا ہو گیا تہا جسم
اوسکا اور زرد ہو گیا تہا رنگ اوسکا پس سلام کیا اوسنی مجہپر اور کہا پڑہو وہی سورہ پس جبکہ پہنچا مین اوسی آیت پر یعنی وفی السماء رزقکم
پہر ایک چیخ ماری اور کہا قد وجدنا ما وعدنا ربنا حقا پہر کہا اعرابی نی کہ کچہہ اور بہی سوای اسکی پس پڑہا مین نی فورب السماء والارض
انہ لحق پس ایک چیخ ماری اعرابی نی اور کہا سبحان اللہ کون ہی وہ شخص کہ غصہ دلایا اللہ تعالی کو یہان تک کہ قسم کہائی پس نہ سچ
مانا کہنا اوسکا یہان تک کہ تکلیف دی اوسکو قسم کہانی کی کہی یہ بات تین دفعہ اور نکل گیا ساتہ اوسکی دم اوسکا روح مدارک **وعن**
**سفیان الثوری قال لیس الزهد فی الدنیا بلبس الغلیظ والخشن واکل الجشب انما الزهد فی الدنیا قصر**
**الامل رواہ فی شرح السنة** اور روایت ہی سفیان ثوری سے کہ کہا نہین زہد دنیا مین ساتہ پہنی کپڑی موٹی اور سخت کے
اور ساتہ کہانی دال ٹیلے اور بی مزہ کی اور روٹی خشک کی نہین ہی زہد دنیا مین مگر کوتاہی آرزو کی نقل کی شرح السنة مین **ف**
غلیظ وہ کپڑا کہ موٹا ہو سوت مین اوسکی اور خشن ساتہ زبر خ اور زیر شین کی وہ کپڑا کہ سخت ہو بناوٹ مین اور جشب ساتہ زبر ج اور زیر شین کے
کہانا سخت بے مزہ اور بعضون نی کہا روٹی بغیر لاون کی اور کوتاہی آرزو کی اور مستعد ہونا موت کی لیی ساتہ جلدی کرنے کے
طرف توبہ کی اور علم و عمل کے اور حاصل یہ کہ زہد حقیقۃ وہ ہی کہ ہو بیچ حال قلبی کی کہ بیزار ہو دنیا سی اور رغبت کری طرف
عقبے کے اور نہین ہی مدار اوپر انتفاع اور عدم انتفاع قالبی کی ایسی کہ برابر ہین دونون امر آپس مین باعتبار حقیقت کی
اگرچہ ہی لباس کی بی تکلفی کو اور کم کہانی اور بی مزہ کہانی کو تاثیر بڑی بیچ استقامت بندی کی طریقت پر حاصل یہ کہ
حب دنیا دل مین ہلاک کرنیوالی ہی واسطی ہلاک ہونی والی کی نہ ہونا دنیا کا اوپر قالب سالک کی اور مشابہ ہی دل کشتی کی
کہ اگر پانی کشتی کی اندر آوی توڑ ڈبو دیتا ہی اوسکو مع بیٹہنے والون اوسکی کی اور اگر باہر اوسکی رہتا ہی اور گرد اوسکی تو جاری
کرتا ہی اوسکو اور پونہچاتا ہی اوسکو طرف جگہہ اوسکی کی چنانچہ اسی لیی فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نعم المال الصالح
للرجل الصالح اور اختیار کیا ایک جماعت نی صوفیہ اور ملامتیہ مین سی پہننا لباس عوام کا اور بعضون نی لباس امیرونکا واسطے
چہپانی احوال اپنی کی **وعن زید بن الحسین قال سمعت مالکا وسئل ای شیء الزهد فی الدنیا قال**
**طیب الکسب وقصر الامل رواہ البیهقی فی شعب الایمان** اور روایت ہی زید بن حسین سے کہا زید بن حسین نے
کہا یا ہی امام مالک کا کہ سنا مین نے امام مالک سی اس حال مین کہ پوچہا گیا اونسے کہ کیا ہی زہد دنیا مین کہا حلال کسب اور کوتاہ ہونا
آرزو کا نقل کی بیہقی نی شعب الایمان مین **ف** کسب سے مراد ہی مکسوب یعنی کہانی پینی کی چیزین کہ ہون حلال طیب ایسی
کہ فرمایا اللہ تعالی نی رسولون کو کلوا من الطیبات واعملوا صالحا اور فرمایا یا ایها الذین آمنوا کلوا من طیبات
ما رزقناکم واشکروا للہ ان کنتم ایاہ تعبدون اور کوتاہ ہونا آرزو کا یعنی ساتہ بہت کرنی عمل کی بخوف آنی اجل کی
اور زہد کہنا دنیا مین برغبت لاتا ہی حقیقی مین اگر کوئی کہی کہ کیا ہی دخل کسب حلال کو زہد مین جواب اوسکا یہ ہی کہ یہ وجہ سے
اوس شخص پہ کہ گمان کرتا ہی کہ زہد بیچ ترک کرنی دنیا کی اور پہننی موٹی کپڑی اور کہانی سوکہی روٹی اور بیٹنے کستی کی ہے

اوسکو دیکھا کہ نہین ہی حقیقت نہ ہی کی وہ چیز کہ گمان کیا تو نی بلکہ حقیقت اوسکی یہ ہی کہ کہاوی تو حلال اور قناعت کری تو قدر ضرورت
پر اور کوتاہ کری آرزو کو جیسیکہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ زہد کرنا دنیا مین نہین ہی ساتھ حرام کرنی حلال کے اور نہ ساتھ ضائع کرنے
مال کی ولیکن زہد دنیا مین یہ ہی کہ نہ ہو اوس چیز پر کہ تیری ہاتھ مین ہی بہت اعتماد کرنے والا بہ نسبت اوس چیز کی کہ اللہ کی ہاتھ مین ہی ع

# بَابُ اسْتِحْبَابِ الْمَالِ وَالْعُمُرِ لِلطَّاعَةِ

باب بیچ بیان محبت مال کی اور عمر کی طاعت کے لیے **ف** یعنی اسمین بیان ہی مسئلہ کا جائز ہی طلب کرنا محبت مال کا اور درازی عمر کا واسطی صرف کرنی انکے کے عبادت اور طاعت مین ع استحباب نیک گنا اور مال خواستہ اموال جماعت اور اشتقاق مال کا میل ہی سے ہی کہ آدمی بالطبع اوسکی طرف مائل ہی اور عمر ساتھ زبر اور پیش عین اور جزم میم کی زندگانی اور جینا اور ساتھ پیش عین اور پیش میم کی بھی آیا ہی اور یہ فصیح ترہے اور اگر مقام قسم مین واقع ہو تو زبر فصیح تر ہی ع

## اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلے **عَنْ سَعْدٍ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الْعَبْدَ التَّقِیَّ الْغَنِیَّ الْخَفِیَّ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی سعد سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق اللہ تعالی دوست کہتا ہی بندہ متقی غنی گوشہ نشین کو نقل کی یہ مسلم نی **ف** متقی وہ کہ بچی ممنوع چیزون سے یا وہ کہ نہ خرچ کری مال اپنا لہو و لعب مین اور بعضون نی کہا کہ متقی وہ ہی کہ بچی حرام اور شبہات سی اور تورع کری خواہش نفس کی چیزون اور مباحات سی اور غنی سی مراد تونگر ساتھ مال کی ہی یا ساتھ دل کی اور لانا اس حدیث کا اس باب مین دلالت کرتا ہی اسپر کہ مراد تونگری ساتھ مال کی ہی اور یہ منافی بھی نہین ہی غناء نفس کے اس لیے کہ وہ اصل اور فرد اکمل ہی غناء مین اور یہ مقصود ہوتا ہی اوسپر غناء مال کا کہ باعث ہی حاصل ہونی درجات کا دنیا اور عقبی مین حاصل یہ کہ مراد اس سی غنی شاکر ہی اور اس دلیل پکڑی ہے بعضون نے کہ غنی شاکر افضل ہے فقیر صابر سے لیکن بہت سے خلاف اسکے ہیں چنانچہ بیان اسکا اوپر ہو چکا ہی اور خفی سی مراد یا تو گوشہ نشین ہے کہ سب سی انقطاع کر کر مشغول ہو اپنی رب کی عبادت مین یا مراد ہی خبر پوشیدہ کرنی والا کہ نیک کام اور صرف مال اللہ تعالی کی رضامندی مین اس طرح پوشیدہ کری کہ کوئی مطلع نہو اوسپر اور یہ شامل ہی فقیر کو بھی اور یہ ظاہر تر ہی اور حفی ساتھ حای مہملہ کی بھی روایت کیا گیا ہی یعنی مہربانی اور احسان کرنی والی کی حق پر اور صحیح اول ہی ہی اور اس مین دلیل ہی اوسکی لیی کہ کہتا ہی گوشہ نشینی افضل ہے اختلاط سی اور جسنے فضیلت دی ہی اختلاط کو تاویل کی ہی اوسکی ساتھ گوشہ نشینی کی وقت فتنہ کی یا حمل کی جاوی اوپر اختلاط بیرون کے ع **وَذُکِرَ** حَدِیْثُ ابْنِ عُمَرَ لَا حَسَدَ اِلَّا فِیْ اثْنَیْنِ فِیْ بَابِ فَضَائِلِ الْقُرْاٰنِ اور ذکر کی گئی حدیث ابن عمر کی کہ سرا اوسکا یہ ہی لا حسد الا فی اثنین بیچ باب فضائل قرآن کی

## اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ

فصل دوسرے **عَنْ اَبِیْ بَکْرَۃَ** اَنَّ رَجُلًا قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَیُّ النَّاسِ خَیْرٌ قَالَ مَنْ طَالَ عُمُرُہٗ وَحَسُنَ عَمَلُہٗ قَالَ فَاَیُّ النَّاسِ شَرٌّ قَالَ مَنْ طَالَ عُمُرُہٗ وَسَاءَ عَمَلُہٗ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَالدَّارِمِیُّ روایت ہی ابی بکرہ سی کہ تحقیق ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ کونسا آدمیون مین سی بہتر ہی فرمایا وہ شخص کہ دراز ہو عمر اوسکی اور نیک ہون عمل اوسکے پھر کہا اوس شخص نے کہ کونسا آدمی بدتر ہی فرمایا وہ شخص کہ دراز ہو عمر اوسکی اور بری ہون عمل اوسکی نقل کی یہ احمد اور ترمذی اور دارمی نی **ف** ظاہر عبارت سی یہ حکم غالب کا ہی یعنی اچھی یا بری عمل زیادہ ہون اور اگر عمل نیک و بد برابر ہون

تو ایک وجہ کر خیر ہوگا اور ایک وجہ کر شر باوجودی کہ ثابت ہوا اس باوہ کا نادر ہی ملح وَعَنْ عُبَيْدِ ابْنِ خَالِدٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اٰخٰى بَيْنَ رَجُلَيْنِ فَقُتِلَ اَحَدُهُمَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ مَاتَ الْاٰخَرُ بَعْدَهٗ بِجُمُعَةٍ اَوْ نَحْوِهَا فَصَلَّوْا عَلَيْهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا قُلْتُمْ قَالُوْا دَعَوْنَا اللّٰهَ اَنْ يَّغْفِرَ لَهٗ وَيَرْحَمَهٗ وَيُلْحِقَهٗ بِصَاحِبِهٖ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَيْنَ صَلٰوتُهٗ بَعْدَ صَلٰوتِهٖ وَعَمَلُهٗ بَعْدَ عَمَلِهٖ اَوْ قَالَ صِيَامُهٗ بَعْدَ صِيَامِهٖ لَمَا بَيْنَهُمَا اَبْعَدُ مِمَّا بَيْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہی عبید بیٹی خالد کی سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بھائی چارہ کیا درمیان دو شخصوں کے یعنے صحابہ میں سی آپس مارا گیا ایک دن دونوں میں سی اللہ کے راہ میں یعنی شہید ہوا جہاد میں پھر مرا دوسرا یعنی اپنی بستر پر بعد شہید ہونی بھائی اپنی کی بقدر ایک ہفتہ کی یا قریب ہفتہ کی یعنی تخمینا کچھ کم یا زیادہ پس نماز ادا کی صحابہ نی اوسپر پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ کیا کہا تم نی اور کیا پڑھا تم نی نماز میں کہ اوسپر پڑھی یعنے کیا دعا کی اسکی لیی کہا صحابہ نی کہ دعا کی ہم نی خدای تعالی سی کہ بخشے گناہ اسکی اور رحمت کری اوسپر اور پونہچاوی رسکو ساتہ یار اوسکی کی کہ شہید ہوا یعنی بیچ مرتبہ عالی اور مقام اوسکی کی جنت میں جیسی کہ دنیا میں اتحاد رکھتے تہی آپس میں اور رہاتی تہی اکٹھی پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ پس کہاں گئی نماز اسکی بعد نماز اوسکی کی یعنی یہ جزا ہے شرط محذوف کی یعنی جبکہ دعا کی تمنی اللہ سی کہ پونہچاوی اسکو ساتہ یار اسکے کہاں گئے مرتبہ اسکا کم ہی مرتبہ بھائی اسکی سی پس کہاں گئے نماز زائد اس میت کی کہ ادا کی بعد نماز اس شہید کی اور کہاں گیا ثواب اور عملوں اس مرد کا کہ بعد اسکی کیی یا فرمایا کہ کہاں گیا ثواب روزہ اسکی کا کہ بعد اوسکی رکہا تحقیق تفاوت درجہ کا کہ درمیان دو شخصوں کی ہی بہشت میں اور قرب الٰہی میں دورتر اور زیادہ تر ہی تفاوت اس مسافت سی کہ درمیان آسمان اور زمین کی ہی نقل کی یہ ابوداود اور نسائی نی ف یعنی مرتبہ اس میت کا اعلی ہی شہید سی یہاں اشکال وارد ہوتا ہی کہ کیونکر افضل ور غالب ہو عمل اس شخص پچہلی کا کہ ایک ہفتہ میں کیا اوسنے شہادت اوس شخص کے کہ پہلی شہید ہوا باوجودی کہ درجہ شہادت کا کہ راہ خدا میں اور اظہار دین حق میں پایا بالاتر ہی خصوصا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی زمانہ میں کہ زمانہ ابتدای اسلام اور قلت مددگار دین کا تہا جواب اسکا یہ ہی کہ وہ شخص پچہلا ساتہ مرابطہ راہ خدا میں اور نیت شہادت کی رکہتا تہا پس جزا دیا گیا اپنی نیت پر ملح وَعَنْ اَبِيْ كَبْشَةَ الْاَنْمَارِيِّ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ ثَلَاثٌ اُقْسِمُ عَلَيْهِنَّ وَاُحَدِّثُكُمْ حَدِيْثًا فَاحْفَظُوْهُ فَاَمَّا الَّذِيْ اُقْسِمُ عَلَيْهِنَّ فَاِنَّهٗ مَا نَقَصَ مَالُ عَبْدٍ مِّنْ صَدَقَةٍ وَلَا ظُلِمَ عَبْدٌ مَظْلِمَةً صَبَرَ عَلَيْهَا اِلَّا زَادَهُ اللّٰهُ بِهَا عِزًّا وَلَا فَتَحَ عَبْدٌ بَابَ مَسْئَلَةٍ اِلَّا فَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْهِ بَابَ فَقْرٍ وَاَمَّا الَّذِيْ اُحَدِّثُكُمْ فَاحْفَظُوْهُ فَقَالَ اِنَّمَا الدُّنْيَا لِاَرْبَعَةِ نَفَرٍ عَبْدٍ رَزَقَهُ اللّٰهُ مَالًا وَّعِلْمًا فَهُوَ يَتَّقِيْ فِيْهِ رَبَّهٗ وَيَصِلُ رَحِمَهٗ وَيَعْمَلُ لِلّٰهِ فِيْهِ بِحَقِّهٖ فَهٰذَا بِاَفْضَلِ الْمَنَازِلِ وَعَبْدٍ رَزَقَهُ اللّٰهُ عِلْمًا وَّلَمْ يَرْزُقْهُ مَالًا فَهُوَ صَادِقُ النِّيَّةِ يَقُوْلُ لَوْ اَنَّ لِيْ مَالًا لَعَمِلْتُ فِيْهِ بِعَمَلِ فُلَانٍ فَاَجْرُهُمَا سَوَآءٌ وَعَبْدٍ رَزَقَهُ اللّٰهُ مَالًا وَّلَمْ يَرْزُقْهُ عِلْمًا فَهُوَ يَخْبِطُ فِيْ مَالِهٖ بِغَيْرِ عِلْمٍ لَا يَتَّقِيْ فِيْهِ رَبَّهٗ وَلَا يَصِلُ فِيْهِ رَحِمَهٗ وَلَا يَعْمَلُ فِيْهِ بِحَقٍّ فَهٰذَا بِاَخْبَثِ الْمَنَازِلِ وَعَبْدٍ لَمْ يَرْزُقْهُ اللّٰهُ مَالًا وَّلَا عِلْمًا فَهُوَ يَقُوْلُ لَوْ اَنَّ لِيْ مَالًا لَعَمِلْتُ فِيْهِ بِعَمَلِ فُلَانٍ

نِيَّتِهٖ وَوِزْرُهُمَا سَوَاءٌ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ اور روایت ہی ابی کبشہ انماری سی یہ کہ اونہی سنا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی تہی تین خصلتین ہیں اور تین حکم ہین کہ قسم کہاتا ہون مین اونپر کہ وہ حق ہین پڑہتا ہون مین تمہارے آگے ایک حدیث یعنی حدیث بڑی یا ایک حدیث اور پس یاد رکہو اوسکو یعنی آخر کو یا مجموع کو پس وہ تین چیزین کہ قسم کہاتا ہون اونکی حقیقت پر وہ یہ ہین پس تحقیق شان یہ ہی کہ نہین کم ہوتا مال بندہ کا بسبب للہ دینی کی یعنی للہ دینا اگرچہ صورت مین نقصان ہی ولیکن چونکہ موجب خیر و برکت کا دنیا مین اور سبب حصول ثواب کا آخرت مین بیچ حکم زیادتی کی ہی نقصان کی اور نہ ظلم کیا گیا کوئی بندہ ظلم کیا جانا اور نہ لیا گیا اوس سی مال ناحق کہ صبر کیا اوس بندہ نی اوسپر یعنی اگرچہ متضمن تہا وہ ایک طرح کی ذلت کو مگر کہ زیادہ کی اوس بندہ کی لیی خدای تعالی نی بسبب اوس مظلمہ کی عزت یعنی اپنی نزدیک جیسی کہ وہ زیادہ کرتا ہی ظالم کی لیی اپنی نزدیک ذلت بسبب اوسکی یا زیادہ کرتا ہی اللہ تعالی بسبب اوسکی عزت اوسکی لیی دنیا مین انجام کار کو جیسی کہ حاصل ہوتی ہی ظالم کی لیی ذلت بسبب اوسکی اگرچہ بعد ایک مدت کی ہو اور اکثر اولٹ جاتا ہی امر کہ کیا جاتا ہی ظالم زیردست اور ذلیل مظلوم کی آگی از روی جزای موافق کی اور نہ کہولا کسی بندہ نی یعنی اپنی نفس پر دروازہ سوال کرنی کا یعنے لوگون سی بغیر حاجت و ضرورت کی بلکہ بقصد غنا اور زیادتی کی مگر کہ کہولا اللہ تعالی نی اوسپر دروازہ فقر کا یعنی احتیاج کا کہ طرح طرح کی حاجتین پیش آتی ہین یا لی لیتا ہی اوس سی نعمت کہ اوسکی پاس ہی پس پڑتا ہی نہایت خرابی مین اور ای پروہ حدیث کہ کہتا تہا مین سو تی بیان کرتا اوسکا پس یاد رکہو اوسکو یہ ہی کہ کہتا ہون مین پس فرمایا آنحضرت نی بیچ بیان اوس حدیث کی نہین ہی دنیا مگر چار آدمیون کے لیے اور منحصر ہی احوال دنیا کا اس چار مرتبہ مین اول وہ بندہ کہ دیا اوسکو اللہ تعالی نی مال اور علم کہ بسبب اوسکی طریقہ خرچ کرنی کا اور کیفیت خرچ کرنی مال کی مصارف خیر مین پہچانتا ہی پس وہ بندہ تقوی کرتا ہی اوس مال مین سبب اپنی کا کہ نہین خرچ کرتا اوسکو حرام اور چیزون ناپسندیدہ حق مین اور احسان کرتا ہی اپنون سی اور کام کرتا ہی واسطی خدا تعالی کی اوس مال مین موافق حق مال کی یعنی ادا کرتا ہی واسطی اللہ تعالی کی حقوق کہ متعلق ہین ساتہ مال کی مثل زکوۃ اور کفارات اور ضیافت اور صدقات کی پس یہ بندہ بیچ کاملترین مراتب کی ہی یعنی بہت اچہی خصلت رکہتا ہی دنیا مین یا بیچ اعلی درجات کی ہی عقبی مین اور دوسرا وہ بندہ ہی کہ دیا ہی اوسکو اللہ تعالی نی علم کہ وہ اچہی طرح ثواب کی جگہہ خرچ کرنا مال کا جانتا ہی اور نہین دیا ہی اوسکو اللہ تعالی نی مال پس یہ بندہ بمقتضای علم کے کہ رکہتا ہی صادق ہی نیت اوسکی اور دوست رکہتا ہی اور آرزو کرتا ہی مال کے ہونی کی کہتا ہی کہ اگر ہوتا میری پاس مال تو بہتر عمل کرتا مین مثل فلانی کا سا کہ تقوی کرتا ہی پروردگار کا مال مین اور صلہ رحم کرتا ہی اور صرف کرتا ہی مال کو حقوق مین پس ثواب اون دونون کا برابر ہی یعنی اگرچہ بندہ اول بسبب ہونی مال کی خرچ کرتا ہی اور دوسرا نہین کرتا لیکن بسبب نیت صادق کی اجر اسکا پاتا ہی اور تیسرا وہ بندہ ہی کہ دیا ہی اوسکو خدای تعالی نی مال اور نہین دیا ہی اوسکو علم کہ بسبب اوسکی تقوی کری اور خرچ کری مال کو حقوق مین پس وہ بہکتا ہی بیچ مال اپنی کے بغیر استعمال کرنی علم کے یعنے اس طرح کہ امساک کرتا ہی کبہی از راہ حرص اور حب دنیا کی اور کبہی خرچ کرتا ہی واسطے سنانے اور دکہانے اور فخر و تکبر کے نہین تقوی کرتا بیچ خرچ کرنی اوس مال کی رب اپنی کا یعنی بسبب نہونی علم کے بیچ لینے اور صرف کرنی اوسکی کی اور نہین احسان و سلوک کرتا ناتی داروں سی یعنی بسبب قلت رحم اور نہونی علم اور ہونی کثرت

اور بسبب نیت کے اور نہیں عمل کرتا اور نہیں ساتھ حق کی یعنی نہیں پہچانتا ہی حق کو خواہ اللہ کا ہو خواہ بندوں کا پس یہ شخص بیچ پلید تر مرتبہ
مرتبہ کی ہی اور چوتہا وہ بندہ ہی کہ نہیں دیا اوسکو اسد نے مال اور نہ علم و تمیز درمیان وجوہ خیر و شر کے پس وہ کہتا ہی کہ اگر
ہوتا میری پاس مال تو البتہ عمل کرتا میں اسمیں فلانی کا سا یعنی اہل شر میں سی پس وہ مغلوب ہی بسبب نیت اپنی کی پاپ پس
وہ بدنیت ہی نقل کیے یہ ترمذی نی اور کہا کہ یہ حدیث صحیح ہی ف یہان نیت کو اور معنی عزم کی کل کرنا چاہیے آدمی عزم
گناہ پر ماخوذ ہوتا ہی اور معنی عزم کی یہ ہین کہ مجد ہی او سپر اور کوئی مانع اسکی جانب سی نہیں ہی مگر نہونا قدرت کا اور نہ پہونچنا
اوسکو اگر قدرت پاوی اور پہونچی اوس تک تو نہی توقف کرتا ہی مثلاً اگر کوئی عزم زنا پر رکہی گنہگار ہی اور ماخوذ ہی او سپر اگرچہ
عزم زنا زنا نہیں ہے لیکن ایک گناہ علیحدہ ہی اور تفصیل کلام کی یہ ہی کہ اول وسواس شیطان ہی کہ دل میں پڑتا ہی
بغیر کسب عمل کے اوسکو ہاجس کہتی ہین اور ہاجس پر مواخذہ نہیں اور جب خاطر میں بیٹہی اور باطن میں جولان کری اور
پہری اوسکو خاطر کہتی ہین اور خاطر بہی اس امت مرحومہ سی مرفوع اور معاف ہی اور مواخذہ نہیں او سپر اور یہ خصائص اس
امت سی ہی بعد ازان ہم ہی کہ قصد و نیت فعل کے رکہی اور حسنات میں بمجرد قصد و نیت کی حسنہ کامل لکہتی ہین اور سیئات میں
بعد ازان عزم ہی جیسی کہ بیان کیا اسمیں مواخذہ جسطرح کہ ذکر کیا گیا اہ ح اور حضرت شیخ نی ضمیر فیہ کی جانب عمل اسد فیہ میں مال کیطرف
پہیری ہی اور ملا علی نی علم کیطرف یعنی کام کرتا ہی واسطی اسد کی علم میں بحق علم کی کہ ادا کرتا ہی حق اوسکا اور عمل کرتا ہی او سپر
ساتہ حق اسد کی اور حق بندون اوسکی کی پس یہ لکہا کہ قول ابن ملک کا مثل قول حضرت شیخ کی نقل کیا ہی اور معنی لفظ یخبط کی حضرت
شیخ نی یہ لکہی ہین کہ خبط و خلط کرتا ہی اپنی مال میں اور ہاتہ اور پاؤں مارتا ہی بغیر علم اور دانش اور تامل اور تمیز کی طریق خیر و شر میں
اور صرف کرتا ہی اوسکو غیر حق میں جیسی فرمایا ہی لا یتقی الخ اور ملا علی نی یہ معنی لکہی ہین کہ اوٹہاتا ہی اور بیٹہتا ہی ساتہ جمع کرنے مال
کی اور نہ دینی کی اور مختلف ہوتا ہی حال میں باعتبار خرچ کرنی کی اور امساک کی اپنی مال میں وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى اِذَا اَرَادَ بِعَبْدٍ خَيْرًا اِسْتَعْمَلَهٗ فَقِيْلَ وَكَيْفَ يَسْتَعْمِلُهٗ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ يُوَفِّقُهٗ
لِعَمَلٍ صَالِحٍ قَبْلَ الْمَوْتِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی انس سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ تحقیق اسد
تعالی جبکہ ارادہ کرتا ہی ساتہ بندی کی بہلائی کا یعنی انجام کار اوسکی میں تو کرواتا ہی اوس سی بہلائی پس کہا گیا اور پوچہا گیا
آنحضرت سی کہ کسطرح کرواتا بہلائی اوس سی یا رسول اللہ فرمایا کہ توفیق دیتا ہی اوسکو عمل نیک کی پہلی موت کی نقل کی یہ ترمذی نی
ف یعنی یہانتک کہ مرتا ہی توبہ اور عبادت پر پس ہوتا ہی اوسکا خاتمہ بخیر اور اسی سی فضیلت حیات کی لازم آئی کہ
اسمین کار نیک کرسکتا ہی ۳۶ وَعَنْ شَدَّادِ بْنِ اَوْسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْكَيِّسُ
مَنْ دَانَ نَفْسَهٗ وَعَمِلَ لِمَا بَعْدَ الْمَوْتِ وَالْعَاجِزُ مَنْ اَتْبَعَ نَفْسَهٗ هَوَاهَا وَتَمَنّٰى عَلَى اللّٰهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ
وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی شداد بن اوس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ دانا اور توانا وہ شخص ہی کہ ذلیل
اور فرمان بردار کری اپنی نفس کو اسد تعالی کی امر کا اور منقاد کری اوسکو اوسکی حکم اور قضا و قدر کا اور عمل کری واسطی ثواب اور
جزا کی کہ بعد موت کی پاوی گا اور احمق اور نادان و ناتوان وہ شخص ہے کہ تابع کری اپنی نفس کو خواہش نفس کا یعنی جو کچہ
کہ نفس چاہے جیسی حرام اور شبہات اور لذات اور مرغوبات دیوی اوسکو اور قید کی ہو خواہش نفس کا اور باوجود اسکی گناہ کرتا ہی

اور

اور خلاف فرمان حق کی چلتا ہی اور عمل خیر اور توبہ اور استغفار نہیں کرتا ہی اور پہر آرزو اور خواہش کرتا ہی خدای تعالی سی کہ آخرت
ہووی اور بخشدی اور بہشت میں داخل کری نقل کی یہ ترمذی نی اور ابن ماجہ نی ف یعنی حال تو وہ ہی اور آرزو یہ رکھتا ہی اور کہتا ہی
کہ سب بیر کریم و رحیم ہی بخش ہی دی گا مجکو حال آنکہ اللہ تعالی نی فرمایا ہی ما غرک بربک الکریم اور فرمایا ہی نبئ عبادی انی
انا الغفور الرحیم وان عذابی ہو العذاب الالیم اور فرمایا ہی ان رحمۃ اللہ قریب من المحسنین اور فرمایا ہی ان الذین آمنوا والذین
ہاجروا وجاہدوا فی سبیل اللہ اولئک یرجون رحمۃ اللہ حاصل یہ کہ عمل کرنا اور پہر امیدوار رہنا سچا ہی بلکہ عمل کری اور پہر
امیدوار رحمت کا رہی اور ڈرتا رہی اوسکی عذاب سی شیخ ابن عباد شاذلی رحمہ اللہ بیچ شرح حکم کے کہتے ہیں کہ علما رحمہم اللہ نے
کہا ہی کہ رجا رکھا وہ کہ مغرور ہو صاحب اوسکا اوپر اوس بات کے عمل سی اور دلیر کری اوسکو گناہوں پر حقیقت میں رجا نہیں
ہی بلکہ وہ آرزو اور فریب شیطان کا ہی اور حضرت معروف کرخی رح فرماتی ہیں کہ طلب کرنا بہشت کا بغیر عمل کی ایک گناہ
ہی گناہوں میں سی اور امید شفاعت کی بے سبب وسیلہ کی ایک قسم ہی فریب سی اور امید رکھنا رحمت کا اوس سے کہ
فرمانبرداری نکری اوسکی حمق وجہالت ہی اور حسن بصری رح کہتی ہیں کہ ایک قوم کو باز رکھا بخشش کی آرزوؤں نی یہاں تک
کہ باہر نکلے دنیا سی اور حال یہ ہی کہ نہیں ہے اونکی لیے نیکی کہتا ہی ایک اونمیں سی کہ اچہا رکھتا ہوں میں گمان اپنی پروردگار سے
کہ بخشنے والا ہی جہوٹ کہتا ہی اگر اچہا ہوتا گمان اوسکا ساتھ پروردگار کی تو اچہی عمل کرتا اور فرماتی ہیں حسن بصری کہ دور رہو اے
بندگان خدا اون آرزوؤں باطل سے کہ یہ وادی احمقوں کی ہیں کہ پڑی ہیں لوگ انہیں قسم خدا کی نہ دی خدای تعالے نے
کسی بندی کو اوسکی آرزوؤں سی خیر دنیا میں اور نہ آخرت میں اور عمر بن منصور نی اپنی ایک یار کو لکہا کہ تو امید رکہتا ہی دراز
عمر اپنی کی اور آرزو رکہتا ہی تو خدای تعالی سی ساتہ کاربد اپنی کی ہوش میں آ کہ ٹہنڈا لوہا کوٹتا ہی تو اعاذنا اللہ منہ اور لفظ دان کا
جو ابتدای حدیث میں ہی اسکی معنی ایک تو یہی ہیں جو مذکور ہوی یعنی فرمان بردار کیا اور زیر کیا دوسری یہ کہ کہا ترمذی نی اور اور
علما نی کہ معنی دان نفسہ کی حاسبہا ہیں یعنی محاسبہ کیا اپنی اعمال اور احوال اور اقوال کا دنیا میں پس اگر ہیں اچہی تو حمد کرے
اللہ تعالی کی اور اگر ہیں شر تو توبہ کری اوسی اور تدارک کری فوت ہوی چیز کا پہلے اسکی کہ حساب کیا جاوے عقبی میں جیسا کہ
روایت کیا گیا ہے حاسبوا انفسکم قبل ان تحاسبوا اور فرمایا اللہ تعالی نی ولتنظر نفس ما قدمت لغد الآیۃ

## الفصل الثالث

فصل تیسری عن رجل من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال کنا فی مجلس فطلع علینا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم وعلی راسہ اثر ماء فقلنا یا رسول اللہ نراک طیب النفس قال اجل قال ثم خاض القوم فی ذکر
الغنی فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا باس بالغنی لمن اتقی اللہ عز وجل والصحۃ لمن اتقی خیر
من الغنی وطیب النفس من النعیم رواہ احمد روایت ایک مرد سے اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ہی کہ کہا
تہی ہم ایک مجلس میں پس آئی ہمارے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور تہا حضرت کی سر پر نشان پانی کا یعنی بسبب نہانی
کے پس کہا ہمنے یا رسول اللہ دیکہتی ہیں ہم آپ کو خوش دل یعنی اثر اسکا چہرہ مبارک پر ہویدا ہی فرمایا کہ ہاں کہا راوی
نے کہ پہر مشغول ہوی قوم بیچ ذکر دولتمندی کی کہ نیک ہی یا بد پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہیں
ہی مضائقہ دولتمندی کا واسطی اوس شخص کے کہ ڈری اللہ عز وجل سی اور صحت یعنی بدن کی اگرچہ ساتھ فقر کی ہو واسطے

پرہیزگار کی بہتر ہی دولتمندی اور خوش دلی اور دوستی جملہ نعمتوں سی ہی کہ شکر اوسکا واجب ہی اور سوال کیا جاوی گا بندہ اوس سے
قیامت مین جیسیکہ قرآن مجید مین فرمایا ثم لتسألن یومئذ عن النعیم نقل کی یہ احمد نی وعن سفیان الثوری
قال کان المال فیما مضی یکرہ فاما الیوم فهو ترس المؤمن وقال لولا هذه الدنانیر لتمندل
بنا هؤلاء الملوك وقال من کان فی یده من هذه شیء فلیصلحه فانه زمان ان احتاج کان اول
من یبذل دینه وقال الحلال لا یحتمل السرف رواه فی شرح السنة اور روایت ہی سفیان ثوری سی
کہ کہا تھا مال اگلی زمانی مین مکروہ و ناپسند یعنی اسلیے کہ زہد و قناعت دنیا مین شعار اوس زمانہ کے لوگون کا تھا اور قوت
لایموت بی سعی و تردد کی اور بغیر توجہ کی طرف بادشاہون اور امیرون کی پہونچتا تھا اور اونسی ایذا اور خواری نہین پہونچتی
تھی پس امی پر اس زمانہ مین مال سپر ہی مومن کی یعنی چونکہ اس زمانہ مین باعث زہد اور قناعت کی سست ہوگئی ہین اور
احتیاجین غالب آئی ہین اور واسطی حاصل کرنی قوت کی توجہ اور تردد اغنیاء کی دروازہ پر کرنی پڑتی ہین اور خواری
اوٹھائی جاتی ہی مال حلال سپر مسلمان کی ہی کہ اسکی سبب سی بچتا ہی پڑنی سی حرام و شبہہ مین اور باز رکھتا ہی اوسکو ملازمت
اور مصاحبت ظالمون کی سی اور کہا سفیان نی اگر نہوتی یہ دنیار تو البتہ رومال یعنی بیقدر کر ڈالتی ہمکو یہ بادشاہ اور کہا
سفیان نے جو شخص کہ ہو بیچ ہاتہ اوسکے کی ان اموال سی کچھ یعنی تہوڑا سا بقدر کفایت کی پس چاہیی کہ اصلاح کرے
اوسکو یعنی ضایع نکری اوسکو بلکہ بڑہا دی اوسکو ایک طرح کی تجارت کر کر یا خرچ کری اوسکو بوجہ قناعت کی اس لیے کہ زمانہ
ہمارا ایسا ہی کہ اگر محتاج ہوگا کوئی ہوگا اول اون شخصون کا کہ ہاتہ دینا اپنی دین کو یعنی دنیا کی حاصل کرنے کے لیے اور
کہا مال حلال نہین اوٹھاتا اسراف کو نقل کیے یہ شرح السنہ مین ف یعنی مال حلال مین اسراف کرنا نچاہیی اور اوسکو نگاہ رکہی باحتیاط
خرچ کری تا چندی باقی رہی اور سبب تقویت دین کا ہو یا مراد یہ ہی کہ مال حلال کم ہوتا ہی اور اس قدر نہین ہوتا کہ اوس مین
اسراف کر سکین وعن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ينادي مناد يوم القيمة
این ابناء الستين وهو العمر الذي قال الله تعالى اولم نعمركم ما يتذكر فيه من تذكر وجاءكم
النذير رواه البيهقي في شعب الايمان اور روایت ہی ابن عباس سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
کہ پکاری گا پکارنے والا یعنی فرشتہ کہ حکم کری گا اوسکو خدای تعالی اوسکا دن قیامت کی کہ کہان ہین ساٹھہ برس کے عمر والے
یعنی وہ کہ عمر انکی دنیا مین ساٹھہ برس کی ہوئی تھی اور یہ ساٹھہ برس ایسی عمر ہی کہ فرمائی اللہ تعالی نے اسکی حق مین یہ آیت کیا نہین
عمر دی ہمنی تمکو ایسی عمر کہ نصیحت پکڑی اوس مین ایسا عاقل کہ اوسکی شان ہی ہی کہ نصیحت پکڑی اور حال آنکہ آیا تمہاری پاس
ڈرانے والا یعنی بڑہاپا یا قرآن یا رسول یا موت نقل کیے یہ بیہقی نے شعب الایمان مین وعن عبد الله بن شداد قال ان
نفرا من بني عذرة ثلثة اتوا النبي صلى الله عليه وسلم فاسلموا قال رسول الله صلى الله عليه
وسلم من يكفينيهم قال طلحة انا فكانوا عنده فبعث النبي صلى الله عليه وسلم بعثا فخرج فيه
احدهم فاستشهد ثم بعث بعثا فخرج فيه الآخر فاستشهد ثم مات الثالث على فراشه قال
قال طلحة فرأيت هؤلاء الثلثة في الجنة ورأيت الميت على فراشه امامهم والذي استشهد آخرا

يليه

یَلِیْہِ وَاٰوٰھُمْ فَدَخَلَنِیْ مِنْ ذٰلِکَ فَذَکَرْتُ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ذٰلِکَ فَقَالَ وَمَا اَنْکَرْتَ مِنْ ذٰلِکَ لَیْسَ اَحَدٌ اَفْضَلَ عِنْدَ اللّٰہِ مِنْ مُؤْمِنٍ یُعَمَّرُ فِی الْاِسْلَامِ لِتَسْبِیْحِہٖ وَتَکْبِیْرِہٖ وَتَھْلِیْلِہٖ اور روایت ہی عبداللہ بن شداد سے کہ کہا تحقیق کہ تین ایک آدمی قبیلہ بنی عذرہ سے کہ تین تن تھی آئی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس پس مسلمان ہوئی یعنی اور ارادہ کیا شہر کا بہ نیت مجاہدہ کی اور تھی وہ فقر و فاقہ والی فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کون ہی کہ کفایت کری مجکو انکے خبرگیری سے یعنے غمخواری اور سامان انکا درست کروی تا مجکو حاجت نہو انکی خبرگیری کی کہا طلحہ نے کہ مین کفایت کرونگا پس تھے یہ تین تن نزدیک طلحہ کے پس بہیجا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر کسی جگہہ پس نکلا اوس لشکر مین ایک شخص اون تینون مین سے پس شہید کیا گیا وہ پھر بہیجا حضرت نے ایک لشکر اور پس نکلا اوس لشکر مین دوسرا شخص اون تینون مین سے پس شہید کیا گیا پھر مرا تیسرا شخص اپنے بستر پر یعنی اس حال مین کہ مرابطہ اور نیت رکہنے والا جہاد کا تہا کہا عبداللہ بن شداد نے کہ کہا طلحہ نے پس دیکہا مین نے یعنی خواب مین اون تینون کو بہشت مین اور دیکہا مین نے اوس شخص کو کہ مرا تہا اپنے بستر پر آگے اونکی اور دیکہا مین نے اوسکو کہ شہید کیا گیا تہا آخر کہ پاس پاس جاتا ہی اوسکی اور متصل ہے ساتہ اوسکی اور دیکہا مین نے اون تینون کے پہلے کو یعنی جو کہ پہلے شہید ہوا تہا اون مین سے کہ نزدیک جاتا ہی اوس شہید آخر کی اور سب سے پیچھے ہے پس گذرا میرے دل مین اس سے شبہ یعنی چاہیے تہا کہ شہید اول سابق اور مقدم سب پر ہوتا یا دونون شہید ایک مرتبہ مین ہوتے اور وہ جو بستر پر مرا تہا پیچھے اون سے ہوتا اور اس ترتیب کی جو خلاف دیکہا تو نہایت تعجب اور انکار میرے دل مین آیا پس ذکر کیا مین نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ خواب فرمایا حضرت نے اور کس چیز کا انکار کیا تونے اس قضیہ مین سے یعنے آگے سب سے دیکہنا تیرا اوسکو کہ مرا تہا بستر پر اور اسی طرح دیکہنا آخر کا آگے شہید اول سے جگہہ انکار کی نہین ہے اسی طرح چاہیے اسلیے کہ نہین ہی کوئی افضل نزدیک خدا کی اوس مسلمان سے کہ دراز کی جاوی عمر اوسکی مسلمانی مین بسبب عبادت کرنے اوسکی کے خدا ہی تعالی کو ساتہ تسبیح اور تکبیر اور لا الہ الا اللہ کہنے کے ف اور مانند انکی کے تمام عبادتون قولی اور فعلی سے اور حاصل یہ کہ جب شہید آخر کی دراز ہوئی عمر شہید اول سے بی شک اجر و فضیلت اوسکی زیادہ ہوگی اوس سے اور اسی طرح وہ کہ بستر پر مرا اعمال اوسکا زیادہ ہوا دونون شہیدون سے اور تاویل و توجیہ اسکی جو ہی کہ جو فصل دوسری مین بیچ حدیث عبید بن خالد کی مذکور ہوئی چنانچہ یہان بہی ضمن ترجمہ مین اشارہ کیا گیا ہی اوسکی طرف کہ تہا دو مرابطہ الخ ۱۲ ع ح وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِیْ عَمِیْرَۃَ وَکَانَ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ عَبْدًا لَوْ خَرَّ عَلٰی وَجْھِہٖ مِنْ یَوْمٍ وُلِدَ اِلٰی اَنْ یَمُوْتَ ھَرَمًا فِیْ طَاعَۃِ اللّٰہِ لَحَقَّرَہٗ فِیْ ذٰلِکَ الْیَوْمِ وَلَوَدَّ اَنَّہٗ رُدَّ اِلَی الدُّنْیَا کَیْمَا یَزْدَادَ مِنَ الْاَجْرِ وَالثَّوَابِ رَوَاھُمَا اَحْمَدُ اور روایت ہی محمد بن عمیرہ سے اور تہا وہ اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سے فرمایا آنحضرت نے کہ تحقیق ایک بندہ بندون مین سے اگر گری اپنی منہ پر اوس دن سی کہ پیدا کیا گیا ہی یہان تک کہ مری بوڑہا ہو کر بیچ طاعت اللہ کی یعنی فرض کیا جاوی کہ وقت پیدائش سی بڑہاپی تک سجدہ اور نماز ہی مین منہ کے بل پڑا رہے یا مراد بعد بلوغ کے ہو کہ مرتبہ تکلیف کو پہنچی تو البتہ حقیر جانیگا اس اپنے پڑی رہنے کو طاعت و عبادت مین بیچ اوس دن کی یعنی روز قیامت کے یعنی بسبب دیکہنی ثواب عمل کے اور البتہ دوست رکہیگا

اور آرزو کرے گا کہ پھر پھیرا جاوی طرف دنیا کی تا زیادہ ہووی اجر و ثواب عمل کا یعنی پس جس قدر کہ عمر زیادہ ہو تا کہ موجب زیادتی عمل کے ہو بہتر اور درست تر ہو گی نقل کیں یہ دونوں حدیثیں احمد نی

## بَابُ التَّوَكُّلِ وَالصَّبْرِ

باب ہی بیچ بیان توکل کی اور صبر کے **ف** وکل اور وکول لغت میں چھوڑنا کار کا کسی پر اور وکالت ساتھ زبر اور زیر کے اسم ہی اوس سی توکل ظاہر کرنا اپنے عجز کا اور اعتماد کرنا غیر پر اور تکلان ساتھ پیش کے اسم ہی اوس سے اور شرع میں عبارت ہی سپرد کرنے بندی کی سے اپنی کام کو خدا کی تئین اور نکلنا تدبیر نفس سی اور تبری کرنا اپنی حول و قوت سی اور توکل سب کاموں میں جاری ہوتا ہی اور اکثر استعمال اوسکا رزق میں ہوتا ہی اور حقیقت میں معنی توکل کی بھروسا اور اعتماد کرنا اوپر ضامن ہونی حق عز و جل کے رزق بندوں کا اور ترک کرنا اسباب و کسب کا شرط اوسکی نہیں ہی بلکہ چاہیے کہ نظر اوس سی ساقط ہو اسلیے کہ توکل کار دل کا ہی جب یقین ضمانت حق پر حاصل ہوا توکل درست ہوا معطل کرنا اعضا کا شرط نہیں ہی اور کسب کار ساتھ اوسکی منافات نہیں رکھتا اور درویش کہ اسباب ترک کرتی ہیں واسطی ثابت کرنی مقام توکل اور ریاضت نفس کے کرتی ہیں تا نظر اسباب سی ساقط ہو اور یقین حاصل ہوا وسپر کہ ہونا اسباب کا رزق کی پہونچنی میں شرط نہیں ہی اور بعضوں نی تفسیر کیا ہے توکل کو ساتھ نکل آنی کی کسب و اسباب سی بسبب اعتماد کی رزاقیت پروردگار تعالی پر اور یہ ابتدا احوال توکل کی ہی یا مراد باہر آنا ہی تعلق دل سی ساتھ اوسکی اور منتہی کو مباشرت اسباب کی مانع توکل سی نہیں ہوتی اور یقین اوسکا بیچ وقت مباشرت اسباب کے اور ترک کرنی اوسکی کی ایک ہی احوال پر ہوتا ہے مثلاً منتہی اگر درخت خرما کا لگاوی اور بطریق خرق عادت کے اوسیوقت وہ پھل لاوی یقین اوسکا قدرت صانع تعالی پر اوسیطرح ہی اور بعد صبر کرنی کے بیچ درخت خرما کے بعد برسا لہا سال کے بطریق عادت معمولی کی پھل لاوی یکساں ہوتا ہی بلکہ مشاہدہ صانع کا ساتھ کمال قدرت اوسکی کی بیچ صورت اسباب کا اور اسباب کے اوپر زیادہ ہی اور بیچ حقیقت کی وہی ایک فعل ہی فقط اور یہاں گنتی ہی افعال منضبط اور احکام محکم ہیں کہ وہاں نہیں اور بیچ ترک اسباب کی معطل کرنا پیدایش الہی کا ہی اور صبر لغت میں معنی حبس اور منع کرنی اور باز رکھنی نفس کے ہی ایک چیز کہ اوسکو فارسی میں شکیبائی کہتے ہیں اور شرع میں غالب لانا داعیہ حق کا اوپر باعث نفس کے وقت معارضہ کی اور شیخ نجم الدین کبری رح نی فرمایا کہ صبر باہر آنا حظوظ نفس سے ہی ساتھ مجاہدہ کی اور ثابت رہنا اوپر باز رکھنی نفس کے محبوبات اوسکی سی اور عوارف میں لکھا ہی کہ افضل اقسام صبر کا صبر کرنا ہی خدای تعالی پر ساتھ صدق توجہ اور دوام مراقبہ اور قطع کرنی خواہشوں اور خطروں کی اور فرمایا کہ صبر فرض ہی اور نفل فرض جیسے کہ صبر کرنا ادائی فرائض پر اور ترک محرمات پر اور جملہ صبر نفل صبر کرنا ہے فقر پر اور شدائد پر اور صبر کرنا وقت صدمہ پہلی کی اور چھپانا مصیبتوں کا اور ترک کرنا شکایت کا اور چھپانا احوال و کرامات کا اور اقسام صبر فرض و نفل کی بہت ہیں اور بہت لوگ ہیں کہ تمام اقسام صبر پر ثابت نہیں رہ سکتی انتہی اور صبر ہی باوجود کثرت اقسام کے استعمال اکثر ہی ساتھ صبر کے بلاؤں اور مصیبتوں اور مکروہات پر جیسے کہ شکر کا استعمال رزق میں ہی **ف** جاننا چاہیے کہ مانع قوت عبادت سی فکر کھانی اور پینی اور حوائج ضروری کی ہی اور نفس مطالبہ کرتا ہی اوسکا کہتا ہی سب چیزیں باز آیا میں اور زہد و تنہائی بھی اختیار کیا لیکن قوت اور لباس وغیرہ ضروری چیزوں کا کیا علاج کروں اور بدون کسب اور مخالطت کے ساتھ خلق کی کیونکر ہاتھ آوی پس علاج دفع کرنے اس مطالبہ کے کا سوا توکل کرنے کے اللہ تعالی پر میسر نہیں ہوتا اور رفع تشویش نفس کی اور کمال ایمان بغیر توکل کے حاصل نہیں ہوتا اور کہا اسکا خطر عظیم میں ہوتا ہے اور فراغ عبادت اور

صاحب

حلاوت اوسمین ہاتھ نہین لگتی اور غم روزی کا اوسکو ایسا پراگندہ خاطر کرتا ہی کہ کوئی کار خیر ساتھ قوت یقینی کے نہین بجا لاسکتا
پس توکل کرنا ہر شخص پر واجب ہی چنانچہ ایک حدیث دراز مین آیا ہی کہ جسکو خوش آوی یہ کہ ہووی قوی تر لوگون مین
تو چاہیے کہ توکل کرے چنانچہ وہ حدیث آگی مذکور ہوگی اور معنی توکل کے یہ ہین کہ خدای تعالی کو وکیل امور اپنے کا
اور ضامن صلاح اپنے کا جان کر محض اوسپر اعتماد و بھروسا کرے اور جانے کہ جو کچھ کہ خدا نے قسمت مین کیا ہی ہرگز
فوت نہوگا اور حکم آلہی ہرگز مبدل نہین ہوتا بندہ طلب کرے یا نکرے اور جانے کہ خدای تعالی ضامن بندون کی
روزی کا ہی وَمَا مِن دَابَّةٍ فِي الْأَرْضِ إِلَّا عَلَى اللَّهِ رِزْقُهَا اور اس پر قسم کہائی ہی فَوَرَبِّ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ إِنَّهُ لَحَقٌّ پس اگر
اوپر ضمانت اور وعدے اوسکے اعتماد نکرے اور باور نکرے تو بندگی اور ایمان کہان ہوگا ہر مومن کو چاہیے کہ دنیا
اور مال اور اسباب اور اکساب کو سوا بہانہ اور سبب کے نہ جانے اور رزاق سوای خدا کی کوئی نہین ہے نہ سبب
ولی کسب ہے پہونچاتا ہی وَمَن يَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ فَهُوَ حَسْبُهُ اور کسب و سبب مین مشغول ہونی کو بھی بامر خدا کا جانکر اعتماد دل اوپر
نکرے اور وعدہ آلہی پر خاطر جمع رکہے اور جانے کہ اگر کسب نکرونگا تو بھی خدای تعالی روزی پہونچاویگا اور یہ درجہ اونٰی
اور ضروری ایمان کا ہی اور درجہ عام مسلمانون کا ہی جیسی کہ فرمایا اللہ تعالی نی وَعَلَى اللَّهِ فَتَوَكَّلُوا إِن كُنتُم مُّؤْمِنِينَ اور اعلی تر
اس سی درجہ تسلیم کا ہی کہ بندہ تمام امور اپنے خدا کو اور اوسکی علم کو سونپے اور کچھ تردد اوسکی دل مین نرہی اور یہ درجہ اولیا کا
ہی وَعَلَى اللَّهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُتَوَكِّلُونَ شعر ہے اسپر اور جاننا چاہیے کہ کسب و سبب منافی توکل کے نہین ہی منافی توکل کی یہ ہی
کہ اعتماد دل کا اوپر کسب اور سبب کی ہو اور اسکو شرک خفی کہتی ہین پس جو کسب کرے والا کہ اعتماد اوسکے دل کا خدا پر ہو جملہ
متوکلون سی ہی لیکن اعلی درجہ توکل کا یہ ہی کہ ہاتھ تمام اسباب سی باز رکہے اور تمام امور مین توکل کرے اللہ سے پر
اور سونپے امور اپنے اوسکو بشرطیکہ ہر حال مین خواہ تنگی ہو خواہ فراخی بسبب قوت ایمان کے اعتماد تمام خدا پر یکسان ہی اور
امید خلق سی منقطع رکہی اور رنج و بلا پر کہ پیش آوی راضی و صابر ہو کر بیچ سلوک اور عبادت اور ذکر کے مشغول رہے والا مشغول
ہونا اسباب مین باوجود اعتماد دل کے خدا پر افضل ہے اور اسی طرح بسبب کسل اور بطالت اور ریا کی بھی ہاتھ سبب سی باز رکہنا
روا نہین اس لیے کہ اکثر انبیا اور اولیا نی کسب کیا ہی لیکن جو شخص کہ بسبب کسب کی بیچ اعمال اور احوال اپنے کے قصور
فتور دیکہے اوسکو ضرور ہے کہ سبب چیزسے انقطاع کر کر ذکر اور فکر اور مجاہدہ نفس مین مشغول ہو تاکہ واصل بحق ہووے اور
جان کہ متوکل کو باز رہنا اوس کار و سبب سی کہ قطعاً کار برآری سوا اوسکی نہو اور سنت اللہ اسپر گئی ہو روا نہین بلکہ حرام ہے
جیسے کہ ہاتھ سے کہانا کہانا چھوڑ دے بگمان اسکی کہ کہانا خود بخود منہ مین چلا جاویگا کہ اسکو جنون و حماقت کہتی ہین اور
حق توکل ایسی امور مین یہ ہے کہ جانے کہ حق تعالی نے طعام اسی لیے پیدا کیا ہی اور خالق و رزاق سب کا وہی ہی یہ سبب
اس کار کا ہی کہ خدای تعالی ہمکو دیا ہی اور اعتماد ہاتھ پر نکرے اور جانے کہ ہاتھ کتنون کی امور بھی سر انجام پاتی ہین اور ایسی
ہاتھ باز رکہنا اوس اسباب سی کہ حاصل ہونا امور کا ساتھ اوسکی قطعی نہو مانند لینی خرچ راہ کی سفر مین اور مانند اسکی کی روا ہے
اس لیے کہ ممکن اور کثیر الوقوع ہی کہ سفر خرچ راہ نہ لینی والون کا بھی ہو جاتا ہی اگرچہ لینا خرچ راہ کا ہی منافی توکل کی نہین
بشرطیکہ اعتماد خدا پر ہو نہ خرچ پر بلکہ ہمراہ لینا اسکا سنت اور سیرت سلف کی ہی اور نہ لینا بسبب کمال اعتماد کی حق پر اعلی درجات سی ہی

اور جو کہ عیال رکھتا ہو اور عیال اوسکی تنگی پر صابر نہ ہین اور راضی نہ ہین اوسکو ترک کسب واسطے نہیں اور ذخیرہ رکھنا ہی واسطی عیال کی ایک سال تک روا ہی لنفس اپنی کی چالیس روز تک منافی توکل کی نہیں کہ رسول علیہ السلام نے کہا ہی اور اسی طرح ہی علاج بیماری کا اور رکھنا چیزون ضروری کا مانند باسن و کپڑہ وغیرہ کی کہ ہر روز کام مین آتی ہین لیکن اگر کچھ ذخیرہ نہ رکھی اور سب کچھ ترک کری اور دل اوسکا اللہ تعالی پر مطمئن ہو یقین ہے کہ اعلی درجہ ہی اوسکی لیے بڑی قوت یقینی چاہی ہیں جسکو سوا ذخیرہ کرنا کی فراغ عبادت اور جمعی خاطر نہ ہو اوسکو ذخیرہ رکھنا افضل ہے ولیکن ترک کرنا شکوہ اور گلا کا رنج اور بیماری سی اور چھپانا مرض کا بھی سی شرط توکل ہی اور کہا ہی علما نے کہ توکل سوای توحید اور زہد کی راست نہیں آتا اور مراد توحید سی یہان یہ ہی کہ تمام مخلوقات کو پیدایش اللہ تعالی کی جانی اور جانی کہ محرک سبکا سوای واحد حقیقی کی کوئی نہیں جو کچھ آتا جاتا ہی سب ایک ہی جگہہ سی ہی جسکی دل پر یہ بات غالب ہو جاوی گی بی اختیار توکل حاصل ہوگا اور صبر کرنا واجب ہی تا ایمان اوسکا سلامت رہی اور عبادت مین مشغول ہو سکے کہ ساتھ جزع اور فزع اور تاسف کی عبادت میسر نہیں ہو سکتی اور خیر دنیا اور آخرت کی بہی وعدہ کی گئی ہی ساتھ صبر کرنے کے ایک تو فتحیاب ہونا دشمنون پر ہی جیسی کہ فرمایا اللہ تعالی نی فاصبر ان العاقبة للمتقین اور دوسری مراد کو پہونچنا صبر کی سبب سے جیسے کہ فرمایا وتمت کلمة ربک الحسنی علی بنی اسرائیل بما صبروا اور تیسرے مقدم ہونا اور امام ہونا ہی وجعلنا ہم ائمة یہدون بامرنا لما صبروا اور چوتھی تعریف کرنا حق کا انا وجدناہ صابرا نعم العبد انہ اواب اور پانچوین بشارت ہی وبشر الصابرین اور چھٹی محبت حق تعالی کی ہی ان اللہ یحب الصابرین اور ساتوین پانا درجات بلند کا ہی اولئک یجزون الغرفة بما صبروا اور آٹھوین بزرگی اور سلام اللہ تعالی کی طرف سی سلام علیکم بما صبرتم اور نوین پانا ثواب بی نہایت کا ہی انما یوفی الصابرون اجرہم بغیر حساب پس کوشش کری ایسی خصلت بزرگ مین اور اوسکی حاصل کرنیکو اہم مہمات اور غنیمت جاننا چاہیی اور مراد صبر سی منع کرنا نفس کا ہی جزع کرنے سے اور جزع ذکر کرنا عجز اپنی کا ہی سختی سی اور ارادہ کرنا خلاصی کا ہی سختی سی بطریق قطع اور حکم کی پس صبر ترک کرنا اس بات کا ہی اور علاج حاصل کرنی صبر کا یہ ہی کہ تامل کری آدمی کہ جو کچھ مقدر ہی جزع و فزع سی متغیر نہیں ہوتا اور کم و بیش اور مقدم و موخر نہیں ہوتا اور ثواب صبر کا مفت تلف ہوتا ہی پہر جان کہ صبر چار قسم ہے ایک تو صبر یعنی روکنا نفس کا استقامت طاعت پر ہی دوسری صبر کرنا گناہون کی کرنے سے تیسرے صبر کرنا فضول دنیا سی چوتھی صبر کرنا اوپر شدائد اور مصیبتون دینی اور دنیوی کی پس جو کوئی یہ سب بجا لاوے عبادت مین مستقیم ہوگا اور گناہون سی امن مین رہیگا اور دنیا کی بلاؤن سے اور آخرت کی عذاب سی چھٹکارا پاوی گا اور بہت سی ثواب کا وارث ہوگا اور جو کوئی جزع کری سب نعمتون سے محروم رہیگا اور عبادت نہیں کر سکے گا خاطر جمع سے اور اگر کچھ کرے تو بسبب نہ صبر کرنے کی گناہون سے جدا ہوگا + بحر العلوم ومنی الطالب

## اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلے عَنْ اِبْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ اُمَّتِیْ سَبْعُوْنَ اَلْفًا بِغَیْرِ حِسَابٍ ھُمُ الَّذِیْنَ لَا یَسْتَرْقُوْنَ وَلَا یَتَطَیَّرُوْنَ وَعَلٰی رَبِّھِمْ یَتَوَکَّلُوْنَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ داخل ہوونگے بہشت مین میری امت مین سی ستر ہزار بغیر حساب کے وہ وہ لوگ ہین کہ نہ طلب منتر کی کرتی ہین اور نہ شگون بد لیتی ہین اور اپنے رب ہی پر بھروسا کرتے ہین یعنی تمام ادن چیزون کی کرتے ہین اور ترک کرتے ہین نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف ستر ہزار بغیر ملاحظہ تا اسمہ انکے پیس ہین

منافی ہی اس حدیث کی کہ ہر ایک کی ساتھ انمین سے ستر ستر ہزار ہون سگے اور نہ طلب منتر کے کرتے ہین یعنی مطلقا یا بغیر کلمات قرآنیہ
اور اسمار الہیہ کے اور نہ شگون بد لیتی ہین یعنے حیوانات کی اوڑجانے سے یا آواز کی سننے سے بلکہ کہتے ہین جیسی کہ وارد ہوا ہے
اللہم لا طیر الا طیرک ولا خیر الا خیرک ولا الہ غیرک اللہم لا یاتی بالحسنات الا انت ولا یذہب بالسیئات الا انت کہا صاحب نہایہ نی کہ یہ
صفت اولیای کاملین سے ہی کہ جو اعراض کرتے ہین اسباب دنیا سے اور متعلقات اوسکی سے اور نہین التفات کرتی طرف
کسی چیز کے متعلقات دنیا سے اور یہ درجہ خواص کا ہی کہ نہین پہونچتی اونکو غیر اونکے اور اوپر عوام کی رخصت ہی اونکی لیئی
دوا کرنے اور علاج کرنے کے اور جو شخص کہ صبر کرے بلا پر اور منتظر رہے کشائش کا اللہ تعالی کی طرف سی ساتھ دعا کی
ہوتا ہی جملہ خواص اور اولیا سی اور جو کہ نہ صبر کری رخصت دی جاتی ہی اسکی لیی منتر اور علاج اور دعا کی کیا نہین سنا
ہی تو نی کہ حضرت صدیقؓ نے جب تصدق کیا تمام مال اپنا تو نہ انکار کیا اونپر آن حضرتؐ نی اسی لیی کہ جانتے تہی یقین و
صبر اونکا اور جبکہ لایا آپ کی پاس ایک شخص مانند بیضہ کبوتر کے سونا اور کہا کہ اسکے سوا مین کچھ ملک مین نہین رکھتا پس حضرتؐ
نے اوسکو مارا اور غصہ کیا اوسپر ظاہر یہ ہے واللہ اعلم کہ مراد منتر سے منتر جاہلیت کے ہین کہ کتاب و سنت سی معلوم نہین ہوئے
اور شارع نے انکو روا نہین رکہا اور امن نہین ہی اوس مین پڑجانے سے شرک مین بقرینہ قول ولا یتطیرون کی اسلیی کہ یہ بات ثابت
ہی کہ نظیر عادات جاہلیت سی ہی اور ممنوع اور پرہیز کرنا عادات جاہلیت سی تمام مسلمانون پر لازم ہی اور باوجود اسکی اس مین
فضیلت ہی اور اسپر ایسا ثواب عظیم مرتب کیا کہ وہ در آنا بہشت کا ہی بیحساب اسلیی کہ اکثر مسلمان مبتلا اور گرفتار ہین ساتھ
اس باب کی اگرچہ جاہلیت سے ہون اور یہ بہی درجات توکل سی ہی اور بالاتر اس سے ترک کرنا منتر اور معالجات اور تدبیرات
کا ہی مطلقا کہ واسطے ثابت کرنے مقام توکل کے کرین اور متعارف توکل سی یہی معنی سمجھے جاتے ہین چنانچہ اسی لیی تفسیر کیا
ہے صوفیہ نے توکل کو ساتھ ترک کرنے کسب اور اسباب کی بسبب اعتماد کے رزاقیت حق پر جیسا کہ گذرا اور یہ مرتبہ خواص کا ہی
اور متوسطون کا اور اونکو یہ فضیلت اور جزا کہ اس حدیث مین مذکور ہی حاصل ہے ساتھ زیادتی کی للذین احسنوا الحسنی وزیادۃ
اور تیسرا مرتبہ منتہیون اور مقربون کا ہی کہ اسباب بالکل نظر ظاہری اونکی سی ساقط ہی اور وجود و عدم اوسکا برابر ہوا ہی اور
اونکو بیچ مباشرت اسباب کی عبودیت اور فرمان برداری امر کی ہی اور اس حیثیت سی حکم عزیمت کا پکڑا ہی اور یہ مرتبہ اخص
خواص کا ہی کہ انبیا اور اولیا ہین کہ اپنے سی فانی اور باقی ساتھ خدا کی ہین اور نہایت مرتبہ توکل کا اور حقیقت اوسکی یہ ہے
اور جزا اونکی سبب سی زیادہ ہی ح اور عالمگیری مین قاعدہ کلیہ یون لکہا ہی کہ اسباب دور کرنے والی ضرر کی تین قسم کے
ہین ایک تو مقطوع بہ یعنی یقینی جیسیکہ پانی کہ دور کرتا ہی ضرر پیاس کو اور روٹی کہ دور کرتی ہی ضرر بہوک کو اور دوسرے
ظنی جیسے کہ فصد اور پچہنے اور پینا مسہل کا اور تمام قواعد طب کے یعنی معالجہ برودت کا ساتھ حرارت کی اور معالجہ حرارت کا ساتھ
برودت کی اور یہ اسباب ظاہرہ ہین طب مین آور تیسری موہوم مانند داغنے اور رقیہ کے یعنی دعا پڑہ کر دم کرنی اور تعویذ
تیار کرنا پس یقینی کا ترک کرنا قسم توکل سی نہین ہی بلکہ ترک کرنا اوسکا حرام ہی درصورت خوف موت کی اور اوپر موہوم پس شرط
توکل یہ ہی کہ ترک کری اوسکو اسلیی کہ وصف کیا ہی ساتھ اوسکی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے متوکلین کو اور اسی پر درمیانہ و
کہ وہ ظنی چیزون کا کرنا ہی مانند معالجہ کرنے کے ساتھ اسباب ظاہرہ کی نزدیک اطبا کے پس کرنا اوسکا نہین ہی منافی توکل کا

بخلاف موہوم کی اور ترک کرنا ظنی کا نہیں ہی ممنوع بخلاف یقینی کے بلکہ کبھی ہوتا ہی ترک کرنا ظنی کا افضل کرنے اوسکے سے بعض احوال میں اور بیچ حق بعض اشخاص کے پس وہ ایک درجہ ہی درمیان دو درجوں کی کذا فی الفصول العمادیۃ انتہی **وعنہ**

قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَوْمًا فَقَالَ عُرِضَتْ عَلَیَّ الْاُمَمُ فَجَعَلَ یَمُرُّ النَّبِیُّ وَمَعَہُ الرَّجُلُ وَالنَّبِیُّ وَمَعَہُ الرَّجُلَانِ وَالنَّبِیُّ وَمَعَہُ الرَّھْطُ وَالنَّبِیُّ وَلَیْسَ مَعَہُ اَحَدٌ فَرَاَیْتُ سَوَادًا کَثِیْرًا سَدَّ الْاُفُقَ فَرَجَوْتُ اَنْ یَّکُوْنَ اُمَّتِیْ فَقِیْلَ ھٰذَا مُوْسٰی فِیْ قَوْمِہٖ ثُمَّ قِیْلَ لِیَ انْظُرْ فَرَاَیْتُ سَوَادًا کَثِیْرًا سَدَّ الْاُفُقَ فَقِیْلَ لِیَ انْظُرْ ھٰکَذَا وَھٰکَذَا فَرَاَیْتُ سَوَادًا کَثِیْرًا سَدَّ الْاُفُقَ فَقِیْلَ ھٰؤُلَاءِ اُمَّتُکَ وَمَعَ ھٰؤُلَاءِ سَبْعُوْنَ اَلْفًا قُدَّامَھُمْ یَدْخُلُوْنَ الْجَنَّۃَ بِغَیْرِ حِسَابٍ ھُمُ الَّذِیْنَ لَا یَتَطَیَّرُوْنَ وَلَا یَسْتَرْقُوْنَ وَلَا یَکْتَوُوْنَ وَعَلٰی رَبِّھِمْ یَتَوَکَّلُوْنَ فَقَامَ عُکَّاشَۃُ بْنُ مِحْصَنٍ فَقَالَ ادْعُ اللّٰہَ اَنْ یَّجْعَلَنِیْ مِنْھُمْ قَالَ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْہُ مِنْھُمْ ثُمَّ قَامَ رَجُلٌ اٰخَرُ فَقَالَ ادْعُ اللّٰہَ اَنْ یَّجْعَلَنِیْ مِنْھُمْ فَقَالَ سَبَقَکَ بِھَا عُکَّاشَۃُ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ

اور روایت ہی اوسی ابن عباس سی کہ کہا ابن عباس نے کہ نکلے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن پس فرمایا کہ ظاہر کی گئیں اور دکہائی گئیں مجکو امتیں یعنے ساتہ انبیا اونکی کو بطریق کشف کی یا خواب میں یا خبر دیہی دکہائی اونکی ہی دن قیامت کی اور تعبیر ساتہ ماضی کی بسبب تحقیق وقوع کے ہے پس شروع کیا کہ گذرتا ہی ایک پیغمبر اس حالت میں کہ اوسکی ساتہ ایک شخص ہی یعنی تابع اوسکا کہ نہیں تہا کوئی تابع اوسکا سوا اوسکی اور گذرتا ہی ایک اور پیغمبر حال آنکہ اوسکی ساتہ ہیں دو شخص اور گذرتا ہی ایک اور پیغمبر اس حالت میں کہ اوسکے ساتہ ہی ایک جماعت اور گذرتا ہی ایک پیغمبر اور نہیں ہی ساتہ اوسکی کوئی یعنی بسبب متابعت کرنے کسی کی اونکی پس دیکہا میں نے یعنے آگی اپنے ایک انبوہ بہت کہ روک رکہا ہی اور بہر دیا ہی اوسنے کنارۂ آسمان کو پس چونکہ بہت تہی وہ جماعت امید رکہی میں نے یہ کہ ہو امت میری پس کہا گیا کہ یہ موسیٰ پیغمبر ہیں بیچ امت اپنی کی یعنی جو کہ ایمان لائی تہی اونپر پہر کہا گیا واسطے میرے کہ دیکہہ یعنی گویا کہ آنحضرت نی حیا سی سر جہکا لیا تہا اوسوقت اور مونہہ پہیر لیا تہا اوس جگہہ سے کہ جہاں سی لوگ گذرتی تہے پس کہا گیا آپکو کہ دیکہو دیکہو گی امت اپنی پس دیکہا میں نے یعنے آگی اپنی انبوہ بہت کہ روک رکہا ہی اوسنے کنارۂ آسمان کو یعنی پس قناعت کی میں نے اوسپر اور شکر کیا پس کہا گیا واسطے میری یعنی بلکہ تہری لیے زیادتی ہی بہ نسبت سابق کی دیکہہ ادہر اودہر یعنی داہنی بائیں پس دیکہا میں نے ایک انبوہ بہت کہ گہیر لیا ہے اوسنی کنارۂ آسمان کو پس کہا گیا یعنی مجکو کہ یہ یعنی تمام جو آگی اور داہنی اور بائیں ہیں امت تیری ہیں اور ساتہ انکی یعنی منجملہ انکی یا زیادہ انپر ستر ہزار آدمی کہ آگی انکی ہیں داخل ہونگی بہشت میں بغیر حساب کے اور وہ ہیں کہ نہ شگون لیتے ہیں اور نہ منتر پڑہواتی ہیں اور نہ داغ لیتے ہیں اور اپنے پروردگار ہی پر توکل کرتے ہیں پس کہڑا ہوا عکاشہ بن محصن صحابی اور کہا دعا کیجیی اسد تعالی سی یہ کہ کری مجکو اون میں سی یعنی متوکلین میں سی کہ داخل ہونگی بہشت میں بغیر حساب کی کہا آنحضرت نی خداوندا گردان تو عکاشہ کو اون میں سی پہر کہڑا ہوا ایک شخص اور پس کہا دعا کیجیی اسد سی یہ کہ گردانی مجکو اون میں سے پس فرمایا حضرت نی کہ سبقت لی گیا تجہسے ساتہ اس دعا کی عکاشہ نقل کی یہ بخاری نے اور مسلم نی **ف** مراد نبیوں سی امر میں رسول ہی حکم کیا گیا ساتہ تبلیغ کے اور ستر ہزار کہا نووی نی احتمال ہی یہ کہ ہوں معنی اسکے یہ کہ ستر ہزار تمہاری امت میں سی سوا اونکی اور یہ بھی احتمال ہی کہ ہوں معنی اسکی یہ کہ انہیں میں سے ستر ہزار ایسے ہیں اور

سو یہی ہی انکی روایت بخاری کی کہ ہذہ امتک ویدخلون الجنۃ من ہؤلاء سبعون الفا اور نہ داغ لیتی ہین یعنی مگر وقت ضرورت کے لیتی ہین
اسلیے کہ آیا ہے داغ لینا عند الضرورۃ بعضے صحابہ سے کہ اونمین سی سعد بن ابی وقاص بھی ہین عشرہ مبشرہ مین سی یا مطلق داغ
نہین لیتے ہین بسبب راضی ہونی کی قضا و قدر الٰہی پر اور بسبب تلذذ کے ساتھ بلا کے اور بسبب جاننے اس بات کی کہ نہین
ضرر کرتا اور نہین نفع دیتا مگر اللہ اور نہین تاثیر کرتی کوئی چیز حقیقت مین سوای اوسکے پس وہ بیچ مرتبہ شہود کی ہین خارج دائرہ وجود
سی فانی اپنی نفسون کی حظوظ سی اور نہ داغ لیتے ہین یعنی انکی یہ ہین مگر وقت ضرورت کی باوجود اسکی کہ اعتقاد شفا کا اللہ تعالیٰ سے
رکھتی ہین نہ نری داغنی سی اور نہ منتر پڑھواتی ہین یعنی وہ منتر کہ نہ قرآن مین ہین اور نہ حدیث صحیح مین اور وہ کہ نہ امن ہو اس سے
کہ ہو اوس مین شرک اور نہ شگون بد لیتی ہین یعنی کسی چیز سی نہ جانور پرندہ سی اور نہ کتی بلی وغیرہا جانورون چرندہ سی پس مراد یہ ہے
کہ وہ چھوڑتی ہین اعمال جاہلیت کی پھر اگر کہا جاوی کہ ایسی لوگ بہت ہین عدد مذکور سی کہینگے ہم کہ مراد کثرت ہی نہ یہ عدد مخصوص کہ
کرانی داغ کرنا ہی اسباب تہیہ سے ہے اور حدیثون مین نہی اوس سی آئی ہی اور وقت ضرورت کی اگر بحکم اطبای حاذق کے
یقین ہووی تو اجازت بھی ہی اور حضرت نی دوسری شخص کے حق مین اسلیے دعا نہ مانگی کہ اذن نہین دی گئی تھی حضرت اوس
مجلس مین دعا کرنیکے مگر ایک شخص کے لیے پس چونکہ عکاشہ کے لیے دعا کی گنجایش دعا کی دوسری کی حق مین نہ رہی یا یہ
شخص اہل اس مرتبہ کا اور مستحق اوس منزلت کا نہ تھا اور باوجود اسکے صراحۃً نفرمایا کہ تو اہل اوسکا نہین ہے بلکہ جواب دیا ساتھ کلام
مشترک کی اور بیان کیا کہ سبب خاص عکاشہ کی دعا کرنیکا سبقت اوسکی تھی ساتھ التماس دعا کی اور بعضون نی کہا ہی کہ وہ شخص منافقون
مین سی تھا اس سبب سی اوسکی لیے دعا نکی اور باوجود اسکی ازراہ حسن خلق کی جواب دیا ساتھ کلام محتمل کے اور بعضون نی کہا ہے کہ
تخصیص عکاشہ کی دعا کی بسبب وحی خفی کی تھی اور یہ قول صواب تر ہی اس لیے کہ ایک روایت مین آیا ہی کہ مرد دوسرا سعد بن
عبادہ تھے کہ مشاہیر صحابہ سے ہین واللہ اعلم اور اس حدیث مین دلالت ہی اوپر کہ جلدی اور سبقت کری طرف نیکیون کے اور طلب
دعا کے کرے صالحین سے وعن صہیب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عجبا لامر المؤمن ان امرہ
کلہ لہ خیر ولیس ذلک لاحد الا للمؤمن ان اصابتہ سراء شکر فکان خیرا لہ وان اصابتہ ضراء صبر
فکان خیرا لہ رواہ مسلم اور روایت ہی صہیب سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ عجب ہے واسطے شان اور
حال مسلمان کی کہ تمام شان اوسکی اوسکی لیے بہتر ہی اور نہین ہی یہ شان کسی کی لیے مگر مسلمان کے لیے اگر پہونچی اوسکو
خوشی یعنی چین اور فراخی رزق اور اور نعمتین اور چین اور توفیق طاعت شکر کرتا ہی پس ہوتا ہی شکر بہتر اوسکے لیے
اور اگر پہونچتا ہی اوسکو ضرر یعنی فقر اور مرض اور رنج و بلا مین صبر کرتا ہی پس ہوتا ہی صبر بہتر اوسکے لیے نقل کی یہ مسلم نی ف مقام صبر
و شکر کی دونون عالی ہین اور اجر و ثواب دونون پر ملتا ہی اور آدمی ان دو حال سی خالی نہین پس وہ ہر حال بہتر ہی پھر منحصر
ہونا خیر کا ہر حال مین مومن کامل کے لیے ہی اسلیے کہ غیر مومن کامل کا حال یہ ہی کہ اگر پہونچتی ہی اوسکو خوشی تو تکبر اور خلاف شرع
باتین کرنے لگتا ہی اور اگر ضرر پہونچتا ہی اوسکو تو جزع و فزع اور کفران نعمت کرتا ہے بخلاف مومن کامل کی کہ اوس سے
ایسی بات نہین ہوتی ۱۲ ع وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المؤمن القوی خیر
واحب الی اللہ من المؤمن الضعیف وفی کل خیر احرص علی ما ینفعک واستعن باللہ ولا تعجز وان اصابک

شیٔ فلا تقل لو انی فعلت کان کذا وکذا ولکن قل قدر اللہ وما شاء فعل فان لو تفتح عمل الشیطان رواہ

مسلم اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ مسلمان قوی یعنی بیچ ایمان اور اعتقاد کی ساتھ
خدا کی اور توکل اور اعتماد کی اوسپر اور قصد کرنی کی امور خیر پر اور جہاد کرنی کی راہ خدا میں یا قوی ہی صبر کرنی میں لوگوں کے
ہمنشینی پر اور تحمل کرنے میں اونکی ایذا پر اور نصیحت اور تعلیم خیر کرنی میں بہتر ہی مسلمان ضعیف سی یعنی ان صفات میں اور ہر مسلمان
میں یعنی قوی ہو یا ضعیف نیکی ہی اور کوئی مسلمان صفات نیک سی خالی نہیں اور اصل ایمان کا ہر میں صفتوں خیر کی حرص
کر تو اوس چیز پر کہ نفع دی تجکو یعنی امر دین سی اور مدد و توفیق طلب کر خدای تعالی سی یعنی عمل نیک کرنی پر اور عاجز نہو یعنی طلب
و استعانت سی ہلیی کہ اللہ تعالی قادر ہی اسپر کہ دیوی تجکو قوت اپنی طاعت کے جبکہ مستقیم ہووی تو اوسکی استعانت پر اور بعضوں سے
کہا کہ معنے اسکی یہ ہیں کہ نہ عاجز ہو تو کرنی اوس چیز کے سے کہ حکم کیا گیا ہی تو اوسکا اور نہ چھوڑ تو اوسکو اور اگر پہونچی تجکو کچھ یعنی مصیبت
دین یا دنیا کی تو نہ کہہ یہ بات کہ اگر میں کرتا ایسا تو ہوتا ایسا ولیکن کہہ یعنی زبان قال سے یا زبان حال سی کہ مقدر کیا اللہ نی یعنی ایسا اور ایسا
یعنے واقع ہوا یہ موافق قضا و قدر اوسکی کی اور جو کچھ چاہتا ہی خدای تعالی کرتا ہی ہلیی کہ لفظ لو کہ بسبب پشیمانی کہانی کی کسی چیز پر
اور بسبب معارضہ تقدیر الہی کی اور نسبت حول و قوت نفس کے کہتی ہیں کہولتا ہی کام شیطان کا اور لاتا ہی دل میں وسوسہ اوسکا ساتہ میت
اور معارضہ قدر کی نقل کی یہ مسلم نی ف یہ کہنا ہلیی منع ہی کہ کچھ فائدہ نہیں کہتا ہلیی کہ جو مقدر میں ہی وہی ہوتا ہی فرمایا
اللہ تعالی نی قل لن یصیبنا الا ما کتب اللہ لنا پس لفظ لو کہنا اس جگہہ منع ہی کہ منازعت ساتہ تقدیر کی لازم آوی والا وارد ہوا ہی
قرآن میں لو کنتم فی بیوتکم لبرز الذین کتب علیہم القتل اور حدیث میں ہے لو انی استقبلت من امری ما استدبرت چنانچہ باب الحج میں
یہ ذکر کی گئی ہی اور بہت روایتوں میں آیا ہی استعمال لو کا پس ظاہر یہ ہی کہ یہ نہی وارد ہوئی ہی اوس جگہہ کہ جہاں فائدہ نہو اور معارضہ
تقدیر کا ہو اور یہ نہی تنزیہی ہی نہ تحریمی اور جبکہ کہی ازراہ تاسف کی فوت ہونی طاعت آلہی پر یا متعذر ہو اوس سی پس نہیں ہی منافات
اسکا اور اسپر محمل کیا جاتا ہی استعمال لو کا کہ موجود ہی حدیثوں میں بلکہ تاسف کرنا فوت ہونی طاعت پر باعث ثواب ہی اس لائق ہی کہ
گنا جاوی قبیلہ استحباب سی چنانچہ روایت کیا ہی رازی نی اپنی کتاب مشیخہ میں ابی عمرو سی کہ جسنے تاسف کیا دنیا پر کہ فوت ہوئی اوسی
قریب ہوا دوزخ کی ہزار برس کے اور جسنے تاسف کیا آخرت پر کہ فوت ہوئی اوس سی قریب ہوا جنت سی ہزار برس کی ذکر کی یہ سیوطی
نے جامع میں **الفصل الثانی** فصل دوسری **عن عمر بن الخطاب قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ**
**وسلم یقول لو انکم تتوکلون علی اللہ حق توکلہ لرزقکم کما یرزق الطیر تغدو خماصا وتروح بطانا رواہ**
**الترمذی وابن ماجۃ** روایت ہے عمر بن خطاب سی کہ کہا سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ اگر تحقیق تم توکل یعنی بھروسا کرو اللہ پر
حق توکل کا تو البتہ روزی دی تمکو جیسے کہ روزی دیتا ہی جانوروں پرندوں کو نکلتے ہیں جانور صبح کو بھوکی اور پھرتی ہیں شام کو اپنی گہونسلوں میں
سیر نقل کی یہ ترمذی و ابن ماجہ نی ف حق توکل یہ ہی کہ یقینا جانے یہ کہ نہیں ہے کوئی فاعل وجود میں سوای اللہ تعالے کے
اور ہر موجود یعنی مخلوق اور رزق اور عطا اور منع اور ضرر اور نفع اور فقر اور غنی اور مرض اور صحت اور موت اور حیات وغیرہ
ذلک سب اللہ تعالی کی طرف سی ہیں اور وہ ضامن ہی رزق کا بیشک و شبہہ پس اسکا یقین کر کے سعی کری بیچ طلب نیکی اپنی وجہ
یعنے بیچ بہت سنا او ٹہا دی اور حرص اور افراط و مبالغہ کری اوسکی طلب میں حتی کہ ملامت و حرمت کا خیال نرہی کہا امام غزالی نی کہ جو کوئی

گمان کرے کہ توکل ترک کرنا کسب کا ہے اور پڑے رہنا زمین پر مانند کپڑے ڈالے گئے کی زمین پر وہ جاہل ہے اور امام قشیری نے کہا کہ جگہ توکل کے قلب ہے اور حرکت ظاہر میں ہے پس وہ منافی توکل کی نہیں جبکہ اعتماد و اثق خدای عز و جل پر ہے چنانچہ اسلیے تشبیہ دی ساتھ جانور پرندہ کی کہ وہ طلب رزق میں نکلتا ہے لیکن اعتماد اللہ تعالی ہی پر ہوتا ہے نہ اپنی طلب و قوت پر پس اس مشابہت میں اشارہ ہے اسپر کہ سعی واسطے رزق کی نہیں منافی ہے اعتماد کی اللہ تعالی پر جیسا کہ فرمایا اللہ تعالی نے وکاین من دابۃ لاتحمل رزقہا اللہ یرزقہا وایاکم پس حدیث واسطے آگاہ کرنے کی ہے اسپر کہ کسب نہیں سبب ہے رزق بلکہ رازق اللہ تعالی ہی ہے نہ واسطے منع کرنے کی کسب سے اسلیے کہ توکل کی جگہ دل ہے پس نہیں منافی ہے اسکو حرکت جوارح کی باوجودیکہ کبھی رزق دیا جاتا ہے بغیر حرکت کی ہے بلکہ بسبب حرکت کرنے غیر اسکی کی پہونچتا ہے رزق اللہ تعالی کا بسبب برکت اسکی کی جیسے کہ سمجھا جاتا ہے عموم قول اللہ تعالی کی سے وما من دابۃ فی الارض الا علی اللہ رزقہا اور منقول ہے کہ بچے کوے کی وقت نکلنے کی انڈے سے ہوتی ہیں سفید پس بری معلوم ہوتی ہیں وہ کوے کو اور وہ چھوڑ کر چلا جاتا ہے اونکو اور باقی رہتی ہیں بچے اکیلے پس بھیجتا ہے اللہ تعالی طرف اونکی مکھی اور چیونٹی پس چن چن کر کھاتی ہیں وہ اونکو یہانتک کہ بڑے ہوتی ہیں کچھ تو سیاہ ہو جاتی ہیں پس پھرتا ہے طرف اونکی کوا تو دیکھتا ہے اونکو سیاہ پس لے بیٹھتا ہے اونکو اور پرورش کرتا ہے اون کو پس پہونچتا ہے اونکو رزق بغیر سعی کی اور اور حکایتیں اس باب میں بہت ہیں اور عجیب حکایت یہ ہے کہ اللہ تعالی نے عزرائیل کو فرمایا کہ آیا رحم بھی کیا ہے تو نے کسی پر وقت روح نکالنے کی پس کہا عزرائیل نے ہاں ایک بار رحم آیا ہے جس وقت کہ غرق ہوئی ایک کشتی کی لوگ اور کچھ اونمیں سے باقی رہی کشتی کے تختوں پر اور تھی ایک عورت اپنی بچی کو دودھ پلاتی ایک تختہ پر پس حکم فرمایا تو نے اوسکی روح قبض کرنے کا پس رحم کھایا میں نے اوس وقت اوسکی بچی پر فرمایا اللہ تعالی نے کہ میں نے ڈالا اوس بچی کو ایک جزیرے پر اور بھیجی میں نے طرف اوسکی ایک شیرنی کہ دودھ پلاتی تھی اوسکو یہانتک کہ کچھ بڑا ہوا پھر متعین کیے میں نے کچھ جن تاکہ تعلیم کریں اوسکو زبان آدمی کی یہانتک کہ وہ جوان ہوا اور داخل ہوا علما میں اور حاصل ہوئی اوسکو امارت اور پہونچا وہ سلطنت کی مرتبہ کو کہ بادشاہ ہوا تمام روی زمین کا پس دعوی کیا اوسنے الوہیت کا اور بھول گیا عبودیت اور حقوق ربوبیت اور نام تھا اوسکا شداد اور اللہ بہت مہربان ہے اپنے بندوں پر پس جو رحیم کہ رزق دے اپنی دشمنوں کو وہ کیونکر بھولیگا اپنی دوستوں کو ؀ وعن ابن مسعود قال

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایہا الناس لیس من شیء یقربکم الی الجنۃ ویباعدکم من النار الا قد امرتکم بہ ولیس شیء یقربکم من النار ویباعدکم من الجنۃ الا قد نہیتکم عنہ وان الروح الامین وفی روایۃ وان روح القدس نفث فی روعی ان نفسا لن تموت حتی تستکمل رزقہا الا فاتقوا اللہ واجملوا فی الطلب ولا یحملنکم استبطاء الرزق ان تطلبوہ بمعاصی اللہ فانہ لا یدرک ما عند اللہ الا بطاعتہ رواہ فی شرح السنۃ والبیہقی فی شعب الایمان الا انہ لم یذکر وان روح القدس اور روایت ہے ابن مسعود سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اے لوگو نہیں ہے کوئی چیز کہ نزدیک کرے تمکو طرف بہشت کی اور دور رکھے تمکو آگ دوزخ سے مگر وہ چیز کہ تحقیق حکم کیا ہے میں نے تمکو ساتھ اوسکی اور نہیں ہے کوئی چیز کہ نزدیک کرے تمکو آگ دوزخ سے اور دور رکھے بہشت سے مگر وہ چیز کہ تحقیق منع کیا ہے میں نے تمکو اوس سے اور تحقیق روح الامین اور ایک روایت میں ہے کہ تحقیق روح القدس نے کہ مراد دونوں عبارتوں سے جبرئیل ہیں پھونکا میرے دل میں یعنی وحی خفی لائے میرے پاس یہ کہ تحقیق کوئی جان نہیں مرتی یہاں تک کہ پورا لیتی ہے رزق اپنا

یعنی جو کچھ مقدر ہی اوسکی لیے جیسی کہ اشارہ کیا طرف اوسکی حق سبحانہ تعالی نی اللہ الذی خلقکم ثم رزقکم ثم یمیتکم اگاہ ہو پس جب ایسا ہی کہ
جو رزق مقدر کیا ہی پہونچنی والا ہی تو پرہیزگاری کرو خدا کی نافرمانی سی اور نیکی اور اعتدال کرو اور افراط نکرو بیچ حاصل کرنے اور
ڈہونڈہنی رزق کی یعنی تا برو وجہ مشروع اور موافق حق کی پڑی اور نہ باعث ہو تمکو تاخیر رزق کی اوپر طلب نی اوسکی کی ساتہ گناہون خدا کے
ایسلیے کہ تحقیق شان یہ ہی کہ نہین پائی جاتی وہ چیز کہ نزدیک خدا کی ہی مگر بسبب طاعت اوسکی کی نقل کی یہ بغوی نی شرح السنہ مین اور بیہقی نے
شعب الایمان مین مگر بیہقی نی نہین ذکر کیا پیچھے لفظ وان روح القدس **ف** اس حدیث کی ہری کی جلی دلیل صریح ہین اوپر کہ تمام علوم امور
نافعہ اور دفع کرنیوالی ضرر کی حاصل کی جاتی ہین کتاب و سنت سی اور دلیل ہین اوپر کہ استعمال کرنا غیر کتاب و سنت کا ضائع کرنا عمر کا ہے
بلا فائدہ اور لفظ روح بمعنی جان آدمی اور روح ہی اور جبرئیل اور عیسی کی آیا ہی اور یہان مراد جبرئیل علیہ السلام ہین اور وصف لانا اسکا ساتہ
امین کی بسبب امانتداری انکی کی ہی علم وحی مین اور اضافت اسکی طرف قدس کی کہ ساتہ پیش قاف اور سکون دال اور پیش اوسکی کے
بمعنی طہر کی ہی بسبب کمال طہارت انکی کی ہی نجاست ناسوت سی اور اجملوا اجمال سی ہی یعنی نیکی کرو اور نہ مبالغہ کرو اوسکی طلب
مین آئی ہی کہ تمکو نہین تکلیف دی گئی سو طلب رزق کی فرمایا اللہ تعالی نی وما خلقت الجن والانس الا لیعبدون ما ارید منہم من رزق
وما ارید ان یطعمون ان اللہ ہو الرزاق ذو القوۃ المتین اور فرمایا اللہ عز وجل نے وأمر اہلک بالصلوۃ واصطبر علیہا لا نسئلک رزقا
نحن نرزقک والعاقبۃ للتقوی پس امر اباحت کی لیے ہی یعنی یہ ہین کہ طلب کرو حلال سے پس امر وجوب کی لیے ہی اور مؤید ہی اسکو
قول حضرت کا والاجملکم الخ اور اوپر طلب کرنی اوسکی کی ساتہ گناہون اوسکی کی یعنی جب رزق دیر کر پہونچی تو اضطراب نکرو اور حاصل نکرو
اوسکو بوجہ حرام و مکروہ کی مانند چوری اور غصب اور خیانت اور اظہار سیادت اور عبادت اور دیانت اور لینی کی بیت المال سی زیادہ حاجت
اور مانند انکی کی اور حقیقت مین رزق ہرگز دیر کر نہین پہونچتا اور جو کچہ پہونچی اور جس وقت کہ پہونچی رزق وہی ہی اور مقدر اوسی طرح تہا
اور گناہ سی زیادہ نہین پہونچتا پہونچتا ہی ہی کہ مقدر ہی اور اضطراب فقط ہی گناہ کی حاصل نہین ہوتا اور رزق کہ پہونچی بسبب گناہ کی
حرام ہوتا ہی پس طلب رزق ساتہ گناہ کی نکرو اور نہین پائی جاتی وہ چیز کہ نزدیک خدا کی ہی یعنی رزق حلال مگر ساتہ طاعت
اوسکی کی یعنی دوام اور استقامت کرو طاعت کہ جو کچہ کہ پہونچتا ہی قسم رزق سی پہونچتا ہی اگر گناہ سی حاصل کروگی حرام ہوگا اور تم
راجع ہوگی اور اگر طاعت سی بہم پہونچاؤگی حلال ہوگا اور بیچ رجوع کری کی اور یا مراد وہ چیز سی کہ نزدیک خدا کی ہی بہشت ہی جمع
اجملوا یعنی کماؤ مال کو بوجہ جمیل اور وہ یہ ہی کہ نہ طلب کری اوسکو مگر بوجہ شرعی اور ترک طلب یعنی البطالۃ کی ہی اور نہین مبالغہ کی لیے ہی ایسا
جیسی کہ اشعار یعنی عفت کی بیچ قول اللہ تعالی کی ومن کان غنیا فلیستعفف طیبی **وعن** ابی ذرؓ عن النبی صلی اللہ علیہ
وسلم قال الزہادۃ فی الدنیا لیست بتحریم الحلال ولا باضاعۃ المال ولکن الزہادۃ فی الدنیا ان لا تکون بما فی
یدیک اوثق بما فی یدی اللہ وان تکون فی ثواب المصیبۃ اذا انت اصبت بہا ارغب فیہا لو انہا ابقیت لک
رواہ الترمذی وابن ماجۃ وقال الترمذی ہذا حدیث غریب وعمرو بن واقد الراوی منکر الحدیث اور روایت ہی
ابی ذرؓ سی اونہون نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا زہد دنیا مین نہین ہی ساتہ حرام کرنی حلال کی اور ساتہ ضائع کرنی مال کی لیکن
زہد یعنی معتبر اور کامل بیچ دنیا مین یعنی شان دنیا مین یہ ہی کہ نہ ہووی تو ساتہ اوس چیز کی کہ بیچ ہاتہون تیری کی ہی قسم مال سی اعتماد کرنیوالا
زیادہ بہ نسبت اوس چیز کی کہ بیچ ہاتہون اللہ کی ہی اور زہد دنیا مین یہ ہی کہ ہووی تو بیچ ثواب مصیبت کی جس وقت کہ پہونچایا جاوی تو اوس

من کان للہ کان اللہ لہ نگاہ رکھہ تو اللہ تعالی کی حق کو یعنی ہمیشہ یاد رکھہ اور خوب فکر کر اوسکی قدرتون مین اور شکر ادا کر اوسکا
پاوی گا تو اوسکو سامنی اپنی اور جب ارادہ کری تو سوال کا پس سوال کر اللہ ہی سی اور جب ارادہ کری تو مدد چاہنی کا امور دنیا اور
آخرت مین پس مدد چاہ اللہ ہی سی اور جان تو یہ کہ سب خلق یعنی خاص اور عام اور انبیا اور اولیا اور تمام امام اگر جمع ہون یعنی متفق
ہون بالفرض والتقدیر اوپر اسکی کہ نفع پونہچاوین تجکو ساتہ کسی چیز کی یعنی امر دین یا دنیا تیری مین تو نہین نفع پونہچا سکین گی تجکو مگر اوس چیز
کو کہ مقدر کیا ہی اوسکو اللہ نی تیری لیی اور اگر جمع ہون سب آدمی اوپر کہ ضرر پونہچاوین تجکو ساتہ کسی چیز کی تو نہ ضرر پونہچا سکین گی تجکو
مگر اوس چیز کو کہ مقدر کیا ہی اللہ نی اوسکو تجہ پر اوٹہائی گئی قلم اور خشک ہو گئی صحیفے نقل کی یہ احمد اور ترمذی نی **ف** پاوی گا تو
اوسکو سامنی اپنی یعنی پاوی گا تو اوسکو اوسوقت گویا کہ وہ حاضر ہی سامنی تیری اور مشاہدہ کری گا تو اوسکو بیچ مقام احسان
اور کمال ایمان اپنی کی گویا کہ تو اوسکو دیکہتا ہی باین حیثیت کہ فنا ہو جاوی گا بالکل ماسوی اللہ تیری نظر سی پس اول حال
مراقبہ ہی اور دوسرا مقام مشاہدہ اور بعضون نی کہا کہ معنی یہ ہین کہ جبکہ محافظت کری گا تو طاعت اللہ یگانہ کی محفوظ رکہی گا تجکو
اور مدد کری گا تیری مہمات مین جدہر کہ متوجہ ہووی گا تو اور سہل کر دی گا تیری لیی وہ امور کہ قصد کری گا تو اور بعضون نی
کہا کہ معنی یہ ہین کہ پاوی گا تو عنایت و مہربانی اوسکی قریب اپنی اور رعایت کری گا تیری تمام حالات مین اور مدد کرے گا
تیری طرح بطرح اور سوال کر اللہ ہی سی اسلیی کہ خزانی بخششون کی اوسکی پاس اور ہاتہ مین ہین اور ہر نعمت اور نقمت (عذاب ۱۲) دنیوی یا اخروی
کہ بندی کو پہونچتی ہی یا دفع ہوتی ہی اوس ہی اوسکی رحمت سی بی آمیزش غرض اور بی ضمیمہ علت کی ہی اسلیی کہ وہ جواد مطلق
اور ایسا غنی ہی کہ کبہی محتاج ہی نہین ہوتا پس لائق ہی یہ کہ نہ امید رکہی مگر اوسکی رحمت سی اور نہ ڈری مگر اوسکے عذاب سی
اور التجا کری بڑی مہمات مین اوسیکی طرف اور اعتماد کری تمام امور مین اوسپر یعنی نہ مانگ غیر اوسکی سی اسلیی کہ غیر اوسکا نہین قادر
ہی دینی اور نہ دینی پر اور دفع کرنی ضرر اور پونہچانی نفع پر اسلیی کہ وہ اپنی نفسون کی نفع اور ضرر اور موت اور حیات کی تو مالک ہی نہین
پہ چاہی غیر کی اور نہ ترک کر تو سوال ساتہ زبان حال یا بیان مقال کے تمام احوال مین اسلیی کہ حدیث مین آیا ہی کہ جسنی نہ سوال کیا
اللہ سی غضب ہوتا ہی وہ اوسپر اسلیی کہ سوال کرنی مین اظہار اپنی عاجزی اور محتاجگی کا ہی کیا خوب کہا ہی کسی نی اللہ یغضب[لہ]
ان ترکت سوالہ ٭ وابن آدم حین یسئال یغضب ٭ اور اگر جمع ہون الخ خلاصہ اسکی مضمون کا یہ ہی کہ نفع اور ضرر اوسیکی طرف سی جان اور ہر حال
مین اوسیکی طرف رجوع کر کہ وہی نفع پونہچانی والا اور ضرر پونہچانی والا اور دینی والا اور نہ دینی والا ہی اور اللہ تعالی کی بعضی
کتابون مین آیا ہی کہ فرمایا اللہ تعالی نی قسم ہی اپنی عزت و جلال کی کہ البتہ انقطاع کرتا ہون مین اوس شخص سی کہ امید رکہتا ہی
غیر میری سی اور پہناتا ہون مین اوسکو کپڑا ذلت کا نزدیک لوگون کی یعنی ذلیل کرتا ہون اونکی سامنی اور محروم کرتا ہون
اوسکو اپنی قرب سی اور البتہ دور کرتا ہون مین اوسکو اپنی وصل سی پس البتہ کرتا ہون مین اوسکو متفکر حیران آیا امید رکہتا ہی
غیر میری سی شدائد مین اور شدائد میری ہاتہ مین ہین اور مین الحی القیوم ہون اور کہٹکہٹاتا ہی فکر مین دروازی غیر میری کی
اور میری ہاتہ مین کنجیان دروازون کی ہین اور وہ بند ہین اور دروازہ میرا کہلا ہوا ہی اوسکی لیی کہ دعا کری مجہسی انتہی
اوٹہائی گئی قلم یعنی احکام کی لکہنی سی اور خشک ہو گئی صحیفی یعنی قضا اور قدر مخلوق کی کہ قیامت تک جو کچہ ہونی والا ہی
اوسمین لکہی گئی تہی وہ خشک ہو گئی پس نہین رکہا جاتا اوسپر قلم بعد اسکی ساتہ لکہنی کسی چیز کی خلاصہ یہ کہ لکہا جا چکا لوح محفوظ

لہ یعنی اللہ غضب ناک ہوتا ہی اگر تو ترک کری سوال اوس سی اور بنی آدم جب سوال کیا جاوی تو غضب ناک ہوتا ہی ۱۲

میں جو کچھ کہ لکھا گیا قسم تقدیرات سے اب کچھ نہیں لکھا جاوے گا بعد فارغ ہونے کے اس سے پس تعبیر کی گئی بسبب قضا و قدر
کے ساتھ اوٹھنے قلم کے اور خشک ہونے صحیفہ کے بسبب مشابہت دینے کے ساتھ فراغ کاتب کے کتابت سے اور اول کتاب میں
حدیث گذر چکی ہے کہ اول جو پیدا کیا اللہ تعالی نے تو قلم کو پیدا کیا اور فرمایا کہ لکھ قلم نے کہا کہ کیا لکھوں فرمایا کہ لکھ تقدیر
پس لکھا اوسنے جو کچھ ہوا اور ہوگا ابد تک اور اگر کوئی کہے کہ یہ منافی ہے قول اللہ تعالی کے یمحو اللہ ما یشاء و یثبت تو جواب اسکا یہ ہے
کہ محو و اثبات بھی انہیں چیزوں میں سے ہے کہ خشک ہوئے صحیفے اسلیے کہ قضا دو قسم پر ہے مبرم اور معلق اور یہ ساتھ نسبت کے ہے
طرف لوح محفوظ کے ہے اور ساتھ اضافہ کرنے کے طرف علم اللہ کے نہ تبدیل ہے نہ تغیر اسلیے کہا و عندہ ام الکتاب اور بعضوں نے کہا کہ اللہ
کے پاس دو کتابیں ہیں ایک تو لوح محفوظ پس وہ تو ایسی ہے کہ متغیر نہیں ہوتی اور دوسری وہ کہ لکھتا ہے اوسمیں فرشتہ اعمال خلق کے
اور وہ محل محو و اثبات کی ہے اور اس حدیث میں رغبت دلائی ہے توکل پر اور راضی ہونے رضای مولی پر اور نفی کرنی حول و قوت کی
اپنی سے اسواسطے کہ نہیں ہے کوئی حادثہ قسم سعادت اور شقاوت اور تنگی اور فراخی اور نفع اور ضرر اور اجل و رزق سے مگر کہ متعلق ہے
ساتھ اللہ کے اور قضا و قدر اوسکی کے کہ مقدر کیے ہیں آسمان و زمین کے پیدا کرنے سے پچاس ہزار برس پہلے جاری ہوا قلم قضا کا ساتھ
اوس چیز کے کہ ہونے والی ہے پس برابر ہے تحرک و سکون پس واجب ہے شکر حالت خوشی اور ضرر میں اور جان کہ نصرت اعدا پر بسبب صبر
کے ہے محنت و بلا پر کہا قطب ربانی غوث صمدانی حضرت سید عبد القادر جیلانی نے فتوح الغیب میں کہ لائق ہے ہر مومن کو کہ کرے اس حدیث
کو آئینہ اپنے دل کا پس عمل کرے اسپر تمام حرکات و سکنات اپنی میں تاکہ سالم رہے دنیا اور آخرت میں اور پاوے دونوں جہان میں عزت
بسبب رحمت اللہ تعالی کے اور بعضی روایتوں میں بعد از لفظ تجدہ تجاہک کے یہ زیادتی بھی آئی ہے تعرف الی اللہ فی الرخاء یعرفک فی الشدۃ
یعنے شناسائی اور شکر گذاری اور توجہ کر طرف خدای تعالی کے حالت فراغ اور آسانی میں ساتھ طاعت حق اور نعمت شناسی کے پہنچانے گا
اور جزا اوسکی دے گا تجکو نزدیک سختی کے اور برلاوے گا حاجتیں تیری فان استطعت ان تعمل للہ بالرضا فی الیقین فافعل یعنی پس اگر کر سکے
تو کام واسطے خدا کے ساتھ راضی ہونے کے یقین میں تو کر اوسکو کہ کار عظیم ہے فان لم تستطع فان فی الصبر علی ما تکرہ خیرا کثیرا یعنی پس اگر کچھ کام نکر سکے
تو اور شکر نعمت کا پورا ادا نکر سکے تو تحقیق بیچ صبر کرنے کے اوپر بلا اور محنت مکروہ کے کہ تجکو پہنچی نیکی اور فضل اور ثواب بہت ہے لیکنے
اصل شکر گذاری حق کی ہے ہر حال بسبب شمول نعمتوں اور الطاف ظاہر و باطن کے اور اگر یہ نہو تو صبر تو ضرور کرنا چاہیے اور یہ بھی فضیلت رکھتا ہے
واعلم ان النصر مع الصبر والفرج مع الکرب یعنی اور جان کہ مدد کرنا حق کا بندہ کو ساتھ صبر کرنے بندہ کے ہے اوپر طاعت کی اور گناہ سے اور کشاد کار ساتھ
محنت اور غم کے ہے یعنی بعد از ہر تنگی کے کشادگی ہے اور بعد از غم کے راحت و شادی و ان مع العسر یسرا یعنی اور تحقیق بعد از ہر سختی کے آسانی ہے و لن یغلب
عسر یسرین یعنی اور ہرگز غالب نہ آوے ایک سختی دو آسانیوں پر یعنی بحسب قاعدہ عربی کے گویا آیہ میں عسر ایک ہے اور یسر دو ہیں ایک عسر دو یسر پر غالب
نہیں ہو سکتا بلکہ یسر ہی غالب ہے پس اگر آدمی ایک سختی دیکھے دو آسانیاں پاوے ایک دنیا میں اور دوسری آخرت میں جیسے کہ مسلمانون
نے رنج و محنت و تنہائی دنیا میں ساتھ محتاجگی اور سختی کے پس آسانی دیکھی دنیا میں ساتھ فتح اور مدد کے اور آخرت میں دیکھینگے نعمتیں اور راحت اور
چین بہشت کی اور دیدار مولی کا یہ تمام الفاظ اور حدیث میں آئے ہیں کہ مشکوۃ و مصابیح میں نہیں لایا وعن سعد قال قال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من سعادۃ ابن آدم رضاہ بما قضی اللہ لہ ومن شقاوۃ ابن آدم ترکہ استخارۃ اللہ و
من شقاوۃ ابن آدم سخطہ بما قضی اللہ لہ رواہ احمد والترمذی وقال ہذا حدیث غریب اور [illegible]

کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نیکبختی بیٹے آدم کی یہہ ہی راضی ہونا اوسکا ساتھ اوس چیز کے کہ مقدر کی ہی واسطے اوسکی اور بدبختی بیٹے آدم کی یہہ ہی چہوڑنا اوسکا مانگنی خیر کو اللہ تعالی سے اور بدبختی ابن آدم کی یہہ ہی غضب ور ناخوش ہونا اوسکا ساتھ اوس چیز کی کہ مقدر کی ہی اللہ تعالی نی واسطے اوسکی روایت کی ہی یہہ احمد اور ترمذی نی اور کہا ترمذی نی کہ یہہ حدیث غریب ہے **ف** نیکبختی الخ یعنی نیکبختی یہہ ہے کہ طلب خیر کی کرے اللہ سے پہر راضی ہو اوس چیز پر کہ حکم کیا ہی ساتھ اوسکی اور مقدر کیا ہی اوسکو جیسی کہ دلالت کرتا ہی اوسپر مقابلہ اوسکا کہ وہ یہہ ہی او بدبختی الخ اور چہوڑنا اوسکا مانگنی خیر کو اللہ سے یعنی آدمی کو چاہیی کہ ہمیشہ طلب کرے خیر کو خدا ہی تعالی سے اور جبکہ فرمایا کہ آدمی کو چاہیی کہ راضی ہو بہرحال تو تو ہم یہہ ہوا کہ گویا گناہ اور نامرضیات میں بہی راضی ہو فرمایا ہمیشہ چاہیی کہ آدمی پروردگار تعالی سے طالب خیر ہوتا اوسکو راہ خیر اور پسندیدہ پر لیجاوے اور شر اور نامرضیات سے نگاہ رکہی اور راضی ہونا قضاے الٰہی پر بہت بڑی چیز ہی کہ نام رکہا گیا ہی مقام اقدس مقام فخم اور راضی ہونی کو قضاے الٰہی پر کہ وہ ترک کرنا غضب کا ہی علامت سعادت ابن آدم کی بسبب دو امر کی ایک تو یہہ کہ فارغ ہو عبادت کی لیی کہ جب نہ راضی ہوا ساتہ قضا کی تو ہوگا ہمیشہ متفکر پریشان دل بسبب حدوث حوادث کی اور کہی گا کیون ہوا ایسا اور کیون نہوا ایسا اور دوسری یہہ کی تا نہ گرفتار ہو غضب اللہ تعالی کی بیچ سبب غضب اپنی کی اور غضب بندی کا یہہ ہی کہ ذکر کرے غیر اوس چیز کو کہ قضا کی ہی اللہ تعالی نی اوسکی لیی کہ یہہ اصلح اور اولی ہی بیچ اوس چیز کی کہ نہیں تعین ہے فساد و صلاح اوسکی کا اور حقیقت استخارہ کی یہہ ہے کہ طلب کرے خیر کو اللہ سے تمام امور میں بلکہ یہہ اعتقاد کرے کہ انسان نہیں جانتا ہی اپنی خیر و شر کو عسی ان تکرہوا شیئا وہو خیر لکم عسی ان تحبوا شیئا وہو شر لکم واللہ یعلم وانتم لا تعلمون پہر ترقی کرے اس طرح کہ اعتقاد کرے یہہ کہ نہیں واقع ہوتا دنیا میں مگر خیر کی چنانچہ آئی ہی وارد ہوا ہے الخیر بیدیک والشر لیس الیک پہر تحقیق چاہی استخارہ ہی بعد تحقیق مشاورت کی بیچ امر مہم کی امور دینیہ اور دنیویہ سی اور اقل اوسکا یہہ ہی کہ کہی اللہم خیر لی واختر لی فلا تکلنی الی اختیاری اور کامل تر یہہ ہی کہ پڑہی دو رکعت نماز کی پہر دعا استخارہ پڑہی کہ مشہور ہی سنت میں اور اوپر ذکر کی گئی اور روایت کیا ہی طبرانی نی اوسط میں انس سے مرفوع ما خاب من استخار ولا ندم من استشار ولا عال من اقتصد اور کہا بعض حکمانی کہ جو شخص دیا گیا چار چیزین نہیں منع کیا گیا چار چیزون سی جو شخص کہ دیا گیا شکر نہیں منع کیا گیا زیادتی سے اور جو شخص کہ دیا گیا توبہ نہیں منع کیا گیا قبول سی اور جو شخص دیا گیا استخارہ نہیں منع کیا گیا خیر سی اور جو شخص دیا گیا مشورہ نہیں منع کیا گیا صواب سے

## الفصل الثالث

فصل تیسری عن جابر انہ غزا مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم قبل نجد فلما قفل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قفل معہ فادرکتہم القائلۃ فی واد کثیر العضاہ فنزل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتفرق الناس یستظلون بالشجر فنزل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تحت سمرۃ فعلق بہا سیفہ ونمنا نومۃ فاذا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یدعونا واذا عندہ اعرابی فقال ان ہذا اخترط علی سیفی وانا نائم فاستیقظت وہو فی یدہ صلتا قال من یمنعک منی فقلت اللہ ثلثا ولم یعاقبہ وجلس متفق علیہ وفی روایۃ ابی بکر الاسماعیلی فی صحیحہ فقال من یمنعک منی قال اللہ فسقط السیف من یدہ فاخذ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم السیف فقال من یمنعک منی فقال کن خیر اخذ فقال تشہد ان لا الہ الا اللہ وانی رسول اللہ قال لا ولکنی اعاہدک علی ان لا اقاتلک ولا اکون مع قوم یقاتلونک فخلی سبیلہ فاتی اصحابہ فقال جئتکم من عند خیر الناس ہکذا فی کتاب الحمیدی وفی الریاض

[illegible]

روایت ہی جابر سی کہ تحقیق اونہون نی جہاد کیا ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب نجد کی پس جب پھری حضرت پھری وہ بھی ساتھ
حضرت کی پس پہونچی صحابہ کو دوپہر بیچ ایک جنگل کی کہ بہت تھی درخت کیکر کی اوس مین پس اوتری رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور متفرق
ہوئی لوگ درحالیکہ سایہ طلب کرتی تھی ساتھ درختون کی یعنی ہر ایک پہنچی ایک درخت کی نیچی گیا اور قیلولہ کیا پس اوتری رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نیچی ایک بڑی درخت کیکر کی پس لٹکادی اوسکی ٹہنی مین تلوار اپنی اور سوئی ہم کچھ سونا پس ناگہان پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وسلم بلاتی تھی اپنی پاس پس گئی ہم اونکی پاس اور ناگہان اونکی پاس ایک اعرابی یعنی بدو کافر حاضر تھا پس فرمایا آنحضرت
نی کہ اس اعرابی نی کھینچی مجھپر تلوار میری اور حال مین کہ مین سوتا تھا پس جاگا مین اس حال مین کہ تلوار میری اوسکی ہاتھ مین ہے
ننگی کہا اعرابی نی کہ کون بچاوی گا تجھکو میری ایذا سی پس کہا مین نی کہ اللہ تعالی بچاوی گا تین بار کہا یہ کلمہ اور عذاب نکیا
حضرت نی اوس اعرابی کو اور بیٹھی یعنی بعد اسکی کہ تھی لیٹی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی اور بیچ روایت ابی بکر اسمعیلی کی بیچ صحیح
اپنی کی لایا ہی یون آیا ہی کہ پس کہا اوس اعرابی نی آنحضرت کو کہ کون بچاوی گا تجھکو مجھسے فرمایا حضرت نی کہ اللہ بچاوی گا
پس گر پڑی تلوار اعرابی کی ہاتھ سی پس لی آنحضرت نی تلوار اور کہا کہ کون بچاوی گا تجھکو مجھسے پس کہا اعرابی نی آنحضرت کو کہ ہو تم
بہتر پکڑنی والی یعنی مہربانی کرو اور معاف کرو پس فرمایا آنحضرت نی کہ گواہی دیتا ہی تو اسکی کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ اور تحقیق مین
رسول اللہ کا ہون یعنی مسلمان ہوتا ہی تو پس کہا اعرابی نی کہ مسلمان نہین ہوتا مین ولیکن مین عہد کرتا ہون تم سی اسپر کہ نہ لڑونگا
مین تم سی اور نہ ہونگا مین ساتھ اوس قوم کی کہ لڑین تم سی پس چھوڑ دیا حضرت نی اعرابی کو پس آیا اعرابی اپنی قوم کی پاس اور کہا
کہ آیا ہون مین تمہاری پاس نزدیک بہترین آدمیون کی سی اسی طرح ہی یعنی یہ حدیث متفق علیہ ساتھ زیادتی کی بیچ کتاب حمیدی کی
اور بیچ کتاب ریاض الصالحین کی کہ تصنیف امام محی الدین نووی کی ہی ف لفظ نجد ساتھ زبر نون اور جزم جیم کی اصل مین زمین
بلند کو کہتی ہین اور اب نام ہی اوس دیار کا کہ اوسکو تہامہ کہتی ہین اور ہین عراق تک اور لفظ عضاہ ساتھ زیر عین کی جمع عضہ کی ہی معنی
درخت خاردار کی اور مجمع البحار مین کہا کہ عضاہ درخت کیکر کے اور سمرہ ساتھ زبر سین اور پیش میم کی اوس درخت کو کہتی ہین کہ بڑا ہو عضاہ
مین سی ع وعن ابی ذر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال انی لاعلم آیۃ لو اخذ الناس بہا لکفتہم
ومن یتق اللہ یجعل لہ مخرجا ویرزقہ من حیث لا یحتسب رواہ احمد وابن ماجۃ والدارمی اور روایت ہے
ابی ذر سی کہ تحقیق فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق مین البتہ جانتا ہون ایک آیت اگر عمل کرین لوگ اوسپر یعنی فقط اوسپر
تو البتہ کفایت کری اونکو یعنی تمام افعال واحوال مین اوس سی اور وہ آیت کا یہ ہی اور جو شخص کہ تقوی کری اللہ سی کردانتا ہی اللہ اوسکی لیے
خلاص ہونا یعنی غمون دنیا اور آخرت کی سی اور روزی دیتا ہی اوسکو اوس جگہ سی کہ گمان نہین کرتا یعنی بی رنج وتردد نقل
کی یہ احمد اور ابن ماجہ اور دارمی نی ف مابعد اسکی آیۃ یون ہی ومن یتوکل علی اللہ فہو حسبہ ان اللہ بالغ امرہ قد جعل اللہ لکل شیء قدرا
اور مراد حضرت کی آیت سی ساری آیت ہی پس ومن یتق اللہ سی تا حیث لا یحتسب اشارہ طرف اسکی کہ اللہ تعالی کفایت کرتا ہی اوسکو تمام اونچیزون کہ
ڈرتا ہی اونسی کہ وہ رکھتا ہی کہ اوسی سو دنیا اور آخرت اور ومن یتوکل علی اللہ الخ اشارہ ہی طرف اسکی کہ اللہ تعالی کفایت کرتا ہی اوسکو تمام چیزون کہ طلب
کرتا ہی اونکو اور ڈھونڈہتا ہی اوسکو دنیا اور آخرت اور ان اللہ بالغ امرہ یعنی جاری کرنی والا امر اپنی کو اور اوس مین بیان ہی واسطی وجوب توکل کی اسپر اور
تفویض امر کی طرف اوسکی اس حیثیت سی کہ جب وہ جانا کہ ہر چیز ہم نی قدر اندازہ اوسکا نہین ہوتی مگر بقدر اوس اور توفیق اللہ تعالی کی نہ باقی رہی مگر تسلیم واسطی قدر کے

اور توکل ع وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ اَقْرَأَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنِّیْ اَنَا الرَّزَّاقُ ذُو الْقُوَّۃِ الْمَتِیْنُ
رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ اور روایت ہی ابن مسعود سی کہ کہا ابن مسعود نی کہ سکھائی مجھکو
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یہ آیت کہ تحقیق مین ہون روزی دینی والا زور آور اور مضبوط نقل کی یہ ابو داؤد اور ترمذی نی اور کہا
کہ یہ حدیث حسن صحیح ہی ف یہ قرات شاذہ ہی اور قرات مشہورہ یہ ہی ان اللہ ہو الرزاق ذو القوۃ المتین اور حاصل اسکا یہ کہ جب ایسا
ہو تو واجب ہی کہ نہ بھروسا کری مگر اوسپر اور نہ سپرد کری مگر طرف اوسکی ع وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ کَانَ اَخَوَانِ عَلٰی عَھْدِ النَّبِیِّ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَکَانَ اَحَدُھُمَا یَاْتِی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَالْاٰخَرُ یَحْتَرِفُ فَشَکَی الْمُحْتَرِفُ اَخَاہُ النَّبِیَّ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَعَلَّکَ تُرْزَقُ بِہٖ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحٌ غَرِیْبٌ اور روایت ہی انس سے کہ کہا
تھی دو بھائی حضرت کی زمانی مین پس تھا ایک ان دو بھائیون مین سی کہ آتا تھا آنحضرت کی پاس یعنی چونکہ وہ مجرد و متعبد تھا اکثر حضرت
کی خدمت مین پہونچا تھا واسطی طلب علم اور معرفت کی اور دوسرا بھائی کچھہ حرفہ کرتا تھا یعنی کماتا تھا اسباب معیشت کا اور دونون
ساتھ کھاتی تھی پس شکوہ کیا اوس بھائی حرفہ کرنیوالی نی اپنی بھائی کا آنحضرت سی یعنی شکوہ یہ کیا کہ یہ نہ میری حرفہ مین میرا ہاتھہ بٹاتا
ہی اور نہ آپ اور کسب کرتا ہی اپنی معیشت کی لیی پس بوجھہ اسکی خرچ کا ہی مجھی پر پڑا ہی پس فرمایا حضرت نی کہ شاید تو رزق دیا جاتا
ہی برکت اسکی کے نقل کی یہ ترمذی نی اور کہا کہ یہ حدیث صحیح غریب ہی ف یعنی بسبب اسکی غمخواری اور خرچ کرنی کی اوسپر یہ
کہ وہ رزق دیا جاتا ہی بسبب حرفہ تیری کی پس نہ احسان کہا اوسپر اس حدیث مین دلیل ہے اسپر کہ جائز ہی یہ کہ ترک کری انسان
شغل دنیا کا اور متوجہ ہو اوپر علم اور عمل اور تجرد کی واسطی زاد عقبی کی اور دلیل ہی اسپر کہ خرچ کرنا فقرا پر اور خبر گیری ونکی اپنی ذمی
کرنی خصوصا ذوی رحم کی سبب کثرت رزق اور برکت اسکی کی ہی ع ح وَعَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ قَلْبَ ابْنِ اٰدَمَ بِکُلِّ وَادٍ شُعْبَۃٌ فَمَنْ اَتْبَعَ قَلْبَہُ الشُّعَبَ کُلَّھَا لَمْ یُبَالِ اللّٰہُ بِاَیِّ وَادٍ
اَھْلَکَہٗ وَمَنْ تَوَکَّلَ عَلَی اللّٰہِ کَفَاہُ الشُّعَبَ رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ روایت ہی عمرو بیٹی عاص کی سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نی کہ تحقیق دل آدمی کی لیی ہر جنگل مین ایک شاخ اور قطعہ ہی یعنی ہر طرح کی فکرین ہین اوسکی خاطر مین بیچ اسباب رزق کے
اور حاصل کرنی اوسکی کی پس جس شخص نی کہ پیچھی ڈالا اپنی دل کو ساری شعبون کی یعنی درپی اون فکرون کی دل جا دے
اور تفرقہ مین پڑی نہین پروا کرتا اللہ تعالی کہ بیچ کس جنگل کی ہلاک کری اوسکو اور جاتا اوسکا اس عالم سی کس مشغلہ مین اتفاق
پڑی اور کس حالت مین موت اوسکی پہونچی اور جو کوئی توکل کری اللہ پر اور سونپی کار اپنا اللہ تعالی کو کفایت کری اللہ تعالی
اوسکو تمام تفرقون اور حاجتون اور محنتون گوناگون اوسکی کو نقل کی یہ ابن ماجہ نی ع وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ رَبُّکُمْ عَزَّ وَجَلَّ لَوْ اَنَّ عَبِیْدِیْ اَطَاعُوْنِیْ لَاَسْقَیْتُھُمُ الْمَطَرَ بِاللَّیْلِ وَاَطْلَعْتُ
عَلَیْھِمُ الشَّمْسَ بِالنَّھَارِ وَلَمْ اُسْمِعْھُمْ صَوْتَ الرَّعْدِ رَوَاہُ اَحْمَدُ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا کہ فرماتا ہی پروردگار تمہارا غالب و بزرگ کہ اگر تحقیق بندی میری فرمان برداری کرین میری یعنی
بیچ امر و نہی میری کی البتہ برساؤن مین اونپر مینہ رات کو سوتی ہون آرام سی اور نکالون مین اونپر دھوپ دن کو یعنی تاکہ وہ
اپنی امور کسبون مین مشغول ہون اور نہ سناؤن مین اونکو آواز گرجنے کی یعنی نہ رات کو اور نہ دن کو تاکہ نہ ڈرین اور نہ گھبراوین پس

نہ ضرر پاوین نقل کی یہ احمد نی **وَعَنْهُ** قَالَ دَخَلَ رَجُلٌ عَلٰى اَهْلِهٖ فَلَمَّا رَاٰى مَا بِهِمْ مِنَ الْحَاجَةِ خَرَجَ اِلَى الْبَرِّيَّةِ
فَلَمَّا رَاَتِ امْرَاَتُهٗ قَامَتْ اِلَى الرَّحٰى فَوَضَعَتْهَا وَاِلَى التَّنُّوْرِ فَسَجَرَتْهُ ثُمَّ قَالَتِ اللّٰهُمَّ ارْزُقْنَا فَنَظَرَتْ
فَاِذَا الْجَفْنَةُ قَدِ امْتَلَاَتْ قَالَ وَذَهَبَتْ اِلَى التَّنُّوْرِ فَوَجَدَتْهُ مُمْتَلِئًا قَالَ فَرَجَعَ الزَّوْجُ قَالَ اَصَبْتُمْ
بَعْدِيْ شَيْئًا قَالَتِ امْرَاَتُهٗ نَعَمْ مِنْ رَبِّنَا وَقَامَ اِلَى الرَّحٰى فَذَكَرَ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَمَا اِنَّهٗ
لَوْ لَمْ يَرْفَعْهَا لَمْ تَزَلْ تَدُوْرُ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ رَوَاهُ اَحْمَدُ اور روایت ہی اونہین ابو ہریرہ سے کہ کہا داخل ہوا
ایک شخص اپنی اہل وعیال پر پس جبکہ دیکہی اوس شخص نے وہ چیز کہ ساتہ اونکے تہی یعنی حاجت وفقر وفاقہ نکلا طرف جنگل کے
یعنے واسطے تضرع کی طرف خالق کی پس جب کہ دیکہا اوسکی عورت نی یعنی ہاتہ خالی ہونا اپنی خاوند کا اور چلی جانا اہل کے
پاس سے بسبب حیا کی کہڑے ہوئی اور گئی طرف چکی کی پس رکہا اوسکو یعنی آگی اپنی یار کہا اوپر کا پتہر چکی کا نیچی کی پتہر پر یا معنے
یہ ہین کہ تیار کیا اوسکو اور صاف کیا اوسکو بامید اسکی کہ مرد اوسکا کہ باہر گیا ہی کچہہ لاوی اور اوسکو پیس کر روٹی پکاوی
اور کہڑی ہوئی طرف تنور کی پس گرم کیا اوسکو یعنی روٹی لگانی کے لیے پہر دعا کی عورت نی کہ خداوندا رزق دی
ہمکو یعنی اپنی پاس سے کہ تو خیر الرازقین ہے اور منقطع ہوگئی طمع ہماری تیرے سی پس نگاہ کی عورت نی پس ناگہان
گراند چکی کا بہرا ہوا تہا آٹی سے کہا راوی نی اور گئی عورت طرف تنور کی یعنی تاکہ روٹی لگاوی اوسمین بعد گوندنے
آٹی کے پس پایا اوسکو بہرا ہوا روٹیون سی یعنی اوس آٹی کی خود بخود روٹیاں ہوکر تنور مین جا لگین یا آٹا گراند مین
بحال خود رہا اور تنور مین روٹیان غیب سی پیدا ہوئین کہا راوی نی پس پہر آیا خاوند یعنے بعد دعا کرنی کی کہا کہ پایا تمنے
بعد جانے میری کی کچہہ یعنی قسم غلہ سے کہ پیسکر روٹی پکائی تم نی کہا عورت نی کہ ہان ہماری پروردگار کی طرف سی
عنایت ہوا ہی یعنی خلق کی طرف سی بحسب عادت کی نہین ملا ہی بلکہ محض غیب سی اللہ تعالی نی عطا فرمایا اور کہڑا ہوا
یعنی پس تعجب کیا خاوند نی اور کہڑا ہوا طرف چکی کی یعنی اوٹہایا اوسکو تاکہ دیکہی اثر اوسکا پس ذکر کیا گیا یہ ماجرا روبرو
حضرت کی پس فرمایا آگاہ ہو تحقیق شان یہ ہی کہ اگر نہ اوٹہاتا وہ شخص چکی کو ہمیشہ پہرتی رہتی اور آٹا نکالتے رہتے
روز قیامت تک نقل کی یہ احمد نی **ف** اور یہ امر بسبب برکت صبر وتوکل کی تہا اور یہ ماجرا حضرت کی وقت کا ہے
نہ اگلی امت کا ۱۲ ح **وَعَنْ** اَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الرِّزْقَ لَيَطْلُبُ الْعَبْدَ
كَمَا يَطْلُبُهٗ اَجَلُهٗ رَوَاهُ اَبُوْ نُعَيْمٍ فِي الْحِلْيَةِ اور روایت ہی ابی درداسی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
کہ تحقیق رزق البتہ ڈہونڈتا ہی جیسی کہ ڈہونڈہتی ہی اوسکو اجل اوسکی روایت کی یہ ابو نعیم نی کتاب حلیہ مین **ف**
یعنے پہونچنا دونون کا یقینی ہی اور جیسی کہ حاجت نہین ہی کہ کوئی مرگ کو ڈہونڈی اور حاصل کری بالضرور پہونچتی ہے
ایسی ہے رزق کو حاجت نہین ہی کہ ڈہونڈین جو کچہہ مقدر ہاہی بالضرور پہونچتا ہی ڈہونڈین یا نہ ڈہونڈین اور اگر
ڈہونڈین رزق ڈہونڈنے سے نہین پہونچتا ہی ڈہونڈتا ہی مقدر ہی یعنی توکل خدا پر کرنا چاہیے اور یقین اوس بات
ضامن ہونی اللہ تعالی کی رزق کا رکہنا چاہیی اور اضطراب نکرنا چاہیی اور اگر کچہہ طلب ہو توسط کرین واسطی قائم کرنی حکم
عبودیت کی ساتہ اعتماد کرنی کی اوپر ضمانت حق کی تو یہ بہی درست ہی سوا توکل کرنے والان پادست ہ رزق تو ہر نو زد

حاشیہ درست ہے کذا ذکرہ الشیخ ہے اور ملا علی قاری بعد الفاظ حدیث کی لکھا کہ کہتا ہون مین بلکہ حصول رزق کا سابق تر او رجلد
ہی پہونچنی اجل اوسکی سے اسلیے کہ اجل نہین آتی ہی مگر بعد فراغ رزق کی فرمایا اللہ تعالی نی اَللّٰہُ الَّذِیْ خَلَقَکُمْ ثُمَّ رَزَقَکُمْ ثُمَّ یُمِیْتُکُمْ
ثُمَّ یُحْیِیْکُمْ نقل کیا ہی میرک نی منذری سی کہ روایت کیا ہی اس حدیث کو ابن ماجہ نی اپنی صحیح مین اور بزار نی اور روایت
کیا ہی اسکو طبرانی نی ساتھ اسناد جید کی مگر یہ کہ اوسنی کہا ان الرزق لیطلب العبد اکثر مما یطلبہ اجلہ اور یہ مؤید ہی میری تقریر کے جو
اوپر لکھی ہین نی اور روایت کی ابو نعیم نی حلیہ مین بطریق مرفوع کی لو ان ابن آدم ہرب من رزقہ کما یہرب من الموت لادرکہ رزقہ
کما یدرکہ الموت ۞ وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ كَأَنِّيْ أَنْظُرُ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْكِيْ نَبِيًّا مِنَ
الْأَنْبِيَاءِ ضَرَبَهٗ قَوْمُهٗ فَأَدْمَوْهُ وَهُوَ يَمْسَحُ الدَّمَ عَنْ وَجْهِهٖ وَيَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِقَوْمِيْ فَإِنَّهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ
مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابن مسعود سی کہ کہا گویا کہ مین دیکہتا ہون طرف پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ حکایت کرتی ہین
حال ایک پیغمبر کا پیغمبرون مین سی اور دکہاتی ہین صورت اوسکی مارا اون پیغمبر کو اونکی قوم نی پس لہو لہان کیا اونکو اور
حال آنکہ وہ پیغمبر صبر کرتی تہی اور پونچہتی جاتی تہی خون اپنے موتہہ سی اور کہتی تہی یا الٰہی بخش تو واسطی قوم میری کے
اسلیے کہ یہ نہین جانتی ہین حقیقت حال میری کی نقل کی یہ بخاری نے اور مسلم نی ف گویا کہ مین دیکہتا ہون الخ یعنے
حضرت کا بیان فرمانا مجہے خوب یاد ہی اور آنکہون کے سامنی ہی اور یا الٰہی بخش الخ یعنے انکی اوس فعل کو یعنی اسکی کہ نہ عذاب
کر اونکو ساتہ اوس فعل کی دنیا مین اور نہ استیصال کرنا اونکا داللہ اعلم ہی کہ مغفرت کفار کی یعنی عفو کی اونکی شرک و کفر سے
غیر جائز ہی بالاجماع اور یہ نہین جانتی یہ کمال حلم اور حسن خلق اونکا ہی کہ گناہ کیا قوم نی اور اونہون نی عذر کیا اوسکی
طرف سی پروردگار کی آگی کہ اونہون نی نہین کیا ہی یہ فعل مگر بسبب جہل کے اسلیے اور رسول ہی اور اسمین اشارہ ہے
طرف اسکی کہ گناہ ساتہ جہل کے آسان ہی فی الجملہ بنسبت گناہ کی ساتہ علم کی چنانچہ اسلیے وارد ہوا ہی ویل للجاہل مرۃ وویل
للعالم سبع مرات اور شیخ ابن حجر عسقلانی کہتے ہین کہ واقف نہوا مین اوپر تعیین اون پیغمبر مذکور کی اور نام اونکی کی کہ کون ہین
اور کیا ہی اور احتمال ہے کہ حضرت نوح پیغمبر ہون انتہی اور اخبار مین آیا ہی کہ نوح علیہ السلام کو اونکی قوم اتنا مارتی تہی کہ خون
آلودہ ہوتی تہی اور مدتون زمین پر پڑی رہتی تہی پہر اوٹہتی اور دعوت کرتی اور بعضون نی کہا کہ آنحضرت نی مراد اون پیغمبر
سے ذات شریف اپنی رکہی کہ بیچ صورت اجمال و ابہام کی ادا کی اور یہ بات ظاہر تر ہی اور یہ کلام آنحضرت سی روز احد مین
روایت کیا گیا ہی واللہ اعلم + شرح

## بَابُ الرِّيَاءِ وَالسُّمْعَةِ

باب ہی بیچ دکہانی اور سنانی کا ف
ریا مشتق سے رویت سی اور صراح مین ریا بالفتح والمد ہی کو ساتہ نیکی کے خلق کو دکہانا اور نہایہ مین لکہا کہ ریا
طلب کرنا منزلت کا نزدیک لوگون کے ساتہ عبادت کی پس ریا مخصوص ساتہ عمل ظاہری کی ہوا اور جو کچہ کہ قسم عبادت سی
نہو اوس مین ریا نہین بولتی جیسی کہ کثرت مال کی اتباع کی اور یاد کرنا اشعار کا اور اچہا تر لگانا ان چیزون کو دکہانی کی تقبیلہ
تکبر و افتخار سی ہوگا نہ ریا اور نہیں اچہی ہے کہ مقتدا و طلب جاہ و منزلت کا نہو جیسے کہ مشائخ واسطی دکہانی مریدون کے اور
مائل کرنے دلون کی اور رغبت دلانی اونکی کی اوپر اتباع کی کیونکہ حقیقت مین ریا نہوگا اگرچہ صورت اوسکی ہو اور اسی
سبب سے کہا ہی کہ ریاء العبد لقین خیر من اخلاص المریدین اور جاننا چاہیے کہ ریا دو قسم ہی کہ ایک شخص کے ذات مین کچہ کمال ہو

اور وہ بحکم واقع کی اوسکو لوگون کو دکہاوی اور یہ دوست رکہی کہ لوگون پر ظاہر ہو اور خلق اوسکو جانین اور جو کہ نابود کو دکہاوی وہ کذب ہی اور نفاق بدتر ریا پر قیاس اسکی کہ کہا ہی علمار نی غیبت وہ ہی کہ عیب کہ واقع میں ایک شخص مین ہو اوسکو کہین اگر نہو تو وہ خود افترا اور بہتان ہوگا اور ریا کی کئی قسمین ہین فاحش اور قبیح ترین اقسام اوسکی وہ ہی کہ اوسمین قطعا ارادہ ثواب اور قصد عبادت حق تعالی کا نہو بلکہ محض اسطی دکہانی خلق کی اور طلب منزلت کی اونکی نزدیک ہو مانند اوس شخص کی کہ لوگون مین ہوتا ہی تو نماز پڑہتا ہی اور اگر اکیلا ہوتا ہی تو نماز نہین پڑہتا بلکہ اکثر نماز پڑہتا ہی بغیر طہارت کی ساتہ لوگون کی پس یہ بیچ نہایت غضب اور قہر الہی کی ہی اور عمل اسمین باطل ہی تاآنکہ بعضون نی کہا ہی کہ موجب ابرا ذمہ کا نہوگا اور واجب ہوگی قضا اور قسم دوسری یہ کہ قصد ثواب کا ہو لیکن ہون اور جانب ریا کی غالب اور قصد ثواب کا ضعیف باین حیثیت کہ اگر ہوتا خلوت مین تو نہ کرتا اوسکو اور نہ باعث ہوتا اوسکو یہ قصد عمل پر اور اگر نہوتا ثواب تو البتہ قصد ریا کا باعث ہوتا اوسکو عمل پر پس یہ بہی بیچ حکم اول کی ہی اور قسم تیسری یہ کہ قصد ریا اور ثواب کا برابر ہو باین حیثیت کہ اگر ہو خالی دوسری سی تو باعث ہو اوسکو عمل پر لیکن جبکہ جمع ہون دونون ہو وی رغبت عمل پر اور ظاہر یہ ہی کہ سود و زیان اس قسم مین برابر ہون لیکن احادیث و آثار وارد بیچ وعید و عدم قبول کی اینا اور چوتہی یہ کہ راجح اور غالب اوسمین نیت ثواب کی اور ارادہ خوشنودی اللہ تعالی کا ہو ظاہرا اسمین نقصان ہی نہ بطلان اور ثواب وعقاب دونون برابر ہون باندازہ نیت کی اور یہہ بہی فرق کیا ہی اسمین کہ قصد ریا کا ابتدای عمل مین ہو یا اوسکی درمیان مین عارض ہو یا بعد از عمل کی لاحق ہو پہلا شنیع تر ہی پہر دوسرا اور تیسرا اکثر ہی اور اسکی ہونی سی جو کچہہ کیا ہی باطل نہین ہوتا اور یہہ بہی فرق ہی اسمین کہ قصد ریا کا اور عزم اوسکا مصمم ہو یا خطرہ آکی اور کچہہ نہو اور خلاصی ریا سی نہایت دشوار ہی اور وجود حقیقت اخلاص کا دشوار ہی تاآنکہ لکہا ہی علمار نی کہ اگر تعریف اپنی کسی سی سنی اور اوس سی شاد ہو علامت وجود ریا کی ہی اور اگر خلوت مین ایک کام کرتا ہی اور خیال ریا کا خاطر مین رکہتا ہی وہ بہی ریا ہی اعاذنا اللہ منہا اس جگہہ ایک حالت اور ہی کہ خوش ہو ساتہ فضل خدا کی اور رحمت اور حسن لطف اور توفیق اللہ کی ساتہ ڈہانکنی گناہون کی اور آشکارا کرنی طاعات کی بقصد اظہار دین اور طاعات کی تا اور پیروی کرین اور یہہ محمود ہی اور داخل ابواب ریا کی نہین جیسیکہ حدیثین اس باب مین آئی ہین اور مسئلہ نہایت مفصل ہی اور تفصیل رکہتا ہی اور فقہ کی کتابون مین تعرض اسکا نہین کیا ہی اور تحقیق اس مسئلہ کی کلام اہل اللہ ڈہونڈنی چاہی خصوصا کتاب احیاء العلوم سی اور یہ جو مذکور ہوا اوس سی منتخب ہی اور سمعہ ساتہ پیش ہونی ہر جزئیہ کی اکثر ساتہ ریا کی مذکور ہوتا ہی کہتی ہین کہ فلانا یہ کام واسطی ریا و سمعہ کی کرتا ہی یعنی تا دیکہین اور سنین حاصل یہ کہ سمعہ متعلق ساتہ حاسہ سمع کی ہی اور ریا متعلق ساتہ حاسہ بصر کی۔

**الفصل الاول** پہلی فصل عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللهَ لَا يَنْظُرُ إِلَى صُوَرِكُمْ وَأَمْوَالِكُمْ وَلٰكِنْ يَنْظُرُ إِلَى قُلُوْبِكُمْ وَأَعْمَالِكُمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق اللہ تعالے نہین دیکہتا یعنی نظر اعتبار کر طرف صورتون تمہاری کی یعنی اسلیی کہ نہین اعتبار ہی اچہی صورتون اور بری صورتون کا اور نہین دیکہتا طرف مالون تمہاری کی یعنی اسلیی کہ نہین اعتبار ہی اوسکی کثرت و قلت کا لیکن دیکہتا ہی طرف دلون تمہاری کی یعنی طرف اوس چیز کی کہ دلون مین ہی قسم یقین اور صدق اور اخلاص اور قصد ریا اور سمعہ اور تمام اچہی احوال اور بری احوال سی اور دیکہتا ہی طرف اعمال

تمہاری کی یعنی اچھی اعمال اور بُری اعمال کی پس جزا دیتا ہی تمکو موافق اونکی نیتوں کی یہ مسلم نی **وعنہ** قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم قال اللہ تعالیٰ انا اغنی الشرکاء عن الشرک من عمل عملا اشرک فیہ معی غیری ترکتہ
وشرکہ وفی روایۃ فانا منہ بری ھو للذی عملہ رواہ مسلم اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ فرماتا ہی اللہ تعالیٰ کہ مین بی نیاز تر ہون شریکون کا ہون شرک سی یعنی شرکا کہ عالم مین ہوتی ہین محتاج
ہین شرکت کی اور راضی ہین ساتھ اوسکی تا ہر ایک کو حصہ ملی اور دخل اوس چیز مین ہو کہ شریک ہین بخلاف میری کہ خلاق علی الاطلاق
ہون بی پروا ہون اس سی کہ ساتھ شرکت کی عبادت مین راضی ہون تا آنکہ خالص و تنہا میری لیے کرین اور نام رکھنا اللہ سبحانہ کا ساتھ
شریک کی باعتبار کرنی بندون کی ہی اوسکی لیے شریک یہہ بیان کیا بی نیازی اور بی رضائی اپنی کا شرکت سی کہ فرمایا جو کوئی
کہ کری کوئی عبادت کہ شریک کری اوس عبادت مین ساتھ میری دوسری کو چھوڑتا ہون مین اوسکو ساتھ شرک اوسکی کی اور ایک روایت
مین بجای ترکتہ وشرکہ کی یون آیا ہی کہ مین اوس سی بیزار ہون وہ شخص یا عمل اوسکا واسطی اوس شخص کے ہی کہ کیا ہی عمل واسطی اوس
شخص کے نقل کیے یہ مسلم نی **ف** ظاہر اس حدیث کا یہہ ہی کہ آمیزش ریا کی اور دخل اوسکا بھی فوت کرنیوالا ثواب کا ہی ولیکن کہا ہے
علمانی کہ یہہ بیچ اون دو قسمون ریا کی ہوگا کہ نیت ثواب کی اوسمین قطعا نہو یا قصد ریا کا غالب ہو اور یہہ بھی ہو سکتا ہی
کہ مقصود مبالغہ ہے بیچ زجر اور منع کرنیکی مداخلت ریا سی واللہ اعلم **وعن جندب** قال قال النبی صلی اللہ علیہ و
سلم من سمع سمع اللہ بہ ومن یرائی یرائی اللہ بہ متفق علیہ اور روایت ہی جندب سی کہ کہا فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جو شخص کہ عمل کری واسطی سنانی کی تاکہ لوگ سنین اور شہرت ہو مشہور کری گا اللہ تعالیٰ عیب اوسکی اور رسوا کریگا
اوسکو روز قیامت کی سامنی لوگون کی اور جو شخص کہ عمل کری واسطی دکھانی کی جزا دی گا اوسکو اللہ تعالیٰ جزا ریاکارون کی نقل کے
یہ بخاری اور مسلم نی **ف** یعنی کہی گا کہ جزا اپنی اوس سی طلب کر کہ عمل اوسکی لیے کیا تو نی اور بعضون نی کہا ہی مراد یہہ ہی کہ ظاہر
کری گا عمل جسکی اوسکی کہ پوشیدہ رکھتا ہی اور فضیحت اور رسوا کری گا اوسکو نزدیک خلق کی دنیا مین یا آشکار کرتا ہی نیت فاسد اور
غرض باطل اوسکی کو اور ظاہر کری گا لوگون پر کہ عمل اوسکا خدا کی لیے نہ تھا اور بعضون نی کہا ہی کہ مراد یہہ ہی کہ جو کوئی سناوی
عمل اپنا اور دکھاوی اوسکو لوگونکو سناوے گا اور دکھاویگا خدای تعالیٰ ثواب اوسکا بغیر اسکی کہ دیوی وہ اوسکو تا حسرت کھاوی اوسپر یا مراد یہہ ہی کہ جو کوئی کہ
دکھاوی اور سناوی عمل اپنا سناوی گا اور دکھاویگی خدای تعالیٰ اوسکو لوگون کو اور ثواب اوسکا یہی ہو گا دنیا مین اور محروم ہو گا
ثواب آخرت سی **وعن ابی ذر** قال قیل لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ارأیت الرجل یعمل العمل من الخیر
ویحمدہ الناس علیہ وفی روایۃ ویحبہ الناس علیہ قال تلک عاجل بشری المؤمن رواہ مسلم اور روایت
ہی ابی ذر سی کہ کہا کہا گیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ خبر دیجیی مجھکو اوس شخص سے کہ کرتا ہی عمل خیر اور تعریف کرتی ہین
لوگ اوسکی اوس کام پر حکم اوسکا کیا ہی آیا باطل ہوتا ہی ثواب اوسکا یا نہین اور ایک روایت مین بجای ویحمدہ الناس علیہ کے
یہ عبارت ہی آئی ہی کہ دوست رکھتی ہین اوسکو لوگ اوس کام پر فرمایا آنحضرت نی کہ وہ تعریف کرنی لوگون کی اور دوست
رکھنا اونکا اوسکو جلدی خوشخبری دینی مسلمان کی ہی نقل کی یہہ مسلم نی **ف** یعنی خوشخبری تاخیر کی گئی باقی ہی آخرت مین یعنی
ملی گی یعنی پہلی اس سی کہ آخرت مین ثواب اوس عمل کا پاوی دنیا مین ثواب اوسکا پایا کہ لوگون نی تعریف کی اور دوست رکھا

اوسکو اور یہ گویا بشارت دینی ہی اوسکو ساتھ ثواب آخرت کی اور ریا نہیں ہی اسلیے کہ قصد اوسکا ثواب آخرت تہا حق تعالی سے اپنی فضل سے دنیا مین بہی ثواب پایا۔

**اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ** فصل دوسری

**عَنْ** اَبِيْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ فُضَالَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا جَمَعَ اللّٰهُ النَّاسَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ لِيَوْمٍ لَّا رَيْبَ فِيْهِ نَادٰى مُنَادٍ مَنْ كَانَ اَشْرَكَ فِيْ عَمَلٍ عَمِلَهٗ لِلّٰهِ اَحَدًا فَلْيَطْلُبْ ثَوَابَهٗ مِنْ عِنْدِ غَيْرِ اللّٰهِ فَاِنَّ اللّٰهَ اَغْنَى الشُّرَكَاءِ عَنِ الشِّرْكِ رَوَاهُ اَحْمَدُ اور روایت ہے ابی سعید بیٹی فضالہ کی سے اونسے نقل کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا جسوقت کہ جمع کریگا خدای تعالی لوگون کو ون قیامت کی واسطے حساب جزا اوس دن کی کہ نہیں شک بیچ آنی اوسکی کی پکاریگا فرشتہ پکارنی والا جس شخص نے کہ شریک کیا کسیکو سوای خدا کی بیچ عمل کی کہ کیا اوسکو واسطے خدا کی یعنی ریا کیا دنیا مین پس چاہیے کہ طلب کری ثواب اپنی عمل کا غیر خدا کی پاس سے کہ شریک کیا اوسکو اسلیے کہ خدای تعالی بی نیاز تر بی شریکون کا ہی شرکت سے نقل کی یہ احمد نی **ف** کہا طیبی نی کہ لام لیوم کا متعلق ہے جمع کی اور معنی اوسکی یہ ہین کہ جمع کریگا اللہ خلق کو واسطے اوس دن کی کہ ضرور ہی حصول اوسکا اور نہیں شک ہی اوسکی واقع ہونی مین تاکہ جزا دی ہر نفس کو ساتھ اوس چیز کی کہ کی ہی اور لفظ یوم القیمۃ تمہید ہی اوسکی لیی اور جائز ہی یہ کہ ہو ظرف جمع کا جیسیکہ آیا ہی استیعاب مین اذا کان یوم القیمۃ جمع اللہ الاولین والآخرین لیوم لاریب فیہ الحدیث اس تقدیر پر لفظ لیوم مظہر ہی کہ واقع ہوا ہی مقام مضمر کی ای جمع الخلق یوم القیمۃ لیجزیہم فیہ

**وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ سَمَّعَ النَّاسَ بِعَمَلِهٖ سَمَّعَ اللّٰهُ بِهٖ اَسَامِعَ خَلْقِهٖ وَحَقَّرَهٗ وَصَغَّرَهٗ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ اور روایت ہی عبد اللہ بن عمر سے کہ تحقیق ابن عمر نی سنا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تہی جو شخص کہ سناوی لوگون کو عمل اپنی اور مشہور کری اپنی تئین نزدیک اونکی ساتھ عمل اپنی کی سناویگا اللہ تعالی اوسکی عمل ریائی کو کانون خلق اپنی کی تئین یعنی پہونچاویگا اللہ تعالی خلائق کی کانون مین کہ یہ ریاکار ہی اور مشہور کریگا اوسکو ساتھ اوسکی لوگون مین اور فضیحت کریگا اوسکو دن قیامت کی اور حقیر و ذلیل کریگا اوسکو بیچ دنیا اور آخرت مین نقل کی یہ بیہقی نی شعب الایمان مین

**وَعَنْ** اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَانَتْ نِيَّتُهٗ طَلَبَ الْاٰخِرَةِ جَعَلَ اللّٰهُ غِنَاهُ فِيْ قَلْبِهٖ وَجَمَعَ لَهٗ شَمْلَهٗ وَاَتَتْهُ الدُّنْيَا وَهِيَ رَاغِمَةٌ وَمَنْ كَانَتْ نِيَّتُهٗ طَلَبَ الدُّنْيَا جَعَلَ اللّٰهُ الْفَقْرَ بَيْنَ عَيْنَيْهِ وَشَتَّتَ عَلَيْهِ اَمْرَهٗ وَلَا يَاْتِيْهِ مِنْهَا اِلَّا مَا كُتِبَ لَهٗ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَرَوَاهُ اَحْمَدُ وَالدَّارِمِيُّ عَنْ اَبَانَ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ اور روایت ہی انس سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ جو شخص کہ ہو نیت اوسکی یعنی قصد اصلی اوسکا بیچ امر علمی اور عملی کی طلب ثواب آخرت کا یعنی رضامندی اپنی مولی کی کردانتا ہی اللہ تعالی بی پروائی اوسکی دل مین یعنے بی پروا کردیتا ہی اوسکو خلق سے کہ ریا کری ساتھ اونکی اور بوسیلہ اوسکی مال وجاہ اونسے بہم پہونچاوی اور جمع کرتا ہی اوسکی لیی پریشانیان اوسکی اور خاطر جمعی کرتا ہی اوسکی ساتھ مہیا کرنی اسباب معیشت کی ایسی جگہہ سے کہ نہیں جانتا ہی اور آتی ہی اوسکی پاس دنیا یعنی وہ چیز کہ مقدر اور قسمت کی گئی ہی اوسکی لیی دنیا مین ہی حال آنکہ وہ دنیا ذلیل اور بی قدر ہو نے سے نزدیک اوسکی یعنی بغیر طلب اور سعی اور محنت اور خواری کی اسباب وحوائج معیشت کی ہاتہ آتی ہین اور جو شخص کہ ہو نیت وقصد اوسکا طلب دنیا کا کردانتا ہی خدای تعالی محتاجگی یعنی طرف خلق کی مانند امر محسوس کی حاضر آگی آنکہون اوسکی کی

اور پراگندہ اور پریشان کرتا ہی اوسپر کام اوسکا اور نہین آتی اوسکی پاس دنیا مین سی مگر وہ چیز کہ مقدر کی گئی ہی بیچ اصلی اوسکے داخل کیے ترمذی نی اور نقل کی یہ احمد اور دارمی نی ابان سی کہ نقل کی اوسنی زید بن ثابت سی **ف** یعنی بیچ طلب کرنی آخرت کی اور عمل کرنے کی واسطی اوسکی جمعیت خاطر کی ہی اور ساتہ آسانی کی پہونچنا رزق کا اور بیچ طلب دنیا کی پریشانی اور سرگردانی ہی اور رزق وہی ہی کہ مقدر ہی ۲ح **وَعَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ بَيْنَا اَنَا فِيْ بَيْتِيْ فِيْ مُصَلَّايَ اِذْ دَخَلَ عَلَيَّ رَجُلٌ فَاَعْجَبَنِي الْحَالُ الَّتِيْ رَاٰنِيْ عَلَيْهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَحِمَكَ اللّٰهُ يَا اَبَا هُرَيْرَةَ لَكَ اَجْرَانِ اَجْرُ السِّرِّ وَاَجْرُ الْعَلَانِيَةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ کہا مین نے یا رسول اللہ اوس وقت کہ مین بیچ گہر اپنی کی مصلے پر تہا یعنی نماز مین تہا کہ ناگہان داخل ہوا مجہپر ایک شخص پس خوش لگا مجکو وہ حال کہ دیکہا اوس شخص نی مجکو اوس حال پر کہ نماز گذارتا ہی یعنی یہ خوش آتا رہا ہی ہوگا یا نہین پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ رحمت کری تجکو اللہ تعالی ای ابو ہریرہ واسطی تیری دوہرا ثواب ہی ثواب پوشیدہ کا اور ثواب ظاہر کا نقل کی یہ ترمذی نی اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہی **ف** ظاہرا خوشحالی ابو ہریرہ کی بیچ دیکہنی کی اوسکو اس حال پر بسبب اسکی تہی کہ وہ مرد دیکہنی والا اتباع اوسکا کری اور وہ بہی ساتہ اوس حال کی متصف ہو یا بسبب اسکی کہ بحکم مَنْ سَنَّ سُنَّةً حَسَنَةً فَلَهُ اَجْرُهَا وَاَجْرُ مَنْ عَمِلَ بِهَا کی اوسکو ثواب عمل کرنے والی کا اوسپر حاصل ہوا اور یہ ظاہر تر ہی کہ خوش ہونا اونکا تہا بحسب اصل طبیعت کی کہ مطابق شرع کی ہی یعنی خوش آتا ہی اوسکو یہ کہ دیکہی اوسکو کوئی اچہی حالت پر اور مکروہ رکہتا ہی یہ کہ دیکہی اوسکو کوئی بری حالت مین قطع نظر اسکی کہ ہو یہ عمل بخیال ریا سمعہ کی پس ہوگا یہ قبیلہ فرمانی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سی مَنْ سَرَّتْهُ حَسَنَتُهُ وَسَاءَتْهُ سَيِّئَتُهُ فَهُوَ مُؤْمِنٌ اور فرمایا اللہ تعالی نی قُلْ بِفَضْلِ اللّٰهِ وَبِرَحْمَتِهٖ فَبِذٰلِكَ فَلْيَفْرَحُوْا هُوَ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُوْنَ پس مومن خوش ہوتا ہی بسبب توفیق اعمال کی جیسیکہ غیر مومن خوش ہوتا ہی نسبت ہونی اموال کی اور ممکن ہی خوش ہونا ابو ہریرہ کا بسبب دیکہنی اوس مرد کے اونکو نماز مین بسبب شکرانہ اوسکی کی ہو کہ باری درمیان مسلمانون کی ساتہ عبادت و توفیق کی نامزد اور معلوم ہوا اور حجت قائم کرنیوالون نماز کی ہی کہ قوی تر ارکان اسلام کی ہی ہوا اور ایک مسلمان اوسپر گواہ ہوا اور یہ معنی انسب ہین ساتہ معنے سر و علانیہ کی واللہ اعلم بالاحوال ۲ع ح **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجُ فِيْ اٰخِرِ الزَّمَانِ رِجَالٌ يَخْتِلُوْنَ الدُّنْيَا بِالدِّيْنِ يَلْبَسُوْنَ لِلنَّاسِ جُلُوْدَ الضَّاْنِ مِنَ اللِّيْنِ اَلْسِنَتُهُمْ اَحْلٰى مِنَ السُّكَّرِ وَقُلُوْبُهُمْ قُلُوْبُ الذِّئَابِ يَقُوْلُ اللّٰهُ اَبِيْ يَغْتَرُّوْنَ اَمْ عَلَيَّ يَجْتَرِئُوْنَ فَبِيْ حَلَفْتُ لَاَبْعَثَنَّ عَلٰى اُولٰٓئِكَ مِنْهُمْ فِتْنَةً تَدَعُ الْحَلِيْمَ فِيْهِمْ حَيْرَانَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی ابو ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نکلین گے آخر زمانہ مین کتنی ایک اشخاص طلب کرینگی دنیا کو ساتہ عمل اہل آخرت کے پہنین گے واسطی لوگون کی یعنی نہ واسطے اللہ کے چمڑی دنبی کی یعنی صوف کی کپڑی پہنین گی مانند کمل وغیرہ کی تا کہ گمان کرین اونکو لوگ عابد و زاہد تارک دنیا راغب عقبے واسطی اظہار نرمی اور تملق اور تواضع کی تا کہ لوگ مرید و معتقد ہون اونکی زبانین اونکی شیرین زیادہ شکر سی ہونگی یعنی بیچ باتون کی شیرین اور نرم اور دوستدارون کی سی کہنی کی اور دل اونکی دل بہیڑیون کی سی یعنی بیچ سختی اور دشمنی کرنے کی اہل تقوی سی اور غالب ہونی صفات بہیمیہ اور اوپر شہوات حیوانیہ کی فرماتا ہی اللہ تعالی کیا بسبب مہلت دینی اور چہوڑنی

میری کی اونکو مغرور ہوتی ہین اور فریب کہاتی ہین یعنی اورنہین جانتی کہ مین ڈہیل دیتا ہون یا مراد اغترار سی یہان نہ ڈرنا ہے اللہ تعالی سی اور ترک کرنا توبہ کا اپنی فعل بد سی یعنی اپنی نہین ڈرتی غضب اور عذاب میری سی یا اور مخالفت میری کے جرأت کرتی ہین یعنی بسبب مکر کرنے انکی کی لوگون سی بیچ اظہار اعمال صالحہ کی پس اپنی قسم کہاتا ہون کہ البتہ مسلط کرونگا اون لوگون پر اونہین مین سی یعنی بسبب مسلط کرنی بعض اونکی کی بعض پر بلا و آشوب کہ چہوڑی گا مرد عاقل کو اون مین متحیر کہ نہین قدرت رکہی گا اوسکی دفع کی اور نہ خلاص ہونی کی اوس سی نہ ساتہ قائم ہونی کی اوس مین اور نہ ساتہ بہاگنی کی اوس سی نقل کی یہ ترمذی نی **ف** لفظ یختلون ساتہ جزم خ اور زبر تے کی یعنی طلب کرین گی دنیا کو ساتہ عمل آخرت کی یا بدل لین گی دنیا کو ساتہ دین کی اور اختیار کرین گی دنیا کو دین پر اور ظاہر تر یہ ہے کہ معنی اسکی یہ ہین کہ فریب دین گے اہل دنیا کو ساتہ عمل دین کے یعنی فریب دین گی بیچ طلب کرنی دنیا کی ساتہ کرنی امور دینیہ اور تورع کی اور پہنّی لباس صدر اونکے بطریق ریاء اور سمعہ کی جیسیکہ دلالت کرتا ہی اسپر قول حضرت کا یلبسون للناس الخ ؏ **وَعَنِ** ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى قَالَ خَلَقْتُ خَلْقًا أَلْسِنَتُهُمْ أَحْلَى مِنَ السُّكَّرِ وَقُلُوبُهُمْ أَمَرُّ مِنَ الصَّبِرِ فَبِي حَلَفْتُ لَأُتِيحَنَّهُمْ فِتْنَةً تَدَعُ الْحَلِيمَ فِيهِمْ حَيْرَانَ فَبِي يَغْتَرُّونَ أَمْ عَلَيَّ يَجْتَرِئُونَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ اور روایت ہی ابن عمر سی اوسنی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا تحقیق اللہ تبارک وتعالی نی فرمایا کہ البتہ تحقیق پیدا کی مین نی ایک مخلوقات کہ زبانین اونکی شیرین زیادہ شکر سی ہین اور دل اونکی تلخ تر ہین ایلوی سی پس اپنی قسم کہاتا ہون کہ البتہ اوتارونگا اونپر فتنہ کہ چہوڑی گا دانا کو اون مین حیران کیا پس ساتہ میری فریب کہاتی ہین یا مجہ پر دلیری کرتی ہین نقل کی یہ ترمذی نی اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہی **وَعَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لِكُلِّ شَيْءٍ شِرَّةً وَلِكُلِّ شِرَّةٍ فَتْرَةً فَإِنْ صَاحِبُهَا سَدَّدَ وَقَارَبَ فَارْجُوهُ وَإِنْ أُشِيرَ إِلَيْهِ بِالْأَصَابِعِ فَلَا تَعُدُّوهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی ابوہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق واسطی ہر چیز کی زیادتی ہی اور واسطی ہر زیادتی کی سستی ہی پس اگر صاحب اوسکی نی میانہ روی کی اور قریب ہوا میانہ روی کی اور احتراز کیا افراط وتفریط سی پس امید رکہو یعنی اسکی کہ ہووی گا وہ مطلب پایا اور اگر اشارہ کیا گیا طرف اوسکی ساتہ اونگلیون کی یعنی اگر کوشش اور مبالغہ کیا عمل مین تاکہ مشہور رہو ساتہ زہد وعبادت کی اور ہوا مشہور ومشار الیہ پس نہ گنتیم اوسکو یعنی کچہ اور نہ اعتقاد کرو اوسکو صالح واسطی ہونی اوسکی کی ریاکارون مین سی نقل کی یہ ترمذی نی **ف** شرہ ساتہ زبر شین اور تشدید رے کی حرص کرنی ایک چیز پر اور نشاط ورغبت اور مراد یہان افراط وانہماک ہی اور معنی یہ کہ عابد مبالغہ کرتا ہی طاعت مین اول امر مین اور جو مبالغہ کرتا ہی سست ہو جاتا ہی اور تہک جاتا ہی اور توضیح اسکی یہ کہ انسان مشغول ہوتا ہی ساتہ اشیاء کے اور پر حرص شدید اور مبالغہ عظیم کے اول امر مین پہر یہ حرص زیادتی باعث ہوتی ہی سستی کی پس اگر ہوا میانہ رو اور سست نہ دونون جانبون افراط تفریط سی اور ہوا چلنی والا راہ مستقیم کا پس امید رکہو ہونی اوسکی کی مطلب پایون کا ملین سے اور اگر چلا راہ افراط کی یہانتک کہ اشارہ کیا گیا طرف اوسکی ساتہ اونگلیون کی پس نہ التفات کرو طرف اوسکی اور نہ کہو اوسکو صالح اور بیچ لفظ فارجوہ ولا تعدوہ کی اشارہ ہی طرف مبہم ہونی عاقبت کی اور عدم علم تقدیر کی یعنی بظاہر اونکا

چاہیے کہ جو کوئی راہ میانہ روی کی چلتا ہی اور صواب کرتا ہی اور سیدھی راہ ہی وہ نہیں پہنچتا محمود العاقبۃ اور رستگار رہے اور اگر ایسا نہیں ہے اور ساتھ فسق و فساد کی انگشت نما ہوا اوسکو ظاہر میں اہل فلاح سی نہ گنو اور عاقبت کا دونوں کی بہم کہ خاتمہ کیا ہوے حکم مستوری و مستی ہمہ بر خاتمہ است * کس ندانست کہ آخر بچہ حالت گذرد * لیکن امید ہی کہ جسکو توفیق عنایت کی وہی ہی اور سیدھی راہ پر لگی ہیں عاقبت اوسکی بہی بخیر ہوگی اور عادت رحمت الٰہی کی بہی جاری ہی کہ بدکاروں کو آخر نیکی کی طرف کہینچتی ہیں اور توبہ نصیب کرتی ہیں اور نیک کاروں کو راہ پر کہترلاتی ہیں نسال اللہ تعالیٰ العافیۃ

وعن انس عن النبي صلى الله عليه وسلم قال حسب امرئ من الشر ان يشار اليه بالاصابع في دين او دنيا الا من عصمه الله رواه البيهقي في شعب الايمان اور روایت ہی انس سی اونہی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا کفایت کرتی ہی مرد کو برائی سی یہ کہ اشارہ کیا جاوی طرف اوسکی ساتھ انگلیوں کی دین میں یا دنیا میں مگر جسکو بچاوی اللہ نقل کی بیہقی نی شعب الایمان میں ف مشہور و انگشت نما ہونا دنیا میں تو ظاہر ہی کہ کل آفت اور سبب باہر پڑنی کی راہ امن و سلامت سی ہی اور دین میں اسلیے کہ وہ بہی مظنہ پہنسنے کا بیچ حال ریا اور حب ریاست اور امامت اور تقدم اور اعتقاد لوگوں کی اور تعظیم اونکی کی اور شہوات خفیہ نفسانیہ اور مکروں نفس اور بہکانی شیطان کا ہی اور ایسی لوگ بہت کم ہیں کہ نجات پاویں اس سی اور سلامت رہیں اس میں مگر مقربان اور صدیقین جیسیکہ کہا ہی مشائخ کرام نے آخر ما یخرج من رؤس الصدیقین حب الجاہ پس گوشہ نشینی اور گمنامی بہر حال بہتر ہی اور ساتھ سلامتی اور حفظ حال کی نزدیک اور مگر جسکو بچاوی اللہ یہاں سی معلوم ہوتا ہی کہ یہ اوس شخص کی حق میں ہی کہ محبت ریاست و جاہ کی اور قبولیت لوگوں کی دلوں کی دامنگیر اوسکی حال کی ہو اور جو کہ محفوظ اور مخلص ہیں وہ مستثنی ہیں اس سی چنانچہ فرمایا اللہ تعالیٰ نی کلام میں اور حکایت کی حال خواص بندوں اپنی سی وجعلنا للمتقين اماما اور نقل ہی کہ حسن بصری کو کہا کہ تو انگشت نما ہوا ہی لوگوں میں اور حال آنکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یوں فرماتی ہیں فرمایا کہ مراد آنحضرت کی بدعتی دین میں اور فاسق دنیا میں ہی یعنی جو کہ دنیا میں غنی ہو اور مشہور رہو ساتھ غنا کی اور فسق و فجور میں نہ پڑی اور دین میں اوپر طریقہ سنت اور اتباع کی ہو وہ داخل اس کلیہ کی نہیں وباللہ التوفیق

## الفصل الثالث

تیسری فصل

عن ابي تميمة قال شهدت صفوان واصحابه وجندب يوصيهم فقالوا هل سمعت من رسول الله صلى الله عليه وسلم شيئا قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول من سمع سمع الله به يوم القيامة ومن شاق شق الله عليه يوم القيامة فقالوا اوصنا فقال ان اول ما ينتن من الانسان بطنه فمن استطاع ان لا ياكل الا طيبا فليفعل ومن استطاع ان لا يحول بينه وبين الجنة ملء كف من دم اهراقه فليفعل رواه البخاري روایت ہی ابی تمیمہ سی کہ کہا حاضر ہوا میں صفوان کی پاس اور اوسکی یاروں کی پاس اس حال میں کہ جندب نصیحت کرتا تہا صفوان کو اور اوسکی یاروں کو یعنی مستقیم ہونی کی اوپر مجاہدہ کی اور اولی عبادت کی یا میانہ روی طاعت میں یا احتراز کرنی کی تعدی سی اور اشارہ ہی ظاہر دونوں بات اخیر کی میں جیسا کہ دلالت کرتا ہی اوسپر سوال و جواب پس کہا صفوان اور اوسکی یاروں نی کہ آیا سنا ہی تونی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کچہ یعنی کوئی حدیث سنی ہی تو بیان کر اور بہرہ مند کر ہمکو اوسکی کلام سی کہا جندب نی کہ سنا ہی میں نی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی

جو شخص کہ سنلوی یعنی عمل نیک لوگون کی سنانی کی لیے کرے رسوا کریگا اوسکو اللہ دن قیامت کی اور جو شخص کہ مشقت ڈالی یعنی اپنی نفس پر کہ تکلیف دی اوسکو زیادہ طاقت اوسکی سی یا مشقت ڈالی اپنی غیر پر کہ کچھ کرنی کو کہی اوسکو زیادہ طاقت اوسکی سی مشقت و محنت مین ڈالی گا اللہ اوسکو دن قیامت کی کہا صحابہ نی یعنی صفوان اور اوسکے یارون نی جندب سی کہ نصیحت کر ہمکو پس فرمایا حضرت نی یا جندب نی اول اوس چیز کی کہ خراب اور گندہ ہوتی ہی آدمی سی اور بہو پہنچتی ہی اوسکو آگ دوزخ کی پیٹ اوسکا ہی یعنی پہلی کہ سبب داخل ہونی دوزخ اور کہینچنی عذاب آدمی کا ہو گا کہانا آدمی کا حرام کو ہی پس جو شخص کہ طاقت رکہی کہ نہ کہاوی مگر حلال کو چاہیی کہ کری یہ کام تا دوزخ کی آگ سی نجات پاوی اور جو شخص کہ طاقت رکہی یہ کہ حائل و مانع نہو درمیان اوسکی اور درمیان بہشت کی ایک چلو خون کا کہ اگر آیا ہو پس چاہیی کہ کری نقل کی یہ بخاری نی **ف** اوسکو کہ خون ریزی ناحق مانع ہوتی ہی داخل ہونی بہشت کی سے اگرچہ مقدار ایک چلو کی ہو چہ جای زیادہ اوس سی عقل سی دور ہی کہ ارتکاب کری ایسی کار حقیر و خسیس کا کہ مانع ہوا یسی امر شریف عظیم سی کہ در آنا بہشت کا ہی اور ظاہر یہ ہی کہ مراد صفوان سی صفوان بن سلیم زہری ہین کہ تابعی جلیل القدر تہی اہل مدینہ سی اور تہی نہایت نیک بندی کہتی ہین کہ نہین رکہا اونہون نی پہلو اپنا زمین پر چالیس برس اور اونکی پیشانی مین سوراخ پڑگیا تہا بسبب کثرت سجود کی اور نہین قبول کرتی انعام سلاطین کے اور مناقب اونکی بہت ہین اور جندب بن عبداللہ بن سفیان بجلی اکابر صحابہ سی ہین اور کنیت اونکی ابو ذر غفاری ہی ۔ع ح **وعن** عمر بن الخطاب انہ خرج یوما الی مسجد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فوجد معاذ بن جبل قاعدا عند قبر النبی صلی اللہ علیہ وسلم یبکی فقال ما یبکیک قال یبکینی شیء سمعتہ من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان یسیر الریاء شرک ومن عادی للہ ولیا فقد بارز اللہ بالمحاربۃ ان اللہ یحب الابرار الاتقیاء الاخفیاء الذین اذا غابوا لم یفتقدوا وان حضروا لم یدعوا ولم یقربوا قلوبہم مصابیح الھدی یخرجون من کل غبراء مظلمۃ رواہ ابن ماجۃ والبیہقی فی شعب الایمان اور روایت ہی عمر بن الخطاب سے کہ وہ نکلی ایکدن طرف مسجد رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس پایا معاذ بن جبل کو بیٹھا ہوا نزدیک قبر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے روتی پس کہا عمرؓ نی کس چیز نی رولایا تجکو یعنی حضرت کی ملاقات کی شوق سے یا کسی بلا کی واقع ہونے یا سوای انکی اور اسباب رونی کی نی کہا معاذؓ نی کہ رولایا مجکو یاد کرنی ایک چیز کی نی کہ سنا ہی مین نی اوسکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتی تہی تحقیق تہوڑا سا مکر بہی شرک ہی جو شخص کہ دشمنی رکہی خدا کی دوست سی یعنی ایذا او رغصہ دلاوی اوسکو ناحق ساتہ فعل اور قول کی پس تحقیق مقابلہ کیا اللہ کا ساتہ جنگ کی یعنی اور جو کہ خدا سی لڑائی کی لیوی نکلیگا البتہ خراب اور رسوا ہوگا تحقیق اللہ دوست رکہتا ہی نیک کارون پرہیزگارون پوشیدہ حالون کو وہ لوگ کہ جب غائب ہون نہ پوچھی جاوین اور جب حاضر ہون بلائی نجاوین واسطی کہانی اور مجلس آرائی کی اور اگر بلائی جاوین پاس نہ بٹھائی جاوین دل اونکی چراغ ہدایت کی ہین کہ اونکی نور سی راہ راست پائی جاتی ہی نکلتی ہین ہر زمین تاریک سی نقل کی یہ ابن ماجہ نی اور بیہقی نی شعب الایمان مین **ف** شرک ہی یعنی شرک عظیم ہی یا ایک نوع شرک سی ہی یعنی

وہ نہایت پوشیدہ ہی اور کم سالم رہتی ہین یعنی قویا چہ جای ضعفا پس منجملہ اسباب رونی کی یہی ہی اور سبب دوسرا ایذا اولیا
کی ہی اور اکثر اونکی پوشیدہ ہین جیسا کہ حدیث قدسی مین ہی اولیائی تحت قبائی لا یعرفہم غیری اور انسان خالی نہین ہی
بدزبانی سی ساتھ مسلمان بہائیون کی کہ باعث ہوتی ہی گناہ کی پس گویا کہ ارادہ کیے ہین مینے ساتھ قول اپنی کی ومن عادی لی النخ
اور نیک کارون کو یعنی جو کہ نیکی کرتی ہین کہ وہ طاعت حق کی ہی اور احسان کرنا خلق پر چنانچہ اسیطرح کہا ہی بعضی عارفین نے
کہ مدار دین کا اوپر بزرگ جاننی امر الہی کی اور شفقت کرنی خلق پر ہی اور پرہیزگار یعنی شرک جلی وخفی سی اور رسنا ہی اور لہو و لعب سے
اور اخفیاء یعنی جو کہ پوشیدہ ہین نظر خلق سی اور مخالطت اور معاشرت اونکی سی اور قول ان اللہ النخ استیناف ہی بیان کرنی والا
حقیقت ولی کی اور ذکر کیی واسطی اونکی ہین احوال کہ جب ہوتی ہین سفر مین نہین ڈہونڈہی جاتی اور جب حاضر ہوتی ہین نہین
بلائی جاتی طرف مجلس کے اور اگر حاضر ہوتی ہین مجلس مین نہین نزدیک کیی جاتی اور چہوڑی جاتی ہین صف نعال مین اور یہ
تفصیل ہے اس روایت کی کہ وارد ہوئی ہی رب اشعث اغبر لو اقسم علی اللہ لابرہ اور چراغ ہدایت کی ہین یعنی رہنما ہین
راہ راست کی پس مستحق ہین عنایت کی لائق ہی کہ طلب کی اونسی ہدایت اور ہر زمین تاریک سے اشارہ ہی طرف تیرگی
اور تاریکی اور خرابی مکانون اونکی کی کہ کچہہ نہین رکہتی ہین کہ چراغ روشن کرین اور لطافت دین گہرون کو اس حدیث مین
تنبیہ ہی کہ اگر مرد عالم صالح اور متقی کا ظاہر خراب ہو ہیئت اور لباس وغیرہ اونکی سی دہو کہانہ کہاوی اور ساتھ ترک تعظیم
اور احترام اونکی کی تقصیر نہ کی کوئی کیا جانتا ہی کہ باطن اونکا درست ہی یا نہین ؎ خاکساران جہان را بحقارت منگر ٭ تو چہ دانی
کہ درین گرد سواری باشد ٭ اور یہ بہی اشارہ ہی کہ نری فقر اور خواری اور بی اعتباری مین فضیلت نہین ہی جبتک کہ تقوی
اور نورانیت باطن نہو ولی ع آور جانا چاہیی کہ ولی کہتی ہین متقی کو جیسا کہ اللہ صاحب نے فرمایا ہی ان اولیاؤہ الا المتقون اور
نہین ہین ولی اوسکی مگر پرہیزگار اور شرح عقائد نسفی مین لکہا ہی کہ ولی وہ ہی کہ عارف ہو اللہ کا اور اوسکی صفات کا بحسب امکان
کی اور مواظبت رکہتا ہو طاعات پر مجتنب ہو گناہون سی اور معرض ہو منہمک رہنی سی لذات اور شہوات مین **وعن**
**ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان العبد اذا صلی فی العلانیۃ فاحسن وصلی فی السر فاحسن قال اللہ**
**تعالی ہذا عبدی حقا رواہ ابن ماجۃ** اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ
تحقیق کہ بندہ جسوقت کہ نماز پڑہتا ہی ظاہر مین پس اچہی طرح پڑہتا ہی یعنی شرائط اور واجبات اور سنتین اور مستحبات اوسکے
ادا کرتا ہی اور اسی طرح اور عبادتین اور طاعتین اچہی طرح ادا کرتا ہی اور جب نماز پڑہتا ہی پوشیدہ یعنی خلوت مین جب بہی
اچہی طرح پڑہتا ہی فرماتا ہی اللہ تعالی یہ ہی بندہ میرا ساتھ صدق وراستی کی کہ ریا عبادت مین نہین کرتا نقل کی یہ ابن ماجہ
**وعن معاذ بن جبل ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال یکون فی اخر الزمان اقوام اخوان العلانیۃ اعداء**
**السریرۃ فقیل یا رسول اللہ وکیف یکون ذلک قال برغبۃ بعضہم الی بعض ورہبۃ بعضہم من بعض**
اور روایت ہی معاذ بن جبل سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پیدا ہونگی آخر زمانہ مین کتنی ایک قومین کہ دوست ہونگی
ظاہر مین اور دشمن ہونگی باطن مین پس کہا گیا کہ یا رسول اللہ کیونکر اور کس سبب سی ہوگا یہ حال فرمایا یہ حال بسبب رغبت یعنی
طمع کرنی بعض اونکی کی ہی بعض سے اور بسبب ڈرنی بعض اونکی کی بعض سے ؎ یعنی بسبب اغراض دنیوی کی جنکی طمع رکہتی ہونگی

رغبت کرینگی اور اظہار دوستی کرینگی اور اگر غرض درمیان میں نہوگی بیگانہ ہونگی اور بر تقدیر عدم حصول غرض کی دشمن ہونگی حاصل یہ کہ نہیں ہونگی وہ اہل حب للہ اور بغض للہ سے بلکہ امور انکی متعلق ہونگی ساتھ اغراض فاسدہ اور مقاصد کاسدہ کی پس کبھی رغبت کرینگی ایک قوم میں واسطے غرضوں کی پس ظاہر کرینگی اونکی لیے دوستی اور کبھی بار وہ رکھینگے ایک قوم کو کسی سبب سے پس ظاہر کرینگی عداوت اونکی لیے اور خلاصہ اسکا یہ کہ نہیں اعتبار ہے محبت خلق کا اور عداوت انکی کا اسلیے کہ وہ دونوں مبنی ہیں اوپر غرض و شہوات انکی کی **وعن** شداد بن اوس قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من صلی یرائی فقد اشرک ومن صام یرائی فقد اشرک ومن تصدق یرائی فقد اشرک رواھما احمد اور روایت ہے شداد بن اوس سے کہا اونہوں نے سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتی تھے جو کہ نماز پڑہے دکھلانی کو پس تحقیق شرک کیا یعنی شرک خفی جیسا کہ اسکی مابعد کی روایت میں صریح آیا ہے اور جو شخص روزہ رکھے دکھلانی کو پس تحقیق شرک کیا اور جو شخص صدقہ دے دکھلانی کو پس تحقیق شرک کیا نقل کیں یہ دونوں روایتیں احمد نی **ف** یعنی جو عمل کہ ساتھ ریا کی کرے شرک ہے لیکن یہ شرک خفی ہے اور جلی شرک آشکارا بت پرستی کرنی ہے ریاکار کہ ایسا عمل واسطے غیر خدا کی کرتا ہے وہ بھی بت پرستی کرتا ہے لیکن پوشیدہ جیسا کہ کہا ہے کل ما صدک عن اللہ فہو صنمک اور یہہ اشارہ ہے اوپر کہ ریاکو دخل ہے روزی میں بھی بخلاف اوس شخص کے کہ نفی کی ہے اوسنی اوسکی اور علت بیان کی ہے اوسکی یہہ کہ مدار روزی کا نیت پر ہے اور نہیں دخل ہے اوسمیں ریا کو اور نہیں اعتبار ہے نہ کہانی اور نہ پینی اوسکی کا ساتھ عدم صحت نیت کی پس ہم کہتی ہیں کہ ریا بمحض نہیں متصور ہے روزی میں لیکن ریا کبھی ہوتا ہے بطریق اشتراک کی کہ ارادہ کرے ساتھ اوسکی اللہ کے خوشنودی کا اور ارادہ کرے مشہور ہونے کا بھی یا اور غرض کا سوا اللہ کی برابر ہے کہ دونوں مقصد برابر ہوں یا ایک اون میں سے غالب جیسا کہ تفصیل اسکی اوپر گذری ہے **وعنہ** انہ بکی فقیل لہ ما یبکیک قال شیء سمعت من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول فذکرتہ فابکانی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اتخوف علی امتی الشرک والشھوۃ الخفیۃ قال قلت یا رسول اللہ اتشرک امتک من بعدک قال نعم اما انھم لا یعبدون شمسا ولا قمرا ولا حجرا ولا وثنا ولکن یراؤن باعمالھم والشھوۃ الخفیۃ ان یصبح احدھم صائما فتعرض لہ شھوۃ من شھواتہ فیترک صومہ رواہ احمد والبیھقی فی شعب الایمان اور روایت ہے شداد سے یہ کہ وہ روئی پس کہا گیا واسطے اوسکی کہ کس چیز نی رلایا تجکو کہا رلایا مجکو ایک چیز نی کہ سنی میں نے آنحضرت سے کہ فرماتی تھے پس یاد کیا میں نے اوسکو پس رلایا مجکو سنا میں نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتی تھے ڈرتا ہوں میں اوپر امت اپنی کی شرک سے یعنی شرک خفی سے اور خواہش چھپی ہوئی سے یعنی وہ ایسی ہے کہ نہیں پاتی اوسکو مگر خوب باصفت مجاہدہ کرنیوالی کہا شداد نی کہ کہا میں نے یا رسول اللہ کیا شرک کریگی امت آپکی بعد آپکے فرمایا ہاں خبردار ہو تحقیق امت نہیں پوجی کی سورج کو اور نہ چاند کو اور نہ پتھر کو اور نہ بت کو یعنی شرک جلی نہیں کرینگے ولیکن کرینگی دکھلانی کی واسطے عمل اپنی یعنی یہ شرک خفی ہے جیسا کہ فرمایا اللہ تعالی نی فمن کان یرجو لقاء ربہ فلیعمل عملا صالحا ولا یشرک بعبادۃ ربہ احدا اور شہوت چھپی ہوئی یہہ کہ مثلا صبح کرے ایک انکا روزہ دار پس پیش آ وی اوسکو ایک شہوت اوسکی شہوتوں میں سے یعنی مانند شہوت کہانی یا پینی یا جماع کی پس چھوڑ دے اور توڑ ڈالے روزہ اپنا نقل کی احمد نی اور بیہقی نی شعب الایمان میں **ف** بسبب غلبہ شہوت کے یعنی اور توڑ ڈالنا اوسکا حرام ہے بغیر ضرورت کی کہ باعث ہوا اوسکو طرف اوسکی اور شہوت کو خفی اس سبب سے کہا کہ پوشیدہ تھی اوسکی باطن میں یا کہ بوقت نیت کرنی روزہ کی اپنی نفس میں پوشیدہ رکہتا تہا کہ اگر کوئی شہوت پیش آ جاوی گی تو روزہ توڑ ڈالونگا اور طیبی نے مراد شہوت سے کہانا وغیرہ کہا ہے جیسا کہ ذکر کیا گیا اور ظاہر تر یہ ہے کہ مراد شہوت خفیہ سے شہوتیں خاص عزیز الوجود ہیں شہوتوں اوسکی کی کہ جو نہ پائی جاوی تمام اوقات اوسکی میں

بندہ کی اوسمین ہو یا نہ ہو یہ ہین کہ بندہ مخلص چاہیے کہ احتیاط اور مبالغہ کرے بیچ اخفای عمل اپنے کے اور حاصل کرے اخلاص کو اس لیے کہ عمل ظاہر
اور شائع ہوتا ہی اوس جگہہ سی کہ بندے کو جبر اور اختیار اوسمین نہو **وَعَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَتْ لَهٗ سَرِيْرَةٌ صَالِحَةٌ اَوْ سَيِّئَةٌ اَظْهَرَ اللّٰهُ مِنْهَا رِدَاءً يُعْرَفُ بِهٖ** اور روایت ہی عثمان بن عفان
سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ ہو واسطے اوسکی خصلت چھپی ہوئی نیک یا بد ظاہر کرتا ہی خدای تعالی اوس خصلت سے
ایک علامت کہ پہچانا جاتا ہی وہ شخص ساتھ اوس علامت کے **ف** رداء اصل مین چادر کو کہتی ہین اور یہان مراد علامت ہے کہ اوس سے ایک چیز پہچانی جاتی
ہی اور ممتاز ہوتی ہی غیر اپنی سی جیسیکہ مرد چادر سی پہچانا جاتا ہی اور ممتاز ہوتا ہی اور مراد علامت سے ہیئت و صورت ہے حاصل یہ کہ جو کوئی
خصلت نیک یا بد پوشیدہ رکہتا ہی تو اللہ تعالی اوس سی ایک علامت یعنی ہیئت و صورت ظاہر کرتا ہی کہ اوس سے پہچانا جاتا ہی کہ یہ ایسا ہے
**وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّمَا اَخَافُ عَلٰى هٰذِهِ الْاُمَّةِ كُلَّ مُنَافِقٍ يَتَكَلَّمُ بِالْحِكْمَةِ
وَيَعْمَلُ بِالْجَوْرِ رَوَى الْبَيْهَقِيُّ الْاَحَادِيْثَ الثَّلٰثَةَ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ** اور روایت ہے عمر بن خطاب سے اونہی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم
سی کہ نہین ڈرتا ہون مین اوپر اس امت کے یعنی امت اجابت کے مگر ہر منافق کی سی یعنی بدکار یا فاسق کی سی کہ کلام کرتا ہی ساتھ علم اور حکمت اور وعظ اور
نصیحت کے اور عمل کرتا ہی ساتھ ظلم اور ناراستی کی نقل کین بیہقی نی تینون حدیثین شعب الایمان مین **ف** یعنی کہتا ہی لوگون کی کہانی کی لیکن آپ اور
آپ عمل نہین کرتا یہ صفت منافقون کے ہی ایسا فرماتی ہین کہ وجود ایسی شخص کے سی اور اس صفت سی اپنی امت پر ڈرتا ہون کہ ایسا شخص امت
مین پیدا ہو اور یہ صفت وہین پاوی نہ **وَعَنِ الْمُهَاجِرِ بْنِ حَبِيْبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰهُ
تَعَالٰى اِنِّيْ لَسْتُ كُلَّ كَلَامِ الْحَكِيْمِ اَتَقَبَّلُ وَلٰكِنِّيْ اَتَقَبَّلُ هَمَّهٗ وَهَوَاهُ فَاِنْ كَانَ هَمُّهٗ وَهَوَاهُ فِيْ طَاعَتِيْ جَعَلْتُ صَمْتَهٗ
حَمْدًا لِيْ وَوَقَارًا وَاِنْ لَمْ يَتَكَلَّمْ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ** اور روایت ہی مہاجر بن حبیب سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ فرماتا
ہی اللہ تعالی کہ نہین ہون مین کہ ہر کلام حکیم کو قبول کرون یعنی جو کچہہ کہ وہ کہی اوسکو قبول نہین کرتا ولیکن مین قبول کرتا ہون قصد اور نیت اور رغبت
اوسکی کہ ساتھ کس چیز کے رکہتا ہی پس اگر ہو نیت اور محبت اوسکی بیچ طاعت اور فرمانبرداری میری کی کرتا ہون مین اوسکی چپ رہنی کو شکر
واسطی اپنی اور بزرگی و حلم اگرچہ نہ کلام کرے وہ نقل کی یہ دارمی نے **ف** یعنی اگر نیت میری طاعت اور محبت اوسکی کہی فاعل
اوسکی بہی محمود اور مایہ علم و وقار کی ہی اور گویا وقت خاموشی کی حمد و ثنا میری کہتا ہی اور اگر نیت اور محبت اوسکی طاعت کے نہین کلام
اوسکا اگرچہ علم و حکمت مین ضائع ہی کہ واسطے ریا اور کہانی اور ستانی کی کہتا ہی **بَابُ الْبُكَاءِ وَالْخَوْفِ**
باب ہے رونی اور ڈرنے کا **ف** بکا بالقصر نکلنا آنسوؤن کا ساتھ غم کی اور بالمد نکلنا آنسوؤن کا ساتھ بلند آواز کی اور یہ مشہور ہی اور ظاہر
ہی کہ مراد ساتھ اوسکی اس جگہہ معنی غم ہین اور بتکلف رونا کہ رونے مین اور بزور رونا ساتھ یاد کرنی اور حاضر کرنی اون چیزون کے کہ رولادین
اور ابکار رلانا کسیکو اور خوف ڈرنا اور اضافت اور تخویف ڈرانا اور خوف ایک حالت ہی کہ پیش آتی ہی اور مراد یہان رونا اور ڈرنا عذاب
آخرت سی اور عقاب خدای تعالی سے **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** فصل پہلی **عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ اَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَوْ تَعْلَمُوْنَ مَا اَعْلَمُ لَبَكَيْتُمْ كَثِيْرًا وَلَضَحِكْتُمْ قَلِيْلًا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ** روایت ہے ابو ہریرہ سے کہ کہا فرمایا
حضرت ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم ہے اوس ذات کی کہ بقای ذات میری کا اوسکی قبضہ قدرت مین ہے اگر جانو تم اوس چیز کو کہ مین جانتا
ہون یعنی احوال اور ہول قیامت کے اور حقیقت مبداء اور معاد کی اور عذاب اللہ کا گنہگارون کی لیے اور شدت مناقشہ روز حساب کی اور صفات قہریہ

جلالیہ بدی تعالی کی کہ باعث خوف وہیبت کی ہین اور وجہ یہ کہ پیدا ہوتا ہی اوس سی غم ومحنت میری فیل پر انجام کار تمہاری اللہ
رو وہم بہت اور ہنسو تم تھوڑا نقل کی یہ بخاری ای **ف** اور ترجیح دو جانب خوف کو رجا پر اور یہ تنبیہ وتخذیر ای امت کو اوپر رو
اور استحضار اوس چیز کی کہ باعث غم اور رونی کی ہو قسم خوف آلہی اور معلوم کرنی عظمت اور جلال حق سبحانہ تعالی تنبیہ وتخذیر ہی اوپر اجتناب
کرنے کی بہت ہنسنے سے اور راحت کے کہ طریقہ جاہلوں اور غافلوں کا ہی اگرچہ ہنسنا اور راحت بھی فی الجملہ باامید عفو اور مغفرت اور رحمت اوسکے
کی گنجائش رکھتی ہی **وعن** اُمِّ الْعَلَاءِ الْاَنْصَارِيَّةِ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللّٰهِ لَا اَدْرِيْ وَاَنَا
رَسُوْلُ اللّٰهِ مَا يُفْعَلُ بِيْ وَلَا بِكُمْ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی ام علاء انصاریہ سی کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
قسم ہی اللہ کی نہیں جانتا مین اور مین رسول خدا کا ہون کہ کیا کیا جاوی گا ساتھ میری اور ساتھ تمہاری نقل کی یہ بخاری نی **ف**
ظاہر اس حدیث کا یہ ہی کہ عاقبت مبہم ہی اور کوئی نہین جانتا کہ آخر کیا ہوگا اور کیا کام کرینگی اور یہ بیچ مقدمہ انبیا اور رسولوں کے خصوصا
بیچ حق سید المرسلین صلوات اللہ وسلامہ علیہ وعلیہم کے نفی کیا گیا ہی ساتھ دلیلوں قطعیہ کی کہ دلالت کرتی ہین اوپر جزم اور یقین عاقبت بخیر
ہونی اونکی کی اور وارد ہونا اس حدیث کا بیچ موت عثمان بن مظعون کی تہا کہ کبار مہاجرین سی تھی اور اول جو بعد ہجرت کے مدینہ مین
مہاجرین مین سی مری ہین وہی تھی اور آنحضرت نی بعد از موت کی انکی پیشانی پر بوسہ دیا اور آنسو گرای اور اونکو بقیع مین اپنی سامنی دفن
کیا اور عنایتین بہت کین ایک عورت وہان حاضر تھی اوسنی کہا کہ گوارا ہوا تجکو بہشت اے ابن مظعون کہ عاقبت بخیر ہی آپ نے غیرت کی
اوس عورت کو اس بات پر توبیخ کی اور یہ حدیث فرمائی اور حقیقت مین مضمون اوسکا زجر ومنع ہی بطریق مبالغہ کی اوپر جرأت اوسکی کی اور حصر اور
اوپر حکم کرنی کی غیب اور جزم کرنی کی ساتھ اوسکی اور رضا اوسکا یہ ہی کہ یہ کہنا یہ ہی عدم تصریح سی ساتھ علم غیب کے از راہ ادب اور حقیقت
کلام کی مراد نہیں یا مراد نہ دریافت ہونا احوال عاقبت کا ہی تفصیل کیا دنیا مین اور کیا آخرت مین اسلی کہ عالم الغیب کا تفصیل
عالم الغیب کے کسیکو نہین معلوم اگرچہ مجملا معلوم ہی کہ عاقبت انبیا علیہم السلام کی بخیر ہی یا مراد یہ ہی کہ نہین جانتا مین کہ موت مرونگا
یا قتل سے اور نہین جانتا مین کہ نازل ہوگا مجہپر عذاب جیسیکہ اگلی امتوں پہ نازل ہوا یا نہین اور حق یہ ہی کہ ورود اس قول کا پہلی
نازل ہونی اس آیت کی ہو لیغفر لک اللہ ما تقدم من ذنبک وما تأخر پہلی ابہام تہا عاقبت مین اور بعد اوترنی اس آیت کے یقین ہوا کہ عاقبت
بخیر ہے کذا قیل واللہ اعلم **وعن** جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُرِضَتْ عَلَيَّ النَّارُ فَرَاَيْتُ فِيْهَا
امْرَاَةً مِّنْ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ تُعَذَّبُ فِيْ هِرَّةٍ لَهَا رَبَطَتْهَا فَلَمْ تُطْعِمْهَا وَلَمْ تَدَعْهَا تَاْكُلُ مِنْ خَشَاشِ الْاَرْضِ حَتّٰى مَاتَتْ
جُوْعًا وَرَاَيْتُ عَمْرَو بْنَ عَامِرٍ الْخُزَاعِيَّ يَجُرُّ قُصْبَهٗ فِي النَّارِ وَكَانَ اَوَّلَ مَنْ سَيَّبَ السَّوَائِبَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی جابر
کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ ظاہر کی گئی مجہپر آگ دوزخ کی یعنی شب معراج مین یا اور وقت مین خواب مین یا بیداری مین
پس دیکھی مین اوسمین ایک عورت بنی اسرائیل مین سی یعنی اونکی قوموں مین سی کہ عذاب کیجاتی ہی سبب ایک بلی کی کہ اوسکی تھی باندہ رکھا تہا
اوسکو پس نہ کہلاتی تھی اوسکو کچہ اور نہ چہوڑتی تھی اوسکو کہ کہاوی حشرات الارض سی یعنی کیڑی مکوڑی زمین کی یہانتک کہ مرگئی وہ بلی بہوک کی
اور دیکھا مین نی عمرو بن عامر خزاعی کو کہ کہینچتا ہی انتڑیان اپنی آگ دوزخ مین اور تہا وہ اول اون شخصون کا کہ رسم نکالی چہوڑنی سانڈ کی اللہ کی نام لکی سوائب کی
**ف** سوائب جمع سائبہ کی ہی سائبہ اوس اونٹنی کو کہتی ہین کہ چہوڑ دی جاتی تہی جاہلیت مین بسبب نذر وغیرہ کی یعنی عادت جاہلیت کی تہی کہ
اونٹنی تمام یا وہ ہی یا دہ جنتی یا آتا کوئی سفر دور دراز سی یا اچہا ہوتا کوئی بیمار ہی کی تو آزاد کرتی اونٹنی کو یعنی چہوڑ دیتی اوسکو کہ سوار نہو

اوسپر وضع نکرتی اوسکو پانی اور کہانس سے کہ جہان سی کہ کہاتی پیتی اور دود دوہتی ہوسکا ہو اس فعل کو عبادت اور موجب تقرب کا سمجہتی ہو گی جانتی تہی اور اول جو یہ رسم نکالی عمرو مذکور نی نکالی اور یہہ بہی لکہا ہی علما نی کہ پہلی جو رسم بت پوجنی کی نکالی اور اوسکو موجب تقرب کا کیا تہا اور بعضی روایت مین عمرو بن لحی آیا اور ظاہر دونون ایک ہی ہین چنانچہ نام اوسکی باپکا لحی ہی اور لحی نام دادا کا بالعکس کبہی نسبت باپ کی طرف کی ہی اور کبہی دادا کی طرف کذا قیل اور کرمانی نی کہا کہ اس حدیث سی معلوم ہوتا ہی کہ بعضی آدمی اب بہی دوزخ میں ہین اور عذاب دئی جاتی ہین اوسمین انتہی اور ممکن ہے کہ کہا جاوی کہ ہولا گیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر احوال اوسکا کہ روز قیامت کے ہوگا اور صورت اوسکی کہا دی گئی واللہ اعلم ❁ **وعن** زینب بنت جحش ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دخل علیہا یوما فزعا یقول لا الہ الا اللہ ویل للعرب من شر قد اقترب فتح الیوم من ردم یاجوج وماجوج مثل ہذہ وحلق باصبعیہ الابہام والتی تلیہا قالت زینب قلت یا رسول اللہ افنہلک وفینا الصالحون قال نعم اذا کثر الخبث متفق علیہ اور روایت ہے زینب بیٹی جحش کی سی کہ ازواج مطہرات سی ہین یہ کہ تحقیق پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائی اونکی پاس گہبرائی ہوئی اس حال مین کہ فرماتی تہی نہین کوئی معبود بحق مگر اللہ وای ہی واسطی عرب کی شر سی کہ تحقیق نزدیک پہنچی کہولا گیا یعنی سوراخ ہوگیا آجکی دن سد یاجوج ماجوج سی مانند اسکی اور حلقہ کیا ساتہ دونون اونگلیون اپنی کی انگوٹہی کی اور اوسکی پاس کی انگلی کی کہا زینب نی کہ کہا مین یا رسول اللہ آیا پس ہلاک کئی جاوین گی ہم اور حال آنکہ درمیان ہماری وجود صالحون کا ہوگا آیا برکت وجود اونکی مانع نہین ہوگی واقع ہونی بلا اور فتنہ سی فرمایا آنحضرت نی کہ ہان ہلاک کئی جاؤ گی تم باوجود ہونی لوگون صالحون کی درمیان تمہاری جسوقت کہ بہت ہوگا فسق وفجور یعنی اگرچہ لوگ صالح ہونگی لیکن غلبہ اور کثرت فسق وفجور کی سبب اسکی ہوگی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **ف** مراد شر سی فتنہ اور قتال ہین کہ عرب مین واقع ہوئی اول وہ کہ قتل عثمان بن عفان کا تہا بعد ازان امر مستمر ہوا اسیطرح یہاتک اب بعضی کہتی ہین کہ مراد حصول فتوح اور اموال کا اور تنازع اور رغبت کرنی اوسمین اور ہلاک ہونی اون کی ہی کذا قال الشیخ ابن حجر اور حلقہ کیا یعنی واسطی صورت دکہا دینی مقدار سوراخ سد کی یعنی آج تک سوراخ اوسمین واقع ہوا تہا آج مقدار حلقہ ان دو انگلیون کی کہولا گیا اور ہوجانا سوراخ کا علامات قرب قیامت سی ہی اور واقع ہونا فتنون کا عرب مین بہی علامات قرب قیامت سی ہی اور بعضون نی کہا کہ یہ اشارہ ہی طرف نکلنی ترکون چنگیزیہ کی کہ نکلی اور ہلاک کیا ایک عالم کو اور واقع ہوا اونکی ہاتہ سی بغداد وغیرہ مین جو کچہہ کہ واقع ہوا واللہ اعلم اور لفظ خبث ساتہ زبر خ اور ب کی معنی فسق اور فجور اور شر اور کفر کی ہی اور بعضون نی کہا معنی اسکی زنا کی ہین اور مقصود یہ کہ آگ جب لگتی ہے کسی جگہہ اور بہڑکتی ہی تو جلا دیتی ہی تر اور خشک کو اور غالب آتی ہی پاک اور نجس پر اور نہین فرق کرتی درمیان مومن اور منافق کی اور مخالف اور موافق کی اور یا آگی آتا ہی کہ جب اللہ نازل کرتا ہی عذاب کسی قوم پر تو پہنچتا ہی اونکو کہ اونمین ہوتی ہین پہر اوٹہائی جاوین گی موافق عملون اپنی کی اور ایک نسخہ صحیح مین خبث ساتہ پیش خ اور جزم ب کی ہی بمعنی فجور اور فسوق کی یا معنی دونون کی ایک ہین ❁ **وعن** ابی عامر او ابی مالک الاشعری قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لیکونن من امتی اقوام یستحلون الخز والحریر والخمر والمعازف ولینزلن اقوام الی جنب علم یروح علیہم بسارحۃ لہم یاتیہم رجل لحاجۃ فیقولون ارجع الینا غدا فیبیتہم اللہ ویضع العلم ویمسخ آخرین قردۃ وخنازیر الی یوم القیامۃ رواہ البخاری وفی بعض نسخ المصابیح الحر بالحاء والراء المہملتین وہو تصحیف وانما ہو

مہلتین کے اور خیر ساتھ تحتیین کے غلط ہی اور اشارت ہی ساتھ قول اپنے کے فی ہذا الحدیث کہ اکثر ساتھ مہلتین کے اصل نسخ میں کہ ابی داود وغیرہ سے
روایت کی ہی چنانچہ طیبی اس حدیث کو لایا ہی اور اس حدیث میں کہ بخاری نے روایت کی ہی ساتھ تحتیین کے ہی لیکن شیخ ابن حجر نے فرمایا کہ بخاری
کی اکثر روایتوں میں ساتھ مہلتین کے ہی اور اس تقدیر پر دو روایتیں صحیح ہوں گی واللہ اعلم اور تروح الخ ساتھ تا فوقانیہ کی تروح میں اور رسا ساتھ نون کی
فاعل تروح کا اور یہ قرینہ ہی اس پر کہ تبیت بیچ بسارحۃ کی کہ پہلی روایت میں واقع ہوا ہی زائدہ ہی جیسی کہ بیچ وجہ اول کہ بیچ تقریر معنی حدیث
کی اشارہ اسکا کیا ہی اور اسی طرح ان دونوں کتابوں میں یاتیہم لحاجۃ واقع ہوا ہی بغیر ذکر رجل کی ساتھ تقدیم بحاجۃ کی رجل پر اور اس حدیث سے
معلوم ہوا کہ خسف و مسخ اس امت میں بھی ہوگا جیسے کہ اگلی امتوں میں ہوا اور جو حدیثوں میں جو نفی اسکی آئی ہی تو وہ یا تو محمول ہی اوپر اول زمانہ
اس امت کی اور آخر زمانہ اوس سے مستثنیٰ ہی اور یا محمول ہی اوپر خسف و مسخ تمام امت کے نہ بعض کے واللہ اعلم **وعن** ابن عمر قال قال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا انزل اللہ بقوم عذابا اصاب العذاب من کان فیہم ثم بعثوا علی اعمالہم متفق علیہ
اور روایت ہے ابن عمر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت کہ اوتارتا ہی اللہ کسی قوم پر عذاب تو پہونچتا ہی وہ عذاب کسی کو کہ ہوسی درمیان
اونکی یعنی صالح اور غیر صالح کو اسی طرح جاری ہی سنت الٰہی بعضی کہتا ہوں میں کبھی نگاہ ہی رکہتا ہی صالح کو غیر صالحوں میں سے پہر اوٹھائے جاوینگے
موافق عملوں اپنے کی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **ف** یعنی اگرچہ دنیا میں عذاب میں شامل ہوتی ہیں لیکن آخرت میں ہر ایک موافق عمل اپنے کے
جزا دیا جاوے گا اگر نیک ہی اچھی جزا دیا جاوے گا اور اگر بد ہی بری جزا دیا جاویگا **وعن** جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم یبعث کل عبد علی ما مات علیہ رواہ مسلم اور روایت ہے جابر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
کہ اوٹھایا جاوے گا ہر بندہ روز قیامت کی اوپر اوس حال اور صفت کے کہ مرا ہی اوس پر نقل کی یہ مسلم نے **ف** یعنی ایمان پر یا کفر پر طاعت
پر یا معصیت پر ذکر پر یا غفلت پر پس اعتبار خاتمہ کا ہی کہ دیکھیں آخر کیا حالت گذرتی جیسے کہا ہی کسی نے حکم مستور و مستی ہمہ بر خاتمت
کہ نداند کہ آخر بچہ حالت گذرد + و لیکن بعضی عارفین نے کہا ہی کہ جب ملکہ یادداشت و حضور کا حاصل ہو اور جوہر ذکر کا دل میں قرار پایا اگر
بسبب تنگی وقت موت کے اور غلبہ بیماری اور بیتابی دل کی اختلاف و فتور اوسکی استحضار میں ہو پاوے ضرر نہیں کہتا بعد از مفارقت روح کی بدن سے
وہ حال عود کریگا پس ملکہ ذکر کا بہم پہونچانا اور حاصل کرنا چاہیے و باللہ التوفیق

## الفصل الثانی فصل دوسری

**عن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما رأیت مثل النار نام ہاربہا ولا مثل الجنۃ نام
طالبہا رواہ الترمذی اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہیں دیکہا میں نے مانند آگ دوزخ کے
یعنی شدت و ہول میں کہ سوتا ہی بہاگنے والا اوس سے اور نہیں دیکہا میں نے مانند بہشت کی یعنی بہجت و سرور میں کہ سوتا ہی طلب کرنیوالا اوسکا
نقل کی یہ ترمذی نے **ف** بہاگنے والا اگر کوئی شخص دشمن قوی کی سے بہاگتا ہی سوتا نہیں اور غافل نہیں ہوتا بہاگتا ہی جتنا کہ ہوسکتا ہی
مگر یہ عجب بات ہی کہ آگ دوزخ کی کہ ساتھ اس شدت اور شناعت کے ڈرتی ہی اور لوگ بہاگنے والے اوس سے غفلت کیے ہیں اور کوشش نہیں کرتی اور اگر بہاگتے
بھی ہیں تو جیسے بہاگنے میں سوتی ہیں اور غافل ہوتی ہیں اور بہاگنا آگ دوزخ سے ساتھ ترک کرنی گناہوں کے اور لازم کرنی طاعتوں کی ہوتا ہی اور
طلب کرنیوالا یعنی اگر کوئی طالب کسی محبوب چیز کا ہوتا ہی غافل نہیں ہوتا اوس سے اور سستی اور تساہل نہیں کرتا اوسکی طلب کرنے میں
اور دوڑتا ہی اوسکی پانے کی لیے جتنا کہ ہوسکتا ہی مگر بہشت کہ باوجود تمام خوبیاں اور راحت کی لذتوں سے آدمی اوسکی طلب میں نہیں
دوڑتا اور اوسکو نہیں پاتا اور دور رہتا بہشت کی طرف اور پانا اوسکا ساتھ کرنی طاعات کی اور ترک کی گناہوں کی ہوتا ہی **وعن**

أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي أَرٰى مَا لَا تَرَوْنَ وَأَسْمَعُ مَا لَا تَسْمَعُوْنَ أَطَّتِ السَّمَاءُ وَحُقَّ لَهَا أَنْ تَئِطَّ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهٖ مَا فِيْهَا مَوْضِعُ أَرْبَعِ أَصَابِعَ إِلَّا وَمَلَكٌ وَاضِعٌ جَبْهَتَهٗ سَاجِدًا لِلّٰهِ وَاللهِ لَوْ تَعْلَمُوْنَ مَا أَعْلَمُ لَضَحِكْتُمْ قَلِيْلًا وَلَبَكَيْتُمْ كَثِيْرًا وَمَا تَلَذَّذْتُمْ بِالنِّسَاءِ عَلَى الْفُرُشَاتِ وَلَخَرَجْتُمْ إِلَى الصُّعُدَاتِ تَجْأَرُوْنَ إِلَى اللهِ قَالَ أَبُوْ ذَرٍّ يَا لَيْتَنِي كُنْتُ شَجَرَةً تُعْضَدُ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے ابی ذر سے کہ کہا فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق میں دیکھتا ہوں اوس چیز کو کہ نہیں دیکھتے تم یعنی علامتیں قیامت کے اور نشانیاں صنعت الٰہی کی اور صفات قہریہ اللہ تعالیٰ کی اور سنتا ہوں میں اوس چیز کو کہ نہیں سنتے تم یعنی اخبار و اسرار احوال آخرت کی اور ہولیں قیامت کے اور شدت عذاب و برزخ کی آواز کرتا ہے آسمان اور لائق ہے اوسکو یہ کہ آواز کرے پھر بیان کیا سبب اوسکا کہ وہ کثرت ملائکہ کی ہے قسم ہے اوس ذات کی کہ جان میری اوسکی ہاتھ میں ہے نہیں آسمان میں جگہ چار انگشت کے مگر کہ فرشتہ کھڑے ہوے ہیں پیشانی اپنی درحالیکہ سجدہ کرنیوالے ہیں واسطے اللہ کی قسم ہے خدا کی اگر جانو تم وہ چیز کہ جانتا ہوں میں البتہ ہنسو تم کم اور روؤ تم بہت اور نہ لذت حاصل کرو ساتھ عورتوں کی بچھونوں پر اور البتہ نکلو تم طرف جنگلوں کے نالہ و فریاد کرتے ہوے طرف اللہ کی یعنی جیسے کہ شان غمگینوں کی اور غم سے تنگ آنی والوں کی ہے کہ گھر سے نکل جاتے ہیں اور سرگشتہ ہوتے ہیں تاکہ وہ دل کو کھولیں اور دل ٹھکانے ہو کہا ابو ذر نے یعنی بعد از روایت کرنی اس حدیث کی از راہ درد تاکی اور حسرت کی ای کاش ہوتا میں درخت کہ کاٹا جاتا نقل کیا احمد اور ترمذی اور ابن ماجہ نے **ف** آواز پالان اور زین کے یعنی چرچر بولنا اور نالہ کرنا اونٹ کی بچی کا سبب ہے او سکی آواز نالہ کرنی آسمان کی چنانچہ اوس حدیث میں ناظر ہی بسبب کثرت و ازدحام ملائکہ کی اور بوجھ اونکی کی جیسے کہ بالائو سواری کا نیچی بوجھ سوار کی کی مشقت سے آواز کرتا ہے اور ممکن ہے کہ نالہ کرنا اوسکا خوف پروردگار تعالیٰ سے ہی اور جبکہ آسمان باوجود اسکی کہ جماد ہے اور محل ملائکہ مقدسہ کا خوف الٰہی سے نالہ کرے آدمی کہ جان رکھتا ہے اور آلودہ گناہوں میں ہے لائق تر ہی کہ نالہ و گریہ کرے اور یہ معنی مناسب ہیں ساتھ مقصود کے جیسے کہ نہیں پوشیدہ ہے یہ بات اور رکھی گئی ہیں الخ یعنی تا بعدار ہیں تاکہ شامل ہو اسکو کہ کہا گیا ہے کہ بعضے فرشتی قیام میں ہیں اور بعضی رکوع میں اور بعضی سجود میں یا خاص کیا ہے اسکو ساتھ ایک آسمان کے آسمانوں میں سے واللہ اعلم اور صعدات جمع صعد کی ہے اور صعد جمع صعید کی ہے معنی اوسکی ہیں جیسے کہ طرقات جمع طرق کی کہ وہ جمع ہے طریق کی اور یہ تمنا میں درخت الخ یعنی تا آلودہ گناہوں میں نہ ہوتا میں جیسے کہ درخت کو کاٹ ڈالتے ہیں پھر جاتا رہتا ہے ایسے ہی میں بھی ہوتا اور مثل اس کے روؤں و نالہ کی اور بڑی بڑی صحابہ سے کہتی آئی ہیں کہ ایک نے کہا کاش میں بکری ہوتا کہ اوسکو ذبح کر کے کھا جاتے ہیں دوسری نے کہا ای کاش پرندہ کہ جہاں چاہتا ہے چلا جاتا ہے اور کچھ تکلیف اوسپر نہیں اور سبب ایسی تمنی کی بشارت پائی ہی انہوں نے جناب رسالتمآب سے بہشت کی اور عاقبت اونکی بخیر ہی اور دوزخ کو کیا کہتی اگرچہ وعدہ مخبر صادق کا لیکن خوف درگاہ بے نیازی کا کم نہیں ڈالتا ہی اوس ع وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ خَافَ أَدْلَجَ وَمَنْ أَدْلَجَ بَلَغَ الْمَنْزِلَ أَلَا إِنَّ سِلْعَةَ اللهِ غَالِيَةٌ أَلَا إِنَّ سِلْعَةَ اللهِ الْجَنَّةُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ ڈرتا ہے یعنی غارت کرنی دشمن کے سے وقت سحر کی بھاگتا ہے اول ہی شب سے تاکہ نجات پاوی دشمن سے اور جو شخص بھاگتا ہے اول شب سے پہنچتا ہے منزل کو آگاہ ہو تحقیق متاع اللہ کی مہنگی یعنی سوای مول نفیس کے نہیں ہاتھ لگ سکتی اور وہ دنیا جان و مال کا ہے آگاہ ہو کہ متاع خدا کی بہشت ہے نقل کیا اسکو ترمذی نے **ف** منزل کو یعنی مطلوب کو کہا طیبی نے کہ یہ مثل بیان کی ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سالک آخرت کی کہ شیطان اوسکی راہ پر لگا ہے اور نفس اور آرزوئیں باطلہ مددگار اوسکی

ہین پس لگہ ہوشیار ہوا اپنی چلنی مین اور خالص کیا نیت کو اپنی عمل مین امن مین ہیچ شیطان سے اور اوسکی مکر سی والا بار تا ہی مراد اوسکی اپنی مددگارون کو ہمراہ لیکر پہر رہنمائی کی حضرت نی طرف اوسکی کہ چلنا راہ آخرت کا دشوار ہی اور حاصل کرنا آخرت کا مشکل ہے نہین حاصل ہوتے لوہی بہی جی سی اپس فرمایا آگاہ ہو والخ اور اخیر جملہ کی معنی یہ ہین کہ متول اسکی متاع یعنی جنت کا اعمال نیک ہین جسکی طرف اشارہ کیا اللہ تعالی نی والباقیات الصالحات خیر عند ربک ثوابا وخیر املا اور فرمایا ان اللہ اشتری من المؤمنین انفسہم واموالہم بان لہم الجنۃ ﴿ع﴾ **وَعَنْ** اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَقُوْلُ اللّٰهُ جَلَّ ذِكْرُهٗ اَخْرِجُوْا مِنَ النَّارِ مَنْ ذَكَرَنِيْ يَوْمًا اَوْ خَافَنِيْ فِيْ مَقَامٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ كِتَابِ الْبَعْثِ وَالنُّشُوْرِ اور روایت ہی انس سے اونسی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ فرماوی گا اللہ تعالی کہ بزرگ ہی ذکر اوسکا یعنی روز قیامت کے فرشتونکو کہ متعین دوزخ پر ہین نکالو آگ مین سی اوس شخص کو کہ یاد کیا ہی مجکو یعنے بشرط ہونی اوسکی کی مومن مخلص ایکدن یعنی ایک وقت یا ڈرا ہی مجسے کسی جگہہ نقل کی یہ ترمذی نی اور بیہقی نی بیچ کتاب بعث ونشور کی

**ف** ڈرا ہی الخ یعنی بچ کرنی گناہ کی گناہون مین سی جیسی کہ فرمایا اللہ تعالی نی واما من خاف مقام ربہ ونہی النفس عن الہوی فان الجنۃ ہی الماوی کہا طیبی نی کہ مراد ذکر سی اخلاص اور وہ ایک جاننا اللہ کا ہی خالص دل سی اور صدق نیت سی الاہتمام کا فرذکر کرتے ہین اللہ کا زبان سی بیچ دل سے چنانچہ دلالت کرتا ہی اسپر قول آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا من قال لا الہ الا اللہ خالصا من قلبہ دخل الجنۃ اور مراد خوف سی باز رکہنا اعضا کا ہی گناہون سی اور لگا رکہنا اونکا طاعات مین الا وہ حدیث نفس یعنی وسوسہ ایسی حرکت ہی کہ نہین نام رکہا جاتا اوسکا خوف اور رقت کہنی ایک سبب ہولناک کی ہوتا ہی اور جب غائب ہوتا ہی وہ سبب نظر سی تو پہر پہرتا ہی دل طرف غفلت کے کہا فضیل نی کہ جب کہا جاوی تجکو کہ آیا ڈرتا ہی اللہ سی تو سکوت کر اسلیے کہ اگر کہا تو نی نہین تو کافر ہوا اور اگر کہا ہان جہوٹ بولا تو تنبیہ کیا ساتہ اسکی طرف اور معرفت کی کہ وہ باز رکہتا ہی اعضا کو گناہون سی اور اسمین بشارت ہی کہ جس مسلمان نے ایکبار ازراہ خلوص کے خدا کو یاد کیا اور ایک وقت اوسکی عذاب سے ڈرا آخر کو عذاب دوزخ سی اوسکو نجات ہی اور اگر چاہی اللہ تعالی تو اوسکو دوزخ ہی مین نہ لیجاوی اول ہی بہشت مین بہیجدی یغفر لمن یشاء ویعذب من یشاء صفت اوسکی ہی ﴿ع﴾ **وَعَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ هٰذِهِ الْاٰيَةِ وَالَّذِيْنَ يُؤْتُوْنَ مَا اٰتَوْا وَّقُلُوْبُهُمْ وَجِلَةٌ اَهُمُ الَّذِيْنَ يَشْرَبُوْنَ الْخَمْرَ وَيَسْرِقُوْنَ قَالَ لَا يَا ابْنَةَ الصِّدِّيْقِ وَلٰكِنَّهُمُ الَّذِيْنَ يَصُوْمُوْنَ وَيُصَلُّوْنَ وَيَتَصَدَّقُوْنَ وَهُمْ يَخَافُوْنَ اَنْ لَّا يُقْبَلَ مِنْهُمْ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ يُسَارِعُوْنَ فِي الْخَيْرَاتِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سی کہ پوچہا مین نی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی مطلب اس آیت کی کہ اور وہ لوگ کہ دیتی ہین جو چیز کہ دیتی ہین یعنی قسم زکوۃ اور صدقات سی اور دل اونکی لرزان و ترسان ہین یعنی خوف سے کہ نہ قبول ہوا ہون سی اور نہ واقع ہو بوجہ لائق کی اور نا خوش ہون او سمین آیا یہ لوگ وہ ہین کہ شراب پیتی ہین اور چوری کرتی ہین یعنی اسلیے کہ ڈرنا عذاب سی کام گنہگارون کا ہی فرمایا آنحضرت نی نہ ای بیٹی صدیق کی یہ لوگ نہیں ہین کہ شراب پیتی ہین اور چوری کرتی ہین ولیکن یہ وہ لوگ ہین کہ روزہ رکہتی ہین اور نماز پڑہتی ہین اور زکوۃ دیتی ہین اور باوجود اسکی ڈرتی ہین کہ قبول نہو اونسی بدلیل اسکی کہ آخر اس آیت مین فرمایا کہ وہ لوگ شتابی کرتی ہین نیکیون مین نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نی **ف** لیبی نہایت عجیب کرتی ہین طاعات مین اور دوڑتی ہین طرف اونکی پس نہین صحیح ہی یہ کہ حمل کی جاوی شراب کی پینی پر اور چوری کرنی پر اور تمام سیاق آیت مذکورہ مین بعد لفظ وجلہ کی یہ ہی انہم الی ربہم راجعون اولئک یسارعون فی الخیرات وہم لہا سابقون اور جانا جاتا ہی کہ اس

ہین وقرا ہین ہین قراءت قرائے سبعہ کی ہی یوتون ہی ساتھ ہیش کی فعل مضارع ایتاسی اور آتو ساتھ مد ہمزہ کی فعل ماضی وسیع ہی اوراعطا کی عطا یعنی دینی کی جیسی کہ معنے اسکی بیان کیی گئی اور قراءت دوسری شاذہ ہی یاتون ما اتو مشتق ایتان سی یعنی کار کرتی اور معنی اسکی یہ ہین کہ وہ لوگ کہ کرتی ہین جو کچھہ کرتی ہین اور دل اونکی ترسان ہین او رسوال عائشہ کا ساتھ اس قراءت کی مناسب تر ہی لیکن مصابیح کی نسخون مین بہی اوپر لفظ قراءت اول کی واقع ہی اور ظاہر یہ ہی کہ اوپر لفظ قراءت دوسری کی ہو یہ طیبی نی تفسیر جلاج کشاف سی نقل کیا ہی کہتا ہون مین مراد قراءت شاذہ سی کہ منسوب ہے طرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ ہی کہ کرتی ہین وہ چیز کہ کرتی ہین قسم طاعات سی وہ مراد ہی کہ گمان کیا عائشہ نی کہ مراد اوس سے یہ ہی کہ کرتی ہین وہ چیز کہ کرتی ہین قسم معصیت سے اور نہ مراد اعم ہی خیر و شر سی واسطی نہ مطابق ہونی اوسکی کی ساتھ قول حق سبحانہ کی اولئک یسارعون فی الخیرات پس الذین یصومون الخ تفسیر ہی قول اللہ تعالی کی والذین یاتون ما اتوا الموجب دونون قراءتون کی نہایت یہ کہ ہر ایک مین ان دونون مین سی ایک طرح کی تغلیب ہے پس ظاہر آیت مشہورہ کا متعلق ہی ساتھ عبادت مالیہ کی جیسیکہ شاذہ متعلق ہی ساتھ طاعت بدنیہ کی علاوہ یہ کہ قراءت مشہورہ جو ہی ممکن ہے کہ کہا جاوی اوسکی تفسیر مین کہ دیتی ہین اپنی نفسون سی وہ چیز کہ دیتی ہین قسم طاعات سی اور نکالتی ہین نفسون سی قسم طاعات سی پس مشتمل ہوگی دونون طرح کی عبادتون کو **وعن** **اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا ذَهَبَ ثُلُثَا اللَّيْلِ قَامَ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ اذْكُرُوا اللهَ اذْكُرُوا اللهَ جَاءَتِ الرَّاجِفَةُ تَتْبَعُهَا الرَّادِفَةُ جَاءَ الْمَوْتُ بِمَا فِيهِ جَاءَ الْمَوْتُ بِمَا فِيهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ** اور روایت ہی ابی بن کعب سی کہ کہا تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت جاتی دو تہائی رات اوٹھتی یعنی نماز تہجد کی لیی پس فرماتی ای لوگو یاد کرو اللہ یعنی ساتھ وحدانیت ذات اوسکی کی اور تمام صفتون اوسکی کی یاد کرو اللہ کو یعنی عذاب و ثواب اوسکا تاکہ ہو تم درمیان خوف و رجا کی اور اون لوگون مین سی کہ جنکی حق مین فرمایا ہی اللہ تعالی نی تتجافی جنوبہم عن المضاجع یدعون ربہم خوفا وطمعا آیا زلزلہ یعنی نفخہ پہلا کہ قیامت ساتھ اوسکی قائم ہوگی اور سب جاوینگی پیچھی آتا ہی اوسکی پیچھی آنیوالا یعنی نفخہ دوسرا کہ ساتھ اوسکی سب زندہ ہونگی اور اوٹھینگے قبرون سی غرض یاد دلانا قیامت کا ہی تا باعث ہو عمل پر اور ذکر خدا پر آئی موت ساتھ اون احوال کی کہ اوسمین ہین آئی موت ساتھ اون احوال کی کہ اوسمین ہین یعنی جو چیزین کہ وقت موت کی اور بعد اوسکی واقع ہوتی ہین نقل کی یہ ترمذی نی **ف** ای لوگو مراد اوسی وہ لوگ تہی کہ جو سوتی تہی اور غافل تہے ذکر اللہ سی اونکو جگایا حضرت نی تاکہ مشغول ہو تم ذکر اللہ مین اور تہجد مین اور اس مین اشارہ ہی طرف مستحب ہونی کی قیام کی تہائی رات اخیر مین اور ایک نسخہ مین اذکروا اللہ تین بار ہی یعنی یاد کرو اوسکی نعمتون اور چین ضرر کو اور آیا زلزلہ اسمین اشارہ ہی طرف قول اللہ تعالی کی یوم ترجف الراجفۃ الخ اور عبارت صیغہ ماضی کا لائی واسطی تحقیق وقوع اوسکی کی پس گویا کہ وہ آچکا اور مراد یہ ہی کہ قریب ہی آنا اوسکا پس تیاری کرو واسطی سہل ہونی امر اوسکی کی اور اسمین اشارہ ہی اسپر کہ سونا حکم موت کا رکہتا ہی کانفخہ پہلی کا ہی اور جاگنا حکم دوسری نفخہ کا رکہتا ہی اور یہ دونون نشان قیامت کی اور یاد دلانیوالی اوسکی ہین **وعن** **أَبِي سَعِيدٍ قَالَ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِصَلَاةٍ فَرَأَى النَّاسَ كَأَنَّهُمْ يَكْتَشِرُونَ قَالَ أَمَا إِنَّكُمْ لَوْ أَكْثَرْتُمْ ذِكْرَ هَادِمِ اللَّذَّاتِ لَشَغَلَكُمْ عَمَّا أَرَى الْمَوْتَ فَأَكْثِرُوا ذِكْرَ هَادِمِ اللَّذَّاتِ الْمَوْتِ فَإِنَّهُ لَمْ يَأْتِ عَلَى الْقَبْرِ يَوْمٌ إِلَّا تَكَلَّمَ فِيهِ فَيَقُولُ أَنَا بَيْتُ الْغُرْبَةِ وَأَنَا بَيْتُ الْوَحْدَةِ وَأَنَا بَيْتُ التُّرَابِ وَأَنَا بَيْتُ الدُّودِ فَإِذَا دُفِنَ الْعَبْدُ الْمُؤْمِنُ قَالَ لَهُ الْقَبْرُ مَرْحَبًا وَأَهْلًا أَمَا إِنْ كُنْتَ لَأَحَبَّ مَنْ يَمْشِي عَلَى ظَهْرِي إِلَيَّ فَإِذْ وُلِّيتُكَ الْيَوْمَ وَصِرْتَ إِلَيَّ فَسَتَرَى**

صنیعی بک قال فیتسع له مد بصره ویفتح له باب الی الجنة واذا دفن العبد الفاجر او الکافر قال له القبر لا مرحبا ولا اهلا
اما ان کنت لابغض من یمشی علی ظهری الی فاذ ولیتک الیوم وصرت الی فستری صنیعی بک قال فیلتئم علیه حتی تلتقی علیه وتختلف اضلاعه
قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم باصابعه فادخل بعضها فی جوف بعض قال ویقیض له سبعون تنینا لو ان واحدا منها نفخ فی
الارض ما انبتت شیئا ما بقیت الدنیا فینهشنه ویخدشنه حتی یفضی به الی الحساب قال وقال رسول الله صلی الله علیه وسلم
انما القبر روضة من ریاض الجنة او حفرة من حفر النار رواه الترمذی اور روایت ہے ابی سعید سے کہا اونے کہ نکلے نبی صلی اللہ علیہ وسلم
واسطے ادا کرنے نماز کے پس دیکھا لوگوں کو گویا کہ وہ ہنستے ہیں فرمایا آگاہ ہو یعنی خواب غفلت سے کہ باعث ہے ہنسنے پر تحقیق تم اگر بہت کرو
ذکر کاٹنے والی لذتوں کا تو البتہ باز رکھے تمکو اوس چیز سے کہ دیکھتا ہوں میں یعنی ہنسنے سے اور کلام اہل غفلت سے مراد کاٹنے والی لذتوں کی
موت ہے پس بہت کرو ذکر کاٹنے والی لذتوں کا کہ موت ہے پس تحقیق شان یہ ہے کہ نہیں آتا قبر پر کوئی دن یعنی وقت زمانہ مگر بولتی ہے یعنی ساتھ زبان قال کے یا زبان
حال کے پس کہتی ہے کہ میں ہوں گھر غربت کا یعنی دور کا کہ جو میں آیا اپنوں سے اور آشناؤں سے اور اپنے گھر سے پڑا پس وہ تو دنیا میں گویا کہ تو غریب ہے اور میں
ہوں گھر تنہائی کا یعنی پس نہیں نفع دیتی مگر توحید واحد قہار کی اور میں ہوں گھر خاک کا یعنی اصل ہر زندہ کی پس جسکا مرجع
مٹی ہو لائق ہے کہ رہے مسکین خاکنشین تاکہ نہ فوت ہو اوس سے حقیقت مناسبہ اور میں ہوں گھر کیڑوں کا اور جسوقت کہ دفن کیا جاتا ہے
بندہ مومن کہتی ہے اوسکو قبر یعنی جیسے کہ کہتی ہیں مہمان عزیز کو کہ آیا تو مکان فراخ میں اور اپنی جگہ میں آگاہ ہو تحقیق تھا تو بہت پیارا
نزدیک میرے اون شخصوں میں سے کہ چلتے ہیں میری پیٹھ پر اسوقت کہ قادر اور حاکم کیا گیا میں تجھ پر آجکے دن اور پھرا تو مقہور و مجبور طرف
میری پس نزدیک ہے کہ دیکھیگا تو نیکی کرنی میری ساتھ تیرے یعنی ساتھ فراخی کرنی کے فرمایا حضرت نے پس فراخ ہو جاتی ہے قبر اوس
بندہ کی لیے اور معلوم ہوتی ہے اوسکی نظر میں مقدار درازی بینائی اوسکی کی یعنی جہاں تک کہ نظر کار کرتی ہے اور کھولا جاتا ہے اوسکی
لیے ایک دروازہ طرف بہشت کی یعنی اور دیکھتا ہے اوس میں جگہ اپنی اور آتی ہے اوس میں سے ٹھنڈی ہوا اور خوشبوئیں اور ٹھنڈی
اور تازہ ہوتی ہیں آنکھیں اوسکی بسبب دیکھنے حور اور قصور اور نہروں اور درختوں اور میووں اوسکی کی اور جسوقت کہ دفن کیا جاتا ہے
بندہ فاسق یعنی کافر یا کہا کافر کہتی ہے اوسکو قبر یعنی جیسے کہ نا آشنا اور بیر بلائی ہوئی کو کہتی ہیں نہ آیا تو مکان فراخ میں اور نہ اپنی جگہ
میں خبردار ہو تحقیق تھا تو بہت دشمن نزدیک میرے اون شخصوں میں سے کہ چلتے ہیں میری پیٹھ پر اسوقت کہ قادر و حاکم کیا گیا میں تجھ پر آج
دن اور پھرا تو مقہور و مجبور طرف میری پس دیکھیگا تو برائی کرنی میری تیرے لیے فرمایا حضرت نے پس ملتی ہے قبر اوسپر یہانتک کہ مختلف ہو جاتی ہیں
پسلیاں اوسکے یعنی در آتی ہیں بعضی بعضوں میں کہا ابو سعید نے اور اشارہ کیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتھ انگلیوں اپنی کے واسطے دکھانے صورت
اختلاف پسلیوں کے ساتھ انگلیوں اپنی کے پس داخل کیں بعضی انگلیاں اندر بعضوں کے فرمایا حضرت نے مقرر کیے جاتے ہیں واسطے اوس کافر کے
ستر اژدہا اگر ایک ان میں سے پھنکار مارے زمین میں تو نہ اوگائے زمین کچھ جبتک کہ باقی ہے دنیا پس کاٹتے ہیں اوسکو اور نوچتے ہیں
اوسکو یہانتک کہ پہونچایا جاوے اوس بندہ کو طرف حساب کے یعنی روز قیامت تک کہا ابو سعید نے اور فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
سوا اسکے نہیں کہ قبر باغچہ ہے باغوں جنت کے سے یا گڑھا ہے گڑھوں آگ کے سے نقل کی ترمذی نے ف بہت کرو ذکر کاٹنے والی
لذتوں کا یہ نہایت نصیحت ہے غافلوں کے لیے اور یاد کرنا موت کا زندہ کرتا ہے غافل دل کو چنانچہ شیخ عارف باللہ مولانا نور الدین علی متقی
بنا رکھی تھی ایک ٹوپی کہ لکھا ہوتا تھا اوسپر لفظ موت کا اور اوسکو لٹکا دیتی مریدوں کی گردن میں تاکہ وہ جانتا رہے کہ موت قریب ہے

ہو دو برس لمبی کرے آرزو اور بہت کرے عمل اور تھے بعضے نیک پادشاہوں میں سے کہ حکم کر رکھتے تھے کسیکو اپنے آگے اس بات کا کہ کہتا رہے ہمیشہ
پیچھے اونکے اور کہتا رہے الموت الموت تاکہ ہو دوا اوسکی بیماری کی پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان کی صحابہ کے لیے وجہ حکمت
حکم کرنے کی ساتھ بہت یاد کرنے موت کے ساتھ قول اپنے فانه لم یات الخ اور نہیں ہوں گھیرے ہوئے کا یعنی نہیں لائق ہے کہ یہ ہو ہمت و قصد
تمہارا بیچ استعمال لذات کے قسم کھانے کی چیزوں اور پینے کی چیزوں کے اسلیے کہ انجام کار اونکا فنا ہے اور نہیں نفع دیتا اس جگہ مگر عمل صالح لیکن قبر
صندوق ہے عمل کا کہاتے ہیں بعضوں نے کہ پیدا ہوتے ہیں کیڑے بدبو سے اور کہا جاتے ہیں اعضا کو پھر کہاتا ہے بعض اونکا بعض کو
یہانتک کہ باقی رہتا ہے ایک کیڑا پھر وہ بھی مرجاتا ہے بسبب بھوک کی اور مستثنی ہیں اس سے انبیا اور شہدا اور اولیا اسلیے کہ فرمایا ہے
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان اللہ حرم علی الارض ان تاکل اجساد الانبیاء اور فرمایا اللہ تعالی نے شہدا کے حق میں ولا تحسبن الذین
قتلوا فی سبیل اللہ امواتا بل احیاء عند ربهم اور علماء باعمل کہ تعبیر کیا ہے جنکو اولیا کر کے روشنائی اونکی افضل ہے شہیدوں کے خون سے
اور بندہ فاسق مراد ہے اس سے فرد اکمل کہ وہ کافر ہے بسبب قرینہ مقابلہ اوسکی کی کہا بندہ مومن اور بسبب قول قبر کی کہ تھا تو بہت
دشمن نزدیک میرے اور نہیں ہے کہ چلتے تھے پیچھے پر اور اس قبیلہ سے ہے قول اللہ تعالی کا افمن کان مومنا کمن کان فاسقا اور جاری ہوئی
عادت کتاب و سنت کی اوپر بیان کرنے حکم فریقین کی بیچ دارین کی اور سکوت کرنا حال مومن فاسق کی سے واسطے پردہ پوشی اوسکے
کی ہے یا اسلیے کہ ہو درمیان خوف و رجا کی نہ واسطے ثابت کرنے ایک مرتبہ کی درمیان دو مرتبوں کی جیسکہ وہم کیا ہے معتزلہ نے اور سو
اژدہا احتمال ہے اسمیں تجدید کا اور تکثیر کا اور مؤید ہے دوسرے احتمال کی ایک روایت بیچ مقدمہ عذاب کافر کی قبر میں کہ مسلط
ہونگے او سپر ایک کم سو اژدہا ع وعن ابی جحیفة قال قالوا یا رسول الله قد شبت قال شیبتنی هود واخواتها
رواه الترمذی اور روایت ہے ابی جحیفہ سے کہ کہا اونہے کہ عرض کیا صحابہ نے یا رسول اللہ تحقیق بوڑھے ہوگئے تم یعنی ظاہر ہوئے
آپ پر آثار ضعف کی پہلے پہنچنے بڑی عمر کی فرمایا بوڑھا کر دیا مجکو سورہ ہود نے اور سورتوں اوسکی بہنوں نے نقل کی یہ ترمذی نے ف
یعنے جو سورتیں مانند اسکی ہیں کہ جن میں ذکر قیامت کا اور عذاب کا بہت ہے لیں اونکے مضمون سے غم ہوتا ہے مجکو امت کی طرف
کہ دیکہیے کیا حال ہو اونکا اور اس غم کی مارے یہ حال ہوگیا ہے میرا ع وعن ابن عباس قال قال ابو بکر یا رسول الله قد شبت
قال شیبتنی هود والواقعة والمرسلات وعم یتساءلون واذا الشمس کورت رواه الترمذی اور روایت ہے
ابن عباس سے کہ کہا ابو بکر نے یا رسول اللہ تحقیق بوڑھے ہوگئے آپ فرمایا بوڑھا کر دیا مجکو سورہ ہود اور واقعہ اور مرسلات اور عم یتساءلون
اور اذا الشمس کورت یعنی اور مانند اونکی نے کہ جن میں ذکر قیامت کا اور احوال اوسکی کا ہے نقل کیا یہ ترمذی نے وذکر
حدیث ابی هریرة لا یلج النار فی کتاب الجهاد اور ذکر کی گئی حدیث ابی ہریرہ کی لا یلج النار بیچ کتاب جہاد کی

## الفصل الثالث فصل تیسری

عن انس قال انکم لتعملون اعمالا هی ادق فی اعینکم من
الشعر کنا نعدها علی عهد رسول الله صلی الله علیه وسلم من الموبقات یعنی المهلکات رواه البخاری
روایت ہے انس سے کہ کہا تحقیق تم کرتے ہو عمل کہ وہ باریک ہیں بیچ آنکھوں تمہاری کی بال سے یعنی ہیں وہ بڑے نفس الامر میں اور
تم چھوٹا اور حقیر جانتے ہو اونکو اور لیکن ہوگی وہ بڑے سے اور اونکی کرنے سے نہیں ڈرتے ہو ہم گنتے تھے اونکو آنحضرت کے زمانے میں
موبقات یعنی ہلاک کرنیوالوں میں سے نقل کی یہ بخاری نے وعن عائشة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم

قَالَ يَا عَائِشَةُ إِيَّاكِ وَمُحَقَّرَاتِ الذُّنُوبِ فَإِنَّ لَهَا مِنَ اللّٰهِ طَالِبًا رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ اور روایت ہی عائشہ رضی سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ای عائشہ دور رکہہ اپنے تئین اون گناہون سے کہ حقیر اور چہوٹا جانا جاتا ہی اونکو اسلیے کہ اون گناہون کی لیے خدای تعالی کی طرف سی ایک طالب ہے نقل کیے یہ ابن ماجہ اور بیہقی نے شعب الایمان مین **ف** یعنی ایک طرح کا عذاب ہی کہ عذاب پہونچاتا ہی اوسکو پس گویا کہ وہ طلب کرتا ہی اوسکو طلب کرنا نہین پہیر سکتا اوسکو پس لفظ طالبا مین تنوین تعظیم کے لیے ہی یعنی طالبا عظیما پس نہین لائق ہے کہ غافل رہے اسلیے کہ اکثر سہل جانتے ہین کرنے والی اونکو کہ نہ تدارک کرتی ہین اونکا ساتہ توبہ کی اور نہ التفات کرتے ہین اونکی طرف ساتہ ڈرنے کی اور غافل ہین اس سے کہ نہین ہے صغیرہ ساتہ اصرار کی اور ہر صغیرہ بنسبت عظمت اور کبریای اللہ تعالی کے کبیرہ ہی اور تہوڑا سا ہی اونمین سی بہت ہی اور اسی لیے کبہی عفو فرما دیتا ہی اللہ تعالی کبیرہ کو اور عذاب کرتا ہی صغیرہ پہ جیسے کہ مستفاد ہوتا ہی قول اللہ سی ویغفر ما دون ذلک لمن یشاء اور اسپر قول اللہ تعالی کا ان تجتنبوا کبائر ما تنہون عنہ نکفر عنکم سیئاتکم پس معنی اسکی یہ ہین کہ دور کرین ہم تم سے صغیرہ گناہ تمہارے بسبب عبادات مکفرہ کی لیکن بشرطیکہ بچین تمہاری کبائر سے نہ بمجرد بچنی کی کبائر سے جیسا کہ معتزلہ کہتے ہین واللہ اعلم اور ایک اور روایت مین آیا ہی کہ بچاؤ تم اپنے تئین چہوٹی گناہون سے اسلیے کہ مثال حقیر گناہون کی مانند مثال ایک قوم کی ہی کہ اوتری وہ ایک نالہ کی اندر پس لایا وہ ایک لکڑی اور لایا وہ ایک لکڑی یہانتک کہ پکائی اونہون نی روٹی اپنی اور بلاشبہہ حقیر گناہ پر جب مواخذہ کرتا ہی اللہ تعالی اوسکی کرنیوالی کو ہلاک کر دیتا ہے وہ اوسکو نقل کی یہ احمد وطبرانی نی

**وَعَنْ** أَبِي بُرْدَةَ بْنِ أَبِي مُوسَى قَالَ قَالَ لِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ هَلْ تَدْرِي مَا قَالَ أَبِي لِأَبِيكَ قَالَ قُلْتُ لَا قَالَ فَإِنَّ أَبِي قَالَ لِأَبِيكَ يَا أَبَا مُوسَى هَلْ يَسُرُّكَ أَنَّ إِسْلَامَنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِجْرَتَنَا مَعَهُ وَجِهَادَنَا مَعَهُ وَعَمَلَنَا كُلَّهُ مَعَهُ بَرَدَ لَنَا وَأَنَّ كُلَّ عَمَلٍ عَمِلْنَاهُ بَعْدَهُ نَجَوْنَا مِنْهُ كَفَافًا رَأْسًا بِرَأْسٍ فَقَالَ أَبُوكَ لِأَبِي لَا وَاللّٰهِ قَدْ جَاهَدْنَا بَعْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَلَّيْنَا وَصُمْنَا وَعَمِلْنَا خَيْرًا كَثِيرًا وَأَسْلَمَ عَلَى أَيْدِينَا بَشَرٌ كَثِيرٌ وَإِنَّا لَنَرْجُو ذَلِكَ فَقَالَ أَبِي لَكِنِّي أَنَا وَالَّذِي نَفْسُ عُمَرَ بِيَدِهِ لَوَدِدْتُ أَنَّ ذَلِكَ بَرَدَ لَنَا وَأَنَّ كُلَّ شَيْءٍ عَمِلْنَاهُ بَعْدَهُ نَجَوْنَا مِنْهُ كَفَافًا رَأْسًا بِرَأْسٍ فَقُلْتُ إِنَّ أَبَاكَ وَاللّٰهِ كَانَ خَيْرًا مِنْ أَبِي رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی ابی بردہ بن ابی موسی اشعری سے کہ بڑی تابعین مین سی ہین کہا کہ کہا واسطی میری عبداللہ بن عمر نی کہ آیا جانتا ہی تو کہ کیا کہا باپ میری نی واسطی باپ تیری کی کہا ابوبردہ نی کہ کہا مین نے نہین جانتا مین کہا عبداللہ نی پس تحقیق باپ میری نی کہا واسطی باپ تیری کی یعنی ابی موسی کی ای ابو موسی کیا خوش کرتا ہی تجکو یہ کہ اسلام ہمارا ساتہ آنحضرت کی یعنی ملا ہوا ساتہ بعثت اونکی کی اور ہجرت ہماری ساتہ اونکی اور جہاد ہمارا ساتہ اونکی اور عمل ہمارے یعنی نماز اور روزی اور زکوۃ اور حج اور مانند اونکی کی ساری ساتہ اونکی یعنی بیچ زمانے اونکی کی ثابت اور باقی رہین واسطی ہماری اور یہ کہ جو عمل کیے اور ہمنے بعد وفات رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی نجات پاوین اور خلاص ہوین ہم اون سی برابر سر برابر پس کہا باپ تیری نی واسطی باپ میری کی یون نہین ہی قسم خدا کی تحقیق جہاد کیا ہمنے بعد پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور نماز پڑہی ہمنے اور روزی رکہی ہمنے اور کیے ہمنے عمل نیک بہت یعنی صدقات وغیرہ اور

مسلمان ہوئے ہمارے ہاتھ پر یعنی بسبب ہماری ہمت و سعی اور تحقیق ہم البتہ توقع رکھتے ہیں اسکی یعنی ثواب چیز دنیا کی کیے کا زیادہ
اور پہلے اسلام و ہجرت وغیرہ کی کہا باپ میرے نے یعنی حضرت عمرؓ نے لیکن میں قسم ہے اوس ذات کی کہ جان عمر کی اوسکی ہاتھ
میں ہے البتہ دوست رکھتا ہوں میں یہ کہ وہ عمل کہ ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کیے ہیں ہمنے ثابت اور باقی رہیں واسطے
ہمارے اور یہ جو کچھ کہ کیا ہے ہمنے بعد آنحضرت کی نجات پاویں ہم اون سے برابر سر بسر پس کہا میں نے ابن عمر کو کہ تحقیق باپ تمہارے
قسم خدا کی تھے بہتر باپ میرے سے نقل کی یہ بخاری نے **ف** برابر سر بسر یعنی نہ نفع اوسکا ہمکو پہنچے اور نہ ضرر اوسکا ہم پر پڑے
اور نہ موجب ثواب کا ہو اور نہ سبب عذاب کا یعنی اگر موجب ثواب کا نہو بارے سبب عذاب کا بھی نہو سہ طاعت ناقص با موجب عجب ان نشود
ازینہم گر بد علت عصیان نشود۔ اور اگرچہ وہ عمل کہ بیچ سایہ تربیت اور نورانیت صحبت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کیے ہمنے اور گمان انکی قبولیت کا
رکھتے ہیں باقی رہیں تو زہے سعادت اور وہ عمل کہ بعد آنحضرت کے کیے ہیں ہمنے وہ خالی خرابی سے نہیں اگر سر بسر گذرے تو بھی غنیمت ہے اور یہ اس سبب سے
ہے کہ تابع اسیر متبوع کا ہے صحت میں اور فساد میں بیچ اعتقاد اور اخلاص کی علم و عمل میں کیا نہیں دیکھتا ہے تو کہ صحت بنائے نماز مقتدی
کی اوپر صحت نماز امام کی ہے اور اسی طرح فساد اوسکا اور نہیں شک ہے بیچ وصول کمال کی اور حصول صحت اعمال کی بیچ حالت
ملازمت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اور بعد آنحضرت کی جو طاعتیں واقع ہوئیں نہیں خالی ہیں تغیر نیات سے اور فساد حالات سے
جیسیکہ خبر دی بعضے صحابہ نے وقت وفات آنحضرت کی کہ ہمنے ہاتھ اپنے مٹی سے نہ جھاڑے تھے اور ہنوز مشغول دفن ہی میں تھے کہ
اپنے دلوں کو برا پایا یعنی بسبب ظلمات کے کہ پیدا ہوئی چھپنے آفتاب وجود حضرت کے سے پس بڑی غنیمت ہے یہ کہ برابر سرابر رہیں طاعات
و سیئات میں اور یہ بات نسبت جلیل القدر صحابہؓ کی تھی اور جو کہ بعد اونکے ہیں پس طاعات اونکی کہ بھری ہوئی عجب اور غرور اور ریا وغیرہ
میں ہیں اونکا کیا ٹھکانا ہے مگر یہ کہ فضل کرے اللہ ساتھ رحمت و عین عنایت اپنی کی کہ لاحق کرے بدکاروں کو ساتھ نیکوکاروں کے
بلکہ کہا ہے بعضے عارفین نے کہ معصیت کہ باعث ہو ذلت و حقارت کی بہتر ہے اوس طاعت سے کہ لازم کرے عجب و تکبر کو اور اخیر جملے سے
مراد یہ ہے کہ جب تیرا باپ باوجود انہی اعمال و فضائل کی مقام خوف و دہشت میں ہے تو بہتر ہوا میرے باپ سے اور مقام اوسکا اعلی ہوگا
یا مراد یہ ہے کہ تعجب کرتا ہے کہ باوجود اسکی کہ تیرا باپ بہتر ہے میرے باپ سے کچھ ڈرتا ہے پس معلوم ہوتا ہے کہ کار نازک ہے ع ح

**وعن ابی ہریرۃ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امرنی ربی بتسع خشیۃ اللہ فی السر والعلانیۃ
وکلمۃ العدل فی الغضب والرضا والقصد فی الفقر والغنا وان اصل من قطعنی واعطی من حرمنی واعفو
عمن ظلمنی وان یکون صمتی فکرا ونطقی ذکرا ونظری عبرۃ وآمر بالعرف وقیل بالمعروف رواہ رزین

اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ حکم کیا مجھکو رب میرے نے ساتھ نو چیزوں کی ایک تو
ڈرنا اللہ سے پوشیدہ اور ظاہر میں یعنی بیچ دل اور جسم کی یا خلوت و جلوت میں اور دوسری بات سچ اور درست کہنی کہ حد اعتدال سے
تجاوز نکرے بیچ حالت غصہ اور رضا کی یعنی آدمی راضی ہوتا ہے کسی سے تو تعریف کرتا ہے اوسکی اور اچھا کہتا ہے اوسکو اور عیب
اوسکا ڈھانکتا ہے اور جب غصہ میں آتا ہے تو برخلاف اسکی کرتا ہے چاہیے کہ دونوں حال میں یکساں رہے اور تیسری میانہ روی بیچ
فقر و غنا کی یعنی رزق بقدر کفایت کی ہو نہ فقر ہو اور نہ غنا یا یہ مراد ہے کہ دونوں حالتوں میں اوپر طریقہ اعتدال کی مستقیم ہو تا
بیچ فقر میں غمگین اور بیقرار ہو کر جزع فزع نکرے اور غنا میں تکبر اور سرکشی اور علو نہ اختیار کرے اور چوتھی یہ کہ ملائے رکھوں میں اپنے سلوک

کرون اوسی کہ کاٹی مجھسے یعنے اگر کوئی ناتی دار مجھسے انقطاع و بدسلوکی کری تو مین اوس سی سلوک و احسان ہی کرون یہ نہایت حلم و تواضع
ہی پانچوین یہ کہ دون مین اوسکو کہ محروم رکھی مجھکو اور چھٹی یہ کہ درگذر کرون مین اپنی باوجود قدرت بدلہ لینی کی اوس سے کہ ظلم کری
مجھپر اور ساتوین یہ کہ ہو چپ رہنا میرا فکر یعنی جب چپ ہون تو فکر کرون بیچ اسما اور صفات اور مصنوعات اور معانی آیات
اللہ تعالی کی آٹھوین یہ کہ ہو بولنا میرا ذکر یعنی جب بات کرون تو ذکر خدای تعالی کا کرون مین قسم تسبیح اور تحمید اور تکبیر اور توحید
اور تلاوت کتاب اللہ اور نصیحت بندہ دن اوسکی سی اور نوین یہ کہ ہو نظر میری عبرت یعنی جب نظر مخلوقات مین کرون تو بروجہ عبرت
اور ہوشیاری کی کرون نہ ساتہ جہل و غفلت کی اور حکم کیا پروردگار میری نی کہ حکم کرون مین ساتہ نیکی کی اور روایت کیا گیا ہے
ساتہ معروف کے نقل کے یہ رزین نی **ف** یعنی ایک روایت مین بجای الامر بالمعروف آیا ہی اور معنی دونون کی ایک ہی ہین یعنی اچھی بات کی اور
نہی عن المنکر بندہ کری ایسی کہ امر بالمعروف و نہی عن المنکر شامل ہے اچھی بات کے کرنیکو اور بری بات کے کرنیکو اور خصلتیں یاد رہی نو خصلتوں مذکورہ سی کہ جامع ہے
تمام بھلائیوں اور طاعات کو بیچ حقوق خلق و حق کی کہ بطریق اجمال کے بتفصیل کے ذکر کی ہی ع **وعن عبد اللہ بن مسعود قال قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما من عبد مؤمن یخرج من عینیہ دموع وان کان مثل رأس الذباب
من خشیۃ اللہ ثم یصیب شیئا من حر وجہہ الا حرمہ اللہ علی النار رواہ ابن ماجۃ** اور روایت ہی عبد اللہ
بن مسعود سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہین کوئی بندہ مومن کہ نکلی اوسکی آنکھون سی آنسو اور اگرچہ ہو مانند سر مکھی کی
یعنی تھوڑا سا بسبب خوف خدا کی پھر پہونچی آنسو اوسکی اچھی منہ پر مگر کہ حرام کری گا اوسکو اللہ آگ پر

## باب تغیر الناس

باب بیچ بیان تغیر و تبدیل لوگون کی **ف** تغیر کی معنی ہین ایک حال سے دوسرے حال پہ ہو جانا اور مراد تغیر حال لوگون کا ہی حالت
سی کہ زمانہ نبوت مین تہی کہ لوگ مستقیم تہی طریقہ دین پر اور التزام تہا احکام سنت کا اور متبع تہی حق کی اور بے رغبت تہی دنیا سی اور منفرد
تہی زرق و برق دنیا پر کہ وہ مال و منال اور خدم و حشم ہی اور ثابت تہی اعمال پسندیدہ اور صفات حمیدہ اور اخلاق عظیمہ اور
نورانیت دل اور صفای باطن رکہتی تہی اور اخیر زمانہ مین احوال برخلاف اوسکی ہوگا

## الفصل الاول فصل پہلے

**عن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انما الناس کالابل المائۃ لا تکاد تجد فیہا راحلۃ
متفق علیہ** روایت ہی ابن عمر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہین ہی آدمی بیچ اختلاف حالات
اپنی کی اور تغیر صفات اپنی کی مگر مانند سو اونٹون کی نہین قریب ہی کہ پاوی تو اوی مخاطب بیچ انکی ایک قابل سواری کی نقل کیا
اسکو بخاری اور مسلم نی **ف** راحلہ اوس اونٹ کو کہتی ہین کہ توانا ہو سفر کرنی پر اور بوجہ اٹھانی پر اور ... ہین مبالغہ کی لیے ... یہ
ہین کہ آدمی بہت ہین جیسی اونٹ بہت سے ہوتی ہین لیکن اونٹون مین لائق سواری کی کم ہوتی ہین اسی طرح سے ...
کام کی آدمی کہ قابل صحبت نبی کی ہون اور حق صحبت بجا لاوین اور مددگار ہون خیر مین انکی درمیان مین بہت کم ہین ...
کہتے ہین کہ مراد اس سی آدمی اخیر زمانہ کی ہین کہ بعد قرون ثلثہ کی کہ نیک ہین امت کی پیدا ہون گی اور حق یہ ہی کہ حاجت اس
قید کی نہین ہی احتمال رکہتا ہی کہ مسلمان کامل اوس زمانہ مین بھی کم ہون حاصل یہ کہ آدمی نیک ساتہ تمام صفات پسندیدہ کی تمام
زمانون مین کم تہی اور اخیر زمانہ مین بہت ہی کم اور فضیلت اور بھلائی ان تین قرنون کی بہ نسبت انکی کہ بعد اونکی آئی باقی رہا
باعتبار کثرت و قلت کی ہی اور ذکر کرنا سو کا واسطی تکثیر کی ہی نہ واسطی تحدید کی ہی اور وجہ حال اہل مخاطب کا قبیلہ کیا گیا ہی

ہی چنانچہ اسطرح بعضی ارباب حال کہتی ہین کہ یہ زمانہ قحط الرجال کا ہی اور منقول ہی کہ سہل تستری نکلی مسجد سی اور دیکھا اونہون نی
بہت سی لوگون کو اندر مسجد کی اور باہر اوسکی پس کہا کہ اہل لا الہ الا اللہ بہت ہین اور مخلص انمین تہوڑی ہین اور حق سبحانہ تعالی نی
آگاہ کیا اس معنے پر کئی آیتون مین ایک اون مین سی یہ ہی وقلیل من عبادی الشکور اور فرمایا الا الذین آمنوا وعملوا الصالحات وقلیل ما ہم

**وعن** ابی سعید قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لتتبعن سنن من قبلکم شبرا بشبر وذراعا
بذراع حتی لو دخلوا جحر ضب تبعتموہم قیل یا رسول اللہ الیہود والنصاری قال فمن متفق علیہ اور
روایت ہی ابی سعید سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ البتہ پیروی کروگی تم طریقون اور عادتون اون لوگون
کی کہ پہلی تم سی تہی بالشت ساتہ بالشت کی اور ہاتہ ساتہ ہاتہ کی مراد ہی اس سی موافقت اور مطابقت یعنی متابعت اگلون سی کے
بہیج چہوٹی سب کامون مین یہانتک کہ اگر پیٹہی ہونگی وہ سوراخ گوہ کی مین کہ وہ بہت تنگ اور برا ہوتا ہی تو پیروی کروگی تم اونکے
عرض کیا اصحاب نی یا رسول اللہ وہ کہ پہلی ہم سی تہی اور متابعت کرینگی ہم اونکی وہ یہود و نصاری ہین فرمایا آنحضرت نی اگر وہ یہود
و نصاری نہین ہین تو اور کون ہین یعنی ظاہر ہی کہ مراد یہود و نصاری سی ہین نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **ف** سنن ساتہ
پیش سین کی جمع سنت کی ہی یعنی طریقہ کی نیک ہو یا بد اور مراد یہان طریقہ اہل ہوا و بدعت کا ہی کہ نکالا اونہون نی اپنی دلون سی
بعد انبیا اپنی کی کہ تغیر کیا دین کو اور بدل ڈالا کتاب کو اور بعضی نسخون مین سنن ساتہ زبر سین کی ہی یعنی طریقہ اونکا ہم **وعن**
مرداس الاسلمی قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم یذہب الصالحون الاول فالاول ویبقی حفالۃ کحفالۃ
الشعیر او التمر لا یبالیہم اللہ بالۃ رواہ البخاری اور روایت ہی مرداس اسلمی سی کہ کہا فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی
کہ جاتی رہین گی یعنی مرتی جاوینگی نیکبخت اول پہر اول یعنی ایک بعد دوسری کی اور ہر ایک کو اول کہا ایسی کہ جب اول
گذر گیا وہ کہ بعد اوسکی ہی اول ہوا بہ نسبت باقی کی اور باقی رہین گی برا اور تباہ کار اور نا بکار مانند بہوسی جو کی یا کہجور کی نہین پروا کریگا
اونکی اللہ پروا کرنا یعنی کچہ قدر و اعتبار نہین کریگا اونکی نقل کی یہ بخاری نی

## الفصل الثانی فصل دوسری

**عن** ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا مشت امتی المطیطاء وخدمتہم ابناء الملوک
ابناء فارس والروم سلط اللہ شرارہا علی خیارہا رواہ الترمذی وقال ہذا حدیث غریب روایت ہی
ابن عمر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جس وقت چلی گی امت میری چلنا تکبر کا اور خدمت کرینگی اونکے
بیٹی بادشاہون کی کہ بیٹی فارس اور روم کی ہین یعنی ولایتین اور شہر فتح کرینگی اور اولاد فارس و روم کو بندی کرینگی اور
خدمت کو بہیجین کی اور بادشاہ اور امرا اونکی آن کر چاکر ہونگی اور خدمت کرینگی مسلط کریگا اللہ تعالی امت کی بدون کو
اونکی نیکون پر نقل کی یہ ترمذی نی اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہی **ف** یعنی ظالمون کو مظلومون پر اور یہ حدیث دلیلون نبوت
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سی ہی ایسی کہ خبر دی حضرت نی غیب کی اور یہ خبر حضرت کی موافق واقع کی ہوئی کہ جب شہر فارس
اور روم کی فتح کیے اور لیے مال اونکی اور بندی کیے اونکی پادشاہی اولاد اونکی اور چاکری کروائی اون سی اور دولت قوی ہوئی مسلط
پروردگار تعالی نی حضرت عثمان کی قتل کرنے والون کو اونپر اور مسلط کیا بنی امیہ کو بنی ہاشم پر اور کیا اونہون نی جو کچہ کہ کیا اور
لفظ مطیطا ساتہ پیش میم کی اور زبر طا کی ممدود و مقصور اترائی ہوئی اور ہاتہ لٹکی ہوئی چلنا اور مط کہینچنا اسی و اور خسارہ کا تکبر ی

اور طیطاء بیچ قاموس اور صحاح اور صراح کی اور بیچ نسخون صحیحہ مشکوۃ کی اور حواشی اور شروح اوسکی کی ساتھ ایک ہی کی درمیان و ط
کی ہی یا دوسری بعد از دوسری طا کی نہین ہی اور بیچ مجمع البحار کے اور بعضے حواشی کتاب کی بھی لکھا ہی کہ نزدیک بعض کے
ساتھ حذف ہی کی بعد از طا دوسری کی روایت ہی اس سے معلوم ہوتا ہی کہ ساتھ اثبات ہی کی بعد از طا دوسری کی بھی ہے
بلکہ راجح ہی واللہ اعلم ہی ع **وَعَنْ** حُذَيْفَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَقْتُلُوا
إِمَامَكُمْ وَتَجْتَلِدُوا بِأَسْيَافِكُمْ وَيَرِثُ دُنْيَاكُمْ شِرَارُكُمْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی حذیفہ سے کہ
تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہین قائم ہوگی قیامت یہان تک کہ قتل کروگی تم اپنی امام کو یعنی خلیفہ یا سلطانکو
اور مارو گی تم ایک دوسری کو ساتھ تلوارون اپنی کی اور یہانتک کہ وارث اور مالک اور متصرف ہونگی دنیا تمہاری کی بدکار
تمہاری یعنی ملک اور سلطنت ظالمون کی ہاتھ آوی گی اور کاروبار خلائق کا بیچ قبضہ اقتدار بدون اور فاسقون کی پڑی گا نقل
کی یہ ترمذی نی **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَكُونَ أَسْعَدَ النَّاسِ
بِالدُّنْيَا لُكَعُ بْنُ لُكَعٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ اور روایت ہی اوسی حذیفہ سی کہ کہا فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہین قائم ہوگی قیامت یہان تک کہ ہو بہرہ مند ترین لوگون کا دنیا مین ساتھ کثرت مال کے
اور منصب و اجرای حکم کی لئیم اور احمق بیٹا احمق کا کہ اصالت اور سیرت نیک نرکہی نقل کی یہ ترمذی نی اور بیہقی نی کتاب دلائل النبوۃ
مین **وَعَنْ** مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ الْقُرَظِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي مَنْ سَمِعَ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ قَالَ إِنَّا لَجُلُوسٌ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى
اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ فَاطَّلَعَ عَلَيْنَا مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ مَا عَلَيْهِ إِلَّا بُرْدَةٌ لَهُ مَرْقُوعَةٌ بِفَرْوٍ فَلَمَّا رَآهُ
رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَكَى لِلَّذِي كَانَ فِيهِ مِنَ النِّعْمَةِ وَالَّذِي هُوَ فِيهِ الْيَوْمَ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللهِ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ بِكُمْ إِذَا غَدَا أَحَدُكُمْ فِي حُلَّةٍ وَرَاحَ فِي حُلَّةٍ وَوُضِعَتْ بَيْنَ يَدَيْهِ صَحْفَةٌ وَرُفِعَتْ
أُخْرَى وَسَتَرْتُمْ بُيُوتَكُمْ كَمَا تُسْتَرُ الْكَعْبَةُ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ نَحْنُ يَوْمَئِذٍ خَيْرٌ مِنَّا الْيَوْمَ نَتَفَرَّغُ
لِلْعِبَادَةِ وَنُكْفَى الْمُؤْنَةَ قَالَ لَا أَنْتُمُ الْيَوْمَ خَيْرٌ مِنْكُمْ يَوْمَئِذٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی محمد بن کعب
قرظی سی کہ کہا حدیث کی مجکو اوس شخص نے کہ سنا علی ابن ابیطالب کو کہا علی رض نے تحقیق تھی ہم بیٹھی ہوی ساتھ رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم کی مسجد مین یعنی مسجد مدینہ مین یا مسجد قبا مین پس آئی ہم پر مصعب بیٹی عمیر کی اس حال مین کہ نہ تھی اونکی بدن پر مگر چادر
اونکی پیوندکی ہوئی ساتھ ٹکڑی چمڑی کی پس جب دیکھا اوسکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے روئی بسبب اس امر کی کہ تھی یعنی
پہلی اس کی بیچ نعمتون کی اور بسبب وکہتی اس حال کی کہ اوسمین ہی آج یعنی فقر و خستہ حالی پھر فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نے یعنی بطریق تعجب و تحسر کی کیا حال ہوگا تمہارا جسوقت کہ صبح کو نکلی گا ایک تمہارا بیچ ایک جوڑی کی اور شام کو نکلی گا
بیچ ایک جوڑی کی یعنی کیا ہوگا حال تمہارا جسوقت کہ بہت ہونگی اموال تمہاری کہ اول روز ایک لباس پہنی گا اور آخر روز
دوسرا بسبب نہایت تنعم کی اور رکہا جاوی گا آگی اوسکی ایک پیالہ بڑا کہانی کا اور اوٹہایا جاوی گا دوسرا یعنی جیسی کہ تمام
متنعمین کی ہی اور یہ کنایہ ہی کثرت اقسام طعام سی کہ طرح بطرح کی طعام موجود ہونگی ایک بعد دوسری اور ڈہانکوگی تم اپنی گھرونکو
یعنی اپنی دیوارون یعنی دیوار گیریان لگاؤگی بسبب زیادہ تنعم کی جیسی کہ ڈہانکا جاتا ہی کعبہ یعنی پردہ اپنی تنعم اور ترفہ اور اسراف

بیچ لباس و طعام اور مسکن کے پس کہا بعضے صحابہ نے یا رسول اللہ ہم اوس دن کہ یہ حال رکھتے ہوں گے بہتر ہوں گے اس حال سے کہ آج
رکھتے ہیں اسلیے کہ فارغ ہوں گے ہم کسب معیشت سے اور تردد رزق سے واسطے عبادت کے اور کفایت کیے جاوینگے ہم محنت سے یعنے
لونڈی غلام نوکر چاکر کام کاج کرینگے اور ہم فراغت سے بندگی کرینگے فرمایا آنحضرت نے کہ یوں نہیں ہے کہ اوس روز میں
بہتر ہوگے بلکہ تم آج کے دن بہتر ہو بنسبت اوس دن کے نقل کی یہ ترمذی نے **ف** سیوطی نے جمع الجوامع میں حضرت عمر سے روایت
کیا ہے کہ ایک روز مصعب بن عمیر آنحضرت کے پاس آئے اس حال میں کہ تسمہ بکری کی کھال کا اپنی کمر کو باندھا تھا پس فرمایا آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ نگاہ کرو طرف اوس شخص کے کہ روشن کیا ہے اللہ تعالی نے دل اوسکا اور تحقیق دیکھا ہے میں نے
اسکی ماں اور باپ کو کہ کھلاتے تھے اوسکو خوشترین طعاموں کا اور دیکھا ہے میں نے اسپر جوڑا ایسے کپڑے کا کہ دو سو درہم کو
خریدا تھا اوسکو پس پہنچایا محبت خدا اور رسول خدا کی نے اس حال کو کہ دیکھتے ہو تم اور مصعب بن عمیر قریشی ہیں اجلہ اور
فضلای صحابہ سے ہجرت کر کے مکے سے آئے آنحضرت کے پاس اور تھے جاہلیت میں متنعم ترین لوگوں کی طعام و لباس میں اور
جب اسلام ہوئے سب چھوڑا اور زہد اختیار کیا اور شہید ہوئے احد میں اور وقت شہادت کے یہ چالیس برس کے تھے یا کچھ زیادہ
اور ظاہر یہ سمجھا جاتا ہے کہ رونا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا تھا بسبب رحم و شفقت کی مصعب پر کہ یہ تھے عزیز اپنی قوم میں اور مستغرق
تھے نعمت میں اور اب یہ حال ہوا لیکن یہ بات کچھ منافی ہے وہ ماجرا کہ واقع ہوا آنحضرت میں اور عمر رض میں جبکہ روئے عمر آنحضرت
کو دیکھکر لیٹے ہوئے کھری چارپائی پہ اور نشان پڑا ہوا تھا چارپائی کی بان کا آنحضرت کی بدن شریف پر اور یاد کیا عمر نے چین
کسری اور قیصر کا پس فرمایا آنحضرت نے انکو کہ تو اس مقام میں ہے اے عمر کیا نہیں راضی تو اس سے کہ اونکے لیے ہو دنیا اور
ہمارے لیے ہو آخرت انتہی پس اولی یہ ہے کہ حمل کیا جاوے رونا آنحضرت کا اس خوشی پہ کہ پایا اپنی امت میں اختیار کرنا زہد کا
دنیا میں اور متوجہ ہونا عقبے کی طرف یا محمول ہے رونا غم پر بسبب نہونے ان چیزوں کی کہ مددگار ہیں عبادت کی مثل لباس
ضروری وغیرہ کی واللہ اعلم اور موید ہے ہماری تاویل کا نقل کرنا راوی کا تتمہ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیف بکم اذا غدا الخ اور
تم آج کے دن بہتر ہو الخ اسلیے کہ جو فقیر کہ اوسکے پاس بقدر کفایت کے ہو بہتر ہے غنی سے اسلیے کہ غنی مشغول رہتا ہے دنیا میں اور
نہیں فارغ ہوتا عبادت کی لیے بخلاف اوسکی کہ اوسکے پاس بقدر کفایت کے ہے بسبب کثرت اشتغال کی ساتھ حاصل کرنے مال کے
پس حدیث صریح دلالت کرتی ہے اوپر تفضیل فقیر صابر کی غنی شاکر پر پس جب حال غنا کا بنسبت صحابہ کی کہ وہ اقویا ہیں ایسا
ہوا تو کیا حال ہوگا غیر اونکے کا ضعفا میں سے اور تائید ہے اسکی وہ حدیث کہ روایت کی ہے دیلمی نے فردوس میں ابن عمر
سے بطریق مرفوع کی ما زویت الدنیا عن احد الا کانت خیرة له کہتا ہوں میں کہ لفظ عن احد عام ہے پس کافر فقیر کا
عذاب خفیف تر ہوگا بنسبت کافر غنی کی دوزخ میں پس جبکہ نفع دیا فقر نے فقیر کو اس مرافق میں تو کیونکر نہ نفع دیگا مومن صابر
کو دار القرار میں **و** عن انس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يأتي على الناس زمان الصابر فيهم
على دينه كالقابض على الجمر رواه الترمذي وقال هذا حديث غريب اسنادا اور روایت ہے انس سے کہا فرمایا
آویگا لوگوں پر ایک زمانہ کہ صبر کرنیوالا اوپر اپنے دین کے لوگوں میں انکی دین پر یعنی پرہیزگار رکھنے امر دین اپنی کی ساتھ ترک کرنے دنیا اپنی کے
مانند مٹھی میں لینے والے انگارے کی ہے نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے از راہ اسناد کی **ف** یعنی جبکہ

پکڑنا انگاری کا اور صبر کرنا اوسپر دشوار ہی ایسی ہی رکھنا دین کا اور ثابت و مستقیم رہنا اوسپر اخیر زمانہ میں مشکل ہی بسبب ظہور فسق کے
اور غلبہ فساق کی اور قلت مددگاروں اور موافقوں کی اوسپر ع وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
إِذَا كَانَ أُمَرَاؤُكُمْ خِيَارَكُمْ وَأَغْنِيَاؤُكُمْ سُمَحَاءَكُمْ وَأُمُورُكُمْ شُورَى بَيْنَكُمْ فَظَهْرُ الْأَرْضِ خَيْرٌ لَكُمْ مِنْ
بَطْنِهَا وَإِذَا كَانَ أُمَرَاؤُكُمْ شِرَارَكُمْ وَأَغْنِيَاؤُكُمْ بُخَلَاءَكُمْ وَأُمُورُكُمْ إِلَى نِسَائِكُمْ فَبَطْنُ الْأَرْضِ خَيْرٌ
لَكُمْ مِنْ ظَهْرِهَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے کہ جسوقت کہ ہوں امیر تمہاری نیک تمہاری اور غنی تمہاری سخی تمہاری اور امور تمہاری آپس کے مشورے سے ہوں یعنی
مسلمان ایک راے پر ہوں اور متفق ہوں آپس میں نہ مختلف پس پشت زمین یعنے ظاہر اوسکا بہتر ہی تمہاری لیے پیٹ زمین کے سے
یعنے زندگی بہتر ہی موت سے ایسی کہ تم عمل کروگی ساتہ اوسچیز کی کہ کتاب و سنت میں ہی اور خوشحالی ہی اوسکی لیے کہ دراز ہو عمر اوسکی
اور اچھی ہوں عمل اوسکی اور جبکہ ہوں امیر تمہاری بد تمہاری یعنی فاسق و ظالم اور دولتمند تمہاری بخیل تمہاری اور کام تمہاری سپرد
ہوں طرف عورتوں کی پس پیٹ زمین کا بہتر ہی تمہاری لیے پشت زمین سی یعنی مرنا بہتر ہی جینی سی اوسوقت میں نقل کی یہ ترمذی
نی اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے ف طرف عورتوں کی حالانکہ وہ ناقصات عقل و دین ہیں اور وارد ہوا ہی شاوروہن و خالفوہن اور
وہ مرد بہی عورتوں ہی کی حکم میں ہیں کہ اونکا سا حال رکہتی ہیں یعنی جن پر غالب ہی حب جاہ و مال اور نہیں جانتی اوسچیز کو کہ اور
ضرر ہی دین میں اور نہیں جانتی وبال انجام کار کو اور ظاہر عبارت کا یہ تہا کہ کہا جاتا اور ہو امر تمہارا مختلف درمیان تمہاری جیسی کہ
مقابل مشورہ کی ہی پس یوں جو فرمایا گویا اشارہ ہی اسپر کہ اختلاف و تنازع اکثر از راہ متابعت عورتوں کی اور چلنی کی اونکی کہی پر
ہوتا ہی ع ح وَعَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوشِكُ الْأُمَمُ أَنْ تَدَاعَى عَلَيْكُمْ كَمَا تَدَاعَى
الْأَكَلَةُ إِلَى قَصْعَتِهَا فَقَالَ قَائِلٌ وَمِنْ قِلَّةٍ نَحْنُ يَوْمَئِذٍ قَالَ بَلْ أَنْتُمْ يَوْمَئِذٍ كَثِيرٌ وَلَكِنَّكُمْ غُثَاءٌ كَغُثَاءِ السَّيْلِ وَ
لَيَنْزِعَنَّ اللهُ مِنْ صُدُورِ عَدُوِّكُمُ الْمَهَابَةَ مِنْكُمْ وَلَيَقْذِفَنَّ فِي قُلُوبِكُمُ الْوَهْنَ قَالَ قَائِلٌ يَا رَسُولَ اللهِ وَمَا الْوَهْنُ
قَالَ حُبُّ الدُّنْيَا وَكَرَاهِيَةُ الْمَوْتِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ اور روایت ہی ثوبان سی کہ کہا فرمایا رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ قریب ہیں گروہ کفر و ضلالت کی کہ بلاوین گی بعضے اونکی بعضوں کو واسطی لڑنی اور کسر شوکت تمہارے
کی جیسے کہ جمع ہوتی ہی جماعت طعام کہانیوالی اور بلاتی ہیں یعنی اونکی بعضے بعضوں کو طرف کاسہ طعام کی کہ کہاتی ہیں اوسمین اور نہیں مانع
اور مزاحمت کی جمع ہوتی اور کہاتی ہیں بیچ اسی طرح وہ جماعت جمع ہوگی تمپر اور ہلاک کرینگی تمکو اور غارت کرینگی اموال تمہاری اور اسمین
اشارہ ہی طرف اسکی کہ تم اونکی آگی مثل طعام کی ہوگی کہ نگلتے ہیں اور ہلاک کرتی ہیں اوسکو پس کہا کسی کہنی والی نی یعنی صحابہ میں سی کہ یہ جمع ہونا
اور غالب آنا اونکا ہمپر بسبب کمی کے ہوگا کہ ہم کمتی ہونگی اوسدن فرمایا حضرت نی کہ یہ سبب کمی کی نہیں ہوگا بلکہ تم اوسدن بہت ہوگی
ولیکن تم مانند جہاگ کی ہوگی کہ اوپر کنارہ نالہ کی ہوتی ہیں یعنی قوت شجاعت نہ ہوگی تم میں اور البتہ نکال ڈالی گا اللہ تعالی تمہاری دشمنوں کی
سینوں میں سی ہیبت و رعب تمہارا اور البتہ ڈالی گا تمہاری دلوں میں ضعف و سستی کہا کہنی والی نی یا رسول اللہ اور کیا ہی سبب پڑنے
سستی کا ہماری دلوں میں فرمایا کہ سبب پڑنے سستی کا دلوں میں محبت دنیا کی اور ناخوش رکہنا موت کا یعنی جب زندگانی دنیا کو دوست رکہیگی
اور موت کو ناخوش رکہوگی نہیں سکنے کی اور نہ دلاوری کرسکوگی نقل کی یہ ابوداود نی اور بیہقی نی کتاب دلائل النبوۃ میں

## الفصل الثالث

فصل تیسری عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَا ظَهَرَ الْغُلُولُ فِي قَوْمٍ اِلَّا اَلْقَى اللّٰهُ فِي قُلُوْبِهِمُ الرُّعْبَ وَلَا فَشَا الزِّنَا فِي قَوْمٍ اِلَّا كَثُرَ فِيْهِمُ الْمَوْتُ وَلَا نَقَصَ قَوْمٌ الْمِكْيَالَ وَالْمِيْزَانَ اِلَّا قُطِعَ عَنْهُمُ الرِّزْقُ وَلَا حَكَمَ قَوْمٌ بِغَيْرِ حَقٍّ اِلَّا فَشَا فِيْهِمُ الدَّمُ وَلَا خَتَرَ قَوْمٌ بِالْعَهْدِ اِلَّا سُلِّطَ عَلَيْهِمُ الْعَدُوُّ رَوَاهُ مَالِكٌ روایت ہی ابن عباس سے کہا نہین پیدا ہوئی خیانت کرنی غنیمت مین بیچ کسی قوم کی مگر کہ ڈالتا ہی اللہ تعالی اونکی دلون مین خوف دشمن کا اور نہین پہیلتا زنا کسی قوم مین مگر کہ بہت ہوتے ہی اونمین موت یعنی بسبب وبا کی یا طاعون کی یا موت علما کی اور نہین کم کرتی کوئی قوم پیمانہ اور ترازو کو یعنی خیانت کرتی ہین کیل وزن مین اور مانند اوسکی ہین جیسے گز اور گنتی وغیرہ مگر کہ موقوف کیا جاتا ہی اونسے رزق یعنی حلال یا برکت اوس رزق کی کہ اونکے ہاتہ مین ہے اور نہین حکم کرتی کوئی قوم یعنی حکام مین سے ناحق یعنی بغیر استحقاق کی یا بغیر علم کی بیچ احکام فاسدہ اپنی کی مگر کہ پہیلتے ہی درمیان اونکے خونریزی یعنی وہ چیزین کہ باعث ہین خونریزی کی اور نہین توڑتی کوئی قوم عہد مگر کہ مسلط کیا جاتا ہی اوپر دشمن کہ اللہ تعالی مسلط کرتا ہے اوسکو نقل کیے مالک نے

باب یہ باب ہے بیچ لواحق اور متممات پہلی باب کے ف اصول معتمدہ اور نسخون صحیحہ مین تو اسی طرح ہے یعنی فقط لفظ باب کا ہی بغیر ترجمہ کی اور کہا ابن ملک نے باب فی ذکر الانذار والتحذیر یعنے یہ باب ہی بیچ ذکر ڈرانی اور نصیحت کرنی کی

## اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلی عَنْ عِيَاضِ بْنِ حِمَارٍ الْمُجَاشِعِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ذَاتَ يَوْمٍ فِي خُطْبَتِهِ اَلَا اِنَّ رَبِّي اَمَرَنِي اَنْ اُعَلِّمَكُمْ مَا جَهِلْتُمْ مِمَّا عَلَّمَنِي يَوْمِي هٰذَا كُلُّ مَالٍ نَحَلْتُهُ عَبْدًا حَلَالٌ وَاِنِّي خَلَقْتُ عِبَادِي حُنَفَاءَ كُلَّهُمْ وَاِنَّهُمْ اَتَتْهُمُ الشَّيَاطِيْنُ فَاجْتَالَتْهُمْ عَنْ دِيْنِهِمْ وَحَرَّمَتْ عَلَيْهِمْ مَا اَحْلَلْتُ لَهُمْ وَاَمَرَتْهُمْ اَنْ يُشْرِكُوْا بِي مَا لَمْ اُنْزِلْ بِهٖ سُلْطَانًا وَاِنَّ اللّٰهَ نَظَرَ اِلٰى اَهْلِ الْاَرْضِ فَمَقَتَهُمْ عَرَبَهُمْ وَعَجَمَهُمْ اِلَّا بَقَايَا مِنْ اَهْلِ الْكِتَابِ وَقَالَ اِنَّمَا بَعَثْتُكَ لِاَبْتَلِيَكَ وَاَبْتَلِيَ بِكَ وَاَنْزَلْتُ عَلَيْكَ كِتَابًا لَا يَغْسِلُهُ الْمَاءُ تَقْرَؤُهُ نَائِمًا وَيَقْظَانَ وَاِنَّ اللّٰهَ اَمَرَنِي اَنْ اُحَرِّقَ قُرَيْشًا فَقُلْتُ اِذًا يَثْلَغُوْا رَاْسِي فَيَدَعُوْهُ خُبْزَةً قَالَ اسْتَخْرِجْهُمْ كَمَا اَخْرَجُوْكَ وَاغْزُهُمْ نُغْزِكَ وَاَنْفِقْ فَسَنُنْفِقُ عَلَيْكَ وَابْعَثْ جَيْشًا نَبْعَثْ خَمْسَةً مِثْلَهُ وَقَاتِلْ بِمَنْ اَطَاعَكَ مَنْ عَصَاكَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت ہی عیاض بن حمار مجاشعی سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا ایکدن اپنے خطبے مین یعنی خطبہ معروفہ مین یا وعظ مین آگاہ ہو تحقیق رب میری نے حکم کیا مجکو یہ کہ سکہلاؤن مین تمکو وہ چیز کہ نہین جانتے تم اوسکو بعد ازان بیان کی وہ چیز ساتہ قول اپنی کی جملہ اون چیزون مین کہ تعلیم کین مجکو پروردگار تعالی نی اس دن مین کہ مین اسمین ہون حکم ہی کہ فرمایا اللہ تعالی نی جو مال کہ دیا مین نے اوسکو کسی بندی کو بندون مین سی حلال ہے یعنی جو مال بوجہ شرعی حاصل ہوا حلال ہے کہ کوئی اوسکو اپنی طرف سی حرام نہین کر سکتا جیسی کہ جاہلیت مین اونٹونکو اپنی پر حرام کرتی تہی اور حکم کہ فرمایا اللہ تعالی نی کہ مین نے پیدا کیا اپنی بندون کو مائل باطل سی طرف حق کی اور تحقیق آئی بندون کی پاس شیطان کہ لشکر ابلیس کے ہین اور احتمال ہے کہتا ہی کہ شامل ہو شیاطین انس کو بہی جیسا کہ آیا ہی فابواہ یہودانہ او ینصرانہ پس پہیرا اونکو شیاطین نے اور دور ڈالا اونکی دین سی اور حرام کی شیاطین نے اونپر وہ چیز کہ حلال کی مین نے واسطی اونکی یعنی بحیرہ کیا اور حرام کیا حلال کو اپنی نفس پر اور حکم کیا شیاطین نے اونکو یعنی وسوسہ ڈالا یہ کہ شریک کرین ساتہ میری اوس چیز کو کہ نہین اوتاری مین نے ساتہ اوسکی دلیل کہ بسبب اوسکے غالب آوین یعنے بت کہ اونکو پوجتی ہین اور کچہ دلیل و حجت اونکی استحقاق عبادت پر نہین رکہتی اور یہ حکم ہی کہ تحقیق خدا تعالی نے

مغفرت کی طرف زبون حالون کی یعنی اونکو پایا اونکو متفق شرک پر اور مستغرق گمراہی مین پس مبغوض کہا اونکو عرب اونکی کو اور عجم اونکی کو یعنے
مبغوض کہا اونکو بسبب بدکرداری اور بداعتقادی انکی کی اور متفق ہوئی انکی کی قبل بعثت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی شرک پر اور بسبب
کفر اونکی کی کہ قوم موسیٰ کی کافر ہوئی ساتھ عیسیٰ کی اور عبادت کی عزیر کی اور قوم عیسیٰ قائل ہوئی تین خدا ہونی کی یا اسکی کہ عیسیٰ بیٹا
اللہ کی ہین بجز قلیل مگر ایک جماعت کو اہل کتاب سی کہ باقی اور ثابت ہی اوپر دین ابراہیم اور ایمان کی ساتھ موسیٰ اور عیسیٰ کی اور تحریف و تبدیل نکیا
دین اور کتاب اپنی کو یہانتک کہ ایمان لائی ہماری نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر اور فرمایا اللہ تعالی نی کہ نہین بھیجا ہی مین نی تجھکو پیغمبر مگر اسلیے کہ آزمائش
کرون مین تجھکو کہ کیونکر صبر کرتا ہی تو اوپر ایذا دینی قوم اپنی کی تجھکو اور آزمائش کرون مین ساتھ تیری یعنی تیری قوم کو کہ آیا ایمان لاتی ہین
تجھپر یا کفر کرتی ہین اور بھیجی مین نی تجھپر ایک کتاب کہ نہین دہوتا اور نہین مٹاتا اوسکو پانی یعنی کاغذ کی لکھی کو پانی سی دہوئی تو
مٹ جاتا ہی یہ ویسا نہین بلکہ محفوظ ہی زوال و نسخ سی یعنی قیامت تک لوحون مین محفوظ ہی اور احکام اسکی باقی اور ہمیشہ جاری ہین
پڑھتا ہی تو اوسکو سوتی اور جاگتی مین اور تحقیق اللہ تعالی نی حکم کیا مجھکو کہ جلاؤن مین قریش کو یعنی ہلاک کرون مین اونکی کفار کو ایسا
کہتا ہوا ہون اور پہلا اثر ہی اونکا پس کہا مین نی اے پروردگار میری اوسوقت کچلین گے سر میرا پس کرین گے سر میرا کو مانند روٹی کے
یعنے کردین گی اوسکو بسبب کچلنی کی چوڑا مانند روٹی کی مقصود یہ کہ مین اونسی کیونکر عہدہ برا ہون گا اور اونپر غالب آؤنگا لشکر میرا کم ہی
اور یہ بہت فرمایا کہ نکال تو اونکو اونکی وطن سی اور پریشان کر اونکو جیسے کہ نکالا اونہون نی تجھکو اور جہاد کر اونپر مہیا کرین گی ہم
اسباب جہاد کا یعنی قوت بخشین گی اور غالب کرینگی تجھکو اونپر اور خرچ کر اپنی لشکر کی لوگو نپر اموال اور اگر نہ رکھتا ہوگا تو مال تو ہم
دینگی اور بہم پہنچادین گی اوسکو تیری لیے اور بھیج اونپر لشکر بھیجین گے ہم پانچ مقدار لشکر غنیم کی چنانچہ روز بدر کی پانچ ہزار فرشتی واسطے
مدد لشکر اسلام کی بھیجی اور مشرک اوسدن ہزار تھی اور مسلمان تین سو اور لڑ ہمراہ لیکر اونکو کہ فرمانبرداری کی ہی اونہون نی تیری اور
ایمان لائی ہین تجھپر ساتھ اون لوگون کی کہ سرکشی کی ہی تجسے اور فرمانبرداری نہین کی ہی تیری اور کافر ہین نقل کی یہ مسلم نے

**ف** ائل باطل سی الخ یعنی مستعد قبول حق و طاعت کی اشارہ ہی فطرت اسلام کیطرف کہ آیا ہی کل مولود یولد علی فطرۃ الاسلام
نہ مسلمان بالفعل یا مراد عہد اسلام کا ہی کہ روز میثاق کی کہا سبہون نی بلی اقرار ربوبیت پروردگار تعالی کا کیا اگرچہ بعد اوسکی شرک و
اختلاف کیا او سوتی اور جاگتی مین یعنی تجھکو ملکہ ہوگیا ہی ایسا کہ حاضر رہتا ہی قرآن تیری ذہن مین اور ملتفت رہتا ہی طرف
اوسکی نفس تیرا اغلب احوال مین پس نہین غافل ہوتا اوس سے سوتی اور جاگتی چنانچہ کہا جاتا ہی اوسکو کہ قادر ہی ایک چیز پر اور ماہر
اوسکا کہ کرتا ہی اوسکو سوتی مین کذا ذکرہ الطیبی خلاصہ یہ کہ قرآن تمہاری دل مین ہی حالت سوتی مین اور مین کہتا ہون کہ نسبت
قلب شریف کی حاجت اس تاویل کی نہین اسلیے کہ حضرت کی آنکہین سوتی تہین اور دل نہین سوتا تہا اور بہت لوگ دیکہی گئی ہین کہ پڑہتی
تہی سوتی مین اور عجب تر اس سی یہ منقول ہی کہ ایک شخص اپنی شیخ رح سی ورد قرآن کا کہا کرتا تہا دس آیتون کا وقت سحر کی جب شیخ
کی وفات ہوئی تو مرید وقت سحر کی اپنی عادت پر آیا اونکی قبر پر اور ارادہ کیا ورد پڑہنی کا پس جب دس آیتین اوسنی تمام کین آواز سنی قبر
سی آواز اپنی شیخ کی سنی کہ اونہون نی بہی پڑہین دس آیتین اور چپ ہی اسی طرح حال رہا ایک مدت تک یہانتک کہ بیان کیا اوس نے
یہ ماجرا کسی اپنی یار سی پس موقوف ہوئی یہ بات رح **وعن** ابن عباس قال لما نزلت وانذر عشیرتک
الاقربین صعد النبی صلی اللہ علیہ وسلم الصفا فجعل ینادی یا بنی فہر یا بنی عدی لبطون قریش

اجتمعوا فقال أرأيتكم لو أخبرتكم أن خيلا بالوادي تريد أن تغير عليكم أكنتم مصدقي قالوا نعم
ما جربنا عليك الا صدقا قال فاني نذير لكم بين يدي عذاب شديد فقال ابو لهب تبا لك سائر
اليوم ألهذا جمعتنا فنزلت تبت يدا ابي لهب وتب متفق عليه اور روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا اونہی جبکہ اوتری
آیت ڈرا اپنی کنبی والی نزدیکیونکو چڑہی پیغمبر خدا کوہ صفا پر کہ نزدیک خانہ کعبہ کی ہی پس شروع کیا پکارنا ای اولاد فہر کی ای اولاد
عدی کی واسطی فرقون قریش کی یہانتک کہ جمع ہوئی یعنی فرقی قریش کی پس فرمایا کہ خبر دو مجھکو کہ اگر خبر دون مین تمکو یہ کہ ایک
لشکر اوترا ہی بیچ جنگل کے ارادہ رکھتا ہی کہ غارت کری تمپر آیا سچا جانو گی تم مجھکو کہا اونہون نے ہان اسلیے کہ نہین تجربہ کیا ہمنی تم
مگر سچ کا اور نہین دیکھا ہمنی تم سے سوای سچ کی فرمایا آنحضرت نے پس اگر سچا جانتی ہو مجھکو تو تحقیق مین خبر دیتا ہون اور ڈراتا ہون
تمکو پہلی اوترنی عذاب سخت کی سے یعنی اگر ایمان نہ لاؤگی مجھپر تو اوتری گا تمپر عذاب سخت پس کہا ابولہب نے کہ چچا آنحضرت کا تہا عبد العزی
نام ہلاکت اور زیان ہو تمکو تمام ایام مین کیا اسی بات کے درست کی لیے اکٹھا کیا تہا تونے ہمکو پس اوتری یہ سورہ ہلاک اور زیان کار ہوجیو دونو
ہاتہ ابی لہب کے اور ہلاک ہوجیو بلکہ ہلاک ہی ہوئی بالفعل نقل کیا یہ بخاری اور مسلم نے ف بطن پیٹ اور گروہ کم قبیلہ سی قریش قبیلہ ہے
باپ اونکا نضر بن کنانہ اور نیچی اسکی بطون و افخاذ مین حاصل یہ ہی کہ قبیلہ بمنزلہ جنس کے ہے اور بطن بمنزلہ نوع کی اور فخذ بمنزلہ فصل کے
اور کبھی استعارہ کیا جاتا ہی بعض اسکا واسطی بعض کی چنانچہ اسلیے ہی فہر باوجودیکہ قبیلہ ہی قریش سی اوسکو بطن کہا اور وادی ایک جگہہ مشہور
ہی قریب مکہ کی اور گویا کہ مراد ہی اوس وادی کہ مشہور ہی ساتھ وادی فاطمہ کی درمیان مکہ اور مدینہ کی اور ہلاک ہی ہوئی بالفعل سبب گستاخی
کی کہ ساتہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کے اور مراد ہاتہونکی ہلاک ہونی سی ہلاک ہونا ذات اوسکی کا ہی مانند قول اللہ تعالی کی ولا تلقوا
بایدیکم الی التہلکۃ یعنی نہ ڈالو اپنی ذاتون کو ہلاکت مین اور بعضون نے کہا کہ مراد دونون ہاتہون سی دنیا اور آخرت اوسکی ہی کہ دونون جہان
اوسکی ہلاک اور زیانکار ہوئی اور بعضون نے کہا کہ ہاتہون کو خاص اسلیے ذکر کیا کہ جب آنحضرت نے ابولہب کو ڈرایا تو ابولہب نے پتہر اوٹہایا
تا آنحضرت پر پہینکے وفي رواية نادى يا بني عبد مناف انما مثلي ومثلكم كمثل رجل رأى العدو فانطلق
يربأ أهله فخشي أن يسبقوه فجعل يهتف يا صباحاه اور ایک روایت مین یون آیا ہی کہ ندا کی آنحضرت نے اور فرمایا ای
بیٹون عبد مناف کی نہین ہے حال اور قصہ میرا اور تمہارا مگر مانند حال اور قصہ ایک شخص کے کہ دیکہا لشکر دشمن کا پس گیا وہ
شخص تا نگہبانی اور دیدبانی کری اپنی قوم کی اور بچاوی اونکو غدر و غارت دشمن کی سی پس ایک پہاڑ اور بلندی پر چڑہی تا آواز
اوسکی سنین پس ڈرا وہ شخص کہ سبقت لیجاوین دشمن طرف اہل اسکی کی اور پہنچین طرف قوم کی پہلی اسکی کہ پہنچی یہ طرف اونکی پس شروع
کیا چلانا اور کہنا یا صباحاہ ف عبد مناف باپ ہاشم اور عبد شمس کا ہی اور مناف نام بت کا اور لفظ صباحاہ ساتھ جزم ہ کی ایک
کلمہ ہے واسطی ڈرانی ایک امر دہشتناک سی کہتی ہین اور اصل اسکی یہ ہی اکثر غارت وقت صبح کی واقع ہوتی ہی پس فریاد کرتی ہین
صبح کو تا اوس سی آگاہ ہون اور معنی یہ ہین کہ ای قوم بچو غارت کرنی سی ساتہ چلی جانی کی پہلی آنی دشمن کی پس گویا کہ آنحضرت نے
فرمایا بچو اللہ کی عذاب سی ساتہ ایمان لانی کی پہلی اوترنی عذاب کی ۔ وعن ابي هريرة قال لما نزلت وانذر عشيرتك
الاقربين دعا النبي صلى الله عليه وسلم قريشا فاجتمعوا فعم وخص فقال يا بني كعب بن لؤي انقذوا انفسكم
من النار يا بني مرة بن كعب انقذوا انفسكم من النار يا بني عبد شمس انقذوا انفسكم من النار يا بني عبد مناف

أنقذوا أنفسكم من النار يا بني هاشم أنقذوا أنفسكم من النار يا بني عبد المطلب أنقذوا أنفسكم من النار
ويا فاطمة أنقذي نفسك من النار فإني لا أملك لكم من الله شيئا غير أن لكم رحما سأبلها ببلالها رواه مسلم

اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا اوسنی یعنی یہ حدیث ساتھ اور الفاظ کی بھی آئی ہی ابوہریرہ سی کہ جب یہ آیت اوتری کہ ڈراو اپنی
کنبی کو کہ بہت نزدیک ہین بلایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی قریش کو پس جمع ہوی پس تعمیم کی آنحضرت نی پکارنی مین اور تخصیص کی یعنی
پکارا اونکو ساتھ نام جد بعید اونکی کی کہ سبکو عام و شامل ہو اور ساتھ نام جد قریب کی کہ مخصوص ہو ساتھ بعض کی پھر بیان کی راوی نی کیفیت
عموم و خصوص کی کہ پس فرمایا ای اولاد کعب بن لوی کی خلاص کرو اپنی جانون کو آگ سی یعنی ایمان لاؤ اور کام نیک کرو کہ بسبب اوسکی آگ دوزخ
نجات پاؤ ای اولاد مرہ بن کعب کی خلاص کرو اپنی جانون کو آگ دوزخ کی سی ای اولاد عبد شمس کی خلاص کرو اپنی جانونکو آگ دوزخ
سی ای اولاد عبد مناف کی خلاص کرو اپنی جانون کو آگ سی ای اولاد ہاشم کی خلاص کرو اپنی جانون کو آگ سی ای اولاد عبد المطلب
کی خلاص کرو اپنی جانونکو آگ سی اور ای فاطمہ خلاص کر اپنی جان کو آگ سی اسلیے کہ مین مالک نہین ہون تمہاری اپنی طرف سی کسی چیز کا
سوا اسکی کہ واسطی تمہاری حق رحم اور قرابت کا ہی کہ تر کرتا ہون مین اوسکو ساتھ تری اوسکی کی اور ساتھ پانی صلہ اور احسان کے
پہنچاتا ہون مین حرارت اور سوختگی احتیاج اونکی کو نقل کیا مسلم نی ف لوی ساتھ پیش لام کی اور زبر ہمزہ کی اور کبھی بدل کیا جاتا ہی
ہمزہ واو سی اور ساتھ ی مشددہ کی نام اونکی جد اعلی کا ہی اور وہ بیٹا غالب بن فہر کا ہی اور مرہ ساتھ پیش میم کی اور تشدید رے کی
باپ ہی قبیلہ کا قریش مین سی اور عبد مناف بالاتر عبد شمس سی اور باپ اوسکا ہی اور باپ ہاشم کا اور روایت مین ذکر اسکا نہین
واقع ہوا اور ای بنی ہاشم الخ اوسمین چچا آنحضرت کی اور بیٹی چچا کی سب داخل ہوئی اور ڈرانا اس حد کو پہنچایا کہ اولاد ذریت کو
بھی ڈرایا اور فاطمہ زہرا کہ جگر گوشہ حضرت کی اور سیدہ نساء عالم کی ہین اور آگ دوزخ کی اونپر حرام ہوئی اونکو بھی داخل اس ندا کی کیا
اور مین نہین مالک ہون الخ یعنی مین نہین قادر اسپر کہ دفع کرون تمسی اللہ کی عذاب مین سی کچھ بھی اگر ارادہ کری اللہ تعالی [illegible]
اور یہ فرمایا آنحضرت نی اللہ تعالی کی اس آیت سی قل فمن يملك لكم من الله شيئا إن أراد بكم ضرا أو أراد بكم نفعا اور فرمایا اللہ تعالی
قل لا أملك لنفسي نفعا ولا ضرا إلا ما شاء الله اور ساتھ تری اوسکی کی یعنی ساتھ صلہ اوسکی کی اور ساتھ احسان کرنی کی اونسی اور
حاصل اوسکا یہ کہ مین قرابتیون سی احسان کرتا ہون اور ظلم اور ضرر اونسی دفع کرتا ہون اور نہایہ مین لکھا ہی کہ بلال جمع
بلل کی ہی معنی تری کی اور عرب اطلاق کرتی ہین تری کو صلہ کو اور احسان کرنی پر جیسیکہ اطلاق کرتی ہین یبس کو قطع کرنی پر اسلیے
کہ جب اونہون نی دیکھا کہ بعضی چیزین پیوستہ ہوتی ہین ساتھ تری کی اور حاصل ہوتا ہی اون مین تفرق ساتھ یبس کی استعارہ کیا
اونہون نی بلل کو واسطی معنی وصل کی اور یبس کو واسطی معنی قطع کرنی کی اور اس حدیث مین نہایت ڈرانا اور مبالغہ ہی اور [illegible]
والا فضیلت ان مذکورین مین سی اور داخل ہونا انکا بہشت مین اور شفاعت اونکی گنہگاران امت کیلیے
حدیثون صحیح سی ثابت ہی اور باوجود اسکی خوف اوسکی بی پروائی کا باقی ہی اور یہ مقام مقتضی تھا اس حال کا اور یہ بھی
کہ حدیثین فضیلت اور شفاعت کی بعد اسکی وارد ہوئی ہون غرض کہ حکم ہوا حضرت کو ڈرانی کا پس بجا لائی اوسکو

وفي المتفق عليه يا معشر قريش اشتروا أنفسكم لا أغني عنكم من الله شيئا يا بني عبد مناف لا أغني عنكم
من الله شيئا يا عباس بن عبد المطلب لا أغني عنك من الله شيئا ويا صفية عمة رسول الله لا أغني عنك

من اللّٰه شيئا ويا فاطمة بنت محمد سليني ما شئت من مالي لا اغني عنك من اللّٰه شيئا اور یہ حدیث
متفق علیہ ہے کہ بخاری اور مسلم نے اوسکو روایت کیا ہی آیا ہی کہ فرمایا آنحضرت نے ای گروہ قریش کی خرید وا اپنی جانون کو
یعنی خلاص کرو انکو آگ سے ساتھ ایمان کی اور ترک کرنی کفران نعمت کی اور ساتھ طاعت اور فرمانبرداری کی نہین دفع کرسکتا مین تمسے
عذاب اسد سے کچھہ ای اولاد عبد مناف کی نہین دور کرسکتا مین تمسے اسد کی عذاب سے کچھہ ای عباس بیٹے عبد المطلب کے نہین دور کرسکتا مین
تم سے عذاب اسد سے کچھہ ای صفیہ پھوپی رسول اسد کی نہین دور کرسکتا مین تجھسے اسد کا عذاب کچھہ اور ای فاطمہ بیٹی محمد کی مانگ مجھسے جو چاہے میرے مال
مین سے نہین دور کرسکتا مین تجھسے اسد کا عذاب کچھہ ف آہین بعضی کلام کرتی ہین کہ حضرت کے پاس مال کہان تہا خصوصًا مکہ مین کہ فرمایا کہ مانگ
میرے مال مین سے یہ بات کچہہ نہین کہی تہی اوسکو آیت ووجدک عائلا فاغنی یعنی اور پایا تجھکو محتاج پس غنی کردیا تجھکو یعنی ساتھ مال خدیجہ کی بسبب
قول مفسرین کی اور ورا اسکی اطلاق مال کا تہوڑی اور بہت دونون پر ہوتا ہی پس کہان سے معلوم ہوا کہ حضرت کے پاس بالکل مال نہ تہا اور
باوجود اسکی یہ عبارت وجود مال بالفعل پر تقاضا نہین کرتی شاید یہ مراد ہو کہ اگر کچہہ مال میری ملک مین ہوگا طلب کرنا لیکن نجات آخرت
میری ملک مین نہین ہی ۔ **الفصل الثانی** فصل دوسری عن ابی موسی قال قال رسول اللّٰه صلی
اللّٰه عليه وسلم امتي هذه امة مرحومة ليس عليها عذاب في الآخرة عذابها في الدنيا الفتن
والزلازل والقتل رواه ابو داود روایت ہی ابی موسی سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اسد علیہ وسلم نے کہ امت میری یہ امت
یعنی اجابت حاضر فی الذہن مرحوم ہی یعنی انپر رحمت حق زیادہ ہی بہ نسبت اور امتون کی بسبب ہونے نبی اونکی کی رحمۃ للعالمین نہین اوسپر
عذاب آخرت مین عذاب اوسکا دنیا مین فتنی اور زلزلی اور قتل ہے نقل کیے ابو داود نے ف یعنی ناحق اور نہین اوسپر عذاب یعنی شدید بلکہ
عذاب اونکا یہ ہی کہ سزا اونکی اعمال کی دنیا مین ساتھ محنتون اور امراض کی اور طرح بطرح کی بلاؤن کی ہوتی ہی جیسیکہ مراد ہی یہہ قول
اسد تعالی کی من یعمل سوءا یجز بہ کہ اوپر گذر چکا ہی ذکر اوسکا واسد اعلم اور مؤید ہی اسکا قول حضرت کا عذابہا فی الدنیا الخ اور بعضون نے
کہا کہ یہ حدیث خاص ہے اوس جماعت کے حق مین کہ نہین کرتی کبیرہ اور ممکن ہے یہہ کہ ہو اشارہ طرف ایک جماعت خاص کے امت سے کہ وہ صحابہ
ہین اور کہا مظہر نے کہ یہ حدیث مشکل ہے اسلیے کہ اس سے سمجھا جاتا ہی کہ کوئی عذاب نہین دیا جاویگا حضرت کی امت مین سے خواہ گناہ کبیرہ
کرتا ہو یا اور کچھہ یا اسد کچھہ نہین ہی مگر یہ کہ تاویل کیجاوی کہ مراد امت سے یہان وہ ہی کہ پیروی کری حضرت کی جیسیکہ اور فرمانبرداری کری
اسد تعالی کی اور باز رہے اوس چیز سے کہ منع کیا ہی اوس سے یعنی زلزلی اور حادثہ زمانی کی کہ اونکو پہونچتی ہین اور موجب کفارہ گناہون
اور باعث رفع درجات اونکی کی ہوتی ہین اور کشت وخون کہ اونکی درمیان مین واقع ہوتا ہی اگر کافر اور مبتدعون کی ہاتھ سے ہی
تو خود موجب شہادت اور اجر کا ہی اور اگر مسلمانون مین ہی تو پس اگر بسبب اشتباہ اور تاویل کی ہی تو دونون جانبین سلامتی پر ہین
اور اگر ایک جانب صریح ظالم ہی تو وہ جانب مظلوم کی ماجور ہوگی اور بعضی علما نے کہا ہی کہ عذاب قبر خصائص اس امت مرحومہ مغفور کیسے ہے
تا برزخ مین خالص کر کر گناہون سے اونکو طاہر مطہر آخرت مین لیجاوینگی اور وہان عذاب دیکہین گی نہ وعن ابی عبیدة ومعاذ
ابن جبل عن رسول اللّٰه صلی اللّٰه عليه وسلم قال ان هذا الامر بدا نبوة ورحمة ثم يكون خلافة ورحمة
ثم ملكا عضوضا ثم كائن جبرية وعتوا وفسادا في الارض يستحلون الحرير والفروج والخمور ويرزقون
على ذلك وينصرون حتى يلقوا اللّٰه رواه البيهقي في شعب الايمان ابو عبيده بن الجراح کہ عشرہ مبشرہ مین سے ہین

اور معاذ بن جبل کہ بڑے صحابہ مین سے ہین روایت کرتے ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا تحقیق یہ امر دین ظاہر ہوا ساتھ نبوت
اور رحمت کے یعنی اول ظہور دین کا بیچ زمانہ نزول وحی اور رحمت اور نبوت کی تہا پھر ہوگا امر دین کا خلافت اور رحمت پھر ہوگا امر بادشاہت
گزندہ پھر ہونے والا ہے یہ کار تکبر اور قہر اور حد سے گذرنا اور فساد بڑہنا ہے زمین مین حلال جانینگے یہ ریشمی کپڑون کو اور استعمال
کرینگے اونکو مانند حلال کی اور حلال جانینگے عورتون کی شرمگاہون کو اور شرابون کو یعنی اقسام شرابون کو روزی دیے جاوینگے
باوجود ان کامون کی اور مدد دیے جاوینگے یعنی کفار پر اور اپنی مخالفون پر اور ہلاک نہین کیے جاوینگے اگرچہ مستحق اوسکے ہونگے
بسبب لاحق مغفرت اور رحمت کی اس امت کی لیے اور شاید کہ اللہ تعالی کو اسمین کچھ حکمت ہو مثل انتظام خلائق کی اور درستی بعضی
احکام دین کے اونسے اگرچہ خود فاسق ہون یہانتک کہ ملاقات کرین کی اللہ تعالی سے روز جزا کی نقل کیے یہ بیہقی نے شعب الایمان
مین **ف** نقط بدا ساتھ الف کی ہے یعنی ظاہر ہوا کے اور ایک نسخہ مین ساتھ ہمزہ کی ہے یعنی شروع ہوا اول امر دین کا تا آخر
زمانہ حضرت تک زمانہ نزول وحی اور رحمت کا اور خلافت الخ یعنے ہوا زمانہ خلفای راشدین کا کہ ساتھ خلافت اور نیابت آنحضرت
کی کار دین و دیانت کا انتظام رکھتا تھا اور وہ زمانہ تیس برس کا ہوا اوسمین ساڑہی انتیس برس خلفاء راشدین ہی اور چہ مہینے باقی
مین حضرت امام حسن رض پس نہین ہے نصیب معاویہ کی لیے خلافت مین اور لفظ عضوض کے معنے ہین کاٹنا اور عضوض ساتھ زبر عین کے صیغہ مبالغہ کا
ہے اور ایک روایت مین بجای ملکا کی ملوکا عضوضا ساتھ پیش عین کی جمع عض کے ساتھ زیر عین کی یعنی خبیث شریر کی یعنی ہونگے
ایسی بادشاہ کہ ظلم کرینگی لوگو نپر اور ایذا دینگی اونکو ناحق اور یہ معنی ہی غالب یعنی اکثر ایسی ہون گی اسلیے کہ نادر حکم نہین النادر
کالمعدوم پس نہین اشکال لازم آوی گا اسپر کہ تھی عمر بن عبد العزیز عادل یہانتک کہ کہا جاتا تھا اونکو عمر ثانی اور قضایا اونکی
مشہور ہین اور فساد زمین مین یعنی لڑائیان اور لوٹ مار وغیرہ فو لک بری چیزین اور یہ حالت ہمیشہ رہی جیسیکہ دیکھی جاتی ہی
ان ایام مین باین حیثیت کہ ٹھہری خلافت ظالمون کی ہاتہ مین بطریق تسلط اور غلبہ کی بغیر رعایت شروط امامت کی پہر ظلم
وتعدی زیادہ ہوئی رعایا پر اور تحکم ہوا اونپر ساتھ طرح طرح کی بلاؤن کی اور دیے مناصب نالائقون کو اور نہ التفات کیا
طرف علمای عاملین اور اولیای صالحین کے پہر اکثر ہماری زمانی کی سلاطین نے ترک کیا ہے جہاد ساتھ مشرکین کے اور متوجہ ہونگی
طرف قتال مسلمانون کی واسطے لینے شہرون کی اور دفع کرنے فساد کی چنانچہ اسلیے کہا ہے ہماری بعضی علماء نے کہ جو کوئی کہے
کہ ہماری زمانی کی سلطان کو عادل پس وہ کافر ہے غرض کہ فساد دن بدن بڑہتا ہی گیا حتی کہ بعضی ازبکون نے قتل عام کیا اور جو
شہر مین اولیاء اور علماء اور صلحاء اور لڑکی اور عورتین اور ضعیف اور بیمار اور اندھے ہی تھی کہ جو مستحق قتل نہ تھی حالانکہ شہر والے
ملت حنفیہ سے تھی کہ جو جملہ اہل سنت وجماعت سے ہین اور مدعی سلطنت قائل اسکا تہا کہ ہم تعظیم علم وشریعت کی کرتی ہین اور تصریح کی
ہی ہماری علماء نی کہ اگر فتح کرین ایک قلعہ کفار کا اور پائی جاوین اوسمین ہزارون اہل حرب لیکن اون مین ایک مسلمان مجہول الحال ہو تو
نہین درست قتل عام اس مقام مین لاحول ولا قوۃ الا باللہ والیہ المشتکی و اعلم ان اللہ علی کل شی قدیر وان اللہ قد احاط بکل
شی علما یاد رکہو اسکو ظاہر ہوا ہے فساد بحر و بر مین حتی کہ حرمین شریفین مین بہی اس طرح کا کہ نہین ممکن رفع کرنا اوسکا اللہ نگہبان
ہے اپنی دین کا اور مددگار ہے اپنی نبی کا اور ہر سال بلکہ ہر روز بلکہ ہر ساعت بدتر ہے بہ نسبت سابق کی **وعن**
عائشۃ قالت سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان اول ما یکفا قال زید بن یحیی الراوی

يَعنِي الإِسْلامَ كما يُكفأ الإِناءُ يعني الخمرَ قيل فكيف يا رسولَ اللهِ وقد بيّن اللهُ فيها ما بيّن قال يُسمّونها بغيرِ اسمِها فيستحلّونها رواه الدارمي اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا سنا مین نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتے تھی تحقیق اول جو چیز کہ الٹا جاوی گا کہا زید بن یحیی راوی نی یعنی اسلام مین جیسا کہ الٹا جاتا ہی باسن یعنی شراب ہوگی کہا گیا پس کسطرح الٹا جاوی گی شراب اور تغیر کیا جاویگا حکم اوسکا یا رسول اللہ حالانکہ تحقیق بیان کی اللہ نی بیچ اوسکی جو چیز کہ بیان کی یعنی حرمت اوسکی ساتھ اشد و اغلظ وجوہ کی بیان کی خوب واضح فرمایا آنحضرت نی کہ حیلہ و تاویل کرینگی اوسکی پینی مین باین طور کہ نام رکھین گے اوسکا اور نام سواے شراب کی پس حلال جانینگے اوسکو نقل کی یہ دارمی نی ف لفظ یکفا ساتھ صیغہ مجہول کے ہی بمعنی کفا سی یعنی اوندہانا باسن کے تاکہ گر جاوی وہ چیز کہ اوسمین ہو قسم پانی وغیرہ سی اور یعنی اسلام یہ زید راوی کی بیان کیا اور کلمہ فی کا لفظ راوی سی ساقط ہو گیا ہی اور آنحضرت بیان کرتی تھی خمر کا پس فرمایا بیچ اثنا حدیث اپنی کی اول ما یکفا پس بیان کی ادسکی خبر محذوف ساتھ قول اپنے کی یعنی الخمر پس یہ بھی لفظ راوی کا ہی کہ بیان کرتا ہی مراد کو کہ اول ما یکفا فی الاسلام کیا ہی خمر ہی حاصل کہ اول وہ چیز کہ ارتکاب کیجاوی گی محرمات سی اور ساقط کیجاوی گی احکام اسلام سی وقت تغیر احوال لوگون کی اخیر زمانہ مین حکم خمر کا ہی کہ پیوینگے اوسکو اور تاویلین کرینگے بیچ حلال کرنے اوسکی کی جیسکہ کہا اور کہا گیا الخ اور نام رکھین گی الخ جیسے کہ نبیذ اور مثلث اور مانند اونکی اور واقع مین شراب ہوگی اور اس حیلہ سی پیوین گی یا بناوین گی اوسکو شہد اور چانول وغیرہ سی اور کہینگے کہ خمر نام انگور کی پانی کا ہی کہ مستی لاتا ہی اور یہ انگور کی نہین ہے پس خمر نہین اور نہ جانین گی کہ جو چیز نشا کرنیوالی ہی حرام ہی اور خمر ہی حکم خمر کا رکھتے ہیں اور حلال جانینگے حقیقۃً پس کافر ہونگی یا وہ ظاہر کرینگی کہ ہم پیتی ہین چیز حلال پس ہونگی فاسق ۱۲

## الفصل الثالث فصل تیسری

عَنِ النُّعمانِ بنِ بَشيرٍ عن حُذيفةَ قال قال رسولُ اللهِ صلّى اللهُ عليه وسلّم تكونُ النبوّةُ فيكم ما شاءَ اللهُ أن تكونَ ثمّ يرفعُها اللهُ تعالى ثمّ تكونُ خلافةً على منهاجِ النبوّةِ ما شاءَ اللهُ أن يكونَ ثمّ يرفعُها اللهُ تعالى ثمّ تكونُ مُلكًا عاضًّا فيكونُ ما شاءَ اللهُ أن يكونَ ثمّ يرفعُها اللهُ تعالى ثمّ تكونُ مُلكًا جبريّةً فيكونُ ما شاءَ اللهُ أن يكونَ ثمّ يرفعُها اللهُ تعالى ثمّ تكونُ خلافةً على منهاجِ نبوّةٍ ثمّ سكتَ قال حبيبٌ فلمّا قامَ عمرُ بنُ عبدِ العزيزِ كتبتُ إليه بهذا الحديثِ أذكّرُه إيّاه وقلتُ أرجو أن تكونَ أميرَ المؤمنين بعدَ المُلكِ العاضِّ والجبريّةِ فسُرَّ به وأعجبَه يعني عمرَ بنَ عبدِ العزيزِ رواه أحمدُ والبيهقيُّ في دلائلِ النبوّةِ

روایت ہے نعمان بن بشیر سی اونہی نقل کی حذیفہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اور باقی رہیگا وجود نبوت کا اور نور اوسکا درمیان تمہاری جبتک کہ چاہی اللہ تعالی ہونا اوسکا پھر اوٹھالیگا نبوت کو اللہ تعالی اپنے ساتھ اوٹھا لینی نبی کی پھر ہوگی خلافت اوپر طریقہ نبوت کی جبتک کہ چاہیگا اللہ تعالی ہونا اوسکا پھر اوٹھالیگا اوسکو بھی اللہ تعالی پھر ہوگی حکومت پادشاہت گزندہ یعنی کاٹنی گا بعض اہل اوسکا بعض کو مانند کاٹنی کتی کی پس باقی رہیگی وہ جبتک کہ چاہیگا اللہ تعالی پھر اوٹھالیگا اوسکو بھی اللہ تعالی عالم سی پھر ہوگی حکومت پادشاہت تکبر اور غلبہ کی پس باقی رہی گی وہ جبتک کہ چاہیگا اللہ تعالی کہ ہو پھر اوٹھالیگا اوسکو اللہ تعالی پھر ہوگی خلافت اوپر طریقہ نبوت کی یعنی کمال عدالت کی ساتھ اور مراد اس سی زمانہ حضرت عیسی و مہدی علیہما السلام کا ہی پھر چپ رہی آنحضرت کہا حبیب بن سالم نی کہ اس حدیث کی راویون مین سی ہی اور مولی نعمان بن بشیر کا اور کاتب اوسکا

روایت کرتا ہی اوسی قتادہ وغیرہ سین کہ بادشاہ عمر بن عبد العزیز یعنی خلیفہ ہوئی تہی مین حدیث کہ یاد دلاتا تہا مین اونکو یہ حدیث اور کہا مین نے امید رکہتا ہون مین یہ کہ ہو تم امیر المومنین یعنی خلیفہ وعدہ کیے گئی پیچھی بادشاہت گزندہ اور غلبا اور قہر اور سرکشی کے پیش خوش کیے گئی عمر اس بات سے اور خوش آئی اونکو اور کہتا ہی کہتی والاسناد دونون ضمیرین کی عمر بن عبد العزیز نقل کیے یہ حدیث اپنے مسند مین اور بیہقی نی دلائل النبوۃ مین

# کتاب الفتن

یہ کتاب ہے بیچ بیان فتنون کی ف فتن جمع فتنہ کی ہی مثل محن کے جمع محنت کے یعنی آزمایش اور خوش کرنی ایک چیز کی اور فریفتہ ہونی کی ساتہ اوسکی اور یعنی گمراہ ہونی اور گمراہ کرنی اور فضیحت اور عذاب کے اور گلانے سونے اور چاندی اور جنون اور محنت اور مال اور اولاد اور اختلاف لوگون کی رای مین بہی آتا ہی اور جانا چاہیی کہ مولف نی یہان سی آخر کتاب تک کتاب الفتن بنایا اور بعد اوسکی ابواب ترتیب دیی اور وجہ اسکی ظاہر نہین ہے خصوصا باب فضائل و مناقب کا اونکو داخل کتاب الفتن کے کرنا وجہ وجیہ نہین رکہتا اگر کہین کہ ہم سلف و خلف مین ساتہ اعتقاد انکے اور گرویدہ ہونی کی ساتہ انکی تو اس اعتبار سی تمام جو کچھ کہ کتاب مین مذکور ہی اسی قبیلہ سے ہے واللہ اعلم بالصحیح

## الفصل الاول

فصل پہلی عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ قَامَ فِيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقَامًا مَا تَرَكَ شَيْئًا يَكُوْنُ فِيْ مَقَامِهٖ ذٰلِكَ اِلٰى قِيَامِ السَّاعَةِ اِلَّا حَدَّثَ بِهٖ حَفِظَهٗ مَنْ حَفِظَهٗ وَنَسِيَهٗ مَنْ نَسِيَهٗ قَدْ عَلِمَهٗ اَصْحَابِيْ هٰؤُلَاءِ وَاِنَّهٗ لَيَكُوْنُ مِنْهُ الشَّيْءُ قَدْ نَسِيْتُهٗ فَاَرَاهُ فَاَذْكُرُهٗ كَمَا يَذْكُرُ الرَّجُلُ وَجْهَ الرَّجُلِ اِذَا غَابَ عَنْهُ ثُمَّ اِذَا رَاٰهُ عَرَفَهٗ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہے حذیفہ سے کہ کہا کہڑی ہوئی ہم مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہڑی ہونا یعنی خطبہ پڑہا اور وعظ کہا اور خبر دی اون فتنون کی کہ ظاہر ہونگی نہین چہوڑی کوئی چیز کہ واقع ہونی والی تہی اس مقام مین قیامت تک مگر کہ بیان فرمایا اوسکو یاد رکہا اوسکو اوس شخص نے کہ یاد رکہا اوسکو اور بہول گیا اوسکو جو شخص کہ بہول گیا یعنی بعضون نی یاد رکہا اور بعضون نے فراموش کیا کہا حذیفہ نی کہ تحقیق جانا ہی اوس قضیہ کو میری ان یارون نی یعنی جو کہ موجود ہین صحابہ مین سے لیکن بعضی نہین جانتے ہین اوسکو مفصل اسلیی کہ واقع ہوا ہی انکو کچہ نسیان کہ جو خواص انسان سی ہی اور مین بہی اونہین مین سے ہون کہ جو کچہ بہول گئی ہین جیسیکہ بیان کیا اپنی حال کو اور تحقیق شان یہ ہے کہ البتہ واقع ہوتی ہی اون چیزون مین سی کہ خبر دی تہی آنحضرت نی وہ چیز کہ تحقیق بہول گیا ہون مین اوسکو پس دیکہتا ہون مین اوس چیز کو پس یاد لاتا ہون مین اوسکو جیسیکہ یاد لاتا ہی شخص چہرہ شخص کا یعنی بطریق اجمال و ابہام کی جبکہ غائب ہوتا ہی اوس سے اور فراموش کرتا ہی اوسکو ساتہ تفصیل و تشخیص کے پہر جبکہ دیکہتا ہی اوسکو پہچان لیتا ہی اوسکو شخص یعنی ایسی ہے کہ ہی وہ باتین مفصل بہولا ہوا ہون لیکن جبکہ واقع ہوتی ہی کوئی بات اونمین سی تو پہچان لیتا ہی کہ یہ وہی ہی جسکی حضرت نے خبر دی تہی نقل کیے یہ بخاری اور مسلم نے وَعَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ تُعْرَضُ الْفِتَنُ عَلَى الْقُلُوْبِ كَالْحَصِيْرِ عُوْدًا عُوْدًا فَاَيُّ قَلْبٍ اُشْرِبَهَا نُكِتَتْ فِيْهِ نُكْتَةٌ سَوْدَاءُ وَاَيُّ قَلْبٍ اَنْكَرَهَا نُكِتَتْ فِيْهِ نُكْتَةٌ بَيْضَاءُ حَتّٰى تَصِيْرَ عَلٰى قَلْبَيْنِ اَبْيَضَ مِثْلِ الصَّفَا فَلَا تَضُرُّهٗ فِتْنَةٌ مَا دَامَتِ السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ وَالْاٰخَرُ اَسْوَدُ مُرْبَادًّا كَالْكُوْزِ مُجَخِّيًا لَا يَعْرِفُ مَعْرُوْفًا وَلَا يُنْكِرُ مُنْكَرًا اِلَّا مَا اُشْرِبَ مِنْ هَوَاهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے اوسی رضی اللہ عنہ سی کہ کہا سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی پیش کیی جاوینگی اور کہی جاوینگی فتنہ دلون پر مانند بوریا کی تنکی تنکی یعنی دل کہ ملایا گیا ساتہ اون فتنون کے نشان کیا جاوی گا بیچ اوسکی نکتہ سیاہ اور جس دل نی انکار کیا اون فتنون کا نشان کیا جاویگا اوسمین نکتہ سفید یہانتک کہ ہو جاوے

اور راہ بتاوینگے لوگونکو غیر راہ میری کی اور پکڑینگے سیرت غیر سیرت میری کی پہچانیگا تو انسے کار دین کے اور نہیں پہچانیگا تو یعنی ف یعنی منکر
معروف اور مشروع و نا مشروع دونوں انمیں جمع ہونگے بسبب اختلاط خیر و شر کی کہ مراد قول حضرت کے سے تعرف منہم وتنکر یہی ہے اور دخن ویستنون بغیر سنتی سے بھی یہی ہے کہا بعضوں نے
کہ مراد شر اول سے فتنی ہیں کہ واقع ہوئی وقت عثمانؓ کی اور بعد انکی اور مراد خیر ثانی سے وہ ہے کہ واقع ہوئی بیچ خلافت عمر بن عبد العزیز کی اور مراد ساتہ الذین تعرف منہم
وتنکر سے امیر ہیں کہ پیدا ہوئی بعد اونکی بیچ بعضے اونکی متمسک تہی ساتہ سنت کے اور عدل کرتے تہی اور بعضے وہ تہی کہ بلاتے تہی طرف بدعت کے اور ظلم کرتے تہی یا بعضے انمیں سے
وہ تہی عمل کرتے تہی اچہی کبہی اور عمل کرتے تہی بری کبہی بسبب اتباع خواہش نفسانی کے اور واسطے حاصل کرنی غرض اپنی کی امور دنیا سے کیونکہ وہ ارادہ کرتے تہی آخرت کا
اور رعایت کرتی تہی امر آخرت کی جیسیا حال بعضی امرائی زمانہ ہمارے کا ہی اور بعضوں نے کہا کہ مراد شر اول سے فتنہ حضرت عثمانؓ کا اور مابعد اسکے کا ہی مراد خیر ثانی سے وہ
ہی کہ واقع ہوئی صلح حضرت امام حسنؓ کی ساتہ معاویہ کے اور دخن سے وہ کہ معاویہ کے زمانہ میں بعضے امرا ہی مانند زیاد کی عراق میں ہوا ت کہامیں نے اور آیا بعد اس خیر کے
شر اور فرمایا ہاں بلانیوالی ہونگی لوگونکو اوپر دروازون دوزخ کی کہڑی ف یعنی ایسی جماعت ہوگی کہ بلاوینگی لوگونکو طرف گمراہی کی اور ردکرینگے اونکو
ہدایت سے ساتہ طرح طرح کی فریبوں کے گویا انہی صلی اللہ علیہ وسلم نے بلانیوالونکی بلانیکو اور قبول کرنی بلائی کیونکو سبب داخل کرنی اونکی کی اونکو جہنم میں اور
داخل ہونی اونکی کی اوسمیں گویا ٹہرایا ہر قسم کو اقسام فریب سے بمنزلہ دروازہ کی دروازون جہنم سی ت جو شخص کہ قبول کرے بات بلانیوالونکی اور جاوے طرف جہنم کے
یعنے طرف گمراہی کے کہ پہنچانیوالی ہی طرف جہنم کی ڈالدینگے وہ اوسکو اوسمیں ف ع اور ہوگا وہ سبب پڑنی اوسکی کی جہنم میں کہا بعضوں نے کہ مراد بلانیوالو سے وہ لوگ ہیں قائم
ہونگی واسطے طلب ملک کے خوارج اور روافض وغیرہما سے کہ جن میں نہیں پائی جاویگی شرط امارت اور امامت اور ولایت کے اور ہونگی بلانیوالی اوپر دروازون
دوزخ کی باعتبار مآل کار کی مانند قول اللہ تعالی کی ان الذین یاکلون اموال الیتامی ظلما انما یاکلون فی بطونہم نارا ت کہامیں نے بیان کیجیے حال اونکا ہم
یعنے کیا وہ ہم میں سی ہونگی یا غیر فرمایا کہ ہونگی قوم ہمارے سے یا ابنا جنس ہمارے ہی یعنی اہل ملت ہمارے ہی اور کلام کرینگی ساتہ زبانوں ہماری کی ف ع یعنی عربی
میں یا کلام کرینگی ساتہ قرآن و حدیث کی اور نصیحتوں اور حکمتوں کی حال آنکہ نہیں ہوگی اونکی دلمیں بہلائی ت کہامیں نے پس کیا فرماتی ہو مجکو یعنی کیا کرون
اگر ایسی پاوی مجکو وہ وقت فرمایا لازم پکڑ جماعت مسلمین کو کہ کتاب و سنت کے حکم پر ہوں اور امام اونکی کو یعنی اہل سنت کی طریق پر رہنا اور رعایت متابعت امام کی
کرنا کہامیں نے اگر نہو مسلمانونکے لیی جماعت یعنے متفق اور نہ امام یعنی تو اوس صورت میں کیا کرون فرمایا پس یکسو ہو تو ان سب فرقوں سی اگرچہ ہو یکسو ہونا ساتہ
لازم پکڑنی جڑ درخت کے اور پناہ ڈہونڈنی کی ساتہ اوسکی جنگل بیابان میں ساتہ او سہانی شدہ امداد مشقتوں کی اور چبانی گہاس لکڑی کی اور قناعت
کرنیکی ساتہ اوس گہاس کے جنگل میں یہانتک کہ پاوی تجکو موت حال آنکہ ہووی تو اوپر حالت کسوئی کی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی اور ایک روایت
مسلم کی میں یوں ہے کہ فرمایا آنحضرت نے ہونگے بعد میرے امام یعنی بادشاہ کہ نہیں چلینگے سیرت میری پر یعنی ہدایت میں جہۃ العلم اور نہیں پکڑینگے روش طریقہ
میری یعنی جہۃ العمل یعنے پہلی نہیں کہ نہیں عمل کرینگی کتاب و سنت پر اور اوٹہینگے اونکے بیچ مرد کہ دل اونکی دل شیطانونکی سی ہونگے یعنی ظلمت میں
اور قساوت میں اور وسوسہ میں اور فریب دہی میں اور عقاید کاسدہ اور خواہشون فاسدہ میں بیچ بدن آدمی کی یعنی صورت ظاہر اونکی صورت آدمی کی سی ہوگی اور
سیرت باطن اونکی سیرت شیطان کی سی کہا حذیفہ نی کہ کہامیں نے کیا کار کرون میں یا رسول اللہ اگر پاؤں میں وہ وقت فرمایا سنا کر تو یعنی جو کچہہ کہی امیر اور فرمانبرداری
کرنا اسکی یعنی جسمیں کہ نہیں ہے گناہ اور اگرچہ پیٹہ ماری جاوے تیری اور لیا جاوے مال تیرا ف یعنی ظلم کیا جاوے بیچ نفس اور مال تیری کی یا مارا سر پیٹہ تیری پر کیو
مال تیرا ضرور اسی امیر کے ساتہ صیغہ مجہول اور معلوم کے یعنی خروج نکرنا اور فتنہ برپا نکرنا اور اوپر ملت کی صبر کرنا اور ارتکاب شر کا نکرنا اور اگر جبر کرنا اور ہی بات
لیکن یہاں سے اختیار کرنا اولی کا باقی ہی ت پس سنا اور اطاعت کرنا ف یہ تاکید ہے بیچ خروج نکرنی اور فتنہ برپا نکرنی کی وعن ابی ہریرۃ
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بادروا بالاعمال فتنا کقطع اللیل المظلم یصبح الرجل مؤمنا ویمسی کافرا او یمسی

صلے اللہ علیہ وسلم نے قسم ہی اوس ذات کی کہ جان میری اوسکی ہاتھ مین ہی نہین جاویگی اور فانی نہوگی دنیا یعنی ساری یہانتک کہ آویگا آدمیون پر ایک دن یعنی لگرد
علیکم یہ اور بعض نسخون مین ہی نہوگی یعنی نہ جانیگا قاتل کہ کس چیز مین اور کس سبب سے قتل کیا یعنی مقتول کو آیا جائز تھا اوسکو قتل کرنا یا نہین اور نہ جانیگا مقتول یعنی جسکی
جان ماری گئی یا اہل اوسکی کہ کس سبب سے قتل کیا گیا ف یعنی سبب شبہ کی یا غیر شرعی حال ہوگا اونہین اشتباہ سے قتال کرینگی اور تمیز و تشخیص نہین کرینگی کہ حق پر کون
ہی اور باطل پر کون چنانچہ یہ دونون قسمین جاری ہی زمانہ مین پائی جاتی ہین پس کہا گیا کس طرح ہوگا یعنی کیا سبب ہوگا اس طرح کی قتل کی واقع ہونیکا کہ نہین پہچانیگا
قاتل و مقتول سبب اسکا فرمایا ہرج ف یعنی فتنہ اور اختلاط کثیرہ کہ باعث ہے قتل مجہول کا اور معنی یہ کہ سبب اسکا زور اور جوش بہت سے فتنون سخت کا ہوگا قاتل و
مارنیوالا اور مارا گیا بیچ آگ کی ہین یعنی قتل کی یہ مسلم نے ف ح مارنیوالا بسبب قتل کرنے مسلمان کے دوزخی ہوگا اور مارا گیا اس سبب سے کہ وہ بھی چاہتا تھا کہ
مارے اور حریص اوپر قصد کرنیوالا اوس پر تھا اور آدمی بسبب عزم معصیت کے ماخوذ ہوتا ہی اور یہ حکم بر تقدیر جہل اور نہونی تمیز کی ہی اور اگر بسبب اشتباہ خطا کے
اجتہاد اور تحری صواب ہین اگرچہ واقع مین صواب نہوگا ایسا نہوگا واللہ اعلم اور یہ حدیث دلیل ہی مذہب صحیح و مشہور کی کہ جو کوئی نیت کرے گناہ کی اور اصرار کرے
نیت پر ہوگا گناہ گرچہ نکرے اوسکو اور نہ بولے اوسکو وعن معقل بن یسار قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم العبادۃ فی الہرج کہجرۃ الی
رواہ مسلم اور روایت ہی معقل بن یسار سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ثواب عبادت کا یعنی ساتھ استقامت کے اوپر اداوت اوسکی بیچ زمانہ فتنہ کی اور
وقت قتال کے درمیان مسلمانون کے مانند ثواب ہجرت کرنیکی ہی طرف میرے نقل کیا یہ مسلم نے ف ح یعنی جیسا کہ کسی شخص نے پہلے فتح مکہ کی دار الحرب سے ہجرت کیکر شرف صحبت آنحضرت
سے مشرف ہوکر ثواب پایا ویسا ہی اوس شخص نے بھی ظلمت فتنہ و فساد کیسی منہ پہیر کر عبادت الٰہی مین مشغول ہوکر ثواب پایا وعن الزبیر بن عدی قال اتینا انس بن
مالک فشکونا الیہ ما نلقی من الحجاج فقال اصبروا فانہ لا یاتی علیکم زمان الا الذی بعدہ اشر منہ حتی تلقوا ربکم
سمعتہ من نبیکم صلی اللہ علیہ وسلم رواہ البخاری اور روایت ہی زبیر بن عدی تابعی سے کہ کہا آئی ہم انس بن مالک کے پاس پس شکایت کی ہمنے طرف اوسکی
اوس چیز کی کہ پیش آئی ہمکو حجاج بن یوسف ظالم سے یعنی اوسکی ظلم اور ایذا کی شکایت کی پہر کہا انس نے کہ صبر کرو اور تحمل کرو اوسکی ظلم و ایذا پس تحقیق نہین آویگا تمپر
کوئی زمانہ مگر جو زمانہ کہ بعد اوسکی آویگا بدتر ہوگا زمانہ گذشتہ سے ف ع پس کہا جاتی ہی تحقیق شاید کہ بعد اوسکی اور ظلم زیادہ حجاج سے پیدا ہوئی صبر کرو یہانتک کہ
ملو تم پروردگار اپنے سے یعنی یہ نزاع رہے سنی ہی مین نے یہ حدیث تمہاری پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سے ف ع یہ حدیث مشکل الالی ہی کہ زمانہ عمر بن عبد العزیز
کا اور حضرت عیسیٰ اور مہدی علیہما السلام کا بعد زمانہ حجاج کی ہی اور وہ بدتر اوس سے نہین بلکہ بہتر اوس سے اور بعضی نے کہا گذشتہ جواب اوسکا یہ کہ فرمانا خبر دینا
حضرت کا باعتبار اکثر و اغلب کے ہی اور مراد ان زمانون سے ہی مانند حجاج سے زمانہ دجال تک تھا اور زمانہ عیسیٰ اور مہدی کا مستثنیٰ ہی اور مقصود حضرت تسلی دینی ہی امت کو اور
تعلیم اور ترغیب اور ظاہر یہ ہی کہ کہا جاوی کہ زمانہ عیسیٰ کا مستثنیٰ ہی شارع کی کلام سے اور باقی زمانون مین بدتری موجود ہی کسی شئی اعتبار کرنی کسی جگہ کسی کی امر
مین امراء علم کی ورع کم اور استقامت وغیرہ کے اور بیان اسکا طویل ہی اور یہ مقتضا دوری کا ہی زمانہ حضرت سے کہ جون جون زمانہ حضرت کا زمانی سے دور ہوا جاتا ہی کمی خرابی بڑھ
ہوتی جاتی ہی حتی کہ صحابہ نے باوجود صفائی باطن کے حضرت کے دفن کے بعد حال اپنا متغیر پایا اور بعضی بزرگون سے منقول ہی کہ ایکبار خطرہ گناہ کا اگر جاتا رہا بعد
ایک مدت کے جو آیا وقع ہوا سوچی سبب اسکا کچہ نہ پایا سوائی اسکی کہ ظلمت بسبب دوری کی تہی زمانہ حضرت سے اور سبب حاصل نہی اوسکی

## الفصل الثانی

عن حذیفۃ قال واللہ ما ادری انسی اصحابی ام تناسوا واللہ ما ترک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
من قائد فتنۃ الی ان تنقضی الدنیا یبلغ من معہ ثلثمائۃ فصاعدا الا قد سماہ لنا باسمہ واسم ابیہ واسم قبیلتہ رواہ
ابوداؤد کہا حذیفہ نے قسم ہی خدا کی نہین جانتا مین کہ بہول گئی یار میری یا اظہار بہولنی کا کرتی ہین یعنی بہولی نہین تکلف اظہار بہولنی کا کرتی ہین قصدا
کہ نہین چہوڑا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی فتنہ کے کہینچنی والیکا ف ع یعنی ہو کہ باعث ہو فتنہ کا مانند عالم کی کہ نکالی ہی بدعت اور حکم کری لوگون کو

واقعہ قتل امام حسین رضی اللہ عنہ کی بہت سا لشکر مدینہ منورہ کو بھیجا اور بہت حرمت اوس شہر اطہر اور مسجد شریف نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی کی اور صحابہ اور تابعین کی جماعت کثیرہ کو قتل کیا
اور اور بہت سی خرابیاں کیں کہ کہنے میں نہیں آ سکتے اور بعد خرابی مدینہ کی یہی لشکر مکہ کو بھیجا اور اوسی حال میں شقی جہنم میں جا پہونچا موات کہا ابو ذر نے کہ کہا میں نے اللہ اور رسول اوسکا
دانا تر ہی فرمایا آنحضرت نے جا تو اوسکی پاس کہ تو اوس سے ہی **ف** یعنی ہو جا تو اوسکی پاس کہ پایا ہی اور نکالا ہی تو اوسکی پاس سے یعنی جا تو اوس کی پاس کہ موافق ہو تیری طبیعت سی
یعنی مدینہ شہر تیری میں آ کر کہا میں تو ضعیف کہ مراد یہ ہی کہ جا تو اپنی اہل اور اقارب کی پاس اور اپنی گہر میں جا بیٹھ کہا طیبی نے یہ جو کہا اپنی امام عارف کہ اوسکا الحق ہی اور ظاہر
ادہر مناسب ہی ساتھ قول ابی ذر کی ہت کہا میں نے اور پہنوں میں ہتیار اپنی اوسوقت اور لڑوں میں قوم سی فتنہ انگیز ہی فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی شریک تو قوم کی اوسوقت
**ف** یعنی ہتیار پہن کر لڑیگا مانند اونکی ہو گا گناہ میں فتنہ انگیزی میں یعنی ہتیار نہ پہننا اور رہنا آرام کی ساتھ اور ارباب صلاح کی ساتھ اور لڑنا نہیں یہانتک کہ
حاصل ہو تجکو فلاح یہ حاصل کلام طیبی کا ہی لیکن اس پر شبہہ آتا ہی کہ جب امام اوسکا قتال کرے تو کیونکر جائز ہو اوسکو باز رہنا قتال سے ساتھ اوسکی اور کہا ابن ملک نی
کہ قول حضرت کا مشارکت قوم کی واسطے تاکید زجر کی ہی خونریزی سی یعنی الاشرع میں منع کرنا خصم کا کہ ناحق خونریزی کو آوی سبب تمام ہوا قول ابن ملک کا اور طیبی نے
بہی اسکو ذکر کیا ہی اور قرار دیا ہی اور صواب یہ ہی کہ دفع کرنا جائز ہی جبکہ ہو دشمن مسلمان اگر نہ مرتب ہو اوسپر فساد بخلاف اسکی کہ ہو عدد کافر تو اوسمیں واجب ہی
دفع کرنا اوسکا جسطرح کہ ممکن ہو **ت** کہا میں نے کہ پس کیا کروں میں یا رسول اللہ فرمایا اگر ڈرتو کہ شعاع اور غلبہ کرے تجہپر چمک تلوار کی یعنی اگر کوئی چاہی کہ تجہپر تلوار چلا دی
اور تجکو مارے تو ڈال کونا اپنی کپڑی کا اپنی منہ پر **ف** یعنی منہ اپنا ڈہانک لے اور تغافل کر تاکہ نہ دیکھی تو اور ڈرے نہیں یعنی اوسکے نہیں لگی چہ لڑے تجہ سی بلکہ بعد
کر اپنی نفس کی قتل کی لیے یہ ہی کہ اہل اسلام سی جنگ اور جائز ہوگا ساتھ اونکی لڑنا اور تابعدار ہو جانا جیسا اشارہ کیا طرف اسکی ساتھ قول اپنی کی **ت** تاکہ پہری قاتل
ساتھ گناہ تیری کی یعنی گناہ قتل تیری کی اور ساتھ گناہ اپنی کی قتل کی یہ ابو داود کی **ف** یعنی ساتھ گناہوں اپنی کی اور جاننا چاہیے کہ واقعہ حرہ کا سنہ تریسٹھ ۶۳ میں ہے
اور موت ابی ذر کی سنہ بتیس ۳۲ میں بیچ آخر خلافت عثمان کی اور ابو ذر نے واقعہ حرہ کا نہیں پایا پس گویا آنحضرت پر وقوع اس واقعہ کا مدینہ میں کشف کیا گیا اوس
وقت اوسکی پس خبر دی آنحضرت نے اوسکی واقع ہونی کی ابو ذر کو اور وصیت کی ساتھ صبر کی اور ثابت رہنی کی اوسمیں بفرض احتمال پانی اوسکی زندگی اوسکو اوس
وقوع ہو کا اور موت کا مدینہ میں احتمال ہے کہ مدینہ میں واقع ہوتا اور ابو ذر نے اوسکو پایا ہو جیسا کہ عالم البرزخ وغیرہ میں یا حال اسکا بہی تحقیق ہے واللہ اعلم **وعن**
عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ کَیْفَ بِکَ اِذَا اُبْقِیْتَ فِیْ حُثَالَةٍ مِّنَ النَّاسِ مَرِجَتْ عُهُوْدُهُمْ وَاَمَانَاتُهُمْ
وَاخْتَلَفُوْا فَکَانُوْا هٰکَذَا وَشَبَّکَ بَیْنَ اَصَابِعِهٖ قَالَ فَبِمَ تَاْمُرُنِیْ قَالَ عَلَیْکَ بِمَا تَعْرِفُ وَدَعْ مَا تُنْکِرُ وَعَلَیْکَ بِخَاصَّةِ نَفْسِکَ وَاِیَّاکَ
وَعَوَامَّهُمْ وَفِیْ رِوَایَةٍ اِلْزَمْ بَیْتَکَ وَاَمْلِکْ عَلَیْکَ لِسَانَکَ وَخُذْ مَا تَعْرِفُ وَدَعْ مَا تُنْکِرُ وَعَلَیْکَ بِاَمْرِ خَاصَّةِ نَفْسِکَ وَدَعْ اَمْرَ
الْعَامَّةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَصَحَّحَهٗ اور روایت ہے عبد اللہ بن عمرو بن عاص سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عبد اللہ بن عمرو کو کہ کیا حال ہو گا تیرا جسوقت
چہوڑا جاویگا تو بیچ ناکارہ لوگوں کی **ف** حثالہ ساتھ پیش ح اور ث مثلثہ کی پوست ہے یعنی بہوسی اور چاول وغیرہ کی اور ناکارہ ہر چیز کا مراد جہل لوگ جانینگی اور فاسد ہو گئے
عہد اونکی اور امانتیں اونکی **ف** یعنی نہیں رہیگا امر اونکا مستقیم بلکہ ہو گا ہر ایک سخنہ میں علیحدہ نہ فنع ہو اور وفای عہد نہیں کرینگی اور خیانت کرینگی امانتوں میں
تمہارے اور اختلاف کرینگی آپس میں پس ہو نگی اسطرح اور داخل کیں آنحضرت نے انگلیاں مبارک اپنی انگلیوں میں **ف** یعنی بہمانی کی اپنی ہو نگی اشارہ کیا اختلاف کی
اسطرح ایک دوسرے سے نزاع رکہتی ہو نگی اور دینی ہلاکت کی ہو نگی اور مختلط ہو گا امر اونکا پس نہیں پہچانا جاویگا امین خائن سے اور نیک کار بدکار سے اور گویا
انگلیوں میں ہاتہ کی بہی واسطے تصویر اجتماع اور الفت کی ہوتی ہی جیسا کہ بیچ باب قسمت غنیمت کی بیچ بیان اتفاق بنی ہاشم اور بنی عبد المطلب کی ذکر کیا گیا اور اس حدیث میں
تشبیک کی دلالت اور دلالت چیزوں کی آپس میں بیچ دونوں صورت میں ظاہر ہی عبد اللہ نے کہا پس کیا فرماتی ہیں آپ مجکو فرمایا لازم پکڑ اور کرو وہ چیز کہ پہچانی تو ہونا
اوسکا حق اور چہوڑ دی تو اوس چیز کو کہ پہچانی تو اور لازم پکڑ امر نفس کو اور دور رکہ اپنی تئیں عوام لوگوں سی **ف** یعنی اپنی نفس کی حفاظت کیجیو اور لوگوں کو

پادشاہ کیا اوسکی طرف کہ جسکو بات کہیں اچھا جانتا ہی سی ہی یعنی فتنہ ہیں لازم کپڑیں لوگ گہر کو اور گوشہ نشینی اختیار کریں تحقیق ترجمہ پہر کہا ایک کہنے والی نے کہ کیا ہی فتنہ احلاس یعنی کیا حال کہتا ہی اور کیسا ہی فرمایا وہ بہاگنا ہی یعنی بہاگی کا بعض ونکا بعض سے بسبب عداوت اور لڑائی آپس کے اور لینا مال و اہل کا ہی بغیر استحقاق کے پہر فتنہ سرا کا ف ع لفظ فتنہ اسرا ساتہ رفع کی عطف ہی حرب پر سبب ہونے کی پس گویا کہ فرمایا کہ فتنہ احلاس حرب اور فتنہ سرا کا ہی اور ایک نسخہ میں ساتہ نصب کے ہی کہ عطف ہی فتنۃ الاحلاس پر یعنی ذکر کیا فتنہ سرا کا اور وجہ تسمیہ فتنہ سرا کی یہ ہی کہ سبب اوسکی ہونی کا کثرت نعمت اور خوشی اور اسراف تنعم کا ہو یا یہ کہ واقع ہوتا ہی اوسکا خوشحالی کے ہیگا دشمنان دین کو پہر بیان کیا اوسکو ترجمہ ظلمت و فساد اوسکا نیچی سے ہوگا نیچی دونوں قدموں ایک شخص کے سے کہ میری اہلبیت میں سے ہوگا یعنی فتنہ انگیزی وہ ہوگا گمان کریگا وہ شخص کہ وہ میری اہلبیت میں سے ہی یعنی فعل میں اگرچہ ہو مجھ سے نسب میں اور نہیں ہوگا مجھ سے ف ع یعنی میرے اہل سی فعل میں سلیمی اگر وہ ہو میری اہل سے فعل میں نہیں پایا گیا فتنہ نظیر اوسکی قول اللہ تعالیٰ کا ہی انہ لیس من اہلک انہ یعنی یہ نہیں وہ میری دوستوں میں سے ہی حقیقت میں اور موید ہی اسکا یہ قول حضرت کا ترجمہ سوا اسکے نہیں دوست میرے پرہیزگار ہیں پہر بعد اس فتنہ کی جمع ہونگی لوگ اوپر بیعت ایک شخص کے کہ ہوگا مانند کولی کی اوپر پسلی کی ف ع یعنی استقامت کہتا ہوگا اور نہیں درست ہوگا اور اوسکا انتظام نہوگا اسلیے کہ کولا پسلی کی ہڈی پر مستقیم نہیں ہوتا اور ساتہ اوسکی مرکب نہیں ہوتا یعنی وہ لائق نہوگی کی نہیں ہوگا بسبب قلت علم اور خفت رای کے احوال اوسکا منتظم نہوگا اسلیے کہ کولا پسلی کی ہڈی پر مستقیم نہیں ہوتا اور ساتہ اوسکی مرکب نہیں ہوتا یعنی وہ لائق نہوگی کی نہیں ہوگا بسبب قلت علم اور خفت رای کے پس نہیں واقع ہوگا اوسی امر اپنی موقع پر جیسے کہ واقع ہوتا ہی پسلی پر غیر موقع اپنی کی ترجمہ پہر فتنہ دہیمار ف ع یہاں سے لفظ فتنہ کی ہی دونوں اعراب ہیں رفع اور نصب مانند پہلی کی اور دہیما ساتہ پیش دال اور زبر ہ کی تصغیر دہما کی ہی یعنی سیاہ اور تاریک کے اور تصغیر مذمت کے لیے ہی اور بعضوں نے کہا کہ دہیما مراد ہی حادثہ کی اور دہیم اسماء دواہیہ سے ہی ترجمہ نہیں چہوڑیگا وہ فتنہ کسیکو اس امت میں سے مگر کہ طمانچہ ماریگا اوسکو طمانچہ مارنا یعنی اثر اور ضرر اوس فتنہ کا سب لوگوں کو پہنچیگا پس جب کہا جاویگا یعنی جب لوگ گمان کرینگے کہ یہ فتنہ تمام ہوا مہلت اور زیادہ پیدا کریگا یعنی تمام نہوگا کچہہ فتنہ فرو ہوگا پہر زیادہ ہو جاویگا صبح کریگا شخص اوس میں مومن یعنی بسبب حرام جاننی اوسکی کی خون اور آبرو اور مال بہائی مسلمان کا اور شام کریگا کافر یعنی بسبب حلال جاننی اوسکی کی چیزوں کو اور وہ اور ہمیشہ رہیگا وہ یہانتک کہ ہو جاوینگے لوگ طرف دو خیموں کے ف ع یعنی دو فرقوں کے اور بعضوں نے کہا دو شہروں کے اور فسطاط ساتہ پیش اور زیر ف کی اصل میں خیمہ کو کہتی ہیں پس قبیلہ ذکر محل اور ارادہ حال کے ہی ترجمہ ایک خیمہ ایمان کا کہ نہیں ہوگا نفاق اوس میں یعنی ایمان خالص ہوگا اور ایک خیمہ نفاق کا کہ نہیں ایمان ہوگا اوس میں ف ع یعنی اصلا یا کمال اوسکا بسبب برے اعمال اوسکی کے مانند خیانت اور کذب اور عہد شکنی وغیرہ کی ترجمہ پس جب ہووے یہ پس منتظر رہو ظہور دجال کی اوس دن یا اوسکی اگلی دن سے روایت کیا ابوداؤد نے ف ع موید ہی اسکا کہ مراد فسطاط سے دو شہر ہیں ہونگی امام مہدی علیہ السلام بیت المقدس میں گہیر لیگا اوسکو دجال اور اتریگی حضرت عیسیٰ پس گہل جاویگا وہ ملعون مانند گہل جانی نمک کے پانی میں پس ماریں گے اوسکو اپنی نیزہ سی اور حاصل ہوگی اونکو نہایت خوشی کہا طیبی نے کہ فسطاط ساتہ پیش اور زبر کی وہ شہر اور خیمہ کہ جمع ہوں اوس میں لوگ اور اس سے معلوم ہوا کہ یہ فتنہ آخر زمانہ میں ہوگا لیکن بیچ تعیین پہلے فتنوں کے کچہہ کلام نہیں کیا ہی علماء نے خصوصا بیچ فتنہ سرا کی کہ وہ کون شخص ہی اہل بیت میں سے کہ اوسکی قدموں کے نیچی سی یہ فتنہ اوٹہیگا انتہی اور حضرت شاہ ولی اللہ رحمہ اللہ نے لکہا ہی کہ فتنہ احلاس قتال عبد اللہ بن زبیر کا ہی اہل شام سی بعد بہاگنی اونکی کی مدینہ سی اور فتنہ سرا تغلب مختار کا ہی اہل عراق پر کہ دعوی کرتا تہا نصرت اہلبیت کا ساتہ اوس محمد بن حنفیہ کی پہر جو کچہ کیا اوسپر ظاہر ہوا اور نظم کی اور شروع ہوئی یہاں فتنے بہت اور فتنہ دہیما تغلب ترک کا ہی لوٹنا اونکا مسلمانوں کے شہروں کو پس جو بلا اونسی ہوا فوق ہی انتہی

وعن ابی ہریرۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ویل للعرب من شر قد اقترب افلح من کف یدہ رواہ ابوداود اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وای ہی واسطے عرب کے شر سی کہ نزدیک پہنچی ف ع یعنی مراد اوس سے کیا ہی اور کہا طیبی نے کہ مراد اس سے واقعہ حضرت عثمان اور حضرت علی اور معاویہ کا ہی کہتا ہوں میں یا مراد اس سے قضیہ یزید پلید کا ہی ساتہ حضرت امام حسین کے اور تخریب مدینہ منورہ اور مکہ معظمہ کی کہ شہر اوسکی ظاہر ہی تنزیل کی عرب و عجم کے ترجمہ نجات پایا اور مطلب پایا وہ شخص کہ بند رکہا ہاتہ اپنا قتل سے روایت کیا ابوداؤد نے ف ع یعنی ایذا اور آزار کیا فقال جب متغیر ہو حال ہی وعن المقداد بن الاسود قال



الدال ای الصوت
الدکی ای الظلمۃ
قولہ نشبۃ بالدال
وعن معاویۃ

سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان السعید لمن جنب الفتن ان السعید لمن جنب الفتن ان السعید لمن جنب الفتن ولمن ابتلی فصبر فواہا رواہ ابوداؤد اور روایت ہے مقداد بیٹے اسود کی ہی کہ کہا سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھی تحقیق نیکبخت البتہ وہ شخص ہے کہ دور کیا گیا فتنون سے تحقیق نیکبخت البتہ وہ شخص ہے کہ دور کیا گیا فتنون سے تحقیق نیکبخت البتہ وہ شخص ہے کہ دور کیا گیا فتنوں سے

**ف ع** تین بار فرمایا یہ کلمہ واسطے مبالغہ تاکید کے **ترجمہ** اور نیکبخت وہ شخص ہے کہ مبتلا کیا گیا فتنہ مین پس صبر کیا پس حسرت ہے اوسکی لیے کہ دور نہوا فتنہ سے اور صبر نکیا نقل کیا یہ ابوداؤد نے **ف ح** اس نقل میں پہلا لام لمن ابتلی کو زیر ہی اور لفظ فواہا ساتھ تنوین کے الگ ہے واو سے اور معنی واہا کی تحسر ہین یعنی حسرت ہے اوسکی لیے کہ دور نہوا فتنہ سے اور مبتلا کیا گیا اوسمین اور صبر نکیا۔ وجہ دوسرا ابتلا کی یا معنی عجب اور اچھی کی ہی یعنی کیا عجب اور کیا اچھا ہی صبر اور بچنا فتنوں سے اور بعضون نے لام کو زیر ہی پڑہی ہے متعلق فواہا کی یعنی تعجب کے

**وعن** ثوبان قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا وضع السیف فی امتی لم یرفع عنہا الی یوم القیمۃ ولا تقوم الساعۃ حتی تلحق قبائل من امتی بالمشرکین وحتی تعبد قبائل من امتی الاوثان وانہ سیکون فی امتی کذابون ثلثون کلہم یزعم انہ نبی اللہ وانا خاتم النبیین لا نبی بعدی ولا تزال طائفۃ من امتی علی الحق ظاہرین لا یضرہم من خالفہم حتی یاتی امر اللہ رواہ ابوداؤد والترمذی اور روایت ہے ثوبان سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جس وقت کہ رکھی جاوے گی تلوار میری امت میں یعنی بعضوں مین قتل و قتال شروع ہوگا نہین اوٹہائی جاوے گی تلوار قتل اوس سے قیامت تک **ف ع** چنانچہ ابتدا ہوئی اسکی زمانہ معاویہ سے اور جاری ہے ابتک سچ ہوا فرمانا حضرت کا **ترجمہ** اور نہین قائم ہوگی قیامت یہانتک کہ ملیں گے کتنی ایک قبیلے میری امت مین ساتھ مشرکون کے **ف** چنانچہ کچھ تو اونمین سے واقع ہو چکا بعد وفات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بیچ خلافت صدیق اکبرؓ کی **ترجمہ** اور نہین قائم ہوگی قیامت یہانتک کہ پوجیں گے کتنی ایک قبیلے میری امت میں سے بتونکو **ف ع** حقیقۃً یا دیر شاید کہ یہ زمانہ آیندہ مین یا معنیً اور بعض نے نہین سے وہ ہین کہ جنکی حق میں فرمایا تعس عبد الدینار وعبد الدرہم **ترجمہ** اور تحقیق شان یہ ہے کہ ہونگی میری امت مین سے جہوٹے یعنی بیچ دعوی کرنے نبوت کے وہ تیس ہونگے ہر ایک انمین کا یہ گمان کریگا کہ وہ پیغمبر خدا کی ہین حال آنکہ مین خاتم النبیین ہوں نہین کوئی نبی پیچھے میرے **ف ع** لفظ خاتم ساتھ زبر ت اور زیر اوسکی کی ہی اور یہ جملہ حال ہی اور جملہ لانبی الخ تفسیر ہے پہلے جملے کی **ترجمہ** اور ہمیشہ ایک جماعت امت میری سے ثابت رہیگی حق پر یعنی علماً اور عملاً اور غالب دشمنان دین پر نہین ضرر پہنچا سکے گا اونکو وہ شخص کہ مخالفت کرے اونکی یعنی بسبب ثابت ہونے اونکی کے اپنے دین پر یہانتک کہ آوے حکم خدا کا نقل کیا یہ ابوداؤد اور ترمذی نے **ف ع** یعنی قیامت یا مراد ایسا غلبہ دین کا ہی کہ اثر کفر کا زمین پر نرہے اور یہ جملہ حتی یاتی الخ لفظ متعلق ہے لایزال کے

**وعن** عبد اللہ بن مسعود عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال تدور رحی الاسلام لخمس وثلثین او ست وثلثین او سبع وثلثین فان یہلکوا فسبیل من ہلک وان یقم لہم دینہم یقم لہم سبعین عاما قلت امما بقی او مما مضی قال مما مضی رواہ ابوداؤد اور روایت ہے عبد اللہ بن مسعود کی کہ اونہوں نے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا پھرتی رہے گی چکی دین اسلام کی **ف ع** یعنی مستقر اور منتظم رہیگا امر دین کا بیچ امن اور سلامتی کی فتنوں سے اور جاری رہینگے احکام سنت کے جیسا کہ چاہیے **ترجمہ** پینتیس برس یا چھتیس برس یا سینتیس برس تک **ف** پس انتہا ہی مدت انتظام اور اسلام کی یہ برس ہوگی اور ابتدا اوسکی سال ہجرت سے ہو کہ بعد ظہور اسلام اور فتوحات کا ہی اور مراد نہین کہ شہید ہونا حضرت عثمان کا اول فتنہ ہی اسلام مین پینتیس ہجری مین واقع ہوا اور جنگ جمل ۳۶ چھتیس میں اور جنگ صفین ۳۷ سینتیس میں **ف ح** اور لفظ او تنویع کی لیے ہی یا شک کی اور احتمال ہے کہ فرمانا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اس کلام کو اوس سال میں ہو کہ عمر شریف چند سال باقی رہی ہو کہ زیادہ ہوں تیس برس کہ مدت خلافت خلفاء راشدین ہی اس تیس برس اونکو ملاویں مدت خلافت کے ساتھ تو گنتی اونکی اس حد کو پہنچے کہ جو ذکر ہی اور یہ توجیہ اولی ہی اگر مراد رکھیں استقرار اور انتظام باعتبار بنا و بانی بدعت کی اور خلاف حکم شارع کی اور وجہ اول اولی ہی اگر استقرار و انتظام باعتبار ہونی فتنہ لڑائی اور خلافت کے ہو اور احتمال ہی کہ ابتدا اسکی بعثت سے ہو ورنہ اعتبار کریں

حاضر ہوتے تھے ف لفظ یعنی حدیث میں کلام راوی کا ہے کہ جو ابن مسیب سے روایت کرتا ہے یعنی یحییٰ تفسیر کلام ابن مسیب کے کہ پہلی فتنہ یعنی مراد قتل عثمان کا اور ظلم بق الخ
کلام ہے ابن مسیب کا اور مراد یہ ہے کہ اصحاب بدر میں کوئی اوس وقت سے کہ برپا ہوا فتنہ قتل حضرت عثمان کا سنہ پینتیس ۳۵ میں کوئی باقی نہ رہا یہانتک کہ واقع ہوا فتنہ دوسرا جنگ حرہ کا
اور یہ مراد نہیں ہے کہ اصحاب بدر مقتل عثمان کے بیچ میں مارے گئے اور مر گئے اور اسی طرح اسکی بعد جملہ کی معنی سمجھنی چاہئیں اور حاصل یہ ہے کہ وہ مبتلا نہیں ہوئے بیچ فتنہ حرہ کے بسبب اسکے کہ بچایا
اونکو اللہ تعالی نے برکت غزوہ بدر کی اور سبب یہ ہونے میں یعنی آخر مرے ہیں سعد بن ابی وقاص ہیں کئی چند سال پہلی جنگ حرہ کی مرے تھے پھر فتنہ دوسرا یعنی حرہ کا ف ع
حرہ نام ایک زمین کا ہے باہر مدینہ کی کہ اوسمیں سیاہ پتھر بہت ہیں وہاں کی جنگ مشہور ہے کہ اہل مدینہ پر یزید کا لشکر چڑھ گیا تھا اونکی اوٹنی مارنی کی لیئے اور بہت ظلم اور زیادتی
اوس سے ہوئی اور یہ جنگ سنہ تریسٹھ ۶۳ میں ہوئی تب تک نہیں باقی رہا کوئی اون اصحاب میں سے کہ حدیبیہ میں حاضر تھے یعنی بیعۃ الرضوان والے پھر واقع ہوا فتنہ تیسرا نکلا وہ فتنہ تھا اور
بیچ لوگون میں قوت اور رفق ہی ف ع نقل کی ہے یہ بخاری نے طباخ ساتھ زبر طا اور تخفیف ب کے اور کبھی ساتھ پیش طا کی بھی آتا ہے یعنی قوت اور فربہی کی پھر استعمال کیا گیا ہے
غیر اس معنی میں ہے کہ کہا جاتا ہے فلانی کو طباخ نہیں ہے یعنی عقل نہیں ہے اوسکو اور خبر نہیں اوسکی پاس اور مراد یہ ہے کہ اوس فتنہ میں نہیں باقی رہا لوگون میں یعنی تابعین میں کوئی
صحابہ میں سے اور حواشی میں لکھا ہے کہ مراد تیسری فتنہ سے خروج ابن حمزہ خارجی کا ہے بیچ زمانہ مروان بن الحکم کی اور کرمانی نے کہا کہ تیسرا فتنہ لڑائی حجاج
کی ہے ساتھ عبد اللہ بن زبیر اور اہل مکہ کی اور اوسمیں تخریب کعبہ کی بھی ہوئی اور وہ معرکہ سنہ چوہتر میں ہوا بیچ زمانہ عبد الملک بن مروان کی انتہی لیکن اوس پر صحیح نہیں ہوتا کہ صحابہ
میں سے کوئی باقی نہ تھا اسلیئے کہ اوسمیں جماعت صحابہ کی تھی پس قول اول صحیح ہے

## باب الملاحم

یہ باب ہے بیچ بیان لڑائی اور قتال کے ف ع لفظ
ملاحم ساتھ زبر میم اور زیر حا کی ہے جمع ملحمہ کے یعنی معرکہ اور جگہہ قتال کی مشتق ہے یا تو لحم سے بمناسبت ہونے گوشت مارے ہوؤن کے اوسمیں یا مشتق ہے لحمہ کپڑے کی کہ بانا
بانی کی ہے بسبب بہت اور اختلاط لوگون کے اوسمیں نسبت اختلاط لحمہ یعنی بانی کی ساتھ تانی کی اور پہلی معنی مناسب اور قریب تر ہیں اور ملحمہ یعنی لڑائی اور حادثہ عظیمہ کے بھی آتا ہے
اور صراح میں ہے ملحمہ فتنہ اور حرب بزرگ اور اس باب میں کئی لڑائیون کا کہ مخصوص ہیں بیچ گروہوں کے بیچ مکانون مخصوص اور شہرون معینہ کی اور اسی لیئے
اس باب کو جدا الگ باب الفتن سے کیا اوسمیں قتال کا اکثر مجمل مبہم تھا

## الفصل الاول

پہلی فصل عن ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم قال لا تقوم الساعۃ حتی تقتتل فئتان عظیمتان تکون بینہما مقتلۃ عظیمۃ دعواہما واحدۃ وحتی یبعث دجالون
کذابون قریب من ثلثین کلہم یزعم انہ رسول اللہ وحتی یقبض العلم ویکثر الزلازل ویتقارب الزمان وتظہر الفتن ویکثر الہرج وہو
القتل وحتی یکثر فیکم المال فیفیض حتی یہم رب المال من یقبل صدقتہ وحتی یعرضہ فیقول الذی یعرضہ علیہ لا ارب لی
وحتی یتطاول الناس فی البنیان وحتی یمر الرجل بقبر الرجل فیقول یا لیتنی مکانہ وحتی تطلع الشمس من مغربہا فاذا طلعت ورآہا
الناس آمنوا اجمعون فذلک حین لا ینفع نفسا ایمانہا لم تکن آمنت من قبل او کسبت فی ایمانہا خیرا ولتقومن الساعۃ وقد
نشر الرجلان ثوبہما بینہما فلا یتبایعانہ ولا یطویانہ ولتقومن الساعۃ وقد انصرف الرجل بلبن لقحتہ فلا یطعمہ
ولتقومن الساعۃ وہو یلیط حوضہ فلا یسقی فیہ ولتقومن الساعۃ وقد رفع اکلتہ الی فیہ فلا یطعمہا متفق علیہ

روایت ہے ابوہریرہ سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں قائم ہوگی قیامت یہانتک کہ لڑینگی دو گروہ بڑی ہوگا درمیان اونکی
قتال عظیم دعوی ہوگا اونکا ایک ف ع یعنی دونون دعوی دین اسلام کا کرینگے اور دونون گروہ مسلمان ہونگی یا دونون دعوی حقانیت کا کرینگے
اور ہر ایک اپنی گمان اجتہاد میں حق پر ہوگی کہا علماء نے کہ مراد ان دو گروہوں سے تابعداران معاویہ اور علی کی ہیں اسیلیئے علی نے فرمایا اخواننا بغوا
علینا اور یہی آیا ہے کہ ایک کو معاویہ کی جانب سے اونکی پاس قید کر لائے ایک شخص نے اونکی جماعت میں سے علی سے کہا کہ میں جانتا ہوں کہ یہ مسلمان
تھا اسلام کو نہ تھا فرمایا کیا اسنا ہی تو وہ اب بھی مسلمان ہے اور اصل یہ ہے کہ ... اور ... خارج کی کہتی ہیں خوارج اور جماعتین کا فرمانا

اور اوپر بطلان قول روافض کے کہتی ہین مخالف علی کی کافر ہین ت اور نہین قائم ہوگی قیامت یہانتک کہ اوٹھائی جاوینگی یعنی پیدا ہونگے بڑی فسادی قریبی
ہوگی کہ جہوٹ بناوینگے اللہ و رسول پر قریب تیس کے ف ع اور ایک حدیث مین تیس فرمائی اور یہان قریب تیس کے تو وہان بہی قریب ہی تیس کی مراد ہون ساتھ
تیس فرمائی یا یہ کہ وہ اخیر کو فرمایا ہو کہ اول وحی بطریق اجمال ابہام کی ہوئی ہوا ور پہر بقید تیس کے اور اسیطرح نہین منافی ہی یہ روایت روایت طبرانی کی عن ابن عمر
لا تقوم الساعة حتی یخرج سبعون کذابا انکی مراد اوس سے کثرت ہی یا تیس مقید ہین ساتہ دعوی نبوت کی اور باقی بغیر اسکی اور احتمال ہے کہ شتر غیر تیس کے ہون کہ
سب ہو جاوین بعد اسلمت ت ایک اونمین سے گمان دعوی کریگا کہ وہ پیغمبر خدا کا ہی اور قائم نہین ہوگی قیامت یہانتک کہ لیا جاوی گا اور اوٹھایا جاوی گا
علم ف ع یعنی نفع دینی والا کہ متعلق کتاب و سنت سے ساتہ مرنی علمای اہل سنت و جماعت کے پس بہت ہونگی جاہل بدعتی بسبب موت عالمون کی ت اور نہین
قائم ہوگی قیامت یہان تک کہ بہت ہوین گے زلزلی ف ع یعنی حسی کہ ہلنا زمین کا ہی یا معنوی کہ طرح بطرح کی بلائین ہین ت اور قریب ہوگا زمانہ ف ع مراد
ہی اوس سے زمانہ حضرت امام مہدی کا کہ جب امن ہوگا زمین مین اور خوش گذری کی زندگانی پس کوتاہ معلوم ہوگا زمانہ جیسیکہ خاصیت ہے زمانہ عیش و راحت کے کہ ہر چند دراز ہو
کوتاہ معلوم ہوتا ہی اور زمانہ سختی کا دراز اگرچہ کم ہو ت اور قائم نہین ہوگی قیامت یہانتک کہ پیدا ہونگی فتنے اور لڑائیان مسلمانون مین اور بہت ہوگا ہرج اور وہ قتل ہی
ف ع یعنی مراد ہرج سی قتل ہے کہ بسبب فتنون کی وجود مین آوی گا اور یہ تفسیر کسی راوی کی ہی ت اور یہانتک کہ بہت ہوگے درمیان تمہاری مال پس بہت بہت ہوگے
یہانتک کہ قلق مین ڈالیگا صاحب مال کو وہ شخص کہ قبول کری صدقہ اوسکا ف ع یہ جو عبارت ہی حدیث مین حتی یہم الخ کہ جسکا یہ ترجمہ لکہا ہے اس مین کئی
وجہین ہین اول تو یہ کہ یہم ساتہ پیش ہے کی اور زیر ہ کی پڑہین اور رب ساتہ نصب کے بنا بر اسکی کہ مفعول ہی یہم کا اور فاعل اوسکا من یقبل ساتہ حذف مضاف
کی کہ فقدان ہے اور یہ روایت مشہور تر ہی اور معنی اسکی یہ ہین کہ بہت ہوگا مال یہانتک کہ قلق مین ڈالی گا اور غمگین کریگا صاحب مال کو ڈھونڈنا اوس شخص کا کہ قبول
کری اوسکی صدقہ کو یعنی بہت ڈھونڈہی گا فقیر کو کہ زکوۃ اور صدقات اوسکی لی اور نہ پاوی گا بسبب کم ہونی محتاجون کی دوسری یہ کہ ساتہ زبر ی اور پیش ہ
کی پڑہین یہم سی یعنی قصد کرے اور رب مرفوع اسطرح سے بنا بر فاعل ہے اور من یقبل مفعول یعنی یہانتک کہ قصد کری اور بہت ڈھونڈے صاحب مال اوس شخص کو
کہ جو صدقہ لیوی اوسکا اور تیسری یہم ساتہ زیر ی اور پیش ہ کی اور رب منصوب ہم سی بمعنی غمگین کرنیکی کہ متعدی بہی آیا ہی کذا فی القاموس یعنی غمگین کریگا صاحب مال کو بتانا
فقیر کا کہ قبول کری اوسکی صدقہ کو ت اور یہانتک کہ پیش کریگا مال یعنی وہ مال کہ ارادہ کرتا ہی اوسکی دینے کا روبرو اوس شخص کے کہ گمان کرتا ہی اوسکی قبول
کرنیکا پس کہے گا وہ شخص کہ پیش کریگا اوس مال کو او سپر نہین حاجت مجکو اسکی یعنی بسبب غنای قلبی اور ظاہری کی یہ کہیگا اور یہانتک کہ فخر کرینگی لوگ بیچ بنانے
لنبی عمارتون کی ف ع جیسے اس وقت مین لوگ فخر کرتی ہین بڑی بڑی مکان بنانی کا اور جو مکان کہ بہلائی ہوئی ہین اونکو ڈھاتی ہین اور اونکو گہر اور باغ وغیرہ
سیر کے مکان ٹہراتی ہین ت اور یہانتک کہ گذری گا مرد کسی مرد کی قبر پر پس کہے گا ای کاشکی ہوتا مین جگہہ اسکی ف ع یعنی بسبب کثرت غم اور فکر دل اور دین کے
یا بسبب کثرت بلاؤن اور فتنون کی یہ آرزو کریگا کاشکی مین مرا ہوتا نہ دیکہتا یہ فتنے ت اور یہانتک کہ نکلی گا آفتاب مغرب کی طرف ف ع شرح اسکی بیچ باب
العلامات بین یدی الساعة کی آوی گی اور اوس دن سی توبہ کی دروازے بند ہو جاوینگی بعد اسکی توبہ قبول نہین ہوگی جیسیکہ فرمایا ت پس جب نکلی گا آفتاب
مغرب کیطرف سی اور دیکہین گے اوسکو آدمی ایمان لاوینگے اور اسرار آخرت ظاہر ہو جاوینگے پس وقت ہی کہ نہین نفع دی گا کسی نفس کو ایمان لانا اوسکا اوس نے ایسا
نفس کہ ایمان نہ لایا تہا پہلی اوس دن سے اور نہ نفع دی گا کسب نفس کا نیکی کو اپنی ایمان مین اگر نہ کسب کیے تہی پہلی اوس دن کی ف ع اور بعضون نے کہا تقدیر اسکی
یہ ہی کہ نہین نفع دی گا نفس کو ایمان اوسکا اور نہ کسب اوسکا نیکی کو اگر نہ ایمان لایا تہا پہلی سی یا نہ کسب کی تہی نیکی اور مراد نیکی سی توبہ ہی یعنی نہین نفع دیگا
اوس نفس کو ایمان لانا اوسکا اور نہ توبہ اوسکی گناہون سے پس معلوم ہوا کہ لفظ او بیچ آیت کی لیے ہی پس گویا کہ فرمایا کہ نہین نفع دیگی اوسکو توبہ شہر کسی الہی نہ توبہ کیا ہو
ت اور البتہ قائم ہوگی قیامت یعنی نفخہ پہلا کہ وہ مقدمہ ہی قیامت کا اسحالت مین کہ کہولا ہوگا دو شخصون نے کپڑا اپنا درمیان اپنی ف ع یعنی بیچنے خریدنے کے

بسبب ضعف کے خرچ کئے اونہیں او رباز رہنے ہیں بسبب ہونے غفلت کی یا کثرت لغو کی یا فساد عقل اور بادشاہان دنیا کی وروازہ یہ سبب کثرت ظلم کی اور مشکوٰۃ کی اصل نسخہ میں بعد لفظ رواہ کی سفید چھوٹی ہوئی ہی بسبب نہ پانی مولف کے نام راوی کو لیکن جزری نے کہا رواہ ابوداوٗد من طریق لم یجزم بہا الراوی بل قال لا اعلمہ الا عن موسی بن انس عن انس بن مالک یعنی نقل کی یہ حدیث ابوداوٗد نے ایسی طریق سی کہ جزم نہیں کیا ابوداوٗد نے اوس طریق میں راوی نے بلکہ کہا نہیں جانتا ہوں میں اوسکو یہ اشارہ ہی ایک راوی کی طرف کہ داخل اس اسناد میں ہی مگر کہ ذکر کیا اس حدیث کو موسیٰ بن انس سی اونہوں نے انس بن مالک سی پس اس طرح بہتا دلالت کرتا ہی ابہام اور اشتباہ پر اور یہ موسیٰ بن انس بن مالک انصاری قاضی بصرہ کے ہیں اور تابعین سی ہیں **وعن** صالح بن درہم یقول انطلقنا حاجین فاذا رجل فقال لنا الی جنبکم قریۃ یقال لہا الابلۃ قلنا نعم قال من یضمن لی منکم ان یصلی لی فی مسجد العشار رکعتین او اربعا ویقول ہذہ لابی ہریرۃ سمعت خلیلی ابا القاسم صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان اللہ عزوجل یبعث من مسجد العشار یوم القیمۃ شہداء لا یقوم مع شہداء بدر غیرہم رواہ ابوداوٗد وقال ہذا المسجد مما یلی النہر اور روایت ہی صالح بن دینار تابعی سی کہتی تھی گئی ہم حج کرنیکو بصرہ سی مکہ کو پس ناگہان وہاں ایک شخص کہتا تھا یعنی ابوہریرہ پس کہا اونہوں نے واسطی ہماری کہ کیا تمہاری شہر کی ایک جانب میں ایک بستی ہی کہ کہا جاتا ہی اوسکو ابلہ **ف** ح ابلہ ساتھ پیش ہمزہ اور ب کی اور تشدید لام کی نام ایک قریہ کا ہی مشہور قریب بصرہ کی **ت** کہا ہمنی ہاں ہی کہا اوس شخص نے کون ہی کہ ذمہ لی اور متکفل ہو واسطی میری تم میں سی یہ کہ نماز پڑہی واسطی میری یعنی میری نیت سی مسجد عشار میں دو رکعت یا چار رکعت اور کہی یہ نماز یعنی ثواب اسکا واسطے ابی ہریرہ کے ہی **ف** ح عشار ساتھ زبر عین اور تشدید شین کی نام ہی مسجد کا کہ ابلہ میں ہی اوسمیں واسطی برکت حاصل کرنیکی نماز پڑہتی ہیں **ت** سنا ہمنی دوست اپنی سی کہ ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم ہیں فرماتی کہ تحقیق اللہ عزوجل اوٹہاویگا مسجد عشار سی دن قیامت کی شہیدیں اونہیں کی یعنی قبر ونسی یا مرتبہ میں ساتھ شہیدوں بدر کے غیر اونکی **ف** ح اور یہ بڑی تعریف ہی اوس جماعت کی کہ بدر کی شہیدوں کی برابر ہیں اور نہیں معلوم کہ وہ اہل مسجد کے شہید ہوں میں سی ہونگی یا اگلی امتوں میں سی پس جبکہ مسجد ایسی فضیلت وشرف رکہتی ہی تو نماز ادا کرنی اوسمیں فضیلت عظیم اور ثواب عظیم رکہتی ہو اور اس سی معلوم ہوتا کہ نماز ادا کرنی بزرگ مکانوں میں اور عبادت دین کی کرنی اونمیں فضیلت عظیم رکہتی ہی اور بخشنا ثواب عبادت بدنی کا کسیکو خواہ زندہ ہو یا مردہ جائز اور اور پہنچتا ہی اور اکثر علما اسپر ہیں اور عبادت مالیہ کا بخشنا بالاتفاق جائز ہی **ت** نقل کی یہ ابوداوٗد نے اور کہا یہ مسجد اوس جانب کے متصل نہر یعنی نہر فرات کی کہ بصرہ کی ہی **وسنذکر** حدیث ابی الدرداء ان فسطاط المسلمین فی باب ذکر الیمن والشام ان شاء اللہ تعالیٰ اور قریب ہے کہ ذکر کرینگی ہم حدیث ابی درداء کی کہ سرا اور سکا یہ ہی ان فسطاط المسلمین بیچ باب ذکر یمن اور شام کی اگر چاہیگا اللہ تعالیٰ **الفصل الثالث** فصل تیسری **وعن** شقیق عن حذیفۃ قال کنا عند عمر فقال ایکم یحفظ حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی الفتنۃ فقلت انا احفظ کما قال قال ہات انک لجریٔ وکیف قال قلت سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول فتنۃ الرجل فی اہلہ ومالہ ونفسہ وولدہ وجارہ یکفرہا الصیام والصلوۃ والصدقۃ والامر بالمعروف والنہی عن المنکر فقال عمر لیس ہذا ارید انما ارید التی تموج کموج البحر قال قلت ما لک ولہا یا امیر المؤمنین ان بینک وبینہا بابا مغلقا قال فیکسر الباب او یفتح قال قلت لا بل یکسر قال ذلک احری ان لا یغلق ابدا قال فقلنا لحذیفۃ ہل کان عمر یعلم من الباب قال نعم کما یعلم ان دون غد لیلۃ انی حدثتہ حدیثا لیس بالاغالیط قال فہبنا ان نسأل حذیفۃ من الباب فقلنا لمسروق سلہ فسألہ فقال عمر متفق علیہ

## باب اشراط الساعة

باب ہے بیچ بیان علامتوں قیامت کے ف ع شرط ساتھ جزم کی ایک چیز کو ساتھ ایک چیز کی وابستہ کرنا جیسی کہتے ہین اگر ایسا ہو تو ایسا ہوا اور اوسکی جمع شروط ہے اور شرط ساتھ تحریک علامت اور نشان ایک چیز کا ہوتا اور اسکی جمع اشراط ہے پس اشراط ساعت یعنی نشانیوں قیامت کے ہو اور ساعت کہتے ہین ایک جز کو اجزا شب و روز سے اور جیسی وقت حاضر بہی آئی ہی قیامت کو یا برپا ہوئی اوسکی کو ساعت کہتی ہین اسلیے کہ جب آنا اوسکا سبہ ہے اسی ساعت مین ہونا اوسکا محتمل اور منتظر ہے اور علما نے تفسیر کیا ہی اشراط ساعت کو ساتہ چہوٹی امور کے کہ واقع ہون اہل قائم ہونے قیامت کے اور منکر ہون اونکے لوگ مانند جننی لونڈی کی مالک اپنی کو اور فخر کرنیکے بیچ بنانے اونچی اونچی مکانونکے اور کثرت جہل اور زنا اور پینی شراب کے اور قلت مردونکی اور کثرت عورتونکے اور ضایع کرنے امانت کی اور کثرت لڑائیون اور فتنونکے اور مانند انکی کی کہ اس باب مین مذکور ہین وجہ تفسیر اشراط کی ساتہ اس معنی کی یہ ہین کہ بڑی علامتین متصل قیامت کے واقع ہونگی اور باب آیندہ مین مذکور ہین وہ اور ہین اور کہتے ہین عالم کہ شرط لغت مین معنی اول شی اور زوال مال اور چہوٹی مال کی بہی آیا اور باعث لوگونکی انکار کرنے کا اونسی یہ ہے کہ یہ امور عالم مین ہمیشہ واقع ہین پس انکی علامت ہونیکا قیام قیامت پر انکار کرین گی اور یہ چیزین جو علامت ہین مراد یہی کہ بہت واقع ہونا اور پہیلنا انکا علامت ہے نہ مطلق ولیکن اس باب مین امام مہدی کے بہی نکلنے کو ذکر کیا ہی اور نکلنا انکا ساتہ عیسی اور دجال کی ہوگا کہ قریب قیامت کے ظہور کرینگی اسکا جواب یہ ہے کہ ذکر مہدی کا یہان بتقریب ذکر لڑائیون اور فتنہ کی ہی اور تتمہ اس کلام کا باب آیندہ مین آویگا انشاء اللہ تعالی

### الفصل الاول

فصل پہلی عن انس قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان من اشراط الساعة ان یرفع العلم ویکثر الجہل ویکثر الزنا ویکثر شرب الخمر ویقل الرجال ویکثر النساء حتی یکون لخمسین امراة القیم الواحد وفی روایة یقل العلم ویظہر الجہل متفق علیہ روایت ہے انس سے کہ کہا اونسی سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تہے تحقیق نشانیون قیامت کی سے یہ ہی کہ اوٹہایا جاویگا علم یعنی بسبب اوٹہ جانے علما کی یا بسبب کم رغبت ہونے لوگونکی کی نزدیک امرا کی اور بہت ہوگا جہل یعنی بسبب غلبہ نادانونکی اور بہت ہوگا زنا یعنی بسبب کمی حیا کی اور بہت ہوگا پینا شراب کا ف ع بہت شراب خوری باعث ہوگی بہت سی فسادونکی بیچ بلاد و عباد کے اور کم ہونگی مرد کہ جنسی انتظام عالم ہی اور بہت ہونگی عورتین ف ع کہ جنسی نہین سر انجام پاتی ہین امور ضروری بلکہ ہونا اونکا باعث ہوتا ہے کثرت ہم و غم کا اور حاصل کرنے دنیا اور درہم کی یہان تک کہ ہوگا واسطی پچاس عورتونکے ایک مرد خبر گیری کرنی والا ف ع یہ مراد نہین ہے کہ پچاس عورتین بیویان ایک مرد کی ہونگی بلکہ یہ مراد ہی کہ مائین اور دادیان اور بہنین اور پہپیان اور خالائین اور بیویان وغیرہ انسی متعلق ایک مرد کی ہونگی کہ یہ خبر گیران اونکا ہوگا اور ایک روایت مین بجای یرفع العلم ویکثر الجہل کی عبارت آئی ہی کہ کم ہوگا علم اور پہیلیگا جہل نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے وعن جابر بن سمرة قال سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان بین یدی الساعة کذابین فاحذروہم رواہ مسلم اور روایت ہے جابر بن سمرہ سے کہ کہا سنا مین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتی تہی تحقیق پیدا ہونگی پہلی آنی قیامت کے چہوٹی پس پرہیز کرو اونکی شر سے نقل کی یہ مسلم نے ف ع مراد جہوٹونسے یا تو وہ ہین کہ حدیثین جہوٹ بناوینگی اور یا وہ دعوی پیغمبری کا کرینگی اور یا وہ کہ بدعتین نکالینگی اور جو باتین فاسدہ اور اپنی اعتقادات باطلہ کو صحابہ اور اگلی بزرگونکی طرف نسبت کرینگی اور گمان کرینگی کہ طریقہ حق اور راہ سنت کے یہی ہی نعوذ باللہ من ذلک اور کہا ابن ملک نے شرح مشارق مین کہ جملہ فاحذروہم نہین کور ہے صحیح مسلم مین ولیکن آیا ہی بعضی روایتون غیر اوسکی مین اور بعضونے کہا کہ یہ قول جابر کا ہی انتہی اور جامع مین مانند لفظ مشکوۃ کی ہی بعینہ اور کہا روایت کیا اسکو احمد اور مسلم نے جابر بن سمرہ سے وعن ابی ہریرة قال بینما النبی صلی اللہ علیہ وسلم یحدث اذ جاء اعرابی فقال متی الساعة قال اذا ضیعت الامانة فانتظر الساعة قال کیف اضاعتہا قال اذا وسد الامر الی غیر اہلہ فانتظر الساعة رواہ البخاری اور روایت ہی ابو ہریرہ سے کہ کہا انہو نے

نے اوسوقت کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم باتین کرتی تہی یعنی کسی امر مین صحابہ سی کہ ناگہان آیا ایک گنوار اور کہا کہ کب ہوگی قیامت فرمایا کہ جسوقت ضائع کیجاے
امانت پس منتظر رہ قیامت کا ف ح مراد امانت سی یا تو تکلیفین شرعی کی اور احکام دین کی ہین جیسی کہ اللہ تعالی نے فرمایا انا عرضنا الامانة الخ یا حق لوگونکی
اور امانتین اونکی اور مراد یہ ہی کہ تعین اوسکی وقت کا سوای عالم الغیب کے کوئی نہین جانتا اور کسی کو اوسکی راہ نہین بتائی لیکن علامتین کہ پہلی اوسکی وجود مین آوینگے
اور نشانی اوسکی قرب کی ہونگی مقرر کین ہین انجملہ ایک علامت اوسکی ضائع کرنا امانت کا ہی کہ امانتون مین لوگ خیانت کرینگی تب کہا اعرابی نی کہ
کسطرح ہوگا ضائع کرنا امانت کا اور کسوقت مین ہوگا فرمایا جسوقت کہ سونپا جاویگا سلطنت یا امارت یا حکومت کا طرف نا اہل کی پس منتظر رہ قیامت
کا نقل کی یہ بخاری نی ف ع ح مراد نا اہل سی وہ کہ جنمین نہین پائی جاتی ہین شرطین استحقاق کی مانند عورتون اور لڑکون اور جاہلون اور فاسقون اور
بخیلون اور نامردونکی اور اوسکی کہ نہو قریشی اگرچہ ہو نسل سلاطین سی اور یہ بہی خلیفہ کی حق مین اور قیاس کرے اسپر تمام صاحبان امراو شان اور ارباب منصب
کو قسم تدریس اور تقوی اور امانت اور خطابت اور مانند انکی سی پس جب کام دین و دنیا کا نا اہل کی ہاتہہ پڑیگا بالضرور سستی امور کی جاتی رہیگی اور
فساد پیدا ہوگا اور حقوق ضائع ہونگی اور لفظ وسد ساتہہ صیغہ مجہول کی تشدید سین اور تخفیف اوسکی سی ساتہہ ہی جی تکیہ اور جسکو کہ کوئی کام سونپا جاتا ہی گویا
وہ کام تکیہ اوسکا کیا گیا **وعنه** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تقوم الساعة حتی یکثر المال ویفیض
حتی یخرج الرجل زکوٰة ماله فلا یجد احدا یقبلها منه وحتی تعود ارض العرب مروجا وانهارا رواه مسلم وفی روایة له
قال تبلغ المساكن اهاب او یهاب اور روایت ہی اوسی ابوہریرہؓ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہین قائم ہوگی قیامت یہانتک
کہ کثرت سی ہوگا مال اور بہت ہوگا ف ع یہ عطف تفسیری ہی یعنی بہیگا اور جاری ہوگا بسبب کثرت اپنی کی ہر جانب سی مانند نالہ کی تا کہ بہت سیل
کری خلق اوسکی طرف ت یہانتک کہ نکالیگا شخص زکوۃ اپنی مال کی پس نہ پاویگا کسی کو کہ قبول کری اوسکو اوس سی یعنی بسبب کثرت مال کی اور کم
ہونی غنیمت کے اوسکی طرف بسبب تغیر حال کی اور یہانتک کہ ہو جاوے زمین عرب کی سبز اور باغ و بہار اور نہرون والی نقل کی یہ مسلم نی اور بیچ اور روایت
مسلم کی یون ہی کہ فرمایا پہنچینگے عمارات اور آبادی اہاب یا یہاب تک ف ع اہاب ساتہہ زیر ہمزہ کی اور زبر کے اور یہاب ساتہہ زیر ی کے
اور ایک نسخہ صحیح مین ساتہہ زبر ی کی اور یہ دونون موضع ہین قریب مدینہ کے اور لفظ او تنویع کی لیے ہی مراد کثرت عمارت مدینہ اور گرد نواح اوسکی ہی اور حضرت
شیخ نی لکہا ہی کہ اہاب ساتہہ زیر ہمزہ کی بروزن سحاب کے کذا فی القاموس نام ایک موضع کا ہی چند کوس مدینہ سی اور لفظ یہاب کے ساتہہ ی کی بہی ہی **وعن**
جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یکون فی آخر الزمان خلیفة یقسم المال ولا یعده وفی روایة قال یکون
فی آخر امتی خلیفة یحثی المال حثیا ولا یعده عددا رواه مسلم اور روایت ہی جابرؓ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نی کہ ہوگا اخیر زمانی مین ایک خلیفہ یعنی سلطان برحق کہا بعضون نی کہ مراد اوس سی امام مہدی ہین تقسیم کریگا مال یعنی مستحقونکو خوب دیگا اور گنتی
نہین کریگا اوسکو مانند سلاطین زمانہ ہمارے کی اور نہ گنیگا اوسکو یعنی بہت دیگا بی شمار اور ایک روایت مین ہی کہ فرمایا ہوگا بیچ آخر امت میری کی ایک خلیفہ
دیگا مال لپین بہر بہر کر اور نہ گنیگا اوسکو گننا نقل کی یہ مسلم نی ف یعنی بسبب کثرت اموال اور غنائم اور فتوحات کی اور سخاوت نفس اپنی کی اپنی دیگا
**وعن ابی هریرة** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوشک الفرات ان یحسر عن کنز من ذهب فمن حضر فلا یاخذ منه شیئا
متفق علیه اور روایت ہی ابوہریرہؓ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی قریب ہی کہ فرات کہلیگا خزانہ سونی کی سی یعنی پانی
فرات کا خشک ہو جائیگا اور اوسکی بیچ میں سی گنج سونی کا نکلیگا اور فرات نام کوفہ کی نہر کا ہی ت پس جو کوئی کہ حاضر ہو وہان چاہیے کہ نہ لی اوس میں سی کچھ نقل کی یہ
بخاری اور مسلم نی ف ح اسلیے کہ لینا اوسکا باعث تنازع اور قتال کا ہی جیسا کہ حدیث آیندہ مین آیا ہی اور بعضون نی کہا علیحدہ لی کر لینا اوس سی گنج

سی باہمی صیبت موجب ترقی آفات وبلیات کا ہی اور وہ ایک نشانی ہو نشانیوں قدرت الٰہی سی اور بعضوں نی کہا اس سبب سی کہ وہ مال مغضوب ہی یعنی مکروہ ہے

مثل مال قارون کی ہیں پس انتفاع اوس سی حرام ہوگا **وعنه** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تقوم الساعۃ حتی یحسر الفرات

عن جبل من ذہب یقتتل الناس علیہ فیقتل من کل مائۃ تسعۃ وتسعون ویقول کل رجل منہم لعلی اکون

الذی انجو رواہ مسلم اور روایت ہی اوسی ابوہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہین قائم ہوگی قیامت یہانتک کہ کہل

جاویگی فرات یہاڑ سونی کی سی **ف** ع ظاہر یہ ہی کہ قضیہ تجدد ہی اور روایت مستند سی ذہن میں معنی یہ ہونگی کہ کہل جاویگی فرات گنج عظیم سو کہ مقدار یہاڑ کی ہوگا سونی

سی اور احتمال ہی کہ ہو یہ غیر اول کی اور ہو یہاڑ کان سونی کی **ت** لڑینگی لوگ اوسپر یعنی اوسکی حاصل کرنی اور لینی پر پس ماری جاوینگی ہر سو مین ننانوین اور

کہی گا ہر شخص اونمین سی شاید کہ مین ہون وہ شخص کہ نجات پاون نقل کی یہ مسلم نی **ف** یعنی ہر شخص امید کریگا کہ مین نجات پاونگا اور مال لونگا اس

توقع پر لڑینگی اور ماری جاوینگی **وعنه** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تقیء الارض افلاذ کبدہا امثال الاسطوان من الذہب

والفضۃ فیجیء القاتل فیقول فی ہذا قتلت ویجیء القاطع فیقول فی ہذا قطعت رحمی ویجیء السارق فیقول فی ہذا قطعت یدی ثم یدعونہ

فلا یاخذون منہ شیئا رواہ مسلم اور روایت ہی اوسی ابوہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ باہر ڈالیگی زمین ٹکڑی

جگر اپنی کی **ف** ح یعنی گنج مدفون اور افلاذ ساتہہ زبر ہمزہ کی جمع فلذہ کی ہی ساتہہ زبر ف کی اور ذال کی اخر مین یعنی ٹکڑی کٹی ہوئی طول مین اور تمامو

مین ہی کہ فلذ ساتہہ زیر کی جگر اونٹ کا اور فلذہ ساتہہ ت کی ٹکڑا جگر کا اور سونا اور چاندی اور گوشت کا اور زمین کی چیزونکو تعبیر کیا ساتہہ ٹکڑون جگر کی اسلیی کہ وہ خلا

زمین کی ہین جیسی کہ جگر خلاصہ اونٹ کا ہی اور وہ محبوب تر ہین **ت** جیسی کہ جگر محبوب تر ہی ذبیحہ مین کہ یہ ستون مین یعنی یہ نہین کہ ظاہر کریگی اور نکال الیگی زمین خزانونکو اپنی

پیٹ مین سی طرف پیٹھ اپنی کی **ت** مانند ستونونکی سونی اور روپی سی پس آویگا وہ شخص کہ مار ڈالا ہوگا اوسنی لوگونکو واسطی مال کی پس کہیگا یہی طلب کرنی

اسکی کی قتل کیا مینی لوگونکو اور آویگا کاٹنی والا ناتی کا یعنی باز رکہنی والا سلوک واحسان کا اپنی کہیگا واسطی اسی مال کی کاٹا مینی حق ناتیداریونکا

اور اویگا چور پس کہیگا یہ مانند اسکی کی کاٹا گیا ہاتہہ میرا **ف** ح یعنی مال ایسی چیز کہ بسبب محبت اور خواہش اسکی یہ گناہ کیے مینی اور ہمیشہ دیکہین ہی اور

اب کچہہ کام نہین آتا اور حاجت نہین رکہتی ہم **ت** سب چہوڑ دینگی اوس مال کو کہ زمین سی نکلا ہوگا پس نہین لینگی اوس سی کچہہ نقل کی یہ مسلم نی **وعنه**

قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والذی نفسی بیدہ لا تذہب الدنیا حتی یمر الرجل علی القبر فیتمرغ

علیہ ویقول یا لیتنی کنت مکان صاحب ہذا القبر ولیس بہ الدین الا البلاء رواہ مسلم اور روایت ہی اوسی سی

کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی قسم اوس ذات کی کہ جان میری اوسکی ہاتہہ مین ہی نہین جاویگی اور نہین فانی ہوگی دنیا یہانتک کہ گذریگا مرد قبر پر پس

لوٹیگا اوسپر اور کہیگا ای کاشکی ہوتا مین جگہ اس قبر والی کی اور نہین اوسکو دین مگر بلا نقل کی یہ مسلم نی **ف** ح اس عبارت کی دو معنی ہین ایک

ایک تو یہ کہ مراد دین سی عادت ہی اور دین بمعنی عادت کی بہی آیا ہی پس معنی یہ ہونگی کہ لوٹیگا وہ مرد اور آرزو کریگا قبر پر اور نہین ہی لوٹنا اور آرزو کرنی اوسکی عادت

اور نہین ہوگی باعث اوسکو لوٹنی پر مگر بلا اور فتنہ کہ گرفتار اوس مین ہوگا اور دوسری یہ کہ دین سی مشہور دین ہی اور معنی اوسکی یہ کہ نہین ہوگا وہ لوٹنا اور آرزو

کرنی بسبب امر اور فتنہ کی کہ پہنچا ہو اوسکو دین مین بلکہ بسبب بلا اور مشقت کی کہ دنیا کی سبب سی پہنچی ہوگی اور ہو سکتا ہی کہ معنی یہ ہون کہ اوس وقت مین کہ لوٹیگا

قبر پر اور آرزو کریگا موت کی کچہہ دین مین سی اوسکی ساتہہ نرہا ہوگا اور دین بسبب فتنہ اور بلا کی جاتا رہا ہوگا اور نرہا ہوگا اوسکی پاس مگر یہی فتنہ اور بلا **وعنه**

قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تقوم الساعۃ حتی تخرج نار من ارض الحجاز تضیء اعناق الابل

ببصری متفق علیہ اور روایت ہی اوسی سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہین قائم ہوگی قیامت یہانتک کہ نکلیگی آگ

زمین حجاز سی روشن کردیگی گردنین اونٹونکی بصرہ مین نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی ف بصرہ ساتھ پیش کے اور زخم ہا کی شہر ہی شہرون شام سی اور فاصلہ
اور دمشق مین مسافت قریب تین منزل کی ہی اور حجاز نام ہی مکہ اور مدینہ وغیرہ نواح اونکی کا اور احادیث بیچ ظہور اس آگ کی حد تواتر کو پہنچی ہین اور غالب ظہور اوسکا
مدینہ منورہ مین تہا اور پروردگار تعالی نی ببرکت حضرت سید کائنات علیہ افضل الصلوۃ واکمل التحیات کی اوس شہر والون کو اوسکی آفت سی بچایا اور ہوا
ظہور اوسکا سنہ چہ سو پچاس مین اور جمعہ تیسری جمادی الآخر کی سی روز تہا اور ستائیسوین رجب تک رہا اور ایک سا دن کو ہوا پہنچا اوسکا جانب حجاز کی
تہا مانند ایک شہر بڑی کی کہ اوسکی اندر قلعہ ہو یا برج اور کنگوری گویا کہ ایک جماعت آدمیونکی ہی کہ اوسکو کہینچتی ہین جس پہاڑ پر پہنچتی تہی خاک کرتی
تہی اور مانند شیشہ کی پگہلا دیتی تہی اور مانند رعد کی فریاد کرتی تہی اور مانند دریا کی جوش مارتی تہی اور گویا اوسکی اندر سی ندیان سرخ اور نیلی نکلتی تہین
اور قریب مدینہ مطہرہ کی پہنچی اور باوجود اسکی ہوا ٹہنڈی اوس سی طرف مدینہ کی آتی تہی اور لکہا ہی علمانی کہ اوس آگ کی روشنی اطراف اون جنگلون مین پہیل گئی
تہی اور حرم شریف اور تمام گہرون مدینہ کی مین مانند روشنی آفتاب کی تہی اور لوگ رات کو اوسکی روشنی مین کام کرتی تہی اور روشنی آفتاب اور چاند کی اون
ایام مین معطل اور بیہم ہو گئی تہی اور بعضی اہل مکہ معظمہ نی روشنی اوس آگ کی یمامہ اور بصری مین دیکہی اور عجائب احوال اوس آگ کی سی یہ تہا کہ پتہرونکو جلاتی تہی
اور درختونکو اوس سی کچہ اثر و آسیب نہ پہنچتا تہا اور کہتی ہین کہ جنگل مین ایک پتہر پڑا تہا کہ آدہا اوسکا داخل حرم مدینہ مین تہا اور آدہا خارج خارج کو آگ
نی جلا دیا تہا اور جب نصف داخل پر پہنچی تو بجہہ گئی پس مدینہ مقدسہ والون نی عاجزی و زاری کرنی شروع کی اور حقوق حق والون کی ادا کیے اور بندیا
اور آزاد کرنا بردونکا شروع کیا اور شب جمعہ مین تمام اہل مدینہ حتی کہ عورتین اور لڑکی بہی حرم شریف مین رات کو رہی اور گرد حجرہ شریفہ کی ننگی سر
عاجزی و زاری کی پروردگار تعالی نی منہ آگ کا جانب شمال کی پہیر کر اوس شہر عظیم کو اوس آفت سی نجات دی اور اوسی سال مین وقائع غریبہ اطراف
عالم مین حادث ہوئی اور بیچ اول سال دوسری کی بیچ بغداد اور اطراف عالم کی آگ گرانی اور فتنہ کی بڑی جیسی کہ گذرا بیان اوسکا **وعن**
انس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اول اشراط الساعۃ نار تحشر الناس من المشرق الی المغرب رواہ البخاری
اور روایت ہی انس سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا اول علامتون قیامت کی سی آگ ہوگی کہ ہانکیگی لوگونکو مشرق سی
طرف مغرب کی نقل کی یہ بخاری نی ف ح مراد یہ ہی کہ جو علامتین متصل ہین قیامت کی اونمین اول یہ ہوگی والا وہ آگ حجاز کی کہ بیان اوسکا گذرا
پہلی اس آگ سی تہی پس یہ پہلی کیونکر ہو واللہ اعلم **الفصل الثانی** فصل دوسری **عن انس** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تقوم
الساعۃ حتی یتقارب الزمان فتکون السنۃ کالشہر والشہر کالجمعۃ وتکون الجمعۃ کالیوم ویکون الیوم
کالساعۃ وتکون الساعۃ کالضرمۃ بالنار رواہ الترمذی روایت ہی انس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہین قائم ہوگی قیامت
یہانتک کہ قریب ایک دوسری کی ہونگی اور جلدی گذرینگی اجزا زمانی کی تفسیر اسکی یہی ہی پس ہوگا اور گذریگا برس مانند مہینی کی ف ع یعنی برکت زمانی کی
کم ہو جائیگی اور فائدہ اوسکا جاتا رہیگا یا یہ کہ بسبب کثرت فکرون اور مشغول ہونی دلونکی تربیح یا بڑی فتنونمین اور ادراک نی شدائد اور محنتونکی نہین جانینگی کہ
کیونکر گذر گئی رات دن اور کہا خطابی نی کہ یہ ہوگا حضرت عیسی اور امام مہدی کی زمانہ مین ت اور ہوگا مہینا مانند ہفتہ کی اور ہوگا ہفتہ مانند دن کے
اور ہوگا دن مانند ساعت کے یعنی ساعت ع فیہ تجوز یہ کہ ایک گہنٹہ سی اور ہوگی ساعت مانند زمانہ ایک شعلہ اوٹہنی آگ کی نقل کی یہ ترمذی نی ف
جب آگ بڑکتی ہی شعلہ اوٹہکر جلدی بیٹہ جاتا **وعن** عبد اللہ بن حوالۃ قال بعثنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لنغنم علی اقدامنا فرجعنا
فلم نغنم شیئا وعرف الجہد فی وجوہنا فقام فینا فقال اللہم لا تکلہم الی فاضعف عنہم ولا تکلہم الی انفسہم فیعجزوا عنہا و
لا تکلہم الی الناس فیستاثروا علیہم ثم وضع یدہ علی راسی ثم قال یا ابن حوالۃ اذا رایت الخلافۃ قد نزلت الارض المقدسۃ فقد دنت

الزلازل والبلابل والامور العظام والساعة یومئذ اقرب من الناس من یدی هذه من راسک روایت ہے عبد اللہ بن حوالہ سے کہا بھیجا ہمکو رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جہاد کرنے کی لیے تا کہ غنیمت پاویں ہم ف ع اور کچھ غنیمت مال سے حاصل کریں غالباً وہ قوم محتاج و مشقت میں تھی آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے چاہا کہ کچھ اپنے لیے پیدا کریں کہ موجب دفع احتیاج کا ہو اور اسی لیے ذکر غزا کا صریح نہ کیا اور غنیمت کی ذکر پر اقتصار کیا پس بھیجا
ہمکو اوپر قدموں ہمارے کی یعنی پیادہ پا بھیجا بسبب قدرت نہ ہونے کی سواریوں پر پس پھرے ہم یعنی جہاد سے سالم و باسلامت پس نہ لائے ہم غنیمت کچھ یعنی پھرے
غمگین اور پہچانا حضرت نے اثر مشقت و محنت کا بیچ چہروں ہمارے کی یعنی پہچانا اثر مشقت والم نہ پانے غنیمت کا بسبب کمال غم اور رنج الفت اور حیا سے پس کھڑے ہوئے
ہم میں یعنی واسطے خطبہ متضمن تسلی اور دعا کرنے کی ہمارے لیے پس کہا یا اللہ نہ چھوڑ اور نہ سونپ کام انکی طرف امر میری کی پس ضعیف ہونگا میں انسے ف
ع یعنی نہیں اٹھا سکتی کا بار غمخواری اور خبرگیری انکی کا اور سبب اسکا یہ ہے کہ انسان پیدا کیا گیا ہے ضعیف اور عاجز ہے اپنے ہی نفس کے خبرگیری
سے چہ جائے غیر کی اور ایسی ہی وارد ہوا ہے حضرت کی دعا میں اللہم لا تکلنی الی نفسی طرفة عین اھ اور فرمایا اللہ تعالی نے قل لا املک لنفسی نفعا ولا ضرا الا
ما شاء اللہ اور یہ ہے توحید کہ مذکور ہے لاحول ولا قوة الا باللہ میں ابن الحسن ابن عدی نے کتاب کامل میں حدیث نقل کی ہے کہ الیاس اور خضر علیہما السلام
ملتے ہیں ہر سال موسم میں پس منڈاتا ہے ہر ایک اونمیں سے سر یار کا اور جدا ہوتے ہیں وہ دونوں یہ کلمات کہکر بسم اللہ ما شاء اللہ لا یسوق الخیر الا
ما شاء اللہ لا یصرف السوء الا اللہ ما شاء اللہ ما کان من نعمة فمن اللہ ما شاء اللہ لاحول ولا قوة الا باللہ اور ہر گاہ کہ حضرت قریب الیہم رکھتے تھے مقدم کیا
انکی کام نہ سونپنے کو طرف حضرت کے اول پہر فرمایا اور نہ چھوڑ انکو طرف نفسوں انکی کی کہ عاجز ہونگے اپنے نفسوں کی مہمات سر انجام کرنے سے اور نہ چھوڑ
انکو اور انکی کاموں کو طرف لوگوں کی اور محتاج نکر انکو انکا کہ اختیار کرینگے اور مقدم کہینگے لوگ اپنی حاجتوں کو انکی حاجتوں پر ف ع جیسے کہ جبلت بشری
اور عادت گرفتاروں نفس کی ہے اور حاصل تمام کلام کا یہ ہے کہ نہ سونپ امور انکی میری طرف کہ میں نہیں سر انجام و کفایت کرسکتا انکی امور کو اور نہ سونپ
انکو انکی نفسوں کی طرف کہ عاجز ہونگے اپنی نفسوں کی خبرگیری کی بسبب کثرت شہوات اور شرور نفسوں اپنی کی اور نہ انکو لوگوں کی طرف سونپ کہ مقدم کہینگے اپنی
نفسوں کو انپر پس ضائع کرینگے انکو بلکہ وہ بندے تیرے ہیں کر انسے جو کچھ کہ کرتے ہیں آقا اپنے غلاموں سے اور اسمیں تعلیم و تنبیہ ہے آنحضرت کی طرف سے امت کو کہ کام
اپنے اللہ ہی کو سونپیں اور کسی پر بھروسا نکریں اور نظر نہ کریں سوا اسکے کہ جو کوئی بھروسا کرتا ہے اللہ پر کفایت کرتا ہے وہ امر دین اور دنیا اوسکی کو جیسے کہ فرمایا و
من یتوکل علی اللہ فہو حسبہ کار خود را بخدا باز گذار تا کہ بمیری زین بہتر کار کہا عبداللہ بن حوالہ نے کہ راوی اس حدیث کا ہے پھر رکھا آنحضرت نے
دست مبارک اپنا میرے سر پر پھر فرمایا اے بیٹے حوالہ کے جسوقت کہ دیکھے تو خلافت کو کہ تحقیق اتری زمین مقدسہ میں یعنی مدینہ سے بیچ شام تک
جیسے کہ واقع ہوا بنی امیہ کی امارت میں پس جان کہ تحقیق قریب پہنچے زلزلے ف ع یعنی واقع ہونا اونکا اور وہ مقدمات زلزلہ قیامت کے ہیں کہ ہے ایک
شے عظیم ہے اور خبر دی اللہ سبحانہ تعالی نے ہے ساتھ قول اپنے کی اذا زلزلت الارض زلزالہا اور زلزلہ مصدر ہے اور بلابل ف ع بلبلہ ساتھ فتح
یعنی فکر اور غم اور فتنہ اور وسوسہ ہے اور نزدیک پہنچے امور بڑے یعنی علامات قیامت کے اور قیامت اوسدن نزدیک تر ہوگی لوگوں سے
طرف سر تیرے کی ف ع اور وقوع اسحال کا اخیر زمانے میں ہوگا وقت فتح ہونے بیت المقدس کے جیسے کہ حدیث پیشین گذرا اور اصل نسخہ میں بعد لفظ
کی سفید چھوٹی ہوئی ہے اور جزری نے یہ عبارت الحق کی ہے ابوداود و اسنادہ حسن رواہ الحاکم فی صحیحہ وعن ابی ہریرة قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم اذا اتخذ الفیء دولا والامانة مغنما والزکوة مغرما وتعلم لغیر الدین واطاع الرجل امراته وعق امه وادنی صدیقه
واقصی اباه وظهرت الاصوات فی المساجد وساد القبیلة فاسقهم وکان زعیم القوم ارذلهم
واکرم الرجل مخافة شره وظهرت القینات والمعازف وشربت الخمور ولعن آخر هذه الامة

فارتقبوا عند ذلك ريحا حمراء وزلزلة وخسفا ومسخا وقذفا وآيات تتابع كنظام بال قطع
سلكه فتتابع رواه الترمذي اور روایت ہی ابوہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جسوقت ٹھیرائی جاویگی
غنیمتین دولت ف ن یعنی اغنیا اور اہل مناصب غنیمتونکو کہ بحکم شرع کی مشترک ہین تمام غازیونمین لینگی اور اپنی تصرف مین لاوینگی اور اپنی
درمیان بانٹ لینگے اور فقیرونکو اور ضعیفونکو اونسی محروم کرینگی اور لفظ دول ساتھہ زیر دال اور زبر واو کی جمع دولت ہی ساتھہ پیش دال اور زبر اوسکی معنی
انقلاب زمانہ اور دست بدست پھرنے مال کی اور بعضونے کہا کہ ساتھہ پیش کی اسم ہی اوس چیز کا کہ لیجاوی قسم مال سی یعنی غنیمت اور ساتھہ زبر کی انتقال
حالت شدت و محنت سے طرف حالت سرور تنعم کی ت اور جب ٹھیرائی جاوی گی امانت غنیمت ف ح یعنی امانت مین کہ لوگونکی پاس رکھی جاویگی خیانت
کرینگی اور اوسکو حکم غنیمت مین کہینگی کہ کافرونسی لی ہی اور گویا حق اونکا ہی ت اور ٹھہرائی جاویگی زکوۃ تاوان یعنی دینا زکوۃ کا لوگون پر ایسا شاق آویگا کہ گویا
از راہ ظلم اور چٹی کی انسی مال لیتی ہین اور جسوقت کہ سیکھا جاویگا علم واسطی غیر دین اور غیر ترویج شریعت کے اور غیر قصد کرنی عمل کی اور غیر تقرب حق کی بلکہ
واسطی حاصل کرنی دنیا اور جاہ اور عزت اور تقرب بادشاہونکی اور فرمانبرداری کریگا مرد اپنی بیوی کی یعنی اوسکی جو بیجا حکم کریگی وہ اوسکو اور خواہش کرے گی
اوسکی مخالف امر خدا اور رسول کی اور خلاف کریگا اپنی ماں کا اور رنج دیگا اوسکو ف ح بجہت شرعی اور تخصیص ماں کی واسطی زیادتی حق اور شفقت اوسکے
کی ہی بہ نسبت باپ کے ت اور اپنی نزدیک کریگا مرد دوست اپنی کو یعنی واسطی موانست اور ہمنشینی کی اور دور کریگا اپنی باپ کو اور نہین موانست اور
مصاحبت رکھی گا اوس سے اور پیدا ہونگی یعنی بلند ہونگی آوازین اور باتین مسجدونمین ف ع اور یہ ہمارے زمانی مین بہت ہی حالانکہ تصریح کی ہی ہماری
بعضی علما نے کہ بلند کرنا آواز کا مسجد مین اگرچہ ساتھہ ذکر کی ہو حرام ہی ت اور سردار ہوگا قوم کا وہ کہ فاسق ہی اونمین ف ع اور یہ بھی بہت ہی اور
ظاہر یہی کہ بہت ہونا ان چیزونکا علامت ہے ورنہ نہین خالی ہی کوئی زمانہ مثل ان چیزونسی ت اور ہوگا متکفل امور قوم کا اور رئیس اونکا ارذل اور کمینہ
اونکا اور تعظیم کیا جاویگا مرد واسطی ڈر برائی اوسکی کی جیسی کہ فاسق یا ظالم حاکم اور غالب ہوتا ہے لوگونکو چارہ نہین ہوتا اوسکی تعظیم اور تکریم اور اطاعت سے
ت اور ظاہر ہونگی درمیان لوگونکی اور اختلاط کرینگی ساتھہ اونکی گانیوالیان ف ح یعنی کنچنیان اور ڈومنیان اور گائنین وغیرہ اور قینہ ساتھہ
زبر قاف اور جزم ہی کی مقدم نون پر اصل مین یعنی لونڈی گانیوالی کی ہی ت اور ظاہر ہونگی باجی یعنی آلات گانیکی کہ جسکو مزامیر کہتی ہین مانند ڈھول
اور طنبورا اور رباب وغیرہ کی اور پی جاوینگی شرابین یعنی انواع خمر اور مسکرات ظاہر پی جاوینگی اور لعنت کرینگی اور برا کہین گی پچھلی اس امت کا اگلو
ف ع اسمین اشارہ ہی اسکی طرف کہ یہ علامت اسی امت کے خصوصیات سے ہی اگلی امتونمین نہین واقع ہوی اور یہ علامت ناہنجار رافضیونمین ظاہر ہے
کہ اون اگلونکو برا کہتی ہین کہ جنکی حق مین اللہ تعالی جل شانہ فرماتا ہی والسابقون الاولون من المہاجرین والانصار والذین اتبعوہم باحسان
رضی اللہ عنہم اور فرمایا لقد رضی اللہ عن المؤمنین اذ یبایعونک تحت الشجرۃ سو لا خیال تو کر جنسی اللہ تعالی راضی ہووی جو اونسی ناراض ہوگیا
شقی ہی اور سوا انکی کتاب وسنت بھری ہوی ہین انکی مناقب وفضائل سی اور وہ ایسی ہین کہ مدد کی اپنی نبی کی اور کوشش کی دین اللہ کے راہ مین
جیسی کہ چاہیے اور فتح کیے شہر کی شہر اور دریا کی دریا اور تمام احکام اور تمام علوم سید الانام سی اونہوں نے پہنچایا اللہ تعالی اپنی کتاب مین یہ کہتا ہی اونکی حق مین ربنا اغفر لنا
ولاخواننا الذین سبقونا بالایمان اور رحمت لعنت ملعونونپر تو کافرین یا دیوانی ہین کہ نہین اکتفا کیا ہی لعن وطعن پر اونکی حق مین بلکہ نسبت کی ہی اونکو
کفر کی طرف بوجہ اوہام فاسدہ اور افہام کاسدہ اپنی کی کہ ابوبکر اور عمر اور عثمان نی ناحق لی خلافت اور وہ حق علی کا تھا حالانکہ یہ باطل ہی ساتھہ اجماع
اگلی پچھلونکی اور کوئی دلیل ہی اونکی لیے کتاب وسنت سی کہ موافق ہو پر خلافت حضرت علی کی پھر جنہونے مخالفت کی حضرت علی کی بعضی صحابہ مین ایام
خلافت اونکی مین بنابر اختلاف اجتہادی کی پس نہین زیادہ مستحق لعن کا نہایت یہ کہ وہ خطا اور بالفرض اگر وہ بدکار بھی تھا تو شاید ہو اوسنے توبہ کی ہو

باپ کا نام موافق نام میرے باپ کے ف ع یعنی ہوگا محمد بن عبد اللہ اس میں رد ہے شیعہ پر کہ وہ کہتی ہیں کہ مہدی موعود قائم و منتظر ہیں وہ محمد بیٹے حسن عسکری
کی ہیں ف ت بھر دیگا ساری زمین کو یا زمین عرب کو اور اوسکی متعلقات کو اور مراد زمین والی اوسکی ہیں اور عدل سی ف ح یعنی قسط و عدل کی
نزدیک بعض کے ایک ہیں جیسے ظلم و جور کی چنانچہ صراح میں ہے قسط داد و عدل عدل داد و داد دینے والا اور وہ خلاف جور کی ہے جو ظلم و ستم کرنا کسی حکم میں اور
اصل اوسکی یہی کہنا ایک چیز کا غیر محل اوسکی میں گویا مراد حدیث میں تاکید و تقریر ہے یا یہ کہ تغایر ہو یعنی کہ مراد قسط سے داد دینا ہو لوگوں کی دینی اور عدل عدالت
اور برابر حقوق میں کرنی اور ظلم داد نہ دینا ہو لوگوں کی دینی اور جور برابر نہ کرنا حقوق میں کسی کی واللہ اعلم **وعن** ام سلمة قالت سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم
يقول المهدي من عترتي من اولاد فاطمة رواه ابو داود اور روایت ہے ام سلمہ سے کہ کہا اوسنے سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتی
تھی مہدی عترت میری سے ہی اولاد فاطمہ سے نقل کیا یہ ابو داود نے ف ح عترة ساتھ زبر کی نسل مرد کی اور گروہ اوسکا اور خویشان نزدیک اوسکی کہ وہ گذر گئے
ہیں اور وہ کہ آگے پیدا ہونگی صراح میں ہے کہ عترت خویشان اور نزدیک فرزند کی اور نہایہ میں ہے کہ عترت مرد خویش اور خویشی آنحضرت کی اولاد عبد المطلب کو کہتی ہیں بعضوں
نے کہا نزدیک اہل بیت ہیں یعنی اولاد اوسکی اور بعضوں نے کہا کہ قریش سب عترت ہیں اور مشہور یہ ہے کہ عترت وہ کہ حرام ہے اونپر صدقہ اور وہ اولاد
ہاشم ہیں اور بموجب تمام لوگونکی قول حضرت کا من اولاد فاطمہ تقیید ہے تا معلوم ہو کہ مہدی خاص اولاد فاطمہ سے ہیں **وعن** ابي سعيد الخدري
قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم المهدي مني اجلى الجبهة اقنى الانف يملأ الارض قسطا وعدلا كما ملئت ظلما وجورا يملك سبع سنين
رواه ابو داود اور روایت ہے ابی سعید خدری سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ مہدی میرے اولاد میں سے ہے روشن اور کشادہ پیشانی بلند بینی بھر دیگا
زمین کو عدل و داد سے جیسے کہ بھری گئی ہے ظلم و ستم سے مالک ہوگا زمین کا سات برس نقل کیا ابو داود نے ف ع اور آگے جو قول راوی کا آتا ہے یا فی ثمان
او تسع سنين وہ شک ہی راوی سے احتمال ہے کہ یہ روایت جزم کی گئی ساتھ سات برس کی چنانچہ مؤید ہے اسکی وہ روایت کہ آگے آتی ہے ابو داود ام
سلمہ سے اور احتمال ہے یہ کہ ہو شک کو کہا اور ڈال گیا ہو شک اور نہیں ذکر کیا اوسکو اور اکتفا کیا ساتھ یقین کے واللہ اعلم **وعنه** عن النبي صلى الله عليه وسلم
في قصة المهدي قال فيجيء اليه الرجل فيقول يا مهدي اعطني اعطني قال فيحثي له في ثوبه ما استطاع ان يحمله رواه الترمذي
اور روایت ہے ابو سعید سے نبی سے بیچ قصہ مہدی کے فرمایا یعنی بعد ذکر کرنی عدل و داد اوسکی کی پس آویگا مہدی کے پاس ایک شخص پس کہیگا وہ کہ دے مجکو دے
مجکو یعنی کچھ اور تکرار تاکید کی لیے ہے فرمایا آنحضرت نے پس لپ بھر دیگا مہدی اوس شخص کیلیے بیچ کپڑی اوسکی کی اسقدر کہ اوٹھا سکی وہ اوسکو نقل کی
یہ ترمذی نے ف ع یعنی بہت دیگی بیشمار دینگے اوسکو دینار و درہم بسبب کھینی حرص اوسکی کی مال پر پس بے پروا کر دینگی اوسکو سوال سے اور خلاص
کر دینگی اوسکی نفس کو ملال سے **وعن** ام سلمة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال يكون اختلاف عند موت خليفة فيخرج
رجل من اهل المدينة هاربا الى مكة فياتيه ناس من اهل مكة فيخرجونه وهو كاره فيبايعونه بين الركن والمقام ويبعث اليه بعث من الشام فيخسف
بهم بالبيداء بين مكة والمدينة فاذا رأى الناس ذلك اتاه ابدال الشام وعصائب اهل العراق فيبايعونه ثم ينشأ رجل من قريش اخواله كلب
فيبعث اليهم بعثا فيظهرون عليهم وذلك بعث كلب ويعمل في الناس بسنة نبيهم ويلقي الاسلام بجرانه في الارض فيلبث سبع سنين ثم يتوفى
ويصلي عليه المسلمون رواه ابو داود اور روایت ہے ام سلمہ سے اونہوں نے نقل کی نبی سے کہ فرمایا واقع ہوگا اختلاف ف ع یعنی فی ما بین اہل حل و عقد نزدیک مرنی
خلیفہ کی ف ع زمانہ میں ہوگا اور مراد خلیفہ سی خلیفہ حکمی ہے کہ وہ حکومت سلطانی ہے ف پس نکلیگا ایک شخص اہل مدینہ میں ف ع مہدی
کہ وہ خائف ہی منصب امارت کی یا ڈرتی فتنہ کی کہ واقع ہوگا اوسمیں اور مراد مدینہ سے مدینہ منورہ ہے یا وہ شہر کہ اوسمیں خلیفہ ہوگا ف ع در حالیکہ بھاگنے والا
جانیوالا ہوگا طرف مکہ کی ف ع اسلیے کہ وہ جائے امن ہی پس آوینگی اوسکی پاس لوگ مکہ کی پس نکالینگی اوسکو اور حالانکہ وہ مکروہ جانتا ہوگا

دین اسلام اور احکام سنت وجماعت کے قرار پاویں اور استقامت پکڑیں اور یہ خلاف درمیان میں نہ رہے تب پس ٹھیرینگے مہدی سات برس پہر وفات کیجاوینگے وہ اور نماز پڑہینگے اونپر مسلمان نقل کی یہ ابوداؤد نے ف ع جاننا چاہیے کہ بہت لوگون نے دعوی کیا ہے کہ ہم مہدی ہین پس بعضون نے تو ارادہ کیا اون معنی کا یعنی ہدایت والے ہین پس سمین تو کچہ اشکال نہین اور بعضون نے دعوی کیا باطل اور زور اور جمع ہوگئے اونپر ایک جماعت اور بادشاہون کی اور ارادہ کیا فساد کا شہرون مین پس ماری گئی وہ اور راحت پائے اونسی شہر والے اور ایک جماعت پیدا ہوئی ہند مین مشہور ساتہہ ہندویہ کے نہایت جاہل تہی اعتقاد اونکا یہ تہا کہ مہدی موعود شیخ ہمارا تہا کہ جو ظاہر ہوا اور مرگیا اور دفن کیا گیا بعضی شہرون خراسان مین اور اونکی گمراہیون مین سے یہ بہی تہی کہ اعتقاد کرتی تہی کہ جو اوس عقیدہ پر نہو وہ کافر ہے چنانچہ مکہ کی چارون مذہب کے علما نے فتوی دیا کہ واجب ہے قتل اونکا اور امرا کہ فاروقی ہونگے قتل پر اور ایسا ہی اعتقاد فاسد ہے شیعہ کا کہ مہدی موعود محمد بن حسن عسکری ہین اور وہ مری نہین بلکہ چہپ گئے ہین لوگونکی نظر وںسی اور وہ امام زمان ہین ظاہر ہونگے اپنی وقت مین اور حکم کرینگے اپنی سردار مین تہے اور قول و اعتقاد بہی مردود ہے نزدیک اہل سنت وجماعت کی اور دلیلین اونکی رد کی بہری ہوئی ہین علم کلام کی کتابون مین اور تصریح ہی کتاب عروة الوثقی مین کہ اونہون نے انتقال فرمایا **وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ ذَکَرَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَلَاءً یُصِیْبُ ھٰذِہِ الْاُمَّةَ حَتّٰی لَا یَجِدَ الرَّجُلُ مَلْجَأً یَلْجَأُ اِلَیْہِ مِنَ الظُّلْمِ فَیَبْعَثُ اللّٰہُ رَجُلًا مِّنْ عِتْرَتِیْ وَاَھْلِ بَیْتِیْ فَیَمْلَأُ بِہِ الْاَرْضَ قِسْطًا وَّعَدْلًا کَمَا مُلِئَتْ ظُلْمًا وَّجَوْرًا یَرْضٰی عَنْہُ سَاکِنُ السَّمَاءِ وَسَاکِنُ الْاَرْضِ لَا تَدَعُ السَّمَاءُ مِنْ قَطْرِھَا شَیْئًا اِلَّا صَبَّتْہُ مِدْرَارًا وَّلَا تَدَعُ الْاَرْضُ مِنْ نَّبَاتِھَا شَیْئًا اِلَّا اَخْرَجَتْہُ حَتّٰی یَتَمَنَّی الْاَحْیَاءُ الْاَمْوَاتَ یَعِیْشُ فِیْ ذٰلِکَ سَبْعَ سِنِیْنَ اَوْ ثَمَانَ سِنِیْنَ اَوْ تِسْعَ سِنِیْنَ رَوَاہُ** اور روایت ہی ابو سعید سی کہ کہا اونسی ذکر کیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بلا یعنی محنت اور شدت عظیم کا کہ پہنچی گی اس امت کو یہانتک کہ نہین پائیگا شخص جگہ پناہ کی کہ پناہ پکڑی طرف اوسکے ظلم سی یعنی بلا سی کہ پیدا ہوگی ظلم عام سی بیچ بہیجیگا اللہ ایک شخص کو یعنی کامل عادل عالم کو کہ وہ مہدی ہین اولاد میری مین سی اور اہل بیت میری مین سی ساتہہ امامت کی پس بہر دیگا اللہ تعالی سبب اوسکے زمین کو عدل وداد سی جیسی کہ بہری گئی ہی زمین جور وستم سی راضی ہونگی اوس سی رہنے والی آسمان کی یعنی ملائکہ اور ارواح انبیا اور رہنے والی زمین کے یعنی سب جن وانس جانور جنگل مین اور مچہلیان پانی مین نہ چہوڑیگا آسمان اپنی مینہ کی قطرون سی کچہ مگر کہ برسا دیگا اوسکو بکثرت اور نہ چہوڑیگی زمین اپنی روئیدگی سی کچہ مگر کہ نکالی گی اوسکو ف ع یعنی بیچ زمانہ مہدی کی بہت برسیگا اور مراد پر برسیگا اور زراعتین اور حاصل زمین کی کمال پر اوینگی اور عیش اور زندگانی خوش ہوگی ت یہانتک کہ آرزو کرینگی زندی مردون کی ف ع یعنی وجود اور حیات اونکی اور کہینگے کہ کاشکی وہ زندہ ہوتی ہماری زمانہ مین تا عیش ونشاط وکامرانی دیکہتی اور بعضی لفظ احیا کو ساتہہ زیر ہمزہ کی پڑہتی ہین مصدر یعنی زندہ کرنی کی یعنی مردی آرزو کرینگی کہ زندہ کری خدا تعالی اونکو اور یہ بطریق فرض وتقدیر کی ہی واسطے قصد مبالغہ کی اگر یہ روایت ثابت ہو والا احتمال ہی اسد اعلم ت زندہ رہینگے مہدی اس حال مین سات برس یا آٹہہ برس یا نو برس ت ح یہ بطریق شک راوی کی ہی یا اوسوقت مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اوسوقت مین تعین کیا ہو واللہ اعلم اور بعد لفظ رواہ کی اصل نسخہ مین سفیدی چہوٹی ہوئی ہے اور لاحق کی گئی ہی یہ عبارت الحاکم فی مستدرکہ وقال صحیح **وَعَنْ عَلِیٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَخْرُجُ رَجُلٌ مِّنْ وَّرَاءِ النَّھْرِ یُقَالُ لَہُ الْحَارِثُ حَرَّاثٌ عَلٰی مُقَدِّمَتِہٖ رَجُلٌ یُّقَالُ لَہُ مَنْصُوْرٌ یُوَطِّنُ اَوْ یُمَکِّنُ لِاٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا مَکَّنَتْ قُرَیْشٌ لِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَجَبَ عَلٰی کُلِّ مُؤْمِنٍ نَصْرُہٗ اَوْ قَالَ اِجَابَتُہٗ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤدَ** اور روایت ہی علی سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نکلیگا ایک شخص یعنی صاحب فوج پیچہی نہر کیسی یعنی اوس شہرون مین سی کہ پیچہی نہر کی ہین مانند بخارا اور سمرقند وغیرہ کی کہا جاویگا اوسکو حارث حراث یعنی حارث نام اوسکا ہی اور حراث صفت یعنی کہیتی کرنیوالا اوسکی لشکر کی اگلی فوج پر ایک شخص ہوگا کہ کہا جاویگا اوسکو منصور ف ع یہ نام اوسکا ہی یا صفت اور بعضون نی کہا ہی کہ مراد اوس سے ابو منصور ماتریدی ہین کہ وہ بہی امام مشہور ہین اور پیر ماتہی اصول حنفیہ کا اعتقاد شیعہ مین ت جگہ دیگا اور متوطن کریگا یا ٹہکانا دیگا

وہ حارث ف ع لفظا ممکن ہین شکست ہوی ہی یا لفظا او معنی وا وکی ہی یعنی مہیا کریگا اسباب اموال اور خزانہ اور ہتیار اپنی اور ٹہکانا دیگا اور حقا اور تقویت کریگا اوسکی اور مددگاری کریگا اوسکی ساتہہ لشکر اپنی کی ت واسطی آل محمد کی ف ع یعنی اونکی ذریت اور اہل بیت کو عموما اور مہدی کو خصوصا یا انہدایا کاذایہی یعنی محمد مہدی کو ت جیسا ٹہکانا دیا قریش نی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو مراد قریش سی وہ ہین کہ جو ایمان لائی تہی اونہین مانند حضرت ابوبکر وغیرہ کی اور داخل ہی ٹہکانا دینی مین ابوطالب اگرچہ نہین ایمان رکہتا تہا اہل سنت کی نزدیک ت واجب ولازم ہی ہر مسلمان پر مدد اور تائید کرنی اوس حارث کی فرمایا لازم ہی قبول کرنا اوسکا نقل کی یہ ابو داؤد نی ف ع یہ شک راوی ہی کہ نصرہ کہا یا اجابتہ اور یہ کہ لازم ہی قبول کرنا اوسکی دعوت کا اور قائم ہونا اوسکی مددگاری مین سوق اس حدیث سی کہ سیاق اور حدیثون سی کہ وارد ہین اسباب مین ظاہر ہوتا ہی کہ یہ مرد بطریق دعوی امامت اور خلافت کی ظاہر ہوگا کہ موافق اجابت اور اطاعت اوسکی لازم ہوگی او منصور سردار اوسکی لشکر کی اگلی فوج کی ہوگی **وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِنِ الْخُدْرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَا تَقُوْمُ السَّاعَۃُ حَتّٰی تُکَلِّمَ السِّبَاعُ الْاِنْسَ وَحَتّٰی تُکَلِّمَ الرَّجُلَ عَذَبَۃُ سَوْطِہٖ وَشِرَاکُ نَعْلِہٖ وَتُخْبِرَہٗ فَخِذُہٗ بِمَا اَحْدَثَ اَھْلُہٗ بَعْدَہٗ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ** اور روایت ہی ابو سعید خدری سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی قسم ہی اوس ذات کی کہ جان میری اوسکی ہاتہہ مین ہی نہین قائم ہوگی قیامت یہانتک کہ کلام کرینگی درندی آدمیونسی اور یہانتک کہ کلام کریگا مرد سی پہندنا کوڑی اوسکیکا اور تسمہ پاپوش اوسکیکا اور خبر دیگی اوسکو ران اوسکی ساتہہ اوس چیز کی کہ نئی نکالی ہوگی اہل وعیال اوسکی نی غائبانہ اوسکی نقل کی یہ ترمذی نی **اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ** فصل تیسری **عَنْ اَبِیْ قَتَادَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْاٰیَاتُ بَعْدَ الْمِائَتَیْنِ رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ** روایت ہی ابو قتادہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نشانیان بعد دوسو برس کی ہونگی نقل کی یہ ابن ماجہ نی ف ع یعنی نشانیان قیامت کی ظاہر ہونی شروع ہونگی کامل بعد دوسو برس کی یعنی ہجرت سی یا ظہور دولت اسلام سی یا وفات نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سی اور احتمال ہی کہ ہو لام بیچ لفظ المائتین کی عہد کی لیی یعنی بعد اون دوسو برس کی کہ ہونگی بعد ہزار کی اور وہ وقت ظاہر ہونی مہدی کا ہی اور نکلنی دجال کا اور اوترنی عیسی کا اور وہ پی دری آنی نشانیون کا مانند طلوع ہونی آفتاب کی مغرب سی اور نکلنی دابۃ الارض کی اور ظاہر ہونی یاجوج ماجوج کی اور مانند انکی **وَعَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا رَاَیْتُمُ الرَّایَاتِ السُّوْدَ قَدْ جَاءَتْ مِنْ قِبَلِ خُرَاسَانَ فَاْتُوْھَا فَاِنَّ فِیْھَا خَلِیْفَۃَ اللّٰہِ الْمَھْدِیَّ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالْبَیْھَقِیُّ فِیْ دَلَائِلِ النُّبُوَّۃِ** اور روایت ہی ثوبان سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جسوقت دیکہو تم نشانیون سیاہ کو کہ آئی جانب خراسان سی پس حاضر ہو واونکی ف ع یعنی متوجہ ہو اونکی طرف اور قبول کرو امر امیر اونکی کا اور ظاہر یہ ہی کہ یہ لشکر حارث اور منصور کا ہوگا ت اسلیی کہ اونمین خلیفہ اللہ کا ہوگا مہدی نقل کی یہ احمد نی اور بیہقی نی دلائل النبوۃ مین یعنی ہدایت کیا گیا مدد کرنا اوسکا اور قبول کرنا اوسکی حکم کا پس نہین منافی ہی اسکی کہ ابتدائی ظہور مہدی کا ہوگا حرمین شریفین سی **وَعَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ قَالَ قَالَ عَلِیٌّ وَنَظَرَ اِلٰی ابْنِہِ الْحَسَنِ قَالَ اِنَّ ابْنِیْ ھٰذَا سَیِّدٌ کَمَا سَمَّاہُ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَسَیَخْرُجُ مِنْ صُلْبِہٖ رَجُلٌ یُسَمّٰی بِاسْمِ نَبِیِّکُمْ یُشْبِھُہٗ فِی الْخُلُقِ وَلَا یُشْبِھُہٗ فِی الْخَلْقِ ثُمَّ ذَکَرَ قِصَّۃً یَمْلَاُ الْاَرْضَ عَدْلًا رَوَاہُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَلَمْ یَذْکُرِ الْقِصَّۃَ** اور روایت ہی ابی اسحاق سی کہ کہا اونی کہا علی نی اسحال مین کہ دیکہا طرف بیٹی اپنی امام حسن کی اور کہا علی نی تحقیق بیٹا میرا یہ سردار ہی جیسی نام رکہا اسکا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ف ع یعنی انکی حق مین فرمایا ابنی ہذا سید ولعل اللہ ان یصلح بہ بین فئتین عظیمتین من المسلمین ت اور قریب ہی کہ پیدا ہوگا اسکی پشت سی ایک شخص کہ نام رکہا جاوی گا ساتہہ نام نبی تمہاری کی یعنی محمد مشابہ ہوگا حضرت کی سیرت باطنی مین اور نہین مشابہ ہوگا حضرت کی صورت ظاہری مین ف ح یعنی سب چیزون مین اور سب جہات کر والا حد نہین مشابہ صورت مین ہی بعضی جہات کر ثابت ہو چکی ہی جیسی کہ اوپر گذرا ت پہر ذکر کیا حضرت علی رضی اللہ عنہ نی قصہ پہر دینی اوسکی زمین کو عدل سی ف ع یہ حدیث دلیل صریح ہی اسپر کہ مہدی حضرت امام حسن کی اولاد سی ہین اور ہی اون کی لیی انتساب کی طرف حسین کی بھی یہ بات کہی واسطی تطبیق دینی کی درمیان حدیثون کی اور اس سی باطل ہوا قول شیعہ کہ مہدی محمد بن حسن عسکری ہیں

کر قائم ہی منتظر ہین اسلیے کہ وہ حسینی ہین بالاتفاق اور نہین کہا جا سکتا ہی کہ شاید ارادہ کیا ہو حضرت علی نی اسسی غیر مہدی کو اسلیے کہ ہم کہتی ہین کہ باطل کیا ہی اس حکایت قصہ ہیدی نہین کا عدل سی اسلیے کہ نہین پہچانا جاتا ہی بیچ ساداتِ حسینیہ کی ایسا شخص کہ بہر دیا ہوا اوسنی زمین کو عدل سی سوا اسکی کہ ثابت ہوا بیچ حق مہدی موعود کے اور لفظ ولم یذکر القصۃ کا امام جامع الاصول کا ہی کہ نقل کیا ہی اوسکو اوس سی صاحب مشکوٰۃ نی **وعن جابر بن عبد اللّٰہ قال فُقِدَ الجرادُ فی سنۃٍ من سنی عمرَ التی تُوُفّی فیہا فاہتمَّ بذلک ہمًّا شدیدًا فبعث الی الیمن راکبًا وراکبًا الی العراق وراکبًا الی الشام یسألُ عن الجراد ہل اُرِیَ منہ شیئًا فأتاہ الراکب الذی من قِبَلِ الیمن بقبضۃٍ فنثرہا بین یدیہ فلمّا رآہا عمرُ کبّرَ وقال سمعتُ رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم یقول انّ اللّٰہ عزّ وجلّ خلق الفَ اُمّۃٍ ستّمائۃٍ منہا فی البحر واربعمائۃٍ فی البرّ فانّ اوّلَ ہلاکِ ہذہ الاُمم الجرادُ فاذا ہلک الجرادُ تتابعت الاُممُ کنظام السلک رواہ البیہقی فی شعب الایمان** اور روایت ہی جابر بن عبد اللّٰہ سی کہ کہا گم کی گئی ٹڈی ایک برس مین برسون خلافت امیر المومنین عمر رض کی سی اوس سال کہ وفات پائی اوسمین عمر رض نی یعنی ٹڈی اوس دیار مین پیدا نہوئی پس غمگین ہوئی عمر رض بسبب ناپیدا ہونی ٹڈی کی غمگین ہونا سخت یعنی بخوف ہلاک ہونی تمام گروہونکی جیسی کہ آگی آتا ہی پس بہیجا طرف یمن کی ایک سوار اور ایک سوار طرف عراق کی اور ایک سوار طرف شام کی کہ پوچھی ہر سوار لوگونسی ہونی ٹڈی کی سی آیا دیکہا یا گیا ہی کوئی اوس ٹڈی سی پس لایا حضرت عمر رض کی پاس وہ سوار آیا جانب یمن سی ایک مٹھی ٹڈیون کی پس پہیلا دیا اوس مٹھی ٹڈیون کو آگی عمر رض کی پس جب دیکہا اون ٹڈیون کو حضرت عمر رض نی اللّٰہ اکبر کہا یعنی بسبب خوشی کی اور کہا کہ سنا مینی آنحضرت صلعم سی کہ فرماتی تہی تحقیق خدا تعالی نی پیدا کی ہزار گروہ حیوانات سی چہہ سو اونمین سی دریا مین ہین اور چار سو خشکی مین ہین پس تحقیق اول ہلاک ہونا اون ہزار گروہ مین سی ہلاک ہونا ٹڈیون کا ہی پس جب ہلاک ہونگی ٹڈیان پی در پی ہلاک ہونگی گروہ حیوانات کی مانند ٹوٹنی ڈوری موتیونکی لڑی کی اور گر پڑنی موتیون کی اوسمین سی نقل کی بیہقی نی شعب الایمان مین

## باب العلامات بین یدی الساعۃ وذکر الدجال

یہ باب ہی بیچ بیان نشانیونکی آگی قیامت کی اور بیچ بیان ذکر دجال کی شرح ذکر کین اس باب مین اخیر کی بڑی علامتین قیامت کی کہ نزدیک اوسکی واقع ہونگی جیسی ذکر کین پہلی باب مین علامتین چہوٹی اور ظاہر تر اور مناسب یہ تہا کہ ذکر نکلنی مہدی کا کہ وجود اونکا ساتہہ عیسیٰ اور دجال کی ہوگا اس باب مین کرتی لیکن چونکہ ذکر مہدی کا حدیثونمین ساتہہ ذکر فتنون اور لڑائیونکی کہ پہلی اونکی نکلنی سی واقع ہونگی اور بعد انکی نکلنی کی اوٹہہ جاوینگی واقع ہوا اس تقریب سی ذکر اونکا اوس باب مین ہوا دوسری جان کہ حدیثین اور اخبار بیچ ترتیب واقع ہونی دس نشانیونکی کہ مولف نی ذکر کین مختلف آئی ہین اور کلام بیچ تطبیق اور توفیق اونکی بہت ہی اور شاید کہ بیچ ضمن شرح کی کچہہ اوسمین سی مذکور ہوا اور بہت بڑی نشانی نشانیونمین سی اور سخت تر بلا وجود دجال کا اور حدیثین اسمین اکثر اور مشہور تر ہین اور دجال مشتق دجل سی ہی اور دجل بمعنی خلط اور مکر اور تلبیس کی آتا ہی دجل الحق بالباطل کہتی ہین جس وقت کہ کوئی حق کو ساتہہ باطل کی خلط کری اور رد دی اور بمعنی کذب کی بہی آتا ہی پایا جانا ان معنونکا دجال مین ظاہر ہی اور اور بہی وجوہ تسمیہ دجال کی قاموس مین مذکور ہین اور مسیح اسم مشترک ہی درمیان دجال اور عیسیٰ کی اور اکثر یہ ہی کہ اوسکی نام کو مقید ساتہہ دجال کی کرتی ہین یعنی مسیح دجال کہتی ہین اور عیسیٰ مین مطلق بولتی ہین اور عیسیٰ کو مسیح اسلیے کہتی ہین کہ جب ہاتہہ پہیرتی تہی کسی بیمار اور کوڑہی کو چہوتی تہی وہ اچہی ہو جاتی اور اس سبب سی کہتی ہین کہ ماں کی پیٹ سی ممسوح یعنی پونچہی یا نہائی نکلی نی آلایش کی کہ اکثر کسی وقت پیدا ہونی کی ہوتی ہی اور بعضی کہتی ہین کہ مسیح بمعنی صدیق کی ہی یا اس سبب سی کہ تلوا اوسکی پانون کا ہموار تہا خم دار نہ تہا یا اس سبب سی کہ بہت سیاحت کرتی تہی زمین مین اور یہ وجہ مشترک ہی درمیان اونکی اور دجال کی اور دجال کو مسیح اس سبب سی کہتی ہین کہ ایک آنکہہ اوسکی ممسوح اور ہموار تہی اور ممسوح الوجہ اور مسیح الوجہ اوسکو کہتی ہین کہ ایک طرف اوسکی منہہ کی ہموار ہو اور آنکہہ و بہون نہو یا اس سبب سی کہ مسح کی گئی یعنی پونچہی گئی اوس سی دور کی گئی اوس سی خیر و خوبی جیسی کہ مسح کی گئی عیسیٰ سی شر و بدی پس وہ مسیح الضلالۃ ہی اور یہ مسیح الہدیٰ ہین اور اونکی نام مین مسیح ساتہہ

زیر میم اور سین مشدد کی بھی آیا ہے اور بعضوں نے کہا کہ مشدد نام دجال کا ہے اور مخفف نام عیسیٰ کا اور جو کہا ہے کہ نام دجال کا مسخ سے ساتھ خاء معجمہ کے یہ خطا ہے

**الفصل الاول** ٭ پہلی فصل ٭ عن حذیفۃ بن اسید الغفاری قال اطلع النبی صلی اللہ علیہ وسلم علینا ونحن نتذاکر فقال ما تذاکرون قالوا نذکر الساعۃ قال انہا لن تقوم حتی ترون قبلہا عشر آیات فذکر الدخان والدجال والدابۃ وطلوع الشمس من مغربہا ونزول عیسی ابن مریم ویاجوج وماجوج وثلثۃ خسوف خسف بالمشرق وخسف بالمغرب وخسف بجزیرۃ العرب وآخر ذلک نار تخرج من الیمن تطرد الناس الی محشرہم وفی روایۃ نار تخرج من قعر عدن تسوق الناس الی المحشر وفی روایۃ فی العاشرۃ وریح تلقی الناس فی البحر رواہ مسلم روایت ہے حذیفہ سے کہ کہا جھانکا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم پر اس حال میں کہ ہم ذکر کرتے تھے آپس میں پس فرمایا کہ کیا ذکر کرتے ہو کہا صحابہ نے کہ ذکر کرتے ہیں ہم قیامت کا فرمایا کہ تحقیق قائم نہ ہوگی قیامت یہان تک کہ دیکھو گے تم پہلے اوسکی دس نشانیاں پس ذکر فرمایا دھویں کا ف ح یعنی دھوان کہ نکلے گا اور بھر دیگا مشرق اور مغرب کو اور چالیس روز ٹھیرے گا پس مسلمان مانند زکام زدہ کے ہونگے اور کافر مانند مستوں کے جیسی کہ اور حدیث میں آیا ہے اور قرآن میں جو سورہ دخان میں آیا ہے یوم تاتی السماء بدخان مبین الخ وہ اسپر محمول ہے بقول حذیفہ اور تابعین اور سکے کی اور نزدیک ابن مسعود اور تابعین اونکی کی مراد اوس سے وہ قحط ہے کہ قریش پر پڑا تھا آنحضرت کے زمانہ میں حضرت کی دعا سے کہ فرمایا خدایا کر انپر قحط سات برس کا جیسے کہ کیا تو نے مصر پر حضرت یوسف کی زمانہ میں پس مبتلا ہوئے قحط میں اور کہاتے تھے مُردار اور دیکہتے تھے ہوا میں ایک چیز مانند دھوئین کے اسلیے کہ بہوک کی سبب سے ہوا کو مانند دھوئیں کے دیکھتا ہے اور یہ بھی ہے کہ ہوا قحط سالی میں بسبب یبوست اور قلت مینہ اور کثرت غبار کی بصورت اندھیری کی معلوم ہوتی ہے مانند دھوئیں کی ت اور ذکر کیا حضرت نے اون دس نشانیوں میں سے نکلنا دجال کا اور دابۃ الارض کا ف ح کہ نکلے گا مسجد حرام سے مابین صفا اور مروہ کی اور قول حق سبحانہ کا اخرجنا لہم دابۃ من الارض محمول ہے اسپر اور لکہا ہے علماء نے کہ وہ چارپایہ ہے کہ درازی اوسکی ساٹھہ گز کی ہوگی اور بعضوں نے کہا ہے کہ وہ مختلف الخلقہ ہوگا مشابہ بہت حیوانوں کی کہ جبل صفا سے پھاڑ کر نکلے گا اور اوسکی ساتھہ عصا موسیٰ کی اور انگشتری سلیمان کی ہوگی اور کوئی دوڑنے میں ساتھہ اوسکی نہ پہنچ سکیگا اور اوس سے نہیں بھاگ سکیگا ماریگا مومن کو عصا سے اور لکہے گا اوسکی مونہہ پر مومن اور مہر کریگا کافر پر سات جہات کی اور لکہے گا اوسکی مونہہ پر کافر کہا ہے بعضوں نے کہ دابۃ الارض تین بار نکلے گا ایام امام مہدی میں پہر ایام عیسیٰ میں پہر بعد طلوع ہونے آفتاب کی مغرب سے ذکرہ ابن الملک ت اور ذکر کیا حضرت نے اون دس نشانیوں میں سے نکلنا آفتاب کا جانب مغرب سے اور بعض نے اوسکی سے چنانچہ بیان اوسکا حدیث میں آویگا اور ذکر کیا آنحضرت نے اوترنا عیسیٰ بیٹے مریم کا آسمان سے زمین پر ف ع یعنی ملا ہوا ساتھہ ظہور امام مہدی اور نکلنے دجال کے یعنی اوتریں گے عیسیٰ نزدیک منارہ سفید کی جانب شرقی دمشق کی اور قتل کرینگے حضرت عیسیٰ دجال کو دروازہ لد پر اور لد ایک موضع ہے شام میں اور بعضوں نے کہا فلسطین میں اور کہا گیا ہے کہ اول نشانیوں میں ہونا دھوئیں کا ہے پہر نکلنا دجال کا پہر اوترنا عیسیٰ کا پہر نکلنا یاجوج وماجوج کا پہر نکلنا دابۃ الارض کا پہر نکلنا آفتاب کا مغرب سے اسلیے کہ کفار مسلمان ہونگے حضرت عیسیٰ کی زمانہ میں یہانتک کہ ہوگی دعوت ایک ہی اور اگر آفتاب نکلے مغرب سے پہلے نکلنے دجال کی اور نزول عیسیٰ کے تو نہو گا ایمان مقبول کفار سے پس واو مطلق جمع کی لیے ہے پس نہیں وارد ہوگا کہ نزول عیسیٰ کا پہلے طلوع ہونے آفتاب کے ہے یہان اونکو کیون کہا اور نہ وارد ہوگا جو کہ پہلے آگیا ہے کہ طلوع آفتاب کا اول نشانی ہے ت اور ذکر کیا حضرت نے نکلنا یاجوج اور ماجوج کا ف ع ح لفظ یاجوج وماجوج الف سے ہیں اور ہمزہ سے بھی اور یہ دو قبیلہ ہیں اولاد یافث بن نوح سے اور یہ دو نام ہیں عجمی اور بعضوں نے کہا عربی ہیں ت اور ذکر کیا تین خسفوں کا یعنی دہنس جانے کا ایک خسف زمین مشرق میں اور ایک خسف زمین مغرب میں اور ایک خسف زمین عرب میں ف ع کہا ابن ملک نے کہ پایا گیا ہے خسف کئی جگہوں میں لیکن احتمال ہے یہ کہ ہو مراد تین خسفوں سے زیادہ اوس سے کہ پایا گیا کہ وہ نہایت سخت ہونگے ت اور دسوین نشانی کہ جسکے سبب سے واقع ہوگی ایک آگ ہوگی کہ نکلے گی جانب یمن سے

نکلی گی لہٰذا لوگونکو طرف زمین حشر کی ف ت ع کہ شام مین ہوگا لیکن ظاہر یہی ہے کہ مراد یہی ہے کہ ہوگا ابتدا اوسکا شام سے کیجاویگی شام مین جیسا کہ سما جاویگا
سبب اس علم کہ جو ہین اسرس سے یہ نہین لازم آتا کہ یہ آگ نکلنا آگ کا لوگونکو بعد حشر کے ہوگا تاکہین کہ علامت قیامت کی پہلی قیامت کے ہوگی اور حشر بعد اوسکی ہوگا اور ایک روایت
مین آیا ہے کہ نکلی گی آگ زمین حجاز سے کہا قاضی عیاض نے کہ شاید کہ دو آگین جمع ہونگی کہ ہانکین گی لوگونکو یا ہوگا ابتدا نکلنا اوسکا یمن سے اور ظہور اوسکا حجاز سے
ذکر کیا قرطبی نے بہر جمع ودرمیان اسکی اور درمیان اوس روایت کی کہ بخاری مین ہے یہ کہ اول نشانیون قیامت کے آگ ہوگی کہ نکالی گی لوگون کو
مشرق سے طرف مغرب کے ساتھ اسطرح کی ہے کہ آخریت اوسکی باعتبار اون نشانیونکی ہے کہ مذکور ہوئین اور اولیت اوسکی باعتبار اوسکی ہے کہ وہ اول اون نشانیونکی ہے
کہ نہین ہوگی کوئی چیز بعد اونکی امور دنیا سے ہرگز بلکہ واقع ہوگا ساتھہ آنی اون کی نفخ صور بخلاف اون نشانیون کی کہ ذکر کی گئین ساتھہ اوسکی کہ باقی رہین
گی ساتھہ نشانی کی اونمین سے چیزین امور دنیا سے اسیطرح ذکر کیا ہے اوسکو بعضی علماء نے توفیق دینی والا اونکو ترجمہ اور ایک روایت مین یون آیا ہے کہ ایک آگ
ہوگی کہ نکلی گی پڑی کنارہ عدن سے کہ نام ایک شہر مشہور کا ہے یمن مین ہانکی گی لوگونکو طرف زمین حشر کی اور ایک روایت مین بیچ بیان دسوین نشانی کی بجای نکلنے
آگ کی یمن سے تا کنارہ عدن سے ذکر ہوا کا آیا ہے کہ ڈالیگی لوگونکو دریا مین نقل کی یہ مسلم نے ف ع اور شاید کہ تطبیق دونون روایتونکی یہہ ہے کہ مراد ناس سے بیچ اس
روایت مین کفار ہین اور آگ اونکی ہوگی ملی ہوئی ساتھہ بہکر یہ کہ سریع التاثیر ہوگی بیچ ڈالنی اونکی کی درمیان مین اور وہ ہوگا جگہ حشر کفار کی یا مستقر بخار کی
جیسا کہ وارد ہوا ہے کہ دریا ہو جائیگا آگ اور اوسمین وارد ہوا ہے قول اللہ تعالیٰ کا واذا البحار سجرت کہ بخلاف آگ مومنون کی کہ وہ آگ نرمی ڈرانیکی لیے ہوگی بمنزلہ کوڑی کے
کی ہانکنی کی لیے طرف محشر کی اور موقف اعظم کی واللہ اعلم **وعن ابی ھریرۃ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بادروا
بالاعمال ستا الدخان والدجال ودابۃ الارض وطلوع الشمس من مغربھا وامر العامۃ وخویصۃ احدکم رواہ مسلم
اور روایت ہے ابوہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جلدی کرو تم ساتھہ کامون نیک کی چھہ چیزون سے ف ع یعنی دوڑو طرف اعمال
صالحہ کی پہلی پہنچنی ان چھہ نشانیون قیامت کے اسلیے کہ وقت آنے ان کے عمل بعد اونکی یا نہین مقبول ہوگا او نہین معتبر ہوگا بعد تحقیق اون کی اور وہ چھہ چیزین
یہہ ہین ترجمہ دہوان اور دجال اور دابۃ الارض اور نکلنا آفتاب کا مغرب کی طرف سے اور کام عامہ کا یعنی فتنہ کہ گھیر لے اور شامل ہو عامہ خلق کو اور فتنہ
کہ مخصوص ہو ساتھہ بعض کی تم مین سے نقل کی یہ مسلم نے ف ح یعنی مشغول نفس اور اہل و مال کی کہ مخصوص ہون ساتھہ ایک کی تم مین سے اور ممکن ہے
کہ مراد ساتھہ امر عامہ کی قیامت ہو اور ساتھہ خاصہ کی موت چونکہ ڈرایا علامات قیامت سے ڈرایا قائم ہونی اوسکی سے اور موت سے کہ قیامت صغریٰ ہے
**وعن عبد اللہ بن عمرو** قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان اول الآیات خروجا طلوع الشمس من مغربھا
وخروج الدابۃ علی الناس ضحی وایھما ما کانت قبل صاحبتھا فالاخری علی اثرھا قریبا رواہ مسلم
اور روایت ہے عبد اللہ بن عمرو سے کہ کہا سنا مینی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تحقیق اول نشانیون قیامت کی ازروی نکلنی کی نکلنا آفتاب کا ہے مغرب کی طرف
سے ف ع کہا طیبی وغیرہ نی کہ اگر کہا جاوے کہ نکلنا آفتاب کا مغرب سے نہین ہے اول نشانی اسلیے کہ دہوان اور دجال پہلی اسکی ہوگا کہین گے ہم کہ نشانیان یا تو
نشانیان ہین قرب قائم ہونی قیامت کے اور نشانیان ہین دلالت کرنیوالی اوپر وجود قائم ہونی قیامت کی اور حصول اوسکی پس اول مین سے بعثت ہے نبی
صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ اول ہی سب سے اور دہوان ہے اور نکلنا دجال کا اور مانند اسکی کی اور دوسری مین نکلنا آفتاب کا مغرب سے اور زلزلہ اور نکلنا آگ کا اور ہانکنا اوسکا
لوگون کو طرف محشر کی اور نام رکھا گیا اوسکا اول اسلیے کہ یہ ابتدا ہے دوسری قسم کی اور مؤید ہے اسکی حدیث ابی ہریرہ کی کہ بعد اسکے آتی ہے لا تقوم الساعۃ حتی تطلع
الشمس من مغربھا تک یہ اور نکلنا دابۃ الارض کا کہ صفت اوسکی معلوم ہو چکی لوگو پر اور کلام کرنا اوسکا ساتھہ اونکی وقت چاشت کے ف ع لفظ خروج ساتھہ رفع کی عطف
ہی لفظ طلوع الشمس پر اور دونون لفظ اول کی ہے پس لازم آتا ہے یہ کہ ہو اول سے مراد کہا ابن ملک نے کہ شاید واو بمعنی او کی ہے اور مؤید اسکا وہ ایک روایت ہے کہ

مین ہی اور خروج الدابۃ علی الناس اور یہ موافق تر ہی ساتھ قول حضرت کی واہیات اور یعنی ان دونون علامتون مذکورہ مین سے پہلی دوسری کی ہو گی پس دوسری
واقع ہوگی پیچھے اوسکی نزدیک نقل کی یہ سیلمی نے ف ح یعنی فاصلہ ان دونون مین کمتر ہوگا بہ نسبت فاصلہ کی اور نشانیون سے پس اگر نکلنا آفتاب کا پہلی ہوگا تو
نکلنا دابۃ الارض کا قریب اوسکی ہوگا اور اگر نکلنا دابۃ الارض کا پہلی ہوگا تو نکلنا آفتاب کا مغرب سی متصل اوسکی ہوگا اور صحیح بیچ بات ترتیب اور تقدم و تاخر ان
دو علامتون کی متعین یا وارد نہین ہوئی اور مبہم چھوڑا لیکن اسقدر معلوم ہوا کہ یہ دونون اور علامتون مین سی کہ جنس انکی سی ہون پہلی واقع ہونگی اور حدیث
ان اولہا خروجا الدجال نہین ہی صحیح کذا فی جامع الاصول **وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثلث اذا خرجن لا ینفع نفسا ایمانہا لم تکن امنت من قبل او کسبت فی ایمانہا خیرا طلوع الشمس من مغربہا والدجال ودابۃ الارض رواہ مسلم**
اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تین نشانیان ہین کہ جب ظاہر ہونگی نہین فائدہ کریگا کسی شخص کو ایمان اوسکا کہ تہا
ایمان لایا پہلی سی یعنی ایمان لانا اور توبہ کرنی کفر سی اوسوقت نہین فائدہ دیگی یا کسب کیے اوس شخص نے بیچ ایمان اپنی کی بہلائی کہ نکی تھی پہلی اس سے یعنی
توبہ گناہون سی بہی اوسوقت مفید نہو گی وہ تین نشانیان یہ ہین نکلنا آفتاب کا مغرب کی طرف سے اور نکلنا دجال کا اور نکلنا دابۃ الارض کا ف ع ح اس لیے
کہ قائم ہونا قیامت کا سبب واقع ہونی اونکی کی متعین ہوجائیگا اور احوال آخرت معاینہ اور مشاہدہ ہوگا اور معتبر ایمان ساتھ غیب کے ہی اور مقدم کیا طلوع کو اگرچہ
ہی متاخر وقوع مین اسلیے کہ مدار نہ قبول ہونی توبہ کا اوسپر ہی اور ملایا گیا ہی نکلنا غیر اوسکی کا ساتھ اوسکی **وعن ابی ذر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حین غربت الشمس اتدری این تذہب ہذہ قلت اللہ ورسولہ اعلم قال فانہا تذہب حتی تسجد تحت العرش فتستاذن فیؤذن لہا ویوشک ان تسجد ولا یقبل منہا وتستاذن فلا یؤذن لہا ویقال لہا ارجعی من حیث جئت فتطلع من مغربہا فذلک قولہ والشمس تجری لمستقر لہا قال مستقرہا تحت العرش رواہ مسلم** اور روایت ہی ابوذر سے کہا فرمایا رسول خدا صلی
اللہ علیہ وسلم نے اوسوقت کہ ڈوبا آفتاب کیا جانتا ہی تو اے ابوذر کہ کہان جاتا ہی یہ آفتاب کہا مین نے اللہ اور رسول اوسکا بہت جانتا ہے فرمایا کہ یہ آفتاب
جاتا ہی یہانتک کہ سجدہ کرتا ہی نیچی عرش کے ف ع کہا بعضی محققین نے کہ نہین مخالف ہی یہ اللہ تعالی کی قول کی وجدہا تغرب فی عین حمئۃ اسلیے کہ ساتھ مراد
اوس کی نہایت جگہ پہنچنی بینائی کی ہی اور سجدہ کرنا آفتاب کا نیچے عرش کی بعد غروب ہونے کی ہی اور اسی حدیث مین رد ہی اوسپر کہ گمان کرتا ہی
کہ مراد ساتھ مستقر اوسکی کی نہایت اوس جگہ کی ہی کہ پہنچی طرف اوسکی بلندی مین اور یہ ایک دن ہی سال بہر مین تا تمام ہوئی امر اوسکی کی وقت تمام ہونی دنیا کی کہا
خطابی نے کہ احتمال ہی یہ کہ مراد ہو ساتھ اوسکی یہ کہ وہ مستقر ہوتا ہی نیچے عرش کی مستقر ہونا کہ علم ہمارا نہین احاطہ کرتا اوسکو پہر اذن مانگتا ہی تا اور حضرت حق
مین پس اذن دیا جاتا ہی آفتاب کو اور حکم کیا جاتا ہی تا مشرق کو جاوی اور طلوع کری ف ح اور ظاہر یہ ہی کہ مراد استیذان سے طلب کرنا اذن طلوع کا ہو طرف مشرق
اور اذن دینا ساتھ اوسکی اور قریب ہی یہ کہ سجدہ کریگا اور نہ قبول کیا جاویگا سجدہ اوس سے اور اذن مانگیگا پس نہین اذن دیا جاویگا اوسکو اور کہا جاویگا
آفتاب کو پہر جا جہاں سے آیا ہی تو اور چونکہ مغرب سی آیا ہو گا مغرب ہی کی طرف پہر جاویگا پس نکلیگا آفتاب مغرب کی طرف سی یہی ہی مراد قول اللہ تعالی کی سے فرمایا اور
آفتاب روان ہوتا ہی واسطی قرارگاہ اپنی کی فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنی بیچ بیان معنی مستقر آفتاب کی کہ مستقر اوسکا یعنی ٹہرنے کی جگہ نیچی عرش
کی ہی ف ع ح کہ بعد غروب کے وہان جاتا اور سجدہ کرتا ہی اور اذن مانگتا ہی پس اذن دیا جاتا اوسکو اور جاننا چاہیے کہ بیچ تفسیر بیضاوی کی اور دوسرین کی
بیچ معنی اس آیت کی لکہی ہین اور شک نہین کہ جو کچھ بیچ حدیث متفق علیہ کی بیچ تفسیر اوسکی کی واقع ہو اور متعین ہوا ارادہ اوسکا عجب ہی کہ اس سے کیونکر اعراض کیونہ
کیا اور کلام طیبی سی بھی شک دل اس باب مین ظاہر ہوتی ہی نسال اللہ السلامۃ **وعن عمران بن حصین قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ما بین خلق آدم الی قیام الساعۃ امر اکبر من الدجال رواہ مسلم** اور روایت ہی عمران بیٹے حصین کی سے کہا سنا

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے نہیں درمیان پیدایش آدم کے اور روز قیامت کے کوئی امر بہت بڑا اور سخت دجال سے یعنی در باب فتنہ اور ابتلا اور ضلال اور استدراج کے نقل کی یہ مسلم نے **وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَخْفٰى عَلَيْكُمْ اِنَّ اللّٰهَ لَيْسَ بِاَعْوَرَ وَاِنَّ الْمَسِيْحَ الدَّجَّالَ اَعْوَرُ عَيْنِ الْيُمْنٰى كَاَنَّ عَيْنَهٗ عِنَبَةٌ طَافِيَةٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ** اور روایت ہے عبد اللہ سے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق اللہ تعالی نہیں پوشیدہ تمپر ف ع یعنی چھپا ہوا نہیں تم سے اوسکو ساتھہ صفتوں کمال کے اور ایمان لائے ہو اوسپر جیسیکہ شرع میں آیا ہے پس گمراہ نہو بسبب شبہے سحر و فریب وغیرہ دجال کے پس یہ جملہ تمہید ہے اس قول کی ت تحقیق اللہ تعالی نہیں کانا ف ع مراد اس سے نفی نقصان کے ہے نہ ثابت کرنا اعضاء کا ساتھہ صفت کمال کی یعنی اللہ سبحانہ جنس آدمیوں سے نہیں اور اوسکی آنکھہ جیسیکہ آدمیونکی ہوتی ہے نہیں ہے چہ جائیکہ کانا ہو ت اور تحقیق مسیح دجال کانا ہوگا داہنی آنکھہ کا گویا کہ آنکھہ اوسکی دانہ انگور کا ہے پھولا ہوا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف ع لفظ طافیہ ساتھہ یے کے ہے اور ہمزہ سے بہی روایت کیا گیا ہے یعنی بلندی اور نہیں منافات درمیان اس روایت کی اور درمیان اوس روایت کی کہ نہ ناتیہ ولا حجرا یعنی نہ بلند ہوگی اور نہ پست دہنسی ہو واسطی امکان جمع ہونی دونوں وصفوں کے ساتھہ اختلاف دونوں آنکھوں کی یعنی ایک ایسی ہو اور ایک ویسی کہا تورپشتی نے کہ بیچ اون حدیثوں کی کہ وارد ہوئی ہیں دجال کی وصف میں کلمات متنافرہ یعنی مختلف ہیں کہ مشکل ہے توفیق اونمیں اور ہم بیان کرینگے ہر ایک کو اونمیں سے علیحدہ اوس حدیث میں کہ ذکر کیا گیا ہے پس اس حدیث میں تو ہے کہ آنکھہ اوسکی طافیہ یعنی بلند ہو اور اور حدیث میں ہے کہ وہ جاحظ العین ہے گویا کہ آنکھہ اوسکی کوکب یعنی ستارہ ہے اور اور میں آیا ہے کہ آنکھہ اوسکی نہ ناتیہ ہے اور نہ حجرا اور توفیق اونمیں یہ ہے کہ اختلاف وصفونکا بحسب اختلاف دونوں آنکھونکی ہے یعنی ایک ویسی ہے اور ایک ایسی اور مؤید اسکا وہ جو ابن عمر کی حدیث میں آیا ہے کہ وہ عور ہوگا داہنی آنکھہ کا اور حذیفہ کی حدیث میں آیا ہے کہ وہ ممسوح العین ہوگا او سپر ناخنہ موٹا ہوگا اور یہ ہی ایک حدیث میں آیا ہے کہ وہ عور ہوگا بائیں آنکھہ کا اور تطبیق ان اوصاف مختلفہ میں یہ ہے کہ ایک آنکھہ تو بالکل گئی ہوئی صاف ہوگی اور دوسری عیب دار ہوگی پس درست ہے یہ کہا جاوے ہر ایک آنکھہ کو عور اسلیے کہ معنی عور کی اصل میں عیب کی ہیں پس اوسکی آنکھہ داہنی ہی عیب دار ہے اور بائیں ہی **وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ نَبِيٍّ اِلَّا قَدْ اَنْذَرَ اُمَّتَهُ الْاَعْوَرَ الْكَذَّابَ اَلَا اِنَّهٗ اَعْوَرُ وَاِنَّ رَبَّكُمْ لَيْسَ بِاَعْوَرَ مَكْتُوْبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ ك ف ر مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ** اور روایت ہے انس سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہیں کوئی نبی گذرا مگر کہ تحقیق ڈرایا ہے اپنی امت کو کانے جہوٹے سے ف ح کہ دجال ہے اس جگہ سے ظاہر ہوتا ہے کہ وقت نکلنے دجال کا کسی پر متعین نہیں کیا ہے اسقدر معلوم ہے کہ پہلی قیامت کے نکلیگا اور جو کہ وقت قائم ہونی قیامت کا متعین نہیں ہے وقت نکلنی اوسکا بہی متعین نہیں ت آگاہ ہو کہ دجال کانا ہوگا اور پروردگار تمہارا کانا نہیں نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف ع یعنی پاک ہے اس سے کہ ہو ناقص اور عیب دار اپنی ذات میں اور صفات میں اور یہ کلام حضرت کا واسطے سمجھانی کی لیے ہے کہ اونکی عقل و فہم میں آجاوے جیسیکہ وارد ہوا ہے کلم الناس علی قدر عقولہم ت لکھا ہوگا درمیان دونوں آنکھوں اوسکی کی لفظ کافر ک ف ر ح ع مصابیح اور مشکوۃ کی نسخوں میں ان تینوں حرفونکو جدا ایک دوسرے سے لکھا ہے گویا دجال کی پیشانی پر بہی جدا جدا ہی لکھا گیا ہے اور اسمیں اشارہ ہے اسپر کہ باعث اور بلانیوالا ہوگا طرف کفر کی نہ طرف رشد کی پس واجب ہے اجتناب اوس سے اور یہ بڑی نعمت ہے اللہ تعالی کی طرف سے اس امت کے حق میں کہ ظاہر کر دی ہے رقم کفر کی درمیان آنکھوں اوسکی کی **وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَا اُحَدِّثُكُمْ حَدِيْثًا عَنِ الدَّجَّالِ مَا حَدَّثَ بِهٖ نَبِيٌّ قَوْمَهٗ اِنَّهٗ اَعْوَرُ وَاِنَّهٗ يَجِيْءُ مَعَهٗ بِمِثْلِ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ فَالَّتِيْ يَقُوْلُ اِنَّهَا الْجَنَّةُ هِيَ النَّارُ وَاِنِّيْ اُنْذِرُكُمْ كَمَا اَنْذَرَ بِهٖ نُوْحٌ قَوْمَهٗ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ** اور روایت ہے ابو ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ آگاہ ہو خبر دوں نہیں تمکو خبر دجال کی ایسی خبر کہ نہیں خبر دی ساتھہ اوسکی کسی نبی نے اپنی قوم کو وہ خبر یہ ہے کہ تحقیق دجال کانا ہے اور تحقیق دجال لاویگا ساتھہ اپنی مانند جنت اور دوزخ کی یعنی اوسکی ساتھہ باغ اور آگ ہوگی یا مراد اسباب آسایش اور محنت کی ہوں یا آلہ عذاب

وہ ہین جسکو کہی کا جنت ہی وہ ہوگی آگ ف ح ع کہا ایک شارح نی یعنی داخل ہونا اوسمین اور اختیار کرنا اوسکا سبب عذاب اور داخل ہونی دوزخ کا
ہوگا اور اسی قیاس پر جسکو کہی گا یہ آگ ہی حقیقت مین وہ بہشت ہوگی یعنی جو کہ نہ اطاعت کریگا اوسکی اور پہینکیگا اوسکو آگ مین مستحق ہوگا جنت کی داخل ہونے
کا اسلیے کہ اوسنی تکذیب کی اوسکی لیکن ظاہر تر یہی کہ وہ دونون منقلب ہو جائینگی اور فعل اونکا الٹ جاویگا اوپر جیسیکہ وارد ہوا القبر روضۃ من ریاض الجنۃ
او حفرۃ من حفر النیران اور ایسا ہی ہی قول اللہ تعالیٰ کا یا نار کونی بردا وسلاما علی ابراہیم اور دنیا مسجون ہی بکدر کہ جسکا نام رکہا گیا ہی سجن مومن کا اور جنت کافر
کی لیے کہ جو قائم ہین مقام رضا مین جیسیکہ کہا گیا ہی بیچ قول اللہ تعالیٰ کی ولمن خاف مقام ربہ جنتان کہ ایک جنت دنیا مین ہی اور ایک عقبی مین
اور اسیطرح تازگی دنیا کی بہ نسبت اہل دنیا کی بسبب عدم حضور اونکی کی مشابہ ہی کی مانند سم کی ہی وہ سم مین ہی یا زہر کی ہی ورسم مین اور نار کی دینار مین اور چونکہ
مقصود ڈرانا تہا اکتفا کیا اول شی پر فقط اور بعضی حدیثون مین ثانی ہی یعنی ذکر بہشت کا صریح مذکور ہی پس بیان یہ مقدر ہی وانتی بقول انہا النار ہی الجنۃ اور اسکے
مانند ہی دنیا عارفین کے نزدیک کہ نعمت اسکی نقمت ہی اور نقمت اسکی نعمت اور محنت اوسکی منحت ہی اور منحت اوسکی محنت اور حسن قبیح اوسکا مختلف ہی مانند نیل کی
کہ مار ہی مجنونکی لیے اور دوا ہی مجذوبکی لیے ت ح اور تحقیق ڈراتا ہون تمکو جیسی کہ ڈرایا ساتہ اوسکے نوح نی قوم اپنی کو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی ف تخصیص نوح
کی باوجود عموم حکم کی بسبب ہونی اونکی کی ہی مقدم مشاہیر انبیا کی صلوات اللہ وسلامہ علیہم اجمعین وعن حذیفۃ عن النبی صلی اللہ علیہ
وسلم قال ان الدجال یخرج وان معہ ماء ونارا فاما الذی یراہ الناس ماء فنار تحرق واما الذی یراہ الناس
نارا فماء بارد عذب فمن ادرک ذلک منکم فلیقع فی الذی یراہ نارا فانہ ماء عذب طیب متفق علیہ وزاد
مسلم وان الدجال ممسوح العین علیھا ظفرۃ غلیظۃ مکتوب بین عینیہ کافر یقرءہ کل مؤمن کاتب وغیر کاتب ت اور روایت ہی حذیفہ
اوسی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ فرمایا تحقیق دجال نکلیگا اس حال مین کہ اوسکی ساتہ پانی ہوگا ف ع یعنی وہ چیز پیدا ہوگی کہ ہوتی ہی پانی سی قسم
اسباب چین سی بحسب ظاہر کی کہ تعبیر کی گئی ہی اوس سی ساتہ جنت کی پہلی حدیث مین جنت لاویگا طرف اوسکی اور اونکو کہ اطاعت کرین اوس کی
ت اور آگ ہوگی ف ت ع یعنی وہ چیز ہوگی کہ ظاہر اوسکا سبب مشقت کا ہوگا و الا نہین خوف ہوگا اوسکا اوسکو کہ انکار کریگا اوسکی ت پس
جسکو دیکہین گے لوگ پانی پس حقیقت مین وہ آگ ہوگی کہ جلاویگی اور جسکو دیکہینگی لوگ آگ پس ہوگا وہ پانی ٹہنڈا شیرین ف ع معنی یہ ہین کہ کردیگا اللہ تعالیٰ
اوسکی آگ کو پانی ٹہنڈا اوس شخص پر کہ مبتلا ہوگا اوسکو اور ڈالیگا وہ اوسکو اوسمین غصہ ہو کر جیسیکہ کردیا نمرود کی آگ کو ٹہنڈا اور سلامتی ابراہیم علیہ السلام
پر اور کردیگا اوسکی پانی کو کہ دیگا وہ اوسکو اور اوس شخص کو کہ تصدیق کرتی ہی گا اوسکی آگ جلانی والی ہمیشہ کو محل اسکا یہ ہی کہ جو کچھ فتنی اوسکی ظاہر
ہونگی نہین ہوگی اونکی لیے حقیقت بلکہ خیال اور شعبدہ ہونگی جیسیکہ کرتی ہین ساحر اور شعبدہ باز مع احتمال یہی ہی کہ اللہ تعالیٰ بدل دیگا ماہیت اوسکی پانی
اور آگ حقیقی کی کہ وہ قادر ہی ہر چیز پر ت پس جو شخص کہ پاوی اوسکو یعنی دجال کو یا اوسکی فتنون کو کہ ذکر کیے گئی تم مین سی پس چاہیے کہ گر پڑی اوس
چیز مین کہ دیکہی اوسکو آگ پس یعنی اختیار کری تکذیب اوسکی اور نہ پروا کری ڈالنی کی اوسکی اوس چیز مین کہ دیکہی اوسکو آگ پس تحقیق وہ پانی شیرین خوش
ہوگا ف ع یعنی ایک آنکہہ حقیقت مین یا انقلاب یعنی بدل دینی ماہیت کی یا بحسب مآل کی واللہ اعلم بالحال اور کلام قبیلہ اکتفا سی ہی پس تقدیر
یہ ہی اور نہ تصدیق کری اوسکی بسبب خوف پانی کی کہ اوسکی ساتہ ہوگا اسلیے کہ وہ ایک عذاب اور حجاب ہوگا ت نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی
اور زیادہ کیا مسلم نی بیچ عبارت کی تحقیق دجال ہوگا مٹا ہوا آنکہہ کا ف ع یعنی ایک آنکہہ اوسکی مٹی ہوئی ہوگی مانند پیشانی کی نہین ہوگا اوسکی لیے اثر
آنکہہ کا ت اوسپر یعنی دوسری آنکہہ پر ناخنہ ہوگا یعنی گوشت موٹا یا جالا یا مٹی ہوئی آنکہہ پر ناخنہ ہوگا لکہا ہوا ہوگا درمیان دونون آنکہون اوس
کی لفظ کافر کا یا لکہا ہوگا کہ وہ کافر ہی پڑہیگا اوسکو ہر مومن لکہنی والا اور غیر لکہنی والا ف ح یعنی وہ کہ جانتا علم کتابت کا رکہتا تہا یا نہ رکہتا تہا

کہ ظاہر ہی کہ آنکہہ صحیح اوسکی عیب ہی ہوگی ہوگا اسلیے کہ معنی مسیح کی یہہ ہین کہ ایک جانب مین آنکہہ اور بہون اصلا نہون او رہموار ہو اور بعضی ہہ ہین ناخنہ ہونا اوسمین کہا ہے
لکہتا ہی مگر یہہ کہ مراد مسیح سی عیوب مطلق لیوین وَعَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الدَّجَّالُ أَعْوَرُ الْعَيْنِ الْيُسْرٰى جُفَالُ
الشَّعَرِ مَعَهُ جَنَّتُهُ وَنَارُهُ فَنَارُهُ جَنَّةٌ وَجَنَّتُهُ نَارٌ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی اوسی حذیفہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی دجال کانا
ہوگا بائین آنکہہ کا کثرت ہونگی بال اوسکی ساتھہ ہوگی بہشت اوسکی اور آگ اوسکی پس آگ اوسکی بہشت ہی اور بہشت اوسکی آگ نقل کی یہہ مسلم نی ف ع اوپر
گذرا کہ وہ کانا ہوگا داہنی آنکہہ کا اور ایک آنکہہ اوسکی ملی ہوئی ہموار ہوگی پس تطبیق ان دونین یہہ ہی کہ ایک آنکہہ اوسکی بالکل نہوگی اور دوسری عیب دار ہوگی
پس صحیح ہی کہ کہا جاوے ہر ایک آنکہہ کو عورا اسلیے کہ عور کی معنی اصل مین عیب کے ہین اور بعضون نی کہا کہ عور ہوگا بہ نسبت اشخاص متفرقہ کی پس ایک
قوم تو دیکہی گی اوسکو اعور الیسری اور ایک قوم دیکہی گی اعور الیمنی تاکہ دلالت کری اوسکی بطلان امر پر اسلیے کہ جب دکہائی دیگی خلقت اوسکی جیسی کہ
ہی دلالت کریگی اسپر کہ وہ ساحر کذاب ہی اور احتمال ہی یہہ کہ ہوا ایک اون دونون سی سبب ہوا دوسری کی وَعَنِ النَّوَّاسِ بْنِ سَمْعَانَ قَالَ ذَكَرَ رَسُولُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الدَّجَّالَ فَقَالَ إِنْ يَخْرُجْ وَأَنَا فِيكُمْ فَأَنَا حَجِيجُهُ دُونَكُمْ وَإِنْ يَخْرُجْ وَلَسْتُ فِيكُمْ فَامْرُؤٌ حَجِيجُ نَفْسِهِ وَاللّٰهُ خَلِيفَتِي
عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ إِنَّهُ شَابٌّ قَطَطٌ عَيْنُهُ طَافِيَةٌ كَأَنِّي أُشَبِّهُهُ بِعَبْدِ الْعُزَّى بْنِ قَطَنٍ فَمَنْ أَدْرَكَهُ مِنْكُمْ فَلْيَقْرَأْ عَلَيْهِ فَوَاتِحَ سُورَةِ الْكَهْفِ
وَفِي رِوَايَةٍ فَلْيَقْرَأْ عَلَيْهِ بِفَوَاتِحِ سُورَةِ الْكَهْفِ فَإِنَّهَا جِوَارُكُمْ مِنْ فِتْنَتِهِ إِنَّهُ خَارِجٌ خَلَّةً بَيْنَ الشَّامِ وَالْعِرَاقِ فَعَاثَ يَمِينًا وَعَاثَ شِمَالًا يَا عِبَادَ اللّٰهِ فَاثْبُتُوا
قُلْنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَمَا لَبْثُهُ فِي الْأَرْضِ قَالَ أَرْبَعُونَ يَوْمًا يَوْمٌ كَسَنَةٍ وَيَوْمٌ كَشَهْرٍ وَيَوْمٌ كَجُمُعَةٍ وَسَائِرُ أَيَّامِهِ كَأَيَّامِكُمْ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَذٰلِكَ الْيَوْمُ
الَّذِي كَسَنَةٍ أَتَكْفِينَا فِيهِ صَلَاةُ يَوْمٍ قَالَ لَا اقْدُرُوا لَهُ قَدْرَهُ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَمَا إِسْرَاعُهُ فِي الْأَرْضِ قَالَ كَالْغَيْثِ اسْتَدْبَرَتْهُ
الرِّيحُ فَيَأْتِي عَلَى الْقَوْمِ فَيَدْعُوهُمْ فَيُؤْمِنُونَ بِهِ فَيَأْمُرُ السَّمَاءَ فَتُمْطِرُ وَالْأَرْضَ فَتُنْبِتُ فَتَرُوحُ عَلَيْهِمْ سَارِحَتُهُمْ أَطْوَلَ مَا كَانَتْ ذُرًى وَأَسْبَغَهُ
ضُرُوعًا وَأَمَدَّهُ خَوَاصِرَ اور روایت ہی نواس بن سمعان سی کہ کہا اونہون نی ذکر کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی دجال کا یعنی اوسکی نکلنی کا اور تمام
امور اوسکی کا اور لوگونکی مبتلا ہونیکا سبب اوسکی پس فرمایا اگر نکلی دجال اور مین ہون موجود تم مین یعنی بالفرض والتقدیر پس مین جہگڑونگا اوس سی سامنے
تمہارے ف ع یعنی غالب آؤنگا اوسپر ساتھہ دلیل کی اور اسمین ارشاد ہی طرف اسکی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تھی جہگڑتی اور غالب آتی مین اوسپر ساتھہ دلیل
کی غیر محتاج طرف مددگار کی امت اپنی مین سی جان کہ حدیثون اور دلیلون اور قرائن سی معلوم ہوا ہی کہ ظہور دجال کا بعد از زمانہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہوگا
اور اسطرح جو حضرت نی فرمایا اس حدیث مین یہہ واسطی مبالغہ اور تاکید کی ہی اور واسطی تحقیق اور تیقن ظہور دجال کی اور مبہم رکہنے وقت اوسکی کی اور واسطی خوف فتنہ اوسکی
کی مکلفین پر ت اور اگر نکلا اور نہوا مین تم مین پس ہر شخص حجت کرنیوالا واسطی اپنی کا ہوگا ف ع یعنی دفع کریگا شر اوسکی کو اپنی سی ساتھہ دلیلون قطعیہ حجیہ
اور عقلیہ کی کہ اوس پاس ہین اور غالب آویگا اوسپر کذا قال الطیبی اور اوس تقدیر پر ہی کہ وہ معنی حجت والا ہین معنی یہہ ہین کہ ہر ایک دفع کریگا اپنی نفس سی
شر اوسکی ساتھہ ہتیلائی اوسکی اور اختیار کرنی صورت تعذیب اوسکی کی ت اور اللہ خلیفہ اور وکیل میرا ہر مسلمان پر ف ع یعنی حافظ اوسکا ہی بعد میرے
پس مدد کریگا اوسکی اور دفع کریگا شر دجال کی اوس سی اور یہہ دلیل ہی اسپر کہ مومن یقینی الایمان نہین دیا گیا ہی اگرچہ نہو ساتہہ اوسکی نبی اور امام اسمین ہوا
اہتمام پر تحقیق دجال ف ع یہہ استئناف ہی بیان بعض احوال اوسکا اور بیان بعض اوس چیز کا کہ مشتمل ہی بیچ دفع شر افعال اوسکی کی ت جوان
ہوگا ف ع اسمین اشارہ ہی اسپر کہ وہ غیر ہی ابن صیاد کی یا اشارہ ہی اسپر کہ وہ محروم ہی سفیدی والی سی ت بہت بڑی ہوئی بالونکا آنکہہ اوسکی ہوئی ابہری ہوئی
گویا کہ مین تشبیہ دیتا ہون اوسکو ساتھہ عبد العزی بیٹی قطن کی ف ع یہہ عبد العزی کی ایک یہود کا نام ہی اور ظاہر تر ہی کہ وہ مشرک تھا اسلیے کہ عزی نام بت کا
ہی اور اسکا بندہ مشرک ہی ہوتا ہی اور موید ہی اسکا قول بعضی کا کہ وہ ایک شخص تھا قبیلہ خزاعہ سی کہ مر گیا جاہلیت مین اور آنحضرت نی تشبیہ دی دجال کو اوسکی ساتھہ اور نہو

بلکہ اوسکی مشابہت کا نہین کہا کہ فرماتی ہین گویا تشبیہ دیتا ہون اوسکی ساتھہ اور اور حدیثونسی جزم تشبیہ کا ہی معلوم ہوتا ہی اور گویا لفظ کا فی واسطی تاکید اور تقریر
تشبیہ کے ہی ت پس جو شخص پاوی اوسکو تم مین سی پس چاہیی کہ پڑہی سامنی اوسکے آیتین اول سورہ کہف کی ف ع ح یعنی کذا بالک سطلے و دلالت کرین ان
آیتونکی اوپر معرفت ذات و صفات اللہ تعالی کی اور ثبوت کتاب اور آیات بینات اوسکی کی اور صدق رسول اوسکی کی اور آنی رسول کی ساتھہ معجزات اپنی کی کہ
کردینگی خوارق عادات دجال کو ہبا منثورا اور تابع اوسکا پکاریگا ہلاکت و ثبور کو اور کہا طیبی نی کہ معنی یہ ہین کہ قرات اوسکی امان ہی پڑہنی والی کی لیے فتنہ اوسکے
سی جیسیکہ نجات و امان پائی اصحاب کہف نی شر فتنہ دقیانوس جبار کیسے کہ اوسکی زمانہ مین تہی ت اور ایک روایت یعنی مسلم کی بیچ یہی آیا ہی پس تحقیق کہ پڑہیگا اول
کی آیتین سورہ کہف کی پس تحقیق وہ سبب امان تمہاری کی ہین فتنہ دجال کیسی ف ح ع اور بعضی حدیثونمین پڑہنا آخر کی آیتونکا وقت ... ہی آیا ہی
اور لفظ جوار ساتھہ زیر جیم کی اور ر آخر کی ہی اکثر صحیح نسخونمین یعنی ہمسایگی اور امان کی اور بعضی نسخونمین ساتھہ زبر جیم اور ز کی آیا ہی یعنی کاغذ یعنی چٹھی کی کہ لیتا ہی
اوسکو مسافر بادشاہ سی یا اوسکی نائبونسی تاکوی روک ٹوک نکری اوس سی راہ مین اور بعضی نسخونمین ساتھہ زبر اور پیش کی ہی اور زبر ضمہ تشدید یعنی امان کی
پہر جاننا چاہیی کہ حصن حصین ہین وہ آیتین متعددہ جو ذکر ہوئی ہین اس باب مین کہ کہا جو کوئی پڑہی سورہ کہف جیسیکہ اوتاری گئی ہی ہوگی اوسکی لیے سبب نور کی مقام اوسکی
سی مکہ تک اور جسنی پڑہین دس آیتین اوسکی آخر سی پہر نکلی دجال نہین مسلط ہوگا اوس پر اور روایت مین ہی جسنی یاد کین دس آیتین اوسکی اول سی بچا دجال سی اور
روایت ہی جسنی پڑہین تین آیتین اول کہف سی بچا دجال کی فتنہ سی اور بسبب ظاہر تطبیق تین آیتونکی پڑہنی مین اور دس کی پڑہنی مین یہ ہی کہ کمتر اوس خبر کا کہ محفوظ
رہیگا بسبب اوسکی شر اوسکی سی پڑہنا تین کا ہی اور حفظ اونکا اولی ہی اور نہین منافی ہی زیادہ کی ت تحقیق دجال نکلنی والا ہی ایک راہ سی کہ واقع ہی
درمیان شام اور عراق کی پس فساد کریگا دائین اور فساد کریگا بائین ف ع یعنی بہیجیگا لشکر اپنی دائین اور بائین اور نہین اکتفا کریگا فساد کرنی مین بیچ اون
شہرونکی کہ چلیگا اونمین اور متوجہ ہوگا اونکی طرف پس نہین امن مین ہوگا اوسکی شر سی کوئی مومن اور نہین خالی ہوگی اوسکی فتنہ سی کوئی جگہ ت اسی بندگان اللہ کے
ف ع یعنی ای مومنو کہ موجود ہوگی اوس زمانہ مین یا تم ای مخاطبو بالفرض اگر پاؤ اوسوقت کو ت پس ثابت رہنا یعنی اپنی دین پر کہا ہمنی یا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم اور کتنا ہوگا ٹہرنا اوسکا زمین مین فرمایا چالیس دن ف ع آگی آتی ہی ایک حدیث کہ ٹہریگا دجال زمین مین چالیس برس اور لیکن نقل کیا ہی بغوی نی
شرح السنہ مین کہ نہین صلاحیت رکہتی وہ روایت کہ ہو معارض اس روایت مسلم کی اور بتقدیر اوسکی صحت کی ہنا ہی کہ مراد ساتھہ ٹہرنی کی دونون ٹہرنا زمین مین ... ٹہرنا
ہو اوپر وصف معین کے کہ واضح ہو خبر اوسکی عالم پر ت ایک دن یعنی اون دنونمین سی مقدار برس کی ہوگا یعنی درازگی زمانہ مین اور ایک دن مقدار مہینی کی ہوگا اور ایک دن
مقدار ہفتہ کی اور باقی روز اوسکی مانند دنون تمہاری کی کہ جیسی ہمیشہ ہوتی ہین عرض کیا ہمنی یا رسول اللہ پس وہ دن کہ ہوگا مقدار برس کی کیا کفایت کریگی ہمکو اوسمین
نماز ایکدن کی فرمایا نہین بلکہ اندازہ کرنا اوسی نماز کی لیے مقدار اونکی ف ع ح یعنی جبکہ گذری بعد طلوع فجر کی اتنا وقت کہ ہوتا ہی درمیان اوسکی اور ظہر کی
ہر روز مین پس ظہر پڑہنا پہر جبکہ گذری بعد اوسکی اتنا وقت کہ ہوتا ہی اوسمین اور عصر مین ہر روز پس عصر پڑہنا پہر جب اتنا وقت گذری کہ ہوتا ہی اوسمین اور
مغرب مین ہر روز مغرب پڑہنا اور اسیطرح عشا اور فجر کو سمجہ لو غرض کہ پانچون نمازین ایسی اندازہ سی پڑہ لیا کرنا یہان تک کہ وہ دن برس کا گذری
اور اسی حساب سی اون دونون مین کہ مہینا برابر اور ہفتہ برابر کی ہونگی اور یہ دن واقع مین بقدر مذکور دراز ہونگی اللہ تعالی قادر ہی ہر چیز پر جو بعضون نی
کہا ہی یہ سبب کثرت ہموم و غموم کی اسقدر معلوم ہونگی یہ قول مردود ہی کہ رد کرتا ہی اوسکو پوچہنا راوی کا حضرت سی کلام مذکور کو اور جواب دینا حضرت کا
اور بعضی جو یہ شبہہ کرتی ہین کہ نماز تو وقتون پر مقرر ہوئی ہی وقت طلوع و غروب وغیرہ کی جب وقت نہوئی تو نمازین کیونکر پڑہین ... ہی جب شارع نی
اوس دن مخصوص کا یہ حکم ٹہرا دیا پہر کسیکو جگہ چون و چرا کی نہی اور توربشتی وغیرہ نی اور بہی جواب اسکی لکہی ہین بخوف درازگی کی نہین لکہی جو چاہی مرقات دیکہی
ت کہا ہمنی یا رسول اللہ کسقدر ہوگا جلد چلنا اوسکا یا کیا ہوگی کیفیت اوسکی جلد چلنی کی زمین مین فرمایا مانند مینہہ کی ف ع مراد مینہہ سی ابر ہی یعنی

اعلاکی جاویگا وہ زمین میں مانند جلد چلنے ابر کی ت جسوقت کہ آتی ہی پیچھی سی اوسکی باد پس گذریگا ایک قوم پر اور بلاویگا اونکو یعنی طرف باطل اپنی کی پس ایمان لاوینگے وہ اوسپر پس حکم کریگا ابر کو پس برساویگا اور زمین کو حکم کریگا زمین کو پس اوگاویگی یعنی یہ متصل ہوگا اوسکا واسطے ہمارا کیطرف سی پس شام کو اونگی اوپر مواشی اونکی یعنی وہ جو گئی تہی صبح کو چرنیکی لیئی درازترین اوسکی کہ تہی اکثر روکو یا اونکی ف ح لفظ ذری جمع ذروہ کے ہی یعنی کوہان اونٹ کی اور اعلاسی ہر چیز کو بہی کوہان کہتی ہیں مراد فربہی مواشی کی ہی کہ کوہان اوسکی فربہی سی دراز ہوجاینگی ت اور خوب پورے اوسکی کہتی اندروی تہنون کی یعنی تہن خوب بہری ہونگی دودہ سی اور خوب کہنچی ہوی اوسکی کہتی اور روی کوکونکی یعنی بسبب کثرت کہانی اور سیری کی ثم یاتی القوم فیدعوھم فیردون علیہ قولہ فینصرف عنہم فیصبحون ممحلین لیس بایدیہم شیء من اموالہم ویمر بالخربۃ فیقول لہا اخرجی کنوزک فتتبعہ کنوزہا کیعاسیب النحل ثم یدعو رجلا ممتلئا شبابا فیضربہ بالسیف فیقطعہ جزلتین رمیۃ الغرض ثم یدعوہ فیقبل ویتہلل وجہہ یضحک فبینما ہو کذلک اذ بعث اللہ المسیح ابن مریم فینزل عند المنارۃ البیضاء شرقی دمشق بین مہرودتین واضعا کفیہ علی اجنحۃ ملکین اذا طاطا راسہ قطر واذا رفعہ تحدر منہ مثل جمان کاللؤلؤ فلا یحل لکافر یجد من ریح نفسہ الا مات ونفسہ ینتہی حیث ینتہی طرفہ فیطلبہ حتی یدرکہ بباب لد فیقتلہ ثم یاتی عیسی قوم قد عصمہم اللہ منہ فیمسح عن وجوہہم ویحدثہم بدرجاتہم فی الجنۃ فبینما ہو کذلک اذ اوحی اللہ الی عیسی انی قد اخرجت عبادا لی لا یدان لاحد بقتالہم فحرز عبادی الی الطور پہر آویگا دجال ایک اور قوم کی پاس پس بلاویگا اونکو ف ع یعنی طرف دعوی الوہیت اپنی کی ت پس رد کرینگی اوسپر قول اوسکا یعنی قبول نہین کرینگی اوسکو اور ایمان نہین لاوینگی اوسپر پس پہریگا اونسی یعنی پہریگا اوسکو اللہ اونسی پس صبح ہونگی قحط زدہ اور خشک سالی دیدہ اور سختی کشیدہ درحالیکہ نہوگا اونکی ہاتہ میں کچہ مالون اونکی سی ف ع حاصل یہ کہ مومن بسبب اوسکی مبتلا ہونگی طرح طرح کی بلاؤں اور محنتوں اور ضررونمین لیکن ہونگی صابر اور راضی اور شاکر بسبب اوسکی کہ دین اونکا اللہ تعالی نی محفوظ رکہا ہوگا ان فتنون اور بلاؤں سی برکت سید الانبیا کی ت اور گذریگا دجال ویرانہ پر پس کہیگا ویرانہ کو نکال اپنی خزانونکو پس پیچہی چلینگی دجال کی خزانہ اوس ویرانہ کی مانند امیرون شہد کی مکہیونکی ف ح یعاسیب جمع یعسوب کی ہی یعنی سردار شہد کی مکہیونکی یعنی جیسی یعسوب آگی ہوتا اور شہد کی مکہیاں اوسکی ساتہ پیچہی پیچہی ہوتی ہیں اسی طرح دجال کی ساتہ خزانی بہی پیچہی چلینگی اسی جہت سی ہر قوم کی سردار کو یعسوب کہتی ہیں اور واقع ہوا ہی حضرت علی سی بطریق مرفوع کی علی یعسوب المؤمنین والمال یعسوب المنافقین یعنی علی سردار مومنونکا ہی کہ اوسکا اتباع کرتی ہیں وہ اور پناہ دیتی ہیں اوسکو اور مال سردار منافقونکا ہی کہ اوسکی پناہ ڈہونڈہتی ہیں اور اوسکی پیچہی چلتی ہیں اور حضرت ابوبکر صدیق کی مدح میں آیا ہی کہ حضرت علی اونکی مرثیہ میں فرما ہین کنت للدین یعسوبا ت پہر بلاویگا دجال ایک شخص کو کہ بہرا ہوگا جوانی میں یعنی نہایت قوی اور جوان ہوگا پس ماریگا اوسکو ساتہ تلوار کی ف ع یعنی غصہ ہوکر اوسپر بسبب قبول نکرنی دعوہ اوسکی یا واسطی ظاہر کرنی قدرت کی اور تعجب دلانی خرق عادت کی پس کاٹیگا اوسکو دوٹکڑی مانند تیر کی نشانی پر ف ح یعنی فاصلہ درمیان دونوں ٹکڑونکی بقدر پہینک نی تیر کی ہوگا کہ نشانی پر مارتی ہین اور بعضی کہتی ہین کہ معنی یہ ہین کہ پہنچیگا ضرر اوسکی شمشیر کا مانند پہنچنی تیر کی نشانی پر ت پہر بلاویگا دجال اوس جوانکو پس زندہ ہوگا وہ اور متوجہ ہوگا طرف دجال کی اور روشن اور چمکتا ہوگا موہنہ اوسکا ہنستا ہوا اور شاش ف ع اور کہی گا کہ یہ کیونکر صلاحیت رکہی معبود ہونیکی ت پس درمیان اسکی دجال ایسی کاموں اور خراب و گمراہ کرنی میں ہوگا کہ ناگہان بہیجیگا اللہ تعالی مسیح مریم کی بیٹی علیہما السلام کو پس اوتریں گی وہ نزدیک منارہ سفید کی جانب شرقی دمشق کی ف ع اور اور روایت میں آیا ہی کہ عیسی اوترینگی بیت المقدس میں اور اور روایت میں ہی اردن میں اور اور روایت میں ہی کہ معسکر مسلمین میں کہتا ہی مؤلف حدیث اور ترقی اونکی بیت المقدس میں نزدیک امام کی ہوگی پس نزدیک اسکی ہی اور نہین منافی ہی تمام روایتونکی اسلئے کہ بیت المقدس جانب شرقی دمشق کی ہی اور وہ معسکر مسلمین کا ہی اسلئے کہ وہ اوسدن امام ہی بلاح

بیت المقدس کا کما فی الصحاح اور بیت المقدس داخل ہی اوسمین گر چہ نہین ہی بیت المقدس مین اب منارہ لیکن ضرور ہی یہ کہ نبی گا پہلی اور نزول عیسیٰ کی واللہ اعلم ت درحالیکہ ہونگی عیسیٰ درمیان دو کپڑون زرد رنگ کی ف ع یعنی پہنی ہونگی دو کپڑی رنگی ہوئی زعفرانی یا ورس کی کہ نام ایک گہانس زرد رنگ کا ہی اور لفظ مہرودتین ساتہہ دال مہملہ کی ہی اور ذال معجمہ کی بہی ت رکہنی والی ہون گی مسیح دونون ہتیلیان اپنی اوپر بازو دو فرشتونکی ف ع یہ حال ہی واسطی بیان کیفیت اوتارنی اونکی جیسی کہ پہلا جملہ حال تہا واسطی کیفیت لباس دجال اونکی پہر بیان کیا اونکا اور حال ت جب وقت جہکاوینگی سر اپنا ٹپکیگا پسینا اونکا اور جب اوٹہاوینگی سر اونچا گرینگی اونکی بالونسی قطری مانند دانون چاندیکی کہ مانند موتیون کی ہون ف ع ح یعنی صفائی کی اور چمک مین نہایہ مین لکہا ہی کہ لفظ جمان ساتہہ پیش جیم اور تخفیف میم کی او پر وزن غراب کی دانی چاندی کی بنی ہوئی بہیئت لڑی موتیونکی اور دانہ بڑا کہا ہی کہا طیبی نی کہ تشبیہ دیگئی عرق کی قطرونکو ساتہہ جمانکی برائی مین پہر تشبیہ دی جمانکو ساتہہ موتی کی بیچ صفائی کی اور خوبی کی اور بعضون نی کہا کہ جمان ساتہہ پیش جیم اور تشدید میم کی بہی موتی اور تخفیف میم سی دانی کہ چاندی کی بنتی اور یہان مراد خیر ہی یعنی جب جہکاوینگی سر ٹپکینگی اونکی سر کی بالون قطری نورانی اور جب اوٹہاوینگی سر ٹپکینگی وہ قطرات کنایہ ہی بہار اور تازگی او طراوت جمال اونکی سی ت پس نہین ممکن ہوگا اور نہین واقع ہوگا کسی کافر کو کہ پاوی ہوا دم عیسیٰ کی مگر کہ مرجاوی اور دم اونکا پہنچیگا جہان تک پہنچیگی نگاہ اونکی ف ع جائز ہی کہ ہو دجال مستثنیٰ اس حکم سی واسطی حکمت دکہانی خون اوسکی کی نیزہ مین تاکہ زیادہ ہو ساحر ہونا اوسکا مومنونکی دلونمین اور جائز ہی یہ کہ ہو یہ کرامت عیسیٰ کی اول ہی وقت اوترنی اونکی پہر جاتی رہی جس وقت کہ دیکہین دجال کو اسلیئے کہ ہمیشہ رہنا کرامت کا لازم نہین اور بعضون نی کہا کہ جس دم سی کہ کافر مریگا وہ دم ہوگا کہ مقصود ہوگا ساتہہ اوسکی ہلاک کرنا کافر کا نہ دم معتاد پس نہ مرنا دجال کا واسطی نہونی دم مقصود کی ہوگا سبحان اللہ ایک وقت تو وہ تہا کہ حضرت عیسیٰ دم سی مردونکو زندہ کرتی تہی اور ایک وقت وہ ہوگا کہ زندونکو مارینگی ت پس ڈہونڈہین گی عیسیٰ دجال کو یہانتک کہ پاوینگی اوسکو دروازہ لد پر ف ع لد ساتہہ پیش لام اور تشدید دال کی نام ہی ایک پہاڑ کا شام مین اور بعضون نی کہا کہ وہ ایک قریہ ہی قریون بیت المقدس کی سی اور بعضون نی کہا کہ وہ قریہ ہی فلسطین کی پس قتل کرینگی اوسکو پہر آوینگی عیسیٰ کی پاس ایک قوم کہ بچا یا ہوگا اونکو اللہ تعالیٰ نی دجال کی شر سی پس پونچہینگی عیسیٰ اونکی مونہہ کی گرد و غبار شدت و محنت کا ف ع احتمال ہی یہ کہ مرتبہ پونچہنا اپنی ظاہر معنی پر کہ پونچہین گرد از راہ اکرام اونکی یا یہ اشارہ ہو طرف دور کرنی شدت و محنت کی اونسی ت اور خبر دینگی اونکو درجات اور مراتب اونکی کہ پاوینگی بہشت مین پس رہینگا سیکہ عیسیٰ اسطرح سی ہونگی ناگہان وحی بہیجیگا اللہ تعالیٰ طرف عیسیٰ کی کہ تحقیق میں نی نکالی ہین کتنی ایک بندی اپنی نہین طاقت و قدرت کسیکو اونسی لڑنیکی ف ع طاقت و قدرت کو لفظ ید کر تعبیر کیا اسلیئے کہ آثار قدرت کی اکثر ہاتہہ سی ظاہر ہوتی ہین اور تثنیہ لانی مبالغہ کی لیئی ت اپس جمع کر او رجا ظت کر میری بندونکی لیجا کر طرف کوہ طور کی وَيَبْعَثُ اللّٰهُ يَأْجُوْجَ وَمَأْجُوْجَ وَهُمْ مِنْ كُلِّ حَدَبٍ يَنْسِلُوْنَ فَيَمُرُّ اَوَائِلُهُمْ عَلٰى بُحَيْرَةِ طَبَرِيَّةَ فَيَشْرَبُوْنَ مَا فِيْهَا وَيَمُرُّ اٰخِرُهُمْ فَيَقُوْلُوْنَ لَقَدْ كَانَ بِهٰذِهٖ مَرَّةً مَاءٌ ثُمَّ يَسِيْرُوْنَ حَتّٰى يَنْتَهُوْا اِلٰى جَبَلِ الْخَمَرِ وَهُوَ جَبَلُ بَيْتِ الْمَقْدِسِ فَيَقُوْلُوْنَ لَقَدْ قَتَلْنَا مَنْ فِي الْاَرْضِ هَلُمَّ فَلْنَقْتُلْ مَنْ فِي السَّمَاءِ فَيَرْمُوْنَ بِنُشَّابِهِمْ اِلَى السَّمَاءِ فَيَرُدُّ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ نُشَّابَهُمْ مَخْضُوْبَةً دَمًا وَيُحْصَرُ نَبِيُّ اللّٰهِ وَاَصْحَابُهٗ حَتّٰى يَكُوْنَ رَاْسُ الثَّوْرِ لِاَحَدِهِمْ خَيْرًا مِنْ مِائَةِ دِيْنَارٍ لِاَحَدِكُمُ الْيَوْمَ فَيَرْغَبُ نَبِيُّ اللّٰهِ عِيْسٰى وَاَصْحَابُهٗ فَيُرْسِلُ اللّٰهُ عَلَيْهِمُ النَّغَفَ فِيْ رِقَابِهِمْ فَيُصْبِحُوْنَ فَرْسٰى كَمَوْتِ نَفْسٍ وَاحِدَةٍ ثُمَّ يَهْبِطُ نَبِيُّ اللّٰهِ عِيْسٰى وَاَصْحَابُهٗ اِلَى الْاَرْضِ فَلَا يَجِدُوْنَ فِي الْاَرْضِ مَوْضِعَ شِبْرٍ اِلَّا مَلَاَهٗ زَهَمُهُمْ وَنَتْنُهُمْ فَيَرْغَبُ نَبِيُّ اللّٰهِ عِيْسٰى وَاَصْحَابُهٗ اِلَى اللّٰهِ فَيُرْسِلُ اللّٰهُ طَيْرًا كَاَعْنَاقِ الْبُخْتِ فَتَحْمِلُهُمْ فَتَطْرَحُهُمْ حَيْثُ شَاءَ اللّٰهُ اور بہیجیگا اللہ تعالیٰ یاجوج و ماجوج کو کہ نام دو قبیلونکا ہی اور وہ ہر زمین بلندسی دوڑین گی پس گذرینگی پہلی اونکی یعنی اول جماعت اوپر تالاب طبریہ کی ف ع طبریہ ساتہہ اضافت کی اور بحیرہ تصغیر ہی بحرہ کہ معنی دریا کی ہی یعنی چہوٹا سا دریا یعنی تالاب کہ طول اوسکا دس کوس کا ہی اور وہ طبریہ مین ہی

کہ نام ایک قریہ کا ہی شام مین ت پس پی جاوینگی جو کچہ اوسمین ہوگا پانی اور گذریگی جماعت اونکی پچہلی آویگی اونسی پس کہینگی وہ کہ تحقیق تہا
اسمین کبہی پانی پہر چلینگی یہانتک کہ پہنچینگے طرف جبل خمر کی کہ نام ایک پہاڑ کا ہی بیت المقدس مین ف ع اور لفظ خمر ساتہہ زبر خ اور میم کی یعنی خمر در
لپٹی ہوئی کا کی یا جو کچہ ڈہانکی کسی چیز کو قسم درخت وغیرہ سی اور اوس پہاڑ مین درخت بہت ہین اسلیئی اوسکا جبل الخمر نام ہوا ت پس کہینگی یاجوج ماجوج
تحقیق قتل کیا ہمنی اون شخصونکو کہ زمین مین تہی آؤ پس چاہیئی کہ قتل کرین ہم اون شخصونکو کہ آسمانین ہین پس پہینکینگی تیر اپنی طرف آسمان کی پس پہیریگا اللہ تعالیٰ
اونپر تیر اونکی رنگی خون مین ف ع یہ استدراج ہوگا اللہ سبحانہ کی طرف سی تاکہ وہ گمان کرین کہ ہم لڑی آسمان والونسی اور احتمال ہی کہ وہ تیر کسی جانور کی
لگکر سرخ ہوجائینگی پس اسمین اشارہ ہی طرف اسکی کہ گہیر لیگا فساد اونکا عالم سفلی اور علویکو ت اور روکی جاینگی نبی اللہ کی یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور یار اونکی
یعنی اوس امت کی مومن کوہ طور پر یہانتک کہ ہوگا سر بیل کا واسطی ایک اونکی بہتر سو دینار روپی سی واسطی ایک تمہاری کی آجکی دن ف ح یعنی فاقہ اور احتیاج
اونکی اس حد کو پہنچیگی کہ کلہ بیل کا باوجودیکہ بہت ارزان ہی تمام اجزای بیل مین بہتر ہوگا سو دینار سی اونکی نزدیک اور باقی اجزای گوشت کو اسپر قیاس کیا چاہیئی کہ
کیا حال رکہتی ہونگی اور کیا مرغوب بیش قیمت ہونگی اونکی نزدیک ت پس رغبت کرینگی یعنی دعامی دراز کرینگی اللہ تعالیٰ سی اونکی ہلاک کرنیکی نبی اللہ
عیسیٰ اور یار اونکی پس بہیجیگا اللہ تعالیٰ اونپر کیڑی اونکی گردنونمین ف ح نغف ساتہہ زبر نون اور غین کی کیڑی کہ اونٹ اور بکری کی ناک مین پڑجاتی ہین
ت پس ہوجاوینگی مردہ مانند مرنی ایک جانکی یعنی سب ایکبارگی مرجاوینگی قہر الٰہی سی کہ غالب ہی ہر چیز پر پہر اوترینگی نبی خدا عیسیٰ اور یار اونکی پہاڑ طرف
زمین کی پس نہین پاوینگی زمین مین جگہ ایک بالشت مگر کہ بہر دیا ہوگا اوسکو چربی اور بدبو اونکی نی پس دعا کرینگی نبی خدا کی عیسیٰ اور یار اونکی طرف اللہ کی
پس بہیجیگا اللہ جانور پرند کہ گردنین اونکی مانند گردنون اونٹ بختی کی ہونگی ف بخت ساتہہ پیش ب اور جزم خ کی اونٹ خراسانی کہ دراز گردن ہوتی ہین
اور اسمین اشارہ ہی اسکی طرف کہ ہیئت اجتماعیہ کو بڑی تاثیر ہی قبولیت دعا مین ت پس اوٹہاوینگی وہ جانور اونکو اور پہینکدینگی اونکو جہان چاہیگا اللہ
تعالیٰ اور فی روایۃ تطرحہم بالنہبل ویستوقد المسلمون من قسیہم ونشابہم وجعابہم سبع سنین ثم یرسل اللہ مطرا لا یکن
منہ بیت مدر ولا وبر فیغسل الارض حتی یترکہا کالزلفۃ ثم یقال للارض انبتی ثمرتک وردی برکتک فیومئذ تاکل
العصابۃ من الرمانۃ ویستظلون بقحفہا ویبارک فی الرسل حتی ان اللقحۃ من الابل لتکفی الفئام من الناس واللقحۃ
من البقر لتکفی القبیلۃ من الناس واللقحۃ من الغنم لتکفی الفخذ من الناس فبینما ہم کذلک اذ بعث اللہ ریحا طیبۃ
فتاخذہم تحت آباطہم فتقبض روح کل مؤمن وکل مسلم ویبقی شرار الناس یتہارجون فیہا تہارج الحمر فعلیہم
تقوم الساعۃ رواہ مسلم الا الروایۃ الثانیۃ وہی قولہ تطرحہم بالنہبل الی قولہ سبع سنین رواہ الترمذی ت اور
اور ایک روایت مین ہی کہ ڈالدینگی جانور اونکو نہبل مین ف ح نہبل ساتہہ زبر نون اور جزم ہ اور زبر ب کی ایک موضع ہی بیت المقدس مین اور بعضون
نی کہا کہ وہ جگہ کہ نکلتا ہی آفتاب اسیطرح تصحیح کیا ہی اس لفظکی مشکوٰۃ کی نسخون مین اور مجمع البحار مین کرمانی سی نقل کی ہی مہبل ساتہہ میم کی اور معنی اوسکی لکہی ہین
گڑہا گہرا زمین مین اور قاموس مین بیچ باب اللام اور فصل میم کی ہی مہبل مانند منزل کی گڑہا پہاڑ سی اور کہا کہ ترمذی حدیث دجال مین فتطرحہم بالنہبل نون
لایا ہی اور صواب اشبہ ل ہی یعنی میم کی ساتہہ ت اور جلاوینگی مسلمان کمانون اونکیسی اور تیرون اونکیسی اور ترکشون اونکیسی سات برس پہر بہیجیگا اللہ تعالیٰ ایک مینہ کہ
نہین چہپاویگا اوسی چیز کو اوس مینہ سی گہر مٹی اور پتہر کا اور نہ گہر صوف کا ف ح یعنی شہر کی گہر اور جنگل کی اہلی کہ وہان شہرون مین مٹی و پتہر کی گہر ہوتی ہین اور
گنوارونکی جنگل مین رہتی ہین صوف کی کمبل تانکی گذران کرتی ہین اور مراد یہ ہی کہ وہ مینہ سب جگہ برسیگا اور کوئی جگہ ایسی نہین ہوگی کہ وہان مینہ نہ پہنچی اور کوئی دیوار و خیمہ مینہ
کی پہنچنی سی کہین مانع نہین ہوگا اور لفظ لا یکن زبر ی اور پیش کاف سی کن سی ہی اور پیش ی اور زبر کاف سی اکنان سی دونوطرح آیا ہی یعنی ستر کی ت پس دہوویگا

والیگا وہ مینہ زمین کو یہانتک کہ کر دیگا اوسکو مانند آئینہ کی صاف پہر جاویگا زمین کو نکال تو میوے اپنے اور پہر لا برکت اپنی پس اوسدن کہاویگی جماعت
دس سے لیکر چالیس تک ایک انار سے یعنی انار ایسا بڑا اور پر دانہ ہوگا کہ بہت سے لوگ اوسکو کہاوینگے اور سیر ہوینگے اور سایہ پکڑینگے اوسکی چہلکی مین ف ع
کہا ایک شارح نے کہ مراد ہے آدہا چہلکا اوسکی اوپر کا اور قحف اصل مین کہتی ہین گول ہڈی کو کہ اوپر دماغ کی ہے اور لکڑی کی پیالہ کو بہی کہتی ہین پس سبب
مشابہت کی یہان انار کی اوپر کی چہالکی کو قحف کہا ت اور برکت دیجاویگی دودہ مین یعنی دودہ اونٹ اور بکری وغیرہ کی تہنون مین بہت ہوگا یہانتک
کہ ایک اونٹنی دودہ کی البتہ کفایت کریگی جماعت کثیر کو آدمیون سے ف ع لقظ فیام ہمزہ سے اور بوزن رجال کی اور عوام بدل لیتی ہین ہمزہ کو ی
سے یعنی جماعت آدمیونکی اور مراد اوس سے یہان زیادہ قبیلہ سے ہے جیسیکہ قبیلہ زیادہ ہے فخذ سے جیسیکہ آگی مذکور ہے ت اور ایک گای دودہ کی البتہ
کفایت کریگی قبیلہ کو آدمیون سے اور ایک بکری دودہ کی البتہ کفایت کریگی تہوڑی سی جماعت کو آدمیون سے ف ع فخذ یہان زیر خا اور جزم
خ سے ہے فقط یعنی جماعت کی اقارب سے اور وہ کم بطن سے ہے اور بطن کم قبیلہ سے اور فخذ معنی رانکی زیر خ اور جزم خ سے بہی ہی ت پس ناگاہ
وہ ایسی چین وسعت مین ہونگی ناگہان بہیجیگا اللہ تعالی ایک باد خوشبو کی پس پکڑیگی وہ اونکو نیچی بغلون اونکی پس قبض کریگی وہ روح ہر مومن کی
اور ہر مسلمان کی ف ح ع نسبت قبض روح کی باد کی طرف مجازاً ہے کیونکہ حقیقت مین قابض ارواح ملک الموت ہین بحکم خدا تعالی اور مجمل خود معلوم ہو چکا
کہ مومن ومسلم دونون ایک ہی ہین جو مومن ہے مسلمان ہے اور جو مسلمان ہے مومن ہے لیکن تفاوت کہ رکہا ہے علماء نے یہہ ہے کہ مومن باعتبار تصدیق قلبی کی
کہتی ہین کہ باطن مین ہے اور مسلم باعتبار انقیاد ظاہر کی اور مقصود یہان تاکید وتعمیم ہے تاکوئی انسے باہر نرہے ت اور باقی رہین گی شریر لوگ ملتفط ہوینگی
اور لڑینگی زمین مین مانند اختلاط گدہون کی آپسمین ف ح اور بعضون نے کہا کہ مراد جماع کرنا ہے مردونکا عورتون سے بے حیائی سے بلحاظ ہو کر علانیہ سامنی لوگون کے
جیسیکہ عادت ہے گدہون کی ہرج جزم سے بمعنی جماع آیا ہے کہا جاتا ہے ہرج جاریتہ یعنی جماع کیا اوسنے کذا فی القاموس ت پس اونپر قائم ہوگی
قیامت ف ع یعنی نہ اونکی خبر پاوینگی آتی ہے حدیث کہ نہین قائم ہوگی قیامت یہانتک کہ نہین کہا جاویگا زمین مین اللہ اللہ ت نقل کی یہہ حدیث
یعنی یہہ مسلم نے مگر روایت دوسری کہ وہ قول حضرت کا ہے تطرحہم بالنہبل قول سے ہم سنین تک روایت کیا اوسکو ترمذی نے وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ
الْخُدْرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَخْرُجُ الدَّجَّالُ فَیَتَوَجَّہُ قِبَلَہٗ رَجُلٌ مِّنَ الْمُؤْمِنِیْنَ فَیَلْقَاہُ الْمَسَالِحُ مَسَالِحُ الدَّجَّالِ فَیَقُوْلُوْنَ
لَہٗ اَیْنَ تَعْمِدُ فَیَقُوْلُ اَعْمِدُ اِلٰی ھٰذَا الَّذِیْ خَرَجَ قَالَ فَیَقُوْلُوْنَ لَہٗ اَوَ مَا تُؤْمِنُ بِرَبِّنَا فَیَقُوْلُ مَا بِرَبِّنَا خَفَاءٌ فَیَقُوْلُوْنَ اقْتُلُوْہُ فَیَقُوْلُ بَعْضُھُمْ
لِبَعْضٍ اَلَیْسَ قَدْ نَھَاکُمْ رَبُّکُمْ اَنْ تَقْتُلُوْا اَحَدًا دُوْنَہٗ فَیَنْطَلِقُوْنَ بِہٖ اِلَی الدَّجَّالِ فَاِذَا رَاٰہُ الْمُؤْمِنُ قَالَ یٰاَیُّھَا النَّاسُ ھٰذَا الدَّجَّالُ الَّذِیْ ذَکَرَ
رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ فَیَاْمُرُ الدَّجَّالُ بِہٖ فَیُشَبَّحُ فَیَقُوْلُ خُذُوْہُ وَشُجُّوْہُ فَیُوْسَعُ ظَھْرُہٗ وَبَطْنُہٗ ضَرْبًا قَالَ فَیَقُوْلُ اَوَ مَا تُؤْمِنُ بِیْ قَالَ فَیَقُوْلُ
اَنْتَ الْمَسِیْحُ الْکَذَّابُ قَالَ فَیُؤْمَرُ بِہٖ فَیُؤْشَرُ بِالْمِئْشَارِ مِنْ مَّفْرِقِہٖ حَتّٰی یُفَرَّقَ بَیْنَ رِجْلَیْہِ قَالَ ثُمَّ یَمْشِی الدَّجَّالُ بَیْنَ الْقِطْعَتَیْنِ ثُمَّ یَقُوْلُ لَہٗ قُمْ فَیَسْتَوِیْ
قَائِمًا ثُمَّ یَقُوْلُ لَہٗ اَتُؤْمِنُ بِیْ فَیَقُوْلُ مَا ازْدَدْتُّ فِیْکَ اِلَّا بَصِیْرَۃً قَالَ ثُمَّ یَقُوْلُ یٰاَیُّھَا النَّاسُ اِنَّہٗ لَا یَفْعَلُ بَعْدِیْ بِاَحَدٍ مِّنَ النَّاسِ قَالَ فَیَاْخُذُہُ
الدَّجَّالُ لِیَذْبَحَہٗ فَیُجْعَلُ مَا بَیْنَ رَقَبَتِہٖ اِلٰی تَرْقُوَتِہٖ نُحَاسًا فَلَا یَسْتَطِیْعُ اِلَیْہِ سَبِیْلًا قَالَ فَیَاْخُذُ بِیَدَیْہِ وَرِجْلَیْہِ فَیَقْذِفُ بِہٖ فَیَحْسَبُ النَّاسُ اَنَّمَا قَذَفَہٗ
اِلَی النَّارِ وَاِنَّمَا اُلْقِیَ فِی الْجَنَّۃِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ھٰذَا اَعْظَمُ النَّاسِ شَھَادَۃً عِنْدَ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ رَوَاہُ مُسْلِمٌ
اور روایت ہے ابو سعید خدری سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نکلیگا دجال پس متوجہ ہوگا اوسکی طرف ایک مرد مسلمانون سے ف ع
بعضون نے کہا کہ یہہ مرد خضر علیہ السلام ہونگی اور یہہ مقتضی ہے اسکو کہ خضر زندہ ہین اور اختلاف کیا علما نے اسمین جمہور فقہا اور محدثین وغیرہم اور بعض صوفیہ اسطرف
گئی کہ وہ زندہ ہین اور جمہور صوفیہ اور بعض فقہا وغیرہم ادہر گئی ہین کہ وہ زندہ ہین کہا نووی نے کہ یہہ صحیح ہے پس نہین کی کہتی ایک شخص کہ نکہا اوسکو اسکی نسبت

صاحب ہتھیار ہونگے نگہبان دجال کے ف ع مسالح زبر میم اور زیر لام سے جمع مسلحہ کی ہے یعنی سرحد کہ جگہ ہتھیار بندوں کی ہے بعد ازاں اطلاق کیا درآن
ہتھیار بند پر کہ نگاہ رکھتے ہیں سرحد کو اور یہاں مراد یہی معنی ہیں ت پس کہیں گے وہ لوگ اوس مرد مسلمان سے کہ کہاں جانیکا قصد رکھتا ہے تو پس کہیگا قصد رکھتا ہوں
کہ جاؤں طرف اس شخص کی کہ نکلا ہے یعنی دجال ہے پس فرمایا حضرت نے کہینگے تابع دجال کے کیا ایمان نہیں لاتا تو ہمارے رب پر ف ع مراد کہیں گے رب سے دجال کو
بسبب مال و جاہ اوسکی کے ت پس کہیگا وہ مرد مسلمان کہ نہیں ہے کچھ پوشیدہ صفات پروردگار ہمارے کی پوشیدہ گیں ف ع دلیلیں اوسکی ربوبیت کی ظاہر ہیں قسم سے ایک کے
اور رزق و دینی وغیرہ لا سے ہی اور وہ سرا صفتیں کمال کی رکھتا ہے کہ نقصان کو وہاں راہ نہیں اور دجال میں صفتیں نقصان کی ظاہر ہیں پس جسکی ربوبیت
اور کمال کی دلیلیں صحیح موجود ہوں اوسکا شریک بندہ ناقص کیونکر ہو سکتا ہے اوسکی سزاوار ہے نہ غیر اوسکی کی ت پس کہیں گے وہ تابعین دجال کے کہ مار ڈالو
اس شخص کو کہ ایمان نہیں لاتا ہمارے پروردگار پر پس کہیگا بعض اونکا بعض سے کہ کیا نہیں منع کیا ہے تمکو پروردگار تمہارے نے یعنی دجال نے اسے کہ مارو کسیکو بے
حکم اوسکی پس لیجاویں گے اوس شخص کو طرف دجال کی پس جب دیکھیگا دجال کو وہ شخص یعنی اور پہچانے گا علامتیں اوسکی کہے گا اے لوگو آگاہ ہو کہ یہ وہی دجال ہے
کہ ذکر کیا ہے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنی اپنی حدیثوں میں کہ نکلیگا اخیر زمانہ میں ساتھ ان علامات کے فرمایا آنحضرت نے پس حکم کریگا دجال اوسکی چت لٹانے کی اور بعضے نسخوں میں
کہا ہے پیٹ کے بل لٹانیکا یعنی جیسے گنہگار کو لٹاتے ہیں مارنے کے لیے پس لٹایا جاویگا وہ شخص پس کہیگا دجال یعنی از راہ تاکید و تغلیظ و تشدید کے پکڑو اسکو اور زخمی کرو
اسکا پس سر اوسکا زخم کیا جاویگا پیٹھ اوسکی اور پیٹ اوسکا بسبب بہت مارنے کی اوسکی پیٹھ اور پیٹ پر ف ح ع لفظ فیوسع ساتھ جزم واو اور تخفیف سین کے وسع
سے ہے اور بعضے نسخوں میں ساتھ زبر واو اور تشدید سین کے توسیع سے ہے اور تشبیح کیا ہے اور لفظ شج صیغہ مضارع مجہول کا ہے ساتھ شین معجمہ اور جیم مشددہ کے اور شج کے معنی
تشجیج سے یعنی چیر کر کھال کو یعنی چیت یا پیٹ لٹایا جاویگا اور لفظ شجوہ بھی ساتھ شین معجمہ اور تشدید جیم کے امر ہے شج سے معنی زخمی کرنے سر کی اور یہ روایت
صحیح سے ہے کہ ذکر کی شرح السنہ و اسلام اور دو نسخوں روایت ہے کہ تشبیح جیسا کہ کہا گیا ہے شبحوہ سے اور شبحوہ بھی امر ہے اور روایت ہے مشبحہ شبحوہ دونوں شبح سے معنی زمین پر لٹانے کی
اور جزری نے کہا کہ صواب نزدیک مشبحہ اوسکا روایت ہے ذکر کیا ہے اور وہ جو دوسرے میں ذکر کیا ہے جیسا کہ ذکر کیا فی او تصحیح کیا ہے اسکی قاضی عیاض نے اور یہ صحیح نزدیک ایک جماعت
کی اصحاب ہمارے سے اول ہے واللہ اعلم ت فرمایا حضرت نے پس کہیگا دجال کیا نہیں ایمان لاتا مجھ پر فرمایا حضرت نے پس کہیگا وہ تو ہے مسیح جھوٹا فرمایا
حضرت نے پس حکم کیا جاویگا یعنی حکم کریگا دجال اوسکی دو ٹکڑے کرنے اور پراگندہ کرنے کا پس چیرا جاویگا آرے سے سر کی طرف سے یہاں تک کہ دو ٹکڑے کیا جاوے
درمیان دونوں پاؤں اوسکی کے ف ع ح یعنی از سر تا پا چیر ڈالینگے اور لفظ فیوشر احتمال ہے کہ ہمزہ سے ہو اور یہی احتمال ہے کہ واو سے ہو اور ایسے ہی لفظ
میشار بکسر میم سے ساتھ ہمزہ واو اور یے کی دونوں طرح آیا ہے اور وشر بمعنی نشر یعنی پراگندہ کرنے اور چیرنے کی ہے کہا جاتا ہے کہ کہتے ہیں اور منشار نون سے بھی آیا ہے اور
مفرق زبر میم اور زیر رے سے بیچ مانگ کے ت فرمایا حضرت نے پھر چلیگا دجال درمیان دونوں ٹکڑوں اوسکی کے یعنی اتراتا ہوا بسبب قتل کرنے کے پھر کہیگا
دجال اوسکو اوٹھ کھڑا ہو پس سیدھا اوٹھ کھڑا ہوگا پھر کہیگا دجال اوسکو کیا ایمان لاتا ہے تو مجھ پر پس کہیگا وہ نہیں زیادہ کیا میں بیچ پہچانے تیرے مگر زیادہ
علم و یقین اسکا کہ تو جھوٹا ہے یعنی زندہ کرنے تیرے نے بعد مارنے میرے کے مجھکو یقین کامل ہوا کہ تو دجال دروغگو ہے فرمایا حضرت نے پھر کہیگا وہ مومن اے لوگو تحقیق
دجال نہیں کر سکیگا کسیکی ساتھ لوگوں میں سے جو کچھ کہ کیا ساتھ میرے یعنی قتل کرنا اور جلانا بعد کرنے اوسکے ساتھ کسیکے ف ع ح اور یہ خبر ہے سلب ہو جانے قدرت
اسکے سے پیچھے اوس قتل اور کرنے کے پھر لوگوں کو اسکی ذریعے سے ت فرمایا حضرت نے پس پکڑیگا اوسکو دجال تاکہ ذبح کرے اوسکا پس تانبا کر دیا جاویگا وہ جگہ کہ درمیان
گردن اوسکی کے ہے اور اوس سے ہنسلی تک پس نہ پاویگا دجال اوسکی طرف راہ ف ع یعنی مثل تانبے کی سخت ہو جاویگی کہ تلوار اوسمیں کام نہ کرے اور شرح السنہ میں
ہے کہ معمر نے کہا کہ پہنچی ہے مجھ کو یہ بات کہ رکھا جاویگا اوسکی گردن پر تختہ تانبے کا ت پس نہیں راہ پاسکیگا دجال اوسکے قتل کو فرمایا حضرت نے پس پکڑیگا
دجال دونوں ہاتھ اوس شخص کے اور دونوں پاؤں اوسکی پس پھینک دیگا اوسکو یعنی آگ میں کہ ہمراہ رکھتا ہے پس گمان کرینگے لوگ کہ پھینکا اوسکو بیچ طرف آگ کی

اور وہ نہیں پہنچیگا مگر طرف جنت کی ف ع یعنی باغ یہن جو دنیا کی باغون مین سی یا یہ مراد ہو کہ پہینکیگا دجال اوسکو آگ مین کہ اوسکی ساتھ ہوگی کر دیگا اوسکو ٹھنڈا اور پیر ہوتی ہی اور سلامتی مانند ابراہیم علیہ السلام کی اور ہوگی وہ آگ اوسپر باعث جنت اور بہشت بلکہ نہین حاصل ہوگی اوسکو موت اوسکی ہاتھ پر سوا پہلی موت کی جیسا کہ نہین فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ یہ شخص بہت بڑا ہوگا لوگون مین از روی شہادت کی نزدیک پروردگار عالمونکی ف ح باعتبار ماری جانی اوسکی کی اول بار اگرچہ پہر از ان زندہ ہوا یا باعتبار قصد ذبح کرنی اوسکی کی اگرچہ نہ ذبح کیا گیا اور یہ بھی ہوسکتا ہی کہ مراد شہادت سی حاضر ہونا اور گواہی دینا ہو نزدیک حق تعالی کی **وعن** أم شريك قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ليفرن الناس من الدجال حتى يلحقوا بالجبال قالت أم شريك قلت يا رسول الله فأين العرب يومئذ قال هم قليل رواه مسلم اور روایت ہی ام شریک سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی البتہ بھاگینگی لوگ دجال سی یہانتک کہ پہنچینگی پہاڑون پر کہا ام شریک نی کہا مینی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پس کہان ہونگی عرب اوسدن ف ع لفظ فاین مین ف جزا ہی شرط محذوف کی یعنی جبکہ یہ حال ہوگا لوگونکا تو پس کہان ہونگی عرب کہ کام انکا جہاد کرنا ہی راہ خدا مین اور دفع کرنا شر و فتنہ کا دین سی ف ت فرمایا حضرت نی عرب تھوڑی ہونگی یعنی اوسدن پس نہین قدرت رکہینگی جہاد کی نقل کی مسلم نی **وعن** أنس عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال يتبع الدجال من يهود أصفهان سبعون ألفا عليهم الطيالسة رواه مسلم اور روایت ہی انس سی اونسی نقل کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا پیروی کرینگی دجال کی یہود اصفہان سی ستر ہزار کہ اونپر طیلسانین ہونگی ف ع لفظ یتبع اس حدیث مین ساتھ زبر ی اور جزم تا اور زیر بے کی ہی یعنی ہمراہ ہونگی اور کہا ایک شارح نی کہ اتباع سی ہی یعنی تشدید تا سی ہی یعنی پیروی کرینگی اور لفظ اصفہان زیر ہمزہ اور زبر ہمزہ سی ہی اور زیر ف سی نام ہی شہر مشہور کا شہرہای عجم مین سی اور ایک روایت مین شہر کی جگہ نونی ہی اور صحیح مشہور شہر ہی اور لفظ طیالسہ زبر طا اور زیر لام سی جمع طیلسان کی ہی کہ وہ کپڑا مشہور ہی عرب مین اور عباصوف وغیرہ سی ہی کہ وہ سر سی ہی اصل اوسکی تالسان ہی اور بعضی عالمون نی دلیل پکڑی ہی ساتھ اس حدیث کی اوپر برائی طیلسان کی اور ساتھ اسکی کہ روایت کی گئی ہی انس سی کہ اونہون نی ایک جماعت کو دیکہا کہ اونپر طیلسانین تہین پس کہا اونہون نی کہ گویا یہ لوگ مانند یہود خیبر کی ہین اور حق یہ ہی کہ اوڑہنا طیلسان کا یعنی ڈہانکنی سر کی چادر سی سنتون سی ہی حدیثون سی ثابت ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی اور صحابہ رضی اللہ عنہم سی اگرچہ ایک وقت مین شعار یہود سی ہوا اور انکار کرنا انس کا اسکی سبب سی ہو یا سبب رنگ اونکی کی ہو کہ زرد تہا اور محل خلاف کا یہی اوڑہنی طیلسان کی ہی یعنی ڈہانکنی سر کی چادر سی اور ڈالنی کنارہ اوسکی کا کندہی پر اور اوسکو تقنع اور قناع بہی کہتی ہین اور بعضی اسکی کہتی ہین کہ جو گنجایش آنحضرت سی اور صحابہ سی ثابت ہوا مخصوص ہی وقت ضرورت کی ہی کہ بسبب گرمی آفتاب وغیرہ کی اوڑہا ہی اور جمہور کی نزدیک علی الاطلاق جائز ہی بلا کراہت چنانچہ حدیث مین آیا ہی کہ ڈہانکنا سر طیلسان سی کہ اوڑہنا چادر کا ہی اور عرب کا یہی اور تقنع پہننا او ایمان کا ہی اور حدیث مین آیا ہی کہ ڈہانکنا سر کا طیلسان سی دن مین فقر ہی اور رات مین سنت اور حدیث انس مین آیا ہی کہ تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بہت کرتی تہی قناع کو اور صحابہ سی بہی تقنع آیا ہی اور آثار و اخبار اسمین بہت ہین **وعن** أبي سعيد قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يأتي الدجال وهو محرم عليه أن يدخل نقاب المدينة فينزل بعض السباخ التي تلي المدينة فيخرج إليه رجل وهو خير الناس أو من خيار الناس فيقول أشهد أنك الدجال الذي حدثنا رسول الله صلى الله عليه وسلم حديثه فيقول الدجال أرأيتم إن قتلت هذا ثم أحييته هل تشكون في الأمر فيقولون لا فيقتله ثم يحييه فيقول والله ما كنت فيك أشد بصيرة مني اليوم فيريد الدجال أن يقتله فلا يسلط عليه متفق عليه اور روایت ہی ابوسعید سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ آویگا دجال یعنی ظاہر ہوگا دنیا مین یا متوجہ ہوگا جانب مدینہ منورہ کی حالانکہ حرام یعنی ممنوع ہوگا اوسپر داخل ہونا مدینہ کی راہون مین پس اوتریگا بعضی زمین شور مین کہ قریب مدینہ کی ہی پس نکلیگا طرف اوسکی ایک شخص حالانکہ وہ بہتر لوگونکا ہوگا یعنی اوسوقت مین یا کہا بہتر لوگونکا ہوگا ف عرض کیا

راوی ہی ہوا اوپر گذرا کہ وہ خضر علیہ السلام ہونگی بنابر قول صحیح کی ترجمہ پس کہیگا وہ شخص گواہی دیتا ہوں میں کہ تو وہ دجال ہی کہ خبر دی ہمکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی وصف و حال اوسکی کی پس کہیگا دجال یعنی اوس شخص کی گرد اوسکی ہونگی خبر دو مجہکو اگر قتل کروں میں اوسکو پہر زندہ کروں میں اوسکو کیا شک کروگی تم میری شان میں یعنی میری خدا ہونی میں پس کہینگی لوگ شک نہیں کرینگی ہم ف ح اگر وہ لوگ اہل شقاوت سی ہونگی گروید ہ اور تابعدار اوسکی ہونگی تو در حقیقت یکلام ہی والا بسبب خوف اور دفع الوقت کی کہینگی اور ہوسکتا ہے کہ مراد اونکی بطریق توریہ اور کنایہ کی نہ شک کرنا اوسکی جہوٹ میں ہو ترجمہ پس قتل کریگا دجال اوسکو اور پہر زندہ کریگا اوسکو یعنی اور پوچہی گا اوس سے جیسا کہ اوپر گذرا پس کہیگا وہ شخص قسم ہی اللہ کی نہ تہا میں یعنی پہلی اس سے تیری حق میں قوی تر اور سخت تر از روی یقین کے اپنی سی جیسا کہ صحیح آج ہوں ف ح یعنی آج کہ مارنا اور جلانا تجہسی دیکہا یعنی یقین میرا تیری جہوٹی ہونیکا قوی تر ہوا بسبب دیکہنی علامت بطلان تیری کی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اوسکی خبر دی تہی حاصل یہ کہ جیسا آج مجہکو یقین ہوا ہی تیری بطلان کا ایسا کبہی نہیں ہوا ترجمہ پس چاہیگا دجال کہ قتل کری اوسکو پس نہیں قدرت دجال کو اوسکی قتل پر ہوگی ف ع اسمین دلیل ہی اسپر کہ استدراج دجال کا اول ہی ہوگا پہر سلب ہو جاویگا اور وہ نہیں قدرت رکہتا ہوگا او پہر کچہہ ارادہ کریگا یہ شان اللہ ہی کی ہی کہ جو چاہی سو کری ترجمہ نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **وعن** ابی ہریرة عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال یاتی المسیح من قبل المشرق ھمته المدینة حتی ینزل دبر احد ثم تصرف الملائکة وجهه قبل الشام وھنالک یھلک متفق علیه

اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ روایت کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سی کہا آویگا مسیح دجال جانب مشرق سی دجال کیا قصد اوسکا مدینہ طاہرہ میں آنی کا ہوگا یہانتک کہ اوتریگا پیچہی کوہ احد کی کہ تین کوس مدینہ سی ہی پہر یعنی بعد واقع ہونی قصہ شخص مذکور کی پہیر دیگی فرشتی منہہ اوسکا طرف ولایت شام کی کہ جہانسی آیا تہا وہیں جاویگا ف ع اسمین دلیل ہی اوسکی بطلان کی اور علامت ہی اوسکی عجز و نقصان کی کہ اولٹا پہر جاویگا اور نہیں قدرت رکہیگا داخل ہونی اوس شہر کی کہ جسمین مدفون ہی سید الوری کا اور ظاہر یہی ہی کہ حرم مکہ میں بطریق اولی نہیں داخل ہوگا ترجمہ اور وہاں یعنی شام میں ہلاک ہوگا دجال یعنی جیسا کہ گذرا پہلی باب میں کہ شام کی قریوں میں سی ہی اوسکو ماریگی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **وعن** ابی بکرة عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یدخل المدینة رعب المسیح الدجال لھا یومئذ سبعة ابواب علی کل باب ملکان رواه البخاری اور روایت ہی ابی بکرہ سی اونسی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا نہیں داخل ہوگا اہل مدینہ پر خوف دجال کا یعنی اوسکے لشکر دجال آنیگا تو ستاوریگی ہونگی پہر دروازہ کی ہیں اوس وقت میں ہر دروازی پر دو فرشتی ہونگی کہ بچاتی اوسکو داخل ہونی سی نقل کی یہ بخاری نی ف ع کہا سیوطی نی کہ یہ جو مشہور ہی زبانوں پر کہ جبرئیل نہیں اوترتی زمین پر بعد وفات نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اسکی کچہہ اصل نہیں اور دلیل اسکی بطلانکی وہ روایت ہی کہ نقل کی طبرانی نی کہ جبرئیل حاضر ہوتی ہیں وقت مرنی ہر مومن کی کہ ہو تاہی طہارت پر اور روایت ہی ابو نعیم نی کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی گذریگا دجال مدینہ پر پس ناگہان وہ ملیگا ایک مخلوق عظیم سی پس کہیگا کہ تو کون ہی وہ کہیگا میں جبرئیل ہوں کہ بہیجا مجہکو تا کہ روکوں تجہکو حرم رسول اوسکی سی **وعن** فاطمة بنت قیس قالت سمعت منادی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ینادی الصلوة جامعة فخرجت الی المسجد فصلیت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلما قضی صلوته جلس علی المنبر وھو یضحک فقال لیلزم کل انسان مصلاه ثم قال ھل تدرون لم جمعتکم قالوا اللہ ورسوله اعلم قال انی واللہ ما جمعتکم لرغبة ولا لرھبة ولکن جمعتکم لان تمیما الداری کان رجلا نصرانیا فجاء فبایع واسلم وحدثنی حدیثا وافق الذی کنت احدثکم عن المسیح الدجال حدثنی انه رکب فی سفینة بحریة مع ثلثین رجلا من لخم وجذام فلعب بھم الموج شھرا فی البحر ثم ارفؤا الی جزیرة حین مغرب الشمس فجلسوا فی اقرب السفینة فدخلوا الجزیرة فلقیتھم دابة اھلب کثیر الشعر لا یدرون ما قبله من دبره من کثرة الشعر فقالوا ویلک ما انت قالت انا الجساسة انطلقوا الی ھذا الرجل فی الدیر فانه الی خبرکم بالاشواق

اور

اور روایت ہی فاطمہ بنت قیس سی کہ کہا سنا مین نی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی موذن کو کہ پکارتا ہی نماز جمع کرنیوالی ہی ف ع یہ کلمہ واسطی طلب اور ترغیب نماز کی
کہا کرتی ہین تا لوگ آوین اور جمع ہوون جیسیکہ کسوف اور خسوف کی نماز کی لیی زمانہ شریف مین کہتی تہی ت پس نکلی مین طرف مسجد کی پس نماز پڑہی مین نی ساتہہ پیغمبر
خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ف ع یعنی نفل یا فرض اور شاید کہ نکلنا اونکا پہلی ہی کی ہو یا ہوا اتفاق ت پس جب نماز پڑہ چکی آنحضرت بیٹہی منبر پر اس حالت مین کہ وہ
ہنستی تہی یعنی مسکراتی تہی سبب عادت شریف کی پس فرمایا چاہیے کہ لازم پکڑی ہر آدمی جگہ اپنی نماز کی یعنی جہان نماز پڑہی ہی وہین بیٹہا رہی اوٹہی نہین پہر فرمایا
کیا جانتی ہو تم کہ کیون جمع کیا مین نی تمکو عرض کیا صحابہ نی کہ اللہ اور رسول اوسکا دانا تر ہی فرمایا تحقیق مین قسم اللہ کی نہین جمع کیا تمکو واسطی امر خوف کی یعنی جنگ
دینی کی لیی اور نہ واسطی امر دہشتناک کی یعنی دشمن سی لڑائی کی لیی لیکن جمع کیا ہی مین نی تمکو اسلیی کہ تمیم داری تہا مرد نصرانی پس آیا اور مسلمان ہوا اور بیان کی مجہسی ایک
خبر کہ موافق پڑی اوس چیز کی کہ خبر دیتا تہا مین تمکو ساتہہ اوسکی یعنی مسیح دجال سی ف یعنی چاہا مین نی کہ سنواؤن تمکو خبر تمیم داری کی کہ تا موجب زیادتی یقین تمہاری
ہو اور خبر ہمقرین معاینہ کی ہو ت خبر دی مجہکو تمیم داری نی کہ وہ سوار ہوا کشتی دریائی مین ف ع یعنی نہ خشکی کی کشتی مین یہ احتراز ہی اونٹ سی کہ سفینۃ
البر کہا جاتا ہی اور بعضی نی کہا یعنی بڑی کشتی دریا کی مین نہ چہوٹی کشتی نہر کی مین ت ساتہہ تیس شخص کی لخم اور جذام سی ف ع لخم زبر لام اور جزم خ معجمہ کی
نام قبیلہ کا ہی اور جذام پیش جیم اور ذال معجمہ سی ہی قبیلہ ہی ت پس بازی کی ساتہہ اون کشتی کی سوارون کی موج نی ایک مہینی بہر تک دریا مین ف ع
یعنی پہینکا اونکو موج نی غیر جہت مقصد مین اسلیی کہ لعب اوس فعل کو کہتی ہین کہ اوسمین فائدہ اور کوئی غرض مفید مقصود نہو ت پس نزدیک لگی کشتی
کو طرف ایک جزیرہ کی وقت غروب ہونی آفتاب کی پس بیٹہی چہوٹی کشتیون مین کہ ہمراہ بڑی کشتی کی تہین ف ع لفظ اقرب بروزن اکرم قرب سی جمع ہی قارب کی
کہ زیر راء اور زبر سی ہی یعنی چہوٹی کشتی کی کہ ہمراہ بڑی کشتی کی ہوتی ہی مانند کوتل گہوڑی کی تا اوسمین بیٹہ کر حاجت والی کنارے کی کرین ت پس داخل
ہوئی جزیرہ مین ف ع جزیرہ اوس جگہ کو کہتی ہین کہ پانی گرد اوسکی ہو یعنی ٹاپو ت پس ملا اونسی ایک چارپایہ بالون والا کہ بہت تہی بال نہین جانتی تہی
لوگ آگا اوسکا پیچہا اوسکی بہت بالون سی یعنی تمیز نہین کر سکتی تہی کہ آگا اوسکا کونسا اور پیچہا کونسا سبب کثرت بالون کی کہا اوسی نی ازراہ تعجب کہ وائی ہی تجکو کون ہی تو
اور کیا ہی یا ہیئت تیری جن ہی یا انسان کہا اوسنی مین ہون جساسہ ف ع یہ نام اوسکا اسلیی ہوا کہ خبرین دجال کو پہنچاتا تہا اور قرآن
شریف مین جو دابۃ الارض ذکر کیا گیا ہی وہ یہی ہی ت چلو تم طرف اس شخص کی کہ دیر مین ہی ف ع لفظ دیر زبر دال اور جزم یا سی ہی عبادت گاہ نصاری کا
اور کتاب مغرب مین کہا صومعہ راہب کا اور یہان مراد محل ہی ت اسلیی کہ وہ طرف تمہاری خبرون کی بہت مشتاق ہی کہتا ہی قال لما سمت لنا رجلا
فرقنا منہا ان تکون شیطانۃ قال فانطلقنا سراعا حتی دخلنا الدیر فاذا فیہ اعظم انسان رأیناہ قط خلقا واشدہ وثاقا مجموعۃ یداہ
الی عنقہ ما بین رکبتیہ الی کعبیہ بالحدید قلنا ویلک ما انت قال قد قدرتم علی خبری فاخبرونی ما انتم قالوا نحن اناس من العرب
رکبنا فی سفینۃ بحریۃ فلعب بنا البحر شہرا فدخلنا الجزیرۃ فلقیتنا دابۃ اہلب فقالت انا الجساسۃ اعمدوا الی
ہذا فی الدیر فاقبلنا الیک سراعا فقال اخبرونی عن نخل بیسان ہل تثمر قلنا نعم قال اما انہا یوشک ان لا تثمر قال اخبرونی
عن بحیرۃ الطبریۃ ہل فیہا ماء قلنا ہی کثیرۃ الماء قال ان ماءہا یوشک ان یذہب قال اخبرونی عن عین زغر ہل فی العین
ماء وہل یزرع اہلہا بماء العین قلنا نعم ہی کثیرۃ الماء واہلہا یزرعون من ماءہا ت کہا تمیم نی حدیث کو بیان کیا اوسنی تمامی لیی ایک شخص کی
ڈری ہم اوس سی سبب یہ کہ وہ جانتی تہی کہ ہو وہ شیطان بلباس انسان کہا پس چلی ہم جلدی یہان تک کہ داخل ہوئی دیر مین پس ناگہان اوس مین
بڑا اور شدت ناک زیادہ ہی آدمیون کی کہ دیکہا ہم نی اوسکو از راہ خلقت ف ع لفظ اشد اعظم صفت انسان کی ہی احتراز ہی اوس شخص
کہ ہمین دیکہا اور سخت تر ہی اسکا بندہن کہا ہی کہ نہین دیکہا ہمنی کبہی پاس سی ایسا شخص بڑا پیدایش مین ت اور خوب بندہا ہوا جکڑا ہوا چکڑی ہو

ہین ہاتہہ اوسکی طرف گردن اوسکی کی درمیان گہٹنون اوسکی ٹخنون تک بندہی ہوئی ساتہہ لوہی کی کہا ہمنی یعنی ازراہ تعجب کی وای تجکو کون ہی تو کہا اوسنی
تحقیق قدرت پاؤگی تم میری خبر یعنی پس نہین چہپاؤنگا مین اوسکو تمسی کہ مدنگا حال اپنا پس خبر دو مجکو یعنی پہلی اپنی حال کی اور اوس خبر کی کہ پوچہتا ہون مین اوسکو
تمسی پس کہو کون ہو تم اور کیا حال ہی تمہارا کہا اونہون نی ہم آدمی ہین عرب کی کہ سوار ہوئی ہم کشتی دریائی مین پس طوفان نی کہیلا ہمکو دریا مین ایک مہینا بہر پس داخل ہوئی ہم
اس جزیرہ مین پس ملا ہمسی ایک جانور بالون والا پس کہا اوسنی مین ہون جاسوس قصد کرو تم اور جاؤ طرف اوس شخص کی کہ دیر مین یعنی بڑی محل مین ہی پس آئی ہم
طرف تیری جلدی پس کہا اوس شخص نی خبر دو مجکو کہجور کی درختون بیسان کی کیا آیا میوہ لاتی ہین ف ح بیسان بزبر با اور جزم ی سی نام ہی ایک بستی کا شام
مین اور اوہر ایک موضع کا نام ہی یمن مین اور مشارق الانوار مین کہا کہ بیسان حدیث جساسہ مین حجاز کی شہرونمین سی ہی اور دوسرا بیسان بلاد شام مین ہی کہا ہمنی
ہان کہا اوسنی آگاہ ہو تحقیق وہ درخت کہجور بیسان کی نزدیک ہی کہ نہ میوہ لاوین یعنی اشارہ کیا کہ قیامت قریب قایم ہوگی کہا اوسنی خبر دو مجکو بحیرہ طبریہ سی کیا آیا ہی
اوسمین پانی ف ع بحیرہ تصغیر ہی بحر کی یعنی چہوٹا سا دریا اور طبریہ بزبر طا اور ب کی ہی کہ ایک قصبہ ہی اردن سی اور طبرانی کہ امام حدیث سی ہین منسوب ہین اوسیکی
طرف ہین ت کہا ہمنی وہ بہت پانی رکہتا ہی کہا تحقیق پانی اوسکا نزدیک ہی کہ جاتا رہی اور خشک ہو جای کہا اوسنی کہ خبر دو مجکو چشمہ زغر کیسی کیا آیا ہی
اوس چشمہ مین پانی اور آیا کہیتی کرتی ہین اہل اوسکی ساتہہ پانی چشمہ کی کہا ہمنی ہان وہ چشمہ بہت پانی رکہتا ہی اور اہل اوسکی زراعت کرتی ہین اوسکی پانی سی
ف ع زغر بہ پیش زا و زبر غ بروزن زفر کی ایک شہر ہی شام مین کہ کم روئیدگی ہوتی ہی وہان قَالَ اَخْبِرُوْنِیْ عَنْ نَبِیِّ الْاُمِّیِّیْنَ مَا فَعَلَ
قُلْنَا قَدْ خَرَجَ مِنْ مَّکَّۃَ وَنَزَلَ یَثْرِبَ قَالَ اَقَاتَلَہُ الْعَرَبُ قُلْنَا نَعَمْ قَالَ کَیْفَ صَنَعَ بِہِمْ فَاَخْبَرْنَاہُ اَنَّہٗ قَدْ ظَہَرَ عَلٰی مَنْ یَّلِیْہِ مِنَ الْعَرَبِ وَاَطَاعُوْہُ
قَالَ لَہُمْ قَدْ کَانَ ذٰلِکَ قُلْنَا نَعَمْ قَالَ اَمَا اِنَّ ذٰلِکَ خَیْرٌ لَّہُمْ اَنْ یُّطِیْعُوْہُ وَاِنِّیْ مُخْبِرُکُمْ عَنِّیْ اِنِّیْ اَنَا الْمَسِیْحُ وَاِنِّیْ یُوْشِکُ اَنْ یُّؤْذَنَ لِیْ فِی الْخُرُوْجِ فَاَخْرُجُ فَاَسِیْرُ فِی الْاَرْضِ فَلَا اَدَعُ
قَرْیَۃً اِلَّا ہَبَطْتُہَا فِیْ اَرْبَعِیْنَ لَیْلَۃً غَیْرَ مَکَّۃَ وَطَیْبَۃَ فَہُمَا مُحَرَّمَتَانِ عَلَیَّ کِلْتَاہُمَا کُلَّمَا اَرَدْتُّ اَنْ اَدْخُلَ وَاحِدَۃً مِّنْہُمَا اسْتَقْبَلَنِیْ
مَلَکٌ بِیَدِہِ السَّیْفُ صَلْتًا یَّصُدُّنِیْ عَنْہَا وَاِنَّ عَلٰی کُلِّ نَقْبٍ مِّنْہَا مَلٰٓئِکَۃً یَّحْرُسُوْنَہَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَ
طَعَنَ بِمِخْصَرَتِہٖ فِی الْمِنْبَرِ ہٰذِہٖ طَیْبَۃُ ہٰذِہٖ طَیْبَۃُ ہٰذِہٖ طَیْبَۃُ یَعْنِی الْمَدِیْنَۃَ اَلَا ہَلْ کُنْتُ حَدَّثْتُکُمْ فَقَالَ النَّاسُ
نَعَمْ اَلَا اِنَّہٗ فِیْ بَحْرِ الشَّامِ اَوْ بَحْرِ الْیَمَنِ لَا بَلْ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ مَا ہُوَ وَاَوْمَأَ بِیَدِہٖ اِلَی الْمَشْرِقِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ کہا اوسنی خبر دو مجکو نبی امیون کی
یعنی عرب کیسی کہ کیا کیا ف ع مراد امیین سی کہا کہ حضرت خاص عرب ہی کی نبی ہین جیسکہ گمان کرتی تہی یعنی یہود یا تعریض ہی اوس یہود سی کہ
مبعوث ہوئی حضرت کی نادانون اور جاہلون پر ت کہا ہمنی تحقیق وہ نکلی ہین مکہ سی اور ہجرت کی اوسطرف شہر یثرب کی کہ نام قدیم مدینہ کا ہی کہا اوسنی کیا لڑی
ہین اوسنی عرب کہا ہان کہا کیا معاملہ کیا اونہون عرب سی پس خبر دی ہمنی اوسکو کہ وہ پیغمبر غالب آئی اوپر نزدیک والون اپنی کی عرب مین سی اور اطاعت کی اونہون
نی اونکی کہا اوسنی آگاہ ہو تحقیق یہ بہتر ہی اونکی لیے یعنی اطاعت کرنی اونکی حضرت کی لیے ف ع ان یطیعوہ بیان ہی ذلک کا اور یہ اقرار کرنا حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کی فضیلت کا تہا ازراہ اضطرار کی اور سبب اسکی کہ نہتی اوسکو اوس وقت مین کچہ غرض بیچ ظاہر کرنی کفر کی اور انکار کرنی دین کی پس پوشیدہ رکہا کفر
مراد اوسکی کہ تہی خیریت دنیا مین ت اور تحقیق مین خبر دیتا ہون تمکو اپنی حال سی تحقیق مین مسیح یعنی دجال ہون اور مین قریب ہی کہ اذن دیا جاوی
مجکو نکلنی کا پس نکلون پہر سیر کرون زمین مین پس نہ چہوڑون کوئی بستی مگر کہ داخل ہوؤن اوسمین چالیس رات مین سوای مکہ اور مدینہ کی حرام کی
گئی وہ دونون جگہین یعنی منع کیا گیا ہی مجکو داخل ہونا اون دونون مین پہر بیان کیا سبب منع کا کہ جب ارادہ کرونگا مین کہ داخل ہوون ایک مین
اون دونون مین سی سامنی آویگا میری فرشتہ کہ اوسکی ہاتہہ مین تلوار ہوگی ننگی روکیگا مجکو اوسی تحقیق اوپر ہر کناری اون ہر ایک مین سی فرشتی ہین کہ نگہبانی کرتی ہین اوسکی
فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اسحالت مین کہ مارا عصا اپنا منبر پر یہ طیبہ ہی طیبہ ہی طیبہ ہی مراد رکہتی تہی حضرت مدینہ ف ح جبکہ مطابق ہوئی خبر حضرت کی

فرمائی کہ صحابہ کو اوسکی خبر دیا کرتی تھی تین بار فرمایا حضرت نے کلام مذکور بسبب تاکید کی اور ظاہر کرنی فضیلت و امتیاز مدینہ کی تمام مواضع مین سے ت آگاہ ہو آیا تھا مین کچھ خبر دیتا تمکو یعنی مثل اس بات کی اور مطابق اس خبر کی پس کہا لوگون نی ہان آپ خبر دیتی تھی آگاہ ہو تحقیق دجال بیچ دریائی شام کی ہی یا دریا مین کی نہ بلکہ جانب مشرق سی نکلیگا وہ اور اشارہ کیا اپنی ہاتھ سی طرف مشرق کی نقل کی مسلم نی ف ح حرف ما لفظ ما ہو مین الشرہی تاکید نہین اور وجہ مبہم حق تعالی نی قیامت کے قائم ہونی کو مبہم رکہا ہی اور ساتھ تعین کی خبر نہین دی اور اوقات ظاہر ہونی علامتون اوسکی کو متعین نہین کیا ہی آنحضرت نی بہی مکان دجال کی بند کرنی کا ان تین مکانون میں متردد اور مبہم رکہا ساتھ غلبہ ظن کی آخر اونکی مین اور وہ بہی متعین نہین فرمایا سوا اسکی کہ اس جانب مین تعیین کسی موضع مخصوص کی بیچ اوس معنی نفی دو احتمال اول کی اور اثبات تیسری کی اور احتمال ہی کہ تردد بیچ میان ان جگہون کی سبب انتقال اوسکی ہو بعض سی طرف بعض کی واللہ اعلم اور بلکہ جانب مشرق کہا توشیخ نی احتمال ہی کہ یہ خبر ہو یعنی اس جانب مین ہی یا نکلیگا اوس کہا اشرف نے ہو سکتا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو شک تہی دجال کی جگہ مین اور تہا حضرت کی گمان بیچ کہ ان تین جگہون مین سی کسی ایک جگہ مین ہی پس جبکہ ذکر کیا دریائی شام اور دریائی یمن کا یقین حاصل ہوا حضرت کو بسبب وحی کی یا ظن غالب ہوا حضرت کو کہ وہ جانب مشرق کی ہی پس نفی کی پہلی دونون جگہون کی اور اضراب کیا اونسی اور ثابت کی تیسری جگہ

وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَرَانِيْ اللَّيْلَةَ عِنْدَ الْكَعْبَةِ فَرَاَيْتُ رَجُلًا اٰدَمَ كَاَحْسَنِ مَا اَنْتَ رَاءٍ مِنْ اُدْمِ الرِّجَالِ لَهٗ لِمَّةٌ كَاَحْسَنِ مَا اَنْتَ رَاءٍ مِنَ اللِّمَمِ قَدْ رَجَّلَهَا فَهِيَ تَقْطُرُ مَاءً مُتَّكِئًا عَلٰى عَوَاتِقِ رَجُلَيْنِ يَطُوْفُ بِالْبَيْتِ فَسَاَلْتُ مَنْ هٰذَا فَقَالُوْا هٰذَا الْمَسِيْحُ ابْنُ مَرْيَمَ قَالَ ثُمَّ اِذَا اَنَا بِرَجُلٍ جَعْدٍ قَطَطٍ اَعْوَرِ الْعَيْنِ الْيُمْنٰى كَاَنَّ عَيْنَهٗ عِنَبَةٌ طَافِيَةٌ كَاَشْبَهِ مَنْ رَاَيْتُ مِنَ النَّاسِ بِابْنِ قَطَنٍ وَاضِعًا يَدَيْهِ عَلٰى مَنْكِبَيْ رَجُلَيْنِ يَطُوْفُ بِالْبَيْتِ فَسَاَلْتُ مَنْ هٰذَا فَقَالُوْا هٰذَا الْمَسِيْحُ الدَّجَّالُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ فِي الدَّجَّالِ رَجُلٌ اَحْمَرُ جَسِيْمٌ جَعْدُ الرَّاْسِ اَعْوَرُ عَيْنِ الْيُمْنٰى اَقْرَبُ النَّاسِ بِهٖ شَبَهًا ابْنُ قَطَنٍ

اور روایت ہی عبد اللہ بن عمر سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ دکہایا مجھی اپنی تئین یعنی خواب مین یا ازراہ مکاشفہ کی آج کی رات نزدیک کعبہ کی پس دیکہا مین ایک شخص گندم گون کو مانند بہتر دیکہنی والا ہو تو گندم گون مردون مین سی اوسکی بال ہین نزدیک کندہی کی مانند بہتر اوس چیز کی کہ تو دیکہنی والا ہی بالون مذکورہ سی تحقیق کنگہی کی ہی اوسنی او نکو پس بالون سی ٹپکتا ہی پانی ف احتمال ہی کہ مراد پانی سی یا تو وہ پانی کہ اوسنی کنگہی کی وقت اونکو تر کرتی ہین یا کنایہ ہو نہایت پاکیزگی اور تازگی سی سہارا کیے ہوئی دو شخصون کی مونڈہون پر طواف کرتا ہی خانہ کعبہ کا پس پوچہا مین یہ کون ہی کہا لوگون نی یہ مسیح مریم کا فرمایا آنحضرت نی ناگہان مین گرد ایک شخص کی گہونگر بالون والی بہت پیچدار ہین بال کانا داہنی آنکہ سی گویا کہ آنکہ اوسکی انگور ہی اوبہرا ہوا یعنی ابہرا ہوا جیسا کہ قاضی عیاض نی کہا اور بائین مین ٹینٹ ہو گا سو اہو بہت مشابہ اون لوگون مین سی کہ دیکہی مین نی ساتہ ابن قطن کی ف ابن قطن ایک شخص تھا یہودی کی طرح اوسکا اور کاف لفظ کا شبہ مین زائد ہی مبالغہ کی لیی اور شاید کہ وجہ تشبیہ کی باعتبار بعض وجوہ کی ہی رکہی ہوئی ہی دونون ہاتہہ اپنی دو شخصون کی دونون مونڈہون پر طواف کرتا ہی خانہ کعبہ کا پس پوچہا مین کہ کون ہی یہ شخص کہا لوگون نی مسیح دجال ہی ف ح ظاہر یہ ہی کہ مراد دو شخص سی وہ ہین کہ مددگار ہونگی اوسکی باطل پر اور کی امداد کرینگی اور دو شخص وہ ہین کہ مددگار ہونگی حضرت عیسی کی حق پر اور شاید کہ وہ دونون خضر اور مہدی ہون اون کی یارون مین سی اور یہان ایک اشکال وارد ہوتا ہی کہ دجال کافر ہی اوسکا طواف سی کیا کام جواب اوسکا یہ دیا ہی علمائی کہ پیغمبرون کی مکاشفات سی ہی خواب مین تعبیر اوسکی یہ ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ کہا یا گیا کہ ایک روز ہوگا کہ عیسی علیہ السلام گرد دین کی پہریں گی واسطی قائم کرنی دین کی اور درستی کرنی خلل و فساد اوسکی کی اور دجال بہی پہریگا گرد دین کی بقصد خلل اور

فساد ڈالنی کی وین ہین کذا قال الطیبی جانا چاہیی کہ قریش جاہلیت مین طواف کرتی تہی پہلی اسسی کہ منع کیی جاوین قریب ہونی مسجد حرام کی سی کہ
دجال بہی طواف کرتا ہو تو کیا اشکال ہی اور یہہ بہی ہی کہ یہان سی جائز ہونا طواف کافر کا خارج مین نہین لازم آتا اور نہی مشرک کی طواف سی خارج مین
ہی فافہمت نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی اور ایک روایت مین ہی کہ فرمایا آنحضرت نی دجال کی حق مین کہ وہ شخص ہی سرخ چشم مری ہوی ہین بال
اوسکی سر کی کانا داہنی آنکھہ کا بہت نزدیک لوگون مین ساتہہ اوسکی ازروی مشابہت کی ابن قطن ہی وذکر حدیث ابی ہریرۃ لا تقوم الساعۃ
حتی تطلع الشمس من مغربہا فی باب الملاحم وسنذکر حدیث ابن عمر قام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی الناس
فی باب قصۃ ابن صیاد ان شاء اللہ تعالی اور ذکر کی گئی حدیث ابی ہریرہ کی کہ سرا وسکا یہہ ہی لا تقوم الساعۃ حتی تطلع الشمس من مغربہا بیچ
باب ملاحم کی اور ذکر کرینگی ہم حدیث ابن عمر کی کہ سرا وسکا یہہ ہی قام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی الناس بیچ باب قصہ ابن صیاد کی اگر چاہیگا اللہ تعالی

**الفصل الثانی** فصل دوسری عن فاطمۃ بنت قیس فی حدیث تمیم الداری قالت قال فاذا انا بامرأۃ تجر شعرہا قال ما انت قالت
انا الجساسۃ اذہب الی ذلک القصر فاتیتہ فاذا رجل یجر شعرہ مسلسل فی الاغلال ینزو فیما بین السماء والارض فقلت من انت قال انا الدجال
رواہ ابو داؤد اور روایت ہی فاطمہ بنت قیس سی بیچ حدیث تمیم داری کی کہ ساتہہ روایت مسلم کی گذری بجای فلقیتہم دابۃ اہلب کی بیچ
روایت ابی داود کی فاطمہ مذکورہ سی یون آیا ہی کہ کہا فاطمہ نی کہ کہا تمیم داری نی پس ناگہان مین گذرا ایک عورت پر کہ کہینچتی ہی بال اپنی یعنی یہہ کنایہ ہی
درازگی بالون اوسکی سی کہا تمیم نی کہ تو کون ہی تو کہا اوس نی مین ہون جاسوسی کرنیوالی کہ خبرین پہنچاتی ہون دجال کو جا طرف اس محل کی کہ دیکہتا ہی تو پس
آیا مین اوس محل مین پس ناگہان اوس محل مین ایک شخص ہی کہ کہینچتا ہی بال اپنی بندہا ہوا ہی زنجیرون مین طوقونکی کودتا ہی درمیان آسمان و زمین
کی پس کہا مینی کون ہی تو کہا مین دجال ہون نقل کی یہہ ابو داود نی شرح جانا چاہیی کہ مخالفت اس حدیث مین اور اوپر کی حدیث مین واقع ہوئی
یہی کہ وہان جساسہ کو دابہ کہا کہ عرف عام مین چار پایہ کو کہتی ہین اور یہان عورت کہا اسکا جواب کئی طرح پر کہا ہی یا تو یہہ کہ شاید دجال کی دو جاسوس ہون
ایک دابہ اور دوسری عورت یا یہہ کہ دابہ اصل لغت مین معنی ہلنیوالی یعنی چلنیوالی کی ہی زمین پر اور تخصیص ساتہہ چار پایہ کی بحسب عرف عام کی ہی اور قرآن مجید
مین استعمال دابہ کا بمعنی لغت کی بہت آیا ہی مانند وما من دابۃ فی الارض الا علی اللہ رزقہا وغیرہ کی اور بعضی شارحین عورۃ کو دابہ کہا یہہ احتمال
رکہتا ہی کہ جساسہ شیطان ہو کبہی بصورت چار پایہ کی ہو گیا ہو کبہی بصورت عورت کی اسلیی کہ شیطان بنجاتا ہی جس صورت مین کہ چاہتا ہی اور یہہ
احتمال قریب تر اور وجیہہ تر ہی واللہ اعلم بتحقیق الحال کی خبرون کی دابہ سی یا عورت سی بعید ہی مگر یہہ کہ مراد جاسوسونکی خبرین ہون کہ اوس جزیرہ کی نواحی مین گذرتی
تہی اور مخالفت ان دونون حدیثون مین اس وجہ کہ بہی ہی کہ سائل اول مسلم کی حدیث مین جماعت ہی کہ تمیم داری اونمین تہی اور اس حدیث مین
سوال وجواب مخصوص ساتہہ تمیم داری کی رکہا اور تطبیق اسکی یہہ ہی کہ سائل جماعت ہی اور چونکہ تمیم داخل تہی اوسمین نسبت سوال کی طرف اونکی جائز
یا سائل تمیم ہون اور نسبت اوسکی طرف جماعت کبہی درست ہی اسلیی کہ جب ایک شخص جماعت مین کچہہ کام کرتا ہی تو کبہی نسبت اوسکی طرف جماعت
کی کرتی ہین جیسی کہ کہتی ہین قتلہ بنو فلان یعنی ایک مارتا ہی اور نسبت جماعت کی طرف کرتی ہین وعن عبادۃ بن الصامت عن رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم قال انی حدثتکم عن الدجال حتی خشیت ان لا تعقلوا ان المسیح الدجال قصیر افحج جعد اعور مطموس العین
لیست بناتئۃ ولا جحراء فان التبس علیکم فاعلموا ان ربکم لیس باعور رواہ ابو داود اور روایت ہی عبادہ بن صامت سی اونہی نقل کی
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا کہ تحقیق مینی بیان کیا تمسی حال دجال کا یہانتک کہ ڈرا مین یہہ کہ نہ سمجہو تم شرح یعنی جو کچہہ کہ بیان کیا ہی مینی
تمسی دجال کی حق مین یا بہول جاو اوسکو بسبب کثرت اوسکی کی کہ کہی ہی مینی اوسکی حق مین کہا طیبی نی کہ حتی غایت ہی حدثتکم کی یعنی بیان کئین مینی

تہی حدیثین متفرق و متعدد دیہانتک کہ ڈرا بہی کہ مبادا نہ سمجہو حقیقت حال اوسکی اور مشتبہ ہو تمپر حال اوسکا بس چاہا ہی کہ سمجہو اور مشتبہ نہو تمپر حال اوسکا بعد ازان بیان کیا حال اوسکا تا سمجہیں ساتہہ قول اپنی کی ت تحقیق مسیح دجال پست قد ہی ف ع ظاہرا یہ مخالف ہی اوپر کی روایت کی کہ وہ اعظم انسان ہی اور وجہ تطبیق کی یہ ہی کہ بعید نہین ہی یہ کہ وہ ٹہنگنا ہی مرد ہو اور ٹیل عظیم الخلقت ہی اور یہ مناسب ہی واسطی ہونی اوسکی کی تفسیر الفتنہ باعظمت معروف ہو طرف ہیئت کی اور بعضون نی کہا کہ احتمال ہی کہتا ہی کہ اللہ تعالی تغیر کردی اوسکو وقت خروج کی کہ اوسوقت ٹہنگنا ہو جاوی یہ کذا ف ع لفظ افحج ساتہہ تقدیم ح کی جیم پر اوسکو کہتی ہین کہ نیچی پاون چلنی مین نزدیک نزدیک پڑین اور ایڑیان دور اور پنڈلیان جہدری کذا قالہ الشارح اور مثل اسکی قاموس مین بہی ہی اور نہایہ مین ہی کہ فحج دوری ہونا ما بین دونون رانون کی ت مڑی ہوئی بال کا کانا یعنی ایک آنکہہ سی مٹا ہوا نہ کہ یعنی سل پٹ ہموار ہی دوسری آنکہہ نہین ہی آنکہہ اوسکی ابہری ہوئی اور نہ اندر کو دہنسی ہوئی ف ع جملہ منفیہ موکدہ ہی واسطی ثابت کرنی آنکہہ مٹی ہوئی کی اور منافی نہین ہی اسکی کہ دوسری آنکہہ پہولی ہو مانند دانہ انگور کی چنانچہ تحقیق اسکی اوپر گذر چکی ہی واللہ اعلم ت پس اگر مشتبہ ہو تمپر ف ع یعنی اوس حال مین مشتبہ پاوی بسبب بدل جانی حال اوسکی کی بیان کیا نہی تمسی یا اگر مشتبہ ہو تمپر امر اوسکا دعوی الوہیت مین بسبب امور خوارق عادات کی تو ت پس جان لو اور یہ ہی مقدمہ مستحضر رکہو کہ پروردگار تمہارا نہین ہی کانا نقل کی یہ ابوداود نی ف ع یعنی اول جو واجب ہی تمپر پہچانی صفات ربوبیت سی تو یہ ہی کہ پاک جانو اوسکو حدوث و عیوب سی خصوصا نقائص ظاہری سی وعن ابی عبیدۃ بن الجراح قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول انہ لم یکن نبی بعد نوح الا قد انذر الدجال قومہ وانی انذرکموہ فوصفہ لنا قال لعلہ سیدرکہ بعض من رآنی او سمع کلامی قالوا یا رسول اللہ فکیف قلوبنا یومئذ قال مثلہا یعنی الیوم او خیر رواہ الترمذی وابوداود اور روایت ہی ابوعبیدہ بن جراح کی سی کہا اونسی کہ سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی تہی تحقیق شان یہ ہی کہ نہین گذرا کوئی نبی بعد نوح کی مگر تحقیق کہ ڈرایا ہی اوس نبی نی دجال سی اپنی قوم کو ف ح اور اوپر گذر چکا ہی کہ حضرت نوح نی بہی ڈرایا ہی اوس سی اپنی قوم کو لیکن بعد نوح سی بعد ازان فرمی ہونا بعد الزوجہ جو وہ نوح ت اور تحقیق مین ڈراتا ہون تمکو اوس سی یعنی ساتہہ بیان کرنی وصف اوسکی کی بخوف تلبیس و مکر اوسکی کی پس بیان کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی حال دجال کا یعنی بعض حال اوسکا واسطی ہمارے فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی شاید کہ نزدیک ہو کہ پاوی اوسکو بعض ان لوگون میں سی کہ دیکہا ہی مجکو ف ع یعنی بر تقدیر نکلنی اوسکی کی جلدی اور بعضون نی کہا کہ دلالت کرتی ہی یہ اوپر بقاء خضر کی ت یا سنا ہی اونہون نی کلام میرا ف ح یعنی پہنچی ہی اونکو خبر اوسکی کہ پہنچی ہی اگرچہ بعد از زمانہ دراز کی ہو یعنی وجود خروج اوسکا مستیقن ہی اور وقت اوسکا مبہم اگر ایسا ہو کہ بعض میری صحابہ ہوں پاوین پس اگر نہ پاوین اولاد اونکی کہ بعد اونکی آوینگی البتہ دیکہین اور چونکہ خبر سنی کہ اوسکی حال سنی ہی تہی چاہا کہ اپنی یقین پر رہین ت کہا صحابہ نی یا رسول اللہ پس کیسی ہونگی دل ہماری اوسدن کہ پاوینگی ہم اوسکو فرمایا جیسی کہ مین دل تمہاری آج کی دن یا بہتر اس سی ہو ف ح یعنی جسکا ایمان ثابت و مستقیم ہی دل اوسکا ثابت ہی اور کچہ اندیشہ نہین جیسا کہ اب منکر ہی اوسکا اوس روز بہی منکر ہوگا بلکہ منکر تر کہ بالمعاینہ احوال اوسکا دیکہی گا نقل کی یہ ترمذی اور ابوداود نی وعن عمرو بن حریث عن ابی بکر الصدیق قال حدثنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال الدجال یخرج من ارض بالمشرق یقال لہا خراسان یتبعہ اقوام کان وجوههم المجان المطرقة رواه الترمذي اور روایت ہی عمرو بن حریث سی کہ نقل کی ابی بکر صدیق سی کہ کہا خبر دی ہمکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا دجال نکلی گا ایک زمین سی کہ مشرق مین ہی کہا جاتا ہی اوسکو خراسان کہ نام شہر کا ہی بلاد ماوراء النہر سی اور بلدان عراق سی ساتہہ ہونگی اوسکی کتنی قومین گویا چہری اونکی سپرین ہین تہہ بہ تہہ چڑہی ہوئی نقل کی یہ ترمذی نی ف ع یعنی منہہ اونکی چوڑی ہونگی اور ابہارے ہوئے اونکی ہونگی مانند سپر کی اور تحقیق لفظ مطرقہ کی کتاب الفتن مین ہو چکی ہی وعن عمران بن حصین قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من سمع بالدجال

فلیناء منہ فواللہ ان الرجل لیاتیہ وھو یحسب انہ مؤمن فیتبعہ مما یبعث بہ من الشبہات رواہ ابو داؤد اور روایت ہے عمران بن حصین سے کہا فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص سنے خبر نکلنے دجال کی پس چاہیے کہ دور رہے اوس سے یعنی کہ دور رہنا اوسکی نزدیک ہونے سے اچھا ہوگا فرمایا اللہ تعالیٰ نے
ولا ترکنوا الی الذین ظلموا فتمسکم النار ت پس قسم ہے اللہ کی تحقیق شخص البتہ آویگا دجال کی پاس اور وہ گمان کرتا ہوگا کہ میں مومن ہوں پس تابعداری کریگا
دجال کی اور ایمان لاویگا اوسپر ف ع لفظ فیتبعہ یہاں بھی تخفیف سے ہے اور تشدید بھی دی گئی ہے یعنی اطاعت کریگا اوسکی ت بسبب اون
چیزونکی کہ بھیجا جاویگا دجال ساتھ اون چیزونکی کہ موجب اشتباہ والتباس کی ہونگی قسم سحر اور زندہ کرنی اموات سے اور مانند انکی استدراجات سے نقل
کی ابو داؤد نے وعن اسماء بنت یزید بن السکن قالت قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم یمکث الدجال فی الارض اربعین سنۃ السنۃ کالشہر والشہر کالجمعۃ والجمعۃ
کالیوم والیوم کاضطرام السعفۃ فی النار رواہ فی شرح السنۃ اور روایت ہے اسماء بنت یزید بن سکن سے کہا اسماء نے کہ فرمایا نبی صلی اللہ
علیہ وسلم نے ٹھیریگا دجال زمین میں چالیس برس ف ح اوپر گذرا کہ مدت اوسکے ٹھیرنے کی چالیس رات ہوگی اور یہاں چالیس برس کہا وجہ تطبیق کی یہ ہے کہ ارادہ
اول سے ٹھیرنا اوسکا ہے ساتھ فتنہ اور خلل و فساد ڈالنے کی اور اس سے مطلق ٹھیرنا ت برس مانند مہینے کی ہوگا ف ع یہ محمول ہے جلدی گذرجانے پر اور ایسا
جو کہا یوم گذشتہ وہ محمول ہے نہایت شدت پر یعنی باعتبار شدت کی دراز معلوم ہوگا اور باعتبار جلدی گذرجانے کی کم ہوگا ت اور مہینا مانند ہفتہ کے اور ہفتہ
مانند دن کی اور دن مانند جلنے شاخ خرمای خشک کے آگ میں ف ح یعنی جیسے پتے جلاتی ہیں اور آگ بھڑک کر جلدی سے ٹھنڈی ہوجاتی ہے ایسے وہ دن جلدی
گذرجائیگا پس معنی یہ کہ دن مانند ساعت کے ہوگا ت نقل کی یہ بغوی نے شرح السنہ میں وعن ابی سعید الخدری قال قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم یتبع الدجال من امتی سبعون الفا علیہم السیجان رواہ فی شرح السنۃ اور روایت ہے ابی سعید خدری سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے تابعداری کرینگے دجال کی میری امت میں سے ستر ہزار کہ اونپر ہونگی سیجان کہ قسم ہے چادر کی ہے نقل کی یہ بغوی نے شرح السنہ میں ف ح سیجان بکسر
سین مہملہ اور جزم ہے سے کہ بعد اوسکے جیم ہے جمع ساج کی ہے جیسے تیجان جمع تاج کی بمعنے طیلسان سبز یا سیاہ کی اور مراد اس سے استاجابت ہے یا دعوۃ
اور ظاہر تر یہی ہے اصلے کہ اوپر گذر چکا ہے کہ وہ یہود اصفہان سے ہونگے وعن اسماء بنت یزید قالت کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی بیتی
فذکر الدجال فقال ان بین یدیہ ثلث سنین سنۃ تمسک السماء فیہا ثلث قطرہا والارض ثلث نباتہا والثانیۃ تمسک السماء ثلثی قطرہا
والارض ثلثی نباتہا والثالثۃ تمسک السماء قطرہا کلہ والارض نباتہا کلہ فلا یبقی ذات ظلف ولا ذات ضرس من البہائم الا ہلک فان من اشد
فتنتہ انہ یاتی الاعرابی فیقول ارایت ان احییت لک ابلک الست تعلم انی ربک فیقول بلی فیمثل لہ نحو ابلہ کاحسن ما یکون
ضروعا واعظمہ اسنمۃ اور روایت ہے اسماء بیٹی یزید بن سکن سے کہا تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم میری گہر میں پس ذکر کیا دجال
کا پس فرمایا کہ تحقیق پہلے نکلنے دجال کی تین برس ہونگے یعنی خلاصہ یہ ہے جاتی رہیگی برکت کی ایک برس ہوگا کہ باز رکہیگا آسمان اوس برس میں تہائی اپنا
یعنی بہ نسبت معتاد کی کہ عادت تہی مینہ برسنے کی اور باز رکہیگی زمین تہائی روئیدگی اپنی یعنی اگرچہ پانی دیجاویگی غیر مینہ سے اور دوسرے سال
روکیگا آسمان دو تہائی مینہ اپنا اور زمین دو تہائی روئیدگی اپنی اور تیسرے سال روک رکہیگا آسمان تمام مینہ اپنا اور زمین تمام روئیدگی اپنی ف ع یعنی پس
قحط پڑیگا تمام زمین کو اور گوئیں اور خزانہ اور دفینہ دجال کی ساتھ ہونگے اور طرح طرح کی نعمتیں روٹیاں اور میوہ اور نہریں اوسکی ساتھ ہونگی ت پس نہیں
باقی رہیگا صاحب کہر کا یعنی جسکی ناخن چرے ہوئی ہیں مانند گائے اور بکری اور ہرن اور مانند انکی کی اور صاحب دانت کا وحشی چارپایوں سے یعنی درندے
مگر کہ ہلاک ہوجائینگے یعنی تمام حیوانات بسبب قحط اسالی کے مرجاوینگے اور تحقیق سخت تر فتنہ دجال کا یہ ہے کہ وہ آویگا ایک گنوار کی پاس کہ علم وعقل کم رکہتا ہوگا
پس کہیگا اوسکو کہ خبر دے مجہکو کہ اگر جلاؤں میں تیری لیے تیرے اونٹونکو جو مرگئے تہے قحط سے کیا جانیگا تو کہ میں رب تیرا ہوں پس کہیگا گنوار ہاں جانونگا کہ تو رب

میرا ہی پس صورت بنا کر لاویگا دجال واسطی گنوارکی یعنی شیطانونکو مانند اونٹون اوسکیکے مانند تہن کی زیادہ اونکی اچھی تہنونکی اور بہت بڑا اونکی آدرے گویا اونکی قال ویاتی الرجل قد مات اخوہ ومات ابوہ فیقول ارایت ان احییت لک اباک واخاک الست تعلم انی ربک فیقول بلیٰ فیمثل لہ الشیاطین نحو ابیہ ونحو اخیہ قالت ثم خرج رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم لحاجۃ ثم رجع والقوم فی اھتمام وغم مما حدثھم قالت فاخذ بلحمتی الباب فقال مھیم اسماء قلت یا رسول اللّٰہ لقد خلعت افئدتنا بذکر الدجال قال ان یخرج وانا حی فانا حجیجہ والا فان ربی خلیفتی علی کل مؤمن فقلت یا رسول اللّٰہ واللّٰہ انا لنعجن عجیننا فما نخبزہ حتی نجوع فکیف بالمؤمنین یومئذ قال یجزیھم ما یجزی اھل السماء من التسبیح والتقدیس رواہ

فرمایا آنحضرت نے اور آویگا دجال ایک شخص کے پاس کہ مرگیا ہوگا بھائی اوسکا اور مرگیا ہوگا باپ اوسکا ف ح جملہ ویاتی الرجل عطف کیا گیا ہے جملہ ویاتی الاعرابی پر پس ہوگا جملہ خبر بتقدیر فتنہ سے ت پس کہیگا دجال اوس شخص سے کہ خبر دے مجکو اگر زندہ کروں میں تیرے لیے تیرے باپ کو اور تیرے بھائی کو کیا نہیں جانیگا تو کہ تحقیق میں رب تیرا ہوں پس کہیگا وہ مقرر پس صورت بناویگا واسطے اوسکی شیاطین کے مانند باپ اوسکی کی اور بھائی اوسکی کہا اسمار نے پھر تشریف لے گئی رسول خدا صلی اللّٰہ علیہ وسلم یعنی اپنی کسی کام کی لیے پھر تشریف لائی یعنی مجلس میں حال آنکہ صحابہ فکر وغم میں تہے بسبب خبر دینے آنحضرت کے حال دجال سے کہا اسمار نے پس پکڑین آنحضرت نے دونوں طرفین دروازیکی ف ح ع لفظ لحمہ ساتھہ زبر لام اور جنبدح کی تمام مشکوٰۃ اور مصابیح کی نسخوں میں ہے یعنی جانب کے ذکرہ ابن الملک اور صحاح اور قاموس اور راوکتابوں میں بامعنی مذکور نہیں اور طیبی نے کہا صواب لجفتی الباب ہی ساتھہ جیم کی جگہ ح کی اور ساتھہ ف کی بدلہ میم کی یعنی بازوی دروازہ کی کہتا ہوں میں بعد اتفاق نسخونکی توجیہ کرنی ضرور ہے وہ یہ کہ قاموس میں لحمہ کی معنی گوشت کی لکڑی کی لکھی ہیں پس مجاز کیا جاوے اور کہا جاوے کہ مراد ان دونوں سے دونوں لکڑی دروازیکی یعنی کواڑ ہیں کہ وہ ملجاتی ہیں اور جدا ہوتی ہیں پس یہ اولیٰ ہے تخطیہ روایت کتاب سے واللّٰہ اعلم بالصواب پس فرمایا آنحضرت نے کیا ہے حال تیرا اے اسمار کہا میں نے یارسول اللّٰہ تحقیق نکالڈالی آپنے دل ہمارے بسبب ذکر کرنے دجال کی فرمایا آنحضرت نے اگر نکلے دجال اور میں ہوں زندہ یعنی بالفرض والتقدیر پس میں دفع کرونگا اوسکو ساتھہ حجت کی اور اگر میں نہ زندہ رہا پس تحقیق رب میرا خلیفہ اور وکیل میرا ہے ہر مومن پر یعنی وہ حافظ اور حامی اور کارساز ہوگا اونکا پس کہا میں نے یارسول اللّٰہ قسم خدا کی تحقیق ہم البتہ گوندہتے ہیں آٹا اپنا پس نہیں پکا چکتے ہم روٹی اوسکی یہاں تک کہ بھوک لگ جاتی ہمکو یعنی بسبب دیر لگنی کی روٹی کی پکنی میں غالب ہو جاتی ہے طبیعت انسان کی بھوک سے پس کیا حال ہوگا مومنوں کا اوس دن یعنی بیچ وقت قحط کی اور مضطر ہونے وجود روٹی کی نزدیک دجال کی اور اتباع اوسکی کی فرمایا آنحضرت نے کفایت کریگی اونکو وہ چیز کہ کفایت کرتی ہے آسمان والونکو یعنی فرشتونکو تسبیح وتقدیس سے ف ع یعنی جو کوئی مبتلا ہوگا اوسکی زمانہ میں اس حالت میں نہیں محتاج ہوگا کھانے پینے کا جیسے کہ نہیں محتاج ہوتے ملائکہ اور غذا اونکی تسبیح وتقدیس ہوگی جیسے کہ غذا فرشتونکی تسبیح وتقدیس ہے اور طیبی نے یہ معنی بعید بیان کیے ہیں کہ ہم آٹا گوندہتے ہیں روٹی پکانے کی لیے پس نہیں پکا سکتے ہم روٹی یہاں تک کہ بھوکے رہتے ہیں بسبب فکر وغم شدید کی کہ نکالڈالا ہے دل ہمارے ذکر دجال نے پس کیا ہوگا حال اوس کا کہ مبتلا ہوگا اوسکی زمانہ میں اور حسب اس معنی کی حضرت کے جواب کا حاصل یہ ہوگا کہ حق تعالیٰ صبر دیگا اونکو بہ برکت تسبیح وتقدیس کے ف ح ع اور شاید کہ اسمار نے یہ بات بعد حدیث مجلس کے اگلے روز کی ہو اور ظاہر مقتضا ہے کلام کا لفظ فقلت میں دلالت کرتا ہے اسپر کہ متصل خبر دینے دجال کی کہا ہو یہ قول اوسی مجلس میں اور حبو یہ کہا کہ ہماری آٹا اور بھوک کا زمانہ آئندہ کا کہا فافہم اور بعد لفظ رواہ کی یہاں اصل نسخہ میں سفیدی چھوٹی ہوئی ہے اور پھر کسی نے لاحق کیا ہے احمد وابوداؤد طیالسی اور بعضون نے کہا رواہ احمد عن عبدالرزاق عن معمر عن قتادۃ عن شہر بن حوشب عنہا وتفرد بہ

## الفصل الثالث

فصل تیسری عن المغیرۃ بن شعبۃ قال ما سأل احد عن رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم عن الدجال اکثر مما سألتہ وانہ قال لی ما یضرک قلت انھم یقولون ان معہ جبل خبز ونھر ماء قال ھو اھون علی اللّٰہ من ذلک متفق علیہ روایت ہے مغیرہ بن شعبہ سے کہا مغیرہ نے نہیں پوچھا کسی نے خبر

آنحضرتؐ نے ابن صیاد کو ف ح لفظ دخ بضم دال اور خاء معجمہ سے استوار کرنا اوس میں ملانا و پیچیدہ کرنا اسلئے بتایا کہ دخ دھوئیں ہیں یا دہ استوار کو کہتی ہین حاصل یہ
کہ اعتقاد اوسکی آپس میں ضد سے ملائی اور یہ بھی کہ یہ خطابی اور لوگون کہا کہ ہماری شہروں کی اکثر نسخوں میں فرد ضعیف اور دخ دال معجمہ سے ہی یعنی چہوڑ دیا اوسکو اور
ترک کیا سوال و جواب اوسکا اور جدال اوسکی ت پہر فرمایا حضرتؐ نے کہ ایمان لایا میں اللہ پر اور اوسکی پیغمبرون پر ف ع یعنی میں ایمان لایا اوسکے رسولون پر اور
تو اون میں سے نہین ہی پس اگر تو بہی اون میں سے ہوتا تو البتہ میں تجھ پر ایمان لاتا اور یہ بات بفرض تقدیر کی ہی ورنہ دلیل اسکی کہ جانیں حضرت نبی ہیں خاتم النبیین جو لا نبی
بعدی سے خاتمیت کی فرض تقدیر بھی نہین جائز اور یہ صریح بیان کیا ہی ہمارے بعض علما نے کہ اگر کوئی دعوی کری نبوت کا پہر طلب کری اوس سے کوئی شخص معجزہ تو کافر ہو جاتا ہے
اور قتل نہ کیا حضرتؐ نے اوسکو باوجودیکہ دعوی کیا اوسنے روبرو آپکی نبوت کا اسلئے کہ وہ لڑکا تہا اور منع کی گئی تہی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم قتل کرنی لڑکون کو سے
اور دوسری یہ کہ یہود اون ونے تمنہ فرمی تھی اون صلح کی تہی اسپر کہ چہوڑی جاوین اپنے حال پر اور وہ اونہین میں سے تہا یا اونکی حلفا سے ت پہر فرمایا حضرتؐ نے
کیا دیکھتا ہی تو یعنی منکشف ہوتا ہے تجہ پر غیب سے کہا اوسنے آتا ہے میری پاس صادق یعنی خبر سچی کبھی اور کاذب یعنی کبھی جہوٹی خبر یا فرشتہ سچا اور شیطان جہوٹا اور
بعضوں نے کہا کہ حاصل سوال یہ ہے کہ جو شخص کہ آتا ہے تیری پاس کیا کہتا ہے تجھسے اور حاصل جواب یہ ہے کہ کہتا ہے مجہسے کچہ باتین کہ کبھی سچی ہوتی ہین اور کبھی
جہوٹی یعنی بعضی خبرین سچ پڑتی ہین اور بعضی جہوٹی جیسا کہ عادت کاہنون کی ہی کہ شیطان القا کرتی ہین اونپر خبرین سچی اور جہوٹی ت فرمایا پیغمبرؐ خدا
نے کہ مشتبہ کیا گیا تجہ پر امر ف ح یعنی جہوٹ سے ساتہ سچ کی اور کہا شیخ نے کہ تخلیط کیا اور مشتبہ کیا گیا تجھپر حال تیرا اور آتا ہی تیری پاس شیطان کہ اپنی
خبر لاتا ہی اور اس سے ظاہر ہوا بطلان دعوی رسالت اوسکی کا کیونکہ رسول کی پاس خبر جہوٹی نہین آتی اور اوسنے اپنی زبان سے آپ اقرار کیا اوسکا جیسا حال
کاہنون کا ہوتا ہے تخمین ت فرمایا آنحضرتؐ نے تحقیق دلمین چہپایا ہے مینے تیری لیے ایک اسم پوشیدہ ف ع تاکہ بتادے تو اوسکو اور اسطرح حضرت
نے امتحان کیا اوسکو تاکہ ظاہر ہو بطلان اوسکی حال کا صحابہ پر اور جانین کہ یہ کاہن ہے آتا ہی اوسکے پاس شیطان کہ کہا جاتا ہے اوسکو جہوٹی سچی باتین
ت حالانکہ چہپائی حضرتؐ نے اوسکی لیے یہ آیت جس دن لاویگا آسمان دہوان ظاہر کیا اونے وہ پوشیدہ چیز دخ ہی ف ح دخ پیش اور زبر دال
و تشدید خ سے یعنی دہوین کی پہنچا یا اوسنے اوس آیت دال میں ہو دی سے مگر ایک لفظ ناقص یہ کہ تمام آیت معلوم کر لی سبب عادت کاہنو
تہا کہ شیاطین ایک کلمہ کو کلمات میں لیجا کر اونکو القا کر دیتے ہین اور احتمال ہے کہ آنحضرتؐ نے بعضی صحابہ سے آہستہ اس آیت کو بیان کیا ہو اور شیطان
نے اوسکو سنکر اوسکی تئیں القا کیا ہو ت پس فرمایا حضرتؐ نے دور ہو پس ہرگز نہ بڑہ سکیگا تو اپنی قدر سے ف ح جب ظاہر ہوا کہ حال اوسکا کاہنو کا سا ہی
کہ بعضی چیزین ناقص سبب القای شیاطین کے معلوم کرتا ہین پس فرمایا حضرتؐ نے دور ہو نہین بڑہ سکیگا تو اپنی حد سے اور قدر سے یعنی کہ جاننا کاہنون کی
خبریات ناقص نا تمام کی اور دعوت کہ نبوت کا کہ وہ حاصر ہی الہام سے اور انبیا کا نہیں ہی کہ واسطی ہانکنی کی اور سہو رکہتی ہین یا لوگون کی پاس اوسی
ت پس کہا عمرؓ نے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا اذن دیتے ہین آپ مجکو کہ مارون گردن اسکی فرمایا پیغمبرؐ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر یہی ابن
صیاد دجال معہود ہی مسلط نہین کیا جاویگا تو اوسپر یعنی نہین مار سکیگا اوسکو کیونکہ قتل کرنیوالا اوسکا عیسی ہین اگر نہین ہے وہ دجال پس نہین بہلائی تیری لیے اوسکی
بیچ ف ع یعنی اسلئے کہ وہ ذمی ہے اور یہود میں سے ہی کہ وہ اہل ذمہ تہی اور اوسوقت میں وہ لڑکا نابالغ ہی تہا اور چونکہ اوسمیں قرائن دلالت کرتی
تہی اوسکی دجال ہونی پر فرمایا حضرتؐ نے کلام مذکور بصورت شک کے قال ابن عمر انطلق بعد ذلک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و ابی
ابن کعب الانصاری یؤمان النخل التی فیہا ابن صیاد فطفق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یتقی بجذوع النخل وہو یختل ان
یسمع من ابن صیاد شیئا قبل ان یراہ وابن صیاد مضطجع علی فراشہ فی قطیفۃ لہ فیہا رمزۃ فرأت ام ابن صیاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم
وہو یتقی بجذوع النخل فقالت ای صاف وہو اسمہ ہذا محمد فتناہی ابن صیاد قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لو ترکتہ بین قال

عبد الله بن عمر قال قام رسول الله صلى الله عليه وسلم في الناس فأثنى على الله بما هو أهله ثم ذكر الدجال فقال إني أنذركموه وما من نبي إلا وقد أنذر قومه لقد أنذر نوح قومه ولكني سأقول لكم فيه قولا لم يقله نبي لقومه تعلمون أنه أعور وأن الله ليس بأعور متفق عليه

کہا ابن عمر نے کہ چلے بعد اسکے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور ابی بن کعب انصاری بھی ہمراہ حضرت کے درحالیکہ قصد کرتے تھے کھجور کی درختوں کا اونمیں کہ ابن صیاد تھا پس شروع کیا پیغمبر خدا نے کہ چھپتے تھے درخت خرما کی شاخوں میں حالانکہ آنحضرت فریب دیتے تھے ابن صیاد کو یہ کہ سنیں ابن صیاد کے کلام میں کچھ پہلے اس سے کہ دیکھے وہ حضرت کو ف ع یعنی او جانیں حضرت اور اصحاب آنحضرت کے کہ وہ کاہن ہے یا ساحر وغیر ذلک اور اس سے معلوم ہوا کہ جائز ہے کھولنا احوال اوسکا کہ خوف ہو اوسکی فتنہ و فساد کا ابن صیاد لیٹا ہوا تھا اپنی بچھونے پر لپیٹا ہوا ایک چادر میں اوسکی لیے تھی اوس چادر میں آواز پوشیدہ کہ سمجھ میں نہیں آتی تھی پس دیکھا ابن صیاد کی ماں نے پیغمبر خدا کو اس حال میں کہ حضرت چھپے تھے شاخوں خرما کی میں پس کہا ابن صیاد کی ماں نے اے صاف اور یہ نام ہے ابن صیاد کا یہ محمد کھڑے ہیں پس ٹھہر گیا ابن صیاد کلام کرنے سے یعنی چپکا ہو رہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر چھوڑ دیتی اوسکو ماں اوسکی یعنی خبر نہ کرتی تو ظاہر کرتا وہ حقیقت حال اپنی یعنی کچھ اوس سے جو دل میں آتا کہتا اور حقیقت اوسکی حال کی ظاہر ہو جاتی کہا یہ بھی کہا عبد اللہ بن عمر نے کھڑے ہوئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں میں یعنی خطبہ فرمایا پس تعریف کی اللہ کی ساتھ اوس چیز کی وہ لائق ہے اوسکی پھر ذکر کیا حال دجال کا ف ح یعنی باحتمال اسکی کہ ابن صیاد دجال ہے یا بقریب فتنہ گری اور متصف ہونے اوسکے ساتھ بعض صفتوں اوسکے کی دجال کو یاد کیا اور اوسکی احوال سے آگاہ کیا ت پس فرمایا تحقیق میں ڈراتا ہوں تمکو دجال سے اور نہیں کوئی نبی مگر تحقیق ڈرایا ہے اوس نے اپنی قوم کو اوس سے یعنی بعد نوح کی البتہ تحقیق ڈرایا ہے حضرت نوح نے اپنی قوم کو یعنی پہلے انبیا کی و لیکن میں کہتا ہوں تمسے دجال کی مقدمہ میں ایک بات اور نشان کہ نہیں کہا ہے اوسکو کسی پیغمبر نے اپنی قوم سے جانو تم کہ دجال ہوگا کانا اور تحقیق اللہ نہیں ہے کانا ف ع یعنی بسبب متغیرہ ہونی اوسکی جانب عین بینائی کی سے تا کانا ہونا لائق ہے ساتھ اوسکی اور احتمال ہے کہ کسی نبی کو حال دجال کا معلوم نہیں ہوا یا نہیں خبر دی کسی نے کہ وہ کانا ہے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے وعن ابی سعید

الخدري قال لقيه رسول الله صلى الله عليه وسلم وأبو بكر وعمر يعني ابن صياد في بعض طرق المدينة فقال له رسول الله صلى الله عليه وسلم أتشهد أني رسول الله فقال هو أتشهد أني رسول الله فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم آمنت بالله وملائكته وكتبه ورسله ماذا ترى قال أرى عرشا على الماء فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ترى عرش إبليس على البحر وما ترى قال أرى صادقين وكاذبا أو كاذبين وصادقا فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم لبس عليه فدعوه رواه مسلم

اور روایت ہے ابو سعید خدری سے کہا ابو سعید نے کہ ملاقات کی اوس سے پیغمبر خدا نے اور ابو بکر نے اور عمر نے مراد رکہتی تھی ابو سعید اوس سے ابن صیاد یعنی [illegible] اور بیچ بعضی راہوں مدینہ کی پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا گواہی دیتا ہے تو کہ میں رسول اللہ کا ہوں پس کہا اوس نے کیا گواہی دیتے ہو تم کہ میں رسول اللہ کا ہوں پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایمان لایا میں ساتھ اللہ کی اور فرشتوں اوسکی اور کتابوں اوسکی کی اور رسولوں اوسکی کیا دیکھتا ہے تو کہا اوس نے دیکھتا ہوں میں ایک تخت پانی پر پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھتا ہے تو تخت ابلیس کا دریا پر ف ح جیسے کہ اول کتاب میں باب الوسوسہ میں گذرا کہ رکہتا ہے ابلیس تخت اپنا پانی پر اور بھیجتا ہے فوج اپنی کہ فتنہ میں ڈالیں لوگوں کو ت فرمایا آنحضرت نے اور کیا دیکھتا ہے تو کہا ابن صیاد نے کہ دیکھتا ہوں میں دو سچوں کو کہ لاتے ہیں خبر سچی اور ایک مرد جھوٹے کو دیکھتا ہوں یا دیکھتا ہوں دو شخص جھوٹوں کو اور ایک مرد سچے کو ف ح یا تو شک راوی کا ہے کہ اوس طرح کہا یا اسطرح اور احتمال ہے کہ شک ہے ابن صیاد سے ہو کہ کہا وہ دیکھتا ہوں یہ اور اوسکو بہت دخل ہے بیچ خلط اور اختلال امر اوسکی کہ خبر میں نہیں کرتا تھا او حال اوسکا بوجہ انتظام و استقامت کے نہیں ہا کبھی اسطرح دیکھتا ہوں اور کبھی اسطرح ت پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنی صحابہ سے کہ خلط کیا گیا ہے کام اوسپر یعنی اسکی کہا نہیں پس چھوڑ دو اسکو یعنی اسلیے کہ یہ باتیں قابل جواب کے نہیں کہتا نقل کی یہ مسلم نے وعنه

اَنَّ ابْنَ صَيَّادٍ سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ تُرْبَةِ الْجَنَّةِ فَقَالَ دَرْمَكَةٌ بَيْضَاءُ مِسْكٌ خَالِصٌ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابوسعیدؓ سی کہ تحقیق
ابن صیاد نی پوچھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی حال بہشت کے مٹی کا کہ کیسی ہی پس فرمایا کہ مٹی بہشت کے رنگ مین مشابہ میدہ سفید کے ہی اور خوشبو مین مانند
مشک خالص کی نقل کی مسلم نی وَعَنْ نَافِعٍ قَالَ لَقِيَ ابْنُ عُمَرَ ابْنَ صَيَّادٍ فِي بَعْضِ طُرُقِ الْمَدِينَةِ فَقَالَ لَهُ قَوْلًا أَغْضَبَهُ فَانْتَفَخَ حَتَّى مَلَأَ السِّكَّةَ
فَدَخَلَ ابْنُ عُمَرَ عَلَى حَفْصَةَ وَقَدْ بَلَغَهَا فَقَالَتْ لَهُ رَحِمَكَ اللهُ مَا أَرَدْتَ مِنِ ابْنِ صَيَّادٍ أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّمَا يَخْرُجُ مِنْ غَضْبَةٍ يَغْضَبُهَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی نافع سی کہ ملاقات کی ابن عمرؓ نی ابن صیاد سی بیچ بعض
راہون مدینہ کی پس کہی ابن عمرؓ نی واسطی ابن صیاد کی ایک بات کہ غصہ مین لائی اوسکو پس پھول گیا ابن صیاد واسطی غصہ کے یہانتک کہ بھر دیا کوچہ یعنی اوسکے
بدن پھولی ہوئی نی پس گئی ابن عمرؓ حضرت حفصہؓ کے پاس کہ اونکی بہن تہین اور بیوی آنحضرت کی اور حال آنکہ تحقیق پہنچ چکی تہی یہ خبر اونکو پس کہا حفصہؓ نے ابن عمرؓ کو
کہ رحمت کری تجکو اللہ تعالی کیا چاہا تو نی ابن صیاد سی کہ غصہ مین لایا تو اوسکو کیا نہ جانا تو نی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا ہی نہین نکلیگا
دجال مگر بسبب ایک غصہ کی کہ کریگا اوسکو ف ع ح یعنی وہ ایک بار غصہ مین آویگا اور نکلیگا جانب غصہ کی اور دعوی کریگا نبوت کا پس نہ غصہ دلا تو ابن
صیاد کو ای عبد اللہ اور نہ کلام کر اوسی تاکہ نہ نکلی اور نہ ظاہر ہون فتنی اور یہ منع کرنا حفصہ کا ابن عمرؓ کو بسبب احتمال اور ممکن ہونی اسکی تہا کہ ابن صیاد دجال ہو
یا بسبب اسکی کہ وہ تہمت کہتی ہون اوسکا واللہ اعلم نقل کی یہ مسلم نی وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ صَحِبْتُ ابْنَ صَيَّادٍ إِلَى مَكَّةَ فَقَالَ لِي
مَا لَقِيتُ مِنَ النَّاسِ يَزْعُمُونَ أَنِّي الدَّجَّالُ أَلَسْتَ سَمِعْتَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّهُ لَا يُولَدُ لَهُ وَقَدْ وُلِدَ لِي أَلَيْسَ
قَدْ قَالَ وَهُوَ كَافِرٌ وَأَنَا مُسْلِمٌ أَوَلَيْسَ قَدْ قَالَ لَا يَدْخُلُ الْمَدِينَةَ وَلَا مَكَّةَ وَقَدْ أَقْبَلْتُ مِنَ الْمَدِينَةِ وَأَنَا أُرِيدُ مَكَّةَ ثُمَّ قَالَ لِي
فِي آخِرِ قَوْلِهِ أَمَا وَاللهِ إِنِّي لَأَعْلَمُ مَوْلِدَهُ وَمَكَانَهُ وَأَيْنَ هُوَ وَأَعْرِفُ أَبَاهُ وَأُمَّهُ قَالَ فَلَبَسَنِي قَالَ قُلْتُ لَهُ تَبًّا لَكَ سَائِرَ الْيَوْمِ قَالَ وَقِيلَ لَهُ
أَيَسُرُّكَ أَنَّكَ ذَاكَ الرَّجُلُ قَالَ فَقَالَ لَوْ عُرِضَ عَلَيَّ مَا كَرِهْتُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابوسعید خدریؓ سی کہا
کہ ساتھ ہوا مین ابن صیاد کی مکہ تک یعنی اوس وقت کہ جاتی تہی ہم مکہ کو پس کہا ابن صیاد نی مجکو کہ کیا پائی مین نی لوگون سی ایذا پہر بیان کیا اوسکو گمان کرتی
ہین یا کہتی ہین لوگ کہ مین دجال ہون یعنی اور تم جانتی ہو کہ امر خلاف اسکی ہی کیا نہین سنا تو نی ای ابوسعید پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی کہ تحقیق شان یہ ہی
کہ نہین پیدا کی جاویگی دجال کی اولاد یعنی لا ولد ہوگا وہ اور تحقیق پیدا کی گئی ہی میری اولاد آیا نہین فرمایا حضرتؐ نے کہ دجال کافر ہوگا اور مین مسلمان ہون کیا نہین
فرمایا ہی حضرتؐ نے کہ نہ داخل ہوگا دجال مدینہ اور مکہ مین اور تحقیق آیا ہون مین مدینہ سی اور مین ارادہ کرتا ہون مکہ کا پہر کہا ابن صیاد نی مجکو بیچ آخر کلام
اپنی کی آگاہ ہو قسم ہی اللہ کی تحقیق مین البتہ جانتا ہون دجال کی پیدائش کا وقت اور مکان اوسکا کہ کہان پیدا ہوگا اور کہان ہی وہ اب اور جانتا ہون مین اوسکی
ماں اور باپ کو کہا ابوسعید نی پس مشتبہ کیا دجال نی امر مجپر ف ح یعنی مین اعتقاد کرتا تہا کہ وہ دجال ہی یہ انکار جو کیا اشتباہ ہوا مجکو اوسکی امر مین اور رنگا
اسکی کہ اول کلام اوسکا بیچ انکار دجال ہونی کی تہا ساتھ دلیلون کی اور یہ جو آخر مین کہا کہ مین جانتا ہون مولد وغیرہ اوسکا تعریض ہی بیچ اوسکی اقرار کی کرتا ہی اسلیے کہ
اس عبارت کو بھی کلام کرنیوالا کنایۃ اپنی نفس سی مراد لیتا ہی واللہ اعلم سبحانہ کہا ابوسعیدؓ نی کہا مین نی ابن صیاد کو ہلاکی ہو تیری واسطے تیرے باقی دن تمام اور پیچھے کہا
ابوسعیدؓ نی اور کہا گیا ابن صیاد کو یعنی کسی نی حاضرین سی کہا کہ آیا خوش لگتا ہی تجکو وہ شخص ہو تو یعنی دجال ہو تو کہا ابوسعید نی پس کہا ابن صیاد نی
اگر پیش کیا جاوی مجپر یعنی وہ صفتین کہ دجال مین ہین قسم گمراہ کرنی اور فریب دینی وغیرہ کی تو ناخوش نہ رکہون ف ح یعنی بلکہ قبول کرون مین حاصل یہ ہی کہ اسمین
ہی دجال ہونی پر ادراک دلیل صحیح ہی اوسکی کفر پر نقل کی یہ مسلم نی وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ لَقِيتُهُ وَقَدْ نَفَرَتْ عَيْنُهُ فَقُلْتُ مَتَى فَعَلَتْ عَيْنُكَ
مَا أَرَى قَالَ لَا أَدْرِي قُلْتُ لَا تَدْرِي وَهِيَ فِي رَأْسِكَ قَالَ إِنْ شَاءَ اللهُ خَلَقَهَا فِي عَصَاكَ هَذِهِ قَالَ فَنَخَرَ كَأَشَدِّ نَخِيرِ حِمَارٍ سَمِعْتُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہی ابن عمر سی کہا ملا میں ابن صیاد سی اس حالت میں کہ سوج گئی تھی آنکھ اوسکی پس کہا میں نی کب سی کی آنکھ تیری نی وہ چیز کہ دیکھتا ہوں میں یعنی ورم
کہا نہیں جانتا ہوں میں کہا میں نی نہیں جانتا تو حالانکہ تیری سر میں ہی کہا اگر چاہی خدا تعالی پیدا کری اوسکو تیری عصا میں ف ح یعنی خدا تعالی قادر ہی کہ
پیدا کری آنکھ کو جماد میں اور اوسکی درد کو اور جماد کو شعور نہیں ہوگا آنکھ کا اور درد کا کہ اوس آنکھ میں پیدا ہو پس اسیطرح جائز ہی کہ آدمی کو بھی شعور نہو اوسکا
بسبب کثرت اشتغال و افکار کی کہ مانع ہوتا ہی حس کی ق اور معلوم کرنی ہی ت کہا ابن عمر نی پس آواز کی ابن صیاد نی ناک کی راہ سی مانند سخت آواز
گدہی کی کہ سنی ہی میں نی نقل کی یہ مسلم نی وعن محمد بن المنكدر قال رأيت جابر بن عبد الله يحلف بالله أن ابن الصياد الدجال قلت
تحلف بالله قال إني سمعت عمر يحلف على ذلك عند النبي صلى الله عليه وسلم فلم ينكره النبي صلى الله عليه
وسلم متفق عليه اور روایت ہی محمد بن منکدر تابعی سی کہ کہا دیکھا میں نی جابر بن عبد اللہ کو کہ قسم کہاتا تھا خدا کی کہ ابن صیاد دجال ہی کہا میں نی کہ
قسم کہاتی ہو تم اللہ کی یعنی باوجودیکہ امر ظنی ہی نہ یقینی کہا جابر نی کہ میں نی سنا ہی عمر رضی اللہ عنہ سی کہ قسم کہاتی تھی اسپر کہ ابن صیاد دجال ہی پاس پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کی پس انکار نکیا اوسکا آنحضرت نی ف ع ح یعنی اگر ہوتا یہ امر یقینی تو البتہ آنحضرت انکار کرتی اور شاید کہ سوگند جابر کی اور عمر کی اسپر
تھی کہ ابن صیاد اون دجالوں یعنی جہوٹوں فریبیوں میں سی تھا کہ نکلینگی اور دعوی کرینگی نبوت کا اور گمراہ کرینگی لوگونکو اور شبہہ ڈالینگی کہ نہیں ہی یہ کہ وہ مسیح دجال ہی
اسلیئی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی تردید کی تھی کہ فرمایا تھا اگر ہو وہ اور اگر نہو وہ لیکن ظاہر مطلق دجال کہنی سی یہی سمجھا جاتا ہی کہ وہی دجال معہود
مراد ہیں قسم کہانی اونکی حمل کیجاویگی اوپر جواز کی وقت غلبہ ظن کی اور وہ حدیث کہ فصل دوسری میں ابن عمر سی آتی ہی صریح ہی اسمیں کہ وہ مسیح دجال ہو
تھا شاید کہ مذہب ابن عمر کا یہی ہوا اور حاصل یہ کہ اوسمیں اختلاف و اشتباہ تھا واللہ اعلم ت نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی

## الفصل الثانی

فصل دوسری عن نافع قال كان ابن عمر يقول والله ما أشك أن المسيح الدجال ابن صياد رواه أبو داود
والبيهقي في كتاب البعث والنشور اور روایت ہی نافع سی کہ تھی ابن عمر کہتی قسم اللہ کی نہیں شک کرتا میں کہ مسیح دجال ابن صیاد ہی نقل کی یہ ابو داؤد نی
اور بیہقی نی بیچ کتاب البعث والنشور کی وعن جابر قال فقدنا ابن صياد يوم الحرة رواه أبو داود اور روایت ہی جابر سی
کہا کہ گم کیا ہم نی ابن صیاد کو دن حرہ کی ف ح اگر مراد اوس عبارت سی ظاہر اوسکا ہی کہ ابن صیاد اس واقعہ میں غائب ہوا اور ایسا کہ کسی نی نہ جانا کہ
کہاں گیا پس یہ روایت منافی اس روایت کی ہی کہ وہ مدینہ میں مرا اور نماز پڑھی اوسپر اور اگر مفہوم اسکا عام ہی اور شامل موت کو بھی ہی تو کچھ منافات نہیں اوپر اوسکی
حرہ کا وہ دن ہی کہ غالب ہوا یزید بن معاویہ اہل مدینہ پر اور لڑا اون سی نقل کی یہ ابو داود نی وعن أبي بكرة قال قال رسول الله صلى الله
عليه وسلم يمكث أبوا الدجال ثلاثين عاما لا يولد لهما ولد ثم يولد لهما غلام أعور أضرس وأقله منفعة تنام
عيناه ولا ينام قلبه ثم نعت لنا رسول الله صلى الله عليه وسلم أبويه فقال أبوه طوال ضرب اللحم كأن
أنفه منقار وأمه امرأة فرضاخية طويلة اليدين فقال أبو بكرة فسمعنا بمولود في اليهود بالمدينة فذهبت
أنا والزبير بن العوام حتى دخلنا على أبويه فإذا نعت رسول الله صلى الله عليه وسلم فيهما فقلنا هل لكما ولد
فقالا مكثنا ثلاثين عاما لا يولد لنا ولد ثم ولد لنا غلام أعور أضرس وأقله منفعة تنام عيناه ولا ينام قلبه قال فخرجنا من عندهما فإذا
هو منجدل في الشمس في قطيفة وله همهمة فكشف عن رأسه فقال ما قلتما قلنا وهل سمعت ما قلنا قال نعم تنام عيناي ولا ينام قلبي رواه الترمذي اور روایت ہی ابی بکرہ سی
کہا اونسی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ ٹہرینگی ماں باپ دجال کی تیس برس کہ نہیں پیدا کیا جاویگا واسطی اونکی کوئی فرزند پہر پیدا کیا جاویگا واسطی
اونکی ایک لڑکا کانا بڑی دانتوں والا یعنی کچلی دانتوں والا اور بعضوں نی کہا کہ مراد یہ ہی کہ پیدا ہوگا دانتوں سمیت اور کمتر چیز میں غلام ہوگا ازروی منفعت کی

یعنی

کہ گمان کیا تھا دجال پہلی تحقیق ہونی خبر مسیح دجال کی ہین جبکہ خبر دی گئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اوسکی حال و قصہ کے بیچ حدیث تمیم داری کی اور موافق ہوا
بیان اوسکی کی نزدیک حضرت کے سچی واضح ہوگیا حضرت پر یہ کہ نہین ہی ابن صیاد وہ شخص کہ گمان کیا تھا یعنی دجال اور موید ہی اوسکی وہ حدیث کہ ذکر کی اوسکے بعد
کی وقت ہمراہ جانی ابن صیاد کی مکہ کو اور یہ موافق ہونا دجال کی مان باپ کے وصفو نکا اور ابن صیاد کی مان باپ کے وصفو نکا نہین ثابت کرتا ہی اوسکو کہ ابن
صیاد دجال ہی اسلیے کہ اتفاق ہونی دو وصفون کیسے نہین لازم آتا ہی اتحاد دو موصوفو نکا اور ایسے ہی قسم کہانا عمر وغیرہ کا باوجود انکار کرنی آنحضرت کی اسپر کہ
وہ دجال ہی تھا یہ سبب پہلی ظاہر ہونی حال کی اور دجال مین بعضی باتین ایسی ہونگی کہ سبب خوف کی ہین پس یہ نسبت امت کی حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کو اوسکا ڈر رہتا تھا بنا بر احتیاط کی نقل کی یہ بغوی نی شرح السنۃ مین

## باب نزول عیسیٰ علیہ السلام

باب ہی بیچ بیان اوترنی عیسیٰ علیہ السلام کی ف ح بالتحقیق ثابت ہوا ہی صحیح حدیثون سی کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اوترینگی آسمان سی زمین پر اور ہونگی
تابع دین محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اور حکم کرینگی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت پر اور اسی پر یعنی احکام کہ ہماری شریعت مین نہین ہین اور حکم کرینگی
حضرت عیسیٰ اونکا پس وہ قبیلہ بیان اونکی سی جیسی کہ نسخ ہوتا ہی اور اوس زمانہ مین شریعت محمدی ہوگی عیسیٰ کی موقوف کردینا جزیہ کا اور مانند اوسکی کا

## الفصل الاول

فصل پہلی عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والذی نفسی بیدہ لیوشکن ان ینزل فیکم
ابن مریم حکما عدلا فیکسر الصلیب ویقتل الخنزیر ویضع الجزیۃ ویفیض المال حتی لا یقبلہ احد حتی تکون
السجدۃ الواحدۃ خیرا من الدنیا وما فیہا ثم یقول ابو ھریرۃ فاقرؤا ان شئتم وان من اھل الکتاب
الا لیؤمنن بہ قبل موتہ الآیۃ متفق علیہ روایت ہی ابو ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی قسم ہی اوس خدا کی کہ جان میری
اوسکی ہاتھہ مین ہی تحقیق اوترینگی آسمان سی تمہاری اہل دین مین عیسیٰ بیٹی مریم کی علیہما السلام در حالیکہ حاکم عادل ہونگی پس توڑینگی صلیب
کو ف ع یعنی باطل کرینگی دین نصرانیہ کو اور حکم کرینگی ملت حنفیہ پر اور صلیب اصطلاح نصاریٰ مین وہ لکڑیان ہین مثلث ایک دوسری سی گذری
ہوئی اور پیٹ مصلوب کی یعنی ایک شخص سولی دیا ہوا کی اور رعایت اوسکی نصاری بہت کرتی ہین کہ اکثر ایسی چیزین اوسی شکل کی بناتی ہین اور
گردن مین لٹکاتی ہین مانند زنار ہندوؤن کی اور کبہی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی صورت اوسمین بناتی ہین واسطی یاد داشت ہیئت کی اور اعتقاد رکہتی
ہین کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو ایسی ہی لکڑی پر یہود نی سولی دیا تہا ف اور قتل کرینگی سور کو یعنی حرام کرینگی اوسکی پالنی اور کہانی کو اور اسیطرح
کرینگی اوسکی قتل کو اور رکہدینگی جزیہ ف ع یعنی اہل ذمہ سی اور حکم کرینگی اونکو اسلام کا اور نہین قبول کیا جاویگا اونسی سواے دین حق کی
مقصود باطل کرنا نصرانیت کا اور مٹانا احکام اور آثار اوسکی کا اور حکم کرنا ساتھہ شرائع دین اسلام کی ہی اور بعضون نی کہا کہ رکہا جاویگا جزیہ او
اسلیے کہ نہین پایا جاویگا کوئی محتاج کہ قبول کری جزیہ اونسی بسبب کثرت مال کی اور کمی اہل حرص کی اور تائید کرتا ہی اسکی یہ قول حضرت صلی اللہ علیہ
وسلم کا ف ع اور بہت ہوگا مال یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی زمانہ مین یہانتک کہ نہین قبول کریگا اوسکو کوئی یہانتک کہ ہوگا ایک سجدہ بہتر دنیا سی اور
ہر چیز سی کہ دنیا مین ہی ف ش ح یعنی پہلا متعلق ہی جملہ یفیض المال کی اور دوسرا متعلق ہی ساتھ تمام مضمون کی کہ مذکور ہوا اوپر توڑنی صلیب اور اعتقاد او
کی یعنی دین اسلام ایسا رونق و رواج پاویگا اور سبیل اور محبت آدمیون کی ساتھ طاعت و عبادت کے پیدا ہوگی کہ ایک سجدہ بہتر تمام متاع دنیا سی ہوگا
اور یہ بات اگرچہ ہمیشہ ہی کہ سجدہ بہتر دنیا اور دنیا کی چیزون سی ہی مخصوص اوسی وقت پر نہین ولیکن اوس زمانہ مین طبیعتین اور نفس لوگون کی
بہی اسی پر آجائینگی اور اون کی نزدیک یہی بہتر معلوم ہوئیگا اور احتمال ہی کہ متعلق ہو یفیض المال کی یعنی لوگون کو جب کہ رغبت مال کی
نرہیگی اور بالکل اوس سی اعراض کرینگی مال کی خرچ کرنی کی فضیلت و محبت نرہیگی پس نرہیگا ذوق و محبت بغیر نماز کی ف

ابوہریرہ نے پس اگر شک و تردد رکہتی ہو اوس چیز میں کہ پڑہو کر چاہو یہ آیۃ کہ نہیں ہے کوئی اہل کتاب سے یعنی یہود و نصاری مگر کہ ایمان لاویگا عیسی پر پہلی مرنی اونکیکی پڑہو ساری آیۃ نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **ف** ع یعنی بعد اوترنی عیسی کی اخیر زمانہ میں جب دین و ملت ایک ہو جاویگا اور اختلاف درمیان سے اوٹھہ جائیگا اختلاف کہ یہود و نصاری حضرت عیسی کی حق میں کہتی ہیں وہ بہی جاتا رہیگا اور سب ایمان لاوینگے جسطرح دین اسلام میں ہے کہ وہ بندی اللہ کی ہیں اور رسول اوسکی اور بیٹی اوسکی لونڈیکی اور اہل کتاب سے وہ اہل کتاب مراد ہیں کہ جو اونکی زمانہ میں ہونگے اور یہ ایک وجہ ہے اس آیۃ کی تفسیر میں اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے اسیوجہ سے دلیل پکڑی ہے مضمون حدیث پر اور وجہ یہی کہی ہے مفسرین نے کہ نہیں ہے کوئی اہل کتاب سے مگر کہ ایمان لاتا ہے پہلی مرنی اپنی کی یعنی وقت غرغرہ کی کہ ایمان اوسوقت کا مفید نہیں اور اسوجہ پر احتمال ہے کہ ضمیر بہ کی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کیطرف یا اللہ سبحانہ تعالی کیطرف پہری اور حاصل مقصود یہ کہ ہر کافر وقت مرنی کی بحکم اضطرار کی ایمان لاتا ہے ولیکن فائدہ نہیں کہتا پس چاہیئے کہ باختیار خود پہلی اوس وقت کی مستعد اوسکا ہو **وعنہ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واللہ لینزلن ابن مریم حکما عادلا فلیکسرن الصلیب ولیقتلن الخنزیر ولیضعن الجزیۃ ولیترکن القلاص فلا یسعی علیہا ولتذہبن الشحناء والتباغض والتحاسد ولیدعون الی المال فلا یقبلہ احد رواہ مسلم وفی روایۃ لہما قال کیف انتم اذا نزل ابن مریم فیکم وامامکم منکم اور روایت ہے اوسی ابوہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم خدا کی البتہ اوتریں گی عیسی بیٹی مریم کی اسحال میں کہ حاکم عادل ہونگے پس توڑینگی سولی کو اور قتل کرینگی سور کو اور رکہدیں گی جزیہ اہل ذمہ سے اور چہوڑ دینگی عیسی یا چہوڑ جاوینگے اوٹنیاں جوان پس نہیں کی جاویگی سواری اور کام اور طلب حاجات او نسے **ف** ع یعنی بسبب کثرت اور سواریوں کی حاجت اونکی نہیں رہی کی یا معنی یہ ہیں کہ نہیں حکم کرینگی کسیکو کہ سعی کری اونکی لانی پر زکوۃ کی لیے کیونکہ کوئی قبول کرنیوالا ہی نہیں ملیگا اور جائز ہے کہ یہ کنایہ ترک تجارت اور سفر کرنی سے ہیں بیچ اور واسطی طلب مال کی حاصل کرنی یا محتاج الیہ کی واسطے استغنا اونکیکی **ت** ع البتہ جاتا رہیگا لوگوں سے کینہ اور بغض اور حسد **ف** ع یہ سب چیزیں جب دنیا کی ہوتی ہیں پس جاتی رہیں گی یہ عیب بسبب جاتی رہنی محبت دنیا کی دلوں سے **ت** اور البتہ بلاوینگے عیسی لوگونکو طرف قبول کرنی مال کی پس نہیں قبول کرینگا اوسکو کوئی یعنی بسبب استغنا کی نقل کی یہ مسلم نی اور بیچ ایک روایت بخاری اور مسلم کی آیا ہے کہ فرمایا آنحضرت نی کیا ہوگا حال تمہارا جسوقت کہ اوتریں گی عیسی بیٹی مریم کی درمیان تمہارا اور امام تمہارا تم میں سے ہوگا **ف** ع یعنی قریش میں سے ہوگا یا تمہاری اہل ملت میں سے علمائی اوسکی دو وجہ سے شرح کی ہے ایک تو یہ کہ امام تمہاری نماز کا وہ شخص ہوگا کہ تم میں سے ہے اور عیسی اقتدا کرینگی اوسکا اور تمہاری ہی اور یہ سبب تعظیم و تکریم امت محمدی کی ہوگا جیسے کہ مضمون حدیث آئندہ کا صریح ہے اسمیں اور عیسی حاکم اور خلیفہ اور امام و تعلیم کرنی والی خیر کی ہوں گے اونکی شان نہیں ہے کہ امام نماز کی مہدی ہی ہونگی اور بعضی روایت میں آیا ہے کہ عیسی جو اوتریں گی مہدی امت کے ساتھ نماز میں ہوں گی اور چاہیں گی کہ پیچھی ہٹ جاویں اور امام عیسی علیہ السلام کو کریں پس عیسی علیہ السلام امام نہیں ہونے کی اور اقتدا کریں گی اونکا اور بعد اس نماز کی امامت عیسی علیہ السلام ہی کریں گی بسبب فضیلت ہونی اونکی کی مہدی سے اور وجہ دوسری یہ کہ مراد امام سے عیسی علیہ السلام ہیں اور مراد ساتہ ہونی اونکی کی تم میں سے حکم کرنا اونکا ہے ساتہ احکام شریعت تمہاری کی نہ ساتہ احکام انجیل کی اور ایک روایت میں آیا ہے پس امامت کریں گی عیسی علیہ السلام تمہاری ساتہ کتاب پروردگار تمہاری کی اور ساتہ سنت پیغمبر تمہاری کی پس معنی یہ ہونگی کہ امامت کریں گی تمہاری عیسی حال ہونی اونکیکی دین و ملت تمہاری اور حکم کرنی والی ساتہ کتاب و سنت تمہاری کی **وعن جابر** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تزال طائفۃ من امتی یقاتلون علی الحق ظاہرین الی یوم القیمۃ قال فینزل عیسی ابن مریم فیقول امیرہم

تَعَالٰی صَلِّ لَنَا فَیَقُوْلُ لَا اِنَّ بَعْضَکُمْ عَلٰی بَعْضٍ اُمَرَاءُ تَکْرِمَۃَ اللّٰہِ ھٰذِہِ الْاُمَّۃَ رَوَاہُ مُسْلِمٌ وَھٰذَا الْبَابُ خَالٍ عَنِ الْفَصْلِ الثَّانِیْ
اور روایت ہی جابر سی کہ کہا اونہی فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ہمیشہ رہیگی ایک جماعت میری امت مین کہ لڑتی رہیگی حق پر اور واسطے حق
کی درحالیکہ غالب ہونگی یعنی اپنی دشمنون پر قیامت تک یعنی قرب قیامت تک فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی پس اوترین گی عیسی بیٹی مریم کی پہر
کہیگا امیر امت کا یعنی مہدی عیسی سی آؤ نماز پڑہاؤ ہمکو یعنی اسلیے کہ اولی ساتہہ امامت کی افضل ہی اور تم نبی رسول کامل ہو پس کہینگے عیسی اوس امیر
سی کہ نہین امامت کرتا مین یعنی اسلیے کہ تا نہ وہم جاوی تغیر امامت کی تمہاری دین کی منسوخ ہونی کا تحقیق بعضی تم مین بعضون پر امیر اور امام ہین سبب
بزرگ رکہنی خدا تعالی کی اس امت مکرمہ محمدیہ کو صلواۃ اللہ وسلامہ علیہ وعلیہم نقل کی یہ مسلم نی اور یہ باب مصابیح مین خالی ہی دوسری فصل سی کہ حسان
سی ہی

## اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل تیسری عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَنْزِلُ عِیْسَی ابْنُ
مَرْیَمَ اِلَی الْاَرْضِ فَیَتَزَوَّجُ وَیُوْلَدُ لَہٗ وَیَمْکُثُ خَمْسًا وَّاَرْبَعِیْنَ سَنَۃً ثُمَّ یَمُوْتُ فَیُدْفَنُ مَعِیَ فِیْ قَبْرِیْ فَاَقُوْمُ اَنَا وَعِیْسَی ابْنُ
مَرْیَمَ فِیْ قَبْرٍ وَّاحِدٍ بَیْنَ اَبِیْ بَکْرٍ وَّعُمَرَ رَوَاہُ ابْنُ الْجَوْزِیِّ فِیْ کِتَابِ الْوَفَاءِ اور روایت ہی عبد الرحمن بن عمرو سی کہ کہا فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اوترین گی عیسی بیٹی مریم کی طرف زمین کی پس نکاح کرینگی اور پیدا کیے جاوینگی اونکی لیے اولاد اور ٹہیرینگی زمین مین پینتالیس
برس ف ع اور یہ ظاہر مین مخالف ہی قول اوس شخص کی کہ جاوینگی طرف آسمان کی اس حال مین کہ عمر اونکی تینتیس برس کی ہوگی اور ٹہرین
گی زمین مین بعد اوترنی کی سات برس پس دونون عدد ملکر چالیس ہوئی لیکن حدیث اونکی سات برس کی ٹہرنی کی نقل کی یہ مسلم نی پس متعین ہوا
جمع سات اوس چیز کی کہ ذکر کی گئی یا ترجیح دیجاویگی وہ روایت کہ صحیح مین ہی یعنی مسلم مین اور شاید کہ عدد پانچ کا ساقط ہی اعتبار سی بسبب حذف
کردینی کسور کی ت پہر مرینگی عیسی پس دفن کیے جاوینگی نزدیک میری یعنی مقبرہ میری کی پس اوٹہونگا مین اور عیسی ایک مقبرہ مین درمیان ابی بکر اور عمر
کی کہ اوس مقبرہ مین مدفون ہین ف ح پس معلوم ہوا کہ مراد قبر سی مقبرہ ہی اور اخبار مین آیا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مقبرہ مین جگہ
ایک قبر کی خالی ہی اور کسیکو وہ جگہ میسر نہین ہوئی چنانچہ حضرت امام حسن رض کو چاہا کہ وہان گاڑین اور عائشہ رض کہ گہر اونکا تہا اس بات پر راضی ہوئین
بنی امیہ مانع آئی اور آپکو حضرت کی روضہ مین دفن نہونی دیا اور عبد الرحمن بن عوف کی لیے بہی حضرت عائشہ راضی ہوئین لیکن اونکو بہی میسر نہوا اور
حضرت عائشہ رض کو بہی لوگون نی کہا کہ تمہارا گہر ہی تمکو وہان گاڑین کہا مین اچہی نہین ہون اسبات سی مجکو میسر ہو کہ اونکی ساتہہ بقیع ہی مین گاڑنا کہ اونمین [illegible]
پہتی کہ وہان قبر عیسی کی ہوگی واللہ اعلم نقل کی یہ ابن جوزی نی کتاب الوفا مین

## بَابُ قُرْبِ السَّاعَۃِ وَاَنَّ مَنْ مَاتَ فَقَدْ قَامَتْ قِیَامَتُہٗ

باب ہی بیچ بیان نزدیک ہونی قیامت کی اور بیچ بیان اسکی کہ جو شخص مرا پس تحقیق قائم ہوئی قیامت اسکی ف ح ظاہر یہ ہی کہ
نزدیک ہونا قیامت کا اس معنی کر ہی کہ جو کچہ کہ رہا ہی اوس مدت سی کہ اوسکی لیے رکہی ہی کمتر ہی اور اکثر اوسکی گذر چکی اور عبارت ومن مات الخ نہی
لفظ حدیث کی ہین کہ مولف نی یہان عنوان باب کا کیا اور معنی اسکی یہ ہین کہ جو کوئی مرا جو کچہ کہ قیامت مین احوال اور اہوال واقع ہونی ہین کچہ نمونہ اوسکا
اوسکی حق مین واقع ہوجاتا ہی ف ت ع کہا تورپشتی نی کہ قیامت تین قسم پر ہی ایک کبری اور وہ اوٹہنا لوگونکا ہی جزا کی لیے اور دوسری قیامت وسطی
اور وہ عبارت ہی مرنی طبقہ لوگونکی سی کہ ایک وقت مین ہوئے جیسا ایک وقت مین سب مرگئے ہون کہ اوسکو قرن کہتی ہین اور تیسری قیامت صغری ہی اور وہ مرنا آدمی کا ہی پس مراد
یہان یہ اخیر ہی اور ظاہر یہ ہی کہ مراد ساعۃ سی کبری ہی آتی برابر ہی کہ مراد ہو اوس سی قیامت پہلی بموجب قول علیہ الصلوۃ والسلام کی لا تقوم الساعۃ
الا علی شرار الناس یا دوسری کہ وہ طامہ کبری ہی کہ معروف ہی کتاب و سنت مین اور احادیث باب سی قول علیہ الصلوۃ والسلام کا بعثت انا
والساعۃ کہاتین احتمال دونونکا رکہتا ہی اور حدیث عائشہ کی آگی آتی ہی دلالت کرتی ہی قیامت وسطی پر

## اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

عن

عن شعبة عن قتادة عن انس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم بعثت انا والساعة كهاتين قال شعبة وسمعت قتادة يقول في قصصه كفضل احدهما على الاخرى فلا ادري اذكره عن انس او قاله قتادة متفق عليه

روایت ہے شعبہ سے کہ نقل کی قتادہ تابعی نے انس صحابی سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بھیجا گیا ہوں میں اور قیامت مانند ان دونوں انگلیوں یعنی انگلی شہادت اور بیچ انگلی کی کہا شعبہ نے اور سنا میں نے قتادہ سے کہتے تھے اپنے وعظ میں ف ح یعنی بیچ بیان مراد کی مشابہت دینی بعثت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ساتھ قیام قیامت کے ان دونوں انگلیوں کو ہے مانند زیادتی اور بڑھاو ایک کے اون دونوں میں سے کہ بیچ کی انگلی ہے دوسری پر کہ انگلی شہادت کی ہے ف ح یعنی جسقدر بیچ کی انگلی بڑھی ہوئی شہادت کی انگلی سے ہے اسی ہی مبعوث ہونا میرا بڑھا ہوا قیامت سے بھی مانند اسکی ہے کہ میں آگے قیامت سے آیا ہوں اور قیامت پیچھے سے چلی آتی ہے شعبہ کہتا ہے ت پس نہیں جانتا میں کہ اس بیان کو قتادہ نے انس سے نقل کیا یا از خود کہا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف ح اور طیبی نے کہا کہ انس سے ہوا سہو یہ احتمال ہے کہ انس نے از خود کہا یا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا اور حدیث مستورد بن شداد کی سے کہ آگے آتی ہے معلوم ہوتا ہے کہ یہ بیان آنحضرت کیسی ہے وعن جابر قال سمعت النبي صلى الله عليه وسلم يقول قبل ان يموت بشهر تسألوني عن الساعة وانما علمها عند الله واقسم بالله ما على الارض من نفس منفوسة ياتي عليها مائة سنة وهي حية يومئذ رواه مسلم اور روایت ہے جابر سے کہ کہا سنا میں نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے ایک مہینا پہلے اپنی رحلت سے کہ پوچھتے ہو تم مجھ سے وقت قائم ہونے قیامت کا سے کہ وہ نفخہ پہلا اور دوسرا اور نہیں ہے علم اوسکی تعیین وقت کا مگر نزدیک خدا تعالی کے ف ح یعنی وقت قائم ہونے قیامت کبری کی جسے پوچھتے ہو وہ خود مجھکو معلوم نہیں ہے اور اوسکو سوائے خدا ہی تعالی کے کوئی نہیں جانتا قیامت صغری اور وسطی کو میں بیان کرتا ہوں کہ اسکا علم رکھتا ہوں جیسیکہ فرمایا ت اور قسم کہاتا ہوں میں اللہ کی کہ نہیں ہے روئے زمین پر کوئی نفس کہ پیدا کیا گیا اور موجود ہے کہ گذرے اوسپر سو برس اور وہ زندہ ہو اوس دن کہ سو برس اوسپر گذرین نقل کی یہ مسلم نے ف ح ع یعنی طبقہ اور قرن آدمیوں میں سے کہ بیچ زمانہ میرے یعنی اب میرے موجود ہیں سو برس کی مدت میں سب مرجاوینگے اور کوئی اون میں سے باقی نرہیگا اوسکو قیامت وسطی کہتے ہیں اور ہر ایک کی مرنے کو بہ نسبت اوسکی قیامت صغری اور مراد اس سے مرجانا صحابہ رضی اللہ عنہم کا ہے اور یہ فرمانا آنحضرت نے یہ کلام ہے بنا بر غالب کی والا جیتے رہے ہیں بعضی صحابہ اکثر سو برس سے مانند انس اور سلمان رضی اللہ عنہما کی اور ظاہر تر یہ ہے کہ یعنی لا یعیش نفس مائۃ سنۃ کی بعد اس قول کی ہے جیسیکہ دلالت کرتی ہے اسپر حدیث آئندہ کی پس نہیں حاجت ہے طرف اعتبار غالب کے چنانچہ کہا بعضوں نے کہ پیدا ہوئے تھے اوس سال کے تمام ہو گئے پہلے تمام ہونے سو برس کی وقت فرمانے حدیث کی سے اور اس حدیث سے تمسک کیا ہے بعضوں نے اکابر علماے میں سے خضر کی موت پر کیونکہ وہ وقت خبر دینے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مولود ہوان اور موجود تھے روی زمین پر تھے اور حکم مخبر صادق کا چاہیے کہ باقی اونکا سو برس تک نہ گذرا ہو اور بعد گذرنے سو برس کی مر گئے ہون اور جواب دیتے ہیں اسکا علماء کہ خضر ہیں اس عموم سے مخصوص ہیں اسی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر اپنی امت کے احوال کی دی ہے کہ میری امت ہیں کہ اسوقت موجود ہیں بعد سو برس کی [illegible] اور یہ نہ ہوگا دوسرے نبی کی امت سے اور بعضوں نے کہا کہ [illegible] دیا خضر اور الیاس علیہم کو [illegible] کہ وہ اوسوقت دریا پر [illegible] فی معالم التنزیل ہیں کہ چار شخص انبیا میں سے زندہ ہیں دو زمین پر خضر اور الیاس اور دو آسمان پر ادریس اور عیسی اور خبر میں ہے وجود خضر علیہ السلام کی مشایخ سے تواتر پہنچی ہیں اگرچہ بعضے اسمین تاویل کرتے ہیں کہ ہر زمانہ کا ایک خضر ہے کہ فیضان پہنچاتا ہے ولیکن بکمال اولیا سے وجود اوس شخص کا بھی [illegible] ہیں کہ [illegible] موسی کی ہی آیا ہے وعن ابي سعيد عن النبي صلى الله عليه وسلم قال لا ياتي مائة سنة [illegible]

الارض نفس منفوسۃ الیوم رواہ مسلم اور روایت ہی ابی سعید سی اوسنی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا نہیں آویگی سو برس اسحال میں کہ زمین پر ہو کوئی شخص بندہ اوسدن یعنی صحابہ میں سی نقل کی یہ مسلم نی **وعن** عائشۃ قالت کان رجال من الاعراب یاتون النبی صلی اللہ علیہ وسلم فیسألونہ عن الساعۃ فکان ینظر الی اصغرہم فیقول ان یعش ہذا لا یدرکہ الہرم حتی تقوم علیکم ساعتکم متفق علیہ اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا تہی کتنی اشخاص اعراب میں سی کہ آتی تہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس پس پوچہتی تہی حضرت سی وقت قیامت کا پس تہی آنحضرت کہ دیکہتی تہی طرف چہوٹی کی اونہیں سی پس فرماتی اگر جیتا رہا یہ لڑکا نہ پاویگا اوسکو بڑہاپا یہانتک کہ قائم ہوگی تم پر قیامت تمہاری نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **ف** ح یعنی ہنوز یہ حد بڑہاپی کو نہیں پہنچیگا کہ تم سب مر جاؤگی اشارت کی طرف کہ ختم ہو جانی اوس طبقہ کی اور فنا ہو جانی اوس قرن کی مقدار اس مدت میں اسلیی فرمایا ساعتکم ظاہر یہ ہی کہ سوال اونکا ساعت کبری سی تہا اور جواب علی اسلوب الحکیم سی اور قیامت تمہاری کہ وہ قیامت صغری ہی میری نزدیک اور وسطی ہی نزدیک بعضی شارحین کی اور مراد موت جانا سبکا ہی اور ظاہر یہ ہی کہ اکثر کا اور یہ غالب ہی

## الفصل الثانی فصل دوسری

**عن** المستورد بن شداد عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال بعثت فی نفس الساعۃ فسبقتہا کما سبقت ہذہ ہذہ واشار باصبعیہ السبابۃ والوسطی رواہ الترمذی اور روایت ہی مستورد بن شداد سی اوسنی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ بہیجا گیا میں بیچ ابتدا قیامت کی اور اوائل علامات اوسکی کی پس بڑہا میں قیامت سی جیسیکہ بڑہی ہی یہ اونگلی یعنی بیچ کی اس انگلی سی یعنی شہادت کی اونگلی پر اور اشارہ کیا ساتہ دو اونگلیون اپنی کی کہ شہادت کی ہی اور بیچ کی ہی نقل کی یہ ترمذی نی **وعن** سعد بن ابی وقاص عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال انی لارجو ان لا تعجز امتی عند ربہا ان یؤخرہم نصف یوم قیل لسعد وکم نصف یوم قال خمس مائۃ سنۃ رواہ ابو داود اور روایت ہی سعد بن ابی وقاص سی اوسنی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا آنحضرت نی البتہ امید رکہتا ہون کہ نہ عاجز ہو امت میری نزدیک پروردگار اپنی کی اس سی کہ تاخیر دی اور مہلت بخشی اونکو آدہی دن کہا گیا واسطی سعد بن ابی وقاص کی اور کتنا آدہا دن کہا سعد نی آدہا دن پانسو برس کا ہی نقل کی یہ ابو داود نی **ف** ح یہ نظر اسکی کہا کہ اللہ تعالی نی فرمایا ہی وان یوما عند ربک کالف سنۃ مما تعدون یعنی ایک دن نزدیک پروردگار تیری کی مقدار ہزار برس کی ہی اوس چیز کی کہ شمار کرتی ہو تم جب وہ دن مقدار ہزار برس کی ہوا تو آدہا دن پانسو برس کا ہوا اور معنی حدیث کی یہ ہین کہ امت اسکو اسقدر قدرت اور قرب ومرتبہ پروردگار تعالی کی نزدیک ہی کہ پانسو برس اونکو نگاہ رکہی اور ہلاک نکری اور بقا اونکا کم اس سی نہو اگر زیادہ ہو تو ہو سکتا ہی اشارہ کیا طرف اسکی کہ پانسو برس سی کم میں قیامت قائم نہین ہوگی اور اس امت کو ہلاک نہین کریگا بعد اسکی جو کچہ چاہیگا کریگا اور بعضون نی کہا کہ مراد یہ ہی کہ پانسو برس تک سالم اور بامن شدائد اور عقوبات سی نگاہ رکہیگا اور اونکو آفتین نہین پہنچینگے کہ اوس سی مستہلک اور مستاصل ہو جائین اور شیخ جلال الدین سیوطی نی اپنی بعضی رسالون میں ثابت کیا ہی کہ بقا ہی امت بعد ہزار برس کی رحلت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی پانسو برس سی تجاوز نہین کریگا واللہ اعلم

## الفصل الثالث فصل تیسری

**عن** انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مثل ہذہ الدنیا مثل ثوب شق من اولہ الی آخرہ فبقی متعلقا بخیط فی آخرہ فیوشک ذلک الخیط ان ینقطع رواہ البیہقی فی شعب الایمان روایت ہی انس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی حال اس دنیا کا یعنی فنا کی قریب پہنچنی میں اور قرب زمان قیامت میں مانند حال ایک کپڑی کی ہی کہ پہاڑا گیا اول اوسکی سی آخر اوسکی تک پس باقی رہا لٹکا ہوا ساتہ ایک تاگی کی آخر اوسکی میں پس نزدیک ہی وہ دہاگا کہ ٹوٹ جاوی یعنی دنیا تمام وفانی ہو نقل کی یہ بیہقی نی شعب الایمان میں

باب

## باب لاتقوم الساعۃ الا علی شرار الناس

باب ہی بیچ بیان اسکی کہ برپا نہیں ہوگی قیامت مگر بد لوگوں پر یعنی نیک سب مرجاوینگی اور بد باقی رہینگی پس قائم ہوگی قیامت اور جب تک موجود نیکوں کا دنیا میں ہی قیامت قائم نہیں ہوتی جیسا کہ اوپر گذرا آخر عہد عیسی کی میں ایک ہوا خوشبودار چلیگی کہ مسلمان سب مرجاوینگی اور بدکار باقی رہینگی کہ آپس میں گدہوں کی مانند اختلاط کرینگی پس اونپر قائم ہوگی قیامت

## الفصل الاول

فصل پہلی **عن** انس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لاتقوم الساعۃ حتی لایقال فی الارض اللہ اللہ وفی روایۃ قال لاتقوم الساعۃ علی احد یقول اللہ اللہ رواہ مسلم روایت ہی انس سی یہ کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا برپا نہیں ہوگی قیامت یہانتک کہ نہ کہا جاوی زمین میں اللہ اللہ یعنی کوئی نہیں رہیگا کہ ذکر خدا کا کری اور اوسکو پوجی بلکہ سب کافر و بت پرست و فاسق ہونگی اور ایک روایت میں یون آیا کہ فرمایا نہیں قائم ہوگی قیامت اوسپر کہ کہتا ہوگا اللہ اللہ **ف** ح اس سی معلوم ہوا کہ بقاء عالم بسبب برکت علماء عاملین کی اور ذاکرین او رصالحین و نیکوکارون کی ہی جب اونکو عالم سی اوٹھالینگی عالم بھی نہیں رہیگا اس حدیث کا نقل کی مسلم نی **وعن** عبد اللہ بن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لاتقوم الساعۃ الا علی شرار الخلق رواہ مسلم اور روایت ہی عبد اللہ بن مسعود سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہیں قائم ہوگی قیامت مگر اوپر بدترین خلق کی نقل کی یہ مسلم نی **ف** ح ع مراد خلق سی آدمی ہین اسلیئی مراد شرار سی گنہگار ہیں و متصف ساتھہ صفت گناہ کی آدمی ہین تمام خلق اور اگر کہا جاوی کہ کیا تطبیق ہی اس حدیث میں اور حدیث سابق میں لایزال طائفۃ من امتی حتی یقاتلون علی الحق ظاہرین الی یوم القیامۃ کہینگی ہم کہ پہلی حدیث مستغرق ہی تمام زمانون کو عام ہی اور نہین اور دوسری مخصوص ہی یعنی سوای اس زمانہ کی مراد ہی **وعن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لاتقوم الساعۃ حتی تضطرب الیات نساء دوس حول ذی الخلصۃ وذو الخلصۃ طاغیۃ دوس التی کانوا یعبدون فی الجاہلیۃ متفق علیہ اور روایت ہی ابو ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہ قائم ہوگی قیامت یہانتک کہ ہلینگی سرین عورتون بنی دوس کی گرد ذو الخلصہ کی **ف** ح دوس ایک قبیلہ ہی یمن سی اور ذو الخلصہ ساتھہ زبر خی معجمہ اور لام کی اور دونون کی پیش سی بھی آیا ہی نام بتخانہ کا ہی کہ اوسکو کعبہ یمانیہ کہتی تھی اور وہان ایک بت تہا کہ نام اوسکا خلصہ تھا اور قبائل دوس اور خثعم اور بجیلہ اوسکو پوجتی تھی اور آنحضرت نی جریر بن عبد اللہ بجلی کو بھیجا تہا اوسکو خراب کیا پس فرماتی ہین کہ اخیر زمانہ میں یہ قبائل مرتد اور بت پرست ہونگی اور عورتین اوس کی گرد اوس بت خانہ کی طواف کرینگی اور راوی کہ ابو ہریرہ ہین یا اور کوئی بیچ تفسیر ذو الخلصہ کی کہتا ہی کہ ذو الخلصہ نام بت قبیلہ دوس کا ہی کہ وہ پوجتی تھی اوسکو زمانہ جاہلیت میں **ف** ح علما یعنی صاحب نہایہ وغیرہ نی جو کہا ہی کہ وہ بتخانہ ہی معلوم ہوا کہ اس تفسیر میں مسامحہ ہی اس حدیث کو نقل کی ہی بخاری اور مسلم نی **وعن** عائشۃ قالت سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لایذہب اللیل والنہار حتی یعبد اللات والعزی فقلت یا رسول اللہ ان کنت لاظن حین انزل اللہ ہو الذی ارسل رسولہ بالہدی ودین الحق لیظہرہ علی الدین کلہ ولو کرہ المشرکون ان ذلک تاما قال انہ سیکون من ذلک ماشاء اللہ ثم یبعث اللہ ریحا طیبۃ فتوفی کل من کان فی قلبہ مثقال حبۃ من خردل من ایمان فیبقی من لاخیر فیہ فیرجعون الی دین آبائہم رواہ مسلم اور روایت ہی حضرت عائشہ سی کہ کہا سنا مینی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتی تھی نہیں جاتی رہیگی رات اور دن یعنی فانی نہیں ہوگی دنیا یہانتک کہ پوجی جاوین لات و عزی کہ نام دو بتون مشہور کی ہین لات نام بت قبیلہ بنی ثقیف کا ہی اور عزی نام بت غطفان اور سلیم کا پس کہا مینی یا رسول اللہ تحقیق تہی میں البتہ گمان کرتی جسوقت بھیجی اللہ تعالی نی یہ آیت وہ اللہ بھیجا رسول اپنا ساتھ ہدایت کی اور دین درست کی تاکہ غالب کری اوسکو سب

دینوں پر اگرچہ ناخوش کرین اوسکو مشرک ف ج چونکہ مدلول اس آیت کا یہی کہ سب دین باطل ہون اور بت پرستی زائل ہو اور دین اسلام سب پر غالب
ہو اسلیے مین گمان کرتی تھی بلکہ یقینا جانتی تھی یہ بات کہ بت پرستی تمام ہو چکی اور زائل ہوئی اور نہین ہوگی بعد اسکی کبھی ف ج جب آپ نے یہ خبر دینی مین فرمایا آنحضرت
نے تحقیق شان یہ ہے کہ ہوگا اس سے یعنی بعض و بیچ اوسکی کہ ذکر کی گئی یعنی تمام ہونا دین کا او نقصان کفر کا ایک مدت تک کہ چاہا ہے خدا تعالی نے اور بیان کیا اوسکو ساتھ
قول اپنی کی پھر بھیجیگا خدا تعالی ایک ہوا خوشبودار پس مار ڈالیگا ہر وہ شخص کہ اوسکی دل مین ہو مقدار دانہ رائی کی ایمان سے پس باقی رہیگا وہ شخص کہ نہین نیکی
اوسمین یعنی نہ اسلام اور نہ ایمان اور نہ قرآن او نہ حج اور نہ تمام ارکان او نہ علما پس تہہ ہونگی اور پھر جاوینگی طرف دین باپون اپنی کی نقل کیا یہ مسلم نے ف
ح یعنی بحکمت الہی اخیر زمانہ مین کفر و بت پرستی ہوگی تا قیامت کہ محل ظہور قہر و جلال الہی کی ہی بدون پر قائم ہووے نہ نیکون پر وعن عبد الله
ابن عمرو قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يخرج الدجال فيمكث اربعين لا ادري اربعين
يوما او شهرا او عاما فيبعث الله عيسى ابن مريم كانه عروة بن مسعود فيطلبه فيهلكه ثم يمكث في الناس سبع سنين
ليس بين اثنين عداوة ثم يرسل الله ريحا باردة من قبل الشام فلا يبقى على وجه الارض احد في قلبه مثقال ذرة
من خير او ايمان الا قبضته حتى لو ان احدكم دخل في كبد جبل لدخلته عليه حتى تقبضه قال فيبقى شرار
الناس في خفة الطير واحلام السباع لا يعرفون معروفا ولا ينكرون منكرا فيتمثل لهم الشيطان فيقول الا تستجيبون
فيقولون فما تامرنا فيامرهم بعبادة الاوثان وهم في ذلك دار رزقهم حسن عيشهم ثم ينفخ في الصور فلا يسمعه احد الا
اصغى ليتا ورفع ليتا قال واول من يسمعه رجل يلوط حوض ابله فيصعق ويصعق الناس ثم يرسل الله مطرا كانه
الطل فينبت منه اجساد الناس ثم ينفخ فيه اخرى فاذا هم قيام ينظرون ثم يقال يا ايها الناس هلم الى ربكم وقفوهم
انهم مسئولون فيقال اخرجوا بعث النار فيقال من كم فيقال من كل الف تسعمائة وتسعة وتسعين قال فذلك يوم يجعل الولدان
شيبا وذلك يوم يكشف عن ساق رواه مسلم اور روایت ہے عبد اللہ بن عمرو سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نکلے گا دجال پس رہے گا
چالیس عبد اللہ بن عمرو بن العاص کہتے ہین کہ نہین جانتا مین کہ مراد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی چالیس سے چالیس دن ہین یا چالیس مہینے
یا چالیس برس ف ج پہلے معلوم ہو چکا ہے کہ بعضی روایتون مین چالیس برس آئی ہین اور بعضی مین چالیس دن یا چالیس رات اور وجہ تطبیق کی بھی
ذکر کی گئی ہے ت پس بھیجیگا اللہ تعالی عیسی بن مریم کو گویا کہ وہ عروہ بن مسعود ہین یعنی صورت و شکل مین پس ڈھونڈینگے عیسی دجال کو پس مارینگے اوسکو ت
پھر رہینگے عیسی علیہ السلام سات برس ایسا حال ہے کہ نہوگی درمیان دو شخصونکی دشمنی ف ج یعنی سب لوگ اوپر صفت ایمان کامل کی اور طریقہ محمدی کی
دوست ایک دوسرے کے ہونگی او کہتے ہین اور ٹھہرنا عیسی کا سات برس بعد مارنے دجال کی ہوگا واللہ اعلم معلوم ہو چکا ہی کہ مدت ٹھہرنی عیسی کی
پینتالیس برس ہونگی ت پھر بھیجیگا اللہ ایک ہوا ٹھنڈی شام کی طرف سے پس نہین باقی رہیگا روی زمین پر کوئی کہ اوسکی دل مین مقدار ذرہ کے بھلائی
سے ہی یا ایمان سے شک راوی ہے کہ بہتر کہا یا ایمان مگر کہ نکالیگی وہ ہوا روح اوسکی یہانتک کہ اگر کوئی تم مین سے گیا ہوگا اندر پہاڑ کی یعنی
بالفرض والتقدیر تو البتہ داخل ہوگی وہ ہوا اوس پہاڑ مین اوس شخص پر یہانتک کہ قبض کریگی روح اوسکی کہا پس باقی رہینگی بدترین لوگ بیچ
سبکی پرندون اور گرانی درندون کی ف ج یعنی فسق و فساد و قضای شہوت نفسانی مین ایسی سبک اور تیز ہونگی جیسی پرندے اور ظلم اور خونریزی
و فساد مین ایسی گران اور مستقر ہونگی جیسی درندے اسمین اشارہ ہی طرف اسکی کہ وہ خالی ہونگی علم و حلم سے بلکہ غالب ہوگی اونپر درشتی و درازی اور غضب و وحشت
اور ہلاک کرنا اور قلت رحمت ت نہ جانینگے وہ نیک بات کو اور نہ انکار کرینگی ناشرع سے پس صورت پکڑ کی آویگا واسطے اونکی شیطان پس کہیگا کیا نہین

نہیں شرم کرتی تم ف ح کہ فسق و فجور اور ظلم و فساد کرتی ہو اور یہ مکر و تلبیس شیطان کا ہی کہ اس حیلہ سی اونکو بت پرستی کیطرف بلاویگا ف ان
کہینگے وہ شیطان کو کہ کیا حکم کرتا ہی تو ہمکو و مقصود تیرا کیا ہی اور کیا کام کرین ہم پس حکم کریگا اونکو بت پوجنی کا ف ح یعنی از راہ توسل کی کہ امداد و شفاعت
ہوگا جیسا کہ اللہ تعالی نی خبر دی کفار کی اعتقاد کی بابت ما نعبدہم الا لیقربونا الی اللہ زلفی و یقولون ہولاء شفعاؤنا عند اللہ ست اور حال یہ کہ وہ اسی حالت میں
ہونگا رزق اونکا اچھی اور فراخ ہوگی معیشت اور زندگانی اونکی پہر پہونکا جاویگا صور میں اور قائم ہوگی قیامت پس نہیں سنیگا اوس صور کو کوئی مگر کہ جہکاویگا
گردن کی ایک طرف کو اور بلند کریگا دوسری طرف کو ف ح یعنی اوسکی دہشت سی لوگونکی دل پہٹ جاوینگی اور قوت بہاگ جاویگی اعتدال و ست ہو جاتیگی اور
اثر اوسکا گردن میں پیدا ہوگا جیسا کہ دہشت میں ہوا کرتا ہی کہ سر ایک طرف کو جہک جاتا ہی پس ایسین ایک طرف جہکی ہوتی ہی اور ایک اوٹہی ست فرمایا
آنحضرت نی پس اول جو سنیگا آواز صور کی وہ شخص ہوگا کہ لیپتا اور درست کرتا ہوگا حوض اپنی اونٹونکا یعنی تا اونکو پانی پلاوی پس انتظار کا میں مرجاویگا وہ شخص
اور مرجاوینگی لوگ یعنی کاروبار میں پہر بہیجیگا اللہ تعالی مینہ گویا کہ وہ شبنم ہی یعنی ہلکا سا پس اوگینگی اوس سی بدن لوگونکی کہ گل گئی ہونگی قبرونمین
پہر پہونکا جاویگا صور میں دوبارہ یعنی بعد چالیس برس کی پس ناگہان وہ لوگ کہ زمین میں زندہ ہوئی ہونگی اوٹہ کہڑی ہونگی اور دیکہتی ہونگی ہول قیامت کی پہر کہا
جاویگا لوگونکو ای لوگو آؤ طرف پروردگار اپنی کی اور کہا جاویگا فرشتونکو ٹہیراؤ اون لوگونکو اسلئی کہ پوچہی جاوینگی کردار سی اور حساب لیا جاویگا اونسی
پس کہا جاویگا یعنی پروردگار تعالی فرماویگا فرشتونکو کہ نکالو ان لوگوں میں سی لشکر آتش دوزخ کا یعنی وہ کہ بہیجی جاوینگی دوزخ کو پس کہا جاویگا یعنی فرشتی
جناب عزت سی پوچہینگی کہ کتنو میں سی کتنی یعنی وہ جو دوزخ کو بہیجی جاوینگی کتنی لوگ ہونگی کتنو میں یعنی عدد و مقدار اونکی کیا ہی پس کہا جاویگا یعنی
اللہ تعالی فرماویگا کہ نکالو دوزخ کی لیی ہزار شخص میں سی نو سو ننانوی ف ع اس سی معلوم ہوا کہ ہزار میں سی ایک بہشت کو جاویگا اور
باقی سب دوزخ میں اور ظاہر یہی کہ مراد اس سی کفار ہیں کہ جو ہمیشہ دوزخ میں رہینگی چنانچہ یہی حدیث ابی سعید کی پہلی فصل باب الحشر کی میں آیا ہی
کہ یہ جماعت دوزخیونکی یاجوج و ماجوج سی ہونگی ست پس وقت وہ دن ہی کہ کردیگا بچونکو بڈہا ف ع یہ کنایہ ہی اوس دن کی درازی سی یا
شدت و محنت سی کہ اوس دن میں ہوگی اسلئی کہ بڈہا پا غم و محنت میں جلدی پہنچتا ہی ست اور یہ وہ دن ہی کہ بیان کیا جاویگا اور کہولی جاویگی
اوس میں امر عظیم سی اور محنت سی ف ح کشف ساق کنایہ ہی خوف اور ہول اور شدت و محنت سی یعنی مشہور ہی عرب میں اور اصل اسکی یہ
کہ جو کوئی شدت و محنت میں پڑتا ہی اوسکی اہتمام میں دامن پنڈلی سی اوٹہا لیتا ہی اور پنڈلی اوسکی اس سی کہل جاتی ہی اور تاویلیں
آیہ کریمہ کی بہت سی ہیں لیکن اکثروں کی نزدیک تاویل یہی ہی کہ جو کہی گئی و ذکرت الحدیثین لا تنقطع الہجرۃ فی باب التوبۃ ذکر
معاویہ کی کہ ابتدا اوسکی لا تنقطع الہجرۃ ہی بیچ باب توبہ کی باب النفخ فی الصور یہ باب ہی بیچ بیان پہونکی صور کی ف ع صور
پیش سی شاخ کہ اوسمیں پہونکتی ہیں اور مراد بیان وہ شاخ ہی کہ اسرافیل پہونکینگی اور وہ دو مرتبہ پہونکینگی ایک بار ہلاک کرنی کی لیی بندوں کی اور دوسرا
زندہ کرنی مردوں کی لیی **الفصل الاول** فصل پہلا عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما بین
النفختین اربعون قالوا یا ابا ہریرۃ اربعون یوما قال ابیت قالوا اربعون شہرا قال ابیت قال اربعون سنۃ قال ابیت
ثم ینزل اللہ من السماء ماء فینبتون کما ینبت البقل قال و لیس من الانسان شیء الا یبلی الا عظما واحدا و ہو عجب الذنب و منہ یرکب
الخلق یوم القیامۃ متفق علیہ و فی روایۃ لمسلم قال کل ابن آدم یاکلہ التراب الا عجب الذنب منہ خلق و فیہ یرکب
روایت ہی ابو ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی درمیان دونوں نفخونکی یعنی نفخہ مارنی اور زندہ کرنی کی چالیس ہیں پوچہا لوگو
نی ای ابو ہریرہ یا مدت مذکور چالیس دن کی ہی کہا ابو ہریرہ نی نہیں جانتا میں کہا لوگونی یا چالیس مہینی ہیں کہا نہیں جانتا میں کہا لوگونی چالیس

برس ہین کہا نہین جانتا مین **ف** ح یعنی چونکہ آنحضرت سے مجمل سنا ہے یعنی یا مفصل سنا اور اوسکو بہول گیا مین خبر یا نہین کہہ سکتا کہ مراد کیا ہے
اسمین مجمل ہے اور حدیث مین مفصل ہے کہ وہ چالیس برس ہین **ت** اور فرمایا آنحضرت نے پہر اوتاریگا اللہ تعالی آسمان سے پانی پس اوگینگی
اور پیدا ہونگے آدمی اور اور جانور جیسے کہ اوگتا ہے اور پیدا ہوتا ہے سبزہ اور ترکاری فرمایا اور نہین ہے آدمی سے کوئی چیز کہ پرانی ہو یعنی تمام اعضا اوسکے اور خراب
اوسکی پرانی اور بوسیدہ ہوجاتی ہین مگر ایک ہڈی اور نام اوسکا عجب الذنب ہے **ف** م ساتہہ زبر عین اور جزم جیم اور زبر ذال اور نون کی اور وہ ہڈی نیچے
ریڑہ کی درمیان دو سرین کی ہے اور عجم الذنب تبدیل میم سے بہی آیا ہے اور عجب اور عجم دونون بمعنی اصل کی اور جڑ کی ہے اور ذنب بمعنی دم کی اور چونکہ
وہان ہے اوسکا یہ نام رکہا گیا **ت** اور اوس ہڈی سے ترکیب دیجاوینگی تمام اعضا مخلوقات کی قسم جاندار سے دن قیامت کی نقل
کی یہ بخاری اور مسلم نے اور ایک روایت مسلم کی مین یون آیا ہے کہ فرمایا تمام بدن آدمی زاد کو کہاتی ہے مٹی مگر ایک ریڑہ کی ہڈی کو نہین کہاتی یعنی
ساری ہڈی کو یا بعض کو کہ اوس سے پیدا کیا گیا ہے اول خلقت مین اور اوسمین ترکیب دیا جاویگا **ف** ع اور بیان اونکا ہے کہ جنکی بدن گلا کرتی ہین
اسلیے کہ اللہ تعالی نے حرام کیا ہے زمین پر یہ کہ کہاوے جسد انبیاء کی اور ایسے ہی جو کہ اونکی حکم مین ہین شہدا اور اولیا اسی اور زمین مین سے کہودتے ہین
کہ جو سدا اذان دیتی ہین پس یہ اپنی قبرونمین زندہ ہین مانند زندون کی **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقْبِضُ اللّٰہُ
الْاَرْضَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ وَیَطْوِی السَّمَاءَ بِیَمِیْنِہٖ ثُمَّ یَقُوْلُ اَنَا الْمَلِکُ اَیْنَ مُلُوْکُ الْاَرْضِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ
اور روایت ہے اوسی ابو ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بنجہ مین لیگا اللہ تعالی زمین کو روز قیامت کے اور لپیٹیگا آسمان
کو اپنی دائین ہاتہہ مین **ف** ع ح شاید کہ مراد ان دونون سے بدل دینا اونکا ہے جیسے کہ فرمایا اللہ تعالی نے یوم تبدل الارض غیر الارض
والسموات یا کنایہ عظمت اور جلال اور کبریائی حق اور حقیر جاننی افعال عظیمہ کیسی کہ اوپر نام خلق کی اوسکی مقابلہ مین حیران ہین اور تنبیہ ہے اسپر
کہ خراب کرنا عالم کا اور اوٹہانا زمین و آسمان کا اوسکی قدرت کی آگی آسان ہے اور چونکہ آسمان کو شرف و عظمت بنسبت زمین کی زیادہ ہے
اوسکو تخصیص کیا ساتہہ دائین ہاتہہ کی کہ اشرف بائین سے ہے پس قبض کریگا زمین کو اور لپیٹیگا آسمان کو اپنی دائین ہاتہہ مین **ت** پہر فرماویگا
اللہ تعالی کہ مین ہون پادشاہ یعنی نہین ہے بادشاہت مگر میری لیے اور مین شہنشاہ ہون کہان ہین پادشاہ کہ زمین مین دعوی پادشاہی
کا کرتے تہے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَطْوِی اللّٰہُ السَّمٰوٰتِ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ ثُمَّ
یَاْخُذُھُنَّ بِیَدِہِ الْیُمْنٰی ثُمَّ یَقُوْلُ اَنَا الْمَلِکُ اَیْنَ الْجَبَّارُوْنَ اَیْنَ الْمُتَکَبِّرُوْنَ ثُمَّ یَطْوِی الْاَرَضِیْنَ بِشِمَالِہٖ وَفِیْ رِوَایَۃٍ یَاْخُذُھُنَّ بِیَدِہِ الْاُخْرٰی ثُمَّ یَقُوْلُ
اَنَا الْمَلِکُ اَیْنَ الْجَبَّارُوْنَ اَیْنَ الْمُتَکَبِّرُوْنَ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے عبد اللہ بن عمر سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ لپیٹیگا اللہ
آسمانونکو دن قیامت کی پہر لیگا اونکو اپنی دائین ہاتہہ مین پہر فرماویگا کہ مین ہون بادشاہ کہان ہین جبار یعنی ظالمین قہار کہان ہین تکبر کرنیوالی
یعنی اپنی جاہ و مال و حشم پر پہر لپیٹیگا زمینونکو اپنی بائین ہاتہہ مین اور ایک روایت مین آیا ہے لیویگا زمینونکو اپنی دوسرے ہاتہہ مین پہر فرماویگا مین
ہون پادشاہ کہان ہین جبار کہان ہین تکبر کرنیوالی نقل کی یہ مسلم نے **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ جَاءَ حَبْرٌ مِّنَ الْیَھُوْدِ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا مُحَمَّدُ اِنَّ اللّٰہَ یُمْسِکُ السَّمٰوٰتِ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ عَلٰی اِصْبَعٍ وَالْاَرَضِیْنَ عَلٰی اِصْبَعٍ وَالْجِبَالَ وَالشَّجَرَ عَلٰی اِصْبَعٍ وَالْمَاءَ وَالثَّرٰی عَلٰی اِصْبَعٍ وَسَائِرَ الْخَلْقِ
عَلٰی اِصْبَعٍ ثُمَّ یَھُزُّھُنَّ فَیَقُوْلُ اَنَا الْمَلِکُ اَنَا اللّٰہُ فَضَحِکَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَعَجُّبًا مِّمَّا قَالَ الْحَبْرُ تَصْدِیْقًا لَّہٗ ثُمَّ قَرَاَ وَمَا قَدَرُوا اللّٰہَ
حَقَّ قَدْرِہٖ وَالْاَرْضُ جَمِیْعًا قَبْضَتُہٗ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ وَالسَّمٰوٰتُ مَطْوِیّٰتٌ بِیَمِیْنِہٖ سُبْحٰنَہٗ وَتَعٰلٰی عَمَّا یُشْرِکُوْنَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ
اور روایت ہے عبد اللہ بن مسعود سے کہ کہا آیا ایک عالم یہودیون سے پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پس کہا اے محمد تحقیق خدا تعالی نگاہ رکہیگا

آسمانونکو روز قیامت کے ایک انگلی پر اور زمینونکو ایک انگلی پر اور پہاڑونکو اور درختونکو ایک انگلی پر اور پانی کو اور خاک نمناک کو یعنی پانی کی بھی
کی تری مٹی کو ایک انگلی پر اور باقی مخلوق کو ایک انگلی پر پہر ہلاویگا انگلیونکو اور فرماویگا مین ہون بادشاہ مین ہون خدا ف ح یہ تمام کنایہ اور
تمثیل اور تصویر غلبہ قدرت اور عظمت اللہ جل شانہ کی ہی اور جز کا معنی ہاتھہ اور انگلی اور ہلانی کی منظور و ملحوظ نہین روش کلام عرب کی یہی ہی کہ جسکی
وصف کیا چاہتی ہین جود وکرم کی تو کہتی ہین کہ دونون ہاتھہ اوسکی فراخ وکشادہ ہین اگرچہ اوسکی ہاتھہ نہون کہ دونون ہاتھہ کٹی ہون یا اول
پیدا ایسی ہی بی ہاتھہ پیدا کیا گیا ہو یا کسیکو سلطنت و ملک رانی کی وصف کیا چاہتی ہین تو کہتی ہین کہ فلانا تخت پر بیٹہا اگرچہ اوسکی لیی تخت نہو اور
بیٹہنی کی چیز کچہہ نہو اور یہ راہ خوب ہی بیچ فہم متشابہات قرآن وحدیث کی لیی اس سی کہ تاویل کرین اور کہین کہ مراد ہاتھہ سی یہ ہی اور تخت سی فافہم
اور پہلی یہ تعجب کیا آنحضرت نی یہودی کی گفتگو سی اور تصدیق کیا اوسکو جیسیکہ کہا ت بیس معنی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم ازراہ تعجب کی اوسکی سمجہہ
سی کہ کہا اوس عالم یہودی نی وہ سچی سچا کرنی اوسکی یعنی تعجب کرنا آنحضرت کا بسبب تکذیب عالم مذکور کی تہا بلکہ بسبب اوسکی تصدیق اور راست گوئی جاننی
اوسکی تہا پہر پڑہا آنحضرت نی یہ آیہ اور نہ قدر جانی اللہ تعالی کی مشرکون نی حق قدر جاننی اوسکی یعنی نہ پہچانا اوسکو جیسا کہ پہچانا چاہیی اور نہ تعظیم کی
اوسکی جیسیکہ تعظیم کرنی چاہیی اور نہ پوجا اوسکو جیسا کہ پوجنا چاہیی اور ساری زمین اوسکی قبضہ قدرت مین ہوگی دن قیامت کی اور آسمان لپیٹی ہوئی ہونگی
اوسکی داہنی ہاتہہ مین پاک ہی اللہ تعالی اور بزرگ ہی وہ اون چیزونکہ شریک کرتی ہین مشرک اوسکو یعنی بت وغیرہ کو اور یہ جو کہ یہودی نی کہا تفسیر و تفصیل
اوسکی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی وعن عائشۃ قالت سألت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن قولہ یوم تبدل الارض غیر الارض
والسموات فاین یکون الناس یومئذ قال علی الصراط رواہ مسلم اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا پوچہا مین نی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی مضمون اس آیت کی
اوس دن کہ تبدیل اور تغییر کیجاویگی زمین اور پیدا کیجاویگی اوسکی بدلہ مین اور زمین اور تبدیل کیی جاوینگی اور پیدا کیی جاوینگی اور آسمان یعنی روز قیامت کی پس
کہان ہونگی لوگ اوس دن فرمایا آنحضرت نی لوگ اوس دن پل صراط پر ہونگی ف ح مراد صراط سی معہود ہی یا پس صراط کہ ہوا اور اصل صراط یعنی راہ کی ہی اور
تبدیل زمین کیا ہی اور ہی اسمین اختلاف ہی کہا صاحب کواشی نی کہ وہ بدلجاویگی ساتہہ روٹی سفید پس کہاوینگی اوسکو مومن اپنی قدمونکی نیچی سی یہانتک
کہ فارغ ہون حساب سی چنانچہ مؤید اسکی حدیث اول باب حشر کی ہی اور تبدیل آسمان ساتہہ جہڑجانی ستارون اوسکی اور کسوف آفتاب اور خسوف
چاند اوسکی کی ہی اور بعضی نی کہا تبدیل دو طرح کی ہوتی ہی ایک تو تبدیل ذات مین جیسیکہ کہین تبدیل کیا مین نی دراہم کو دینارون سی یعنی دراہم کی
بدلی دینار لین مین نی اور دوسری تبدیل صفات مین ہی جیسیکہ کہین تبدیل کیا مین نی حلقہ کو خاتم سی یعنی چہلہ کو پگہلا کر شکل انگوٹہی کی بنایا
پس ذات ایک ہی اور ہیئت اور ہوی پس تبدیل نہین ذات آسمانکی ساتہہ اور زمین و آسمانکی دونون احتمال رکہتی ہی اور آثار و اخبار بیچ تبدیل صفات کی
اکثر ہین ابن عباس سی فرمایا کہ زمین یہی زمین ہوگی تغیر اسکی صفات مین ہوگا اور ابو ہریرہ نی کہا کہ فراخ کرینگی زمین کو ایسا کہ کچہہ بلندی و پستی اوسمین نہ رہیگی اور یہ اللہ
تعالی قادر ہی کہ زمین و آسمان اور پیدا کردی جیسیکہ بعضی آثار و اخبار اسپر ہی دلالت کرتی ہین امیر المومنین علی رض سی آیا ہی کہ ایک زمین پیدا کرینگی
چاندی سی اور آسمان سونی سی اور ابن مسعود سی آیا ہی کہ زمین پیدا کرینگی سفید و پاکیزہ کہ اوسپر کسی نی گناہ نکیا ہوگا اور ظاہر تبدیل سی تغیر ذات کا ہی
جیسیکہ دلالت کرتا ہی اسپر سوال و جواب حضرت عائشہ اور آنحضرت کا ت نقل کی یہ مسلم نی وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم الشمس والقمر مکوران یوم القیمۃ رواہ البخاری اور روایت ہی ابو ہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ سورج اور چاند
لپیٹی جاوینگی دن قیامت کی ف ح یعنی اوٹہا کر رکہہ دیی جاوینگی جیسیکہ کپڑی کو لپیٹ کر گوشہ مین ڈالدیتی ہین یا لپیٹ جاویگی روشنی اونکی اور
جاتا رہیگا اجالا اور ہٹ جاویگی روشنی کا عالم سی ت نقل کی یہ بخاری نی الفصل الثانی عن ابی سعید الخدری

قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم كيف انعم وصاحب الصور قد التقمه واصغى سمعه وحنى جبهته ينتظر متى يؤمر بالنفخ فقالوا
يا رسول الله وما تأمرنا قال قولوا حسبنا الله ونعم الوكيل رواه الترمذي اور روایت ہی ابو سعید خدری سے کہا فرمایا آنحضرت نے کیونکر چین
سے اور خوش رہوں میں حال آنکہ صاحب صور کہ اسرافیل ہیں لیے ہوئی ہیں یا ایک طرف صور کی اپنی مونہہ میں پہونکنے کی لیے اور جہکائی ہوئی ہے کان اپنا
کان لگا رہا ہے جناب حق میں کہ جب فرماوی پہونکنے کو اوسیوقت پہونکوں اور جہکا رہا ہے پیشانی اپنی یعنی جیسیکہ عادت ہی نرسنگا بجانی والوں کی
یعنی طیار ہو رہا ہے بجانی کی لیے منتظر ہے کہ کب حکم کیا جاوے صور پہونکنے کا پس کہا صحابہ نے یا رسول اللہ جب حال یہ ہے تو کیا فرماتی ہیں آپ ہمکو یعنی ہم کیا کریں
لیے آپ اوسوقت یا مطلق وقت سختیوں کی فرمایا کہو کافی ہے ہمکو اللہ اور اچہا ہے کارساز روایت کی یہ ترمذی نے ف یعنی التجا درگاہ حق میں لی جاؤ اور اوسکی فضل
وکرم پر بہروسا کرو حسبنا اللہ ونعم الوکیل ایسا کلمہ ہے کہ جب کہے اور محنت و خوف پیش آوی تو اوسکو پڑہیں تا اوس سے سلامت ہیں چنانچہ حضرت ابراہیم نے
اوسکو آگ میں ڈالی جانی کی وقت پڑہا اور ہماری آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بہی جسوقت کہ منافقوں نے ایک لڑائی میں کہا ان الناس قد جمعوا لکم فاخشوہم
ت نقل کی یہ ترمذی نے وعن عبد الله بن عمرو عن النبي صلى الله عليه وسلم قال الصور قرن ينفخ فيه رواه الترمذي وابو داود
والدارمي اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو سے اونے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا صور ایک سینگ ہے کہ پہونکا جاویگا اوس میں ف
یعنی اسرافیل پہونکینگے دو بار اور کہا بعضوں نے کہ گول ہے سر صور کا مانند عرض آسمانوں کی اور زمین کے الفصل الثالث تیسری فصل عن
ابن عباس قال في قوله تعالى فاذا نقر في الناقور الصور قال والراجفة النفخة الاولى والرادفة الثانية رواه البخاري في ترجمة باب
کہا ابن عباس نے بیچ تفسیر قول اللہ تعالی کی فاذا نقر فی الناقور کہ مراد ناقور سے صور ہے اور معنی آیت کی یہ ہیں کہ جب پہونکا جاویگا صور میں پس وہ دن سخت ہے
کافروں پر کہا ابن عباس نے بیچ تفسیر قول اللہ تعالی کی یوم ترجف الراجفة تتبعها الرادفة یعنی اوس دن کہ ہلیگا راجفہ پیچہے آویگا اوسکے رادفہ کہ مراد راجفہ سے نفخہ
پہلا ہے کہ زمین و پہاڑ اوس سے ہل جاوینگی اور حرکت میں آوینگی مشتق رجفت سے ہے بمعنی ہلنی اور لرزنی میں پڑنے کی اور مراد رادفہ سے نفخہ دوسرا کہ پہلی نفخہ
کی پیچہے پہنچیگا مشتق ردف سے ہے بمعنی ایک چیز کی پیچہے پہنچنے کی نقل کی یہ بخاری نے ترجمۃ الباب میں وعن ابي سعيد قال ذكر رسول الله صلى الله
عليه وسلم صاحب الصور فقال عن يمينه جبرئيل وعن يساره ميكائيل اور روایت ہے ابو سعید سے کہا ذکر کیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے صور پہونکنے والی کا یعنی اسرافیل کا اور فرمایا کہ داہنی طرف اوسکی جبرئیل ہونگے اور بائیں طرف اوسکی میکائیل یعنی صور پہونکنے کی وقت وعن
ابي رزين العقيلي قال قلت يا رسول الله كيف يعيد الله الخلق وما آية ذلك في خلقه قال اما مررت بوادي قومك جدبا ثم مررت به
يهتز خضرا قلت نعم قال فتلك آية الله في خلقه كذلك يحيي الله الموتى رواهما رزين اور روایت ہی ابی رزین سے کہا میں نے کہا
یا رسول اللہ کیونکر پہیریگا اور زندہ کریگا اللہ خلق کو یعنی بعد اوسکے کہ مر کر خاک ہونگی اور کیا ہے نشانی اوسکی بیچ خلق اوسکی کے کہ اوس سے دلیل پکڑیں
فرمایا آنحضرت نے کیا نہیں گذرا ہے تو بیچ جنگل قوم اپنی کی وقت قحط اور خشکی یعنی کہ سبزہ وہاں نہیں ہوتا پہر گذرتا ہے تو اوس جنگل پر سبز ہلتا میں کہ
ہلتا ہے یعنی لہلہاتا سبزہ کہا میں نے ہاں فرمایا آنحضرت نے پس یہ نشانی قدرت الہی کی ہے اوسکی مخلوق میں اسیطرح اللہ تعالی زندہ کریگا مردوں کو نقل کیں یہ
دونوں حدیثیں رزین نے باب الحشر باب بیچ بیان حشر کی ف حشر کی معنی ہیں ہانکنا اور جمع کرنا اور اسی سبب سے یوم الحشر
قیامت کو کہتی ہیں کہ مردی قبروں سے زندہ کرکر لیجاوینگی اور جمع کیے جاوینگی اور جگہ کہ اوسکو محشر کہتی ہیں اور حشر دو ہونگی ایک بعد قیامت کی یعنی جو کہ ابہی ذکر کیا
گیا اور دوسرا پہلی قیامت کی اور وہ نشانی ہے جیسیکہ حدیث میں آیا ہے کہ ایک آگ مشرق کی طرف سے پیدا ہوگی کہ لوگونکو محشر یعنی زمین شام میں ہانک کی
لیجاویگی جیسیکہ گذرا اور یہاں مراد معنی اول ہیں اور بعضے حدیثیں آوینگی کہ محتمل دونوں کو ہیں علماء نے دونوں احتمال کہی اور اختلاف کیا اور ظاہر قریب ہے اول کی

**الفصل الاول** فصل پہلا عن سهل بن سعد قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يحشر الناس يوم القيامة على
ارض بيضاء عفراء كقرصة النقي ليس فيها علم لاحد متفق عليه روایت ہے سہل بن سعد سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
جمع کیے جاوینگے لوگ روز قیامت کے زمین سفید پر کہ بہت سفید نہیں ہے گو بلکہ مائل بسرخی مانند چھنی ہوئی آٹے کی روٹی کی یعنی رنگت میں اور نگاہ میں
نہ مقدار میں نہیں ہوگا اوس میں نشان واسطے کسی کے یعنی مکان و عمارت کسی کی نہیں ہوگی چٹیل میدان ہوگا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **وعن ابی سعید**
الخدري قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم تكون الارض يوم القيامة خبزة واحدة يتكفؤها الجبار بيده كما
يتكفأ احدكم خبزته في السفر نزلا لاهل الجنة فاتى رجل من اليهود فقال بارك الرحمن عليك يا ابا القاسم الا اخبرك
بنزل اهل الجنة يوم القيامة قال بلى قال تكون الارض خبزة واحدة كما قال النبي صلى الله عليه وسلم فنظر
النبي صلى الله عليه وسلم الينا ثم ضحك حتى بدت نواجذه ثم قال الا اخبرك بادامهم بالام و
نون قالوا وما هذا قال ثور ونون ياكل من زائدة كبدهما سبعون الفا متفق عليه
اور روایت ہے ابی سعید خدری سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہوگی زمین دن قیامت کی ایک روٹی الٹ پلٹ کریگا اوسکو جبار اپنے
ہاتھ میں ف ح یعنی جیسیکہ عادت ہے کہ روٹی کو ایک ہاتھ سے دوسرے ہاتھ میں پھیر پھیر کرتی ہیں یعنی گھڑتی ہیں تو گول اور باریک اور برابر ہو پھر گرم
تھوبل میں ڈال دیتی ہیں تا پختہ ہو جیسیکہ الٹ پلٹ کرتا ہے ایک تمہارا اپنی روٹی کو سفر میں یعنی جلدی سے لگاتا ہے درحالیکہ وہ روٹی مہمانی
ہوگی ف ع جانا چاہیے کہ ظاہر حدیث سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ زمین روٹی ہو جاویگی اور طعام بہشتیوں کا ہوگا اول بہشت میں جانے کی وقت کھاوینگی بعضوں
نے تو ظاہر ہی پر حمل کیا ہے اور کہا کہ کچھ مستبعد نہیں ہے قدرت حق تعالی سے وہ قادر ہے کہ زمین کو روٹی کردے اور بہشتیوں کو کھلادے اور اولی یہی ہے
کہ اسکو ظاہر پر حمل کریں اور بعضوں نے اور راہ پر تاویل کی ہے بخوف درازگی کے نہیں لکھا بس بعد فرمانے آنحضرت کے اس حدیث کو آیا ایک شخص
قوم یہود سے اور کہا کہ برکت بخشی خدای مہربان آپ پر اے ابو القاسم کیا نہ خبر دوں میں تمکو ساتھ مہمانی بہشتیوں کے یعنی جو کھانا کہ اول اونکے آگے
لاوینگے روز قیامت کے فرمایا آنحضرت نے ہاں خبر دے کہا یہودی نے ہوگی زمین ایک روٹی جیسا کہ فرمایا تھا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پس دیکھا پیغمبر
صلی اللہ علیہ وسلم نے طرف ہمارے یعنی از راہ تعجب اور آگاہ کرنیکے پھر ہنسے آنحضرت ف ح یعنی سبب موافق ہونی خبر آنحضرت کے ساتھ خبر یہودی کے کہ توریت
سے خبر دی تھی اونسے اور سبب حاصل ہونی زیادتی یقین اور قوت ایمان صحابہ کے آنحضرت کی خبر سے اور ہنسے آنحضرت مبالغہ سے یہانتک کہ ظاہر
ہوئیں کچلیاں آنحضرت کے پھر کہا اوس یہودی نے کیا نہ خبر دوں میں تمکو ساتھ سالن اہل جنت کی کہ جسے روٹی لگا کر کھائیں گے وہ بالام ہے اور نون ف
بالام بے موحدہ اور تخفیف لام سے اور چونکہ بالام لفظ عبرانی تھا صحابہ اسکو نہ سمجھے کہا اونہوں نے اور کیا ہے یعنی اسکی کیا ذکر کیا تو
کہا بیل اور مچھلی کھاوینگی اونکی گوشت کی ٹکڑی سے کہ جگر پر پڑا رہا ہے ستر ہزار آدمی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف ح یہ وہ جماعت ہے کہ بے حساب
میں جاینگی اور شاید اونکی چہرہ ہونے رات کی چاند سے ہو اور ستر کا ہی کہ مراد مبالغہ اور کثرت ہو نہ عدد مخصوص اور زائد کبد ایک ٹکڑا
ملا ہوا جگر سے اور وہ خوشتر اور گوارا تر ہوتا ہے کہا اسکی بیان میں بالام کا آنحضرت سے جبکہ صحابہ نے اوسکی معنی پوچھا آنحضرت نے
کہ یہودی بیان کرے بوحی الہی بیان کیا **وعن ابی هريرة** قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يحشر الناس
على ثلاث طرائق راغبين راهبين واثنان على بعير وثلاثة على بعير واربعة على بعير وعشرة على بعير
ويحشر بقيتهم النار تقيل معهم حيث قالوا وتبيت معهم حيث باتوا وتصبح معهم حيث اصبحوا وتمسي معهم حيث امسوا روایت ہے ابوہریرہ

کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جمع کیے جاوینگے لوگ یعنی بعد بعث کے اوپر تین فرقون اور قسمون کے ف ع سوا ایک قسم پیادون
تین میں سے اور باقی شامل ہیں دو فرقون اخیر کو اور وہ دونون پیادہ چلنے والے ہیں اور منہ پر چلنے والے جیسا کہ آتا ہے دوسری فصل میں ت ایک فرقہ
رغبت کرنیوالے یعنی بہشت میں اور فضل و رحمت اللہ تعالی کی میں کہ لا خوف علیہم ولا ہم یحزنون صفت اونکی ہے اور فرقہ دوسرا ڈرنیوالے ف یعنے
آگ دوزخ سے اور وہ وہ ہیں کہ ڈرتے ہیں لیکن اجتناب کیے ہوئے اوس سے یعنی شبہہ سے اسیر کہ طاعت اللہ کی امید پر اولی ہے عبادت اوسکی سے خوف کے
ت حال آنکہ دو شخص ایک اونٹ پر ہونگے اور تین شخص ایک اونٹ پر اور چار شخص ایک اونٹ پر اور دس آدمی ہونگے ایک اونٹ پر ف یعنی بقدر مراتب
اپنے کی استراحت پاوینگے اپنی سواریونپر اور باقی چلینگے اپنے قدمونپر اور یہ اعداد تفصیل مراتب اون دونون قسمونکی ہے بر سبیل کنایہ و تمثیل کے پس
جسکا مرتبہ عالی تر ہوگا شرکت اوسمیں کمتر اور سرعت اور سبقت اوسکے زیادہ تر ہوگی اور وہ اعداد کہ درمیان چار اور دس کے ہیں نہ ذکر کیے قیاس پر
چھوڑا اور ہونا گنتی کئی شخصونکا اونٹ پر یا تو بطور اجتماع کی ہو یا بطریق تناوب کے کہ ہر ایک نوبت بنوبت سوار ہوگا اور ایک کا ہونا اونٹ پر ذکر نہ کیا اسلیے
کہ وہ مرتبہ مقربونکا ہے قسم انبیا اور رسولون سے اور مقصود ذکر کرنا احوال امیدونکا ہے ت اور جمع کریگی باقی لوگونکو وہ آگ قیلولہ کریگی آگ یعنی اونکے ساتھ
رہیگی جہان وہ رہینگے اور استراحت کرینگے اور رات گذاریگی آگ ساتھ اونکے جہان رات گذارینگے اور صبح کریگی آگ ساتھ اونکے جہان صبح کرینگے وہ اور شام
کریگی آگ ساتھ اونکے جہان شام کرینگے ف ح یہ بیان تیسرے فرقہ کا ہے کہ آگ ہر وقت ساتھ رہیگی اونکے جدا نہیں ہوویگی اور شارحونکو اختلاف ہے
اسمیں کہ یہ حشر روز قیامت کا ہے بعد اوٹھنے مردونکے گورسے یا پہلے اوسکے ہے علامات قیامت سے کہ جاوینگے محشر کیطرف کہ زمین شام کی ہے اور اول
وصواب تر یہی ہے واللہ اعلم ت نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے وعن ابن عباس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال انکم محشورون حفاة
عراة غرلا ثم قرأ كما بدأنا اول خلق نعيده وعدا علينا انا كنا فاعلين واول من يكسى يوم القيامة ابراهيم وان اناسا من اصحابي يؤخذ بهم ذات الشمال
فاقول اصحابي اصحابي فيقول انهم لن يزالوا مرتدين على اعقابهم مذ فارقتهم فاقول كما قال العبد الصالح وكنت
عليهم شهيدا ما دمت فيهم الى قوله العزيز الحكيم متفق عليه اور روایت ہے ابن عباس سے اوسنے نقل کی نبی ع
سے فرمایا تحقیق تم جمع کیے جاؤ اوٹھائے جاؤگے ننگے پاون ننگے بدن بے ختنہ ف اسمیں اشارہ ہے طرف اسکی کہ جب مردے قبرونسے اوٹھینگے تو تمام اجزا
بدنکی پیوستہ ملیجاوینگی اسلیے کہ جب جو چیز یعنی ستر کا کہ واجب الازالہ تھا دنیا میں ستر ہو جاویگا تو اور اجزا بال و ناخن وغیرہ بطریق اولی پیدا ہو
اور یہ دلالت کرتا ہے اوپر کمال متعلق ہونے علم اللہ تعالی کے ساتھ کلیات اور جزئیات کی اور اوپر کمال قدرت اللہ تعالی کی بہ نسبت اشیا ممکنات کے ت
پھر پڑھی حضرت نے یعنی از راہ استشہاد و اعتقاد کی آیت جیسا کہ پیدا کیا ہمنے اونکو اول پیدایش میں یعنی ماکی پیٹ سے ننگے پاون ننگے بدن بے ختنہ
ویسا ہی پھر پیدا کرینگے ہم قبرونسے دن قیامت کے وعدہ لازم ہے یہ پیدا کرنا ہمپر بلاشبہ ہیں ہم کرنیوالے یعنی اوس چیز کو کہ وعدہ کیا ہے ہمنے اوسکا
اور فرمایا آنحضرت نے اور اول اون شخصونکی کہ پہنائی جاوینگے کپڑے روز قیامت کے ابراہیم ہیں ف ع اسلیے کہ اول اون شخصونکی ہیں کہ [illegible]
ہیں یا اسلیے کہ اول راہ خدا میں ننگے کیے گئے ہیں آگ میں ڈالنے کی لیے پس اس فضیلت سے اسوجہ کہ دلیل نہیں ہوسکتی ہے اوپر افضل ہونے
اونکی ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور حقیقت میں یہ اعزاز و اکرام اونکا ہے بعلاقہ باپ ہونے آنحضرت کے علاوہ یہ ہے کہ بعضی روایت میں آیا ہے
کہ آنحضرت بھی ساتھ کپڑونکے کہ دفن کیے گئے ہیں اوٹھینگے اور اولیت ابراہیم کی احتمال ہے یہ کہ ہو حقیقی یا اضافی واللہ سبحانہ اعلم پھر دیکھو

یہی حدیث جامع صغیر میں انا اول من تنشق عنه الارض فاكسى حلة من حلل الجنة ثم اقوم عن يمين العرش ليس احد من الخلائق يقوم ذلك
المقام غيري رواه الترمذي عن ابي هريرة ت اور تحقیق کتنے ایک آدمی میرے صحابیونمیں سے پکڑے جاوینگے اور لیجائے جاوینگے بائیں ہاتھ

لیجائے

کی طرف یعنی دوزخ کو کہ دوزخ اودھر ہوگی پس کہونگا میں یعنی بطریق تحیر اور بقصد خلاص کروانی اونکی کہ یہ اصحاب میری ہین اور میری اصحاب کو
لیے جاتی ہو پس فرماویگا اللہ تعالی تحقیق یہ ہمیشہ پہری گزشتہ دین سے اور پہرتے اپنی ایڑیون پر اوس وقت سے کہ جدا ہوا تو اونسی پس کہونگا میں جیسا کہ کہا بندہ
صالح نے یعنی عیسی نے اور تہا میں اونپر گواہ اور واقف اونکی احوال کا جب تک کہ تہا میں بیچ اونکی اس کلمہ تک کہ آخر آیت ہے العزیز الحکیم متفق علیہ اور
مضمون تمام آیۃ کا یہ ہی کہ عیسی نے کہا جب تک میں اونمین تہا اونکی حال پر واقف تہا اور نہ چہوڑا میں نے کہ کفر کرین اور سوا حق کی کہین اور جب اوٹہا لیا
تو نے مجکو اونمین سے تہا تو نگہبان اور واقف اونکی حال پر اور تو ہر چیز پر شاہد ہے اور حاضر ہے اگر عذاب کریگا تو اونکو اور گرفتار کریگا تو اونکو اونکی کرتوت پر پس بندے
تیری ہین جو کچہ چاہی تو کری تو کوئی نہین کہہ سکتا کہ کیون کرتا ہی تو اور اگر بخشی تو اونکو اور درگذر کرے تو اونکی عذاب سے تو غالب اور حکیم ہی اور
مراد اصحاب سے خواص اصحاب نہین ہین اسلیے کہ ہمکو یقینا معلوم ہی کہ کوئی اونمین سے بعد آنحضرت کی مرتد نہین ہوا بلکہ مراد اونسے وہ لوگ ہین جو اعراب
ہین کہ اسلام لائی تہی حضرت کی زمانہ مین اور پہر مرتد ہوگئے مانند اتباع مسیلمہ کذاب اور اسود اور مانند اونکی روایت نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے وعن
عائشة قالت سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول يحشر الناس يوم القيمة حفاة عراة غرلا قلت يا رسول
الله الرجال والنساء جميعا ينظر بعضهم الى بعض فقال يا عائشة الامر اشد من ان ينظر بعضهم الى بعض متفق عليه
اور روایت ہی عائشہ سے کہ کہا سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتی تہی جمع کیے جاوینگی لوگ دن قیامت کی ننگی پاؤن ننگی بدن ختنہ نکیے
کہا مین نے یعنی عائشہ نے یا رسول اللہ کیا مرد و عورت سب دیکہینگے بعض اونکا طرف بعض کی یعنی مرد و عورت ننگا دیکہین گی مردون اور عورتونکو پس انکی ننگا
جمع ہونے مین خرابی ہی پس فرمایا آنحضرت نے ای عائشہ کار اوسدن مین سخت تر ہی اس سے کہ نگاہ کرین بعضی بعضون کو یعنی کہان فرصت وہ شغل ہوگا
اسکا کہ کوئی کسیکو نگاہ کر سکی جیسا کہ فرمایا اللہ تعالی نے لکل امرئ منهم يومئذ شان يغنيه روایت نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے وعن انس
ان رجلا قال يا نبي الله كيف يحشر الكافر على وجهه يوم القيمة قال اليس الذي امشاه على الرجلين في الدنيا قادرا على ان يمشيه
على وجهه يوم القيمة متفق عليه اور روایت ہی انس سے کہ تحقیق ایک شخص نے کہا ای نبی اللہ کے کیونکر حشر کیا جاویگا کافر اپنی منہ پر دن قیامت
کی یعنی کیونکر ممکن ہے کہ منہ کی بل چلنا فرمایا آنحضرت نے کیا نہین شان یہ کہ جسنے چلایا اوسکو دونون پاؤن پر دنیا مین قادر ہی چلانی اوسکی منہ
کی بل دن قیامت کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے وعن ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال يلقى ابراهيم اباه آزر يوم القيمة
وعلى وجه آزر قترة وغبرة فيقول له ابراهيم الم اقل لك لا تعصني فيقول له ابوه فاليوم لا اعصيك فيقول ابراهيم يا رب
انك وعدتني ان لا تخزني يوم يبعثون فاي خزي اخزى من ابي الابعد فيقول الله تعالى اني حرمت الجنة على
الكافرين ثم يقال لابراهيم انظر ما تحت رجليك فينظر فاذا هو بذيخ متلطخ فيؤخذ بقوائمه
فيلقى في النار رواه البخاري اور روایت ہے ابو ہریرہ سے اوسنے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا ملاقات کرینگی ابراہیم اپنی باپ
آزر سے دن قیامت کی اس حال مین کہ آزر کی چہرہ پر سیاہی ہوگی یعنی بسبب غم و فکر کی اور غبار ہوگا پس کہین گی اوسکو ابراہیم کیا نہین کہا تہا مین
تجکو کہ نافرمانی نکر میری یعنی اوس چیز مین کہ خبر دون تجکو حق تعالی کی طرف سے پس کہیگا ابراہیم سے باپ اونکا پس آجکی دن نافرمانی نکرونگا تمہاری یعنی
شفاعت کرو میری پس کہینگے ابراہیم ای پروردگار میرے تحقیق تو نے وعدہ کیا تہا مجسے کہ نہ رسوا کریگا مجکو اوسدن کہ اوٹہائی جاوینگی لوگ پس کونسی
رسوائی سخت تر اور زیادہ تر ہوگی میری باپ کی رسوائی سی کہ بہت دور ہی اللہ کی رحمت سے پس فرماویگا اللہ تعالی تحقیق مین نے حرام کی بہشت کافرون
پر یعنی التماس انکی مغفرت کی آج مقبول نہین کہ یہ کافر ہی پہر کہا جاویگا ابراہیم کو کہ نگاہ کر کہ کیا چیز ہی تیری پاؤن کی نیچی پس دیکہین ابراہیم ابہی

پاؤنکی نیچی پس ناگہان آزر ہوگا کفتار آلودہ مٹی کو پس پکڑی جاوینگی پاؤن اوسکی اور ڈالا جاویگا آگ دوزخ مین نقل کی یہ بخاری نے **ف** ح آزر کی ایسی خوار صورت اسلیے بن جاویگی تا محبت پدری ابراہیم سے جاتی رہے اور کہا ہے علمانے اگرچہ ابراہیم نے آزر سے تبری کی تھی اور بیزار ہوگئے تھی دنیا مین و لیکن جب روز قیامت کی اوسکو دیکھینگی تو پھر بدستور دامن گیر اوسکی ہوگی اور اوسکی لیے مغفرت چاہینگے شاید قبول ہو اور جب قبول نہوگی اور مسخ ہوا دیکھینگے ناامید ہونگی اور بیزار ابدی کرینگی اور بعضون نے کہا کہ ابراہیم کو یقین نہین تھا کہ آزر کفر پر مرا واسطے جواز اسکی کہ ایمان لائی ہو خفیہ اور اوسکو اطلاع نہوئی ہو اور بیزاری اوسکی اوسی حکم ظاہر پر تھی جب روز قیامت کی یقین ہوگا کہ کفر سے گیا تھا تو بیزاری ابدی ہوگی اوسکو واللہ اعلم

**وعنہ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعرق الناس یوم القیامۃ حتی یذھب عرقھم فی الارض سبعین ذراعا ویلجمھم حتی یبلغ اذانھم متفق علیہ اور روایت ہے اوسی ابو ہریرہ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ پسینا گرائینگی لوگ دن قیامت کی یعنی ابتدا ہی مین یہانتک جاویگا پسینا اونکا زمین مین ستر گز اور لگام کریگا عرق اونکو یعنی پہنچیگا اونکی دہانون تک مانند لگام کی اور بازرکھیگا اونکو کلام سے یہانتک کہ پہنچیگا اونکی کانون تک **ف** ہ لوگ یعنی سب لوگ اور حین طریق اولی پسینا گرائینگی پس خ ذکر کرنا اونکا قبیلہ اکتفا سے ہے اور ظاہر یہ ہے کہ انبیا اور اولیا مستثنی ہین انسی اور بہنا عرق کا بسبب کثرت ہونکی اور حاصل ہونی حیا اور خجالت اور ندامت اور ملامت اور کثرت حرارت آفتاب اور آگ کی ہوگا اور لگام کریگا آگی آتا ہے کہ لوگ مختلف ہونگی اپنی احوال مین بحسب مراتب اعمال اپنی کی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **وعن** المقداد قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول تدنی الشمس یوم القیامۃ من الخلق حتی تکون منھم کمقدار میل فیکون الناس علی قدر اعمالھم فی العرق فمنھم من یکون الی کعبیہ ومنھم من یکون الی رکبتیہ ومنھم من یکون الی حقویہ ومنھم من یلجمھم العرق الجاما واشار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیدہ الی فیہ رواہ مسلم اور روایت ہے مقداد سے کہا سنا مین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتی نزدیک کیا جاویگا آفتاب روز قیامت کے خلق سے یہانتک کہ ہوگا آفتاب بمقدار ایک کوس کی اور بعضون نے کہا کہ بمقدار سرمہ کی سلائی کی یعنی نہایت قریب ہوگا پس ہونگے لوگ بقدر اپنی عملونکی پسینے مین پس بعضی اونمین سے وہ ہونگی کہ ہوگا پسینا ٹخنون تک **ف** ح اور یہ لوگ وہ ہونگی کہ عمل اونکی بہت اور خوب تر ہین اور اسی قیاس پر اونکو سمجھنا چاہیے کہ جسکی جتنی اعمال نیک کم اور بد زیادہ ہونگی اوتنا ہی پسینا زیادہ ہوگا اور بعضی اونمین سے وہ ہونگے کہ ہوگا عرق اونکی گھٹنون تک اور بعضی اونمین سے وہ ہونگی کہ ہوگا عرق اونکی کمر تک اور بعضی اونمین سے وہ ہونگی کہ لگام کریگا اونکو عرق لگام کرنا یعنی وہان تک پہنچیگا بلکہ اندر دہانی کی آجائیگا اور اشارہ کیا آنحضرت نے اپنی دست مبارک سے اپنی دہانہ مبارک کیطرف نقل کی یہ مسلم نے **ف** ح کہا ابن ملک نے کہ اگر کہی تو کہ جب عرق مانند دریا کے بعضونکی دہانہ تک پہنچیگا تو کیونکر پہنچیگا دوسرے کی ٹخنون تک جواب اسکا یہ دینگی ہم کہ ثابت کریگا اللہ تعالے عرق ہر انسان کا موافق عمل اوسکی پس نہین پہنچیگا اوسکی غیر کیطرف کچھ جیسی کہ ثابت کیا جاری ہونا دریا کا موسی کی لیے کہتا ہون مین کہ یہ جواب معتمد ہے اسلیے کہ تمام امور آخرت کی بحسب خرق عادت کی ہونگی نہین سمجھتا تو کہ دو شخص ایک قبر مین ہوتے ہین ایک کے اونمین سے عذاب ہوتا ہے اور دوسرے پر نعمتین اور ایک دوسرے کا حال نہین جانتا اور نظیر اسکے دنیا مین یہ ہے کہ دو شخص سوتے خواب مختلف دیکھتی ہین ایک غمگین ہوتا ہے اور دوسرا خوش بلکہ ایک مکان مین دو شخص بیٹھی ہوتی ہین ایک صحت مین اور دوسرا مرض و مصیبت مین **وعن** ابی سعید الخدری عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال یقول اللہ تعالی یا ادم فیقول لبیک وسعدیک قال اخرج بعث النار قال وما بعث النار قال من کل الف تسعمائۃ وتسعۃ وتسعین فعندہ یشیب الصغیر وتضع کل ذات حمل حملھا وتری الناس سکری وما ھم بسکری ولکن عذاب اللہ شدید قالوا یا رسول اللہ وایناذلک الواحد قال ابشروا فان منکم رجلا ومن یاجوج وماجوج الف ثم قال والذی نفسی بیدہ ارجو ان تکونوا ربع اھل الجنۃ فکبرنا فقال ارجو ان تکونوا ثلث اھل الجنۃ فکبرنا فقال ارجو ان تکونوا نصف اھل الجنۃ فکبرنا قال ما انتم

فِي النَّاسِ إِلَّا كَالشَّعْرَةِ السَّوْدَاءِ فِي جِلْدِ ثَوْرٍ أَبْيَضَ أَوْ كَشَعْرَةٍ بَيْضَاءَ فِي جِلْدِ ثَوْرٍ
أَسْوَدَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابو سعید خدری سے اونہوں نے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا فرماویگا
اللہ تعالی یعنی روز قیامت کی حشر میں اور ندا کریگا ای آدم لبیک کہینگی آدم حاضر ہوں میں اور مستعد ہوں تیری خدمت میں اور سب بھلائیاں تیرے دونون
ہاتھوں میں ہین فرماویگا اللہ تعالی نکال تو لشکر آگ کو یعنی جنکو دوزخ میں بھیجنا ہے انکو منظور ہے اپنی فرزندوں میں سے اونکو نکال اور جدا کر کہینگے آدم اور کیا ہے
مقدار دوزخ کی لشکر کی فرماویگا اللہ تعالی ہر ہزار میں سے نو سو ننانوے یعنی یہ مقدار دوزخیونکی ہے ہر ہزار میں سے ایک جنت کو بھیج اور باقی دوزخ کو ف ع یہ حدیث
مخالف ہے حدیث ابی ہریرہ کی کہ اوسمیں ہے ہر سو میں سے ننانوے دوزخ کی لیے اسکا جواب کرمانی نے یہ لکھا ہے کہ مفہوم عدد کا معتبر نہیں ہے اور مقصود اس سے
تقلیل عدد مومنین کی ہے اور تکثیر عدد کافرین کی اور احتمال ہے یہ کہ ہو مراد لشکر آگ سے کفار اور جو کہ داخل ہو آگ میں گنہگار مومنین میں سے تو نکلی ہر ہزار میں سے نو سو ننانوے
کافر اور ہر سو میں سے ننانوے گنہگار اور یہ احتمال ظاہر تر ہے واللہ اعلم اور شیخ ابن حجر نے کہا ممکن ہے حمل کرنا حدیث ابی سعید کا تمام ذریت آدم پر اور حدیث ابی ہریرہ
کا اوپر سوا یاجوج و ماجوج کی بقرینہ اسکی کہ ابی سعید کی حدیث میں ذکر یاجوج ماجوج کا واقع ہوا ہے نہ ابو ہریرہ کی حدیث میں یا اول متعلق ہے تمام خلائق کی ہے اور
دوسری مخصوص ساتھ امت مرحومہ کی یا بعث نار ابی سعید کی حدیث میں شامل کفار اور گنہگار دونکو ہے اور حدیث ابی ہریرہ کی میں گنہگار مومنین کو ت پس
نزدیک اس حکم کی پورا ہو جائیگا خوردسال اور ڈال دیگی ہر حاملہ حمل اپنا ف ع ظاہر تر یہ ہے کہ یہ دونون باتین بالفرض والتقدیر ہین یعنی بالفرض اگر
اوس وقت میں خوردسال ہو تو ہیبت اوس حال اور صدمہ اوس مقال کی بھی بوڑھا ہو جاوی اور بالفرض اگر اوس وقت میں کوئی عورت حاملہ ہو مارے ہیبت کی
پیٹ اوسکا گر پڑی اور بعضون نے کہا احتمال ہے کہ عورت حاملہ حمل سی اوٹھی اور ہیبت اوس مقام سی حمل اوسکا گر پڑی اور اسیطرح خوردسال بھی اوٹھیں اور
وقت وقوع اس حال کی بوڑھی ہو جائین پھر وقت جانی بہشت کی جوان ہو جائین ت اور دیکھیگا تو ای مخاطب اوس حال میں لوگونکو مست یعنی نشہ
میں بسبب خوف کی اور نہین ہونگی وہ مست یعنی شراب سے ولیکن عذاب خدا تعالی کا سخت ہے یعنی بیہوش ہونگے اوسی سی آگی کہا صحابہ نے یعنی خوف و حسرت
سی جبکہ سنا کہ بہشتی ہزار میں ایک ہوگا اور کونسا وہ ہم میں سے وہ ایک ہوگا کہ بہشت میں جائیگا فرمایا آنحضرت نے یعنی واسطے سمجھانی اور تسلی اونکی کہ
خوش ہو اور غم نکہاؤ پس تحقیق تم میں سی ہوگا ایک شخص اور یاجوج و ماجوج سی ہزار ف ع یعنی یاجوج و ماجوج اتنی کثرت سی ہونگی کہ باقی جتنے
بشمار ہر شخص کی تم میں سی ہزار اونمیں سی پس اسسے معلوم ہوا کہ بہت ہونگی اہل جنت اور اسمین آگاہ کرنا ہے اسپر کہ اہل نار بہت ہونگی اہل جنت سی اور شاید کہ اہل
جنت بہت ہونگی بسبب وجود ملائکہ مقربین اور حور عین کی پس صحیح ہو معنی حدیث قدسی کی غلبت رحمتی علی غضبی اھ ازان اشارہ کیا ساتھ کثرت اونکی
امت کی سوا یاجوج و ماجوج کی کہ اگر تم آدمی اہل بہشت ہو اور بہشتی ایک ہو ہزار میں سی تو گنجایش رکھتا ہے جیسیکہ کہا راوی نے پس فرمایا
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم ہے اوس ذات پاک کی کہ جان میری اوسکی ہاتھ میں ہے امیدوار ہوں میں کہ ہو تم ای امت چوتہائی اہل جنت کی
پس اللہ اکبر کہا ہمنی یعنی تعجب اور نہایت خوشی اور بڑا جاننی اس نعمت کی پھر زیادہ بشارت دی اور فرمایا آنحضرت نے امیدوار ہوں کہ ہو تم تہائی
اہل بہشت کی ف ع شاید کہ بتدریج بیان کیا حضرت نے اس امر کو تاکہ نہ پھٹ جائین دل انکی بہت خوشی کی مارے یکدفعہ یا منتظر نزول وحی ہوا اور کئی
دفعہ میں کہ پہلی چوتہائی ہوں پھر تہائی وغیر ذلک وحی کی گئی ہو حضرت کو کئی بار پس خبر دیتے رہی خوش خبری سنانی کی لیے ہم سیاہ و
اوتری ف ع پس فرمایا کہ امیدوار ہوں یہ کہ ہو تم آدھی اہل جنت کی پس تکبیر کہی ہمنی فرمایا آنحضرت نے نہیں ہو تم درمیان لوگونکی قلت میں مگر مانند
بال سیاہ کی بیچ پوست بیل سفید کی یا مانند بال سفید کی بیچ پوست بیل سیاہ کی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف ع شاید کہ ورود اس حدیث
کا پہلی علم ہونی آنحضرت کی ہو ساتھ اسکی کہ امت انکی دو تہائی اہل جنت کی ہوگی اسلیے کہ اہل جنت کی ایک سو بیس صفین ہونگی اسی صف امت

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اور چالیس تمام امتوں کی اور ممکن ہی یہ کہ ہو نصف بنسبت اول و آخرین کی اور ظاہر یہ ہے کہ یہ حدیث مختصر واقع ہوئی ہی بنسبت
حدیث طویل کی کہ آگی آتی ہی **وعنه** قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول یکشف ربنا عن ساقه فیسجد له کل مؤمن ومؤمنة ویبقی من کان
یسجد فی الدنیا ریاء وسمعة فیذهب لیسجد فیعود ظهره طبقا واحدا **متفق علیه** اور روایت ہی ابو سعید سے کہا سنا میں نے
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے کھولیگا رب ہمارا اپنی پنڈلی ف یعنی وکھاویگا شدت محنت اپنی خلق کو لیے اور یہ عبارت کنایہ ہی شدت
اور محنت اور فکر و غم سے بغیر نظر کرنیکی خصوص معانی مفردات پر جیسے کہ کوئی کوشش کرتا ہی کسی کام میں تو دامن لپیٹ لیتا ہی اور بعضی کہتے ہیں یہاں پر کہ
اور علم اسکا سپرد اللہ تعالی کرتے ہیں جیسے کہ حکم متشابہات کا ہی چنانچہ مذہب اہل سلامت کا سلف سے یہی ہی اور بہت احتیاط ہی اسمیں تب سجدہ
کریگا اوسکو ہر مومن مرد اور مومن عورت ف یعنی بسبب کمال شدت کی گر پڑینگی سجدہ میں واسطے طلب دور ہوجانی شدت کی بسبب اس
قربت کے اور مراد مومن مرد و عورت سے خالص مومن ہیں اور بعضی ضعیف روایت میں آیا ہے کہ ایک نور عظیم پیدا ہوگا اوسکو سجدہ کرینگی لوگ تب اور نہیں سجدہ کریگا وہ
کہ سجدہ کرتا تھا دنیا میں واسطے دکھانے اور سنانی لوگونکی از راہ نفاق اور شہرت کی کرتا تھا نہ اخلاص سے پس ارادہ کریگا کہ سجدہ کرے پس ہو جاویگی پیٹھ اوسکی ایک
ہڈی بغیر جوڑ کی وہ مڑیگی نہیں وقت جھکنی اور اوٹھنی کی پس نہیں سجدہ کر سکیگا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **وعن ابی هریرة** قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیه وسلم لیأتی الرجل العظیم السمین یوم القیمة لا یزن عند اللہ جناح بعوضة وقال اقرؤا فلا نقیم لهم یوم القیمة وزنا
**متفق علیه** اور روایت ہے ابو ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے البتہ آویگا ایک شخص بڑا یعنی جاہ و مال میں بڑا قیامت کے دن نہیں
برابر ہوگا اللہ کے نزدیک یعنی نہیں ہوگی قدر و منزلت اوسکی اللہ کی نزدیک پر مچھر کے اور فرمایا آنحضرت نے پڑھو تم یعنی تم چاہو تو پڑھو کہ مناسب ہی اوسکا یہ کہ ہم نہیں اونکا کرینگے
اچھا جانتی ہیں عمل اونکی ضائع اور نابود ہیں پس آیت کو پس قائم نہیں کرینگی ہم اونکے لیے قیامت کے دن کچھ قدر و اعتبار نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے
**الفصل الثانی** عن ابی هریرة قال قرأ رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم هذه الآیة یومئذ تحدث اخبارها قال اتدرون
ما اخبارها قالوا اللہ ورسوله اعلم قال فان اخبارها ان تشهد علی کل عبد وامة بما عمل علی ظهرها ان تقول عمل
علی کذا وکذا یوم کذا وکذا قال فهذه اخبارها رواه احمد والترمذی وقال هذا حدیث حسن صحیح غریب
روایت ہی ابو ہریرہ سے کہا پڑھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت اوس دن بیان کریگی زمین اپنی خبریں فرمایا آنحضرت نے کیا جانتے ہو کہ کیا ہیں خبریں زمین
کی کہ بیان کریگی اونکو کہا صحابہ نے اللہ اور رسول اوسکا خوب جانتے ہیں فرمایا پس خبریں زمین کی یہ ہیں کہ گواہی دیگی اوپر بندہ اور لونڈی یعنی مرد و زن
کی ساتھ اوس چیز کی کہ کی ہی اوسکی پشت پر اس طرح سے کہ کہیگی کیا مجھ پر ایسا اور ایسا یعنی طاعت و معصیت فلانے دن اور فلانے دن یعنی فلانی مہینے میں اور فلانے
سال میں فرمایا پس یہی شہادتیں مذکورات خبریں اوسکی ہیں نقل کی یہ احمد و ترمذی نے اور کہا یہ حدیث حسن صحیح غریب ہی **وعنه**
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم ما من احد یموت الا ندم قالوا وما ندامته یا رسول اللہ قال ان کان محسنا ندم
ان لا یکون ازداد وان کان مسیئا ندم ان لا یکون نزع رواه الترمذی اور روایت ہی اوسی ابو ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں کوئی مرتا ہی مگر کہ پشیمان ہوتا ہی یعنی پس غنیمت جانو حیات کو پہلی موت کی اور سبقت کرو پہلی آنی تغیر کے
فوت ہونے کی کہا صحابہ نے کیا ہے سبب ندامت اوسکی کا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا اگر ہے نیکوکار تو پشیمان ہوتا ہے کہ کیوں نہ زیادہ
کی نیکی اور اگر ہے بدکار تو پشیمان ہوتا ہی یہ کہ کیوں نہ باز رکھا اپنی نفس کو برائی سے نقل کی یہ ترمذی نے **وعنه** قال قال رسول اللہ صلی اللہ
علیه وسلم یحشر الناس یوم القیمة ثلثة اصناف صنفا مشاة وصنفا رکبانا وصنفا علی وجوههم قیل یا رسول

اللهِ وَكَيْفَ يَمْشُوْنَ عَلٰى وُجُوْهِهِمْ قَالَ اِنَّ الَّذِيْ اَمْشَاهُمْ عَلٰى اَقْدَامِهِمْ قَادِرٌ عَلٰى اَنْ يُّمْشِيَهُمْ عَلٰى وُجُوْهِهِمْ اَمَا اِنَّهُمْ يَتَّقُوْنَ
بِوُجُوْهِهِمْ كُلَّ حَدَبٍ وَّشَوْكٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی اوسی سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی حشر کیے جاوینگی
لوگ روز قیامت کی تین قسم پر ایک قسم پیادہ پا چلین گی اور ایک قسم سوار اور ایک قسم منہ کی بل چلتی ف ع اول قسم کی تو وہ مومن ہین کہ ملاتی ہین
نیک اعمال ساتہ بدون کے اور متردد ہین درمیان خوف و رجا کی اور امیدوار ہین رحمت الٰہی کی اور دوسری قسم سابقین کامل ایمان ہین اور تیسری قسم کفار
ت کہا گیا یا رسول اللہ کسطرح سی چلین گی منہ کی بل یعنی برخلاف عادت کی کہ چلتی ہین پاؤن سی فرمایا تحقیق جس شخص نی چلایا اونکو پاؤن کی بل وہ
قادر ہی اوپر چلانی اونکی کی منہون کی بل آگاہ ہو اور جانو کہ تحقیق وہ بچین گی ساتہ منہون اپنی کی ہر بلندی اور کانٹی سی ف ع یعنی اور مانند اوسکی کی
قسم موذیات سی یعنی منہ اونکی بجای اونکی ہاتہہ پانون کی ہو جاینگی جیسی کہ ہاتہہ پاؤن سی موذیات راہ سی اور بلندی اور پستی اوسکی سی بچتی ہین ویسی ہی
اپنی منہون سی کرین گی اور منہ اونکی کام پاؤن کی کرین گی بلا تفاوت ولیکن چونکہ دنیا مین سجدہ نکیا اور گردن اطاعت فرمان برداری کی اللہ تعالی کی
اونکو خوار و سرنگون کیا وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَرَّهٗ اَنْ يَّنْظُرَ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ كَاَنَّهٗ رَأْيُ
عَيْنٍ فَلْيَقْرَأْ اِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ وَاِذَا السَّمَاءُ انْفَطَرَتْ وَاِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی ابن عمر سی کہا فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نی جسکو خوش لگی یہ کہ دیکہی طرف دن قیامت کی یعنی احوال اوسکی کی گویا کہ وہ دیکہنا ساتہ آنکہہ کی ہو پس چاہیی کہ پڑہی سورہ اذا الشمس کورت
اور اذا السماء انفطرت اور اذا السماء انشقت ف ع اسلیی کہ ان سورتون مین احوال قیامت کا مفصل مذکور ہی پڑہنی والا انکا اگر حضور دل سی انکو پڑہی تو ایسا
احوال قیامت کا مستحضر کر دیتی ہین کہ گویا آنکہہ سی دیکہتا ہی نقل کی یہ احمد اور ترمذی نی **الفصل الثالث** فصل تیسری عن
اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ اِنَّ الصَّادِقَ الْمَصْدُوْقَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنِيْ اَنَّ النَّاسَ يُحْشَرُوْنَ ثَلٰثَةَ اَفْوَاجٍ فَوْجًا رَاكِبِيْنَ طَاعِمِيْنَ
كَاسِيْنَ وَفَوْجًا تَسْحَبُهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ عَلٰى وُجُوْهِهِمْ وَتَحْشُرُهُمُ النَّارُ وَفَوْجًا يَمْشُوْنَ وَيَسْعَوْنَ وَيُلْقِي اللهُ الْاٰفَةَ عَلَى الظَّهْرِ
فَلَا يَبْقٰى حَتّٰى اِنَّ الرَّجُلَ لَتَكُوْنُ لَهُ الْحَدِيْقَةُ يُعْطِيْهَا بِذَاتِ الْقَتَبِ لَا يَقْدِرُ عَلَيْهَا رَوَاهُ النَّسَائِيُّ روایت ہی ابی ذر سی کہ تحقیق سچی نی اور سچی کہی گئی نی
کہ اللہ تعالی نی سچ خبر دی ہی اونکو یعنی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی خبر دی مجہکو کہ لوگ حشر کیی جاینگی تین قسم پر ایک قسم سوار کہانیوالی پہننی والی یعنی جنکی پاس
اور خرچ کہ زاد و راحلہ سفر کا موجود رکہتی ہونگی اور ایک قسم کہینچیں گی اونکو فرشتی زمین پر منہ کی بل اور جمع کریگی اونکو فرشتی اور ہانکین گی طرف آگ دوزخ کی اور
ایک قسم پیادہ پا چلینگی اور دوڑین گی ف ع نہ چلین گی سہولیت و رحمت کی اول قسم سابقین ہین مومنین کاملین سی اور دوسری قسم کفار ہین اور
تیسری مسلمان گنہگار ت اور ڈالیگا اللہ تعالی آفت و ہلاکت پیٹہ پر یعنی سواریون پر کہ جنکی پیٹہون پر سوار ہونگی پس نہین باقی رہی گی سواری یہانتک
کہ ایک مرد البتہ ہوگا اوسکی لیی باغ دیگا اوسکو بدلی مین اونٹ کی اور باوجود اوسکی قدرت نہین پائیگا اوسپر اور ہم نہین پہونچی گا ف ع ح جانا چاہیی
کہ سیاق حدیث اور ذکر کرنا اوسکا اس باب مین دلالت کرتا ہی اسپر کہ یہ حالت روز قیامت کی ہوگی ولیکن قول حضرت کا ان الرجل لیکون لہ حدیقۃ
صریح دلالت کرتا ہی اسپر کہ یہ حشر قیامت نہین اور اسیطرح قول آپکا طاعمین کاسین ظاہر ہی یہین اور طیبی نی کہا کہ یہ حشر قیامت نہین ہی بلکہ
وہ حشر ہی کہ علامت قیامت سی ہی جیسی کہ اوس باب مین ذکر اوسکا گذرا پس ذکر کرنا اس حدیث کا اس باب مین استطرادی ہی انتہی اور ملا علی قاری
نی قول تورپشتی کا کہ اوسمین آیت و حدیث سی اویل بکڑی ہی نقل کرکی ترجیح اسی کو دی ہی کہ یہ حشر قیامت ہی ہی اور لکہا ہی کہ خطابی کو اسمین خطا ہوئی ہی
قول تورپشتی کا صواب پر ہی اور اس حدیث مین آفت جو آئی ہی بسبب قبل ابی ذر کی ہی کہ زیادہ کیا ہی اوپر روایت اصل کتاب کی اور ممکن ہی کہ مرفوع
اوسکا اس مین نہ کہا جاوی کہ یہ حدیث مل گئی ہی اور حدیث کی ساتہ بیل لگتی ہی یہ کہ حمل کیا جاوی مسامحہ پر واللہ اعلم اور کچہہ توجیہ اسکی تورپشتی ہی

صلی اللہ علیہ وسلم یجاء بنوح یوم القیامة فیقال له هل بلغت فیقول نعم یا رب فتسئل امته هل بلغکم فیقولون
ما جاءنا من نذیر فیقال من شهودک فیقول محمد وامته فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فیجاء بکم فتشهدون انه قد
بلغ ثم قرأ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وکذلک جعلناکم امة وسطا لتکونوا شهداء علی الناس ویکون الرسول علیکم شهیدا رواہ البخاری

اور روایت ہی ابو سعید سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی لائی جاوینگی حضرت نوح علیہ السلام دن قیامت کی پس کہا جاویگا اونکو کیا پہونچائی
تمنی یعنی اوامر و احکام الہی امت کو پس کہینگی ہان پہونچا دی تہی مین نی ای رب میری ف ع نہین منافی ہی قول اللہ تعالی کی یوم یجمع اللہ
الرسل فیقول ماذا اجبتم قالوا لا علم لنا انک انت علام الغیوب اسلیئی کہ اجابت اور چیز ہی اور تبلیغ اور چیز ہی ت پہر پوچہی جاویگی امت اونکی یعنی امت
دعوت کہ کیا پہونچائی تمکو یعنی نوح علیہ السلام نی احکام ہماری پس منکر ہوگی امت اونکی اور کہی گی نہین آیا ہمارے پاس کوئی ڈرانیوالا یعنی نہ نوح نہ اور کوئی پس کہا جاویگا
نوح علیہ السلام کو کہ کون ہین گواہ تیری یعنی دعوی تبلیغ پر طلب کریگا اللہ تعالی نوح علیہ السلام سی گواہ تبلیغ رسالت پر حالانکہ وہ خوب جانتا ہی واسطی قائل کرنی امت کی
پس کہینگی نوح علیہ السلام کہ گواہ میری محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہین اور امت اونکی ف ع یعنی امت اونکی گواہ ہوگی اور وہ فرع ہونگی اور پہلی ذکر کیا حضرت صلعم کو تعظیم کی لیئی اور کچہ
بعید نہین ہی کہ حضرت بہی گواہی دین نوح علیہ السلام کی لیئی اسلیئی کہ وہ جگہ نصرت کی ہی ت پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یعنی صحابہ کو پس لائی جاویگا تمکو
ف ع اس سی معلوم ہوتا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حاضر و ناظر ہونگی اور عرض اکبر مین پہر لائی جاوینگی رسول اور اول اونکی نوح علیہ السلام ہونگی اور لائی جاوینگی
گواہ اونکی کہ وہ یہ امت ہوگی ت پس گواہی دوگی تم کہ نوح علیہ السلام نی پہونچا دی تہی احکام الہی امت کو ف ع اور نبی تمہاری فرع تمہاری ہونگی یا تم اور نبی
تمہاری ساتہ تمہاری گواہی دینگی پس اس صورت مین نرا انہین کا ذکر کرنا تغلیبا ہوگا ت پہر پڑہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یعنی واسطی تحقیق اور
تصدیق اس حال کی یہ آیہ کریمہ حق تعالی اس امت کو خطاب کرکی فرماتا ہی اور اسیطرح کیا ہمنی تمکو امت نیک اور عادل افضل تا کہ ہو تم گواہی دینی والی لوگون پر
یعنی اون کفار پر کہ پہلی تمہاری گذری ہین اور ہونگی پیغمبر تمپر گواہ ف ع گواہی دینا اونکی لوگون پر ایسی ہوگی جیسی گواہی دی قوم نوح پر کہ پہونچایا
نوح علیہ السلام نی انپر رسالت کہ بہیجی گئی تہی انپر اور ہونا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا گواہ اونپر اسطرح کہ جیسا حدیث مین آیا ہی کہ جب امتین انبیا صلوات اللہ وسلامہ علیہم کی
منکر ہونگی کہ ہمکو کسینی کچہ نہین پہونچایا تو انبیا امت محمدیہ کو گواہ پکڑینگی اور وہ گواہی دینگی اور پوچہا جاویگا اونسی کہ تم کیا جانو اور کہانسی گواہی دیتی ہو تم
وہ کہینگی کہ کتاب اللہ کو حق پایا ہمنی اسپر ہمنی گواہی دی ہمنی ساتہ گواہی اونکی کی بعد ازان امتین انبیا کی کلام بیچ صدق و عدالت اس امت کی کرینگی
پس آنحضرت صلعم تعدیل و تزکیہ اونکا کرینگی اور گواہی دینگی کہ یہ عادل صادق ہین پس یہ ہین معنی ہونی رسول کی گواہ اونپر اور اسی اعتبار کر آنحضرت صلعم کو گواہ امت پر کہا گیا
کہ جب تزکیہ اپنی امت کا کیا اور اونکی گواہی اسنون پر ثابت کی تو آپ بہی گواہی دی اونپر اور اسی اعتبار سی کہا محمد وامتہ فافہم ت نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی

وعن انس قال کنا عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فضحک فقال هل تدرون مما اضحک قال قلنا اللہ ورسوله اعلم قال من
مخاطبة العبد ربه یقول یا رب الم تجرنی من الظلم قال یقول بلی فیقول فانی لا اجیز علی نفسی الا شاهدا منی قال فیقول کفی
بنفسک الیوم علیک شهیدا وبالکرام الکاتبین شهودا قال فیختم علی فیه فیقال لارکانه انطقی قال فتنطق
باعماله ثم یخلی بینه وبین الکلام قال فیقول بعدا لکن وسحقا فعنکن کنت اناضل رواہ مسلم

اور روایت ہی انس سی کہ کہا تہی ہم پاس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس ہنسی آنحضرت پہر فرمایا کیا جانتی ہو تم کس چیز سی ہنستا ہون ف ع اس مین اشارہ ہی
طرف اسکی کہ نہین لائق ہی ہنسنا مگر کسی امر غریب و عجیب سی ت کہا انس نی کہ کہا ہمنی اللہ اور رسول اسکا خوب جانتی ہین فرمایا ہنستا ہون مین سبب مخاطبہ
کلام کرنی بندی کی اپنی رب سی یعنی قیامت کو کہی گا بندہ ای پروردگار میری کیا نہ پناہ دی تو نی مجکو ظلم سی یعنی کیا نہین فرمایا تو نی کہ ظلم نہین کرتا مین بندونپر

نظر کی اور قاضی عیاض مالکی نے کہا کہ یعنی مضایقت اور تنگ گیری ایک دوسری کی ہے کہ تنزویکا معنی ازدحام و اجتماع کی ہی اور کہا کہ مضایقت بیچ دیکھنی اوس چیز کی ہوتی ہی کہ بیچ مکان واحد کی اور جہت مخصوص کی اور اوسپر اندازہ خاص کی ہوا اور روایت دوسری تضامون ہی ساتہ میم کی جگہہ رکی اور وہ بہی ساتہ پیش تی کی اور تشدید میم اور تخفیف اوسکی کی ہی تشدید یعنی مشتق ہی ضم سی اور تخفیف سی ضیم سی ضم معنی اجتماع اور ازدحام کی اور ضیم معنی ظلم و ستم کرنیکی اور مال معنی کا تقدیر ایک ہی ہی ت فرمایا آنحضرتؐ نے جب یکہین گی بندی پروردگار تعالی کو خطاب کری گا اللہ تعالی ایک بندی کو پس فرماوی گا ای فلانی کیا نہ بزرگی دی تہی مین نے تجکو یعنی تمام حیوانات پر اور کیا نہ سردار کیا تہا مین نے تجکو یعنی تیری قوم مین اور کیا نہین دی مین نے تجکو بیوی یعنی تیری جنس سی اور پیدا کی مین نے تجہ مین اور اوسمین محبت دوستی اور الفت اور کیا نہین تابعدار کیے مین نے تیری لیے گہوڑی اور اونٹ اور کیا نہین چہوڑا مین نے تجکو کہ بیس اور سردار قوم کا ہووی تو اور لیوی تو چوتہائی غنیمت ف ا ح جاہلیت مین یہ رسم تہی کہ سردار قوم کا خاص اپنی لیے چوتہائی غنیمت مین سی لی لیتا تھا اور باقی قوم کی لیے چہوڑ دیتا تہا ت پس کہیگا بندہ ای پروردگار میری کیا تو نے اور دیا تو نے مجکو جو کچہ کہ فرمایا تو نے فرمایا آنحضرتؐ نے پس فرماویگا پروردگار تعالی آیا پس گمان کرتا تہا تو کہ ملاقات کریگا تو مجہسی پس کہیگا بندہ کہ نہین گمان کرتا تہا مین اور غافل تہا اوس سی اور بہول گیا تہا تجکو پس فرماویگا اللہ تعالی کہ تحقیق مین بہول جاونگا تجکو یعنی آج چہوڑ دونگا تجکو اپنی رحمت سی جیسی کہ بہولا تو مجکو ف ع یعنی دنیا مین میری طاعت کو جو لایق کہ مین نے اپنی انعام کیے تجپر شکر کرنا اور نا امیدوار ہے دیدار کا ہونا چاہیے تہا تا کہ زیادہ انعام اور جزا دیتا پس جبکہ تو میرا شکر بہول گیا مین بہی اب معاملہ بہولنیکا سا کرونگا جزا دینی مین اور اپنی رحمت سی محروم رکہونگا یہ مضمون اس آیۃ کا ہی کذالک اتتک ایتنا فنسیتہا وکذالک الیوم تنسی ت پہر خطاب و ملاقات کریگا اللہ تعالی دوسری بندی سی پس ذکر کیا آنحضرتؐ نے بیچ خطاب حق کی اس بندی سی اور جواب بندی کی اوس سی مانند اوسکی کہ اول بندہ مین مذکور ہوا پہر ملیگا پروردگار تیسری بندے سی پس کہیگا اوس سی مانند اوسکی کہ کہا بندی اول سی پس کہیگا وہ بندہ تیسرا جواب پروردگار مین ای رب میری ایمان لایا مین تجہپر اور تیری کتاب پر اور تیری پیغمبرون پر اور نماز پڑہی مین نے اور روزہ رکہا مین نے اور تصدق کیا مین نے یعنی زکوۃ دی اور تعریف کریگا یہی تیسرا اپنی نفس پر بہلائی کی جسقدر ہو سکی گی پس فرماویگا اللہ تعالی کہ یہان ٹہہری یعنی جبکہ دعوی اعمال خیر اور جاری نعمتون کی شکر گذاری کیا تو نے تو ٹہہر تا دکہاون تجکو اعمال تیری گواہ قائم کرکی پہر کہا جاویگا اوس بندی کو کہ اب پیدا کرتی ہین ہم گواہ تجہپر پس سوچیگا وہ بندہ اپنی دل مین کہ کون شخص گواہی دیگا مجہپر پس مہر کیجاویگی اوسکی منہہ پر اور کہا جاویگا اوسکی ران کو کہ بول پس بولیگی ران اوسکی اور گوشت اوسکا اور ہڈی اوسکی یعنی جو کہ متعلق ہین ران کی ساتہ عملون اوسکی کی ف ا ح قرآن شریف مین کلام کرنا منہہ اور پاوٗن اور زبان اور پوست کا واقع ہوا اور یہان بولنا ران اور گوشت اور استخوان کا ذکر ہوا ظاہر مقصود تمام اعضا اور ارکان ہین جیسی کہ حدیث انس مین گذرا ت اور یہ سوال و جواب اور مہر کرنی بندے کے منہہ پر اور بولنا اوسکی اعضا کا کہ مذکور ہوا اسلیے ہی کہ تا بندہ ازالہ عذر کری اپنی نفس سی اور ثابت ہو گناہ اور جگہہ عذر کی نرہی باقی یہ ہین کہ تا صاحب عذر ہو خدای تعالی بیچ عذاب کرنی اوس بندی کی اوسی کی نفس کیطرف سی اور یہ بندہ کہ حال اوسکا مذکور ہوا منافق ہوگا اور یہ وہ بندہ ہی کہ خفا ہوا اللہ اوسپر اور ناخوش ہوا اللہ اوس سی ت نقل کی مسلم نے و ذکر حدیث ابی ہریرۃ یدخل من امتی الجنۃ فی باب التوکل بروایۃ ابن عباس اور ذکر کی گئی حدیث ابی ہریرہ کی کہ سر اوسکا یہ ہی یدخل من امتی الجنۃ باب التوکل مین ساتہ روایت ابن عباس کی ف ا یعنی یہ حدیث مصابیح مین اس باب مین ذکر کی گئی ہی ابو ہریرہ کی روایت سی اور مین اوسکو باب التوکل مین ذکر کیا ہی بروایت ابن عباس کی اور جو اب یہ تہا کہ یون کہتی کہ یدخل الجنۃ من امتی سبعون الفا بغیر حساب ہم الذین لا یسترقون ولا یتطیرون وعلی ربہم یتوکلون جیسی کہ اوپر گذری

## الفصل الثانی

فصل دوسری عن ابی امامۃ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول وعدنی ربی ان یدخل الجنۃ من امتی سبعین الفا لا حساب علیہم ولا عذاب مع کل الف سبعون الفا وثلث حثیات من حثیات ربی رواہ احمد والترمذی وابن ماجۃ

روایت ہے ابو امامہ سے کہا سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے تھے کہ وعدہ کیا مجھ سے پروردگار میرے نے کہ داخل کرے جنت میں میری امت سے
ستر ہزار نہیں حساب اوپر انکے اور نہ عذاب ساتھ ہر ہزار کے ستر ہزار اور تین لپیں میرے رب کی لپوں میں سے ف ع مراد ستر ہزار سے یا تو یہی عدد ہے یا کثرت
اور اسی طرح لپیں جو کنایہ ہے کثرت و مبالغہ سے نقل کی یہ احمد اور ترمذی اور ابن ماجہ نے وعن الحسن عن ابی هریرة قال قال رسول الله
صلى الله عليه وسلم يعرض الناس يوم القيمة ثلث عرضات فاما عرضتان فجدال ومعاذير واما العرضة
الثالثة فعند ذلك تطير الصحف في الايدي فاخذ بيمينه واخذ بشماله رواه احمد والترمذي وقال
لا يصح هذا الحديث من قبل ان الحسن لم يسمع من ابي هريرة وقد رواه بعضهم عن الحسن عن ابي موسى
اور روایت ہے حسن سے اونہوں نے نقل کی ابو ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پیش کیے جاوینگے لوگ یعنی اللہ تعالی کے سامنے دن قیامت کے تین
پیشیاں پروردگار کے روبرو پس تو جھگڑا کرنا اور عذر کرنا ہوگا ف ع پہلی بار میں تو منع کریں گے اپنی نفسوں سے ملامت کہیں گے نہیں پہونچائی ہمکو انبیاء نے حکم
اور جھگڑیں گے اللہ تعالی سے اور دوسری بار میں اقرار کریں گے مثلاً ہر ایک یہی کہے گا کہ کیا میں نے یہ از راہ سہو اور خطا کے یا جہل کے یا امید کی اور مانند انکی کے
اور اوپر تیسری بار جو پیش ہونگی پس نزدیک اوسکی اوڑینگی اور پہونچیں گی نامے اعمال کے ہاتھوں میں یعنی سب مکلفین کے ہاتھوں میں سبب تمام ہونے معاملہ حساب کے پس بعضے انمیں سے
لینے والے ہونگے اپنے داہنے ہاتھ میں یعنی وہ اہل سعادت ہونگے اور بعضے انمیں سے لینے والے ہونگے اپنے بائیں ہاتھوں میں ف ع یعنی وہ اہل شقاوت ہونگے پس اوس وقت
تمام ہو جاویگا فیصلہ اور متمیز ہو جاوینگے اہل ضلالت اہل ہدایت سے نقل کی یہ احمد اور ترمذی نے اور کہا ترمذی نے کہ نہیں صحیح ہے یہ حدیث اس سبب سے کہ حسن بصری
کہ راوی اس حدیث کے ہیں نہیں سنی ہے اونہوں نے حدیث ابی ہریرہ سے ف ع یعنی اسناد اسکی منقطع ہے غیر متصل لیکن کہا شیخ جزری نے تصحیح المصابیح میں
کہ بخاری نے روایت کی ہیں اپنی صحیح میں تین حدیثیں حسن بصری سے کہ ابی ہریرہ سے نقل کی ہیں اور ایسے مسلم نے اوس سے کچھ روایتیں ہیں کی نقادان کے ثبت اور تحقیق
روایت کیا ہے اس حدیث کو بعضے محدثین نے حسن بصری سے کہ اونہوں نے نقل کی ابو موسیٰ اشعری سے ف ع یعنی پس یہ حدیث متصل ہے اور اسکی طریق سے اور
قوت حاصل ہوئی اوسکی اسناد میں اور بعضوں نے کہا کہ حسن بصری نے روایت کی ہے کئی صحابہ سے مانند ابی موسی اور انس بن مالک اور ابن عباس وغیرہم کے وعن
عبد الله بن عمرو قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الله سيخلص رجلا من امتي على رؤس الخلائق يوم القيمة
فينشر عليه تسعة وتسعين سجلا كل سجل مثل مد البصر ثم يقول اتنكر من هذا شيئا اظلمك كتبتي الحافظون فيقول لا يا رب
فيقول افلك عذر قال لا يا رب فيقول بلى ان لك عندنا حسنة وانه لا ظلم عليك اليوم فتخرج بطاقة فيها اشهد ان
لا اله الا الله وان محمدا عبده ورسوله فيقول احضر وزنك فيقول يا رب ما هذه البطاقة مع هذه السجلات فيقول انك
لا تظلم قال فتوضع السجلات في كفة والبطاقة في كفة فطاشت السجلات وثقلت البطاقة فلا يثقل مع اسم الله شيء رواه الترمذي وابن ماجة
اور روایت ہے عبد اللہ بن عمرو سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق اللہ تعالی نکالیگا ایک شخص کو میری امت میں سے دن قیامت کے پھر کھولیگا اوس
ننانویں طومار ہر طومار مانند درازی نظر کی ہوگا یعنی دراز ہوگا جہاں تک بینائی پہونچے پھر فرماویگا اللہ تعالی اوس شخص کو کیا انکار کرتا ہے تو اس سے کہ ان طوماروں میں
کچھ کہ نہیں کیا میں نے کیا ظلم کیا ہے تجھ پر میرے لکھنے والوں نے یعنی کراماً کاتبین نے کہ نامہ اعمال تیرے افعال و احوال کے تھے پس کہیگا وہ شخص نہیں اے پروردگار میرے
کچھ انکار نہیں کر سکتا اور نہ تیرے کاتبوں نے ظلم کیا ہے پس فرماویگا اللہ تعالی کیا تیرے لیے کچھ عذر ہے یعنی اوس چیز میں کہ کیا تو نے کہ سہو آگیا ہو
یا خطا ہو گیا یا جہل اور مانند انکی کی کہیگا نہیں اے پروردگار میرے کچھ عذر نہیں ہے پس فرماویگا اللہ تعالی ہاں یعنی ہمارے پاس ایک چیز ہے کہ قائم مقام تیرے عذر کی
تحقیق تیرے لیے ہمارے پاس ایک نیکی ہے یعنی بڑی اور مقبول کہ بڑا اور بھاری ہوگی تمام اون گناہوں کہ تیرے پاس ہیں اور تحقیق نہیں ظلم ہے تجھ پر آج یعنی ساتھ کمی نیکی کے

تیزی کی اور نہ زیادتی عذاب کی تجھپر پھر نکال جاویگی ایک چٹھی کہ لکھا ہوگا اوسمین یہ کلمہ اشھد ان لا الہ الا اللہ وان محمدا عبدہ ورسولہ ف ع احتمال ہی کہ یہ کلمہ وہ ہوگا کہ جو اول سبب سی کہا ہی اور یہ بھی احتمال ہی کہ اور بار کہا ہو جو کہ مقبول ہوا ہوگا اور یہی ظاہر تر ہی ت پھر فرماویگا اللہ تعالی حاضر ہو وزن عمل اپنے پر یا وقت وزن اپنا کی یا آلہ وزن اپنی پر کہ میزان ہی یعنی جسوقت یہ چٹھی ساتھ ان بہت سی طوماروں کے تولی جاوی تو بھی حاضر ہوتا کہ ظاہر ہو تجھپر انتفاء ظلم اور ظہور عدل اور تحقیق ہو فضل پس کہیگا وہ شخص ای پروردگار میری کیا مناسبت ہی اس ایک چٹھی کو ساتھ ان بہت سی طوماروں کی پس فرماویگا تحقیق تو نہین ظلم کیا جاویگا یعنی یہ چٹھی عظیم ہی تو تولنا چاہیی اسکو تو تجھپر ظلم نجاویگا فرمایا آنحضرتؐ نی پس رکھی جاوین گی طومار ایک پلڑی ترازو مین اور وہ چٹھی دوسری پلڑی مین پس ہلکی ہونگی وہ طومار اور بھاری اور غالب آوی گی وہ چٹھی پس نہین بھاری آوی گی ساتھ نام خدا کی کوئی چیز اور نام خدا کا سب سی بڑا اور بھاری ہی اگرچہ تودہ تودہ گناہ ہون نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نی **وعن** عائشۃ رضی اللہ عنہا انھا ذکرت النار فبکت فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما یبکیک قالت ذکرت النار فبکیت فھل تذکرون اھلیکم یوم القیمۃ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اما فی ثلثۃ مواطن فلا یذکر احد احدا عند المیزان حتی یعلم ایخف میزانہ ام یثقل وعند الکتاب حتی یقال ھاؤم اقرؤا کتابیہ حتی یعلم این یقع کتابہ افی یمینہ ام فی شمالہ ام من وراء ظھرہ وعند الصراط اذا وضع بین ظھری جھنم رواہ ابوداود

اور روایت ہی عائشہ رضی اللہ عنہا سی کہ تحقیق حضرت عائشہ رضی نی یاد کیا یعنی اپنی دل مین آگ دوزخ کو پس روئین یعنی اوسکی ڈرسی پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ کیا سبب ہی رونی تیری کا کہا عائشہ رضی نی کہ یاد کیا مین نی آگ کو پس روئی مین یعنی اوسکی عذاب کی ڈرسی پس آیا یاد رکھو گی تم اپنی اہل وعیال کو دن قیامت کی پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اہی تین جگہہ پس نہین یاد کریگا کوئی کسی کو یعنی بالخصوص اور شفاعت عظمی عام ہوگی سب خلائق کی لیی ایک نزدیک میزان کی یہانتک کہ جانی کہ ہلکی ہوئی ترازو اوسکی یا بھاری ہوئی دوسری وقت دینی اعمالنامونکی جسوقت کہ کہا جاویگا یعنی ازراہ خوشی کہیگا وہ شخص کہ جسکی داہنی ہاتھہ مین ملیگا لوگونکو لیو پڑھو اعمالنامہ میرا یہانتک کہ جانی کہ کہان پڑا اعمالنامہ اوسکا آیا اوسکی داہنی ہاتھہ مین یا بائین ہاتھہ مین پیٹھ کی پیچھی سی ف ع داہان ہاتھہ گلی مین طوق کیا جاویگا اور بایان ہاتھہ پیٹھ کی پیچھی سی کیا جاویگا اور دیا جاویگا نامہ اعمال پیٹھ کی پیچھی سی ت اور تیسری نزدیک پل صراط کی جسوقت کہ رکھا جاویگا درمیان اور اوپر دوزخ کی نقل کی یہ ابوداود نی ف ع یعنی یہانتک کہ جانی کہ نجات پائی ساتھ گذرنی کی اوس سی یا پڑا اوسمین اور وہ پل پشت جہنم پر ہوگا بال سی زیادہ باریک اور تلوار کی دھار سی زیادہ تیز گذرین گی اوسپرسی سب لوگ پس مومن نجات پاوینگی بحسب اعمال منازل اپنی کی اور کافر اوسپرسی دوزخ مین گر پڑین گی عافانا اللہ الکریم پس ان تین جگہون مین سب حیران اور درماندہ ہونگی اور کسی کو مجال کسی کی یاد کرنی اور خبر لینی کی نہین ہوگی

## الفصل الثالث

فصل تیسری **عن** عائشۃ رضی اللہ عنہا قالت جاء رجل فقعد بین یدی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ ان لی مملوکین یکذبوننی ویخوننی ویعصوننی واشتمھم واضربھم فکیف انا منھم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا کان یوم القیمۃ یحسب ما خانوک وعصوک وکذبوک وعقابک ایاھم فان کان عقابک ایاھم بقدر ذنوبھم کان کفافا لا لک ولا علیک وان کان عقابک ایاھم دون ذنوبھم کان فضلا لک وان کان عقابک ایاھم فوق ذنوبھم اقتص لھم منک الفضل فتنحی الرجل وجعل یھتف ویبکی فقال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اما تقرأ قول اللہ تعالی ونضع الموازین القسط لیوم القیمۃ فلا تظلم نفس شیئا وان کان مثقال حبۃ من خردل اتینا بھا وکفی بنا حاسبین فقال الرجل یا رسول اللہ ما اجد لی ولھؤلاء شیئا خیرا من مفارقتھم اشھدک انھم کلھم احرار رواہ الترمذی

روایت ہی عائشہ رضی سی آیا ایک شخص پس بیٹھا پاس پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور کہا یا رسول اللہ تحقیق میری لیی بردی ہین جھوٹ بولتی ہین مجھ سی خیانت
کرتی ہین میری مال مین اور نافرمانی کرتی ہین میری اور برا کہتا ہون مین اونکو اور مارتا ہون مین اونکو یعنی ازراہ تادیب کی پس کیا حال ہوگا میرا سبب اونکے پس
فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جب ہوگا دن قیامت کا حساب کیا جائیگا اوس چیز کا کہ خیانت کی ہی تیری اور نافرمانی کی ہی تیری اور جھوٹ بولی ہی تیری غلام
تجھسی اور حساب کیا جاویگا سزا دینا تیرا اونکو برا کہنا اور مارنا تیرا ہی اونکو پس اگر ہوگا سزا دینا تیرا اونکو بقدر گناہ ہون اونکی کی یعنی برابر اور زیادہ ہوگا سزا دینا تیرا برابر
گناہون اونکی کی کہ نہ تجکو اونسی ثواب ہوگا اور نہ تجپر اونمین عذاب بلکہ کرنا اوسکا مباح تھا کہ نہیں ہی تجپر گناہ اور اگر ہوگا سزا دینا تیرا اونکو کم گناہ اونکی سے
ہوگا حق زائد واسطی تیری یعنی اونپر پس اگر قصد کریگا تو ثواب کا جزا دیا جاویگا سبب اوسکی والا نہیں اور اگر ہوگی سزا تیری اونکو زیادہ اونکی گناہ سی
بدلہ لیا جاویگا واسطی اونکی تجھسی زیادتی کا پس الگ ہوا وہ شخص مجلس سی اور شروع کیا چلانا اور رونا پس فرمایا اوسکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یعنی واسطی تنبیہ
اور اثبات اوس چیز کی کہ فرمایا کیا نہیں پڑھتا ہی تو قول اللہ تعالی کا کہ فرماتا ہی اور رکھینگی ہم ترازوئیں انصاف کی دن قیامت کی پس ظلم کیا جاویگا
کوئی کچھ یعنی نہیں چھوڑا جاویگا حق اوسکا کچھ اور اگر ہوگا عمل مقدار دانہ رائی کی حاضر کرینگی ہم اوسکو اور کفایت ہین ہم حساب کرنیوالی یعنی سوائی ہمارے نہیں زیادتی
کسیکو ہماری علم اور عدل پر پس کہا اوس شخص نی یا رسول اللہ نہیں پاتا مین واسطی اپنی اور واسطی ان غلامونکی کوئی چیز بہتر جدائی اونکی سی یعنی الگ کیا جاوین اونسی
اسلئی کہ محافظت رعایت محاسبہ مطالبہ کی نہایت ہی دشوار ہی گواہ کرتا ہون مین آپکو کہ یہ سب آزاد ہین نقل کی یہ ترمذی نی وَعَنْهَا قَالَتْ سَمِعْتُ
رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فِيْ بَعْضِ صَلٰوتِهٖ اَللّٰهُمَّ حَاسِبْنِيْ حِسَابًا يَّسِيْرًا قُلْتُ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ مَا الْحِسَابُ
الْيَسِيْرُ قَالَ اَنْ يَّنْظُرَ فِيْ كِتَابِهٖ فَيَتَجَاوَزَ عَنْهُ اِنَّهٗ مَنْ نُوْقِشَ الْحِسَابَ يَوْمَئِذٍ يَا عَائِشَةُ هَلَكَ رَوَاهُ اَحْمَدُ
اور یہ بھی حضرت عائشہ رضی سی روایت ہی کہ کہا سنا مین نی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تھی بیچ بعض نماز اپنی کی یعنی فرضون مین سی یا نوافل مین
یا بعض اجزا نماز مین اول قیام مین یا رکوع مین یا قومہ مین یا سجدہ مین یا قعدہ مین یا الہی حساب کر تو میری عملونکا حساب آسان فرماع اور یہ فرمانا
واسطی تعلیم امت اور ہوشیار کرنی اونکی کی ہی خواب غفلت سی اور یا ازراہ خوف الہی کی تھا عرض کیا مین نی یا نبی اللہ کیا چیز ہی حساب آسان اور مراد
اوسکی کیا ہی فرمایا صورت حساب آسان کی یہ ہی کہ دیکھیگا بندہ اپنی عملنامہ مین پس درگذر کریگا اللہ تعالی اوس سی فرماع یعنی عملنامہ دیکھکر چھوڑ دیگا
اور معاف کریگا اور اگر ضمیر ینظر کی اللہ تعالی کیطرف پھیرین تو یہ بھی ہوسکتا ہی یعنی اللہ تعالی دیکھیگا اوسکی عملنامہ کو اور درگذر کریگا تحقیق شان یہ ہی
جس شخص سی کہ روکا وتفتیش کی گئی حساب مین اوسدن ای عائشہ رضی پس تحقیق ہلاک ہوگا یعنی عذاب کیا جاویگا نقل کی یہ احمد نی وَعَنْ
اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ اَنَّهٗ اَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَخْبِرْنِيْ مَنْ يَّقْوٰى عَلَى الْقِيَامِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ الَّذِيْ قَالَ اللّٰهُ
عَزَّ وَجَلَّ يَوْمَ يَقُوْمُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ فَقَالَ يُخَفَّفُ عَلَى الْمُؤْمِنِ حَتّٰى يَكُوْنَ عَلَيْهِ كَالصَّلٰوةِ الْمَكْتُوْبَةِ
اور روایت ہی ابو سعید خدری سی کہ تحقیق ابو سعید خدری آئی آنحضرت کی پاس اور کہا خبر دیجئی مجکو کہ کون شخص طاقت رکھیگا کھڑی ہونی کی یعنی آگی
اللہ تعالی کی حساب کی لیی دن قیامت کی ایسا دن کہ فرمایا ہی اللہ تعالی نی اوسکی حق مین اوسدن کہ کھڑی ہونگی لوگ روبرو پروردگار عالمون کی
فرماع آیا ہی کہ ابن عمر رضی نی پڑھی یہ سورت پس جب پہونچی اس قول پر یوم یقوم الناس لرب العالمین تو روئی اور بڑہ گئی ماجرا اونکا تب بس فرمایا کہ
کیا جاویگا دن قیامت کا مسلمان یعنی مسلمان کامل پر یہانتک کہ ہوگا وہ دن اوسپر مانند نماز فرض کی فرماع یعنی بمقدار ادای فرض کی کہ نماز
اوسکی چار رکعتین ہین یا بقدر وقت اوسکی کی اور ظاہر یہ ہی کہ وہ مختلف ہوگا ساتھ اختلاف احوال مومنین کی وَعَنْهُ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ يَّوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهٗ خَمْسِيْنَ اَلْفَ سَنَةٍ مَا اَطْوَلَ هٰذَا الْيَوْمَ فَقَالَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ اِنَّهٗ

لَيُخَفَّفُ عَلَى الْمُؤْمِنِ حَتّٰى يَكُوْنَ اَهْوَنَ عَلَيْهِ مِنَ الصَّلٰوةِ الْمَكْتُوْبَةِ يُصَلِّيْهَا فِي الدُّنْيَا رَوَاهُمَا الْبَيْهَقِيُّ فِيْ كِتَابِ الْبَعْثِ وَالنُّشُوْرِ
اور روایت ہی اوسی ابو سعید سی کہا پوچھی گئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اوس دن سی کہ ہوگی مقدار اوسکی پچاس ہزار برس کے کیا لمبی ہی اوس دن کی
یعنی کیا ہوگا حال لوگون کا بیچ درازگی اوس دن کی کیا کہڑی رہ سکین گی آدمی باوجود درازگی اوسکی کی پس فرمایا آنحضرت نی قسم خدا کی تحقیق وہ دن
سبک کیا جاویگا مسلمان کامل پر یہانتک کہ ہوگا سبکتر اور آسان تر مسلمان پر نماز فرض سی کہ پڑہتا ہی اوسکو دنیا مین نقل کین یہ دونون حدیثین
بیہقی نی کتاب البعث والنشور مین وَعَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيْدَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُحْشَرُ النَّاسُ فِيْ صَعِيْدٍ
وَاحِدٍ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَيُنَادِيْ مُنَادٍ فَيَقُوْلُ اَيْنَ الَّذِيْنَ كَانَتْ تَتَجَافٰى جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ فَيَقُوْمُوْنَ وَهُمْ قَلِيْلٌ
فَيَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ بِغَيْرِ حِسَابٍ ثُمَّ يُؤْمَرُ بِسَائِرِ النَّاسِ اِلَى الْحِسَابِ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ
اور روایت ہی اسماء بیٹی یزید کی سی اونہی نقل کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا جمع کیے جاوینگی لوگ ایک میدان مین دن قیامت کی پس
پکاریگا ایک پکارنیوالا پس کہیگا کہان ہین وہ لوگ کہ دور اور جدا ہوتی تہین پہلو اونکی خوابگاہون سی ف ع یعنی تہجد پڑہتی تہین اور بعضون نی کہا
پڑہنی والی مراد ہین اور احتمال ہی کہ مراد انسی وہ ہین کہ نماز عشا اور صبح پڑہتی ہین ت پس اوٹہین گی اہل محشر سی اسیطرح کی لوگ حال آنکہ وہ تہوڑی ہونگی
اہل اسلام سی پس داخل ہونگی بہشت مین بی اسکی کہ حساب لیا جاوی اونسی ف ع اسلیے کہ صبر کیا تہا اونہون نی مشقت طاعت پر اور ترک کی تہی لذت
راحت کی اور سوون کی لیے اللہ سبحانہ نی فرمایا ہی انما یوفی الصابرون اجرہم بغیر حساب ت پہر حکم کیا جاویگا باقی لوگون کی لیے حساب لینی کا نقل کی یہ
بیہقی نی شعب الایمان مین

## بَابُ الْحَوْضِ وَالشَّفَاعَةِ

باب ہی بیچ بیان حوض اور شفاعت کی ف ح ع حوض لغت مین جمع ہونا پانیکا
اور بہنا اوسکا ہی اور حیض کہ عورتونکو آتا ہی اور سبب بہنی خون کا ہی مشتق اسی سی ہی اور مراد یہان وہ حوض ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی لیے ہوگا
روز قیامت کی اور صفات اوسکی حدیثون مین آتی ہین کہا قرطبی نی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی لیے دو حوض ہونگی ایک تو موقف مین ہوگا پہلی صراط کی
اور دوسرا بہشت مین اور دونونکا نام کوثر ہوگا اور کوثر زبان عرب مین خیر کثیر کو کہتی ہین پہر صحیح یہ ہی کہ حوض پہلی میزان کی ہوگا پس لوگ نکلین گی پیاسی اپنی
قبرونسی اور آوینگی حوض پر پہلی میزان کی اور اسیطرح ہر پیغمبر کا ایک حوض ہوگا موقف مین کہ مناسب اونکی امت کی اندازہ ہوگی اور ہر پیغمبر آپس مین فخر کرینگی کہ دیکہین
کسکی حوض پر لوگ بہت آتی ہین اور حضرت نی فرمایا کہ مین امید رکہتا ہون کہ میری حوض پر لوگ سب سی زیادہ ہونگی اور شفاعت مشتق شفع سی ہی
اور معنی اوسکی اصل مین ملانا ایک چیز کا ساتہ ایک چیز کی ہی اور شفع مقابل وتر کی کہ معنی زوج کی ہی مقابل فرد کی وہ بہی اسی معنی کر ہی اور شفعہ کہ حق ہمسایہ کا ہی
زمین سی کہ بیچی جاتی ہی وہ بہی اسی قبیل سی ہی اور شفاعت مین بہی ملانا شفیع کا ہی ساتہ مجرم کی بدرخواست عفو کرنی گناہون اوسکی کی درگاہ عزت مین
اور انواع شفاعتونکی تمام ثابت ہین واسطی سید المرسلین کی صلی اللہ علیہ وسلم بعضی خاص انہین کی لیے ہونگی اور بعضی بمشارکت اور اول جو دروازہ شفاعت کا
کہولین گی آنحضرت ہی ہونگی پس حقیقت مین تمام شفاعتین جو ہین حضرت ہی کیطرف کرینگی اور وہی ہین صاحب شفاعتونکی علی الاطلاق قسم اول شفاعت عظمی ہی
کہ عام ہوگی تمام خلائق کی لیے اور مخصوص ہوگی ہماری پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم پر کہ کسیکو انبیا مین سی صلوات اللہ وسلامہ علیہم مجال جرات کی اوسپر نہوگی اور وہ
واسطی رحمت دینی اور خلاص کرنیکی اہل موقف کی ہی میدان محشر مین اور واسطی تعجیل حساب اور حکم کردگار کی اور واسطی نکالنی کی اوس شدت و محنت سی ہوگی
جیسیکہ حدیثون مین آتی ہی دوسری واسطی لانی قوم کی بہشت مین بغیر حساب کی اور ثبوت اسکا ہی وارد ہوا ہی واسطی پیغمبر صاحب ہماری کی اور بعضونکی نزدیک
مخصوص ہی حضرت ہی پر تیسری واسطی اوس قوم کی لیے کہ حسنات اور سیئات اونکی برابر ہوئین اور یہ بامداد شفاعت بہشت مین درآوین چوتہی اوس قوم
کی لیے کہ مستحق اور مستوجب دوزخ کی ہوئی ہین پس شفاعت اونکی کرین گی اور بہشت مین لیجاوینگی پانچوین واسطی رفع درجات اور زیادتی کرامات کی

چھٹی گنہگاروں کی لیے کہ دوزخ میں گئی ہونگی اور شفاعت سے نکلینگی اور یہ شفاعت مشترک ہے درمیان تمام انبیا اور ملائکہ اور علماء اور شہدا کی ساتویں
بیچ کھلوانی جنت کی آٹھویں بیچ تخفیف عذاب کی اونکی کہ مستحق عذاب مخلد کی ہوئی ہونگی نویں خاص اہل مدینہ کی دسویں واسطی زیارت کرنیوالوں
قبر شریف کی بہر وجہ امتیاز و خصائص کی کذا ذکرہ العلماء اور کہا ہے علماء نے کہ شفاعت کی لیے جگہیں ہونگی اول یہ کہ گنہگار اونکو درگاہ عزت میں لاویں
میدان قیامت میں کھڑا کریں اور عرق خوف و خجالت میں غرق ہوں اور ہول اور دہشت عذاب سے کانپیں اوسوقت تشفیع درخواست کرینگی تا ٹھہیں اور
آرام پکڑیں اور دم لیویں بعد ازاں حکم ہوگا کہ لیجاویں اور حساب لیں اور وہاں بھی درخواست کرینگی کہ اونکی حساب سے درگذر کریں اور یوں ہیں عفو کر دیں اور
جب حساب سے کالیں مناقشہ حساب میں نکریں کہ جو کوئی مناقشہ کیا گیا حساب میں عذاب کیا گیا اور بعد از حساب کی دوزخ میں بھیجیں گی یہ جگہ بھی محل شفاعت
اور درخواست کی ہے یہاں تک کہ دوزخ میں بھیجیں اور جب بھیجیں اور عذاب میں شفاعت کرینگی اور دوزخ سے نکالیں گی امیدواری کرم غفار اور شفاعت رسول
مختار صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت ہے باقی جو کچھ اوسکا حکم ہو انہ علی کل شئ قدیر

## الفصل الاول

فصل پہلی عن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بینا انا اسیر فی الجنۃ اذا انا بنہر حافتاہ قباب الدر المجوف قلت ما ھذا یا جبرئیل قال ھذا الکوثر الذی اعطاک ربک فاذا طینہ مسک اذفر رواہ البخاری روایت ہے انس سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسوقت کہ میں گذرا بہشت میں یعنی شب معراج کو ناگہان
میں پہونچا ایک نہر پر کہ دونوں طرف اوسکی گنبد ہیں موتی کی یعنی ہر گنبد موتی ہے خالی اندر سے یعنی کی لیے کہا میں نے کیا ہے یہ نہر اے جبرئیل کہا
یہ حوض کوثر ہے کہ دیا ہے تمکو پروردگار تمہارے نے ف ع ح اشارہ ہے طرف آیۃ کریمہ انا اعطیناک الکوثر کی بہت سے مفسرین نے کوثر کی تفسیر حوض
کوثر کی ہے اور تحقیق یہ ہے کہ مراد اوس سے خیر کثیر ہے کہ دی آنحضرت کو رب نے کہ وہ قرآن ہے یا نبوت یا کثرت امت یا تمام مراتب عالیہ کہ منجملہ اونکی مقام محمود
اور لواء حمد اور حوض مورود ہے اور سب میں منافات نہیں ہے بلکہ سب داخل کوثر میں ہیں اگرچہ شہرت اوسکی بیچ معنی حوض کی اکثر ہے حاصل یہ کہ سب صورتیں صحیح ہوں گی کہ
یہ حوض مذکور ایک فرد ہے کوثر کی اور بعضوں نے تفسیر کی ہے کوثر کی اولاد اور علماء امت یہ بھی خیر کثیر ہے میں داخل ہیں ت پس ناگہان دیکھتا ہوں میں
کہ مٹی اوسکی مشک تیز خوشبو دار ہے نقل کی یہ بخاری نے وعن عبد اللہ بن عمرو قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حوضی مسیرۃ
شھر وزوایاہ سواء وماءہ ابیض من اللبن وریحہ اطیب من المسک وکیزانہ کنجوم السماء من یشرب منھا فلا یظمأ ابدا متفق علیہ
اور روایت ہے عبد اللہ بن عمرو سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ حوض میرا بمقدار سیر ایک مہینے کی ہے اور کونے اوسکی برابر یعنی مربع ہے
طول و عرض میں برابر پانی اوسکا دودھ سے زیادہ سفید اور بو اوسکی مشک سے زیادہ خوشبو دار اور آبخورے اوسکی مانند ستاروں آسمان کی یعنی
کثرت اور روشنی میں جو شخص کہ پیویگا اوس میں سے کبھی پیاسا نہوگا کبھی ف ع پس ہوگا پینا جنت میں از راہ تلذذ کی جیسے کہ کھانا از راہ تنعم کی ہوگا
بموجب قول اللہ تعالی کی وان لک ان لا تجوع فیھا ولا تعری وانک لا تظمؤا فیھا ولا تضحی ت نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے وعن ابی ھریرۃ
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان حوضی ابعد من ایلۃ من عدن لھو اشد بیاضا من الثلج واحلی من العسل باللبن
ولآنیتہ اکثر من عدد النجوم وانی لاصد الناس عنہ کما یصد الرجل ابل الناس عن حوضہ قالوا یا رسول اللہ اتعرفنا
یومئذ قال نعم لکم سیماء لیست لاحد من الامم تردون علی غرا محجلین من اثر الوضوء رواہ مسلم وفی روایۃ لہ عن انس
قال تری فیہ اباریق الذھب والفضۃ کعدد نجوم السماء وفی اخری لہ عن ثوبان قال سئل عن شرابہ فقال اشد
بیاضا من اللبن واحلی من العسل یغت فیہ میزابان یمدانہ من الجنۃ احدھما من ذھب والآخر من ورق
اور روایت ہے ابو ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق حوض میرا یعنی دوری ابین دونوں طرفوں حوض میرے کی بہت زیادہ

عَبْدًا اٰتَاہُ اللّٰہُ التَّوْرٰىۃَ وَکَلَّمَہٗ وَقَرَّبَہٗ نَجِیًّا قَالَ فَیَاْتُوْنَ مُوْسٰی فَیَقُوْلُ اِنِّیْ لَسْتُ ھُنَاکُمْ وَیَذْکُرُ خَطِیْئَتَہُ
الَّتِیْ اَصَابَ قَتْلَہُ النَّفْسَ وَلٰکِنِ ائْتُوْا عِیْسٰی عَبْدَ اللّٰہِ وَرَسُوْلَہٗ وَرُوْحَ اللّٰہِ وَکَلِمَتَہٗ قَالَ فَیَاْتُوْنَ
عِیْسٰی فَیَقُوْلُ لَسْتُ ھُنَاکُمْ وَلٰکِنِ ائْتُوْا مُحَمَّدًا عَبْدًا غَفَرَ اللّٰہُ لَہٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِہٖ وَمَا تَاَخَّرَ

اور روایت ہی انس سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا روکی جاوینگی مسلمان روز قیامت کی یعنی حرکت کرنی سی یعنی ٹہہری ہونگی سکتہ کی حالت مین یہانتک کہ فکر مین پڑ جاوینگی بسبب روکنی کی پس کہین گی مسلمان کاشکی طلب کرتی ہم کسی کو تا شفاعت کرتا ہماری طرف پروردگار ہماری کی پس چین آتا دیتا ہمکو اور خلاص کرتا ہمکو اس غم و محنت سی پس آوینگی مسلمان حضرت آدم علیہ السلام کی پاس پس کہین گی کہ تم آدم ہو ف ع ظاہر یہ ہی کہ مراد کہنی والون سی سردار اہل حشر کی ہین نہ تمام اہل موقف ت پس کہین گی یعنی بعضی اونکی کہ تم آدم ہو باپ ساری لوگون کی پیدا کیا تمکو اللہ تعالی نی اپنی ہاتہہ سی یعنی بلا واسطہ یا اپنی قدرت کاملہ سی اور رکہا تمکو اپنی بہشت مین اور سجدہ کروایا واسطی تمہاری یعنی سجدہ تحیۃ کا اپنی فرشتون سی اور سکہائی تمکو نام ہر چیز کی شفاعت کرو ہماری نزدیک پروردگار اپنی کی کہ مخصوص کیا ہی تمکو ساتہ اس فضائل و کرامات کی تا رحمت بخشی اور لیجاوی ہمکو اس جگہ سی کہ نہایت سخت و دشوار ہی پس کہین گی آدم علیہ السلام کہ نہین ہون مین اس مقام و مرتبہ مین یعنی مین بعید ہون مقام شفاعت سی یعنی مرتبہ اسکا نہین رکہتا اور یاد کرینگی وہ گناہ و تقصیر اپنی کہ پہونچی تہی اونکو کہانے درخت سے یعنی گیہون کی درخت سی حال آنکہ تحقیق منع کیے گئی تہی وہ اوسکی نزدیک ہونی سی و لیکن جاؤ تم نوح علیہ السلام کی پاس کہ اول نبی مرسل ہین کہ بہیجا اونکو اوپر کافرون روی زمین کی ف ع یہان اشکال یہ وارد ہوتا ہی کہ یہ اول کیونکر بہیجی گئی انکی پہلی تو حضرت آدم علیہ السلام اور شیث اور ادریس وغیرہم علیہم السلام آچکی تہی اسکا جواب ظاہر تر یہ ہی کہ وہ تینون بہیجی گئی تہی طرف مومنون اور کافرون دونون کی اور حضرت نوح بہیجی گئی تہی طرف اہل زمین کی اس حال مین کہ وہ سب کافر تہی اس باعتبار یہ اول ہین اور اور بہی اسکی کئی جواب لکہی ہین علماء نی لیکن مشہور و نقل ہین پس آوینگی حضرت نوح علیہ السلام کی پاس پس کہین گی وہ نہین ہون مین مقام شفاعت مین ف ع اللہ تعالی جو لوگونکو الہام کریگا اول سوال کرنا اور انبیا سی اور بعد اسکی حضرت صلعم سی حکمت اسمین یہ ہی کہ تا فضیلت آنحضرت کی ظاہر ہووی کہ اگر اول حضرت ہی سی سوال کرتی تو یہ احتمال باقی رہتا کہ اور بہی قدرت رکہتی ہون شفاعت کی اور جب اور انبیا صلوات اللہ علیہم سی سوال کیا اور اونہون نی انکار کیا اور پہر حضرت صلعم سی سوال کیا اور آپ نی عرض قبول کیا اور اونکی غرض حاصل ہوئی تو عالی مرتبہ ہونا آپکا اور کمال قرب جناب کبریا سی ثابت ہوا اور اسمین فضیلت آپ کی ہی تمام مخلوقات پر یعنی کہ رسولون اور فرشتون کی پر یہ کہ شفاعت امر عظیم ہی کوئی اوسکی جرات نہین کر سکیگا سوای آنحضرت صلعم کی ت اور یاد کرینگی نوح علیہ السلام گناہ اپنا کہ پہونچی اوسکو کہ وہ سوال کرتی ہی پروردگار اپنی سی نجات بیٹی کی غرق سی نادانستہ اور یہ تحقیق کی کہ یہ سوال کرنا چاہیی یا نہین اور اوسپر عتاب آیا کہ اے نوح نہ مانگ مجہہ سی جس کا علم نہین رکہتا ہی تو اوسکا چنانچہ مضمون آیۃ ان ابنی من اہلی الخ مین ہی و لیکن جاؤ تم ابراہیم علیہ السلام کی پاس کہ دوست خدای مہربان کی ہین فرمایا حضرت نی پس آوینگی لوگ ابراہیم علیہ السلام کی پاس پس کہین گی وہ بلا شبہ مین نہین اس مرتبہ کا اور یاد کرینگی وہ تین جہوٹ کہ کہا تہا اونکو دنیا مین وہ جہوٹ نہین ہین بلکہ صورۃً جہوٹ ہین لیکن چونکہ مرتبہ انبیا کا عالی ہی اونکو ایسی امور پر بہی مواخذہ ہوتا ہی چنانچہ کہا گیا ہی حسنات الابرار سیئات المقربین ایک اون تین جہوٹون مین سی یہ ہی کہ قوم ابراہیم علیہ السلام کی اپنی کسی میلہ کی تماشی کی لیی باہر گئی تو ابراہیم نی چاہا کہ بتخانہ مین جاون اور فرصت پاکر بت توڑون کہا کہ مین بیمار ہون تمہاری ساتہ باہر نہین چل سکتا اور ظاہر مین بیماری نہ رکہتی تہی لیکن مراد اونکی تہی بیماری باطن کی کہ تمہارے کفر سی دل میرا دکہتا ہی اور رنجیدہ ہی دوسرا جہوٹ یہ کہ جب اونکی بتونکو توڑا تو اونہون نی آنکر کہا کہ تمہی نی یہ معاملہ کیا ای ابراہیم ہماری معبودون کی اونہون نی کہا کہ مین نی نہین کیا بلکہ اوس بڑی بت نی کیا مراد اونکی تہی کہ غصہ اس فعل پر مجہکو اوسی بت کا ہوا کہ ساتہ عبادت اوسکی

ممتاز و منفرد ہی یا مقصود استہزا اور الزام اونکا تہا جیسی کہ کوئی کچہ خوشخط لکہی اور دوسرا شخص کہ ویسا نہ لکہہ سکی کہی کہ تونی لکہا ہی یہ خط وہ کہی کہ مین نی
نہین لکہا ہی تونی لکہا ہی کنایہ کرتا ہی اس سی کہ اگر ایسا تو ہرگز نہین لکہہ سکتا تیسرا یہ کہ اپنی بیوی کو یعنی سارہ کو واسطی خلاص کرانیکی ظلم اوس کافر سی کہا کہ یہ
بہن میری ہی اور مراد یہ رکہتی تہی کہ دینی بہن ہی اور یہ بہی ہی کہ وہ اونکی چچا کی بیٹی بہن تہی ت ولیکن جاؤ تم موسیٰ کی پاس کہ ایک بندہ ہی کہ دی
ہی اونکو اللہ تعالی نی توریت کہ کتاب ہی عظیم الشان اور سب انبیا بنی اسرائیل تابع اوسکی ہین اور کلام کیا اللہ تعالی نی اونسی بیواسطہ اور نزدیک کیا
اونکو اور راز دار اور محرم اپنی اسرار کا کیا فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی پس آوینگی وہ حضرت موسیٰ عم کی پاس پس کہینگی وہ کہ تحقیق مین نہین
اس مرتبہ کا اور یاد کرینگی وہ اپنی اوس خطا کو کہ ہوچکی تہی کہ وہ قتل کرنا قبطی کا ہی کہ اوسکو مکا مارا اور ایک مکہ مین کام اوسکا تمام کیا ولیکن جاؤ
تم عیسیٰ کی پاس کہ بندہ خاص خدا کا ہی اور رسول اوسکا اور روحانی ہی کہ بی مادہ جسمانی کی قدرت خدا سی پیدا ہوا سبب حیات اجسام کا ہی مردو
کو جلا دیتا تہا اور کلمہ اوسکا ہی کہ پیدا ہوا ایک کلمہ سی فرمایا پس آوینگی عیسیٰ کی پاس پس کہینگی عیسیٰ مین نہین ہون اس مرتبہ کا ف ح اور حضرت
عیسیٰ نی کچہ عذر بیان نکیا اور گناہ اپنا ذکر نکیا لکہا ہی علما نی کہ شاید کہ توقف حضرت عیسیٰ کا بسبب شرمندگی کی ہو کہ تہمت اور افترا نصاری سی
اونکی حق مین کہ اونکو ابن اللہ کہتی تہی رکہتی تہی اور بعضی روایتون مین کچہ مذکور ہی ہوئی ہین اور صواب یہ ہی کہ تمام انبیا اور رسول صلوات اللہ علیہم
اجمعین درآنی سی اوس مقام مین اور جرات کرنی سی اوس کام پر عاجز اور قاصر ہین کچہ احتیاج عذر کرنی کی نہین ولیکن ظاہر مین عذر بہی کیا سوا
سید المرسلین و امام النبیین کی کہ نہایت قرب الہی رکہتی ہین اور محبوب ہین رب العالمین کی چنانچہ اسی لیی اور حدیثون مین آیا ہی کہ سب انبیا کہینگی کہ ہم
اہل اس کار کی نہین ہین بی اسکی کہ نسبت عذر کی کرین واللہ اعلم ت ولیکن جاؤ تم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس کہ ایک بندہ ہی کہ بخش دی ہین خدا تعالیٰ
نی اونکی اگلی پچہلی گناہ ف ع آنحضرت صلعم اور سب انبیا معصوم ہین گناہ ہوتی نہیں اس مغفرت کی کئی طرح تاویل کی ہی علما نی اور اولی اون تاویلون
سی یہ ہی کہ یہ کلمہ بزرگی کا ہی جناب باری کیطرف سی واسطی سید المرسلین کی بی اسکی کہ گناہ ہون اور مغفرت ہو جیسا کہ والا کہ جب اپنی بندی خاص سی
راضی اور خوش ہوتی ہین اور امتیاز اوس بندہ کا اظہار کیا چاہتی ہین اور سرفراز کرتی ہین کہتی ہین تجکو بخشا جو کچہ کہ کیا تونی اور جو کچہ کہ کریگا تو
تیری لیی معاف ہی اور تجہپر کچہ گرفت نہین قَالَ فَيَاتُونِي فَاَسْتَاْذِنُ عَلٰى رَبِّيْ فِيْ دَارِهٖ فَيُؤْذَنُ لِيْ عَلَيْهِ فَاِذَا رَاَيْتُهٗ وَقَعْتُ سَاجِدًا
فَيَدَعُنِيْ مَا شَاءَ اللّٰهُ اَنْ يَّدَعَنِيْ فَيَقُوْلُ اِرْفَعْ مُحَمَّدُ وَقُلْ تُسْمَعْ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ وَسَلْ تُعْطَهْ قَالَ فَاَرْفَعُ رَاْسِيْ فَاُثْنِيْ عَلٰى رَبِّيْ بِثَنَاءٍ
وَتَحْمِيْدٍ يُعَلِّمُنِيْهِ ثُمَّ اَشْفَعُ فَيَحُدُّ لِيْ حَدًّا فَاَخْرُجُ فَاُخْرِجُهُمْ مِنَ النَّارِ فَاُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ ثُمَّ اَعُوْدُ الثَّانِيَةَ فَاَسْتَاْذِنُ عَلٰى رَبِّيْ فِيْ دَارِهٖ
فَيُؤْذَنُ لِيْ عَلَيْهِ فَاِذَا رَاَيْتُهٗ وَقَعْتُ سَاجِدًا فَيَدَعُنِيْ مَا شَاءَ اللّٰهُ اَنْ يَّدَعَنِيْ ثُمَّ يَقُوْلُ اِرْفَعْ مُحَمَّدُ وَقُلْ تُسْمَعْ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ وَسَلْ تُعْطَهْ
قَالَ فَاَرْفَعُ رَاْسِيْ فَاُثْنِيْ عَلٰى رَبِّيْ بِثَنَاءٍ وَتَحْمِيْدٍ يُعَلِّمُنِيْهِ ثُمَّ اَشْفَعُ فَيَحُدُّ لِيْ حَدًّا فَاَخْرُجُ فَاُخْرِجُهُمْ مِنَ النَّارِ فَاُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ ثُمَّ اَعُوْدُ
الثَّالِثَةَ فَاَسْتَاْذِنُ عَلٰى رَبِّيْ فِيْ دَارِهٖ فَيُؤْذَنُ لِيْ عَلَيْهِ فَاِذَا رَاَيْتُهٗ وَقَعْتُ سَاجِدًا فَيَدَعُنِيْ مَا شَاءَ اللّٰهُ اَنْ يَّدَعَنِيْ ثُمَّ يَقُوْلُ اِرْفَعْ
مُحَمَّدُ وَقُلْ تُسْمَعْ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ وَسَلْ تُعْطَهْ قَالَ فَاَرْفَعُ رَاْسِيْ فَاُثْنِيْ عَلٰى رَبِّيْ بِثَنَاءٍ وَتَحْمِيْدٍ يُعَلِّمُنِيْهِ ثُمَّ اَشْفَعُ فَيَحُدُّ لِيْ حَدًّا فَاَخْرُجُ
فَاُخْرِجُهُمْ مِنَ النَّارِ وَاُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ حَتّٰى مَا يَبْقٰى فِي النَّارِ اِلَّا مَنْ قَدْ حَبَسَهُ الْقُرْاٰنُ اَيْ وَجَبَ عَلَيْهِ الْخُلُوْدُ ثُمَّ
تَلَا هٰذِهِ الْاٰيَةَ عَسٰى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا قَالَ وَهٰذَا الْمَقَامُ الْمَحْمُوْدُ الَّذِيْ وُعِدَهٗ نَبِيُّكُمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
فرمایا حضرت صلعم نی پس آوینگی لوگ میری پاس پس طلب کرونگا مین اذن درآنی کا اپنی پروردگار کی پاس بیچ گہر اوسکی کی ف ع یعنی گہر ثواب و کرامت
کہ وہ جنت ہی کہا توربشتی نی کہ مراد یہ ہی کہ اذن مانگینگی آپ اللہ تعالی سی یہ کہ داخل ہوون اوس مقام مین کہ کوئی وہان داخل نہین ہوا جو کوئی دعا والا الی

اونکی

اوسمین قبول ہو اور نہین ہوتا درمیان کہڑی رہنی والی اوسکی کی اور درمیان رب اوسکی کی حجاب یعنی مقام محمود کہ اوسکو مقام شفاعت بہی کہتی ہین اور
علت حضرت کی نقل مکان کرنی مین یہ ہی کہ موقف جگہ سیاست کی ہی اور شفیع یہ ہی کہ مقام کرامت مین کہڑا ہووی اللہ تعالی یہ نہانی کریگا حضرت کو کہ
مقام خوف سی نقل کرین طرف مقام کرامت کی اور اطمینان سی عرض حاجت کرین ت بس اذن دیا جاویگا مجکو در آنی کا اللہ تعالی کی پاس مین جب
دیکہونگا مین اللہ تعالی کو گر دونگا مین سجدہ کرتا ہوا یعنی بسبب ڈر اور بزرگی اوسکی کی پس چہوڑیگا مجکو اللہ جب ہی مین جب تلک چاہیگا یہ کہ چہوڑی مجکو
ف ع مسند احمد مین ہی کہ حضرت سجدہ مین پڑی رہین گی بقدر ایک جمعہ کی یعنی ہفتی کی جیسون یعنی ہفتون دنیا کی سی کذا ذکرہ السیوطی فی حاشیۃ مسلم ت پہر فرماویگا
اللہ تعالی کہ سر اوٹہا اپنی محمد اور کہہ جو چاہی قبول کیجاوی گی عرض تیری اور شفاعت کر جسکی چاہی تو قبول کیجاویگی شفاعت تیری اور مانگ
جو کچہ چاہی تو دیا جاویگا فرمایا حضرت نی پس اوٹہاونگا مین سر اپنا اور تعریف کرونگا مین اپنی رب کی ساتہ تعریف و حمد کی کہ سکہلاویگا مجکو اللہ تعالی
وہ تعریف ف ع یعنی اوسیوقت اور اب نہین جانتا ہون مین اوسکو اور اسی سبب سی اوس جگہ کو مقام حمد اور مقام محمود کہتی ہین اور اس سی معلوم ہوا
کہ شفاعت کرنیوالیکو چاہیی کہ اول حمد و ثنا شفاعت قبول کرنیوالیکی کری تا اوسکی قرب رضا کا مشرف ہو اور ساتہ قبول شفاعت کی مستفید ہو
ت پہر شفاعت کرونگا مین ف ع کہا قاضی نی کہ آیا ہی بیچ حدیث انس اور ابی ہریرہ کی تصریح کرین گی نبی صلی اللہ علیہ وسلم بعد سجدہ اور حمد کی
اون شفاعت کہنا امتی ت پس حد کیجاویگی واسطی میری ایک حد مین ف ع یعنی تعین فرماویگا اللہ تعالی میری لیی جماعت مخصوص کو
گنہگارون مین سی واسطی شفاعت کی جیسی کہ بی نماز اور زناکار اور شراب خوارونکی لیی مثلاً حکم فرماویگا کہ تمہاری شفاعت قبول کی مین نی بی نمازونکی
حق مین پہر فرماویگا کہ شفاعت قبول کی زناکارونکی حق مین ایسی ہی تمام اورونکو سمجہ لینا چاہیی ت پس نکالونگا مین یعنی درگاہ رب سی اور نکالونگا اونکو یعنی جماعتکو آگ دوزخ سی اور
داخل کرونگا اونکو بہشت مین ف ع کہا طیبی نی کہ اگر کہی تو کہ اول کلام دلالت کرتا ہی اسپر کہ شفاعت چاہنی والی تو وہ تہی کہ روکی گئی ہونگی موقف مین اور فکرمند
ہونگی بسبب اوسکی اور طلب کرین گی خلاصی اس کرب سی اور دلالت کرتا ہی یہ قول کہ نکالونگا مین اونکو الخ اسپر کہ وہ داخلین دوزخ سی ہونگی پس کہا ہی جو
جواب یہ کہ اسمین دو وجہین ہین ایک تو یہ کہ شاید مومن دو فرقہ ہونگی ایک فرقہ تو داخل ہوگا دوزخ مین بلا توقف اور ایک فرقہ رکا ہوگا محشر مین اور
شفاعت طلب کرینگی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی پس آپ خلاص کرواوینگی اونکو اوس حالت سی کہ گرفتار ہونگی اوسمین اور داخل کرواوینگی اونکو جنت مین
پہر شروع کرینگی بعد اوسکی شفاعت کرنی اونکی کہ داخل ہونگی آگ مین جماعت جماعت کی جیسی کہ دلالت کرتا ہی اسپر قول حضرت کا فیحد لی الخ پس کلام
مختصر فرمایا مراد طیبی کی یہ ہی کہ آپ نی ذکر کیا ایک فرقہ اور ختم اختصار کیا اوسی کی خلاصی پہ ملی کہ سمجہی جاتی ہی اوس سی خلاصی فرقہ دوسری کی
اولی اور دوسری وجہ یہ ہی کہ مراد آگ سی حبس اور گرمی سخت ہی کہ قرب آفتاب سی حاصل ہوگی اور مراد نکالنی سی خلاصی کروانا ہی اوس سی اور
یہ قول اگرچہ مجاز ہی لیکن حقیقت امر کی طرف بہت قریب ہی اور اصل قضیہ کی بہت مناسب ہی کہ مراد اس شفاعت سی شفاعت کبری ہی کہ جسکو
تعبیر کیا ہی مقام محمود اور لواء حمد و ہمہ جیب فرمودہ حضرت کی آدم و من دونہ تحت لوائی یوم القیامۃ اور مقصود اس شفاعت سی ہی خلاصی ہونی کی
رہنی اور کہڑی رہنی سی اور حکم ہونا حساب کا خلائق کی لیی اور یہ شفاعت خاص حضرت ہی کرینگی اور بعد اسکی حضرت اور اور انبیا اور اولیا
اور علما اور شہدا اور صلحا اور فقرا کی لیی شفاعتین متعدد ہونگی چنانچہ بیان اسکا ابتدا باب مین ہو چکا ہی ت پہر آونگا مین دوبارہ بارگاہ کی
طرف یعنی واسطی شفاعت اور چاہونگا اذن کی لیی اذن جانی کا مین اور آنی کا اپنی پروردگار کی پاس بیچ مکان اوسکی کی پس اذن دیا جاویگا
مجکو داخل ہونیکا پاس رب کی پس جب دیکہونگا مین اوس مکان کو یا اپنی رب کو ساتہ تنزیہ کی مکان سی اور تمام صفات حدوث سی گر دونگا مین
سجدہ کرتا ہوا پس چہوڑیگا مجکو جسقدر چاہیگا اللہ تعالی چہوڑنا مجکو پہر فرماویگا اوٹہا اپنی محمد سر اپنا اور کہہ سنا جاویگا یعنی قبول کیا جاویگا

کہنا تیرا اور شفاعت کر قبول کیجاویگی شفاعت تیری اور مانگ جو چاہی تو دیا جاویگا فرمایا حضرت نی پس اوٹھاؤنگا میں سر اپنا پس تعریف کرونگا میں رب اپنی کی ساتہ تعریف اور حمد کی کہ سکہلاویگا مجکو اللہ تعالی وہ پہر شفاعت کرونگا میں پس حد معین کیجاویگی واسطی میری ایک حد پس نکالونگا میں اور نکالونگا لوگونکو آگ دوزخ سی اور داخل کرونگا میں اونکو بہشت میں پہر آؤنگا میں تیسری بار پس اذن مانگونگا میں در آنیکا اپنی پروردگار کی پاس بیچ مکان اوسکی کی پس اذن دیا جاویگا مجکو در آنیکا پاس پروردگار کی پس جب دیکہونگا میں اوسکو گرونگا سجدہ کرتا ہوا پس چہوڑیگا مجکو جسقدر چاہیگا اللہ تعالی چہوڑنا پہر فرماویگا اوٹہا تو ای محمد سر اپنا اور کہہ سنی جاویگی عرض تیری اور شفاعت کر قبول کیجاویگی شفاعت تیری اور مانگ دیا جاویگا فرمایا حضرت نی پس اوٹہاؤنگا میں سر اپنا پس تعریف کرونگا میں اپنی رب کی ساتہ تعریف اور حمد کی کہ سکہاویگا مجکو تعالی وہ پہر شفاعت کرونگا میں پس حد معین کیجاویگی واسطی میری ایک حد پس نکلونگا میں پس نکالونگا اونکو آگ سی اور داخل کرونگا اونکو بہشت میں یہانتک کہ نہ باقی رہیگا دوزخ میں مگر وہ شخص کہ روکا ہی اوسکو قرآن نی ف ح یعنی دوزخ کی نکلنی سی اسطرح کہ خبر دی ہی کہ وہ ہمیشہ رہیگا دوزخ میں اور یہی معنی ہیں قول راوی کی کہ انس کی نیچی ہی اور وہ قتادہ ہی تابعی جلیل القدر یعنی وہ شخص کہ واجب ہوا ہی اوسپر ہمیشہ رہنا دوزخ میں یعنی دلالت کی ہی قرآن نی اوسکی خلود پر کہ وہ کفار میں پہر پڑہی آنحضرت نی یا انس نی یا قتادہ نی یعنی واسطی استشہاد کی آیۃ یہ نزدیک ہی یہ کہ اوٹہاویگا تجکو رب تیرا مقام محمود میں کہ مراد مقام مذکور ہی جیسی کہ کہا انس نی یا قتادہ نی یا حضرت نی اور یہی مقام محمود کہ وہ وعدہ کیا گیا خدا تعالی نی اوسکا پیغمبر صاحب تمہاری سی ف ع اوس مقام کی صفت لفظ محمود کی سی یا تو اسلیی لائی کہ تعریف کریگا اوسکی جو کوئی کہ کہڑا ہوگا اوسمیں اور پہچانیگا اوسکو یا اس سبب سی کہ حمد کہیں گی اوسمیں آنحضرت حق سبحانہ تعالی کی جیسی کہ حدیث سی معلوم ہوا یا اسلیی کہ تعریف کی جاویگی آنحضرت اوس مقام میں یا اولین آخرین پر نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا کان یوم القیمۃ ماج الناس بعضهم فی بعض فیاتون آدم فیقولون اشفع الی ربک فیقول لست لها ولکن علیکم بابراهیم فانه خلیل الرحمن فیاتون ابراهیم فیقول لست لها ولکن علیکم بموسی فانه کلیم اللہ فیاتون موسی فیقول لست لها ولکن علیکم بعیسی فانه روح اللہ وکلمته فیاتون عیسی فیقول لست لها ولکن علیکم بمحمد فیاتونی فاقول انا لها فاستاذن علی ربی فیوذن لی ویلهمنی محامد احمده بها لا تحضرنی الآن فاحمده بتلک المحامد واخر له ساجدا فیقال یا محمد ارفع راسک وقل تسمع وسل تعطه واشفع تشفع فاقول یا رب امتی امتی فیقال انطلق فاخرج من کان فی قلبه مثقال شعیرة من ایمان فانطلق فافعل ثم اعود فاحمده بتلک المحامد ثم اخر له ساجدا فیقال یا محمد ارفع راسک وقل تسمع وسل تعطه واشفع تشفع فاقول یا رب امتی امتی فیقال انطلق فاخرج من کان فی قلبه مثقال ذرة او خردلة من ایمان فانطلق فافعل ثم اعود فاحمده بتلک المحامد ثم اخر له ساجدا فیقال یا محمد ارفع راسک وقل تسمع وسل تعطه واشفع تشفع فاقول یا رب امتی امتی فیقال انطلق فاخرج من کان فی قلبه ادنی ادنی ادنی مثقال حبة خردل من ایمان فاخرجه من النار فانطلق فافعل ثم اعود الرابعة فاحمده بتلک المحامد ثم اخر له ساجدا فیقال یا محمد ارفع راسک وقل تسمع وسل تعطه واشفع تشفع فاقول یا رب ائذن لی فیمن قال لا اله الا اللہ قال لیس ذلک لک ولکن وعزتی وجلالی وکبریائی وعظمتی لاخرجن منها من قال لا اله الا اللہ متفق علیہ اور روایت ہی انس سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جب ہوگا دن قیامت کا مضطرب اور مضطرب ہونگی لوگ بعضی اونکی بعضوں میں یعنی کہبرا جاویگی اور آمد و رفت کرینگی اور متحیر ہونگی آپسمیں پس آوینگی آدم کی پاس اور کہینگی کہ شفاعت کر واسطی ہماری طرف پروردگار اپنی کی یعنی تاکہ حکم کری حساب کا پہر خبر دی ساتہ تو اوکی یا عذاب سی پس کہینگی آدم کہ نہیں ہوں میں لایق واسطی شفاعت کی لیکن لازم پکڑو تم ابراہیم کی پاس جاؤ اسلیی کہ وہ دوست خدا کی ہیں

کہ نکالیگا اونکو اللہ تعالی بسبب شفاعت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اور اسی پر بنا ہی یعنی دوسری کی پس مراد من قال لا الہ الا اللہ سی حدیث اول یعنی اس حدیث مین وہ لوگ ہین کہ ایمان لائی ہین اپنی انبیا پر لیکن مستحق ہوئی آگ کی اور دوسری حدیث مین یعنی جو کہ آگی آتی ہی اسعد الناس الخ حضرت کی امت کی لوگ مراد ہین اون لوگون مین سی کہ خلط کیی عمل صالح ساتہ عمل بدون کی ت لیکن قسم ہی اپنی عزت و جلال اور بزرگی ذاتی اور صفاتی کی البتہ نکالونگا مین اوس سی اوس شخص کو کہ کہا لا الہ الا اللہ نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **وعن** ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اسعد الناس بشفاعتی یوم القیمۃ من قال لا الہ الا اللہ خالصا من قلبہ او نفسہ رواہ البخاری اور روایت ہی ابوہریرہ سی اونسی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا بہرہ مند لوگون مین ساتہ شفاعت میری کی دن قیامت کی وہ شخص ہوگا کہ کہا ہی لا الہ الا اللہ خالص تہ دل اپنی سی یا فرمایا بجای من قلبہ کی من نفسہ نقل کی یہ بخاری نی **ف** یہ شک راوی کا ہی بہر تقدیر یہ تاکید ہی جیسی کہتی ہین کہ اپنی آنکہ سی دیکہا یا کان سی سنا ہی کیونکہ خلاص تو دل سی ہوتا ہی اور جگہہ اوسکی دل ہی ہی نہ اور کچہہ اور لفظ اسعد بیان یعنی سعید کی ہی اسلیی کہ نہین بہرہ مند ہوگا حضرت کی شفاعت سی وہ شخص کہ نہین ہی اہل توحید سی یا مراد من قال سی وہ شخص ہی کہ نہو اوسکی لیی عمل کہ مستحق ہو بسبب اوسکی رحمت کا اور لائق ہو بسبب اوسکی خلاص ہونیکا آگ سی اسلیی کہ اوسکو شفاعت کی بہت حاجت ہوگی اور بہت نفع دیگی اوسکو **وعنہ** قال اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم بلحم فرفع الیہ الذراع وکانت تعجبہ فنہس منہا نہسۃ ثم قال انا سید الناس یوم القیمۃ یوم یقوم الناس لرب العلمین وتدنو الشمس فیبلغ الناس من الغم والکرب ما لا یطیقون فیقول الناس الا تنظرون من یشفع لکم الی ربکم فیاتون ادم وذکر حدیث الشفاعۃ وقال فانطلق فاتی تحت العرش فاقع ساجدا لربی ثم یفتح اللہ علی من محامدہ وحسن الثناء علیہ شیئا لم یفتحہ علی احد قبلی ثم قال یا محمد ارفع راسک سل تعطہ واشفع تشفع فارفع راسی فاقول امتی یا رب امتی یا رب امتی یا رب فیقال یا محمد ادخل امتک من لا حساب علیہم من الباب الایمن من ابواب الجنۃ وہم شرکاء الناس فیما سوی ذلک من الابواب ثم قال والذی نفسی بیدہ ان ما بین المصراعین من مصاریع الجنۃ کما بین مکۃ وھجر متفق علیہ اور روایت ہی اوسی ابوہریرہ سی کہ کہا لایا گیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس ایک گوشت پس دیا گیا طرف آنحضرت کی گوشت دست کا اور تہا گوشت دست کا کرپسند آتا تہا حضرت کو پس کہایا اوسمین سی دانت سی نوچ نوچ کر پہر فرمایا کہ مین ہون سردار آدمیونکا یعنی سب کا جنس انبیا وغیرہ سی دن قیامت **ف** یہ بات اس حیثیت سی کہ محتاج ہونگی بہر شفاعت کی اوس دن سب بتوقیر و عزت میری کی نزدیک اللہ تعالی کی پس جب مضطر ہونگی تو آوینگی میری پاس طلب شفاعت کی لیی اور موید ہی اسکی حدیث انا سید ولد آدم یوم القیامۃ الخ **ت** وہ دن کہ کہڑی ہونگی لوگ واسطی حکم پروردگار عالمین کی اور وہ دن کہ نزدیک ہوگا آفتاب یعنی لوگون کی سرونسی پس پہونچی گی لوگونکو بسبب غم و فکر شدید کی کہ حاصل ہوگی کہڑی رہنی سی اور نزدیکی آفتاب سی حالتیں کہ نہین طاقت رکہین گی یعنی صبر کرنی کی اوسپر پس کہین گی لوگ آپسمین کیا نہین دیکہتی تم یعنی نہین ڈہونڈہتی تم اوس شخص کو کہ سفارش کری تمہاری نزدیک پروردگار تمہاری کی اپنی تاکہ چہڑاوی تمکو اس فکر و غم سی پس آوینگی حضرت آدم کی پاس اور ذکر کی ابوہریرہ نی یا آنحضرت نی تمام حدیث شفاعت کی کہ جو اوپر گذری کہ لوگ سب انبیا سی جا کر التماس شفاعت کرینگی اور وہ جواب دینگی کہ ہم قدرت نہین رکہتی اسکی اور کہا آنحضرت نی بعد اسکی ذکر کرنیکی یعنی جاؤنگا مین اور کہیں نہیں سی اور آؤنگا نیچی عرش کی **ف** مع اور اس سی جو حدیث اوپر گذری اوسمین ہی کہ مین اپنی رب کی گہر مین آؤنگا تطبیق اون مین یہ ہی کہ گہر اوسکا جنت ہی اور جنت نیچی عرش کی ہی **ت** پس گرونگا مین پر سجدہ کرتا ہوا اپنی پروردگار کو پہر کہولیگا یعنی الہام کریگا اللہ تعالی مجکو اپنی تعریفون اور ثنا نیک سی ذات اپنی پر وہ کچہہ کہ نہین کہولی کسی پہ پہلی میری یا بلکہ مجہپر بہی پہلی اوس وقت کی جیسی کہ حدیث سابق میں ہی

ظاہر ہوتا ہی پہر فرماویگا اللہ تعالی اے محمد اوٹھا تو سر اپنا اور مانگ تو دیا جاویگا اور شفاعت کر قبول کیجاویگی شفاعت تیری پس میں اوٹھاونگا میں اپنا
اور کہونگا بخش امت میری کو اے رب بخش امت میری کو اے رب بخش امت میری کو اے رب ف ع تین بار کہنا تاکید و مبالغہ کی لیے ہی یا اشارہ ہی
طرف طبقات گنہگارون کی ت پس کہا جاویگا اے محمد داخل کر اپنی امت مین سے اون لوگونکو کہ نہین ہی حساب اونپر یعنی نہین لیا جاویگا اونسے [illegible]
بہشت مین داخل کیے جاوینگے دروازے جانب راست سے بہشت کی دروازون مین سے اور وہ شریک ہونگے لوگونکے سواے اس دروازہ کے اور
دروازون مین کہ اور جانب مین ہین ف ع یعنی ازراہ عنایت کی داہنی طرف کا دروازہ مخصوص اونہین کی لیے ہی اور کسی کو اوسمین دخل نہین اور
باقی دروازے مشترک ہین انہین اور غیر انکی مین کچھ ممانعت نہین اونکو وہان سے جانے کی ہی ت پہر فرمایا آنحضرت صلعم نے قسم اوس خدا کی کہ نفس میری
اوسکی دست قدرت مین ہی تحقیق مسافت درمیان دونون کواڑون دروازے کی دروازون جنت کی سے مانند اوس مسافت کی ہی کہ درمیان مکہ
اور ہجر کی ہی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف ح ہجر ساتھ زبر اور جیم کی نام ایک گاؤن کا ہی قریب بحرین کی سے اور مقصود بیان کرنا فراخی دروازہ جنت کا
ہی کہ مسافت اوسکی دروازے کی دو جانبون مین اسقدر ہی اور مراد تحدید و تعیین نہین ہی بلکہ یہ تخمینًا فرمایا ہی لوگونکو سمجہانیکی لیے اور حقیقت حال اور ہی
کچہ ہی **وعن** حذیفة فی حدیث الشفاعة عن رسول الله صلی الله علیه وسلم قال وترسل الامانة والرحم فتقومان جنبتی
الصراط یمینا وشمالا رواه مسلم اور روایت ہی حذیفہ بن الیمان سے بیچ حدیث شفاعت کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا بہیجی جاویگی
امانت اور ناتا پس کہڑی ہونگی دونون طرف پل صراط کی داہنی اور بائین نقل کی یہ مسلم نے ف ع یعنی امانت کہ محافظت کرنی حقوق اور اموال لوگون
کی ہی اور رحم کہ قرابت ولادت ہی یہ دونون بسبب عظیم القدر اور مہتم بالشان ہونیکی کہ رعایت اونکی حق کی کرنی بندونکو لازم ہی صورت پکڑ آوینگے
واسطے امانت دار اور خائن اور صلہ رحم کرنیوالی اور قطع رحم کرنیوالی کی یعنی جہگڑینگی اوس شخص سے جسنی ضائع کی ہوگی امانت و توڑا ہوگا ناتا اور گواہی دینگی اونکی برائی
اور جس شخص نے پوری ادا کی ہوگی امانت اور حق ناتیکا ادا کیا ہوگا اوسکی طرف سے جہگڑینگی اور گواہی دینگے اوسکی بہلائی پر تاکہ مستحق ہوجائی ہر ایک
اونمین سے اور اس حدیث مین رغبت دلائی ہی اور رعایت کرنی حق ان دونون کی اور اہتمام کرنی انکی کی **وعن** عبد الله بن عمرو بن
العاص ان النبی صلی الله علیه وسلم تلا قول الله تعالی فی ابراهیم رب انهن اضللن کثیرا من الناس فمن تبعنی
فانه منی وقال عیسی ان تعذبهم فانهم عبادك فرفع یدیه فقال اللهم امتی امتی وبکی فقال الله تعالی یا جبریل
اذهب الی محمد وربك اعلم فسله ما یبکیه فاتاه جبریل فسأله فاخبره رسول الله صلی الله علیه وسلم
ما قال فقال الله یا جبریل اذهب الی محمد فقل انا سنرضیك فی امتك ولا نسوءك رواه مسلم
اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو بن عاص سے یہ کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑہی آیۃ بیچ بیان عرض ابراہیم کی کہ کہا اے پروردگار تحقیق یہ
ان بتون نے گمراہ کیا بہتون کو آدمیون مین سے یعنی ہوے سبب بتیں ان کی گمراہی کی پس جسنی کہ پیروی کی میری یعنی توحید اور اخلاص اور توکل مین
پس وہ مجہسے ہی ف ع یعنی میری تابعین سے ہی اور بقیہ آیۃ یہ ہی ومن عصانی فانك غفور رحیم ت اور پڑہا آنحضرت صلعم نے قول حضرت عیسی کا کہ بیچ
امت کی حق مین اللہ تعالی سے عرض کیا کہ اگر عذاب کرے تو اونکو پس تحقیق وہ بندے تیرے ہین ف ح ع کچہ چارہ نہین کہتی اور کوئی نہین
روک سکتا اور آگے اسکی یہ ہی وان تغفر لهم فانك انت العزیز الحکیم یعنی تجہپر کوئی غالب نہین تو تو ہی قادر ہی اور حکم کرتا جو چاہتا ہی کوئی تیری حکم کو
پہیر نہین ڈال سکتا اور حکیم ہی کہ رکہتا ہی ہر چیز کو اپنی اپنی جگہہ اور حاصل معانی یہ ہی کہ آنحضرت صلعم نے شفاعت دونو نبیونکی کہ اپنی امت کی حق مین کی یاد کرکر
اپنی امت کو یاد کیا اور رقت کی اور شفاعت چاہی اور دعا کی جیسے کہ کہا ت پس اوٹہائی آنحضرت نے دونو ہاتہ اپنی اور کہا خداوند بخش میری امت کو

رحم کر میری امت پر اور روئی پس فرمایا اللہ تعالیٰ نے اے جبرئیل جا تو طرف محمد کی حال اونکا پوچھ پروردگار تیرا اے جبرئیل آگاہ ہے احتیاج پوچھنے کی نہیں تھا ولیکن باوجود اسکی واسطے ظاہر کرنے کرم وعنایت اپنی کے پوچھتا ہے پس پوچھ تو محمد سے کہ کس چیز نے رولایا اوسکو پس آئے آنحضرت کی پاس جبرئیل اور پوچھا آپ سے کہ کس چیز نے رولایا تمکو پس خبر دی جبرئیل کو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتھ اوس چیز کے کہ کہا تھا یعنی اوسکو جو کہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سبب رونے کی سو کہ وہ پوچھنا ہے واسطے امت اپنی کے پس جبرئیل درگاہ کبریائی میں گئے اور یہ عرض کیا اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے واسطے جبرئیل کے کہ جا تو طرف محمد کی پس کہہ کہ تحقیق ہم خوش کر دینگے تجھکو بیچ حق امت تیری کے اور نہ دلگیر اور غمگین کرینگے تجھکو اس باب میں نقل کی یہ مسلم نے فـ ع روایتوں میں آیا ہے کہ آنحضرت نے فرمایا کہ میں ہرگز راضی نہیں ہونیکا جبتک کہ ایک ایک کو میری امتوں میں سے نہیں بخشیگا اب امتی اونکا ہونا چاہیے اور عقیدہ ایمان کا اونکی ساتھ درست کرنا چاہیے مشکل کہ سے سیکھے اور کچھ نہیں نسبت خاک او باشخص پادشاہی کن * آن او بشخص ہر چہ خواہی کن * اس حدیث میں طرح طرح کی فائدے ہیں ایک تو بیان ہے کمال شفقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنی امت پر اور متوجہ ہونا آپ کا اونکی درستی امور میں اور دوسری بشارت عظمی ہے اس امت مرحومہ کی یعنی بموجب وعدہ الٰہی کے کہ راضی کرینگے ہم تجھکو اور تیسری بیان ہے آنحضرت کی عظیم المرتبہ ہونیکا

وعن ابی سعید الخدری ان ناسا قالوا یا رسول اللہ هل نری ربنا یوم القیمۃ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نعم هل تضارون فی رؤیۃ الشمس بالظهیرۃ صحوا لیس معها سحاب وهل تضارون فی رؤیۃ القمر لیلۃ البدر صحوا لیس فیها سحاب قالوا لا یا رسول اللہ قال ما تضارون فی رؤیۃ اللہ یوم القیمۃ الا کما تضارون فی رؤیۃ احدهما اذا کان یوم القیمۃ اذن مؤذن لیتبع کل امۃ ما کانت تعبد فلا یبقی احد کان یعبد غیر اللہ من الاصنام والانصاب الا یتساقطون فی النار حتی اذا لم یبق الا من کان یعبد اللہ من بر و فاجر اتاهم رب العلمین قال فماذا تنتظرون یتبع کل امۃ ما کانت تعبد قالوا یا ربنا فارقنا الناس فی الدنیا افقر ما کنا الیهم ولم نصاحبهم وفی روایۃ ابی هریرۃ فیقولون هذا مکاننا حتی یاتینا ربنا فاذا جاء ربنا عرفناه وفی روایۃ ابی سعید فیقول هل بینکم وبینه ایۃ تعرفونه فیقولون نعم فیکشف عن ساق فلا یبقی من کان یسجد للہ تعالی من تلقاء نفسه الا اذن اللہ له بالسجود ولا یبقی من کان یسجد اتقاء وریاء الا جعل اللہ ظهره طبقۃ واحدۃ کلما اراد ان یسجد خر علی قفاه

اور روایت ہے ابو سعید خدری سے کہ تحقیق کتنے ایک آدمیوں نے کہا یا رسول اللہ کیا دیکھینگے ہم رب اپنے کو دن قیامت کے فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاں دیکھو گے فـ ع ذکر کیا سیوطی نے اپنی تالیفات میں کہ رویت اللہ تعالیٰ کی دن قیامت کے موقف میں حاصل ہوگی ہر ایک کو چہ مومن اور چہ غیر مومن یہانتک کہ کہا ہے بعضوں نے کہ منافقوں اور کافروں کو بھی ہوگی پھر محجوب ہو جاوینگے تاکہ ہووے اونپر حسرت اور اہل ایمان بخشے گی سبب قول اللہ تعالیٰ کے کلا انهم عن ربهم یومئذ لمحجوبون کہا سیوطی نے اور رویت جنت میں پس اجماع ہے اہل سنت کا اوپر کہ وہ حاصل ہوگی انبیا اور رسولوں اور صدیقوں کو ہر صنف میں سے اور مومنوں مردوں کو سوا اس امت کے میں ہے اور ہم امت کی عورتوں کی رویت میں تین مذہب ہیں ایک تو یہ کہ نہیں دیکھینگے اور دوسرا یہ کہ دیکھینگی اور تیسرا یہ کہ دیکھینگی مثل ایام عیدوں کے ہیں نہ اور دنوں میں اور فرشتوں کی حق میں دو قول ہیں ایک تو یہ کہ نہیں دیکھینگے اپنے رب کو اور دوسرا یہ کہ دیکھینگے اوسکو اور جنات کی دیکھنے میں بھی خلاف ہے بعد اوس کے واسطے تحقیق اور اثبات رویت کے فرمایا کیا ضرر پہنچائی جاتی ہے تم بیچ دیکھنے آفتاب کے وقت دوپہر کی کہ کھلی ہوئی کہ نہ ہو اوس میں ابر اور کیا ضرر پہنچائی جاتی ہے تم بیچ دیکھنے چاند چودہویں رات کی کھلی ہوئی کہ نہ ہو اوس میں ابر کہا لوگوں نے یا رسول اللہ فرمایا نہ ضرر پہنچائی جاوے گی تم بیچ دیکھنے اللہ تعالیٰ کی دن قیامت کی مگر جیسا ضرر پہنچائی جاتی ہے تم بیچ دیکھنے ایک کے اون دونوں میں سے فـ ع یعنی آفتاب و مہتاب

آفتاب چاند کی دیکھنی مین قطعاً ضرر نہین ہی جانو کہ وہان بھی ضرر نہین پہونچائی جاینگی یہین مبالغہ او تعلیق بالمحال ہی یعنی اگر ہو بیچ دیکھنی ایک کی
ان دونون مین سی ضرر تو البتہ اللہ تعالی کی دیکھنی مین ضرر ہو جب یہان نہین ہوتا تو وہان بھی نہین ہونیکا اور لکہا ہی علمانی کہ یہ روایت کہ یہان
مذکور ہی غیر اوس رویت کی ہی کہ ثواب مومنون کی ہوگی بہشت مین اور یہ رویت امتحانی ہی حق تعالی کیطرف سی تا واقع ہو بسبب اسکی تمیز درمیان اوسکی
کہ عبادت کی ہی خدا کی اور درمیان اوسکی کہ عبادت کی ہی بتون کی اور امتحان اور ابتلا بندونکا جاری ہی اوس جگہہ مین بھی تا وقت فارغ ہونیکی
حساب سی اور واقع ہونی جزا کی قسم ثواب عقاب سی آخرت اگرچہ دار جزا ہی لیکن واقع ہوگا وہان بھی کبھی امتحان جیسی کہ دنیا گھر امتحان کا ہی کبھی
واقع ہوتی ہی اوسمین بھی جزا جیسی کہ فرمایا وما اصابکم من مصیبۃ فبما کسبت ایدیکم کذا قال الطیبی ت جسوقت کہ ہوگا دن قیامت کا پکاریگا ایک پکارنیوالا
چاہیے کہ پیچھی جاوی ہر گروہ اوس چیز کی کہ عبادت کرتا تھا اوسکی پس نہین باقی رہیگا وہ کوئی کہ عبادت کرتا تھا سوای اللہ کی بتونکو اور انصاب کو
ف ع انصاب جمع نصب کی ہی اور نصب اوس پتھر کو کہتی ہین کہ برپا کیا جاوی اور عبادت کیا جاوی اور ذبح کیا جاوی اوسپر بقصد تقرب و طاعت کے
اور جو چیز کہ کھڑی کیجاوی اور اعتقاد کیجاوی تعظیم اوسکی خواہ پتھر ہو خواہ درخت پس وہ نصب ہی ت مگر کہ گرینگی دوزخ مین ف ع یعنی سلکی انصاب اور
بت دوزخ مین ڈالی جاوینگی اونکی ساتھ پوجنی والی اونکی بھی ڈالی جاوینگی ت یہانتک کہ نہ باقی رہین گی مگر وہ کہ بندگی کرتی تھی اللہ کی نیکون
مین سی اور بدون مین سی آویگا اونکی پاس پروردگار عالمون کا ف ح ع اور تجلی کریگا اونپر ساتھ قرب کی اور حقیقت مین آنا صفات حق سی ہی
کہ اسناد کیا ہی اپنی ذات کیطرف قرآن مجید مین اور کلام رسول مین بھی آیا ہی اور اعتقاد کہتی ہین ہم اوسکا پس آگی کہ جانین کیفیت اوسکی او منزہ
جانتی ہین اوسکو حرکت و انتقال سی کہ آدمی مین ہوتا ہی جیسی کہ حکم تمام متشابہات کا ہی یا یہ معنی ہین کہ آویگا فرشتہ اوسکی فرشتون مین سی یا آویگا
اونکی پاس حکم اوسکا جیسی کہ اشارہ کیا ساتھ قول اپنی کی ت فرماویگا اللہ تعالی اونکو کس لیے منتظر ہو ہر جماعت پیچھی چلی جاتی ہی اوس چیز
کہ عبادت کرتی تھی اوسکو یعنی تم کیون نہین جاتی عرض کرینگی کہ ای پروردگار ہمارے جدائی کی ہمنی لوگون سی دنیا مین یعنی جو کہ پوجتی تھی غیر اللہ کو
کہ اونسی جدائی کر کی تھی ہمنی دنیا مین اوس حالت مین کہ بہت محتاج تھی طرف اونکی اور نہ صحبت رکھی تھی ساتھ اونکی ف ع اور متابعت نہین کی
اونکی بلکہ مقابلہ کرتی رہی اونکا اور لڑتی رہی اونسی اور انقطاع رکھا اونسی تیری خوشی کی لیے پس اب کیونکر متابعت کرین اونکی حال آنکہ بی پروا ہین ہم
اونسی اور وہ اور معبود اونکی سب دوزخ مین ہین ت اور بیچ روایت ابی ہریرہ رضہ کی یون آیا ہی کہ پس کہینگی وہ عبادت کرنی والی
حق کی یہ ہی جگہہ ہماری اور نہین جانی کی ہم یہانتک کہ آوی ہمارے پاس رب ہمارا یعنی تجلی کری ہمپر ایسی وجہ کر کہ پہچانین ہم
اوسکو پس جب آویگا رب ہمارا یعنی اوس صفت پر کہ پہچانا تہی اوسکو کہ وہ منزہ ہی صورت سی اور کمیت سی اور کیفیت سی
اور جہت سی اور مانند اونکی سی پہچانینگی ہم اوسکو یعنی حق پہچاننی کا اور بیچ روایت ابی سعید خدری کی یون آیا ہی کہ پس فرماویگا اللہ تعالی
کہ کیا ہی درمیان تمہارے اور درمیان پروردگار کی نشانی کہ پہچانو تم اوسکو ف ع یعنی او نشانی سی اور وہ معرفت اور محبت ہی کہ [illegible]
اور ثمرہ ایمان و تصدیق کا ہی ت پس کہینگی وہ کہ ہان ہی نشانی پس کھولا جاویگا پنڈلی سی ف ع ح کہا بعضون نی کہ مراد پنڈلی کی [illegible] کی
جاتا رہنا خوف و ہول کا ہی اور بعضون نی کہا کہ مراد نور عظیم سی ہی یا جماعت ملائکہ اور صواب یہ ہی کہ توقف کرین اور کچھ تاویل نہ کرین [illegible]
مراد کو سپرد علم حق کی کرین ت پس نہ باقی رہیگا وہ شخص کہ سجدہ کرتا تہا خدا کو یعنی دنیا مین جانب نفس اپنی سی یعنی باخلاص [illegible] کی
اور ملاحظہ اونکی کی اور خوف تلوار کی مگر کہ اذن دیگا اللہ تعالی اوسکو سجدہ کا اور میسر کریگا اوسکو سجدہ اور نہ باقی رہیگا کوئی شخص کہ سجدہ کرتا تہا واسطے
بچنی کی تلوار سی اور لوگونکی ڈر سی اور دکہانی کی لیے مگر کر دیگا اللہ تعالی پشت اوسکی ایک تختہ یعنی [illegible]

اور سجدہ کرنی لائق یکسان مانند تختہ کی ہو جاوینگی جب چاہیگا سجدہ کرنا گر پڑیگا چت ف اس کہا نووی نی کہ اس حدیث سی وہم جاتا ہی کہ منافقین بھی دیکھینگی
اللہ تعالی کو آخرت مین اور یہ باطل ہی اسلیے کہ نہین ہی تصریح اسمین اونکی دیکھنے کی بلکہ اسمین یہی ہی کہ وہ جماعت کہ اوسمین منافقین اور مؤمنین ہونگی دیکھینگی اللہ تعالی
کو پہر امتحان کریگا سجدہ کا پس جو شخص کہ مخلص ہوگا سجدہ کریگا اور جو کہ منافق ہوگا سجدہ نہین کر سکیگا اور یہی دلالت کرتا ہی اسپر کہ منافق دیکھینگی اللہ تعالی کو

ثُمَّ يُضْرَبُ الْجِسْرُ عَلٰى جَهَنَّمَ وَتَحِلُّ الشَّفَاعَةُ وَيَقُولُونَ اللّٰهُمَّ سَلِّمْ سَلِّمْ فَيَمُرُّ الْمُؤْمِنُونَ كَطَرْفِ الْعَيْنِ وَكَالْبَرْقِ وَكَالرِّيحِ وَكَالطَّيْرِ
وَكَأَجَاوِيدِ الْخَيْلِ وَالرِّكَابِ فَنَاجٍ مُسَلَّمٌ وَمَخْدُوشٌ مُرْسَلٌ وَمَكْدُوشٌ فِي نَارِ جَهَنَّمَ حَتّٰى إِذَا خَلَصَ الْمُؤْمِنُونَ مِنَ النَّارِ فَوَالَّذِي
نَفْسِي بِيَدِهِ مَا مِنْ أَحَدٍ مِنْكُمْ بِأَشَدَّ مُنَاشَدَةً فِي الْحَقِّ قَدْ تَبَيَّنَ لَكُمْ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ لِلّٰهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ لِإِخْوَانِهِمُ الَّذِينَ فِي النَّارِ يَقُولُونَ رَبَّنَا
كَانُوا يَصُومُونَ مَعَنَا وَيُصَلُّونَ وَيَحُجُّونَ فَيُقَالُ لَهُمْ أَخْرِجُوا مَنْ عَرَفْتُمْ فَتُحَرَّمُ صُوَرُهُمْ عَلَى النَّارِ فَيُخْرِجُونَ خَلْقًا كَثِيرًا
ثُمَّ يَقُولُونَ رَبَّنَا مَا بَقِيَ فِيهَا أَحَدٌ مِمَّنْ أَمَرْتَنَا بِهِ فَيَقُولُ ارْجِعُوا فَمَنْ وَجَدْتُمْ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالَ دِينَارٍ مِنْ خَيْرٍ
فَأَخْرِجُوهُ فَيُخْرِجُونَ خَلْقًا كَثِيرًا ثُمَّ يَقُولُ ارْجِعُوا فَمَنْ وَجَدْتُمْ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالَ نِصْفِ دِينَارٍ مِنْ خَيْرٍ فَأَخْرِجُوهُ
فَيُخْرِجُونَ خَلْقًا كَثِيرًا ثُمَّ يَقُولُ ارْجِعُوا فَمَنْ وَجَدْتُمْ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ مِنْ خَيْرٍ فَأَخْرِجُوهُ فَيُخْرِجُونَ
خَلْقًا كَثِيرًا ثُمَّ يَقُولُونَ رَبَّنَا لَمْ نَذَرْ فِيهَا خَيْرًا فَيَقُولُ اللّٰهُ شَفَعَتِ الْمَلٰئِكَةُ وَشَفَعَ النَّبِيُّونَ وَشَفَعَ الْمُؤْمِنُونَ وَلَمْ يَبْقَ إِلَّا
أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ فَيَقْبِضُ قَبْضَةً مِنَ النَّارِ فَيُخْرِجُ مِنْهَا قَوْمًا لَمْ يَعْمَلُوا خَيْرًا قَطُّ قَدْ عَادُوا حُمَمًا فَيُلْقِيهِمْ فِي نَهْرٍ فِي أَفْوَاهِ
الْجَنَّةِ يُقَالُ لَهُ نَهْرُ الْحَيٰوةِ فَيَخْرُجُونَ كَمَا تَخْرُجُ الْحِبَّةُ فِي حَمِيلِ السَّيْلِ فَيَخْرُجُونَ كَاللُّؤْلُؤِ فِي رِقَابِهِمُ الْخَوَاتِمُ فَيَقُولُ أَهْلُ الْجَنَّةِ
هٰؤُلَاءِ عُتَقَاءُ الرَّحْمٰنِ أَدْخَلَهُمُ الْجَنَّةَ بِغَيْرِ عَمَلٍ عَمِلُوهُ وَلَا خَيْرٍ قَدَّمُوهُ فَيُقَالُ لَهُمْ لَكُمْ مَا رَأَيْتُمْ وَمِثْلَهُ مَعَهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

پہر رکہا جاویگا پل صراط دوزخ پر یعنی پشت دوزخ پر بیچون بیچ اوسکی اور واقع ہوگی شفاعت اور اذن دیا جاویگا اوسکا اور کہینگی یعنی انبیا اپنی
امت کی لیی یا مطلق طلب استقامت اور سلامتی اونکی کی جیسی کہ حدیث ابوہریرہ مین کہ بعد اسکی یہی آیا ہی یا الہی سلامتی دیجیو انکو سلامتی سی گذار اونکو صراط اور دوزخ
مین نہ گرین پس گذرینگی مسلمان ف ح صراط سی طرح طرح باندازہ عمل کی اور استقامت کی دین شریعت پر کہ حقیقت مین یہ پل تمثال صراط مستقیم شریعت
کی ہی کہ باریک تر شعر سی ہی اور چلنا اوسپر دشوار ہی لیکن روشن ہین اور اسی معنی مین کہا گیا ہی یہ بیت ؎ پس کار یہ بہت عجب مشکل و آسان ؎
چون چہرہ صراط ہست بسی روشن و باریک دست پس گذرینگی بعضی مومن مانند جہپکنی آنکہ کی اور بعضی مانند بجلی کی کہ آسمان مین چمکی اور بعضی مانند
باو کی اور بعضی مانند پرندونکی اور بعضی مانند گہوڑون تیز رو خوش رفتار کی اور بعضی مانند اونٹونکی پس بعضی مسلمان نجات پانیوالی اور سلامتی دیی گئی
ہونگی آگ دوزخ سی یعنی صراط سی گذرینگی اور نہین پہونچیگا اونکو کچہ ضرر اور بعضی وہ ہونگی کہ زخمی کیی جاوینگی اور انجام کو چہوڑی جاوینگی دوزخ سی ف ش ع یعنی بعد عذاب کی
نجات پاوینگی کہا ایک شارح نی جو کہ زخمی کیی جاوینگی آنکڑون سی پہر بہیجی جاوینگی طرف دوزخ کی وہ گنہگار اہل ایمان سی ہونگی اور قول آپکا مرسل یعنی
چہوڑی جاوینگی قید اور طوق سی وہ زخمی بعد اسکی کہ عذاب کیی جاوینگی ایک مدت اور بعضی پارہ پارہ کیی اور دہکیلی اور ڈالی جاوینگی آگ مین ف ح
لفظ مکدوش شین معجمہ سی ہی اور مکدوس سین مہملہ سی بہی روایت ہی ساتہ اسی معنی کی اور مکردس ساتہ پیش میم اور زبر کاف اور جزم را کی اور زبر دال کی
بہی آیا ہی یعنی باندہ کر اور قید مین کر کی اور جمع کر کی ایک دوسری پر ڈالی جاوینگی دوزخ مین ف ط یہانتک کہ جب خلاص مومن ہونگی آگ سی ف ح
یعنی چہٹینگی اوسمین سی حتی غایت ہی واسطی گذرنی بعض کی صراط پر سی اور واسطی گرنی بعض کی دوزخ مین اور کہا طیبی نی کہ حتی غایت ہی مکدوش
فی نار جہنم کی یعنی باقی رہینگی مکدوش دوزخ مین یہانتک کہ خلاص پاوینگی بعد عذاب ہونیکی بقدر گناہون اپنی کی یا کسی کی شفاعت سی یا فضل سی

اللہ سبحانہ کی اور یہ بہی معلوم ہوا کہ مومن ہمیشہ عذاب مین نہین رہینگی بلکہ نکلینگے آخر کو اوس سی اور شفاعت کرینگی اور ونکی کہ جو ہنوز دوزخ سی نہین نکلی ہین
بسبب کثرت گناہونکی اور مبالغہ کرینگی سوال کرنی مین حق جل وعلا سی ساتہ نکالنی اونکی کی جیسی کہ فرمایا تم مین سی قسم اوس ذات کی کہ جان میری اوسکی ہاتہ مین ہی کہ نہین
ہی کوئی تم مین سی سخت تر ازروی طلب و سوال جہگڑنی کی بیچ حق کی کہ تحقیق ظاہر اور ثابت ہو تمہاری لیی مومنو نسی بیچ طلب سوال کرنی اور جہگڑنیکی
خداتعالی سی روز قیامت کی اپنی بہائیونکی لیی کہ آگ دوزخ مین ہین ف ع یعنی تم اوس حق مین کہ ظاہر اور ثابت ہوتا ہی دشمن کی سطرح مطالبہ ور مواخذہ
بکوشش و مبالغہ کرتی ہو مومن بیچ شفاعت کرنی بہائیون اپنی کی کہ دوزخ مین رہی ہین اور نکالنی اونکی کی اوس سی کوشش اور مبالغہ بیچ مطالبہ اور سوال
کرنیکی جناب حق تعالی سی زیادہ تر اوس سی کرینگی کہینگی مومن ای پروردگار ہماری تہی یہ روزہ رکہتی ساتہ ہماری اور نماز پڑہتی یعنی ہماری سی نماز
اور حج کرتی یعنی ہماری طریق پر پس کہا جاویگا اونکو کہ نکالو اون شخصونکو کہ پہچانتی ہو تم یعنی ساتہ اوصاف مذکورہ کی پس حرام کیجاوینگی صورتین اونکی آگ پر
ف ع یعنی منع کیا جاویگا تغیر اونکی صورتونکا آگ پر ساتہ جلا دینی یا سیاہ کر دینی کی ایسا نہ کہ پہچانی جاوین منہ اونکی حاصل یہ کہ منہ اونکی نہ جلین گے
اور نہ سیاہ ہونگی پس پہچانینگی اونکو مومن شفاعت کرنیوالی اونکی علامتون سی ت پس نکالینگی بہت سی خلق کو اوس سی پہر کہینگی ای پروردگار
ہماری باقی نہین رہا آگ مین کوئی شخص اون لوگون مین سی کہ حکم کیا تونی ہمکو نکالنی کا کہ وہ اہل صیام اور صلوۃ اور حج ہین پس فرماویگا اللہ تعالی پہر جاؤ پس
جس شخص کو پاؤ تم اوسکی دل مین مقدار دینار کی بہلائی سی پس نکالو اوسکو ف ع مراد بہلائی سی ایک چیز زائد ہی نہ ہی ایمان پر یہ اسلیی کہ نرا ایمان جسکو تصدیق
کہتی ہین وہ متغیر نہین ہوتا اور یہ تغیر جو ہی اوس چیز مین ہی کہ زائد ہی ایمان سی کہ وہ عمل صالح ہی یا ذکر خفی یا کوئی عمل اعمال قلب سی کہ وہ شفقت کرتی ہی
مسکین پر یا خوف الہی یا نیت صادقہ ت پس نکالینگی وہ بہت سی خلق کو پہر فرماویگا اللہ تعالی کہ جاؤ تم جس شخص کو پاؤ کہ اوسکی دل مین مقدار آدہی
دینار کی ہی بہلائی سی پس نکالو اوسکو پس نکالینگی وہ بہت خلق کو پس فرماویگا اللہ تعالی کہ پہر جاؤ تم پس جس شخص کو پاؤ تم کہ اوسکی دل مین مقدار ذرہ کی
ہی خیر سی پس نکالو اوسکو پس نکالینگی وہ بہت سی خلق کو پہر کہینگی وہ مومن ای پروردگار ہماری نہین چہوڑا ہمنی آگ مین نیکی کو یعنی اہل نیکی سی اور جسکی ہو
کوئی نیکی اور ذرہ اوس سی زیادہ اہل ایمان پر رکہتا تہا خواہ اعمال جوارح سی یا افعال قلوب سی پس فرماویگا اللہ تعالی کہ شفاعت کی فرشتون نی
اور شفاعت کی پیغمبرون نی اور شفاعت کی مومنون نی اور شفاعت انکی مخصوص تہی ساتہ اون لوگون کی کہ نیکی کی اگرچہ مقدار ذرہ کی ہو زیادہ
اصل ایمان پر اور نہ باقی رہا یعنی کوئی ایسا نہین سی کہ رحمت کرتا ہی کسی پر مگر ارحم الراحمین یعنی وہ ذات پاک کہ رحمت اوسکی جاری ہی ہر چیز پر اور رحمت ہر
چیز کی مقابلہ مین اثر رحمت اوسکی کی بیچ ہی پس لیویگا اللہ تعالی ایک مٹہی دوزخ والون سی پس نکالیگا اللہ تعالی دوزخ سی ایک جماعت کو کہ
نہین کی کوئی بہلائی کبہی ف ع یعنی بہلائی زائد ایمان پر کہا نووی نی کہ یہ لوگ وہ ہونگی کہ نرا ایمان رکہتی ہونگی اور نہین اذن دیا جاویگا اونکی
شفاعت کا ت وہ جماعت کہ تحقیق ہو گئی تہی دوزخ مین مانند کوئلون کی پس ڈالیگا اونکو اللہ تعالی بیچ نہر کی کہ ہو گی جنت کی دروازون پر کہا جاویگا
اوسکو نہر الحیات پس نکلینگی تر و تازہ جیسی کہ نکلتا ہی یعنی اوگتا ہی دانہ گہانس کا بیچ کوڑی کرکٹ کی کہ رو برو آجاتا ہی یعنی جیسی جلدی وہ تر و تازہ
نکلتا ہی ویسی ہی یہ جلدی تر و تازہ اور توانا نکلینگی پس نکلینگی مانند موتی کی پاک و صاف و روشن اونکی گردنون مین مہرین اور علامتین
ہونگی یعنی تاکہ مشہور ہون اونسی کہ بخشی گئین ہین بواسطہ عمل صالح کی کذا قال الشارح اور کہا صاحب تحریر نی کہ مراد مہرون سی یہان کچہ چیزین ہین سونی
کی یا غیر اوسکی کی لٹکائی جاوینگی اونکی گردنون مین تاکہ پہچانی جاوین اونسی ت پس کہینگی اہل بہشت یعنی جبکہ دیکہینگی اونکو اور ظاہر ہو گی اونکی لیی
یہ علامت یہ جماعت آزاد کی ہوئی خدا کی مہربان کی ہین کہ داخل کیا ہی اونکو بہشت مین بے سابقہ عمل کی کہ کیا ہو وہ اور بے واسطہ نیکی کی اگلی عمل
باطنون کی کہ آگی بہیجا ہو اوسکو پس کہا جاویگا اونکو اونکو کہ تمہاری لیی ہی وہ چیز کہ دیکہی تمنی یعنی مقدار پہنچی نظر کی جنت سی اور مانند اوسکی

یا تمہارے لیے ہی جو کچھ کہ دیکھا تمنے انعام واکرام سے اپنا اور مانند اسکی ہی ساتھ اسکی قسم حور وقصور سے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **وعنہ** قال قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا دخل اہل الجنۃ الجنۃ واہل النار النار یقول اللہ تعالی من کان فی قلبہ مثقال حبۃ من خردل
من ایمان فاخرجوہ فیخرجون قد امتحشوا وعادوا حمما فیلقون فی نہر الحیوۃ فینبتون کما تنبت الحبۃ فی حمیل السیل الم تروا انہا
تخرج صفراء ملتویۃ متفق علیہ اور روایت ہے ابی سعید خدری سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت کہ داخل ہونگے بہشتی بہشت میں
اور دوزخی دوزخ میں فرماویگا اللہ تعالی یعنی انبیا کو یا اور شفیعوں کو یا ملائکہ کو اور یہ ظاہر تر ہے جیسے کہ صریح آتا ہے روایت ابی ہریرہ کی میں جو شخص کہ ہووے اوسکے
دل میں برابر دانہ رائی کی ایمان سے پس نکالو اوسکو **ف ع** یعنی آگ سے کہا بعضون نے کہ اس حدیث سے ظاہر ہوتا ہے کہ جنکو نکالیگا رحمن اپنی مٹھی سے
ہونگے وہ مومن بلا خیر اور خالی عمل زائد سے ایمان پر نہ کافر جیسے کہ وہم جاتا ہے ظاہر عبارت سے وہان پس یہ مخالف ہے اجماع کے **ت** پس نکالی جاینگی
اس حال میں کہ تحقیق جل گئے ہونگے مانند کوئلی کی پس ڈالی جاوینگے نہر حیوۃ میں پس اوگینگے یعنی تر و تازہ ہو جاوینگے جیسے کہ اوگتا ہے دانہ گھاس کا
بیچ کوڑے رو کی کیا نہین دیکھتے ہو کہ تحقیق دانہ گھاس کا نکلتا ہے زرد لپٹا ہوا یعنی تر و تازہ نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **وعن ابی ہریرۃ**
ان الناس قالوا یا رسول اللہ ہل نری ربنا یوم القیمۃ فذکر معنی حدیث ابی سعید غیر کشف الساق وقال یضرب الصراط
بین ظہرانی جہنم فاکون اول من یجوز من الرسل بامتہ ولا یتکلم یومئذ الا الرسل وکلام الرسل یومئذ اللہم سلم سلم
وفی جہنم کلالیب مثل شوک السعدان لا یعلم قدر عظمہا الا اللہ تخطف الناس باعمالہم فمنہم من یوبق بعملہ ومنہم من
یخردل ثم ینجو حتی اذا فرغ اللہ من القضاء بین عبادہ واراد ان یخرج من النار من اراد ان یخرجہ ممن کان یشہد ان
لا الہ الا اللہ امر الملئکۃ ان یخرجوا من کان یعبد اللہ فیخرجونہم ویعرفونہم باثار السجود وحرم اللہ علی النار ان تاکل اثر السجود فکل
ابن ادم تاکلہ النار الا اثر السجود فیخرجون من النار قد امتحشوا فیصب علیہم ماء الحیوۃ فینبتون کما تنبت الحبۃ فی حمیل السیل
اور روایت ہے ابی ہریرہ سے یہ کہ تحقیق لوگون نے کہا یا رسول اللہ کیا دیکھینگے ہم اپنے پروردگار کو دن قیامت کے پس ذکر کیے ابوہریرہ نے معنی حدیث
ابی سعید خدری کی کہ اوپر گذری اگرچہ لفظون میں اختلاف ہے سوای ذکر کھولنے پنڈلی کی کہ ابوہریرہ کی حدیث میں نہیں ہے اور کہا آنحضرت نے یا ابوہریرہ
نے بطریق مرفوع کی یعنی بجای اسکی کہ حدیث ابی سعید میں گذرا ثم یضرب الجسر علی جہنم الخ یہ عبارت کہ اوسکی کی معنی یہ ہے کہ کھڑا کیا جاویگا پل صراط درمیان
دوزخ کی پس ہونگا میں اول ان شخصون کا کہ گذرینگے رسولونمین سے ساتھ امت اپنی کی اور کلام نہیں کریگا اور مجال کلام کرنے کی نہین رکھیگا اوس دن
یعنی اوس مقام مین کوئی سوای رسولون کی اور کلام پیغمبرونکا اوس دن یہ ہوگا یا الہی سالم رکھ سالم رکھ اور دوزخ مین یعنی اوسکی طرفون مین آنکڑے
ہونگے مانند کانٹے سعدان کی کہ نام ایک گھانس خاردار کا ہے نہیں جانتا مقدار اوسکی بڑائی کی مگر اللہ جلدی سے اوچک لیگے لوگون کو بسبب برے عملون
انکی کی پس بعضی اونمین سے وہ ہونگے کہ ہلاک کیے جاوینگے بسبب عمل اپنے کی اور بعضی اونمین سے ٹکڑے ٹکڑے کیے جاوینگے یعنی آنکڑون سے گوشت ٹکڑے
ٹکڑے ہو جاوینگے اور زخمی ہونگے اعضا انکے پھر نجات پاوینگے **ف ع** یعنی آگ مین پڑنے سے پس کافر ہلاک ہوویگا اور نجات نہیں پاویگا اور فاسق
پارہ پارہ اور زخمی کیا جاویگا پھر نجات پاویگا **ت** یہانتک کہ جب فارغ ہوگا اللہ تعالی حکم کرنے سے درمیان بندون اپنے کی یعنی ساتھ اوس چیز کے
کہ مستحق ہے ہر ایک جزا عمل اپنے کا اور چاہیگا کہ نکالے آگ سے اوس کسی کو کہ چاہیگا کہ نکالے اوسکو اون لوگون سے کہ گواہی دیتے ہین کہ نہیں کوئی
معبود سچا سوای خدا کی اور محمد بھیجے ہوئے اوسکے ہین فرماویگا فرشتونکو کہ نکالیں اوسکو کہ پوجتا ہے خدا کو یعنی ایمان کہا اوسکی معبودیت پر نہ غیر اوسکی کی پس
نکالینگے فرشتے اونکو اور پہچانینگے اونکو ساتھ نشانون سجدونکی اور حرام کیا ہے اللہ تعالی نے آگ دوزخ پر کہ کھاوے نشان سجدونکا ہر آدمی کو کھاویگی آگ مگر نشان

سجدہ و نکوف ع کہا نووی نی ظاہر اس حدیث سی یہ ہی کہ آگ نہین کہائی کی تمام اون اعضا کو کہ جنسی سجدہ کرتی ہین یعنی وہ ساتون یعنی پیشانی اور دونون
ہاتھ اور دونون زانو اور دونون قدم اور بعضون نی کہا پیشانی ہی مراد ہی اور مختار قول اول ہی ہی ت پس نکالی جاوینگی آگ سی اس حال مین کہ جلکر کوئلہ
اور سیاہ ہوگئی ہونگی بیچ نہر الحیاۃ ڈالی جاوینگی اور نہر آب حیات کا ف ا ع اور اوپر گذرا کہ وہ ڈالی جاوینگی نہر حیات مین پس یہ اختلاف شاید کہ باعتبار اشخاص کی ہو
ت پس اوگین گی وہ جیسی کہ اوگتا ہی دانہ گہانس کا بیچ کوڑی رَو کی وَیَبْقٰی رَجُلٌ بَیْنَ الْجَنَّۃِ وَالنَّارِ وَھُوَ اٰخِرُ اَھْلِ النَّارِ دُخُوْلًا اَلْجَنَّۃَ
مُقْبِلٌ بِوَجْھِہٖ قِبَلَ النَّارِ فَیَقُوْلُ یَا رَبِّ اصْرِفْ وَجْھِیْ عَنِ النَّارِ قَدْ قَشَبَنِیْ رِیْحُھَا وَاَحْرَقَنِیْ ذَکَاءُھَا فَیَقُوْلُ ھَلْ عَسَیْتَ
اِنْ اَفْعَلَ ذٰلِکَ اَنْ تَسْئَلَ غَیْرَ ذٰلِکَ فَیَقُوْلُ لَا وَعِزَّتِکَ فَیُعْطِی اللّٰہَ مَا شَاءَ اللّٰہُ مِنْ عَھْدٍ وَّمِیْثَاقٍ فَیَصْرِفُ اللّٰہُ وَجْھَہٗ
عَنِ النَّارِ فَاِذَا اَقْبَلَ بِہٖ عَلَی الْجَنَّۃِ وَرَاٰی بَھْجَتَھَا سَکَتَ مَا شَاءَ اللّٰہُ اَنْ یَّسْکُتَ ثُمَّ قَالَ یَا رَبِّ قَدِّمْنِیْ عِنْدَ بَابِ الْجَنَّۃِ فَیَقُوْلُ
اللّٰہُ تَعَالٰی اَلَیْسَ قَدْ اَعْطَیْتَ الْعُھُوْدَ وَالْمِیْثَاقَ اَنْ لَّا تَسْئَلَ غَیْرَ الَّذِیْ کُنْتَ سَاَلْتَ فَیَقُوْلُ یَا رَبِّ لَا اَکُوْنُ اَشْقٰی خَلْقِکَ فَیَقُوْلُ
فَمَا عَسَیْتَ اِنْ اُعْطِیْتَ ذٰلِکَ اَنْ تَسْئَلَ غَیْرَہٗ فَیَقُوْلُ لَا وَعِزَّتِکَ لَا اَسْئَلُکَ غَیْرَ ذٰلِکَ فَیُعْطِیْ رَبَّہٗ مَا شَاءَ مِنْ عَھْدٍ وَّمِیْثَاقٍ
فَیُقَدِّمُہٗ اِلٰی بَابِ الْجَنَّۃِ فَاِذَا بَلَغَ بَابَھَا فَرَاٰی زَھْرَتَھَا وَمَا فِیْھَا مِنَ النَّضْرَۃِ وَالسُّرُوْرِ فَسَکَتَ مَا شَاءَ اللّٰہُ اَنْ یَّسْکُتَ فَیَقُوْلُ
یَا رَبِّ اَدْخِلْنِی الْجَنَّۃَ فَیَقُوْلُ اللّٰہُ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی وَیْلَکَ یَا ابْنَ اٰدَمَ مَا اَغْدَرَکَ اَلَیْسَ قَدْ اَعْطَیْتَ الْعُھُوْدَ وَالْمِیْثَاقَ
اَنْ لَّا تَسْئَلَ غَیْرَ الَّذِیْ اُعْطِیْتَ فَیَقُوْلُ یَا رَبِّ لَا تَجْعَلْنِیْ اَشْقٰی خَلْقِکَ فَلَا یَزَالُ یَدْعُوْ حَتّٰی یَضْحَکَ اللّٰہُ مِنْہُ فَاِذَا
ضَحِکَ اَذِنَ لَہٗ فِیْ دُخُوْلِ الْجَنَّۃِ فَیَقُوْلُ تَمَنَّ فَیَتَمَنّٰی حَتّٰی اِذَا انْقَطَعَ اُمْنِیَّتُہٗ قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی تَمَنَّ مِنْ کَذَا وَکَذَا اَقْبَلَ یُذَکِّرُہٗ
رَبُّہٗ حَتّٰی اِذَا انْتَھَتْ بِہِ الْاَمَانِیُّ قَالَ اللّٰہُ لَکَ ذٰلِکَ وَمِثْلُہٗ مَعَہٗ وَفِیْ رِوَایَۃِ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی لَکَ ذٰلِکَ وَعَشَرَۃُ اَمْثَالِہٖ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ
اور باقی رہیگا ایک شخص درمیان بہشت اور دوزخ کی اور وہ شخص آخر ہوگا دوزخیون مین سی بہشت کی داخل ہونی مین متوجہ کیے ہوگا منہ اپنا طرف
دوزخ کی پس عرض کریگا ای پروردگار میری پہیر منہ میری کو آگ دوزخ سی اور تحقیق ایذا دی مجکو اور ہلاک کیا مجکو آگ دوزخ کی بو نی یعنی بسبب جلنی کی دوزخیون
کی اوسمین اور ہو سکتا ہی کہ آگ دوزخ مین فی نفسہ بوئی بد ہو اور جلا دیا مجکو شعلون اور تیزی گرمی اوسکی نی پس فرماویگا اللہ تعالی کہ توقع ہی تجھ سی کہ
اگر کرون مین یعنی پہیر دون منہ تیرا آگ دوزخ سی مانگی تو سوا اسکی اور کچھ عرض کریگا وہ شخص کہ نہین چاہونگا مین کچھ قسم عزت تیری کی پس دیگا اللہ تعالی کو
جو کچھ کہ چاہی گا اللہ تعالی عہد و پیمان پس پہیریگا اللہ تعالی منہ اوسکا آگ سی پس جبکہ پہیریگا اللہ تعالی منہ اوسکا طرف بہشت کی دیکہیگا خوبی
اور تازگی اوسکی چپ رہیگا اوس وقت تک کہ چاہیگا اللہ تعالی چپ رہنا اوسکا پہر عرض کریگا ای رب میری آگی لیچل مجکو طرف دروازہ بہشت کی
پس فرماویگا اللہ تعالی و تبارک کیا نہین دی تونی عہد و پیمان اسپر کہ نہ مانگی تو غیر اوس چیز کی کہ مانگی تہی تونی کہ منہ میرا دوزخ سی پہیر دی پس کہیگا
ای رب میری نہ ہوؤن مین بدبخت ترین مخلوق تیری کا ف ا ح یعنی نہ کر مجکو نہایت بدبخت سب مخلوق مین کہ مین محروم رہون بہشت کی داخل ہونی
سی کہ مین تو باہر پڑا رہون اور اور اندر رہین بہلا اگر بہشت کی اندر نجاؤن تو اتنا تو ہو کہ اوسکی دروازی پر جا پڑون تب پس فرماویگا اللہ تعالی توقع ہی
اگر دیا جاوی تو اسکو یعنی بہشت کی دروازی پر لیجایا جاوی تو سوال کری تو اور کچھ پس کہیگا وہ شخص قسم عزت تیری کی نہین مانگی کا مین کچھ سوای
سوای اسکی ف ا ح اگر کہا جاوی کہ کیون عتاب نہین کریگا پروردگار اوسپر اور یہ توڑنی قسم و عہد کی جواب اسکا یہ ہی کہ حال اوسکا مجنونون کا سا ہوگا
اور وہ اوسمین معذور ہین یا یہ کہ وہ گہر تکلیف کا نہین ہی یا مواخذہ ہو پس دیویگا بندہ اپنی پروردگار کو اس بارہ مین بہی جو کچھ کہ چاہیگا اللہ تعالی
عہد و میثاق پس آگی لیجاویگا خدا تعالی اوسکو طرف دروازہ بہشت کی پس جبکہ پہنچیگا اوسکی دروازی پر دیکہیگا تازگی و خوبی بہشت کی اور جو کچھ کہ اوس

ای پروردگار میری نزدیک کر مجھکو اس درخت سی تا منتفع ہوؤن اوس درخت کی سایہ مین اور پیون مین پانی سی کہ اوس درخت کی نیچی ہی پس فرمایگا
اللہ تعالی ای بیٹی آدم کی شاید کہ مین اگر دون مین تجھکو یہ آرزو تیری مانگی تو مجھسی اور کچھ پس کہیگا وہ شخص نہ ای پروردگار میری اور عہد کریگا وہ شخص
پروردگار سی کہ سوال نہین کرینگا سوای اسکی اور پروردگار اوسکا معذور رکھیگا اور ملامت نہین کرینگا اوسکو سلیی کہ وہ دیکھیگا ایسی چیز کہ نہین صبر ہوگا
اوسکو اوسپر پس نزدیک کریگا اللہ تعالی اوسکو اوس درخت سی پس بیٹھیگا وہ شخص اوس درخت کی سایہ مین اور پیویگا اوسکی پانی سی پہر بلند کیا جائیگا
اوسکی لیی ایک اور درخت کہ وہ بہتر ہوگا پہلی درخت سی یعنی اسلیی کہ چاہیگا اوسکی لیی ترقی اونی سی طرف اعلی کی پس کہیگا ای پروردگار میری نزدیک کر
مجھکو اوس درخت کی تا پیون مین اوسکی پانی سی اور بیٹھون مین اوسکی سایہ مین سوال نہین کرونگا مین تجھسی غیر اوس درخت کی پس کہیگا حق تعالی ای بیٹی
آدم کی کیا عہد کیا تہا تو نی مجھسی یہ کہ سوال نکریگا تو مجھسی غیر اوس درخت کی پس فرمایگا اللہ تعالی شاید کہ اگر مین نزدیک کر دون تجھکو اوس سی سوال
کری تو مجھسی غیر اوسکی پس عہد کریگا وہ اللہ تعالی سی یہ کہ نہ سوال کریگا غیر اوسکی اور رب اوسکا معذور رکہیگا اوسکو سلیی کہ وہ دیکھیگا ایسی چیز کہ نہین
صبر ہوگا اوسکو اوسپر پس نزدیک کریگا اللہ تعالی اوسکو اوس سی پس بیٹھیگا اوسکی سایہ مین اور پیویگا اوسکی پانی سی پہر بلند کیا جاویگا اوسکی لیی ایک
درخت تیسرا نزدیک دروازہ جنت کی کہ وہ اچھا ہوگا پہلی دونون درختون سی پس کہیگا وہ ای رب میری نزدیک کر مجھکو اس درخت سی تاکہ بیٹھون
مین اسکی سایہ مین اور پیون مین اوسکی پانی سی نہین مانگنی کا مین تجھسی غیر اسکی پس فرمایگا اللہ تعالی ای ابن آدم کیا نہ عہد کیا تہا تو نی مجھسی کہ
نہ مانگی گا تجھسی غیر اوسکی کہیگا وہ ہان ای رب میری نہین سوال کرونگا مین تجھسی غیر اسکی اور رب اوسکا معذور رکہیگا اوسکو سلیی کہ وہ دیکھیگا ایسی چیز
کہ نہین صبر ہوگا اوسکو اوسپر پس نزدیک کریگا اللہ تعالی اوسکو اوس سی ف ح حاصل یہ کہ ہر بار درخت دکہائین گی بہتر پہلی سی اور وہ طلب کریگا
قرب اوسکا اور عہد کریگا کہ مین اور نہین طلب کرینگا اور ہر بار عہد شکنی کریگا اور پروردگار تعالی جب اپنی صبری اوسکی دیکہیگا معذور رکہیگا اوسکو جب
درخت تک پس جب نزدیک کریگا اوسکو اوس درخت سی سنیگا آوازین بہشتیون کی کہ اپنی بیبیون اور یارون سی کلام کرتی ہونگی پس کہیگا ای
رب میری داخل کر مجھکو بہشت مین فَيَقُولُ يَا ابْنَ آدَمَ مَا يَصْرِيْنِيْ مِنْكَ أَيُرْضِيْكَ أَنْ أُعْطِيَكَ الدُّنْيَا وَمِثْلَهَا مَعَهَا قَالَ أَيْ
رَبِّ أَتَسْتَهْزِئُ مِنِّيْ وَأَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِيْنَ فَضَحِكَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ فَقَالَ أَلَا تَسْأَلُوْنِيْ مِمَّ أَضْحَكُ فَقَالُوْا مِمَّ تَضْحَكُ فَقَالَ هٰكَذَا
ضَحِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا مِمَّ تَضْحَكُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ مِنْ ضَحِكِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ حِيْنَ قَالَ أَتَسْتَهْزِئُ
مِنِّيْ وَأَنْتَ رَبُّ الْعَالَمِيْنَ فَيَقُوْلُ إِنِّيْ لَا أَسْتَهْزِئُ مِنْكَ وَلٰكِنِّيْ عَلٰى مَا أَشَاءُ قَدِيْرٌ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِيْ رِوَايَةٍ لَهُ عَنْ أَبِيْ
سَعِيْدٍ نَحْوَهُ إِلَّا أَنَّهُ لَمْ يَذْكُرْ فَيَقُوْلُ يَا ابْنَ آدَمَ مَا يَصْرِيْنِيْ مِنْكَ إِلٰى آخِرِ الْحَدِيْثِ وَزَادَ فِيْهِ وَيُذَكِّرُهُ اللّٰهُ سَلْ كَذَا وَ
كَذَا حَتّٰى إِذَا انْقَطَعَتْ بِهِ الْأَمَانِيُّ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى هُوَ لَكَ وَعَشَرَةُ أَمْثَالِهِ قَالَ ثُمَّ يَدْخُلُ بَيْتَهُ فَتَدْخُلُ
عَلَيْهِ زَوْجَتَاهُ مِنَ الْحُوْرِ الْعِيْنِ فَتَقُوْلَانِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ أَحْيَاكَ لَنَا وَأَحْيَانَا لَكَ قَالَ فَيَقُوْلُ مَا
أُعْطِيَ أَحَدٌ مِثْلَ مَا أُعْطِيْتُ ـــ پس فرمایگا اللہ تعالی ای بیٹی آدم کی کونسی چیز جدا کرتی ہی مجھکو تجھسی یعنی
تیری سوال مین سی کہ ہر بار کرتا ہی تو کیا راضی کرتا ہی مجھکو یہ کہ دون مین تجکو بہشت مین مقدار مسافت دنیا کی اور ساتھ اوسکی ساتھ اوسکی
کہیگا وہ سنکر یعنی از راہ نہایت خوشی کی کہ ای پروردگار کیا ٹھٹھا کرتا ہی تو مجھسی یعنی کیا ایسا ہی تو نی مجھکو محل ٹھٹھی کا حال آنکہ تو رب العالمین ہی
پس ہنسی ابن مسعود اور کہا کیا نہین پوچھتی ہو تم مجھسی کہ کس سبب سی ہنسا مین پس پوچھا لوگون نی کہ کس سبب سی ہنسی تم پس کہا ابن مسعود نی
کہ اسیطرح ہنسی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پس کہا صحابہ نی کہ کیون ہنسی آپ یا رسول اللہ فرمایا اسی سبب سی کہ ہنسا تہا سبب ہنسی پروردگار عالمین

اوس وقت کہا اوس شخص نے کیا ٹھٹھا کرتا ہے تو مجھ سے حالانکہ تو پروردگار عالمین ہے ف ع مراد اللہ تعالیٰ کی ہنسی سے کمال رضا ہے ہونا خوشنودی سے ہے
اور ہنسنا آنحضرتؐ کا از راہ تعجب اور سرور کے تھا بسبب دیکھنے کمال رحمت اللہ تعالیٰ کے اور لطف اوسکے کے اپنے بندہ گنہگار پر اور ابن مسعود ہنسے بسبب ہنسنے
آنحضرتؐ کے اور خوشی کی بات ہے فرماویگا اللہ تعالیٰ کہ تحقیق میں نہیں ٹھٹھا کرتا ہوں تجھسے اور جانتا ہوں کہ تو لائق اس عطا کے نہیں ہے ولیکن
میں دیتا ہوں تجھکو بسبب کرم اپنے کے اور جس چیز کو چاہتا ہوں قادر ہوں نقل کی یہ مسلم نے اور مسلم کی ایک روایت میں ابو سعید خدری سے مانند اسکی ہے مگر
تحقیق ابو سعید نے نہیں ذکر کی یہ عبارت فیقول یا ابن آدم ما یصرینی منک آخر حدیث تک اور زیادہ کیا ہے اس روایت میں یہ اور یاد دلاویگا
اوسکو اللہ تعالیٰ اوس بندہ کو کہ مانگ ایسا اور ایسا یہانتک کہ جب تمام ہو جاوینگی آرزوئیں اوسکی فرماویگا اللہ تعالیٰ جو کچھ کہ آرزو کی
تو نے وہ تیری ہے اور دس برابر اوسکی فرمایا حضرتؐ نے پھر داخل ہوگا وہ اپنے گھر میں کہ بہشت میں ہے پس آوینگی اوس پاس دو بیبیاں اوسکی
حور عین سے ف ع حور جمع حوراء کی ہے یعنی عورت سفید رو کی اور عین جمع عیناء کی یعنی کلان چشم کی پس کہینگی سب تعریف واسطے اللہ کے
کہ پیدا کیا تجھکو واسطے ہمارے اور پیدا کیا ہمکو واسطے تیرے یعنی اس گھر میں کہ نہیں ہے موت اوس میں فرمایا حضرتؐ نے پس کہیگا وہ بندہ یعنی نہایت خوشی سے
کہ نہیں دیا گیا کوئی مانند اوس چیز کے کہ دیا گیا ہوں میں یعنی یہ کہا بسبب مطلع ہونے اوسکی کی غیر کی دینے پر وعن انس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم
قال لیصیبن اقواما سفع من النار بذنوب اصابوها عقوبۃ ثم یدخلہم اللہ الجنۃ بفضل رحمتہ فیقال لہم الجہنمیون رواہ البخاری
اور روایت ہے انس سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم اللہ کی البتہ پہونچیگی مسلمانوں کی گروہوں کو علامت اور اثر آگ دوزخ سے کہ تغیر
کریگا اونکی مونہوں کو بسبب گناہوں کی کہ کیے تھے اونہوں نے وہ گناہ واسطے عذاب کی گناہونکی سزا میں پھر داخل کریگا اونکو اللہ تعالیٰ بہشت میں
بوسیلہ زیادتی رحمت اپنی کی پس کہا جاویگا اون لوگوں کو جہنمی نقل کی یہ بخاری نے ف ع سبب داخل ہونے اونکے دوزخ میں اول بار اور یہ
اونکی تحقیر وتنقیص کی لیے نہیں کہنے کی بلکہ واسطے خوش کرنے اور یاد دلانے نعمت کی کہینگے تا شکر نعمت کریں اور خوشحال اور مستبشر ہوں وعن
عمران بن حصین قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یخرج قوم من النار بشفاعۃ محمد فیدخلون الجنۃ ویسمون الجہنمیین رواہ البخاری
وفی روایۃ یخرج قوم من امتی من النار بشفاعتی یسمون الجہنمیین اور روایت ہے عمران بن حصین سے کہا فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نکالی جاویگی ایک قوم آگ سے بسبب شفاعت آنحضرتؐ کی پس داخل ہووینگی بہشت میں اور نام رکھے جاوینگے جہنمی نقل کی بخاری نے
اور ایک روایت میں یوں آیا ہے کہ باہر نکالی جاویگی ایک جماعت میری امت میں سے آگ دوزخ سے بسبب شفاعت میری کی نام رکھا جاویگا اونکا جہنمی
وعن عبد اللہ بن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انی لاعلم آخر اہل النار خروجا منہا وآخر اہل الجنۃ
دخولا رجل یخرج من النار حبوا فیقول اللہ اذہب فادخل الجنۃ فیاتیہا فیخیل الیہ انہا ملأی فیقول یا رب وجدتہا
ملأی فیقول اذہب فادخل الجنۃ فان لک مثل الدنیا وعشرۃ امثالہا فیقول اتسخر منی او تضحک منی وانت الملک فلقد
رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ضحک حتی بدت نواجذہ وکان یقال ذلک ادنی اہل الجنۃ منزلۃ متفق علیہ
اور روایت ہے عبد اللہ بن مسعود سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ میں البتہ جانتا ہوں آخر دوزخیوں کا ازروی نکلنے کی اوس سے
اور آخر بہشتیوں کا ازروی داخل ہونے کی بہشت میں ایک شخص ہوگا کہ نکلیگا دوزخ سے گھٹنیوں چلکر پس فرماویگا اللہ تعالیٰ جا اور داخل ہو
بہشت میں پس آویگا وہ بہشت میں یا قریب اوسکی پس ڈالا جاویگا اوسکی خیال میں یعنی اللہ تعالیٰ ایسی صورت دکھاویگا کہ بہشت بھری ہوئی ہے
لوگوں سے اور اوس میں جگہ نہیں ہے پس کہیگا وہ شخص اے پروردگار میرے پایا میں نے بہشت کو بھرا ہوا لوگوں سے یعنی اور میرے لیے اوس میں

مسلمان آگ دوزخ سے پس روکی جاوینگے اوپر پل صراط کی کہ درمیان بہشت اور دوزخ کی ہے پس بدلا لیا جاویگا واسطی بعض اونکی کی بعض سے جو ظلم کہ
تھے درمیان اونکی دنیا مین یہانتک کہ جب پاک کیے جاوینگے لوث اعمال خبیثہ اور اخلاق ذمیمہ سے اذن دیا جاویگا اونکو بہشت کی داخل ہونیکا
ف ح اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ورود مومنون کا دوزخ مین اونکی پاک و صاف کرنیکی لیے ہوگا تا پاک و صاف کرکی بہشت مین کہ مکان اونکی خلود کا
ہے داخل کیے جاوینگے نہ بطریق غضب عداوت کی جیسے کہ دنیا مین بسبب مصیبتون اور بیماریون کی کفارہ گناہون کا کرتے ہین محققون نے کہا ہے کہ بعضے گناہ
ہین کہ بسبب امراض اور مصائب کی اونسے پاک ہونگے اور بعضون سے بسبب شدت سکرات موت کی اور بعضون سے بسبب عذاب قبر کی اور بعضے گناہ ہین
کہ سوای آگ دوزخ کی اونسے پاک نہین ہونے کی جیسے کہ سونا اور چاندی بغیر گلانی کی صاف و پاک نہین ہوتا ہے پس قسم ہے اوس ذات پاک کی کہ جان
محمد کی اوسکی ہاتہ مین ہے کہ البتہ ایک اونکا خوب پہچاننے والا ہوگا مکان اپنا کہ بہشت مین ہوگا ف ح یہ اشارہ ہے طرف قوت نورانیت دل اور
ہدایت کی بعد از پاک و صاف ہونیکی گناہون سے اور طرف اسکی کہ جیسے دنیا مین بسبب نور توفیق کی ساتہ ایمان اور عمل صالح اور مقام قرب الہی کی راہ
پائی تو آخرت مین بھی اپنی منزل و مقام کی کہ بہشت مین ہے راہ پاوینگے نقل کی یہ بخاری نے **وعن** ابی ہریرۃ قال قال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یدخل احد الجنۃ الا اُری مقعدہ من النار لو اساء لیزداد شکرا ولا یدخل النار احد الا
اُری مقعدہ من الجنۃ لو احسن لیکون علیہ حسرۃ رواہ البخاری اور روایت ہے ابو ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہین داخل
ہوگا کوئی بہشت مین مگر کہ دکھائی جاویگی اوسکو جگہ بیٹھنے اوسکی کی آگ سے کہ اگر بدی کرتا جگہ اوسکی وہ ہوتی اور یہ دکھانا جگہ کا دوزخ مین اسلیے ہوگا
کہ تا زیادہ کرین شکر اور بہت پاوین ثواب اوسکا اور نہین داخل ہوگا دوزخ مین کوئی مگر کہ دکھائی جاویگی جگہ بیٹھنے اوسکی کی بہشت سے کہ اگر نیکی کرتا
جگہ اوسکی وہ ہوتی تا ہو یہ دکھانا اوسپر حسرت اور ندامت اور زیادہ ہو عذاب نقل کی یہ بخاری نے **وعن** ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم اذا صار اہل الجنۃ الی الجنۃ واہل النار الی النار جیئ بالموت حتی یجعل بین الجنۃ والنار ثم یذبح ثم ینادی منادٍ
یا اہل الجنۃ لا موت ویا اہل النار لا موت فیزداد اہل الجنۃ فرحا الی فرحہم ویزداد اہل النار حزنا الی حزنہم متفق علیہ
اور روایت ہے ابن عمر سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ جاوینگے بہشتی بہشت مین اور جاوینگے دوزخی دوزخ مین لائی جاویگی موت
اور بعضی روایتون مین آیا ہے کہ لائی جاویگی موت بصورت دنبہ کی یہانتک کہ رکہی جاویگی درمیان بہشت و دوزخ کی پہر ذبح کیجاویگی پہر پکاریگا
پکارنیوالا اے بہشتیون نہین ہے بعد اسکی موت یعنی کبہی بلکہ خلود ہے بلا موت اور اے دوزخیون نہین ہے بعد اسکی موت پس زیادہ کرینگے بہشتی خوشی کو
طرف خوشی اپنی کی کہ رکہتی تہی اور زیادہ کرینگے دوزخی غم کو طرف غم اپنی کی کہ رکہتی تہی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے

## الفصل الثانی

**عن** ثوبان عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال حوضی من عدن الی عمان البلقاء ماؤہ اشد بیاضا من اللبن واحلی
من العسل واکوابہ عدد نجوم السماء من شرب منہ شربۃ لم یظما بعدہا ابدا اول الناس ورودا فقراء المہاجرین الشعث
رءوسا الدنس ثیابا الذین لا ینکحون المتنعمات ولا یفتح لہم السدد رواہ احمد والترمذی وابن ماجۃ وقال الترمذی ہذا حدیث غریب
روایت ہے ثوبان سے اونہون نے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آنحضرت نے کہ مسافت حوض میری کی مقدار مسافت کی ہے عدن سے عمان بلقا تک
ع عدن بفتحتین اور دال کی زبر سے نام ایک شہر کا ہے یمن کی شہرون مین سے قریب دریای سندہ کی اور عمان ساتہ پیش عین مہملہ اور تشدید میم کی اور بلقا
زبر با اور جزم لام اور قاف ممدودہ سے شہر ہے شام مین اور عمان مرفوع ہے اوپر [illegible] یعنی یہ ہے کہ مقدار مسافت میری حوض کی [illegible] اتنی ہے کہ جتنی
فاصلہ ان دونون جگہون مین ہے [illegible]

وغیر ذلک تو مقصود ان سب سی تصویر کثرت طول و عرض کی ہی نہ تعیین قدر بعینہ بس وارد ہوئی ہی حدیث ہر مقام مین موافق سمجھ سامع کی ت پانی
اوسکا دودھ سی زیادہ سفید ہی اور شیرینی مین زیادہ ہی شہد سی اور آبخوری اوسکی بقدر گنتی ستارون آسمان کی جو کوئی پیویگا اوسمین سی ایکبار پیاسا نہین ہوگا
بعد اوسکی کبھی پہلی لوگ کہ اوترین گی اوسپر پانی پینی کی لیی فقرا مہاجرین ہونگی ف ع یعنی بسبب پیاسین ظاہری اور باطنی اپنی کی جیسی کہ فرمایا ہی آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نی اجوعکم فی الدنیا اشبعکم فی الآخرۃ اور اسی قیاس پر بہت پیاسی اور فرمایا اللہ تعالی نی کلوا واشربوا ہنیئا بما اسلفتم فی الایام الخالیۃ
اور مراد مہاجرین سی وہ ہین کہ جنہون نی ہجرت کی مکہ سی طرف مدینہ کی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سردار اونکی ہین اور انہین کی حکم مین ہین وہ
لوگ کہ ہجرت کری اپنی وطن اصلی سی گئی مکہ یا مدینہ زاد اللہ شرفہما کو اور اختیار کیا فقر کو غنا پر اور گمنامی کو شہرت پر اور نہ کیا کچھ حاصل کرنی مال و جاہ کی
اور مشغول ہوئی علم و عمل مین رضای مولی کی لیی ت ایسی فقرا مہاجرین کہ پراگندہ ہین بال سر کی اور میلی ہین کپڑی ایسی ہین کہ نہین نکاح کیی جاتی
عورتون نعمت والیون سی یعنی اگر خواستگاری کرین ایسی عورتون سی مقبول نہون اور نہین کھولی جاتی اونکی لیی دروازی نقل کی یہ احمد اور ترمذی
اور ابن ماجہ نی اور کہا ترمذی نی کہ یہ حدیث غریب ہی ف ع یعنی اگر کھڑی ہون بالفرض والتقدیر دنیا دار کی دروازی پر اور طلب اذن کرین
تو نہ کھولا جاوی اونکی لیی دروازہ یہ کنایہ ہی نہ التفات کرنی سی طرف اونکی ضیافت اور انواع دعوات مین **وعن** زید بن ارقم قال کنا
مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فنزلنا منزلا فقال ما انتم جزء من مائۃ الف جزء ممن یرد علی الحوض قیل
کم کنتم یومئذ قال سبع مائۃ او ثمان مائۃ رواہ ابو داود اور روایت ہی زید بن ارقم سی کہ کہا تہی ہم ساتہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی
یعنی سفر مین پس اوتری ہم ایک منزل مین پس فرمایا آنحضرت نی یعنی صحابہ حاضرین سی کہ نہین ہو تم ایک جزو لاکہہ جزو مین سی نسبت اون لوگون کی
کہ اوترینگی میری پاس حوض پر کہا گیا زید بن ارقم کو کہ کتنی تہی تم اوس دن کہا زید بن ارقم نی کہ تہی ہم سات سو یا آٹہہ سو نقل کی یہ ابو داود نی ف ع
مراد اس سی تحدید یا تعیین نہین ہی بلکہ مراد تخصیص بہتایت بیان کرنی ہی اور شاید کہ مراد نسبت غیر محصورہ زیادہ نسبی ہون اسلیی کہ ظاہر یہی کہ وارد تمام امت
ہوگی مگر کہ تخصیص ہو ساتہ بعضون کی اونہین سی واللہ اعلم **وعن** سمرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان لکل نبی حوضا
وانہم لیتباہون ایہم اکثر واردۃ وانی لارجو ان اکون اکثرہم واردۃ رواہ الترمذی وقال ہذا حدیث غریب
اور روایت ہی سمرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق واسطی ہر نبی کی حوض ہی یعنی ہوی گی امت اوسکی اوسکی حوض سی اور تحقیق
انبیا فخر کرینگی آپسمین کہ کونسا اونمین سی بہت زیادہ ہی از روی امت کی کہ وارد ہوین گی حوض پر اور تحقیق مین البتہ امید رکہتا ہون کہ ہونگا مین اکثر
اونکا از روی آنیوالون کی میری حوض پر ف ع یعنی امت میری زیادہ ہوگی اور انبیا کی امت سی اور یقینی ہی اور لفظ ارجو کہ متضمن ہی شک کی ہی تو
کہی ہی بسبب تواضع کی نقل کی یہ ترمذی نی اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہی **وعن** انس قال سألت النبی صلی اللہ علیہ وسلم
ان یشفع لی یوم القیمۃ فقال انا فاعل قلت یا رسول اللہ فاین اطلبک قال اطلبنی اول ما تطلبنی علی الصراط قلت فان لم القک
علی الصراط قال فاطلبنی عند المیزان قلت فان لم القک عند المیزان قال فاطلبنی عند الحوض فانی لا اخطئ ہذہ الثلث
المواطن رواہ الترمذی وقال ہذا حدیث غریب اور روایت ہی انس سی کہ کہا چاہا مین نی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی یعنی درخواست
کی مین نی آپ سی یہ کہ شفاعت کرین میری روز قیامت کی یعنی شفاعت خاص امت مین سی شفاعت عامہ مین فرمایا آنحضرت نی کہ مین کرونگا
شفاعت کہا مین نی کہ یا رسول اللہ پس کہان ڈھونڈہون مین آپکو اور کہان پاؤن آپکو فرمایا کہ ڈھونڈہیو مجکو اول بار کہ ڈھونڈہی میری تئین پل صراط پر کہا مین نی اگر نپاؤن مین آپکو
پل صراط پر تو کہان ڈھونڈہون آپکو فرمایا پس اگر وہان نپاوی تو ڈھونڈہیو مجکو نزدیک میزان کی کہا مین نی پس اگر نپاؤن مین آپکو نزدیک

میزان کی تولکے وقت جب تک معلوم ہوں کہ ترازو میں نیکیان بھاری ہوتی ہیں یا ہلکی اور نامۂ اعمال کے وقت جب تک یہ معلوم ہو کہ داہنے ہاتھ میں ملتا ہے یا بائیں ہاتھ میں اور پل صراط پر جب تک پار نہ ہو جائے یعنی کبھی
نہوں اور کبھی وہاں چونکہ کار و بار شفاعت اونکی ان جگہوں میں ہوگی ہیں اونکی کارپردازی میں مشغول ہونگا اگر کوئی کہی کہ کیونکر تطبیق ہو حدیث
میں اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث میں کہ باب الحساب کی دوسری فصل میں گذری کہ جب حضرت عائشہ رضی نے آنحضرت سے پوچھا کہ آیا آپ یاد کرینگی اپنی اہل
عیال کو روز قیامت کے فرمایا ان تین جگہوں میں کوئی کسی کو یاد نہیں کریگا جواب اسکا یہ ہی کہ پہلی حدیث محمول ہی غائبین پر کہ نہیں یاد
کرینگی حضرت صلعم کسی کو غائبین میں اون جگہوں میں اور دوسری حدیث یعنی یہی محمول ہی اوپر کہ جو حاضر ہونگی حضرت صلعم کی
امت میں سے کہ اونکی شفاعت کرینگی اور طیبی نی یہ جواب لکھا ہی کہ حضرت عائشہ رضی کو جواب مذکور اسلیے دیا کہ وہ زوجہ پاک آپکی
تھیں ایسا نہو کہ تکیہ اور اعتماد شفاعت پر کر بیٹھیں اور عمل اور عبادت و جہد سے باز رہیں جیسے کہ اپنی اہل بیت اور قرابتیوں سے فرماتی تھی کہ میں مالک نہیں
ہوں تمہارا کسی چیز کا عمل کرو اور تکیہ مجہپر نکرو اور انس سے اسطرح فرمایا تا امیدوار ہوں اور حقیقت میں شدت اور محنت اوس دن کی کہ نہایت سخت ہی اور
درجہ شفاعت حضرت کی لیے ثابت اور دونوں حق ہیں اور ہر جواب میں مصلحت حال مخاطب کی رعایت فرمائی نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث
غریب ہی وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قِيلَ لَهُ مَا الْمَقَامُ الْمَحْمُودُ قَالَ ذٰلِكَ يَوْمٌ يَنْزِلُ اللّٰهُ تَعَالٰى
عَلٰى كُرْسِيِّهِ فَيَئِطُّ كَمَا يَئِطُّ الرَّحْلُ الْجَدِيدُ مِنْ تَضَايُقِهِ بِهِ وَهُوَ كَسَعَةِ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ وَيُجَاءُ بِكُمْ حُفَاةً عُرَاةً غُرْلًا فَيَكُونُ أَوَّلَ
مَنْ يُكْسٰى إِبْرَاهِيمُ يَقُولُ اللّٰهُ تَعَالٰى اكْسُوا خَلِيلِي فَيُؤْتٰى بِرَيْطَتَيْنِ بَيْضَاوَيْنِ مِنْ رِيَاطِ الْجَنَّةِ ثُمَّ أُكْسٰى عَلٰى إِثْرِهِ ثُمَّ أَقُومُ عَنْ
يَمِينِ اللّٰهِ مَقَامًا يَغْبِطُنِي الْأَوَّلُونَ وَالْآخِرُونَ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ اور روایت ہی ابن مسعود سے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ کہا گیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم
سے کہ کیا ہی مقام محمود اور کیا ہی صفت اوسکی کہ حق تعالی نی آپکی دینی کا وعدہ فرمایا ہی اسمیں اور آیت میں عسی ان یبعثک ربک مقاما محمودا فرمایا آنحضرت
نی یہ دن کہ پہنچونگا میں اوسمین مقام محمود میں وہ دن ہی کہ نزول فرماویگا اللہ تعالی اپنی کرسی پر پس آواز کریگی کرسی جیسی کہ آواز کرتا ہی زین نیا جو تنگ ہوگا
تنگی اپنی سے اور فراخی کرسی کی مانند فراخی درمیان آسمان اور زمین کی ہی شارح اور حدیث میں آیا ہی کہ نہیں ہیں ساتوں آسمان اور ساتوں زمینیں
نسبت کرسی کی مگر مانند ایک حلقہ کی جنگل میں اور فضیلت عرش کی کرسی پر مانند فضیلت اوس جنگل کی ہی اوس حلقہ پر پس اس حدیث میں جو فراخی کرسی
کی بیان ہوئی تو یہ تصویر اور تمثیل عظمت کرسی کی ہی بحسب فہم عرف کی نہ تحدید اور نہ بیان اوسکی مقدار کی ہی جیسی کہ جنت کی فراخی میں واقع ہوا ہی عرضها
السموات والارض اور مقصود یہاں بیان کرنا کرسی کی فراخی کا اور دفع کرنا توہم تنگی اوسکی کا ہی کہ شاید وہم ہو اوسکی ہی ساتھ زین کی اور آواز
کرنی اوسکی سے بسبب تنگی کی پیدا ہوا تھا اور یہ حدیث قبیلہ متشابہات سے ہی اور خلاصہ معنی بیان کرنا عظمت کبریائی الہی کا اور ظہور بادشاہت اور
حکم اوسکی کا ہی اور معنی مفردات کلام کی یہاں ملحوظ نہیں اور کرسی ماخوذ ہی کرسی بادشاہ سے کہ اوسپر بیٹھے اور حکم رانی کرے یا کرسی علم سے کہ اوسپر افادہ
اور افاضہ علوم و معارف کا کرے ہے اور لایا جاویگا تمکو ننگی پاؤں ننگی بدن بے ختنہ پس ہوگا اول اون شخصوں کا کہ لباس پہنائی جائینگی ابراہیم فرمایگا
اللہ تعالی یعنی ملائکہ کو کہ پہناؤ میری دوست کو پس لائی جاوینگی دو چادریں نرم کتان سفید کی بہشت کی چادروں میں پہر پہنایا جاونگا میں پیچھے ابراہیم
کی شارح سبب حضرت ابراہیم کی پہلے لباس پہنانیکا باب الحشر کی پہلی فصل میں بیان ہو چکا اور معلوم ہوا کہ یہ دلالت نہیں کرتا کہ ابراہیم افضل ہیں
آنحضرت صلعم سے بلکہ تقدیم اور تعظیم اونکی بسبب باپ ہونی آنحضرت صلعم کی ہوگی یا یہ کہ یہ فضل جزئی ہی اور فضل جزئی منافی فضل کلی کی نہیں اور فضل کلی ہی
کہ فرمایا ثم اقوم عن یمین الرحمن الخ اور یہ جو کہا گیا ہی کہ آنحضرت صلعم لباس پہنی اوٹھینگی کی ظاہر میں یہ منافات رکہتا ہی حضرت صلعم کی قول سے کہ فرمایا
پہر پہنایا جاؤنگا میں پیچھے ابراہیم کی مگر یہ کہ کہا جاوی کہ آنحضرت صلعم اپنی قبر سے لباس میں اوٹھینگی اور باوجود اسکی انبیا صلوۃ اللہ علیہم کی ساتھ بھی ایسا

دی جاوین دوبارہ بسبب کمال شرف کی ت پہر کہڑا ہونگا مین داہنی طرف اللہ تعالی کی کہڑا ہونا کہ رشک لیجاوینگی مجہپر اگلی پچہلی ف ع اگر کہا جاوی کہ کیا وجہ مطابقت کی درمیان سوال اور جواب کی تو جواب یہ دیا جاویگا کہ دلالت کرتا ہی جواب یہ قول حضرت کا پہر کہڑا ہونگا مین الخ لیکن آنحضرت نی ذکر کیا اوس وقت کہ ہوگا اوسمین مقام محمود اور بیان کیا اوسکی ہولونکا کہ نفسون مین بڑی معلوم ہو یہہ اشارہ کیا طرف جواب کی ساتہ قول اپنی کی ثم اقوم عن یمین اللہ اور حاصل جواب یہ کہ مقام محمود وہ مقام ہی کہ کہڑی ہونگی اوسمین حضرت داہنی طرف اللہ تعالی کی دن قیامت کی اور اس حدیث مین دلالت ظاہر ہی اوپر فضیلت ہماری نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی تمام کائنات پر حتی کہ انبیا اور رسولون اور تمام مقربین صلی اللہ علیہم اجمعین پر **وَعَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شِعَارُ الْمُؤْمِنِيْنَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَلَى الصِّرَاطِ رَبِّ سَلِّمْ سَلِّمْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ** اور روایت ہی مغیرہ بن شعبہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ علامت مومنین کی دن قیامت کی پل صراط پر وقت گذرنیکی اوس سی یہ کلمہ ہوگا ای رب میری سلامت رکہہ سلامت رکہہ ف ع قاموس مین ہی کہ شعار شین کی زیر سی علامت جنگ مین اور سفر مین اور یہ کلمہ علامت مسلمانون کی ہی کہ اوس سی پہچانی جاوینگی اور سلامت بمتابعت اور اقتدا پیغمبرون اپنی کی ہمکو کہینگی اور ظاہر تر یہ ہی کہ یہ کلمہ شعار مومنین کاملین کا ہوگا کہ وہ علما عاملین اور شہدا اور صالحین ہین کہ انکو مرتبہ شفاعت ہی باتباع انبیا اور رسولون کی اور روایت کیا ابن مردویہ نی حضرت عائشہ سی بطریق مرفوع کی کہ شعار مومنین کا اوس دن کہ اوٹہائی جائینگی اپنی قبرون سی لا الہ الا اللہ وعلی اللہ فلیتوکل المومنون ہوگا اور روایت کیا شیرازی نی عمرو سی کہ شعار مومنین کا روز قیامت کی اندہیریون مین یہ ہوگا لا الہ الا انت نقل کی یہ ترمذی نی اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہی **وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ شَفَاعَتِيْ لِأَهْلِ الْكَبَائِرِ مِنْ أُمَّتِيْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُوْ دَاوُدَ وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنْ جَابِرٍ** اور روایت ہی انس سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ شفاعت میری ثابت ہی گناہ کبیرہ کرنی والون کی لیی میری امت مین سی ف ع یعنی شفاعت میری بیچ عفو کرنیکی کبائر کی خاص ہی ہمت آگی ہی گئی اور انبیون کی لیی اور کہا طیبی نی کہ مراد وہ شفاعت ہی کہ جو اعلی نجات اور خلاصی کی ہوگی عذاب سی اور جو اعلی رفعت درجات کی اور زیادتی کرامات کی ثابت ہی واسطی اولیا اور اتقیا اور علما کی بہی اور اہل سنت کی نزدیک ثابت ہی شفاعت اس آیت سی یومئذ لا تنفع الشفاعۃ الا من اذن لہ الرحمن ورضی لہ قولا اور حدیثین آئی ہین اسمین کہ سب ملکر حد تواتر کو پہونچی ہین اور اجماع ہی سلف صالح کا اور انکی بعد اہل سنت کا اسپر اور منکر ہین شفاعت کی خوارج اور بعضی معتزلہ اور شفاعت پانچ قسم پر ہی ایک تو خاص ہی ہماری نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ساتہ اور وہ یہ ہی کہ راحت دینگی حضرت لوگونکو موقف کی ہولون سی اور دوسری ہوگی بیچ داخل کرنی ایک قوم کی جنت مین بغیر حساب کی اور یہ بہی وارد ہوئی ہی ہماری نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی لیی اور تیسری شفاعت اوس قوم کی لیی ہوگی کہ لائق ہون گی دوزخ کی پس شفاعت کرینگی انکی حق مین ہماری نبی صلعم جنکی لیی کہ اللہ تعالی چاہیگا اور چوتہی انکی حق مین کہ داخل ہونگی آگ مین گنہگار دوزخ مین سی پس حدیثین آئی ہین اونکی نکالنی مین بسبب شفاعت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اور فرشتون کی اور بہائی مسلمانون کی پہر نکالیگا اللہ تعالی اوس شخص کو کہ کہا ہوگا اوسنی لا الہ الا اللہ اور پانچوین شفاعت ہوگی بیچ زیادتی درجات کی بہشت مین اہل بہشت کی لیی روایت کی یہ ترمذی اور ابو داود نی اور روایت کی ابن ماجہ نی جابر سی **وَعَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَانِيْ آتٍ مِنْ عِنْدِ رَبِّيْ فَخَيَّرَنِيْ بَيْنَ أَنْ يُدْخِلَ نِصْفَ أُمَّتِي الْجَنَّةَ وَبَيْنَ الشَّفَاعَةِ فَاخْتَرْتُ الشَّفَاعَةَ وَهِيَ لِمَنْ مَاتَ لَا يُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ** اور روایت ہی عوف بیٹی مالک کی سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی پس مختار کیا مجکو اسمین کہ داخل ہو آدہی امت میری بہشت مین اور درمیان شفاعت کی یعنی سب کی لیی پس اختیار کی

میں نے شفاعت کرنی یعنی واسطے امت اجابت کے تا سب مومنوں کو شامل ہو اور کوئی ان سے باہر نکلے جیسے کہ فرمایا اور شفاعت ثابت ہے اونکی
لیے کہ مرے اس حال میں کہ نہ شریک کرتا ہو ساتھ اللہ کے کسی کو یعنی سب مومنوں کی لیے نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نے **وَعَنْ** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ
أَبِي الْجَدْعَاءِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُولُ یَدْخُلُ الْجَنَّۃَ بِشَفَاعَۃِ رَجُلٍ مِنْ أُمَّتِي أَکْثَرُ مِنْ بَنِي تَمِیمٍ
رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ وَابْنُ مَاجَۃَ اور روایت ہے عبد اللہ بن ابی الجدعا سے کہ کہا سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
سے فرماتے کہ داخل ہونگے بہشت میں بسبب شفاعت کرنے ایک شخص کی یعنی شخص بزرگ کی میری امت میں سے زیادہ بنی تمیم سے **ف ع** کہ ایک قبیلہ ہے
نہایت بڑا اور جب ایک شخص کی شفاعت سے اتنے آدمی بہشت میں جاوینگے تو دیکھا چاہیے کہ کتنے اچھے لوگ ہونگے میری امت میں اور سب شفاعت
کرینگے پس بہت سے لوگ اونکی شفاعتوں سے بہشت میں جاوینگے اور بعضوں نے کہا کہ یہ شخص حضرت عثمان رض ہونگے اور بعضوں نے کہا اویس قرنی اور
بعضوں نے کہا اور کوئی کہا زین العرب نے کہ یہ قریب تر ہے **ت** نقل کی یہ ترمذی اور دارمی اور ابن ماجہ نے **وَعَنْ** أَبِي سَعِيدٍ أَنَّ رَسُولَ
اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ مِنْ أُمَّتِي مَنْ يَشْفَعُ لِلْفِئَامِ وَمِنْهُمْ مَنْ يَشْفَعُ لِلْقَبِيلَةِ وَمِنْهُمْ مَنْ يَشْفَعُ لِلْعُصْبَةِ وَ
مِنْهُمْ مَنْ يَشْفَعُ لِلرَّجُلِ حَتَّى يَدْخُلُوا الْجَنَّةَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے ابو سعید خدری سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
کہ تحقیق امت میری سے یعنی بعضے افراد امت سے جنس علما اور شہدا اور صلحا سے وہ شخص ہوگا کہ شفاعت کریگا جماعتوں کی اور بعض اونمیں سے وہ ہوگا
کہ شفاعت کریگا ایک قبیلہ کی **ف ع** اور قبیلہ قوم کثیر اور ایک باپ کی بیٹوں کو کہتے ہیں **ت** اور بعضے اونمیں سے وہ ہوگا کہ شفاعت کریگا عصبہ کی
**ف ح** عصبہ کہتے ہیں اور جزم صاحب دس سے چالیس تک **ت** اور بعضے اونمیں سے وہ ہوگا کہ شفاعت کریگا ایک مرد کی یہانتک کہ داخل ہونگے
اسیطرح شفاعت سے تمام امت بہشت میں نقل کی یہ ترمذی نے **وَعَنْ** أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰہَ عَزَّ وَجَلَّ
وَعَدَنِي أَنْ يُدْخِلَ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِي أَرْبَعَمِائَةِ أَلْفٍ بِلَا حِسَابٍ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ زِدْنَا يَا رَسُولَ اللّٰہِ قَالَ وَهٰكَذَا فَحَثَا
بِكَفَّيْهِ وَجَمَعَهُمَا فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ زِدْنَا يَا رَسُولَ اللّٰہِ قَالَ وَهٰكَذَا فَقَالَ عُمَرُ دَعْنَا يَا أَبَا بَكْرٍ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ مَا عَلَيْكَ أَنْ
يُدْخِلَنَا اللّٰہُ كُلَّنَا الْجَنَّةَ فَقَالَ عُمَرُ إِنَّ اللّٰہَ عَزَّ وَجَلَّ إِنْ شَاءَ أَنْ يُدْخِلَ خَلْقَهُ الْجَنَّةَ بِكَفٍّ وَاحِدٍ فَعَلَ فَقَالَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدَقَ عُمَرُ رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ اور روایت ہے انس سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے کہ تحقیق خدا عز وجل نے وعدہ کیا مجھسے کہ داخل کریگا بہشت میں میری امت میں سے چار لاکھ بلا حساب یعنی بے حساب و کتاب اور بے سابقہ عذاب کے پس کہا ابو بکر رض نے زیادہ کیجیے
ہمکو یا رسول اللہ یعنی مانگیے اللہ تعالی سے اور چاہیے اوس سے کہ زیادتی کرے ہمیں یا زیادتی کیجیے خبر دینے میں اوس چیز سے کہ وعدہ کیا ہے تمسے تمہارے پروردگار نے
**ف ح** اور پہلے گذرا کہ ستر ہزار ہونگے اور ہر ہزار کے ساتھ ستر ہزار ہونگے اور تین لپیں **ت** فرمایا آنحضرت نے اور زیادتی اسیطرح پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے
بیان کیا کہ لپ بنائیں دونوں ہاتھوں سے اور جمع کیا دونوں ہاتھوں اپنے کو **ف ع** یعنی جیسے کہ وقت دینے کے کرتے ہیں اور ظاہر یہ ہے کہ یہ
حکایت ہے فعل حق سبحانہ کی چنانچہ آئی ہے کہا ہے شراح نے کہ بیان کی یہ مثل لپ بنانے کی اسلیے ہے کہ شان اچھا دینے والے کی یہ ہے کہ جب مطلب زیادتی کی کیجاتی
ہے تو دونوں ہاتھوں سے لپ بھر کر دیتا ہے بلا حساب پس لپ بھرنا کنایہ ہے مبالغہ سے بہت دینے میں والا وہاں نہ ہتھیلی ہے اور نہ لپ **ت** پھر کہا
ابو بکر رض نے کہ زیادہ کر دیجیے ہمکو یا رسول اللہ فرمایا اسیطرح یعنی وہی پہلی طرح اشارہ کیا دونوں ہاتھوں سے پس کہا عمر رض نے کہ چھوڑ دو ہمکو اے ابو بکر رض یعنی تا
عمل کریں اور نہ خوف عذاب کی جد و جہد کریں اور سست ہوں اور باعتماد کرم الہی کی عمل سے باز رہیں پس کہا ابو بکر رض نے نہیں ضرر تمہارا اے عمر کہ داخل کرے
اللہ ہم سب کو بہشت میں پس کہا عمر رض نے کہ تحقیق اللہ عز وجل اگر چاہے داخل کرنا مخلوقات اپنی کا بہشت میں ایکبار کر سکتا ہے یعنی پس احتیاج تکرار

سوال اور کثرت اوسکی کی کیا ہی پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ سچ کہا عمر رضؓ نے **ف** ح کہا ہی علمار نے کہ جو کچھ ابو بکر رضؓ نے کہا قبیلہ محتاجگی
اور سکینت و نیاز مندی سی ہی اور قول عمر رضؓ کا قبیلہ رضا اور تسلیم سی ہی اور آنحضرت ؐ نے جو اول جواب ندیا ابو بکر رضؓ کو ساتھ اوس چیز کی کہ عمر رضؓ نے کہا
اور دوبارہ تصدیق عمر رضؓ کی کی سو یہی کہ بشارت کو دخل عظیم ہی عمل پر توجہ مین اور کلام عمر رضؓ کا بہی بشارت ہی بلکہ عظیم تر اوس سی پس آل دونون کا
ایک ہی ہوگا فائدہ نقل کی بغوی نی شرح سنۃ مین **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَفُّ أَهْلُ النَّارِ
فَيَمُرُّ بِهِمُ الرَّجُلُ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَيَقُوْلُ الرَّجُلُ مِنْهُمْ يَا فُلَانُ أَمَا تَعْرِفُنِيْ أَنَا الَّذِيْ سَقَيْتُكَ شَرْبَةً وَقَالَ بَعْضُهُمْ أَنَا
الَّذِيْ وَهَبْتُ لَكَ وَضُوْءًا فَيَشْفَعُ لَهُ فَيُدْخِلُهُ الْجَنَّةَ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی اوسی انس سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے صف باندہ کر کہڑی کیی جاوینگی یا صف باندہ کر کہڑی ہونگی دوزخی یعنی گنہگار اور بدکار مومن راہ مین بہشتیون کی یعنی علمار اخیار
اور صلحار ابرار کی بہیئۃ مسکینون سائلین کی اغنیا کی راہ مین اس دار دنیا مین پس گذریگا اونپر ایک شخص بہشتیون مین سی پس کہیگا ایک شخص دوزخیون مین سی
اوس بہشتی کو ای فلانی یعنی نام لیگا اوسکا کیا نہین پہچانتا ہی تو مجکو مین وہ ہون کہ پلایا تہا مین نی تجکو ایکبار پانی اور کہی گا بعض اونکا یعنی دوزخیونکا
کہ مین وہ شخص ہون کہ دیا تہا مین نی تجکو پانی وضو کا پس شفاعت کریگا وہ بہشتی اوس دوزخی کی پس داخل کریگا اوسکو بہشت مین **ف** ع یعنی سبب ہوگا
اوسکی دخول کا اور اس سی معلوم ہوا کہ فاسق و گنہگار اگر خدمت واعانت اہل طاعت وتقوی کی دنیا مین کرینگی تو نتیجہ اوسکا پاوینگی اور اونکی امداد و شفاعت
سی بہشت مین جاوینگی کہا مظہر نی کہ اس مین رغبت دلائی احسان کرنی پر مسلمانون سی خصوصاً صلحا سی اور اونکی ہمنشینی کرنی پر اور محبت پر کہ اونکی
صحبت زینت ہی دنیا مین اور نور ہی عقبی مین نقل کی ابن ماجہ نی **وَعَنْ** أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ إِنَّ رَجُلَيْنِ مِمَّنْ دَخَلَ النَّارَ اشْتَدَّ صِيَاحُهُمَا فَقَالَ الرَّبُّ تَعَالٰى أَخْرِجُوْهُمَا فَقَالَ لَهُمَا لِأَيِّ شَيْءٍ اشْتَدَّ صِيَاحُكُمَا
قَالَا فَعَلْنَا ذٰلِكَ لِتَرْحَمَنَا قَالَ فَإِنَّ رَحْمَتِيْ لَكُمَا أَنْ تَنْطَلِقَا فَتُلْقِيَا أَنْفُسَكُمَا حَيْثُ كُنْتُمَا مِنَ النَّارِ فَيُلْقِيْ أَحَدُهُمَا
نَفْسَهُ فَيَجْعَلُهَا اللّٰهُ عَلَيْهِ بَرْدًا وَسَلَامًا وَيَقُوْمُ الْآخَرُ فَلَا يُلْقِيْ نَفْسَهُ فَيَقُوْلُ لَهُ الرَّبُّ تَعَالٰى مَا مَنَعَكَ أَنْ تُلْقِيَ
نَفْسَكَ كَمَا أَلْقٰى صَاحِبُكَ فَيَقُوْلُ رَبِّ إِنِّيْ لَأَرْجُوْ أَنْ لَا تُعِيْدَنِيْ فِيْهَا بَعْدَ مَا أَخْرَجْتَنِيْ مِنْهَا فَيَقُوْلُ
لَهُ الرَّبُّ لَكَ رَجَاؤُكَ فَيَدْخُلَانِ جَمِيْعًا الْجَنَّةَ بِرَحْمَةِ اللّٰهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ
اور روایت ہی ابو ہریرہ رضؓ سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ تحقیق دو شخص اون شخصون مین سی کہ داخل ہونگی آگ مین نہایت ہوگا چلانا
اونکا یعنی رونا اور جزع فزع اور فریاد کرنا اونکا پس فرماویگا پروردگار تعالی یعنی دوزخ کی فرشتون سی کہ نکالو انکو پس فرماویگا اللہ تعالی اون سی کہ
کس سبب سی سخت ہوا چلانا تمہارا کہینگی کہ کیا ہمنی یعنی چلایا تا کہ رحم کری تو ہمپر یعنی سلیے کہ تو دوست رکہتا ہی اوسکو کہ التجا کری تجہسی فرماویگا
اللہ پس تحقیق رحمت میری تمہاری لیی یہ ہی کہ جاؤ پس ڈالو اپنی تئین اوس جگہہ کہ تہی تم آگ مین **ف** ع اگر کوئی کہی کہ کیونکر آگ مین پڑنیکا حکم کیا تو
جواب یہ کہ فیصلہ حکم کرنیکی سبب سی ہی سبب پر اور تحقیق اوسکی یہ ہی کہ چونکہ قصور کیا تہا اونہون نی دنیا مین امر الہی کی فرمان برداری کرنی مین حکم کیی
جاوینگی وہان اوسکا کہ فرمان برداری کرین اپنی تئین آگ مین ڈالین واسطی آگاہ کرنی اونکی کہ رحمت الہی مترتب ہی اوسکی فرمان برداری پر تب پس
ڈالیگا ایک اونکا اپنی تئین آگ مین یعنی بسبب چلنی راہ بندگی اور طلب رضا ہی مولی کی پس کریگا آگ کو اللہ تعالی اوسپر ٹہنڈا اور سلامت **ف** ح جیسے
حضرت ابراہیم پر کی اس سی معلوم ہوا کہ جو کوئی بلا اور محنت اور مصیبت مین طریقہ رضا اور تسلیم کا چلی تو اللہ تعالی اوس بلا کو اوسپر آسان و نابود کر دیتا ہی
تا الم اوسکا اوسکو نہ پہونچی **ت** اور کہڑا رہیگا دوسرا پس نہین ڈالیگا اپنی تئین یعنی آگ مین بسبب شاہدہ عجز و نیاز اپنی کی اور اسیدلطف ورحمت باری تعالی کی

ہین دیگا اوسکو پروردگار تعالی اگس چیز نی منع کیا تجکو ڈالنی تیری سی اپنی تئین آگ مین جیسی کہ ڈالا یا تیری نی پس کہیگا وہ شخص ای رب میرے تحقیق مین البتہ امید رکہتا ہون کہ پہر نہ بہیجیگا تو مجکو آگ مین بعد ازنکالنی کی مجکو اوس سی پس فرماویگا اللہ تعالی تیری لیی ہی جو کچہ کہ امید رکہتی تہی ف ح اہمین دلیل ہی اسپر کہ امید بندہ کی مولی سی مفید و موثر ہی بیچ کرم اور عطار اللہ تعالی کی اگرچہ بسبب عجز و ناتوانی اپنی کی دائرہ اطاعت و فرمان برداری سی باہر نکلتی ہین دخل کہی جاوینگی وہ دونون شخص اکہٹی بہشت مین بسبب رحمت خدا تعالی کی نقل کی یہ ترمذی نی **وَعَنِ** ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرِدُ النَّاسُ النَّارَ ثُمَّ يَصْدُرُوْنَ مِنْهَا بِاَعْمَالِهِمْ فَاَوَّلُهُمْ كَلَمْحِ الْبَرْقِ ثُمَّ كَالرِّيْحِ ثُمَّ كَحُضْرِ الْفَرَسِ ثُمَّ كَالرَّاكِبِ فِيْ رَحْلِهِ ثُمَّ كَشَدِّ الرَّجُلِ ثُمَّ كَمَشْيِهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہی ابن مسعود سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ حاضر ہونگی لوگ آگ پر یعنی بسبب عبور کرنی کی پل صراط پر کہ دوزخ پر رکہا ہی آگ پر حاضر ہونگی اور پہرینگی اوسکو پہر پہرینگی اوس سی یعنی نجات پاوینگی اور خلاص ہونگی اوس سی بسبب اعمال اپنی کی اور براندازہ اوسکی کی پس اول اونکی گذرینگی مانند چمکنی بجلی کی پہر مانند چلنی ہوا کی پہر مانند دوڑنی گہوڑی کی پہر مانند سوار کی اپنی اونٹ پر پہر مانند دوڑنی مرد کی پہر مانند چلنی اوسکی کی پاپیادہ موافق عادت کی نقل کی یہ ترمذی اور دارمی نی

## اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل تیسری **عَنِ** ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اَمَامَكُمْ حَوْضِيْ مَا بَيْنَ جَنْبَيْهِ كَمَا بَيْنَ جَرْبَاءَ وَاَذْرُحَ قَالَ بَعْضُ الرُّوَاةِ هُمَا قَرْيَتَانِ بِالشَّامِ بَيْنَهُمَا مَسِيْرَةُ ثَلٰثِ لَيَالٍ وَفِيْ رِوَايَةٍ فِيْهِ اَبَارِيْقُ كَنُجُوْمِ السَّمَاءِ مَنْ وَرَدَهُ فَشَرِبَ مِنْهُ لَمْ يَظْمَأْ بَعْدَهَا اَبَدًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابن عمر رض سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا آگی تمہاری یعنی دن قیامت کی حوض ہی میرا مسافت درمیان دونون طرفون اوسکی کی مانند اوس مسافت کی کہ درمیان جربا اور اذرح کی ہی کہا بعضی راویون نی کہ جربا اور اذرح دو بستیان ہین شام مین کہ درمیان اون دونون کی مسافت تین دن کی ہی ف ع کہا صاحب قاموس نی کہ جربا بستی ہی اذرح کی برابر مین اور غلطی کی ہی جسنی کہا کہ اون دونون مین تین دن کی مسافت ہی اور وہم کسی راوی سی ہوا ہی کہ اوسنی زیادتی کو ساقط کر دیا ہی اور ذکر کیا ہی اوسکو دارقطنی نی کہ وہ یہ ہی ما بین ناحیتی حوضی کما بین المدینۃ وجربا و اذرح ت اور ایک روایت مین یہ زیادتی بہی آئی ہی کہ رکہی ہونگی اوسکی کنارون مین آبخوری مانند ستارون آسمان کی یعنی کثرت اور چمک مین جو کوئی آویگا اوسپر اور پیویگا پانی اوسمین سی پیاسا نہین ہونی کا بعد اوس پینی کی کبہی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **وَعَنْ** حُذَيْفَةَ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْمَعُ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى النَّاسَ فَيَقُوْمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى تُزْلَفَ لَهُمُ الْجَنَّةُ فَيَاْتُوْنَ اٰدَمَ فَيَقُوْلُوْنَ يَا اَبَانَا اسْتَفْتِحْ لَنَا الْجَنَّةَ فَيَقُوْلُ وَهَلْ اَخْرَجَكُمْ مِنَ الْجَنَّةِ اِلَّا خَطِيْئَةُ اَبِيْكُمْ لَسْتُ بِصَاحِبِ ذٰلِكَ اِذْهَبُوْا اِلَى ابْنِيْ اِبْرَاهِيْمَ خَلِيْلِ اللّٰهِ قَالَ فَيَقُوْلُ اِبْرَاهِيْمُ لَسْتُ بِصَاحِبِ ذٰلِكَ اِنَّمَا كُنْتُ خَلِيْلًا مِنْ وَّرَاءَ وَرَاءَ اِعْمِدُوْا اِلٰى مُوْسَى الَّذِيْ كَلَّمَهُ اللّٰهُ تَكْلِيْمًا فَيَاْتُوْنَ مُوْسٰى فَيَقُوْلُ لَسْتُ بِصَاحِبِ ذٰلِكَ اِذْهَبُوْا اِلٰى عِيْسٰى كَلِمَةِ اللّٰهِ وَرُوْحِهِ فَيَقُوْلُ عِيْسٰى لَسْتُ بِصَاحِبِ ذٰلِكَ فَيَاْتُوْنَ مُحَمَّدًا فَيَقُوْمُ فَيُؤْذَنُ لَهُ وَتُرْسَلُ الْاَمَانَةُ وَالرَّحِمُ فَتَقُوْمَانِ جَنَبَتَيِ الصِّرَاطِ يَمِيْنًا وَّشِمَالًا فَيَمُرُّ اَوَّلُكُمْ كَالْبَرْقِ قَالَ قُلْتُ بِاَبِيْ اَنْتَ وَاُمِّيْ اَيُّ شَيْءٍ كَمَرِّ الْبَرْقِ قَالَ اَلَمْ تَرَوْا اِلَى الْبَرْقِ كَيْفَ يَمُرُّ وَيَرْجِعُ فِيْ طَرْفَةِ عَيْنٍ ثُمَّ كَمَرِّ الرِّيْحِ ثُمَّ كَمَرِّ الطَّيْرِ وَشَدِّ الرِّجَالِ تَجْرِيْ بِهِمْ اَعْمَالُهُمْ وَنَبِيُّكُمْ قَائِمٌ عَلَى الصِّرَاطِ يَقُوْلُ رَبِّ سَلِّمْ سَلِّمْ حَتّٰى تَعْجِزَ اَعْمَالُ الْعِبَادِ حَتّٰى يَجِيْءَ الرَّجُلُ

فا

فَلَا يَسْتَطِيعُ السَّيْرَ إِلَّا زَحْفًا قَالَ وَفِي حَافَتَيِ الصِّرَاطِ كَلَالِيبُ مُعَلَّقَةٌ مَأْمُورَةٌ تَأْخُذُ مَنْ أُمِرَتْ بِهِ فَمَخْدُوشٌ نَاجٍ وَمُكَدَّسٌ فِي النَّارِ وَالَّذِي نَفْسُ أَبِي هُرَيْرَةَ بِيَدِهِ إِنَّ قَعْرَ جَهَنَّمَ لَسَبْعِينَ خَرِيفًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہی حذیفہ اور ابی ہریرہؓ سی کہ کہا دونون نی فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اکٹھا کریگا اللہ تعالیٰ برکت والا اور بلند قدر لوگونکو یعنی محشر مین پس کھڑی ہونگی مسلمان یہانتک کہ قریب کیجاوی گی واسطی اونکی بہشت ف ع جیسی کہ اللہ تعالیٰ نی فرمایا واذا الجنة ازلفت علمت نفس یا حضرت ت پس آوینگی مومن یعنی بعضی مومن خواص ہر ہست ہی آدمؑ کی پاس پس کہینگی ای باپ ہماری کہولو ہماری لیی بہشت کو یعنی تاکہ داخل ہووین ہم اوسمین پس کہینگی آدمؑ کہ نہین نکالا تمکو بہشت سی مگر تمہاری باپ کی خطا نی نہین ہون مین لائق اس کار کی جاؤ تم طرف بیٹی میری ابراہیمؑ کی کہ خلیل اللہ ہی یعنی وہ افضل رسولون خدا کی سی ہی اور بعد خاتم الانبیاء ہی اوس سی حال بنا عرض کرو فرمایا حضرتؐ نی پس کہینگی ابراہیمؑ کہ نہین مین لائق اس کام کی نہین تہا مین خلیل مگر پیچھی اسکی پیچھی اسکی یعنی پہلی اسدن کی قصد کرو طرف موسیٰؑ کی کہ کلام کیا اوس سی خدا تعالیٰ نی کلام کرنا ف ع کہا صاحب تحریر نی کہ یہ وارد ہوا ہی بطریق تواضع کی کہ مین لائق اس درجہ بلند کی نہین ہون اور معنی یہ ہین کہ مین جو بزرگیان دیا گیا ہون بواسطہ جبرئیلؑ کی دیا گیا ہون لیکن تم موسیٰؑ کی پاس جاؤ کہ اونکو کلام بلا واسطہ حاصل ہوا ہی اور لفظ وراء مکرر لایا ہی کہا کہ ہماری نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو حاصل ہوا اسماع بغیر واسطہ کی کہ حاصل ہوئی ہی اونکو رویت بھی پس گویا کہ کہا کہ مین پیچھی اوس موسیٰؑ کی ہون کہ جو پیچھی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ہین ت پس آوینگی موسیٰ علیہ السلام کی پاس پس کہینگی وہ کہ نہین مین لائق اسکی جاؤ طرف عیسیٰؑ کی کہ کلمة اللہ اور روح اوسکی ہین پس کہینگی عیسیٰؑ کہ نہین مین لائق اس کار کی یعنی پس اوسوقت منحصر ہوگا امر شفاعت ہماری نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر پس آوینگی وہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس ف ح کہ نہایت مقام قرب و عزت اونکو حاصل ہی درگاہ رب العالمین مین اور مشہور اور ممتاز ہین درمیان انبیا اور رسولون کی اور آپہی نہ کہا کہ آوینگی میری پاس اور ذکر کیا استشہاد اپنا بسبب اسکی کہ اوسمین ہین یعنی حمد کی اور مشعر ہی کہڑی ہونی پر مقام محمود مین کہ مقام شفاعت ہی جیسی کہ فرمایا ت پس کہڑی ہونگی محمد صلی اللہ علیہ وسلم یعنی داہنی طرف عرش رحمن کی اور اذن چاہینگی شفاعت کا بیچ نوع انسان کی واسطی راحت دینی کی سختی موقف سی پس اذن دیا جاویگا اونکو یعنی پس سجدہ کرینگی آپ جیسی کہ اوپر گذرا اور بہیجی جاویگی امانت اور ناتا یعنی یہ صورت بنکر آوینگی پس کہڑی ہوگی امانت اور ناتا دونون طرف پل صراط کی داہنی اور بائین یعنی واسطی طلب حق اور انصاف کی پس گذرینگی جماعت کہ اول فضل سی تمہین سی مانند بجلی کی یعنی جلدی چلنی مین کہا ابوہریرہؓ نی کہ کہا مین نی آنحضرتؐ سی کہ فدا ہوجیو تمپر ماں باپ میری کون سی چیز ہی اور کیونکر ہوگا مانند گذرنی بجلی کی فرمایا کہ کیا نہین دیکہتی تم طرف بجلی کی کہ کیونکر گذر جاتی ہی اور پہر آتی ہی آنکھ جھپکتی مین ف ح ظاہر یہ ہی کہ مراد انبیا ہین اور احتمال یہ بھی ہی کہ مراد اونسی اصفیا یعنی اولیا اس امت کی ہون ت پہر گذرینگی مانند گذرنی ہوا کی پہر گذرینگی مانند گذرنی پرندون کی اور دوڑنی مردون کی یا پیادون کی جاری کریگی اونکو صفائی اور نورانیت اور قوت اعمال اونکی کی اور پیغمبر تمہاری کہڑی ہونگی پل صراط پر کہتی ہونگی ای رب میری سلم رکہہ اور سالم رکہہ یہانتک کہ عاجز ہونگی عمل بندون کی یعنی سست ہوگی قوت اونکی عملون کی اور نہ رکہتی ہونگی ویسی اعمال کہ بسبب اونکی قوت سی گذرین یہانتک کہ آویگا ایک شخص پس نہ چل سکیگا اور نہ گذر سکیگا پل صراط سی مگر گہسٹتا ہوا سرین کی بل مانند لڑکون کی فرمایا آنحضرتؐ نی اور دونون طرف صراط کی آنکڑی ہونگی لٹکائی گئی حکم کیی گئی یعنی درگاہ الٰہی سی پکڑینگی اوس شخص کو کہ حکم کیی گئی ساتھ اوسکی پس بعضی اونکی زخمی ہوکر نجات پاوینگی یعنی آگ مین پڑنی سی اور بعضی ہاتھ پاؤن باندھ کر دوزخ مین ڈالی جاوینگی قسم ہی اوس ذات کی کہ جان ابوہریرہؓ کی اوسکی ہاتھ مین ہی کہ تحقیق گہراؤ دوزخ کا البتہ ستر برس کی راہ ہی ت نقل کی یہ مسلم نی

**وعن** جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یخرج من النار قوم بالشفاعۃ کانہم الثعاریر قلنا ما الثعاریر قال انہ الضغابیس متفق علیہ اور روایت ہی جابر سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نکلی گی آگ دوزخ سی ایک قوم سبب شفاعت کی گویا کہ وہ ثعاریر ہین کہا ہمنی کہ کیا ہی ثعاریر فرمایا وہ آرسی ہین **ف** ضغابیس وہ گکڑی آری کی ساتھ ہیلی کہ وہ جلدی بڑہتا ہی یعنی یہ اگرچہ جلکر کوئلا ہو جاوینگی لیکن جب نکال کر نہر الحیواۃ مین ڈالی جاویگی جہٹ پٹ تازہ توانا ہو جاوینگی **ت** نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **وعن** عثمان رض بن عفان قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یشفع یوم القیمۃ ثلثۃ الانبیاء ثم العلماء ثم الشہداء رواہ ابن ماجۃ اور روایت ہی عثمان رض بن عفان سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ شفاعت کرینگی دن قیامت کی تین طرح کی لوگ انبیاء پہر علماء یعنی علماء باعمل پہر شہداء **ف** عطف کرنی مین لفظ ثم سے دلالت صریح ہی اوپر تفضیل علماء کی شہداء پر جیسی کہ دلالت کرتی ہی اوسپر وہ حدیث کہ روایت کی شیرازی نی یوزن یوم القیامۃ مداد العلماء ودم الشہداء فترجح مداد العلماء علی دم الشہداء اور جاننا چاہیئے کہ تخصیص شفاعت کی ان تین گروہون پر سبب زیادتی فضل اور بزرگی کی ہی والا تمام اہل خیر کی لیی مسلمانون مین سی ثابت ہی اور حدیثین مشہورہ اس باب مین وارد ہین خواہ واسطی مغفرت گناہونکی ہو یا رفعت درجات کی لیی اور انکار شفاعت بدعت وگمراہی ہی جیسی کہ خوارج اور بعضی معتزلہ نی اختیار کیا ہی **ت** نقل کی یہ ابن ماجہ نی

## باب صفۃ الجنۃ واہلہا

یہ باب ہی بیچ بیان حال جنت اور لوگون اوسکی کی **ف** جنت اصل لغت مین بمعنی ڈہانکنی کی ہی اور کہا ان حروف کی واسطی ستر اور ڈہانکنی کی آتی ہی بعد ازان نام ہوا درختون سایہ دار کا بسبب ڈہانکنی اونکی کی اوس چیز کو کہ نیچی اوسکی ہی بعدہ نام باغ کا ہوا کہ درخت سایہ دار ہوتی ہین اوسمین بعد ازان نقل کیا گیا طرف دار ثواب کی کہ بہشت ہی اور صراح مین کہا جنت باغ وبہشت

## الفصل الاول

فصل پہلی **عن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اللہ تعالی اعددت لعبادی الصالحین ما لا عین رأت ولا اذن سمعت ولا خطر علی قلب بشر اقرؤا ان شئتم فلا تعلم نفس ما اخفی لہم من قرۃ اعین متفق علیہ روایت ہی ابو ہریرہ رضا سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ فرمایا اللہ تعالی نی کہ طیار کی مین نی اپنی نیک بندونکی لیی وہ چیز کہ نہ کسی آنکہہ نی اوسکی ذات کو دیکہا اور نہ کسی کان نی اوسکی صفات کو سنا اور نہ گذری ماہیت اوسکی کسی آدمی کی دل پر **ف** اور ہو سکتا ہی کہ مراد اول سی اچہی صورتین ہون اور دوسری سی آوازین دلکش اور تیسری سی خاطرین خوش **ت** پس پڑہو اگر چاہو تم یعنی تحقیق وتصدیق اوسکی اس آیت کو پس نہین جانتا کوئی نفس اوس چیز کو کہ پوشیدہ کی گئی اور رکہی گئی ہی واسطی شب بیدارون اور مال خرچ کرنیوالون کی قسم اوس چیز سی کہ سبب ٹہنڈک آنکہہ اور آرام اونکی کی ہی **ف** یہ کنایہ ہی شادی اور خوشی اور پانی مقصود کی سی لفظ قرۃ مشتق ہی قر سی ساتھ زیر قاف کی بمعنی قرار اور ثبات کی اور آنکہہ وقت نظر کرنیکی طرف محبوب کی قرار پکڑتی ہی اور مطمئن ہوتی ہی اور اور طرف نہین پہرتی ایسی ہی حالت فرحت وسرور مین سکون وآرام پکڑتی ہی اور وقت نظر کرنی کی طرف غیر محبوب کے متفرق اور ملتفت ہوتی ہی اور ایسی ہی حالت خوف وغم مین متحرک اور مضطرب ہوتی ہی یا قرۃ مشتق ہی قر سی ساتھ پیش قاف کی بمعنی سرد اور خنکی اور سردی آنکہہ اور لذت اوسکی کی مشاہدہ محبوبان اور پانی مقصود مین اور گرمی اور سوزش اوسکی بیچ دیکہنی دشمنون کی اور بیچ حالت انتظار مطلوب کی ہی چنانچہ اسیلیی فرزند کو قرۃ العین کہتی ہین اور حدیث مین جو آیا ہی کہ جعلت قرۃ عینی فی الصلوۃ اوسمین بہی یہ دونون معنی محتمل ہین جیسی کہ باب فضل فقراء مین گذرا **ت** نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **وعنہ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم موضع سوط فی الجنۃ خیر من الدنیا وما فیہا متفق علیہ اور روایت ہی ابو ہریرہ رضا سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جگہہ ایک کوڑی کی بہشت مین یعنی تہوڑی سی جگہہ اور ادنی مکان اوسمین بہتر ہی دنیا سی اور جو کچہہ کہ دنیا مین ہی

ف ع ح یعنی کہ جنت اور نعمتین اوسکی باقی ہین اور دنیا اور اوسکی چیزین فانی ہین اور ذکر کوڑی کا بحسب عادت کی ہی کہ سوار جب ایک جگہ اوترنیکا ارادہ کرتا ہی تو کوڑا اپنا ڈال دیتا ہی تا علامت ہوا وسپر اور کوئی وہان نہ اوترے ت نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **وعن** انس قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم غدوة فی سبیل الله او روحة خیر من الدنیا وما فیها ولو ان امرأة من نساء اهل الجنة اطلعت الی الارض لاضاءت ما بینهما ولملأت ما بینهما ریحا ولنصیفها علی رأسها خیر من الدنیا وما فیها رواه البخاری اور روایت ہی انس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی الله علیه وسلم نی ایک بار اول روز مین جانا راہ خدا مین یا ایکبار آخر روز مین جانا اوسمین بہتر ہی دنیا سی اور جو کچھ کہ دنیا مین ہی بہتر ہی ف ع اور جزا اور ثواب اور بال مین اور تخصیص ان دونون وقتون کی بطریق عادت کی ہی اور مراد مطلق وقت و ساعت ہی اگرچہ اول اور آخر وقت مین نہو اور راہ خدا جہاد ہی اور ہجرت و حج و طلب علم اور راہ ہر چہ کہ اوسمین قصد تقرب الہی کا ہو اور واسطی خدا کی ہو یہانتک کہ سفر کرنا بتلاش رزق حلال کی نفقہ عیال کی لیی اور حاصل کرنی خاطر جمعی اور حضور کی لیی عبادتمین راہ خدا ہی اور جب کہ کی فضیلت جانی کی راہ خدا مین تو معلوم ہوا کہ ثواب اوسکا بہشت ہی اس تقریب سی کچھ خوبیان بہشت کی بیان کین کہ فرمایا ت اور اگر ایک عورت بہشتیون کی عورتون مین جہانکی طرف زمین کی تو البتہ روشن کردی اوس چیز کو کہ درمیان مشرق اور مغرب کی ہی ف ع اور یا ضمیر بیچ بینہما کی آسمان و زمین کیطرف یا جنت و زمین کیطرف اور یہ بظاہر ترجیح واسطی ذکر ہونی انکی کی عبارت مین صریحات ت اور البتہ بہردی وہ عورت اوس چیز کو کہ درمیان اون دونون کی ہی خوشبو سی اور البتہ اوڑہنی اوسکی سر کی بہتر ہی دنیا سی اور جو کچھ کہ دنیا مین ہی نقل کی یہ بخاری نی **وعن** ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ان فی الجنة شجرة یسیر الراکب فی ظلها مائة عام لا یقطعها ولقاب قوس احدکم فی الجنة خیر مما طلعت علیه الشمس او تغرب متفق علیه اور روایت ہی ابوہریرہ رض سی کہا فرمایا رسول خدا صلی الله علیه وسلم نی کہ تحقیق بہشت مین ایک درخت ہی یعنی طوبی کہ چلی سوار بیچ سایہ اوسکی کی سو برس ہنوز قطع نہ کری اوسکی مسافت کو اور البتہ جگہہ بمقدار کمان ایک تمہاری کی بہشت مین بہتر ہی اوس چیز سی کہ نکلا اوسپر آفتاب یا غروب ہوتا ہی ف ع یعنی دنیا اور دنیا کی چیزین لفظ او اوتغرب مین یا تو شک راوی کی لیی ہی اور یا تخییر کی لیی اور یا بمعنی واو کی اور مقدار کمان کی اوسمین بمعنی جگہہ کوڑی کی ہی کہ اوپر حدیث مین گذرا عادت یہہ ہی کہ سوار کوڑا ڈال دیتا ہی اور پیادہ کمان ت نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **وعن** ابی موسی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ان للمؤمن فی الجنة لخیمة من لؤلؤة واحدة مجوفة عرضها وفی روایة طولها ستون میلا فی کل زاویة منها اهل ما یرون الآخرین یطوف علیهم المؤمن وجنتان من فضة آنیتهما وما فیهما وجنتان من ذهب آنیتهما وما فیهما وما بین القوم وبین ان ینظروا الی ربهم الا رداء الکبریاء علی وجهه فی جنة عدن متفق علیه اور روایت ہی ابوموسی سی کہا فرمایا رسول خدا صلی الله علیه وسلم نی تحقیق مومن کی لیی بہشت مین البتہ خیمہ ہوگا ایک موتی کا خالی درمیان سی چوڑائی اوسکی یعنی سب طول اوسکا اسقدر بطریق اولی اور ایک روایت مین ہی لنبان اوسکی ف ع یعنی اور یہی قیاس ہی عرض اوسکا اور حاصل ہوا دونون روایتون سی طول اور عرض اوسکا ہر ایک اون دونون مین سی ت سات کوس کی اور ہر کونی مین اوس خیمہ کی اہل خانہ ہونگی یعنی مومن کی بیوی وغیرہ نہ دیکھینگی یعنی ایک کونہ والی اور گہر والونکو کہ اور کونون مین ہونگی پہر کریگا اون سب گہر والون پر مسلمان ف ع اور کہا ایک شارح نی اور ہمراہ اوسکی ابن الملک نی بہی کہ اہل سی مراد ہین بیبیان کہ جنسی جماع کریگا اور پہرنا کنایہ ہی مجامعت سی ت اور دو بہشتین ہین یعنی مسلمان کی لیی کہ چاندی کی ہین باسن اونکی اور جو کچھ کہ اونمین ہی یعنی قصور اور اسباب خانگی مانند تخت اور درخت وغیرہ ولکن کی اور دو بہشت ہین کہ سونی کی ہین باسن اونکی اور جو کچھ کہ اونمین ہی ف ع ح ظاہر یہ تحقیق

یہ معلوم ہوا کہ دو جنتیں فقط چاندی ہی کی ہونگی اور دو سونے کی اور حدیث میں جنت کی عمارت کی وصف میں آیا ہے کہ ایک اینٹ سونے کی ہے اور
ایک چاندی کی پس تطبیق ان دونوں حدیثوں میں یہ ہے کہ اول حدیث میں بیان ہے اون چیزوں کا کہ جنت میں ہیں یعنی باسن وغیرہ اور دوسری میں
صفت جنت کی دیواروں کی اور کہا طیبی نے کہ دلالت کرتی ہے کتاب و سنت اسپر کہ جنتیں چار ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے سورۃ الرحمٰن میں فرمایا ولمن خاف
مقام ربہ جنتان اور وصف بیان کیا اونکا پھر فرمایا ومن دونہما جنتان اور وصف بیان کیا اونکا اور ابی موسیٰ سے منقول ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا جنتان آنیتہما وما فیہما من ذہب وجنتان آنیتہما وما فیہما من فضۃ کہتا ہوں میں یعنی ملا علی کہ مؤید ہے اوسکی یہ روایت جنتان من الذہب للسابقین و
جنتان من فضۃ لاصحاب الیمین اور بعید نہیں ہے کہ مراد جنتان سے یعنی آیہ میں دو قسمیں ہوں جنت سے کہ ایک اون دونوں کی سونے سے اور دوسری
چاندی سے اور کبھی ہونگی کاملین کی لیے دو جنتیں سونے کی اور دو جنتیں چاندی کی داہنی بائیں طرف اونکی محلوں کی زینت کی لیے نہ بسبب مقصود ہونے
سونے کی اور یہ مراد جنتان سے بنا بر اسکی ہے کہ کبھی مراد تثنیہ کثرت ہوتی ہے اور مؤید ہے اسکو کہ دروازے جنت کی اور طبقے اسکی آٹھ ہیں جنت عدن جنت الفردوس
جنت الخلد جنت النعیم جنت الماوٰی دار السلام دار القرار دار المقامۃ ت اور نہیں مانع درمیان بہشتیوں کی اور درمیان نظر کرنے اونکی کی طرف پروردگار
اپنے کی مگر چادر بزرگی اور عظمت کی اوپر ذات پروردگار کی جنت عدن میں ف ع یعنی جب بہشتی بہشت میں داخل ہونگے تو حجاب جسمانی اور کدورتیں
طبعی کہ درمیان بندے اور درمیان رویت رب کی مانع ہیں اوٹھ جائینگی مگر پردے جلال اور کبریائی اور عظمت ذات مقدس کی باقی ہونگی سو وہ بھی
از راہ مہربانی و تفضل رب کی اوٹھ جائینگے ت اور اوسکو عیاناً دیکھینگے ت نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **وعن عبادۃ بن الصامت**
**قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی الجنۃ مائۃ درجۃ ما بین کل درجتین کما بین السماء والارض**
**والفردوس اعلاہا درجۃ منہا تفجر انہار الجنۃ الاربعۃ ومن فوقہا یکون العرش فاذا سألتم اللہ فاسئلوہ**
**الفردوس رواہ الترمذی ولم اجدہ فی الصحیحین ولا فی کتاب الحمیدی** اور روایت ہے عبادہ بیٹے صامت کی سے
کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بہشت میں سو درجے ہیں درمیان ہر دو درجوں کی اتنا فرق ہے جیسا کہ درمیان آسمان و زمین کی ف
ع ممکن ہے یہ کہ مراد سو سے کثرت ہو اسلیے کہ وارد ہوا ہے روایت بیہقی میں عائشہ رض سے بطریق مرفوع کی عدد درج الجنۃ عدد آی القرآن فمن دخل الجنۃ
من اہل القرآن فلیس فوقہ درجۃ اور ممکن ہے کہ سو درجے ایسے ہوں کہ جو وصف اونکا ذکر ہوا اور اور درجے خلاف اونکی ہوں یعنی کم یا زیادہ اور روایت
کیا دیلمی نے مسند فردوس میں ابو ہریرہ سے مرفوع یہ کہ جنت میں ایک درجہ ہے کہ نہیں پہونچینگے اوسکو مگر متفکر ت اور فردوس ف ع یعنی جنت
اوسکا نام فردوس ذکر کیا گیا ہے قرآن میں قد افلح المؤمنون کی اول میں اولئک ہم الوارثون الذین یرثون الفردوس ت سب جنتوں سے بلند تر
اور وہی درجے کی یعنی درجات اوسکی بلند ترین درجات کی ہیں صورۃً اور معنیً جنت فردوس سے روان کیجاتی ہیں چاروں نہریں بہشت کی
ف ع یعنی نہر پانی اور دودہ اور شراب اور شہد کی کہ مذکور ہیں قرآن میں فیہا انہار من ماء غیر آسن وانہار من لبن لم یتغیر طعمہ وانہار من خمر لذۃ للشاربین
وانہار من عسل مصفی ت اور اوپر فردوس کی عرش ہے ف ع پس یہ دلالت کرتا ہے اسپر کہ فردوس اوپر تمام جنتوں کی ہے اور اسلیے فرمایا آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے تعلیم امت کی لیے ت پس جب مانگو تم اللہ سے بہشت تو مانگو تم اوس سے فردوس کہ سب سے بلند تر اور بالا تر ہے نقل کی یہ
ترمذی نے کہا مؤلف نے کہ نہیں پائی میں نے یہ حدیث صحیحین میں یعنی انکی متنوں میں اور نہ کتاب حمیدی میں ف ع کہ جامع ہے صحیحین کی حاصل
کلام مؤلف کا اعتراض ہے صاحب مصابیح پر کہ لایا اس حدیث کو صحاح میں حالانکہ نہیں پائی گئی یہ مگر حسان میں پس اعتراض مؤلف کا تو یہ ہے
اور بعضے شارحین نے لکھا ہے کہ یہ حدیث موجود ہے صحیح بخاری میں دو جگہ ایک تو کتاب الجہاد میں اور دوسرے باب کان عرشہ علی الماء کی اور صحیح مسلم میں بھی

موجود ہی بیچ باب فضل جہاد فی سبیل اللہ کی **وعن** انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان فی الجنۃ لسوقا یاتونہا کل جمعۃ
فتہب ریح الشمال فتحثو فی وجوہہم وثیابہم فیزدادون حسنا وجمالا فیرجعون الی اہلیہم وقد ازدادوا حسنا وجمالا
فیقول لہم اہلوہم واللہ لقد ازددتم بعدنا حسنا وجمالا فیقولون وانتم واللہ لقد ازددتم بعدنا حسنا وجمالا رواہ مسلم
اور روایت ہی انس سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق بہشت مین ایک بازار ہی یعنی مجمع ہی کہ اوسمین صورتین خوش کی گئی ہین جمع ہونگی
اوسمین بہشتی ہر جمعہ مین ف ع یعنی بمقدار ہر جمعہ مین یعنی ہفتہ مین اونہین ہوگا وہان ہفتہ حقیقۃ بسبب نہونی آفتاب اور رات و دن کی ت پس
چلی گی ہوا شمال کی ف ح شمال زبر شین سی اور زیر بھی آئی ہی وہ ہوا کہ داہنی ہاتھہ کیطرف سی آوی جب سامنی قبلہ کی کہڑا ہو اور یہان مراد ہوا ہی مثل
ہوا شمال کی ت پس ڈالی گی وہ ہوا یعنی مشک اور طرح بطرح کی خوشبوئین اونکی موہنون مین یعنی بدنون پر اور کپڑون مین پس زیادہ ہونگی بہشتی کہ اوس
مجمع مین حاضر ہونگی حسن و جمال مین یا زیادہ کرینگی حسن و جمال کو پس پہر پہرینگی یعنی بازار سی طرف گہر والون اپنی کی اس حال مین کہ زیادہ ہوگئی
ہونگی خوبصورتی اور جمال مین پس کہینگی اونسی گہر والی اونکی کہ قسم خدا کی تحقیق زیادہ کیا تمنی بعد جدا ہونی کی ہمسی حسن و جمال کو پس کہینگی بہشتی گہر والون
سی اور تمنی بہی قسم اللہ کی زیادہ کیا بعد ہماری حسن و جمال کو ف ع اور یہ بات یا تو بسبب اسکی ہوگی کہ اونکو بہی وہ ہوا پہونچی اور یا بسبب عکس پڑنی
جمال اونکی کی تاثیر جمال مردان اونکی کی ت نقل کی یہ مسلم نی **وعن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اول
زمرۃ یدخلون الجنۃ علی صورۃ القمر لیلۃ البدر ثم الذین یلونہم کاشد کوکب دری فی السماء اضاءۃ قلوبہم
علی قلب رجل واحد لا اختلاف بینہم ولا تباغض لکل امرئ منہم زوجتان من الحور العین یری مخ سوقہن
من وراء العظم واللحم من الحسن یسبحون اللہ بکرۃ وعشیا لا یسقمون ولا یبولون ولا یتغوطون ولا یتفلون
ولا یمتخطون آنیتہم الذہب والفضۃ وامشاطہم الذہب ووقود مجامرہم الالوۃ ورشحہم
المسک علی خلق رجل واحد علی صورۃ ابیہم آدم ستون ذراعا فی السماء متفق علیہ
اور روایت ہی ابو ہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق اول جماعت کہ داخل ہونگی بہشت مین یعنی انبیا بصورت چودہوین رات
کی چاند کی ہونگی پہر وہ لوگ کہ قریب ہونگی اس جماعت کی یعنی مرتبہ مین قسم اولیا اور علما اور شہدا اور صلحا سی داخل ہونگی مانند نہایت روشن تارہ کی
بیچ آسمان کی روشنی مین یعنی جو تاری سوای چاند اور آفتاب کی اور تارون سی روشن ہو اوسکی مانند ہر ایک روشن اور چمکتا ہوگا دل بہشتیون کی
اوپر دل ایک شخص کی ہونگی یعنی متفق اور ایک دل اور ایک جان اور دوست آپسمین جیسی کہ تفسیر کی اسکی یہ کہ نہین ہوگا کچہ اختلاف اونمین اور نہ دشمنی کچہ
آپسمین ہر شخص کی لیی بہشتیون مین سی دو دو بی بیان ہونگی حور عین سی ف ح حور جمع حوراء کی اور حوراء اوس عورت کو کہتی ہین کہ جسکی آنکہ کی
سفیدی نہایت سفید اور سیاہی نہایت سیاہ ہو اور عین جمع عیناء کی یعنی فراخ چشم کی آنکہین کہ آخر فصل ثانی مین ایک حدیث آئی ہی کہ ادنی
اہل جنت کی بہتر بیبیان ہونگی اور یہان دو بیبیان فرمائین اونمین کیا تطبیق ہی جواب یہ کہ مراد یہ ہی کہ دو بیبیان ہونگی اس جنس سی کہ حور العین
ہونگی ساتہ اوس صفات کی کہ ذکر کئین اور یہ منافات نہین رکہتا ہی ساتہ اسکی کہ سوای اس جنس کی اور بیبیان بہت ہونگی ت دیکہا جاتا ہی گودا
اون کی پنڈلیون کی ہڈیون کا ہڈی اور گوشت کی پیچہی سی بسبب نہایت حسن اور صفائی اور لطافت کی ساتہ پاکی کی یاد کرینگی بہشتی
اللہ تعالی کو صبح و شام یعنی ہمیشہ نہ بیمار ہونگی بہشتی اور نہ پیشاب کرینگی اور نہ پاخانہ پہرینگی اور نہ تہوکینگی اور نہ رینٹہ چہنکینگی برتن
اونکی سونی اور چاندی کی ہونگی اور کنگہیان اونکی سونی کی اور ایندہن اونکی انگیٹہیون کا اگر ہوگا ف ح یعنی دنیا کی انگیٹہیون کی ایندہن

کوئلی وغیرہ ہوتی ہین اور خوشبو کی لیے عود اوسپر جلاتی ہین بخلاف بہشت کی انگیٹھیون کی کہ اونکا ایندہن بہی عود ہوگا لفظ وقود واو کی پیش سی
روشن کرنا آگ کا اور واو کی زبر سی لکڑیان کہ جلائی جاتی اون سی آگ اور مجامر جمع مجمر کی ہی میم کی زبر سی اور یہ صیغہ آلہ کی وہ چیز کہ رکہی جاوی اوس مین
آگ کہ جلانی کی لیے یعنی انگیٹھی اور زبر میم سی بہی آیا ہی اور الوۃ زبر ہمزہ سی اور اوسکی پیش سی اور پیش لام اور تشدید واو سی اگر کہ وہ ہوتی و یجاتی ہی
اوس سی ت اور عرق اونکا مشک ہوگا یعنی خوشبو اوسکی مانند مشک کی ہوگی سب اوپر خلق اور سیرت ایک مرد کی ہونگی یعنی سب کے سب خلق اور شفقت
اور اختلاط رکہنی والی ہونگی آپسمین اوپر صورت اور شکل باپ اپنی کی کہ آدم ہین ساٹھ گز کی جانب آسمان مین نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی ف ع یعنی دو آگی
قد مین لفظ خُلق بپیش خ سی اور ترجمہ اوسکا مذکور ہوا اور اس صورت مین جملہ علی صورۃ ابیہم الخ کلام جدا ہوگا واسطی بیان صورت کی بعد از بیان
سیرت کی او خَلق زبر خ سی بہی روایت ہی یعنی سب ہونگی اوپر صورت اور شکل ایک مرد کی اور حسن وخوبی مین موافق آپسمین اور ہم عمر کہ تیس ۳۰ تیس برس
یا تینتیس ۳۳ تینتیس برس کی ہونگی اور اس وجہ پر جملہ علی صورۃ ابیہم الخ بیان اور تفسیر ہی خلق رجل واحد کی اور روایت زبر او پیش کی دونون صحیح ہین

وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَہْلَ الْجَنَّۃِ یَاْکُلُوْنَ فِیْہَا وَیَشْرَبُوْنَ
وَلَا یَتْفُلُوْنَ وَلَا یَبُوْلُوْنَ وَلَا یَتَغَوَّطُوْنَ وَلَا یَمْتَخِطُوْنَ قَالُوْا فَمَا بَالُ الطَّعَامِ قَالَ جُشَاءٌ
وَرَشْحٌ کَرَشْحِ الْمِسْکِ یُلْہَمُوْنَ التَّسْبِیْحَ وَالتَّحْمِیْدَ کَمَا تُلْہَمُوْنَ النَّفَسَ رَوَاہُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہی جابر سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق بہشتی کہاوینگی بہشت مین اور پیوینگی اور نہ تہوکینگی اور نہ پیشاب
کرینگی اور نہ پاخانہ پہرینگی اور نہ ناک چہنکینگی عرض کیا یعنی بعضی صحابہ نی کہ جب پاخانہ نہ پہرینگی تو حال فضلہ طعام کا کیا ہی کیونکر باہر نکلیگا
فرمایا کہ ہوجاویگا فضلہ طعام کا ڈکار اور پسینہ ف ع یعنی ڈکار کی ہوا مین اور پسینی کی راہ نکل جائیگا اور یہ باعتبار اختلاف اشخاص اور اوقات کی ہی
یا بعضا کہانا ڈکار ہوجائیگا اور بعضا پسینا اور ظاہر تر یہ ہی کہ کہانا ڈکار ہوجائیگا اور پانی عرق ت الہام کی جاینگی بہشتی تسبیح اور تحمید یعنی
سبحان اللہ کہنا اور الحمد للہ کہنا اور ذکر الہی اور ہوجائیگا وہ لازم حال اونکی کی اور بی تکلف نکلیگا جیسی کہ باہر نکلتا ہی نفس یعنی دم ف ع کہ بی تکلف
آتا ہی اور جاتا ہی یا یہ معنی ہین کہ نہین رنج اوٹہاوینگی تسبیح و تہلیل سی جیسی کہ نہین رنج اوٹہاتی ہو تم یا وہ دم لینی سی اور نہین باز رکہینگی
اونکو کوئی چیز ذکر اللہ سی جیسی کہ نہین باز رکہتی اونکو دم لینی سی مانند ملائکہ کی حاصل یہ کہ نہین نکلیگا کوئی دم مگر کہ ملا ہوگا ساتہ ذکر اور شکر
اللہ تعالی کی ت نقل کی یہ مسلم نی وَعَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ یَّدْخُلُ الْجَنَّۃَ یَنْعَمُ
وَلَا یَبْاَسُ وَلَا یَبْلٰی ثِیَابُہٗ وَلَا یَفْنٰی شَبَابُہٗ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابو ہریرہ رض سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص داخل ہوگا بہشت
مین چین مین رہیگا اور نہ محتاج ہوگا اور نہ فکر مند اور نہ پرانی ہونگی کپڑی اونکی اور نہ تمام ہوگی جوانی اوسکی یعنی جنت دار القرار والثبات
ہی تغیر وتبدیل اور فساد اور خرابی اوسمین نہین نقل کی یہ مسلم نی وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ وَاَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَا اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ قَالَ یُنَادِیْ مُنَادٍ اِنَّ لَکُمْ اَنْ تَصِحُّوْا فَلَا تَسْقَمُوْا اَبَدًا وَاِنَّ لَکُمْ اَنْ تَحْیَوْا فَلَا تَمُوْتُوْا اَبَدًا وَاِنَّ لَکُمْ اَنْ تَشِبُّوْا فَلَا
تَہْرَمُوْا اَبَدًا وَاِنَّ لَکُمْ اَنْ تَنْعَمُوْا فَلَا تَبْاَسُوْا اَبَدًا رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابو سعید اور ابو ہریرہ رض سی کہا دونون نی
کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا پکاریگا پکارنیوالا یعنی جنت مین جنتیون کو ساتہ اس مضمون کی کہ تمہاری لیے ہی کہ تندرست رہو تم
پس بیمار نہ ہو کبہی اور تحقیق تمہاری لیے ہی کہ زندہ رہو تم پس نہ مرو کبہی اور تحقیق تمہاری لیے ہی کہ جوان رہو تم پس بوڑہی ہو کبہی اور تحقیق
تمہاری لیے ہی یہ کہ چین مین رہو اور محنت اور مشقت نہ دیکہو کبہی نقل کی یہ مسلم نی وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی

اللّٰہ علیہ وسلم قال ان اھل الجنۃ یتراءون اھل الغرف من فوقھم کما تتراءون الکوکب الدری الغابر فی الافق من المشرق او المغرب لتفاضل ما بینھم قالوا یا رسول اللّٰہ تلک منازل الانبیاء لا یبلغھا غیرھم قال بلی والذی نفسی بیدہ رجال اٰمنوا باللّٰہ وصدقوا المرسلین متفق علیہ

اور روایت ہی ابوسعید خدری سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللّٰہ علیہ وسلم نی فرمایا تحقیق بہشتی دیکھین گی بالاخانی والونکو اپنی اوپر جیسا کہ دیکھتی ہو تم ستارہ روشن کو باقی رہا ہوا بیچ کنارہ آسمان کی جانب مشرق یا مغرب مین ف ع لفظ غابر غین معجمہ اور بی موحدہ سی غبور سی یعنی باقی کی اور مراد ہی اس سی باقی رہا ہوا افق مین بعد پہیلنی روشنی فجر کی کہ اوسوقت چمکتا ہی ستارہ روشن اور بعضی روایت مین غابری تحتانیہ سی بہی آیا ہی غور سی یعنی نشیب کی لیکن یہ تصحیف ہی اور روایت مشہور اول ہی کی ہی ت اور یہ ارتفاع اور بلندی بالاخانون کی بسبب بزرگی اور تفاوت مراتب کی ہی کہ درمیان بہشتیون کی ہوگا ف ع کہ مرتبہ بعضون کا بلند اور مرتبہ بعضونکا پست لکہا ہی علما نی کہ بہشت مین طبقات ہونگی اعلی تو سابقین کی لیے اور اوسط مقتصدین کی لیے اور اسفل مخلطین کی لیے ت عرض کیا صحابہ نی یا رسول اللّٰہ یہ بالاخانی اور محل بلند منازل پیغمبرون کی ہونگی کہ نہین پہونچین گی اون منازل و مراتب کو غیر پیغمبرون کی فرمایا کہ ہان پہونچین گی اون منازل و مراتب کو غیر پیغمبرون کی بہی یعنی اولیا بسبب متابعت و محبت اونکی کی قسم ہی خدا کی پہونچین گی اوسکو وہ مرد کہ ایمان لائی ہین اور سچا جانا پیغمبرونکو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی ف ع یعنی بیچ قبول کرنی اوس خبر کی کہ حکم کیا گیا ساتہ اوسکی اور منع کیا گیا اوس سی جیسا کہ فرمایا اللّٰہ تعالی نی آخر سورہ فرقان مین وعباد الرحمن الذین یمشون علی الارض ہونا اولئک یجزون الغرفۃ بما صبروا الخ وعن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم یدخل الجنۃ اقوام افئدتھم مثل افئدۃ الطیر رواہ مسلم اور روایت ہی ابوہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللّٰہ علیہ وسلم نی کہ داخل ہونگی جنت مین کتنی قومین کہ دل اونکی مانند دلون پرندون کی ہین ف ع یعنی نرمی اور رحمت اور صفائی اور خالی ہونی مین حسد اور بغض وغیرہ سی اور بعضون نی کہا خوف اور ہیبت مین کہ پرندہ بہت ڈرتا ہی بہ نسبت اور جانورون کی اور بعضون نی کہا توکل مین جیسی کہ حدیث مین آیا ہی کہ اگر تم توکل کرو اللّٰہ پر حق توکل اوسکی کا تو رزق دی تمکو جیسی کہ رزق دیتا ہی جانور پرندہ کو کہ نکلتی ہین صبح کو بہوکی اور پہرتی ہین شام کو پیٹ بہری ت نقل کی یہ مسلم نی وعن ابی سعید قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم ان اللّٰہ تعالی یقول لاھل الجنۃ یا اھل الجنۃ فیقولون لبیک ربنا وسعدیک والخیر فی یدیک فیقول ھل رضیتم فیقولون وما لنا لا نرضی یا رب وقد اعطیتنا ما لم تعط احدا من خلقک فیقول الا اعطیکم افضل من ذلک فیقولون یا رب وای شیء افضل من ذلک فیقول احل علیکم رضوانی فلا اسخط علیکم بعدہ ابدا متفق علیہ

اور روایت ہی ابوسعید سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللّٰہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق اللّٰہ تعالی فرماوی گا بہشتیونکو اور پکاری گا کہ ای بہشتیو پس کہین گی اور جواب دین گی بہشتی اللّٰہ تعالی کو کہ حاضر ہین ہم رب ہماری اور موجود ہین تیری خدمت مین اور بہلائی تیری قبضہ قدرت اور ارادہ مین ہی جسکو چاہی دیوی تو پس فرماوی گا اللّٰہ تعالی کہ آیا راضی ہوئی تم یعنی مجہسی کہ داخل کیا مین نی تمکو بہشت مین پس کہین گی اور کیا ہی ہمکو کہ نہ راضی ہووین ہم ای پروردگار ہماری حال آنکہ تحقیق عنایت فرمائی تو نی ہمکو وہ چیز کہ نہین عنایت فرمائی کسی کو مخلوقات اپنی سی پس فرماویگا اللّٰہ تعالی کہ کیا نہ دون مین تمکو بہتر اوس چیز سی کہ دی مین نی پس کہین گی ای پروردگار ہماری کون سی چیز بہتر ہی اوس سی یعنی فرماویگا اللّٰہ تعالی کہ عنایت فرماونگا مین تمپر خوشنودی اپنی پس نہ خفا ہونگا تمپر بعد اسکی کبہی ف ح اور جب مولی بندہ سی راضی ہوا

تمام نعمتیں اور سعادتیں حاصل ہوئیں اور دولت دیدار بھی اثر اور نتیجہ اسیکا ہی اول پوچھنا اونسی کہ آیا راضی ہو تم جب رضا اونکی اوسکی جناب سی
حاصل ہوئی رضا اپنی اونسی اوسپر مرتب کی تا معلوم ہو کہ دلیل اور علامت رضاء مولی تعالی کی بندہ سی رضاء بندہ کی ہی مولی سی اپنی حال میں نگاہ کر
اگر اپنی تئین راضی پاتا ہی اپنی پروردگار سی پس جان کہ وہ بھی تجہسی راضی ہی صحابہ رضوان اللہ تعالی علیہم اجمعین بحث و تفتیش کرتی تہی کہ کیونکر پہچانیں ہم
کہ حق تعالی ہمسی راضی ہی آخر اتفاق کرتی اسپر کہ اگر ہم اوس سی راضی ہیں تو یقین ہی کہ وہ بھی ہمسی راضی ہی بعد ازان بشارت دی کہ رضا اوسکی
اونسی دائم و ہمیشہ ہی بالاتر اس سی کونسی نعمت ہوگی تہوڑی سی رضاء اللہ تعالی بزرگتر ہی بہشت سی اور اوس چیز سی کہ اوسمیں ہی جیسی کہ فرمایا ورضوان
من اللہ اکبر یعنی یہ جانیکہ ہمیشہ اور مستمر ہو اللهم ارض عنا وارضنا عنک ت نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اَدْنٰى مَقْعَدِ اَحَدِكُمْ مِنَ الْجَنَّةِ اَنْ یَّقُوْلَ لَهٗ تَمَنَّ فَیَتَمَنّٰى وَیَتَمَنّٰى فَیَقُوْلُ لَهٗ
هَلْ تَمَنَّیْتَ فَیَقُوْلُ نَعَمْ فَیَقُوْلُ لَهٗ فَاِنَّ لَكَ مَا تَمَنَّیْتَ وَمِثْلَهٗ مَعَهٗ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابوہریرہ رضی سی کہ تحقیق
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ تحقیق ادنی مرتبہ اور جگہ ایک تمہاری کی بہشت سی اوسمقدار ہی کہ فرماویگا پروردگار تعالی اوسکو کہ آرزو کر اور چاہ
اوسقدر کہ چاہی تو بس آرزو کریگا اور چاہیگا اور مکرر آرزو کریگا اور چاہیگا یعنی بہت کچھ چاہیگا پس فرماویگا اللہ تعالی اوس بندی کو کہ آرزو کی
تونی اور چاہا تونی یعنی جہانتک تیری دلمین آرزو تہی مانگ چکا پس کہیگا بندہ ہان پس فرماویگا پروردگار تعالی اوس بندی کو کہ پس تحقیق تیری
لیی ہی جو کچھ کہ آرزو کی تونی اور مانند اوسکی ساتہ اوسکی نقل کی یہ مسلم نی وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ
سَیْحَانُ وَجَیْحَانُ وَالْفُرَاتُ وَالنِّیْلُ كُلٌّ مِّنْ اَنْهَارِ الْجَنَّةِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی اوسی سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نی سیحان اور جیحان اور فرات اور نیل سب بہشت کی نہروں اور چشموں سی ہیں ف ح ع فرات نام نہر کوفہ کا اور نیل نام نہر مصر کا ہی بلاخلاف
لیکن تعیین سیحان و جیحان میں خلاف ہی کہ بعضی کہتی ہیں سیحان نہر ہی شام میں اور بعضوں نی کہا مدینہ میں اور جیحان نہر ہی بلخ میں اور کہا ہی علما
نی کہ سیحان اور جیحان غیر سیحون اور جیحون کی ہی کہ نہریں ترک اور بلخ کی ہیں بلکہ وہ بلاد ارمن میں ہیں اور طیبی نی کہا کہ جوہری نی جو کہا کہ
جیحان نہر شام کی ہی غلط ہی اور اتفاق کہتی ہیں علماء کہ جیحون وادی نہر خراسان ہی اور کہا کہ سیحون نہر ہی سندھ میں اور بعضوں نی کہا کہ
سیحان و جیحان دو نہریں ہیں بڑی عواصم میں نزدیک شہر مصیصہ اور طرسوس کی اور مراد ساتہ ہونی ان چار نہروں کی انہار جنت سی یہ ہی کہ پانی انکا
بہ نسبت اور پانیوں کی اچھی ہیں اور انمیں فوائد اور منافع بہت ہیں گویا بہشت کی نہروں میں سی ہیں اور بعضوں نی کہا کہ چاروں نہریں کہ
اصول جنت کی نہروں کی ہیں اور اونکو ساتہ نام ان چار نہروں کی کہ بزرگ تر اور مشہور تر اور بہت میٹہی اور فائدہ مند دنیا کی نہروں کی ہیں
نام زد اور مشہور کیا اشارہ ہی اسپر کہ جو کچھ کہ دنیا میں فوائد و منافع ہیں نمونہ بہشت کی ہیں اور صحیح یہ ہی کہ یہ محمول ظاہر پر ہی اور مراد وان
نہروں مذکورہ کا بہشت میں ہی چنانچہ مسلم نی روایت کیا ہی کہ فرات اور نیل جاری ہوتی ہیں بہشت سی اور صحیح بخاری میں آیا ہی کہ سدرۃ المنتہی
کی جڑ سی ہیں اور معالم التنزیل میں لایا ہی کہ یہ چار نہریں بہشت سی ہیں کہ حق تعالی نی انکو پہاڑونکو سونپا ہی اور وہاں سی زمین پر جاری کیا
کذا ذکرہ الطیبی واللہ اعلم بحقیقۃ الحال ت نقل کی یہ مسلم نی وَعَنْ عُتْبَةَ بْنِ غَزْوَانَ قَالَ ذُكِرَ لَنَا اَنَّ الْحَجَرَ یُلْقٰى مِنْ شَفَةِ
جَهَنَّمَ فَیَهْوِیْ فِیْهَا سَبْعِیْنَ خَرِیْفًا لَا یُدْرِكُ لَهَا قَعْرًا وَاللّٰهِ لَتُمْلَاَنَّ وَلَقَدْ ذُكِرَ لَنَا اَنَّ مَا بَیْنَ مِصْرَاعَیْنِ
مِنْ مَصَارِیْعِ الْجَنَّةِ مَسِیْرَةُ اَرْبَعِیْنَ سَنَةً وَلَیَاْتِیَنَّ عَلَیْهَا یَوْمٌ وَّهُوَ كَظِیْظٌ مِنَ الزِّحَامِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ
اور روایت ہی عتبہ بن غزوان سی کہ کہا ذکر کیا گیا روبرو ہمارے یعنی روایت کیا گیا حضرت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا پتہر ڈالا جا

کنارہ

کنارہ دوزخ پر کی سے پس گرتا چلا جاوے اسمین ستر برس نہ پہونچے اوسکی تہامین قسم خدا کی البتہ بہری جاویگی دوزخ یعنی کفار سے باوجود اس گہراو
اور فراخی کی اور البتہ تحقیق ذکر کیا گیا ہمارے لیے کہ درمیان دو بازوون دروازے کی دروازون جنت کی سے مسافت مقدار چالیس برس کی ہے البتہ
آویگا اوسپر ایکدن کہ وہ بہری ہوگی بسبب ازدحام کی نقل کی یہ مسلم نے **الفصل الثانی** فصل دوسری **عن ابی ہریرۃ** قال
قلت یا رسول اللہ مم خلق الخلق قال من الماء قلنا الجنۃ ما بناءھا قال لبنۃ من ذھب ولبنۃ من فضۃ وملاطھا
المسک الاذفر وحصباءھا اللؤلؤ والیاقوت وتربتھا الزعفران من یدخلھا ینعم ولا یبأس ویخلد و
لا یموت ولا یبلی ثیابھم ولا یفنی شبابھم رواہ احمد والترمذی والدارمی
روایت ہے ابوہریرہ رضہ سے کہا عرض کیا مین نے یا رسول اللہ کس چیز سے پیدا کی گئی مخلوقات فرمایا پانی سے ف ح ع اختلاف ہے علماکو
کہ پہلی چیز کہ اجسام سے پیدا ہوئی ہے کیا ہے اکثر اسپر ہین کہ وہ جوہر پانی کا ہے پہر پیدا کی گئی اوس سے زمین ساتھ کثیف اور منجمد ہونے کی اور آگ اور ہوا
ساتھ لطیف اور رقیق ہونے کی اور پیدا ہوا آسمان آگ کی دہوین سے اور یہ حدیث دلیل ہے اسپر کہتے ہین توریت کی اول سفر مین آیا ہے کہ اللہ تعالی
نے پیدا کیا ایک جوہر پہر نظر ہیبت کی اوسکی طرف پس پگہلی اجزا اوسکی اور پانی ہوگئی اور اوس سے ایک بخار نکلا اور اوپر گیا مانند دہوین کی پس آسمان
پیدا ہوا پہر ظاہر ہوئی پانی پر جہاگ اور اوس سے زمین پیدا ہوئی اور پہاڑونکو لنگر اوسکا کیا یعنی پہلے ہلتی تہی زمین پہاڑون سے ٹہر گئی اور
بعضون نے جو لکہا ہے کہ مراد پانی سے نطفہ ہے تو خطا کرتا ہے اسپر کہ مراد خلق سے حیوانات ہو جیسے کہ قرآن مجید مین فرمایا وجعلنا من الماء کل شیء حی
یعنی پیدا کیا ہمنے پانی سے حیوان کو بسبب قول حق سبحانہ تعالی کی واللہ خلق کل دابۃ من ماء اور یہ اسلیے کہ پانی بہت بڑا مادہ اسکا ہے کہا ہے یا
بسبب یا اوسی احتیاج ایکی کی طرف پانی کی اور منتفع ہونے اوسکی کی ت عرض کیا مینے آنحضرت سے کہ بہشت کس چیز سے ہے عمارت اوسکی یعنی پتہر
کی ہے یا مٹی کی یا لکڑی وغیرہ کی فرمایا ایک اینٹ سونے کی اور ایک اینٹ چاندی کی اور گارا اسکا مشک خالص تیز بو کا اور کنکریان اوسکی موتی
اور یاقوت کی یعنی مثل اونکی رنگ اور صفائی مین اور خاک اوسکی مثل زعفران کی زرد و خوشبودار جو کوئی کہ داخل ہوگا اوسمین چین مین رہیگا
اور رنج اور مشقت نہین دیکہیگا اور ہمیشہ جیئیگا اور کبہی نہ مریگا اور نہ پرانی ہونگی کپڑے اوسکی اور نہ فنا ہوگی جوانی اوسکی نقل کی یہ احمد و ترمذی اور دارمی نے
**وعنہ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما فی الجنۃ شجرۃ الا وساقھا من ذھب رواہ الترمذی اور
روایت ہے ابوہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین ہے جنت مین کوئی درخت مگر کہ تنہ اوسکا سونے کا ہے ف شاخ اور ٹہنیان
اوسکی مختلف ہین کسی کی سونے کی اور کسی کی چاندی کی یا یاقوت کی یا زمرد کی یا موتی کی یا مرصع ہین ساتہ طرح طرح کی شگوفون کی اور اوسیطرح
طرحکی میوے لگے ہوئے اور نیچے اونکی نہرین جاری نقل کی یہ ترمذی نے **وعنہ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان فی الجنۃ
مائۃ درجۃ ما بین کل درجتین مائۃ عام رواہ الترمذی وقال ھذا حدیث غریب اور روایت ہے اوسی سے کہا فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق بہشت مین سو درجے ہین ف ح ظاہر تر یہ ہے کہ مراد درجات سے مراتب عالیہ ہین فرمایا اللہ تعالی نے ہم درجات عند اللہ
یعنی جنتی صاحب درجونکی ہونگے بحسب اعمال اپنی کی طاعات سے جیسے کہ دوزخی صاحب درکات متسافلہ کی ہونگے بقدر مراتب اپنی کی شدت کفر مین جیسے کہ
اشارہ کیا طرف اسکی قول سبحانہ نے ان المنافقین فی الدرک الاسفل من النار تمہ درمیان ہر دو درجون کی فرق سو برس کا ہے نقل کی یہ ترمذی
نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے **وعن** ابی سعید قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان فی الجنۃ مائۃ درجۃ لو ان العالمین
اجتمعوا فی احداھن لوسعتھم رواہ الترمذی وقال ھذا حدیث غریب اور روایت ہے ابی سعید سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے

کہ تحقیق بہشت میں سو درجے ہیں ایسے کہ اگر تحقیق تمام عالم جمع ہوں ایک درجے میں اون درجوں میں سے تو البتہ کفایت کرے اونکو نقل کیا یہ ترمذی
نے اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے وَعَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قَوْلِهِ تَعَالٰى وَفُرُشٍ مَّرْفُوْعَةٍ قَالَ ارْتِفَاعُهَا لَكَمَا بَيْنَ
السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ مَسِيْرَةُ خَمْسِمِائَةِ سَنَةٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہے ابی سعید سے نقل کی
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے بیچ تفسیر قول اللہ تعالی کی وفرش مرفوعۃ فرمایا بلندی اون بچھونوں کی جیسے کہ مسافت ہے درمیان آسمان زمین کے
پانسو برس کی راہ شارح یعنی جنت کی درجوں کی بچھونے ایسے بلند ہونگے جیسے کہ اور حدیث میں آیا ہے ان للجنۃ مائۃ درجۃ ما بین کل درجتین کما
بین السماء والارض اور بعضوں نے کہا کہ مراد فرش سے عورتیں اہل بہشت کی ہیں اور مرفوعۃ بمعنی فائق وفاضل کی حسن جمال میں دنیا کی عورتوں سے
لیکن حدیث میں آیا ہے کہ مومنات احسن ہونگی حوروں سے بسبب نماز و روزہ کی ت نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے وَعَنْهُ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَوَّلَ زُمْرَةٍ يَّدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ضَوْءُ وُجُوْهِهِمْ عَلٰى مِثْلِ ضَوْءِ
الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ وَالزُّمْرَةُ الثَّانِيَةُ عَلٰى مِثْلِ اَحْسَنِ كَوْكَبٍ دُرِّيٍّ فِي السَّمَاءِ لِكُلِّ رَجُلٍ مِّنْهُمْ زَوْجَتَانِ
عَلٰى كُلِّ زَوْجَةٍ سَبْعُوْنَ حُلَّةً يُّرٰى مُخُّ سَاقِهَا مِنْ وَّرَائِهَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ
اور یہ بھی روایت ہے ابی سعید ہی سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق اول جماعت کہ داخل ہوگی بہشت میں دن قیامت کی کہ وہ
انبیا علیہم السلام ہیں روشنی اونکی چہروں کی واقع ہوگی اوپر مانند روشنی چودہویں رات کی چاند کی اور جماعت دوسری کہ وہ اولیا اور صلحا ہیں اونکی
مانند بہترین ستارہ چمکتے کی آسمان میں واسطے ہر شخص کی اونمیں سے دو بیبیاں ہونگی ہر بی بی پر ستر جوڑے ہونگے اور ہر ایک اون دونوں میں سے
ایسی ہوگی کہ دیکھا جاویگا گودا پنڈلی اوسکی کا ستر جوڑوں کی اوپر سے شارح اور حدیث میں آیا ہے کہ ادنی اہل جنت کا وہ ہوگا کہ اوسکی بہتر
بی بیاں اور اسی ہزار خادم ہونگے پس تطبیق اونمیں اور اسمیں یہ ہے دو بیبیاں تو ایسی ہونگی کہ گودا اونکی پنڈلی کا ستر لباس پر سے معلوم ہوگا
اور باقی ایسی نہیں ہونگی پس یہ منافی نہیں ہے اسلیے کہ ہر ایک کی لیے بہت سی حوریں غیر صفت کی ہوں کذا قیل اور ظاہر تر یہ ہے کہ ہر ایک کے
لیے دو بیبیاں ہوں دنیا کی عورتوں میں سے اور ستر حوروں میں کہ سب ملکر بہتر ہونگی ت نقل کی یہ ترمذی نے وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ
النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُعْطَى الْمُؤْمِنُ فِي الْجَنَّةِ قُوَّةَ كَذَا وَكَذَا مِنَ الْجِمَاعِ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَوَيُطِيْقُ
ذٰلِكَ قَالَ يُعْطٰى قُوَّةَ مِائَةٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے انس سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دیا جاویگا
مومن بہشت میں قوت اتنی اور اتنی جماع کی یعنی یہ کنایہ ہے عورتوں سے مثلا دس سے عرض کیا گیا کہ آیا طاقت رکھے گا مرد جماع کرنے کی اتنی
عورتوں سے فرمایا کہ دی جاویگی قوت سو مردوں کی یعنی پس کیوں نہ طاقت رکھیگا اتنی عورتوں سے جماع کرنے کی ت نقل کی یہ ترمذی نے
وَعَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ لَوْ اَنَّ مَا يُقِلُّ ظُفُرٌ مِّمَّا فِي الْجَنَّةِ بَدَا
لَتَزَخْرَفَتْ لَهُ مَا بَيْنَ خَوَافِقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلَوْ اَنَّ رَجُلًا مِّنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ اطَّلَعَ فَبَدَا اَسَاوِرُهُ لَطَمَسَ ضَوْءُهُ ضَوْءَ
الشَّمْسِ كَمَا تَطْمِسُ الشَّمْسُ ضَوْءَ النُّجُوْمِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہے سعد بن ابی وقاص سے
اونسے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا اگر وہ مقدار کہ اوٹھاوے ناخن اون چیزوں میں سے کہ بہشت میں ہیں یعنی قسم زینت اور آلات اوسکی
ظاہر ہو یعنی دنیا میں تو البتہ زینت دار ہو جاوے بسبب اوسکی وہ چیز کہ درمیان جوانب اطراف آسمانوں زمین کی ہے اور اگر تحقیق ایک شخص بہشتیوں
میں سے جھانکے پس ظاہر ہوں کڑے اوسکے تو البتہ مٹا دیوے روشنی اوسکی سورج کی روشنی کو جیسے کہ مٹا دیتا ہے سورج ستاروں کی روشنی کو نقل کی یہ ترمذی نے

اور کہا یہ حدیث غریب ہی **وعن** ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اھل الجنۃ جرد مرد کحلی
لا یفنی شبابھم ولا یبلی ثیابھم رواہ الترمذی والدارمی اور روایت ہی ابو ہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ بہشتی ہونگی بن بال کی امرد آنکہین اونکی ہونگی سرمگین نہ فنا ہوگی جوانی اونکی اور نہ پرانی ہونگی کپڑی اونکی ف ح
حدیث مین لفظ جرد جیم کی پیش اور رے کی جزم سی جمع اجرد کی اور اجرد اوسکو کہتی ہین کہ جسکی بدن پر بال نہون اور مرد جمع امرد کی یعنی لڑکا بی ریش
اور کحلی کاف کی زبر ہی اور بر وزن فعلی کی ہی بمعنی فعیل کی یعنی مکحول اور وہ وہ ہی کہ جسکی پلکون کی جڑ مین سیاہی خلقی ہو ایسی کہ دیکھنی مین معلوم ہو کہ گویا
سرمہ لگایا ہی ت نقل کی یہ ترمذی اور دارمی نی **وعن** معاذ بن جبل ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال یدخل اھل الجنۃ الجنۃ
جردا مردا مکحلین ابناء ثلثین او ثلث وثلثین سنۃ رواہ الترمذی
اور روایت ہی معاذ بن جبل سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا داخل ہونگی بہشتی بہشت مین اس حال مین کہ صاف ہوگا بدن بالون سی بی
ریش سرمگین آنکہین تیس برس کی یا تینتیس برس کی ف ح یعنی جیسی کہ دنیا مین اس عمر کی ہوتی ہین ایسی کہ کمال جوانی اور قوت مرد کی اسی عمر
مین ہی اور لفظ او جملہ او ابناء ثلث او ثلثین سنۃ دنیا مین شک راوی کی لیے ہی ت نقل کی یہ ترمذی نی **وعن** اسماء بنت ابی بکر
قالت سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وذکر لہ سدرۃ المنتھی قال یسیر الراکب فی
ظل الفنن منھا مائۃ سنۃ او یستظل بظلھا مائۃ راکب شک الراوی فیھا فراش
الذھب کان ثمرھا القلال رواہ الترمذی وقال ھذا حدیث غریب
اور روایت ہی اسماء بنت ابی بکر رض سی کہا کہ سنا مین نی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی اس حال مین کہ ذکر کیا گیا اونکی لیی سدرۃ المنتھی کا فرمایا چلے
نی چلی سوار یعنی تیز رو بیچ سایہ شاخون اوس درخت کی سو برس یا پناہ پکڑین اوسکی سایہ مین سو سوار شک کیا ہی راوی حدیث نی ف ح کہ
یسیر الراکب فی ظل الفنن منھا مائۃ سنۃ یا یستظل بظلھا مائۃ راکب سنا لیکن ہمین شک نہین کہ مبالغہ پہلی عبارت مین ہی ت اوس درخت پر
ٹڈی ہین سونی کی ف ح شاید کہ مراد فرشتی ہین نورانی کہ چمکتی ہین یا زرد اونکی گویا کہ سونی کی ہین یا مشابہت دی اون انوار کو کہ اوسکو ڈہانکتی ہین
اوس ہی او تعبیر کیا اونکو ساتھ سونی کی ٹڈی کی اور تفسیر اس آیہ کریمہ کی ہی اذ یغشی السدرۃ ما یغشی یعنی ڈہانکتا ہی سدرۃ المنتھی کو جو کچھ کہ
ڈہانکتا ہی اور بیضاوی نی کہا کہ ڈہانکتی ہی اوسکو ایک جماعت بغفیر فرشتون کی کہ عبادت کرتی ہین حق کو ت گویا کہ میدہی اوسکی مانند مشکون کی نہین
ف ح سدرۃ المنتھی نام ایک درخت کا ہی اور یہ نام سلیی ہوا کہ انتہا بہشت مین ہی کہ منتہی ہوتا ہی اوس تک علم اولین و آخرین کا اور کوئی
مخلوقات مین سی نہین جانتا کہ پیچہی اوسکی کیا ہی اور نہین گذرا اوس سی کوئی سوای محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اور وہ مقام جبرئیل کا ہی کہ
وہان سی آگی نہین بڑہتی اور وہ روایت مین چہٹی آسمان پر ہی اور مشہور یہ ہی کہ ساتوین آسمان پر ہی اور وجہ تطبیق کی ان دونون روایتون مین
یہ ہی کہ جڑ اوسکی چہٹی آسمان پر ہو اور شاخین ساتوین مین واللہ اعلم ت نقل کی یہ ترمذی نی اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہی **وعن**
انس قال سئل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما الکوثر قال ذاک نھر اعطانیہ اللہ یعنی فی الجنۃ
اشد بیاضا من اللبن واحلی من العسل فیہ طیر اعناقھا کاعناق الجزر قال عمر ان
ھذہ لناعمۃ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اکلتھا انعم منھا رواہ الترمذی
اور روایت ہی انس سی کہا کہ پوچہی گئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ کیا ہی کوثر فرمایا کہ وہ نہر ہی کہ دی مجھکو خدا تعالی نی وہ نہر ف ح لفظ نہر

ساتھ زبرہ کی اور جزم سے بھی آیا ہے یعنی نہر پانی کی کہ دونوں طرف اوسکی دو حوض ہیں ایک تو جنت میں ہے اور دوسرا موقف میں اور سیلی کہا
کھنی والی نے یعنی بہشت میں ہے بسبب ہونی اکثر اوسکی کی بہشت میں یا اسلیے کہ منبع اوسکا بہشت ہی میں ہے نہایت سفید ہے پانی اوسکا
دودھ سی اور نہایت شیریں ہے شہد سی اوس نہر میں یعنی اوسکی کناروں میں پرندے جانور ہیں دراز گردن کہ گردنیں اونکی مانند گردنوں اونٹوں کی
ف لفظ جزور بہتین جیم اور زی سی جمع جزر کی ساتھ زبر جیم کی یعنی اونٹ کی کہ تیار ہو واسطی نحر و ذبح کی اور معنی یہ ہیں کہ وہ تیار ہیں نحر کی
لیے تاکہ کھاوین اونسی اوس نہر والی ت کہا عمر رضی کہ تحقیق وہ پرندے تنعم اور فربہ اور خوشحال ہونگے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
کہ کھانی والی اونکی کہ بہشتی ہیں متنعم تر اور مترفہ تر ہونگی اونسی نقل کی یہ ترمذی نی وعن بریدۃ ان رجلا قال یا رسول اللہ
هل في الجنة من خيل قال ان الله ادخلك الجنة فلا تشاء ان تحمل فيها على فرس من ياقوتة حمراء يطير بك
في الجنة حيث شئت الا فعلت وسأله رجل فقال يا رسول الله هل في الجنة من ابل قال فلم يقل له ما قال
لصاحبه فقال ان يدخلك الله الجنة يكن لك فيها ما اشتهت نفسك ولذت عينك رواه الترمذي ت
اور روایت ہے بریدہ سی کہ تحقیق ایک شخص نی کہا یا رسول اللہ کیا بہشت میں گھوڑی بھی ہونگی فرمایا اگر اللہ تعالی نی داخل کیا تجکو بہشت میں پس
نچاہیگا تو کہ سوار کیا جاوی بہشت میں یاقوت سرخ کی گھوڑی پر کہ اوڑا وی وہ گھوڑا تجکو بہشت میں یعنی دوڑی اور جلد لیجاوی تجکو جہاں چاہی
مگر کہ کریگا تو ف ع لفظ نعلت کو ساتھ صیغہ خطاب کی پڑھا ہی مجہول و معروف مگر یہ کہ کیا جاویگا تو یعنی دیا جاویگا تو مدعا اوپنا و دیا یا کریگا تو یعنی
مطلب پایا ہوویگا تو اور لفظ فعلت ساتھ تا تانیث کی صیغہ مجہول سی بھی آیا ہی یعنی کیا جاویگا اور تیار کیا جاویگا وہ گھوڑا تیری لیے اور فرس
مذکر و مونث دونوں آتا ہی حاصل یہ کہ بہشت میں ہر کوئی جو کچھ چاہیگا پاویگا ت اور سوال کیا آنحضرت سی ایک اور شخص نی پس کہا یا رسول اللہ
آیا بہشت میں اونٹ بھی ہونگی کہا راوی نی پس نہ جواب دیا آنحضرت نی اوس شخص کو جو کچھ کہ جواب دیا تہا اوسکی یار کو یعنی جیسا کہ پہلی شخص کو جواب
دیا تہا ویسا اوسکو نہ دیا کہ اگر داخل کریگا خدا تجکو بہشت میں اور چاہی تو کہ سوار کری تجکو یاقوت کی اونٹ پر الخ پس فرمایا کہ اللہ تعالی لیجاویگا تجکو
کہ اگر داخل کریگا تجکو اللہ بہشت میں تو ہوگا تیری لیے بہشت میں جو کچھ کہ چاہی دل تیرا اور لذت پاوی آنکھ تیری نقل کی یہ ترمذی نی وعن
ابي ايوب قال اتى النبي صلى الله عليه وسلم اعرابي فقال يا رسول الله اني احب الخيل افي الجنة خيل قال
رسول الله صلى الله عليه وسلم ان ادخلت الجنة اتيت بفرس من ياقوتة له جناحان فحملت
عليه ثم طار بك حيث شئت رواه الترمذي وقال هذا حديث ليس اسناده بالقوي وابو سورة
الراوي يضعف في الحديث وسمعت محمد بن اسمعيل يقول ابو سورة هذا منكر الحديث يروي مناكير
اور روایت ہے ابو ایوب سی کہا اونہی کہ آیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس ایک گنوار پس کہا یا رسول اللہ تحقیق میں دوست رکھتا ہوں گھوڑوں کو
کیا بہشت میں گھوڑی بھی ہونگی فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ اگر داخل کیا گیا تو بہشت میں دیا جائیگا تجکو گھوڑا یاقوت کا اوسکی دو بازو
ہونگی پھر سوار کیا جاویگا تو اوسپر پہر اوڑا لیجاویگا تجکو جہاں چاہی گا تو نقل کی یہ ترمذی نی اور کہا یہ حدیث ہی کہ نہیں ہی اسناد اسکی قوی اور
ابو سورہ کہ راوی ہی اس حدیث کا ہی نسبت ضعف کیا جاتا ہی یعنی بسبب کسی سبب ضعف کی علم حدیث میں یا اسناد حدیث میں اور سنا میں نی محمد
ابن اسمعیل بخاری کو کہ کہتا تہا ابو سورہ یہ منکر الحدیث ہی روایت کرتا ہی احادیث منکر وعن بريدة قال قال رسول الله صلى الله
عليه وسلم اهل الجنة عشرون ومائة صف ثمانون منها من هذه الامة واربعون من سائر الامم

رواہ الترمذی والدارمی والبیہقی فی کتاب البعث والنشور اور روایت ہی بریدہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ بہشتی ایک سو بیس صف ہونگی اسی اون صفون مین اس امت سی ہونگی اور چالیس اور امتون سی نقل کی یہ ترمذی اور دارمی نی اور بیہقی نی کتاب البعث والنشور مین ف ع اس سی معلوم ہوا کہ بہشتی اس امت مین سی دوچند ہونگی بہ نسبت اور امتون کی اگر کہا جاوی کہ پہلی باب شفاعت مین گذرا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ امیدوار ہون مین کہ ہوو گی تم نصف اہل جنت کی اور یہان فرماتی ہین دوچند جواب یہ کہ ہوسکتا ہی کہ امیدواری آنحضرت کی درگاہ باریتعالی سی وہ ہوین بعد ازان زیادتی کی گئی اور بشارت دی گئی ساتھ زیادہ کی اوس سی کہ امید کرتی تھی اور یہ زیادتی فضل کرم ہوسکتا ہی بیچ حق حبیب اپنی کی اور امت اوسکی کی واللہ ذو الفضل العظیم اور احتمال یہ بھی ہی کہ اسی صفین برابر ہون عدد اشخاص مین ساتھ چالیس صفون کی اور توجیہ اول ظاہر تر ہی وعن سالم عن ابیہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باب امتی الذی یدخلون منہ الجنۃ عرضہ مسیرۃ الراکب المجود ثلثا ثم انہم لیضغطون علیہ حتی تکاد مناکبھم تزول رواہ الترمذی وقال ھذا حدیث ضعیف وسالت محمد بن اسمعیل عن ھذا الحدیث فلم یعرفہ وقال خالد بن ابی بکر یروی المناکیر اور روایت ہی سالم تابعی سی کہ نقل کرتی ہین اپنی باپ سی یعنی عبداللہ بن عمر رض سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی دروازہ بہشت کا کہ امت میری اوس دروازہ سی داخل ہوگی بہشت مین چوڑان اوسکی مقدار مسافت سیر اوس سوار کی ہی کہ خوب چلاتا ہی دوڑانا گھوڑی کا یا سیر سوار گھوڑی کی کہ خوب دوڑتا ہی ف ع تین رات یا تین برس اور ظاہر تر یہی ہی کہ یہین مبالغہ نکلتا ہی پہر مراد اس سی کثرت ہی تا نہ مخالف ہووی کہ اوپر گذرا کہ ما بین دو تون بازوون کی دروازون جنت سی سیر چالیس برس کی ہی اور ممکن ہی یہ کہ وحی کی گئی ہو طرف حضرت کی اول ساتھ قلیل کی پہر اعلام کی گئی ساتھ کثیر کی یا حمل کیا جاوی اوپر اختلاف دروازون کی بسبب اختلاف داخل ہونیوالون کی واللہ اعلم ت پہر تحقیق بہشتی یعنی امت میری مین سی وقت داخل ہونی اونکی کی دروازون بہشت کی البتہ تنگ کی جاوینگی اوپر بھی جاوین گی بسبب اژدحام کی دروازی پر باوجود اس وسعت اور چکلائی کی یہانتک کہ قریب ہی کہ کندہی اونکی ہل جاوین اور پس جاوین نقل کی یہ ترمذی نی اور کہا کہ یہ حدیث ضعیف ہی ف ع اور مصابیح مین ہی ضعیف منکر کہا اوسکی شارح نی یعنی یہ حدیث منکر ہی بسبب مخالفت اوسکی کی صحیح حدیثون سی کہ وارد ہوئی ہین اس معنی مین ت اور پوچھا مین نی محمد بن اسمعیل بخاری سی حال اس حدیث سی پس نہ پہچانا اسکو ف ع اور عالم حدیث کا احاطہ رکھتا ہو طرق احادیث پر جب کہی کہ نہین پہچانتا مین اوسکو تو دلالت کرتا ہی اوسکی ضعف پر ت اور کہا بخاری نی کہ خالد بن ابی بکر کہ راوی اس حدیث کا ہی روایت کرتا ہی منکر ف ع یعنی پس ہوگی یہ حدیث ضعیف کہا سید جمال الدین نی کہ لفظ خالد سہو ہی صاحب مشکوۃ سی اور صواب خالد ہی اسلیی کہ ترمذی مین خالد بن ابی بکر ہی اور اسم الرجال کی کتابون مین وعن علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان فی الجنۃ لسوقا ما فیھا شری ولا بیع الا الصور من الرجال والنساء فاذا اشتھی الرجل صورۃ دخل فیھا رواہ الترمذی وقال ھذا حدیث غریب اور روایت ہی علی رض سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق بہشت مین ایک بازار یعنی جگہ اجتماع کی ہی نہین اوسمین خرید و فروخت یعنی تجارت مگر صورتین مرد اور عورتون کی پس جب چاہیگا اور خوش کریگا مرد یعنی جسطرح عورت کسی صورت کو داخل ہوگا اوسمین اور متصف ہوگا ساتھ اوس صورت کی نقل کی یہ ترمذی نی اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہی وعن سعید بن المسیب انہ لقی ابا ھریرۃ فقال ابو ھریرۃ اسال اللہ ان یجمع بینی

وَبَيْنَكَ فِي سُوقِ الْجَنَّةِ فَقَالَ سَعِيدٌ أَفِيهَا سُوقٌ قَالَ نَعَمْ أَخْبَرَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَهْلَ الْجَنَّةِ إِذَا دَخَلُوهَا نَزَلُوا فِيهَا بِفَضْلِ أَعْمَالِهِمْ ثُمَّ يُؤْذَنُ لَهُمْ فِي مِقْدَارِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ مِنْ أَيَّامِ الدُّنْيَا فَيَزُورُونَ رَبَّهُمْ وَيُبْرِزُ لَهُمْ عَرْشَهُ وَيَتَبَدّٰى لَهُمْ فِي رَوْضَةٍ مِنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ فَيُوضَعُ لَهُمْ مَنَابِرُ مِنْ نُورٍ وَمَنَابِرُ مِنْ لُؤْلُؤٍ وَمَنَابِرُ مِنْ يَاقُوتٍ وَمَنَابِرُ مِنْ زَبَرْجَدٍ وَمَنَابِرُ مِنْ ذَهَبٍ وَمَنَابِرُ مِنْ فِضَّةٍ وَيَجْلِسُ أَدْنَاهُمْ وَمَا فِيهِمْ دَنِيٌّ عَلٰى كُثْبَانِ الْمِسْكِ وَالْكَافُورِ مَا يُرَوْنَ أَنَّ أَصْحَابَ الْكَرَاسِيِّ بِأَفْضَلَ مِنْهُمْ مَجْلِسًا قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَهَلْ نَرٰى رَبَّنَا قَالَ نَعَمْ هَلْ تَتَمَارَوْنَ فِي رُؤْيَةِ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ قُلْنَا لَا قَالَ كَذٰلِكَ لَا تَتَمَارَوْنَ فِي رُؤْيَةِ رَبِّكُمْ وَلَا يَبْقٰى فِي ذٰلِكَ الْمَجْلِسِ رَجُلٌ إِلَّا حَاضَرَهُ اللّٰهُ مُحَاضَرَةً حَتّٰى يَقُولَ لِلرَّجُلِ مِنْهُمْ يَا فُلَانُ بْنَ فُلَانٍ أَتَذْكُرُ يَوْمَ قُلْتَ كَذَا وَكَذَا فَيُذَكِّرُهُ بِبَعْضِ غَدَرَاتِهِ فِي الدُّنْيَا فَيَقُولُ يَا رَبِّ أَفَلَمْ تَغْفِرْ لِي فَيَقُولُ بَلٰى فَبِسَعَةِ مَغْفِرَتِي بَلَغْتَ مَنْزِلَتَكَ هٰذِهِ

اور روایت ہی سعید بن مسیب تابعی سی یہ کہ اونہون نی ملاقات کی ابو ہریرہ رضی سی یعنی بازار مین پس کہا ابو ہریرہ رضی نی کہ دعا کرتا ہون مین اللہ تعالی سی کہ جمع کری درمیان میری اور درمیان تیری بازار بہشت مین یعنی جیسی کہ جمع کیا ہمکو بازار مدینہ مین پس کہا سعید نی کہ کیا بہشت مین بازار ہی یعنی حال آنکہ وہ موضوع ہی واسطی حاجت تجارت کی کہا ابو ہریرہ رضی نی کہ ہان بہشت مین بازار ہوگا خبر دی ہمکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یہ کہ بہشتی جس وقت کہ داخل ہونگی بہشت مین اوترین گی اوسمین یعنی اونکی منازل و درجات مین بقدر زیادتی عملون اپنی کی یعنی جسکا عمل زیادہ اور بہتر ہوگا منزل اوسکا شریف تر اور بلند تر ہوگا پھر اذن دیا جاویگا اونکو بیچ مقدار آنی روز جمعہ کی دنیا کی سی ف ح یعنی جس روز کہ دنیا مین روز جمعہ کا ہوتا تھا حکم پروردگار تعالی کا ہوگا کہ نکلین جیسی کہ دنیا مین حکم تھا کہ روز جمعہ کی نکلین اور یہ اثر اور نتیجہ اوس حکم الٰہی کی ہی رفتہ جمعہ مین اور جانی کی نماز جمعہ کی لیی ہوگی ت پس نکلین گی اور زیارت کرین گی اپنی پروردگار کی اوس روز مین اور ظاہر کریگا اللہ تعالی اونکی لیی عرش اپنا ف ح یعنی نہایت لطف و رحمت اپنی والا اور برگزیدہ کیا ہی کہ عرش چھت جنت کی ہی ت اور ظاہر ہوگا اللہ تعالی بہشتیون کی لیی بیچ ایک بڑی باغ کی باغون بہشت کی سی پس رکھی جاوین گی اونکی لیی منبر نور کی کہ اونپر بیٹھین گی اور منبر موتیون کی اور منبر یاقوت کی اور منبر زمرد کی اور منبر سونی کی اور منبر چاندی کی یعنی موافق تفاوت مراتب و درجات اور اعمال و افعال کی اور بیٹھی گا کمترین اونکا یعنی مرتبہ اور منزلت مین اور نہین ہی اونمین خسیس اور کمینہ ف ح یعنی ادنی کہ کہا مین نی بمعنی اقل اور کمتر کی مرتبہ مین بہ نسبت اعلی اور اکثر کی مراد رکھا مین نی متصف ساتھ دنائت اور خساست کی حد ذات مین کہ وجود اوسکا بہشت مین نہین ہی ت بیٹھی گا یہ ادنی مرتبہ کا اوپر ٹیلون مشک و کافور کی ف ح یعنی نہ کرسیون اور منبرون پر کہ اعلی مرتبہ والی اونپر بیٹھین گی جیسی کہ ایک جماعت صدر مجلس مین بیٹھتی ہی اور ایک خاک پر ت گمان نہین لیجاوینگی یہ قوم ٹیلون پر بیٹھنی والی کہ کرسی اور منبر پر بیٹھنی والی افضل ہین اونسی از روی جگہ اور نشست گاہ کی ف ح یعنی کہ بہشت مین ہر کوئی اپنی مقام و مرتبہ پر راضی و شاکر ہوگا اور آرزوی مرتبہ بلند کی نہین کریگا اور الم اور حسرت اور غیرت نہین لیجاویگا اگرچہ جانی کہ مین مرتبہ مین ادنی ہون اور وہ بالا ت کہا ابو ہریرہ رضی نی کہ کہا مین نی یا رسول اللہ کیا دیکھین گی ہم اپنی پروردگار کو اوس دن فرمایا آنحضرت نی کہ ہان دیکھین گی کیا شک و شبہہ رکھتی ہو تم بیچ دیکھنی آفتاب کی یعنی ہمیشہ اور بیچ دیکھنی چاند کی چودھوین شب مین

کہاہی نہین شک کرتی ہم فرمایا اسیطرح شک نہین کرتی کی تم اپنی پروردگار کی دیکھنی مین اور نہین باقی رہی گا اوس مجلس مین کوئی شخص مگر کہ کلام کریگا اوس سی اللہ تعالیٰ بیواسطہ اور اوٹھاویگا پردہ یہانتک کہ فرماویگا خدا تعالیٰ ایک شخص کو اونہین سی کہ ای فلانی بیٹی فلانی کی آیا یاد کرتا ہی تو اوسدن کو کہ کہا تہا تونی ایسا اور ایسا ف ع یعنی اوس چیز سی کہ نہین جائز شرع مین پس گویا کہ توقف کریگا وہ شخص اونہین اور تامل کریگا اون گناہون مین کہ کیی ہون گی ت پس یاد دلائیگا اللہ تعالیٰ اوسکو بعضی عہد شکنیان اوسکی کہ کی تہین دنیا مین مراد ہین گناہ کہ اونکی ارتکاب مین توڑنا عہد ربوبیت کا ہی پس کہی گا وہ شخص ای پروردگار میری کیا نہ بخشی تونی میری لیی وہ گناہ یعنی داخل کیا تونی مجکو جنت مین پس کیا نہین بخشی تونی میری لیی وہ گناہ کہ صادر ہوئی مجہسی پس فرماویگا اللہ تعالیٰ کہ ہان بخشی مین نی تیری لیی پس بسبب فراخی بخشش میری کی پہونچا تو اس مرتبہ کو

فَبَيْنَاهُمْ عَلٰى ذٰلِكَ غَشِيَتْهُمْ سَحَابَةٌ مِنْ فَوْقِهِمْ فَأَمْطَرَتْ عَلَيْهِمْ طِيْبًا لَمْ يَجِدُوْا مِثْلَ رِيْحِهٖ شَيْئًا قَطُّ وَيَقُوْلُ رَبُّنَا قُوْمُوْا اِلٰى مَا اَعْدَدْتُ لَكُمْ مِنَ الْكَرَامَةِ فَخُذُوْا مَا اشْتَهَيْتُمْ فَنَاْتِيْ سُوْقًا قَدْ حَفَّتْ بِهِ الْمَلٰٓئِكَةُ فِيْهَا مَا لَمْ تَنْظُرِ الْعُيُوْنُ اِلٰى مِثْلِهٖ وَلَمْ تَسْمَعِ الْاٰذَانُ وَلَمْ يَخْطُرْ عَلَى الْقُلُوْبِ فَيُحْمَلُ لَنَا مَا اشْتَهَيْنَا لَيْسَ يُبَاعُ فِيْهَا وَلَا يُشْتَرٰى وَفِيْ ذٰلِكَ السُّوْقِ يَلْقٰى اَهْلُ الْجَنَّةِ بَعْضُهُمْ بَعْضًا قَالَ فَيُقْبِلُ الرَّجُلُ ذُو الْمَنْزِلَةِ الْمُرْتَفِعَةِ فَيَلْقٰى مَنْ هُوَ دُوْنَهٗ وَمَا فِيْهِمْ دَنِيٌّ فَيَرُوْعُهٗ مَا يَرٰى عَلَيْهِ مِنَ اللِّبَاسِ فَمَا يَنْقَضِيْ اٰخِرُ حَدِيْثِهٖ حَتّٰى يَتَخَيَّلَ عَلَيْهِ مَا هُوَ اَحْسَنُ مِنْهُ وَذٰلِكَ اَنَّهٗ لَا يَنْبَغِيْ لِاَحَدٍ اَنْ يَحْزَنَ فِيْهَا ثُمَّ نَنْصَرِفُ اِلٰى مَنَازِلِنَا فَتَتَلَقَّانَا اَزْوَاجُنَا فَيَقُلْنَ مَرْحَبًا وَاَهْلًا لَقَدْ جِئْتَ وَاِنَّ بِكَ مِنَ الْجَمَالِ اَفْضَلَ مِمَّا فَارَقْتَنَا عَلَيْهِ فَنَقُوْلُ اِنَّا جَالَسْنَا الْيَوْمَ رَبَّنَا الْجَبَّارَ وَيَحِقُّنَا اَنْ نَنْقَلِبَ بِمِثْلِ مَا انْقَلَبْنَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ

پس اوسوقت مین کہ بہشتی اس حال و مقام مین ہون گی ڈہانکی گا اونکو ایک ابر اونکی اوپرسی پس برساویگا وہ ابر اونپر خوشبوئی کو کہ نہ پایا ہوگا مانند بو اوسکی کی کسی چیز کو کبہی اور فرماویگا پروردگار ہمارا کہ کہڑی ہو اور آؤ طرف اوس چیز کی کہ تیار کی ہی مین نی تمہاری لیی بزرگی سی پس لیو جو چاہو تم پس آوینگی ہم اوس بازار مین کہ گہیرا ہوگا اوسکو فرشتون نی اوسمین اور آوین گی ہم اور پاوین گی اوس چیز کو کہ نہین دیکہا ہی آنکہون نی مانند اوسکی اور نہ سنا ہی کانون نی مانند اوسکی اور نہ گذرا ہی خطرہ دلون پر مانند اوسکی پس اوٹہائی جاوینگی اور دی جاوینگی ہماری لیی اوس بازار مین سی وہ چیزین کہ رغبت کرین گی ہم حال آنکہ نہ بیچی جاوین گی اوس بازار مین اور نہ خریدی جاوین گی اور اوس بازار مین ملاقات کرین گی بہشتی بعضی ایک دوسری سی فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی پس آویگا اور متوجہ ہوگا ایک شخص صاحب مرتبہ بلند کا پس ملاقات کریگا اوس شخص سی کہ وہ کمتر ہوگا اوس سی یعنی مرتبہ مین اور نہین ہوگا بہشتیون مین دنی و خسیس اور سب صدوات اپنی مین رفیع و عالی ہون گی اگرچہ بنسبت بعضون کی کم ہون پس خوش لگی گی اوسکو وہ چیز کہ دیکہی گا اوپر اوس قسم لباس سی ف ع یہ عبارت احتمال دو معنی کا رکہتی ہی ترجیح بمعنی فرا اور خوش کرنی کی ہی وجہ اول پر معنی ہونگی کہ ڈراوی گی اوس شخص بلند مرتبہ کو یعنی مکروہ معلوم ہوگی اوسکو وہ چیز کہ دیکہی گا اوپر کمتر اوس قسم لباس سی اور وجہ دوسری پر معنی یہ ہون گی کہ خوش کرین گی اوس شخص کو وہ چیز کہ دیکہی گا اوپر قسم لباس اعلی سی ت پس نہ تمام ہوگا آخر کلام اوس شخص کا یعنی کم رتبہ کا یا عالی رتبہ کا کہ اپنی نفس سی کرتا تہا یا اوس شخص سی کہ ملا تہا یہانتک کہ ظاہر اور متصور ہوگا اوس مرد عالی رتبہ پر لباس کہ بہتر ہوگا اوسکی لباس سی کہ تہا اوسپر یا اوس شخص پر کہ کم رتبہ تہا اوس سی اور یہ معنی مناسب و موافق تر ہین ساتہ قول حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی

کہ فرمایا اور یہ طور لباس بہشت کا اس سبب سی ہی کہ نہین لائق ہی کسی کو کہ غمگین ہووی بہشت مین **ف** شاید سبب دلی ہونی لباس کی اوس شخص کم رتبہ کو غم لاحق ہوا ہو اور شاید کہ وہ مرد عالی مرتبہ ہی بسبب پہلی لباس کی دوسرا اوس سی بہتر ہوگا غمگین ہونا فہرست پہر پہرین گی ہم طرف مکانون اپنی کی پس ملاقات کرین گی ہمسی بی بیان ہماری یعنی دنیا کی اور حورین پس کہین گی ہمکو کہ خوشی آئے تم اور اپنی گہر مین آئی اور کہین گی ہر ایک اپنی مرد کو کہ تحقیق آیا تو اس حال مین کہ تجہہ پر جمال بہتر ہی اوس جمال سی کہ جدا ہوا تہا تو ہمسی اور پہر کہین گی ہم اپنی بی بیون سی کہ تحقیق ہمنی ہمنشینی کی آج اپنی پروردگار سی کہ اچہا کرنیوالا جانون اور درست کرنی والا شکستگیون کا ہی اور لائق ہی اور پہونچنا ہی ہمکو کہ پہرین ہم مانند اوس چیز کی کہ پہری ہم **ف** اسلیی کہ جو کوئی بیٹہی ایسی ذات کی ساتہ کہ تمام حسن وجمال پر تو اوسی کی نور کا ہی کیونکہ نہ حسن وجمال پاوی نقل کی یہ ترمذی اور ابن ماجہ نی اور کہا ترمذی نی کہ یہ حدیث غریب ہی **وعن**

أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَدْنَى أَهْلِ الْجَنَّةِ الَّذِي لَهُ ثَمَانُونَ أَلْفَ خَادِمٍ وَاثْنَتَانِ وَسَبْعُونَ زَوْجَةً وَتُنْصَبُ لَهُ قُبَّةٌ مِنْ لُؤْلُؤٍ وَزَبَرْجَدٍ وَيَاقُوتٍ كَمَا بَيْنَ الْجَابِيَةِ إِلَى صَنْعَاءَ وَبِهَذَا الْإِسْنَادِ قَالَ مَنْ مَاتَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ مِنْ صَغِيرٍ أَوْ كَبِيرٍ يُرَدُّونَ بَنِي ثَلَاثِينَ فِي الْجَنَّةِ لَا يَزِيدُونَ عَلَيْهَا أَبَدًا وَكَذَلِكَ أَهْلُ النَّارِ وَبِهَذَا الْإِسْنَادِ قَالَ إِنَّ عَلَيْهِمُ التِّيجَانَ أَدْنَى لُؤْلُؤَةٍ مِنْهَا لَتُضِيءُ مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَبِهَذَا الْإِسْنَادِ قَالَ الْمُؤْمِنُ إِذَا اشْتَهَى الْوَلَدَ فِي الْجَنَّةِ كَانَ حَمْلُهُ وَوَضْعُهُ وَسِنُّهُ فِي سَاعَةٍ كَمَا يَشْتَهِي وَقَالَ أَبُو إِسْحَقَ بْنُ إِبْرَاهِيمَ فِي هَذَا الْحَدِيثِ إِذَا اشْتَهَى الْمُؤْمِنُ فِي الْجَنَّةِ الْوَلَدَ كَانَ فِي سَاعَةٍ وَلَكِنْ لَا يَشْتَهِي رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَرَوَى ابْنُ مَاجَةَ الرَّابِعَةَ وَالدَّارِمِيُّ الْأَخِيرَةَ

اور روایت ہی ابو سعید سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ ادنی اور کمترین بہشتیون کا مرتبہ مین وہ شخص ہوگا کہ اوسکی لیے اسّی ہزار خادم ہون گی اور بہتر بی بیان یعنی دو دنیا کی اور ستر حور عین مین سی اور کہڑا کیا جاوی گا اوسکی لیے خیمہ موتی اور زبرجد اور یاقوت سی یعنی بنایا جاوی گا اونسی یا مرصع اور آراستہ ہوگا ساتہ اونکی مسافت اور فراخی اوس خیمہ کی یعنی طول وعرض مین ایسی ہوگی جیسی کہ مسافت ہی جابیہ کی صنعا تک جابیہ ایک شہر ہی شام مین اور صنعا مصر مین اور ساتہ اسی اسناد کی کہ حدیث مذکور روایت ہوئی یعنی جو کہ ابو سعید تک پہونچی فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی جو لوگ کہ مرین دنیا مین بہشتیون مین سی چہوٹی یا بڑی ہو جاوین گے بہشت مین تیس تیس برس کی عمر کی زیادہ نہون گی اس عمر سی کبہی اور اسیطرح دوزخی **ف** یعنی عمر اور عدم زیادتی مین ہونگی اور شاید کہ اسقدر عمر ابرار و کفار کی اسلیی مقرر ہوئی کہ تا چین اور عذاب کامل ہو دار البوار اور دار القرار مین **ت** اور اسی اسناد سی فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق بہشتیون کی سرون پر تاج ہون گی ایسی کہ ادنی موتی اون تاجون کا البتہ روشن کردی اوس چیز کو کہ درمیان مشرق اور مغرب کی ہی اور اسی اسناد سی فرمایا کہ مسلمان جب چاہی گا اولاد بہشت مین یعنی بالفرض والتقدیر ہوگا حمل فرزند کا اور پیدا ہونا اوسکا اور سن اوسکا یعنی کمال سن اوسکا کہ تین تیس برس ہین ایک ساعت مین اور کہا اسحق بن ابراہیم نی یعنی ذکر کیا بیچ بیان اس حدیث کی کہ جب چاہی گا مومن بہشت مین فرزند پیدا ہوگا ایک ساعت مین لیکن چاہی گا نہین نقل کی یہ ترمذی نی اور کہا یہ حدیث غریب ہی اور روایت کیا ابن ماجہ نی فقرہ چوتہا فقرات حدیث سی اور دارمی نی اخیر کا یعنی جو کہ اسحق سے نے نقل کیا

وعن

وعن علیؓ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان فی الجنۃ لمجتمعا للحور العین یرفعن باصوات لم تسمع الخلائق مثلہا یقلن نحن الخالدات فلا نبید ونحن الناعمات فلا نباس ونحن الراضیات فلا نسخط طوبی لمن کان لنا وکنا لہ رواہ الترمذی

اور روایت ہی علیؓ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق بہشت مین البتہ مجمع ہوگا واسطی حور عین کی بلند کرین گی آوازین یعنی ساتہ گانون کی کہ نہین سنی مخلوقات نی مانند اون آوازون کی کہین گی ہم ہمیشہ زندہ رہین گی پس ہلاک نہین ہونی کی اور ہم ہین چین کرنیوالی پس نہین دیکہینی کی شدت واحتیاج اور ہم ہین راضی یعنی اپنی رب سی یا خاوندون سی پس نہین ناخوش ہونی کی خوشی اور خنکی ہو اوس کی کہ لیی کہ ہی ہماری لیی اور ہین ہم اوسکی لیی یعنی جنات عالیات مین نقل کی یہ ترمذی نی وعن حکیم بن معاویۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان فی الجنۃ بحر الماء وبحر العسل وبحر اللبن وبحر الخمر ثم تشقق الانہار بعد رواہ الترمذی ورواہ الدارمی عن معاویۃ اور روایت ہی حکیم بن معاویہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق بہشت مین ہی دریا پانی کا اور دریا شہد کا اور دریا دودہ کا اور دریا شراب کا پہر پہٹین گی اور نکلین گی اون دریاؤن مین سی نہرین بعد از درآنی مسلمانون کی بہشت مین ف ع ظاہر یہ ہی کہ مراد دریاؤن مذکورہ سی اصول اون نہرون کی ہین کہ مذکور ہین قرآن مین فیہا انہار من ماء غیر آسن وانہار من لبن لم یتغیر طعمہ وانہار من خمر لذۃ للشاربین وانہار من عسل مصفی پہر اونہین سی پہٹین گی اور جاری ہون گی نہرین طرف خیمون ابرار کی اور نیچی محلون اخیار کی اور بعضون نی کہا کہ مراد دریاؤن سی وہی نہرین ہین کہ نام رکہا گیا اونکا نہر بسبب جاری ہونی اونکی کی ترجمہ نقل کی یہ ترمذی نی اور نقل کی یہ دارمی نی معاویہ سی

## الفصل الثالث فصل تیسری

عن ابی سعید عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان الرجل فی الجنۃ لیتکئ فی الجنۃ سبعین مسندا قبل ان یتحول ثم تاتیہ امراۃ فتضرب علی منکبیہ فینظر وجہہ فی خدہا اصفی من المراۃ وان ادنی لؤلؤۃ علیہا تضیء ما بین المشرق والمغرب فتسلم علیہ فیرد السلام ویسالہا من انت فتقول انا من المزید وانہ لیکون علیہا سبعون ثوبا فینفذہا بصرہ حتی یری مخ ساقہا من وراء ذلک وان علیہا من التیجان ان ادنی لؤلؤۃ منہا لتضیء ما بین المشرق والمغرب رواہ احمد

اور روایت ہی ابو سعیدؓ سی اوسنی نقل کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا تحقیق مرد بہشت مین یعنی دار الجزا مین البتہ تکیہ کریگا بہشت مین ستر تکیون پر پہلی اسکی کہ پہری یعنی ایک پہلو سی طرف دوسرے پہلو کے نہین پہریگا کہ طرح بطرح کی ستر تکیہ لگا دیگا پہر آویگی اوس مرد کی پاس ایک عورت بہشت کی عورتون مین سی پس ماری گی وہ عورت اوپر کندہی اوس مرد کی یعنی بطریق غنج و دلال کی اور آگاہ کری واسطی دکہانی جمال کی پس دیکہی گا وہ مرد منہ اپنا اوس عورت کی رخسارہ مین درحالیکہ رخسارہ اوسکا روشن تر آئینہ سی ہوگا اور تحقیق ادنی موتی کہ اوس عورت پر ہوگا روشن کردیگا مابین مشرق ومغرب کو یعنی اگر ہو دنیا مین پس سلام کری گی وہ عورت اوس مرد کو پس جواب دیگا وہ مرد اوسکی سلام کا اور پوچہی گا اوس عورت سی کہ کون ہی تو پس کہی گی وہ کہ مین جملہ زیادتی سی ہون ف ح کہ وعدہ کیا تہا حق تعالی نی نیک کارون سی کہ فرمایا قرآن مجید مین لہم ما یشاؤن فیہا ولدینا مزید اور فرمایا للذین احسنوا الحسنی وزیادۃ اور تفسیر زیادہ کی روایت اللہ تعالی

کی ہوئی ہی اور زیادہ اونکو یہی فرمایا کہ حسنی تو جنت ہی کہ جسکا وعدہ کیا ہی اللہ تعالی نی اپنی فضل سی جزاء اعمال مین مکلفین کی لیے اور زیادہ
ذکر فضل تفضل ہی ترجمہ اور تحقیق شان یہ ہی کہ البتہ ہون گی اوس عورت پر ستر کپڑی یعنی رنگ برنگ کی پہنیگی اون کپڑون مین نظر
اوس مرد کی یعنی پاوی گی اوس عورت کی بدن کی لطافت کو یہانتک کہ دیکھیگا وہ مرد اوس عورت کی پنڈلی کی گودی کو اوس لباس کی پیچھی
سی یعنی بسبب نہایت صفائی کی کوئی چیز مانع اوسکی نظر کو نہین ہونیکی اور تحقیق اوس عورت کی سر پر تاج ہونگی کہ ادنی موتی اون تاجون
مین سی روشن کر دیگا ما بین مشرق و مغرب کو نقل کی یہ ترمذی نی وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
كَانَ يَتَحَدَّثُ وَعِنْدَهُ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْبَادِيَةِ إِنَّ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ اسْتَأْذَنَ رَبَّهُ فِي الزَّرْعِ
فَقَالَ لَهُ أَلَسْتَ فِيمَا شِئْتَ قَالَ بَلَى وَلَكِنِّي أُحِبُّ أَنْ أَزْرَعَ فَبَذَرَ فَبَادَرَ الطَّرْفَ نَبَاتُهُ وَاسْتِوَاؤُهُ
وَاسْتِحْصَادُهُ فَكَانَ أَمْثَالَ الْجِبَالِ فَيَقُولُ اللهُ تَعَالَى دُونَكَ يَا ابْنَ آدَمَ فَإِنَّهُ لَا يُشْبِعُكَ شَيْءٌ فَقَالَ
الْأَعْرَابِيُّ وَاللهِ لَا تَجِدُهُ إِلَّا قُرَشِيًّا أَوْ أَنْصَارِيًّا فَإِنَّهُمْ أَصْحَابُ زَرْعٍ وَأَمَّا نَحْنُ فَلَسْنَا
بِأَصْحَابِ زَرْعٍ فَضَحِكَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ سے
اور روایت ہی ابوہریرہ رضی سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم حدیث فرماتی تھی اس حال مین کہ نزدیک اونکی تھا ایک شخص گنوارون مین سی حاصل
یہ ہی کہ ایک شخص بہشتیون مین سی پروانگی مانگیگا اپنی پروردگار سی کھیتی کرنی مین یعنی درخواست کریگا اللہ تعالی سی کہ مجھکو حکم ہو تا بہشت
مین کھیتی کرون پس فرماویگا اوسکو اللہ تعالی کہ کیا نہین ہی تو بیچ اوس چیز کی کہ چاہی تو یعنی جو چیز جس جنس کی چاہی تو موجود ہی پھر زراعت
کیون کرتا ہی کہیگا وہ شخص کہ ہان سب کچھ ہی ولیکن مین چاہتا ہون کہ کھیتی کرون پس اذن ہووی گا اوسکو کھیتی کرنی کا پس تخم ڈالیگا
وہ اور بوئی گا پس جلدی سی پلک مارنی مین ہو جائیگی روئیدگی اوسکی اور مراد کو پہونچنا اوسکا اور کٹنا اوسکا پس وہ ہووی گی کھیتی
پہاڑون کی برابر پس فرماویگا اللہ تعالی ای فرزند آدم کی لی جو کچھ آرزو کرتا تھا تو پس تحقیق نہین سیر کرتی تجھکو کوئی چیز ف ع کہ باوجود ان
تمام نعمتون ان گنت بہشت کی آرزو کھیتی کی کی تونی اس سی معلوم ہوا کہ آدمی زاد حرص پر اور ترک قناعت پر مجبول ہی اور یہ صفت اوس سی
ہرگز نہین نکلنی کی اگرچہ بہشت مین جاوی ترجمہ پس کہا اوس گنوار نی قسم ہی خدا کی نہ پاؤ گی تم اوس شخص کو مگر قریشی یعنی اہل مکہ سی
یا انصاری یعنی اہل مدینہ سی اسلیے کہ وہ ہین کھیتی والی اور لیکن ہم یعنی گنوار اور صحرا نشین نہین ہین کھیتی والی بلکہ اکثر گذر کرتی ہین شیر خرما
یعنی پس نہین چاہتی ہم مانند اسکی پس ہنسی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اعرابی کی اس بات سی ترجمہ نقل کی یہ بخاری نی وَعَنْ
جَابِرٍ قَالَ سَأَلَ رَجُلٌ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيَنَامُ أَهْلُ الْجَنَّةِ قَالَ النَّوْمُ أَخُو الْمَوْتِ وَلَا يَمُوتُ
أَهْلُ الْجَنَّةِ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْإِيمَانِ اور روایت ہی جابر سی کہ کہا پوچھا ایک شخص نی رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم سی کہ کیا سووینگی بہشتی فرمایا کہ سونا بھائی موت کا ہی اور بہشتی مرنی کی نہین یعنی پس سونی کی بھی نہین نقل کی یہ بیہقی نی
شعب الایمان مین

## بَابُ رُؤْيَةِ اللهِ تَعَالَى

باب ہی بیچ بیان دیدار اللہ تعالی کی ف ع جان کہ رویت حق تعالی
کی جائز ہی عقلاً اہل سنت و جماعت کی نزدیک اور مکان اور جہت اور مقابلہ شرط دیکھنی کی نہین اونکی نزدیک اور جو کچھ کہ موجود ہی
ممکن ہی دیکھنا اوسکا اگرچہ جسم و جسمانی نہو اور مکان اور جہت مین نہو اور مدخلیت ان امور کی دیکھنی مین بسبب جریان عادت کی
ہی اور اگر قادر مطلق برخلاف عادت کی بدون اونکی دکھاوی تو یہ بھی جائز ہی اور اللہ تعالی قادر ہی کہ قوت بصیرہ بصر مین رکھدی الخ

جیسی کہ اوسکو آج دنیا مین بصیرت سی پاتی ہین قیامت کو بصر سی بہی دیکہین وہ ہر چیز پر قادر ہی اور اتفاق رکہتی ہین علما اوپر واقع ہونے رویت حق تعالیٰ کی مومنون کو آخرت مین اور دلیلین کتاب اور سنت اور اجماع صحابہ اور تابعین سی اسپر محدہین اور وہ دلائل ساتہ اعتراضات مبتدعہ کی کہ منکر ہین اوسکی اور تاویلات اونکی آیات اور احادیث اور دلائل کو اور جواب اہل حق کا کتب کلامیہ مین تفصیل سی مذکور ہین اور مختار یہ ہی کہ رویت حق سبحانہ کی دنیا مین بہی ممکن ہی ولیکن واقع نہین بالاتفاق مگر حضرت سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کو شب معراج مین کہ واقع ہوی اور بعضون کو وہان بہی خلاف ہی چنانچہ بیان اوسکا بیچ ضمن شرح احادیث کی آویگا اور کسی سلف اور خلف سی دیکہنا حق سبحانہ کا دنیا مین صحت کو نہین پہونچا اور اولیا اور مشائخ طریقت سی کوئی اوسطرف نہین گیا اور دعوی اوسکا نہین کیا اور مشائخ اتفاق رکہتی ہین اوپر تکذیب اور گمراہ کہنی مدعی اوسکی کی اور انوار مین کہ کتاب فقہ شافعی ہی کہا جو کوئی کہی کہ خدا کو عیانا دنیا مین سر کی آنکہون سی دیکہتا ہون مین اور وہ تعالیٰ بالمشافہہ مجہسی کلام کرتا ہی کافر ہو جاتی اگر کہین کہ جب رویت اللہ تعالیٰ کی ممکن ہی اور کوئی آفت حاجب بصر مین نہین کیون نہین معلوم ہوتا اور سبب نہ دیکہنی کا کیا ہی جواب اسکا یہ ہی کہ دیکہنا بسبب قدرت اور خلق الہی کی ہی اور حاسہ بصر علت اوسکی نہین حق سبحانہ تعالیٰ نی بسبب جریان عادت کی اوسکو سبب کیا ہی اور دخل دیا اگر وہ دکہادی تو پی آنکہہ کی بہی دیکہہ سکتا ہی اگر وہ نہ دکہادی تو اگر آنکہہ کہلی ہو تو بہی نہ دیکہہ سکی اور اگر ایک بڑا پہاڑ مثلا سامنی آنکہہ کی ہو اور اللہ تعالیٰ صفت دیکہنی کی آنکہہ مین پیدا نہ کری تو نہ دیکہہ سکی اور اگر ایک اندہا اقصی بلاد مشرق مین ہو اور پشہ مغرب مین اگر اللہ تعالیٰ دکہادی تو دیکہہ سکتا ہی یہ انکار منکرون کا گرفتاری عقل و قیاس کرنی سی اپنی پر ہی اور بنظر قدرت باری تعالیٰ کی سب ممکن اور آسان ہی اور کہا ہی علما نی کہ یہ تخصیص رویت کی ساتہ مومنون کی بہشت مین ہی کہ بعد از داخل ہونی کی اونہین ساتہ اوس دولت کی مشرف ہونگی اور موقف حشر مین سب دیکہین گی کیا مومن اور کیا منافق اور کافر بعد دیکہنی کی محجوب ہون گی اور حسرت ابدی مین رہین گی اور صحیح یہ ہی کہ عورتون کو بہی رویت ہوگی مانند مردون کی اور بعضون نی کہا ہی کہ دیدار عورتون کو بہی کبہی کبہی ہوگا مانند ایام جمعہ اور عیدون کی کہ اوقات بار عام کی ہون گی اور بعضون نی کہا کہ عورتون کو دیدار نہوگا اسلیی کہ یہ پردہ مین ہون گی جیسی کہ فرمایا حور مقصورات فی الخیام اور یہ قول خطا و نادرست ہی اور عموم نصوص وارد ہ کا رویت مین شامل ہی مردون اور عورتون کو اور خیمہ جنت کی موجب پردہ و حجاب کی نہین اور کیونکر متصور ہو کہ فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا اور خدیجہ کبری رضی اللہ عنہا اور عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اور مانند اونکی کی اس نعمت سی محروم رہین اور اس دولت سی مشرف نہون باوجود فضیلت اور اکملیت اونکی کی بہت سی مردون سی اور صحیح یہ ہی کہ رویت عام ہی سب مومنون کی لیی کیا بشر کیا ملائکہ کیا جن اور بعضی علما شافعیہ کی کلام سی ایسا مفہوم ہوتا ہی کہ رویت مخصوص ساتہ مومنون بشر کی ہی اور ملائکہ اور جن کو رویت نہین ہوگی اور یہ قول بہی صحیح نہین ہی واللہ اعلم اور رویت حق تعالیٰ کی خواب مین بہی جائز ہی اور حقیقت مین وہ رویت قلبی ہی کہ ساتہ مثال کی ہو اور حق تعالیٰ کی لیی مثال ہے نہ مثل اور سلف سی نقل کرنا اوسکا صحت کو پہونچا ہی امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ سی آیا ہی کہ سو بار ساتہ اس نعمت کی مشرف ہوئی اور امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ سی بہی آیا ہی کہ دیکہا مین نی رب العزت کو خواب مین پس پوچہا مین نی کہ کون سی عبادت افضل ہی فرمایا کہ تلاوت قرآن بار دیگر پوچہا کہ معانی سمجہہ کر پڑہنا یا بدون اوسکی فرمایا سمجہکر پڑہی یا بدون اوسکی

## الفصل الاول

فصل پہلی عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ رَبَّكُمْ عِيَانًا وَفِي رِوَايَةٍ قَالَ كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

فَنَظَرَ إِلَى الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ فَقَالَ إِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ رَبَّكُمْ كَمَا تَرَوْنَ هٰذَا الْقَمَرَ لَا تُضَامُّوْنَ فِيْ رُؤْيَتِهِ فَإِنِ اسْتَطَعْتُمْ أَنْ لَا تُغْلَبُوْا عَلٰى صَلٰوةٍ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوْبِهَا فَافْعَلُوْا ثُمَّ قَرَأَ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوْبِهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

روایت ہی جریر بن عبد اللہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق تم نزدیک ہی کہ دیکہوگی اپنی پروردگار کو آشکارا آنکہ سی اور ایک روایت مین ہی یعنی جریر سی کہ کہا تہی ہم بیٹہی نزدیک پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس دیکہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی طرف چاند چودہوین رات کی پس فرمایا تحقیق تم دیکہوگی اپنی پروردگار کو جیسی کہ دیکہتی ہو اس چاند کو **ف** ع یہ تشبیہ رویت کی ساتہ رویت کی انکشاف پوری میں ہی یعنی دیکہنا تمہارا حق کو ایسا ہوگا کہ جیسی دیکہنا چاند کو کہ شک وشبہ کو اوسمین راہ نہین نہ تشبیہ مرئی کی ساتہ مرئی کی یعنی جیسی کہ یہ چاند تمہاری مقابلہ مین ہی اور جہت مین اور محدود ہی ذات حق تعالیٰ کی بہی ایسی ہی ہوگی پس یہ مراد نہین ہی جیسی کہ فرمایا **ترجمہ** نہین ایذا دی جاوگی تم بیچ دیکہنی اوسکی کی **ف** ع لفظ تضامون ساتہ پیش ت کی اور تخفیف میم مضمومہ کی اور ساتہ زبر ت کی اور تشدید میم کی دونون طرح روایت کیا گیا ہی لیکن اول اکثر ہی اور وجہ اول پر ضم سی ہی یعنی ضرر وظلم کی یعنی ضرر نہین کیی جاوگی بیچ دیکہنی اوس ذات پاک کے اسطرح کہ بعضی دیکہین اور بعضی نہین یا ظلم کری ایک دوسری پر ساتہ تکذیب اور انکار کی اور وجہ دوسری پر تضام سی ہی یعنی آپس مین ملنی اور اژدہام کرنیکی یعنی اجتماع اور اژدہام نہین کرینگی اللہ تعالیٰ کی رویت مین بسبب کمال ظہور اور وضوح کی جیسی کہ چودہوین رات کے چاند مین بخلاف دیکہنی ہلال کی کہ خفا اور اشتباہ رکہتا ہی **ترجمہ** پس اگر طاقت رکہو تم یہ کہ مغلوب نہ کیی جاوگی تم اور زبون نہ ہوو تم اوپر نماز کی کہ پہلی نکلنی آفتاب کی ہی یعنی نماز صبح اور اوپر نماز کی کہ پہلی غروب ہونی آفتاب کی ہی یعنی نماز عصر پس کرو تم اسکو **ف** ع یعنی جہانتک ہوسکی مواظبت کرنی کو نماز فجر وعصر پر ہاتہ سی نہ دو کہ مواظبت کرنیوالا نماز پر لائق تر ہی ساتہ دیکہنی پروردگار تعالیٰ کی کہ مالک شہود ذات کا یہین سی بہم پہونچتا ہی حدیث جعلت قرۃ عینی فی الصلوۃ گواہ ہی اسپر اور تمام نماز و نکا یہی حکم ہی اور تخصیص نماز صبح اور عصر کی بسبب فضیلت اونکی کی ہی اسلیی کہ صبح وقت استراحت اور غلبہ نیند کا ہی اور عصر وقت کاروبار اور جانی بازار کا پس جسکو کہ نہین لاحق ہوگی سستی ان دو نمازون مین باوجود موانع کی اوسکو غیر انکی مین بطریق اولی نہین لاحق ہوگی اور شاید تخصیص ان دو وقتون کی اور سبب اسکی کہ رویت آخرت مین انہین دو وقتون مین ہوگی **ترجمہ** پہر پڑہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی یہ آیت اور نماز پڑہ درحالیکہ حمد وثنا کہنی والا ہو اپنی پروردگار کی پہلی نکلنی آفتاب کی کہ مراد اوس سی نماز فجر ہی اور پہلی غروب آفتاب ہی کہ مراد نماز عصر ہی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **وَعَنْ** صُهَيْبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا دَخَلَ أَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ يَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰى تُرِيْدُوْنَ شَيْئًا أَزِيْدُكُمْ فَيَقُوْلُوْنَ أَلَمْ تُبَيِّضْ وُجُوْهَنَا أَلَمْ تُدْخِلْنَا الْجَنَّةَ وَتُنَجِّنَا مِنَ النَّارِ قَالَ فَيُرْفَعُ الْحِجَابُ فَيَنْظُرُوْنَ إِلٰى وَجْهِ اللّٰهِ تَعَالٰى فَمَا أُعْطُوْا شَيْئًا أَحَبَّ إِلَيْهِمْ مِنَ النَّظَرِ إِلٰى رَبِّهِمْ ثُمَّ تَلَا لِلَّذِيْنَ أَحْسَنُوا الْحُسْنٰى وَزِيَادَةٌ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہی صہیب سی اوسنی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا کہ جسوقت کہ داخل ہون گی بہشتی بہشت مین فرماویگا اللہ تعالیٰ چاہتی ہو تم کچہ کہ زیادہ دون مین تمکو یعنی تمہاری عطاؤن سی پس کہین گی بہشتی کیا روشن اور اوجلا نہین کیا تو نی منہ ہمارا کیا نہین داخل کیا تو نی ہمکو بہشت مین اور کیا نہین نجات دی تو نی ہمکو آگ دوزخ سی پس اس سی کیا زیادہ ہوگا فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی

پس اوٹھایا جاوے گا پردہ ف ع اور اوٹھنا پردہ کا منع تعجب کی لیے ہے گویا کہ کہا گیا اونکو وہ زیادتی یہ ہے اور اللہ سبحانہ منزہ ہے
حجاب سے ایسی کہ وہ محجوب ہے غیر محجوب اور ایسی کہ محجوب مغلوب ہے پس معنی یہ ہین کہ اوٹھایا جاوے گا پردہ دیکھنے والون کی آنکھون سے کہ
دلالت کرتا ہے اسپر یہ قول حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ترجمہ پس دیکھینگے طرف ذات اقدس اللہ تعالی کی کہ منزہ ہے صورت اور رنگ
وغیرہ سے پس نہ دی گئی بہشتی کوئی چیز کہ دوست تر ہو نزدیک اونکی نظر کرنی سے طرف پروردگار کی ف ع منتہائے تمام نعمتون کا
دیدار حق ہے جیسے کہ نہایت تمام مراتب موجودات کی ذات اقدس اوسکی ہے ترجمہ پھر پڑہی ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت
اون لوگون کی لیے کہ نیکی کی ہی ثواب نیک ہی یعنی جنت اور زیادہ اوسپر یعنی رویت حق تعالی کی نقل کی یہ مسلم نے

## الفصل الثانی فصل دوسری

عن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان ادنیٰ اھل الجنۃ منزلۃ لمن ینظر الی جنانہ وازواجہ ونعیمہ وخدمہ وسررہ مسیرۃ الف سنۃ واکرمھم علی اللہ من ینظر الی وجہہ غدوۃ وعشیۃ ثم قرأ وجوہ یومئذ ناضرۃ الی ربھا ناظرۃ رواہ احمد والترمذی

روایت ہے ابن عمر رض سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق ادنی بہشتیون کا ازروی قدر و مرتبہ کی البتہ وہ شخص ہے
کہ دیکھے گا طرف اپنے باغون کی اور اپنی عورتون کی اور اپنی نعمتون کی اور اپنی خدمتگارون کی اور اپنی تختون کی کہ بیٹھے گا اور استراحت
کرے گا اونپر مقدار مسافت ہزار برس کی یعنی مالک اوسکی مقدار اس مسافت کی ہوگی بسبب وسعت بہشت کی اور گرامی تر اور عزیز تر اونکا
نزدیک اللہ کی وہ شخص ہوگا کہ دیکھے گا طرف ذات مقدس اوسکی کی صبح و شام ف ع اور ایسے حکم فرمایا محافظت کرینگا اوپر دونون نمازون
کی کہ دن کی دونون طرفون مین ہین جیسے کہ اوپر گذرا یا مراد ان دونون وقتون سے روز و شب علی الدوام ہے لیکن اول ظاہر تر ہے ایسے کہ اگر
دیکھنا بطریق دوام کی تو نہ متمتع ہون اور تمام نعمتون سے اور حالانکہ وہ انہیں کی لیے پیدا کی گئی ہین اور اس سے معلوم ہوتا ہے کہ بزرگی
اور عالی ہمتی یہ ہے کہ ماسوای حق کیطرف نہ متوجہ ہون اور توجہ اور التفات غیر حق پر پست ہمتی ہے ترجمہ پھر پڑہی حضرت صلعم نے یہ آیت کتنی
منہ اوسدن تر و تازہ اور خوش و خرم ہونگی طرف پروردگار اپنی کی دیکھنی والی نقل کی یہ احمد اور ترمذی نے

وعن ابی رزین العقیلی قال قلت یا رسول اللہ اکلنا یری ربہ مخلیا بہ یوم القیمۃ قال بلی قال قلت وما اٰیۃ ذلک فی خلقہ قال یا ابا رزین الیس کلکم یری القمر لیلۃ البدر مخلیا بہ قال بلی قال فانما ھو خلق من خلق اللہ واللہ اجل واعظم رواہ ابو داود

اور روایت ہے ابی رزین عقیلی سے کہ کہا کہا مین نے یا رسول اللہ صلعم آیا ہر ایک
ہم سے دیکھے گا اپنے پروردگار کو تنہائی مزاحمت غیر کی فرمایا کہ ہان دیکھے گا تنہا پوچھا ابو رزین نے کہ کیا ہے علامت اوسکی بیچ مخلوقات
اوسکی کی فرمایا اے ابو رزین کیا نہیں ہر ایک تم مین سے دیکھتا ہے چاند کو چودہوین رات مین تنہائی مزاحمت کسی کی کہا ابو رزین نے
کہ ہان دیکھتا ہے فرمایا حضرت صلعم نے پس سوا اسکی نہین کہ چاند ایک مخلوق ہے مخلوقات خدا سے یعنی اور سب دیکھتا ہے اوسکو ہر ایک اور
اللہ تعالی کامل تر ہے مرتبہ مین اور بزرگ تر ہے عظمت مین یعنی پس وہ بطریق اولی دکھائی دیگا بلا مزاحمت نقل کی یہ ابو داود نے

## الفصل الثالث فصل تیسری

عن ابی ذر قال سألت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ھل رأیت ربک قال نور انی اراہ رواہ مسلم

روایت ہے ابو ذر سے کہ کہا پوچھا مین نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم
سے کہ آیا دیکھا ہے آپ نے اپنے پروردگار کو یعنی شب معراج مین فرمایا کہ پروردگار تعالی و تقدس نور ہے کیونکر دیکھون مین اوسکو

ف ع یہ اسلیے کہ کمال نور اور شدت ظہور مانع ہی ادراک سی اور خیرہ کرنیوالا ہی بینائیون کا اور اطلاق نور کا اوپر ذات پاک باریتعالی
کی آیا ہی جیسی کہ اللہ نور السموات والارض یعنی وہ روشن کرنیوالا آسمان وزمین کا اور ظاہر کرنی والا روشنیون آسمان وزمین کا ہی یعنی
آفتاب اور چاند اور ستارون اور مانند انکی کی یا ہدایت کرنی والا آسمان اور زمین والون کا اور روشن کرنی والا بندون کی دلون کا اور
اوسکی نامون مین سی نور بھی ہی یعنی وہ ظاہر بنفسہ ہی اور ظاہر کرنی والا غیر اپنی کا علی ما ذکرہ المحققون اور لفظ انی ساتھ زبر ہمزہ اور
تشدید نون کی ہی اکثر نسخون مین یعنی کیونکر دیکھون اوسکو کہ وہ کمال نور ہی منع کرتا ہی ادراک کو اور بعضی نسخون مین ہی نورانی ساتھ تشدید
ہی کی نسبت کی لیی ساتھ زیادتی الف اور نون کی مبالغہ کی لیی اس صورت مین لفظ اراہ بمعنی اظنہ کی روایت سی بمعنی رای کی ہوگا یعنی
نورانی گمان کرتا ہون اوسکو پس اگر پڑہا جاوی ساتھ پیش ہمزہ کی تو ظاہر تر ہوگا اس معنی مین کہا ابن ملک نی کہ اختلاف کیا گیا ہی بیچ دیکھنی
آنحضرت صلعم کی اللہ تعالی کو شب معراج مین اور اس حدیث مین دلیل ہی دونون فریق کی لیی بحسب اختلاف روایتون کی اسلیے کہ لفظ انی
روایت کیا گیا ہی ساتھ زبر ہمزہ کی اور تشدید نون مفتوحہ کی پس ہوگا استفہام بطریق انکار کی اور روایت کیا گیا ہی نون کی زبر سی بھی پس
ہوگا دلیل ثابت کرنی والون کی لیی اور ہوگی حکایت مخفی سی ساتھ حال کی انتہی ترجمہ نقل کی یہ مسلم نی **وعن**
ابن عباس ما کذب الفؤاد ما رای ولقد راہ نزلۃ اخری قال راہ بفؤادہ مرتین رواہ مسلم وفی
روایۃ الترمذی قال رای محمد ربہ قال عکرمۃ قلت الیس اللہ یقول لا تدرکہ الابصار وھو
یدرک الابصار قال ویحک ذاک اذا تجلی بنورہ الذی ھو نورہ وقد رای ربہ مرتین
اور روایت ہی ابن عباس رض سی بیچ تفسیر قول اللہ تعالی کی جھوٹ نکہا محمد کی دل نی ساتھ محمد صلعم کی اوس چیز مین کہ دیکہا اوس نی
بصر سی اور وہ ذات اقدس اللہ تعالی کی ہی اور تحقیق دیکہا آنحضرت صلعم نی پروردگار کو ایک بار اور کہا ابن عباس نی کہ دیکہا آنحضرت صلعم
نی اپنی پروردگار کو اپنی دل سی دو بار ف ع اسطرح کہ لایا پروردگار تعالی بینائی اونکی اونکی دل مین اور یا لایا دل اونکا اونکی
بینائی مین باینمعنی خواہ کہین چشم دل سی دیکہا یا کہین چشم سر سی دیکہا دونون کی ایک ہی معنی ہین اور یہ معنی اسلیے کہی کہ مذہب ابن
عباس رض کا دیکہنا بینائی سی ہی اور دیکہنا دل سی اورون کا مذہب ہی برخلاف انکی مذہب کی جیسی کہ معلوم ہوگا مقصود یہ ہے
کہ ابن عباس رض دیکھنی سی دیکہنا حق کا مراد رکہتی ہین اور جمہور صحابہ موافق انکی ہین اور یہ سب دنو اور تدلی اور قاب قوسین او ادنی
سب کو بیان قرب آنحضرت صلعم کا شب معراج مین بیچ درگاہ صمدیت کی کہتی ہین اور جمہور مفسرین بھی اسیطرف گئی ہین کہ مراد دیکہنی سی
یہ ہی کہ آنحضرت صلعم نی اللہ تعالی کو دیکہا پہر اختلاف کیا ہی کہ بعضون نی تو کہا کہ دیکہا آنحضرت صلعم نی رب تعالی کو اپنی دل سی نہ آنکہ سی
اور بعضون نی کہا کہ نہین آنکہ ہی سی دیکہا اور کہا امام نووی نی کہ راجح اکثر علماء کی نزدیک یہ ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نی دیکہا اپنی رب کو سر کی آنکہون سی شب معراج مین اور ابن مسعود اور عائشہ رض اور بعضی اور صحابہ اس سی دیکہنا جبرئیل علیہ السلام کا
اونکی صورت اصلی مین مراد رکہتی ہین کہ اس شب مین اور غیر اس شب مین حاصل ہوا اور آیات مذکورہ کو بیان اس قرب کا کہا جیسی کہ
حدیث آئندہ مین معلوم ہوگا اور اختلاف کیا ہی علماء نی کہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی آیا کلام کیا ہی اپنی رب سبحانہ تعالی سی
بغیر واسطہ یا نہین پس نقل کیا گیا ہی اشعریہ مین سی اور ایک جماعت متکلمین سی کہ آپ نی کلام کیا ہی ترجمہ نقل کی یہ مسلم نی اور ترمذی کی
روایت مین یون آیا ہی کہ کہا ابن عباس نی یعنی بیچ تفسیر آیت مذکورہ کی دیکہا محمد صلی اللہ علیہ وسلم نی اپنی پروردگار کو کہا عکرمہ نی

کہا مین نی ابن عباس رضی اور اشکال لایا مین اوسپر کہ کیا نہین فرماتا ہی اللہ تعالی یعنی بیچ صفت قدرت اپنی کی کہ نہین پاتین اوسکو
بینائیان اور وہ پاتا ہی بینائیون کو یعنی پس کیونکر قائل ہو دیکہنی آنحضرت صلعم رب العزت کو کہا ابن عباس رضی نی بیچ جواب عکرمہ کی واسطی ہی
تجھکو ای عکرمہ پانا اوسکا بینائیون کو اور نہ پانا بینائیون کا اوسکو اوسوقت ہی کہ تجلی کری اور ظاہر ہو ساتہ نور اپنی کی کہ وہ نور خاص ذات اوسکیکا
ہی ف ح اور اوسوقت منفعل ہو ادراک اور فانی و نابود ہو مدرک اور اگر تجلی کری اوسقدر کہ وفا کری اوسکو قوت بشری پا سکتی ہین اوسکو
بینائیان اور یہ بہی علما نی کہا ہی کہ ادراک لغت مین احاطہ شئی کا ہی ساتہ تمام حدود و نہایت اوسکی کی اور حق سبحانہ کی لیی کوئی حد و نہایت
نہین ہی اور دیکہنا عام تر ہی اس سی مترجم اور تحقیق دیکہا آنحضرت صلعم نی اپنی پروردگار جل و علا کو دو بار ف ح ایک بار نزدیک
سدرۃ المنتہی کی اور ایک بار عرش پر انتہی اور ملا علی ح نی کہا کہ احتمال ہی کہ دل سی دو بار دیکہا ایکبار دل سی اور ایکبار آنکہہ سے
ایسی کہ نہین کہا کسینی کہ آنحضرت صلعم نی اللہ تعالی کو دیکہا آنکہون سی دو بار وَعَنِ الشَّعْبِیِّ قَالَ لَقِیَ ابْنُ عَبَّاسٍ کَعْبًا بِعَرَفَۃَ
فَسَأَلَہٗ عَنْ شَیْءٍ فَکَبَّرَ حَتّٰی جَاوَبَتْہُ الْجِبَالُ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ إِنَّا بَنُوْ ھَاشِمٍ فَقَالَ کَعْبٌ إِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی
قَسَمَ رُؤْیَتَہٗ وَکَلَامَہٗ بَیْنَ مُحَمَّدٍ صلعم وَمُوْسٰی فَکَلَّمَ مُوْسٰی مَرَّتَیْنِ وَرَاٰہُ مُحَمَّدٌ صلعم مَرَّتَیْنِ قَالَ مَسْرُوْقٌ
فَدَخَلْتُ عَلٰی عَائِشَۃَ فَقُلْتُ ھَلْ رَاٰی مُحَمَّدٌ رَبَّہٗ فَقَالَتْ لَقَدْ تَکَلَّمْتَ بِشَیْءٍ قَفَّ لَہٗ شَعْرِیْ قُلْتُ رُوَیْدًا
ثُمَّ قَرَأْتُ لَقَدْ رَاٰی مِنْ اٰیَاتِ رَبِّہِ الْکُبْرٰی فَقَالَتْ أَیْنَ تَذْھَبُ بِکَ إِنَّمَا ھُوَ جِبْرَئِیْلُ مَنْ أَخْبَرَکَ أَنَّ مُحَمَّدًا صلعم
رَاٰی رَبَّہٗ أَوْ کَتَمَ شَیْئًا مِمَّا أُمِرَ بِہٖ أَوْ یَعْلَمُ الْخَمْسَ الَّتِیْ قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی إِنَّ اللّٰہَ عِنْدَہٗ عِلْمُ السَّاعَۃِ وَیُنَزِّلُ
الْغَیْثَ فَقَدْ أَعْظَمَ الْفِرْیَۃَ وَلٰکِنَّہٗ رَاٰی جِبْرَئِیْلَ ع لَمْ یَرَہٗ فِیْ صُوْرَتِہٖ إِلَّا مَرَّتَیْنِ مَرَّۃً
عِنْدَ سِدْرَۃِ الْمُنْتَھٰی وَمَرَّۃً فِیْ أَجْیَادٍ لَہٗ سِتُّمِائَۃِ جَنَاحٍ قَدْ سَدَّ الْأُفُقَ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ
وَرَوَی الشَّیْخَانِ مَعَ زِیَادَۃٍ وَاخْتِلَافٍ وَفِیْ رِوَایَتِہِمَا قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَۃَ رض فَأَیْنَ قَوْلُہٗ
ثُمَّ دَنٰی فَتَدَلّٰی فَکَانَ قَابَ قَوْسَیْنِ أَوْ أَدْنٰی قَالَتْ ذَاکَ جِبْرَئِیْلُ عَلَیْہِ السَّلَامُ کَانَ یَأْتِیْہِ فِیْ صُوْرَۃِ الرَّجُلِ وَإِنَّہٗ
أَتَاہُ ھٰذِہِ الْمَرَّۃَ فِیْ صُوْرَتِہِ الَّتِیْ ھِیَ صُوْرَتُہٗ فَسَدَّ الْأُفُقَ اور روایت ہی شعبی سی کہ کہا ملاقات کی ابن عباس رض نی کعب احبار سی عرفات
مین روز عرفہ کی پس پوچہا ابن عباس رض نی کعب سی ایک چیز سی یعنی رویت حق جل و علا کی سی دنیا مین پس تکبیر کہی کعب نی یعنی بسبب تعظیم
اور استبعاد اس سوال ابن عباس کی یہانتک کہ جواب دیا اوسکو پہاڑون نی یعنی تکبیر ایسی بلند کہی کہ پہاڑون سی آواز نکلی جیسی گنبد مین کوئی
بولتا ہی تو ویسی ہی آواز وہان سی آتی ہی پس کہا ابن عباس رض نی کہ ہم اولاد ہاشم ہین ف ح یعنی ہم اہل علم اور اہل معرفت ہین نہین پوچہتی
ہم ایسی چیز کہ بعید ہو عقل سی اور نزدیک ملازم درگاہ نبوت کی ہین کہ اقتباس علوم و انوار کا جناب نبوت سی کیا ہی یعنی تامل کرو اور سوال
غور اور استبعاد کی جلدی نکرو اور تفکر کرو جواب مین کہ رویت حق دنیا مین فی الجملہ ممکن ہی پس جب ابن عباس نی یہ مبالغہ کیا کعب احبار نی
تامل و تفکر کیا مترجم پس کہا کعب نی کہ تحقیق اللہ تعالی نی تقسیم کی رویت اپنی اور کلام اپنا درمیان محمد صلعم اور موسی ع کی پس کلام کیا اللہ نی
موسی ع سی دو بار یعنی ایک تو وادی ایمن مین اور دوسری کوہ طور پر اور دیکہا اوسکو محمد صلعم نی یعنی معراج مین دو بار اور ظاہر یہ ہی کہ کعب احبار
نی یہ کلام توریت سی نقل کیا کہا مسروق نی کہ شعبی یہ حدیث روایت اوس سی کرتا ہی پس داخل ہوا مین حضرت عائشہ رض کی پاس یعنی بعد
دیکہنی مناظرہ ابن عباس رض اور کعب رض کی اور سننی اس کلام کی کعب رض سی پس کہا مین نی عائشہ رض سی کہ آیا دیکہا محمد صلی اللہ علیہ وسلم

پروردگار اپنے کو پس کہا عائشہ رضی نے مسروق سے کہ تحقیق کلام کیا تو نے ساتھ ایسی چیز کے کہ کھڑی ہو گئی بسبب اوسکے بال میرے بدن کے یعنی چونکہ
مین معتقد ہون اسکی کہ وہ پاک ہے نظر آنے سے دنیا مین اور وقوع اوسکا محال ہے مارے عظمت وہیبت اوسکی کے میرے بدن کے بال کھڑے ہو گئے
کہا مین نے ٹھیر جاؤ اور جلدی نکرو رویت حق کی انکار مین مقصود تسکین دلانا اور ٹھنڈا کرنا اوسکا تھا تاکہ سوال وجواب اوسی کرین پہر پڑہے مین نے
یعنی اثبات رویت کیلیے یہ آیت تحقیق دیکھین محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے نشانیان پروردگار اپنے کی بڑی ف ع ظاہر تر یہ ہے کہ مراد مسروق کی
پڑہنے آیت سے نشانی بڑی ہے کہ دلالت کرے عظمت شان اللہ تعالی کی پر یا اوپر تعظیم جناب آنحضرت صلعم کی اور مقصود اس سے رویت بصری ہے اگلی
ترجمہ پس کہا عائشہ رض نے کہان لیجاتے ہین تجکو آیتین یعنی خطا کی تو نے آیتون کی معنی سمجہنے مین کہ اونکو پروردگار کی رویت پر حمل کیا تو نے سوا اسکے
نہین کہ وہ نشانی بڑی جبرئیل علیہ السلام ہی جو کوئی خبر دے تجکو کہ محمد صلعم نے دیکہا اپنے پروردگار کو شب معراج مین یا خبر دے کہ آنحضرت صلعم نے چہپایا کوئی چیز
سے کہ حکم کئے گئے ساتھ اظہار اوسکی کے ف ع یعنی احکام وشرائع جیسے کہ دلالت کرتا ہے اوسپر قول اللہ تعالی کا یا ایہا الرسول بلغ ما انزل الیک
من ربک وان لم تفعل فما بلغت رسالتہ اور چہپانا عام ہے سب سے یا بعض سے پس اس سے رد ہوا اعتقاد فاسد شیعہ کا بیچ خاص ہونے اہل بیت کے
ساتھ بعض احکام کے ت یا خبر دے کہ جانتے ہین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پانچ چیزین کہ فرمایا ہے اللہ تعالی نے اونکے حق مین تحقیق اللہ تعالی
نزدیک اوسکے ہے علم قیامت کا اور اوتارے مینہ کا یعنی آخر آیت تک پس تحقیق بڑا بہتان کیا ولیکن مراد آیات مذکورہ سے یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے دیکہا جبرئیل علیہ السلام کو یعنی اونکی صورت اصلیہ مین نہین دیکہا جبرئیل علیہ السلام کو اونکی صورت اصلیہ مین مگر دوبار ایکبار نزدیک سدرۃ المنتہی کی
ف ح جیسے فرمایا ولقد رآہ نزلۃ اخری عند سدرۃ المنتہی ت اور ایکبار اجیاد مین کہ نام ایک موضع کا ہے اسفل مکہ مین دیکہا آنحضرت صلعم نے
جبرئیل علیہ السلام کو درحالیکہ اونکے لیے چہ سو بازو تھے تحقیق روک لیا تہا کنارہ آسمان کو نقل کی یہ ترمذی نے اور روایت کی بخاری اور مسلم نے ساتھ زیادتی
اور اختلاف کی اور بیچ روایت بخاری اور مسلم کی یون آیا ہے کہ کہا مسروق نے کہ کہا مین نے عائشہ رضی سے پس اگر نہ دیکہا محمد صلعم نے پروردگار کو تو
کہان ہے اور کس پر محمول ہے قول حق سبحانہ تعالی کا پہر نزدیک آیا پس اوترآیا او متعلق ہوا ساتھ اوسکی ف ع یعنی پس ظاہر متبادر یہ ہے کہ
ضمیر دنی کی پہرتی ہے طرف اللہ کی اور ضمیر فتدلی کی طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی یا بالعکس اور ایسی ہی ضمیر فکان کی یعنی فکان قاب قوسین
مین اور بعد اسکی فرمایا فاوحی الی عبدہ ما اوحی ما کذب الفؤاد ما رای پس یہ اشکال کیا مسروق نے ت کہا عائشہ رض نے کہ یعنی مرجع ضمیر کا ان مین
جبرئیل علیہ السلام ہی ف ع یعنی نہ رب سبحانہ پہر استیناف کیا عائشہ رض نے واسطے بیان دفع اس اشکال کی کہ اگر شاید کوئی کہے کہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم دیکہتے تہے جبرئیل علیہ السلام کو ہمیشہ پس کیا ہے وجہ تخصیص رویت اونکی کی اس مقام مین تو گویا جواب دیا عائشہ رض نے ت کہ آتے
تہے جبرئیل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیچ صورت ایک مرد کی یعنی متشکل اور اکثر بصورت دحیہ کلبی کی اور تحقیق جبرئیل علیہ السلام آئے آنحضرت صلعم
کی پاس اس بار مین یعنی اجیاد مین بیچ صورت اپنی کی کہ وہ صورت اصلی اونکی ہے پس روک دیا کنارہ آسمان کو ف ع یعنی مانند اوس ہیئت
کے دیکہا تہا اونکو شب معراج مین اونکی صورت اصلی مین سدرہ پر تحقیق کی یہ ہے جو مذکور ہوا اور ابن عباس سند پکڑتے ہین ساتہ قول کعب کی
اور اختیار کیا اوسکو کہ آنحضرت صلعم نے دیکہا اللہ تعالی کو دو بار باحتمال رویت کی ساتھ آنکہ بصر یا بصیرت کی یا ایک ان دونون کی بصیرت سے
اور دوسری بصر سے باوجود اتفاق کی اسپر کہ نہین دیکہا آنحضرت صلعم نے اللہ تعالی کو آنکہ سے دوبار واللہ اعلم اور یا پہر نفی عائشہ رض کی پس احتمال
ہے یہ کہ حمل کیا جاوے مطلق پر یا مقید ہو ساتہ نفی بصر کی اور جواز رویت اونکی کی دل سے اور ظاہر اول ہے فتدبر وتامل کہا حافظ ابن حجر نے کہ
تطبیق درمیان اثبات ابن عباس کی اور نفی عائشہ رض کی یہ ہے کہ حمل کیا جاوے نفی عائشہ رض کی اوپر رویت بصر کی اور اثبات ابن عباس کا اوپر

روئیت دل کی نہ مجرد علم الٰہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تھی علم رکھنی والی اللہ تعالیٰ کا علی الدوام اور روئیت جو حاصل ہوئی حضرت صلعم کو پیدا
کی گئی حضرت صلعم کی قلب مین جیسی کہ پیدا کی جاتی ہی روئیت آنکھ کی واسطی دیکھنی غیر اللہ تعالیٰ کی **وعن ابن مسعود** في قوله فكان
قاب قوسين او ادنى وفي قوله ما كذب الفؤاد ما راى وفي قوله لقد راى من ايت ربه الكبرى قال فيها
كلها راى جبرئيل له ستمائة جناح متفق عليه وفي رواية الترمذي قال ما كذب الفؤاد ما راى
قال راى رسول الله صلى الله عليه وسلم جبرئيل في حلة من رفرف قد ملأ ما بين السماء والارض
وله وللبخاري في قوله ولقد راى من ايت ربه الكبرى قال راى رفرفا اخضر سد افق السماء
اور روایت ہی ابن مسعود سی بیچ تفسیر قول اللہ تعالیٰ کی پس ہوا یعنی قرب معنوی درمیان بندی اور رب کی یا قرب صوری درمیان جبرئیل اور
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی مقدار دو کمان کی اور یہ کنایہ ہی کمال قرب اون دونون کی سی یا کمتر اوس سی اور بیچ تفسیر قول اللہ تعالیٰ کی نہین
جھوٹ پایا دل نی وہ چیز کہ دیکھی اور بیچ تفسیر قول اللہ تعالیٰ کی البتہ تحقیق دیکھین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی نشانیان پروردگار اپنی کی بڑی کہا
ابن مسعود نی بیچ تفسیر ان سب آیتون کی کہ دیکھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی جبرئیل علیہ السلام کو درحالیکہ واسطی اونکی چھ سو بازو تھی ف ع
یعنی یہ سب ضمیرین پھرتی ہین جبرئیل کیطرف اور یہ تاویل مطابق ہی اوس تاویل کی کہ عائشہ رضی کی آیتون مذکورہ مین جیسی کہ اوپر مذکور ہوئی
اور کہا بعضی علما ہمارے نی کہ ابن مسعود اعلم الصحابہ ہین بعد خلفاء اربعہ کی ت نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی اور بیچ روایت ترمذی کی یون آیا ہی کہ کہا
ابن مسعود نی بیچ قول اللہ تعالیٰ کی نہین جھوٹ پایا دل نی اوس چیز کو کہ دیکھا کہا دیکھا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جبرئیل ع کو بیچ ایک جوڑی
کی کپڑون سبز سی درحالیکہ تحقیق بھر دیا تھا اوس چیز کو کہ درمیان آسمان و زمین کی ہی اور ایک روایت ترمذی اور بخاری کی مین بیچ تفسیر قول
اللہ تعالیٰ کی البتہ تحقیق دیکھین آنحضرت صلعم نی آیتین پروردگار اپنی کی بڑی کہا ابن مسعود نی کہ دیکھا آنحضرت صلعم نی رفرف اخضر کو یعنی سبز کپڑون کا بچھونا
کہ وہ جبرئیل عم ہین کہ بند کیا تھا کنارہ آسمان کو ف ا ح تنبیہ یہ جو گذرا اس سی معلوم ہوا کہ بیچ روئیت آنحضرت صلعم کی پروردگار تعالیٰ کو شب معراج
مین چشم سر سی صحابہ کو اختلاف ہی عائشہ رضی نفی اوسکی کرتی ہین اور ابن عباس رض اثبات اور ساتھ ہر ایک کی اونھین سی جماعت ہی صحابہ کی
موافق اور بعد از صحابہ کی تابعین وغیرہ بھی طریقہ اختلاف پر گئی ہین اور بعضون نی توقف کیا اور کہا کہ کسی جانب مین دلیل واضح نہین ہی لیکن
جمہور بجانب اثبات کی ہین اور شیخ محی الدین نووی نی کہا کہ راجح اور مختار نزدیک اکثر علماء کبار کی یہی ہی کہ آنحضرت صلعم نی دیکھا پروردگار اپنی کو
سر کی آنکھون سی اور کہا کہ اثبات اوسکا سوای سننی کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی نہین ہو سکتا اور عائشہ رضی نی اوسکی انکار مین تمسک حدیث
سی نہین کیا اور کچھ سنکر حضرت صلعم سی روایت نہین کیا بلکہ وہ استنباط و اجتہاد ہی اونکا بقول حق سبحانہ کی ما کان لبشر ان یکلمہ اللہ الا وحیا
او من وراء حجاب اور بقول اللہ تعالیٰ کی لا تدرکہ الابصار اور جواب اوسکا یہ ہی کہ نفی کیا گیا آیت پہلی مین کلام حالت روئیت مین بھی اور ایسی نفی
روئیت بی کلام کی لازم نہین آتی اور ادراک احاطہ ہی اور نفی احاطہ سی نفی مطلق روئیت کی نہین ہو جاتی اور بعضی علماء نی کہا کہ اعتماد اس
باب مین ابن عباس کی قول پر ہی اور مقرر ہی کہ اونہون نی یہ قول سوای سننی کی آنحضرت صلعم سی نہین کہا اور سوا اونہون کہ ایسی بڑی بات ظن و
اجتہاد سی کہین اور ابن عمر نی اس مسئلہ مین ابن عباس سی تکرار کی اور پوچھا کہ آیا دیکھا محمد صلعم نی اپنی رب کو پس اونہون نی کہا کہ ہان دیکھا
اوسکو پس ابن عمر رض نی تسلیم کیا اور ہرگز تردد اور انکار نہین کیا اور معمر بن راشد نی کہا کہ عائشہ رض ہماری نزدیک ابن عباس سی زیادہ
علم مین نہین انتہی اور مختار اکثر مشائخ صوفیہ سی بھی ثبوت روئیت ہی وسئل مالك بن انس عن قوله تعالى الى ربها

ناظرۃ قیل ان قوما یقولون الی ثوابہ فقال مالک کذبوا فاین ھم عن قولہ تعالیٰ کلا انھم عن ربھم یومئذ لمحجوبون قال مالک الناس ینظرون الی اللہ یوم القیمۃ باعینھم وقال لو لم یر المؤمنون ربھم یوم القیمۃ لم یعیر اللہ الکفار بالحجاب فقال کلا انھم عن ربھم یومئذ لمحجوبون رواہ فی شرح السنۃ اور پوچھی گئی امام مالک بن انس سے تفسیر قول اللہ تعالیٰ کی کہ کتنے منہ
ہوں گے روز آخرت کی طرف پروردگار اپنے کی دیکھنے والے پس کہا گیا یعنی امام مالک سے کہ ایک قوم یعنی معتزلہ اور مانند اونکی کی اہل بدعت میں سے
کہتے ہیں کہ مراد آیہ مذکورہ میں دیکھنا طرف ثواب پروردگار کی ہے نہ طرف ذات اوسکی کی پس کہا امام مالک نے وہ جھوٹے ہیں وہ پس کہاں ہیں وہ
اور کیوں دور پڑے ہیں سمجھنے معنی قول حق تعالیٰ کی سے کہ بیچ شان کفار اور تقبیح حال اونکی کی فرمایا ہے حقا تحقیق کفار دیکھنے پروردگار کی سے اوس روز
منع کیے جاویں گے ف ع یعنی نہیں دیکھنے کی اوسکو اور حجاب شدید عذاب ہے جیسے کہ رویت ہر ثواب سے افضل ہے اور معنی یہ ہیں کہ کہاں گئی ہے
اونکی عقل کہ پڑے ہیں اس سے غفلت اور بعید میں مفہوم اس قول سے اور وہ یہ ہے کہ مومن غیر محجوب ہوں گے بلکہ دیکھیں گے ت کہا مالک نے کہ لوگ
یعنی مسلمان دیکھیں گے طرف اللہ تعالیٰ کی روز قیامت کی اپنی آنکھوں سے اور کہا مالک نے اگر نہ دیکھتے مسلمان اپنے پروردگار کو روز قیامت کے
تو نہ عار دلاتا اللہ کافروں کو ساتھ ہونے اونکی کی محجوب دیدار حق سے پس فرمایا اللہ تعالیٰ نے یعنی کفار کی حق میں حقا تحقیق کفار اپنے پروردگار سے
اوس دن پردے میں ہونگے ف ح یعنی عذاب کرنا اور عار دلانا اوسی صورت میں ہے کہ اور نعمت دیدار سے محظوظ اور مخصوص ہوں اور یہ محروم
و مخذول اور اگر مومن بھی محجوب ہوں تو سرزنش کافروں کو کیوں ہو نقل کی یہ بغوی نے شرح السنہ میں **وعن** جابر عن النبی صلی
اللہ علیہ وسلم بینا اھل الجنۃ فی نعیمھم اذ سطع لھم نور فرفعوا رؤسھم فاذا الرب قد اشرف علیھم من
فوقھم فقال السلام علیکم یا اھل الجنۃ قال وذلک قولہ تعالیٰ سلام قولا من رب رحیم قال فینظر الیھم وینظرون
الیہ فلا یلتفتون الی شیء من النعیم ما داموا ینظرون الیہ حتی یحتجب عنھم ویبقی نورہ رواہ ابن ماجۃ
اور روایت ہے جابر سے اونسے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اوسوقت کہ بہشتی اپنی ناز و نعمتوں میں مشغول ہوں گے ناگہاں نکلے گا اور بلند
ہوگا اونکی لیے ایک نور پس اوٹھاویں گے سر اپنے تا دیکھیں نور کو پس ناگہاں دیکھیں گے کہ پروردگار تعالیٰ نے تجلی کی ہے اوپر اونکی سے
پس فرماوے گا پروردگار تعالیٰ سلام ہے تمہارے اے بہشتیو اور یہ یعنی سلام رب کا یعنی ثنا یہ اوسکا قول اللہ تعالیٰ کا ہے کہ فرمایا بہشتیوں کی
لیے ہے سلام کہنا پروردگار مہربان کی طرف سے فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پس دیکھے گا اللہ تعالیٰ طرف اونکی اور دیکھیں گے وہ طرف
اللہ تعالیٰ کی پس نہ التفات کریں گے طرف کسی چیز کی نعمتوں بہشت میں سے جب تک کہ دیکھیں گے طرف اللہ تعالیٰ کی یہاں تک کہ پوشیدہ ہوگا اللہ تعالیٰ
اونکی نظروں سے یعنی ساتھ واقع کرنے حجاب کی اوپر اور باقی رہے گا آثار نور اپنے اور ذوق اور سرور اوسکا نقل کی یہ ابن ماجہ نے ف ح
یہ پردہ اور پوشیدگی بھی جانب لطف و مہربانی سے ہے اللہ تعالیٰ کی طرف سے اپنے بندوں پر یہ ہے کہ ہمیشہ درگاہ شہود و حضور میں رکھنا اور
مستغرق نور ذات کا کرنا تاب و طاقت اونکی نہیں ہے ایک زمانہ چاہیے کہ اونہیں بحال خود آویں اور نعمتیں جنت کی دیکھکر مستحق اور تجلی کی ہوں
اور سرمایہ لذت و ذوق جدید پاویں

## باب صفۃ النار واھلھا

باب ہے بیچ بیان دوزخ اور اہل دوزخ کی

**الفصل الاول** فصل پہلی **عن** ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال نارکم جزء من سبعین جزءا
من نار جھنم قیل یا رسول اللہ ان کانت لکافیۃ قال فضلت علیھن بتسعۃ وستین جزءا کلھن مثل حرھا متفق علیہ و
اللفظ للبخاری وفی روایۃ مسلم نارکم التی یوقد ابن آدم وفیھا علیھا وکلھا بدل علیھن وکلھن

اور روایت ہی ابی ہریرہ رضی سی یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ گرمی تمہاری آگ کی یعنی دنیا کی ایک ٹکڑا ہی ستر ٹکڑون آگ دوزخ کی مین
ف ع یعنی آگ دوزخ ستر درجہ گرم تر ہی اس آگ سی شاید کہ مقصود عدد ستر سی بیان کثرت اور مبالغہ ہی نہ تعیین اس عدد مخصوص کی اور ہیچ
ذکر اس عدد کی ارادہ اس معنی کا معمول و متعارف ہی ت کہا گیا یا رسول اللہ تحقیق تھی یہ آگ دنیا کی کفایت کرنی والی یعنی عذاب و سزا دینی مین
پس کیا حاجت تھی بیچ پیدا کرنی آگ سخت کی اس سی فرمایا زیادتی دی گئی آگ دوزخ کی ان آگون پر انہتر جزو ہر ایک اون انہتر جزون مین
ہی مانند گرمی اس آگ تمہاری کی ہی ف یہ وہ مضمون پہلی فقرہ کا ہی کہ فرمایا تھا گرمی آگ تمہاری کی ایک جزو ہی ستر جزون آگ دوزخ
کی سی تاکید کی لیی تکرار کی اور حاصل جواب یہ کہ ضرور ہی اور چاہی کہ زیادہ ہو گرمی آگ دوزخ کی دنیا کی آگ پر اور کفایت نہین کرتی تمہاری
آگ یعنی عذاب خدا اشد چاہی عذاب خلق سی تا ممتاز ہو عذاب اوسکا اورون کی عذاب سی اور اسی لیی اختیار کیا گیا ذکر آگ کا اور چہ انواع
عذاب کی ت نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی لیکن یہ لفظ کہ ذکر کیی گئی بخاری کی ہین اور روایت صحیح مسلم مین یون ہی کہ آگ تمہاری کہ جلاتی ہین ابن
آدم ایک جزو ہی ستر جزو آگ دوزخ کی سی اور بیچ روایت مسلم کی لفظ علیہا اور کلہا ہی بجای علیہن اور کلہن کی یعنی بخاری کی روایت مین ہی
فضلت تسعۃ وستین جزءا کلہن اور مسلم کی روایت مین ہی فضلت علیہا تسعۃ وستین جزءا کلہا **وعن** ابن مسعود قال قال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یؤتی بجہنم یومئذ لہا سبعون الف زمام مع کل زمام سبعون الف ملک یجرونہا رواہ مسلم
اور روایت ہی ابن مسعود رضی سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی لائی جاوی گی دوزخ یعنی اوس مکان سی کہ پیدا کیا ہی اوسکو اللہ تعالی
نی اوس دن یعنی دن قیامت کی اوس دوزخ کی لیی ستر ہزار باگین ہونگی کہ ساتھ ہر ایک باگ کی ستر ستر ہزار فرشتی ہون گی کھینچین گی
اوسکو ف ع یعنی یہانتک کہ رکہین گی اوسکو بیچ زمین مین کہ نہین باقی ہی گی جنت کی لیی راہ مگر پل صراط اوسکی پشت پر اور فائدہ ان باگون کا
یہ ہوگا کہ روکی وہ نکلنی سی محشر پر مگر جسکو چاہی گا اللہ تعالی نگاہ رکہی گا اوسی اور بچالی گا نقل کی یہ مسلم نی **وعن** النعمان بن بشیر
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اہون اہل النار عذابا من لہ نعلان وشراکان من نار یغلی منہما
دماغہ کما یغلی المرجل ما یری ان احدا اشد منہ عذابا وانہ لاہونہم عذابا متفق علیہ
اور روایت ہی نعمان بن بشیر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق سب سی ہلکا ترین دوزخیون کا عذاب مین وہ شخص ہوگا کہ نیچی
اوسکی لیی دو پاپوشین یعنی نیچی قدم کی اور دو تسمی یعنی اوپر قدم کی آگ کی جوش ماریگا اون دونون سی یعنی دونون نوعون سی کہ وہ دونون
پاپوشین ہین اور دونون تسمی دماغ اوسکا جیسی کہ جوش مارتی ہی دیگ مسی نہین گمان کریگا وہ شخص یہ کہ کوئی سخت تر ہو اوس سی عذاب مین
یعنی بسبب الگ ہونی اور عدم اطلاع اوسکی کی حال غیر اپنی پر حال آنکہ تحقیق وہ شخص سب سی ہلکا ترین دوزخیون کا ہوگا عذاب مین ف ع اس سی
صریح معلوم ہوتا ہی کہ دوزخی متفاوت ہون گی عذاب مین نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **وعن** ابن عباس قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم اہون اہل النار عذابا ابو طالب وہو متنعل بنعلین یغلی منہما دماغہ رواہ البخاری
اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ سب سی ہلکا ترین دوزخیون کا عذاب مین ابو طالب ہی اور وہ دو
پاپوشین پہنی ہوگا کہ جوش مارتی ہوگا اون سی دماغ اوسکا ف ع تخفیف عذاب کی اوسکو اس سبب سی ہوگی کہ تہا وہ حامی آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کا بیچ عداوت کفار کی سی پس جب وہ باعث تخفیف کا ہوا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی لیی دیا جاویگا جزا موافق
ت نقل کی یہ بخاری نی **وعن** انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یؤتی بانعم اہل الدنیا من اہل النار

یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ فَیُصْبَغُ فِی النَّارِ صَبْغَۃً ثُمَّ یُقَالُ یَا ابْنَ اٰدَمَ ھَلْ رَاَیْتَ خَیْرًا قَطُّ ھَلْ مَرَّبِکَ نَعِیْمٌ قَطُّ فَیَقُوْلُ لَا وَاللّٰہِ یَا رَبِّ وَیُؤْتٰی بِاَشَدِّ النَّاسِ بُؤْسًا فِی الدُّنْیَا مِنْ اَھْلِ الْجَنَّۃِ فَیُصْبَغُ صَبْغَۃً فِی الْجَنَّۃِ فَیُقَالُ لَہٗ یَا ابْنَ اٰدَمَ ھَلْ رَاَیْتَ بُؤْسًا قَطُّ وَھَلْ مَرَّبِکَ شِدَّۃٌ قَطُّ فَیَقُوْلُ لَا وَاللّٰہِ یَا رَبِّ مَا مَرَّبِیْ بُؤْسٌ قَطُّ وَلَا رَاَیْتُ شِدَّۃً قَطُّ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی انس سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی لایا جاویگا بڑا نعمت والا یعنی اور بڑا ظالم اہل دنیا کا دوزخیوں میں سی دن قیامت کی پس غوطہ دیا جاویگا دوزخ مین ایک غوطہ یعنی ڈلا یا جاویگا دوزخ مین جیسی کہ کپڑی کو مشکی مین رنگ کرنی کی لیی ڈالتی ہین پھر کہا جاویگا ای فرزند آدم کی کیا دیکھی تو نی بھلائی کبھی کیا گذری تجھپر نعمت و راحت کبھی دنیا مین پس کہیگا وہ دوزخی کہ نہین قسم خدا کی ای پروردگار میری یعنی ڈرسی دوزخ کی جاتی رہین تمام ناز و نعمت و آسایش دنیا کی فراموش کی گویا ہرگز کبھی دیکھا تھا اور لایا جاویگا سخت ترین آدمیون کا از روی محنت اور غم کی دنیا مین بہشتیون مین سی پس ایک غوطہ دیا جاویگا بہشت مین پس کہا جاویگا ای فرزند آدم کی آیا دیکھا تو نی محنت کبھی اور آیا گذری تجھپر سختی کبھی پس کہیگا وہ قسم خدا کی ای پروردگار میری نہین گذری مجھپر سختی کبھی یعنی دنیا مین اور نہ دیکھی مین نی سختی کبھی نقل کی یہ مسلم نی ف ع درازگی اسکی جواب کی بسبب اور حاصل ہونی کمال خوشی کی ہوگی بخلاف دوزخی کی وَعَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ یَقُوْلُ اللّٰہُ لِاَھْوَنِ اَھْلِ النَّارِ عَذَابًا یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ لَوْ اَنَّ لَکَ مَا فِی الْاَرْضِ مِنْ شَیْءٍ اَکُنْتَ تَفْتَدِیْ بِہٖ فَیَقُوْلُ نَعَمْ فَیَقُوْلُ اَرَدْتُ مِنْکَ اَھْوَنَ مِنْ ھٰذَا وَاَنْتَ فِیْ صُلْبِ اٰدَمَ اَنْ لَّا تُشْرِکَ بِیْ شَیْئًا فَاَبَیْتَ اِلَّا اَنْ تُشْرِکَ بِیْ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی اوسی انس سی اونہی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا فرماویگا اللہ تعالی واسطی سہل ترین دوزخیون کی عذاب مین دن قیامت کی کہ اگر ہو واسطی تیری وہ چیز کہ زمین مین ہی اشیاء دنیا سی آیا ہوتا تو کہ بدلا دیتا ساتھ اوسکی یعنی دیتا تو اوسکو اور اپنی تئین عذاب دوزخ سی چھڑاتا اگرچہ تھوڑا عذاب ہوتا پس کہیگا وہ دوزخی ہان پس فرماویگا حق سبحانہ چاہا تھا مین نی تجھسی اور حکم کیا تھا مین نی تجکو ایک چیز آسان تر اور کمتر کا اس فدیہ دینی سی حال آنکہ تو پشت آدم مین تھا اور وہ چیز یہی کہ شریک نکر تو ساتھ میری کسی چیز کو ف ع کہا مظہر نی کہ ارادہ یہان بمعنی امر کی ہی اور فرق درمیان امر اور ارادہ کی یہ ہی کہ جو کچھ جاری ہوتا ہی عالم مین بلا شبہ ہوتا ہی ارسی کی ارادہ اور مشیت سی اور امر کبھی ہوتا ہی مخالف ارادہ اور مشیت اوسکی کی اور طیبی نی کہا ظاہر تر یہ ہی کہ حمل کیا جاوی ارادہ یہان میثاق کی یعنی جیسی کہ فرمایا اللہ تعالی نی واذ اخذ ربک من بنی آدم من ظہورہم ذریتہم الآیۃ قول اللہ تعالی کی وانت فی صلب آدم اور حمل کیا جاوی ابا یہان نقض عہد پر یعنی پس توڑا تو نی عہد اور فرمان برداری نہ کی میری امر و نہی کی اور باز نرہا تو مگر کہ شریک ہی کیا میرا یعنی بتون وغیرہ کو پس یہ نہین قبول کرونگا اگرچہ لادی ساری چیزین زمین کی نقل کی بخاری اور مسلم نی وَعَنْ سَمُرَۃَ بْنِ جُنْدُبٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مِنْھُمْ مَنْ تَاْخُذُہُ النَّارُ اِلٰی کَعْبَیْہِ وَمِنْھُمْ مَنْ تَاْخُذُہُ النَّارُ اِلٰی رُکْبَتَیْہِ وَمِنْھُمْ مَنْ تَاْخُذُہُ النَّارُ اِلٰی حُجْزَتِہٖ وَمِنْھُمْ مَنْ تَاْخُذُہُ النَّارُ اِلٰی تَرْقُوَتِہٖ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی سمرہ بن جندب سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ بعضی دوزخیون مین سی وہ ہونگی کہ پکڑیگی انکو آگ دونون ٹخنون تک اور بعضی اونمین سی وہ ہونگی کہ پکڑیگی اونکو آگ دونون زانوؤن تک اور بعضی اونمین سی وہ ہونگی کہ پکڑیگی اونکو آگ کمر تک اور بعضی اونمین سی وہ ہونگی کہ پکڑیگی اونکو آگ چنبر گردن تک ف ع اس حدیث مین بیان ہی تفاوت عذابون کا ضعف و شدت مین نقل کی یہ مسلم نی وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا بَیْنَ مَنْکِبَیِ الْکَافِرِ

فِي النَّارِ مَسِيْرَةُ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ لِلرَّاكِبِ الْمُسْرِعِ وَفِيْ رِوَايَةٍ ضِرْسُ الْكَافِرِ مِثْلُ اُحُدٍ وَغِلَظُ جِلْدِهٖ مَسِيْرَةُ ثَلٰثٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ
اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی درمیان دونون مونڈہون کافر کی دوزخ مین مسافت سیر تین دن کی
ہوگی واسطی سوار تیز رو کی ف ع اور روایت مین آیا ہی کہ متکبرین حشر کیی جاوینگی روز قیامت کی مانند چیونٹیون کی بیچ صورتون مردون کیی
پھر ہانکی جاوینگی طرف قیدخانہ کی جہنم مین انتہی ظاہر بیچ تطبیق ان دونون حدیثون کی یہ ہی کہ مراد متکبرین سی گنہگار مومنین ہین اور ظاہر
یہ ہی کہ موقف مین مانند چیونٹیونکی ہونگی کہ روندی جاوینگی اوسمین پھر بڑی ہوجاوینگی اوسمین بدن اونکی اور داخل ہونگی دوزخ مین اور [illegible]
ایسی ہونگی ت اور ایک روایت مین ہی کہ دانت کافر کی مانند کوہ احد کی ہونگی اور موٹاپا اوسکی جلد کا مقدار مسافت سیر تین شب کی ہوگا یہ پھیلاؤ
واسطی زیادتی عذاب کی ہوگا نقل کی یہ مسلم نی وَذُكِرَ حَدِيْثُ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اِشْتَكَتِ النَّارُ اِلٰى رَبِّهَا فِيْ بَابِ تَعْجِيْلِ الصَّلٰوةِ
اور ذکر کی گئی حدیث ابی ہریرہ کی کہ اول اوسکی یہ ہی اشتکت النار الی ربہا بیچ باب تعجیل الصلوۃ کی

## اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ فصل دوسری

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اُوْقِدَ عَلَى النَّارِ اَلْفَ سَنَةٍ حَتّٰى احْمَرَّتْ ثُمَّ اُوْقِدَ عَلَيْهَا اَلْفَ سَنَةٍ
حَتّٰى ابْيَضَّتْ ثُمَّ اُوْقِدَ عَلَيْهَا اَلْفَ سَنَةٍ حَتّٰى اسْوَدَّتْ فَهِيَ سَوْدَاءُ مُظْلِمَةٌ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ روایت ہی ابی ہریرہ سی اونسی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا جلائی
گئی آگ دوزخ کی ہزار برس یہانتک کہ سرخ ہوئی پھر جلائی گئی ہزار برس یہانتک کہ سفید ہوئی ف ع آگ جب بہت تیز و صاف ہوتی ہی
تو سفید ہوجاتی ہی اسلیی کہ سرخی اوسکی آمیزش دہوین سی ہوتی ہی ت پھر جلائی گئی ہزار برس یہانتک کہ سیاہ ہوئی پھر آگ دوزخ کی سیاہ
تاریک ہی کہ مطلق روشنی نہین رکھتی ف ع یہ حدیث دلیل ہی اسپر کہ دوزخ پیدا کی گئی ہی جیسی کہ مذہب ہی اہل سنت کا بخلاف معتزلہ کی کہ
ایک جماعت ہی اہل بدعت سی اور موید ہی ہمارا قول اللہ تعالی کا اُعِدَّتْ لِلْكَافِرِيْنَ ساتہ صیغہ ماضی کی ت نقل کی یہ ترمذی نی وَعَنْهُ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضِرْسُ الْكَافِرِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مِثْلُ اُحُدٍ وَفَخِذُهٗ مِثْلُ الْبَيْضَاءِ وَمَقْعَدُهٗ
مِنَ النَّارِ مَسِيْرَةُ ثَلٰثٍ مِثْلُ الرَّبَذَةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی اوسی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی
دانت کافر کی روز قیامت کی مانند احد کی ہونگی اور ران اوسکی مانند بیضا کی کہ نام ہی ایک پہاڑ کا اور جگہ بیٹھنی اوسکی کی دوزخ مین مقدار
تین دن کی مانند ربذہ کی ف ع ربذہ ایک گانون ہی مدینہ کی گانون مین سی کہ مدینہ سی تین دن کی راہ ہی پس مثل الربذہ صفت دوسری ہی مثل بعد ربذہ کی مدینہ
سی ت نقل کی یہ ترمذی نی وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ غِلَظَ جِلْدِ الْكَافِرِ اثْنَانِ وَاَرْبَعُوْنَ
ذِرَاعًا وَاِنَّ ضِرْسَهٗ مِثْلُ اُحُدٍ وَاِنَّ مَجْلِسَهٗ مِنْ جَهَنَّمَ مَا بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِيْنَةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ
اور روایت ہی اوسی سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق موٹاپا جلد کافر کا بیالیس ہاتھ ہوگا ف ع لفظ جامع کی یون ہین
اثنان واربعون ذراعا بذراع الجبار ت اور تحقیق دانت اوسکی مانند کوہ احد کی ہونگی اور تحقیق جگہ بیٹھنی اوسکی کی دوزخ مین مقدار اوس مسافت
کی ہی کہ درمیان مکہ اور مدینہ کی ہی یعنی دس باران دن کی ف کہا ابن حجر نی اختلاف ان مقدارون کا بسبب اختلاف تعذیب کفار کی ہی
دوزخ مین یعنی جسکو عذاب زیادہ ہوگا اوسکی یہی جگہ بیٹھنی کی ہی زیادہ ہوگی اور جسکو کم ہوگا اوسکی جگہ ہی کم ہوگی اور اسیطرح جلد وغیرہ کی حال کو
سمجھنا چاہیی واللہ اعلم ت نقل کی یہ ترمذی نی وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْكَافِرَ
لَيُسْحَبُ لِسَانُهُ الْفَرْسَخَ وَالْفَرْسَخَيْنِ يَتَوَطَّؤُهُ النَّاسُ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ
اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق کافر البتہ کھینچیگا زبان اپنی تین کوس اور چھہ کوس روندینگی

اونکو لوگ یعنی قدموں سے او چلیں گی اور سیر نقل کی یہ احمد اور ترمذی نے اور کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث غریب ہے وعن ابی سعید عن
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال الصعود جبل من نار یتصعد فیہ سبعین خریفا و یہوی بہ کذلک فیہ ابدا رواہ الترمذی
اور روایت ہے ابی سعید سے اونہوں نے نقل کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا صعود کہ قرآن مجید میں واقع ہے سارہقہ صعودا ایک پہاڑ ہے آگ کا
چڑہایا جاویگا اوسپر کافر ستر برس اور گرایا جاویگا اوس سے ایسے ہی یعنی ستر برس دوزخ میں ہمیشہ یعنی ہمیشہ چڑہنے اور اوترنے میں رہیگا نقل کی
یہ ترمذی نے وعنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال فی قولہ کالمہل ای کعکر الزیت فاذا قرب الی وجہہ سقطت
فروۃ وجہہ فیہ رواہ الترمذی اور روایت ہے ابی سعید سے انہوں نے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا حضرت صلعم نے بیچ قول اللہ تعالی
کی ان شجرۃ الزقوم طعام الاثیم کالمہل یغلی فی البطون یعنی درخت زقوم کا خوراک گنہگاروں کی ہے مانند مہل کی جوش مارینگا پیٹوں میں پس آنحضرت
نے بیچ معنی مہل کے فرمایا مانند تلچھٹ زیت کی پس جب نزدیک کیا جاویگا مہل طرف منہ دوزخی کی تو گر پڑیگا پوست منہ اوسکا اوسمین یعنی مارے گرمی کے
نقل کی یہ ترمذی نے وعن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان الحمیم لیصب علی رؤسہم فینفذ الحمیم
حتی یخلص الی جوفہ فیسلت ما فی جوفہ حتی یمرق من قدمیہ وہو الصہر ثم یعاد کما کان رواہ الترمذی
اور روایت ہے ابی ہریرہ رض سے اونہوں نے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا تحقیق گرم پانی البتہ ڈالا جاویگا دوزخیوں کے سروں پر
پس پہنچیگا پانی گرم یہانتک کہ پہونچیگا دوزخی کی پیٹ تک پس کاٹ ڈالیگا اوس چیز کو کہ اوسکی پیٹ میں ہے یعنی آنتیں وغیرہ یہانتک کہ نکلیگا
اوسکی دونوں قدموں سے اور یہ ہے صہر فتاح صہر ساتھ زبر صاد مہملہ کی اور جزم ہ کی بمعنی گلنی کی کہ مذکور ہے بیچ قول اللہ تعالی کے
یصب من فوق رؤسہم الحمیم یصہر بہ ما فی بطونہم والجلود یعنی ڈالا جاویگا اونکی سروں پر گرم پانی گلائی جاویگی وہ چیز کہ وہ اونکی پیٹوں میں
ہے اور گلائی جاوینگی پوست اونکی یعنی تاثیر کریگا گرم پانی زیادتی حرارت سے اونکی ظاہر و باطن میں پھر اوسی طرح کیا جاویگا
جیسا کہ تہا فتاح یعنی بحال خود آجاویگا پوست اور آنتیں اور ڈالا جاویگا گرم پانی اور پہنچیگا پیٹ میں اور گلایا جاویگا جو کچھ کہ پیٹ
میں ہے جیسے کہ قرآن مجید میں فرمایا بدلناہم جلودا غیرہا نقل کی یہ ترمذی نے وعن ابی امامۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم
فی قولہ یسقی من ماء صدید یتجرعہ قال یقرب الی فیہ فیکرہہ فاذا ادنی منہ شوی وجہہ
ووقعت فروۃ راسہ فاذا شربہ قطع امعاءہ حتی یخرج من دبرہ یقول اللہ تعالی وسقوا ماء حمیما
فقطع امعاءہم ویقول وان یستغیثوا یغاثوا بماء کالمہل یشوی الوجوہ بئس الشراب رواہ الترمذی
اور روایت ہے ابی امامہ سے کہ اونہوں نے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیچ تفسیر قول حق تعالی کی پلایا جاویگا دوزخی کہ ذکر اوسکا اوپر ہوا
پانی ہے کہ زرداب دوزخیوں کا ہوگا درحالیکہ پیوینگے اوسکو گہونٹ گہونٹ یعنی بتکلف بسبب حرارت و تلخی اوسکی کی فرمایا آنحضرت صلعم نے
نزدیک لایا جاویگا زرداب طرف منہ اوسکی کی پس ناخوش جانیگا اوسکو پس جب پلایا جاویگا اوسکو وہانہ سے بہون ڈالیگا اوسکی منہ کو
اور گر پڑیگا پوست سر اوسکی کا پس جس وقت کہ پیویگا اوسکو ٹکڑے ٹکڑے کردیگا اوسکی آنتوں کو یہانتک کہ نکلوادیگا اوسکی دبر سے پس فرماتا ہے
اللہ تعالی اور پلائی جاوینگی دوزخی گرم پانی پس ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالیگا اونکی آنتوں کو اور فرماتا ہے اللہ تعالی یعنی اور جگہہ اور اگر فریاد
کرینگی وہ پیاس کی فریاد رسی کیجاوینگی ساتھ پانی کی کہ مانند تیل کی تلچھٹ کی ہوگا یا مانند پگہلی ہوئی تانبی کی یا زرداب کی بہون ڈالیگا
مونہونکو بری ہے یعنی کی چیز ہے وہ پانی نقل کی یہ ترمذی نے وعن ابی سعید الخدری عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم

قال

قال لسرادق النار اربعة جدر كثف كل جدار مسيرة اربعين سنة رواه الترمذي اور روایت ہی ابی سعید خدری سی اونہی
نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا واسطی احاطہ دوزخ کی چار دیوارین ہونگی موٹاپا ہر دیوار کا مسافت سیر چالیس برس کا ہوگا نقل کی یہ
ترمذی نی وعنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لو ان دلوا من غساق يهراق في الدنيا لانتن اهل الدنيا
رواه الترمذي اور روایت ہی اوسی سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اگر تحقیق ایک ڈول زرد آب سی کہ دوزخیوں کے
زخموں سی بہیگا ڈالا جاوی دنیا مین تو البتہ سڑجاوین اہل دنیا نقل کی یہ ترمذی نی وعن ابن عباس ان رسول الله صلى الله عليه وسلم
قرأ هذه الآية اتقوا الله حق تقاته ولا تموتن الا وانتم مسلمون قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لو ان قطرة
من الزقوم قطرت في دار الدنيا لافسدت على اهل الارض معايشهم فكيف بمن يكون طعامه
رواه الترمذي وقال هذا حديث حسن صحيح اور روایت ہی ابن عباس سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی پڑہی یہ آیۃ
کہ ڈرو خدا سی جو حق ڈرنی اوسکی کا یعنی جیسا کہ لائق ہی ف ع یعنی واجبات بجا لاؤ اور پرہیز کرو سیّئات سی اور ابن مسعود نی تفسیر کی ہی
ساتہ قول اپنی کی ہو ان یطاع فلا یعصی ویشکر فلا یکفر ویذکر فلا ینسی اور روایت کیا ہی اسکو حاکم نی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی اور اسیطرح
ابن مردویہ نی اور ابن ابی حاتم نی اور تصحیح کیا ہی اسکو محدثون نی پس یہ یا تو تفسیر ہی کمال تقوی کی پس آیت تو کچہہ اشکال نہی ہی اسمین سی
اور یا تفسیر ہی اصل تقوی کی پس ہوگی یہ آیۃ منسوخ ساتہ قول اللہ تعالی کی فاتقوا اللہ ما استطعتم جیسا کہ ذکر کیا ہی اسکو بعض مفسرون نی ت
اور نہ مرو تم مگر حالت اسلام مین ف ع یعنی مسلمان رہو مرتی دم تک اور چونکہ تقوی سبب سلامتی کا ہی عذاب دوزخ سی اور ترک اوسکا
سبب گرفتاری عذاب کا ذکر کی آنحضرت صلعم نی اس تقریب سی یعنی عذاب دوزخ کی اور ذکر کیا اوسکو راوی نی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نی کہ اگر تحقیق ایک قطرہ درخت سہنڈ کی سی ٹپکی بیچ گہر دنیا کی تو البتہ تباہ کر دی دنیا والون پر اونکی اسباب زندگانی کو پس کیسا حال ہوگا
اوسکا کہ ہو سہنڈ خوراک اوسکی ت نقل کی یہ ترمذی نی اور کہا یہ حدیث حسن صحیح ہی وعن ابي سعيد عن النبي صلى الله عليه
وسلم قال وهم فيها كالحون قال تشويه النار فتقلص شفته العليا حتى تبلغ وسط راسه وتسترخي شفته السفلى
حتى تضرب سرته رواه الترمذي اور روایت ہی ابی سعید سی اونہی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا دوزخی
دوزخ مین تیوری چڑہی اور دانت کہلی ہونگی ف ع اخیر معنی کالحون کی مناسب ہین تفسیر آنحضرت صلعم کی جو سبی کہ بیان کیا اوسکو راوی نی ساتہ
قول اپنی کی ت کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی اور بہون دی گی کافر کی منہ کو آگ دوزخ کی پس سمٹ جاویگا اور اوپر کا اٹہہ جاویگا
ہونٹ اوپر کا اوسکا یہانتک کہ پہونچیگا درمیان سر اوسکی تک اور لٹک جاویگا ہونٹ نیچی کا اوسکا یہانتک کہ پہونچیگا اوسکی ناف تک نقل
کی یہ ترمذی نی وعن انس عن النبي صلى الله عليه وسلم قال يا ايها الناس ابكوا فان لم تستطيعوا فتباكوا فان اهل النار
يبكون في النار حتى تسيل دموعهم في وجوههم كانها جداول حتى تنقطع الدموع فتسيل الدماء فتقرح العيون
فلو ان سفنا ازجيت فيها لجرت رواه في شرح السنة اور روایت ہی انس سی اونہی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا
آنحضرت صلعم نی ای لوگون رؤو یعنی خوف خدا سی پس اگر نہ قدرت رکہو تم رونی حقیقی کی یعنی ایسی کہ نہین ہی اختیاری تو تکلف کرو رونی میں
اور تصور اوس احوال کا کرو کہ رونا لاوی اور رقت بخشی پس تحقیق دوزخی یعنی کفار اور احتمال ہی کہ عام ہو فجار کو رووینگی دوزخ مین یہانتک
کہ آنسو اونکی بہینگی خون ہوکر گویا وہ آنسو نالیان ہونگی یہانتک کہ ہوچکینگی آنسو پس بہینگی خون پس زخمی ہوجاوینگی آنکہین

یا رحمی کر دین کی خون آنکھون کو پس اگر کشتیان جاری کیجا وین اونکی آنسوون مین تو البتہ جاری ہوون نقل کی یہ بغوی نے شرح السنہ مین یعنی ساتھ اسناد اپنی کی **وعن** ابی الدرداء قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یلقی علی اھل النار الجوع فیعدل ما ھم فیہ من العذاب فیستغیثون فیغاثون بطعام من ضریع لا یسمن ولا یغنی من جوع فیستغیثون بالطعام فیغاثون بطعام ذی غصۃ فیذکرون انھم کانوا یجیزون الغصص فی الدنیا بالشراب فیستغیثون بالشراب فیرفع الیھم الحمیم بکلالیب الحدید فاذا دنت من وجوھھم شوت وجوھھم فاذا دخلت بطونھم قطعت ما فی بطونھم فیقولون ادعوا خزنۃ جھنم فیقولون الم تک تاتیکم رسلکم بالبینٰت قالوا فادعوا وما دعاء الکٰفرین الا فی ضلال قال فیقولون ادعوا مالکا فیقولون یا مالک لیقض علینا ربک قال فیجیبھم انکم ماکثون قال الاعمش نبئت ان بین دعائھم واجابۃ مالک ایاھم الف عام قال فیقولون ادعوا ربکم فلا احد خیر من ربکم فیقولون ربنا غلبت علینا شقوتنا وکنا قوما ضالین ربنا اخرجنا منھا فان عدنا فانا ظالمون قال فیجیبھم اخسئوا فیھا ولا تکلمون قال فعند ذلک یئسوا من کل خیر وعند ذلک یاخذون فی الزفیر والحسرۃ والویل قال عبد اللہ بن عبد الرحمٰن والناس لا یرفعون ھذا الحدیث رواہ الترمذی

اور روایت ہی ابی درداء سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ڈالی جاویگی یعنی مسلط ہوگی دوزخیون پر بھوک شدید پس برابر ہوگا عذاب بھوک کا او سحالت کی کہ کافر اوسمین ہون گی کہ عذاب دوزخ ہی **ف** ع ح یعنی الم بھوک کا مانند الم تمام عذابون اونکی کی ہوگا اس سی معلوم ہوا کہ آگ بھوک کی آگ دوزخ کی برابر ہی **ترجمہ** پس فریاد کرینگی الم بھوک سی پس فریادرسی کیجی جاوینگی ساتھ کھانی کی ضریع سی **ف** ع ضریع نام ایک گھانس خاردار کا ہی کہ حجاز مین ہوتی ہی نہین پاس آتا اوسکی کوئی جانور بسبب خبث اوسکی کی اور اگر کھا ہی جاتا ہی تو مرجاتا ہی اور ادھر وہان کانٹی ہین آگ کی کہ ایلوی سی زیادہ تلخ ہون گی اور مردار سی زیادہ بدبودار اور آگ سی زیادہ گرم **ت** نہ فربہ کریگا اور نہ بی پروا کریگا بھوک سی پھر دوبارہ فریاد کرینگی کھانی کی لیی یعنی بسبب نہ نفع پانی کھانی پہلی کی پس فریادرسی کیجی جاوینگی ساتھ کھانی گلوگیر کے **ف** ع یعنی جو کہ گلی مین جا پھنسیگا نہ نیچی اوتر سکیگا اور نہ باہر نکل سکیگا یعنی قسم ہڈی وغیرہ سی یا کانٹی آگ کی ہین اشارہ ہی طرف قول اللہ تعالی کی ان لدینا انکالا وجحیما وطعاما ذا غصۃ وعذابا الیما **ت** پس یاد آویگا اونکو کہ وہ تحقیق اوتارتی تھی کھانی حلق مین اٹکی ہوئی ساتھ پینی کی چیز کی پس فریاد کرینگی واسطی پینی کی کسی چیز کی یعنی اون کھانون کی اوتارنی کی لیی پس اوٹھایا جاویگا طرف اونکی اور دیا جاویگا گرم پانی ساتھ زنجیرون کی یعنی جب یا سنسون مین گرم پانی ہون گی وہ زنجیرون سی اوٹھا کر دیا جاوینگی یعنی ملائکہ کی ہاتھ یا دست قدرت سی بلا واسطہ پس جب نزدیک ہون گی یاسن گرم پانی کی اونکی مونہون سی بھون ڈالینگی اونکی مونہون کو پس جب داخل ہون گی یعنی اقسام اوس چیز کی کہ اون ظرفون مین ہوگی قسم پیپ اور زرداب وغیرہ سی اونکی پیٹون مین ٹکڑی ٹکڑی کر ڈالینگی اوس چیز کو کہ اونکی پیٹون مین ہوگی یعنی انتڑیان وغیرہ پس آپس مین کہین گی دوزخی دعا کرو اپنی نگہبان تو دوزخ کی اللہ تعالی سی کہ سبک کری ہمسی عذاب ایک دن پس کہین گی نگہبان دوزخ کی کہ آیا نہین آئی تھی تمہاری پاس رسول ساتھ معجزون اور دلیلون واضح کی کہین گی دوزخی کہ ہان آئی تھی ولیکن ہم گمراہ ہوئی اور ایمان نہ لائی کہین گی نگہبان دوزخ کی کہ پس دعا کرو تم یعنی جو کچھ چاہو ہم نہین شفاعت کرتی کافرون کی اور نہین ہوگی دعا کافرون کی

مگر بیچ زیان کاری اور بیفائدہ گی کی ف ع یعنی اسلیی کہ نہین نفع دینگی دعا اونکو اوسوقت نہ اونکی دعا نہ اور کسی کی اور یہ نہین دلالت
کرتا ہی اسپر کہ نہین قبول کیجاتی دعا کافرون کی دنیا مین جیسی کہ سمجھا ہی اس سی بعضی علما نی حال آنکہ قبول کی گئی دعا شیطان کی مہلت
چاہنی مین واللہ اعلم ت فرمایا آنحضرت صلعم نی پس کہین گی دوزخی آپسمین کہ پکارو مالک کو ف ع ح کہ نام داروغہ دوزخ کا ہی یعنی جب
مایوس ہونگی دوزخی دعا کرنی اور شفاعت کرنی نگہبانون دوزخ کی سی اونکی لیی تو یقین کرین گی کہ اب ہمکو خلاصی نہین ہی اللہ کی عذاب سے
خیر موت ہی طلب کرو یا معنی یہ ہین کہ ملائکہ اونسی کہین گی کہ پکارو مالک کو پھر لوع ت پس کہین گی دوزخی ای مالک دعا کر اپنی رب سی تا حکم
کری ہمارے مرنیکا رب تیرا یعنی تاکہ آرام پاوین ہم فرمایا آنحضرت صلعم نی پس جواب دیگا اونکو مالک یعنی اپنی طرف سی یا اپنی رب کی طرف سی
کہ تم ہمیشہ اسی مین رہوگی کہا اعمش نی کہ ایک راوی اس حدیث کا ہی خبر دیا گیا ہون مین یعنی بعضی صحابہ سی موقوفا یا مرفوعا یہ کہ درمیان پکارنی
اونکی کی مالک کو اور جواب دینی مالک کی اونکو ہزار برس ہوت گی یعنی اس مدت تک بہ انتظار جواب کی عذاب پاتی رہین گی فرمایا آنحضرت صلعم
نی پس کہین گی یعنی دوزخی آپسمین کہ پکارو اپنی پروردگار کو اور چاہو اوس سی نجات اپنی اسلیی کہ نہین ہی کوئی بہتر تمہاری لیی تمہارے
پروردگار سی یعنی رحمت وقدرت ومغفرت میں پس کہین گی ای پروردگار ہمارے غالب ہوئی ہمپر بدبختی ہماری ف ع لفظ شقوۃ زبر شین اور
جزم قاف سی اور ایک قراۃ مین شقاوۃ زبر سی ہے اور یہ دونون لغت آئی ہین یعنی ضد سعادت کی اور معنی یہ کہ سبقت لیگئی ہمپر کتاب ہماری
کہ مقدر تہی ساتہ خاتمہ بد کی ت ترجمہ اور تہی ہم قوم گمراہ یعنی راہ توحید سی ای پروردگار ہمارے نکال ہمکو آگ سی پس اگر پھر پھرین ہم طرف کفر
کی تو ظلم کرنی والی ہون اپنی نفس پر ف ع اور یہ بہی جہوٹ ہی کہین گی اسلیی کہ اللہ تعالی نی فرمایا ولو ردوا لعادوا لما نہوا عنہ وانہم لکاذبون
ت پھر فرمایا آنحضرت صلعم نی پس جواب دیگا پروردگار اونکو دور ہوؤ اور پھر جاؤ دوزخ مین ذلیل وخوار مانند کتون کی اور نہ کلام کرو مجھسی
یعنی دفع عذاب مین کہ وہ ہرگز دور نہین ہونی کا فرمایا آنحضرت صلعم نی پس نزدیک اسکی نا امید ہون گی ہر بہلائی سی ف ح دوزخ کے
نگہبانون کو پکارنا کچہ سودمند نہوا مالک سی چاہا کہ مارے اونکو پروردگار تعالی فائدہ نہ دیا درگاہ حق مین عاجزی وزاری کی قبول نہین کی
اور کہان جائین اور کسکی سامنی فریاد کرین ت اور نزدیک اسکی شروع کرین گی نالہ وفریاد مین اور حسرت کہاتی مین اور آہ واویلا کرتی مین
ف ع زفیر اول آواز گدہی کی جیسی کہ شہیق آخر آواز اوسکی فرمایا اللہ تعالی نی لہم فیہا زفیر وشہیق ت کہا عبد اللہ بن عبد الرحمن نی
کہ ایک راوی اس حدیث کا ہی اور لوگ رفع نہین کرتی ہین اس حدیث کو ف ح یعنی حضرت صلعم تک نہین پہونچاتی ہین بلکہ کہتی ہین
کہ یہ موقوف ہین ابو درداء پر یعنی اونکا قول ہی لیکن یہ حدیث حکم مرفوع مین ہی خواہ حضرت صلعم تک پہونچاوین یا نہ پہونچاوین اسلیی کہ یہ خبرین
قیامت کی روز گنہگاروں دوزخیون کی بغیر سنی کی حضرت صلعم سی کوئی اپنی طرف سی نہین کہہ سکتا ت نقل کی یہ حدیث ترمذی نی یعنی مرفوع
جیسی کہ معلوم ہوتا ہی ابتداء حدیث سی **وعن النعمان بن بشیر قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول**
**انذرتکم النار انذرتکم النار فما زال یقولها حتی لو کان فی مقامی ہذا سمعہ اہل السوق وحتی**
**سقطت خمیصۃ کانت علیہ عند رجلیہ رواہ الدارمی** اور روایت ہی نعمان بن بشیر سی کہ کہا سنا مین نی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی
فرماتی ڈرایا مین نی تمکو آگ دوزخ سی ڈرایا مین نی تمکو آگ دوزخ سی ف ع یعنی خبر دی مین نی تمکو اوسکی ہونیکی اور اوسکی شدت کی اور
ڈرایا مین نی تمکو اوسکی طرح بطرح کی عذابون سی کہ تا بچو اوس سی یہانتک کہ کہا مین نی اتقوا النار ولو بشق تمرۃ ت پس متصل ویکہر کہتی تہی
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کلمہ مذکورہ کو اور بلند آواز سی کہتی تہی اوسکو اور بلتی جاتی تہی یہانتک کہ اگر ہوتی آنحضرت صلعم اس جگہ کہ مین ہون

تو سنی آواز اوسکی مانند رونی کی یعنی بسبب نہایت بلند کی آواز کی اور یہانتک کہ گر پڑی کالی کملی خدا داد کی حضرت کی کندہون پر حضرت کی پانون کی پاس یعنی بسبب بیہوشی کی جذبۂ الٰہی سی نقل کی یہ دارمی نی **وعن** عبد اللہ بن عمرو بن العاص قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لو ان رصاصۃ مثل ھذہ واشار مثل الجمجمۃ ارسلت من السماء الی الارض وھی مسیرۃ خمسمائۃ سنۃ لبلغت الارض قبل اللیل ولو انھا ارسلت من راس السلسلۃ لسارت اربعین خریفا اللیل والنھار قبل ان تبلغ اصلھا او قعرھا رواہ الترمذی اور روایت ہی عبد اللہ بیٹی عمرو بن عاص کی سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اگر گولا شیشہ کا مانند اوسکی یعنی اشارہ کیا طرف ایک چیز محسوس معین کی جیسی کہ اشارہ کیا طرف اوسکی راوی نی ساتھ قول اپنی کی اور اشارہ کیا طرف اوسکی راوی نی ساتھ قول اپنی کی اور اشارہ کیا آنحضرت نی واسطی بیان کرنی اشارہ ہذہ کی طرف مانند کھوپری سر کی فـ ح یعنی اگر شیشہ گول مقدار کھوپری کی کہ وزنی اور گران ہی اور گول اور یہ دونون صفتین سبب سرعت حرکت اور نہایت جلد گرنی کی ہین ت چھوڑا جاوی اور ڈالا جاوی آسمان سی طرف زمین کی حال آنکہ مسافت درمیان آسمان و زمین کی مسافت پانسو برس کی ہی البتہ پہونچی وہ شیشہ زمین کو پہلی رات کی یعنی تھوڑی سی مدت مین اور اگر وہ شیشہ چھوڑا جاوی سر زنجیر سے تو البتہ چلی چالیس برس کی رات دن پہلی اسکی کہ پہونچی زنجیر کی جڑ کو یعنی اوسکی انتہا کو یا فرمایا پہونچی اوسکی تہاہ کو فـ ح یہ شک راوی ہے کہ لفظ اصلہا فرمایا یا قعرہا اور مراد زنجیر سی زنجیر دوزخیون کی باندھنی کی ہی کہ جو مذکور ہی کلام اللہ مین ثم فی سلسلۃ ذرعہا سبعون ذراعا فاسلکوہ اور یہ زنجیر کافر کی مقعد مین ڈالی جاوی گی اور منہ مین سی نکالی جاوی گی اور اس حدیث پر یہ اشکال لازم آتا ہی کہ جب ستر گز کی ہوئی تو اسقدر مسافت اوسمین کہان سی ہوئی جواب اسکا یہ ہی کہ مراد ستر گز سی عدد مخصوص نہین ہی بلکہ کثرت و مبالغہ ہی مگر یہ کہا جاوی کہ اوس جہان کی گز کو اس جہان کی گز پر قیاس نہ کرنا چاہیی جیسی کہ آیا ہی کہ ڈاڑھ مثل احد کی ہی اور کہا نوف بکالی نی کہ ہر گز ستر دو ہتھ کا ہوگا اور ہر دو ہتھ بعید تر ہوگا اوس مسافت سی کہ درمیان حیری اور درمیان مکہ کی ہی اور تھی نوف بکالی ربیبہ کوفہ کی بیچ اور حسن بصری نی کہا کہ اللہ جانتا ہی کہ وہ کونسا گز ہوگا اور حاصل حدیث کا یہ ہوا کہ اگر گولہ شیشہ کا آسمان پر سی چھوڑا جاوی تو باوجود بعد مسافت پانسو برس کی تھوڑی سی دیر مین زمین پر پہونچ جاوی بسبب اسکی کہ گول بھاری چیز اوپر سی نیچی کو بہت جلدی گرتی ہی اور وہ زنجیر اتنی بڑی ہوگی کہ اگر گولہ شیشہ کا باوجود اس صفت سرعت کی زنجیر کی اس سری سی چھوڑا جاوی تو دوسری سری تک چالیس برس مین نہ پہونچی اللہ اکبر دیکھا چاہیی کہ اسکی درازی کی ہوگی اور کی ہوگی پناہ مانگتا ہون اللہ تعالی کی ساتھ اللہ منہ نقل کی یہ ترمذی نی **وعن** ابی بردۃ عن ابیہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان فی جھنم لوادیا یقال لہ ھبھب یسکنہ کل جبار رواہ الدارمی اور روایت ہی ابی بردہ سی کہ نقل کی انہون نی اپنی باپ سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ تحقیق دوزخ مین البتہ ایک نالا ہی کہ کہا جاتا ہی اوسکو ہبہب رہی گا اوسمین ہر متکبر سرکش حق سی عناد کرنی والا شہیدی فـ نادر ہ ر ہبہب ساتھ پیش بی کی دوسری کی ہی بغیر تنوین کی نسخہ جزری اور اکثر نسخون مین اور یعنی چمکتا ہی کہ جو نام رکھا ہی ہبہب سوا گنہگارون کی اوسمین عذاب جلد ہوتا ہی اور اوسمین آگ کی شعلہ تیز او ٹھتے ہین

## الفصل الثالث

**عن** ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال یعظم اھل النار فی النار حتی ان بین شحمۃ اذن احدھم الی عاتقہ مسیرۃ سبعمائۃ عام وان غلظ جلدہ سبعون ذراعا وان ضرسہ مثل احد روایت ہی ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہ سی اونہون نی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم

ہی کہ فرمایا بڑی بدن ہو جاوینگی دوزخیون کی دوزخ مین یعنی تاکہ عذاب زیادہ ہو بیانک کہ تحقیق درمیان لو کان ایک اونکی کی اور مونڈہی کی
مسافت سیر سات سو برس کی راہ ہوگی اور تحقیق مٹا پا اوسکی جلد کا ستر گز کا ہوگا اور تحقیق داڑہ اوسکی مانند کوہ احد کی ہوینگی **وعن**
عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ جَزْءٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ فِي النَّارِ حَيَّاتٍ كَاَمْثَالِ الْبُخْتِ
تَلْسَعُ اِحْدٰهُنَّ اللَّسْعَةَ فَيَجِدُ حَمْوَتَهَا اَرْبَعِيْنَ خَرِيْفًا وَاِنَّ فِي النَّارِ عَقَارِبَ كَاَمْثَالِ الْبِغَالِ الْمُوْكَفَةِ تَلْسَعُ
اِحْدٰهُنَّ اللَّسْعَةَ فَيَجِدُ حَمْوَتَهَا اَرْبَعِيْنَ خَرِيْفًا رَوَاهُمَا اَحْمَدُ اور روایت ہی عبد اللہ بن حارث بن جزء سی کہ کہا
اونہی فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق دوزخ مین سانپ ہین مانند بختی اونٹون کی کہ بہت بڑی ہوتی ہین کاٹیگا ایک سانپ
اونمین سی ایک بار کاٹنا پس پاویگا دوزخی سختی درد اور اثر زہر اوسکی کا چالیس برس اور تحقیق دوزخ مین بچھون ہین مانند خچرون پالان بندہو
کاٹیگا ایک اونکا کاٹنا پس پاویگا الم اور اثر زہر اوسکی کا چالیس برس نقل کین یہ دونون حدیثین احمد نی **وعن** الْحَسَنِ قَالَ حَدَّثَنَا
اَبُوْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ ثَوْرَانِ مُكَوَّرَانِ فِي النَّارِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَقَالَ
الْحَسَنُ وَمَا ذَنْبُهُمَا فَقَالَ اُحَدِّثُكَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَكَتَ الْحَسَنُ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي كِتَابِ الْبَعْثِ وَالنُّشُوْرِ
اور روایت ہی حسن بصری رضہ سی کہ کہا حدیث کہی ہمسی ابی ہریرہ رضہ نی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا آفتاب اور چاند دو ٹکڑی پنیر
ہونگی لپیٹی گئی اور ڈالی گئی آگ دوزخ مین روز قیامت کی پس کہا حسن بصری نی اور کیا ہی گناہ آفتاب اور چاند کا پس کہا ابو ہریرہ رضہ نی
کہ خبر دیتا ہون مین تجکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی **فائدہ** یعنی تو نص جلی کی مقابل قیاس کو کرتا ہی اور گردانتا ہی موجب دخول دوزخ کا
عمل کو پس اللہ کرتا ہی جو چاہتا ہی کذا قال الطیبی اور ظاہر یہ ہی کہ حسن بصری نی پوچھا کہ حکمت انکی داخل کرنے کی بیان کرو اور ابو ہریرہ رضہ نی
جواب مین کہا کہ مین نی حدیث جو حضرت صلعم سی سنی تہی تجہسی نقل کر دی اس سی زیادہ مجہکو علم نہین بعضی علماء نی لکہا ہی کہ سبب انکی ڈالے
جانیکا دوزخ مین یہ ہی تا دوزخیون کو اونکی گرمی سی عذاب زیادہ ہو اسلیے کہ وارد ہوا ہی ابن عمر سی بروایت دیلمی کی مسند فردوس مین
مرفوعا کہ آفتاب اور چاند کی منہ عرش کی طرف ہین اور پشت دنیا کی طرف پس اس سی معلوم ہوا کہ اگر منہ اونکی دنیا کی طرف ہوتی تو اہل دنیا
مین سی کوئی متحمل انکی حرارت کا نہوتا اور بعضون نی کہا کہ اسلیے ڈالی جاوینگی کہ کافر انکو پوجتے تہی اونکی جلانی کی لیے ڈالینگی کہ دیکہیں
جنکو تم پوجتی تہی اونکا یہ حال ہی سٹ ایس جیسے ہو رہی حسن نقل کی بیہقی نی کتاب البعث والنشور مین **وعن** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ
قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدْخُلُ النَّارَ اِلَّا شَقِيٌّ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَنِ الشَّقِيُّ قَالَ مَنْ لَمْ
يَعْمَلْ لِلّٰهِ بِطَاعَةٍ وَلَمْ يَتْرُكْ لَهٗ مَعْصِيَةً رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی ابو ہریرہ رضہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی
نہین داخل ہوگا دوزخ مین مگر بدبخت کہا گیا یعنی پوچھا گیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور کون ہی بدبخت فرمایا جو شخص کہ نکری
خدا کی رضامندی کی لیے طاعت یعنی واجب و سنہ چھوڑی خدا کی لیے یعنی اور اوسکی ڈر سی گناہ **ف** ع بدبخت شامل ہی کافر اور فاسق کو
نقل کی یہ ابن ماجہ نی

## باب خلق الجنۃ والنار

یہ باب ہی بیچ بیان پیدا کرنی جنت اور دوزخ کے **ف** ع یعنی اس باب مین ایسی حدیثین مذکور ہین کہ دلالت کرتی ہین اوپر کہ جنت اور دوزخ پیدا ہو چکی ہین اور اب موجود ہین یعنی اور پیدا اونکا
ہی برخلاف اسکی کہ بعضی مبتدعہ کہتی ہین کہ جنت و دوزخ ہنوز پیدا نہین ہوئی ہین روز قیامت کی پیدا ہونگی اور اسمین بیان ہی اسکا کہ
کسکی لیے جنت اور دوزخ پیدا ہوئی ہین اور ذکر ہی بعضی اوصاف انکی کا

## الفصل الاول

فصل پہلی

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَحَاجَّتِ الْجَنَّۃُ وَالنَّارُ فَقَالَتِ النَّارُ اُوْثِرْتُ بِالْمُتَکَبِّرِیْنَ وَالْمُتَجَبِّرِیْنَ وَقَالَتِ الْجَنَّۃُ فَمَالِیْ لَا یَدْخُلُنِیْ اِلَّا ضُعَفَاءُ النَّاسِ وَسَقَطُھُمْ وَغِرَّتُھُمْ قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی لِلْجَنَّۃِ اِنَّمَا اَنْتِ رَحْمَتِیْ اَرْحَمُ بِکِ مَنْ اَشَاءُ مِنْ عِبَادِیْ وَقَالَ لِلنَّارِ اِنَّمَا اَنْتِ عَذَابِیْ اُعَذِّبُ بِکِ مَنْ اَشَاءُ مِنْ عِبَادِیْ وَلِکُلِّ وَاحِدٍ مِنْکُمَا مِلْؤُھَا فَاَمَّا النَّارُ فَلَا تَمْتَلِیُٔ حَتّٰی یَضَعَ اللّٰہُ رِجْلَہٗ تَقُوْلُ قَطْ قَطْ قَطْ فَھُنَالِکَ تَمْتَلِیُٔ وَیُزْوٰی بَعْضُھَا اِلٰی بَعْضٍ فَلَا یَظْلِمُ اللّٰہُ مِنْ خَلْقِہٖ اَحَدًا وَاَمَّا الْجَنَّۃُ فَاِنَّ اللّٰہَ یُنْشِئُ لَھَا خَلْقًا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ

اور روایت ہی ابوہریرہ رضی سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جھگڑین آپس مین جنت اور دوزخ ف ح یعنی ایک طرح کا اظہار شکایت کا کیا اپنی حال سی کہ کیون ایسا ہوا اور سلی جواب دیا اللہ تعالی نی کہ یہ مقتضا ہی مشیت اور اختیار میری کا ہی ایک کو محل اور مظہر لطف و رحمت کا کیا مین نی اور دوسری کو محل و مکان قہر و غضب کا ت پس کہا دوزخ نی کہ اختیار کی گئی مین واسطی متکبرون اور گردن کشون کی کہا بہشت نی پس کیا ہوا مجکو کہ نہین داخل ہونگی مجہہ مین مگر ضعیف لوگون مین سی یعنی بدن مین اور مال مین حقیر اور گمنام و کم اعتبار اور لوگون کی نظرون سی گری ہوئی ف ح یعنی اکثر لوگون کی نزدیک وہ ایسی ہین جیسی کہ فرمایا اللہ تعالی نی ولکن اکثرہم لا یعلمون اور اللہ کی نزدیک بڑی قدر والی ہین اور ایسی ہی اونکی نزدیک کہ جو پہچانتی ہین اونکو قسم علماء اور صلحا سی اور مراد حصر سی اغلب ہی یعنی اکثر اور اغلب ایسی ہی ہونگی والا انبیاء اور رسول اور بادشاہ بھی اونمین داخل ہونگی یا مراد کہین ضعفا سی فروتنی کرنیوالی واسطی اللہ کی اور تواضع کرنیوالی واسطی خلق کی اور خوار رکہنی والی نفس کو اور گری ہوئی نظر اعتبار سی اپنی نزدیک ت اور نہین داخل ہون گی مجہہ مین مگر بہولی فریب کہا جانی والی ف ح لفظ غرۃ غین کی زبر اور رے کی تشدید سی بمعنی عدم تجربہ اور وجود غفلت کی یعنی ناتجربہ کار دنیا مین اور غافل امور دنیا سی شاغل ساتھ مہم عقبی کی جیسی کہ وارد ہوا ہی حدیث مین اہل الجنۃ البلہ یعنی بہشتی نادان ہین یعنی امور دنیا مین بخلاف کفار کی کہ وہ ایسی ہین جیسا کہ فرمایا اللہ تعالی نی یعلمون ظاہرا من الحیوۃ الدنیا وہم عن الآخرۃ ہم غافلون ت فرمایا اللہ تعالی نی بہشت کو کہ نہین ہی تو مگر مظہر اور محل رحمت میری کی رحمت کرتا ہون مین ساتہ تیری جسکو کہ چاہتا ہون مین اپنی بندون سی اور فرمایا اللہ تعالی نی آگ دوزخ کو کہ نہین ہی تو مگر سبب عذاب میری کی عذاب کرتا ہون مین ساتہ تیری جسکو کہ چاہتا ہون اپنی بندون مین سی ف ح حاصل یہ کہ جنت اور دوزخ اور مومن اور کافر مظاہر ہین جمال و جلال کی اور یہ وصف کمال کی اور نہین ظاہر ہوتی کسی کو وجہ تخصیص ہر ایک کی ساتہ ہر ایک کی مقام فضل مین باوجود علم اس بات کی کہ ایک اون دونون مین سی تقاضا عدل سی ہی اور دوسری طرف فضل سی دلا ایسال عن الفعل وہم یسئلون اور ہر ایک کی لیے تم مین سی ہی پری ادسکی ہی یعنی ہر ایک کو بہر دونگا اوگون سی پس ابہر دوزخ پس نہین بہرنی کی ف ح فرماتا ہی اللہ تعالی یوم نقول لجہنم ہل امتلئت وتقول ہل من مزید یعنی پس طلب کریگی زیادتی اور نہین بہرنی کی دوزخ کیون سی کہ مقرر ہین اوسکی لیی ت یہانتک کہ رکہی گا اللہ تعالی اوسمین پانو اپنا کہی گی دوزخ بس بس بس ف ح اطلاق پانون کا حق سبحانہ پر متشابہات سی ہی جیسی کہ ید اور عین اور وجہ اور حکم متشابہات کا کہ قرآن اور حدیث مین آیا ہی یہ ہی کہ اعتقاد کری کہ جو کچہ مراد ہی اوس سی حق ہی اور دری دریافت کیفیت اوسکی کی نہ پڑی مذہب اسلم یہی ہی اور سلف نی یہی اختیار کیا ہی اور بعضی متاخرین ارباب تاویل کہتی ہین کہ مراد قدم سی قدم بعض مخلوقات اوسکی کا ہے

اور بعضون نی اور اور کچھ تاویل کی ہی ساتھ اوس چیز کی کہ مناسب ذات اقدس کی ہی تا وہم تشبیہ کا نہ دلاوی **ت** بس او سوقت بہر جاویگی دوزخ اللہ تعالی کی قدرت سی اور جمع کیے جاوینگی بعضی اجزا اوسکی طرف بعض کی یعنی تنگ کی جاویگی اور سمٹ آویگی پس ظلم نہین کرتا اللہ تعالی اپنی مخلوق سی کسی کو **ف** ع کہ بی گناہ کیے دوزخ مین ڈالی اور ایک جماعت پیدا کری کہ دوزخ کو اونسی بہری اور مراد ظلم سی از روی صورت کی ہی والا اگر بیگناہ کو بہی داخل کری حقیقت مین ظلم نہو کیونکہ جو کوئی تصرف اپنی ملک مین کری ظلم نہین ہوتا لیکن اللہ تعالی صورت مین بہی ظلم نہین کریگا **ت** اور واسطی بہشت کی تحقیق اللہ تعالی پیدا کریگا اوسکی لیے ایک خلق جدید **ف** ع کہ بی سابقہ عمل کی اونکو بہشت مین داخل کریگا فضل و رحمت اوسکی ہی کہ بی گناہ دوزخ مین نہ ڈالی اور بی طاعت بہشت مین داخل کری **ت** نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **وعن** انس عن النبي صلى الله عليه وسلم قال لا تزال جهنم يلقى فيها وتقول هل من مزيد حتى يضع رب العزة فيها قدمه فينزوي بعضها الى بعض فتقول قط قط بعزتك وكرمك ولا يزال في الجنة فضل حتى ينشئ الله لها خلقا فيسكنهم فضل الجنة **متفق عليه** اور روایت ہی انس سی اونہی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا ہمیشہ ہوگی دوزخ باین صفت کہ ڈالی جاوینگی اوسمین یعنی جن و انس اور کہیگی دوزخ آیا ہی کچھ زیادتی یعنی بہر نہ سکی نہین اور بس نہین کرنی کی طلب زیادتی سی یہانتک کہ رکہیگا اللہ تعالی کہ صاحب عزت اور قہر اور غلبہ کا ہی اوسمین قدم اپنا پس سمٹ آوینگی بعضی اجزا دوزخ کی طرف بعض کی اور تنگ ہو جائیگی پس کہیگی بس بس قسم تیری عزت کی اور تیری کرم کی کہ بہر گئی مین اور ہمیشہ رہیگی بہشت مین وسعت و زیادتی یعنی زیادہ مکان کہ خالی ہونگی رہنی والون سی یہانتک کہ پیدا کریگا اللہ تعالی بہشت کی لیے ایک خلق کو پس بساویگا اون خلق کو بیچ وسعت اور زیادتی بہشت کی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **وذكر** حديث انس حفت الجنة بالمكاره في كتاب الرقاق اور ذکر کی گئی حدیث انس کی کہ اوسکی اول مین یہ کلمہ ہین حفت الجنة بالمكاره کتاب الرقاق مین

## الفصل الثاني

عن ابي هريرة رضي عن النبي صلى الله عليه وسلم قال لما خلق الله الجنة قال لجبرئيل اذهب فانظر اليها فذهب فنظر اليها والى ما اعد الله لاهلها فيها ثم جاء فقال اي رب وعزتك لا يسمع بها احد الا دخلها ثم حفها بالمكاره ثم قال يا جبرئيل اذهب فانظر اليها قال فذهب فنظر اليها ثم جاء فقال اي رب وعزتك لقد خشيت ان لا يدخلها احد قال فلما خلق الله النار قال يا جبرئيل اذهب فانظر اليها قال فذهب فنظر اليها ثم جاء فقال اي رب وعزتك لا يسمع بها احد فيدخلها فحفها بالشهوات ثم قال يا جبرئيل اذهب فانظر اليها قال فذهب فنظر اليها فقال اي رب وعزتك لقد خشيت ان لا يبقى احد الا دخلها **رواه الترمذي وابو داود والنسائي**

اور روایت ہی ابی ہریرہ سی اونہی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا آنحضرت صلعم نی کہ جب پیدا کیا اللہ تعالی نی بہشت کو کہا جبرئیل کو کہ جا اور دیکھ طرف بہشت کی کہ کیا اچھی اور لطیف پیدا کی ہی مین نی وہ پس گئی جبرئیل ع اور نظر کی طرف بہشت کی اور طرف اوس چیز کی کہ تیار کی ہی اللہ تعالی نی بہشتیون کی لیے بہشت مین **ف** ع یعنی ایسی چیزین اچھی بندون کی لیے تیار کر رکہین ہین کہ نہ کسی آنکھ نی دیکھی ہین اور نہ کسی کان نی سنی ہین اور نہ کسی کی دل مین خطرہ اونکا گذرا ہی **ت** پہر آئی جبرئیل ع حضور حق مین اور عرض کی کہ ای پروردگار میری قسم تیری عزت کی نہین سنیگا صفتین بہشت کی کوئی مگر کہ داخل ہوگا اوسمین **ف** ع یعنی طمع کریگا اوسمین داخل ہونی کی اور کوشش کریگا اوسکی حاصل کرنی مین بسبب خوبی اور سرور اوسکی کی مقصود بیان کرنا کمال خوبی و لطافت بہشت کا ہی کہ ایسی ہی کہ ہر کوئی چاہیگا کہ اوسین

داخل ہوتے پھر گھیرا اوسکو ساتھ مکروہات طبیعت کی **ف** ع مکارہ جمع مکرہ کی ہی یعنی مشقت و شدت کی اور مراد اس سی تکالیف شرعیہ
ہین قسم اوامر و نواہی سی کہ نفس پر دشوار ہی کرتا اونکا پس اونکو گرد بہشت کی گھیر اکہ جب تک کوئی ادن مکارہ مین نہ پڑی بہشت کو نہ پہونچی
**ت** پھر فرمایا اللہ تعالی نی کہ ای جبرئیل جا پس نگاہ کر طرف بہشت کی یعنی دوبارہ اسلیی کہ اب او سمین زیادتی اور کچھ ہوئی ہی اعتبار حوالی
اوسکی پس گئی جبرئیل ع اور نگاہ کی اوسکی طرف یعنی اور دیکھا جو کچھ کہ گرد اوسکی گھرا ہی پھر آئی جبرئیل ع اور کہا ای پروردگار میری قسم تیری عزت
کی البتہ تحقیق ڈرا مین کہ نہ داخل ہو بہشت مین کوئی یعنی بسبب وجود مکارہ کی کہ تکالیف شاقہ اور مخالفت نفس اور کسر شہوات ہی یعنی بسبب
دشواری بہشت کو پہونچنا فرمایا آنحضرت نی پس جبکہ پیدا کیا اللہ تعالی نی آگ دوزخ کو فرمایا ای جبرئیل جا اور دیکھ طرف اوسکی کہ کیا ڈرانی اور
بری چیز پیدا کی ہی مین نی فرمایا حضرت نی پس گئی جبرئیل اور نظر کی طرف دوزخکی پھر آئی جبرئیل اور عرض کی کہ ای پروردگار میری قسم تیری عزت
و جلال کی نہین سنیگا وصف آگ دوزخکا کوئی مگر کہ ڈریگا اوس سی اور احتراز کریگا پس نہین داخل ہوئیگا اوسمین پس گھیرا اوسکو اللہ تعالی نی ساتھ شہوات
نفس اور خواہشون طبیعت اور گناہونکی پھر فرمایا کہ ای جبرئیل جا اور نظر کر طرف دوزخکی فرمایا آنحضرت نی پس گئی جبرئیل اور نظر کی طرف دوزخکی پس عرض کی
جبرئیل نی کہ ای رب میری قسم ہی تیری عزت کی تحقیق ڈرا مین اس سی کہ باقی نہین رہیگا کوئی کہ داخل ہوگا دوزخ مین **ت** ع یہ شہوات و معاصی اتنی شیرین ہین کہ کوئی اہل نفس
و طبیعت مین سی باقی نہین رہیگا کہ میل اوسکی طرف نہ کری اور بسبب اوسکی دوزخ مین نہ گر پڑی اور یہ حدیث تفسیر ہی حدیث صحیح کی کہ جو اوپر
گذری حفت الجنۃ بالمکارہ و حفت النار بالشہوات **ت** نقل کی یہ ترمذی اور ابو داود و نسائی نی

## الفصل الثالث

فصل تیسری **عن** انس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلی لنا یوم الصلوۃ ثم رقی المنبر فاشار بیدہ قبل قبلۃ
المسجد فقال قد اریت الان منذ صلیت لکم الصلوۃ الجنۃ والنار ممثلتین فی قبل ھذا الجدار فلم ار کالیوم فی الخیر والشر رواہ البخاری

روایت ہی انس سی یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نماز پڑہائی ہمکو ایک دن پھر چڑہی منبر پر پس اشارہ کیا اپنی دست مبارک سی قبلہ
مسجد کیطرف پس فرمایا کہ تحقیق دکہائی گئی مجکو اب اوسیوقت کہ پڑہائی مین نی تمکو نماز بہشت و دوزخ صورت بنی ہوئی بیچ جانب آگی اس دیوار کی
**ف** ع لفظ قبل ساتھ زیر قاف اور زبر بیکی بہی اور پیش دونون کی بہی روایت ہی اور ساتھ پیش قاف اور جزم بے کی بہی آیا ہی سب
یعنی مقابل کی **ت** پس نہین دیکہی مین نی کوئی چیز قسم دیکہنی کی چیزون سی مانند اس چیز کی کہ دیکہی مین نی آج نیکی و بدی مین **ف** ع
یعنی بہشت کو خوبتر دیکہنی کی چیزون سی پایا مین نی اور دوزخ کو بدتر سب دیکہنی کی چیزون سی یہان شبہہ لاتی ہین کہ بہشت و دوزخ باوجود
اوس طول و عرض کی کیونکر متمثل و مصور ہو دیوار مین اور جواب یہ دیتی ہین کہ جیسی کہ عکس پڑتا ہی باغ یا مکان نہایت وسیع کا آئینہ اور پانی مین
اور ایک چیز کی صورت جو آئینہ وغیرہ مین معلوم ہوتی ہی لازم نہین ہی کہ مثل اوسکی ہو طول و عرض مین اور یہ بہی ہی کہ حدیث سی یہ نہین لازم آتا
کہ بہشت و دوزخ کی تصویر دیوار مین بن گئی بلکہ فرماتی ہین کہ تصویر اوسکی ہوئی جانب دیوار مین اور سامنی اوسکی پس ہو سکتا ہی کہ دکہانا اوسکی
مثال کا او سطرف ہو اور وجود مثال اور جگہہ اور اور عالم مین ہو اور بعضی حدیثون مین آیا ہی کہ رایت الجنۃ والنار فی عرض ہذا الحائط یعنی دیکہا
مین نی بہشت و دوزخ کو عرض اس دیوار مین عرض بپیش عین اور جزم رای سی یعنی ناحیہ اور جانب کی اور یہان بہی وہی اشکال لاتی ہین
اور وہی جواب دیا ہی اور یہ بہی کہا ہی علماء نی کہ مراد یہ نہین ہی کہ بہشت و دوزخ کو دیکہا مین نی اس حال مین کہ بہشت و دوزخ اوس دیوار کی
جانب مین تہی بلکہ مراد یہ ہی کہ دیکہا مین نی اونکو درحالیکہ مین اوس جانب مین تہا اور اس صورت مین کچھ اشکال نہین آتا واللہ اعلم بحقیقۃ الحال
**ت** نقل کی یہ بخاری نی

## باب بدء الخلق و ذکر الانبیاء علیہم السلام

باب ہی بیچ بیان ابتدای پیدایش کی اور ذکر پیغمبروں کی علیہم الصلوٰۃ والسلام کی ف ح کہ آغاز امر دین وملت کا اور اصلاح اور نظام امور عالم کا انسی ہی اور ابتدای پیدایش نوع انسان کی حضرت آدم علیہ السلام سی ہی جاننا چاہیی کہ ملتوں والی بلکہ مجوس سب متفق ہیں اسپر کہ عالم حادث ہی یعنی عدم سی وجود میں آیا یعنی کہ کوئی چیز نتہی سوای خدا کی پہر پیدا کیا اونسی اور عمدہ اس باب میں خبر صحیح بخاری کی ہی کہ فرمایا کان اللہ ولم یکن معہ شیئ پس پیدا کی لوح وقلم اور لکہی ایک کتاب پہلی پیدا کرنی خلق کی بعد اوسکی پیدا کیا عرش وکرسی اور آسمانوں اور زمینوں اور فرشتوں اور جن وانس کو جیسی کہ حدیثوں میں آیا ہی اور اتفاق کیا ہی علمانی کہ اجسام حادث ہیں ساتھ ذاتوں اور صفتوں اپنی کی پس بعضی اسپر ہیں کہ اول مخلوق اجسام میں سی پانی ہی اسلیی کہ وہ قبول کرتا ہی تمام صورتوں کو کیونکہ پانی جب لطیف ہو ہوا ہو جاوی اور اوسکی خلاصہ سی آگ پیدا ہوئی اور دہوئیں سی آسمان بنا اور اطلاق دخان کا آسمان پر قرآن مجید میں آیا ہی اور یہ قول نسبت کیا گیا ہی طرف بعض حکمار کی کہ نام اوسکا طالس ملطی ہی ولیکن کہا ہی علمانی کہ اونسی یہ قول مشکوٰۃ نبوت سی یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی لیا ہی اور توریت کی پہلی سفر میں آیا ہی کہ اللہ تعالی نی پیدا کیا ایک جوہر پہر دیکہا اوسمیں نظر ہیبت وجلال سی تو پگہلی اوسکی اجزا اور پانی ہوگئی اوسمیں سی ایک بخار اوٹہا مانند دہوئیں کی پس پیدا کیی اوس سی آسمان پہر ظاہر ہوئی پانی پر کف اور پیدا کی اوس سی زمین پہر لنگر کیا زمین پر پہاڑوں کو اور لوگوں کی اس باب میں اقوال مختلف ہیں اور یہ امور عقل وقیاس سی نہیں معلوم ہو سکتی مگر وحی آسمانی سی یا ساتھہ استنباط وفہم کی وحی سی واللہ اعلم بحقائق الامور

## الفصل الاول

پہلی فصل

عن عمران بن حصين قال اني كنت عند رسول الله صلى الله عليه وسلم اذ جاءه قوم من بني تميم فقال اقبلوا البشرى يا بني تميم قالوا بشرتنا فاعطنا فدخل ناس من اهل اليمن فقال اقبلوا البشرى يا اهل اليمن اذ لم يقبلها بنو تميم قالوا قبلنا جئناك لنتفقه في الدين ولنسألك عن اول هذا الامر ما كان قال كان الله ولم يكن شيء قبله وكان عرشه على الماء ثم خلق السموات والارض وكتب في الذكر كل شيء ثم اتاني رجل فقال يا عمران ادرك ناقتك فقد ذهبت فانطلقت اطلبها وايم الله لوددت انها قد ذهبت ولم اقم رواه البخاري

روایت ہی عمران بن حصین سی کہ کہا تہا میں نزدیک پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ناگاہ آئی آنحضرت صلعم کی پاس ایک قوم بنی تمیم سی کہ قبیلہ ہی مشہور پس فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ قبول کرو بشارت ای بنی تمیم ف ع یعنی قبول کرو اور لو مجہہ سی ایسی چیز کہ موجب بشارت کی ساتھہ جنت کی اور پانی سعادت دارین کی ہی یعنی سیکہو احکام وعقائد دین کی اور چونکہ انکا مقصد اور مطمح نظر ہمت اونکی کے دنیا اور متاع دنیا تہی نعوذ باللہ من ذلک ت کہا اونہوں نی کہ بشارت دی آپنی ہمکو ساتھہ دین وتفقہ کی پس کچہ دیجیی ہمکو ف ع ح یعنی بشارت سنا لی ہمنی اور قبول کی کچہ دو ہمکو وہ دنیا میں سی کہ ہمکو وہ چاہیی ہی پس چونکہ دنیا فانی کو اونہوں نی اہم مہمات جانا اور مقدم رکہا اوسکو تفقہ فی الدین پر کہ باعث ہی ثواب آخرت کا حضرت صلعم کی ناگوار ہوئی اور ضعف یقین اونکا دریافت کرکی از راہ غصہ کی نفی کی قبول کرنی بشارت کی بہ نسبت اونکی کہ فرمایا اذ لم یقبلہا بنو تمیم ت پہر آئی لوگ اہل یمن سی پس فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ قبول کرو تم بشارت کو ای اہل یمن جبکہ قبول نہ کی بشارت بنو تمیم نی کہا اہل یمن نی کہ قبول کی ہمنی بشارت آئی ہیں ہم آپ کی پاس تا دانشمند ہوویں ہم دین میں ف ع چونکہ اچہی نیت اونکی خالص تہی واسطی تفقہ فی الدین کی نہ واسطی طمع فی الدنیا کی حاصل ہوئی اونکو یہی بشارت اور قبول اور علم وعمل اور پہونچنا مطلب کو اور محروم رہی اول بشارت سی بلکہ بسبب چاہنی عطار کی پڑی پستی میں

مین عالی ہمتی پہونچا دیتی ہی مرتبہ عالی کو جیسی کہ ایک حکایت منقول ہی شیخ ابو العباس مرسی سی کہ وہ نکلی مدینہ مطہرہ سی بقصد زیارت تربت امیر المؤمنین حمزہ رضی اللہ تعالی عنہ کی اور ساتہ ہوا اونکی ایک شخص پس کہولا گیا اونکی لیی دروازہ مقبرہ کا بطریق خرق عادت کے اور داخل ہوئی وہ مزار میں پس دیکہا ایک جماعت کو رجال الغیب مین سی کہ پاک ہین نقصان اور عیب سی پس پہچانا شیخ نی کہ یہ ساعت قبولیت کی ہی پس طلب کیا اللہ تعالی سی عفو و عافیت دنیا اور آخرت مین پہر کہا ازراہ شفقت کی اوس شخص کو کہ ساتہ تہا اونکی اے بہائی میری طلب کر اللہ تعالی سی جو چاہی تو اسلیی کہ یہ وقت قبولیت دعا اور فضل کا ہی پس مانگی اوسنی اللہ تعالی سی ایک دینار اور نہ ذکر کیا جنت و نار کا پہر پہری دونون اور جبکہ پہونچی مدینہ کی دروازی پر دی اوس شخص کو کسی نی وہان کی رہنی والون مین سی ایک دینار پہر داخل ہوئی وہ دونون قطب ولی سید ابو الحسن شاذلی کی پاس اور منکشف ہوا اونپر قضیہ پس کہا اونہون نی اوس شخص کو کہ اے دنی الہمہ پایا تو نی وقت قبولیت کا اور طلب کیا تو نی ایک ٹکڑا دنیا کی دنیہ کا پس کیون نہ طلب کیا تو نی مانند ابو العباس کی عفو و عافیت تاکہ ہوتی وہ دونون بیچ امر دین و دنیا تیری کی کافی و وافی ت اور آئی ہین ہم تا پوچہین ہم آپ سی ابتدا اس امر کی یعنی پیدایش سی اور مبدا عالم سی کہ کیا چیز تہی پہلی اسکی فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تہا اللہ ف ع یعنی ازل الآزال مین جیسی کہ ہی وہ ابد الآباد مین کیا وصف تغیر و حدوث سی کہ صفت ہی بندون کی اسلیی کہ جس چیز کا ثابت ہی قدم محال ہی اوسکا عدم ت اور نہ تہی پہلی اوسکی کوئی چیز ف ع بلکہ جو کچہ ہوا بعد اوسکی ہوا اسلیی کہ وہ ہر چیز کا خالق ہی پس کیونکر متصور ہو ہونا کسیکا پہلی موجد واجب الوجود کی ت اور تہا عرش اللہ تعالی کا پانی پر پہر پیدا کیی اللہ تعالی نی آسمان و زمین ف ع اسمین اشارہ ہی اسکی طرف کہ تہی عرش اور پانی پیدا کیی گئی پہلی آسمان و زمین کی اور نہ تہی عرش کی نیچی پہلی آسمان و زمین کی کوئی چیز سوای پانی کی پس ہونا عرش کا پانی پر بایں معنی ہے کہ کوئی چیز اونکی درمیان مین حائل نتہی نہ یہ کہ عرش روی آب پر تہا اور مراد پانی سی پانی دریا کا نہین ہی بلکہ اور پانی تہا نیچی عرش کے جیسا کہ چاہا اللہ تعالی نی اور مفصل نہ کرا اوسکا اول کتاب مین بیچ باب الایمان بالقدر کی ہوچکا ہی اور کہا ابن ملک نی کہ تہا عرش پانی پر اور پانی پشت ہوا پر اور ہوا قائم تہی اللہ تعالی کی قدرت سی کہا بعضون نی کہ پیدایش عرش و پانی کی پہلی آسمان و زمین کی ہوئی پہر پیدا کیا اللہ تعالی نی آسمان و زمین کو پانی سی اسطرح کہ تجلی فرمائی پانی پر پس موج مارنی لگا وہ اور مضطرب ہوا اور اوٹہی اوسمین جہاگ اور جمع ہوئی جگہ کعبہ شریفہ کی چنانچہ اسلیی نام ہوا مکہ کا ام القری پہر پہیلائی گئی زمین اوسکی نیچی سی پہر رکہی گئی زمین پر پہاڑ تاکہ ہلی نہین اور اول پہاڑ ابو قبیس پیدا ہوا بموجب بعض اقوال کی اور اوٹہا دہوان بسبب موج مارنی پانی کی جانب آسمان کی پس پیدا ہوئی آسمان اوس سی ت اور لکہا اللہ تعالی نی یعنی ساتہ پیدا کرنی حروف کی یا حکم کیا ملائکہ کو لکہنی کا لوح محفوظ مین ہر چیز کو ف ع اور ظاہر یہ ہی کہ یہ لکہنا پہلے پیدا کرنی عرش کی ہو عمران بن حصین راوی کہتی ہین ت کہ پہر آیا میری پاس ایک شخص اور کہا اے عمران ڈہونڈ اپنی اونٹنی کو کہ چلی گئی ہی یعنی بہاگ گئی پس گیا مین اوسکی ڈہونڈہنی کو قسم خدا کی البتہ آرزو کرتا ہون مین کہ اونٹنی چلی جاتی اور مین نہ اوٹہتا نقل کی مجلس سی ف ع عمران دروازی پر اونٹنی باندہ کر حضرت صلعم کی پاس حاضر ہوئی تہی ناگہان اونٹنی بہاگ گئی پس ایک شخص آیا اور خبر کی کہ تیری اونٹنی بہاگ گئی جا پکڑ پس وہ اوٹہی بنا بر ضرورت کی اور پشیمان ہوئی کہ کیون مین اوٹہا اور فوائد صحبت شریف آنحضرت صلعم کی سی اور حقائق و علوم سی کہ وہان مذکور ہوتی تہی محروم ہوا **وَعَنْ عُمَرَ قَالَ قَامَ فِيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقَامًا فَاَخْبَرَنَا عَنْ بَدْءِ الْخَلْقِ حَتّٰى دَخَلَ اَهْلُ الْجَنَّةِ مَنَازِلَهُمْ وَاَهْلُ النَّارِ مَنَازِلَهُمْ حَفِظَ ذٰلِكَ مَنْ حَفِظَهٗ وَنَسِيَهٗ مَنْ نَسِيَهٗ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ**

اور روایت ہی امیر المومنین عمر رضی سی کہ کہا کہڑی ہوئی درمیان ہمارے یا واسطے نصیحت کرنی ہماری کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہڑا ہونا
علیہ یعنی خطبہ فرمایا پس خبر دی ہمکو ابتدای پیدایش سی تا آخر روز قیامت کہ داخل ہوں بہشتی بہشت مین اور دوزخی دوزخ مین ف ع
یعنی احوال مبدا اور معاد کا اول سی آخر تک سب بیان کیا توضیح اسکی یہ کہ آنحضرت صلعم نی بیان کیا احوال سب استون کا تا وقت دخول جنت
و نار کی اور بیان کیا احوال امت اپنی کا جو کچھ کہ جاری ہوگا اونپر خیر و شر سی یہانتک کہ داخل ہوں بہشتی اونمین سی بہشت مین اور دوزخی
دوزخ مین ت یاد رکہتا ہی اوسکو وہ شخص کہ یاد رکہا اور بعد اوسکے یاد کرنی کی فراموش نہ کیا اور یاد نہین رکہتا ہی وہ شخص کہ یاد نہ کیا اور یا
یاد کیا اور بعد اوسکی فراموش کیا حاصل معنی یہ کہ بعضی یاد رکہتی ہین اور بعضی بہول گئی نقل کی یہ بخاری نی **وعن** ابی ھریرۃ قال
سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان اللہ تعالی کتب کتابا قبل ان یخلق الخلق ان
رحمتی سبقت غضبی فھو مکتوب عندہ فوق العرش متفق علیہ اور روایت ہی ابی ہریرہ رضی سی کہ کہا سنا
مین نی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی کہ تحقیق اللہ تعالی نی لکہی ایک کتاب پہلی اسکی کہ پیدا کری آسمان و زمین یہ لکہا کہ مہربانی میری
سبقت لی گئی ہی میری غصہ پر پس وہ کتاب یا یہ قول لکہا گیا ہی اور نزدیک اوسکی ہی اوپر عرش کی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے
ف ع اور معنی یہ کہ وہ کتاب لکہی گئی اور تمام خلائق سی اوٹہائی گئی کہ کسی کی خبر و ادراک یعنی سمجہہ مین نہین آتی کہا توربشتی نی احتمال ہے
کہ مراد کتاب سی لوح محفوظ ہو اور ہون معنی قول حضرت صلعم کی فھو مکتوب عندہ یہی کہ لوح محفوظ مین لکہا ہی اور احتمال ہی کہ مراد ہو اس سی قضا
کہ جو جاری کی اللہ تعالی نی اور دونون وجہون پر پس قول حضرت صلعم کا عندہ فوق العرش تنبیہ ہی اسپر کہ وہ لکہی گئی اسپر اور تمام خلائق سی اوٹہا
گئی کہ کسی کی خبر و ادراک مین نہین آتی اور معنی سبقت رحمت کی غضب پر یہ ہین کہ ظہور آثار رحمت کی بہت ہین کہ گہیر رکہا ہی تمام مخلوقات کو
اور غضب کم ہی کہ کبہی کبہی مورد خاص ہی مین ہوتا ہی جیسی کہ قرآن مجید مین فرمایا ان عذابی اصیب بہ من اشاء ورحمتی وسعت کل شیء یعنی
عذاب اپنا پہونچاتا ہون مین جسکو چاہتا ہون اور رحمت میری نی گہیر رکہا ہی ہر چیز کو **وعن** عائشۃ عن رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم قال خلقت الملئکۃ من نور وخلق الجان من مارج من نار وخلق ادم مما وصف لکم رواہ مسلم
اور روایت ہی عائشہ رضی سی اونہی نقل کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا پیدا کیے گئی فرشتی نور سی ف ح قاموس مین ہی کہ نور
روشنی یا شعاع اوسکی اور یہان مراد جوہر روشن ہی ت اور پیدا کیا گیا جان کہ معنی جن کی ہی یا باپ جنون کی جیسی کہ آدم باپ ہین بشر
کی شعلہ آگ دہوئین ملی ہوئی کبہی اور پیدا کیے گئی آدم اوس چیز سی کہ بیان کی گئی تمہاری لیی نقل کی یہ مسلم نی ف ح یعنی قرآن مین خلقہ
من تراب روایت کیا ابن عساکر نی ابی سعید سی مرفوعا کہ پیدا کیے گئی کہجور اور انار اور انگور آدم کی مٹی کی فضلہ سی اور روایت کی طبرانی نے
ابی امامہ سی مرفوعا کہ پیدا کیے گئی حور عین زعفران سی اور روایت کی حکیم نی اور ابن ابی الدنیا اور ابو الشیخ اور ابن مردویہ نی ابو درداء سی کہ
پیدا کیا اللہ عز وجل نی جن کو تین اقسام پر ایک قسم تو سانپ اور بچہو اور حشرات الارض اور ایک قسم مانند ہوا کی ہین اور ایک قسم پر اونپر ثواب
عقاب ہی اور پیدا کیا اللہ تعالی نی انس کو تین قسم پر ایک قسم مانند چارپایون کی اور ایک قسم ہین کہ بدن اونکی بدن ہین آدم کی ہی اور ارواح اونکی
ارواح شیاطین کی اور ایک قسم وہ کہ سایہ مین ہونگی اوس دن کہ نہین ہوگا کوئی سایہ سوای اوسکی **وعن** انس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال
لما صور اللہ ادم فی الجنۃ ترکہ ما شاء اللہ ان یترکہ فجعل ابلیس یطیف بہ ینظر ما ھو فلما راہ اجوف عرف انہ خلق خلقا لا یتمالک رواہ مسلم
اور روایت ہی انس سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جبکہ پیدا کیا اللہ تعالی نی آدم کو اور صورت بنائی اونکی بہشت مین

چہوڑا اونکو جب تک کہ چہوڑنا اونکا چاہا ف ع ظاہر اس حدیث سے یہ معلوم ہوا کہ پیدایش اور بنا صورت بنی آدم کا بہشت میں ہوا اور اکثر
اخبار دلالت کرتی ہیں اسپر کہ پیدایش اور صورت بنی اونکی ہوئی وادی نعمان میں کہ عرفات کی جنگلوں میں سے ہے اور بعد از درست کرنی اونکی
روح کی بہشت میں لی گئی پس ذکر کرنا لفظ فی الجنۃ کا باعتبار عاقبت حال اونکی کے ہے یعنی پیدا کرکے رکہا بہشت میں اور توربشتی نے کہا کہ مجہی
گمان یہ ہے کہ ذکر کرنا لفظ فی الجنۃ کا سہو ہے راوی سے بہر تقدیر جب پیدا کیا آدم ع کو تو پس شروع کیا ابلیس نے پہرنا گرد پتلی اونکی کے
دیکہتا تہا کہ کیا ہے یعنی تفکر کرتا تہا انجام کار اوسکی میں اور تامل کرتا تہا کہ کیا ظاہر ہوگا اس سے پس جب دیکہا اوسکو خالی اندر سے پہچانا
کہ یہ پیدا کیا گیا ہے پیدایش غیر منضبط ف ع یعنی نہیں تقویت ہے بعض اعضا کو بعض سے اور نہ قوت ہے اور نہ ثبات بلکہ ہے متزلزل الامر
متغیر الحال پیش کیا گیا آفات کی لیے اور بعضوں نے یہ معنی کہی ہیں کہ اپنی نفس کا مالک نہیں ہوسکیگا اور نہیں نگاہ رکہ سکیگا اپنی تئین ہوسے اور شہوات سے
یعنی پس خوش ہوا ابلیس اور مکر امید کی باندہی اوسکی گمراہ کرنی میں اور بعضوں نے کہا کہ نہیں مالک ہوگا اپنی نفس کا غصہ کی وقت ت
نقل کی یہ مسلم نے **وعن** ابی ھریرۃ رض قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اختتن ابراھیم النبی وھو ابن ثمانین
سنۃ بالقدوم متفق علیہ اور روایت ہے ابی ہریرہ رض سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ختنہ کیا ابراہیم ع
نبی نے اس حال میں کہ وہ اسی برس کی تہے ساتہ قدوم کی ف ع کہا نووی نے کہ لفظ قدوم کی دال کی حرکت میں اختلاف ہے تشدید
وتخفیف میں کہا جاتا ہے آلہ بڑہی کو یعنی بسولہ کو قدوم ساتہ تخفیف کی فقط اور قدوم تخفیف اور تشدید سے قریہ ہے شام میں پس جنہی کہ روایت
کیا ہے قدوم کو تشدید سے مراد ہے قریہ مذکورہ اور روایت تخفیف کی احتمال رکہتی ہے قریہ کو اور آلہ کو اور اکثروں نے تخفیف سے پڑہی ہے حاصل
کہ اکثروں کی نزدیک معنی یہ ہونگی کہ ختنہ کیا بسولہ سے یا قدوم میں کہ قریہ ہے شام میں ت نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **وعنہ**
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لم یکذب ابراھیم الا ثلث کذبات ثنتین منھن فی ذات اللہ قولہ انی
سقیم وقولہ بل فعلہ کبیرھم ھذا وقال بینا ھو ذات یوم وسارۃ اذ اتی علی جبار من الجبابرۃ فقیل
لہ ان ھھنا رجلا معہ امرأۃ من احسن الناس فارسل الیہ فسالہ عنھا من ھذہ قال اختی فاتی سارۃ
فقال لھا ان ھذا الجبار ان یعلم انک امرأتی یغلبنی علیک فان سالک فاخبریہ انک اختی فانک اختی فی الاسلام
لیس علی وجہ الارض مؤمن غیری وغیرک فارسل الیھا فاتی بھا قام ابراھیم یصلی فلما دخلت
علیہ ذھب یتناولھا بیدہ فاخذ ویروی فغط حتی رکض برجلہ فقال ادعی اللہ لی ولا اضرک فدعت
اللہ فاطلق ثم تناولھا الثانیۃ فاخذ مثلھا او اشد فقال ادعی اللہ لی ولا اضرک فدعت اللہ
فاطلق فدعا بعض حجبتہ فقال انک لم تاتنی بانسان انما اتیتنی بشیطان فاخدمھا ھاجر فاتتہ
وھو قائم یصلی فاومأ بیدہ مھیم قالت رد اللہ کید الکافر فی نحرہ واخدم ھاجر قال ابو ھریرۃ تلک امکم یا بنی ماء السماء متفق علیہ
اور روایت ہے اوسی ابو ہریرہ رض سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جہوٹ نہیں بولی ابراہیم ع مگر تین جہوٹ تین بار
ف ع انبیا معصوم ہیں وہ مطلق جہوٹ نہیں بولتی پس یہاں جو جہوٹ بولنا اونکا فرمایا بہ نسبت سننی والون کی ہے کہ یہ باتین ظاہر میں
جہوٹ تہین اور نفس الامر میں سچی اونکو عربی میں معاریض کہتی ہیں اور حضرت نے کہا اسلیے کیا کہ جو تہا جو کہا ہے خدا نے وہ وقت تکلیف کا نہ
تہا بلکہ ایام طفولیت میں تہا اوسکا کچہ حساب نہیں ت وہ جہوٹ ان تینون جہوٹون میں سے تو ذات خدا میں ہیں ف یعنی

واسطی خدا کی اور حکم اوسکی کی اور طلب رضا اوسکی کی کہ اونمین حاصل کرنا نفع کا اپنی ذات کی لیے نہین ہے بلکہ مقصود توحید اور تنزیہ حق کی
تہی اور تیسری بات مین کہنا انکا ہذا اختی ہے اگرچہ وہ بہی خداتعالی کی لیے تہا لیکن اونمین نفع اونکی ذات کی لیے بہی حاصل ہے ت ایک قول
اونکا یہ کہ تحقیق مین بیمار ہون ف ح یہ اوسوقت کہا اونہون نے کہ اونکی قوم نے اونکو اپنی عید کی سیر کی لیے بلایا اور اونہون نے چاہا کہ مین
بتون سے تا بت شکنی کرون اوسوقت یہ بہانہ کیا کہ مین بیمار ہون تا وہ چہوڑ جاوین اور یہ ظاہر مین جہوٹ معلوم ہوتا ہے کہ وہ بیمار نتہی لیکن
تاویل اسکی یہ ہے کہ مراد اونکی یہ تہی کہ مین بتصدیق ساتہ بیماری کی ہون کہ کبہی نہ کبہی بیمار ہوا کرتا ہون پس ایسا لفظ مبہم بولی کہ ظاہر اوسکا
دلالت کرتا ہے بیماری فی الحال پر اور بعضون نے کہا کہ اونہون نے وہم مین ڈالا اونکو کہ گویا اونہون نے استدلال کیا ہے ساتہ علامات
علم نجوم کی کہ بیمار ہونگی جیسی کہ سیاق آیت سے معلوم ہوتا ہے اور یا یہ مراد رکہی کہ دل میرا بیمار و بدحال ہے بسبب کفر تمہاری کی کیا خوب
ایک بزرگ نے کہا ہے بیت اگر ترا بتماشای عید خود طلبند * خلیل وار جوابی بگو کہ بیمارم * ت اور دوسرا قول اونکا یہ ہے بلکہ کیا
یہ بڑے اونکی نے ف ح جب حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کفار کی غائبانہ اونکی بتون کو توڑ ڈالا اونہون نے پوچہا کہ تو نے یہ کام کیا ہے
ہماری خداؤن سے اے ابراہیم ع اونہون نے فرمایا کہ بت جو سب مین بڑا ہے اسنے یہ کام کیا ہے پس یہ بات بہی سچی نہین ہے لیکن غرض
اونکی تنبیہ کرنی تہی کفار کو کہ دیکہو جو اپنا ضرر نہین دفع کرسکتا ہے وہ اور کو کیا نفع اور ضرر پہونچا سکیگا اور لائق عبادت کی کیونکر ہوے
اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنی بیچ بیان تیسرے جہوٹ کی کہ ابراہیم علیہ السلام سے صادر ہوا اوسوقت کہ ابراہیم ع اور سارہ بی بی
اونکی جاتی تہی طرف شام کی ہجرت کیے ہوئے بعد ہلاک نمرود کی ناگہان آئی یعنی گذرے ابراہیم ع ساتہ سارہ کی اوپر شہر ایک حاکم ظالم
کی ظالمون مین سے پس کہا گیا اوس ظالم کو یعنی خبر پہونچائی لوگون نے کہ اس جگہ یعنی اس شہر مین ایک مرد ہے کہ اوسکی ساتہ ایک عورت
ہے بہترین لوگون سے حسن و جمال مین پس بہیجا اوسنے کسی کو طرف ابراہیم ع کی بلانی کی لیے پس گئی ابراہیم ع پاس اوسکی پس پوچہا اوسنی ابراہیم ع
سے سارہ کی حال سے کہ کون ہے تیری یہ عورت کہ تیری ساتہ ہے کہا ابراہیم ع نے کہ یہ بہن میری ہے یعنی دینی پس آئی ابراہیم ع سارہ کے
پاس یعنی اور تعلیم کیا حیلہ نجات پانی کا شر اوس ظالم کی سے پس کہا سارہ کو کہ یہ ظالم اگر جانی گا کہ تو بی بی میری ہے تو غالب آویگا مجہہ پر تیرے
لینے مین یعنی زبردستی مجہکو چہین لیگا مجہسے پس اگر پوچہی تجہسے تو خبر دینا تو اوسکو کہ تو بہن میری ہے اسلیے کہ تو بہن میری ہے اسلام مین یعنی نیت
کرنا اخوت اسلام کی اور یہ سچ ہے اسلیے کہ نہین ہے روی زمین پر کوئی مسلمان سوای میری اور تیری ف ح یہ بیان واقع ہے کہ اوسوقت
مین کوئی وہان اور اوس پر ایمان نہ لایا تہا اور سارہ ابراہیم علیہ السلام کی چچا کی بیٹی تہین یہ بہی ایک توجیہ اور ہے واسطی صدق قول ہذا
اختی کی اور شاید کہ اقتصار ابراہیم ع کا اخوت اسلام پر بسبب شرف اور اصالت اس نسبت کی ہو یہان ایک اشکال وارد ہوتا ہے کہ حضرت
لوط ع بہی تو ایمان لاچکی تہی جیسی کہ فرمایا اللہ تعالی نے فآمن لہ لوط جواب اسکا یہ دیا ہے کہ مراد ابراہیم ع کی یہ تہی کہ اس زمین مین کہ جہان
یہ ماجرا درپیش آیا ہے کوئی اور سوای ہم دونون کی مومن نہین ہے کیونکہ لوط ع اونکی ساتہ نتہی ایک اور اعتراض کیا ہے علما نے کہ کیون کہا ابراہیم ع
نے کہ یہ بی بی میری ہے حالانکہ بی بی کو اوسکی میان کی ہاتہ سے کم لیا کرتے ہین اور یہ بہی ہے کہ ظالم کہان پاس رکہتا ہے بی بی ہو یا بہن لیتا
اسکا جواب یہ ہے کہ اوس ظالم کی عادت یہی تہی کہ بی بی کو میان سے لے لیتا تہا نہ بہن کو اور وہ مجوسی ہی تہا اور دین مجوسی مین اگر بہن ہو
تو اوسکا بہائی احق و اولی ہے ساتہ اوسکی بنسبت غیر اوسکی کی پس چاہا ابراہیم ع نے کہ تمسک کرین ساتہ دین اوسکی کی باوجود حق کی اوسنے
رعایت اپنی دین و عادت کی نہ کی اور قصد کیا اوسکی لینی کا ت پس بہیجا اوس ظالم نے کسی کو طرف سارہ رض کی اونکی بلانی کی لیے پس

لاوی گئین سارہ اوسکی پاس کہڑی ہوئی ابراہیم ع تا نماز پڑہتے مین ف ح ع اور مناجات کرین اپنی پروردگار سی تا اس ورطہ سی نجات
پاوین اور عادت مقرر ہین درگاہ کی یہی ہی کہ جب کسی غم مین مبتلا ہوتی ہین تو نماز پڑہنی لگتی ہین بموجب فرمودہ حق سبحانہ تعالی کی یا ایہا الذین
آمنوا استعینوا بالصبر والصلوٰۃ اور عادت شریف ہماری آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بہی یہی تہی جیسی کہ حدیث مین آیا ہی اذا حزبہ امر صلی
ت پس جبکہ آئین سارہ اوس ظالم کی پاس تو چاہا اوسنی کہ ہاتہ ڈالی اونپر اور پکڑی اونکو یعنی بغیر سوال وجواب کی یا بعد اوسکی بسبب
غلبہ خواہش کی اونکا حسن دیکہکر ارادہ دست درازی کا کیا پس پکڑا گیا وہ ظالم ف ح لفظ اخذ بصیغہ مجہول ساتہ تخفیف کی ہی اسکی تین
طرح پر تفسیر کی ہی علمانی یا تو یہ کہ باز رکہا گیا وہ ظالم قدرت الہی سی رکہہ چہوڑنی سارہ کی سی اور یا یہ کہ پکڑا گیا اپنی گناہ سی اور عذاب
کیا گیا اوسپر یا بیہوش کیا گیا اور ایک روایت مین اخذ ساتہ تشدید کی آخذ سی بہی آیا ہی یعنی پکڑی جانی کسی کی دل کی بسبب افسون
یا سحر کی ایسا کہ سراسیمہ وحیران ہووی اور روایت کیا گیا ہی یعنی بدلہ فاخذ کی بازیادہ اسپر لفظ ف ع ساتہ پیش غین معجمہ اور تشدید
طا مہملہ کی بنا مجہول پر یعنی گلا گہونٹا گیا اور دم رک گیا یا یہ کہ سنی گئی اوسکی حلق سی ایسی آواز کہ جیسی سوتی مین کوئی آواز کرتا ہی کہ جسکو
خرانا کہتی ہین ت یہانتک کہ پانون مارنی لگا زمین پر یعنی ایسا ہو گیا جیسا کہ آسیب زدہ یا مرگی والا ہوتا ہی پس کہا اوس ظالم نی یعنی
سارہ کو کہ دعا کر خدا سی میری لیی تا خلاص کری مجکو اس بلا سی اور ضرر نہین پہونچاونگا مین تجکو یعنی کچہ تعرض نہین کرونگا تجہسی پس دعا
کی سارہ نی خدا تعالی سی پس چہوڑا گیا وہ ظالم یعنی رہائی پائی اوس حالت سی پہر ارادہ دست اندازی کا کیا اوس ظالم نی سارہ سی دوسری بار
پس پکڑا گیا مانند پکڑی جانی پہلی کی بلکہ سخت تر اوس سی پس کہا دعا کر اللہ تعالی سی میری لیی اور نہین ضرر پہونچاونگا تجکو پس دعا کی سارہ
نی اللہ تعالی سی پس چہوڑا گیا پس بلایا اوس ظالم نی کسی کو اپنی دربانون مین سی اور کہا کہ تحقیق تو نہین لایا میری پاس انسان کو
یعنی تاکہ قادر ہوون مین اوسپر نہین لایا تو میری پاس مگر جن کو یعنی اسی سبب سی نہین قادر ہوا مین اوسپر بلکہ ضرر پہونچا مجکو اور تونی
چاہا کہ یہ ہلاک کر ڈالی مجکو پس خدمت کو دی سارہ کی ہاجرہ ف ع ح یعنی جبکہ دیکہا اوسنی بزرگی سارہ کی اور تقرب اونکا نزدیک اللہ تعالی
کی تو ایک لونڈی دی کہ نام اوسکا ہاجر تہا اور آجر بہی کہتی ہین اور ابراہیم ع کی سارہ سی فرزند نہین ہوتا تہا پس سارہ نی ہاجرہ ابراہیم ع کو
دی اور کہا امید ہی کہ تمہاری یہان اس سی کوئی فرزند ہو پس حضرت اسمعیل ع ہاجرہ سی پیدا ہوئی اور ابراہیم ع اوس ایام مین سو برس
کی تہی اور آخر کو سارہ سی بہی حضرت اسحق ع پیدا ہوئی ت پس آئین سارہ ابراہیم ع کی پاس اس حال مین کہ ابراہیم ع کہڑی نماز پڑہتی
تہی یعنی اونکو اونکی خلاصی کی تو خبر ہوئی تہی بدستور سابق نماز مین متوجہ الی اللہ تہی پس اشارہ کیا ابراہیم ع نی اپنی ہاتہ سی کہ کیا ہی
حال تیرا اور کیا ہوا کہا سارہ نی کہ رد کیا اللہ نی مکر اوس کافر کا بیچ سینہ اوسکی کی یعنی اوسکی بد اندیشی اولٹی اوسپر پڑی اور بہیر [illegible]
مکر اوسکا [illegible] اور خدمت کو دی ہاجرہ کہا ابوہریرہ رضی نی کہ یہ ہاجرہ ماں تمہاری ہی ای بیٹین آسمان کی پانی کی نسل
کی [illegible] ف ح یہ خطاب حضرت اسمعیل ع کی اولاد کو ہی اور ساتہ پانی آسمان کی تعبیر کیا اونکو بسبب طہارت نسب اونکی کی
اور پانی آسمان کا مثل ہی طہارت مین چنانچہ کہتی ہین کہ فلانا آسمان کی پانی سی پاک تر ہی اور بعضی کہتی ہین کہ اشارہ کیا ساتہ اسکی [illegible]
[illegible] زمزم کا [illegible] حضرت اسمعیل ع کی نکلا تہا اور وہ پانی آسمان قدس وطہارت سی نکلا ہی اور بعضی کہ زمین سی پیدا ہوتا ہی [illegible]
[illegible] آسمان [illegible] اور بعضون نی کہا کہ یہ خطاب انصار کو ہی [illegible] اولاد عامر [illegible] ہین اور اوسکا لقب ماء السماء
تہا [illegible] قوم [illegible] طلب کرتی تہی [illegible] اور بعضون نی کہا کہ مراد تمام عرب ہین [illegible] نام اونکا [illegible] کہ وہ طالب [illegible]

اور

اور جہان بیٹہ ہوتا ہی وہین گذران کرتی ہین اور اگرچہ تمام عرب ہاجر کی بطن سے نہین ہین لیکن اکثر اولاد اسمٰعیل سی ہین پس بسبب شرف اور غلبہ کی
یون کہا **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْنُ اَحَقُّ بِالشَّكِّ مِنْ اِبْرَاهِيْمَ اِذْ قَالَ رَبِّ اَرِنِيْ كَيْفَ تُحْيِي الْمَوْتٰى
وَيَرْحَمُ اللّٰهُ لُوْطًا لَقَدْ كَانَ يَاْوِيْ اِلٰى رُكْنٍ شَدِيْدٍ وَلَوْ لَبِثْتُ فِي السِّجْنِ طُوْلَ مَا لَبِثَ يُوْسُفُ لَاَجَبْتُ الدَّاعِيَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
اور روایت ہی ابو ہریرہ رضی سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ ہم لائق تر ہین ساتہ شک کرنی کی ابراہیم عم سی جسوقت کہ کہا ابراہیم عم نی
ای پروردگار میری دکہا مجکو کہ کیونکر زندہ کرتا ہی تو مردون کو ف ح بعد لفظ الموتی کی آیت یون ہی قال اولم تؤمن قال بلی ولکن لیطمئن قلبی
اور سبب فرمانی اس حدیث کا یہ ہی کہ جب آیۃ مذکورہ نازل ہوئی تو کہا ایک جماعت نی صحابہ مین سی کہ شک کیا ابراہیم عم نی نہ ہماری پیغمبر نی پس فرمایا
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ ہم لائق تر ہین ساتہ شک کی ابراہیم عم سی اور ظاہر اس عبارت سی یہ معلوم ہوتا ہی کہ آنحضرت عم نی ثابت کیا شک
حضرت ابراہیم عم کی لیی اور اپنی ذات شریف کی لیی حال آنکہ دونون محال ہین کیونکہ پیش آنا شک کا انبیاء صلوات اللہ وسلامہ علیہم اجمعین کو
کہ اول مومنون اور موقنون کی ہین کچہ معنی ہی نہین رکہتا پس معنی یہ ہین کہ اگر شک راہ پاتا ابراہیم عم مین تو ہم مین بہی پاتا اور تم جانتی ہی ہو
کہ شک راہ نہین پاتا ہم مین پس جانو کہ ابراہیم عم بہی ایسی ہی ہین پس سوال ابراہیم کا واسطی طلب ترقی کی تہا علم الیقین سی طرف عین الیقین کی کہ اطمینان قلب
عبارت اوس سی ہی یا جب ابراہیم عم دلیل لائی کہ پروردگار میرا زندہ کرتا ہی اور مارتا ہی تو طلب کی یہ بات تا ظاہر ہو دلیل اونکی عیانًا لیکن تبادر
یہ آتا ہی کہ اس حدیث سی ترجیح ابراہیم عم کی آنحضرت صلعم کی ذات شریف پر سمجہی جاتی ہی اور جواب اسکا یہ ہی کہ حضرت صلعم نی یہ بات بطریق تواضع کہا
فرمائی یا فرمائی ہو پہلی آنی اس وحی کی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سید یعنی سردار و افضل ہین اولاد آدم کی اور یہی توجیہ ہر اوس حدیث کی ہی
کہ مصرح ہی اوپر عدم افضلیت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ت اور رحمت کری اللہ تعالی لوط پر تحقیق تہی لوط عم کہ آتی تہی اور پناہ پکڑتی تہی طرف
رکن سخت کی ف ح رکن ہر چیز کی کنارہ قوی کو کہتی ہین اور یہان مراد رکن شدید سی جماعت قویہ ہی اور بیان اسکا یہ ہی کہ جب قوم لوط نی
قصد کیا ایذا دینی کا اونکی مہمانون کو کہ فرشتی تہی بصورت امردون کی تو کہا حضرت لوط عم نی لو ان لی بکم قوۃ کاشکی مجکو ہوتی قوت یعنی بدن میں
قوت مقابلہ اور دفع کرنی تمہاری کی رکہتا مین او اوی الی رکن شدید یا پناہ ڈہونڈہتا مین ساتہ جماعت قوی کی کہ اونکی حمایت اور قوت سی
باز رکہتا اپنی تئین تمہاری شر سی پس فرماتی ہین آنحضرت صلعم کہ رحمت کری اللہ تعالی لوط عم کو کہ پناہ ڈہونڈہتی تہی ساتہ رکن شدید کی آدمیون
مین سی حال آنکہ رکن شدید چنگل مارنا سا عصمت حق اور حفظ اوسکی کی ہی آہ رعب رحمت وہان پہنچی ہین کہ کسی سی کچہ تقصیر واقع ہو اور وہ
کام کری کہ نکرنا چاہی کہتی ہین کہ خدا رحمت کری اور بخشی فلانی کو کہ ایسا کام کیا یعنی کارنا بایستنی کیا انتہی اور ملا علی نی بہی ایسا ہی مضمون ابن الملک
وغیرہ سی نقل کرکی لکہا ہی کہ میری نزدیک یہ معنی لیتی بہ نسبت انبیاء علیہم السلام کی طریق ادب سی دور ہین اولی یہ ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
جبکہ منع کرتی تہی غیبت عوام سی مردہ ہون خواہ زندہ پس کیونکہ مقصود ہو کہ ذکر کرین پیچ حق نبی مرسل کی ایسی بات کہ موہم ہو اونکی نقصان قدر
یا علم ہمتی کی پس معنی یہ ہین کہ وہ بمقتضای جبلت بشریہ کی بعض امور ضروریہ مین میل کرتی تہی طرف استعانت کی ساتہ جماعت قویہ کی پس جائز ہی
ہماری لیی بہی اب جبکہ ہم ماموریہ مین ساتہ متابعت کاملین کی بیچ تعلق اسباب کی باوجود اعتماد کی رب الارباب پر اور ابتدای کلام مین رحم اللہ
کہنا ایسا ہی تہا کہ تا نہ وہم جاوی اعتراض نقصان کا اوپر جیسی کہ اللہ تعالی نی فرمایا عفا اللہ عنک لم اذنت لہم واللہ اعلم بالصواب یہ فرمایا آنحضرت
ت اور اگر ٹہہرتا مین قیدخانہ مین اوس مدت دراز مین کہ ٹہہری یوسف عم تو البتہ قبول کرتا مین کہنا بلانیوالی کا ف ح کہ بادشاہ مصر کی
طرف سی حضرت یوسف عم کی بلانی کو آیا تہا اور قصہ اسکا یہ ہی کہ حضرت یوسف عم نو برس سی قیدخانہ مین تہی اور جب مصر کی بادشاہ نی طلب کیا

اونکو تا جلا وطن کرین اور مضطرب کرین تو یوسف عم نی نکلنی مین توقف کیا اور کہا کہ پہلی میرا حال دریافت کرو اور اون عورتون سی کہ جنہون نی ہاتھ کاٹ ڈالی تھی عصمت اور عزت میری تحقیق کرو بعد اوسکی نکلونگا مین پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتی ہین کہ اگر مین بجای یوسف عم کی ہوتا اور اتنی مدت دراز قید خانی مین مجھپر گذرتی اور کوئی میری چھڑانی کی لیی آتا تو جلدی مان لیتا کہنا اوسکا اور ہرگز منتظر تحقیق حال کا نہوتا مین اور توقف اور تامل نکرتا جیسا کہ یوسف عم نی کیا پس اسمین تعریف کی آنحضرت صلعم نی یوسف عم کی اور بیان کیا صبر اور ثبات اور متانت رائی اونکا یعنی باوجود اسکی کہ کوئی مدت دراز تک قید خانہ مین ٹھہری اور بادی محنت اور شدت اوسمین اور پھر کوئی اوسکی چھڑانی کو آوی اور وہ صبر و ثبات اختیار کری تو زیادہ اسپر استقامت متصور نہین ہی اگر مین اسطرح کہین اس حال پر ہوتا تو جلدی سی نکل آتا اور صبر نکرتا اور یہ تواضع ہی آنحضرت صلعم کی واسطی مبالغہ کرنی کی بیچ مدح و ثنای یوسف عم کی ورنہ استقامت آنحضرت صلعم کی بالاتر ہی استقامت تمام انبیاء اولوالعزم سی نقل کی بخاری اور مسلم نی

**وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ مُوْسٰی کَانَ رَجُلًا حَیِیًّا سَتِیْرًا لَا یُرٰی مِنْ جِلْدِہٖ شَیْءٌ اِسْتِحْیَاءً فَاٰذَاہُ مَنْ اٰذَاہُ مِنْ بَنِیْ اِسْرَاءِیْلَ فَقَالَ مَا تَسَتَّرَ ھٰذَا التَّسَتُّرَ اِلَّا مِنْ عَیْبٍ بِجِلْدِہٖ اِمَّا بَرَصٌ اَوْ اُدْرَۃٌ وَاِنَّ اللّٰہَ اَرَادَ اَنْ یُّبَرِّءَہٗ فَخَلَا یَوْمًا وَحْدَہٗ لِیَغْتَسِلَ فَوَضَعَ ثَوْبَہٗ عَلٰی حَجَرٍ فَفَرَّ الْحَجَرُ بِثَوْبِہٖ فَجَمَحَ مُوْسٰی فِیْ اَثَرِہٖ یَقُوْلُ ثَوْبِیْ یَا حَجَرُ ثَوْبِیْ یَا حَجَرُ حَتّٰی انْتَھٰی اِلٰی مَلَاٍ مِّنْ بَنِیْ اِسْرَاءِیْلَ فَرَاَوْہُ عُرْیَانًا اَحْسَنَ مَا خَلَقَ اللّٰہُ فَقَالُوْا وَاللّٰہِ مَا بِمُوْسٰی مِنْ بَاْسٍ وَاَخَذَ ثَوْبَہٗ فَطَفِقَ بِالْحَجَرِ ضَرْبًا فَوَاللّٰہِ اِنَّ بِالْحَجَرِ لَنَدَبًا مِّنْ اَثَرِ ضَرْبِہٖ ثَلَاثًا اَوْ اَرْبَعًا اَوْ خَمْسًا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی اونسی ابی ہریرہ رضی سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تحقیق موسی علیہ السلام تھی ایک مرد بہت شرمناک بہت ڈھانکنی والی بدن کی نہین دیکھا جاتا تھا اونکی جلد بدن سی کچھ بسبب شرم رکہنی کی یعنی مارے شرم کی تمام بدن کو ڈھانکی رکہتی تھی ہر حال مین اور نہاتی وقت بس ایذا دی اون لوگون نی کہ ارادہ کیا اونکی ایذا دینی کا بنی اسرائیل مین سی پس کہا بعضی موذیون نی نہین بدن ڈھانکتی موسی اسطرح کا ڈھانکنا ساتھ تکلف و مبالغہ کی مگر بسبب عیب کی کہ اونکی جلد مین سی یا تو کوڑہ ہی یا فوطی پھولی ہوئی ہین اور تحقیق اللہ تعالی نی چاہا کہ پاک کری موسی کو عیب سی اور ظاہر کری لوگون پر بیعیبی اونکی اور ثابت کری اونکی بی حیائی اللہ تعالی کی طرف سی پس الگ ہوئی موسی عم لوگون سی ایک روز تنہائی کی لیی پس رکہی کپڑی اپنی ایک پتھر پر پس بھاگا پتھر اوسکو لیکر پھر موسی کی پس دوڑی موسی اوس پتھر کی پیچھی کہتی ہوئی دی کپڑی میری ای پتھر دی کپڑی میری ای پتھر یہانتک کہ پہونچی سیٹی طرف جماعت کثیر کی بنی اسرائیل مین سی پس دیکھا اوس جماعت نی موسی عم کو ننگا بہترین پیدائش خدا کی یعنی مبرا اون عیب و نقصان سی کہ اونکی حق مین ثابت کرتی تھی وہ نادان اور کہا اونہون نی قسم خدا کی نہین ہی موسی عم مین کچھ نقصان و عیب **ف** ح اس سی معلوم ہوتا ہی کہ اللہ تعالی پاک کرتا ہی اپنی دوستون کو ہر عیب و نقصان سی کہ نادان اور منکر اونکو ساتھ اوسکی متہم کرتی ہین تا اوس سی مبرا ہوکر معزز و مکرم ہون خلق مین اور شروع کیا موسی عم نی پتھر کو مارنا پس قسم ہی خدا کی کہ پیدا ہوئی پتھر مین نشان بسبب تاثیر مارنی موسی عم کی اوسکو تین نشان یا چار یا پانچ **ف** ح ہر بار کہ مارتی تھی ایک نشان اوسمین پڑجاتا تھا اور مارا اوسکو بسبب غصہ کی اور تادیب کی کہ بھاگ کیون گیا اور اسمین دو معجزی ہوئی حضرت موسی کی ایک تو چلنا پتھر کا اور دوسرا نشان پڑجانا اوسمین اور یہ بھی معلوم ہوا اس حدیث سی کہ جائز ہی نہانا ننگی خلوت مین اگرچہ ہی ڈھانکنا ستر کا افضل اور یہ بھی اس سی معلوم ہوا کہ انبیا اور صلحا مبتلا ہوتی ہین نادانون اور جاہلون کی ایذا مین اور وہ صبر کرتی ہین اوسپر کہا بعضون نی کہ حکم ہوا موسی عم کو یہ کہ اوٹھا لیوین وہ پتھر ساتھ اپنی یہانتک کہ جب گئی تیہ مین تو مارا اوسکو اپنی عصا سی ایک بار یا کئی بار پس جاری ہوئی اوسمین سی بارہ چشمی چنانچہ یہ حال مذکور ہی قرآن مین نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی

وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بینا ایوب یغتسل عریانا فخر علیہ جراد من ذہب فجعل ایوب
یحثی فی ثوبہ فناداہ ربہ یا ایوب الم اکن اغنیتک عما تری قال بلی وعزتک ولکن لا غنی بی عن برکتک رواہ البخاری
اور روایت ہی اوسی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ اوس وقت کہ ایوب ع نہاتی تھی ننگی ف ع احتمال ہی کہ باندہی ہون تہ بند یعنی
دلالت کرتا ہی اسپر قول مابعد کا یعنی یحثی فی ثوبہ اور یہ بھی احتمال ہی کہ بالکل ننگی نہاتی ہون جیسی کہ موسی ع کا نہانا اوپر مذکور ہوا اور تھا یہ جائز
اونکی نزدیک لیکن ہماری نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی اشارہ کیا طرف اسکی کہ تستر اولی ہی واسطی حیا کرنی کی مولی سی ہماری آنحضرت صلعم مبعوث ہوئی
واسطہ پورا کرنی مکارم اخلاق کی اور تھا یہ نہانا ایوب ع کا بعد حاصل ہونی صحت وعافیت کی اوس مرض سی کہ مبتلا ہوئی تھی اوسمین اور برسایا
اللہ تعالی نی ٹڈیان سونی کی اونکی گھر مین ت پس گرین ایوب علیہ السلام پر یعنی اونکی اوپر یا اونکی اطراف پر ٹڈیان سونی کی پس شروع کیا
ایوب ع نی سمیٹنا اونکا اپنی کپڑی مین ف ع ظاہر تر یہ ہی کہ لیتی ہون ایوب ع اونکو ایک ہاتھ سی یا لپ بھر کر اور رکھتی ہون اونکو کپڑی مین یا
ہوئی مین یعنی تہ بند مین کہ باندہا ہو بیچ غسل کی یا بعد اوسکی یا پاس رکھا ہو کہ ہنوز پہنا نہو ت پس پکارا ایوب ع کو اوسکی پروردگار نی یعنی ازراہ
مہربانی کی کہ ای ایوب ع کیا نہین بی پرواہ کیا مین نی تجکو اوس چیز سی کہ دیکھتا ہی تو یعنی اتنا سونا برسایا مین نی تجہپر کہ تجکو احتیاج نہین رہی اتنی سونی
کی کہ اوٹھاتی تو اور اپنی کپڑی مین جمع کرتی کہا ایوب ع نی کہ ہان بی پروا کیا ہی تو نی قسم تیری عزت کی ولیکن نہین ہی بی پروائی مجکو کثرت نعمت تیری سی
اور زیادتی رحمت تیری سی ف ع ہر چند کہ ہم تو بشیر تعطش بیشتر اور ایک روایت مین ہی من یشبع من رحمتک او من فضلک اس سی معلوم ہوا کہ اوٹھانا ایوب علیہ السلام کا
اون ٹڈیون کو بسبب دیکھنی منت اور طلب کرنی لذت کی نعمت حق سی تھا نہ بطریق حرص دنیا اور رغبت مال کی کذا ذکرہ الشیخ اور ملا علی نی کہا
کہ اس حدیث سی معلوم ہوا کہ جائز ہی حرص کرنی اوپر بڑہانی مال حلال کی اوس شخص کی حق مین کہ اعتماد کری اپنی نفس پر اوسکی شکر گذاری کا
اور صرف کری اوسکو اوس جگہ کہ دوست رکھی رب اوسکا اور راضی ہو اوس سی ت نقل کی یہ بخاری نی وعنہ قال استب رجلان
من المسلمین ورجل من الیہود فقال المسلم والذی اصطفی محمدا علی العالمین فقال الیہودی والذی اصطفی موسی
علی العالمین فرفع المسلم یدہ عند ذلک فلطم وجہ الیہودی فذہب الیہودی الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم
فاخبرہ بما کان من امرہ وامر المسلم فدعا النبی صلی اللہ علیہ وسلم المسلم فسالہ عن ذلک فاخبرہ فقال النبی
صلی اللہ علیہ وسلم لا تخیرونی علی موسی فان الناس یصعقون یوم القیمۃ فاصعق معہم فاکون اول من
یفیق فاذا موسی باطش بجانب العرش فلا ادری اکان فیمن صعق فافاق قبلی او کان فیمن استثنی اللہ وفی روایۃ
فلا ادری احوسب بصعقۃ یوم الطور او بعث قبلی ولا اقول ان احدا افضل من یونس بن متی وفی روایۃ ابی سعید لا تخیروا
بین الانبیاء متفق علیہ وفی روایۃ ابی ہریرۃ ولا تفضلوا بین انبیاء اللہ اور روایت ہی اوسی ابی ہریرہ سی کہ کہا
بد کلامی کیا ایک شخص نی مسلمانون مین سی اور ایک شخص نی یہود مین سی پس کہا مسلمان نی قسم اوس خدا کی کہ برگزیدہ کیا محمد کو ساری جہان کی لوگون پر
پس کہا یہودی نی اوسکی مقابلہ مین قسم اوس خدا کی کہ برگزیدہ کیا موسی کو جہان کی لوگون پر پس اوٹھایا مسلمان نی ہاتھ اپنا نزدیک اس
کہنی یہودی کی اور طمانچہ مارا یہودی کی منہ پر ف ع کلام اللہ مین جو فرمایا ہی حضرت موسی کی حق مین انی اصطفیتک علی الناس تو مراد
یہ ہی کہ اوس وقت کی لوگون مین اونکو برگزیدہ کیا تھا اور یہ یہودی برگزیدگی حضرت موسی ع کی علی الاطلاق مراد رکھتا تھا اور آنحضرت صلعم کی
برگزیدگی کا انکار اسلیی اونہون نی غصہ مین آکر طمانچہ مارا ت پس گیا یہودی پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اور خبر دی آنحضرت صلعم کو ساتھ

اوس یہودی کی کہ تھا امر اوسکی سی اور امر مسلمان کی سی پس بلایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی مسلمان کو اور پوچھا اوس سی اس بات سی یعنی جو کچھ گذرا تھا
اونمین اور یہودی مین پس خبر دی مسلمان نی آنحضرت صلعم کو یعنی مطابق خبر یہودی کی پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہ بزرگی دو مجکو موسیٰ پر
اسلیی کہ تحقیق لوگ بیہوش ہوکر گر پڑین گی دن قیامت کی یعنی پہلی نفخہ کی وقت پس بیہوش ہوکر گر پڑونگا مین بھی ساتھ اونکی پھر ہونگا مین
اول اون شخصون کا کہ ہوش مین آوین گی پس ناگہان دیکھونگا مین کہ موسیٰ علیہ السلام پکڑی ہی کھڑی ہین ایک جانب عرش کی پس نہین جانتا مین
کہ آیا تھی موسیٰ درمیان اون لوگون کی کہ بیہوش پڑی تھی پس ہوشیار ہوئی پہلی مجھسی اور متعلق ہوئی ساتہ عرش کی یا تھی موسیٰ اون لوگون مین
کہ مستثنا کیا یعنی باہر نکال لیا ہی اونکو خدا تعالی نی ف ح ع یعنی بیہوش ہوجانی سی جیسی کہ اس آیت مین فرمایا فصعق من فی السموات ومن
فی الارض الا من شاء اللہ یعنی جس روز کہ پھونکا جاویگا صور ہیبت ہلاک ہوجاوین گی جو کہ آسمان و زمین مین ہین مگر جسکو کہ چاہی گا اللہ تعالی
کہ وہ ہلاک نہو جیسی کہ فرشتی پس شاید کہ موسیٰ بھی اونھین مین سی ہون کہا عسقلانی نی یعنی پس اگر ہوش مین آئی موسیٰ پہلی میری تو یہ فضیلت
ظاہر ہی اور اگر ہوئی اونمین سی کہ جنکو مستثنی کیا ہی اللہ نی اور بیہوش نہوئی تو یہ بھی فضیلت ہی اور نہین منع کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی
فضیلت دینی سی درمیان انبیا کی مگر اوسکو کہ ہی یہ طرح کہ باعث ہو تنقیص مفضول کی یا جاری ہو خصومت یا مراد یہ ہی کہ نہ فضیلت دو ساتہ جمیع
انواع فضیلت کی اسطرح کہ نہ باقی رہی مفضول کی لیی کچہ فضیلت یا ارادہ کیا منع کرنا فضیلت دینی سی نفس نبوت مین اسلیی کہ نہین ہی تفاوت بیچ اوسکی
ت اور ایک روایت مین یون آیا ہی کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی پس نہین جانتا مین کہ آیا حساب کیا گیا صعقہ نسبت موسیٰ کی ساتہ
صعقہ روز طور کی ف ح یعنی اوس روز کہ موسیٰ نی دیدار طلب کیا تھا اور اوس سی منع کیی گئی اور حق تعالی نی تجلی کی کوہ طور پر اور موسیٰ ع
بیہوش ہوکر گر پڑی تھی آج اس صعقہ کو ساتہ اوس صعقہ کی کہ اونکو اوس روز ہوا تھا حساب کیا یعنی اوس روز جو اونکو صعقہ ہوچکا تھا اوسکی
بدلی اب نہوا ت یا صعقہ ہوا موسیٰ کو ولیکن افاقت پائی پہلی افاقت میری کی ف ح پس جب موسیٰ کو یہ فضیلت ثابت ہوئی کہ مجکو نہین ہی
تو فضیلت کیون دین مجکو اوسپر اور یہ تواضع ہی آنحضرت صلعم کی اور یہ بھی ہی کہ یہ فضل جزئی ہی کہ موسیٰ کی لیی ثابت ہی اور وہ منافی فضل کلی
کی نہین ہی یا وقوع اس کلام کا پہلی اوترنی وحی کی سی ساتھہ فضیلت آپ کی کی ہی اور جانا چاہی کہ یہ صعقہ وہ صعقہ نہین ہی کہ نسبت جسکی صور کی
روز قیامت کی حاصل ہوگا اسلیی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور موسیٰ علیہ السلام اوس روز کہان موجود ہون گی کہ اونکو بسبب اوسکی صعقہ حاصل
ہوگا اور یہ بھی ہی کہ بعد اوسکی بعث ہی نہ افاقت اور آنحضرت صلعم اول مبعوث ہونگی بالاتفاق پس کیونکر فرماوین کہ نہین جانتا مین بلکہ مراد صعقہ سی
اس حدیث مین صعقہ ہی کہ بعد از بعث کی ہوگا اور لوگ سب بیہوش ہونگی بعد اوسکی افاقہ پاوینگی پس اوس وقت کا حال فرمایا ہی کہ جب افاقہ
پاونگا موسیٰ کو دیکھونگا کہ پکڑی ہونگی جانب عرش کی اور یہ حدیث دلالت کرتی ہی اسپر کہ جیسا استثنا الا من شاء اللہ بیچ اوس صعقہ نفخ صور
کی ہی کہ پہلی بعث کی ہوگا جیسا کہ مفسرون نی ذکر کیا ہی ویسا ہی اس صعقہ مین بھی ہوگا فتدبرت اور نہین کہتا مین کہ کوئی افضل ہی یونس بن
متی سی ف ع لفظ متی ساتہ زبر میم اور تشدید تا مفتوحہ کی نام حضرت یونس کی باپ کا ہی کذا فی القاموس اور جامع الاصول مین ہی کہ
یہ نام اونکی ماں کا ہی اور خاص حضرت یونس علیہ السلام کا ذکر اسلیی کیا کہ یہ اولوا العزم نہ تھی اور قوم کی ایذا پر بی صبری کی اور غصہ کیا اور نکل
گئی قوم مین سی اور کشتی پر بیٹھی چنانچہ قصہ انکا قرآن شریف اور تفسیرون مین مذکور ہی پس یہان مقصد اسکا تھا کہ کسی کو نہ پہنچی فضیلت دینی مین پس
حضرت نی رد کا ہی امت کو کہ کوئی طعن و تحقیر انکی نکری ت اور ابوسعید کی روایت مین ہی کہ نہ بزرگی دو تم درمیان نبیون کی یعنی نہ کہو کہ
فلانا پیغمبر افضل ہی فلانی سی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی اور بیچ روایت ابی ہریرہ کی ہی کہ نہ فضیلت دو تم درمیان پیغمبران خدا کی ف ع ح

یہی یا توہی پہلی اوترنی وحی کی ساتھ تفضیل کی یا مراد یہ کہ نہ تفضیل دو بیچ اصل نبوت مین یا اصل کی فضیلت کہ اوس سی حقارت اوردونکی لازم آوی
کہ یہ کفر ہی اور اکثر نسخون مین تو لفظ لا تفضلوا ضاد معجمہ ہی سی ہی اور ایک نسخہ مین صاد مہملہ سی ہی یعنی فرق نکرو درمیان اونکی بموجب فرمانی اللہ تعالیٰ
کی لانفرق بین احدٍ منہم وَعَنْ اَبِی ہُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا یَنْبَغِیْ لِاَحَدٍ اَنْ یَّقُوْلَ اِنِّیْ
خَیْرٌ مِّنْ یُّوْنُسَ بْنِ مَتّٰی مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ وَفِیْ رِوَایَۃٍ لِلْبُخَارِیِّ قَالَ مَنْ قَالَ اَنَا خَیْرٌ مِّنْ یُّوْنُسَ بْنِ مَتّٰی فَقَدْ کَذَبَ
اور روایت ہی ابی ہریرہ رضی سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین پہونچتا کسی بندہ کو کہ کہی مین بہتر ہون یونس بن متی سی ف ح ع
یہ عبارت دو احتمال رکھتی ہی ایک تو یہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتی ہین کہ مجکو بہتر نکہو یونس علیہ السلام سی دوسری یہ کہ کوئی اپنی تئین بہتر یونس سی
نکہی اسلیی کہ کوئی ولی ہو نبی کی مرتبہ کو نہین پہونچتا اگرچہ نبی اولوالعزم نہو ت نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی اور ایک روایت مین بخاری کی یون
آیا ہی کہ فرمایا آنحضرت صلعم نی جو کوئی کہی مین بہتر ہون یونس بن متی سی پس تحقیق وہ جھوٹا ہی ف ح ع اوسپر معنی ثانی کی کہ مراد جھوٹ سی
کفر ہی اسلیی کہ علما اتفاق رکھتی ہین اوپر تکفیر اوس شخص کی کہ اپنی تئین بہتر پیغمبرون سی جانی اور حضرت صلعم نی جو اپنی تئین انسی بہتر کہنی سی منع کیا
بطریق تواضع اور کسر نفسی کی فرمایا پس نہین ہی یہ مخالف اس حدیث کی انا سید ولد آدم ولا فخر یعنی سردار ہون ابن آدم کا اور نہین فخر کی
راہ سی کہتا بلکہ واسطی ذکر کرنی نعمت کی اور بیان واقعی ہی اور وجہ تخصیص ذکر کرنی اونکی کی اوپر کی حدیث مین مذکور ہو چکی ہی وَعَنْ
اُبَیِّ بْنِ کَعْبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْغُلَامَ الَّذِیْ قَتَلَہُ الْخَضِرُ طُبِعَ کَافِرًا وَلَوْ عَاشَ لَاَرْھَقَ
اَبَوَیْہِ طُغْیَانًا وَّکُفْرًا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہی ابی بن کعب سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق وہ لڑکا
کہ مار ڈالا اوسکو خضر علیہ السلام نی پیدا کیا گیا تھا اس حال پر کہ اختیار کریگا کفر کو ف ح یعنی تقدیر الٰہی مین یہ تھا کہ خاتمہ اوسکا کفر پر ہوگا اور یہ منافی
نہین ہی اس حدیث کی کل مولود یولد علی فطرۃ الاسلام اسلیی کہ مراد اس سی مہیا ہونا اور استعداد قبول کرنی اسلام کا ہی اور یہ منافی نہین
شقاوت خاتمہ کی حاصل یہ کہ فطرت غیر سابقہ کی ہی ت اور اگر زندہ رہتا وہ لڑکا یعنی بڑا ہوتا تو البتہ ڈالتا اپنی مان باپ کو سرکشی اور کفر مین
ف ح ع یعنی ہوتا سبب اونکی گمراہی کا کہ اوسکی محبت کی سبب سی وہ بھی اتباع کرتی اوسکا اور کافر ہو جاتی حاصل یہ کہ علت اوسکی قتل کی کفر
تہی اس سی کہ تھا وہ پیدا کیا گیا کافر اور وہ اگر جیتا رہتا بالفرض تو ہوتا گمراہ کرنیوالا مان باپ کا مقصود ذکر کرنا خضر علیہ السلام کا ہی اس باب مین اور اشارہ
ہی اسکی طرف کہ وہ انبیا مین سی ہین اور لفظ خضر ساتھ زبر خ اور زیر ض اور ایک نسخہ مین زیر خ اور جزم ض سی ہی اور نام اونکا لیان بن ملکان
ہی اور بعضون نی کہا کہ یہ بہائی ہین الیاس علیہ السلام کی اور بعضون نی کہا کہ حضرت آدم کی صلبی بیٹی ہین اور بعضون نی کہا کہ حضرت ابراہیم خلیل اللہ کی
زمانہ مین تہی اور بعضون نی کہا کہ اولاد نوح سی ہین بہفت واسطہ اور باپ انکی بادشاہون مین سی تہی واللہ اعلم اور صحیح یہ ہی کہ یہ پیغمبر ہین ہم
پوشیدہ اکثر کی نظرون سی اور زندہ ہین روز قیامت تک بسبب پینی آب حیات کی اور اسپر ہین جمہور علما اور صوفیہ اور بہت سی صلحا اور ملاقات
کرنا انکا بعضی صلحا سی اور ہم کلام ہونا اونسی اور حاضر ہونا بزرگ و خیر کی جگہون مین مشہور ہی اور بعضی بڑی محدثون نی مثل بخاری اور ابن المبارک
وغیرہ کی انکی حیات کا انکار کیا ہی اور ذکر انکا مشائخ کی کلام مین بہت آیا ہی جسمین کہ شک و شبہ کو او مین راہ نہین اور بیچ احوال حضرت غوث الثقلین
شیخ عبدالقادر جیلانی کی لکہا ہی کہ ایک دفعہ یہ کلام کر رہی تہی اور خضر سامنی گذری اونہون نی فرمایا تقدم یا اسرائیلی واسمع کلام محمدی اور مشائخ
وقت کہتی تہی اونکو وصیت کرتی تہی کہ لازم کرو اپنی اوپر آنا مجلس شیخ عبدالقادر مین اسلیی کہ وہان برکتین اترتی ہین اور حاصل ہوتی
تہا اوس سی سعادت ت نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی وَعَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّمَا سُمِّیَ

الخَضِرُ لِاَنَّهٗ جَلَسَ عَلٰی فَرْوَةٍ بَيْضَاءَ فَاِذَا هِيَ تَهْتَزُّ مِنْ خَلْفِهٖ خَضْرَاءَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی
نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا نہین نام رکھا گیا خضر کا خضر مگر اسواسطی کہ وہ بیٹھی تھی زمین خشک سفید پر کہ لائق روئیدگی کی نہتھی یا گھانس
خشک پر پس ناگہان زمین یا وہ گھانس لہلہانی لگی پیچہی اوسکی سی بسبب سبزی اور تر وتازگی کی نقل کی یہ بخاری نی **وَعَنْهُ**
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَ مَلَكُ الْمَوْتِ اِلٰى مُوْسَى بْنِ عِمْرَانَ فَقَالَ لَهٗ اَجِبْ رَبَّكَ قَالَ فَلَطَمَ مُوْسٰى
عَيْنَ مَلَكِ الْمَوْتِ فَفَقَاَهَا قَالَ فَرَجَعَ الْمَلَكُ اِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى فَقَالَ اِنَّكَ اَرْسَلْتَنِيْ اِلٰى عَبْدٍ لَكَ لَا يُرِيْدُ الْمَوْتَ وَقَدْ فَقَاَ
عَيْنِيْ قَالَ فَرَدَّ اللّٰهُ اِلَيْهِ عَيْنَهٗ وَقَالَ ارْجِعْ اِلٰى عَبْدِيْ فَقُلِ الْحَيٰوةَ تُرِيْدُ فَاِنْ كُنْتَ تُرِيْدُ الْحَيٰوةَ فَضَعْ يَدَكَ عَلٰى
مَتْنِ ثَوْرٍ فَمَا تَوَارَتْ يَدُكَ مِنْ شَعْرَةٍ فَاِنَّكَ تَعِيْشُ بِهَا سَنَةً قَالَ ثُمَّ مَهْ قَالَ ثُمَّ تَمُوْتُ قَالَ فَالْاٰنَ مِنْ قَرِيْبٍ رَبِّ اَدْنِنِيْ
مِنَ الْاَرْضِ الْمُقَدَّسَةِ رَمْيَةً بِحَجَرٍ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللّٰهِ لَوْ اَنِّيْ عِنْدَهٗ لَاَرَيْتُكُمْ قَبْرَهٗ اِلٰى جَنْبِ
الطَّرِيْقِ عِنْدَ الْكَثِيْبِ الْاَحْمَرِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی آیا فرشتہ
موت کا یعنی عزرائیل علیہ السلام پاس موسی علیہ السلام کی پس کہا فرشتہ نی حضرت موسی ع کو کہ قبول کر حکم رب اپنی کا یعنی مین تمہاری روح
قبض کرنے کی لیی آیا ہون چلو فرمایا آنحضرت صلعم نی کہ پس طمانچہ مارا موسی نی ملک الموت کی آنکھ پر پس پہوڑ ڈالی آنکھ فرمایا آنحضرت صلعم نی پس پہرگیا
فرشتہ طرف اللہ تعالی کی اور کہا بہیجا تو نی مجکو طرف بندی اپنی کی کہ نہین چاہتا مرنا اور تحقیق پہوڑ ڈالی آنکھ میری فرمایا حضرت صلعم نی پس
پہیر دی اللہ تعالی نے طرف اوسکی آنکھ اوسکی اور فرمایا کہ پہر جا تو میری بندی کی پاس اور کہہ کہ آیا زندگانی دراز چاہتا ہی تو پس اگر چاہتا
ہی تو زندگانی دراز تو پس رکھہ ہاتھہ اپنا یعنی ایک ہاتھہ یا دونون ایک بیل کی پیٹھہ پر پس اوس چیز کو کہ ڈہانکی ہاتھہ تیرا بالون سی یعنی جتنی
بال تیری ہاتھہ کی نیچی آوین کہ بہت ہونگی پس تحقیق تو زندہ رہیگا بشمار اونکی اوتنی ہی برس کہا موسی ع نی پہر بعد اس زندگانی درازکی کیا
کہا فرشتہ نی پہر مریگا تو کہا موسی ع نی پس اختیار کی مین نی موت ابہی ای پروردگار میری نزدیک کر مجکو زمین پاک کی یعنی بیت المقدس
سی اگرچہ بمقدار ایک سنگ اندازی کی ہو فت ع یہ مناجات حضرت موسی نی اسلیی کی کہ وہ مقام اوس زمانہ مین افضل تہا نسبت اور جگہون
کی اور مدفن تہا انبیا کا اور شاید کہ یہ تیہ مین ہونگی پس ارادہ کیا نزدیک ہونیکا طرف بیت الرب کی اگرچہ مقدار قلیل ہو دعا کی جگہہ سی اور
اونہون نی قریب ہونا چاہا بیت المقدس سی نہ نفس بیت المقدس اسلیی کہ ڈری اس سی کہ مبادا میری قبر مشہور ہو اور بسبب اوسکی لوگ فتنہ مین
پڑین اور اس سی معلوم ہوا کہ مستحب ہی دفن ہونا مواضع متبرکہ مین اور قریب ہونا مدافن صالحین سی ت فرمایا آنحضرت صلعم نی اگر ہوتا مین
نزدیک بیت المقدس کی تو البتہ دکھا دیتا مین تمکو قبر موسی ع کی ایک جانب راہ کی مین نزدیک تودہ ریت سرخ کی کہ وہان ہی نقل کی یہ بخاری
اور مسلم نی ف ح جاننا چاہیی کہ بعضی ملحدون نی انکار کیا ہی اس حدیث کا کہ اندہا ہونا فرشتی کا چہ معنی اور فرشتہ کہ قبض روح کی لیی
آوی طمانچہ مارنا اوسکی منہ پر پہیر یارا اور اس سی کراہت موت کی اور آرزو بہت باقی رہنی کی دنیا مین سمجہی جاتی ہی اور یہ کیا لائق ہی مقام
نبوت و رسالت کی جواب اسکا یہ ہی کہ وہ فرشتہ بصورت بشر کی آیا تہا موسی علیہ السلام نی نہ جانا کہ یہ ملک الموت ہی روح قبض کرنی کی لیی
آیا ہی بلکہ جب یہ دیکہا کہ ایک مرد بیگانہ ایک اوپر چلا آیا تو گمان کیا کہ بقصد ہلاک کرنی اونکی کی آیا ہی پس دفع کیا اوسکو یہانتک کہ نوبت اوسکی اندہا
کرنی کی پہونچی اور یہ بہی ہی کہ موسی ع نی اوسکو دروغ گو جانا ہین کہ دعوی اونکی قبض روح کا کیا اسلیی کہ آدمی قابض روح نہین ہوتا پس
غصہ کیا اوسپر اور غصہ دروغ گو پر بغض فی اللہ ہوتا ہی پس مذموم نہو چنانچہ اسلیی عتاب جناب حق سی اونپر متوجہ نہوا اور دوبارہ جو ملک الموت

بعلامت فرشتے کی آیا منقاد ہوئی اوسکی اور کہتے ہین کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی طبیعت مین نہایت تیزی و شدت تھی اور وہ مظہر جلال تھی چنانچہ اپنی بھائی ہارون علیہ السلام کی داڑھی اور بال پکڑ لیے تھے بسبب تقصیر کی کہ بیچ منع کرنی گوسالہ پرستی کی کی تھی بس حاصل یہ کہ یہ حدیث صحیح ہی ایمان لانا چاہیے اسپر اور محال اور تاویلات جو صحیح ہین اونپر حمل کرنا چاہیے اسکو **وَعَنْ** جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عُرِضَ عَلَىَّ الْاَنْبِيَاءُ فَاِذَا مُوْسٰى ضَرْبٌ مِّنَ الرِّجَالِ كَاَنَّهٗ مِنْ رِّجَالِ شَنُوْءَةَ وَرَاَيْتُ عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ فَاِذَا اَقْرَبُ مَنْ رَاَيْتُ بِهٖ شَبَهًا عُرْوَةُ بْنُ مَسْعُوْدٍ وَرَاَيْتُ اِبْرَاهِيْمَ فَاِذَا اَقْرَبُ مَنْ رَاَيْتُ بِهٖ شَبَهًا صَاحِبُكُمْ يَعْنِىْ نَفْسَهٗ وَرَاَيْتُ جِبْرِيْلَ فَاِذَا اَقْرَبُ مَنْ رَاَيْتُ بِهٖ شَبَهًا دِحْيَةُ بْنُ خَلِيْفَةَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی جابر سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا روبرو لائی گئی میری انبیا **ف** ع یہ یا تو سپنا قصے کا ذکر ہی شب معراج مین یا آسمان کا کہ انبیا سی شب معراج مین وہان ملاقات ہوئی جیسی کہ دلالت کرتی ہی اسپر حدیث آیندہ او معنی یہ ہین کہ اروحین انبیا کی روبرو لائی گئین بشکل اون صورتون کی کہ تھین دنیا مین **ت** پس ناگہان دیکھا مینی کہ موسیٰ علیہ السلام مرد کم گوشت دبلی ہین گویا کہ وہ مردون شنوءہ کی سی ہین کہ نام ایک قبیلہ مشہورہ کا ہی یمن مین کہ وہ دبلی ہوتی ہین اور دیکھا مین نی عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کو پس ناگہان قریب ترین اون شخصونکا کہ دیکھی ہین نی مشابہت مین ساتہ اوسکی عروہ بن مسعود ہی یعنی عروہ بن مسعود صحابی بہت مشابہت رکھتی ہین عیسیٰ علیہ السلام سی اور دیکھا مین نی ابراہیم علیہ السلام کو پس ناگہان نزدیک ترین اون شخصونکا کہ دیکھی مین نی مشابہت مین ساتہ اوسکی یار تمہارا ہی مراد رکھتی تھی حضرت یار سی ذات شریف اپنی یعنی آنحضرت ص ہین اور حضرت ابراہیم ع مین بہت مشابہت تھی اور دیکھا مین نی جبرئیل ع کو پس ناگہان نزدیک ترین اون شخصونکا کہ دیکھی مین نی مشابہت مین ساتہ اوسکی دحیہ بن خلیفہ ہی نقل کی یہ مسلم نی **ف** ح ع دحیہ دال کی زبر سی اور کبھی زیر سی پڑہتی ہین صحابہ مشہور ہین اور تھی یہ نہایت خوب صورت اور حضرت جبرئیل ع اکثر انہین کی صورت مین آتی تہی اور اس رویت کی وقت بھی انہین کی صورت مین آئی **وَعَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَاَيْتُ لَيْلَةَ اُسْرِىَ بِىْ مُوْسٰى رَجُلًا اٰدَمَ طُوَالًا جَعْدًا كَاَنَّهٗ مِنْ رِّجَالِ شَنُوْءَةَ وَرَاَيْتُ عِيْسٰى رَجُلًا مَّرْبُوْعَ الْخَلْقِ اِلَى الْحُمْرَةِ وَالْبَيَاضِ سَبِطَ الرَّاْسِ وَرَاَيْتُ مَالِكًا خَازِنَ النَّارِ وَالدَّجَّالَ فِىْ اٰيَاتٍ اَرَاهُنَّ اللّٰهُ اِيَّاهُ فَلَا تَكُنْ فِىْ مِرْيَةٍ مِّنْ لِّقَائِهٖ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابن عباس رض سی اونسی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ دیکھا مین نی شب معراج مین موسیٰ علیہ السلام کو ایک مرد گندم گون دراز قد جعد **ف** ع جعد ضد ہی سبط کی او معنی جعد کی ہین بال ٹیڑہی ہوئی یعنی گھونگروالی اور سبط بہت سیدہی پس یہان مراد یہ ہی کہ بال اونکی سیدہی نہ تھی بلکہ مائل بہ جعد تھی اور حضرت شیخ نی یہ لکھا ہی کہ جعد بہ جیم اور جزم عین کی ہی اور جعودت اکثر صفت بالون کی آتی ہی اور کبھی جسم کی کہ جمع اور گرد یعنی گوشت بستہ ہو اور یہان معنی اخیر مراد رکھی ہین علمی کہ حدیث آیندہ مین آتا ہی کہ موسیٰ علیہ السلام رجل الشعر تہی اور رجل غیر جعد کی ہی چنانچہ آگی کی حدیث مین بیان اسکا آتا ہی **ت** گویا کہ موسیٰ ع مردون شنوءہ کی سی تہی اور دیکھا مین نی عیسیٰ ع کو ایک مرد متوسط پیدایش یعنی نہ لمبی اور نہ ٹہنگنی اور نہ موٹی بہت اور نہ دبلی رنگ اونکا مائل بہ سرخی و سفیدی یعنی جسکو سرخ سفید کہتی ہین جیسا کہ رنگ تہا ہماری پیاری نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا سیدہی بال سر کی اور دیکھا مین نی مالک داروغہ دوزخ کو اور دجال کو دیکھا آنحضرت ص نی اس جماعت کو بیچ ضمن آیتون اور علامتون قدرت حق کی کہ دکھائین وہ علامتین اللہ تعالیٰ نی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو یعنی شب معراج مین یہ قول راوی کا ہی پس نہو تو شک مین ملاقات موسیٰ سی بلکہ دیکھنی دریافی آنحضرت کی سی اون کی کو غیرہ

**ف** ع یہ اور شارحون نی لکھا ہی او ظاہر یہ ہی کہ یہ جملہ متعلق ہی اول کلام سی یعنی موسیٰ ع کی ذکر سی اشارہ ہی طرف قول اللہ تعالیٰ کے

ولقد آتینا موسی الکتاب فلا تکن فی مریۃ من لقائہ نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **وعن** ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیلۃ اسری بی لقیت موسی فنعتہ فاذا رجل مضطرب رجل الشعر کانہ من رجال شنوءۃ ولقیت عیسی ربعۃ احمر کانما خرج من دیماس یعنی الحمام ورایت ابراھیم وانا اشبہ ولدہ بہ قال فاتیت باناءین احدھما لبن والآخر فیہ خمر فقیل لی خذ ایھما شئت فاخذت اللبن فشربتہ فقیل لی ھدیت الفطرۃ اما انک لو اخذت الخمر غوت امتک متفق علیہ

اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ ملاقات کی مین نی شب معراج مین موسی ع سی پھر بیان کی آنحضرت صلعم نی صفت موسی ع کی کہا پس ناگہان دیکہا مین نی کہ موسی ع ایک مرد ہین مضطرب **ف** ح اسکی کئی تفسیر کی ہی علمار نی بعضون نی کہا کہ مضطرب یعنی دراز قد کی اور بعضون نی کہا سبک گوشت اور بعضون نی کہا کہ مضطرب یان یعنی ہلنی والی کی ہی خوف الہی سی اور آیا ہی کہ حضرت موسی ع نماز مین بیقرار اور کانپتی جاتی تہی **ت** رجل الشعر **ف** رجل بالتہ ریجیم کی اور جیم کی جزم سی بہی پڑہا گیا ہی اور زبر ہی وہ بال کہ نہ بہت سیدہی ہون کہ جنکو سبط کہتی ہین اور نہ زنگلا یعنی گہونگر والی کہ جنکو جعد کہتی ہین کہا ملا علی نی کہ ظاہر یہ ہی کہ رجل وہ بال کہ جنین جعودت غالب ہو یعنی اول جعد تا کہ نہ منافی ہوا اوسکی کہ جو اوپر گذرا کہ موسی ع جعد تہی **ت** گویا کہ موسی ع مردون شنوءہ کی سی تہی اور ملا مین عیسی ع سی میانہ قد سرخ رنگ **ف** ح اور پر سرخ سفید کہا اور یہان سرخ چونکہ رنگ سرخ سفید تھا اطلاق سرخ کا درست ہوا اور گویا سرخی سفیدی نی تہی یا وہ تہی **ت** گویا کہ نکلی ہین دیماس سی یعنی حمام سی **ف** ع لفظ یعنی الحمام قول ہی عبد الرزاق راوی کا کہ مراد حضرت کی دیماس سی حمام ہی اور مراد وصف کرنا اونکا ساتہ صفائی رنگ اور تر و تازگی جسم اور نہایت آبروی کی بسبب غلبہ ونبات کی **ت** اور دیکہا مین نی ابراہیم ع کو حال میں کہ مین بہت مشابہ ہون انکی اولاد مین سی ساتہ اونکی فرمایا حضرت نی پس دی گئی مجکو دو باسن ایک دودہ کا اور دوسرا شراب کا **ف** ح لبن کی ساتہ لفظ فیہ نہ لائی اور خمر کی ساتہ لائی ظاہر یہ ہی کہ تفنن عبارت ہی اور بعضون نی کہا کہ اسمین اشارہ ہی کثرت دودہ اور قلت شراب کی طرف اور حضرت کی سامنی دونون چیزین اسلیی لائی گئی تا ملائکہ پر فضیلت حضرت کی ظاہر ہو بسبب اختیار کرنی صواب کی **ت** پس کہا مجکو کہ لی تو ان دونون مین سی جسکو چاہی یعنی شراب اختیار کر یا دودہ پس لیا مین نی دودہ اور پیا مین نی اوسکو پس کہا گیا یعنی ملائکہ نی کہا کہ راہ دکہا گیا تو یعنی اللہ نی راہ دکہائی تجکو دین اسلام کی کہ لوگ پیدا کیی گئی ہین اوسپر **ف** ح اسلیی کہ دودہ اس عالم مین چونکہ صاف اور پاک خالص سفید شیرین ہی اور اول تربیت بچی کی اور غذا اوسکی اسی سی حاصل ہوتی ہی عالم قدس مین اسکو مثال ہدایت اور فطرت کی ٹہرائی کہ حاصل ہوتی ہی اوس سی قوت اور غذا ہی روحانی اور عالم قدس مین صورتین اور مثالین عالم سفلی کی ثابت ہین کہ انسی معانی مناسبہ اخذ کرتی ہین اور آیا ہی کہ جو کوئی دودہ خواب مین دیکہی اور پیوی تو تعبیر اوسکی علم اور دین اور ہدایت ہی برخلاف شراب کی کہ تمام خباثت اور فساد اور شر اور مضرت ہی اس عالم مین اور اسی مین کہا گیا **ت** کہ آگاہ ہو تحقیق تو اگر لیتا شراب گمراہ ہوتی امت تیری **ف** ع اسلیی کہ اگر حضرت صلعم پیتی اوسکو تو حلال ہوتا امت کی لیی بہی پینا اوسکا پس واقع ہوتی وہ بیچ ضرر اور برائی اوسکی کی اور ہرگاہ کہ حضرت معصوم تہی نہ کہا غویت اور اسمین اشارہ ہی طرف اسکی کہ استقامت پیشوا کی یعنی نبی اور عالم اور سلطان اور مانند انکی کی سبب ہی استقامت پیرون اور تابعداروں اونکی کی اسلیی کہ وہ بمنزلہ دل کی ہین بہ نسبت اعضا کی **ت** نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **وعن** ابن عباس قال سرنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بین مکۃ والمدینۃ فمررنا بواد فقال ای واد ھذا فقالوا وادی الازرق فقال کانی انظر الی موسی فذکر من لونہ وشعرہ شیئا واضعا اصبعیہ فی اذنیہ لہ جؤار الی اللہ بالتلبیۃ مارا بھذا الوادی قال ثم سرنا حتی اتینا علی ثنیۃ فقال ای ثنیۃ ھذہ قالوا ھرشی او لفت فقال کانی انظر الی یونس علی ناقۃ حمراء علیہ جبۃ صوف خطام ناقتہ خلبۃ مارا بھذا الوادی ملبیا رواہ مسلم

اور روایت ہی ابن عباس رض سی کہ کہا سفر کیا ہمنی ساتہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی درمیان مکہ اور مدینہ کی **ف** ع احتمال ہی کہ یہ سفر حجۃ

چلی اسکی ساتھ پس گذری ہم ایک جنگل مین پس پوچھا آنحضرت نے کہ کونسا جنگل ہے یہ پس عرض کیا صحابہ نے کہ یہ وادی الازرق ہے فرمایا آنحضرت نے
نے کہ گویا مین دیکھتا ہون طرف موسی علیہ السلام کی پس ذکر کیا آنحضرت نے رنگ اونکی کا اور بالون اونکی سے کچھ کہ گندم گون ہین اور جعد بیان کیا کہ وہ
گذرا اس حال مین کہ رکھی ہوئی ہین دونون انگلیان اپنی بیچ دونون کانون اپنی کی یعنی جیسے کہ اذان مین رکھتی ہین بلندی آواز کی لیے واسطی
موسی کی آواز بلند اور زاری و فریاد ہے طرف خدا کی لبیک کہتی ہین کہ جیسے احرام والی کہتی ہین مدعا یہ کہ گذرنیوالی ہین موسی علیہ السلام اس جنگل مین کہا
اونہون نے پھر چلے ہم یہانتک کہ آئی ہم ثنیہ پر یعنی پہاڑ کی راہ پر کہ ایک پہاڑ ہو یا دو پہاڑ دونو مین پس فرمایا حضرت نے کہ کونسی ثنیہ اور پہاڑ ہے
یہ عرض کیا صحابہ نے یہ ہرشا ہے کہ نام ایک پہاڑ کا ہے درمیان مکہ اور مدینہ کی یا کہا پہاڑ لفت ہی کہ یہ پہاڑ بھی اسی راہ مین ہے اور یہ شک راوی
ہی پس فرمایا حضرت نے گویا کہ مین دیکھتا ہون طرف یونس علیہ السلام کی کہ سوار ہین سرخ اونٹنی پر اونپر جبہ ہی پشمین ف ح ع کہ تواضع کی لیے پہنا تھا
یا بسبب اختیار کرنی زہد کی اور یہ سند ہی صوفیہ کی اور اونکی متبعین کی علما مین سی مانند کسائی وغیرہ کی مہار اونکی اونٹنی کی پوست خرما
کی ہی گذرنیوالی ہین اس وادی مین لبیک کہتی ہوئی ف ح ع اس حدیث مین تنبیہ ہی اسپر کہ حج شعائر اللہ سے ہی اور شعائر انبیا سے حالت زندگی
اور موت مین پس قصد و رغبت کرنی چاہیے حج مین اور اگر کہا جاوی کہ انبیا کیونکر حج کرتی ہین اور لبیک کہتی ہین حالانکہ وہ مردہ ہین اور دار آخرت
نہین ہی دار عمل اسکی جواب کئی طرح سے دیے ہین ایک تو یہ کہ یہ مانند شہدا کی ہین بلکہ افضل اونسی اور شہدا زندہ ہین نزدیک پروردگار اپنی کی
ہین نہین بعید ہی یہ کہ حج کرین اور نماز پڑھین اور تقرب حاصل کرین اپنی پروردگار سے جس طرح چاہین اور دوسری یہ کہ یہ دیکھنا خواب مین تھا غیر شب
معراج مین جیسے کہ روایت ابن عمر سے معلوم ہوتا ہی اور خواب انبیا کا سچا ہی اور حق بندہ مسکین عبد الحق کہتا ہی کہ چونکہ اتفاق ہی اوپر حیات
انبیا صلوات اللہ وسلامہ علیہم کی ساتھ حیات حقیقی دنیاوی کی ولیکن محجوب ہین نظر عوام سے پس حقیقت مین دکھایا اللہ تعالی نے اونکو اپنی حبیب
صلی اللہ علیہ وسلم کو نہین بغیر خواب وغیرہ کی روایت نقل کی یہ مسلم نے **وعن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال خُفِّفَ
عَلَی دَاوٗدَ الْقُرْاٰنُ فَكَانَ يَأْمُرُ بِدَوَابِّهِ فَتُسْرَجُ فَيَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ قَبْلَ اَنْ تُسْرَجَ دَوَابُّهُ وَلَا يَأْكُلُ اِلَّا مِنْ عَمَلِ يَدَيْهِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ**
اور روایت ہی ابی ہریرہ رضی سی اونسی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا آسان کیا گیا داود علیہ السلام پر پڑھنا زبور کا پس تھے داود علیہ السلام
کہ حکم کرتے زین کسنی کا اپنی جانورون پر پس زین کسی جاتی پس پڑھ لیتی داود زبور کو یعنی تمام کرتے اوسکو پہلی اسکی کہ زین کسی جاتی جانورون کی
ف ح ع یہ معلوم ہوا کہ جانور اونکی کئی تھی اور کتنی عرصہ مین زین کسی جاتی تھی لیکن یہ معلوم ہوا کہ معجزہ اونکی خارج تھا عادت سے کہ خرق عادت ہی کہ اللہ تعالی
اپنی اچھی بندون کی لیے زمانہ کو طی و بسط کرتا ہی یعنی کبھی بہت سا زمانہ تھوڑا ہو جاتا ہی اور کبھی تھوڑا بہت سا اور سیدنا حضرت امیر المومنین علی رضی سی منقول ہی کہ
کہ رکاب مین پانون رکھتی اور دوسری رکاب مین پانون رکھنی تک قرآن ختم کر لیتی اور ایک روایت مین ہی ملتزم کعبہ سی اوسکی دروازی تک جانی مین پڑھ لیتی تھی
اور نہین کھاتی تھی داود علیہ السلام روزی مگر کسب کار ہاتھون اپنی کی سی کہ زرہ بناتی تھی نقل کی یہ بخاری نے **وعنہ عن النبی صلی اللہ
علیہ وسلم قال كَانَتِ امْرَأَتَانِ مَعَهُمَا ابْنَاهُمَا جَاءَ الذِّئْبُ فَذَهَبَ بِابْنِ إِحْدَاهُمَا فَقَالَتْ صَاحِبَتُهَا إِنَّمَا ذَهَبَ بِابْنِكِ
وَقَالَتِ الْأُخْرَى إِنَّمَا ذَهَبَ بِابْنِكِ فَتَحَاكَمَتَا إِلَى دَاوٗدَ فَقَضَى بِهِ لِلْكُبْرَى فَخَرَجَتَا عَلَى سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوٗدَ فَأَخْبَرَتَاهُ فَقَالَ ائْتُونِي
بِالسِّكِّينِ أَشُقُّهُ بَيْنَكُمَا فَقَالَتِ الصُّغْرَى لَا تَفْعَلْ يَرْحَمُكَ اللّٰهُ هُوَ ابْنُهَا فَقَضَى بِهِ لِلصُّغْرَى مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ**
اور روایت ہی ابی ہریرہ رضی سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا کہ تھین دو عورتین کہ اونکی ساتھ دو بیٹی اونکی تھی یعنی ہر ایک اونکی
دونون عورتون مین سی ایک ایک بیٹا رکھتی تھی آیا بھیڑیا پس لی گیا ایک کی بیٹی کو پس کہا ساتھ والی اوسکی نی کہ نہین لی گیا بھیڑیا مگر تیری

بیٹی کو اور کہا دوسری نے کہ نہیں لے گیا بھیڑیا مگر بیٹی تیری کو ف ح یعنی دونوں عورتوں میں خلاف پڑا کہ بڑی کہتی تھی کہ تیری بیٹی کو لے گیا
نہ میری کو اور شاید کہ دونوں لڑکی ہم شکل تھی یا تھی ایک ان دونوں میں سے جھوٹی لیکن وہ چاہتی تھی کہ تسلی کرے ساتھ موجود کی بدلی مفقود کے
یا بعد اغراض فاسدہ کے لیے کہتی ہوں ت پس یہ قضیہ لے گئیں وہ دونوں عورتیں حضرت داود ع کے پاس کہ تا حکم کریں درمیان انکے پس حکم کیا داود نے
ساتھ اوس بیٹی کے واسطے اوس عورت کے کہ بڑی تھی ف ش ع ح یا تو اس سبب سے کہ وہ لڑکا اسکے پاس تھا پس اوسی کے لیے حکم کیا بموجب قاعدہ شرعیہ کے
کہ صاحب ید یعنی قابض اولی ہے بہ نسبت غیر قابض کے یا اس لیے کہ وہ مشابہ تھا اوسکے پس باعتبار علم قیافہ کے یہ حکم کیا جیسے کہ کہتے ہیں شافعی یا کچھ اور دلیل
سے یہ حکم کیا اور یہ حکم حضرت داود ع کا باجتہاد تھا بوحی نہ تھا ورنہ اوسکے خلاف کرنا سلیمان علیہ السلام کو گنجایش نہ رکھتا ت پس نکلیں وہ دونوں عورتیں اور
آئیں حضرت سلیمان علیہ السلام کے پاس پس خبر دی حضرت سلیمان ع کو صورت قضیہ کی پس کہا حضرت سلیمان ع نے یعنی اپنے خادموں سے کہ لاؤ میرے
پاس چھری دو ٹکڑے کروں اس لڑکے کو درمیان تمہارے ف ح یعنی ایک ٹکڑا ایک کو دوں اور دوسرا ٹکڑا دوسری کو مقصود سلیمان ع کو اس سے
امتحان کرنا ان دونوں عورتوں کی شفقت کا تھا تا متمیز ہو کہ اوسکی ماں کونسی ہے ت پس کہا چھوٹی نے کہ دو ٹکڑے نہ کر لڑکے کو رحمت کرے تجکو
اللہ یہ بیٹا اوسیکا ہے یعنی راضی ہوں میں اسپر کہ یہ بیٹا اسیکا ہے اور جیتا رہے اور نہیں چاہتی میں کہ چیرا جاوے اور مر جاوے پس حکم کیا سلیمان
نے ساتھ اوس بیٹے کے واسطے چھوٹی کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف ش ع ح یعنی بسبب پائے جانے قرینہ شفقت و رحم کے اوسمیں اور نہ ثابت ہونے
سنگدلی اور عداوت کے دوسری میں اور ظاہر بعد اوسکے بڑی نے اقرار بھی کیا کہ یہ بیٹا چھوٹی کا ہے پس اوسکو دیا کذا قیل یہاں اعتراض کرتے ہیں
کہ کیونکر سلیمان ع نے نقض کیا داود ع کے حکم کو باوجود اسکے کہ حکم پیغمبر کا پھیرا اور نقض کیا نہیں جاتا اگرچہ باجتہاد ہو اور جواب اسکا یہ دیتے ہیں کہ یہ
حکم داود علیہ السلام سے بطریق جزم اور قطع کے نہ تھا بلکہ بطریق احتمال کے تھا اور قصد کیا تھا کہ حکم کریں اور ہو سکتا ہے کہ نسخ حکم مجتہد فیہ کا جائز
ہو انکی شریعت میں واللہ اعلم **وعنه** قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ سُلَیْمَانُ لَاَطُوفَنَّ اللَّیْلَۃَ عَلٰی
تِسْعِیْنَ امْرَاَۃً وَفِیْ رِوَایَۃٍ بِمِائَۃِ امْرَاَۃٍ کُلُّھُنَّ تَاْتِیْ بِفَارِسٍ یُجَاھِدُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ فَقَالَ لَہُ الْمَلَکُ قُلْ اِنْ شَاءَ اللّٰہُ
فَلَمْ یَقُلْ وَنَسِیَ فَطَافَ عَلَیْھِنَّ فَلَمْ تَحْمِلْ مِنْھُنَّ اِلَّا امْرَاَۃٌ وَّاحِدَۃٌ جَاءَتْ بِشِقِّ رَجُلٍ وَایْمُ الَّذِیْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِیَدِہٖ لَوْ قَالَ اِنْ شَاءَ اللّٰہُ
لَجَاھَدُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ فُرْسَانًا اَجْمَعُوْنَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے اوسی سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کہا سلیمان نے البتہ صحبت کرونگا میں
آج کی رات یعنی شب آئندہ نوے بیبیوں سے اور ایک روایت میں ہے سو بیبیوں سے ہر ایک انمیں سے جنے گی ایک سوار کہ جہاد کریگا راہ خدا میں
یعنی سلیمان علیہ السلام نے یہ عہد کیا اپنے دل میں اور یہ عزم کیا کہ یوں کرونگا اور یہ نیت انکی اچھی تھی لیکن انشاء اللہ اوسمیں نہ کہا پس کہا سلیمان سے
فرشتہ نے یعنی داہنی جانب کے فرشتہ نے یا جبرئیل نے یا غیر انکے نے کہ کہہ انشاء اللہ ف ش ح یعنی کرونگا میں یہ کام اور یہ ہوگا یہ اگر چاہے خدا
کہ میں چاہے اوسکی کوئی چیز وجود میں نہیں آتی اور خواہش بندے کی بغیر اوسکی خواہش کے فائدہ نہیں رکھتی ت پس نہ کہا سلیمان ع نے انشاء اللہ
یعنی اوس وقت کہ فرشتے نے کہا اور بعد اوسکے بھی نہ کہا بسبب اسکے کہ بھول گئے ف ش یہ معنی تو شیخ رح نے لکھے ہیں اور ملا علی نے کہا کہ نہ کہا بسبب
اسکے وہ سمجھے کہ زبان سے کہنے کی حاجت نہیں دل ہی کی نیت کفایت کرتی ہے اور لفظ نسی مانند علم کے ہے اور روایت کیا گیا ہے نون کی پیش کے
اور سین کی تشدید سے اور یہ احسن ہے یعنی حاصل ہوا اوسکو نسیان اس بات کا کہ جمع کرنا قلب اور زبان کا اکمل ہے نزدیک ارباب جمع اور عرفان
والوں کے یا ارادہ کیا کہنے کا اور بھول گئے ت پس پھرے سلیمان سب عورتوں کے پاس یعنی صحبت کی پس نہ حاملہ ہوئی ان عورتوں میں سے
کوئی عورت مگر ایک اور جنی وہ عورت آدھا مرد اور قسم ہے اوس ذات کی کہ بقای ذات محمد ص کا اوسکے ہاتھ میں ہے اگر کہتے سلیمان انشاء اللہ

انشاء اللہ تعالیٰ تو ہر عورت سے بیٹا پیدا ہوتا اور جہاد کرتے وہ راہ خدا میں درحالیکہ وہ سوار ہوتے سب نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف ع ح لیکن
یہ لغزش ہوئی حضرت سلیمان ع سے اور امتحان تھا حق سبحانہ کی طرف سے اونکے لیے اور اسلیے توبہ کی اور رجوع کی اونھوں نے جناب حق میں جیسے کہ قرآن مجید
میں مذکور ہے اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو کوئی ارادہ کرے کسی کام کرنے کا تو مستحب ہے یہ کہ کہے کرونگا میں یہ کام انشاء اللہ تعالیٰ تبرکاً اور تمنیاً اور
اوس کام کی سہل ہونے کے لیے اور یہی حکم قرآن شریف میں ہے ولا تقولن لشیء انی فاعل ذلک غدا الا ان یشاء اللہ اور یہ بھی اس سے معلوم ہوا کہ
حضرت سلیمان ع کو کمال قوت و شہوت تھی اور ہونا اسکی زیادتی کا فضیلت ہے مردوں کے لیے اور نقصان اسکا نقصانوں میں گنا جاتا ہے
خصوصاً حضرات انبیاء علیہم السلام کے لیے **وعنہ** ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال کان زکریاء نجارا رواہ مسلم
اور روایت ہے اوسی سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھے زکریا نجار ف ع یعنی کسب بڑھئی کا کرتے اور کھاتے ہاتھ کی کسب سے
اور اسمیں اور حضرت داود ع کی حدیث میں کہ جو اوپر گذری دلیل ہے اسپر کہ کسب کرنا انبیاء کی سنت سے ہے ت نقل کی یہ مسلم نے **وعنہ**
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انا اولی الناس بعیسی ابن مریم فی الاولی والآخرۃ الانبیاء اخوۃ من علات امہاتہم
شتی و دینہم واحد ولیس بیننا نبی متفق علیہ اور روایت ہے اوسی سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ میں
نزدیک تر اور متصل ترین لوگوں کا ہوں ساتھ عیسیٰ بیٹے مریم ع کی دنیا اور عقبیٰ میں ف ع ح یا آغاز اور انجام میں اسلیے کہ نہیں ہے درمیان
آنحضرت کی اور حضرت عیسیٰ ع کی کوئی پیغمبر اور عیسیٰ ع بشارت دینے والے تھے ساتھ آنے آنحضرت ص کی اور تمہید کرنیوالے قواعد دین آنحضرت ص کی تھے
اور آخر زمانہ میں نائب اور خلیفہ آنحضرت ص کی ہونگے ت انبیاء بھائی ہیں ایک باپ سے یعنی سوتیلے اور مائیں انکی مختلف ہیں ف ع ح تشبیہ دی
ساتھ باپ کی اوس چیز کو کہ مقصود بعثت سب انبیاء سے ہے کہ وہ ارشاد اور ہدایت خلق کی ہے اور رضا سے ہے ت دی اونکی شریعتوں کو کہ مختلف اور متعدد
ہیں ساتھ ماؤں کی ت اصل دین پیغمبروں کا کہ توحید ہے ایک ہے اور عقائد دینی میں سب متحد ہیں ف ع ح اگرچہ شرائع اور اعمال میں مختلف ہیں
بسبب حکمت اور مصلحت ارشاد لوگوں کی اور مناسب احوال اونکی کی ت اور نہیں ہے درمیان ہمارے یعنی میرے اور عیسیٰ ع کی کوئی پیغمبر
ف ع ح پس قرب اور اتصال معنوی سب انبیاء میں مشترک ہے اور خصوصیت قرب اور اتصال صوری کی ساتھ عیسیٰ کی ہے ت نقل کی بخاری
اور مسلم نے **وعنہ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کل بنی آدم یطعن الشیطان فی جنبیہ باصبعیہ حین
یولد غیر عیسی ابن مریم ذہب یطعن فطعن فی الحجاب متفق علیہ اور روایت ہے اوسی ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
ہر فرزند آدم کو چوکتا ہے شیطان اوسکے دونوں پہلووں میں ساتھ دونوں انگلیوں اپنی کے جس وقت کہ پیدا کیا جاتا ہے سوائے عیسیٰ بیٹے مریم کی
ف ع ح یعنی بسبب دعا کرنے حنہ ماں مریم کی بیچ حق مریم ماں عیسیٰ کی وانی اعیذہا بک وذریتہا من الشیطان الرجیم ت ارادہ
کیا تھا شیطان نے چوکنے کا عیسیٰ ع کی پہلووں میں پس چوکا پردے میں نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف ع ح یعنی جھلی میں کہ لڑکی پر ہوتی ہے
کہ اوسکو مشیمہ کہتے ہیں اور نہیں اونکی چبھی اور عیسیٰ کی بدن کو نہیں پہونچی اور باب الوسوسہ میں اسکا ذکر ہو چکا ہے اور معلوم ہوا کہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم مستثنیٰ اور خارج ہیں اس سے اسلیے کہ یہ بیان احوال اور بنی آدم کا کیا ہے سوائے اپنے **وعن** ابی موسی عن النبی
صلی اللہ علیہ وسلم قال کمل من الرجال کثیر ولم یکمل من النساء الا مریم بنت عمران وآسیۃ امرأۃ فرعون وفضل
عائشۃ علی النساء کفضل الثرید علی سائر الطعام متفق علیہ اور روایت ہے ابی موسی سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا
کامل ہوئے مردوں میں سے بہت یعنی انبیاء اور خلفاء اور علماء اور اولیاء ہوئے اور نہیں کامل ہوئیں عورتوں میں سے بہت مگر مریم بیٹی عمران کی اور آسیہ

بیوی فرعون کی **ف** ح ظاہر اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ دونوں بیبیاں اکمل اور افضل ہین سب عورتون سے کہ سوائے انکی ہین حتی کہ فاطمہ رض اور خدیجہ رض اور عائشہ رض اور تمام ازواج مطہرات سے لیکن توجیہ اسمین یہ کرتے ہین کہ مراد عورتون سے اگلی امتون کی عورتین ہین کہ انمین یہ دونون افضل ہین یا یہ کلام ہوا پہلے اوترنے وحی کے بیچ فضل وکمال ان مطہرات کے یا یہ تفضیل ہین انکی بلقرینہ اور حدیثون کے کہ فاطمہ زہرا رض کی مناقب مین واقع ہوئی ہین کہ فاطمہ ع سیدة النساء اہل الجنة او بعضی طرق حدیث فضیلت فاطمہ ع کی مین مریم اور آسیہ رض کا مستثنی ہونا آیا ہے حاصل یہ کہ حدیثین مختلف اس باب مین آئین پس یا توجیہین اور تحقیقین متعدد کرتے ہین یا انکے ساتھ تخصیص عمومات کے قائل ہون واللہ اعلم اور بیان حدیث فضیلت عائشہ رض کی بلکہ انکی فضیلت کے بیان کی کہ فرمایا **ت** او فضیلت عائشہ رض کی اور عورتون پر مانند فضیلت ثرید کی ہے باقی کھانون پر

**ف** ع ح مراد عورتون سے یہان یا تو سب عورتین دنیا کی ہین یا عورتین ذکر کی گئین یعنی مریم و آسیہ رض یا عورتین جنت کی یا عورتین اونکے زمانہ کی یا عورتین اس امت کی یا ازواج مطہرات اور ثرید اوس کھانے کو کہتے ہین کہ ٹکڑے توڑ کر شوربا اوسپر ڈال دیتے ہین اور عرب مین یہ طعام کو افضل سب طعامون مین جانتے ہین بسبب لذیذ اور نرم اور مقوی اور زود ہضم ہونے اوسکے کے اور اختلاف کیا ہے علما نے بیچ تفضیل کے درمیان عائشہ رض اور خدیجہ رض اور فاطمہ ع کے پس کہا اکمل نے کہ روایت کیا گیا ہے ابو حنیفہ رض سے یہ کہ عائشہ رض بعد خدیجہ رض کے افضل ہین عالمین کی عورتون مین اور کہا حافظ ابن حجر نے کہ فاطمہ ع افضل ہین خدیجہ رض اور عائشہ رض سے اور سوال کیے گئے سبکی پس کہا کہ جو کچھ کہ ہمنے اختیار کیا ہے یہ ہے کہ فاطمہ ع بنت محمد ص افضل ہین پھر انکی ماں خدیجہ رض پھر عائشہ رض **ف** مولف کا جاننا چاہیے کہ بعضی روایتون ابن ابی شیبہ کی سے یون معلوم ہوتا ہے کہ فاطمہ زہرا ع سیدة النساء اہل الجنة کی ہین بعد مریم بیٹی عمران اور آسیہ رض زن فرعون اور خدیجة الکبری رض اور خدیجة الکبری رض افضل ہین حضرت عائشہ رض سے اور نقل کیا سبکی نے بعض ائمہ عصر اپنے سے کہ فاطمہ ع اور حسن ع اور حسین ع افضل ہین خلفاء اربعہ رض سے باعتبار ٹکڑہ اور جگر گوشہ ہونے جناب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے نہ مطلق کیونکہ خلفاء راشدین رض افضل ہین حضرت فاطمہ ع اور حسن ع اور حسین ع سے باعتبار علم وفضل اور کثرت ثواب آثار خیر کثیر کے بیچ اسلام کے جیسے کہ ابن حجر نے شرح شمائل ترمذی مین بیان کیا ہے غرضکہ ہر ایک ان عورات مطہرات مین سے باعتبار فضیلت جزئیہ کے آپسمین ایک دوسرے پر فضیلت رکھتی ہین نہ ہر وجہ سے ایک کو فضیلت تام ہے دوسرے پر پس اس صورت مین حضرت عائشہ صدیقہ باعتبار فضیلت علمی اور وارد ہونے وحی کے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر انکے بستر مین افضل ہین حضرت فاطمہ زہرا ع سے نہ باعتبار فضیلت ٹکڑا ہونے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اسواسطے کہ یہ فضیلت جزئیہ حضرت فاطمہ زہرا ع ہی کے ساتھ مخصوص ہے اپنے قصیدہ امالیہ مین لکھا ہے کہ فاطمہ زہرا ع بعضی بات مین حضرت عائشہ پر فضیلت رکھتی ہین اور آسیہ رض اور مریم ع اپنی زمانہ کی بی بیون پر فضیلت رکھتی ہین اور خدیجة الکبری رض انکی باعتبار فضیلت رکھتی ہین کہ پہلی بی بی حضرت ص کی ہین اور بہت خدمتگذاری حضرت ص کی کی اور اکثر اولاد آپ کی انہین سے پیدا ہوئی واللہ اعلم بالصواب **ت** نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **و ذکر** حدیث انس یا خیر البریة وحدیث ابی ہریرة ای الناس اکرم وحدیث ابن عمر الکریم ابن الکریم فی باب المفاخرة والعصبیة اور ذکر کی گئی حدیث انس کی کہ اوسمین یا خیر البریة ہے یعنی یہ ایک اعرابی نے کہا تھا حضرت ص کو آپ نے فرمایا کہ یہ ابراہیم ہین اور ذکر کی گئی حدیث ابی ہریرہ رض کی کہ اوسمین ای الناس اکرم ہے اور حدیث ابن عمر رض کی کہ اوسمین الکریم ابن کریم ہے بیچ باب مفاخرت اور عصبیت کے کہ اوپر ذکر ہوچکا

## الفصل الثانی فصل دوسری

**عن** ابی رزین قال قلت یا رسول اللہ این کان ربنا قبل ان یخلق خلقہ قال کان فی عماء ما تحتہ ہواء وما فوقہ ہواء وخلق عرشہ علی الماء رواہ الترمذی وقال قال یزید بن ہارون العماء ای لیس معہ شیء

روایت ہی ابو رزین سی کہ کہا مین نی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہان تہا پروردگار ہمارا پہلی اسکی کہ پیدا کری اپنی خلق کو فرمایا حضرت نی
کہ تہا عماء مین ف ش ع کہا علماء نی کہ عماء ابر باریک یعنی ہلکا یا کثیف یعنی گہرا اور روایت کیا گیا ہی عما ساتہ مد اور قصر کی اور بہر تقدیر مراد اوس سی
بیان ایک امر ہی کہ ادراک نکری اوسکو عقل اور نہ پہونچی اوسکی کنہ کو وصف ت نہتی نیچی اوسکی ہوا اور نہتی اوپر اوسکی ہوا ف ش ع کہا یہ
ہی اوسکی طرف کہ نہتی ساتہ اوسکی کوئی چیز پس حاصل اوسکا راجع ہوتا ہی طرف مضمون کان اللہ ولم یکن معہ شیء کی اور بعضون نی کہا کہ یہ اشارہ ہی
طرف وضع توہم مکان کی ایسی کہ ایک متعارف کا ہونا محال ہی بی ہوا اور بی مکان کی اور ازہری نی کہا کہ ہم ایمان لاتی اوس پر اور کیفیت اوسکی
ہم کچہ نہین جانتی اور بعضون نی کہا کہ مراد سوال سی یہ تہی کہ این کان عرشہ بنا اور سائل ہی فرمایا اور پیدا کیا عرش اپنا پانی پر ت نقل کی ترمذی
نی اور کہا کہ کہا یزید بن ہارون نی یعنی عما کنایت ہی اس سی کہ نہتی ساتہ اوسکی کوئی چیز جیسا کہ کہا گیا وَعَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ
زَعَمَ أَنَّهُ كَانَ جَالِسًا فِي الْبَطْحَاءِ فِي عِصَابَةٍ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ فِيهِمْ فَمَرَّتْ سَحَابَةٌ فَنَظَرُوا إِلَيْهَا فَقَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا تُسَمُّونَ هَذِهِ قَالُوا السَّحَابَ قَالَ وَالْمُزْنَ قَالُوا وَالْمُزْنَ قَالَ وَالْعَنَانَ قَالُوا وَالْعَنَانَ
قَالَ هَلْ تَدْرُونَ مَا بُعْدُ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ قَالُوا لَا نَدْرِي قَالَ إِنَّ بُعْدَ مَا بَيْنَهُمَا إِمَّا وَاحِدَةٌ
وَإِمَّا اثْنَتَانِ أَوْ ثَلَاثٌ وَسَبْعُونَ سَنَةً وَالسَّمَاءُ الَّتِي فَوْقَهَا كَذَلِكَ حَتَّى عَدَّ سَبْعَ سَمَوَاتٍ ثُمَّ فَوْقَ السَّمَاءِ السَّابِعَةِ
بَحْرٌ بَيْنَ أَعْلَاهُ وَأَسْفَلِهِ كَمَا بَيْنَ سَمَاءٍ إِلَى سَمَاءٍ ثُمَّ فَوْقَ ذَلِكَ ثَمَانِيَةُ أَوْعَالٍ بَيْنَ أَظْلَافِهِنَّ وَرُكَبِهِنَّ مِثْلُ مَا بَيْنَ سَمَاءٍ إِلَى
سَمَاءٍ ثُمَّ عَلَى ظُهُورِهِنَّ الْعَرْشُ بَيْنَ أَسْفَلِهِ وَأَعْلَاهُ مَا بَيْنَ سَمَاءٍ إِلَى سَمَاءٍ ثُمَّ اللَّهُ فَوْقَ ذَلِكَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ
اور روایت ہی عباس رضی بن عبد المطلب سی کہا کہ وہ تہی بیٹہی بیچ بطحاء مکہ کی یعنی محصب مین کہ نام ایک جگہ کا ہی ساتہ ایک جماعت کی
ف ش ح ع ظاہر عبارت حدیث سی یہ معلوم ہوتا ہی کہ یہ قصہ عباس کی اسلام لانی سی پہلی کا ہی اور وہ جماعت بہی مسلمان نہتی اور حدیث
ابی ہریرہ رضی کی کہ تیسری فصل مین آتی ہی دلالت کرتی ہی اسپر کہ وہ جماعت مسلمان تہی ت حال آنکہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم بیٹہی ہوئی تہی
اون مین ف ش ع یعنی اوسوقت اور احتمال ع کہتا ہی یہ کہ ہو یہ ذکر کفار مکہ کی مسلمان ہونی کی پہلی کا یا بعد کا ت پس گذرا ایک ابر پس نگاہ کیا
اوس جماعت نی طرف اوس ابر کی پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ کیا نام کہتی ہو تم اسکا کہا اونہون نی کہ سحاب فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
اور مزن بہی کہتی ہو کہا اونہون نی اور مزن بہی کہتی ہین فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی اور عنان بہی کہتی ہو کہا اونہون نی اور عنان بہی کہتی ہین فرمایا
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی آیا جانتی ہو تم کہ کس قدر ہی دوری اوس مسافت کی کہ درمیان آسمان و زمین کی ہی کہا اونہون نی کہ نہین
جانتی ہم فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق دوری اوس مسافت کی کہ درمیان آسمان و زمین کی ہی یا تو اکہتر یا بہتر یا تہتر برس کی
اور یہ تردید شک راوی سی ہی اور جو آسمان کہ اوپر اوسکی ہی اسیقدر ہی کہ مسافت درمیان اس آسمان کی اور اوس آسمان کی کہ اوپر ہی تہتر برس
کی ہی یہانتک کہ گنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی ساتون آسمان ف ش ع یعنی اس حیثیت پر کہا طیبی نی کہ مراد تہتر سی حدیث مین تکثیر
و مبالغہ ہی نہ تحدید اصلی کہ اور حدیث مین آیا ہی کہ دوری درمیان آسمان و زمین کی اور ایسی ہی آسمانون مین ایک آسمان سی دوسرے
آسمان تک پانسو برس کی راہ ہی ت بعد ازان ساتوین آسمان پر ایک دریا ہی عظیم ہی کہ مسافت درمیان اعلا اوسکی کی اور اسفل اوسکی کی
مانند اوس مسافت کی ہی کہ درمیان ایک آسمان اور دوسری آسمان کی ہی ف ش ح حدیثون مین آیا ہی کہ حق تعالی نی عرش کی تہی
ایک یا پیدا کیا ہی اوسوقت سی کہ عرش کو پیدا کیا ہی وہ دریا جاری ہی ت پہر اوس دریا کی اوپر آٹہ فرشتی ہین بصورت پہاڑی بکرون کی نسبت دریا گہرون

اونکی کی اور کہون اونکی کی مقدار اوس مسافت کی ہی کہ درمیان ایک آسمان کی اور دوسری آسمان کی ہی پھر اونکی پشتون پر ہی عرش ہی مسافت درمیان اسفل عرش کی اور اعلا اوسکی کی اوس مقدار ہی کہ درمیان ایک آسمان کی دوسری تک ہی پھر اللہ تعالیٰ ہی اوپر اوسکی نقل کی یہ ترمذی اور ابوداود نی **ف** ع یعنی باعتبار علو و مرتبت اور عظمت اور حکومت اور عزت کی نہ باعتبار مکان اور جہت اور استقرار اور تمکن کی اور یہ تصویر و تمثیل ہی واسطی علو اور عظمت الٰہی کی کہ وہ فوق سب کی اور وراء کل کی ہی جیسی کہ قرآن مین فرمایا واللہ من ورائہم محیط پس معنی یہ ہوئی کہ وہ بڑا ہی عالی شان و عظیم البرہان ہی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی چاہا کہ اونکو شغل سفلیات سی اوٹھا کر ساتھ تصور علویات کی اور فکر کرنی کی ملکوت آسمانون اور زمین کی مین متعلق کرین تا وہان سی بھی ترقی کرکی طرف پیدا کرنیوالی اور برپا کرنیوالی اونکی کی توجہ کرین اور گرفتاری بت پرستی سی کہ اسفل السافلین مین پڑی ہین باز رکھین خاطرہم و باللہ التوفیق **وَعَنْ** جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ قَالَ أَتَى رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْرَابِيٌّ فَقَالَ جُهِدَتِ الْأَنْفُسُ وَجَاعَ الْعِيَالُ وَنُهِكَتِ الْأَمْوَالُ وَهَلَكَتِ الْأَنْعَامُ فَاسْتَسْقِ اللّٰهَ لَنَا فَإِنَّا نَسْتَشْفِعُ بِاللّٰهِ عَلَيْكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُبْحَانَ اللّٰهِ سُبْحَانَ اللّٰهِ فَمَا زَالَ يُسَبِّحُ حَتّٰى عُرِفَ ذٰلِكَ فِي وُجُوهِ أَصْحَابِهِ ثُمَّ قَالَ وَيْحَكَ إِنَّهُ لَا يُسْتَشْفَعُ بِاللّٰهِ عَلٰى أَحَدٍ شَأْنُ اللّٰهِ أَعْظَمُ مِنْ ذٰلِكَ وَيْحَكَ أَتَدْرِي مَا اللّٰهُ إِنَّ عَرْشَهُ عَلٰى سَمٰوَاتِهِ لَهٰكَذَا وَقَالَ بِأَصَابِعِهِ مِثْلَ الْقُبَّةِ عَلَيْهِ وَإِنَّهُ لَيَئِطُّ أَطِيطَ الرَّحْلِ بِالرَّاكِبِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ہی جبیر بن مطعم سی کہا کہ آیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس ایک گنوار اور کہا کہ مشقت مین ڈالی گئین جانین اور بھوکی ہوئی اہل عیال اور نقصان کیی گئی مال اور ہلاک ہوئی چارپائی پس مینہ مانگو اللہ تعالیٰ سی واسطی ہماری پس تحقیق ہم طلب شفاعت کرتی ہین بحرمت و تعظیم تمہاری کی اللہ پر یعنی تمکو شفیع اور وسیلہ پکڑتی ہین درگاہ حق مین تا مینہ برساوی اور طلب شفاعت کرتی ہین ساتھ خدا کی تجھ پر **ف** ع یعنی اللہ سی فریادرسی چاہتی ہین تجھ پر اسین کہ شفاعت کرو تم ہماری لیی اوسکی نزدیک یعنی توفیق دی تمکو ہماری شفاعت کرنی کی لیکن گاہ ہر کہ ظاہر عبارت سی وہم جاتا تہا برابری کا قدرت مین اور مشارکت کا کام مین حال آنکہ اللہ سبحانہ پاک ہی شرک سی مطلق اور فرمایا اللہ تعالیٰ نی لیس لک من الامر شیء یعنی تمکو کسی کام مین کچھ دخل نہین اور فرمایا من ذا الذی یشفع عندہ الا باذنہ پس معلوم ہوا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ کہنا اوسکا اور تعجب کیا اس تشبیہ سی پس فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی پاک ہی ذات اللہ کی پاک ہی ذات اللہ کی یعنی تاکید کی لیی از راہ تعجب کی مکرر فرمایا پس ہمیشہ تسبیح کرتی رہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یعنی بسبب تعجب و غضب کی یہانتک کہ پہچانا گیا اثر تعجب و غضب کا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صحابیون کی چہرون مین **ف** ع اسلیی کہ صحابہ بھی بار بار تسبیح کہنی حضرت کی سی کہ حضرت کو غصہ ہوئی اس سی پس ڈری وہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی غضب سی اور متغیر ہوئی چہری اونکی بخوف خدا پس جب اونپر متاثر ہوا خوف تو موقوف کی آپ نی تسبیح اور التفات کیا اوس گنوار کی طرف پھر فرمایا وای ہی تجکو یعنی وای جان اپنی کا لاحق کرنیوالی جاہل و غافل تحقیق شان یہ ہی کہ طلب شفاعت نہین کیجاتی ہی ساتھ خدا کی کسی پر اور وسیلہ نہین پکڑا جاتا ہی اوسکا امر خدا اور قدر و مرتبہ اوسکا بزرگتر ہی اس سی کہ وسیلہ کرین اوسکو نزدیک کسی کی وای تجکو آیا جانتا ہی تو کہ کیا ہی عظمت اللہ کی تحقیق عرش اوسکا محیط ہی اوسکی آسمانون پہ سطرح اور اشارہ کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی واسطی دکہانی اور سمجہانی صورت ایکا کی ساتھ اونگلیون اپنی کی مانند گنبد کی اوپر ہتہیلی اپنی کی یعنی محیط ہی تمام آسمانون پر جیسی چاہی اور تحقیق عرش باوجود اس وسعت و کلانی کی آواز کرتا ہی بسبب بار عظمت الٰہی کی آواز کرنی پالان اونٹ کی بسبب سوار کی نقل کی یہ ابوداؤد نی

ف ح ع یعنی عاجز آتا ہی عرش برداشت عظمت حق سی مانند عجز پالان کی سوار کی سواری سی کہ بھاری سواری سی چرچراتا ہی یونہی لگتا ہی
اور یہ تصویر اور تمثیل عظمت الٰہی کی ہی بقدر فہم اعرابی کی اور حاصل یہ کہ جواب عظیم الشان ہوا اوسکی تشفیع اوسکی غیر کی طرف نہ ٹھہرانا چاہیی وعن
جابر بن عبد اللہ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذن لی ان احدث عن ملک من ملائکۃ اللہ من حملۃ
العرش ان ما بین شحمۃ اذنیہ الی عاتقہ مسیرۃ سبع مائۃ عام رواہ ابو داود اور روایت ہی جابر بن عبد اللہ سی اوسنی نقل کی
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ اذن دیا گیا مجھکو یہ کہ بیان کرون مین عظمت ایک فرشتی کی اللہ کی فرشتون
سی جو اوٹھانیوالی عرش کی ہین یہ کہ درمیان لو کانون اوسکی کی اوسکی کندہون تک مسافت سات سو برس کی ہی نقل کی یہ ابو داود نے
وعن زرارۃ بن ابی اوفی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لجبریل ہل رایت ربک فانتفض جبریل وقال یا محمد
ان بینی وبینہ سبعین حجابا من نور لو دنوت من بعضہا لاحترقت ہکذا فی المصابیح ورواہ ابو نعیم فی الحلیۃ
عن انس الا انہ لم یذکر فانتفض جبریل اور روایت ہی زرارہ بن ابی اوفی سی ف ح زرارہ ثقات تابعین سی ہین
قاضی بصرہ کی تھی اور علما اور فضلا اور عباد زمانہ اپنی کی سی ہین ابن عباسؓ اور ابو ہریرہؓ سی سماع کرتی ہین ایک روز نماز فجر مین امامت کر رہی تھی آیت
فاذا نقر فی الناقور پڑہی ایک چیخ ماری اور جان دی ۹۳ سنہ تہتر مین ولید بن عبد الملک کی زمانہ مین اور ملا علی رح نی کہا کہ کہا مولف نے
کہ زرارہ صحابہ تھی مری عثمان رض کی زمانہ مین ت یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہا جبریل ع سی کہ کیا دیکھا ہی تونی اپنی پروردگار کو پس
نہایت کانپی جبریل ف ع یعنی عظمت اس سوال اور تصور اس حال سی اور یہ نہین دلیل ہی اوپر حقیقت رویت اللہ تعالی کی دار البقا مین
اسلیی کہ اگر ہوتی رویت محال تو نہ سوال کرتی آنحضرتؐ لیکن اسمین اختلاف ہی روز قیامت کی ملائکہ اور جنات کو رویت اللہ تعالی کی ہوگی
یا نہین پھر ہرگاہ کہ رویت اکثر موجب قربت کی ہوتی ہی پس کانپی جبریل ع مارے ہیبت کی ت اور کہا ای محمدؐ بلا شبہ درمیان میری اور درمیان
خدا تعالی کی ستر پردی ہین نور کی ف ع یہ عبارت ہی اللہ تعالی کی کمال سی اور جبریل ع کی نقصان اور حجاب نسبت جبریل ع کی ہی مراد
یہ کہ محجوب مغلوب ہوتا ہی پس یہ حجاب صفت مخلوق کی ہی کہ جو موصوف ہی ساتھ صفت نقصان کی اور خالق ذو الجلال موصوف ہی ساتھ وصف
کمال کی پس نہین حاجب ہوتی اوسکو کوئی چیز اور تعین عدد ستر کی شارع ہی کو معلوم ہی اور ایک روایت مین ستر ہزار پردی آئی ہین پس
ہو سکتا ہی کہ کنایت کثرت پردون سی ہو ت اگر نزدیک ہوؤن مین بعض اون پردون سی یعنی سر انگشت کی قدر جیسی کہ ایک روایت مین
ہی تو البتہ جل جاؤن مین اسیطرح ہی مصابیح مین کہ زرارہ سی روایت کی اور نام صحابی کا نہین ذکر کیا اور روایت کیا اسکو ابو نعیم نی حلیہ مین
کہ نام اونکی کتاب کا ہی انس سی اور ہو سکتا ہی کہ زرارہ نی انس سی روایت کی ہو لیکن ابو نعیم نی نہین ذکر کی یہ عبارت فانتفض جبریل یعنی
اور باقی جواب ذکر کیا ہی وعن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ خلق اسرافیل منذ یوم
خلقہ صافا قدمیہ لا یرفع بصرہ بینہ وبین الرب تبارک وتعالی سبعون نورا ما منہا من نور
یدنو منہ الا احترق رواہ الترمذی وصححہ اور روایت ہی ابن عباسؓ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق اللہ تعالی نی
پیدا کیا اسرافیل ع کو اس حال مین کہ صف باندہی ہوئی ہین اوپر دونون پاؤن اپنی کی اول مدت پیدائش اپنی سی نہین اوٹھاتی ہین اسرافیل نگاہ اپنی
ف ع رح یعنی طرف آسمان کی از راہ ادب کی یا نہین اوٹھاتی نگاہ صور سی اور یہ عبارت ہی مستعد اور منتظر ہونی اونکی سی واسطی حکم پہونچنی صور کی
کہ شاید ابھی حکم آپہونچی ت درمیان اسرافیل اور پروردگار تعالی کی ستر پردی ہین نور کی کہ حجاب ہین نہین ہین اون ستر نورون مین سی کوئی

نور کے قریب ہوں اوس سے اسرافیل فرشتہ مگر کہ اول جاویں نقل کی یہ ترمذی نے اور صحیح کہا اوسکو **وعن** جابر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم
قال لما خلق اللہ ادم وذریتہ قالت الملئکۃ یا رب خلقتہم یاکلون ویشربون وینکحون ویرکبون فاجعل لہم الدنیا ولنا
الاخرۃ قال اللہ تعالی لا اجعل من خلقتہ بیدی ونفخت فیہ من روحی کمن قلت لہ کن فکان رواہ البیہقی فی شعب الایمان
اور روایت ہی جابر سی یہ کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جبکہ پیدا کیا اللہ تعالی نی آدم کو اور اونکی اولاد کو یعنی روز میثاق کی یا بعد اوسکی
کہا ملائکہ نی کہ ای پروردگار پیدا کیا تو نی انکو کہ کہاتی ہین اور پیتی ہین اور جماع کرتی ہین یا نکاح کرتی ہین اور سوار ہوتی ہین یعنی جانوروں پر جنگل میں اور کشتی پر
دریا مین پس گردان واسطی انکی دنیا اور ہماری لیی آخرت ف ع یعنی جو کچھ بہرہ مند ہین اور ہم محروم ہین اوسکی لذتوں سی انکی لیی دنیا بطریق
دوام و بقا کی ہو یا گردان انکی لیی یہ دنیا ہی فقط اور ہماری لیی نعمتین آخرت کی تا برابری ہو جاوی ہم مین اور اونمین اور جمع کرنا دنیا اور آخرت کا
انکی لیی زیادتی ہی فرمایا اللہ تعالی نی نہین گردانون گا مین عاقبت اوس شخص کی کہ پیدا کیا مین نی اوسکو اپنی دونوں ہاتہوں سی یعنی بغیر
واسطی کسی کی بتدریج مرکب بچون کمال سی کہ مشتمل ہی اوپر قابلیت ہدایت اور ضلالت کی اور مستعد اوپر مظہریت جمال و جلال کی اور پہونکی مین نی
اوسمین روح اپنی مانند اوس شخص کی کہ کہا مین نی اوسکی لیی یعنی پیدا کرنی مین ہو پس ہو گیا کہا فرح طیبی نی یعنی نہین برابر ہو سکتا بزرگی مین وہ شخص
کہ پیدا کیا مین نی اوسکو بذات خود اور نہین سونپا مین نی اوسکی پیدا کرنی کو کسی کی طرف اور پہونکی مین نی اوسمین اپنی روح سی کہ وہ آدم ہین
اور اولاد اونکی ساتہ اوسکی کہ ہوا بجرد امر کن کی کہ وہ فرشتی ہین اور اضافت روح کی اپنی نفس کیطرف بزرگی کی لیی ہی جیسی بیت اللہ مین کہا
ابن ملک نی یعنی نہین برابر ہو سکتا بشر اور فرشتہ کرامت اور قربت مین بلکہ کرامت بشر کی زیادہ ہی اور منزلت اوسکی اعلی ہی اور یہ مجملہ دلیلوں
اہل سنت کی سی ہی اوپر افضلیت بشر کی ملائکہ پر اور وجہ اوسکی واللہ اعلم یہ ہی کہ فرشتی صدمہ وہم پیدا کیی گئی پس ہوئی دوزخ سی ممنوع اور نعیم سی
محروم اور بشر پیدا کیا گیا مکلف ساتہ کرنی طاعت کی اور بچنی کی معصیت سی پس جو کوئی دونوں کی حق بجا لایا مستحق ہوا ثواب کا دارین مین
اور جسنی اعراض کیا دونوں سی مستوجب ہوا عذاب کا کونین مین ت نقل کی یہ بیہقی نی شعب الایمان مین

## الفصل الثالث

فصل تیسری **عن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المؤمن اکرم علی اللہ من بعض ملئکتہ رواہ ابن ماجۃ
روایت ہی ابی ہریرہ رضی سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی مومن یعنی کامل کہ وہ انبیا اور اولیا ہین بزرگتر ہین اللہ تعالی کی نزدیک
بعضی فرشتوں سی نقل کی یہ ابن ماجہ نی ف ع یعنی خواص فرشتوں سی یا اونکی عوام سی کہ جو برگزیدہ ہین اور کہا طیبی نی کہ مراد مومن سی عام اونکی ہی
مراد ملائکہ سی بہی عوام اونکی ہین کہا محشی اسنی اولی یہ ہی کہ کہا جاوی عوام مومنین فضل ہین عوام ملائکہ سی اور خواص مومنین افضل ہین خواص ملائکہ سی یعنی فرمایا اللہ تعالی
الذین آمنوا وعملوا الصالحات اولئک ہم خیر البریۃ اور دلیل پکڑی ہی اس سی اہل سنت نی بیچ تفضیل انسان کی ملائکہ پر یہی اور پوشیدہ نرہو یہ کہ مراد خواص مومنین سی
رسول اور انبیا ہین اور خواص ملائکہ سی مانند جبرئیل اور اسرافیل کی اور مراد عوام مومنین سی کاملین ہین اولیا مین سی مانند خلفا اور تمام علما کی
اور تفصیل ولی ہی اجمال البعض اونکی سی اور کہتی ہین کہ بشر افضل ہی ملک سی اور حدیث المومن اکرم حدیث ہی الکعبہ ابن ماجہ مین و وسند ون سی آئی ہی
**وعنہ** قال اخذ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیدی فقال خلق اللہ التربۃ یوم السبت وخلق فیہا الجبال
یوم الاحد وخلق الشجر یوم الاثنین وخلق المکروہ یوم الثلثاء وخلق النور یوم الاربعاء وبث فیہا الدواب یوم الخمیس
وخلق ادم بعد العصر من یوم الجمعۃ فی اخر الخلق واخر ساعۃ من النہار فیما بین العصر الی اللیل رواہ مسلم
اور روایت ہی ابی ہریرہ رضی سی کہ کہا پکڑا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ہاتہ میرا اور فرمایا کہ پیدا کی اللہ تعالی نی مٹی دن ہفتہ کی ف ع

ان ہی معدودوں سی آخر دن ہفتہ کا کہ جسکو عشیۃ الاحد کہتی ہیں سب وہ اتوار ہی کی حکم میں ہو لیس نہیں منافی ہی یہ قول اللہ تعالیٰ کی ولقد
خلقنا السموات والارض وما بینہما فی ستۃ ایام ترجمہ اور پیدا کیے زمین پہاڑ دن اتوار کی اور پیدا کیے درخت دن پیر کی اور پیدا کیں چیزیں
بری دن منگل کی اور پیدا کی روشنی دن بدھ کی ف ح مسلم میں لفظ نور کا ری سی یا ہی اور ایسی ہی مشکوۃ کی صحیح نسخوں میں اور اصول
معتمدوں میں رے سی ہی اور ایک نسخہ میں حرف نون سی ہی آخر میں یعنی مچھلی کی اور ہو سکتا ہی کہ نور اور مچھلی اسدن میں پیدا ہوئی ہوں
ت اور پھیلائی زمین میں جانور جمعرات کو اور پیدا کیا آدمؑ کو روز جمعہ کی عصر کی نماز کی بعد بیچ آخر پیدائش اور آخر ساعت دن کی بیچ درمیان
عصر کی رات تک نقل کی یہ مسلم نی ف ح ع اسی سبب سی جمعہ نام رکھا کہ پیدائش سب کی اوسمیں جمع ہوئی اور فضیلت دی اسکی آخر ساعت کو
اور یہ ساعت قبولیت دعا کی ہی اکثروں کی نزدیک **وعنه** قَالَ بَيْنَمَا نَبِيُّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ وَاَصْحَابُهُ
اِذْ اَتٰى عَلَيْهِمْ سَحَابٌ فَقَالَ نَبِيُّ اللهِ هَلْ تَدْرُوْنَ مَا هٰذَا قَالُوا اللهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ هٰذِهِ الْعَنَانُ هٰذِهٖ رَوَايَا
الْاَرْضِ يَسُوْقُهَا اللهُ اِلٰى قَوْمٍ لَا يَشْكُرُوْنَهٗ وَلَا يَدْعُوْنَهٗ ثُمَّ قَالَ هَلْ تَدْرُوْنَ مَا فَوْقَكُمْ قَالُوا اللهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ فَاِنَّهَا الرَّقِيْعُ
سَقْفٌ مَحْفُوْظٌ وَمَوْجٌ مَكْفُوْفٌ ثُمَّ قَالَ هَلْ تَدْرُوْنَ مَا بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهَا قَالُوا اللهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهَا
خَمْسُمِائَةِ عَامٍ ثُمَّ قَالَ هَلْ تَدْرُوْنَ مَا فَوْقَ ذٰلِكَ قَالُوا اللهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ سَمَاءَانِ بُعْدُ مَا بَيْنَهُمَا خَمْسُمِائَةِ
سَنَةٍ ثُمَّ قَالَ كَذٰلِكَ حَتّٰى عَدَّ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ مَا بَيْنَ كُلِّ سَمَاءَيْنِ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ ثُمَّ قَالَ هَلْ تَدْرُوْنَ
مَا فَوْقَ ذٰلِكَ قَالُوا اللهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ اِنَّ فَوْقَ ذٰلِكَ الْعَرْشَ وَبَيْنَهٗ وَبَيْنَ السَّمَاءِ بُعْدُ مَا بَيْنَ السَّمَاءَيْنِ
ثُمَّ قَالَ هَلْ تَدْرُوْنَ مَا الَّذِيْ تَحْتَكُمْ قَالُوا اللهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ اِنَّهَا الْاَرْضُ ثُمَّ قَالَ هَلْ تَدْرُوْنَ
مَا تَحْتَ ذٰلِكَ قَالُوا اللهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ اِنَّ تَحْتَهَا اَرْضًا اُخْرٰى بَيْنَهُمَا مَسِيْرَةُ خَمْسِمِائَةِ سَنَةٍ حَتّٰى
عَدَّ سَبْعَ اَرَضِيْنَ بَيْنَ كُلِّ اَرْضَيْنِ مَسِيْرَةُ خَمْسِمِائَةِ سَنَةٍ ثُمَّ قَالَ وَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ لَوْ اَنَّكُمْ دَلَّيْتُمْ
بِحَبْلٍ اِلَى الْاَرْضِ السُّفْلٰى لَهَبَطَ عَلَى اللهِ ثُمَّ قَرَاَ هُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ
عَلِيْمٌ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ قِرَاءَةُ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْاٰيَةَ
تَدُلُّ عَلٰى اَنَّهٗ اَرَادَ لَهَبَطَ عَلٰى عِلْمِ اللهِ وَقُدْرَتِهٖ وَسُلْطَانِهٖ وَعِلْمُ اللهِ وَ
قُدْرَتُهٗ وَسُلْطَانُهٗ فِيْ كُلِّ مَكَانٍ وَهُوَ عَلَى الْعَرْشِ كَمَا وَصَفَ نَفْسَهٗ فِيْ كِتَابِهٖ
اور روایت ہی ابی ہریرہؓ سی کہ کہا اوس وقت کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھی ہوئی تھی اور یار اونکی ناگہان آیا اونپر ایک ابر پس فرمایا
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی آیا جانتی ہو کیا ہی یہ کہا اصحاب نی یعنی موافق عادت اپنی کی کہ اللہ اور رسول اوسکا دانا تر ہی فرمایا حضرتؐ نی
یہ عنان ہی ف ح اوپر گذر چکا ہی کہ عنان ابر کی کہتی ہیں کی زبرینی نام ابر کا ہی ترجمہ یہ ابر روایا زمین کی ہیں ف ح روایا جملہ ہی جمع
راویہ کی ہی راویہ اوس اونٹ کو کہتی ہیں کہ اوس سی پانی کھینچتی ہیں تشبیہ دی ابر کو ساتھ اوسکی بسبب اسکی کہ جیسی اونٹ پانی کھینچ کر
زمین میں دیتا ہی ایسی ہی ابر پانی برساتا ہی زمین پر ترجمہ ہانکتا ہی اونکو اللہ تعالیٰ طرف ایک قوم کی کہ شکر نہیں کرتی خدا کا ف
ع ح یعنی بلکہ کفران نعمت کرتی ہیں اور نسبت کرتی ہیں مینہ کو طرف گردش ستاروں کی کہتی ہیں مطرنا بنوء کذا مینہ برسایا گیا ہم پر بسبب فلانی
منزل ستاری کی ت اور نہ پکارتی ہیں اوسکو ف ح یعنی نہیں یاد کرتی اوسکو اور نہ طلب کرتی ہیں اوس سی کچھ اور نہ عبادت کرتی ہیں

اوسکو بلکہ پوجتے ہین بتون کو اور اسمین شکایت ہی ناشکری کی کرنی اوس قوم کی کہ اس نعمت پر شکر نہین کرتی اور وہ اسکا یہ کرتم ہین کہ پھر رزق
دیتا ہی اونکو اور عافیت دیتا ہی اونکو ترجمہ پھر فرمایا آنحضرتؐ نے کہ آیا جانتے ہو تم کہ کیا ہی اوپر تمہارے یعنی آسمان عرض کیا صحابہ نے اللہ اور
رسول اوسکا دانا تر ہی فرمایا آنحضرتؐ نے پس تحقیق وہ چیز کہ اوپر تمہارے ہی رقیع ہی ف ع رقیع قاف کی زیر سے بروزن فعیل کی نام ہی آسمان
دنیا کا اور بعضون نے کہا ہر آسمان کا ترجمہ آسمان چہت ہی محفوظ یعنی اللہ نے نگاہ رکہا ہی اوسکو گر پڑنے سی زمین پر تشبیہ دی آسمان کو
ساتہ گہر کی چہت کی اور آسمان ایک موج ہی کہ منع کی گئی گرنے سی یعنی ساتہ موج کی بہی تشبیہ دی اوسکو کہ جیسے موج معلق ہوا مین ہوتی ہی
ویسے ہی آسمان بہی معلق ہی بے ستون کہڑا ہوا پھر فرمایا حضرتؐ نے کہ آیا جانتے ہو تم کسقدر مسافت ہی درمیان تمہاری اور درمیان آسمان
کی یعنی زمین و آسمان مین کسقدر فرق ہی عرض کیا صحابہ نے کہ اللہ اور رسول اوسکا دانا تر ہی فرمایا درمیان تمہاری اور درمیان آسمان
کی پانسو برس کی راہ ہی پھر فرمایا کہ آیا جانتے ہو تم کہ کیا ہی اوپر آسمان کی عرض کیا صحابہ نے کہ اللہ اور رسول اوسکا دانا تر ہین پھر فرمایا دو آسمان
ہین یعنی آسمان ہی بعد آسمان کی کہ دوری اور مسافت درمیان اون دونون آسمان کی بہی پانسو برس کی راہ ہی پھر فرمایا آنحضرتؐ نے اسیطرح
یعنی وہ بار بار کہا کہ دو آسمان ہین یہانتک کہ گنی سات آسمان اور پہلی فاصلہ درمیان ہر دو آسمانون کی اتنا ہی کہ جیسا درمیان آسمان و
زمین کی یعنی پانسو برس کا پھر فرمایا کہ آیا جانتے ہو کہ کیا ہی اوپر اس مذکور کی کہا صحابہ نے اللہ اور رسول اوسکا دانا تر ہی فرمایا کہ تحقیق اوپر ان
سات آسمانون کی عرش ہی اور درمیان عرش کی اور درمیان آسمان کی فاصلہ ایسا ہی جیسا کہ درمیان دو آسمانون کی پھر فرمایا کہ آیا
جانتے ہو تم کہ کیا چیز ہی نیچے تمہاری عرض کیا صحابہ نے اللہ اور رسول اوسکا دانا تر ہین فرمایا جو کچہ کہ نیچے تمہاری ہی زمین ہی یعنی اوپر کی پھر
فرمایا کہ آیا جانتے ہو کہ کیا ہی نیچے اس زمین کی کہا صحابہ نے اللہ اور رسول اوسکا دانا تر ہین فرمایا کہ نیچے اسکی اور ایک زمین ہی درمیان اون دونون
زمینون کی مسافت پانسو برس کی ہی یہانتک کہ گنین آنحضرتؐ نے سات زمینین درمیان ہر دو زمینون کی اونہین سی فاصلہ پانسو برس آخر تک
ف ع اس حدیث سی معلوم ہوتا ہی کہ نسبت مسافت دوری زمینون کی موافق نسبت آسمانون کی ہی پس یہ جو کہتے ہین کہ طبقے زمینون
کی سب متصل ایک دوسری کی ہین اور ملی ہوئی ہین اور اسیلیے ارض کو قرآن شریف مین مفرد ذکر کرتی ہین اور آسمانون کو بلفظ جمع مخالف
اس حدیث کی ہی اور شاید کہ مفرد لانا ارض کا بارادہ اسی زمین کی ہی کہ نیچے اونکی ہی اور اور زمینون سی سروکار نہین کہتے بخلاف آسمانون
کہ سب سی فیوض اور آثار پہونچتے ہین واللہ اعلم ترجمہ پھر فرمایا کہ قسم ہی اوس ذات پاک کی کہ جان محمدؐ کی اوسکی ہاتہ مین ہی اگر چہوڑو تم
رسی طرف زمین کی کہ نیچے سب سی ہی تو البتہ جا پڑی وہ رسی خدا پر ف ع یعنی اوسکی علم اور ملک اور قدرت پر جیسے کہ تصریح کیا ہی اوسکو
ترمذی نے اور معنی یہ ہین کہ اللہ تعالی کا علم و قدرت جیسے کہ محیط ہی آسمان کی اوپر کی چیزون کو ایسا ہی محیط ہی زمین اور زمین کی نیچے کی
چیزون کو فرمایا یہ واسطی دفع کرنے اس شبہہ کی کہ شاید کوئی نافہم وہم لیجاوے کہ اوسکو خاص علم و قدرت اوپر ہی کی چیزون کا ہی نہ نیچے کا اور
اسیلیے کہا گیا ہی کہ معراج یونس علیہ السلام کی تہے مچہلی کی پیٹ مین جیسے کہ معراج ہوئی ہماری نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو پشت آسمان پر تب
پھر پڑہی آنحضرتؐ نے یعنی استشہاد کی لیے یا ابوہریرہ نے تقویت حدیث کی لیے یہ آیۃ کہ وہی اول ہی یعنی قدیم ہی کہ نہین اوسکی لیے ابتدا اور آخر
ہی یعنی باقی ہی کہ نہین اوسکی لیے انتہا اور ظاہر ہی یعنی باعتبار صفات کی اور باطن ہی یعنی باعتبار ذات کی اور وہ ہر چیز کو یعنی علویات
اور سفلیات اور جزئیات اور کلیات سی جاننے والا ہی یعنی نہایت کامل علم رکہتا ہی ہر چیز کا اور محیط ہی علم اوسکا تمام جوانب ہر چیز کو نقل کیا
احمد اور ترمذی نے اور کہا ترمذی نے کہ پڑہنا آنحضرتؐ کا آیۃ مذکورہ کو دلالت کرتا ہی اسپر کہ مراد رسی کی جا پڑنے سی اللہ پہ جا پڑنا اوسکا ہی

اللہ کی علم اور قدرت اور تصرف اور غلبہ پر ف ع علم اللہ تعالیٰ کا سمجھا گیا لفظ وہو بکل شئی علیم سے اور قدرت اوسکی سمجھی گئی ہو الاول
والآخر سے یعنی وہ ایسا اول ہے کہ ہر چیز اوسکی ہاتھ ہی اوسکا نتا ہی اونکو عدم سی طرف وجود کی اور آخر ایسا ہی کہ سب کچھ فنا ہو جاویگا اور وہی
باقی رہیگا اور غلبہ اور تصرف اوسکا سمجھا گیا والظاہر والباطن سے کہا اونہوں نی کہ کہا جاتا ہی ظہرت علی فلان اذا غلبتہ اور معنی یہ ہین کہ وہ ایسا
غالب ہی کہ سب چیز پر غالب ہی اور اوسپر کوئی نہین غالب اور تصرف کرتا ہی تمام پیدا ہوئی چیزون مین بطریق غلبہ اور استیلا کی ایسی کہ
نہین ہے فوق اوسکی کوئی کہ منع کری اوسکو کسی چیز سی اور ایسا باطن ہی کہ ملجای اور ماوای سوا ہی اوسکی نہین پہر کہا ترمذی نی قرأت حمیہ اور
علم اللہ کا اور قدرت اوسکی اور غلبہ اور تصرف اوسکا ہر جگہ ہی یعنی آثار ان صفات کی سب جگہ ہین والا یہ صفات حق سے مکانی نہین ہین
اور خدا ساتہ تجلی ذات اپنی کی عرش پر ہی جیسی کہ وصف بیان کیا اللہ تعالیٰ نی اپنا اپنی کتاب مین کہ فرمایا ف ع الرحمن علی العرش استوی
وہو رب العرش العظیم اور یہ آیۃ اگرچہ بظاہر وہم دلاتی ہی جہت و مکان کا ولیکن حقیقت مین کنایہ اور مراد ہی ظہور سلطان اور علم اور قدرت سے
وعنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال کان طول آدم ستین ذراعا فی سبعۃ اذرع عرضا اور روایت ہی اونہی سی
سی یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ تہا طول قد آدم کا ساٹہ ہاتہ اور عرض اونکی قد کا سات ہاتہ ف ع ح ذراع زیر سی کہنی
کی سری سی بیچ کی انگلی کی سر تک اور گز شرعی بہی یہی ہی لیکن جاننا چاہیی کہ مراد ہاتہ سی آدم کا ہاتہ ہی یا ہاتہ اسوقت کی لوگون کا ظاہر
یہ ہی کہ مراد لوگون کا ہی ہاتہ ہی اسلیی کہ اگر آدم کا ہاتہ مراد ہو تو لازم آتا ہی کہ ہاتہ اونکا ساٹہوان حصہ اونکی قد کا ہو اور یہ نہایت چہوٹا ہی
بحسب طول بدن اونکی کی اور تناسب سی نہایت ہی بعید وعن ابی ذر قال قلت یا رسول اللہ ای الانبیاء کان اول
قال آدم قلت یا رسول اللہ ونبی کان قال نعم نبی مکلم قلت یا رسول اللہ کم المرسلون قال ثلثمائۃ وبضعۃ عشر جما غفیرا
وفی روایۃ عن ابی امامۃ قال ابو ذر قلت یا رسول اللہ کم وفاء عدۃ الانبیاء قال مائۃ الف واربعۃ وعشرون
الفا الرسل من ذلک ثلثمائۃ وخمسۃ عشر جما غفیرا اور روایت ہی ابو ذر غفاری سی کہ کہا مین نی یا رسول اللہ کونسا
انبیا مین تہا پہلی فرمایا آدم کہا مین نی یا رسول اللہ نبی تہی آدم فرمایا ہان آدم نبی تہی کلام کیی گئی یعنی فقط نبی ہی نہ تہی بلکہ نبی تہی کلام
کیی گئی یعنی صحیفی اوتری تہی اونپر یعنی رسول ہین کہا مین نی یا رسول اللہ انبیا مین سی رسول کتنی ہین فرمایا رسول تین سو اور کچہ اوپر دس
ہین جماعت بہت سی اور ایک روایت مین ابی امامہ تابعی سی آیا ہی کہ کہا ابو ذر نی کہ کہا مین نی یا رسول اللہ کتنا ہی شمار انبیا کا خواہ رسول
ہون خواہ غیر رسول فرمایا ایک لاکہ چوبیس ہزار رسول اونمین سی تین سو پندرہ بہت سی جماعت ف ع ح اور فرق مشہور نبی اور رسول
مین یہ ہی کہ رسول تو وہ ہی کہ جسپر کتاب اوتری ہو اور حکم کیا گیا ہو اوسکی پہونچانی کا اور نبی عام ہی یعنی خواہ اوسپر کتاب اور امر تبلیغ آیا ہو
یا نہ آیا ہو اور عدد انبیا مین روایت دو لاکہ چوبیس ہزار کی بہی آئی ہی اور بسبب اس اختلاف فاحش کی تعیین عدد انبیا سی منع کیا ہی علما نی
بلکہ مجمل کہنا چاہیی کہ ایمان لائی ہم سب انبیا پر تا کوئی نکل نہ جاوی اون مین سی اور نہ کوئی غیر اونکا اونمین داخل ہو وعن ابن عباس
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیس الخبر کالمعاینۃ ان اللہ تعالیٰ اخبر موسیٰ بما صنع قومہ فی العجل فلم یلق الالواح
فلما عاین ما صنعوا القی الالواح فانکسرت روی الاحادیث الثلثۃ احمد اور روایت ہی ابن عباس سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نی نہین خبر کسی چیز کی مانند دیکہنی اوس چیز کی آنکہ سی یعنی اگرچہ خبر یقینی ہی ہو لیکن جو دیکہنی کو تاثیر ہی وہ سننی کو نہین چنانچہ حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم اسپر دلیل لائی کہ تحقیق اللہ تعالیٰ نی خبر دی موسیٰ علیہ السلام کو اوس چیز کی کہ کی اونکی قوم نی بیچ مقدمہ گوسالہ کی کہ اوسکو پوجتی تہی

پس نہ ڈالین موسیٰ ؑ نی تختیان کہ اونمین توریت لکہی تہی یہی سبب تاثیر کرنی خبر کی اونمین اسیقدر تاثیر کہ باعث ہو غضب کی کہ موجب توڑنی
تختیون کا ہی جبکہ موسیٰ ؑ قوم مین آئی اور آنکہہ سی دیکہا جو کچہ کہ قوم نی کیا تہا یعنی پوجا پاٹ اونکی ڈالدین تختیان یعنی بسبب غصہ کی ٹوٹ گئین
تختیان ف ع یعنی بسبب زور سی ڈالدینی کی ماری غصہ کی اور اونکی ڈالدینی مین گویا یہ اشارہ تہا کہ نفع دیتی ہین ایمان والون کو پس
جب اونہون نی اختیار کیا کفر وطغیان تو نہ رہا فائدہ اونکی رکہنی مین لیکن ظاہر یہہ ہی کہ باوجود ٹوٹنی کی کچہ اونمین سی جاتا نہین رہا نقل کین تینون
حدیثین احمد نی

## باب فضائل سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم

باب ہی بیچ بیان
فضیلتون سردار رسولون کی رحمتین نازل ہون خدا کی اور سلام اوسکا آنحضرت پر اور سب رسولون پر ف ح ع بیشک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کی فضائل حد سی زیادہ ہین اور شمار سی باہر مؤلف نی کچہ اونمین سی لکہی ہین اور اتفاق ہی علما کا اسپر کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سردار ہین اولاد
آدم کی اور افضل ہین پیغمبرون مین صلی اللہ علیہ وعلیہم اجمعین اور اونکی بعد ابراہیم خلیل اللہ اور اونکی بعد موسیٰ کلیم اللہ اور حضرت موسیٰ کی بعد علما سی
صراحۃً نہین دریافت ہوا کہ کس کا درجہ ہی واللہ اعلم

## الفصل الاول

فصل پہلی عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم بعثت من خیر قرون بنی ادم قرنا فقرنا حتی کنت من القرن الذی کنت منہ رواہ البخاری
روایت ہی ابو ہریرہ رضی سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ بہیجا گیا یعنی پیدا کیا گیا مین بہترین طبقون سی بنی آدم کی قرن سی قرن کی بعد
ف ح یعنی ہر قرن مین باپون کی پشت مین ہوتا تہا مین اور مراد بہترین طبقون بنی آدم سی وہ طبقہ ہی کہ آنحضرت کی باپ اوس طبقہ مین تہی
اور آنحضرت اونکی پشتون مین تہی جیسی کہ اسمعیل ؑ کی بعد کنانہ اور اونکی بعد قریش اور اونکی بعد ہاشمی تہی ترجمہ یہانتک کہ ہوا مین اوسی قرن مین
کہ ہون مین اوس سی ف ع ح اور معنی بہتری کی خصائل حمیدہ اور فضائل شریفہ ہین کہ عقلا کی تعارف ہین ساتہ اونکی اہل کرم کی نہ کہ دین
نہ اعتبار دین وایمان کی ترجمہ نقل کی یہ بخاری نی وعن واثلۃ بن الاسقع قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
یقول ان اللہ اصطفی کنانۃ من ولد اسمعیل واصطفی قریشا من کنانۃ واصطفی من قریش بنی ہاشم واصطفانی
من بنی ہاشم رواہ مسلم وفی روایۃ للترمذی ان اللہ اصطفی من ولد ابراہیم اسمعیل واصطفی من ولد اسمعیل بنی کنانۃ
اور روایت ہی واثلہ بن اسقع سی کہا اونہون نی کہ سنا مین نی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بیشک حق تعالیٰ نی چن لیا
کنانہ کو اولاد اسمعیل ؑ سی اور چن لیا قریش کو کنانہ سی ف ح اور وہ اولاد نضر بن کنانہ ہین متفرق رہتی تہی شہرون مین پس اونکو جمع کیا قصی بن کلاب
نی مکہ مین پس قریش نام رکہی گئی لانہ قرشہم یعنی جمع کیا اونکو قصی نی اور کنانہ کی اولاد سوای نضر کی قریش نام رکہی گئی لانہ لم یقرشہم مشہور ہی کہ
قریش نام ایک جانور دریائی کا ہی کہ قوت وزور نہایت رکہتا ہی اور ابن عباس رض سی صحاح مین ذکر کیا کہ اونہون نی کہا کہ قریش اسلیئی نام رکہا کہ دریا
مین ایک مچہلی ہی کہ اوسکو قریش کہتی ہین وہ سب مچہلیون کو کہاتی ہی اور اوسی کو کوئی مچہلی نہین کہاتی اور وہ سب پر غالب ہین آتی اور یہی وجہ قاموس
مین مذکور ہی ترجمہ اور چن لیا قریش سی بنی ہاشم کو اور چن لیا مجہکو بنی ہاشم سی ف ح پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم برگزیدہ ترین برگزیدون کی
اور خلاصہ ہین خلاصون کی ترجمہ نقل کی یہ مسلم نی اور ترمذی کی ایک روایت مین یہ زیادہ آیا ہی کہ تحقیق اللہ نی برگزیدہ کیا اولاد ابراہیم ؑ
سی اسمعیل کو اور برگزیدہ کیا اولاد اسمعیل سی بنی کنانہ کو ف ح ع شرح سفر مین نسب نامہ آنحضرت کا یون لکہا ہی ہو ابو القاسم محمد بن عبداللہ
بن عبد المطلب بن ہاشم بن عبد مناف بن قصی بن کلاب بن مرہ بن کعب بن لوی بن غالب بن فہر بن مالک بن النضر بن کنانہ بن خزیمہ بن مدرکہ
بن الیاس بن مضر بن نزار بن معد بن عدنان انتہی بعد عدنان کی نسب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا صحیح نہین پایا سکے کو

وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انا سید ولد آدم یوم القیمۃ واول من ینشق عنہ القبر واول شافع واول مشفع رواہ مسلم اور روایت ہی ابو ہریرہ سی کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ مین سردار ہونگا اولاد آدم کا دن قیامت کی ف ح یعنی جمیع صفات کمال مین بہتر اور بزرگ ہونگا آنحضرت سردار ہین دنیا اور آخرت کی لوگون کی اور قید روز قیامت کی یہان سلیے لگائی کہ اوس دن ظہور حضرت کی سرداری کا بغیر نزاع کرنیوالی اور معاند کی ہوگا بخلاف دنیا کی یہان سردار کفار مشرکین معاند تھی اور یہان سی آنحضرت کی بزرگی فرشتون پر بہی لازم آئی اور بعضی حدیثون مین آنحضرت کی بزرگی تمام خلق پر مذکور ہی اور یہ جو بعض حدیثون مین آیا ہی کہ تفضیل نہ دو تم پیغمبرونکو آپسمین اور نہ مجکو تفضیل دو موسیٰ اور یونس پر جواب اوسکی اوپر گذر چکی ترجمہ اور اول ہون اون شخصون مین کہ پہٹی اوسی قبر یعنی پہلی قبر ہی مین سی اوٹہایا جاؤنگا اور اول شفاعت کرنیوالا اور اول شفاعت قبول کیا گیا نقل کی یہ مسلم نی ف ح پس اسمین دلیل ہی اسپر کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم افضل مخلوقات اور اکمل الموجودات ہین وعن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انا اکثر الانبیاء تبعا یوم القیمۃ وانا اول من یقرع باب الجنۃ رواہ مسلم اور روایت ہی انس سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ مین زیادہ ہونگا پیغمبرون مین از روی تابعون کی قیامت کی دن ف ح پہلی گذرا حدیث مین کہ آنحضرت کی امت تمام اہل جنت کی دو ثلث ہی اس سی معلوم ہوا کہ تابعون کی کثرت ہونی موجب متبوع کی فضیلت کی ہی پس ابو حنیفہ رحمہ اللہ کی لیی خدا وافر ہی اسلیی کہ اکثر اہل اسلام اونکی تابع ہین فروع احکام مین اور اسیطرح امام ہمام تار یخین ساداة بین اور جو کہ اونکی شخصو نکا کہ کہر کہر اونکی در بارہ جنت کا یعنی کہ کہلوادونگی در وازہ جنت کا اور داخل ہونگی اوسمین نقل کی یہ مسلم نی وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آتی باب الجنۃ یوم القیمۃ فاستفتح فیقول الخازن من انت فاقول محمد فیقول بک امرت ان لا افتح لاحد قبلک رواہ مسلم اور روایت ہی انس سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ آؤنگا مین بہشت کی دروازی پر قیامت کی دن پہر کہلواؤنگا مین پس کہیگا نگہبان بہشت کا کون ہی تو پس کہونگا مین کہ مین محمد ہون پس کہیگا وہ بسبب تیری کہا گیا ہون مین کہ نہ کہولون مین دروازہ کسی کی لیی پہلی تیری نقل کی یہ مسلم نی وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انا اول شفیع فی الجنۃ لم یصدق نبی من الانبیاء ما صدقت وان من الانبیاء نبیا ما صدقہ من امتہ الا رجل واحد رواہ مسلم اور روایت ہی اوسی سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی مین اول شفاعت کرنیوالا ہون جنت مین اپنی امت کی گنہگارون کی داخل ہونی کی لیی جنت مین یا بلندی درجون کی لیی اوسمین نہین تصدیق کیا گیا کوئی نبی نبیون مین سی جسقدر مین تصدیق کیا گیا ہون یعنی مین زیادہ ہون انبیا مین از روی امت اور تابعدارون کی اور تحقیق نبیون مین سی ایک نبی ہی کہ اوسکی تصدیق نہین کی اوسکی امت مین سی مگر ایک مرد نی نقل کی یہ مسلم نی وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مثلی ومثل الانبیاء کمثل قصر احسن بنیانہ ترک منہ موضع لبنۃ فطاف بہ النظار یتعجبون من حسن بنیانہ الا موضع تلک اللبنۃ فکنت انا سددت موضع اللبنۃ ختم بی البنیان وختم بی الرسل وفی روایۃ فانا اللبنۃ وانا خاتم النبیین متفق علیہ اور روایت ہی ابو ہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی مثل میری اور مثل انبیا کی جیسی ایک محل ہی کہ اچہی بنائی گئی دیوار اوسکی اور رکہی چہوڑی گئی اوس محل سی ایک اینٹ کی جگہہ پہر گرد پہرنی لگی اوسکی دیکہنی والی درحالیکہ تعجب کرتی تہی اوس دیوار کی خوبی سی مگر اوس اینٹ کی جگہہ کہ خالی رہی تہی یعنی وہ خارج تہی خوبی سی سو مین ہوا کہ بند کی مین نی اینٹ کی جگہہ جو خالی تہی ختم کی گئی ساتہہ میری دیوار

اور ختم کیے گئے مجھ سے رسول ساتھ میرے اور ایک روایت میں ہے پس میں ہوں مثال اوس اینٹ کی اور میں ہوں ختم کرنیوالا نبیوں کا ف ع تشبیہ دی
انبیا کو اور اونکی شریعت و ہدایت و علم و ارشاد کو ساتھ ایک محل کے کہ مضبوط اور اچھی ہو دیوار اوسکی پس پہلے سب انبیا پیدا ہو چکے گویا محل بن گیا تھا
ہوا لیکن کچھ کسر باقی تھی وہ ہمارے آنحضرت کی وجود باجود سے پوری ہوئی اور آپ خاتم النبیین ہوئے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے وعنہ
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما من الانبیاء من نبی الا قد اعطی من الآیات ما مثلہ آمن علیہ
البشر وانما کان الذی اوتیت وحیا اوحی اللہ الی فارجوا ان اکون اکثرہم تابعا یوم القیمۃ متفق علیہ
اور روایت ہے ابو ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں پیغمبروں میں کوئی پیغمبر مگر کہ تحقیق دیا گیا معجزات میں سے اسقدر کہ مثل اوسکے
ایمان لاسکے اوسپر بشر ف ع یعنی کوئی پیغمبر ایسا نہیں ہے کہ اظہار معجزہ باین کیف نہیں کیا ہے لیکن اونکے ہی زمانہ تک مخصوص رہا پھر انکے بعد
منقطع ہوا جیسے اژدہا ہونا عصا کا اور ید بیضا ہونا حضرت موسی کو عنایت ہوا کہ اوسوقت میں جادو کا غلبہ تھا اور یہ معجزہ جادو پر غالب ہوا اور
مردونکو زندہ کرنا اور کوڑہی اور اندہے مادرزاد کا اچھا کرنا حضرت عیسی کو ملا کہ اوس زمانہ میں طب کا زور تھا اور یہ معجزہ طب پر بالا ہوا اور لوگونکو
عاجز کیا اسیطرح ہمارے آنحضرت کی وقت میں بلاغت اور فصاحت کا دعوی تہا سو یہ قرآن شریف ایسا نازل کیا بلاغت اور فصاحت سے اوسکی جگہ
کہ سب اسکی آگے اچھے اچھے دعویدار مغلوب ہوئے اور کچھ بن نہ آئی اور یہ معجزہ قیامت تک رہیگا اور بیشک ہے وہ چیز جو میں دیا گیا ہوں وحی کہ
وحی کی اللہ نے میری طرف یعنی قرآن مجید کہ معجزہ عظیم ہے باقی ہر زمانہ میں اور شاہد ہے سچ سید العالمین کی نبوت پر بطریق حق اور یقین کے پس امید
رکہتا ہوں میں کہ ہوں میں زیادہ پیغمبروں میں از روی تابعوں کی قیامت کے دن تک نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے یعنی میرے تابعدار بہت ہوں
اسلیے کہ معجزہ میرا کہ قرآن شریف ہے قیامت تک باقی ہے جو کوئی اوسکو دیکھے ایمان لاوے وعن جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم اعطیت خمسا لم یعطہن احد قبلی نصرت بالرعب مسیرۃ شہر وجعلت لی الارض مسجدا وطہورا
فایما رجل من امتی ادرکتہ الصلوۃ فلیصل واحلت لی الغنائم ولم تحل لاحد قبلی واعطیت الشفاعۃ
وکان النبی یبعث الی قومہ خاصۃ وبعثت الی الناس عامۃ متفق علیہ اور روایت ہے جابر سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے دیا گیا میں پانچ خصلتیں کہ نہیں دیا گیا کوئی نبی پہلے مجھسے فتح دیا گیا میں دشمنوں کی دل میں دہشت پڑنے سے ایک مہینے کی مسافت سے
یعنی میرا رب فتح دیتا ہے مجھکو دشمنوں پر بسبب پیدا کرنے ڈر کی اونکے دلوں میں ایک مہینے کی مسافت سے کہ اتنا فرق مجھ میں اور اون میں ہوتا ہے
اور پھر ہمارے رعب کے بہاگتے ہیں اور گبہراتے ہیں اور کی گئی میرے لیے ساری زمین سجدہ گاہ اور پاک کرنیوالی کہ تیمم ہے ف ع یعنی سوای حمام و مقبرہ
کی کہ اوسکا بیان ذکر ہو چکا جس جگہ چاہیں نماز پڑہیں ہمیں جائز ہے جب تک یقین نہو اوسکی نجاست کا اور اگلی امتوں میں سوای ایک جگہ معین کے
کہ عبادت خانہ اونکی تہی نماز درست نہ تہی اور آگے سوای پانی کی طہارت نہوتی تہی اب ہمارے لئے در صورت عذر شرعی کی تیمم کرنا زمین پر جائز ہے جیسے کہ
فرمایا ہے پس جو شخص میری امت میں سے کہ اوسپر نماز واجب ہو اور وقت آجاوے اور پانی نہ ملے تو تیمم کرے اور پڑہ لے اوسی جگہ نماز اور حلال
کی گئی میرے لیے لوٹ کا مال کافروں کا اور نہ حلال کی گئی کسی کیلیے مجھسے پہلے ف ع یعنی اگلی امت اگر غیر حیوانات کی اور مال لوٹتی تو ایک جگہ اکٹھا
کرتی اور آگ آسمان سے آکر جلا دیتی اور اگر حیوانات لوٹتی تو فقط لوٹنے والوں کی ملک ہوتی نہ انبیا کی پس ہمارے آنحضرت کیلیے مخصوص ہوا پانچواں
غنیمت کا اور تقسیم اونکا نبیوں میں کی جو چیز اونکے معلوم ہوتی جیسے تلوار یا لونڈی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم لیتے تھے اور دیا گیا مجھکو مرتبہ
شفاعت عظمی عامہ کا کہ شامل ہے تمام مواقع شفاعت کو جیسے کہ باب الشفاعت میں گذرا اور نبی بھیجا جاتا تھا مجھسے پہلے اپنی ہی قوم کی طرف

قال

خاص اور مین بھیجا گیا طرف تمام لوگون کی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی ف ح بلکہ جن کی طرف بھی اور ہو سکتا ہی کہ بعثت آنحضرت کی جن کی طرف
بعد اسکی ہوئی ہو جیسی تعرض جن کا کیا وعن ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال فضلت علی الانبیاء
بست اعطیت جوامع الکلم ونصرت بالرعب واحلت لی الغنائم وجعلت لی الارض مسجدا وطہورا وارسلت الی
الخلق کافۃ وختم بی النبیون رواہ مسلم اور روایت ہی ابو ہریرہ سی یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا فضیلت دیا گیا مین پیغمبرون پر
سات چھ خصلتون کی ف ح پہلی حدیث مین پانچ فرمائین اور یہان چھ اور حقیقت مین فضائل آنحضرت کی کہ اونکا آپ مخصوص و ممتاز ہین بہت ہین
بیشمار لیکن بعضی اونمین سی بتقریب وقت اور سوال کی حدیثون مین مذکور ہوئی ہین اور مقصود حصر نہین ہی ت اور دیا گیا مین کلمی جامع ف ح یعنی

---

کلام مختصر جو بہت معنون کو شامل ہو جیسی انما الاعمال بالنیات ومن حسن اسلام المرء ترکہ ما لا یعنیہ والدین النصیحۃ العدۃ دین والمستشار مؤتمن اور مانند
انکی کی کہ ہر ایک بہت سی معنون کو مشتمل ہی اور بعضی عالمون نی ایسی حدیثین جمع کی ہین اور بعضون نی کہا ہی کہ مراد جوامع الکلم سی قرآن شریف ہی
کہ تھوڑی سی لفظون مین بہت سی معنی خدا تعالی نی جمع کیی ہین اور معنی اول خوب ظاہر ہین اور روایت کہ زیادہ کیا گیا ہی اسمین اختصر لی الکلام
اول ہی معنی پہ دلالت کرتی ہی ت اور فتح دیا گیا مین دشمنون کی دل مین رعب ڈالنی کی ساتھ اور حلال کی گئین میری لیی غنیمتین اور کی گئی میری
لیی زمین مسجد اور پاک کرنیوالی اور بھیجا گیا مین ساری خلقت کی طرف اور ختم کی گئی میری ساتھ نبوت نقل کی یہ مسلم نی ف یعنی وحی منقطع ہوئی
اور رسالت تمام ہوئی بعد میری کوئی نبی بھی نہو گا اور دین کامل ہوا اور حضرت عیسی کا اوترنا بھی اسی دین کی خوب رواج دینی کو ہو گا وعنہ
ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال بعثت بجوامع الکلم ونصرت بالرعب فبینا انا نائم رایتنی اتیت بمفاتیح خزائن
الارض فوضعت فی یدی متفق علیہ اور روایت ہی اوسی ابو ہریرہ سی یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا اور بھیجا گیا
اور بھیجا گیا مین ساتھ جامع کلمون کی اور فتح دیا گیا مین ساتھ خوف کی اور ایک وقت خواب مین دیکھتا ہون اپنی تئین کہ دیا گیا مین زمین کی خزانون کی
کنجیان پس رکھی گئین میری آگی ف ع مراد یہ ہی کہ سہل کیا اللہ تعالی نی حضرت کی لیی اور اونکی امت کی لیی فتح ہونا شہرون کا اور خزانون کا نکالنا
یا مراد ہین کانین زمین کی جسمین سونا چاندی وغیرہ ہی ت نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی وعن ثوبان قال قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم ان اللہ زوی لی الارض فرایت مشارقہا ومغاربہا وان امتی سیبلغ ملکہا ما زوی لی منہا واعطیت
الکنزین الاحمر والابیض وانی سألت ربی لامتی ان لا یہلکہا بسنۃ عامۃ وان لا یسلط علیہم عدوا من سوی انفسہم
فیستبیح بیضتہم وان ربی قال یا محمد انی اذا قضیت قضاء فانہ لا یرد وانی اعطیتک لامتک
ان لا اہلکہم بسنۃ عامۃ وان لا اسلط علیہم عدوا من سوی انفسہم فیستبیح بیضتہم
ولو اجتمع علیہم من باقطارہا حتی یکون بعضہم یہلک بعضا ویسبی بعضہم بعضا رواہ مسلم
اور روایت ہی ثوبان سی کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بیشک اللہ تعالی نی سمیٹی میری لیی زمین یعنی اسکو سمیٹ کر مثل ہتھیلی کی
کر دکھایا پس دیکھا مین نی اوسکی مشرقون اور مغربون کو یعنی تمام زمین دیکھی اور بیشک میری امت قریب ہی کہ پہونچی اوسکی بادشاہی اوس
مسافت کو کہ اکٹھی کی گئی میری لیی زمین سی یعنی مشرق اور مغرب مین بادشاہ ہو وین اور تصرف کرین اور دیی گئی مجھکو میری لیی دو خزانہ سرخ
اور سفید ف ع یعنی سونی اور چاندی کی یعنی ایک تو کسری کا خزانہ جو بادشاہ ہی فارس کا کہ وہان سونا بہت ہی اور دوسرا قیصر کا خزانہ کہ وہ
بادشاہ ہی روم کا کہ وہان چاندی بہت ہی ت اور بیشک مین نی مانگا اپنی رب سی اپنی امت کی لیی کہ نہ ہلاک کرے امت کو ساتھ قحط عام کی

یعنی ایسا قحط نہو کہ ساری امت کو ہلاک کر دے اور یہ کہ نہ مسلط کرے اونپر دشمن سوای مسلمانون کی یعنی کافر پس مباح جانے اونکی جگہ اور خیمے جمع ہونیکی اور سلطنت کی یعنی ایسا نہو کہ دشمن جگہہ اونکی بود و باش کی لے لے اور سب کو ہلاک کر ڈالے اور بیشک فرمایا میرے رب نے اے محمد تحقیق جب حکم کرون مین کسی امر کا بس بلاشبہہ وہ نہین پھرتا اور تحقیق مین نے دیا تجکو یعنی عہد اپنا تیری امت کے لیے یعنی امت اجابت کے لیے یہ کہ نہ ہلاک کرونگا مین اونکو ساتہ قحط عام کے اور یہ کہ نہ مسلط کرونگا مین اونپر کوئی دشمن سوای مسلمانون کے پس مباح کرے وہ جگہہ اونکی بود و باش کی اگرچہ جمع ہووین اونپر وہ لوگ کہ زمین کے تمام طرفون مین ہین یعنی اگرچہ کافر ساری جہان کے جمع ہون اونسے لڑنے کے لیے یہانتک کہ ہووین تیری امت مین سے بعضے کہ ہلاک کرین بعضون کو اور قید کرین بعضے بعضون کو نقل کی یہ مسلم نے ف ع یعنی کافر ان کو اون سب پر غلبہ اور تسلط نہوگا اور سارا ملک اسلام نہ لے سکین گے لیکن تیری امت آپس مین لڑائی کرے اور بعضے بعضونکو ہلاک اور قید کرین اسیطرح قضای ربی اور تقدیر الٰہی مقرر ہوگئی ہرگز تغیر و تبدیل نپاوے **وعن** سعد ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مر بمسجد بنی معاویۃ دخل فرکع فیہ رکعتین وصلینا معہ ودعا ربہ طویلا ثم انصرف فقال سألت ربی ثلثا فاعطانی ثنتین ومنعنی واحدۃ سألت ربی ان لا یہلک امتی بالسنۃ فاعطانیہا وسألتہ ان لا یہلک امتی بالغرق فاعطانیہا وسألتہ ان لا یجعل بأسہم بینہم فمنعنیہا رواہ مسلم اور روایت ہے سعد سے یہ کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم گذرے بنی معاویہ کی مسجد پر ف ع بنی معاویہ ایک قبیلہ ہے انصار مین سے اور ابتک نشان اوس مسجد کا مدینہ منورہ کے باہر ہے پس آگئے آنحضرت مسجد مین اور دو رکعتین پڑہین مین کہ وہ شاید نفل یا فرض اور پڑہی ہم نے بہی ساتہ آنحضرت کے اور دعا مانگی آنحضرت نے اپنے رب سے بڑی دیر تک یعنی بڑی دعا التحیات مین مانگی یا بعد اوسکی اور ظاہر دوسری بات ہے پہر فارغ ہوئے نماز و دعا سے پس فرمایا کہ مانگین مین نے اپنے رب سے تین چیزین سو عنایت کین اوسنے مجکو دو اور نہ دی مجکو ایک مانگا مین نے اپنے پروردگار سے یہ کہ نہ ہلاک کرے میری امت کو ساتہ قحط عام کے سو دی مجکو یہ اور مانگا مین نے یہ کہ نہ ہلاک کرے میری امت کو ساتہ ڈوبنے کے یعنی ساری امت نہ ڈوب جاوے عذاب الٰہی سے جیسے کہ قوم فرعون دریای نیل مین غرق ہوئی اور قوم نوح طوفان سے سو یہ بہی عنایت ہوئی مجکو اور مانگا مین نے یہ کہ نہ گردانے آپسمین اونکی لڑائی یعنی آپس مین جنگ نہ کرین سو یہ نہ دی مجکو ف ع اس جگہہ سے معلوم ہوا کہ بعضی دعا انبیا علیہم السلام کی بہی قبول نہین ہوتی ہے نقل کی یہ مسلم نے **وعن** عطاء بن یسار قال لقیت عبد اللہ بن عمرو بن العاص قلت اخبرنی عن صفۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی التوراۃ قال اجل واللہ انہ لموصوف فی التوراۃ ببعض صفتہ فی القرآن یا ایہا النبی انا ارسلناک شاہدا ومبشرا ونذیرا وحرزا للامیین انت عبدی ورسولی سمیتک المتوکل لیس بفظ ولا غلیظ ولا سخاب فی الاسواق ولا یدفع بالسیئۃ السیئۃ ولکن یعفو ویغفر ولن یقبضہ اللہ حتی یقیم بہ الملۃ العوجاء بان یقولوا لا الہ الا اللہ ویفتح بہا اعینا عمیا واذانا صما وقلوبا غلفا رواہ البخاری وکذا الدارمی عن عطاء عن ابن سلام نحوہ وذکر حدیث ابی ہریرۃ نحن الآخرون فی باب الجمعۃ اور روایت ہے عطاء بن یسار سے کہ کہا اونہون نے کہ ملا مین عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے کہا مین نے مجکو خبر دو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعضی صفتون سے کہ جو توریت مین مذکور ہین ف ع ظاہر عبد اللہ بن عمرو نے توریت پڑہی ہے یا آنحضرت سے یا بعضے اہل کتاب سے جو ایمان لائے تھے سنی ہو اور عبد اللہ بن عمرو تھے اہل علم و کتاب سے کہ عالم تھے اگلی کتابون کے اور پڑہتے تہے اون کو اور لکہتے تہے آنحضرت کی حدیثین اور یہی کثیر الاحادیث ہین جیسے ابو ہریرہ کہا عبد اللہ بن عمرو نے ہان خبر دیتا ہون تجکو آنحضرت کی صفت کی جو توریت مین ہے خدا کی قسم بیشک وصف کیے گئے ہین آنحضرت توریت مین ساتہ بعضی صفتون اپنی کی جو مذکور ہین قرآن مین اس آیت مین اے نبی تحقیق

بہیجا ہی تجکو شاہد امت کی احوال پر اور خوشخبری دینی والا فرمان برداروں کو ثواب کی اور ڈرانی والا گنہگاروں کو عذاب سی اور پناہ واسطی امیوں کی **ف** مراد امیوں سی عرب ہین کہ وہ پڑہنا لکہنا اکثر نہین جانتی تہی یا اسلیی کہ ام القری کی طرف جو مکہ کا نام ہی نسبت کیی گئی ہین اور تخصیص عرب کی اسلیی ہی کہ آنحضرت اونہین مین سی ہین اور اونہین مین مبعوث ہوی اونکی محافظت کی لیی اہل عجم کی غلبہ سی اور اگر پناہ گہر ایسون شیطانی اور آفات نفسانی سی مراد کہین تو بہی وجود برکت آمود آنحضرت کا تمام عالم کی لیی پشت پناہ ہی اور بعضون نی کہا ہی کہ مراد پناہ سی نگہبان قوم کی ہی برباد ہونی اور عذاب کی اوترنی سی اونپر جب تک کہ وہ ہون اوس قوم مین چنانچہ قرآن شریف مین فرمایا وما کان اللہ لیعذبہم وانت فیہم **ت** تو بندہ خاص ہی میرا ای محمد کہ بندگی خاص کی حقیقت مین کوئی تیرا شریک نہین اور رسول ہی میرا یعنی بہیجا ہوا خلق کی طرف تیرا نام رکہا متوکل کہ سب کاربار اپنی تو نی مجہی سونپی اور صلاح اپنی زور اور طاقت پر بہروسا نکیا ایسا متوکل کہ نہین بدخو اور نہ سخت گو یا سخت دل اور نہ غل مچانی والا بازاروں مین **ف** تخصیص بازاروں کی بسبب عرف عادت کی ہی کہ وہان شور و غوغا بہت ہوتا ہی **ت** اور نہین دور کرتا بدی کو بدی کی ساتہ یعنی جو اوسکی ساتہ برائی کرے وہ اوسکی سزا نہین دیتا ولیکن درگذر کرتا ہی اور ڈہانکتا ہی اور دعای مغفرت کرتا ہی اوسکی لیی بلکہ احسان کرتا ہی اور نہ قبض کریگا اللہ روح اوسکی یہانتک کہ سیدہا کری اور ہدایت کری بسبب اوسکی قوم ٹیڑہی اور گمراہ کو ساتہ اسطرح کی کہ کہین نہین کوئی معبود مگر اللہ اور یہانتک کہ کہولی خدا تعالی بسبب اس کلمۂ طیبہ کی آنکہین اندہی اور کان بہری اور دل کہ نہ کچہ سمجہین اور نہ یاد کرین گویا غلاف اور پردہ مین ہین نقل کی یہ بخاری نی یعنی عطا بن یسار سی اور اسیطرح نقل کیا اوسکو دارمی نی عطا بن یسار سی اونہی عبد اللہ بن سلام سی مانند اوس حدیث کی کہ روایت کی بخاری نی عطا سی اونہی عبد اللہ بن عمر سی اور ذکر کی گئی حدیث ابی ہریرہ کی آنحضرت کی فضائل مین کہ اوسکی اول لفظ نحن الآخرون کا ہی بیچ باب جمعہ کی

## اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ

فصل دوسری عَنْ خَبَّابِ بْنِ الْأَرَتِّ قَالَ صَلّٰی بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةً فَأَطَالَهَا قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّیْتَ صَلٰوةً لَمْ تَكُنْ تُصَلِّیْهَا قَالَ أَجَلْ إِنَّهَا صَلٰوةُ رَغْبَةٍ وَرَهْبَةٍ وَإِنِّیْ سَأَلْتُ اللّٰهَ فِیْهَا ثَلَاثًا فَأَعْطَانِیْ اثْنَتَیْنِ وَمَنَعَنِیْ وَاحِدَةً سَأَلْتُهُ أَنْ لَا یُهْلِكَ أُمَّتِیْ بِسَنَةٍ فَأَعْطَانِیْهَا وَسَأَلْتُهُ أَنْ لَا یُسَلِّطَ عَلَیْهِمْ عَدُوًّا مِنْ غَیْرِهِمْ فَأَعْطَانِیْهَا وَسَأَلْتُهُ أَنْ لَا یُذِیْقَ بَعْضَهُمْ بَأْسَ بَعْضٍ فَمَنَعَنِیْهَا رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ

اور روایت ہی خباب بن ارت سی کہ نماز پڑہائی ہمکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی ایک نماز یعنی امامت کی ہماری پس دراز کیا اوسکو کہا صحابہ نی یا رسول اللہ پڑہی آپنی نماز ایسی دراز کہ نہین پڑہتی تہی آپ ایسا دراز نماز فرمایا ہان ہو سکی کہ یہ نماز رغبت اور خواہش اور دہشت کی تہی یعنی اوسمین دعا کرتا تہا مین اور امید قبولیت کی اور خوف نہ قبول ہونی کا رکہتا تہا اسلیی نماز دراز پڑہی مین نی اور خشوع اور خضوع بہت کیا اور تحقیق مین نی اللہ سی مانگین اوسمین تین چیزین سو عنایت فرمائین مجکو دو اور نہ دی ایک مانگا مین نی اوس سی کہ نہ ہلاک کری میری امت کو ساتہ قحط کی یعنی عام قحط کی اور اسی کی حکم مین ہی وبا اور مقصود یہ ہی کہ اونپر کوئی بلا ایسی نہ آوی کہ بالکل جڑ بنیاد سی اوکہڑ جاوین پس دی مجہی یہ دعا اور چاہا مین نی اوس سی یہ کہ نہ غالب کری اونپر دشمن کو سوای اونکی یعنی کفار کو غلبہ کلی نہ دی اسلیی کہ وہ بالکل ہلاک کرنا اور دبانا بالاکثر کا چاہتی ہین اونکی دشمنون سی یہ بات نہین ہوتی پس یہ بہی دی مجکو اور چاہا مین نی کہ نہ چکہاوی اونکی بعضون کو بعضون کا عذاب یعنی آپسمین لڑائی نہ کرین اور ہلاک نہ کرین ایک دوسری کو پس منع کی مجکو نقل کی ترمذی اور نسائی نی **وَعَنْ**

أَبِیْ مَالِكٍ الْأَشْعَرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ أَجَارَكُمْ مِنْ ثَلَاثِ خِلَالٍ أَنْ لَا یَدْعُوَ عَلَیْكُمْ نَبِیُّكُمْ فَتَهْلِكُوْا جَمِیْعًا وَأَنْ لَا یَظْهَرَ أَهْلُ الْبَاطِلِ عَلٰی أَهْلِ الْحَقِّ وَأَنْ لَا تَجْتَمِعُوْا عَلٰی ضَلَالَةٍ رَوَاهُ أَبُوْ دَاوٗدَ

اور روایت ہی ابی مالک اشعری سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ بیشک اللہ تعالی نی پناہ دی اور بچایا تمکو تین چیزون سی ایک یہ کہ
نہ بد دعا کری تمہارا نبی تمہارا کہ ہلاک ہو جاؤ تم سبہی یعنی پیغمبرون کی دوسری یہ کہ نہ غالب ہووین اہل باطل اہل حق پر ف ع یعنی کافر اگرچہ غالب
ہون اور مسلمان کم دین اسلام کو ہرگز مٹا نہ سکین گی چنانچہ حاکم کی روایت مین ہی حضرت عمر رضی سی کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ ہمیشہ ایک
گروہ میری امت مین سی غالب رہی گا حق پر یہانتک کہ قیامت قائم ہو اور ایک روایت مین ہی ابن ماجہ کی ابو ہریرہ سی کہ ہمیشہ رہی گا ایک گروہ
میری امت مین سی قائم اللہ کی حکم پر نہ ضرر پہونچا سکی گا اونکو مخالف اونکا تیسری یہ کہ امت میری ساری تمجمع ہو گمراہی پر ف ع اور یہ دلیل
اسپر کہ اجماع حجت ہی اور اجماع سی مراد ہی ہر زمانی کی مجتہد عالمون کا متفق ہونا ایک حکم شرعی پر نقل کی یہ ابو داود نی وعن عوف بن
مالک قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لن یجمع اللہ علی ہذہ الامۃ سیفین سیفا منہا وسیفا من عدوہا رواہ ابوداود
اور روایت ہی عوف بن مالک سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جمع نہ کری گا اللہ تعالی اس امت پر دو تلوارین ایک تلوار اس امت سی
اور دوسری اونکی دشمنون سی ف ع توربشتی نی کہا اسکی معنی یہ ہین کہ حق تعالی اس امت پر دو تلوارین نہ جمع کری کہ واقع ہو اوس سی ہلاک اور استیصال
بلکہ جب امت آپس مین لڑائی کری تب خدا تعالی کافرون کو مسلط کری کہ آپس کی لڑائی سی باز آئین اور طیبی نی کہا ظاہر یہ ہی کہ وعدہ کیا خدا تعالی نی
کہ نہ اکٹھا کری اس امت پر دو لڑائیان ساتھ کہ آپس مین بہی لڑائی کرین اور کافرون سی بہی بلکہ اگر ایک ہو تو دوسری نہو واللہ اعلم نقل کی یہ
ابوداود نی وعن العباس انہ جاء الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فکانہ سمع شیئا فقام النبی صلی اللہ علیہ وسلم
علی المنبر فقال من انا فقالوا انت رسول اللہ قال انا محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب ان اللہ خلق الخلق فجعلنی
فی خیرہم ثم جعلہم فرقتین فجعلنی فی خیرہم فرقۃ ثم جعلہم قبائل فجعلنی فی خیرہم قبیلۃ ثم
جعلہم بیوتا فجعلنی فی خیرہم بیتا فانا خیرہم نفسا وخیرہم بیتا رواہ الترمذی
اور روایت ہی عباس رضی اللہ عنہ سی کہ وہ آئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس یعنی غصہ مین بہری ہوئی پس گویا کہ عباس نی سنا تہا کافرون کا
کچہ طعن ف ع آنحضرت کی شان مین کہ کہتی تہی آنحضرت سی زیادہ مستحق تہی ساتہ نبوت کی کبرای عرب پس آنحضرت نی چاہا کہ اپنی شان اور بزرگی ظاہر
کرین تو جانین کہ کیا بڑی ہی شان اونکی اور بزرگ ہین نسب مین اور بہتر ہین اور اچہی ہین اور ون سی پس کہڑی ہوئی منبر پر آنحضرت پہر فرمایا
کون ہون مین جانتی ہو تم پس کہا صحابہ نی آپ رسول خدا کی ہین فرمایا آنحضرت نی یعنی اظہار شرف نسب اور اپنی ذات کی بزرگی کی لیی کہ مین
محمد ہون بیٹا عبد اللہ بن عبد المطلب کا یعنی اور عبد المطلب نہایت بڑی اور شریف اور مشہور تہی عرب مین تحقیق اللہ تعالی نی پیدا کی خلقت
یعنی جن و انس پس مجہی کیا بہترین خلقت مین کہ انسان ہین پہر کیا آدمیون کو دو فرقی یعنی عرب اور عجم پس کیا مجہکو اونکی بہترین فرقہ مین کہ
عرب ہین پہر کیا عرب کو قبیلہ قبیلہ پس کیا مجہکو اونکی بہترین قبیلہ مین کہ قریش ہین پہر کیا قریش کو گہرانہ گہرانہ پس کیا مجہکو اونکی بہترین گہرانون
مین کہ گہرانہ ہاشم کا ہی سو مین بہترین عرب یا بہترین آدمیون کا ہون ذات و حسب مین اور بہترین اونکا ہون گہرانہ اور نسب مین نقل کی یہ ترمذی نی
ف ع [illegible] زیادہ ہون مین سب مین ساتہ نبوت کی اور کتاب کی بیان سی معلوم ہوتا ہی کہ پیغمبر بڑا صاحب نسب ہو چنانچہ حدیث ہرقل
سی معلوم ہوتا ہی اور یہ بزرگی نبیون کی لیی لازم رکہنا اونکی گمان پر کہ کہتی تہی کیون نہ اترا قرآن اور نبوت مقرر ہوئی عظمای عرب پر کسی

نبوت فضل خدا کا ہی [illegible] نسب پر موقوف نہین جیسا کہ حق تعالی قرآن شریف مین فرماتا ہی اللہ اعلم حیث یجعل رسالتہ واللہ یختص برحمتہ
من یشاء واللہ ذو الفضل العظیم وکان فضل اللہ علیک عظیما وعن ابی ہریرۃ قال قالوا یا رسول اللہ متی وجبت لک النبوۃ

قال

قَالَ وَآدَمُ بَيْنَ الرُّوْحِ وَالْجَسَدِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی ابو ہریرہ رضی سی کہا اوس نی کہ عرض کیا صحابہ نی رسول اللہ کب آپ کی لیی نبوت ثابت ہوئی یعنی کس وقت مین آپ نبوت کو نامزد ہوئی فرمایا ثابت ہوئی ہی میری لیی اوس حال مین کہ آدم علیہ السلام درمیان روح اور بدن کی تہی ف ع یعنی اونکا پتلا زمین پر پڑا تہا بی جان اور معنی یہ کہ پہلی متعلق ہونی روح اونکی کی بدن سی یہ کنایہ ہی سبقت و تقدم سی نبوت کی یہ توجیہ ہی

وَعَنِ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ اِنِّيْ عِنْدَ اللّٰهِ مَكْتُوْبٌ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ وَاِنَّ اٰدَمَ لَمُنْجَدِلٌ فِيْ طِيْنَتِهٖ وَسَاُخْبِرُكُمْ بِاَوَّلِ اَمْرِيْ دَعْوَةُ اِبْرَاهِيْمَ وَبِشَارَةُ عِيْسٰى وَرُؤْيَا اُمِّيَ الَّتِيْ رَاَتْ حِيْنَ وَضَعَتْنِيْ وَقَدْ خَرَجَ لَهَا نُوْرٌ اَضَاءَ لَهَا مِنْهُ قُصُوْرُ الشَّامِ رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ وَرَوَاهُ اَحْمَدُ عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ مِنْ قَوْلِهٖ سَاُخْبِرُكُمْ اِلٰى اٰخِرِهٖ اور روایت ہی عرباض بن ساریہ سی اوس نی نقل کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی یہ کہ فرمایا تحقیق مین لکہا ہوا ہون اللہ کی نزدیک ختم کرنیوالا نبیون کا کہ بعد میری کوئی نبی نہوا اوس حال مین کہ تحقیق آدم علیہ السلام البتہ پڑی ہوئی تہی زمین پر اپنی مٹی گوندہی ہوئی مین ف ع طینتہ گوندہی ہوئی مٹی اور خلقت اور جبلت کی بہی معنی آئی ہین یعنی لکہا گیا مین خاتم النبیین اوس حال مین کہ آدم علیہ السلام درمیان آب و گل کی تہی یعنی پتلا اونکا بن رہا تہا بن نہ چکا تہا اور روح اوسمین پہونکی نہ تہی یہان کہتی ہین علماء کہ آنحضرت صلعم کی نبوت پہلی ہونی سی کیا مراد ہی اگر علم اور تقدیر الہی ہی تو سب انبیا کی نبوت کو شامل ہی اور اگر بالفعل ہی تو وہ دنیا مین ہوئی اوسوقت کہان جواب اسکا یہ ہی کہ مراد اظہار نبوت ہی فرشتون مین اور روحون مین جیسا کہ وارد ہی لکہنا اسم شریف کا عرش اور آسمان اور بہشت کی محل اور اوسکی بالاخانون پر اور حورعین کی سینون پر اور پتون پر جنت کی درختونکی اور درخت طوبی کی اور فرشتون کی آنکہون اور بہون پر بعضی عارفون نی کہا ہی کہ روح شریف آنحضرت صلعم کی بہی تہی روحون مین کہ اونکو تربیت کرتی تہی جیسا کہ اس عالم مین ساتہ بدن شریف کی مربی بدنون کی تہی اور روحون کا بدن سی پہلی پیدا ہونا بلا شبہ ثابت ہی واللہ اعلم اور اب خبر دون مین تمکو ساتہ اول امر اپنی کی کہ وہ دعا حضرت ابراہیم علیہ السلام کی ہی ف ع یعنی اول جو ظاہر ہوئی نبوت میری اور رسالت میری دنیا مین تو اونکی زبان سی ہوئی کہ دعا کی اونہون نی وقت بنانی خانہ کعبہ کی میری رسالت کی لیی چنانچہ آیت ربنا وابعث فیہم رسولا منہم اسپر دلالت کرتی ہی اور بشارت عیسی اور نیز بدستور اول امر میرا خوشخبری دینا عیسی علیہ السلام کا ہی یعنی جیسی کہ اس آیت مین ہی ومبشرا برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد اور نیز بدستور اول امر میرا خواب دیکہنا میری مانکا ہی کہ دیکہا اونہون نی جب جنا مجکو ف ع کہا طیبی وغیرہ نی احتمال ہی کہ مراد یہ ہو کہ دیکہنی ہی خواب مین یا بیداری مین پس پہلی صورت مین معنی جننی کی قریب جننی کی ہونگی کہ جیسی ایک روایت مین آیا ہی کہ جب حضرت کی والدہ آمنہ نام قریب جننی کی پہونچین تو خواب مین دیکہا کہ ایک فرشتہ نی آنکر کہا کہ کہہ پناہ مین دیتی ہون اسکو یعنی اپنی بچی کو کہ پیدا ہوگا کہ حضرت تہی واحد کی شر ہر حاسد کی سی اور اسکی پہلی وقت حمل رہنی کی خواب مین دیکہا تہا کہ فرشتہ کہتا ہی کہ تو جانتی ہی کہ تجہی حمل رہا ہی سید اس امت کا اور نبی کا اور دوسری صورت مین کہ جاگتی مین دیکہنا ہی ہوگی مرئی یعنی وہ چیز کہ دیکہی محذوف اور وہ وہ ہی کہ دلالت کرتا ہی اوسپر یہ قول حضرت صلعم کا اور تحقیق ظاہر ہوا میری مان کی لیی ایک نور کہ روشن ہوئی اونکی لیی اوس نور سی محل شام کی ف ع جیسا کہ اخبار مین آیا ہی کہ آنحضرت صلعم کی پیدا ہونی کی وقت ایک نور آمنہ سی ظاہر ہوا کہ ولایت شام کی گہر نمایان ہوئی اور یہ عبارت ہی اس سی کہ ظاہر ہوگی حضرت صلعم کی نبوت مابین مشرق اور مغرب کی اور مضمحل ہو گی اوس سی ظلمت کفر اور ضلالت کی نقل کی بغوی نی شرح السنہ مین یعنی ساتہ اسناد اپنی کی عرباض سی اور روایت کیا اسکو امام احمد نی ابی امامہ سی قول اونکی ساخبرکم سی آخر تک وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَا سَيِّدُ وَلَدِ اٰدَمَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَلَا فَخْرَ وَبِيَدِيْ لِوَاءُ الْحَمْدِ وَلَا فَخْرَ وَمَا مِنْ نَبِيٍّ يَوْمَئِذٍ

آدَمُ فَمَنْ سِوَاهُ اِلَّا تَحْتَ لِوَائِیْ وَاَنَا اَوَّلُ مَنْ تَنْشَقُّ عَنْهُ الْاَرْضُ وَلَا فَخْرَ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہی ابو سعید سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ نی کہ مین بہترین اولاد آدم ہون قیامت کی دن اور فرمایا کہ نہین کہتا مین یہ از راہ فخر کی اور اترانی کی ف ع بلکہ واسطی شکر اور بیان کرنی نعمت پروردگار کی اور بجالانی حکم پروردگار کی کہتا ہون کہ فرمایا ہی واما بنعمۃ ربک فحدث اور اسلیے بھی کہتا ہون کہ لوگ میری قدر پہچانین اور اعتقاد کرین اور عمل کرین بمقتضای اوسکی توقیر و تعظیم اور محبت اور ایمان کی اوسی اندازہ پر ت اور میری ہاتھہ مین ہی یعنی میری تصرف مین اور میری قیامت کی مقام محمود مین نیزہ حمد کا ف ح اور نہین فخر سی کہتا مین مراد نام و نشان اور یکتا ہونا آنحضرت کا حمد مین ہی اور من خلائق پر اور عرب شہرت کی مقام مین نیزہ کہڑا کرتی ہین اور آنحضرت صلعم کو حمد کی ساتہ نسبت ہی خاص کہ اونکا نام محمد اور احمد ہی اور صاحب مقام محمود ہین اور اونکی امت کو حمادون کہا کہ شادی و غمی مین خدا کی حمد کہتی رہتی ہین اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حامد و محمود ہونگی اور حمد الہی کی ساتہ دروازہ شفاعت کا کہلواوینگی جیسا کہ شفاعت مین گذرا بیان اسکا ترجمہ اور نہین کوئی پیغمبر قیامت کی دن کیا آدم اور کیا سوا انکی مگر میری نیزہ کی نیچی آوینگی اور پناہ ڈہونڈہینگی اور میری تابع ہونگی ف ع اس جگہہ سی معلوم ہوتا ہی کہ آنحضرت صلعم کو ظاہر کا بھی نیزہ ہو جیسا کہ بادشاہون اور سرداروں کی لیی ہوتا ہی اور نام اوسکا لواء الحمد ہوگا ترجمہ اور مین اول ہون جنکا کہ پہٹی اونسی زمین یعنی اول قبر سی مین ہی نکلونگا اور نہین مجکو فخر اسپر بلکہ اقرار ہی فضل حق کا اور اوسکی نعمت کا شکر ہی نقل کی ترمذی نی

وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی قَالَ جَلَسَ نَاسٌ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَخَرَجَ حَتّٰی اِذَا دَنَا مِنْہُمْ سَمِعَہُمْ یَتَذَاکَرُوْنَ قَالَ بَعْضُہُمْ اِنَّ اللّٰہَ اتَّخَذَ اِبْرَاہِیْمَ خَلِیْلًا وَقَالَ اٰخَرُ مُوْسٰی کَلَّمَہٗ تَکْلِیْمًا وَقَالَ اٰخَرُ فَعِیْسٰی کَلِمَۃُ اللّٰہِ وَرُوْحُہٗ وَقَالَ اٰخَرُ اٰدَمُ اصْطَفَاہُ اللّٰہُ فَخَرَجَ عَلَیْہِمْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَقَالَ قَدْ سَمِعْتُ کَلَامَکُمْ وَعَجَبَکُمْ اِنَّ اِبْرَاہِیْمَ خَلِیْلُ اللّٰہِ وَہُوَ کَذٰلِکَ وَمُوْسٰی نَجِیُّ اللّٰہِ وَہُوَ کَذٰلِکَ وَعِیْسٰی رُوْحُ اللّٰہِ وَکَلِمَتُہٗ وَہُوَ کَذٰلِکَ وَاٰدَمُ اصْطَفَاہُ اللّٰہُ وَہُوَ کَذٰلِکَ اَلَا وَاَنَا حَبِیْبُ اللّٰہِ وَلَا فَخْرَ وَاَنَا حَامِلُ لِوَاءِ الْحَمْدِ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ تَحْتَہٗ اٰدَمُ فَمَنْ دُوْنَہٗ وَلَا فَخْرَ وَاَنَا اَوَّلُ شَافِعٍ وَاَوَّلُ مُشَفَّعٍ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ وَلَا فَخْرَ وَاَنَا اَوَّلُ مَنْ یُّحَرِّکُ حِلَقَ الْجَنَّۃِ فَیَفْتَحُ اللّٰہُ لِیْ فَیُدْخِلُنِیْہَا وَمَعِیَ فُقَرَاءُ الْمُؤْمِنِیْنَ وَلَا فَخْرَ وَاَنَا اَکْرَمُ الْاَوَّلِیْنَ وَالْاٰخِرِیْنَ وَلَا فَخْرَ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَالدَّارِمِیُّ

اور روایت ہی ابن عباس رضی سی کہا کہ بیٹہی تہی لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی یارون مین نکلی آنحضرت صلعم گہر سی یہانتک کہ جب نزدیک ہوئی اونسی سنا اونکو کہ آپس مین ذکر کرتی ہین کہا اونکی بعضون نی کہ ابراہیم کو اللہ نی پکڑا دوست اور دوسری صحابیون نی کہا کہ موسی سی خدا تعالی نی باتین کرین اور اورون نی کہا کہ عیسی کلمہ ہین خدا کی کہ ایک کلمہ کن کی ساتہ بی اسباب ظاہری کی پیدا ہوئی اور پنگوڑی مین باتین کین اپنی لوگون سی اور روح ہین خدا کی کہ خدا نی روح الامین کو اونکی مان کی پاس بہیجا اور پہونک ماری اور اوس سی عیسی پیدا ہوئی اور بہی اونکی روحانیت کی آثار اتنی ظاہر ہوئی کہ مردونکو زندہ کرتی تہی اور کہا اورون نی آدم کو برگزیدہ کیا خدا تعالی نی کہ اونکو نام سب چیزون کی سکہائی اور فرشتون سی سجدہ کروایا اصحاب ان نبیون کا ذکر کر رہی تہی اور تعریف کر رہی تہی پس یکایک آگئی اونپر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور فرمایا کہ تحقیق سنا مین نی تمہارا کلام اور تعجب کرنا تمہارا کہ ابراہیم دوست اللہ کی ہین اور ہین وہ ایسی ہی بیشک خدا کی دوست خاص اور موسی ہمراز و ہمسخن خدا کی ہین اور وہ بہی ہین ایسی ہی اور عیسی خدا کی کلمہ ہین اور روح اوسکی اور وہ بہی ایسی ہی ہین اور آدم کو برگزیدہ کیا اللہ نی اور وہ بہی ویسا ہی ہین یعنی خبردار ہو اور مین حبیب خدا کا ہون اور نہین فخر سی کہتا ہون ف ح اور کہا ہی علمانی کہ حبیب وہ دوست ہی کہ مقام محبوبیت مین پہونچا ہو اور خلیل دوست مطلق ہی اگرچہ انبیا اور رسول بلکہ تمام ایمان والی بہی کہ دوست اور محبوب درگاہ الہی کی ہین لیکن اس جگہہ کلام کمال مین

اور خاص درجون مین ہی انتہی اتحاد بلا علاقہ فی کہا خلیل دوست ہی اپنی حاجت کی لیی اور حبیب دوست ہی بلا غرض اور بڑی دلیل اسپر کہ مرتبہ
آنحضرتؐ کا محبوبیت حق مین درجہ کمال کو پہونچا ہی یہ آیت ہی قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ ترجمہ اور مین اوٹھانیوالا ہونگا علم حمد کا
قیامت کی دن آدم اور آدم کی سوا جو ہین سب اوس علم کی نیچی ہونگی اور مین ہونگا اول شفاعت کرنیوالا اور اول شفاعت قبول کیا گیا قیامت
کی دن اور نہین فخر اور مین ہونگا اول اونکا جو ہلاوینگی وہ دروازی بہشت کی اور قصد اندر جانیکا کرین گی جب کھولنی پر ہونگا خدا تعالی اسپر کہ
دروازہ بہشت کا پھر مجکو داخل کریگا اوسمین یعنی فرشتونکو حکم کریگا دروازہ کھولنی کا اور مجکو اندر لیجانی کا اور حالانکہ میری ساتھ فقیر مسلمان ہونگی
اور نہین فخر ف یعنی مہاجرین اور انصار وغیرہ سی بموجب مراتب اپنی کی پہلی داخل ہونی مین چنانچہ آنحضرتؐ نی فرمایا کہ داخل ہونگی جنت مین
میری امت کی فقرا غنیون سی پانسو برس پہلی اور یہ دلیل ہی واضح اسپر کہ فقیر صابر بہتر ہی غنی شاکر سی اور نہین ہی فقر صوفیون کی نزدیک
فاقہ اور حاجت بلکہ فقر اونکی نزدیک ہی محتاج ہونا خدا تعالی کی طرف نہ طرف غیر اوسکی کی اور طلب کرنا خدا کا اوس ہی نہ غیر اوسکی سی اور تھوڑی سی
کہا فقر یہ ہی کہ تسکین ہو مال نہونی پر اور خرچ کرنا ہو ہونی پر اور فقر نفس سی پناہ مانگی ہی آنحضرتؐ نی اور تعریف کی غناء نفس کی اور جو فقر اور غنا باز
رکھی مولی سی وہ بری ہین اور حالت فقر بازرکھتی ہی بہت گرفتاریون سی اسی لیے حق تعالی نی انبیاء اولیا کی لیی مقرر رکھی اور ایک دلیل یہ ہی کہ
فقیر کافر کو جب عذاب ہلکا ہو دوزخ مین غنی کافر سی تو کیون نہ فائدہ دی یہ فقر مومن کو جنت مین ت اور مین ہون بزرگترین اگلون اور پچھلونکا
اور نہین فخر نقل کی یہ ترمذی اور دارمی نی ف ح اور ظاہر یہ ہی کہ مراد اگلی پچھلون سی انبیا ہین وعن عمرو بن قیس ان رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم قال نحن الآخرون ونحن السابقون یوم القیامۃ وانی قائل قولا غیر فخر ابراہیم خلیل اللہ
وموسی صفی اللہ وانا حبیب اللہ ومعی لواء الحمد یوم القیامۃ وان اللہ وعدنی فی امتی واجارہم من ثلث لا یعمہم
بسنۃ ولا یستاصلہم عدو ولا یجمعہم علی ضلالۃ رواہ الدارمی اور روایت ہی عمرو بن قیس سی یہ کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا ہم پیچھی
آنیوالی ہین اور ہم سابق اور اول ہین یعنی جنت کی داخل ہونی مین اور مراتب مین قیامت کی دن اور مین کہنی والا ہون ایک بات بغیر فخر کی یعنی
بلکہ مقصود اوس ہی بیان واقعی ہی اور وہ یہ ہی کہ ابراہیم دوست خدا کی ہین اور موسی برگزیدہ ہین خدا کی اور مین حبیب ہون خدا کا یعنی محب اور محبوب
ہون دونون اور میری ساتھ ہوگا جھنڈا حمد کا کہ دلالت کری میری احمد ومحمد ہونی پر قیامت کی دن یعنی مقام محمود مین اور تحقیق اللہ نی وعدہ
کیا ہی مجھسی یعنی خیر کثیر کا امت کی حق مین اور پناہ مین رکھا اونکو تین چیزون سی کہ نہ ہلاک کرڈالی گا اونکو ساتھ قحط کی اور نہ جڑ سی اوکھیڑ ڈالیگا اونکی
دشمن یعنی کافر بالکل سب کو نہ ہلاک کرڈالیگا اور نہ اکٹھا کریگا اونکو گمراہی پر یعنی سب متفق نہونگی ایسی حکم پر کہ موجب گمراہی کا ہی نقل کی یہ
دارمی نی وعن جابر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال انا قائد المرسلین ولا فخر وانا خاتم النبیین ولا فخر وانا اول شافع و
مشفع ولا فخر رواہ الدارمی اور روایت ہی جابر سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا مین کھینچنی والا رسولونکا ہون یعنی میری آگی چلینگا اونکی اور وہ پیچھی میری آوینگی بہشت
یا حشر کی میدان مین اور نہین کہتا مین یہ فخر سی اور مین ختم کرنیوالا ہون نبیونکا اور نہ کچھ فخر سی کہتا ہون اور مین ہون پہلا شفاعت کرنیوالا اور پہلا شفاعت قبول کیا گیا اور فخر سی نہین
نقل کی یہ دارمی نی وعن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انا اول الناس خروجا اذا بعثوا وانا قائدہم اذا وفدوا
وانا خطیبہم اذا انصتوا وانا مستشفعہم اذا حبسوا وانا مبشرہم اذا ایسوا الکرامۃ والمفاتیح یومئذ بیدی ولواء الحمد یومئذ
بیدی وانا اکرم ولد آدم علی ربی یطوف علی الف خادم کانہم بیض مکنون او لؤلؤ منثور رواہ الترمذی و
الدارمی وقال الترمذی هذا حدیث غریب اور روایت ہی انس سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ مین اول لوگون

وگون سی نکلنی والا ہونگا قبرسی جب اوٹہائی جاوینگی قبرون سی اور مین پیشوا ہونگا اونکا جب آوین وہ بارگاہ خداوندی مین اور مین اونکا
خطبہ پڑہنی والا ہونگا جسوقت چپ رہین گی وہ ف ع یعنی عذر کرنی سی اونکی متحیر ہونگی اور کلام نہ کرسکین گی اوسوقت مین اونکی طرف سی
بیان کرونگا اور شفاعت کرونگا خدا سی لیس مین ہی اوسوقت کلام کرسکونگا اوس مقام مین ثنا اور کوئی حتی کہ بڑی بڑی انبیا ایسی ثنا کرینگا اللہ تعالی
کی ایسی ثنا کہ لائق اوسکی ہی اور نہین اذن دیا جاویگا کسی کو اوسوقت کلام کرنیکا سوای میری پس حضرت مخصوص ہین اس قول حق سبحانہ کی سی
ہذا یوم لا ینطقون ولا یؤذن لہم فیعتذرون یا یہ محمول ہی اول امر پر یا خاص کفار کی حق مین ت مین خوشخبری دینی والا ہون مومنون کو
شفاعت اور مغفرت اور رحمت کی جب نا امید ہو وین ف ح ع یعنی جب غالب ہوا وپر نا امیدی اللہ کی رحمت سی بسبب غلبہ خوف کی
اور انبیا سی شفاعت طلب کرین اور وہ اوسپر جرات نکرسکین اور عذر کرین جیسی کہ حدیث شفاعت مین آیا ہی ت بزرگی اور بزرگی و کنجیان
اور کنجیان بہشت کی اور رحمت کی اوسدن یعنی قیامت مین میری ہاتہہ یعنی میری تصرف مین ہونگی اور جہنڈا حمد کا اوسدن ہاتہہ مین میری ہوگا
اور مین بڑا بزرگ ہون اولاد آدم کا پروردگار کی نزدیک خصوصا اوسدن گرد پہرین گی میری اور خدمت کرین گی میری ہزار خادم
گویا کہ وہ خادم انڈی ہین پوشیدہ ف ح تشبیہ دی حورونکو ساتہ انڈون شترمرغ کی کہ محفوظ ہوتی ہین غبار وغیرہ سی صفائی اور سفیدی
مین کہ مخلوط ہو ساتہ تہوڑی سی زردی کی کہ بدن کی رنگون مین یہ رنگ بہت اچہا ہوتا ہی اور مجمع البحار مین کہا کہ مراد بیض مکنون سی موتی
سیپ کی ہین کہ محفوظ ہوتی ہین ہاتہہ اور نظر کی پہونچنی سی حاصل یہ کہ وہ نہایت صاف اور خوش رنگ اور محفوظ لوگونکی نظر دین سی اور ہاتہہ
پہونچنی سی ہونگی یا موتی ہین بکہری ہوئی نقل کی یہ ترمذی اور دارمی نی اور کہا ترمذی نی کہ یہ حدیث غریب ہی یعنی جیسی موتی بکہری
خوب چمکتی ہین بہ نسبت لڑی کی موتیون کی ویسی ہی خوبصورت اور خدمت مین متفرق اور پہیلی ہوئی حاضر ہونگی وعن ابی ہریرۃ
عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال فاکسی حلۃ من حلل الجنۃ ثم اقوم عن یمین العرش لیس احد من الخلائق یقوم ذلک
المقام غیری رواہ الترمذی وفی روایۃ جامع الاصول عنہ انا اول من تنشق عنہ الارض فاکسی
اور روایت ہی ابوہریرہ سی اونہی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا پس پہنایا جاونگا مین حلہ یعنی جوڑا بہشت کی حلون سی پس کہڑا ہونگا
عرش کی داہنی طرف نہین کوئی خلائق مین کہ کہڑا ہو دی اوس مقام مین میری سوا اور جامع الاصول کی روایت مین ابی ہریرہ سی یہ عبارت
زیادہ ہی کہ مین پہلا اونشخص ہونگا کہ پہٹی اوسی زمین پس پہنایا جاونگا مین حلہ الخ وعنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم
قال سلوا اللہ لی الوسیلۃ قالوا یا رسول اللہ وما الوسیلۃ قال اعلی درجۃ فی الجنۃ لا ینالہا الا رجل واحد ارجو ان اکون انا ہو رواہ الترمذی
اور روایت ہی ابوہریرہ سی اونہی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا آنحضرت نی اللہ سی مانگو میری لیی وسیلہ ف ع یعنی جو کہ ذکر کیا
اذان کی دعا مین یہ دعا منگوانا آنحضرت کا امت سی واسطی اظہار محتاجگی کی ہی خدا تعالی کیطرف اور از راہ انکسار نفس کی یا اسلیی کہ فائدہ پاوی
امت اور ثواب اوسکی سبب یا یہ ہنمائی امت کی لیی کہ مانگی ہر ایک اونمین سی اپنی یار کی لیی دعا ت کہا صحابہ نی یا رسول اللہ اور کیا ہی وہ
فرمایا بہت بلند درجہ ہی جنت نپاویگا اوسکو مگر ایک مرد امید رکہتا ہون کہ ہونین وہ مرد ف ح یہ تواضع ہی آنحضرت کی اور یا اس سبب
ہی درگاہ خداوندیکا مگر متعین ہی کہ وہ حضرت ہی ہین ت نقل کی یہ ترمذی نی وعن ابی بن کعب عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم
قال اذا کان یوم القیمۃ کنت امام النبیین وخطیبہم وصاحب شفاعتہم غیر فخر رواہ الترمذی
اور روایت ہی ابی بن کعب سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی فرمایا کہ جب ہو قیامت کا دن ہونگا مین امام اور پیشوا سب نبیون کا

یعنی مقام محمود میں اور خطیب انکا یعنی جب وہ چپ ہونگے میں اونکی طرف سی کلام کرونگا جیسا کہ اوپر گذرا اور صاحب شفاعت اونکا بغیر
فخر کی کہتا ہون نقل کی یہ ترمذی نی وعن عبد اللہ بن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان لکل نبی ولاۃ من النبیین
وان ولیی ابی وخلیل ربی ثم قرأ ان اولی الناس بابراہیم للذین اتبعوہ وہذا النبی والذین آمنوا واللہ ولی المؤمنین رواہ الترمذی
اور روایت ہی عبد اللہ بن مسعود سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بیشک ہر نبی کی لیی دوست ونزدیک ساہی نبیون میں سی اور تحقیق میری
دوست اور قریب باپ میری اور دوست میری پروردگار کی یعنی ابراہیم ہیں پھر پڑہی آنحضرت نی یعنی تائید اور تقویت اس کلام کی لیی آیت
کہ تحقیق نزدیک ترین لوگونکی ساتھ ابراہیم کی البتہ وہ ہیں کہ جنہون نی متابعت کی ابراہیم کی یعنی اونکی زمانہ میں اور بعد اونکی اور یہ ہی یعنی
آنحضرت کہ مامور تھی ابراہیم کی متابعت اور موافقت کی دین اور شریعت میں اور وہ لوگ کہ ایمان لائی اور خدا تعالی دوست ہی مسلمانون کا
اور کارساز نقل کی یہ ترمذی نی وعن جابر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان اللہ بعثنی لتمام مکارم الاخلاق
وکمال محاسن الافعال رواہ فی شرح السنۃ اور روایت ہی جابر سی یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ بیشک خدا تعالی نی بہیجا مجکو
واسطی تمام کرنی اچہی خوبیون کی اور پورا کرنی کی اچہی کامون کی یعنی مجکو بہیجا ہی واسطی ہدایت خلق کی اور خوب کامل کرنی اونکی کی اخلاق
باطن اور افعال ظاہر میں نقل کی یہ بغوی نی شرح السنۃ میں وعن کعب یحکی عن التوراۃ قال نجد مکتوبا محمد رسول اللہ
عبدی المختار لا فظ ولا غلیظ ولا سخاب فی الاسواق ولا یجزی بالسیئۃ السیئۃ ولکن یعفو ویغفر مولدہ
بمکۃ وہجرتہ بطیبۃ وملکہ بالشام وامتہ الحمادون یحمدون اللہ فی السراء والضراء یحمدون اللہ فی
کل منزلۃ ویکبرونہ علی کل شرف رعاۃ للشمس یصلون الصلوۃ اذا جاء وقتہا یتأزرون علی انصافہم ویتوضؤن
علی اطرافہم منادیہم ینادی فی جو السماء صفہم فی القتال وصفہم فی الصلوۃ سواء لہم باللیل دوی کدوی
النحل ہذا لفظ المصابیح وروی الدارمی مع تغییر یسیر اور روایت ہی کعب احبار سی جو بڑی تابعیون میں سی اور اہل کتاب
کی عالمون میں سی ہیں نقل کرتی ہیں توریت سی کہا لکہا ہوا پاتا ہون میں یعنی توریت میں کہ محمد بہیجا ہوا خدا کا بندہ میرا ہی برگزیدہ نہیں درشت خو اور
نہیں سخت گو اور نہ چلانیوالا بازارون میں اور بدلا نہیں لیتا ساتھ برائی کی برائی کا لیکن معاف کرتا ہی اور بخش دیتا ہی اوسکی پیدائش مکہ میں ہی
اور جگہ اوسکی ہجرت کی مدینہ ہی اور بادشاہی اوسکی شام میں ہی ف ع بادشاہی سی مراد ہی دین ونبوت ظہور اوسکا شام کی ولایت میں بیشک
اکثر اور جہاد اوس ملک میں زیادہ ہی وگرنہ بادشاہی آنحضرت کی ساری جہان میں ہی یا یہ مراد ہی کہ بادشاہی اونکی بعد تمام ہونی مدت اونکی کی
اور ایام خلافت اونکی کی شام میں ہوگی جیسا کہ معاویہ کی لیی اور بعد اونکی بنی امیہ کی لیی ہوئی ت اور امت اوسکی بہت حمد کرنیوالی ہی اور شکر کرنیوالی
خدا تعالی کا حمد اور شکر کرینگی وہ خدا کا شادی اور غمی اور فراخی اور تنگی میں یعنی ہر حال حمد وشکر کرینگی وہ خدا کی ہر منزل میں یعنی جب
مکان میں منزل کرینگی اور اوترینگی یا پست مکان میں نیچی اوترینگی وقت تقریبہ اس قول کی اور خدا کی بڑائی کرینگی ہر بلندی پر یعنی اللہ اکبر کہتی
چڑہینگی رعایت اور نگہبانی کرنیوالی ہونگی سورج کی ف ع یعنی اوسکی طلوع وغروب وزوال کا دہیان رکہینگی نماز وعبادت کی وقتونکی لیی
اور روایت کیا ہی حاکم نی عبد اللہ بن ابی اوفی سی مرفوعا کہ تحقیق اچہی خدا کی بندہ میں وہ ہیں کہ جو خیال رکہتی ہیں سورج اور چاند اور ستارون
اور سایون کا خدا تعالی کی یاد کی لیی ت ادا کرینگی نماز جب اوسکا وقت آوی ازار باندہینگی اپنی کمرون پر یعنی ناف پر اور مبالغہ کرینگی تشمیر میں
یا مراد یہ ہی کہ اپنی آدہی پنڈلیون تک پہنینگی اور وضو کرینگی اپنی اطرافون پر یعنی ہاتہہ اور پاؤن اور مونہہ پر یعنی پورا وضو کرینگی آواز کرنیوالا اونکا آواز کریگا

آسمان و زمین کی درمیان یعنی اذان کہی بلند مکان پر مانند منارہ وغیرہ کی صف اونکی لڑائی میں اور صف اونکی نماز میں برابر ہی یعنی برابر
کھڑی ہوتی ہیں کافروں سی لڑنی کو اور نماز میں بھی برابر جماعت کرتی ہیں شیطان اور نفس کی مارنی کو اونکی ہی رات کو پست آواز یعنی تسبیح اور
تہلیل اور ذکر اور قرآن پڑھنی میں جیسی شہد کی مکھی کی آواز یہ لفظ مصابیح کی ہیں اور نقل کی یہ دارمی نی ساتھ تھوڑی تغییر کی **وعن**
عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ سَلَامٍ قَالَ مَکْتُوْبٌ فِی التَّوْرٰىۃِ صِفَۃُ مُحَمَّدٍ وَعِیْسَی ابْنُ مَرْیَمَ یُدْفَنُ مَعَہٗ قَالَ اَبُوْ مَوْدُوْدٍ وَقَدْ بَقِیَ فِی الْبَیْتِ مَوْضِعُ قَبْرٍ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ
اور روایت ہی عبد اللہ بن سلام سی کہا کہ لکھی ہوئی ہیں توریت میں صفتیں آنحضرت صلعم کی اور یہ بھی لکھا ہوا ہی کہ عیسی بیٹی مریم کی دفن کیی جاینگی
آنحضرت صلعم کی ساتھ اونکی حجری میں کہا ابو مودود نی جو حدیث کی راویوں میں سی ہیں تحقیق باقی رہی گھر میں یعنی عائشہ رض کی حجری میں کہ جہاں آنحضرت
مدفون ہیں ایک قبر کی جگہ وہاں نقل کی ترمذی نی ف عیسی علیہ السلام مدفون ہونگی گویا حکمت جگہ کی باقی رہنی میں یہاں باوجود قصد کرنی بعضی صحابہ کی
دفن کا وہاں اور نہ میسر آنا اوسیکا یہی اور ضروری ہی بہتوں نی جو کہ حجرۂ شریف میں داخل ہوئی ہیں کہ دیکھیں اونہوں نی تین قبریں اسطرح
کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر تو مقدم ہی یعنی جانب قبلہ کی اور ابو بکر کی متاخر اوس سی کہ سر اونکا مقابل ہی پشت آنحضرت کی اور عمر رضی اللہ تعالی
پشت ابو بکر رض کی اور ایک قبر کی جگہ پہلو میں عمر رض کی باقی ہی اور آیا ہی کہ عیسی بعد ٹھہرنی اپنی کی زمین میں حج کرینگی اور روضہ سی پھر آوینگی
اور درمیان میں مکہ اور مدینہ کی انتقال کرینگی اور اوٹھا کر لیجاوینگی مدینہ میں پس دفن کیی جاوینگی حجرۂ شریفہ میں حضرت عمر رض کی پہلو میں پس ہونگی
وہ دونوں صحابی بیچ میں دو نبیوں کی علیہم الصلاۃ والسلام الی یوم القیامہ رواہ الترمذی

## الفصل الثالث فصل تیسری

**عن** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی فَضَّلَ مُحَمَّدًا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلَی الْاَنْبِیَاءِ وَعَلٰی اَھْلِ السَّمَاءِ فَقَالُوْا یَا اَبَا
عَبَّاسٍ بِمَ فَضَّلَہُ اللّٰہُ عَلٰی اَھْلِ السَّمَاءِ قَالَ اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی قَالَ لِاَھْلِ السَّمَاءِ وَمَنْ یَّقُلْ مِنْھُمْ اِنِّیْ اِلٰہٌ مِّنْ دُوْنِہٖ
فَذٰلِکَ نَجْزِیْہِ جَھَنَّمَ کَذٰلِکَ نَجْزِی الظّٰلِمِیْنَ وَقَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی لِمُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّا فَتَحْنَا لَکَ فَتْحًا مُّبِیْنًا
لِّیَغْفِرَ لَکَ اللّٰہُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِکَ وَمَا تَاَخَّرَ قَالُوْا وَمَا فَضْلُہٗ عَلَی الْاَنْبِیَاءِ قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَمَا اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا بِلِسَانِ
قَوْمِہٖ لِیُبَیِّنَ لَھُمْ فَیُضِلُّ اللّٰہُ مَنْ یَّشَاءُ الْاٰیَۃَ وَقَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی لِمُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَمَا اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا کَافَّۃً لِّلنَّاسِ فَاَرْسَلَہٗ اِلَی الْجِنِّ وَالْاِنْسِ
روایت ہی ابن عباس رض سی کہ کہا اونہوں نی تحقیق اللہ تعالی نی فضیلت دی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو انبیا پر اور اہل آسمان پر یعنی فرشتوں پر
کہا لوگوں نی ای ابو العباس کس چیز کی ساتھ فضیلت دی حق تعالی نی آنحضرت صلعم کو آسمان والوں پر کہا ابن عباس رض نی کہ یوں فضیلت دی
کہ بیشک اللہ تعالی نی فرمایا فرشتوں کو یہ کلام اور جو کوئی کہی فرشتوں میں سی تحقیق میں معبود ہوں خدا کی سوا پس اوسکو اوسکی بدلی میں دینگی ہم
دوزخ اسیطرح بدلا دیتی ہیں ہم ظالموں کو جو حد سی گذریں ف ح یعنی پس حق تعالی نی فرشتوں کی لیی اسطرح کا سخت اور دبدبہ اور تہدید
کی ساتھ خطاب کیا اور مقرر کیا اوپر عذاب سخت ت اور فرمایا اللہ تعالی نی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی لیی مہربانی اور رحمت کی ساتھ کہ تحقیق
ہمنی کھول دیا تیری لیی دروازہ برکتوں اور بزرگیوں کا صاف کھول دینا کہ شہر اوسکی فتح مکہ کی ہی تو کہ بخشدی تیری لیی خدا تعالی گناہ تیری
جو پہلی گذری اور پیچھی آویں ف ش اس آیت میں تاویلیں بہت ہیں اور سب توجیہیں درست ہیں یہ توجیہ خوب ہی کہ یہ کلمہ بزرگی اور مہربانی اور کرم کا
ہی بلا کی گناہ ہوں آقا جب غلام سی خوش ہوتی ہیں تو کہتی ہیں یعنی سب تیری گناہ بخشدیی جو کچھ کری تو تجھ پر مواخذہ نہیں اگرچہ وہ غلام
بی گناہ ہو ت کہا لوگوں نی اور کیا ہی بزرگی اونکی انبیا پر کہا ابن عباس رض نی یعنی بیچ بیان بزرگی اونکی کی انبیا پر فرمایا اللہ تعالی نی اور نہیں
بھیجا ہمنی کوئی پیغمبر مگر اوسکی قوم کی زبان کی ساتھ تو کہ بیان کری اونکی لیی احکام و شرائع پس گمراہ کرتا ہی خدا جسکو چاہتا ہی تا تمام آیت اور

فرمایا اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد صلعم کے لیے اور نہیں بھیجا ہمنے تجکو مگر تمام لوگوں کے لیے بس رسول کیا اللہ تعالیٰ نے آنحضرت کو جن اور آدمیوں کی طرف **ف** ہے اور خاص کرنا آدمیوں کا آیت مین اسلیے ہے کہ وہ اشرف المخلوقات ہین اور مقصود اصلی آیت مین تعمیم آدمیونکی ہے تخصیص عرب کی جیسے کہ بعضی اہل کتاب کہتے تھے باطل ہوجائے اور دلیلین آیات اور احادیث مین بہت ہین اسلیے کہ آنحضرت نبی ہین جنون کی بھی **وعن ابی ذر** الغفاری قال قلت یا رسول اللہ کیف علمت انک نبی حتی استیقنت فقال یا ابا ذر اتانی ملکان وانا ببعض بطحاء مکۃ فوقع احدھما الی الارض وکان الاخر بین السماء والارض فقال احدھما لصاحبہ اھو ھو قال نعم قال فزنہ برجل فوزنت بہ فوزنتہ ثم قال زنہ بعشرۃ فوزنت بھم فرجحتھم ثم قال زنہ بمائۃ فوزنت بھم فرجحتھم ثم قال زنہ بالف فوزنت بھم فرجحتھم کانی انظر الیھم ینتثرون علی من خفۃ المیزان قال فقال احدھما لصاحبہ لو وزنتہ بامتہ لرجحھا رواھما الدارمی اور روایت ہے ابوذر غفاری سے کہ کہا مین نے یا رسول اللہ کیونکر جانا آپنے کہ تم نبی ہو یہانتک کہ یقین کیا تمنے پس فرمایا آنحضرت نے اے ابوذر آئے میرے پاس دو فرشتے اس حال مین کہ مین بطحا مکہ کی ایک جانب مین تہا پس اوتر آیا ایک اون دو فرشتون مین سے زمین کی طرف اور دوسرا آسمان اور زمین کی درمیان پس کہا ایک نے اون دو مین سے اپنے یار کو کیا وہ یہی ہے یعنی یہی پیغمبر ہے کہ جسکی خبر دی ہمکو حق تعالیٰ نے کہ میرا ایک پیغمبر ہے اوسکی پاس جاؤ کہا اوسکی یار نے ہان وہی ہے کہا اوس ایک نے اپنے یار سے کہ پس تول اسکو اور اندازہ کر ایک مرد کی ساتھ اسکی مرتبہ مین سے پس تولا گیا مین اوس مرد کی ساتھ سو غالب آیا مین اوسپر پہر کہا تول اسکو دس مرد کی ساتھ پس تولا گیا مین اونکی ساتھ پس غالب آیا مین اونپر پہر کہا تول اسکو سو مرد کی ساتھ پس تولا گیا مین اونکی ساتھ سو اونپر بہی غالب ہا پہر کہا تول اسکو ہزار کی ساتھ پس تولا گیا مین اونکی ساتھ بہی سو اونپر بہی غالب ہوا مین گویا کہ مین دیکہتا ہون اون ہزار مرد کی طرف کہ وہ مجہپر گری پڑتی ہین ترازو کی ہلکا ہونے سے یعنی جس پلڑی پر وہ تہی ایسا وہ بسبب ہلکی پن کی اونچا ہو رہا تہا کہ وہ لوگ ایسے معلوم ہوتی تہی کہ مجہپر گویا اب گری فرمایا آنحضرت نے پس کہا ایک نے اون دونون مین سے اپنے یار سے کہ اگر تو اسکو تولے اسکی ساری امت کی ساتھ تو بے شک غالب آوے یہ ساری امت پر نقل کین یہ دونون حدیثین دارمی نے **وعن** ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کتب علی النحر ولم یکتب علیکم وامرت بصلوۃ الضحی ولم تؤمروا بہا رواہ الدارقطنی اور روایت ہے ابن عباس سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ فرض کی گئی مجہپر قربانی اور تمپر فرض نہین کی گئی یعنی آنحضرت پر قربانی واجب تہی بہر صورت یعنی اگرچہ غنی نہون نہ امت پر مگر جب غنی ہون اور مین نماز چاشت کا حکم کیا گیا یعنی بطور وجوب کی اور تم امر نہین کیے گئے اوسکا یعنی تمپر واجب نہین بلکہ سنت ہے نقل کی یہ دارقطنی نے

## باب اسماء النبی وصفاتہ صلی اللہ علیہ وسلم

باب ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نامون اور صفتون کا جاننا چاہیے کہ آنحضرت کی نام مبارک بہت ہین اور قرآن مجید اور آسمانی کتابون مین مذکور ہین اور انبیاء علیہم السلام کی زبانون پر اور سنت مین وارد ہین اور بہت مشہور آنحضرت کا نام محمد ہے اور یہ نام آپکی دادا عبد المطلب نے رکہا اور جب اونسے کہا کسینے کہ تمنے اپنی بیٹے کا نام اپنی آبا اور اجداد کی نام پر کیون نہ رکہا اور یہ نام ہرگز ہماری قوم مین نہین ہوا اونہون نے کہا یہ نام اسکا مین نے اس امید پر رکہا ہے کہ تمام اہل زمین کی زبان پر تعریف کیا جاوے اور ایک روایت مین ہے کہ خدا تعالیٰ آسمان مین اوسکی تعریف کرے اور لوگ زمین مین اور آیا ہے کہ عبد المطلب نے خواب مین دیکہا گویا ایک زنجیر چاندی کی اونکی پیٹہ سے نکلی ہے کہ ایک طرف اوسکی آسمان مین ہے اور ایک طرف مشرق مین اور ایک طرف مغرب مین بعد اوسکی وہ زنجیر ایک درخت ہوگئی ہے کہ ہر پتے پر اوسکی نور ہے اور اہل مشرق اور مغرب اوسکی ساتہ متعلق ہین پس یہ خواب کسی کہا اونہون نے تعبیر دی کہ اونکی پشت سے ایک شخص پیدا ہوگا کہ اہل مشرق اور مغرب اوسکی تابع ہونگے اور تعریف کیا جاوے گا وہ آسمان اور زمین مین

محمد نام رکھا اور آنحضرت صلعم کی والدہ آمنہ نے بھی خواب دیکھا کہ کوئی کہتا ہی کہ تجکو حمل ہوا اس امت کی سردار اور پیغمبر کا اور جب جنی تو نام اوسکا محمد رکھیو
اور روایت کیا گیا ہی کہ آنحضرت صلعم کی پیدا ہونے سی پہلی کسیکا یہ نام نتہا جب اہل کتاب نے خبر دی کہ قریب ہی کہ پیغمبر آخر زمانہ کا پیدا ہووی اور نام اوسکا محمد
ہو چار شخصوں نے اپنی بیٹون کا نام محمد اسی آرزو مین رکھا کہ شرف نبوت سی مشرف ہون لیکن یہ چار نام بھی آنحضرت صلعم کی نام سی پہلی نہین ہو سکتے
کیونکہ آنحضرت صلعم کا نام سنکر یہ نام رکھتی تہی اور مواہب لدنیہ مین ذکر کیا ہی کہ القاب اور نام آنحضرت صلعم کی قرآن مجید مین بہت آئی ہین سو بعضی عالمون نی
ننانوی نام جمع کیی ہین موافق اسمای الہی کی اور قاضی عیاض نی کہا کہ حق جل وعلا نی تیس نام اپنی نامون مین سی اپنی حبیب کی لیی خاص کیی ہین
بعضون نی کہا ہی کہ جب تلاش کیی جاوین آنحضرت صلعم کی نام پہلی کتابون مین اور قرآن اور حدیث مین تو تین سو ہوتی ہین اور چار سو بھی آئی ہین اور
قاضی ابو بکر بن العربی نی جو مالکی مذہب کی بڑی عالمون مین سی ہین کہا بعضی صوفیون نی کہا ہی کہ خدا تعالی کی ہزار نام ہین اور اوسکی حبیب کی بھی
ہزار نام ہین مراد اوصاف ہین اور ہر صفت سی اسم نکلتا ہی اور سیوطی نی ایک کتاب علحدہ آنحضرت صلعم کی نامون مین تالیف کی ہی اور طیبی نی یہ نام ذکر کیی
اور شرح کی اور مؤلف نہین لایا مگر کئی نام دو حدیثون مین اور مراد آنحضرت صلعم کی صفات سی بیان احوال حلیہ شریف اور صورت ظاہر کا ہی اور آنحضرت صلعم کی
اخلاق اور باطن کی خصلتون کا بیان اور باب مین ہوگا اللہم صل علی محمد وسلم بعدد اسمائک الحسنی بعدد کل معلوم لک وعلی آلہ واصحابہ واتباعہ اجمعین

## الفصل الاول

فصل پہلی عن جبیر بن مطعم قال سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان لی اسماء انا محمد وانا احمد
وانا الماحی الذی یمحو اللہ بی الکفر وانا الحاشر الذی یحشر الناس علی قدمی وانا العاقب والعاقب الذی لیس بعدہ نبی متفق علیہ
روایت ہی جبیر سی کہ کہا سنا مین نی آنحضرت صلعم سی فرماتی کہ تحقیق میری لیی نام ہین یعنی بہت سی اور مشہور ایک نام میرا محمد ہی اور دوسرا احمد ف یعنی بعضی روایتون مین
محمود بھی آیا ہی اور مشتق حمد سی ہین محمود تعریف کیا گیا ذات و صفات کی دنیا اور آخرت مین اور محمد بہت تعریف کیا گیا بی حد وبی شمار اور احمد سب سی زیادہ
تعریف کیا گیا اگلی پچھلوں مین اور حق تعالی کی پہلی کلام مین یا اپنی مولا کی بہت تعریف کرنیوالا کہ کسی کو معلوم نہین جیسی مقام محمود مین ہوگا اور کرتا ہووی
اونکی لیی لوای حمد ہی اور میرا نام ماحی ہی یعنی مٹانیوالا ایسا کہ مٹاتا ہی اللہ میری دعوت کی سبب کفر کو یعنی زیادہ بہ نسبت اور پیغمبرون کی دعوت کی اور
نام میرا حاشر ہی کہ اوٹھائی جائینگی اور جمع کیی جاوینگی لوگ میری قدم پر یعنی اول مین قبر سی اوٹھونگا پہر اور لوگ میری پیچہی اور نام میرا عاقب ہی اور عاقب
وہ ہی کہ نہووی پیچہی اوسکی کوئی نبی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی فساح عاقب کی معنی ہین پیچہی آنیوالا اور مراد پیچہی آنیوالا تمام پیغمبرونکی وعن ابی موسی الاشعری رضی
قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یسمی لنا نفسہ اسماء فقال انا محمد واحمد والمقفی والحاشر ونبی التوبۃ
ونبی الرحمۃ رواہ مسلم اور روایت ہی ابو موسی اشعری سی کہ کہا تہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نام بیان کرتی ہماری لیی اپنی ذات
شریف کی اپنی نام پس فرمایا مین ہون محمد اور احمد اور مقفی یعنی پیچہی آنیوالا سب پیغمبرون کی اور حاشر کہ معنی اسکی اوپر کی حدیث مین مذکور ہوی اور نبی توبہ کا
فساح یعنی ساری خلقت نی آنحضرت صلعم کی ہاتھ پر توبہ کی نبی التوبہ حضرت کا نام اسی ہوا کہ آپ توبہ اور رجوع الی اللہ بہت رکہتی تہی اور بار بار
کی توبہ آپکی امت مین مقبول ہوئی بخلاف اگلی امتون کی کہ بغیر قتل اور سزا کی قصور اونکا نہ معاف ہوتا تہا اور نبی رحمت کا چنانچہ فرمایا اللہ تعالی نی قرآن
مین وما ارسلناک الا رحمۃ للعالمین نقل کی یہ مسلم نی وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الا تعجبون
کیف یصرف اللہ عنی شتم قریش ولعنہم یشتمون مذمما ویلعنون مذمما وانا محمد رواہ البخاری اور روایت ہی ابو ہریرہ سی کہا فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ کیا تعجب نہین کرتی تم کہ کیونکر باز رکہا مجھسی خدا تعالی نی مشرکین قریش کا برا کہنا اور اونکا لعنت کرنا کہ وہ برا کہتی ہین
مذمم کو اور مین محمد ہون فساح یعنی وہ بدبخت مشرک آنحضرت صلعم کو مذمم کہتی تہی کہ معنی مین نقیض محمد کی ہین یعنی مذمت کیا گیا اور آپکا یہ نام لیکر

آپ کو جادوگر کہتے اور بعض طعن کرتے سو آنحضرت نے فرمایا کہ وہ بد کہا اور لعن طعن مذمم کو کرتی ہیں اور میں مذمم نہیں ہوں پس کیا ہی اللہ تعالی نی اونکی بدکہا اوسی بچایا مجھکو۔ نقل کی یہ بخاری نی **وعن** جابر بن سمرۃ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قد شمط مقدم راسہ ولحیتہ وکان اذا ادھن لم یتبین واذا شعث راسہ تبین وکان کثیر شعر اللحیۃ فقال رجل وجہہ مثل السیف قال لا بل کان مثل الشمس والقمر وکان مستدیرا ورایت الخاتم عند کتفہ مثل بیضۃ الحمامۃ یشبہ جسدہ رواہ مسلم

اور روایت ہی جابر بن سمرہ سے کہا کہ تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ تحقیق ظاہر ہوئی تہی کچہ بال سفید حضرت کی سر اور ڈاڑہی کی اگلی جانب میں اور جب تیل لگاتی تہی تو ظاہر نہوتی تہی وہ سفیدی اور جب پراگندہ ہوتی تہی سر مبارک کی بال تو ظاہر ہوتی تہی سفیدی ف ح اسلیی کہ تیل لگانی سی بال مجتمع ہوجاتی ہیں پس چونکہ بال سفید آپ کی کم تہی ظاہر نہوتی تہی اور پراگندگی اور ژولیدگی میں بال جدا جدا ہوتی ہیں پس معلوم ہونی لگتی ہیں سفید سیاہ میں سے اور آنحضرت کی سر اور ڈاڑہی میں سفید بال بیس سی زیادہ نتہی تہوڑی ہیں اور بعضی روایتیں اس سی کم آئی ہیں اور تہی آنحضرت بہت بالوں والی ڈاڑہی کی یعنی گنجان تہی ڈاڑہی آپکی گہنی تہی ہلکی نتہی جیسی اور روایت میں کث اللحیۃ آیا ہی اور حضرت کی ڈاڑہی شریف کی درازی میں کچہ ثابت نہیں ہوا اور صحابہ عظام سی ڈاڑہی کی طول منقول ہی چنانچہ آیا ہی کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی ڈاڑہی نی اونکا تمام سینہ کندہوں تک بہر دیا تہا اور لکہا ہی کہ حضرت شیخ محی الدین عبد القادر جیلانی کی ڈاڑہی لمبی چوڑی تہی اور ابن عمر رضی سی آیا ہی کہ قبضہ سی زیادہ نہ رکہتی تہی غرض کہ ڈاڑہی ایک مشت سی کم ہو نہیں اور زیادہ میں روایات اور آثار مختلف آئی ہیں پس کہا ایک مرد نی یعنی وقت بیان کرنی جابر کی حلیہ شریف کو کہ تہا آنحضرت کا چہرہ مبارک مانند تلوار کی یعنی چمک اور روشنی میں لیکن چونکہ یہ وہم تہا طول کو بہی کہا جابر نی نہ بلکہ تہا مانند سورج اور چاند کی اور تہا چہرہ مبارک آپکا گرد ف ح یعنی مائل گولائی کی طرف اور حدیث میں آیا ہی بل مثل القمر اور ایک میں آیا ہی وکان وجہہ قطعۃ قمر اور ایک اور میں آیا ہی کہ چمکتا تہا روی مبارک آنحضرت کا جیسی چمکتا ہی چودہویں رات کا چاند اور ایک روایت میں آیا ہی کہ ہوتا تہا روی مبارک آپکا جب خوشحال ہوتی مثل آئینہ کی اور عکس پڑتا تہا صورت دیوار کا چہرہ شریف میں تو سب تشبیہیں ہیں کہ تشبیہ دینی والوں نی اپنی فہم کی موافق تعریف کی ہیں ورنہ آنحضرت کی جمال باکمال کی ابہت وجلالت اور حسن وملاحت سی کوئی چیز مشابہت نہیں رکہتی ہیبت

کسی کا بحسن وملاحت بیار ما نرسد * ترا درین سخن انکار کار ما نرسد * ہزار نقش برآید زکلک صنع ولی * یکی بخوبی نقش نگار ما نرسد * صلی اللہ علیہ وسلم علی صحبہ وآلہ قدر حسنہ وجمالہ وکمالہ

اور جاننا چاہیی کہ دور روی مبارک کا بشکل دائرہ کی نہیں تہا کہ آفتاب اور چاند اور آئینہ کی تشبیہ سی ہم جانیں اسکا اسلیی کہ صفت میں آیا ہی کہ لم یکن بالمکلثم یعنی نہیں تہا چہرہ مبارک حضرت کا بہت گول بلکہ کچہ طول رکہتا تہا نہ بہت دراز بلکہ معتدل اللہم صل وسلم علیہ وعلی اللہ علی محمد وآلہ اور دیکہا میں نی مہر نبوت کو شانہ کی پاس ف ح اور ایک روایت میں ہی درمیان دونوں شانوں کی ہی تحقیق یہ بائیں شانہ کی پاس تہی ف ت مانند بیضہ کبوتر کی یعنی گول ہی مشابہت رکہتا تہا رنگ اوس مہر کا آنحضرت کی بدن مبارک کی ساتہ اور تمام اعضا کا سا اوسکا تہوڑا رنگ [illegible] تہا نہ واضح تہا [illegible] کی جا ہی جانا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دونوں شانوں کی درمیان ایک ٹکڑا گوشت کا تہا بلند تمام اجزای بدن شریف سی کہ اوسکو خاتم نبوت کہتی تہی تو نبوت کی برہی تہی تمام ہوئی ایک کاری کی آیت کی زیر سی یعنی مہر اور نشان اسکی کہ وہ خاتم النبیین ہیں اور ذکر اس مہر کا پہلی کتابوں توریت وانجیل وغیرہ میں موجود تہا اور انبیا علیہم السلام جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ظہور کی آخر زمانہ میں بشارت دیتی تہی تو یہ پتا بتلاتی تہی کہ اونکی پشت پر مہر ہوگی اور حاکم نی مستدرک میں وہب بن منبہ سی روایت کیا ہی کہ کوئی پیغمبر ایسا نتہا کہ اوسکی داہنی ہاتہہ میں نشان نبوت نہو مگر سید ہمارے کہ اونکا نشان نبوت پشت مبارک پر تہا دونوں شانوں کی درمیان ہیں اور یہ نشان جیسی نامہ پر مہر ہوتی تو تغیر اور تبدیل سی محفوظ رہی اور بعضی روایتوں میں آیا ہی کہ اوسمیں لکہا ہوا تہا وحدہ لا شریک لہ توجہ حیث کنت فانک منصور اور یہ جو لوگ کہتی ہیں

تاہم کہ اوس ہی ایسا نور چمکتا تہا کہ آنکہ کو خیرہ کرتا تہا اور اوسکو تشبیہ لوگون کی سمجہنی کی لئی ظاہر کی چیزون کی ساتہ دی مانند بیضہ کبوتر وغیرہ کی لیکن حقیقت اوسکی کہ ایک سر عظیم اور نشانی تہی سوای حق تعالی کی کوئی اوسکو نہین جانتا نقل کی یہ مسلم نی **وعن** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ سَرْجِسَ قَالَ رَأَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَکَلْتُ مَعَہٗ خُبْزًا وَلَحْمًا اَوْ قَالَ ثَرِیْدًا ثُمَّ دُرْتُ خَلْفَہٗ فَنَظَرْتُ اِلٰی خَاتَمِ النُّبُوَّۃِ بَیْنَ کَتِفَیْہِ عِنْدَ نَاغِضِ کَتِفِہِ الْیُسْرٰی جُمْعًا عَلَیْہِ خِیْلَانٌ کَاَمْثَالِ الثَّآلِیْلِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اسد روایت ہی عبد اللہ بن سرجس سی کہا کہ دیکہا مین نی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اور کہائی مین نی اونکی ساتہ روٹی اور گوشت یا کہا مین نی ثرید یعنی روٹی کی ٹکڑی شوربی مین بہیگی ہوئی پہر گیا مین آنحضرت کی پیچہی پس دیکہا مین نی مہر نبوت کیطرف آنحضرت کی دونون شانون کی درمیان مین اونکی بائین شانہ کی نرم ہڈی کی پاس مٹہی کی یعنی ہیئت مین جیسی کہ ابو یکی حدیث مین تہا مانند انڈی کی اور اوس پر تل تہی مانند مسون کی نقل کی یہ مسلم نی **وعن** اُمِّ خَالِدٍ بِنْتِ خَالِدِ بْنِ سَعِیْدٍ قَالَتْ اُتِیَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِثِیَابٍ فِیْہَا خَمِیْصَۃٌ سَوْدَاءُ صَغِیْرَۃٌ فَقَالَ ائْتُوْنِیْ بِاُمِّ خَالِدٍ فَاُتِیَ بِہَا تُحْمَلُ فَاَخَذَ الْخَمِیْصَۃَ بِیَدِہٖ فَاَلْبَسَہَا قَالَ اَبْلِیْ وَاَخْلِقِیْ ثُمَّ اَبْلِیْ وَاَخْلِقِیْ وَکَانَ فِیْہَا عَلَمٌ اَخْضَرُ اَوْ اَصْفَرُ فَقَالَ یَا اُمَّ خَالِدٍ ہٰذَا سَنَاہْ وَہِیَ بِالْحَبَشِیَّۃِ حَسَنَۃٌ قَالَتْ فَذَہَبْتُ اَلْعَبُ بِخَاتَمِ النُّبُوَّۃِ فَزَبَرَنِیْ اَبِیْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ دَعْہَا رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہی ام خالد بیٹی خالد بن سعید کی سی کہا اوس نی کہ لائی گئی نزدیک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی کپڑی کہ اونمین ایک کملی تہی کالی چہوٹی سی پس فرمایا آنحضرت نی کہ لاؤ ام خالد کو میری پاس پس اوٹہا لائی گئی ام خالد کہ وہ لڑکی تہی پس لیا آنحضرت نی کملی کو اپنی ہاتہ مین پس پہنایا اوسکو فرمایا آنحضرت نی یعنی موافق اپنی سنت کی جب کوئی نیا کپڑا پہنتا تہا تو یہ دعا دیتی تہی پرانہ کر اس کپڑی کو پہر پرانا کر یعنی بہت جی تو کپڑی بہت پرانی کری تو اور تہی اوس کملی مین نشان سبز یا زرد شک ہوا راوی کو پس فرمایا آنحضرت نی ای ام خالد یہ کپڑا خوب ہی اور یہ کلمہ سناہ لغت حبش مین یعنی حسنہ یعنی نیک کی ہی کہا ام خالد نی پس گئی مین کہیلتی تہی مہر نبوت سی یعنی جیسی عادت چہوٹون کی ہوتی ہی پس منع کیا مجکو اور ڈانٹا میری باپ نی پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی میری باپ سی چہوڑ دی اسکو یعنی منع نہ کر نقل کی یہ بخاری نی **وعن** اَنَسٍ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَیْسَ بِالطَّوِیْلِ الْبَائِنِ وَلَا بِالْقَصِیْرِ وَلَیْسَ بِالْاَبْیَضِ الْاَمْہَقِ وَلَا بِالْاٰدَمِ وَلَیْسَ بِالْجَعْدِ الْقَطَطِ وَلَا بِالسَّبْطِ بَعَثَہُ اللّٰہُ عَلٰی رَاْسِ اَرْبَعِیْنَ سَنَۃً فَاَقَامَ بِمَکَّۃَ عَشْرَ سِنِیْنَ وَبِالْمَدِیْنَۃِ عَشْرَ سِنِیْنَ وَتَوَفَّاہُ اللّٰہُ عَلٰی رَاْسِ سِتِّیْنَ سَنَۃً وَلَیْسَ فِیْ رَاْسِہٖ وَلِحْیَتِہٖ عِشْرُوْنَ شَعْرَۃً بَیْضَاءَ وَفِیْ رِوَایَۃٍ یَصِفُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ کَانَ رَبْعَۃً مِّنَ الْقَوْمِ لَیْسَ بِالطَّوِیْلِ وَلَا بِالْقَصِیْرِ اَزْہَرَ اللَّوْنِ وَقَالَ کَانَ شَعْرُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلٰی اَنْصَافِ اُذُنَیْہِ وَفِیْ رِوَایَۃٍ بَیْنَ اُذُنَیْہِ وَعَاتِقِہٖ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ وَفِیْ رِوَایَۃٍ لِّلْبُخَارِیِّ قَالَ کَانَ ضَخْمَ الرَّاْسِ وَالْقَدَمَیْنِ لَمْ اَرَ بَعْدَہٗ وَلَا قَبْلَہٗ مِثْلَہٗ وَکَانَ سَبْطَ الْکَفَّیْنِ وَفِیْ اُخْرٰی لَہٗ قَالَ کَانَ شَثْنَ الْقَدَمَیْنِ وَالْکَفَّیْنِ اور روایت ہی انس سی کہا کہ نہتی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بہت لمبی اور نہ بہت ٹہنگنی قد شاح یعنی معتدل قد تہی لیکن مائل بدرازی اور یہ جو آیا ہی کہ آنحضرت جب کسی جماعت مین کہڑی ہوتی تو سب سی زیادہ لمبی دکہائی دیتی تہی اگرچہ اوس جماعت مین دراز قد ہوتی تہی تو یہ سبب درازی قد کی نہتا بلکہ سبب عزت اور رفعت اور عظمت کی تہا اور حقیقت مین یہ معجزہ تہا اور نہ تہی آنحضرت نہایت سفید مانند چونہ کی کہ نہو اوسمین آمیزش سرخی کی اور نہ نہایت گندمگون مائل بسیاہی یعنی بلکہ سرخ سفید گندم گون تہی اور نہ تہی آنحضرت کی بال سخت پیچدار ہوئی جیسی کہ حبشیون کی ہوتی ہین اور نہ نرم بالکل سیدہی لٹکتی ہوئی یعنی بلکہ بیچ بیچ ان دونون کی تہی اور بہیجا اللہ نی آنحضرت کو یعنی رسول کیا سر پر چالیس برس کی یعنی جب چالیس برس کی ہوئی

کی آنحضرت نے مکہ مین دس برس اور مدینہ مین دس برس اور فوت کیا اللہ تعالیٰ نی حضرت کو ساٹھہ برس تمام ہونی پر ف ح دس برس کا رہنا
حضرت کا مدینہ مین تو بالاتفاق ہی کہ کسی کو اسمین خلاف نہین اور مختار مکہ کی رہنی مین تیرہ برس ہین پس اس حساب سی آنحضرت کی عمر شریف ترسٹھہ برس
کی ہوتی ہی اور یہان ساٹھہ برس کہا پس توجیہ اسکی یہ ہی کہ راوی نی اس روایت مین کسر کا اعتبار نہین کیا اور تیرہ کو دخل کیا اور ترسٹھہ کو ساٹھہ اور
اور یہ عادت ہی اہل عرف کی بیان عدد مین ت اور حالانکہ تھی آنحضرت کی سر مبارک اور ڈاڑہی مین بیس بال سفید اور ایک روایت مین یون آیا ہی
کہ روایت ہی انس سی درحالیکہ وصف کرتی تھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا کہا کہ تھی آنحضرت میانہ قد قوم مین کہ نہ تھی دراز اور نہ ٹھنگنی روشن اور چمکتا
ہوا رنگ اور کہا انس نی کہ تھی بال آنحضرت کی آدہی کانون تک اور ایک روایت مین ہی کانون اور شانون کی درمیان مین تھی نقل کی بخاری اور مسلم نی
ف ح اور ایک روایت مین ہی دونون کانون کی لو تک اور ایک روایت مین ہی کندہونکی پاس تک اور اختلاف روایتون کا بسبب اختلاف احوال
کی ہی کبہی جو کنگہی کرتی اور تیل لگاتی تو دراز معلوم ہوتی تہی نہین تو چہوٹی اور مجمع البحار مین کہا کہ جب غفلت ہوتی تہی بالون کی کترنی سی تو دراز ہو جاتی
اور جب کترتی تہی تو چہوٹی ہو جاتی تہی اور اس عبارت سی معلوم ہوتا ہی کہ آنحضرت کبہی بال کترتی تہی کہ منڈوانا بالون کا سوای حج اور عمرہ کی
نہین ہوا واللہ اعلم ترجمہ اور بخاری کی ایک روایت مین ہی کہ کہا انس نی تہی آنحضرت بڑی سر کی اور موٹی قدمون کی ف ح یعنی پانو مبارک
پر گوشت تہی کہ علامت ہی شجاعت اور ثابت قدمی کی طاعت مین اور بڑا سر ہونا عرب کی نزدیک ممدوح ہی کیونکہ یہ دلالت کرتا ہی اوسکی سرداری
اور عظیم الشانی اور عقلمندی پر اور سر کا چہوٹا ہونا عیب ہی اور نشان کم عقلی کا ترجمہ نہین جانتا مین کسی کو اونکی پیچہی اور نہ اونکی پہلی اونکی مانند
اور تہی آنحضرت فراخ ہتہیلیونکی اور ایک روایت مین بخاری کی آیا ہی کہ کہا انس نی تہی آنحضرت کی دونون قدم اور ہتہیلیان موٹی اور پر گوشت ف
ح مردونکی لیی یہ ممدوح ہی کہ علامت ہی قوت اور شجاعت کی اور عورتون کی لیی مذموم اور موٹا ہونا اعضای شریف کا مراد ہی خلقت مین سختی جلد کی
کیونکہ جلد مبارک حریر سی زیادہ نرم تہی **وعن** البراء قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مربوعا بعید ما بین المنکبین لہ
شعر یبلغ شحمۃ اذنیہ رأیتہ فی حلۃ حمراء لم ار شیئا قط احسن منہ متفق علیہ وفی روایۃ لمسلم قال ما رأیت من ذی لمۃ
احسن فی حلۃ حمراء من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شعرہ یضرب منکبیہ بعید ما بین المنکبین لیس بالطویل ولا بالقصیر
اور روایت ہی براء سی کہا کہ تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم میانہ قد دور اور کشادہ تہی مسافت درمیان دونون مونڈہون کی یعنی فرق آنحضرت کی
دونون مونڈہونمین بہت تہا اور اس سی فراخی سینہ کی بہی لازم آتی ہی تہا آنحضرت کی بال کہ پہونچتی اونکی کانون کی لو کو دیکہا مین نی
آنحضرت کو سرخ جوڑی مین کہ ازار اور چادر تہی ف ح اور مراد سرخ سی یہ ہی کہ اوسمین سرخ خط تہی اسطرح محدثون نی تحقیق کیا ہی اور سرخ [illegible] سی
ہی کہ حدیثون مین واقع ہی یہی مراد ہی کہ اوسمین سبز اور زرد خط تہی ترجمہ نہین دیکہی مین نی کوئی چیز کبہی آنحضرت سی بہتر نقل کی بخاری اور
مسلم نی اور ایک روایت مین ہی مسلم کی کہ کہا براء نی نہین دیکہا مین نی کوئی بالون والا بہتر سرخ جوڑی مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی اونکی بال
قریب پہونچتی تہی اونکی مونڈہونکی فراخی تہی درمیان دونون مونڈہونکی نہ تہی آنحضرت لنبی اور نہ پست قد ف ح آدمی کی بالون کی تین نام ہین
جمہ بضم جیم اور تشدید میم اور لمہ لام کی زیر اور تشدید میم سی اور وفرہ واو کی زبر اور فاء کی جزم سی پس لمہ وہ بال کہ کان کی لو سی گذر جائین اور کندہون تک
پہونچی تو جمہ ہی اور وفرہ وہ کہ کان کی لو تک پہونچی اور کہی جمہ یعنی اوپر بالونکی بہی آتا ہی **وعن** سماک بن حرب عن
جابر بن سمرۃ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ضلیع الفم اشکل العین منہوس العقبین قیل لسماک ما ضلیع الفم قال
عظیم الفم قیل ما اشکل العین قال طویل شق العین قیل ما منہوس العقبین قال قلیل لحم العقب رواہ مسلم اور روایت ہی سماک بن حرب سی [illegible]

نقل کی جابر بن سمرہ سے کہا کہ تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کشادہ دہن **ف** ح اہل عرب کی نزدیک کشادہ دہنی ممدوح ہے مردوں کی بیچ اور
تنگ دہنی کو مردوں کی بیچ عیب جانتے ہیں اور بعضی مراد رکھتے ہیں کشادہ دہنی سے فصاحت و بلاغت **ترجمہ** اور حضرت کی آنکھوں کی سفیدی میں سرخی
ملی ہوئی تھی یعنی سرخی کی ڈوری چھوٹی ہوئی کم گوشت ایڑیاں کہا گیا واسطے سماک کی کہ راوی ہے اس حدیث کا ہے کیا ہیں معنی ضلیع الفم کی کہا او نہونکی
بڑے منہ والے کی ہیں کہا گیا کیا ہیں معنی اشکل العینین کی کہا سماک نے دراز شگاف آنکھ کی **ف** ع کہا ہے علما نے کہ یہ بیان سماک کا اشکل العین کے
معنوں میں خطا ہے اور ٹھیک یہی ہے جو اوپر کہا گیا کہ آنکھوں کی سفیدی میں سرخی ملی ہوئی چنانچہ علماء لغت اسی پر اتفاق رکھتے ہیں **ت** کہا گیا کہ
سے کہ کیا ہیں معنی منہوس العقبین کی جواب دیا کہ کم گوشت ایڑی کی نقل کی مسلم نے **وَعَنْ** اَبِي الطُّفَيْلِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اَبْيَضَ مَلِيْحًا مُقَصَّدًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابو طفیل سے کہا اس نے کہ دیکھا میں نے رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کو تھے نمکین یعنی خالص سفید نہ تھے اوسط یعنی قد میں اور جسم میں اور سب صفتوں میں **وَعَنْ** ثَابِتٍ قَالَ سُئِلَ اَنَسٌ عَنْ
خِضَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّهُ لَمْ يَبْلُغْ مَا يَخْضِبُ لَوْ شِئْتُ اَنْ اَعُدَّ شَمَطَاتِهِ فِيْ لِحْيَتِهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ لَوْ شِئْتُ
اَنْ اَعُدَّ شَمَطَاتٍ كُنَّ فِيْ رَأْسِهِ فَعَلْتُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ قَالَ اِنَّمَا كَانَ الْبَيَاضُ فِيْ عَنْفَقَتِهِ وَفِي الصُّدْغَيْنِ وَفِي الرَّأْسِ نَبْذٌ **ت**
اور روایت ہے ثابت سے کہا کہ پوچھے گئے انس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خضاب کرنے سے پس کہا انس نے کہ تحقیق آنحضرتؐ نہ پہونچے تھے اوس عمر کو
کہ خضاب لگاویں **ف** ح یعنی آنحضرتؐ کی سفید بال تھوڑے سے تھے معلوم نہ ہوتے تھے بادی النظر میں جیسے کہ سیاق حدیث سے ظاہر ہوتا ہے یا مراد یہ ہے
کہ بڑہاپا خالص نہ تھا بلکہ منوز سرخ تھا جیسے کہ ابتدائی بڑہاپے میں ہوتا ہے جیسے کہ اور حدیث میں آیا ہے کہ کان شیبہ احمر **ت** اگر چاہتا میں کہ گن لوں
سفید بال آنحضرتؐ کی کہ ڈاڑہی شریف میں تھے تو البتہ گن لیتا میں اونکو اور ایک روایت میں یوں ہے کہ اگر چاہتا میں کہ گن لوں بال سفید کہ تھے آنحضرتؐ
کی سر مبارک میں تو کر سکتا تھا میں نقل کی یہ بخاری او مسلم نے اور ایک روایت میں مسلم کی یہ ہے کہ کہا انس نے نہ تھی سفیدی مگر بیچ ریش بچہ حضرتؐ کی اور
کنپٹیوں انکی کی اور سر مبارک میں کچھ **وَعَنْ** اَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَزْهَرَ اللَّوْنِ كَاَنَّ عَرَقَهُ اللُّؤْلُؤُ
اِذَا مَشٰى تَكَفَّأَ وَمَا مَسِسْتُ دِيْبَاجَةً وَلَا حَرِيْرًا اَلْيَنَ مِنْ كَفِّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا شَمِمْتُ مِسْكًا وَلَا عَنْبَرَةً اَطْيَبَ مِنْ رَائِحَةِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے انس سے کہا کہ تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم روشن چمکتی رنگ کی گویا کہ قطرہ
انکی پسینے کی موتی تھی یعنی ہیئت میں اور صفائی اور چمک میں جب راہ چلتے تھے آنحضرتؐ تو آگے کی جانب جھکتے ہوئے چلتے جیسے کوئی زمین بلند سے نشیب میں
آتا ہے یا یہ معنی ہیں کہ اوٹھاتے تھے پاؤں بقوت و جلاوت جیسے کہ عادت قویوں اور دلیروں کی ہوتی ہے نہ یہ کہ پاؤں زمین پر گھسیٹتے چلیں اور نہیں
چھوا میں نے کسی دیبا کو کہ ایک قسم ہے کپڑے ریشمی سے اور نہ مطلق ریشمی کو کہ نرم زیادہ ہو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ہتھیلیوں سے اور نہ سونگھا میں نے
کوئی مشک اور نہ عنبر زیادہ خوشبودار نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بدن مبارک کی خوشبو سے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **وَعَنْ** اُمِّ سُلَيْمٍ اَنَّ
النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَاْتِيْهَا فَيَقِيْلُ عِنْدَهَا فَتَبْسُطُ نِطَعًا فَيَقِيْلُ عَلَيْهِ وَكَانَ كَثِيْرَ الْعَرَقِ فَكَانَتْ تَجْمَعُ عَرَقَهُ فَتَجْعَلُهُ فِي الطِّيْبِ
فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا اُمَّ سُلَيْمٍ مَا هٰذَا قَالَتْ عَرَقُكَ نَجْعَلُهُ فِيْ طِيْبِنَا وَهُوَ مِنْ اَطْيَبِ الطِّيْبِ وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ نَرْجُوْا
بَرَكَتَهُ لِصِبْيَانِنَا قَالَ اَصَبْتِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ام سلیم سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم کہ آتے تھے ام سلیم کی یہاں اور
اونکے پاس قیلولہ کرتے یعنی دوپہر کو استراحت کرتے پس بچھاتیں ام سلیم ایک بچھونا چمڑے کا پس اوس پر آنحضرتؐ سوتے **ف** ع کہتے ہیں کہ ام سلیم آنحضرتؐ
کی محرموں میں سے تھیں دودھ کی سبب یا نسب کی سبب ورنہ نامحرم کی پاس کاہیکو آنحضرتؐ سوتے اور یہ ام انس کی کہ جو خادم حضرتؐ کی تھے

اور عاقلہ اور فاضلہ تھیں عورتوں میں ف اور آنحضرت کو پسینا بہت آتا تھا یعنی سلیم کہ آنحضرت تھے کثیر العرق پس اکٹھا کرتیں ام سلیم پسینا آپ کا اور
ملا دیتیں اوسکو اپنے عطر اور خوشبوؤں میں پس جب دیکھا آنحضرت نے کہ لیتی ہیں وہ پسینا آپ کا تو فرمایا کیا کرتی ہے تو یہ پسینا اے ام سلیم کہا ام سلیم نے
کہ پسینا تمہارا ہے ملاتی ہیں ہم اوسکو اپنی خوشبوؤں میں اور پسینا تمہارا خوشبوتر ہے خوشبوؤں سے ہے اور ایک روایت میں آیا ہے کہ کہا ام سلیم نے
کہ یا رسول اللہ صلعم امید رکھتی ہیں ہم اسکی برکت کی اپنے چھوٹوں کے لیے یعنی اونکے بدن اور منہ پر ملتی ہیں تو اوسکی برکت کے سبب بچیں بلاؤں سے فرمایا
آنحضرت نے کہ سچ کہا تو نے اور خوب کیا تو نے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
صَلٰوةَ الْاُوْلٰى ثُمَّ خَرَجَ اِلٰى اَهْلِهٖ وَخَرَجْتُ مَعَهٗ فَاسْتَقْبَلَهٗ وِلْدَانٌ فَجَعَلَ يَمْسَحُ خَدَّيْ اَحَدِهِمْ وَاحِدًا وَاحِدًا
وَاَمَّا اَنَا فَمَسَحَ خَدِّيْ فَوَجَدْتُ لِيَدِهٖ بَرْدًا اَوْ رِيْحًا كَاَنَّمَا اَخْرَجَهَا مِنْ جُوْنَةِ عَطَّارٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَذُكِرَ حَدِيْثُ
جَابِرٍ سَمُّوْا بِاسْمِيْ فِيْ بَابِ الْاَسَامِيْ وَحَدِيْثُ السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ نَظَرْتُ اِلٰى خَاتَمِ النُّبُوَّةِ فِيْ بَابِ اَحْكَامِ الْمِيَاهِ
اور روایت ہے جابر بن سمرہ سے کہا کہ نماز پڑھی میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ظہر کی پھر نکلے مسجد سے اور گئے اپنے گھر کے لوگوں کی طرف
اور میں بھی اونکے ساتھ نکلا پس آگے آئے آنحضرت کے لڑکے پس شروع کیا آنحضرت نے اپنا ہاتھ پھیرنا دونوں رخساروں ایک ایک کے پر اور اپنے میں پس پھیرا
چھوا پھیرا رخساروں کو بھی ف ع لفظ خدی یہاں دال کے زیر سے اور ے جزم سے ہے بلفظ مفرد اور بعضے نسخوں میں یہاں بھی بلفظ تثنیہ ہے
دال کے زبر اور ے کی تشدید سے یعنی چھوا پھیرا دونوں رخساروں کو اور ملا علی نے عکس اسکا لکھا ہے کہ اکثر نسخہ میں بصیغہ تثنیہ ہے اور ایک نسخہ میں
مفرد ہے ارادہ جنس کی سے پس پائی میں نے آنحضرت کے ہاتھ کی ٹھنڈک اور خوشبوئی گویا آنحضرت نے نکالا تھا ہاتھ عطار کے ڈبہ میں سے ف ع
اس حدیث میں بیان ہے آنحضرت کی خوشبوئی کا اور یہ خوشبوئی بذات ہے تھی اگرچہ خوشبو نہ لگاویں اور باوجود اسکے اکثر اوقات خوشبو بھی لگاتے
تھے تا بہت خوشبودار ہوں واسطے ملاقات ملائکہ کے اور بیبیوں و حوروں کے اور تعلیم ہے مسلمانوں کو سنت اور ذکر کی گئی حدیث جابر کی کہ سرا اوسکا ہے
سموا باسمی بیچ باب اسامی کے اور حدیث سائب بن یزید کی کہ سرا اوسکا ہے نظرت الی خاتم النبوة بیچ باب احکام المیاہ کے یعنی اور مصابیح میں
اس باب میں دونوں حدیثیں مذکور ہیں

## الفصل الثانی

فصل دوسری وَعَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ بِالطَّوِيْلِ وَلَا بِالْقَصِيْرِ ضَخْمُ الرَّاْسِ وَاللِّحْيَةِ شَثْنُ الْكَفَّيْنِ وَالْقَدَمَيْنِ مُشْرَبًا
حُمْرَةً ضَخْمُ الْكَرَادِيْسِ طَوِيْلُ الْمَسْرُبَةِ اِذَا مَشٰى تَكَفَّاَ تَكَفُّؤًا كَاَنَّمَا يَنْحَطُّ مِنْ صَبَبٍ لَمْ اَرَ قَبْلَهٗ وَلَا بَعْدَهٗ مِثْلَهٗ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ روایت ہے علی بن ابی طالب سے کہا کہ تھے رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نہ لنبے اور نہ ٹھگنے یعنی بلکہ میانہ قد تھے بڑا سر اور گھنی ڈاڑھی کے پر گوشت تھیں ہتھیلیاں ہاتھوں کی اور پاے مبارک رنگ آپکا
سفید سرخی ملا ہوا تھا موٹی تھیں جوڑ ہڈیوں کی لنبی تھی مسربہ کی یعنی سینہ سے ناف تک بالوں کی ایک لکیر لنبی تھی جب چلتے تھے آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم تو آگے کی جانب جھکتے ہوے چلتے گویا نشیب میں اترتے ہیں بلندی سے ف ع مقصود یہ ہے کہ چلتے تھے چلنا قوی کہ اوٹھاتے تھے پاے مبارک
زمین سے بقوت جیسا کہ اوپر گذرا اور بعضوں نے کہا کہ مراد یہ ہے کہ بطریق تواضع کے چلتے تھے نہ بطور تکبر اور اترانے کے نہ دیکھا میں نے پہلے
وفات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اور نہ پیچھے وفات اونکے کے مانند اونکے رحمت خاص بھیجے اللہ اونپر اور سلام نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث
حسن صحیح ہے وَعَنْهُ كَانَ اِذَا وَصَفَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمْ يَكُنْ بِالطَّوِيْلِ الْمُمَّغِطِ وَلَا بِالْقَصِيْرِ الْمُتَرَدِّدِ
وَكَانَ رَبْعَةً مِنَ الْقَوْمِ وَلَمْ يَكُنْ بِالْجَعْدِ الْقَطَطِ وَلَا بِالسَّبِطِ كَانَ جَعْدًا رَجِلًا وَلَمْ يَكُنْ بِالْمُطَهَّمِ وَلَا بِالْمُكَلْثَمِ وَكَانَ فِي الْوَجْهِ

تَدْوِيرٌ أَبْيَضُ مُشْرَبٌ أَدْعَجُ الْعَيْنَيْنِ أَهْدَبُ الْأَشْفَارِ جَلِيلُ الْمُشَاشِ وَالْكَتَدِ أَجْرَدُ ذُو مَسْرُبَةٍ شَثْنُ الْكَفَّيْنِ وَالْقَدَمَيْنِ إِذَا مَشَى تَقَلَّعَ كَأَنَّمَا يَمْشِي فِي صَبَبٍ وَإِذَا الْتَفَتَ الْتَفَتَ مَعًا بَيْنَ كَتِفَيْهِ خَاتَمُ النُّبُوَّةِ وَهُوَ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ أَجْوَدُ النَّاسِ صَدْرًا وَأَصْدَقُ النَّاسِ لَهْجَةً وَأَلْيَنُهُمْ عَرِيكَةً وَأَكْرَمُهُمْ عَشِيرَةً مَنْ رَآهُ بَدِيهَةً هَابَهُ وَمَنْ خَالَطَهُ مَعْرِفَةً أَحَبَّهُ يَقُولُ نَاعِتُهُ لَمْ أَرَ قَبْلَهُ وَلَا بَعْدَهُ مِثْلَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

اور روایت ہے علیؓ ابن ابی طالب سے کہ تھے جب وقت وصف بیان کرتے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فرماتے تھے آنحضرت صلعم بہت لنبے اور نہ بہت چھوٹے اور تھے میانہ قد لوگوں میں اور نہ تھے بہت کھڑی ہوئی بالوں کے نہ سیدھے بالوں کے تھے بال کچھ کھڑے ہوئے اور نہ تھے پر گوشت رو یعنی مدور چہرہ اور نہ کوتہ رو یعنی مدور پیشانی نکلی ہوئی سبک گوشت اور تھے روے مبارک میں کچھ گولائی سفید رنگ مخلوط بسرخی نہایت سیاہ دونوں آنکھیں بہت اور دراز پلکیں موٹی سری ہڈیوں کی ف ح کتد ت کی زبر اور زیر سے جگہ اجتماع دونوں شانوں کی یعنی درمیان دونوں شانوں کی جو جگہ ہے تھی موٹی اور پر گوشت تھے ت نتھے بال تمام بدن پر صاحب مسربہ یعنی ایک لکیر یعنی بالوں کی سینہ سے ناف تک تھی ف ح ظاہر اس حدیث سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ بدن شریف پر سواے مسربہ کے بال نہ تھے لیکن اور حدیثوں سے معلوم ہوتا ہے کہ سوائے مسربہ کے بھی بعضی جگہ بال تھے مانند سینہ اور بازو اور پنڈلیوں اور پہنچوں کی پس اجرد مقابل اشعر کے ہے اور اشعر وہ کہ جسکے تمام بدن پر بال ہوں پس اجرد وہ کہ جسکے تمام بدن پر بال نہوں ترجمہ پر گوشت ہاتھوں کی اور قدموں کی جب راہ چلتے اوٹھاتے پاؤں کو ساتھ قوت کی گویا اوترتے ہیں بلندی سے پستی میں اور جب منہ پھیرتے داہنے یا بائیں تو پھیرتے تمام بدن شریف کو اور بالکل متوجہ ہوتے ف ح یعنی نظر چرا کر نہ دیکھتے تھے متکبروں کی طرح اور بعضوں نے کہا مراد یہ ہے کہ کھڑے کھڑے گردن نہ پھیرتے تھے داہنے بائیں جب دیکھتے کسی چیز کی طرف جیسے کہ ہلکی لوگ کرتے ہیں ولیکن منہ کرتے اودھر باطمینان یا بیٹھے پھرتے باطمینان ترجمہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دونوں شانوں کے درمیان میں مہر نبوت تھی اور وہ ختم کرنیوالے نبیوں کے تھے بڑے سخی تھے لوگوں میں از روے سینہ کی ف ح یعنی سخاوت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دل وجان اور رغبت سے تھی نہ بناوٹ اور دکھاوے کو اور ملا علی نے اسکے یہ معنی لکھے ہیں کہ اجود یا تو جود سے ہے جیم کی زبر سے یعنی فراخی کی یعنی دل کی دلیری سینہ فراخ دل اور تنگ ہوتی تھی امت کی ایذا سے اور جبار اعراب سے اور یا اجود جود سے ہے جیم کی پیش سے یعنی دینے کی ضد بخل کی یعنی بخل نہیں کرتے تھے کسی چیز میں نہ مال کے دینے میں اور نہ علوم اور اخلاق اور معارف کی بتلانے میں پس معنی یہ ہونگے کہ سخی تر لوگوں کے تھے از روے دل کی ترجمہ اور بہت سچے تھے لوگوں میں از روے زبان کی یا زبان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خوب درست تھی یعنی کلام کرتے تھے مخارج حروف سے جیسا کہ چاہیے اور بہت نرم تھے لوگوں میں از روے طبیعت کی اور بزرگ تھے لوگوں میں از روے قوم وقبیلہ کے جو کوئی دیکھتا اونکو یکایک ڈرتا تھا اونسے ہیبت ناک ہوتا تھا اونسے اور جو کوئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اختلاط کرتا تھا اور صحبت رکھتا تھا پہچانکر دوست رکھتا اونکو ف ح یعنی جو کوئی ملتا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلی اختلاط کی اور معرفت کی تو ڈرجاتا اونسے بسبب وقار کی اور جب بیٹھتا اونکے پاس اور مخالطت کرتا اور معلوم کرتا حسن خلق آپ کا تو نہایت دوست رکھتا اونکو ترجمہ کہتا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا وصف بیان کرنیوالا کہ نہیں دیکھا میں نے پہلے وجود حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے یا پہلے موت اونکی کے اور نہ بعد اونکے مانند اونکے صلی اللہ علیہ وسلم نقل کی یہ ترمذی نے وَعَنْ جَابِرٍ أَنَّ

النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَسْلُكْ طَرِيقًا فَيَتْبَعُهُ أَحَدٌ إِلَّا عَرَفَ أَنَّهُ قَدْ سَلَكَهُ مِنْ طِيبِ عَرْفِهِ أَوْ قَالَ مِنْ رِيحِ عَرَقِهِ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ

اور روایت ہے جابر سے یہ کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نہیں چلتے کسی راہ میں پس پیچھے آتا جو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کوئی مگر پہچان لیتا وہ شخص کہ آنحضرت تحقیق تشریف لیگئے ہیں اس راہ سے بسبب خوشبوئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ف ح عرف عین کی زبر اور رے کے جزم سے اور معرف ہے اخرین ...

ہو یہی خوش و ناخوش کی لیکن اکثر اطلاق اسکا بوی خوش پر آتا ہے جس راہ سے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم چلتے تھے شگفتہ ہوتی تھی ہوا اور سے راہ کی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشبو سے اور وہ راہ معطر ہوتی تھی اور سے پس پہچان لیتا تھا پیچھے آنیوالا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس راہ سے تشریف لے گئے ہیں اور یہ خوشبو ذاتی حضرت کی تھی ترجمہ کیا کہا جابر نے یعنی بجائے من طیب عرقہ کی کرتے ہیں من ریح عرقہ قاف سے نقل کی یہ ترمذی نے **ف** ح یعنی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عرق کی خوشبو سے یہ حال ہوتا تھا اور یہ شک راوی کا ہے اور تاِل دونوں کا ایک ہے **وعن** ابی عبیدۃ بن محمد بن عمار بن یاسر قال قلت للربیع بنت معوذ بن عفراء صفی لنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قالت یا بنی لو رأیتہ رأیت الشمس طالعۃ رواہ الدارمی اور روایت ہے ابی عبیدہ بیٹے محمد بن عمار بن یاسر کی سے کہ کہا میں نے واسطے ربیع بیٹی معوذ بن عفراء صحابیہ کی کہ بیان کر تو ہمارے لیے صفت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کہا اے بیٹے میرے اگر دیکھتا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تو دیکھتا تو آفتاب کو نکلا ہوا یعنی ایسا وہ بدر اور جلال اور نورانیت رکھتے تھے کہ گویا آفتاب ہے نکلا ہوا نقل کی یہ دارمی نے **وعن** جابر بن سمرۃ قال رأیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی لیلۃ اضحیان فجعلت انظر الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والی القمر وعلیہ حلۃ حمراء فاذا ھو احسن عندی من القمر رواہ الترمذی والدارمی اور روایت ہے جابر بن سمرہ سے کہا کہ دیکھا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو چاندنی رات میں پس ہوا میں کہ کبھی نگاہ کرتا تھا طرف جمال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اور کبھی دیکھتا طرف چاند کی اور حضرت پر تھا جوڑا سرخ یعنی اوس میں خط سرخ اور سفید تھے پس نہ گمان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بہت خوبصورت تھے نزدیک میرے یعنی میری نظر اور اعتقاد میں چاند سے **ف** ح یعنی بسبب زیادتی حسن معنوی کی اور جابر نے جو کہا نزدیک میرے یہ واسطے ظاہر کرنے اپنے ذوق کے کہا والا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حسن میں چاند سے واقع میں اور سب مخلوقات کی نزدیک بہت نقل کی یہ ترمذی اور دارمی نے **وعن** ابی ھریرۃ قال ما رأیت شیئا احسن من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان الشمس تجری فی وجھہ وما رأیت احدا اسرع فی مشیہ من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کانما الارض تطوی لہ انا لنجھد انفسنا وانہ لغیر مکترث رواہ الترمذی اور روایت ہے ابوہریرہ سے کہ کہا نہیں دیکھی میں نے کوئی چیز بہتر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے گویا کہ آفتاب جاری ہے اونکے چہرہ مبارک میں اور نہیں دیکھا میں نے کسی کو کہ بہت تیز رو ہو اوچلنے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ سب سے زیادہ جلد چلتے تھے گویا کہ زمین لپیٹی جاتی تھی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے تحقیق ہم البتہ کوشش میں ڈالتے تھے اپنی نفسوں کو اور تحقیق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نہیں پروا کرنے والے تھے نقل کی یہ ترمذی نے **ف** ح یعنی بے تکلف بے پروائی با آسانی بطور خود چلتے اور یہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی معجزات سے تھا کہ اور لوگ دوڑتے اور مشقت کھینچتے اور ساتھ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نہ پہونچتے اور وہ با آسانی اور بے تعب آگے سب سے چلتے **وعن** جابر بن سمرۃ قال کان فی ساقی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حموشۃ وکان لا یضحک الا تبسما وکنت اذا نظرت الیہ قلت اکحل العینین ولیس باکحل رواہ الترمذی اور روایت ہے جابر بن سمرہ سے کہا کہ تھیں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پنڈلیاں کچھ پتلی اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہنستے تھے یعنی اکثر اوقات مگر بطریق مسکرانے کی اور تھا میں جس وقت دیکھتا طرف حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کہتا میں اپنے دل میں کہ آنکھوں میں سرمہ دیا ہوا ہے حالانکہ نہیں سرمہ دیا ہوا **ف** ح یعنی بسبب خلقت کی سرمگیں آنکھیں تھیں بعضے بیان سرمہ کردہ خانہ مردم دو چشم تو کہ سیاہ اند سرمہ ناکردہ ترجمہ نقل کی یہ ترمذی نے

## الفصل الثالث

**عن** ابن عباس قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم افلج الثنیتین اذا تکلم رئی کالنور یخرج من بین ثنایاہ رواہ الدارمی

روایت ہی ابن عباس سی کہا کہ تھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کشادہ آگی کی دو دانتون کی ف ح بیچ ان دانتون کی کچھ فرق تھا دانتون کی
نام ہین دو دانت آگی کی اوپر کی اور نیچی کی جو ہین یا انکو ثنایا اور ثنایا کہتی ہین بلفظ تثنیہ اور جمع اور دو دانت کہ انکی دونون طرفون ہین ہین
انکو رباعیات رکی زبر سی کہتی ہین اور ظاہر عبارت حدیث کی یہ ہی کہ یہ فرق اوپر کی ثنیین ہین ہی تھا اور نیچی کی ہین ہی یہ مخصوص اوپر کی
ثنیین ہین ترجمہ جب کلام کرتی آنحضرت دیکھا جاتا کچھ مانند نور کی کہ نکلتا ہی انکی آگی کی دانتون سی نقل کی یہ دارمی نی وعن کعب بن مالك
قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سُرَّ اسْتَنَارَ وَجْهُهُ حَتَّى كَأَنَّ وَجْهَهُ قِطْعَةُ قَمَرٍ وَكُنَّا نَعْرِفُ ذٰلِكَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
اور روایت ہی کعب بن مالک سی کہا کہ تھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب خوش کیی جاتی روشن ہوتا چہرہ مبارک آپ کا یہانتک کہ گویا چہرہ مبارک
آپکا ٹکڑا ہی چاند کا اور تھی ہم پہچانتی اسکو ف ع کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سوقت خوش ہین بسبب مشاہدہ تازگی اور روشنائی چہرہ مبارک
انکی کی حاصل اس جملہ کا یہ ہی کہ یہ پہچاننا مجھی کو خاص تھا بلکہ ہم سب پہچانتی تھی ترجمہ نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی وعن انس ان غلاما
يَهُودِيًّا كَانَ يَخْدُمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَرِضَ فَأَتَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُودُهُ فَوَجَدَ أَبَاهُ عِنْدَ رَأْسِهِ يَقْرَأُ التَّوْرٰىةَ
فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا يَهُودِيُّ أَنْشُدُكَ بِاللّٰهِ الَّذِي أَنْزَلَ التَّوْرٰىةَ عَلَى مُوسَى هَلْ تَجِدُ فِي التَّوْرٰىةِ نَعْتِي
وَصِفَتِي وَمَخْرَجِي قَالَ لَا قَالَ الْفَتَى بَلَى وَاللّٰهِ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّا نَجِدُ لَكَ فِي التَّوْرٰىةِ نَعْتَكَ وَصِفَتَكَ وَمَخْرَجَكَ
وَإِنِّي أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّكَ رَسُولُ اللّٰهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لِأَصْحَابِهِ أَقِيمُوا هٰذَا مِنْ عِنْدِ رَأْسِهِ وَلُوا أَخَاكُمْ رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ
اور روایت ہی انس سی کہ تحقیق ایک لڑکا یہودی خدمت کرتا تھا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پس بیمار ہوا وہ پس آئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
اوسکی عیادت کو پس پایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی اوسکی باپ کو نزدیک سر اوسکی کی کہ پڑھتا تھا توریت یعنی کچھ توریت ہین کا
پڑھتا تھا جیسی کہ پڑھی جاتی ہی ہمارے یہان سورہ یس حالت نزع ہین پس فرمایا اوسکی باپ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم نی کہ ای یہودی پوچھتا ہون ہین اور قسم دیتا ہون تجھکو اوس خدا کی کہ اوتاری توریت موسی پر آیا پاتا ہی تو توریت ہین نعت میری اور
صفت میری اور نکلنا میرا ف ح یعنی ہجرت کرنا میرا مکہ سی مدینہ کو یا مخرج یعنی بعث کی ہو یعنی نبی ہونا میرا یا زمان یا مکان اوسکا اور نعت
اور صفت کی معنی ایک ہی ہین گویا کہ مراد نعت سی صفات ذاتی باطنی ہین اور صفت سی صفات ظاہری ترجمہ کہا اوس یہودی نی کہ نہین
پاتا ہین کہا اوس لڑکی نی مقرر ہی قسم خدا کی ای رسول خدا کی بلاشبہ ہم پاتی ہین آپ کی لیی توریت ہین نعت آپ کی اور صفت آپ کی اور نکلنا
آپ کا اور بالتحقیق ہین گواہی دیتا ہون یہ کہ نہین کوئی معبود سوای اللہ کی اور بلاشبہ تم رسول ہو خدا کی پس فرمایا آنحضرت نی اپنی یارون کو
کہ اوٹھا دو اسکی باپ کو اسکی سر کی پاس سی اور والی ہو تم اپنی بھائی کی یعنی اہل اسلام کی بھائی کی اور تجہیز اور تکفین وغیرہ کا تم سر انجام کرو نقل کی
بیہقی نی کتاب دلائل النبوۃ ہین وعن ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم انه قال انما انا رحمة مهداة رواه
الدارمي والبيهقي في شعب الايمان اور روایت ہی ابو ہریرہ سی اونہون نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ بلاشبہ آنحضرت صلعم
فرمایا کہ نہین ہون ہین مگر رحمت ہدیہ کی گئی ف ع ح یعنی نہین ہون ہین مگر رحمت عالمین کی لیی کہ بھیجا ہی اوسکو اللہ نی تمہاری لیی بطریق
تحفہ کی پس جسنی قبول کیا تحفہ اوسکا مطلب یاب ہوا اور جسنی نہ قبول کیا نامراد اور ٹوٹی والا ہوا مقصود اس حدیث کا مثل اس آیت کی ہی
وما ارسلناک الا رحمۃ للعالمین اور سبیل تعظیم و تکریم اس امت کی یہی ہی ایسی کہ تحفہ تکریم ہی کی لیی بھیجا جاتا ہی ترجمہ نقل کی یہ دارمی نی

اور بیہقی نے شعب الایمان میں

## باب فی اخلاقہ وشمائلہ صلی اللہ علیہ وسلم

یہ باب ہے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خلقوں اور عادتوں کے بیان میں ف ح جب فارغ ہوا مؤلف بیان کرنے صورت اور شکل ظاہر آنحضرت کے سے کہ اوسکو صورت وخلق کہتے ہیں خ کے زبر سے چاہا کہ ذکر کرے صفات باطن شریف کہ اوسکو سیرت وخلق کہتے ہیں خ کے پیش سے اور لام کے پیش سے آیا ہے اور جزم سے اور مراد اوس سے مہربانی ہے اور مردانگی اور شجاعت اور سخاوت اور نرمی اور تحمل اور تواضع اور رحمت اور حیا وغیر ذلک اور شمائل جمع شمال کی ہے شین کی زیر سے یعنی طبع اور خو اور عادت کی

## الفصل الاول

فصل پہلی عن انس قال خدمت النبی صلی اللہ علیہ وسلم عشر سنین فما قال لی اف ولا لم صنعت ولا الا صنعت متفق علیہ

روایت ہے انس رضہ سے کہ کہا خدمت کی میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دس برس ف ح ع مسلم کی روایت میں ہے نو برس جن ایام میں کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہجرت کر کے مدینہ میں آئے ماں انس کی اور بعضے ناتے والے اونکے انصار میں سے اونکو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ملازمت میں لائے اور خدمت میں چھوڑا اور وہ آٹھ برس یا دس برس کے تھے اسمیں اختلاف ہے پس انس نے دس برس کہ مدت اقامت آنحضرت صلعم کی مدینہ میں تھی خدمت آپ کی کی پس انس کہتے ہیں کہ مدت خدمت میں ترجمہ نہیں کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھکو اف ف ع ح لفظ اف ساتھ پیش ہمزہ کی اور زیر فے مشدد کی اور ایک نسخہ میں ساتھ زبر ف کی اور ایک نسخہ میں ساتھ تنوین مکسورہ کی ایک کلمہ ہے کہ دلالت کرتا ہے اوپر کراہت اور ضجر اور دلتنگی کے اوپر دیکھنے ایک امر مکروہ کی ترجمہ اور نہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھکو کہ کیوں یہ کام کیا تو نے اور نہ فرمایا کہ کیوں نہ کیا تو نے یہ کام نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف ع ح یعنی اگر کچھ کام کیا میں نے تو یہ نہ فرماتے کہ کیوں کیا تو نے اور اگر کچھ کام نکیا میں نے اور حکم کیا تھا مجھکو اوسکے کرنے کا تو یہ نہ فرماتے کہ کیوں نہ کیا تو نے یہ کام اور یہ دنیا کے امور میں تھا نہ امور دین کے میں لکھتے ہے کہ نہیں جائز ہے ترک کرنا اعتراض کا اومیں اور یہ دلالت کرتا ہے اوپر کمال حسن خلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اور طیبی نے کہا کہ انس نے پھر تعریف اپنی کی ہے کہ ہرگز میں نے ایسا کام نہیں کیا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے اعتراض مجھپر متوجہ ہو اور یہی اول انسب اور ادق ہے ساتھ مقام کے وعنہ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من احسن الناس خلقا فارسلنی یوما لحاجة فقلت واللہ لا اذھب وفی نفسی ان اذھب لما امرنی بہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فخرجت حتی امر علی صبیان وھم یلعبون فی السوق فاذا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قد قبض بقفای من ورائی قال فنظرت الیہ وھو یضحک فقال یا انیس ذھبت حیث امرتک قلت نعم انا اذھب یا رسول اللہ رواہ مسلم

اور یہ بھی روایت ہے انس سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بہترین لوگوں کے خلق میں پس بھیجا مجھکو آنحضرت صلعم نے ایک روز کسی کام کے لیے پس کہا میں نے قسم خدا کی نہیں جاؤنگا میں اور تھا میرے جی میں کہ جاؤنگا میں اوس کام کے لیے کہ فرمایا تھا مجھکو ساتھ اوسکے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ف ح یعنی باوجودیکہ اوس کام کے جانیکا ارادہ رکھتا تھا دل میں لیکن زبان سے کہا میں نے کہ نہیں جاونگا میں اور صادر ہونا اوس قول کا انس سے بسبب صغر سن اور نادانی کے تھا اور حال یہ ہے کہ ابھی تکلیف کو نہیں پہونچا تھا چنانچہ اسلیے آنحضرت نے التفات اونکے قول پر نہ کیا اور اوسپر تادیب نہ کی بلکہ ملاعبت اور ہنسی اور نرمی کی ترجمہ پس نکلا میں یہانتک کہ گذرا میں لڑکوں پر اور وہ کھیل رہے تھے بازار میں ف ح ع اور ظاہر یہ ہے کہ انس ٹھیرے اون لڑکوں کے پاس یا تو کھیلنے کے لیے یا تماشا دیکھنے کے لیے ترجمہ پس ناگہان پیغمبر خدا نے پکڑی گدی میری پیچھے میرے سے کہا انس نے پس دیکھا میں نے طرف آنحضرت صلعم کی اور حال یہ ہے کہ آنحضرت صلعم ہنستے تھے پس فرمایا آنحضرت صلعم نے اے انیس چلا تو اوس جگہہ کہ حکم کیا

میں نے تجھکو کہا میں نے ہاں میں جاتا ہوں اب یا رسول اللہ نقل کی بخاری نے **وعنہ** قال کنت امشی مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
وعلیہ برد نجرانی غلیظ الحاشیۃ فادرکہ اعرابی فجبذہ بردائہ جبذۃ شدیدۃ ورجع نبی اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم فی نحر الاعرابی حتی نظرت الی صفحۃ عاتق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قد اثرت بہا حاشیۃ البرد
من شدۃ جبذتہ ثم قال یا محمد مر لی من مال اللہ الذی عندک فالتفت الیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم ضحک
ثم امر لہ بعطاء متفق علیہ اور روایت ہی اوسی انس سی کہا کہ تہا میں چلتا ساتہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور آنحضرت پر
تہی چادر نجران کی کہ موٹا تہا کنارہ اوسکا یعنی اور وہ خط دار تہی اور نجران نام ہی ایک شہر کا یمن میں پس پایا حضرت کو ایک گنوار نی پس کہینچا آپکو
ساتہ چادر آپ کی کی کہینچنا سخت اور پہیری نبی صلی اللہ علیہ وسلم بیچ سینہ گنوار کی یعنی اوسنی چادر ایسی کہینچی کہ آنحضرت صلعم اوسکی سینہ کی آگی کہنچکر
آگئی یہانتک کہ نگاہ کیا میں نی طرف کنارہ گردن آنحضرت صلعم کی کہ تحقیق نشان ڈالدیا آپ کی گردن کی کنارہ میں چادر کی کنارہ نی سبب شدت کہینچنی
اعرابی کی چادر کو پہر کہا اعرابی نی کہ ای محمد صلعم حکم کرو میری لیے یعنی اپنی کارپردازون کو کہ تادیوین مجکو کچہ مال خدا میں سی کہ تمہاری پاس ہی پس دیکہا
طرف اوسکی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی یعنی از راہ تعجب کی پہر ہنسی یعنی از راہ تلطف کی پہر حکم کیا واسطی اوسکی دینی کا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی
**فائدہ** اور روایت میں آیا ہی کہ گنوار نی بجائی مال اللہ الذی عندک کی یہی کہا لا من مال ابیک اور اللہ کی مال سی مال زکوۃ کا مراد ہی اور یہ
حدیث دلالت کرتی ہی اوپر کمال حلم اور تحمل آنحضرت صلعم کی جفائی لوگون پر اور یہ اعرابی اجبٹہ اور درشت خویون عرب میں سی تہا کہ تہذیب اخلاق
نہیں رکہتا تہا اور ادب نہیں سیکہا تہا اوسنی اور یہ بہی اس سی معلوم ہوا کہ مستحب ہی حاکم اور والی کو رعایا اور بیوقوف کی ایذا پر صبر اور تحمل کرنا
اور یہی معلوم ہوا کہ ... اوسکو مال دنیا بہتر ہی **وعنہ** قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احسن الناس
واجود الناس واشجع الناس ولقد فزع اہل المدینۃ ذات لیلۃ فانطلق الناس قبل الصوت فاستقبلہم
النبی صلی اللہ علیہ وسلم قد سبق الناس الی الصوت وہو یقول لم تراعوا لم تراعوا وہو علی فرس لابی طلحۃ عری ما علیہ
سرج وفی عنقہ سیف فقال لقد وجدتہ بحرا متفق علیہ اور روایت ہی انس سی کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بہتر
لوگون کی یعنی حسن وجمال اور فضل وکمال اور صفات حمیدہ اور اخلاق عظیمہ میں اور سخی ترین لوگون کی یعنی کرم وسخاوت بہت رکہتی تہی بہ نسبت
اورون کی اور مردانہ و دلیر ترین لوگون کی اور تحقیق ڈری اور فریاد کی مدینہ والون نی ایک رات یعنی کچہ آواز جیسی یا دشمن کی سی سنکر ڈری اور
غل مچایا پس چلی لوگ آواز کی طرف پس سامہنی آئی لوگون کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم درحالیکہ تحقیق سبقت کی آنحضرت صلعم نی لوگون سی طرف آواز کی
یعنی سب سی آگی چلی اور دہرحالانکہ آنحضرت صلعم فرماتی تہی نہ خوف کرو اور آنحضرت صلعم سوار تہی اوپر گہوڑی ابی طلحہ کی کہ ننگی پیٹہ تہا نہ تہا اوسپر زین
اور لٹکی تہی حضرت صلعم کی گردن میں تلوار پس فرمایا آنحضرت صلعم نی کہ تحقیق پایا میں نی اس گہوڑی کو مانند دریا کی یعنی تیزرو اور کشادہ قدم نقل کی
یہ بخاری اور مسلم نی **فائدہ** اور ایک روایت میں آیا ہی کہ وہ گہوڑا کم رفتار سرکش تنگ قدم تہا کہ اوسکو مندوب کہتی تہی اور بعد اوس دن کی
وہ ایسا تیز رفتار ہوا کہ کوئی گہوڑا اوس سی سبقت نہیں کرسکتا تہا اور یہ معجزہ ہی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کہ حال اوس گہوڑی کا حضرت صلعم
کی سواری مبارک کی برکت سی ایسا منقلب ہوگیا اور اس سی معلوم ہوا کہ جائز ہی سبقت کرنا انسان کا تنہا واسطی معلوم کرنی خبر دشمن کی جبتک کہ
متحقق ہو ہلاک اور جائز ہی عاریت مانگنا اور جائز ہی جہاد کرنا استعارہ گہوڑی پر اور یہ بہی معلوم ہوا کہ مستحب ہی لٹکانا تلوار کا گردن میں **وعن**
جابر قال ما سئل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شیئا قط فقال لا متفق علیہ اور روایت ہی جابر سی کہا کہ نہیں

سوال کی گئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کچھ پس کہا ہو نہیں ف ح یعنی نہیں دیا مین کہا ابن حجر نی مراد یہ ہی کہ ہرگز تلفظ ساتھ لا کی نکرتی تھی بلکہ اگر ہوتا دیدیتی اور اگر کچھ نہوتا سکوت کرتی یا عذر کرتی اور دعا کرتی یا وعدہ کرتی اور شیخ عز الدین نی کہا کہ لا ہرگز واسطی نہی کی زبان شریف پر نہیں آیا اور یہ منافی اسکی نہیں کہ وقت ضرورت اونہون کی بطریق عذر کی کہا ہو جیسی کہ فرمایا لا اجد ما احملکم علیہ اور فرزدق نی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نعت میں کہا شعر ما قال لا قط الا فی تشہدہ ٭ لولا التشہد کانت لاؤہ نعم ٭ اسی بیت کا مضمون کسی اور شاعر نی فارسی میں لکھا ہی بیت نرفت کلمۂ لا برزبان او ہرگز ٭ مگر باشہد ان لا الہ الا اللہ ٭ **وعن** انس ان رجلا سأل النبی صلی اللہ علیہ وسلم غنما بین جبلین فاعطاہ ایاہ فاتی قومہ فقال ای قوم اسلموا فواللہ ان محمدا لیعطی عطاء ما یخاف الفقر رواہ مسلم اور روایت ہی انس سی کہ تحقیق ایک شخص نی مانگین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی بکریاں درمیان دو پہاڑون کی یعنی بہت سی بکریاں اسقدر کہ بھر دیا تھا تمام نالہ کو کہ درمیان دو پہاڑون کے تھا پس دی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی اوسکو وہ سب بکریاں پس آیا وہ اپنی قوم کی پاس یعنی متعجب ہوکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بخشش سی کہ دلالت کرتی ہی اوپر کمال توکل وبے پروائی کی اور کہا ای میری قوم مسلمان ہوجاؤ یعنی اسلیے کہ اسلام ہدایت کرتا ہی اچھی اخلاق کی طرف پس قسم خدا کی بلاشبہ محمد البتہ دیتی ہیں ایسا دینا کہ نہیں ڈرتی فقر سی ف ح یعنی دیتی ہیں اور کچھ نہیں کہتی شعر ہرچہ آمد تا بدست بادی تو بیش از ان ٭ این جود آن کس ست کش از فقر عار نیست ٭ نقل کی یہ مسلم نی **وعن** جبیر بن مطعم بینما ہو یسیر مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مقفلہ من حنین فعلقت الاعراب یسألونہ حتی اضطروہ الی سمرۃ فخطفت رداءہ فوقف النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال اعطونی ردائی لو کان لی عدد ہذہ العضاہ نعم لقسمتہ بینکم ثم لا تجدونی بخیلا ولا کذوبا ولا جبانا رواہ البخاری اور روایت ہی جبیر بن مطعم سی اوس وقت کہ وہ چلتا تھا ساتھ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی وقت پھرنی آنحضرت کی غزوۂ حنین سی کہ بعد فتح مکہ کی واقع ہوا تھا پس چمٹی اعرابی درحالیکہ مانگتی تھی آنحضرت سی ف ح یعنی اموال غنیمت حنین کیے اور غنیمت اوس غزوہ میں بہت ہاتھ لگی تھی اور آنحضرت دیتی ہی بہت تھی اور اکثر مؤلفۃ القلوب کو دیتی تھی اور بخشنا بکریون کا اوس شخص کو پہلی حدیث میں گذرا اوسی جگہہ تھا ف اور چمٹنا اعراب کا آنحضرت سی سوال کرنی میں اس حد کو پہونچا کہ تنگ اور بیچارہ کیا اعراب نے آنحضرت کو اور لی گئی طرف درخت کیکر کی پس اوچک لی کیکر نی چادر مبارک حضرت کی یعنی اٹک گئی چادر اوس میں پس ٹھہر گئی آنحضرت اور فرمایا کہ دو مجکو چادر میری اگر ہوتی میری پاس چار پائی یعنی اونٹ بکریاں وغیرہ بقدر گنتی ان خاردار درختون کی کہ اس جنگل میں بہت ہیں تو البتہ تقسیم کردیتا میں اونکو درمیان تمہاری پھر نپاتی تم مجکو بخیل کہ نہ دون میں اوسکو اور نہ جھوٹا وعدہ کہ دون نہیں اور نہ ہو سچا دون نہیں ف ح یعنی بخیل اور جھوٹا اور ڈرپوک ف ح کہ دیتی ہیں فقر وتنگدستی سی ڈرکر نہیں اور کہا مظہر نی کہ یعنی جب آزماؤگی مجکو وقائع میں تو نپاؤگی تم مجکو متصف ساتھ اوصاف رذیلہ کی اور اس میں اشارہ ہی اسکی کہ جائز ہی تعریف کرنی اپنی ساتھ اوصاف حمیدہ کی اوسکی لیے کہ نہیں پہچانتا ہی تاکہ اعتماد کیا جاوی اوسپر نقل کی یہ بخاری نی **وعن** انس قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا صلی الغداۃ جاء خدم المدینۃ بآنیتہم فیہا الماء فما یؤتی باناء الا غمس یدہ فیہا فربما جاؤہ بالغداۃ الباردۃ فیغمس یدہ فیہا رواہ مسلم اور روایت ہی انس سی کہا کہ تھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز پڑھ چکتی صبح کی لاتی خادم یعنی غلام باندی اہل مدینہ کی برتن اپنی کہ ہوتا اونمین پانی یعنی پس چاہتی حضرت کی دست مبارک کی برکت سی عافیت اور شفا بیمارونکی پس نہیں لائی کوئی برتن مگر ڈالدیتی حضرت ہاتھ اپنا اوس میں یعنی اونکی خوشی خاطر کی لیے اوسکو متبرک کردیتی تاکہ شفا اور برکت حاصل ہو اونکو لیے پس اکثر آتی حضرت کی پاس صبح سردی کی پس ڈالتی حضرت اپنا دست مبارک اوس پانی میں ف ح اس میں کمال خوش خلقی ہی آنحضرت کی [illegible] ایسا ہی کہ واسطی نفع خلق کی ضرر اپنی پر اٹھا لیتی

نقل کی مسلم نے **وعنہ** قال کانت امۃ من اماء اھل المدینۃ تاخذ بید رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فتنطلق بہ حیث شاءت رواہ البخاری اور روایت ہی انس سے کہ ایک لونڈی اہل مدینہ کی لونڈیون مین سے کہ پکڑتی دست مبارک آنحضرت کا پس لیجاتی حضرت کو جہان چاہتی ف ع یعنی اگرچہ باہر مدینہ کی چاہتی لیجاتی اور حال اپنا عرض کرتی اور اسمین نہایت تواضع اور شفقت آنحضرت کی ہی است پرستی کہ کمترین لوگون پر ترجمہ نقل کی یہ بخاری نے **وعنہ** ان امرأۃ کانت فی عقلھا شیء فقالت یا رسول اللہ ان لی الیک حاجۃ فقال یا ام فلان انظری ای السکک شئت حتی اقضی لک حاجتک فخلا معھا فی بعض الطرق حتی فرغت من حاجتھا رواہ مسلم اور روایت ہی اوسی سے کہ تحقیق ایک عورت کہ تھا اوسکی عقل مین کچھ خلل و نقصان پس کہا اوسنے ای رسول خدا کی مجکو تم سے ایک کام ہی یعنی پوشیدہ لوگون سے پس فرمایا ای مان فلانی کی دیکھ جونسا کوچہ چاہی تو یعنی بیٹھ یا کھڑی ہو اوسمین کہ مین بھی تیری ساتھ بیٹھون یا کھڑا ہوون یہانتک کہ سرانجام کرون مین تیری لیی کام تیرا پس تنہا ہوئی حضرت ساتھ اوسکی بعضی راہون مین یعنی اور ٹھہری رہی اوسکی ساتھ اور سنا کلام اوسکا اور دیا جواب اوسکو یہانتک کہ فارغ ہوئی وہ عورت حاجت اپنی سے ف ع یعنی عرض کیا اوس نے جو کچھ عرض کرنا تھا اور اس سے معلوم ہوا کہ خلوت کرنی ساتھ عورت کی کوچون مین نہین ہی مانند خلوت کرنی کی اوسکی ساتھ گھر مین بنا بر اسکی کہ بعضی اصحاب تھی کھڑی ہو گئی بعید اوسی بہ حاجت حسن ادب کی ترجمہ نقل کی مسلم نے **وعنہ** قال لم یکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاحشا ولا لعانا ولا سبابا کان یقول عند المعتبۃ ما لہ ترب جبینہ رواہ البخاری اور روایت ہی اوسی انس سے کہ نہ تھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فحش گو اور نہ لعنت کرنیوالی کسی کو اور کسی چیز کو اور نہ تھی بکنی والی ف ع فحش حد سے گذرنا جواب کلام مین اور اکثر استعمال اوسکا آتا ہی الفاظ جماع مین اور اوسمین کہ متعلق ہی اوسکی یعنی کہ اہل فساد اور بی حیا اونکو اوسمین عبارتین صریحہ فاحشہ ہین کہ اہل صلاح اور حیا مند اوس سے اعراض کرتی ہین اور کنایہ اور ابہام پر اکتفا کرتی ہین مانند بول اور غائط کو بھی بغیر قضای حاجت وغیرہ کر کرتی ہین اور تفحش یعنی زیادتی اور کثرت اور زنا اور معصیت کی بھی آتا ہی اور لعن خدا کی جانب سے ہانکنا اور دور ڈالنا درگاہ رحمت سے اور بندون کی جانب سے جھڑکنا اور دعا کرنی ساتھ لعنت کی اور لعنت کرنی اوسکو کہ مستحق اوسکا نہین ہی سخت گناہون مین سے ہی اور بسبب کثرت کی کبیرہ ہو جاتی ہی اور اتفاق رکھتی ہین علما اوپر حرام ہونی لعن کی شخص معین پر اگرچہ کافر ہو مگر یہ کہ یقینا معلوم ہو کہ دنیا سے کافر گیا ہی جیسی ابو جہل وغیرہ اور حرام نہین ہی اوپر موصوف کی ساتھ صفت عام کی جیسی کہین لعنت خدا کی کافرون پر ظالمون اور سود خورون اور مانند انکی پر اور جاننا چاہیی کہ لعنت دو قسم پر ہی ایک تو ہانکنا اور دور ڈالنا رحمت حق سے اور بہشت کی داخل ہونی سے اور موجب خلود دوزخ کی اور یہ مخصوص ساتھ کافرون کی ہی اور دوسری ہانکنا اور دور ڈالنا قرب اور رحمت خاص سے اور درجہ سابقین سے اور یہ شامل ہی بعضی گنہگارون اور بدکارونکو اور اس تقریر سے حل ہو جاتی ہین بہت سی اشکال واللہ اعلم بالصواب ترجمہ اور فرماتی تھی حضرت وقت غصہ کرنی کی کسی پر کیا ہوا ہی اوسکو اور کیا کرتا ہی وہ خاک آلودہ ہو پیشانی اوسکی ف ع یہ کنایہ ہی خواری اور ذلت سی یعنی نہایت ہو وقت غصہ اور نارضامندی کی کہتی تھی یہ کلمہ تھا اس سے اعراض کرکی اوس سے کہتی تھی نہ خطاب کر کی اوسکی طرف اور اسی کی معنی مین ہی خاک آلودہ ہو نا اوسکی اور یہ کلمی ہی اونمین سے کہ لکھی ہین اونمین سے کہ احتمال ہی کہ بددعا ہو یہ اور سبب دعا اوسکی لیی یعنی سجدہ اللہ و جبک کی ترجمہ نقل کی یہ بخاری نے

**وعن ابی ہریرۃ** قال قیل یا رسول اللہ ادع علی المشرکین قال انی لم ابعث لعانا وانما بعثت رحمۃ رواہ مسلم اور روایت ہی ابی ہریرہ سے کہا کہ عرض کیا گیا کہ یا رسول اللہ بددعا کیجیی کافرون پر یعنی تا سب ہلاک ہون اور جڑ بنیاد سے اوکھڑ جائین فرمایا کہ مین نہین بھیجا گیا ہون لعنت کرنیوالا اور نہین بھیجا گیا ہون مین مگر واسطی رحمت کی ف ع یعنی جہان پر کیا مومنون پر کیا کافرون پر جیسی کہ فرمایا اللہ تعالی نے وما ارسلناک الا

رحمۃ للعالمین مومنون کی لیے رحمت ہونا تو ظاہر ہی اور کافرون کی لیے یون رحمت ہوئی کہ عذاب دنیا کا اونسی اوٹھہ گیا حضرت کی وجود با جود
کی برکت سی جیسی کہ قرآن مجید مین فرمایا وما کان اللہ لیعذبہم وانت فیہم بلکہ عذاب استیصال کا حضرت کی برکت سی قیامت تک اوٹھہ گیا بخلاف اگلی
امتون کی کہ پیغمبرون کی بددعا سی ہلاک ہوگئی اور جڑ بنیاد سی اوکھڑ گئی اور کہا بعضی نی کہ نہین بھیجا گیا ہون تاکہ قریب کرون لوگون کو طرف اللہ کی
اور اوسکی رحمت کی اور بھیجا نہین گیا ہون کہ دور کرون اونکو اوس سی پس لعنت کرنی منافی ہی میری حال کی پس کیونکر لعنت کرون مین تر جمہ
نقل کی مسلم نی **وعن** ابی سعید الخدری قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اشد حیاء من العذراء فی خدرھا فاذا رای شیئا
یکرھہ عرفناہ فی وجہہ متفق علیہ اور روایت ہی ابی سعید خدری سی کہا تھی آنحضرت سخت تر حیا مین باکرہ عورت سی کہ اپنی پردی مین ہو **ف** ع ایسی
کہ باکرہ جبکہ ہوتی ہی پردہ مین تو بہت شرمناک ہوتی ہی بنسبت اسکی کہ ہو باہر نکلنی والی پردہ سی **ت** پس جب دیکھتی آنحضرت کسی چیز کو کہ ناخوش رکھتی
اوسکو یعنی بجہت طبع سی یا شریعت کی راہ سی پہچان لیتی ہم اوسکو بیچ چہرہ مبارک حضرت کی **ف** ع یعنی اثر تغیر سی ہم پہچان لیتی اور دفعیہ کرتی اوسکا
پس حضرت غصہ نکرتی تہی بخصوصہ امر کہ ہیت مین سوای حرمت کی کہا تورپشتی نی معنی اسکی یہ ہین کہ حضرت بسبب حیا کی منہ سی نکہتی تہی اوس چیز کو کہ مکروہ
رکہتی بلکہ متغیر ہوتا تہا چہرہ مبارک پس پہچان لیتی ہم ناخوشی اونکی اور اس مین فضیلت ہی حیا کی اور حیا پر رغبت دلائی گئی ہی جبتک کہ نہ پہنچی نوبت سستی
وجور کی **ت** نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **وعن** عائشۃ قالت ما رایت النبی صلی اللہ علیہ وسلم مستجمعا قط ضاحکا حتی اری
منہ لھواتہ وانما کان یتبسم رواہ البخاری اور روایت ہی عائشہ رضی سی کہ نہین دیکھا مین نی حضرت کو کبہی بہت ہنستی ہوئی کہ تمام
منہ کہل جاوی یہانتک کہ دیکہون مین اونسی کوا اونکا یعنی بہت منہ پہاڑ کر نہ ہنستی تہی کہ تالو دکہائی دی اور تہی آنحضرت کہ مسکراتی یعنی اکثر اور کبہی
ہنستی بہی تہی لیکن بی مبالغہ کی جیسی کہ بیچ باب ضحک رسول خدا کی آیا ہی **ت** نقل کی یہ بخاری سے **وعنہا** قالت ان رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم لم یکن یسرد الحدیث کسردکم کان یحدث حدیثا لو عدہ العاد لاحصاہ متفق علیہ اور روایت ہی اوسی
عائشہ رضی سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نہ تہی پی درپی اور متصل کرین کلام ایسا کہ مشتبہ ہو سننی والی پر مانند پی درپی کلام کرنی تمہاری کی **ف** ع
کہ متعارف ہی تم مین کہ نہایت ملی ہوئی ہوتی ہین الفاظ بلکہ کلام اونکا واضح اور جدا جدا ہوتا تہا جیسا بیان کیا عائشہ رضی نی **ت** کہ تہی حضرت کلام
کرتی جدا جدا کہ اگر گنتا اوسکو گننی والا تو البتہ گن لیتا اوسکو یعنی اگر کوئی قصد کرتا گننی کا تو ممکن تہا **ت** نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **وعن**
الاسود قال سالت عائشۃ ما کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یصنع فی بیتہ قالت کان یکون فی مھنۃ اھلہ تعنی
خدمۃ اھلہ فاذا حضرت الصلوۃ خرج الی الصلوۃ رواہ البخاری اور روایت ہی اسود سی **ف** ع اسود بڑی تابعی ہین زمانہ نبوت کا انہون
پایا اور خلفا اربعہ کو دیکہا اور اکابر صحابہ سی حدیث سنی اور اسی حج اور عمرہ ادا کیی اور آخر وقت تک ہمیشہ روزہ رکہتی رہی اور ہر دو شب مین
قرآن شریف ختم کرتی اور فقہا اور بہت محدثین روایت کرنیوالی ہین **ت** کہا اسود نی کہ پوچہا مین نی عائشہ رضی سی کہ کیا کرتی تہی حضرت اپنی گہر مین
کہا عائشہ رضی نی تہی شان یہ کہ ہوتی تہی آنحضرت بیچ خدمت اہل خانہ اپنی کی **ف** ع لفظ مھنۃ بزبر میم اور زیر اوسکی کی اور جزم ہ کی اور تحریک اوسکی کی اور
وزن کلمہ کی خدمت جیسی کہ تفسیر کی راوی نی **ت** کہ مراد رکہتی تہین عائشہ رضی ایسی خدمت اہل خانہ کی **ف** ع یعنی مانند دودہ دوہنی بکری کی اور
گانٹہنی جوتی کی اور پیوند لگانی کپڑی کی اور اس سی معلوم ہوا کہ خدمت گہر کی اور گہر والون کی کرنی سنت انبیا اور خصلت صالحین کی ہی **ت**
پس جب آتا وقت نماز کا نکلتی حضرت نماز کی لیے یعنی اور چہوڑ دیتی سب کام اور نہ غرض رکہتی کسی گہر والی سی نقل کی یہ بخاری نی **وعن**
عائشۃ قالت ما خیر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بین امرین قط الا اخذ ایسرھما ما لم یکن اثما فان کان اثما کان

ابعد الناس منہ وما انتقم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لنفسہ فی شیء قط الا ان ینتھک حرمۃ اللہ فینتقم للہ بھا متفق علیہ
اور روایت ہی عائشہ رضی سے کہا کہ نہیں اختیار دیئے گئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم درمیان دو کاموں کی کبھی مگر اختیار کرتی اور لیتی آسان تر ان دونوں کا جب تک کہ نہوتا وہ کام آسان موجب گناہ کا پس اگر ہوتا موجب گناہ کا تو ہوتی حضرت دور تر ان لوگوں کی اوس کام سے **ف** اس حدیث میں کلام کیا ہی علما نے کہ تخییر عام ہی کہ پروردگار تعالیٰ کی طرف سے ہو یا خلق کی طرف سے ولیکن بر تقدیر تخییر کی اللہ تعالیٰ کی طرف سے گناہ ہونا مشکل ہی مگر یہ کہ مراد مقتضی گناہ کو جیسے کہ مثلاً اختیار دین درمیان فتح ہونے خزانوں زمین کی کہ اوسکی مشغول ہونے میں احتمال فارغ ہونیکا واسطے عبادت کی ہی اور درمیان کفاف معیشت کی پس مراد گناہ سے امر نسبی ہی اور مراد اوس سے گناہ نہیں ہی بسبب ثبوت عصمت کی کذا قال الشیخ ابن حجر اور مجمع البحار میں کہا کہ اگر مراد ہو تخییر جانب کافروں اور منافقوں کی سے تو ہونا گناہ ایک کا دو امروں میں سے ظاہر ہی اور اگر مسلمانوں کی جانب سے ہو تو مراد وہ چیز ہی کہ باعث گناہ کی ہو جیسے کہ تخییر درمیان مجاہدہ اور اقتصاد کی پس ہی کہ مجاہدہ کہ پہنچا دے ہلاک کو جائز نہیں ہی اور شاید مراد تخییر خدا کی جانب سے ہو درمیان دو چیز کی کہ اوس میں دو عقوبت ہیں یا ایک عقوبت ہی یا مراد درمیان اونکی اور درمیان کفار کی جیسے کہ قتال اور لینا جزیہ کا یا حق خدا میں درمیان مجاہدہ کی عبادت میں یا اقتصاد میں فقد برت اور نہیں بدلا لیا حضرت نے واسطے حفظ نفس اپنی کی کسی چیز میں یعنی جو کہ متعلق ہو اونکی نفس کی کبھی مگر یہ کہ بجا لاوے وہ چیز کہ حرام کیا اللہ نے کرنا اوسکا پس سزا دیتے تھے واسطے اللہ کی یعنی نہ کسی اور غرض کی لیے سبب اوس حرمت کی **ف** کہا شیخ ابن حجر نے کہ مراد یہ ہی کہ بدلہ نہیں لیتے تھے آنحضرت واسطے حاجت نفس اپنی کی پس اشکال نہیں آویگا اسپر کہ آنحضرت حکم کرتے تھے اون لوگوں کی قتل کرنیکا کہ ایذا دیتے تھے اونکو اسلیے کہ وہ ارتکاب کیا کی حرام کی ہوئی چیزوں کا ہی تو کرتے تھے نقل کی بخاری اور مسلم نے **وعنہا** قالت ما ضرب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شیئا قط بیدہ ولا امرأۃ ولا خادما الا ان یجاھد فی سبیل اللہ وما نیل منہ شیء قط فینتقم من صاحبہ الا ان ینتھک شیء من محارم اللہ فینتقم للہ رواہ مسلم
اور روایت ہی اوسی عائشہ سے کہ نہیں مارا آنحضرت نے کسی چیز کو یعنی آدمی کو سلیے کہ آنحضرت نے بعض اوقات اپنی سواری کی جانور کو مارا ہی کبھی اپنے ہاتھ سے نہ عورت کو اور نہ خادم کو **ف** خادم کا اطلاق مرد اور عورت پر دونوں پر آتا ہی اور خاص سواری اور خادم کو ذکر کیا واسطے اہتمام شان انکی کی اور واسطے بہت واقع ہونے ضرب ان دونوں کی اور واسطے احتیاج مارنے انکی کی اگرچہ جائز ہی کچھ مارنا بشرطیکہ لیکن اوسکی ترک ہی کہا علما نے بخلاف اولاد کی کہ اوسکی تادیب ہی اولی ہی اور مطلب اوسکا یہ ہی کہ اولاد کو جو مارتے ہیں تو اوسکی اصلاح ہی کی لیے مارتے ہیں پس اولی ہی اور ہاں عفو بخلاف مارنے ان دونوں کی کہ وہ خطا نفس کی لیے ہوتا ہی اکثر پس اولی ہوا عفو اون دونوں ہی واسطے محافظت نفس نفس کی اور روکنی غصہ کی **ت** مگر یہ کہ جہاد کرتے تھے راہ خدا میں **ف** جیسے حضرت نے قتل کیا ابی بن خلف کو احد میں بعضوں نے کہا ہی مراد اس سے جہاد ہی کہ ساتھ کفار کی فقط بلکہ داخل ہیں اس میں حدود اور تعزیریں **ت** اور نہیں پائی گئی حضرت سے کوئی چیز کبھی یعنی نہیں پہونچی آنحضرت کو کسی کی طرف سے وہ چیز کہ ضرر کرے اونکو پس بدلا لیتے صاحب اوس چیز سے مگر یہ کہ بجا لاتا کوئی چیز حرام کی ہوئی اللہ کی پس بدلا لیتے واسطے خدا کی نقل کی مسلم نے **الفصل الثانی** فصل دوسری **عن انس** قال خدمت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وانا ابن ثمان سنین خدمتہ عشر سنین فما لامنی علی شیء قط اتی فیہ علی یدی فان لامنی لائم من اھلہ قال دعوہ فانہ لو قضی شیء کان ھذا لفظ المصابیح وروی البیہقی فی شعب الایمان نحوہ روایت ہی انس سے کہا کہ خدمت میں حاضر ہوا میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اس حال میں کہ میں آٹھ برس کا تھا خدمت کی میں نے آنحضرت کی دس برس مدت اقامت آنحضرت کی تھی مدینہ میں پس نہ ملامت کی مجھکو کبھی کسی چیز پر کہ ضائع ہوئی میرے ہاتھ سے پس اگر ملامت کرتا مجھکو کوئی ملامت کرنیوالا آنحضرت کی گھر والوں میں سے تو فرماتے آنحضرت کہ چھوڑ دو اسکو کہ نکلنے کا شان یہ ہی کہ اگر مقدر ہوتی ہی کوئی چیز واقع ہوتی ہی **ف** یعنی تلف ہونا ہر چیز کا تقدیر الٰہی کی سے ہی اگرچہ اسکی تہمت سے ہو اور

محلہ میں

اور انکے مشابہ ہی کو نوٹیون کی ماتہہ سی اگر ظرف ٹوٹ جاوین تو مارین نہین کہ ہر شی کی ایک اجل اور مدت بقا ہی ت یہ لفظ مذکورہ مصابیح کی ہین اور روایت
کی بیہقی نی کتاب شعب الایمان مین ساتھ تہوڑی سی تغیر و تبدیل کی الفاظ مین وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمْ يَكُنْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَاحِشًا وَّلَا مُتَفَحِّشًا وَّلَا سَخَّابًا فِي الْاَسْوَاقِ وَلَا يَجْزِيْ بِالسَّيِّئَةِ السَّيِّئَةَ وَلٰكِنْ يَّعْفُوْ وَيَصْفَحُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی عائشہ رض
سی کہا کہ نتہی آنحضرت فحش گو بالطبع اور نہ متفحش گو بہ تکلف و قصد یعنی فحش حضرت سی سرزد ہی نہوتا تہا نہ بالطبع نہ بتکلف اور نہ تہی چلانی والی بازارون مین جیسی
عادت عوام کی ہی اور نہ بدلا لیتی ساتھ برائی کی برائیکا ولیکن معاف کرتی یعنی باطن مین اور درگذر کرتی یعنی ظاہر برائی کرنیوالی سی بموجب فرمانی اللہ تعالی
کی فاعف عنہم واصفح ان اللہ یحب المحسنین وَعَنْ اَنَسٍ يُّحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ كَانَ يَعُوْدُ الْمَرِيْضَ وَيَتْبَعُ الْجَنَازَةَ
وَيُجِيْبُ دَعْوَةَ الْمَمْلُوْكِ وَيَرْكَبُ الْحِمَارَ لَقَدْ رَاَيْتُهٗ يَوْمَ خَيْبَرَ عَلٰى حِمَارٍ خِطَامُهٗ لِيْفٌ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ
اور روایت ہی انس سی کہ وہ خبر دیتی تہی آنحضرت کی صفات و اخلاق سی کہ وہ تہی عیادت کرتی بیمار کی اور ساتھ جاتی جنازہ کی اور قبول کرتی دعوت مملوک کی یعنی
مملوک ماذون کی چہ جای آزاد کی اور سوار ہوتی خر پر ف ح یعنی بسبب نہایت تواضع اور بی تکلفی کی اور یہ سب باتین دلالت کرتی ہین اوپر نہایت تواضع اور ترک
تکلف اور نفی تکبر کی برخلاف عادت بادشاہون اور متکبرون کی ت البتہ تحقیق دیکہا مین نی آنحضرت کو غزوہ خیبر کی دن سوار خر پر کہ باگ اوسکی پوست خرما کی تہی
یعنی باوجودیکہ وہ دن اظہار شوکت کا تہا اور پہر یہ بی تکلفی اور کسر نفسی تہی نقل کی یہ ابن ماجہ نی اور بیہقی نی شعب الایمان مین وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ
كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْصِفُ نَعْلَهٗ وَيَخِيْطُ ثَوْبَهٗ وَيَعْمَلُ فِيْ بَيْتِهٖ كَمَا يَعْمَلُ اَحَدُكُمْ فِيْ بَيْتِهٖ وَقَالَتْ كَانَ بَشَرًا مِّنَ الْبَشَرِ يَفْلِيْ
ثَوْبَهٗ وَيَحْلُبُ شَاتَهٗ وَيَخْدُمُ نَفْسَهٗ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی عائشہ رض سی کہا تہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم گانٹہہ لیتی پاپوش اپنی اور سیتی لیتی
کپڑا اپنا یعنی نیا یا پرانا کہ پیوند لگاتی اوسمین اور کام کرتی آنحضرت اپنی گہر مین جیسی کہ کام کرتا ہی ایک تمہارا اپنی گہر مین اور کہا عائشہ رض نی کہ تہی آنحضرت ایک
آدمی آدمیون مین سی جوئین دیکہتی تہی اپنی کپڑی مین ف ع ح یعنی کپڑی مین دیکہتی تہی کہ شاید کوئی جون ہو پس نہین منافی ہی یہ واسطی روایت کی کہ جون نہ
ایذا دیتی تہی اور مواہب لدنیہ مین ہی کہ جون آنحضرت کی کپڑی اور بدن شریف مین ہرگز نہین پڑتی اور امام فخر الدین رازی سی نقل کیا کہ مکہی آنحضرت پر نہین بیٹہتی
تہی اور پشہ اور مانند اوسکی نی حضرت کو ایذا نہین دی ت اور دوہتی آنحضرت بکری اپنی اور خدمت کرتی اپنی ذات شریف کی ف ع یعنی اپنا کام کرتی تہی کسیکو
کو حکم فرماتی کہا طیبی نی کہ کہنا عائشہ رض کا کہ حضرت ایک آدمی تہی یہ تمہید ہی اوسکی کہ مابعد اوسکی کہتی ہین سلیئی کہ جب اونہون نی دیکہا اعتقاد کفار کا کہ نبی کی
منصب کی لائق نہین ہی کہ کری وہ چیز کہ کرتی ہین اور عوام لوگ نی گویا آنحضرت کو بادشاہون کی مانند ٹہرایا تہا کہ وہ احتراز کرتی ہین افعال اعلی و دنیہ سی ازراہ تکبر کیا
جیسا کہ نقل فرمایا اللہ تعالی نی کہنا کفار کا مال ہذا الرسول یاکل الطعام ویمشی فی الاسواق پس کہا حضرت عائشہ رض نی اونکی رد مین کہ آنحضرت ایک مخلوق تہی مخلوقات
خدا تعالی سی اور ایک شخص تہی اولاد آدم سی کہ شرف دیا تہا اللہ تعالی نی اونکو بسبب نبوت اور رسالت کی اور گذران کرتی تہی حضرت ساتھ خلق کی بخلق
اور ساتھ حق کی بصدق پس کرتی تہی جو کچہ کہ کرتی ہین لوگ اور اعانت کرتی تہی اونکی اونکی کامون مین ازراہ تواضع کی یا رہتی ہمیشہ لوگون کی طرف
تواضع کی اور رفع کرتی ترفع کی ساتھ تبلیغ رسالت کی جانب حق سی طرف خلق کی جیسی کہ فرمایا اللہ تعالی نی قل انما انا بشر مثلکم یوحی الی ت نقل کی یہ ترمذی نی
وَعَنْ خَارِجَةَ بْنِ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ دَخَلَ نَفَرٌ عَلٰى زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ فَقَالُوْا لَهٗ حَدِّثْنَا اَحَادِيْثَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
كُنْتُ جَارَهٗ فَكَانَ اِذَا نَزَلَ عَلَيْهِ الْوَحْيُ بَعَثَ اِلَيَّ فَكَتَبْتُهٗ لَهٗ فَكُنَّا اِذَا ذَكَرْنَا الدُّنْيَا ذَكَرَهَا مَعَنَا وَاِذَا ذَكَرْنَا الْاٰخِرَةَ ذَكَرَهَا مَعَنَا وَاِذَا
ذَكَرْنَا الطَّعَامَ ذَكَرَهٗ مَعَنَا فَكُلُّ هٰذَا اُحَدِّثُكُمْ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی خارجہ بیٹی زید بیٹی ثابت کی سی
کہ کہا آئی ایک جماعت زید بن ثابت کی پاس کہ باپ اوسکا ہی پس کہا اونہون نی زید کو کہ روایت کرو ہم سی حدیثین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ف ع اور مراد اونکی

یہ تھی کہ ایسی حدیثیں بیان کریں کہ دلالت کرتی ہیں حضرت کی حسن خلق اور خوش گذرانی پر ساتھ خلق کی ت کہا زید نے کہ تھا میں ہمسایہ حضرت کا پس تھی حضرت
جب اترتی اونپر وحی تو بھیجتی کسی کو طرف میری کہ بلا لاوے مجھکو پس آتا میں آپکی پاس پس لکھتا میں وحی حضرت کی حکم سے ف ع اس میں اشارہ ہے اسپر کہ مجھکو بہت
قریب تھا حضرت سے ظاہر و باطن میں اور مجھے زیادہ حال معلوم ہے حضرت کا بہ نسبت اوروں کی ت پس تھی عادت شریف آنحضرت کی کہ جب ذکر کرتے ہم دنیا کا یعنی مذمت
اوسکی یا تعریف اوسکی بسبب ہونی اوسکی کی مزرعۃ الآخرۃ ذکر کرتی آنحضرت دنیا کا ساتھ ہماری اور جب ذکر کرتے ہم آخرت کا ذکر کرتی اوسکا حضرت ساتھ ہماری اور
جسوقت ذکر کرتے ہم طعام کا ذکر کرتی آنحضرت ساتھ ہماری ف ع مراد ہے بیان کرنا حسن معاشرت کا ساتھ خلق کی اور تالیف قلوب اصحاب کی بسبب موافقت کی اون
چیزونکی کہ متعلق عادات و احوال لوگون کی سے ہیں لیکن ایسی چیزین کہ مکروہ و مذموم نہیں ہوں اور جو کہ مکروہ و مذموم ہوں حاشا کہ ذکر کریں حضرت اوسکو اور کہا ابن
مجلس شریف اونکی میں صلی اللہ علیہ وسلم اور یہ منافی نہیں ہے اس روایت کی کہ انہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یخزن لسانہ الا فیما یعنیہ و ان مجلسہ مجلس علم اسلیے کہ ذکر دنیا وغیرہ میں
کبھی فائدے علمیہ یا حکمیہ ہوتے ہیں اور یہ بتقدیر خالی ہونی ذکر کی فائدون مذکورہ سے بیان جواز کی لیے تھا کہ آنحضرت اکثر صحابہ سے مباحات میں بھی کلام کرتی تھی
تا معلوم کرلیں جواز اوسکا اور ایسا بیان واجب تھا آنحضرت پر ت پس یہ سب احوال حکایات بیان کرتا ہوں میں تم سے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی نقل کی یہ ترمذی نے ف ع
مقصود اس جملہ سے تاکید صحت حدیث کی اور ظاہر کرنا اہتمام اوسکی کا ہے وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ اِذَا صَافَحَ الرَّجُلَ لَمْ
یَنْزِعْ یَدَہٗ مِنْ یَدِہٖ حَتّٰی یَکُوْنَ هُوَ الَّذِیْ یَنْزِعُ یَدَہٗ وَلَا یَصْرِفُ وَجْهَہٗ عَنْ وَجْهِہٖ حَتّٰی یَکُوْنَ هُوَ الَّذِیْ یَصْرِفُ وَجْهَہٗ عَنْ وَجْهِہٖ وَلَمْ یُرَ مُقَدِّمًا رُکْبَتَیْہِ
بَیْنَ یَدَیْ جَلِیْسٍ لَّہٗ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہے انس سے کہ تحقیق تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت مصافحہ کرتی کسی سے تو نہ کھینچتے اپنا ہاتھ اوسکے ہاتھ سے
یہانتک کہ ہوتا وہ مرد کہ وہی کھینچتا ہاتھ اپنا آنحضرت کی ہاتھ سے یعنی آنحضرت اپنا ہاتھ اوسکی ہاتھ میں سے نہ دیتے نکالتی نہیں جبتک کہ وہ نہ چھوڑتا اور یہ دلالت کرتا ہے آنحضرت
کی کمال صبر اور تواضع پر اور نہ پھیرتے آنحضرت روی مبارک اپنا اوس شخص کی منہ سے یہانتک کہ وہ مرد پھیرتا منہ اپنا آنحضرت کی منہ سے اور نہیں دیکھے گئے آنحضرت آگی
بڑہانے والے اپنے زانوؤنکو آگی ہمنشین اپنی کی نقل کی یہ ترمذی نے ف ع یعنی مجلس میں برابر صحبت کی بیٹھتے اونکے آگی بڑہا کر نہ بیٹھتے جیسے کہ متکبر و جبار کرتی ہیں اور بعضون
نے کہا مراد یہ ہے کہ بیٹھنے میں زانو اونکا تجاوز کرتے ہوئے نہیں بقصد تعظیم مجلس و اونکی اور بسبب ادب اور بواسطہ تعلیم اصحاب کی اور بعضے کہتے ہیں کہ مراد گھٹنوں سے دونوں قدم ہیں
اور اونکا آگی بڑہانا عبارت ہے اونکی دراز کرنے سے اہل مجالس میں یعنی اونکی سامنے پاؤں پھیلا کر نہ بیٹھتے بہ پاس ادب کی اور ان سب باتوں میں تعلیم ہے امت کو کہ ہر
بھائی مسلمان کی خاطر داری اور تعظیم و تکریم کیا کریں وَعَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ لَا یَدَّخِرُ شَیْئًا لِغَدٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ
اور روایت ہے اوسی سے کہ تحقیق تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کہ نہ باقی رکھتی کچھ کل کی لیے ف ع یعنی بنظر توکل کے کہ کی اللہ پر اور اعتماد کرکی اوسکی خزانوں پر اور یہ
خاص نسبت ذات شریف کی تھا کہ آپ اپنی لیے کچھ نہ رکھتے تھے والا ثابت ہوا ہے کہ اہل و عیال کی لیے اکثر قوت ایک سال کا ذخیرہ رکھتے تھے بسبب ضعف حال اور نہ تحمل ہونے
اور قلت صبر اونکی کی ت نقل کی یہ ترمذی نے وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَۃَ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ طَوِیْلَ الصَّمْتِ رَوَاهُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّۃِ
اور روایت ہے جابر بن سمرہ سے کہا کہ تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بہت خاموش ف ع یعنی نہ کلام کرتی مگر بحاجت اور یہی بہتر ہے روایت کیا ہے ابو ہریرہ سے کہ فرمایا
آنحضرت نے من کان یؤمن باللہ والیوم الآخر فلیقل خیرا او لیصمت اور فرمایا حضرت صدیق اکبر نے لیتنی کنت اخرس الا عن ذکر اللہ ت روایت کی یہ بغوی نے
شرح السنۃ میں وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ کَانَ فِیْ کَلَامِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَرْتِیْلٌ اَوْ تَرْسِیْلٌ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہے جابر سے کہا کہ تھی بیچ کلام
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ترتیل یعنی بوضوح اور جدا جدا حروف کرکی پڑھتی تھی اور تھی آنحضرت کی کلام میں ترسیل یعنی بات ٹھہر ٹھہر کر کرتی تھی ت نقل کی یہ ابو داود نے
وَعَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ مَا کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَسْرُدُ سَرْدَکُمْ هٰذَا وَلٰکِنَّہٗ کَانَ یَتَکَلَّمُ بِکَلَامٍ بَیِّنٍ فَصْلٍ یَحْفَظُہٗ مَنْ جَلَسَ اِلَیْہِ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ
اور روایت ہے عائشہ سے کہا کہ نہیں تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کہ بات کریں پے در پے مانند پے در پے بات کرنی تمہاری کی کہ عادت رکھتے ہو لیکن تھی آنحضرت کلام

ایسا کلام کہ جدا جدا ہوتی کلمی ایک دوسری سی یاد کرلیتا اوسکو جو کوئی کہ بیٹھا ہوتا پاس آنحضرتؐ کی نقل کی یہ ترمذی نی **وعن** عبد اللہ بن الحارث
بن جزء قال ما رأیت احدا اکثر تبسما من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رواہ الترمذی روایت ہی عبد اللہ بن حارث ابن جزء سی کہا کہ
نہین دیکہا مین نی کسی کو کہ بہت مسکراتی ہون آنحضرتؐ سی یعنی حضرتؐ کی برابر کوئی بہت مسکراتا نہ تھا نقل کی یہ ترمذی نی **وعن** عبد اللہ بن
سلام قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا جلس یتحدث یکثر ان یرفع طرفہ الی السماء رواہ ابو داؤد اور روایت ہی عبد اللہ بن
سلام سی کہا کہ تہی آنحضرتؐ کہ جس وقت بیٹھتی بات کرنیکو بہت کرتی اوٹھانا اپنی نگاہ کا طرف آسمان کی یعنی اکثر تہی آنحضرتؐ دیکھتی آسمان کیطرف حالت کلام
کرنی مین بانتظار وحی نزول جبرئیلؑ کی اور وحی کی نقل کی یہ ابو داؤد نی

## الفصل الثالث

فصل تیسری **عن** عمرو بن سعید عن انس قال
ما رأیت احدا کان ارحم بالعیال من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان ابراھیم ابنہ مسترضعا فی عوالی المدینۃ
فکان ینطلق ونحن معہ فیدخل البیت وانہ لیدخن وکان ظئرہ قینا فیاخذہ فیقبلہ ثم یرجع قال عمرو فلما توفی ابراھیم
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان ابراھیم ابنی وانہ مات فی الثدی وان لہ لظئرین تکملان رضاعہ فی الجنۃ رواہ مسلم
روایت ہی عمرو بن سعید سی کہ روایت کی انس سی کہا نہین دیکہا مین نی کسی کو کہ ہووی بہت مہربان اپنی اہل و عیال پر حضرتؐ صلعم سی تہی ابراہیم بیٹی آنحضرتؐ کی
کہ ماریہ قبطیہ سی پیدا ہوئی تہی دودہ پیتی والی بیچ بلندیون مدینہ کی یعنی اون گانوؤن کہ جانب بلند مدینی کی تہی کہ مسجد قبا اور مسجد بنی قریظہ سی اور دوسری
تہین دایہ اونکی وہان رہتی تہی پس تہی حضرتؐ کہ جاتی وہان یعنی دایہ کی گہر اور ہم بہی ساتھ ہوتی اسحال مین کہ ہم ہمراہ آنحضرتؐ کی ہوتی تہی پس داخل
ہوتی آنحضرتؐ گہر مین یعنی دودہ پلانی والی کی اور حالانکہ وہ مکان گہونٹا ہوا ہوتا یعنی گہر دہوئین دہار مین جاتی بسبب شفقت و مہربانی بیٹی کی تہا دایہ
ابراہیم کا لوہار ظئر ح لفظ ظئر کا معجمہ کے زبر سی اور ہمزہ کی جزم سی یعنی دایہ کی کہ اوس عورت کو بہی کہتی ہین کہ دودہ پلاتی ہو کسی بچی کو اور اوسکی
خاوند کو بہی کہتی ہین کہ جسکو لگا بہی کہتی ہین اور نام ابراہیم کی دایہ کا ام سیف تہا اور اوسکی خاوند کا نام ابو سیف تہا پس لیتی آنحضرتؐ ابراہیم کو اور
بوسہ لیتی اونکا پہر پہر آتی اپنی گہر کو کہا عمرو نی یعنی انس سی نقل کرکی پس جس وقت کہ وفات کیی گئی ابراہیم فرمایا آنحضرتؐ نی کہ تحقیق ابراہیم بیٹا میرا ہی اور
تحقیق وہ مر جاتا ہین یعنی مدت شیر خوارگی مین اور بلاشبہ اوسکی لیی دو دایہ ہین کہ وہ دودہ پلاتی ہین اوسکو اور پورا کرتی ہین مدت دودہ پلانی
اوسکی کی بہشت مین **ف ع** یعنی وہ بعد مرنی کی بہشت مین داخل ہوئی مرتی ہی اور دودہ پلایا جاتا ہی اونکو کہ مدت شیر خوارگی تا کہ دو برس ہین دودہ
پلایا جاویگا یہ درجہ حاصل ہوا بسبب بزرگی آنحضرتؐ اور بیٹی ہونی اونکی کی اور وہ سولہ مہینہ کی تہی جب مری تہی یا سترہ مہینہ کی پس دودہ پلایا اونکو دو
عورتون نی بقیہ دو برس تک نقل کی یہ مسلم نی **وعن** علی ان یہودیا کان یقال لہ فلان حبر کان لہ علی رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم دنانیر فتقاضی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال لہ یا یہودی ما عندی ما اعطیک قال فانی لا افارقک یا محمد حتی
تعطینی فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اجلس معک فجلس معہ فصلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الظہر والعصر والمغرب والعشاء الآخرۃ
والغداۃ وکان اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یتہددونہ ویتوعدونہ ففطن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما الذی یصنعون بہ فقالوا
یا رسول اللہ یہودی یحبسک فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منعنی ربی ان اظلم معاھدا وغیرہ فلما ترجل النہار قال الیہودی
اشہد ان لا الہ الا اللہ واشہد انک رسول اللہ وشطر مالی فی سبیل اللہ اما واللہ ما فعلت بک الذی فعلت بک الا لانظر الی نعتک
فی التوراۃ محمد بن عبد اللہ مولدہ بمکۃ ومہاجرہ بطیبۃ وملکہ بالشام لیس بفظ ولا غلیظ ولا سخاب فی الاسواق ولا متزی
بالفحش ولا قول الخنا اشہد ان لا الہ الا اللہ وانک رسول اللہ وہذا مالی فاحکم فیہ بما اراک اللہ وکان الیہودی کثیر المال رواہ

البیہقی فی دلائل النبوۃ روایت ہی علی رضی سی کہا کہ تحقیق ایک یہودی کہ کہا جاتا تہا اوسکو فلان کہ کہا یہ ہی اوسکی اوس عالم علما یہودی تہین اوس
یہودی کی لیی آنحضرت پر کتنی ایک دینارین قرض پس تقاضا کیا اوس نی آنحضرت سی دین کا پس فرمایا آنحضرت نی اوسکو کہ ای یہودی نہین نزدیک میری
وہ چیز کہ دون مین تجکو یعنی نہین ہی میری پاس کچہ کہ دون مین تجکو بدل دیناروں کی اوس یہودی نی کہا پس تحقیق مین جدا نہین ہونیکا تم سی ای محمد کہ تم دو
مجکو دین میرا پس فرمایا اوسکو پیغمبر صلعم اب چونکہ نہین جدا ہوتا تو مجہسی اور نہین چہوڑتا مجکو جب تک کہ نہ دون مین قرض تیرا بیٹہہ جاتا ہون مین ساتہ تیری
اور نہین جاتا ہون سامنی تیری سی پس بیٹہی آنحضرت ساتہ اوسکی پس نماز پڑہی پیغمبر خدا صلعم نی ظہر اور عصر اور مغرب اور عشا اور صبح کی ف ح ع اس سی معلوم ہوا
کہ تمام شب آنحضرت اوسکی ساتہ بیٹہی رہی اور احتمال ہی کہ دونون مسجد ہی مین بیٹہی رہی یا کسی کی مکان مین اور اول ظاہر تر ہی ت اور تہی اصحاب رسول خدا صلعم
ڈراتی اوس یہودی کو یعنی مارنی سی مثلا اور ڈرا دیتی اوسکو یعنی نکال دینی کا یا قتل کرنیکا پس معلوم کیا آنحضرت نی اوس چیز کو کہ کرتی تہی صحابہ ساتہ یہودی
کی یعنی ڈرانا اور ڈر کا دینا اونکا معلوم کیا اور منع کیا صحابہ کو خفگی کی نظر سی دیکہا اونکی طرف پس ارادہ کیا عذر کا صحابہ نی عرض کیا کہ یا رسول اللہ یہودی
روکی آپکو اور مانع ہو نکلنی سی پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ منع کیا ہی مجکو پروردگار میری نی اس سی کہ ظلم کرون مین ذمی عہد والی پر اور
غیر اوسکی پر ف ع یعنی کسی پر ظلم نکرون یہ تعمیم بعد تخصیص کی ہی پس بغیر دین ادا کی جو اوس سی جدا ہون تو ظلم ہی اور وجہ تقدیم معاہدہ کی یہ ہی کہ یہ مقام
مقتضی اسی کا تہا یا اسلیی کہ مخاصمہ اوسکا قوی ہی روز قیامت کی اسلیی کہ نہین ممکن ہوگا راضی کرنا اوسکا ساتہ لینی نیکیون مسلمان کی اوسکی لیی یا رکہنی
برائی کی اوسکی لیی مسلمان پر جیسی کہ حقوق دوا سبابین ہی اور شاید کہ صحابہ رضی اللہ عنہم نہین قادر ہونگی حضرت کی دین ادا کرنی پر یا یہودی راضی نہوتا ہوگا
اونکی ادا کرنی سی بسبب بغض دین کی اور یہ ظاہر تر ہی ت پس جبکہ دن نکلا کہا یہودی نی گواہی دیتا ہون مین یہ کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ اور گواہی
دیتا ہون مین کہ تم رسول خدا کی ہو اور آدہا مال میرا تصدق ہی راہ خدا مین یعنی واسطی شکرانہ نعمت اسلام کی اور واسطی مزید انعام کی خبردار ہو اور جان لو
کہ نہین کیا مین نی ساتہ تمہاری جو کچہ کہ کیا مین نی یعنی سختی اور درشتی قول و فعل مین مگر تاکہ دیکہون مین طرف صفت تمہاری کی یعنی طرف موافق ہونی صفت
تمہاری کی ساتہ اوس صفت تمہاری کی کہ توریت مین ہی دیکہی پائون وہ صفت تم مین وہ صفت یہ ہی کہ محمد بیٹا عبد اللہ کا پیدایش اوسکی مکہ مین ہی اور جگہ
ہجرت کی مدینہ ہی اور ملک اونکا یعنی عظمت اونکی شام مین ہی یعنی اور اوسکی نواح مین نہین ہی بدزبان اور نہ سخت دل اور نہ چلانیوالا بازارون مین اور
نہ وضع اختیار کرنیوالا فحش کی اور نہ بیہودہ بات کہنی والا گواہی دیتا ہون مین یہ کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ اور بلاشبہہ تم رسول خدا کی ہو اور یہ مال میرا ہی
یعنی نام لیا اوس مال کا یا اشارہ کیا اوسکی جگہ کیطرف پس حکم کرو اوسمین ساتہ اوس چیز کی کہ دکہاوی تمکو خدا تعالی ف ح ع یعنی جو مصرف لائق اوسکا
دیکہو اور اوسپر رائی تمہاری قرار پکڑی وہان صرف کرو ظاہر یہ ہی کہ تمام مال مراد ہو پہلی آدہا مال خدا کی راہ مین کیا اور جب نور ایمان نی قرار پکڑا
دلمین اور محبت خدا اور رسول کی زیادہ ہوئی اور غلبہ کیا تمام مال صرف کیا اور آخر مین جان بہی فدا کریگا ت اور تہا یہودی بہت مالدار یعنی اور باوجود
اسکی حال مآل بہی اوسکا اچہا ہوا نقل کی بیہقی نی دلائل النبوۃ مین وعن عبد اللہ بن ابی اوفی قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یکثر
الذکر ویقل اللغو ویطیل الصلوۃ ویقصر الخطبۃ ولا یانف ان یمشی مع الارملۃ والمسکین فیقضی لہ الحاجۃ رواہ النسائی والدارمی
اور روایت ہی عبد اللہ بن ابی اوفی سی کہ تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بہت کرتی ذکر ف ح ع یعنی خدا تعالی کا اور اوس چیز کا کہ متعلق ہی ساتہ اوسکی
اور بہت کیا بلکہ ہر دم اور ہر آن مشغول کرتی مین تہی ت اور کم کرتی بیہودہ کہنا ف ع یعنی سوای ذکر مذکور کی ذکر دنیا اور جو کچہ کہ متعلق اوسکی ہی
کم کرتی تہی اور ذکر دنیا وغیرہ کا اگرچہ نہ خالی ہو مصلحت اور حکمت سی لیکن نسبت ذکر حقیقی کی لغو ہی چنانچہ اسی لیی کہا امام غزالی نی ضیعت قطعۃ من العمر العزیز
فی تالیف البسیط والوسیط والوجیز پس اطلاق کیا اوسپر لغو کا بنظر صورت اور معنی کی قطع نظر کرکی معنی سی اور اسی قسم کا ہی قول علما کا حسنات الابرار

سبقیات المقربین والا حضرت کو لغو بولنی سی کیا علاقہ دوسرے جبکہ اللہ تعالی تمام مومنین کی حق میں فرماتا ہی والذین ہم عن اللغو معرضون
اور یہ جو بعضون نی کہا ہی قلت یہان بمعنی عدم کی ہی یعنی بالکل لغو نہ بولتی تہی ایسی کہ قلت کبھی استعمال کیجاتی ہی مطلق نفی مین ہی مانند قلیلا ما
یومنون کی پس انکار کرتا ہی اسکو حسن مقابلہ ساتہ قول اونکی کی ویکثر الذکر اور دراز کرتی نماز یعنی خصوصًا جمعہ مین انتہیٰ یہہ قول حضرت کی اور کوتاہ کرتی خطبہ
ف ح ع ایسی کہ ایک ایک کلمہ حضرت سی جامع مضمون بہت اور اندازہ کی صادر ہوتا تہا اور یہہ باعتبار اکثر احوال کی ہو گا والا جس جگہہ کہ مقصود بہت
نصیحت کرنی ہوتی تو درازگی بہی کرتی تہی اور ظاہر مقصود یہہ ہی کہ خطبہ آنحضرت کا نسبت نماز کی کوتاہ ہوتا تہا اور حدیث مین آیا ہی کہ درازگی
نماز کی اور کوتاہی خطبہ کی نشانی فقہ اور دانشمندی مرد کی ہی جیسی کہ باب الجمعہ مین یہہ حدیث گذری ہی اور شاید کہ وجہ اسکی یہہ ہی کہ نماز معراج مومن کی ہی
اور جگہہ مناجات رب کی پس مناسب اوسکی درازگی ہی اور خطبہ جگہہ متوجہ ہونی کی طرف خلق کی اور جگہہ بلانی اونکی کی طرف حق کی ہی اور اوسمین زیادہ
مظنہ ریا و سمعہ کا ہی ساتہ جاری کرنی زبان کی فصاحت اور بلاغت سی ت اور نہ عار کرتی آنحضرت چلنی کی ساتہ بیوہ کی اور مسکین کی یعنی کر دیتی
اون ہر ایک کا کام نقل کی یہہ نسائی اور دارمی نی وَعَنْ عَلِيٍّ اَنَّ اَبَا جَهْلٍ قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّا لَا نُكَذِّبُكَ وَلٰكِنْ
نُكَذِّبُ بِمَا جِئْتَ بِهٖ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى فِيْهِمْ فَاِنَّهُمْ لَا يُكَذِّبُوْنَكَ وَلٰكِنَّ الظّٰلِمِيْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ يَجْحَدُوْنَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ
اور روایت ہی علی رضی سی کہ تحقیق ابوجہل نی کہا واسطی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ ہم یعنی جماعت قریش کی نہین دروغ گو جانتی تجکو اور سچ تمہارا
ہم پر عیان ہی اور تم مشہور ہو ساتہ صدق و امانت کی ولیکن جہٹلاتی ہین ہم اوس چیز کو کہ لایا ہی تو اوسکو ف ح یعنی کتاب و شریعت اور سبب
جہٹلانی اوسکی کی تجکو بہی جہٹلاتی ہین اور اگر یہہ تو ہمکو تمسی نزاع نہین اور وہ جاہل ملعون اتنا نہین سمجہتا تہا کہ جب وہ سچی ہون کار دنیا مین جلسی
جہوٹ نہ بولین اور اوپر جہوٹ نہ باندہین تو کار دین مین کیونکر جہوٹ بولین گی اور خدا پہ کیونکر جہوٹ باندہین گی اور حقیقت مین حسد اور عناد باعث تہا
اسپر کہ جلتی تہی کہ انکو یہہ مرتبہ ملا ہم کیونکر انکا اتباع کرین ت پس اتاری اللہ تعالی نی ابوجہل وغیرہ کافرون کی حق مین یہہ آیت پس تحقیق وہ نہین
جہٹلاتی ہین تجکو ولیکن یہہ ظالم حد سی تجاوز کرنی والی خدا کی آیتونکا انکار کرتی ہین نقل کی یہہ ترمذی نی ف ح تفسیر کشاف مین بیچ تفسیر اس آیت
کی دو وجہ لکہین ہین ایک تو یہہ کہ یہہ کافر کہ تجکو جہٹلاتی ہین حقیقت مین تجکو نہین جہٹلاتی بلکہ خدا کی آیتونکو جہٹلاتی ہین جیسی کہ کہتا ہی مولی اپنی
اوس غلام کو کہ لوگ اوسکو ستاتی ہین یہہ تجکو نہین ستاتی ہین حقیقت مین مجکو ستاتی ہین دیکہہ کہ ابہی کیا معاملہ کرتا ہون اور وجہ دوسری یہہ کہ یہہ تجکو
نہین جہٹلاتی ہین ایسی کہ تو مشہور ہی ساتہ صدق اور امانت کی ولیکن خدا کی آیتون کا انکار کرتی ہین اور وجہ آخر موافق ہی ساتہ مضمون حدیث کی
وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَائِشَةُ لَوْ شِئْتُ لَسَارَتْ مَعِيَ جِبَالُ الذَّهَبِ جَاءَنِيْ مَلَكٌ
وَاِنَّ حُجْزَتَهٗ لَتُسَاوِي الْكَعْبَةَ فَقَالَ اِنَّ رَبَّكَ يَقْرَأُ عَلَيْكَ السَّلَامَ وَيَقُوْلُ اِنْ شِئْتَ نَبِيًّا عَبْدًا وَاِنْ شِئْتَ نَبِيًّا مَلِكًا فَنَظَرْتُ
اِلٰى جِبْرَئِيْلَ فَاَشَارَ اِلَيَّ اَنْ ضَعْ نَفْسَكَ وَفِيْ رِوَايَةِ ابْنِ عَبَّاسٍ فَالْتَفَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى جِبْرَئِيْلَ كَالْمُسْتَشِيْرِ
لَهٗ فَاَشَارَ جِبْرَئِيْلُ بِيَدِهٖ اَنْ تَوَاضَعْ فَقُلْتُ نَبِيًّا عَبْدًا قَالَتْ فَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ ذٰلِكَ لَا يَاْكُلُ مُتَّكِئًا يَقُوْلُ اٰكُلُ كَمَا
يَاْكُلُ الْعَبْدُ وَاَجْلِسُ كَمَا يَجْلِسُ الْعَبْدُ رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ اور روایت ہی عائشہ رضی سی کہا کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ ای عائشہ
یعنی اگر چاہون مین یعنی درخواست کرون پروردگار سی مال و منال دنیا کا تو البتہ ساتہ چلین میری پہاڑ سونیکی آیا میری پاس ایک فرشتہ
یعنی دراز قد جیسی کہ بیان کیا اور تحقیق کمر اوسکی تہی برابر کعبہ کی یعنی درازگی مین پس کہا کہ تحقیق پروردگار تمہارا فرماتا ہی تمپر سلام اور فرماتا ہی
کہ اگر چاہی تو ہو پیغمبر بندہ یعنی موصوف ساتہ صفت بندگی اور فقر کی اور اگر چاہی تو ہو پیغمبر بادشاہ یعنی اللہ تعالی نی اختیار دیا ہی پس اختیار کر وانی

دونوں باتوں میں سے جو چاہو پس دیکھا میں نے طرف جبرئیل کی یعنی بطور مشورہ کے چاہتے کی کہ کیا مشورہ دیتے ہو مجھ پس اشارہ کیا جبرئیل نے طرف میری کہ پست کر و نفس اپنا یعنی بندہ رہو اور فقیر نہ بادشاہ وغنی اور بیچ روایت ابن عباسؓ کی ہے کہ میں التفات کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے طرف جبرئیل کی مانند مشورہ چاہنے والے کی اوتہی پس اشارہ کیا جبرئیل نے اپنے ہاتھ سے یعنی زمین کی طرف یہ کہ پست کر و تم اپنے تئیں **ف ع** یعنے اختیار کرو فقر اور بندگی کہ باعث ہے تواضع اور بلند قدری کی نزدیک اللہ کی اور نہ اختیار کرو بادشاہت اور غنا کو کہ باعث ہے سرکشی اور بھول جانیکی خدا کو اور موجب ہے تکبر اور ناشکری کی کہ وہ باعث ہے گر پڑنے کی اللہ کی نظر سے اور یہ باعتبار غالب احوال کی ہے اور اسلئے اختیار کیا فقر نے اکثر انبیا اور اولیا اور علما اور صلحا نے اللّٰھم اجعلنا منھم واحشرنا معھم سے اپس کہا میں نے کہ ہو نگا میں پیغمبر بندہ کہا عائشہ رضی نے کہتے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بعد اسکی کھانا نہ کھاتے تکیہ لگا کر اور فرماتے کہ کھاتا ہوں میں جیسے کہ کھاتا ہے غلام اور بیٹھتا ہوں میں جیسے کہ بیٹھتا ہے غلام نقل کی یہ بغوی نے شرح السنہ میں **ف** یعنی دو زانو مانند ہیئت نماز کی اور یہ افضل ہیئتوں کی ہے یا اوٹھانے ایک زانو دو زانوں میں سے حالت کھانے میں یا غیر اوسکی میں یا اوٹھانے دونوں زانو بطور گوٹ مار کے بیٹھنے کی اور یہ اکثر نشست آنحضرتؐ کی تھی

## بَابُ الْمَبْعَثِ وَبَدْءِ الْوَحْيِ

باب ہے بیچ بیان بعث حضرتؐ کے اور ابتداء وحی کی **ف ع** مبعث بمعنی بعث اور زمانہ بعث کی اور بعث اوٹھانا اور بھیجنا اور مراد اوٹھانا اور بھیجنا آنحضرتؐ کا ہے رسول کر کے طرف تمام خلق کی اور لفظ بدء ساتھ زبر بے اور جزم دال کی اور ہمزہ سے بمعنی آغاز یعنی شروع کی اور بدو ساتھ پیش بے اور دال کی اور واو مشدد بمعنی ظہور کی دونوں روایتیں ہیں اور حاصل دونوں لفظوں کا ایک ہے اور اول ظاہر تر ہے یعنی اور روایت میں اور لفظ وحی اصل میں بمعنی اشارت اور کتابت اور اعلام اور کلام خفی اور آواز اور اوس معنی کہ القا کیجاوے غیر کو کذا فی القاموس اور مشارق الانوار میں کہا کہ اصل وحی کی اعلام ہے پوشیدگی میں جلدی سے اور وہ بیچ حق آنحضرتؐ اور انبیا صلوات اللہ علیہم والسلام کی کتنے قسموں پر ہے بعضو نکو ساتھ سننے کلام اللہ تعالی کی جیسے کہ موسی علیہ السلام کو چنانچہ دلالت کرتا ہے اسپر قرآن شریف اور جیسے پیغمبر ہمارے کو شب معراج میں دوسری وحی ساتھ رسالت اور وساطت فرشتے کی اور یہ اکثر اور اغلب تھی اور تیسری وحی الہام ہے جیسے کہ فرمایا آنحضرت صلعم نے القی فی روعی پیش آرسے یعنی ڈالا گیا میری دل میں یہ مضمون اور کہتے ہیں کہ وحی داود علیہ السلام کی اکثر اوسی قبیلہ کی تھی اور وحی کی نسبت جو غیر انبیا کی طرف واقع ہوئی ہے بمعنی الہام کی ہے جیسے کہ فرمایا واوحینا الی ام موسی یعنی الہام کیا ہمنے موسیٰ کی ماں کیطرف اور وحی بمعنی امر کی بھی آتی ہے جیسے کہ واوحیت الی الحواریین یعنی امر کیا میں نے طرف حواریین کی اور بمعنے سیدا کرنے علم طبیعی کی بھی ہے جیسے کہ فرمایا واوحی ربک الی النحل یعنی تیری پروردگار نے شہد کی مکھیوں کی طبیعت میں یوں رکہا واللہ اعلم

## اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلی **عَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بُعِثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَرْبَعِيْنَ سَنَةً فَمَكَثَ بِمَكَّةَ ثَلٰثَ عَشَرَةَ سَنَةً يُوْحٰى اِلَيْهِ ثُمَّ اُمِرَ بِالْهِجْرَةِ فَهَاجَرَ عَشَرَ سِنِيْنَ وَمَاتَ وَهُوَ ابْنُ ثَلٰثٍ وَّسِتِّيْنَ سَنَةً مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہے ابن عباس سے کہا رسول کیے گئے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم وقت تمام ہونے چالیس برس کی عمر کے پس ٹھہرے مکہ میں تیرہ برس اس حال میں کہ وحی بھیجی جاتی تھی طرف اونکی اس مدت میں پھر حکم کیے گئے ساتھ ہجرت کی پس ہجرت کی اور اقامت کی مدینہ میں دس برس اور وفات پائی آنحضرتؐ نے اس حال میں کہ وہ تریسٹھ برس کی تھے **ف ع** اور یہی صحیح ہے اور بعضوں نے کہا پینسٹھ برس کی تھے جیسے کہ آگے آتی ہے روایت ابن عباس کی اور بعضونے کہا ساٹھ برس کی تھے جیسے کہ انس سے روایت آئی ہے ابن عباس نے دونوں برس ولادت اور وفات کی ملا کر تریسٹھ برس کہے اور انس نے کسر کو حذف کر کے ساٹھ برس کہے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **وَعَنْهُ** قَالَ اَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ خَمْسَ عَشَرَةَ سَنَةً يَسْمَعُ الصَّوْتَ وَيَرَى الضَّوْءَ سَبْعَ سِنِيْنَ وَلَا يَرٰى شَيْئًا وَّثَمَانَ سِنِيْنَ يُوْحٰى اِلَيْهِ وَاَقَامَ بِالْمَدِيْنَةِ عَشْرًا وَّتُوُفِّيَ وَهُوَ ابْنُ خَمْسٍ وَّسِتِّيْنَ سَنَةً مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے اوسی ابن عباسؓ سے کہا ٹھہرے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں

یعنی بعد نبی ہونیکی پندرہ برس یعنی بیچ دو برسوں ولادت اور ہجرت کی سنتی تھی آواز یعنی جبرئیل کی کہ داہنی بائیں سی آتی تھی یا محمد اور دیکھتی تھی
روشنی سی اندہیری راتون مین سات برس یعنی اون پندرہ برسون مین سی اور نہین دیکھتی تھی کچہ یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دیکھتی تھی روشنی
نبوت کی نشانیون مین سی سات برس تک اور نہین دیکھتی تھی سوای روشنی کی فرشتہ اور آٹھہ برس مین ان پندرہ برس مین سی وحی بہیجی جاتی تھی
طرف آنحضرت صلعم کی ف ع یعنی مکہ مین اور یہ حدیث دلالت کرتی ہی اسپر کہ سننا آواز کا اور دیکھنا روشنی کا بعد نبوت کی تہا بیچ مدت اقامت مکہ کی
کہ پندرہ برس تھی اور تواریخ کی کتابون اور اور حدیثون سی معلوم ہوتا ہی کہ یہ حال پہلی ظہور نبوت کی تہا اور حکمت اسمین حاصل کرنا نسبت اور الفت کا
عالم ملکوت سی تہا تا ظہور اوسکا یکایک سبب منہدم ہونی بنای بشریت کا نہووے اور اقامت کی مدینہ مین دس برس اور وفات پائی اس حال مین کہ وہ
پینسٹھہ برس کے تھی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **وعن** انس قال توفاه الله على راس ستين سنة متفق عليه اور روایت ہی انس سے
کہ کہا وفات دی آنحضرت صلعم کو اللہ تعالی نی اوپر تمام ہونی ساٹھہ برس کی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی **وعنه** قال قبض النبي صلى الله عليه وسلم
وهو ابن ثلث وستين وابو بكر وهو ابن ثلث وستين وعمر وهو ابن ثلث وستين رواه مسلم قال محمد بن اسمعيل البخاري
ثلث وستين اكثر اور روایت ہی اوسی انس سی کہ کہا وفات پائی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی اس حال مین کہ وہ ترسٹھہ برس کے تھی اور وفات
پائی حضرت ابوبکر رضی نی بہی اس حال مین کہ وہ ترسٹھہ برس کی تہی یعنی بلا خلاف اور رہی خلافت اونکی دو برس اور چار مہینی اور جسقدر بعد حضرت کے
زندہ رہی اوتنی ہی چھوٹی تہی اونسی اور وفات پائی حضرت عمر رضی نی اور وہ بہی ترسٹھہ برس کی تہی ف ع اور بعضون نی کہا اونسٹھہ برس کے تھی اور بعضون نی اور
اور بہی اقوال انکی عمر مین نقل کیی ہین کہا مولف نی کہ زخمی کیا اونکو ابو لولو غلام مغیرہ بن شعبہ کی نی مدینہ مین بدہ کی دن چھبیسوین تاریخ ذی الحجہ کی سن
تئیس مین اور دفن کیی گئی اتوار کی دن پہلی محرم کو سن چوبیس مین اور عمر اونکی ترسٹھہ برس کی تہی اور بہت صحیح قول اونکی عمر مین یہی ہی اور رہی
خلافت اونکی ساڑھی دس برس اور حضرت عثمان دفن کیی گئی سنیچر کی رات مین بیچ بقیع کی اور عمر اونکی بیاسی برس کی تہی اور بعضون نی کہا اٹھاسی
برس کی اور بعضون نی اور اور قول بہی اونکی عمر مین نقل کیی ہین اور رہی خلافت اونکی بارہ برس اور حضرت علی رض خلیفہ ہوی جسدن کہ قتل کیی گئی
حضرت عثمان رض اور وہ دن جمعہ کا تہا اور تاریخ اٹھارہوین ذی الحجہ کی سن پینتیس مین اور مارا اونکو عبد الرحمن ابن ملجم مرادی نی کوفہ مین جمعہ کی صبح کو سترہوین
تاریخ رمضان کی سن چالیس مین اور وفات پائی بعد تین رات گذرنی کی اوسکی مارنی سی اور دفن کیی گئی نجف مین اور عمر اونکی ترسٹھہ برس کی تہی
اور اور بہی قول منقول ہین اونکی عمر مین اور رہی خلافت اونکی چار برس اور نو مہینی کچہ دن اوپر نقل کی یہ مسلم نی کہا محمد بن اسمعیل بخاری نی
کہ روایت ترسٹھہ برس کی حضرت کی عمر مین اکثر ہی ف ع یعنی بنسبت اور روایتون کی اور مدار اختلاف کا مکہ کی اقامت پر ہی کہ دس برس تہی
یا تیرہ یا پندرہ روایتیں تیرہ کی اکثر ہین اور یہی بہت صحیح ہی واللہ اعلم اور پیدایش حضرت کی سال فیل مین تہی بموجب روایت صحیح مشہور کی اور قاضی
عیاض نی دعوی اجماع کا کیا ہی اسپر اور اتفاق کیا ہی علمانی اسپر کہ پیدا ہوی آنحضرت صلعم پیر کی دن ربیع الاول مین اور تاریخ مین اختلاف کیا ہی
کہ بارہوین تاریخ تہی یا اٹھارہوین یا دسوین اور وفات ہوئی حضرت صلعم کی پیر کی دن ربیع الاول کی بارہوین کو وقت چاشت کی صلوات اللہ وسلامہ علیہ
**وعن** عائشة قالت اول ما بدئ به رسول الله صلى الله عليه وسلم من الوحي الرؤيا الصادقة في النوم فكان لا يرى رؤيا الا جاءت
مثل فلق الصبح ثم حبب اليه الخلاء وكان يخلو بغار حراء فيتحنث فيه وهو التعبد الليالي ذوات العدد قبل ان ينزع الى اهله ويتزود
لذلك ثم يرجع الى خديجة فيتزود لمثلها حتى جاءه الحق وهو في غار حراء فجاءه الملك فقال اقرأ فقال ما انا بقارئ قال فاخذني
فغطني حتى بلغ مني الجهد ثم ارسلني فقال اقرأ فقلت ما انا بقارئ فاخذني فغطني الثانية حتى بلغ مني الجهد ثم ارسلني فقال اقرأ

قُلْتُ مَا اَنَا بِقَارِئٍ فَاَخَذَنِیْ فَغَطَّنِیْ الثَّالِثَةَ حَتّٰی بَلَغَ مِنِّی الْجُهْدَ ثُمَّ اَرْسَلَنِیْ فَقَالَ اِقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِیْ خَلَقَ خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ اِقْرَأْ وَرَبُّكَ الْاَكْرَمُ الَّذِیْ عَلَّمَ بِالْقَلَمِ عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَا لَمْ يَعْلَمْ فَرَجَعَ بِهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْجُفُ فُؤَادُهٗ فَدَخَلَ عَلٰی خَدِيْجَةَ فَقَالَ زَمِّلُوْنِیْ زَمِّلُوْنِیْ فَزَمَّلُوْهُ حَتّٰی ذَهَبَ عَنْهُ الرَّوْعُ فَقَالَ لِخَدِيْجَةَ وَاَخْبَرَهَا الْخَبَرَ لَقَدْ خَشِيْتُ عَلٰی نَفْسِیْ فَقَالَتْ خَدِيْجَةُ كَلَّا وَاللّٰهِ لَا يُخْزِيْكَ اللّٰهُ اَبَدًا اِنَّكَ لَتَصِلُ الرَّحِمَ وَتَصْدُقُ الْحَدِيْثَ وَتَحْمِلُ الْكَلَّ وَتَكْسِبُ الْمَعْدُوْمَ وَتَقْرِی الضَّيْفَ وَتُعِيْنُ عَلٰی نَوَائِبِ الْحَقِّ ثُمَّ انْطَلَقَتْ بِهٖ خَدِيْجَةُ اِلٰی وَرَقَةَ بْنِ نَوْفَلٍ ابْنِ عَمِّ خَدِيْجَةَ فَقَالَتْ لَهٗ يَا ابْنَ عَمِّ اسْمَعْ مِنِ ابْنِ اَخِيْكَ فَقَالَ لَهٗ وَرَقَةُ يَا ابْنَ اَخِیْ مَاذَا تَرٰی فَاَخْبَرَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَبَرَ مَا رَاٰی فَقَالَ لَهٗ وَرَقَةُ هٰذَا النَّامُوْسُ الَّذِیْ اَنْزَلَ اللّٰهُ عَلٰی مُوْسٰی يَا لَيْتَنِیْ كُنْتُ فِيْهَا جَذَعًا يَا لَيْتَنِیْ اَكُوْنُ حَيًّا اِذْ يُخْرِجُكَ قَوْمُكَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوَ مُخْرِجِیَّ هُمْ قَالَ نَعَمْ لَمْ يَاْتِ رَجُلٌ قَطُّ بِمِثْلِ مَا جِئْتَ بِهٖ اِلَّا عُوْدِیَ وَاِنْ يُدْرِكْنِیْ يَوْمُكَ اَنْصُرْكَ نَصْرًا مُؤَزَّرًا ثُمَّ لَمْ يَنْشَبْ وَرَقَةُ اَنْ تُوُفِّیَ وَفَتَرَ الْوَحْیُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَزَادَ الْبُخَارِیُّ حَتّٰی حَزِنَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْمَا بَلَغَنَا حُزْنًا غَدَا مِنْهُ مِرَارًا كَیْ يَتَرَدّٰی مِنْ رُءُوْسِ شَوَاهِقِ الْجِبَالِ فَكُلَّمَا اَوْفٰی بِذِرْوَةِ جَبَلٍ لِكَیْ يُلْقِیَ نَفْسَهٗ مِنْهُ تَبَدّٰی لَهٗ جِبْرِيْلُ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ اِنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ حَقًّا فَيَسْكُنُ لِذٰلِكَ جَاْشُهٗ وَتَقِرُّ نَفْسُهٗ ۔

اور روایت ہی عائشہؓ سی کہا یعنی حضرتؐ سی سنکر یا کسی صحابہ سی اونکی کہ عائشہؓ ابتدائی نبوت مین حاضر نتھین پہلی چیز کہ شروع کی گئی ساتھ اونکی آنحضرتؐ وحی سی دیکہنا خوابون سچ کا تھا سوتی مین ف ع اور کہتی ہین کہ حال چھ مہینی تک تھا اور حقیقت خواب سچی کی یہ ہی کہ پیدا کرتا ہی اللہ تعالیٰ سوتی کی دل مین یا اوسکی حواس مین کچھ چیزین جیسا کہ پیدا کرتا ہی اونکو جاگتی مین اور اللہ تعالیٰ قادر ہی کرے جو کچھ چاہی نہین منع کرتی ہی اوسکی فعل کو نیند اور نہ غیر اوسکی پس اگر وہ بات واقع ہوتی ہی جاگتی مین جیسی کہ دیکہتا ہی اوسکو سوتی مین تب اوسی تہی حضرتؐ کہ نہین دیکہتی کوئی خواب مگر کہ آتی تعبیر اوسکی مانند سفیدی صبح کی یعنی ظاہر اور ہویدا ہوتی بی آمیزش ابہام اشتباہ کی پھر دوست کی گئی طرف آنحضرتؐ کی خلوت ف ع اور یہ ابتدائی قصہ ہی پہلی ظہور نبوت اور نزول وحی کی ت اور تہی آنحضرتؐ کہ خلوت مین رہتی بیچ غار حرا کی ف ح ع حرا ساتھ زیر ح مہملہ اور ر مخففہ ممدودہ کی اور بعضون نی ساتھ زیر اور قصر کی کہا ہی نام ایک پہاڑ مشہور کا مکہ مین اور وہان سی نظر جمال کعبہ پر ہی پڑتی ہی اور شاید کہ سبب اختیار کرنی اوس مکان کا یہی ہو اور آیا ہی کہ عبدالمطلبؓ نی بہی اصحاب فیل کی واقعہ مین وہان جاکر دعا کی تہی کہا نووی وغیرہ نی کہ خلوت کرنی شان صالحین اور اللہ کی عارف بندونکی اور دوست کی گئی طرف حضرتؐ کی خلوت اسلیے کہ خلوت مین فراغت دل کی اور ذکر اللہ کی طرف کی خوب ہوتی ہی اور انقطاع ہوتا ہی الفت کی چیزون بشریہ کی سی اور خشوع اور نورانیت اور صفائی طبیعت بوجہ احسن ہوتی ہی اور اختلاف کیا گیا ہی بیچ فضیلت خلوت اور جلوت اور اختلاط اور عزلت کی اور صحیح یہ ہی کہ ہر ایک ساتھ شرطون معتبر اپنی کی بیچ محل اپنی کی افضل و اکمل ہی یعنی اگر خرابیان اور فساد دین کا لوگون کی ساتھ رہنی مین ہو اور کوئی اوسکا کہنا نہ مانتا ہو تو خلوت افضل ہی اور اگر نقصان دین کا نہو اور لوگ محتاج اوسکی تعلیم کی ہین اور جانتا ہی کہ لوگونکو تعلیم مین تربیت ہوگی تو لوگون مین رہنا افضل ہی ت پس عبادت کرتی آنحضرتؐ اوس غار مین اور تحنث نون اور ث مثلثہ سی یعنی عبادت کرنی کی ہی اور عبادت کرنی متعدد راتون مین ف ع مراد روز و شب ہین اور ہمراہ رات ہی کو ذکر کیا اسلیے کہ مناسب ہی ساتھ خلوت کی اور متعدد کی جو قید لگائی مراد اس سی قلت ہی اور بعضون نی کہا احتمال ہی یہ کہ ہو کثرت اسلیے کہ کثیر محتاج ہوتا ہی گنتی کا نہ قلیل ت عبادت کرتی اوس غار مین پہلی اسکی کہ مائل اور مشتاق ہون اپنی اہل کی طرف ف ع یعنی عبادت کرتی اور جب کہ گھر کی لوگون کی خبر لیتی اور ادای حقوق اونکی کی طرف دل کہنچتا گھر مین آتی اور بخاری کی ایک روایت مین لفظ یرجع آیا ہی یعنی پھر آتی ت اور توشہ لیجاتی واسطی عبادت کرنی راتون متعددہ کی پہر پہرتی طرف خدیجہ کی اور توشہ لیجاتی واسطی مانند مدت اون راتون کی ف ع

حاصل

حاصل یہ کہ آنحضرت ایام مذکورہ میں ہمیشہ اسی حالت پر رہتے کہ جاتے عبادت کے لیے اور پھر آتے توشہ لینے کے لیے تاکہ خاطر جمع سے عبادت کریں اور اسمین
اشارہ ہے اسکی طرف کہ لینا زاد کا نہیں منافی ہے توکل کے اور مدت خلوت کی ایک مہینا تھا ہر سال میں اور وہ مہینا رمضان کا تھا اور علما اختلاف
رکھتے ہیں کہ آنحضرت پہلے نبوت سے تابع کسی شریعت کے اگلی شریعتوں میں سے تھے یا اپنی عقل سے اچھا جانکر عمل کرتے تھے یا ہر شریعت میں سے جو کچھ کہ اولی
اور افضل پاتے کرتے اور اگر تابع شریعت کے تھے وہ تو کس شریعت کے تھے مختار یہ ہے کہ تابع دین ابراہیم کے تھے اور اسیلیے ایک روایت میں بجائے تحنث کے
تحنف ف سے بھی آیا ہے یعنی عمل کرتے تھے دین حنیف پر کہ لقب ابراہیم کا ہے اور ظاہر یہ ہے کہ جانب حق سے نور ہدایت کا حضرت کے دل میں آیا تھا
اوس سے پسندیدہ چیزیں درگاہ الہی کی عمل میں لاتے تھے بغیر اتباع شریعت کے اور حکم عقل کے اور اسمین بھی اختلاف کرتے ہیں کہ عبادت کرنا حضرت کا ساتھ
فکر کے تھا یا ذکر کے اور صحیح یہ ہے کہ ساتھ ذکر کے تھا نہ فکر کے ت یہانتک کہ آیا حضرت پر حق یعنی وحی یا رسول حق کہ جبریل ہیں اس حال میں کہ آنحضرت
غار حرا میں تھے پس آیا حضرت کے پاس فرشتہ یعنی جبریل اور بعضوں نے کہا اسرافیل پس کہا پڑھ یعنی کچھ پس کہا آنحضرت نے نہیں میں پڑھ جانتا ف ع ج
یعنی اچھی طرح نہیں پڑھ جانتا یا شاید کہ یہ بات نہایت وحشت اور دہشت سے تھی کہ بیچ دل آنحضرت کے دیکھنے فرشتہ اور ہیبت مقام کی سے آئی اور یہ کوئی نہیں
کہ یہ فرمایا آنحضرت نے اس سبب سے کہ حضرت امی تھے اور امی وہ ہے کہ پڑھ نجانے اسلیے کہ پڑھنا غیر کی پڑھانی اور تعلیم کرنے سے ساتھ امی ہونیکی منافات نہیں
رکھتا خصوصاً نہایت فصاحت والے سے بلکہ امی ہونا منافات لکھنے اور نامہ کی پڑھنے سے رکھتا ہے چنانچہ قاموس میں کہا کہ امی وہ ہے کہ لکھنا نجانے اور کتاب
نہ پڑھے اور بعضی روایتوں میں آیا ہے کہ جبریل نے صحیفہ حریر کا مرصع ساتھ جواہر کے آنحضرت کے ہاتھ میں دیا اور کہا پڑھو پس آنحضرت نے کہا نہیں پڑھ سکتا میں
اور اس کپڑے میں کچھ لکھا نہیں دیکھتا میں کیا پڑھوں اور یہ بھی انسب اور اظہر ہیں مقصود میں واللہ اعلم ت فرمایا آنحضرت نے پس پکڑا اوس فرشتے نے
مجکو اور بھینچا مجکو یہانتک کہ پہونچا وہ مجسے مشقت کو ف ع ج لفظ جہد ساتھ پیش جیم اور زبر کی اور رفع اور نصب دال کے ہے پس جس صورت میں کہ نصب
دال کو تو معنی یہ ہونگے کہ پہونچی جبریل مجسے مشقت کو یعنی خوب پہونچا مجکو کہ مشقت اوٹھائی پہونچی ہے اور جس صورت میں کہ رفع ہو دال کو تو معنی یہ ہونگے
کہ پہونچی مشقت مجسے نہایت درجہ کو یعنی بڑی مشقت اوٹھائی میں نے اور یہ بھینچنا تصرف کرنا تھا جبریل کا حضرت کی وجود شریف میں ساتھ داخل کرنے نور
ملکوت اور روحی کی حضرت کی جان شریف میں تا آمادہ اور مستعد وحی کی اوٹھانے کی ہوں ت پھر چھوڑ دیا مجکو جبریل نے اور کہا کہ پڑھ پس کہا میں نے
کہ نہیں پڑھ سکتا میں فرمایا آنحضرت نے کہ پھر پکڑا مجکو اور بھینچا مجکو دوسری بار یہانتک کہ پہونچی مجسے مشقت کو پھر چھوڑ دیا مجکو اور کہا پڑھ پس کہا میں نے
نہیں میں پڑھنے والا پس پکڑا مجکو اور بھینچا مجکو تیسری بار یہانتک کہ پہونچی مجسے مشقت کو پھر چھوڑ دیا مجکو اور کہا پڑھ ساتھ نام پروردگار اپنے کی کہ جسنے
پیدا کیا ہے تجکو اور ہر چیز کو ف ع ج یعنی تو اپنی طاقت پر خیال نکر اور پروردگار سے مدد چاہ کہ جسنے پیدا کیا ہے سب کچھ اور وہ سب چیزوں پر قادر ہے
اور یہ دلیل صریح ہے اسپر کہ اول جو قرآن سے اوترا ہے سورہ اقرأ ہے اور یہی صواب ہے کہ جسپر جمہور سلف اور خلف کے ہیں اور بعضوں نے کہا کہ اول
سورۃ یا ایہا المدثر اوتری ہے اور یہ قول کچھ نہیں ہے کہتا ہوں میں کہ ظاہر یہ ہے کہ سورۃ اقرأ اول حقیقی ہے اور یا ایہا المدثر اول اضافی ہے یعنی
بعد منقطع ہونے وحی کے جو پھر وحی اوترنے لگی تو اول یہی اوتری ہے اور یہ حدیث دلیل ان لوگوں کی ہے کہ کہتے ہیں بسم اللہ الرحمن الرحیم جزء
سورہ نہیں ہے بلکہ فصل کے لیے اوتری ہے ت پیدا کیا انسان کو جمی ہوئی خون سے کہ رحم میں ہوتا ہے پڑھ اور پروردگار تیرا بہت بزرگ ہے سب سے
وہ پروردگار کہ تعلیم کی بواسطہ قلم کے بہت سے علم ف ع ج مراد یا تو قلم آسمان کا ہے کہ سبب اور عرش کا ہے لکھنے کا علموں اور آسمان کی کتابوں کا
یا یہی قلم ہے کہ اس عالم میں مظہر اور مثال اوس قلم کا ہے کہ کیا کیا علوم اور معارف اس سے لکھی جاتی ہے اور صاحب کشاف نے کہا کہ یہ تعلیم اللہ تعالیٰ
کی کمال قدرت پر دلالت کرتا ہے کہ کیا کیا علم عجیب غریب اس سے لکھی جاتی ہیں ت سکھائی انسان کو وہ چیز کہ نہ جانتا تھا ف ع یعنی ممکن تھا

کہ اپنی قدرت سے معلوم کریں کہ چیزیں تو پیدا امکان او زمان مین اور ہو سکتا ہی کہ مراد انسان سے انسان کامل ہو یعنی آنحضرتؐ پس ہوگا اسمین اشارہ
طرف اس قول اللہ تعالی و علمک ما لم تکن تعلم و کان فضل اللہ علیک عظیما ت پس پہری ساتہ ان آیتون کی پہلے نزد طرف گہر کی اس حال مین کہ کانپتا تہا دل آپکا
یعنی بسبب شدت رعب کی کہ بیٹھا تہا آپ کی دل مین پس آئی آنحضرتؐ حضرت خدیجہ کی پاس اور فرمایا دو بار تاکید کی لیے بسبب لاحق ہونی تپ لرزہ کی ماری ڈر کی
کہ اوڑہا دو مجہکو کپڑا پس اوڑہایا آپکو کپڑا یہانتک کہ جاتا رہا اونسی ڈر اور اپنی حالت اصلی پر آئی پس فرمایا خدیجہ رضؓ کو اس حال میں کہ پہونچائی اونکو خبر اس ماجرے کی
البتہ تحقیق ڈرتا ہون مین اپنی جان پر ف ح نہایت خوف سے کہ مبادا ہلاک ہو جاؤن یا دیوانہ یا ڈر تہا عاجز ہونیکا بار نبوت کی اوٹہانی سے یا نہ صبر کرنیکا
اوپر ایذای قوم اور قتل اور جہٹلانی کی یا ڈر تہا مفارقت وطن کا تا پس کہا خدیجہ نے یہ نہ گمان کرو تم یا نہ ڈرو ایسا نہوگا قسم ہی اللہ کی نہ رسوا کریگا اللہ
تمکو کبہی اسلیے کہ تحقیق تم سلوک کرتی ہو ناتی دارون سے یعنی اگرچہ وہ انقطاع کرین تمسی اور سچ بولتی ہو ف ع ح یعنی اگرچہ وہ جہوٹ بولین تمسی یا جہٹلاوین
تمکو اور بعضی روایتون مین یہ زیادہ کیا ہی تؤدی الامانۃ یعنی ادا کرتی ہو تم امانت کو ت اور اوٹہاتی ہو تم بوجہ کو ف ح لفظ کل ساتہ زبر کاف اور تشدید
لام کی ثقل اور گرانی اور بعضی عیال کی بہی آتا ہی اسلیے کہ خبرگیری اونکی گران ہوتی ہی پس معنی یہ ہین کہ تم اوٹہاتی ہو محنت کل کی اور قبول کرتی ہو محنت
کل کو یعنی جو کہ بہاری ہین یعنی عیال وغیرہ اونکی خبرگیری کرتی ہو اگرچہ وہ چہوڑ دین تمکو اور دخل ہی بیچ اوٹہانی کل کی خرچ کرنا ضعیفون اور یتیمون اور
بیواؤن اور غریبون پر ت اور کماتی ہو مال خیر کی لیے اور دیتی ہو محتاج کو ف ح لفظ تکسب ساتہ زبر تے کی صحیح اور مشہور ہے اور ساتہ پیش تے کی بہی
روایت کیا گیا ہی یعنی کسب مین لاتی ہو غیر اپنی کو یعنی مال دیتی ہو لوگون کو کہ اوس سے کسب اور تجارت کرین اور صرف کرتی ہو مال کو خیر کی جگہون مین
اور بعضی مراد معدوم سے فقیر رکہتی ہین کہ میت کی حکم مین ہی کہ تصرف نہین ہی اوسکی لیے یعنی فقیرونکو کسب مین لاتی ہو ساتہ دینی مال کی اونکو ت
اور مہمانی کرتی ہو مہمان کی یعنی کہلاتی ہو اوسکو اور مدد کرتی ہو خلق کی اوپر حادثون حق کی ف ع ح یعنی جو کوئی کہ بسبب کسی حادثہ کی درماندہ
ہوتا ہی مانند قرض اور مال دیت کی اوسکی مدد کرتی ہو اور نجات دیتی ہو اوسکو اوس آفت سے اور نوائب حق اسلیے کہا کہ بسبب حادثہ ناحق کی مانند
اسراف اور غضب اور مانند اونکی کی درماندہ نہو کہ مدد کرنی اوسمین بری ہی اور اسمین دلیل ہی اسپر کہ اچہی اخلاق اور اچہی خصلتین سبب سلامتی کی
ہین برائی اور خرابی مین پڑنی سے اسلیے کہ دلیل پکڑی حضرت خدیجہ رضؓ نے بسبب متصف ہونی آنحضرتؐ کی ساتہ اچہی خلقون کی اور اچہی صفتون کی اوپر
نہ پہونچنی مکروہات کی دین اور دنیا مین اور اسمین بڑی دلیل ہی اوپر نہایت فراست اور معرفت اور فقاہت اور عقلمندی حضرت خدیجہ رضؓ کی اور
کیونکر نہو کہ مدت تہای مدید آنحضرتؐ کی خدمت مین رہین اور اول جو حقیقت مین ایمان لائی ہین یہی ہین کسی کو اونکی ساتہ اونکی صفت مین مشارکت نہین رضی اللہ تعالی عنہا
اور یہ بہی اس سے معلوم ہوا کہ تعریف کرنی انسان کی اوسکی منہہ پر بعض احوال مین کسی مصلحت کی لیے جائز ہی اور یہ بہی معلوم ہوا کہ جسکو حاصل ہو خوف
کسی امر سے تو اوسکو تسلی اور بشارت دی اور ذکر کری اسباب سلامت کی اوسکی آگی اور اسمین تنبیہ ہی اسپر کہ فقر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تہا اپسند
اور اختیاری نہ ناگوار اور اضطراری اور بشارت ہے کمال کرم اور سخاوت تہا اور اسمین تنبیہ ہی اسپر کہ یہ صفات مذکورہ جبلی اور خلقی تہین حضرتؐ کی پہلی نبوت
ت پہر لیگئی آنحضرتؐ کو خدیجہ رضؓ طرف ورقہ بیٹے نوفل کی کہ چچا کی بیٹے خدیجہ رضؓ کی تہی ف ح اسلیے کہ خدیجہ رضؓ بیٹی خالد بیٹے اسد بیٹے عبد العزی
کی اور ورقہ بیٹے نوفل بیٹے اسد کی اور لفظ ورقہ ساتہ زبر واو اور را اور قاف کی ہی اور وہ نصرانی ہوگئی تہی جاہلیت مین اور انجیل کا زبان عربی مین
ترجمہ کیا تہا اور بہت بڈہی اور اندہی ہوگئی تہی ت پس کہا خدیجہ رضؓ نے ای میری چچا کی بیٹے سن اپنی بہتیجی سے ف ح یعنی آنحضرتؐ سے جو کچہ کہتی ہین
اور یہ روش عرب کی ہی کہ محاورات مین ایک دوسری کو بہتیجا اور چچا کہتی ہین اور یہان بہتیجا کہا آنحضرتؐ کو بسبب بڑہاپی ورقہ کی کہا ایک شارح نے
کہ یہ کہا خدیجہ رضؓ نے ازراہ تعظیم کی نہ ازراہ حقیقت کی ت پس کہا واسطی حضرتؐ کی ورقہ نے ای بہتیجی میری کیا دیکہتا ہی تو پس خبر دی ورقہ کو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم

نی خبر اوس چیز کی کہ دیکھی تھی پس کہا حضرت کو ورقہ نی یہ ناموس یعنی فرشتہ ہی کہ بھیجا اللہ تعالی نی موسی پر ساتھ وحی کی ف ع ناموس وہ شخص کہ بھید
جانتا ہو ہاں کا اور اہل کتاب جبرئیل کو ناموس کہتی تھی اور بعضون نی کہا کہ ناموس صاحب سر خیر کا اور صاحب سر شر کو جاسوس کہتی ہین اور خبر
موسی پر اوترنا کہا نہ عیسی پر واسطی عظیم الشان ہونی موسی کی اور جامعیت کتاب اور شریعت اونکی کی اگرچہ ذکر عیسی علیہ السلام کا مناسب تر تہا دین نصرانیت کے
ت ای کاشکی مین ہوتا وقت نبوت اور دعوت تمہاری کی جوان قوی کاشکی مین ہوتا زندہ یعنی اگرچہ نہوتا قوی اوس وقت کہ نکالی گی تجکو قوم تیری
یعنی قرابتی تیری کفار قریش تیری شہر سی پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کیا نکالین گی مجکو وہ کہا ورقہ نی ہان نکالین گی تجکو اور سبب اسکا
یہ ہی کہ نہین لایا کوئی شخص کبھی مانند اوس چیز کی کہ لایا تو یعنی نبوت اور شریعت مگر کہ دشمن رکہا گیا ہی وہ ف ع اور ایک روایت مین آیا ہی الا
اوذی یعنی جو کوئی پیغمبر ہوا اوسکو کافرون نی دشمن رکہا اور ایذا دی ت اور اگر پاوی مجکو دن تمہارا یعنی اون دنون مین کہ تم دعوت کرو
اور تمہاری قوم تمکو ایذا دی اور نکالی اور مین زندہ ہون تو مدد کرونگا مین تمہاری مدد خوب قوی پہر نہ دیر کی ورقہ نی کہ مرگئی ت ع جانا چاہئی
کہ بیچ ایمان ورقہ کی آنحضرت پر کچہ خلاف نہین لیکن اونکی صحابی ہونی مین اختلاف ہی اگر یہ واقعہ بعد ثابت ہونی نبوت کی ہی تو صحابی ہین اور
اگر ابتدائی احوال مین ہی جیسا کہ ظاہر ہی تو صحابی نہین ہین واللہ اعلم ت اور منقطع ہوئی وحی ف ع یعنی بعد اسکی کہ وحی آنحضرت پر آئی اور نبوت
ثابت ہوئی وحی آنی موقوف ہوئی کہتی ہین کہ تین برس تک نہ آئی اور بعضی کہتی ہین چہ مہینی تک اور بعضی اڑہائی مہینی تک اور شیخ ابن حجر نی کہا
مراد تاخیر وحی سی درمیان اوترنی اقرأ اور یا ایہا المدثر کی نہ آنا جبرئیل کا نہین ہی بلکہ تاخیر اوترنی قرآن کی ہی جبرئیل آتی تہی لیکن قرآن نہین
لاتی تہی اور حکمت تاخیر وحی مین یہ تہی کہ تا جاتا رہی آنحضرت سی خوف کہ پیدا ہوا تہا اور حاصل ہو شوق و انتظار طلب بیت دیرست کہ دلدار پیامی نفرستاد
ننوشت سلامی و کلامی نفرستاد ت انتہی حدیث بخاری اور مسلم دونون نی روایت کی ہی اور زیادہ کیا بخاری نی مسلم کی روایت پر یہ کہ یہانتک
کہ غمگین ہوئی آنحضرت بیچ اوس چیز کی کہ پہونچی ہی ہمکو حدیثون سی کہ دلالت کرتی ہین وجود غم پر ف ع یہ کلام کسی راوی کا ہی راویون اس حدیث
کی سی کہ درمیان مین واقع ہوا ہی نقل کی اور اسکی مصدر منصوب کی یعنی مفعول مطلق کی کہ حزنا ہی ت غمگین ہوئی اس سی آنحضرت ایسا غمگین ہونا
کہ گئی صبح کو بسبب غم کی کئی بار تاکہ گرپڑین اونچی پہاڑون کی چوٹیون پر سی ف ع یعنی چاہتی تہی کہ اپنی تئین پہاڑون کی اوپر سی ڈالدین
اور ہلاک ہوجاوین بسبب تاخیر وحی اور نہایت محنت فراق اور شدت اشتیاق کی ت پس جبکہ پہونچتی اوپر پہاڑون کی تاکہ ڈالدین اپنی تئین
پہاڑ سی ظاہر ہوتی اونکی لیی جبرئیل اور کہتی ای محمد بلا شبہہ تو رسول اللہ کا ہی حق ف ع یعنی جب تو رسول خدا کا ہی برحق سب آفتون سی امن مین
رہی گا اور انجام کار تیرا ہمہ وجوہ دین و دنیا مین بخیر ہوگا اگر یہ محنت اور ابتلا درمیان مین آوی ت پس مطمئن ہوتا اور جاتا رہتا سبب اس
کہنی کی حضرت کی دل کا اضطراب اور قلق اور دہشت اور گہبراہٹ اور تسکین پاتا نفس حضرت کا یعنی اضطراب سی **وعن جابر** انہ سمع
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یحدث عن فترۃ الوحی فبینا انا امشی سمعت صوتا من السماء فرفعت بصری فاذا الملک الذی
جاءنی بحراء قاعد علی کرسی بین السماء والارض فجئثت منہ رعبا حتی هویت الی الارض فجئت اهلی فقلت زملونی زملونی فزملونی
فانزل اللہ تعالی یا ایها المدثر قم فانذر وربک فکبر وثیابک فطهر والرجز فاهجر ثم حمی الوحی وتتابع متفق علیه
اور روایت ہی جابر رض سی کہ اونہون نی سنا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ بیان فرماتی تہی منقطع ہونی وحی کی یعنی چند روز پہر حاصل ہونی اوسکی
پی درپی فرمایا پس اوس وقت کہ مین چلتا تہا یعنی زمین مکہ مین یا اوپر پہاڑ حرا کی سنی مین نی ایک آواز آسمان سی پس اوٹھائی مین نی نظر اپنی پس ناگاہ وہ
فرشتہ کہ آیا تہا میری پاس پہاڑ حرا مین بیٹھا ہی ایک تخت پر درمیان آسمان زمین کی پس ڈرایا گیا مین اوس سی ڈرائی جانا یہانتک کہ گرا مین زمین پر

پس آیا میں اپنے گھر والوں کی پاس اور کہا میں نے کپڑا اوڑھاؤ مجھکو کپڑا اوڑھاؤ مجھکو پس کپڑا اوڑھایا اونہوں نے مجھکو پھر اوتاری اللہ تعالی نے آیت ای کپڑا اوڑھنے والے اوٹھ
اور ڈرا خلق کو یعنی عذاب سے کفار کو اور بشارت دے مومنین کو طرح بطرح کی ثواب کی اور اپنے پروردگار ہی کو بڑا جان ف مدارک یعنی خاص کر اوسکو ساتھ
تعظیم کی یعنی اوسکی غیر کو دنیا بڑا نجان اور کہا اوسوقت کہ پیش آوے تجکو اوسکی غیر سے کہہ اللہ اکبر او منقول ہے کہ جب یہ نازل ہوئی تو فرمایا آنحضرت نے اللہ اکبر
پس تکبیر کہی خدیجہ رضی نے اور خوش ہوئیں اور یقین کیا کہ یہ وحی ہے ت اور اپنے کپڑوں کو پاک کر نجاست سے ف ح اور بعضوں نے کہا مراد کپڑوں سے
صفتیں نفس کی ہیں اور پاک کرنا کنایہ ہے اجتناب رذائل سے ت اور پلیدی کو پس ترک کر ف ع یعنی شرک اور گناہ کی ترک پر مداومت کر اور ظاہر یہ ہے
کہ یہ تمہارے راوی سے ہے کہ تتمہ حکایہ ہے ولا تمنن تستکثر ولربک فاصبر ت پھر گرم ہوئی وحی یعنی پے در پے آنے لگی ف تفسیر مدارک میں جابر سے
یوں روایت کی ہے کہ آنحضرت نے فرمایا کہ تھا میں پہاڑ حرا پر پس پکارا گیا میں یا محمد انک رسول اللہ پس دیکھا میں نے داہنے اپنے اور بائیں اپنے پس نہ دیکھا میں نے
کچھ پھر نظر کی میں نے اوپر اپنے پس ناگہان وہ فرشتہ پکارنیوالا بیٹھا ہے ایک تخت پر درمیان آسمان اور زمین کے پس ڈرا میں اور پھرا میں طرف خدیجہ کی اور
کہا میں نے کپڑا اوڑھاؤ مجکو پس کپڑا اوڑھایا خدیجہ رضی نے پھر آئے جبرئیل اور پڑھا یا ایہا المدثر الخ ت نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے وعن عائشۃ ان الحارث
ابن هشام سأل رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال يا رسول الله كيف يأتيك الوحي فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم احيانا يأتيني
مثل صلصلة الجرس وهو اشده علي فيفصم عني وقد وعيت عنه ما قال واحيانا يتمثل لي الملك رجلا فيكلمني فاعي ما يقول قالت
عائشة ولقد رأيته ينزل عليه الوحي في اليوم الشديد البرد فيفصم عنه وان جبينه ليتفصد عرقا متفق عليه اور روایت ہے عائشہ
سے یہ کہ حارث بیٹے ہشام کے نے کہ بھائی ابوجہل کا ہے اور اسلام لایا پہلی فتح مکہ کی پوچھا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے پس کہا یا رسول اللہ کیونکر آتی ہے آپکو وحی پس
فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی کبھی آتی ہے میری پاس جیسے مانند آواز گھنٹال کی یعنی مشابہ ہوتی ہے آواز اوسکی ساتھ آواز گھنٹال کی اور یہ قسم وحی کی
سخت ترین وحی کی ہوتی ہے مجھپر ف ع یعنی سمجھنی مقصود میں اسلیے کہ سمجھنا معنی کا اوس کلام سے کہ مانند گھنٹال کی ہو زیادہ مشکل ہے سمجھنے کلام ایک آدمی کی سے
ساتھ خطاب کرنے معہود کی ت پس موقوف ہوتی ہے یا موقوف کی جاتی ہے وحی یا فرشتہ اس حال میں کہ تحقیق میں یاد رکھتا ہوں اوسے اوس چیز کو کہ کہا
فرشتے نے اور کبھی کبھی صورت پکڑتا ہے میرے لیے فرشتہ ایک مرد کی یعنی جیسے کہ مشہور ہے کہ جبرئیل بصورت دحیہ کلبی کی آتے تھے پس کلام کرتا ہے مجھسے فرشتہ
پس یاد رکھتا ہوں میں اوس چیز کو کہ کہا ف ح کہا ہے علمانے کہ وحی اسطرح استفادہ اور استفاضہ کی درمیان کلام کرنے والے کی اور سننے والے کی مناسبت چاہتی ہے
اور یہاں دو طریق پر تھی کبھی ملکیت اور روحانیت جبرئیل کی آنحضرت پر غالب آتی تھی اور آنحضرت کو بشریت سے غائب کرتی تھی یہ قسم اول ہے یعنی جو کہ طور وحی کا
اول ذکر کیا اور کبھی بشریت آنحضرت کی جبرئیل پر غالب آتی تھی اور جبرئیل متصف ساتھ وصف بشریت کی ہوتی تھی اور یہ قسم دوسری ہے اور پیدا اوس تقدیر پر ہے
کہ صلصلہ اور وحی کی ہے جیسے کہ ظاہر عبارت حدیث کی سے معلوم ہوتا ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ صلصلہ آواز جبرئیل کی تھی اور حکمت اوس آواز کی پہلی ہونی میں یہ تھی
کہ تا آنحضرت کو اوسطرف متوجہ کریں اور ساعت آنحضرت کی خالی ہو جاوے وحی کی سننے کی لیے اور اوس میں غیر وحی کی لیے جگہ نرہے اور وہ سخت تر تھی واسطے جمع کرنے
فکر کی اور توجہ کی اوسطرف کذا فی فتح الباری واللہ اعلم ت کہا عائشہ رضی نے اور البتہ دیکھا میں نے حضرت کو کہ اوترتی تھی اونپر وحی بیچ دن نہایت سردی کی
پس منقطع ہوئی وحی حضرت سے اس حال میں کہ تحقیق پیشانی اونکی بہاتی تھی پسینا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف ح ظاہر یہ ہے کہ یہ بات قسم اول میں ہوتی تھی
اور ہو سکتا ہے کہ دوسری قسم میں بھی یہ بات پیش آتی ہو وعن عبادۃ بن الصامت قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا انزل علیہ
الوحی کرب لذلک وتربد وجہہ وفی روایۃ نکس رأسہ ونکس اصحابہ رؤسہم فلما اتلی عنہ رفع رأسہ رواہ مسلم اور روایت
ہے عبادہ بن صامت سے کہا اونہوں نے کہ تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کہ جسوقت اوتاری جاتی اونپر وحی غمگین کیے جاتے سبب شدت اوترنے اوسکی کے ف ع معنی یہ ہیں

کہ حضرت ہوتی تہی بسبب نہایت اہتمام یاد رکہنی وحی کی مانند دہن تحمل کی کہ گہیرلی اوسکو غم اور تسلی فرمایا اللہ تعالی نی لا تحرک بہ لسانک لتعجل بہ ان علینا
جمعہ وقرآنہ یا غم اس سبب سی ہوتا تہا کہ وحی مین شدت اور وعید بہی ہوتی تہی پس بلحاظ امت کی حضرت کو غم ہوتا تہا کہ دیکہیی یہ مستحق اسکی ہون یا نہ ہون اور متغیر
ہوجاتا چہرہ مبارک آپکا اور ایک روایت مین یون آیا ہی کہ جب اوترتی وحی حضرت پر جہکاتی آپ سر اپنا اور جہکاتی آپ کی یار بہی سر اپنا پس جبکہ منقطع ہوتی
وحی اور دور کی جاتی وہ حالت حضرت سی اوٹہاتی سر اپنا نقل کی مسلم نی ف ح یعنی اور صحابہ بہی اوٹہاتی اور سر جہکانا اصحاب کا یا تو سبب ہیبت کی
حال آنحضرت کی تہا اونہین یا بسبب موافقت اور اتباع کی واللہ اعلم وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ وَأَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ خَرَجَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى صَعِدَ الصَّفَا فَجَعَلَ يُنَادِي يَا بَنِي فِهْرٍ يَا بَنِي عَدِيٍّ لِبُطُونِ قُرَيْشٍ حَتَّى اجْتَمَعُوا فَجَعَلَ الرَّجُلُ إِذَا لَمْ يَسْتَطِعْ أَنْ يَخْرُجَ
أَرْسَلَ رَسُولًا لِيَنْظُرَ مَا هُوَ فَجَاءَ أَبُو لَهَبٍ وَقُرَيْشٌ فَقَالَ أَرَأَيْتُمْ إِنْ أَخْبَرْتُكُمْ أَنَّ خَيْلًا تَخْرُجُ مِنْ صَفْحِ هَذَا الْجَبَلِ وَفِي رِوَايَةٍ أَنَّ خَيْلًا تَخْرُجُ
بِالْوَادِي تُرِيدُ أَنْ تُغِيرَ عَلَيْكُمْ أَكُنْتُمْ مُصَدِّقِيَّ قَالُوا نَعَمْ مَا جَرَّبْنَا عَلَيْكَ إِلَّا صِدْقًا قَالَ فَإِنِّي نَذِيرٌ لَكُمْ بَيْنَ يَدَيْ عَذَابٍ شَدِيدٍ قَالَ
أَبُو لَهَبٍ تَبًّا لَكَ أَلِهَذَا جَمَعْتَنَا فَنَزَلَتْ تَبَّتْ يَدَا أَبِي لَهَبٍ وَتَبَّ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابن عباسؓ سی کہ کہا اونہی جبکہ اوتری یہ آیت اور ڈرا تو
عذاب خدا سی اپنی قوم کو کہ بہت نزدیک ہین یعنی قریش کو نکلی آنحضرت یہانتک کہ چڑہی پہاڑ صفا پر پس شروع کیا کہ پکارتی تہی قریش کی قبیلوں کو نام بنام ای بنی
فہر کی ای اولاد عدی کی پکارتی تہی قریش کی بطنون کو یہانتک کہ جمع ہوئی سب قبیلی اور بطون پس ہوا مرد یعنی اونکی بڑون مین سی جب نہ طاقت رکہتا کہ آپ
باہر نکلی یعنی بسبب کسی عذر کی بہیج دیتا تہا کسی کو اپنی طرف سی تاکہ دیکہی کہ کیا ہی یہ پکارنا اور کس لیی ہی اور کیا غرض ہی پس آیا ابولہب چچا حضرت کا تہا اور قریش
ہمراہ اوسکی آئی پس فرمایا آنحضرت نی کہ خبر دو تم مجہکو کہ اگر خبر دون مین تمکو کہ سوار نکلنا چاہتی ہین اس پہاڑ کی جانب سی اور ایک روایت مین یون آیا ہی کہ سوار نکلنا چاہتی
جنگل مین یعنی مکہ کی اس حال مین کہ چاہتی ہین وہ سوار یہ کہ یکایک آن پڑین تمپر غارت اور ہلاک کرنیکی لیی یعنی رات کو یا دن کو کیا تم سچا جانوگی مجہکو اس خبر
دینی مین کہا اونہون نی ہان سچا جانینگی نہین تجربہ کیا ہی تمپر کبہی جہوٹ کا فرمایا حضرت نی پس بلا شبہ مین ڈرانیوالا ہون تمکو آگی عذاب سخت کی یعنی ڈراتا ہون
کہ عذاب سخت تمکو پیش آتا ہی دنیا مین یا عقبی مین کہا ابولہب نی نقصان اور ہلاکی ہو تجہکو کیا اسلیی جمع کیا تہا تو نی ہمکو پس اوتری سورہ تبت یدا ابی لہب وتب
یعنی ہلاک ہوجیو ابولہب اور ہلاک ہوا وہ ق ع ح لفظ یدا زائد ہی یا مراد ہی دونون ہاتہون ہی ذات اوسکی اسلیی کہ اکثر کام آدمی کی ہاتہ سی ہوتی ہین
اور ایسا ہی ہی قول اللہ تعالی کا ذلک بما قدمت یداک اور بعضی روایت مین آیا ہی کہ ابولہب نی اپنی دونون ہاتہون مین پتہر لی اور آنحضرت کی طرف پہینکی
ف نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ بَيْنَمَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي عِنْدَ الْكَعْبَةِ وَجَمْعُ قُرَيْشٍ
فِي مَجَالِسِهِمْ إِذْ قَالَ قَائِلٌ أَيُّكُمْ يَقُومُ إِلَى جَزُورِ آلِ فُلَانٍ فَيَعْمِدُ إِلَى فَرْثِهَا وَدَمِهَا وَسَلَاهَا ثُمَّ يُمْهِلُهُ حَتَّى إِذَا سَجَدَ وَضَعَهُ بَيْنَ
كَتِفَيْهِ فَانْبَعَثَ أَشْقَاهُمْ فَلَمَّا سَجَدَ وَضَعَهُ بَيْنَ كَتِفَيْهِ وَثَبَتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاجِدًا فَضَحِكُوا حَتَّى مَالَ بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ مِنَ
الضَّحِكِ فَانْطَلَقَ مُنْطَلِقٌ إِلَى فَاطِمَةَ فَأَقْبَلَتْ تَسْعَى وَثَبَتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاجِدًا حَتَّى أَلْقَتْهُ عَنْهُ وَأَقْبَلَتْ عَلَيْهِمْ تَسُبُّهُمْ فَلَمَّا
قَضَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلَاةَ قَالَ اللّٰهُمَّ عَلَيْكَ بِقُرَيْشٍ ثَلَاثًا وَكَانَ إِذَا دَعَا دَعَا ثَلَاثًا وَإِذَا سَأَلَ سَأَلَ ثَلَاثًا اللّٰهُمَّ عَلَيْكَ بِعَمْرِو
بْنِ هِشَامٍ وَعُتْبَةَ بْنِ رَبِيعَةَ وَشَيْبَةَ بْنِ رَبِيعَةَ وَالْوَلِيدِ بْنِ عُتْبَةَ وَأُمَيَّةَ بْنِ خَلَفٍ وَعُقْبَةَ بْنِ أَبِي مُعَيْطٍ وَعُمَارَةَ بْنِ الْوَلِيدِ قَالَ
عَبْدُ اللّٰهِ فَوَاللّٰهِ لَقَدْ رَأَيْتُهُمْ صَرْعَى يَوْمَ بَدْرٍ ثُمَّ سُحِبُوا إِلَى الْقَلِيبِ قَلِيبِ بَدْرٍ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأُتْبِعَ أَصْحَابُ
الْقَلِيبِ لَعْنَةً مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عبد اللہ بن مسعودؓ سی کہ کہا اوسوقت کہ آنحضرت نماز پڑہتی تہی نزدیک خانہ کعبہ کی اور حالانکہ ایک جماعت قریش کی تہی
اپنی مجلسون مین یعنی گرد کعبہ کی ناگہان کہا ایک کہنی والی نی ف ح یعنی ابی جہل نی اور بخاری کی روایت مین یہ بہی زیادہ کیا ہی کہ کہا کہنی والی نی

ولا تنظرون الی ہذا المرائی یعنی کیا نہیں دیکھتے ہو اس ریاکار کو یعنی آنحضرت کی حق میں یہ بات کہی ث کون شخص تم میں کھڑا ہووے اور جاوے طرف اونٹ کی کہ ذبح
کیا گیا ہے فلانی کی اولاد میں یعنی فلانی قبیلہ اور فلانی محلہ میں پس قصد کرے طرف نجاست اوسکی کی کہ اوجھ میں ہو اور طرف خون اوسکی کی اور پوست اوسکی کی
کہ جسمین بچہ لپٹا ہوا پیدا ہوتا ہے پھر رہنے دے اوسکو یعنی اون چیزوں ذکر کی گئی کو یہانتک کہ جبوقت سجدہ کرین آنحضرت رکھدے اوسکی درمیان دونون
شانون آنحضرت کی پس اوٹھا اور گیا طرف اوس چیز کی کہ ذکر کی گئیں بدبخت ترین اونکا کہ عقبہ بن ابی معیط تھا یا ابوجہل پس جبکہ سجدہ کیا آنحضرت نے
رکھدیا اوس چیز مذکور کو درمیان دونون شانون آنحضرت کی اور ٹھہری رہے آنحضرت سجدہ کی حالت میں پس ہنسے وہ مشرک یہانتک کہ جھکا گیا بعض اونکا
اوپر بعض کی مارے ہنسی کی یعنی اس بات سے خوش ہوئے اور مارے ہنسی کی ایک دوسرے پر گرگر پڑا پس گیا ایک جانیوالا طرف فاطمہ زہرا کی یعنی اور خبر کی اونکو
اس ماجرے کی کہتے ہین کہ وہ دنونمین چھوٹی تھیں پس آئین حضرت فاطمہ دوڑتی ہوئی اور ٹھہری رہے آنحضرت سجدے میں یہانتک کہ دور کیا حضرت فاطمہ نے
اوسکو حضرت پر سے ف ح اور حضرت فاطمہ اون دنون مین صغیر سن تھین بلکہ کہ وہ پیدا ہوئین تھین اوس حال مین کہ عمر حضرت کی اکتالیس برس کی تھی
ث اور متوجہ ہوئین فاطمہ اون بدبختون پر برا کہتی ہوئین ف ح اس سے معلوم ہوئی عالی ہمتی اور بزرگی حضرت فاطمہ کی کہ باوجود صغیرسنی کی منہ درمنہ
اونکو برا کہا اور نہ اونکو مجال مقابلہ کی اونسے ہوئی ث پس جب پڑھ چکے نماز پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہا یا الہی سخت پکڑ قریش کو یعنی ہلاک کر سخت کر قریش کو اور
عذاب کر اونکو تین بار یہ دعا کی اور تھی عادت آنحضرت کی کہ جب دعا کرتے اور پکارتے خدا تعالی کو تو دعا کرتے تین بار اور جب سوال کرتے یعنی طلب کرتے کچھ اللہ تعالی سے
تو سوال کرتے تین بار اور بعد اسکی یعنی علی العموم بددعا کرنے کی خاص کر اون اشقیا پر کہ شقی ازلی تھے بددعا کی یا اللہ سخت پکڑ عمرو بن ہشام کو کہ نام ہے
ابوجہل کا اور عتبہ بن ربیعہ کو اور شیبہ بن ربیعہ کو کہ دونون بھائی تھے اور ولید بن عتبہ کو اور امیہ بن خلف کو اور عقبہ بن ابی معیط کو اور عمارہ ابن ولید کو ف ح یہ اشقیا تھے
سرگروہ اور موذی مشرکون مین اور آنحضرت نے انکی ایذا پر بہت صبر اور تحمل کیا اور جب وقت آیا اور حکم الہی پہونچا سزاے عمل کو پہونچے بیت لطف حق
گرچہ مواسا ہا کند * لیک چون از حد بشد رسوا کند * ث کہا عبداللہ ابن مسعود نے کہ راوی اس حدیث کے ہین پس قسم خدا کی البتہ تحقیق دیکھا مین نے
ان کفار مذکور کو ہلاک ہوے اور زمین پر پڑے ہوئے روز جنگ بدر کے پھر کھینچے گئے اور ڈالے گئے کوئین مین کہ نزدیک بدر کا تھا پھر فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے لاحق
کی گئی لعنت اس جماعت کو کہ کوئین مین ڈالی گئی ف ح اور خطاب کیا آنحضرت نے اونکو کہ تمنے وعدہ خدا کا سچ پایا ہم نے بھی پایا چنانچہ تتمہ اس کلام کا
کتاب الجہاد مین گذرا اور مارے جانا ان مشرکون کا بدر میں اور ڈالے جانا کوئین میں باعتبار اکثر کی ہے ورنہ کہتے ہیں کہ عمارہ بن ولید بدر میں نہ تھا بلکہ حبشہ میں
مرا اور عقبہ بن ابی معیط مارا گیا بعد پھرنے کی بدر سے اور امیہ بن خلف بسبب سوج جانے اور بھاری ہوجانے اوسکی کی کوئین میں نہ ڈالا گیا چنانچہ کتب سیر میں کہا ہے
اور جاننا چاہیے کہ اس حدیث میں اشکال کرتے ہین کہ آنحضرت کیونکر نماز میں برقرار رہے باوجود پہونچنے نجاست کی پشت شریف پر اور جواب اسکا یہ ہے کہ تھا
یہ فعل اوس سے پہلے حرام ہونے خون وغیرہ اور ذبیحہ ہوئی مشرک کی پس باطل ہوئی نماز اوس سے جیسے کہ شراب لگ جاتی تھی کپڑے کو پہلے حرام ہونے اوسکی کے
اور نماز اوس سے پڑھ لیتی تھے ث نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **وعن** عائشة انها قالت يا رسول الله هل اتى عليك يوم كان اشد
من يوم احد فقال لقد لقيت من قومك وكان اشد ما لقيت منهم يوم العقبة اذ عرضت نفسي على ابن عبد ياليل بن كلال فلم يجبني
الى ما اردت فانطلقت وانا مهموم على وجهي فلم استفق الا بقرن الثعالب فرفعت راسي فاذا انا بسحابة قد اظلتني فنظرت
فاذا فيها جبريل فناداني فقال ان الله قد سمع قول قومك وما ردوا عليك وقد بعث اليك ملك الجبال لتامره بما شئت فيهم
قال فناداني ملك الجبال فسلم علي ثم قال يا محمد ان الله قد سمع قول قومك وانا ملك الجبال وقد بعثني ربك اليك لتامرني بامرك
ان شئت ان اطبق عليهم الاخشبين فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم بل ارجو ان يخرج الله من اصلابهم من يعبد الله وحده ولا يشرك به شيئا

متفق علیہ اور روایت ہے عائشہ رضی اللہ عنہا سے یہ کہ تحقیق کہا عائشہ رض نے یا رسول اللہ کیا گذرا ہے آپ پر کوئی دن کہ سخت زیادہ ہو احد کے دن سے ش ح جنگ احد میں
بہت تکلیفیں آنحضرت صلعم کو پہونچی تھیں چنانچہ حدیث آئندہ میں بیان اوسکا آتا ہے ت پس فرمایا آنحضرت نے البتہ تحقیق دیکھا میں نے تیری قوم سے وہ کچھ کہ وہ اشد ہے
روز احد سے اور تھی وہ چیز کہ دیکھی میں نے اونسے دن عقبہ کے بہت سخت اون چیزوں میں سے کہ دیکھی میں نے اونسے تمام عمر میں ف ح عقبہ زبر دن سے راہ درمیان
پہاڑ کی اور ظاہر یہ ہے کہ مراد عقبہ سے وہ مکان ہے کہ منا میں ہے اور جمرہ اوسکی طرف مضاف ہے اور اسکو جمرۃ العقبہ کہتے ہیں جیسے کہ کتاب الحج میں گذرا اور آنحضرت صلعم
موسم حج میں وہاں کھڑے ہوئے اور قبیلوں کو اسلام کی طرف بلایا جیسے کہ عادت شریف حضرت صلعم کی تھی کہ حج کے موسموں میں اور مجمعوں میں دعوت کرتے تھے یعنی
لوگوں کو طرف اسلام اور ہدایت ان کاموں کی دلاتی تھی اور عذاب اور بری کاموں سے ڈراتی اور آنحضرت وہاں سے طرف قبیلہ ثقیف کی گئی اور ابن عبد یالیل بن کلال
کو جو ثقیف کی سرداروں میں سے تھا دعوت کی جیسے کہ فرمایا ت اوسوقت کہ پیش کیا میں نے اپنی نفس کو اوپر بیٹے عبد یالیل بیٹے کلال کی پس جواب دیا مجکو طرف
اوس چیز کی کہ چاہا میں نے ف ح یعنی قبول کی دعوت اسلام کی اور وہاں کی جاہلوں اور نادانوں نے ایذا دین آنحضرت صلعم کو اور پتھر مارے اور خون آلودہ کیا
بیت ز دزد اغیار روا ز دیوار سنگ یار می بارد ٭ بلا ہی در دمندان از در و دیوار می بارد ٭ ت پس چلا میں اس حال میں کہ میں غمگین تھا اوپر منہ اپنے کے
یعنی چلا میں حیران اور سراسیمہ کہ نہیں جانتا تھا میں کہ کدھر متوجہ ہوتا ہوں میں بسبب شدت اوس غم اور صعوبت کے پس ہوشیار نہوا میں مگر قرن ثعالب میں
کہ نام ایک جگہ کا ہے کہ وہاں میقات اہل نجد کی ہے اور اوسکو قرن منازل بھی کہتے ہیں پس اوٹھایا میں نے سر اپنا پس ناگہان ہوں میں نیچے ایک ابر کے
کہ تحقیق سایہ کیے ہوئے تھی مجکو یعنی زیادہ عادت پر پس دیکھا میں نے پھر ناگہان اوس ابر میں جبرئیل تھے پس پکارا مجکو جبرئیل نے اور کہا تحقیق اللہ تعالی نے سنا
قول تیری قوم کا اور سنا اوس چیز کو کہ جواب دیا قوم تیری نے یعنی جھٹلایا تمکو اور البتہ تحقیق بھیجا ہے تمہاری پاس پہاڑوں کی فرشتے کو کہ پہاڑ روئی زمین کے
حوالہ اوسکی ہیں تاکہ حکم کرو تم اوسکو ساتھ اوس چیز کی کہ چاہو اپنی قوم کی حق میں یعنی عذاب اور ہلاکت اور دبا دینا اونکا درمیان پہاڑوں کی فرمایا آنحضرت
نے پس پکارا مجکو پہاڑوں کی فرشتہ نے یعنی مانند یا ایہا النبی یا یا محمد کی کہکر اور سلام کیا مجھپر پھر کہا اوسنے ای محمد بلاشبہہ اللہ تعالی نے تحقیق سنا قول تمہاری قوم کا
اور میں فرشتہ پہاڑوں کا ہوں اور تحقیق بھیجا ہے مجکو تمہاری پروردگار نے تمہاری پاس تاکہ حکم کرو تم مجکو ساتھ حکم اپنی کی یعنی جو کچھ کہ چاہو اور فرماؤ کروں
اگر چاہو تم یہ کہ ڈھانک دوں میں انپر دونوں پہاڑوں کو کہ اخشبین ہیں تو ڈھانک دوں ف ح اخشبین تثنیہ اخشب خ معجمہ اور شین معجمہ سے نام دو پہاڑوں کا ہے کہ
مکہ اونکی درمیان میں بستا ہے ت پس فرمایا آنحضرت صلعم نے کہ نہیں چاہتا میں ہلاکت انکی بلکہ امیدوار ہوں میں یہ کہ نکالے اللہ تعالی انکی پشتوں سے اونکو
کہ عبادت کریں خدا تعالی کو تنہا اور نہ شریک کریں ساتھ اوسکی کسی چیز کو یعنی نہ شرک جلی کریں اور نہ خفی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے وعن انس ان
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسرت رباعیتہ یوم احد وشج فی راسہ فجعل یسلت الدم عنہ ویقول کیف یفلح قوم شجوا راس نبیہم
وکسروا رباعیتہ رواہ مسلم ت اور روایت ہے انس سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا توڑا گیا ایک دانت چار دانتوں سے کہ اونکو رباعیہ کہتے ہیں احد کے دن
ف ح رباعیہ زبر کے زبر اور تخفیف یا سے اور بروزن ثمانیہ کے چار دانت کہ درمیان ثنایا اور انیاب کے ہیں دو اوپر اور دو نیچے پس نیچے کا دانت داہنی طرف کا
ٹوٹا تھا اور نیچے کا لب مبارک بھی زخمی ہوا اور دانت ٹوٹنے کی یہ معنی نہیں ہیں کہ جڑ سے اوکھڑ گیا اور دانتوں میں کا واک ہوگیا بلکہ ایک ٹکڑا اوس سے جدا ہو گیا تھا
اور یہ ٹوٹنا دانت کا عقبہ ابن ابی وقاص کی ہاتھ سے ہوا کہ بھائی تھا سعد بن ابی وقاص کا اور اوسکی اسلام میں اور صحابی ہونے میں اختلاف ہے اور
اوسکی اولاد میں سے جو کوئی پیدا ہوتا تھا تو جب بالغ ہوتا اوسکا آگے کا دانت گر پڑتا تھا ت اور زخم پہونچایا گیا حضرت صلعم کی سر مبارک میں ف ح اور
بعضی روایتوں میں پیشانی میں آیا ہے کہ ایک کڑی مغفر کی پیشانی میں اٹکی اور حضرت کی زخمی کرنیوالی کو ٹکڑے ٹکڑے کیا اور اوسی ... حضرت کو
کر کافروں نے میدان میں گڑھے کھودے تھے آنحضرت صلعم کا گھوڑا ایک گڑھے میں گر پڑا طلحہ ابن عبید اللہ آئے اور آنحضرت کو گود میں لیکر نکالا اور فرمایا آنحضرت نے

اور جبکہ طلحہ یعنی وہ جب کی طلحہ نے اپنی لئے بہشت اور دو کڑیاں خود کی کہ سر مبارک پر تہار نشانہ کہ تشریف میں چبھ گئیں انہیں کھینچی کہ ابو عبیدہ بن الجراح نے
اپنے دانتوں سے اونکو کھینچا اور دانت اونکا نکل آیا اور مالک بن سنان نے خون آنحضرت کا چوسا آنحضرت نے فرمایا جس نے خون چوسا وہ جہنم نے اوسکی نہ چھوئیگا
ت اس شروع کیا آنحضرت نے کہ پونچھتے تھے خون اپنے سے اور فرماتے تھے کیونکر چھٹکارا پاویگی وہ قوم کہ زخمی کیا اپنے نبی کا سر اور توڑے دانت اوسکی نقل کی
پہلی ش ع ح اور آیا ہے کہ حضرت علی رض اپنی سپر میں پانی لائے اور فاطمہ زہرا رض نے بوری کا ٹکڑا جلا کر سر مبارک میں بہرا اور بعضی روایتوں میں آیا ہے کہ جب
آنحضرت کی مزاج میں کچھ تغیر نے بحکم بشریت کی راہ پائی آیت نازل ہوئی لیس لک من الامر شیء او یتوب علیہم او یعذبہم فانہم ظالمون اور یہ بہی آیا ہے کہ آنحضرت
خون پاک کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ اگر ایک قطرہ اسمین سے زمین پر پڑیگا تو اوتریگا انپر عذاب آسمان سے اور فرمایا اللهم اغفر لهم فانهم لا يعلمون اور آیا ہے کہ
حضرت کی چہرہ مبارک پر روز احد کی ستر ضربیں تلوار کی لگیں لیکن بچایا اونکو اللہ تعالی نے اون ضربوں کی صدموں سے وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ
قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اشْتَدَّ غَضَبُ اللّٰهِ عَلٰى قَوْمٍ فَعَلُوْا بِنَبِيِّهٖ يُشِيْرُ اِلٰى رَبَاعِيَتِهٖ اشْتَدَّ غَضَبُ اللّٰهِ عَلٰى رَجُلٍ يَقْتُلُهٗ
رَسُوْلُ اللّٰهِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابو ہریرہ رض سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سخت ہو غضب اللہ کا اوس قوم پر کہ کیا ساتھ پیغمبر اپنے
اشارہ کرتے تھے آنحضرت ساتھ اس فعل کی طرف دانتوں اپنے کی اور توڑے بچانے اونکی کی اونکی ہاتھوں سے اور فرمایا سخت ہے غضب خدا کا اوس شخص پر کہ قتل کرے
اوسکو رسول خدا کا راہ خدا میں کہ نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف ح احتراز کیا قتل ہونے سے حد اور قصاص میں کہ وہ ایسا نہیں ہے اور مراد رسول خدا سے
یا تو ذات شریف اپنی رکہی یا ہر پیغمبر ایسا ہی کہ مارنا پیغمبر کا حق ہے اور جگہ اشتباہ کی نہیں پس مقتول اوسکا واجب القتل اور دوزخی ہے بلا شبہ وَهٰذَا الْبَابُ خَالٍ
عَنِ الْفَصْلِ الثَّانِيْ اور یہ باب خالی ہے دوسری فصل سے

## اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری

عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ قَالَ سَأَلْتُ اَبَا سَلَمَةَ
ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَوَّلِ مَا نَزَلَ مِنَ الْقُرْاٰنِ قَالَ يَا اَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ قُلْتُ يَقُوْلُوْنَ اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ قَالَ اَبُوْ سَلَمَةَ سَأَلْتُ جَابِرًا عَنْ ذٰلِكَ
وَقُلْتُ لَهٗ مِثْلَ الَّذِيْ قُلْتَ لِيْ فَقَالَ جَابِرٌ لَا اُحَدِّثُكَ اِلَّا مَا حَدَّثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ جَاوَرْتُ بِحِرَاءٍ شَهْرًا فَلَمَّا
قَضَيْتُ جِوَارِيْ هَبَطْتُ فَنُوْدِيْتُ فَنَظَرْتُ عَنْ يَمِيْنِيْ فَلَمْ اَرَ شَيْئًا وَنَظَرْتُ عَنْ شِمَالِيْ فَلَمْ اَرَ شَيْئًا وَنَظَرْتُ عَنْ خَلْفِيْ فَلَمْ اَرَ شَيْئًا فَرَفَعْتُ
رَأْسِيْ فَرَاَيْتُ شَيْئًا فَاَتَيْتُ خَدِيْجَةَ فَقُلْتُ دَثِّرُوْنِيْ فَدَثَّرُوْنِيْ وَصَبُّوْا عَلَيَّ مَاءً بَارِدًا فَاُنْزِلَتْ يَا اَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ قُمْ فَاَنْذِرْ وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ وَثِيَابَكَ
فَطَهِّرْ وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ وَذٰلِكَ قَبْلَ اَنْ تُفْرَضَ الصَّلٰوةُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہے یحیی بن کثیر سے کہ کہا پوچھا میں نے ابو سلمہ بیٹے عبد الرحمن کے سے
کی سے کہ وہ بڑے تابعین اور مشاہیر علما اور فقہاے مدینہ میں سے ہیں کہ پہلی کیا چیز نازل ہوئی ہے قرآن میں سے کہا یا ایہا المدثر ف ع ح یہ ان شیخ نے
حال اوسی پر بسبب نسیان کی ایسی کہ اول جو اوتری ہے اقرا باسم ہے اور یا ایہا المدثر بعد منقطع ہونی وحی کی اوتری ہے جیسی کہ عائشہ رض کی حدیث میں مفصل
ذکر کیا گیا پس اولیت اسکی اضافی ہے یعنی بعد فترہ وحی کی جو پہلی اوتری ہے یہ ہے یا شاید اس حدیث کی راوی نے مختصر کیا قصہ کو کہ نہ ذکر کیا اقرا کی اوترنی کو
ت کہا یحیی نے کہ کہا میں نے کہتے ہیں یعنی جمہور یا بعضی علما کہ اقرا باسم ربک اول اوتری ہے کہا ابو سلمہ رض نے کہ پوچھا میں نے جابر سے احوال اسکا یعنی مثل سوال
تیری کی اور اونہوں نے بھی ایسا ہی جواب دیا جیسا کہ میں نے کہا اور کہا میں نے اوسے مانند اوس چیز کی کہ کہا تو نے مجھسے کہ کہتے ہیں اول اقرا باسم اوتری ہے
پس کہا اوسنے مجھسے جابر نے کہ نہیں حدیث بیان کرتا ہوں میں تجھسے مگر مثل اوس چیز کی کہ حدیث بیان کی ہمسے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت نے کہ خلوت
اور اعتکاف کیا میں نے حرا میں مہینے بہر پس جبکہ پوری کر چکا میں خلوت اور اعتکاف اپنا اوترا میں پہاڑ سے پس پکارا گیا میں پس دیکہا میں نے داہنی اپنی
پس نہ دیکہا میں نے کچھ اور دیکہا میں نے بائیں اپنی پس نہ دیکہا میں نے کچھ اور دیکہا میں نے پیچھے اپنی پس نہ دیکہا میں نے کچھ پس اوٹھایا میں نے سر اپنا اور دیکہا
میں نے اوپر کی جانب پس دیکہا میں نے کچھ یعنی فرشتہ ف ع اور اوپر گذرا ہے کہ اونہوں نے سنا آنحضرت سے حدیث بیان فرماتے فترہ وحی سے

فرمایا ہیں اوسوقت کہ مین چلتا تہا سنی مین نی ایک آواز آسمان سی پس اوپر اوٹہائی مین نی نظر اپنی پس ناگہان وہ فرشتہ تہا کہ آیا تہا میری پاس کوہ حرا مین اخیر حدیث تک بیان کیا ہیں وہ صریح دلالت کرتی ہی اسپر کہ مراد جابر کی اول اضافی ہی ت پس آیا مین خدیجہ رضہ کی پاس اور کہا مین نی یعنی بسبب شدت خوف کی کہ مجہہ مین سرایت کیا تہا کپڑا اوڑہاؤ مجکو پس کپڑا اوڑہایا مجکو اور ڈالا مجہپر ٹہنڈا پانی کہ بیچ دفع بیہوشی کی تاثیر قوی رکہتا ہی پہر اوتری یہ سورۃ ای کپڑا اوڑہنی والی کہڑا ہو اور ڈرا اور اپنی رب کی بڑائی بیان کر اور اپنی کپڑی کو پاک کر اور ناپاکی کو چہوڑ اور یہ یعنی اوترنا سورۂ مدثر کا تہا پہلی اسسی کہ فرض کیجاوی نماز یعنی مطلق نماز کہ موقوف ہی صحت اوسکی یا کمال اوسکا اوپر پڑہنی سورۂ فاتحہ کی ت نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی

## باب علامات النبوۃ

باب ہی نبوت کی علامتوں مین ف ح علامات اور معلم زبر سی اور علم عین اور لام کی زبر سی اصل مین نشان کو کہتی ہین کہ راہ کی سری پر رکہتی ہین اور مراد یہان وہ نشانیان ہین کہ دلالت کرین آنحضرت صلعم کی پیغمبری پر قسم صفات اور اخلاق اور فضائل اور شمائل اور افعال اور احوال آنحضرت صلعم کی کہ عاقل فراست رکہنی والا جو انہین نظر کری دلیل پکڑی نبوت پر اور جو کچہ کہ آسمان کی اگلی کتابون مین صفات اور احوال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی لکہی گئی ہین وہ بہی اسی قبیل سی ہین اور اسمین شک نہین ہی کہ تمام معجزی نبوت کی علامتون مین سی ہین اور یہ معلوم نہوا کہ مؤلف نی جو دو باب علحدہ کیی ہین ایک نبوت کی علامتون مین اور دوسرا معجزات مین اسکا کیا سبب ہی اور کیا فرق رکہا درمیان علامتون اور معجزون کی باوجودیکہ دونون باب مین خوارق ہی ذکر کیی ہین کوئی وجہ موجہ اسکی لیی ظاہر نہین ہوتی

## اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلی عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَتَاہُ جِبْرَئِیْلُ وَھُوَ یَلْعَبُ مَعَ الْغِلْمَانِ فَاَخَذَہٗ فَصَرَعَہٗ فَشَقَّ عَنْ قَلْبِہٖ فَاسْتَخْرَجَ مِنْہُ عَلَقَۃً فَقَالَ ھٰذَا حَظُّ الشَّیْطَانِ مِنْکَ ثُمَّ غَسَلَہٗ فِیْ طَسْتٍ مِنْ ذَھَبٍ بِمَاءِ زَمْزَمَ ثُمَّ لَاَمَہٗ وَاَعَادَہٗ فِیْ مَکَانِہٖ وَجَاءَ الْغِلْمَانُ یَسْعَوْنَ اِلٰی اُمِّہٖ یَعْنِیْ ظِئْرَہٗ فَقَالُوْا اِنَّ مُحَمَّدًا قَدْ قُتِلَ فَاسْتَقْبَلُوْہُ وَھُوَ مُنْتَقِعُ اللَّوْنِ قَالَ اَنَسٌ فَکُنْتُ اَرٰی اَثَرَ الْمَخِیْطِ فِیْ صَدْرِہٖ رَوَاہُ مُسْلِمٌ

روایت ہی انس سی یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس آئی جبرئیل اس حال مین کہ آنحضرت صلعم کہیلتی تہی ساتہ لڑکون کی ف ح یعنی تہی انکی درمیان اور یہ اوسوقت تہا کہ آپ حلیمہ کی پاس تہی کہ دایہ آپ کی ہین ت پس پکڑا آپکو جبرئیل نی اور چت لٹایا آپکو پہر چیرا آپ کی دل کی جانب سی اور نکالا انکی دل مین سی علقہ ف ع اور جامع الاصول مین یون ہی کہ استخرجہ فاستخرج منہ علقۃ یعنی لفظ واستخرجہ زیادہ ہی بعد شق قلبہ کی پس معنی یہ ہونگی کہ آپکی دل کی جانب سی چیرا اور دل کو نکالا پہر نکالا اوسمین سی ایک ٹکڑا خون بستہ کا سیاہ کہ وہ جڑ ہی مفاسد اور گناہونکی ت پس کہا جبرئیل نی کہ یہ حصہ شیطان کا ہی تجہسی یعنی یہو بچا اوسکو اگر ہمیشہ رہتا تیری ساتہ پہر دہویا آپکی دل کو سونی کی لگن مین زمزم کی پانی سی ف ع یعنی واسطی تعظیم وتکریم حضرت صلعم کی اور استعمال سونیکا کہ حرام ہی امین منع کیا گیا واسطی امتحان کی ہی اور آخرت مین اوسکی ظروف ہونگی بہشت مین اور اکثر جو کچہ کہ واقع ہوا ہی اوسوقت مین اور شب معراج مین عالم غیب اور اوس جہان کی احوال سی ہی علاوہ یہ کہ آنحضرت صلعم نی اوسکو استعمال نہین کیا بلکہ فرشتہ نی کیا اور وہ غیر مکلف تہا یا یون کہین کہ وقوع اسکا پہلی مقرر ہونی احکام کی تہا اور اس سی معلوم ہوتا ہی کہ آب زمزم سب پانیون مین بہتر ہی اگرچہ پانی بہشت کا ہو کیونکہ اگر اور پانی افضل اوس سی ہوتا تو اوس سی قلب مبارک دہوتی لیکن اس سی شک نہین ہی کہ جو پانی نکلا تہا جوش مارکر آنحضرت صلعم کی اونگلیون کی درمیان مین سی وہ افضل ہی سب پانیون سی مطلق بسبب ہونی اوسکی کی اثر دست مبارک کی اور ہونی پانی زمزم کا اثر قدم حضرت اسمعیل کا ہی ت پہر ملایا اور درست کیا جبرئیل نی اوس جگہہ کو کہ چیری تہی اور پہر رکہدیا دل کو اوسکی جگہہ مین یعنی اول دلکو رکہا اور پہر درست کیا سینہ مبارک اور آئی لڑکی کہ تہی ساتہ آنحضرت صلعم کی دوڑتی ہوئی آنحضرت صلعم کی ماں کی پاس مراد رکہتا ہی انس اوسی ماں سی دایہ آنحضرت صلعم کی کہ دودہ پلاتی تہی پس کہا اون لڑکون نی کہ محمد صلعم تحقیق قتل کیی گئی پس آئی لوگ آنحضرت صلعم کی پاس یعنی متوجہ ہوئی کچہ لوگ دایہ کی قوم مین سی طرف حضرت صلعم کی پس دیکہا آپکو اس حال مین کہ رنگ متغیر ہی کہا انس نی کہ پس دیکہتا تہا مین نشان سوئی کی سینی کا آنحضرت صلعم کی سینہ مبارک مین ف ع ح اور یہ حدیث اور مانند اسکی اوس قبیل کی ہین

کہ وہ عجب ہی تسلیم کرنا اسکا اور نہ تعرض کری ساتہ تاویل کی بطریق مجاز کی ایسی کہ کچھ ضرورت اسکی نہین ہی کیونکہ یہ خبر صادق مصدوق کی ہی قدرت قادر
کی سی اور حکمت اسمین یہ ہی کہ حضرت ہوگئی بسبب اسکی مقدس اور روشن دل تاکہ مستعد ہون قبول کرنی وحی کی لیی اور راہ نپاوین طرف حضرت کی وسوسہ
نفس کی اور منقطع ہوجاوی طمع شیطان کی آپ کی غافل کرنی سی جیسی کہ اشارہ کرتا ہی طرف اسکی قول جبرئیل کا ہذا حظ الشیطان منک اور جاننا چاہیی کہ
چیرنا سینہ شریف کا چار بار واقع ہوا پہلی تو صغر سن مین دائی حلیمہ کی پاس دوسری دس برس کی عمر مین تیسری وقت نبی ہونی کی چوتھی شب معراج
جسوقت کہ جبرئیل حضرت کی بلانی کو آئی اور اختلاف کیا ہی اسمین کہ چیرنا سینہ شریف کا اور دہونا قلب مبارک کا مخصوص آنحضرت ہی کی لیی تہا یا اور
پیغمبرونکی لیی بہی واقع ہوا اور ابن عباسؓ سی بیچ خبر تابوت اور سکینہ کی آیا ہی کہ کہا اوسمین ایک طشت تہا کہ دہوئی گئی تہی اوسمین دل انبیا صلوات اللہ
وسلامہ علیہم اجمعین کی نقل کی یہ مسلم نی وعن جابر بن سمرة قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انی لاعرف حجرا بمکة کان
یسلم علی قبل ان ابعث انی لاعرفه الان رواه مسلم اور روایت ہی جابر بن سمرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بلا شبہ مین البتہ
پہچانتا ہون اوس پتہر کو کہ مکہ مین تہا کہ سلام کرتا تہا مجہپر یعنی کہتا السلام علیک یا نبی اللہ جیسی کہ ایک روایت مین آیا ہی پہلی اسکی کہ نبی کیا جاؤن مین تحقیق
مین البتہ پہچانتا ہون اوسکو اب نقل کی یہ مسلم نی ف ع کہا بعضون نی کہ وہ پتہر حجر اسود تہا اور ہوسکتا ہی یہ کہ ہو وہ حجر متکلم کہ معروف ہی ساتہ زقاق الحجر
کی کہ ہی درمیان مین مسجد اور گہر خدیجہ رضی اللہ عنہا کی اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سی منقول ہی کہ فرمایا حضرت نی کہ جب لائی میری پاس جبرئیل رسالت تو نہین گذرتا تہا مین
کسی پتہر اور درخت پر مگر کہ وہ کہتا تہا السلام علیک یا رسول اللہ وعن انس قال ان اهل مکة سألوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان
یریهم آیة فأراهم القمر شقتین حتی رأوا حراء بینهما متفق علیه اور روایت ہی انس سی کہ کہا تحقیق مکہ کی کافرون نی سوال کیا آنحضرت
سی کہ دکہاوین اونکو معجزہ کہ نشان آپ کی سچ کا ہو دعوی نبوت مین پس دکہلایا اونکو چاند کو دو ٹکری یعنی ساتہ اشارہ دست مبارک کی یہانتک کہ دیکہا
اونہون نی پہاڑ حرا کو درمیان اون دونون ٹکڑون کی یعنی اسطرح کہ تہا ایک ٹکڑا اوپر پہاڑ کی اور ایک نیچی پہاڑ کی جیسی کہ آتا ہی ذکر اوسکا نقل کی یہ بخاری اور
مسلم نی وعن ابن مسعود قال انشق القمر علی عهد رسول الله صلی الله علیه وسلم فرقتین فرقة فوق الجبل وفرقة دونه فقال
رسول الله صلی الله علیه وسلم اشهدوا متفق علیه اور روایت ہی ابن مسعودؓ سی کہ کہا شق ہوا چاند آنحضرتؐ کی زمانی مین دو ٹکڑی ایک ٹکڑا اوپر پہاڑ کی
اور ایک ٹکڑا نیچی پہاڑ کی یعنی دونون ٹکڑی جدا ہوئی اور ایک اون دونون کا پہاڑ کی اوپر کی جانب تہا اور دوسرا نیچی کی جانب پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نی کافرونکو کہ گواہی دو میری نبوت پر یا میری معجزہ پر ف ح ع اور بعضون نی کہا معنی اسکی ہین حاضر ہوا اور دیکہو بموجب پہلی معنی کی لفظ اشہدوا
مشتق ہی شہادت سی اور بموجب دوسری کی شہود سی اور جاننا چاہیی کہ شق قمر بلا شبہہ واقع ہوا ہی آنحضرتؐ کی لیی اور روایت کیا ہی اوسکو ایک جماعت
کثیر نی صحابہ اور تابعین مین سی اور روایت کیا ہی اونسی جم غفیر نی ائمہ حدیث سی اور علامہ ابن سبکی نی بیچ شرح مختصر ابن حاجب کی کہا کہ صحیح میری نزدیک
یہ ہی کہ خبر شق قمر کی متواتر ہی اور روایت کی گئی ہی صحیحین وغیرہ مین بہت سی طرق سی کہ شبہہ کو اوسمین بالکل جگہہ نہین کذا نقل فی المواهب اللدنیة اور مفسر اجماع
کرتی ہین کہ مراد آیہ کریمہ اقتربت الساعة وانشق القمر مین یہی انشقاق قمر ہی کہ جو حضرتؐ کی معجزی سی واقع ہوا نہ وہ کہ قیامت مین واقع ہوگا اور سیاق آیت
کہ فرمایا وان یروا آیة یعرضوا ویقولوا سحر مستمر دلالت کرتا ہی اسپر اور انکار کیا ہی اس معجزہ کا بعضی بدعتیون فلسفیون نی باعتقاد اسکی کہ خرق اور التیام فلکیات
مین محال ہی اور یہ نہین جانتی ہین وہ جاہل کہ افلاک سب پیدا کیی ہوئی اللہ تعالی کی ہین اور مسخر اوسکی قدرت کاملہ کی چنانچہ آیا ہی کہ اونکو لپیٹیگا
روز قیامت کی اور بعضی ملحدون مین سی کہتی ہین کہ اگر یہ واقع ہوتا تو اوسکو عوام اور خواص لوگ نقل کرتی اور تمام اہل زمین اوسکی دیکہنی مین شریک ہوتی
اور نہ کہتا اوسکا مخصوص اہل مکہ ہی کو نہوتا اور تواریخ والی متواتر اوسکو نقل کرتی جواب اسکا یہ ہی کہ چونکہ طلب کیا تہا وہ ایک قوم مخصوص نی اور نہین دکہایا

اور

اور مقصود اس معجزہ سے دکھانا اور الزام دینا اونکا تھا اور یہ بھی ہے کہ رات میں تھا اور ایک لحظہ سے زیادہ نہ تھا اور لوگ سوتے تھے اور ہو سکتا ہے
کہ چاند اوسوقت میں بعضی منازل میں ہو کہ بعضی اہل آفاق کو ظاہر ہوا اور بعضوں کو نہوا جیسے کہ خسوف کو بعضی شہروں والے پاتے ہیں اور
بعضی نہیں باینہمہ روایتوں میں آیا ہے کہ مسافروں نے اطراف زمین سے وہاں پہونچے خبر دی اونہوں نے شق قمر کی اور منقول ہونا اوسکا متواتر ہے بیچ کتب
اور کتابیں سیر اور تواریخ کی اوس سے بھری ہوئی ہیں گو کہ کافر اور منکر نقل نہ کریں اور منکر ہوں کچھ ضرر نہیں ہے ت نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے

وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ أَبُو جَهْلٍ هَلْ يُعَفِّرُ مُحَمَّدٌ وَجْهَهُ بَيْنَ أَظْهُرِكُمْ فَقِيلَ نَعَمْ فَقَالَ وَاللَّاتِ وَالْعُزّٰى لَئِنْ رَأَيْتُهٗ يَفْعَلُ ذٰلِكَ لَأَطَأَنَّ عَلٰى رَقَبَتِهٖ فَأَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُصَلِّيْ زَعَمَ لِيَطَأَ عَلٰى رَقَبَتِهٖ فَمَا فَجِئَهُمْ مِنْهُ إِلَّا وَهُوَ يَنْكُصُ عَلٰى عَقِبَيْهِ وَيَتَّقِيْ بِيَدَيْهِ فَقِيلَ لَهٗ مَا لَكَ فَقَالَ إِنَّ بَيْنِيْ وَبَيْنَهٗ لَخَنْدَقًا مِنْ نَارٍ وَهَوْلًا وَأَجْنِحَةً فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ دَنَا مِنِّيْ لَاخْتَطَفَتْهُ الْمَلٰئِكَةُ عُضْوًا عُضْوًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہے ابو ہریرہ رض سے کہا اوس نے کہا ابو جہل نے کیا خاک آلودہ کرتا ہے محمد صلعم اپنے منہ کو درمیان تمہارے یعنی نماز پڑھتا ہے اور سجدہ کرتا ہے پس کہا گیا ہاں پھر کہا ابو جہل نے قسم ہے لات اور عزی کی اگر دیکھونگا میں اوسکو کہ کرتا ہے یعنی سجدہ تو البتہ روندونگا میں اوسکی گردن پس آیا ابو جہل آنحضرت صلعم کے پاس اس حال میں کہ آپ نماز پڑھتے تھے قصد کیا اوس نے کہ پانوں رکھے آپ کی گردن مبارک پر پس نہ آیا وہ ناگہان اپنی قوم کے پاس آتا جاتا حضرت صلعم کی طرف سے مگر اس حال میں کہ ہٹنے لگا اپنی ایڑیوں پر اور بچاتا تھا ساتھ دونوں ہاتھوں اپنی کے یعنی جب آیا پھر کر تو ایسا معلوم ہوتا تھا کہ گویا کوئی آفت اوسکو پہونچتی ہے اور وہ اپنے دونوں ہاتھوں سے اوسکو روکتا ہے پس کہا گیا اوسکو کہ کیا ہے واسطے تیرے اور کیا کرتا ہے تو کہ اولٹا پھرتا ہے اور اپنے ہاتھ سے کچھ روکتا ہے پس کہا ابو جہل نے درمیان میرے اور درمیان حضرت صلعم کے ایک خندق ہے آگ کی اور خوف اور امر شدید ہے اور بازو ہیں یعنی فرشتے ہیں کہ محافظ تھے حضرت صلعم کے پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر نزدیک ہوتا ابو جہل مجھسے تو البتہ اوچک لیجاتے اوسکو فرشتے ایک ایک ٹکڑا کر کے یعنی ہر فرشتہ اوچک لیجاتا ایک ایک عضو اوسکے اعضا میں سے نقل کی یہ مسلم نے

وَعَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ بَيْنَا أَنَا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ أَتَاهُ رَجُلٌ فَشَكَا إِلَيْهِ الْفَاقَةَ ثُمَّ أَتَاهُ الْآخَرُ فَشَكَا إِلَيْهِ قَطْعَ السَّبِيْلِ فَقَالَ يَا عَدِيُّ هَلْ رَأَيْتَ الْحِيْرَةَ فَإِنْ طَالَتْ بِكَ حَيٰوةٌ فَلَتَرَيَنَّ الظَّعِيْنَةَ تَرْتَحِلُ مِنَ الْحِيْرَةِ حَتّٰى تَطُوْفَ بِالْكَعْبَةِ لَا تَخَافُ أَحَدًا إِلَّا اللّٰهَ وَلَئِنْ طَالَتْ بِكَ حَيٰوةٌ لَتُفْتَحَنَّ كُنُوْزُ كِسْرٰى وَلَئِنْ طَالَتْ بِكَ حَيٰوةٌ لَتَرَيَنَّ الرَّجُلَ يُخْرِجُ مِلْءَ كَفِّهٖ مِنْ ذَهَبٍ أَوْ فِضَّةٍ يَطْلُبُ مَنْ يَقْبَلُهٗ فَلَا يَجِدُ أَحَدًا يَقْبَلُهٗ مِنْهُ وَلَيَلْقَيَنَّ اللّٰهَ أَحَدُكُمْ يَوْمَ يَلْقَاهُ وَلَيْسَ بَيْنَهٗ وَبَيْنَهٗ تَرْجُمَانٌ يُتَرْجِمُ لَهٗ فَلَيَقُوْلَنَّ أَلَمْ أَبْعَثْ إِلَيْكَ رَسُوْلًا فَيُبَلِّغَكَ فَيَقُوْلُ بَلٰى فَيَقُوْلُ أَلَمْ أُعْطِكَ مَالًا وَأُفْضِلْ عَلَيْكَ فَيَقُوْلُ بَلٰى فَيَنْظُرُ عَنْ يَمِيْنِهٖ فَلَا يَرٰى إِلَّا جَهَنَّمَ وَيَنْظُرُ عَنْ يَسَارِهٖ فَلَا يَرٰى إِلَّا جَهَنَّمَ اتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ فَمَنْ لَمْ يَجِدْ فَبِكَلِمَةٍ طَيِّبَةٍ قَالَ عَدِيٌّ فَرَأَيْتُ الظَّعِيْنَةَ تَرْتَحِلُ مِنَ الْحِيْرَةِ حَتّٰى تَطُوْفَ بِالْكَعْبَةِ لَا تَخَافُ إِلَّا اللّٰهَ وَكُنْتُ فِيْمَنِ افْتَتَحَ كُنُوْزَ كِسْرَى بْنِ هُرْمُزَ وَلَئِنْ طَالَتْ بِكُمْ حَيٰوةٌ لَتَرَوُنَّ مَا قَالَ النَّبِيُّ أَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخْرِجُ مِلْءَ كَفِّهٖ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

اور روایت ہے عدی بن حاتم سے کہا اوسوقت کہ میں تھا نزدیک آنحضرت صلعم کے کہ ناگہان آیا اونکے پاس ایک شخص پس شکایت کی اوسنے طرف حضرت صلعم کی فاقہ اور محتاجگی کی پھر آیا حضرت صلعم کے پاس ایک اور شخص پس شکایت کی طرف حضرت صلعم کی راہزنی کی کہ واقع ہوتی ہے راہوں میں یعنی بسبب قزاقوں کے پس فرمایا آنحضرت صلعم نے اے عدی کیا دیکھا تو نے حیرہ ف ع لفظ حیرہ ساتھ زیر ح مہملہ کے اور جزم ی کے نام ایک قدیم شہر کا ہے نواح کوفہ میں اور محلہ مشہور ہے نیشاپور میں اور ظاہر یہ ہے کہ مراد یہاں شہر مذکور ہے ت پس اگر دراز ہو ساتھ تیرے زندگی البتہ

دیکھیگا تو عورت سفر کرنیوالی کو اور بعضون نی کہا عورت ہودج نشین کو کہ کوچ کریگی حیرہ سی تا طواف کری خانہ کعبہ کا اور حالیکہ نہ ڈریگی کسی سے سوای خدا کے ف ح ع یہ بات اوس شخص کی جواب مین فرمائی کہ گلہ راہزنی کا کیا تہا اور یہ جواب اوس شخص کی کہ شکایت فقر و فاقہ کی کی تہی آگی کی بات فرمائی اور خطاب دونون جا عدی بن حاتم کی طرف کہ مجلس شریف مین حاضر تہی فرمایا تا سب صحابہ یہ بشارت سن لین اور اوسکی ضمن مین جواب اون دونکا حاصل ہو جاوی پہر اوسکی بعد بیان فرمایا کہ یہ فراخی اور توانگری دنیا کی تنگی ہی آخرت مین اور ندامت مگر جسکو کہ توفیق دی اللہ تعالی اوسکی خرچ کرنیکی مصارف خیر مین ت اور اگر دراز ہو ساتہ تیری زندگی البتہ کہولی جاوینگی خزانی کسری بن ہرمز بادشاہ فارس کی یعنی بطور غنیمت کی وہ ہاتہ لگینگی اور تقسیم ہووینگی مسلمانون مین اور اگر دراز ہووی ساتہ تیری زندگانی تو البتہ دیکھیگا تو اوس شخص کو کہ نکالیگا بہر مٹہی سونی یا چاندی سی ڈہونڈیگا اوس شخص کو یعنی فقراؤن مین سی کہ قبول کری وہ اوسکو پس نہ پاویگا کسیکو کہ قبول کری وہ سکوف ح بسبب نہونی فقر اور احتیاج کی اور لینا سونی اور چاندی کا دفع حاجت کی لیے ہوتا ہی جب حاجت نہوی تو سونا چاندی کس کام آوی اور کہا ہی علمانی کہ یہ حال اخیر زمانہ مین وقت اوترنی عیسی علیہ السلام کی ہوگا جیسی کہ حدیث مین آیا ہی کہ وہ بیچ بابت نزول عیسی کی گذرا ہی اور بعضون نی کہا ہی کہ مثل اسکی بیچ زمانہ عمر بن عبدالعزیز کی بہی وجود مین آیا ہی اور جزم کیا ہی بیہقی نی اسی معنی کو اور جونکہ خوشخبری دی آنحضرت صلعم نی وسعت رزق و فراغت معیشت کی ڈرایا شدت و محنت روز قیامت کی سی تا جمع کرین درمیان بشارت دینی اور ڈرانی کی جیسی کہ شان تعلیم نبوت کی ہی پس فرمایا ت اور البتہ ملاقات کریگا اللہ تعالی سی ایک تمہارا اوسدن کہ ملاقات کریگا اوس سی یعنی روز قیامت کی اس حال مین کہ نہین ہویگا درمیان اوسکی اور درمیان اللہ کی کوئی شخص مترجم کہ بیان کری واسطی اوسکی ف ح ع لفظ ترجمان ساتہ زبرت اور پیش جیم کی اور ساتہ زیر دونون کے اور پیش دونون کی وہ شخص کہ بیان کری کلام کو ایک زبان سی دوسری زبان مین جسکو دوبہاشیا کہتی ہین حاصل یہ کہ اللہ تعالی اور بندی کی درمیان مین کوئی دوبہاشیا نہین ہویگا بلکہ ہوگی ملاقات اور کلام بلا واسطہ ت پس البتہ فرماویگا اللہ تعالی کہ کیا نہین بہیجا مین نی طرف تیری رسول تا کہ پہونچاوے تجکو احکام دین کی اور خبر قیامت کی آنی کی پس کہیگا ہان بہیجا تہا تو نی رسول پس فرماویگا اللہ تعالی کیا نہین دیا مین نی تجکو مال اور کیا نہین احسان وانعام کیا مین نی تجہپر ف ع یہ استفہام تقریر کی لیے ہی یعنی دیا مین نی تجکو مال اور انعام کیا مین نی تجہپر کمال اور قدرت دی مین نی تجکو اوسکی خرچ کرنیکی اور فائدہ اوٹہانی پر اوس سی اور صرف کرنی پر اور پر اہل استحقاق کی ت پس کہیگا بندہ ہان دیا تہا تو نی مال اور احسان کیا تو نی مجہپر پس دیکہیگا وہ شخص داہنی طرف اپنی پس نہین دیکہیگا مگر دوزخ یعنی بسبب ترک کرنی طاعت کی اور دیکہیگا بائین طرف اپنی پس نہین دیکہیگا مگر دوزخ ف ع یعنی بسبب کرنی برائیون کی اور ظاہر یہ ہی کہ یہ دونون کنایہ ہین احاطہ سی یعنی گہیر لیگی دوزخ اور نہین نجات ہوگی اوس سی مگر ساتہ گذرنی کی اوسپر جیسی کہ فرمایا اللہ تعالی نی وان منکم الا واردہا کان علی ربک حتما مقضیا ثم ننجی الذین اتقوا اور اسی لیی فرمایا ت کہ بچو آگ دوزخ سی یعنی بسبب تصدق کرنی کی اگرچہ ساتہ ٹکڑی کہجور کی ہو پس جو شخص کہ نپاوی ٹکڑا کہجور کا پس بچی ساتہ کلام خوب اور نرم کی کہ سائل کو کہی اور لوگون کو تا وہ خوش ہون بشرطیکہ اسمین مداہنت دین کی نہو کہا عدی نی پس دیکہی مین نی عورت سفر کرنیوالی یا ہودج نشین کہ کوچ کرتی ہی حیرہ سی تا کہ طواف کری خانہ کعبہ کا نہین ڈرتی مگر خدا سے یعنی جیسی کہ خبر دی تہی حضرت صلعم نی اور تہا مین درمیان اون لوگون کی کہ کہولی خزانہ کسری بیٹی ہرمز بیٹی نوشیروان کی اور البتہ اگر دراز ہوگی ساتہ تمہاری زندگانی تو البتہ دیکہوگی اوس چیز کو کہ کہا ہی پیغمبر ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نکالیگا شخص سونا اور چاندی اور ڈہونڈیگا اوس شخص کو کہ قبول کری ف ح وفات پائی عدی بن حاتم نی سن ۶۸ھ یا ۶۹ھ یا ۶۷ھ اور نہین ہوا عمر بن عبدالعزیز کے زمانی سی پہلی ت نقل کی یہ بخاری نی **وعن** خباب بن الارت قال شکونا الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم وھو متوسد بردۃ فی ظل الکعبۃ ولقد لقینا من المشرکین شدۃ فقلنا الا تدعو اللہ فقعد وھو محمر وجھہ وقال کان الرجل فیمن کان قبلکم یحفر لہ فی الارض فیجعل فیہ فیجاء بمنشار فیوضع

فوق راسه فيشق باثنين فما يصده ذلك عن دينه ويمشط بامشاط الحديد ما دون لحمه من عظم وعصب وما يصده
ذلك عن دينه والله ليتمن هذا الامر حتى يسير الراكب من صنعاء الى حضرموت لا يخاف الا الله او الذئب على غنمه
ولكنكم تستعجلون رواه البخاري ﷺ اور روایت ہی خباب ابن ارت سی کہا کہ شکوہ کیا ہمنی یعنی کفار کا طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی
اس حال مین کہ وہ سر کی نیچی کملی رکہی ہوئی تہی کعبہ کی سایہ مین اور تحقیق پائی تہی ہمنی مشرکون سی سختی و تکلیف بس کہا ہمنی آیا نہین بد دعا کرتی آپ اللہ سی
یعنی مشرکون پر ایسی کہ اونہون نی ایذا دی ہی ہمکو بس اوٹہہ بیٹہی آنحضرت ﷺ اس حال مین کہ سرخ تہا چہرۂ مبارک آپ کا ف ح یعنی بسبب ایک حالت کی کہ وارد
ہوئی حضرت ﷺ پر یعنی ظلم اور بی اندازی کافرون کی ہی یا بسبب بی صبری اور شکایت کرنی مسلمانون کی کافرون کی اور یہ مناسب تر ہی ساتہ قول آنحضرت ﷺ کی
ت اور فرمایا تہا شخص اگلی لوگون مین کہ کہودا جاتا تہا اوسکی لیی گڑہا زمین مین پہر رکہا جاتا تہا وہ شخص اوس گڑہی مین پہر لایا جاتا تہا آرا اور رکہا جاتا تہا
اوپر سر اوسکی کی اور چیرا جاتا تہا وہ دو ٹکڑی پس نہین باز رکہتا تہا اوسکو وہ عذاب شدید اوسکی دین سی اور کنگہی کیا جاتا تہا ایک شخص ساتہ کنگہیون
لوہی کی نیچی گوشت کی ہڈیون اور پٹہون پر یعنی لگتی بسبب تیزی اور سختی کی گوشت سی گذر کر پٹہی اور ہڈی پر پہونچتی تہی اور نہین باز رکہتا تہا اوسکو وہ
عذاب اوسکی دین سی قسم ہی اللہ کی البتہ پورا ہووی گا یہ دین یعنی اور آسانی دیکہو گی تم بعد دشواری کی یہانتک کہ چلی گا سوار صنعا سی حضرموت تک
کہ مسافت بعید ہی درمیان دونون موضعون کی اس حال مین کہ نہین ڈریگا وہ سوا کسی سی مگر خدا سی ف ع صنعا ایک شہر ہی یمن مین بہت درخت
اور پانی رکہتا ہی مانند دمشق کی اور ایک قریہ ہی دمشق کی دروازہ پر کذا فی القاموس اور حضرموت ساتہ جزم ضاد اور زبر میم کی اور سیم کی پیش سی بہی
کہتی ہین ایک شہر مشہور ہی یمن مین جگہہ صلحا اور عابدین کی یہانتک کہ کہا ہی علما نی حضرموت تنبت الاولیا یعنی حضرموت اوگاتا ہی اولیا کو یعنی اولیا اوس
شہر اور زمین مین بہت پیدا ہوتی ہین اور یہ نام اوسکا ایسی رکہا گیا ہی کہ صالح پیغمبر حاضر ہوئی وہان اور مری اور بعضون نی کہا کہ حاضر ہوئی اوس مین
جبرئیل ﷺ کی ت یا نہین ڈریگا مرد مگر بہیڑیی سی اپنی بکریون پر ف ح مقصود بیان کرنا امن کا ہی لوگون کی ظلم سی نہ نہین جیسا کہ جاہلیت مین تہا امن
حملہ کرنی بہیڑیی کی سی بکریون پر ایسی کہ وہ خارج ہی عادت سی اور یہ امن بہی ہو جاویگا لیکن اخیر زمانہ مین وقت اوترنی حضرت عیسی علیہ السلام کی
انتہی اور ملا علی قاری نی لکہا ہی کہ ایک نسخہ مین واو سی ہی یعنی والذئب اور وہ احتمال رکہتا ہی یہ کہ ہو یعنی اور کی یا ہو واو بمعنی واو جمع کی یا شک کی
لیی اور پہر تقدیر پس نہین پوشیدہ ہی جو کہ اس مین مبالغہ ہی بیچ حاصل ہونی امن اور زوال خوف کی پس واقع ہو گیا جو کچہ کہ کہا گیا ہی کہ مقصود بیان کرنا
امن کا ہی لوگون کی ظلم سی الخ ت ولیکن تم جلدی کرتی ہو ف ح یعنی قریب ہی کہ جاتا رہی گا عذاب کراہت کیون کام پس صبر کرو امر دین پر
جیسی کہ صبر کیا اون لوگون نی کہ پہلی تمہاری تہی مومنین مین سی اوپر سخت تر عذاب کی تمہاری عذاب سی بسبب قوت یقین کی ت نقل کی یہ بخاری نی

وعن انس قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يدخل على ام حرام بنت ملحان وكانت تحت عبادة بن الصامت
فدخل عليها يوما فاطعمته ثم جلست تفلي راسه فنام رسول الله صلى الله عليه وسلم ثم استيقظ وهو يضحك
قالت فقلت ما يضحكك يا رسول الله قال اناس من امتي عرضوا علي غزاة في سبيل الله يركبون ثبج هذا البحر ملوكا
على الاسرة او مثل الملوك على الاسرة فقلت يا رسول الله ادع الله ان يجعلني منهم فدعا لها ثم وضع راسه فنام
ثم استيقظ وهو يضحك فقلت يا رسول الله ما يضحكك قال اناس من امتي عرضوا علي غزاة في سبيل الله كما قال في الاولى
فقلت يا رسول الله ادع الله ان يجعلني منهم قال انت من الاولين فركبت ام حرام البحر في زمن معاوية فصرعت عن
دابتها حين خرجت من البحر فهلكت متفق عليه اور روایت ہی انس سی کہ کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لاتی پاس ام حرام

بنت ملحان کی ف ح ع لفظ ملحان میم کی زیر اور لام کی جزم سے ہے اور ام حرام خالہ انس کی ہیں بہن اونکی ماں کی کہ ام سلیم ہیں اور یہ دونوں
عورتیں خالہ تھیں آنحضرت صلعم کی دودھ کی علاقہ سے یا نسبی کہا نووی نے کہ اتفاق رکھتے ہیں علما اسپر کہ ام حرام محرم تھیں آنحضرت صلعم کی لیکن اختلاف کیا ہے
کیفیت محرمیت میں کہ کسی نے کسی علاقہ سے محرم کہا ہے اور کسی نے کسی علاقہ سے کہا مؤلف نے کہ اسلام لائیں ام حرام اور بیعت کی اور مریں حالت جہاد میں
اپنی خاوند کی ساتھ زمین روم میں حضرت عثمان رض کی خلافت میں ت اور تھیں ام حرام بی بی عبادہ بن صامت کی ف ح کہ بہت بزرگ ہیں نہایت
سخی پس بسبب محرمیت کی کہ اون دونوں بہنوں سے رکھتے تھے اونکی پاس تشریف لاتے تھے اور قیلولہ کرتے تھے جیسے کہ اوپر گذرا بیچ باب اسماء النبی کی
ت پس آئے آنحضرت صلعم ام حرام کی پاس ایکدن پس کھانا کھلایا ام حرام نے آپ کو پھر بیٹھی ام حرام جوئیں دیکھتی حضرت صلعم کی سر مبارک میں ف ح اوپر
تحقیق کی گذر چکی ہے کہ جوئیں بدن مبارک میں نہ تھیں ولیکن یہ بال صاف کرتی تھیں غبار وغیرہ سے اور دیکھتی تھیں کہ شاید کوئی جوں ہو ت پس سو گئے
آنحضرت صلعم پھر جاگے اس حال میں کہ وہ ہنستے تھے کہا ام حرام نے کہ پس کہا میں نے کس چیز نے ہنسایا آپکو یا رسول اللہ صلعم فرمایا کہ ایک جماعت لوگوں کی میری امت میں سے
روبرو کی گئی میری اور دکھائی گئی مجھکو اس حال میں کہ جہاد کرتے ہیں راہ خدا میں سوار ہوتے ہیں پشت دریا پر مانند بادشاہوں کی تختوں پر یا مثل بادشاہوں کی تختوں پر ف ع یہ شک
راوی کا ہے کہ لفظوں میں فرق ہے اور معنی دونوں عبارتوں کی ایک ہی ہیں تشبیہ دی پشت دریا کو ساتھ پشت زمین کی اور کشتی کو ساتھ تخت کی اور ٹھہرایا اوپر
بیٹھنے کو مشابہ بیٹھنے بادشاہ کی اپنی تخت پر واسطے اشارہ کرنے کی اسپر کہ وہ اپنی نفسوں کو محنت میں ڈالیں گے اور قریب ہونگے اس امر عظیم کی بخوشی خاطر اور
دل کی امنگ سے مانند بادشاہوں کی تختوں پر ت پس کہا میں نے یا رسول اللہ صلعم دعا کیجئے اللہ سے یہ کہ کرے مجھکو اوس جماعت میں سے کہ سوار ہونگے دریا پر
جہاد کیلیے پس دعا کی آنحضرت صلعم نے ام حرام کیلیے ساتھ اوس چیز کی کہ درخواست کی پھر رکھا آنحضرت صلعم نے سر مبارک اپنا اور سو گئے اور پھر بیدار ہوئے اس حال میں
کہ ہنستے تھے پس کہا میں نے یا رسول اللہ صلعم کس چیز نے ہنسایا آپکو فرمایا آنحضرت صلعم نے کتنے ایک آدمی میری امت میں سے روبرو کیے گئے میرے جہاد کرتے ہوئے
راہ خدا میں جیسا کہ فرمایا پہلی بار میں کہ سوار ہوتے ہیں پشت دریا پر مانند بادشاہوں کی تختوں پر پس کہا میں نے یعنی دوسری بار یا رسول اللہ صلعم دعا کیجیے
اللہ سے یہ کہ کرے مجھکو اونمیں سے فرمایا تو پہلوں میں سے ہے ف ح یہاں سے معلوم ہوتا ہے کہ جو جماعت دوسری بار دکھائی گئی غیر اوس جماعت کی تھی
کہ جو پہلی دکھائی گئی یعنی ہمیشہ نوبت بنوبت دریا میں بیٹھیں گے اور جہاد کرینگے اور تو اوس جماعت سے ہوگی کہ اول یہ کام کریں گی اور یہ بھی اسمیں اشارہ ہے
کہ مرتبہ پہلوں کا زیادہ ہے پچھلوں کی مرتبہ سے ت پس سوار ہوئیں ام حرام معاویہ کی زمانہ میں ف ح ظاہر عبارت سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ حال انکا
بیچ زمانہ امارت معاویہ کی اور اکثر اسپر گئے ہیں کہ یہ ہوا بیچ وقت امارت معاویہ کی بیچ خلافت عثمان رض کی پس مراد زمانہ معاویہ سے ایام ولایت
معاویہ کی ہیں پس نہیں منافی ہے اسکی کہ موت اونکی بیچ خلافت عثمان رض کی ہوئی جیسے کہ اوپر گذرا ت پس گرائی گئیں ام حرام زمین پر اپنی جانور
کی پیٹھ پر سے پس ہلاک ہوئیں اور مریں راہ خدا میں ت نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **وعن** ابن عباس رض قال ان ضمادا قدم مکۃ وکان
من ازد شنوءۃ وکان یرقی من ھذا الریح فسمع سفھاء اھل مکۃ یقولون ان محمدا مجنون فقال لو انی رایت
ھذا الرجل لعل اللہ یشفیہ علی یدی قال فلقیہ فقال یا محمد انی ارقی من ھذا الریح فھل لک فقال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم ان الحمد للہ نحمدہ ونستعینہ من یھدہ اللہ فلا مضل لہ ومن یضللہ فلا ھادی لہ واشھد
ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشھد ان محمدا عبدہ ورسولہ اما بعد فقال اعد علی کلماتک ھؤلاء فاعادھن
علیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثلث مرات فقال لقد سمعت قول الکھنۃ وقول السحرۃ وقول الشعراء فما سمعت
مثل کلماتک ھؤلاء ولقد بلغن قاموس البحر ھات یدک ابایعک علی الاسلام قال فبایعہ رواہ مسلم وفی بعض نسخ المصابیح بلغنا ناعوس البحر

اور روایت ہی ابن عباسؓ سی کہ ضماد آیا مکہ مین اور تہا وہ ازد شنوءہ سی ف ع لفظ ضماد بکسر ضاد معجمہ کی زیر اور پیش سی اور تخفیف میم سی ہی اور دال آخر مین
اور بعضون نی میم سی بہی آخر مین روایت کی ہی یعنی ضمام کہا ہی اور لفظ شنوءہ شین کی زبر اور نون کی پیش سی پہر واو ہی ساکن پہر ہمزہ پہر ہ نام ایک
بڑی قبیلہ کا ہی یمن مین سی اور ازد ایک قبیلہ اوس سی اور ضماد آنحضرتؐ سی آشنائی رکہتا تہا پہلی نبوت کی اور یہ ایک شخص تہا طبیب افسونگر اور طالب علم
اور اسلام لایا ابتدا اسلام مین ت اور تہا ضماد کہ منتر پڑہتا تہا اس ہوا ہی ف ع ح یعنی آسیب جن کی دفع کی لیی اور جن کو ریح یعنی ہوا کہتی ہین باعتبار اسکی
کہ دکہائی نہین دیتا مانند ہوا کی ت پس سنا ضماد نی مکہ کی بیوقوفون سی کہ کہتی ہین محمدؐ دیوانہ ہوا ہی پس کہا ضماد نی اگر دیکہون مین اوس شخص کو تو علاج کرون
شاید کہ خدا تعالی تندرستی دیوی اونکو سبب میری کہا ابن عباسؓ نی پس ملاقات کی ضماد نی آنحضرتؐ سی اور دیکہا آپ کو پس کہا ای محمدؐ تحقیق مین منتر پڑہتا
ہون واسطی دفع آسیب جن کی پس آیا ہی تمکو رغبت میری منتر پڑہنی مین اور اس علت کی دور ہونی مین پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی تحقیق
سب تعریفین واسطی اللہ کی ہین تعریف کرتی ہین ہم اوسکی اور شکر کرتی ہین ہم اوسکی نعمتون کا اور مدد چاہتی ہین ہم اوس سی یعنی توفیق ذکر اور عبادت
اور طاعت اوسکی کی جسکو کہ راہ دکہاوی اور مقصد کو پہونچاوی اللہ پس نہین ہی کوئی گمراہ کرنیوالا اوسکو اور جسکو کہ گمراہ کری خدا پس نہین راہ دکہانیوالا اوسکا
منزل مقصود کو پہونچانیوالا اوسکو اور گواہی دیتا ہون مین یہ کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ کہ ایک ہی وہ نہین شریک اوسکا کوئی اور گواہی دیتا ہون مین کہ محمدؐ
بندہ ہی اوسکا اور رسول اوسکا اس پیچہی حمد اور درود کی ف ع لفظ اما بعد ایک کلمہ ہی کہ بعد شہادتین کی خطبون مین مذکور ہوتا ہی جیسی کہ کتاب الجمعہ مین
گذرا بیان چاہتا تہا آنحضرتؐ نی کہ پیچہی لفظ اما بعد کی خطبہ پڑہین بیچ وعظ و نصیحت ضماد کی ولیکن اسیقدر پر اکتفا کیا اور جواب اوسکا صراحۃً رکہا اور یہ
کلمات پڑہی تاکہ جانین عقلا کہ شخص بڑا عقلمند ہی اور نہ توہم جنون اور آسیب جن کا نہین رکہتا اور جو اوسکو مجنون کہتی ہین وہ بیوقوف ہین ت پس
کہا ضماد نی آنحضرتؐ کو پہر فرمائیے میری آگی یہ کلمی اپنی پس پڑہا ان کلمون کو اوسکی آگی پیغمبر خدا نی تین بار پس کہا ضماد نی کہ البتہ تحقیق سنا ہی مین نی قول
کاہنون کا اور قول ساحرون کا اور قول شاعرون کا پس نہین سنا مین نی مانند ان کلمون تمہاری کی اور تحقیق پہونچی ہین یہ کلمی بیچون بیچ اور نہایت
گہراؤ کی جگہہ دریا کی کلام کو یعنی نہایت فصاحت اور بلاغت کو پہونچی ہین دو تم ہاتہ اپنا تا بیعت کرون مین تم سی اسلام پر کہا ابن عباسؓ نی پس بیعت
کی ضماد نی آنحضرتؐ سی اور مسلمان ہوا نقل کی یہ طیبی نی اور بیچ بعضی نسخون مصابیح کی واقع ہوا ہی بلغنا بجای بلغن کی اور ناعوس نون اور عین مہملہ سی بجای
قاموس کی کہ قاف اور میم سی ہی ف ع شیخ محی الدین نووی نی شرح صحیح مسلم مین کہا کہ اس لفظ کو دونون طرح ضبط کیا ہی یعنی ناعوس ساتہ نون
اور عین کی اور موجود بیچ اکثر نسخون بلاد ہماری کی یہ ہی اور قاموس ساتہ قاف اور میم کی اور مشہور روایتون مین یہی ہی بیچ غیر صحیح مسلم کی اور قاضی
عیاض نی کہا کہ بعضون نی ناعوس روایت کیا ہی اور ہماری شیخ ابو الحسن نی کہا کہ ناعوس یعنی قاموس کی اور توربشتی نی کہا ناعوس البحر خطا اور تصحیف
اور وہم راوی کا ہی اور بعضون کی نزدیک قاعوس ساتہ قاف اور عین کی بہی آیا ہی اور ناعوس لغت کی مشہور کتابون مین مذکور نہین ہی **وذکر**
**حدیثا ابی هریرة وجابر بن سمرة یهلك کسری والاخر لتفتحن عصابة فی باب الملاحم وهذا الباب خال عن الفصل الثانی**
اور ذکر کی گئین دونون حدیثین ابو ہریرہؓ کی اور جابر بن سمرہ کی کہ بیچ اول ایک حدیث کی ہلاک کسری ہی اور بیچ اول حدیث دوسری کی لیفتحن عصابۃ
ہی بیچ باب الملاحم کی اور یہ باب خالی ہی دوسری فصل سی **الفصل الثالث** **عن ابن عباس قال حدثنی ابو سفیان**
**بن حرب من فیه الی فی قال انطلقت فی المدة التی کانت بینی وبین رسول الله صلی الله علیه وسلم قال فبینما انا بالشام اذ جیء بکتاب**
**من النبی صلی الله علیه وسلم الی هرقل قال وکان دحیة الکلبی جاء به فدفعه الی عظیم بصری فدفعه عظیم بصری الی هرقل فقال هرقل هل هنا**
**احد من قوم هذا الرجل الذی یزعم انه نبی قالوا نعم فدعیت فی نفر من قریش فدخلنا علی هرقل فاجلسنا بین یدیه فقال ایکم**

أَقْرَبُ نَسَبًا مِنْ هٰذَا الرَّجُلِ الَّذِيْ يَزْعَمُ أَنَّهُ نَبِيٌّ قَالَ أَبُوْ سُفْيَانَ فَقُلْتُ أَنَا فَأَجْلَسُوْنِيْ بَيْنَ يَدَيْهِ وَأَجْلَسُوْا أَصْحَابِيْ خَلْفِيْ ثُمَّ دَعَا بِتَرْجُمَانِهِ فَقَالَ قُلْ لَهُمْ إِنِّيْ سَائِلٌ هٰذَا عَنْ هٰذَا الرَّجُلِ الَّذِيْ يَزْعَمُ أَنَّهُ نَبِيٌّ فَإِنْ كَذَبَنِيْ فَكَذِّبُوْهُ قَالَ أَبُوْ سُفْيَانَ وَايْمُ اللّٰهِ لَوْلَا مَخَافَةُ أَنْ يُؤْثَرَ عَلَيَّ الْكَذِبُ لَكَذَبْتُهُ ثُمَّ قَالَ لِتَرْجُمَانِهِ سَلْهُ كَيْفَ حَسَبُهُ فِيْكُمْ قَالَ قُلْتُ هُوَ فِيْنَا ذُوْ حَسَبٍ قَالَ فَهَلْ كَانَ مِنْ اٰبَائِهِ مِنْ مَلِكٍ قُلْتُ لَا قَالَ فَهَلْ كُنْتُمْ تَتَّهِمُوْنَهُ بِالْكَذِبِ قَبْلَ أَنْ يَقُوْلَ مَا قَالَ قُلْتُ لَا قَالَ وَمَنْ يَتَّبِعُهُ أَشْرَافُ النَّاسِ أَمْ ضُعَفَاؤُهُمْ قَالَ قُلْتُ بَلْ ضُعَفَاؤُهُمْ قَالَ أَيَزِيْدُوْنَ أَمْ يَنْقُصُوْنَ قَالَ قُلْتُ لَا بَلْ يَزِيْدُوْنَ قَالَ هَلْ يَرْتَدُّ أَحَدٌ مِنْهُمْ عَنْ دِيْنِهِ بَعْدَ أَنْ يَدْخُلَ فِيْهِ سَخْطَةً لَهُ قَالَ قُلْتُ لَا قَالَ فَهَلْ قَاتَلْتُمُوْهُ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَكَيْفَ كَانَ قِتَالُكُمْ إِيَّاهُ قَالَ قُلْتُ يَكُوْنُ الْحَرْبُ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُ سِجَالًا يُصِيْبُ مِنَّا وَنُصِيْبُ مِنْهُ قَالَ فَهَلْ يَغْدِرُ قُلْتُ لَا وَنَحْنُ مِنْهُ فِيْ هٰذِهِ الْمُدَّةِ لَا نَدْرِيْ مَا هُوَ صَانِعٌ فِيْهَا قَالَ وَاللّٰهِ مَا أَمْكَنَنِيْ مِنْ كَلِمَةٍ أُدْخِلُ فِيْهَا شَيْئًا غَيْرَ هٰذِهِ

روایت ہی ابن عباس رضی اللہ عنہ سی کہ کہا حدیث کی مجھکو ابوسفیان بیٹے حرب کی نی ایک حدیث کہ پہونچی ہی منہ اوسکی سی طرف منہ میری کی ف ع یعنی بالمشافہ بی واسطی کی درمیان میری اور درمیان اوسکے کذا ذکرہ الطیبی اور ظاہر تر یہ ہی کہ معنی اوسکی یہ ہین کہ نہین تہا کوئی حاضر سوای میری ساتہ اوسکی جیسی کہ دلالت کرتا ہی اسپر لفظ حدثنی کا ت کہا ابوسفیان نی کہ سفر کیا مین نی اوس مدت مین کہ تہی درمیان میری اور درمیان پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی ف ع مراد ہی اس سی مدت صلح حدیبیہ کی اور ہوئی تہی وہ سن چہ مین اور مدت اوسکی دس برس ٹہہری تہی لیکن کفار نی نقض عہد کیا بسبب قتل کرنی بعضی خزاعہ کی کہ حلیف تہی آنحضرت کی پس غزوہ کیا اونسی سن آٹہ مین اور فتح مکہ کی ہوئی ت کہا ابوسفیان نی پس اوسوقت ناگہان مین تہا ملک شام مین یعنی مقام کسی مین آیا خط آنحضرت کا طرف ہرقل کی ف ع لفظ ہرقل ساتہ زیر ہ اور زبر ر اور بجزم قاف کی اور ساتہ زیر ہ اور بجزم ر اور زیر قاف کی بہی کہتی ہین نام ہی بادشاہ روم کا اور لقب اوسکا قیصر اور اول جو ضرب ڈالی ہی دیناروں پر اوسی نی ڈالی ہی اور اول معبد یعنی گرجا گہر اوسی نی بنائی تہی ت کہا ابوسفیان نی اور تہی دحیہ کلبی کہ لائی تہی اوس خط کو پس پہونچایا دحیہ نی وہ خط طرف امیر بصری کی ف ع کہ ہرقل کی بڑی امیرون مین سی تہا اور بصری ساتہ پیش ب اور بجزم صاد مہملہ کی نام ایک شہر کا ہی شام کی شہرونمین سی ت پس پہونچایا اوس خط کو امیر بصری نی طرف ہرقل کی یعنی حکم اسطرح کیا تہا آنحضرت نی دحیہ کو کہ تو یہ خط سردار بصری کو دینا وہ ہرقل کو پہونچا دیگا پس کہا ہرقل نی کہ کیا ہی اس جگہہ کوئی قوم اوس شخص کی سی کہ دعوی کرتا ہی اور کہتا ہی کہ مین نبی ہون یعنی تاکہ مین پوچہون اوس سی وصف اوسکا تاکہ ظاہر ہو ہماری لیے سچ اور جہوٹ اوسکا کہا یعنی بعضی اوسکی خادمون نی کہ ہان ہی ایک شخص اوسکی قوم مین سی کہ تجارت کی لیے آیا ہی پس بلایا گیا مین ساتہ ایک جماعت کی قریش سی کہ مقدار تیئس آدمیونکی تہی پس داخل ہوئی ہم اوپر ہرقل کی پس بٹہلائی گئی ہم آگی ہرقل کی یعنی تاکہ سنی کلام ہمارا اور سنین ہم کلام اوسکا پس کہا ہرقل نی کون سا تم مین سی بہت نزدیک ہی نسب مین اوس شخص سی کہ دعوی کرتا ہی نبی ہونیکا ف ع کہا طیبی نی کہ نہین پوچہا اوسنی قریب النسب کو مگر اسلیے کہ وہ خوب جانتا ہوگا حال اوسکا اور بعید ہی یہ کہ جہوٹ بولی اوسکی حق مین ت کہا ابوسفیان نی پس کہا مین نی کہ مین نزدیک تر ہون نسب مین اوس شخص سی پس بٹہایا اونہون نی مجہکو آگی ہرقل کی یعنی تنہا اور بٹہلایا میری ساتہ والونکو میری پیٹہہ کی پیچہی ف ع اسلیے کہ قرار دیتی وہ جہٹلا دین شرم نکرین سامنی ہونی مین یا اسلیے پیچہی بٹہایا کہ وہ سر یا ہاتہہ کی اشارہ سی کسی بات کی بیان کرنی کو منع نکر دین ت پہر بلایا ہرقل نی اپنی ترجمہ کو کہ زبان عربی اور رومی دونون جانتا تہا پس کہا ہرقل نی ترجمہ کو کہ کہہ ابوسفیان کی یارونکو کہ مین پوچہتا ہون ابوسفیان سی احوال اوس شخص کا کہ کہتا ہی مین پیغمبر ہون پس اگر جہوٹ کہی مجہسی تو جہٹلا دو اوسکو اور آگاہ کرو مجہکو حق بات پر کہا ابوسفیان نی کہ قسم ہی خدا کی اگر نہوتا ڈر اس بات کا کہ نقل کیا جاویگا مجہپر جہوٹ تو البتہ جہوٹ بولتا مین ف ع یعنی خبر دین میرا جہوٹ میری قوم کی آگی بیان کرین گی اسکا ڈر تہا اگر یہ نہوتا تو جہوٹ بولتا

ہرقل سے حضرت کی بابت میں بسبب بغض و مخالفت کے کہ اونسے رکھتا تھا کہتا ہوں میں کہ ظاہر یہہ ہے کہ معنی اسکے یہہ ہین کہ اگر نہوتا خوف اسکا کہ میرے ساتھی جھٹلاوینگے مجکو تو البتہ کچہہ جھوٹ بولتا میں اوسمین ت پہر کہا ہرقل نے اپنے مترجم سے کہ پوچہہ ابوسفیان سے کہ کیسا ہے حسب آنحضرت کا درمیان تمہاری کہا ابوسفیان نے کہ کہا مینے کہ وہ ہم میں صاحب حسب ہین ف ع حسب اوسچیز کو کہتے ہین کہ شمار کرے اوسکو آدمی اور فخر کرے ساتھ اوسکے قسم شرف و فضل اپنی کی سے اور باپون اپنے کے سے اور یہہ شامل ہے نسب کو بہی اور مراد یہہ ان بنی ہاشم ہین کہ قریش میں سب سے افضل تہے اور بخاری میں آیا ہے کیف نسبہ فیکم ت کہا ہرقل نے پس کیا ہوا ہے اس شخص کے باپون میں سے کوئی بادشاہ کہا مینے نہین کہا ہرقل نے پس کیا متہم کرتے تہے تم اوسکو ساتہہ جہوٹ کے پہلے اس سے کہ کہے وہ چیز کہ کہتا ہے اب یعنی کیا پہلے دعوے نبوت کے کوئی جہوٹ اونسے ظاہر ہوتا تہا اور تم اوسکو تہمت جہوٹ کی لگاتی تہے کہا ابوسفیان نے کہ کہا مینے نہین کہا ہرقل نے اوسکون اتباع کرتی ہین اونکا اور ایمان لاتی ہین اونپر اشراف لوگون کے یا ضعیف اونکے ف ح مراد اشراف سے یہان اہل نخوت و تکبر ہین نہ الاکون شریف زیادہ ہے اولاد ہاشم سے مانند عباس رض اور حمزہ رض اور علی رض اور جعفر رض کے اور اوراکابر قریش سے مانند ابی بکر رض اور عمر رض اور عثمان رض اور اور صحابہ کے قریش میں کہ پہلے سوال کرنے ہرقل کے سے ایمان لائی تہے ت کہا ابوسفیان نے کہ کہا مینے بلکہ ضعیف لوگونکی ایمان لاتے ہین ف ح اور ابو اسحق کی روایت میں یون آیا ہے کہ کہا متابعت کی ضعیفون نے مسکینون اور نوعمرون نے اسی پر سبب شرف والون نے بیعت نہین کی ہے اور یہہ محمول اکثر و اغلب ہے ت کہا ہرقل نے کیا زیادہ ہوتی جاتی ہین لوگ روز بروز اونکی تابعیت میں یا کم یعنی بسبب جاتی بعض اونکی کی طرف دینون اپنی کی یا بسبب جاتی بعض اونکی کی بغیر جبر نقصان اونکی کی کہا ابوسفیان نے کہ کہا مینے کم نہین ہوتی ہین بلکہ زیادہ ہوتی جاتی ہین کہا ہرقل نے کیا مرتد ہوتا ہے یعنی پہر جاتا ہے کوئی اون میں سے اوسکے دین سے بعد داخل ہونے کے اوس میں بسبب ناخوشی کے اوسکی دین کو کہا ابوسفیان نے کہ کہا مینے مرتد نہین ہوتا ہے کوئی کہا ہرقل نے پس کیا تم لڑتے ہو اوس سے کہا مینے ہان کہا ہرقل نے پس کسطرح سے لڑائی تمہاری اوس سے کہا ابوسفیان نے کہ کہا مینے ہوتی ہے جنگ درمیان ہمارے اور درمیان اونکے مانند ڈولونکی کہ کبھی یہہ بہرا ہے اور وہ خالی اور کبھی وہ بہرا ہے اور یہہ خالی پاتا ہے وہ ہم سے اور پاتے ہین ہم اوس سے یعنی کبھی اون کی مصیبت پہونچتی ہے ہمکو اور کبھی ہم سے اونکو کہا ہرقل نے پس کیا توڑتا ہے وہ عہد اور صلح کہ کرتا ہے کہا مینے نہین یعنی نہین واقع ہوتی اوسسے عہد شکنی زمانہ گذشتہ میں اور ہم اس مدت میں یعنی مدت صلح میں کہ حدیبیہ میں واقع ہوئی نہین جانتے کہ کیا کرنیوالے ہین وہ اوس سے ڈرتے ہین اس میں یعنی آیا عہد شکنی کرینگے درمیان اس صلح میں یا نہین کہا ابوسفیان نے قسم خدا کی ممکن نہوئی مجکو کوئی بات کہ داخل کرون میں درمیان باتون اپنی کی کچہہ سوا اسی بات کی ف ح یعنی کوئی بات کہ اوس میں نسبت نقصان اور عیب کی جناب رسالت صلی اللہ علیہ وسلم میں کچہہ ممکن ہو نہین بیان کر سکا میں سوا اسی بات کے کہ اسمین احتمال نسبت عذر کا تہا قَالَ فَهَلْ قَالَ هٰذَا الْقَوْلَ اَحَدٌ قَبْلَهٗ قُلْتُ لَا ثُمَّ قَالَ لِتَرْجُمَانِهٖ قُلْ لَهٗ اِنِّيْ سَاَلْتُكَ عَنْ حَسَبِهٖ فِيْكُمْ فَزَعَمْتَ اَنَّهٗ فِيْكُمْ ذُوْ حَسَبٍ كَذٰلِكَ الرُّسُلُ تُبْعَثُ فِيْ اَحْسَابِ قَوْمِهَا وَسَاَلْتُكَ هَلْ كَانَ فِيْ اٰبَائِهٖ مَلِكٌ فَزَعَمْتَ اَنْ لَا فَقُلْتُ لَوْ كَانَ مِنْ اٰبَائِهٖ مَلِكٌ قُلْتُ رَجُلٌ يَطْلُبُ مُلْكَ اٰبَائِهٖ وَسَاَلْتُكَ عَنْ اَتْبَاعِهٖ اَضُعَفَاؤُهُمْ اَمْ اَشْرَافُهُمْ فَقُلْتَ بَلْ ضُعَفَاؤُهُمْ وَهُمْ اَتْبَاعُ الرُّسُلِ وَسَاَلْتُكَ هَلْ كُنْتُمْ تَتَّهِمُوْنَهٗ بِالْكَذِبِ قَبْلَ اَنْ يَّقُوْلَ مَا قَالَ فَزَعَمْتَ اَنْ لَا فَعَرَفْتُ اَنَّهٗ لَمْ يَكُنْ لِيَدَعَ الْكَذِبَ عَلَى النَّاسِ ثُمَّ يَذْهَبَ فَيَكْذِبَ عَلَى اللّٰهِ وَسَاَلْتُكَ هَلْ يَرْتَدُّ اَحَدٌ مِّنْهُمْ عَنْ دِيْنِهٖ بَعْدَ اَنْ يَّدْخُلَ فِيْهِ سَخْطَةً لَّهٗ فَزَعَمْتَ اَنْ لَا وَكَذٰلِكَ الْاِيْمَانُ اِذَا خَالَطَ بَشَاشَتُهُ الْقُلُوْبَ وَسَاَلْتُكَ هَلْ يَزِيْدُوْنَ اَمْ يَنْقُصُوْنَ فَزَعَمْتَ اَنَّهُمْ يَزِيْدُوْنَ وَكَذٰلِكَ الْاِيْمَانُ حَتّٰى يَتِمَّ وَسَاَلْتُكَ هَلْ قَاتَلْتُمُوْهُ فَزَعَمْتَ اَنَّكُمْ قَاتَلْتُمُوْهُ فَتَكُوْنُ الْحَرْبُ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهٗ سِجَالًا يَنَالُ مِنْكُمْ وَتَنَالُوْنَ مِنْهُ وَكَذٰلِكَ الرُّسُلُ تُبْتَلٰى ثُمَّ تَكُوْنُ لَهَا الْعَاقِبَةُ وَسَاَلْتُكَ هَلْ يَغْدِرُ فَزَعَمْتَ اَنَّهٗ لَا يَغْدِرُ وَكَذٰلِكَ الرُّسُلُ لَا تَغْدِرُ وَسَاَلْتُكَ هَلْ قَالَ

هذا القول احد قبله فزعمت ان لا فقلت لو كان قال هذا القول احد قبله قلت رجل ائتم بقول قيل قبله قال
ثم قال بما يأمركم قلنا يأمرنا بالصلوة والزكوة والصلة والعفاف قال ان يك ما تقول حقا فانه نبي وقد كنت
اعلم انه خارج ولم اك اظنه منكم ولو اني اعلم اني اخلص اليه لاحببت لقاءه ولو كنت عنده لغسلت عن قدميه
وليبلغن ملكه ما تحت قدمي ثم دعا بكتاب رسول الله صلى الله عليه وسلم فقرأه متفق عليه وقد سبق تمام الحديث
في باب الكتاب الى الكفار کہا ہرقل نے پس کیا کہی ہے یہہ بات کسی نے پہلے اوسکے ف ع یعنی سوای انبیاء معروفین کے مانند ابراہیم و اسمعیل و اسحق اور
یعقوب اور اسباط اور موسی اور عیسی علیہم السلام کی کسی نے تمہاری قوم مین سے دعوی نبوت کا کیا ہو پہلے اونکے ت کہا مینے نہین پہر کہا ہرقل نے ف ع
یعنی بعد اسکے کہ فارغ ہوا سوالون سے کہ دلالت کرتی ہین نبوت و رسالت پر اور ارادہ کیا یہہ کہ شروع کرے بیان کرنا توجیہات اونکا از راہ
منقول اور معقول اور عرف و عادات کی کہات واسطے ترجمانی کی کہ کہو ابوسفیان سے کہ تحقیق مینے پوچہا حسب اس شخص کا تم مین پس جواب دیا تو نے
کہ وہ تم مین صاحب حسب کا ہے اور اسی طرح پیغمبر واقع ہوتے ہی بعثت اونکی بیچ اشراف قوم اونکی کی اور پوچہا مینے تجہہ سے کہ کیا تہا اوسکی باپ دادون مین
کوئی بادشاہ پس جواب دیا تو نے کہ نہین پس کہا مینے یعنی اپنی دل مین کہ اگر ہوتا اوسکی باپ دادون مین سے کوئی بادشاہ تو کہتا مین کہ یہہ ایک شخص ہے کہ طلب
کرتا ہی ملک باپ دادا اپنی کا اور پوچہا مینے تجہہ سے حال اوسکی تابعداروں کا کہ آیا ضعیف یعنی فقیر و گوشہ نشین لوگ ہین یا اشراف یعنی اغنیا اور
جاہ و حشم والی پس کہا تو نے بلکہ ضعیف لوگ ہین اور یہی ضعیف ہوتی ہین تابعدار پیغمبرون کی ف ح کہ سبقت کرتی ہین اونکی تابعداری کرنی مین اور
امرا کہ گرفتار جاہ و تکبر کی ہین محروم رہتی ہین اس سعادت سے یہان تک کہ جب عاجز ہوتی ہین اور راہ خلاصی کی تنگ ہوتی ہی تو مضطر اور ناچار ہوکر
اسلام لاتی ہین ت اور پوچہا مینے تجہہ سے کہ کیا تم متہم کرتی تہی اونکو ساتہہ جہوٹ کی پہلی اس سے کہ کہی وہ چیز کہ کہی اب پس جواب دیا تو نے کہ نہین
پس جانا مینے یہہ کہ نہین ہے معقول اور متصور کہ چہوڑی جہوٹ بولنی کو لوگون پر پہر شروع کرے کہ جہوٹ بولی اللہ پر ف ع یعنی ہر ایک پر ظاہر
ہی کہ جہوٹ بولنا اللہ پر نہایت برا ہی پس کب ہو سکتا ہی کہ لوگون سے تو جہوٹ نہ بولی اور اللہ پر جہوٹ باندہی ت اور پوچہا مینے تجہہ سے کہ کیا پہر جاتا ہی کوئی اونمین
سے اوسکی دین سے بعد داخل ہونیکی دین مین بسبب ناراض ہونیکی اوسکی دین سے پس کہا تو نے نہین اور ایسا ہی ہی حال ایمان کا کہ نہین نکلتا ہی جسوقت کہ ملجاوے
لذت اور حلاوت اوسکی دلون مین کہ رنگ ایمان کا جم جاتا ہی اور اگر کوئی پہر گیا تو ایمان اوسکی دل کی اندر نہین آیا تہا اور نہین ٹہرا تہا اور پوچہا مینے
تجہہ سے کہ کیا زیادہ ہوتی جاتی ہین تابعین اوسکی روز بروز یا کم پس جواب دیا تو نے کہ وہ زیادہ ہوتی جاتی ہین اور اسی طرح ہی چیز ایمان کہ زیادہ
ہوتا جاتا ہی یعنی بنفسہ اور اہل اوسکی یہان تک کہ تمام اور کامل ہو ف ع یعنی پورا ہو بسبب امور معتبرہ کی اوس مین قسم نماز اور زکوٰۃ اور روزہ وغیرہ سے اور اسلیے
اوتری آیت اخیر عمر مین آنحضرت کی الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی ت اور پوچہا مینے تجہہ سے کہ کیا لڑے ہو تم اوسی پس جواب دیا تو نے کہ تم لڑے ہو
اوسی مین غرض یہ کہ لڑائی درمیان تمہارے اور درمیان اونکی مانند ڈول کی ہی کہ پہنچتا ہی یعنی مصیبت کبہی وہ تم سے اور کبہی پہنچتی ہی تم اوسے اور ایسی ہی رسول مبتلا اور آزمائی جاتی
ہین ساتہہ اعدای دین کی پہر ہوتی ہی جماعت پیغمبر کی لیے فتح اور نصرت آخر کار مین اور غالب آتا ہی دین اونکا اور پوچہا مینے تجہہ سے کہ کیا عہد شکنی کرتا ہی وہ شخص پس
جواب دیا تو نے کہ وہ عہد شکنی نہین کرتا اور ایسی ہی پیغمبر ہوتی ہین کہ عہد شکنی نہین کرتی اور پوچہا مینے تجہہ سے کہ کیا کہا ہی یہہ قول یعنی دعوی نبوت کا کیا ہی
کسی نے پہلی اسکی پس جواب دیا تو نے کہ نہین پس کہا مینے کہ اگر ہوتا کہ کہتا یہہ بات کوئی پہلی اسکی تو کہتا مین کہ ایک شخص ہے کہ پیروی کرتا ہی ساتہہ قول کے
کہ کہا گیا ہی پہلی اوسکی کہا ابو سفیان نے پہر پوچہا ہرقل نے مجہہ سے کہ ساتہہ کس چیز کی حکم کرتا ہی وہ شخص تمکو کہا مینے کہ حکم کرتا ہی ہمکو ساتہہ نماز اور زکوٰۃ
اور سلوک کرنیکی ناتی داروں سے اور بچنی سے حرام سے کہا ہرقل نے اگر سچ ہی وہ چیز کہ کہتا ہی تو بلاشبہ وہ پیغمبر ہی اور تحقیق تہا مین جانتا کہ تحقیق پیغمبر نکلنے والا ہی یعنی

آخر زمانہ مین اور نہین تہا مین گمان کرتا اوسکو تم مین سے ف ح ع یعنی نسل اسمعیل سے کہ باپ ہین عرب کی بلکہ گمان کرتا تہا مین کہ وہ ہم مین سے کہ اولاد اسحق
مین ہوگا اسلیے کہ اکثر انبیا بعد ابراہیم علیہ السلام کی اولاد اسحق سے ہوی اور یہہ کہنا ہرقل کا کہ اگر سچ ہی وہ چیز کہ کہتا ہی تو تو وہ پیغمبر ہی بلا شبہ بسبب
اگلی کتابونکی خبرون کی تہا کہ اون مین یہہ علامتین حضرت کی لکہین تہین سو پائی گئین حضرت مین اور بسبب علم کہانت اور نجوم کی تہا جیسی کہ صحیح بخاری
مین آیا ہی کہ کہا ہرقل نے دیکہا مینے نجوم مین اور دیکہا مینے بادشاہ ختان کو پس پوچہا کہ کون ہی اس امت مین کہ ختنہ کرتا ہی کہا لوگون نے کہ عرب مین ختنہ
کرتی ہین انتہی اور ہرقل نے علامتون مذکورہ سے حقیقت حضرت کی معلوم کی اور باوجود اسکی ایمان نہین لایا اور نہین فائدہ اوٹہایا اس معرفت سے اسلیے کہ
اوسنی فوج کشی کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی صحابہ پر اور لڑا اونسی اور نہین قصور کیا لشکر کی بہیجنی مین صحابہ پر موم وغیرہ سے کئی بار شکست دیتا تہا
اللہ اونکو اور ہلاک کرتا تہا اونکو کہ نہین پہرتی تہی طرف اوسکی اون مین سے مگر تہوڑی سی اور ہمیشہ ایسی حال پر رہا یہان تک کہ مرا اور فتح ہوی اکثر
شہر شام کی یعنی مسلمانون نے فتح کئی پہر والی ہوا بعد اوسکی مرنی کی بیٹا اوسکا اور اوسکی مرنیکی بعد جاتی رہی سلطنت رومیون کے یعنی کافر رومیون کی پہر
مسلمان رومی مسلط ہوی بسبب غلبہ اور شوکت ایمان کی یہان تک کہ قائم کیا اللہ تعالی نے اونکو واسطی مقابلہ جماعت نصرانیہ اور مقابلہ فرقہ رافضیہ کی
اور قائم ہوئی وہ واسطی خدمت حرمین شریفین کے کہ تعمیر و ترمیم کرتی رہی ہی ہانکی اور خیرات کرتی رہی ہان اور بہیجتی رہی امیر حجاج کو اور تعظیم تکریم کرتی ہی
علما اور مشائخ اور اولیا کی جزاہم اللہ خیر الجزاء ونصرہم علی جمیع الاعداء الی یوم الندا اور بات یہہ ہی جسکو ہدایت کری اللہ اوسکو کوئی گمراہ نہین
کرسکتا اور جسکو گمراہ کری اللہ اوسکو کوئی ہدایت نہین کرسکتا دیکہا چاہیے کہ ہرقل نے کیا حضرت کی حقیقت معلوم کی لیکن کچہہ کام نہ آئی بسبب نہونی
سعادت ازلیہ کی اور ہونی شقاوت ابدیہ کی اور سبب اسکا طمع ریاست کی تہی اور محبت مال کی اور اگر تحقیق مین جانتا یہہ کہ پہنچ سکونگا طرف
اونکی تو البتہ دوست رکہتا دیکہنا اونکا اور اگر ہوتا مین پاس اونکی تو البتہ دہوتا مین دونون پاؤن اونکی اور البتہ پہنچیگا غلبہ اور حکومت اوسکی اس زمین
مین کہ نیچی دونون پاؤن میری کی ہی کہ ملک روم اور شام کا ہی پہر منگایا خط آنحضرت کا اور پڑہا اوسکو ف ع اور تعظیم و تکریم کی اوسکی اور رہا لفہ کیا اوسکی
محافظت مین بعض کہتی ہین اوسی سبب باقی رہی سلطنت اوسکی کا اوسکی اولاد مین بخلاف کسری کی کہ اوسنی پہاڑ ڈالا اور ٹکڑی ٹکڑی کر ڈالا تہا آنحضرت کی خط
کو پس ٹکڑی ٹکڑی کیا اللہ نے ملک اوسکا اور متفرق کیا اوسکی اولاد کو اور نکالدیا اونکی ہاتہہ سی ملک اوسکا کہا سیف الدین نے کہ بہیجا مجکو بادشاہ مغرب
نے طرف بادشاہ فرنگ کی کسی کام کی لیے پس وہ کام کردیا اوسنے اور رکہا مجکو وہان ٹہرنی کی لیے پس انکار کیا یعنی پہر کہا کہ تحفہ دونگا مین تجکو اچہا تحفہ
پہر نکالا صندوق مین سے ایک تلوا سونی کا اور نکالا اوس مین سے ایک خط کہ اوڑ گئی تہی اکثر حرف اوسکی اور کہا کہ یہہ ہی خط تمہاری نبی کا کہ آیا تہا میری
دادا قیصر کی لیے میراث مین چلا آتا ہی یہہ ہماری اپنا کی لیے وصیت کی تہی ہمکو ہماری دادی نے کہ جب تک یہہ ہماری پاس رہیگا نہین جائیگا ملک ہم سے پس ہم بہت
محافظت کرتی ہین اسکی تاکہ ہمیشہ رہی ملک ہماری لیے ذکر کیا کمال الدین نے نقل کی یہہ بخاری نے مسلم نے اور گذر ہی بیان اوسکا حدیث باب الکتاب
الی الکفار مین ف ح اور صحیح بخاری مین آیا ہی کہ ہرقل نے روم کی سردارونکو اپنی مکان مین جمع کیا اور حکم کیا کہ اوسکی دروازی بند کردین اور
کہا ای گروہ اگر مطلب یاب ہونا چاہتے ہو تو ایمان لاؤ اس نبی آخر زمان پر پس اوچہلی اور بہاگی جیسی کہ گورخر اوچہلتی ہین اور بہاگتی ہین اور
ہرقل نے جب وحشت اور نفرت اونکی دیکہی تو کہا اپنی ہی حال پر رہو مین تمکو آزماتا تہا کہ اپنی دین مین کس قدر قوت اور استحکام رکہتی ہو پس سجدہ کیا اونہون
نے اوسکو اور راضی ہوی اوس سے اور تہا یہہ آخر کار ہرقل کا اور اختلاف کیا ہی ہرقل کی ایمان مین راجح یہہ ہی کہ وہ کفر ہی پر باقی رہا اور مسند
امام احمد مین آیا ہی کہ اوسنی لکہا تبوک سے آنحضرت کو کہ مین مسلمان ہون آنحضرت نے فرمایا کہ وہ جہوٹ کہتا ہی وہ اپنی نصرانیت ہی پر ہی اور ہرقل کی قصہ سے
معلوم ہوتا ہی کہ علم اور دانشمندی ہدایت پانی مین کافی نہین ہی جب تک کہ توفیق الہی رفیق نہو جیسا کہ حال یہود کا تہا سو عشق کاریست کہ موقوف ہدایت است

اور یہہ بھی معلوم ہوتا ہی کہ محبت دنیا اور جب ریاست مانع ہو حق کی بانی سی واللہ اعلم نسال اللہ العافیۃ **بَابٌ فِی الْمِعْرَاجِ** باب ہی بیچ بیان معراج کی **ف** ح عروج بمعنی اوپر چڑہنی کی ہی اور معراج آلہ چڑہنے کا یعنی سیڑہی گویا آنحضرت کی لیے ایک سیڑہی کہی تہی کہ اوسپر آسمان پر چڑہی اور ایک روایت میں بہی آیا ہی کہ جب آنحضرت سیڑہی پر چڑہی تو ایک سیڑہی اونکی لیے رکہی کہ اوسپر سی اوپر گئی اور وہ ایک سیڑہی ہی کہ ملائکہ اوسپر سی چڑہتی اور اوترتی ہیں اور اکثر علما اسپر ہیں کہ معراج ربیع الاول میں تہی بارہویں سال رسول ہونی سی اور بعضی کہتی ہیں کہ ستائیسویں رمضان کو ہوئی اور مشہور یہہ ہی کہ ستائیسویں رجب کو ہوئی تہی عمل اہل مدینہ کا رجب میں ہی کہ اونکی مواسم شریفہ سی ہی اسلیے ہی اور بعضی کہتی ہیں کہ سن پانچ یا چہہ میں تہی اور جاننا چاہیے کہ یہاں ایک اسرا ہی اور ایک معراج اسرا مسجد حرام سی کعبہ سے مسجد اقصی تک اور معراج مسجد اقصی سے آسمان تک اور اسرا ثابت ہی نص قرآن سی اور منکر اوسکا کافر ہی اور معراج ثابت ہی حدیثوں مشہورہ سی اور منکر اوسکا گمراہ اور بدعتی ہی اور مختلف آئین ہیں اقوال علما کی اس باب میں کہ معراج خواب میں تہی یا بیداری میں اور ایک بار تہی یا کئی بار کہ ایک بار جاگتی میں اور کئی بار سوتی میں اور جو کچہہ کہ سوتی میں تہی تو توطئہ اور تمہید اوسکی تہی کہ جاگتی میں ہوئی تا ایک طرح کی قوت اور انسیت ساتہہ اوس عالم کی حاصل ہو جیسی کہ بیچ رویا صادقہ کی کہ ابتدای نبوت میں ہوتا تہا یہہ نکتہ کہا ہی یا جاگتی میں تہی ساتہہ بدن کی بیت المقدس تک اور ساتہہ روح کی آسمان تک اور تحقیق یہہ ہی کہ ایکبار جاگتی میں ہوئی ساتہہ بدن شریف کی مسجد حرام سی مسجد اقصی تک اور وہاں سے آسمان تک اور آسمان سے وہاں تک کہ خدا نی چاہا نقل کیا ہی علمانی اخیر قصہ تلک جمع حدیثوں میں مذکور ہی اور یہی مذہب جمہور فقہا اور متکلمین اور صوفیہ کا اور دلالت کرتی ہیں اس پر حدیثیں صحیحہ اور اخبار صریحہ صحابہ سی نہایت کثرت سی اور در واقع میں اگر معراج خواب میں ہوتی تو باعث اس تمام فتنہ اور غوغا کی نہوتی اور نہ باعث ضلال اور ارتداد کی ہوتی اور اور معراج ساتہہ جسم کی آنحضرت کی خصوصیات سی ہی کہ کسیکو انبیا میں سوای آنحضرت کی نہیں ہوئی یہہ تشریف تکریم خاص حق سبحانہ تعالی کی طرف سی آنحضرت ہی کی لیے ہوئی اور سمجہنا اس معنی کا گرفتاران عقل کی حوصلہ سی باہر ہی یہاں ایمان لانا چاہیے اور کیفیت اوسکی علم الہی کی سپرد کرنی چاہیے اور حقیقت میں تمام اطوار نبوت کی اور وحی اور معجزی احاطہ عقل و قیاس سے باہر ہیں جو کوئی اوسکو تابع قیاس کے اور موقوف اوپر فہم اور عقل اپنی کی رکہی اور کہی کہ جب تک میری عقل میں نہ آوی نہیں مانی کا دین اور اعتقاد نہیں کریگا اوسکا وہ حصہ ایمان سی محروم ہوگا اولیا اللہ کو ایک مقام میں ہو تحکم کچہہ حقیقت اوسکی تہوڑی واضح ہوتی ہی اور پہلی پہنچنی کے اوس مقام کو طور ایمان کا ہی یعنی جو اللہ رسول فرماوین بیشک مان لیوی ہرگز چون و چرا نکرین کہ بلا میں اوسمین ہی نسال اللہ العافیۃ واللہ اعلم

**اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** فصل پہلی

**عَنْ** قَتَادَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ صَعْصَعَةَ اَنَّ نَبِیَّ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَهُمْ عَنْ لَیْلَةِ اُسْرِیَ بِهٖ قَالَ بَیْنَمَا اَنَا فِی الْحَطِیْمِ وَرُبَّمَا قَالَ فِی الْحِجْرِ مُضْطَجِعًا اِذْ اَتَانِیْ اٰتٍ فَشَقَّ مَا بَیْنَ هٰذِهٖ اِلٰی هٰذِهٖ یَعْنِیْ مِنْ ثُغْرَةِ نَحْرِهٖ اِلٰی شِعْرَتِهٖ فَاسْتَخْرَجَ قَلْبِیْ ثُمَّ اُتِیْتُ بِطَسْتٍ مِنْ ذَهَبٍ مَمْلُوْءٍ اِیْمَانًا فَغُسِلَ قَلْبِیْ ثُمَّ حُشِیَ ثُمَّ اُعِیْدَ وَفِیْ رِوَایَةٍ ثُمَّ غُسِلَ الْبَطْنُ بِمَاءِ زَمْزَمَ ثُمَّ مُلِئَ اِیْمَانًا وَحِكْمَةً ثُمَّ اُتِیْتُ بِدَابَّةٍ دُوْنَ الْبَغْلِ وَفَوْقَ الْحِمَارِ اَبْیَضَ یُقَالُ لَهُ الْبُرَاقُ یَضَعُ خَطْوَهٗ عِنْدَ اَقْصٰی طَرْفِهٖ فَحُمِلْتُ عَلَیْهِ فَانْطَلَقَ بِیْ جِبْرَئِیْلُ حَتّٰی اَتَی السَّمَاءَ الدُّنْیَا فَاسْتَفْتَحَ قِیْلَ مَنْ هٰذَا قَالَ جِبْرَئِیْلُ قِیْلَ وَمَنْ مَعَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ قِیْلَ وَقَدْ اُرْسِلَ اِلَیْهِ قَالَ نَعَمْ قِیْلَ مَرْحَبًا بِهٖ فَنِعْمَ الْمَجِیْءُ جَاءَ فَفُتِحَ فَلَمَّا خَلَصْتُ فَاِذَا فِیْهَا اٰدَمُ فَقَالَ هٰذَا اَبُوْكَ اٰدَمُ فَسَلِّمْ عَلَیْهِ فَسَلَّمْتُ عَلَیْهِ فَرَدَّ السَّلَامَ ثُمَّ قَالَ مَرْحَبًا بِالْاِبْنِ الصَّالِحِ وَالنَّبِیِّ الصَّالِحِ ثُمَّ صَعِدَ بِیْ حَتّٰی اَتَی السَّمَاءَ الثَّانِیَةَ فَاسْتَفْتَحَ قِیْلَ مَنْ هٰذَا قَالَ جِبْرَئِیْلُ قِیْلَ وَمَنْ مَعَكَ قَالَ مُحَمَّدٌ قِیْلَ وَقَدْ اُرْسِلَ اِلَیْهِ قَالَ نَعَمْ قِیْلَ مَرْحَبًا بِهٖ فَنِعْمَ الْمَجِیْءُ جَاءَ فَفُتِحَ فَلَمَّا خَلَصْتُ اِذَا یَحْیٰی وَعِیْسٰی وَهُمَا ابْنَا خَالَةٍ قَالَ هٰذَا یَحْیٰی وَهٰذَا عِیْسٰی فَسَلِّمْ عَلَیْهِمَا فَسَلَّمْتُ فَرَدَّا

ثم قال مرحبا بالاخ الصالح والنبي الصالح ثم صعد بي الى السماء الثالثة فاستفتح قيل من هذا قال
جبرئيل قيل ومن معك قال محمد قيل وقد ارسل اليه قال نعم قيل مرحبا به فنعم المجيء جاء ففتح فلما خلصت اذا
يوسف قال هذا يوسف فسلم عليه فسلمت عليه فرد ثم قال مرحبا بالاخ الصالح والنبي الصالح ثم صعد بي حتى
اتى السماء الرابعة فاستفتح قيل من هذا قال جبرئيل قيل ومن معك قال محمد قيل وقد ارسل اليه قال نعم قيل مرحبا
به فنعم المجيء جاء ففتح فلما خلصت فاذا ادريس فقال هذا ادريس فسلم عليه فسلمت عليه فرد ثم قال مرحبا بالاخ
الصالح والنبي الصالح ثم صعد بي حتى اتى السماء الخامسة فاستفتح قيل من هذا قال جبرئيل قيل ومن معك قال محمد قيل
وقد ارسل اليه قال نعم قيل مرحبا به فنعم المجيء جاء ففتح فلما خلصت فاذا هارون قال هذا هارون فسلم عليه
فسلمت عليه فرد ثم قال مرحبا بالاخ الصالح والنبي الصالح ثم صعد بي حتى اتى السماء السادسة فاستفتح قيل من هذا قال
جبرئيل قيل ومن معك قال محمد قيل وقد ارسل اليه قال نعم قيل مرحبا به فنعم المجيء جاء ففتح فلما خلصت
فاذا موسى قال هذا موسى فسلم عليه فسلمت عليه فرد ثم قال مرحبا بالاخ الصالح والنبي الصالح
فلما جاوزت بكى قيل له ما يبكيك قال ابكي لان غلاما بعث بعدي يدخل الجنة من امته اكثر ممن
يدخلها من امتي ثم صعد بي الى السماء السابعة فاستفتح قيل من هذا قال جبرئيل قيل ومن معك قال محمد
قيل وقد بعث اليه قال نعم قيل مرحبا به فنعم المجيء جاء فلما خلصت فاذا ابراهيم قال هذا ابوك ابراهيم
فسلم عليه فسلمت عليه فرد السلام ثم قال مرحبا بالابن الصالح والنبي الصالح ثم رفعت الى سدرة المنتهى فاذا
نبقها مثل قلال هجر واذا ورقها مثل اذان الفيلة قال هذه سدرة المنتهى فاذا اربعة انهار
نهران باطنان ونهران ظاهران قلت ما هذان يا جبرئيل قال اما الباطنان فنهران
في الجنة واما الظاهران فالنيل والفرات ثم رفع لي البيت المعمور ثم اتيت باناء
من خمر واناء من لبن واناء من عسل فاخذت اللبن فقال هي الفطرة انت عليها وامتك
ثم فرضت علي الصلوة خمسين صلوة كل يوم فرجعت فمررت على موسى فقال بما امرت
قلت امرت بخمسين صلوة كل يوم قال ان امتك لا تستطيع خمسين صلوة كل يوم واني والله قد
جربت الناس قبلك وعالجت بني اسرائيل اشد المعالجة فارجع الى ربك فسله التخفيف لامتك
فرجعت فوضع عني عشرا فرجعت الى موسى فقال مثله فرجعت فوضع عني عشرا فرجعت الى موسى فقال
مثله فرجعت فوضع عني عشرا فرجعت الى موسى فقال مثله فرجعت فوضع عني عشرا فامرت بعشر صلوات كل يوم
فرجعت الى موسى فقال مثله فرجعت فامرت بخمس صلوات كل يوم فرجعت الى موسى فقال بما امرت قلت امرت بخمس
صلوات كل يوم قال ان امتك لا تستطيع خمس صلوات كل يوم واني قد جربت الناس قبلك وعالجت بني اسرائيل اشد
المعالجة فارجع الى ربك فسله التخفيف لامتك قال سألت ربي حتى استحييت ولكني ارضى واسلم
قال فلما جاوزت نادى مناد امضيت فريضتي وخففت عن عبادي متفق عليه

روایت ہی قتادہ سی کہ نقل کی انس نی مالک سی اونہون نقل کی مالک بن صعصعہ سی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی حدیث کی اونکی یعنی صحابہ کو احوال اس رات کی
یعنی کہ لیجایا گیا آنحضرت کو اوس وقت کہ تہی آنحضرت بیچ حطیم کی اور بعض وقت کہا حجر مین ف ع حطیم کی زبر سی اور حجر کی زیر سی نام دو جگہون کا ہی صحن کعبہ مین چنانچہ
بیان اسکا کتاب الحج مین ہو چکا ہی کہ اس حال مین کہ مین لیٹا ہوا تہا کہ ناگہان آیا میری پاس آنیوالا یعنی فرشتہ پس چیرا اوس چیز کو کہ درمیان اسکی ہی
یہانتک کہا مالک نی کہ مراد رکہتی تہی حضرت اس اشارہ سی گڑہی حلق کی سی کہ جسکو کہتی ہین زیر ناف کی بالون تک پس نکالا دل میرا ف ع
یہہ شق کرنا سینہ مبارک کا غیر اوس شق کی ہی کہ ہوا صغر سن مین اسواسطی کہ وہ واسطی نکالنی مادہ ہوائی کی تہا حضرت کی دل سی اور یہہ واسطی داخل کرنی
کمال علم اور معرفت کی تہا قلب شریف مین پہر لایا گیا میری پاس ایک لگن سونی کا بہرا ہوا ایمان سی ف ح یہہ قبیلہ کنایہ از تمثیل کی ہی یا یہہ کہ ایمان
ایک صورت بنایا گیا جیسی کہ صورت پکڑینگی اعمال روز قیامت کی واسطی تولنی کی پس دہویا گیا دل میرا پہر بہرا گیا یعنی محبت رب سی یا علم و ایمان سی پہر
بہرا گیا دل یعنی اپنی جگہہ اصلی پر رکہا گیا اور ایک روایت مین یون ہی کہ پہر دہویا گیا پیٹ یعنی اندر کی چیزین مطلق یا جگہہ دل کی آب زمزم کی پانی سی پہر بہرا گیا
ایمان و حکمت سی پہر لایا گیا میری پاس ایک جانور نیچا خچر سی اور اونچا گدہی سی سفید رنگ کہا جاتا تہا اوسکو براق یعنی بسبب جلدی چلنی اوسکی کی مانند برق
یعنی بجلی کی اور بسبب روشنی رنگ اوسکی کی رکہتا تہا قدم اپنا نزدیک تمام ہونی نگاہ اپنی کی ف ع ح کہا بعضون نی صحیح یہہ ہی کہ وہ براق مقرر تہا
واسطی سواری سب انبیا کی اور بعضون نی کہا کہ ہر نبی کی لیی ایک براق ہی علیحدہ مناسب رتبہ اور مقام اوسکی کی جیسی کہ ہر ایک کی لیی ایک مسجد ہی آخرت مین موافق
مقام اوسکی کی اور بموجب اس قول کی معلوم ہوتا ہی کہ یہہ براق مخصوص آنحضرت کی لیی تہا اور کہا شیخ عبد الوہاب متقی نی کہ اوسکا براق اور مرکب رکہنا جانا
اور گہوڑا کہنا اچہا ہی جیسی کہ بعضی شعرا کی کلام مین واقع ہوا ہی اور بعضون نی دلیل پکڑی ہی ساتہہ اسکی اسپر کہ پہونچنا براق کا آسمان پر ساتہہ ایک قدم کی ہو
اسلیی کہ نظر اوسکی کہ زمین پر ہی آسمان پر پہونچتی ہی پہونچنا اوسکا آسمان پر ساتہہ قدمون مین ہوئی پس سوار کیا گیا مین اوسپر ف ح اس عبارت مین اشارہ
ہی اسپر کہ سوار ہونا آنحضرت کا براق پر محض اللہ کی ہی اور قدرت سی تہا اور ممکن ہی کہ کہا جاوی کہ سوار کرنی والی آنحضرت کی اوسپر جبرئیل تہی ساتہہ قوت بلیغہ
اپنی کی اور یہہ کہ یہہ بیشک اسلیی کہ جبرئیل واسطہ تہی پہونچنی فیض الہی کی اور اوتارنی وحی کی آنحضرت پر اور یہہ ایک طرح کی خدمت ہی کہ خادم بادشاہون کیا
کرتی ہین اور جبرئیل اس شب مین جاکر اور غاشیہ بردار آنحضرت کی تہی چنانچہ ایک روایت مین آیا ہی کہ جبرئیل نی رکاب آنحضرت کی پکڑی تہی اور میکائیل
باگ براق کی ہاتہہ سی تہامی ہوئی تہی بعدہ پہر لی گیا مجکو جبرئیل یہانتک کہ آیا نیچی کی آسمان پر ف ع ظاہر اس حدیث سی یہہ معلوم ہوا کہ آنحضرت
براق ہی پر ہی یہانتک کہ چڑہی آسمان پر اور تمسک کیا ہی ساتہہ اسکی اون لوگون نی کہ کہا معراج تہی ایک شب مین جیسا کہ تہا اسرا کی بیت المقدس تک
پس ہی ہی معراج بنا بر ظاہر اس روایت کی اخبار سی یہہ ہی کہ نہین تہی براق بلکہ چڑہی معراج پر کہ جسکو سیڑہی کہتی ہین چنانچہ واقع ہوا ہی صراحۃ ذکر اسکا لیکن
کہتا ہون مین کہ یہہ اختصار ہی راوی کا اور اجمال ہی اوسکی روایت کا کہ آنحضرت نی باندہا براق ساتہہ اوس حلقہ کی کہ باندہتی تہی اوس سی انبیا وہان مکرر ہی
یہہ کہ ہو چلنا حضرت کا براق پر بیت المقدس تک پہر چلنا اونکا آسمان تک معراج پر کہ وہ سیڑہی ہی واللہ اعلم پس گویا راوی نی طی کیا یعنی
مختصر کیا روایت کو پس طلب کیا جبرئیل نی آسمان کی دروازہ کہولنی کی کہا گیا یعنی آسمان کی دربانون نی پوچہا کہ کون ہی یہہ کہا جبرئیل نی
کہ مین جبرئیل ہون ف ع ح اس سی معلوم ہوا کہ آسمان مین دروازی ہین حقیقۃ اور نگاہ بان ہین اونپر اور کہتی ہین کہ وہ دروازی مقابل
بیت المقدس کی ہین اور اس سی ثابت ہوا اذن چاہنا اور یہہ ثابت ہوا کہ لائق ہی یہہ کہنا انا یعنی مثلا یعنی اسی پر اکتفا کری کہ مین ہون جیسی کہ متعارف
ہی اس لیی کہ اس سی منع آیا ہی بلکہ اپنا نام لی کہ مین فلانا ہون پہر کہا گیا اور کون ہی ساتہہ تیری کہا جبرئیل نی ساتہہ میری محمد ہین پہر کہا فرشتون نی یعنی بطریق استفہام
کی اور تحقیق کی کہ بہیجا گیا ہی طرف اونکی یعنی محمد کی کہ تمہاری ساتہہ آئی ہین بلائی ہوئی آئی ہین یا آپ سی کہا جبرئیل نی ہان بلائی ہوئی آئی ہین کہا فرشتون نی مرحبا محمد

کو یعنی لایا اللہ نبی کو جگہ قرار میں اور اچھا آنا آیا پس کھولا گیا دروازہ آسمان کا پس جبکہ پہونچا اور داخل ہوا میں آسمان میں پس ناگہان اس میں تھے آدم

پس کہا جبرئیل نے یہہ باپ یعنی دادا تیرے ہیں آدم پس سلام کر انکو فــــ ح لکہا ہی علمانی کہ حکم کیا جبرئیل نے آنحضرت کو سلام کی سبقت کرنیکا انبیا پر واسطے

تعلیم تواضع اور شفقت کی چونکہ آنحضرت ایک مرتبہ عالی کو پہونچی تھی کہ زیادہ اوس سے ممکن اور متصور نہیں لازم تہا کہ تواضع اور شفقت کریں اور یہ

بہی کہا ہی علمانی کہ آنحضرت بسبب گذرنیکی اونپر بیچ حکم کہڑی کی تہی اور انبیا اپنی مقام میں ثابت تہی حکم بیٹہنی کا رکہتی تہی اور کہڑا اسلام کرتا ہی بیٹھی پر

اگرچہ افضل ہو اوس سے ت پس سلام کیا یعنی آدم علیہ السلام پر پس جواب سلام کا دیا آدم نی پہر کہا مرحبا ساتہہ بیٹی نیک بخت کی اور پیغمبر صالح کی ف ع

تعریف کی آدم نی اور تمام انبیا نی کہ مذکور ہیں حدیث میں آنحضرت کی ساتہہ نیکبختی کی پس معلوم ہوا کہ نیکبختی مرتبہ عظیم اور ایک مقام بلند ہی اور شامل ہی

تمام خصلتوں خیر کو اسیلیے کہا گیا ہی کہ صالح وہ شخص ہے کہ قائم ہو ساتہہ اوس چیز کی کہ لازم ہوا وسپر قسم حقوق اللہ اور حقوق العباد سے اور پروردگار تعالی نے

نی بہی کتاب مجید میں وصف کیا ہی انبیا کو ساتہہ صلاح کی کہ فرمایا وکل من الصالحین و کلا جعلنا صالحین ت پہر اوپر لیگئی مجھکو جبرئیل یہان تک

کہ آئی دوسری آسمان پر پس طلب کی دروازہ کہولنے کی پس کہا گیا کون ہی کہا جبرئیل نے کہ جبرئیل ہون کہا گیا اور کون ہی ساتہہ تمہاری کہا محمد ہیں کہا گیا

تحقیق بہیجا گیا تہا کوئی طرف اونکی یعنی بولانیکی لیے کہا کہ ہان کہا گیا مرحبا اونکو پس اچہا آنا آیا پہر کہولا گیا دروازہ پس جبکہ پہونچا میں دوسری آسمان پر

ناگہان یحیی اور عیسی علیہما السلام کہڑی تہی اور وہ دونوں بیٹی خالا کی ہیں آپس میں یعنی عیسی کہ بیٹی مریم کی ہیں گہر زکریا والد یحیی علیہ السلام کی تہین

اور اسی سبب سے زکریا کفالت مریم کی کرتی تہی کہا جبرئیل نی کہ یہہ یحیی ہیں اور یہہ عیسی پس سلام کر انکو پس سلام کیا یعنی اونکو پس جواب دیا سلام کا دونون

یعنی اچہی طرح پہر کہا دونون نی مرحبا بہائی صالح کو اور نبی صالح کو پہر لی چڑہی مجھکو جبرئیل طرف تیسری آسمان کی پس کہلوایا دروازہ کہا گیا کون

یہہ کہا جبرئیل نی کہ میں جبرئیل ہون کہا گیا اور کون ہی ساتہہ تیری کہا محمد ہیں کہا گیا اور تحقیق بہیجا گیا تہا کوئی طرف اونکی کہا ہان کہا گیا مرحبا

اونکو پس اچہا آنا آیا پس کہولا گیا دروازہ پس جبکہ پہونچا میں یعنی تیسری آسمان میں ناگہان یوسف کہڑی تہی کہا جبرئیل نی کہ یہہ یوسف ہیں پس سلام

کر انکو پس سلام کیا یعنی اونکو پس جواب دیا پہر کہا مرحبا بہائی صالح کو اور نبی صالح کو پہر لی چڑہی مجھکو جبرئیل یہانتک کہ آئی چوتہی آسمان پر پس کہلوایا دروازہ

کہا گیا کون ہی یہہ کہا جبرئیل نی میں ہون کہا گیا اور کون ہے ساتہہ تیری کہا محمد کہا گیا اور تحقیق بہیجا گیا کوئی طرف اوسکی کہا ہان کہا گیا مرحبا اونکو

پس اچہا آنا آیا پس کہولا گیا دروازہ پہر جبکہ پہونچا میں یعنی اوس آسمان میں پس ناگہان ادریس تہے پس کہا جبرئیل نی یہہ ہیں ادریس پس سلام کر

انکو پس سلام کیا یعنی اونکو پس جواب دیا سلام کا پہر کہا مرحبا بہائی صالح کو اور نبی صالح کو ش ح اگرچہ ادریس آنحضرت کی دادا ہیں لیکن انبیا سب

بہائی آپس میں ہیں اور چونکہ باپ ہونا آدم اور ابراہیم علیہما السلام کا مشہور تہا اور روشن تر تہا اونہون نی ابن صالح کہا ت پہر لی چڑہی

مجھکو جبرئیل طرف پانچوین آسمان کی پس کہلوایا دروازہ کہا گیا کون ہی یہہ کہا جبرئیل نی میں ہون کہا گیا اور کون ہی ساتہہ تیری کہا محمد ہیں کہا گیا

اور تحقیق بہیجا گیا تہا کوئی طرف اونکی کہا ہان کہا گیا مرحبا اونکو پس اچہا آنا آیا پس کہولا گیا دروازہ پس جب پہونچا میں پس ناگہان ہارون

تہی کہا جبرئیل نی یہہ ہارون ہیں پس سلام کر انکو پس سلام کیا یعنی اونکو پس جواب دیا سلام کا پہر کہا مرحبا بہائی صالح اور نبی صالح کو پہر لی چڑہی

مجھکو یہانتک کہ آئی چہٹی آسمان پر پس کہلوایا دروازہ کہا گیا کون ہی یہہ کہا جبرئیل نی کہ میں جبرئیل ہون کہا گیا اور کون ہی ساتہہ تیری

کہا محمد ہیں کہا گیا اور تحقیق بہیجا گیا تہا طرف اونکی کوئی کہا ہان کہا گیا مرحبا اونکو پس اچہا آنا آیا پس جب پہونچا میں اوس آسمان میں پس ناگہان

موسی تہی کہا جبرئیل نی کہ یہہ موسی ہیں پس سلام کر انکو پس سلام کیا یعنی اونکو پس جواب دیا سلام کا پہر کہا مرحبا بہائی صالح اور نبی صالح کو پس جب بڑہا میں لگی کہ روتی

موسی کو کہا گیا واسطے اونکی کہ کس چیز نی رولایا تمکو کہا موسی نی ذکر رویا میں سو واسطے کہ ایک لڑکا جوان بہیجا گیا پیچہی میری کہ داخل ہونگی بہشت میں اوسکی امت سے

زیادہ اون لوگون سی کہ داخل ہونگی اوس مین میری امت سے ف ح ملا علی نی لکہا ہی کہ نہین تہا رونا موسی علیہ السلام کا بسبب حسد اونکی کی او فضیلت پیغمبر ہمارے کی اور اونکی امت کی اسلیئے کہ حسد برا ہی عوام مومنین سے اور نکالا ڈالا گیا ہی اون مین سی اس جہان مین پس کیونکر میسر ہوا اوس شخص سے کہ برگزیدہ کیا اوسکو خدا تعالی نی اور کلام کیا ساتہہ اوسکی اور دیا انکی باتین کہین اوس سے بلکہ رونا اس سبب سے تہا کہ فوت ہوا حضرت موسی سی اجر کہ مرتب ہوتی اوسپر درجات بسبب واقع ہونی کی اونکی امت سی مخالفت اور امر کی اور نہ بجالانا حکمو نکا کہ موجب نقصان اجر اونکی کا ہوا کہ اوس سے نقصان حضرت موسی کی ثواب کا لازم آیا اس لیئے کہ ہر پیغمبر کی لیئے ثواب اوس شخص کا ہوتا ہی کہ متابعت اوسکی کرتا ہی اور بعضون نے کہا کہ وہ روئی اپنی امت کی حال پر از راہ شفقت کی بسبب اسکے کہ اونہون نے فائدہ نہ اوٹہایا اونکی متابعت سی باوجود بڑی عمرونکی جیسی کہ فائدہ اوٹہایا اس امت مرحومہ نی اپنی پیغمبر کی متابعت سے باوجود چہوٹی عمرون کی اور نہ ہوئی کثرت اونکی اس امت کی کثرت کو چونکہ رکہی گئی ہی رحمت اور شفقت پیغمبرونکی دلون مین بہ نسبت اپنی امت کی زیادہ اور روئی لیس روئی موسی علیہ السلام از راہ رحم کرنیکی اپنی امت پر اوس ساعت مین کہ وقت زیادتی رحمت اور کرم کا تہا شاید کہ حق سبحانہ رحم کری اونپر بسبب برکت اس ساعت کی اور بعضون نے کہا کہ مقصود موسی کو خوش کرنا ہماری پیغمبر کی دل کا تہا اس سبب سے کہ تابع اونکی بہت ہین اور داخل ہونگی بہشت مین زیادہ بہ نسبت اون لوگون کی کہ داخل ہونگے اوس مین اور اتباعون مین سی اور کہنا موسی کا کہ ایک لڑکا بہیجا گیا بعد میری یہہ از راہ اونکی حقارت کی نہین بلکہ از راہ بڑا جاننی قدرت اور کرم پروردگار کی کہا کہ کیا اوسکی قدرت ہی کہ اس سن مین یہہ کچہہ انکو مرتبہ ملا ہی کہ اگلونکو باوجود بڑی عمرونکی وہ نہین ملا اور ممکن ہی کہ غلام کہنا اسلیئی ہو کہ تہی حضرت وقت گذرنیکی انبیا پر کم عمر بہ نسبت عمرون اونکی کی دنیا مین اور گذرنی زمانہ کی اونپر عالم برزخ مین پہر لی چڑہی مجکو جبرئیل طرف آسمان ساتوین کے پس کہلوایا جبرئیل نی دروازہ پس کہا گیا کون ہی یہہ کہا جبرئیل نی مین جبرئیل ہون کہا گیا اور کون ہی ساتہہ تیری کہا محمد ہین کہا گیا اور بہیجا گیا تہا کوئی طرف اونکی کہا ہان کہا گیا مرحبا اونکو پس اچہا آنا آیا پس جبکہ پہنچا مین اوس آسمان مین پس ناگہان ابراہیم تہی کہا جبرئیل علیہ السلام نی کہ یہہ باپ ہین تمہاری ابراہیم پس سلام کرو اونکو پس سلام کیا مینی اونکو پس جواب دیا سلام کا پہر کہا مرحبا بیٹی صالح کو اور نبی صالح کو ف ع کہا حافظ سیوطی نی کہ اشکال لازم آتا ہی انبیا کے دیکہنی پر آسمانون مین باوجود اسکی کہ بدن اونکی قبرون مین ہین اور جواب دیا گیا ہی اسکا یہہ کہ ارواح اونکی متشکل ہوتی ہین بدنون کی صورتون مین یا حاضر ہوئی تہی بدن اونکی حضرت کی ملاقات کی لیے اوس رات مین واسطی تعظیم اونکی کی اور اختلاف کیا گیا ہی کہ مخصوص ہونا ہر آسمان کا ساتہہ ہر نبی کی انبیا مذکورین مین سی کس سبب سے تہا اور حکمت کیا تہی اسمین اور مشہور تر یہہ ہی کہ یہہ بحسب تفاوت اونکی کی تہا درجات مین اور تفصیل اوسکی ابن ابی جمرہ نی یون لکہی ہی کہ خصوصیت آدم کی ساتہہ پہلی آسمان کی اس سبب سے تہی کہ وہ اول ہین سب انبیا مین اور اول باپ ہین سبکی پس مناسب ہوا ہونا اونکا پہلی آسمان پر اور عیسی کی خصوصیت ساتہہ دوسری آسمان کے اسلیئی ہوئی کہ بہ نسبت اور انبیا کی زمانہ اونکا بہت قریب ہے ہماری نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو زمانہ کو اور قریب اونکے یوسف تہی اس لیئے کہ امت آنحضرت کی داخل ہوگی جنت مین بصورت اونکی اور ادریس چوتہی آسمان مین تہے بسبب فرمانی اللہ تعالی کی ورفعناہ مکانا علیا اور چوتہا آسمان ساتون مین اوسط اور معتدل ہی اور ہارون پانچوین مین بسبب قریب ہونی کی بہائی اپنی کی تہی اور موسی اوپر اوس سے تہی بسبب فضیلت کلام کرنی اللہ تعالی کی اور ابراہیم اوپر اوسکے اس لیئے کہ وہ افضل انبیا کی ہین بعد نبی ہماری کی کہتا ہون مین کہ باقی رہا کلام بیچ مقدمہ تمام انبیا علیہم السلام کی کہ وہ کہان تہی پس شاید وہ بہی موجود ہون آسمانون مین مناسب مقام اپنی کی اور ذکر نہ کیا گیا ہر آسمان مین مگر ایک ایک مشہور انبیا اون مین سی اور اکتفا کیا ساتہہ ذکر اونکی کی باقی بزرگوار مین ف ح پہر اوٹہایا گیا مین طرف سدرۃ المنتہی کی ف ح کہ نام ایک درخت کا ہی ساتوین آسمان مین اور جڑ اوسکی ساتوین آسمان مین ہے اور سدرہ مین بیری کی درخت کو کہتی ہین اور منتہی اوسکو اس سبب سی کہتی ہین کہ علوم خلائق کی قسم ملائکہ وغیرہ سی اوسی تک پہونچتی ہین اور کوئی اوس سے گذر نہین سوای ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی سع چنان گرم در تیہ قربت براند کہ در سدرہ جبرئیل از وی باز ماندہ ست پس ناگہان بیر اوسکی مانند مٹکون ہجر

کی ہی اور ناگہان ہتی اوسکی ہاتہ کانون ہاتہیون کی ف ح لفظ فیلۃ کی زبر اور ری کی زیر سی جمع فیل کی ہی جیسی دیک جمع دیکہ کی اور یہہ تشبیہات بقدر
فہم عوام کی اور قیاس عقل کی ہی والا ثمرہ یا اونکا حد حصر سی باہر ہی ترجمہ کہا جبرئیل نی یہہ سدرۃ المنتہی ہی ف ح مقصود جبرئیل کو یا تو معلوم کرانا
اوس مقام کا تہا اور خوشخبری دینی آنحضرت کو ساتہہ پہونچنی کے اوس مقام مین کہ منتہی عقلون اور علمون خلائق کا ہی یا مقصود عذر کرنا تہا اپنی مفارقت کا
اور آنحضرت کی مصاحبت سے بیچارگی کانہ بگفتا فراتر مجال نماند + بماندم کہ نیروی بالم نماند + اگر یک سر موی برتر پرم + فروغ تجلی بسوزد پرم + [illegible]
وہان چار نہرین تہین دو نہرین چہپی ہوئی اور دو نہرین ظاہر کہا مین نی کیا ہین یہہ دونون طرح کی نہرین ظاہر اور باطن کی ای جبرئیل کہا جبرئیل نی [illegible]
دو نہرین چہپی ہوئی بہشت مین ہین ف ح طیبی نی کہا کہ ایک سلسبیل ہے اور دوسری کوثر اور باطن یعنی چہپی ہوئی اس سبب سے کہتی ہین کہ بہشت مین
جاری ہین اوس سے باہر نہین نکلین اور بعضی کہتی ہین کہ اس سبب سے باطن کہتی ہین کہ عقلین اوسکی صفت کی کنہ کو نہین پہونچتین ت اور اسی پر دو نہرین
ظاہر پس نیل اور فرات ف ح ظاہر یہہ ہی کہ مراد نیل مصر اور فرات کوفہ ہی اور بحکم حدیث کی وہ سدرہ کی جڑ سی نکلتی ہین اور زمین پر پہنچتی ہین اور
روان ہوتی ہین اوس مین اور بعضون نی کہا کہ یہہ قبیل تشبیہ کی سی ہی کہ پانی انکا لطافت اور شیرینی اور منافع مین مشابہ بہشت کی پانیکی ہی یا قبیل
موافق اسماکی سی ہی یعنی جیسی یہان ان دونون نہرونکا نام نیل و فرات ہی ایسی ہی بہشت مین بہی دو نہرین ہین کہ نام انکا نیل و فرات ہی واللہ اعلم
ت پہر دکہایا گیا میری لیی بیت المعمور کہ ف ح وہ ایک خانہ خدا ہی ساتوین آسمان مین محاذی خانہ کعبہ کی کہ اگر فرض کیا جاوے گرنا اوسکا تو مین
پر تو سیدہا خانہ کعبہ ہی پر آنکر پڑی اور ذکر اوسکا اگلی حدیث مین آتا ہی ترجمہ پہر لایا گیا میری پاس ایک باسن شراب کا اور ایک باسن دودہ کا اور
ایک باسن شہد کا یعنی تاکہ اختیار کرون مین جسکو کہ چاہون اوس مین سی پس لیا مین نی دودہ پس کہا جبرئیل نی کہ دودہ فطرت ہی ف ح یعنی دین اسلام کہ
مخلوق ہین لوگ اوسپر کہا علما نی کہ دودہ اوس عالم مین مثال دین اور علم کی ہی یہانتک کے اگر کوئی خواب مین دیکہی دودہ پیتا ہون تو تعبیر اوسکی یہہ
ہوی کہ دین اور علم سی منتفع اور محظوظ ہویگا بمناسبت اسکی کہ غذا آدمی کی ابتدا مین وہی ہی اور بسبب اچہی صفتون اور لطافت اور شیرینی اور
گوارا ہونی اوسکی کی ت تو ہوگا اوس فطرۃ پر اور امت تیری ف ع اور اسی پر شراب پس ام الخبائث اور اصل شر اور فساد کی ہی اور او رحدیث
مین آیا ہی کہ کہا جبرئیل نی کہ اگر تو شراب پیتا تو فساد ہوتا تیری امت مین اگرچہ شراب اوس زمانہ مین مباح تہی خصوصا شراب جنت لیکن تعبیر اوسکی
اس جہان مین یہی تہی اور شہد اگرچہ شیرین اور شفا دینی والا ہی لیکن لطافت دودہ کی اور گوارا ہونا اوسکا زیادہ اوس سے ہی اور حدیث آیندہ مین
ذکر شہد کا نہین ہے یہی دو ظرف شراب اور دودہ کی مذکور ہین اور اس حدیث سی معلوم ہوتا ہی کہ لانا ان تینون ظرفونکا آسمان پر تہا اور حدیث آیندہ مین
آیا ہی کہ وقت آنی کی مسجد اقصی مین تہا اور ظاہر یہہ ہی کہ ہر دو مقام مین ہو بیت المقدس مین باسن شراب اور دودہ کی اور اوپر آسمان کی باسن شراب اور
دودہ اور شہد کی لائی ہون واللہ اعلم ت پہر فرض کی گئی مجہپر نماز یعنی پچاس نمازین ہر دن اور رات مین پس پہرا مین درگاہ رب سے پس گذرا مین
موسی علیہ السلام پر ف ع یعنی بعد گذرنی کی ابراہیم علیہ السلام پر روایت کیا ہی ترمذی نی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ ملا مین ابراہیم سے
شب معراج مین پس کہا ای محمد کہنا تو اپنی امت کو میری طرف سی سلام اور خبر دینا تو اونکو کہ جنت اچہی میٹہی اور شیرین پانی کی ہی اور وہ چٹیل
میدان ہی اور درخت بونی اوسکی سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر کا ہی ت پس کہا موسی نی ساتہہ کسی عبادت کی حکم کیا گیا تو کہا کہ حکم
کیا گیا مین ساتہہ پچاس نمازون کی ہر دن مین یعنی اور رات مین کہا موسی نی کہ تحقیق امت تیری نہین ادا کر سکی گی پچاس نمازین یعنی عادۃ یا سہو لہ
بسبب ضعف یا کسل کی قسم اللہ کی آزمایا ہی مینی لوگون کو پہلی تمہاری اور دریافت کیا ہی کہ اوٹہانا مشقت اور تکلیف کا سخت ہی انکی طبیعتون
پر اور علاج کیا ہی مینی بنی اسرائیل کا سخت ترین علاج یعنی اور اصلاح پذیر نہوی باوجودیکہ وہ قوی تہی بہ نسبت تمہاری امت کے

پس تمہاری امت کیونکر ادا کرسکی گی اتنی نمازین پس پہر جاؤ تم طرف پروردگار اپنی کی اور درخواست کرو پروردگار سی تخفیف اور آسانی کی واسطی امت
اپنی کی پس پہر گیا مین یعنی اپنی رب کی طرف دوبارہ پس بعد توقف اور کم کین مجہسی دس نمازین اور چالیس ہین پس پہر آیا مین طرف موسیٰ کی پس کہا موسیٰ
نی مانند اوس کلام کی کہ کہا تہا پہلی بار کہ تیری امت نہین ادا کرسکی گی چالیس یہ نمازین اور مین آزما چکا ہون لوگون کو پس پہر جا اور تخفیف چاہ پس پہر
گیا مین درگاہ رب مین پس کم کین مجہسی اور دس نمازین اور تیس ہین پس آیا مین نزدیک موسیٰ کی پس کہا مانند اسکی کہ کہا تہا پس پہر گیا مین پس کم
کین مجہسی دس نمازین اور بیس ہین پس آیا مین موسیٰ کی پاس پس کہا مثل پہلی کلام کی پس پہر گیا مین پس حکم کیا گیا مین ساتہہ دس نمازونکی ہر روز پس آیا مین موسیٰ
کی پاس پس کہا مانند اوسی کلام کی پس پہر گیا مین پس حکم کیا گیا مین ساتہہ پانچ نمازون کی ہر روز کہا موسیٰ نی کہ بلاشبہہ امت تیری یعنی اکثر
اونکی نہین طاقت رکہین گی پانچ نمازون کی یعنی اوسکی مداومت اور مواظبت اور محافظت کی ہر روز اور تحقیق مین آزمایا ہی لوگونکو پہلی تجہسے
اور علاج کیا مین نبی اسرائیل کا سخت ترین علاج یعنی اور اس سے کم بہی نہ ادا کرسکی پس پہر جاؤ اپنی پروردگار کی طرف اور سوال کرو اوس سے
تخفیف کا اپنی امت کی لیے ف ع کہا خطابی نی کہ بار بار جو حضرت موسیٰ نی آنحضرت کو اللہ تعالی کی پاس بہیجا اور آنحضرت نی تخفیف چاہی تو
معلوم کرلیا تہا انہون نی کہ پہلا حکم واجب قطعی نہین ہی والا کاہی کو یہہ تکرار کرتی پس عادۃ یہہ ہوتا یہ بار بار عرض کرنی کا دلیل ہی اسپر کہ پہلا حکم غیر واجب تہا
قطعًا اسلیے کہ جو چیز واجب ہوتی ہی قطعًا نہین قبول کرتی تخفیف کو ذکرہ الطیبی اور مین کہتا ہون کہ جو چیز واجب نہین ہوتی اوس مین تخفیف چاہنی کی کیا
حاجت ہی پس صحیح یہہ ہی کہ جو بعضون نی کہا ہی کہ اللہ تعالی نی پہلی پچاس نمازین فرض کی تہین پہر رحم کیا اپنی بندون پر اور نسخ کیا اونکو ساتہہ پانچ کے
جیسی اور بعضی احکام منسوخ ہوتی ہین ت کہا آنحضرت نی کہ سوال کیا مین اپنی رب سے یعنی تخفیف کا یہان تک کہ شرمندہ ہوا مین یعنی کثرت سوال سے
اسلیے نہین جاسکتا مین طلب تخفیف کی لیے اگرچہ ظن ہو امت کی نہ محافظت کرسکنے کا ولیکن مین راضی ہوتا ہون یعنی حکم رب پر اور تسلیم کرتا ہون مین امر الٰہی کو
یا سونپتا ہون مین کار اپنا اور کار امت کا اللہ تعالی کو فرمایا آنحضرت نی پہر جس وقت کہ گذرا مین اوس مقام سی آواز دی آواز دینی والی نی یعنی اللہ تعالی کی طرف سے
کہ مقرر اور جاری کیا مین فرض اپنا یعنی اول اور تخفیف کی مین اپنی بندون سی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی یعنی دوسری بار تمام اوسکا آگی آتا ہی وعن
ثَابِتٍ الْبُنَانِیِّ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اُتِیْتُ بِالْبُرَاقِ وَھُوَ دَابَّۃٌ اَبْیَضُ طَوِیْلٌ فَوْقَ الْحِمَارِ وَدُوْنَ
الْبَغْلِ یَقَعُ حَافِرُہٗ عِنْدَ مُنْتَھٰی طَرْفِہٖ فَرَکِبْتُہٗ حَتّٰی اَتَیْتُ بَیْتَ الْمَقْدِسِ فَرَبَطْتُہٗ بِالْحَلْقَۃِ الَّتِیْ تَرْبِطُ بِھَا
الْاَنْبِیَاءُ قَالَ ثُمَّ دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ فَصَلَّیْتُ فِیْہِ رَکْعَتَیْنِ ثُمَّ خَرَجْتُ فَجَاءَنِیْ جِبْرِیْلُ بِاِنَاءٍ مِنْ خَمْرٍ وَاِنَاءٍ مِنْ لَبَنٍ
فَاخْتَرْتُ اللَّبَنَ فَقَالَ جِبْرِیْلُ اخْتَرْتَ الْفِطْرَۃَ ثُمَّ عَرَجَ بِنَا اِلَی السَّمَاءِ وَسَاقَ مِثْلَ مَعْنَاہُ قَالَ فَاِذَا اَنَا بِاٰدَمَ فَرَحَّبَ
بِیْ وَدَعَا لِیْ بِخَیْرٍ وَقَالَ فِی السَّمَاءِ الثَّالِثَۃِ فَاِذَا اَنَا بِیُوْسُفَ اِذَا ھُوَ قَدْ اُعْطِیَ شَطْرَ الْحُسْنِ فَرَحَّبَ بِیْ وَدَعَا لِیْ بِخَیْرٍ وَلَمْ یَذْکُرْ
بُکَاءَ مُوْسٰی وَقَالَ فِی السَّمَاءِ السَّابِعَۃِ فَاِذَا اَنَا بِاِبْرٰھِیْمَ مُسْنِدًا ظَھْرَہٗ اِلَی الْبَیْتِ الْمَعْمُوْرِ وَاِذَا ھُوَ یَدْخُلُہٗ کُلَّ یَوْمٍ سَبْعُوْنَ اَلْفَ
مَلَکٍ لَا یَعُوْدُوْنَ اِلَیْہِ ثُمَّ ذَھَبَ بِیْ اِلَی السِّدْرَۃِ الْمُنْتَھٰی فَاِذَا وَرَقُھَا کَاٰذَانِ الْفِیَلَۃِ وَاِذَا ثَمَرُھَا کَالْقِلَالِ فَلَمَّا غَشِیَھَا مِنْ
اَمْرِ اللّٰہِ مَا غَشِیَ تَغَیَّرَتْ فَمَا اَحَدٌ مِنْ خَلْقِ اللّٰہِ یَسْتَطِیْعُ اَنْ یَنْعَتَھَا مِنْ حُسْنِھَا وَاَوْحٰی اِلَیَّ مَا اَوْحٰی فَفَرَضَ عَلَیَّ خَمْسِیْنَ
صَلٰوۃً فِیْ کُلِّ یَوْمٍ وَلَیْلَۃٍ فَنَزَلْتُ اِلٰی مُوْسٰی فَقَالَ مَا فَرَضَ رَبُّکَ عَلٰی اُمَّتِکَ قُلْتُ خَمْسِیْنَ صَلٰوۃً فِیْ کُلِّ یَوْمٍ وَلَیْلَۃٍ قَالَ ارْجِعْ
اِلٰی رَبِّکَ فَسَلْہُ التَّخْفِیْفَ فَاِنَّ اُمَّتَکَ لَا تُطِیْقُ ذٰلِکَ فَاِنِّیْ بَلَوْتُ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ وَخَبَرْتُھُمْ قَالَ فَرَجَعْتُ اِلٰی رَبِّیْ فَقُلْتُ
یَا رَبِّ خَفِّفْ عَلٰی اُمَّتِیْ فَحَطَّ عَنِّیْ خَمْسًا فَرَجَعْتُ اِلٰی مُوْسٰی فَقُلْتُ حَطَّ عَنِّیْ خَمْسًا قَالَ اِنَّ اُمَّتَکَ لَا تُطِیْقُ ذٰلِکَ فَارْجِعْ

خوبتر و زیادہ اور خوش آواز زیادہ سب سے پس حدیث معراج کی مخصوص ہے ساتھ غیر آنحضرتؐ کی جیسی کہ بعضون نے کہا ہی کہ کلام کہ نہیں لاحرم منہا
مین داخل نہین ہوتا اور شیخ ابن حجر مکی نی شرح شمائل مین کہا ہی کہ تمام ایمان مین ہی آنحضرتؐ پر یہہ ہی کہ اعتقاد کرین کہ جمع نہین ہوا بیچ ظاہر
صورت کسی آدمی کی حسن و لطافت اسقدر کہ جمع ہوا آنحضرتؐ مین جیسی کہ بیچ باطن سیرت کسی کی جمع نہین ہوا افضل اور کمال اسقدر کہ جمع ہوا
آنحضرتؐ مین اسلیے کہ ظاہر عنوان باطن کا ہی اور مدار رضا الله ہیچ وصف آنحضرتؐ کی یہہ ہی کہ جو کچھ سوای مرتبہ الوہیت کی ہی قسم فضل و کمال سے
سب حضرتؐ کی لیے ثابت ہی اور کوئی آدمی کامل تر اونسی اور برابر اونکی نہین ہے رباعی کسی حسن و بلاغت بیار مانرسد + تر ادرین سخن انکار کار مانرسد
ہزار سکہ ببازار کائنات زنند + یکی بخوبی صاحب عیار مانرسد + صلی الله علیہ وآلہ مقدار حسنہ وجمالہ وفضلہ وکمالہ ت اور نہین ذکر کیا یعنی ثابت نہی اسی
اس حدیث مین رونا موسی علیہ السلام کا یعنی جیسی کہ پہلی حدیث مین گذرا اور کہا ساتوین آسمان مین یعنی زیادہ بہ نسبت حدیث سابق کی پس ناگہان
دیکہا مینی ابراہیم کو اس حال مین کہ لگائی ہوی ہین پشت اپنی طرف بیت المعمور کی اور ناگہان بیت المعمور مین داخل ہوتی ہین ہر روز ستر ہزار فرشتی نہین
داخل ہوتی وہ پہر دوسری بار اوس مین یعنی ہر روز ستر ہزار اور ہی فرشتی آتی ہین پہلون کی نوبت پہر نہین پہونچتی بسبب کثرت اونکی کی پہر لیگئی مجکو طرف
سدرة المنتہی کے پس ناگہان پتی اوسکی مانند کانون ہاتہیون کی تہی اور ناگہان پہل اوسکی مانند مٹکون کی ہین جب کہ ڈہانک لیا سدرہ کو حکم خدا سی او سچیز نی
کہ ڈہانکا ف ع بعضون نی کہا فرشتون کی بازو دن کی انوار نی ڈہانکا اور بعضون نے کہا سونیکی ٹڈیون نی یا اور رنگ برنگ کی چیزون نی کہ معلوم نہین
کیا تہین اور ظاہر تر یہہ ہی ت متغیر ہوا سدرہ یعنی اپنی حالت پہلی سی طرف مرتبہ عالی کی پس نہین کوئی الله کی مخلوقات مین سے بیان کر سکتا وصف اوسکا
بسبب کمال خوبی اوسکی کے اور وحی بہیجی طرف میری حق سبحانہ تعالی نی جو کچھ بہیجی ف ح سوا خدا اور رسول کی کوئی نہین جانتا اور بہت اچہی
اور احتیاط کی بات یہی ہی کہ اسکو مبہم اور مجمل ہی رکہین درپی اوسکی بیان اور تفسیر کی نہون ت پس فرض کی گئین مجہپر پچاس نمازین ہر دن اور
رات مین معراج تر امین بلندی وبس مقام سی اور پہونچا طرف موسیٰ کی اوس آسمان مین کہ وہ تہی پس کہا موسیٰ نی کہ کیا فرض کیا تیری پروردگار نی تیری امت پر
کہا مینی کہ فرض کین مجہپر پچاس نمازین ف ع اور زیادہ کیا ایک نسخہ صحیح مین فی کل یوم ولیلۃ ت کہا موسیٰ نی کہ پہر جا طرف پروردگار اپنی کی
اور سوال کر اوس سے تخفیف کا اسلیے کہ تیری امت نہین طاقت رکہی گی پس تحقیق مینی آزمایا ہی بنی اسرائیل کو اور امتحان کیا ہی اونکا فرمایا حضرتؐ نی
پہر گیا مین طرف پروردگار اپنی کی اور عرض کیا مینی کہ ای پروردگار میری تخفیف کر میری امت پر پس کم کین میری جہت سے اور بسبب میری پہر امت
پر کی پانچ نمازین ف ع اور شاید کہ تقدیر یہہ ہی خمسا فخمسا یعنی پانچ کم کین پہر پانچ پس موافق ہوگی روایت عشر کی اور ظاہر تر یہہ ہی کہ روایت
عشر کی اختصار ہی روایت خمس سی اور مؤید ہی اسکو قول حضرتؐ کا ت پس پہرا مین طرف موسیٰ کی اور کہا مینی کہ کم کین مجہسی پانچ نمازین کہا موسیٰ
نی کہ تحقیق امت تیری نہین طاقت رکہی گی اسکی یعنی مقدار باقی کی ہی پس پہر جا طرف رب اپنی کی اور سوال کر اوس سے تخفیف کا فرمایا حضرتؐ نی
پس ہمیشہ آمد و رفت کی مینی درمیان رب اپنی کی اور درمیان موسیٰ کی یعنی اور پہر بار پانچ پانچ نمازین کم ہوتی تہین اور آخر کو پانچ مقرر ہوئین یہانتک
کہ فرمایا الله تعالی نی ای محمد تحقیق یہہ نمازین پانچ نمازین ہین یعنی فرض ہر دن اور رات مین واسطی ہر نماز کی ثواب دس نمازون کا ہی یعنی حکما
اور اعتبارا پس اس حساب سی یہہ حکم پچاس نماز کا رکہتی ہین جسنی قصد کیا نیکی کا پہر نہ کیا اوسکو یعنی بسبب مانع شرعی کی یا عذر عرفی کی لکہی جاتی ہی
اوسکی لیے نیکی کہ قصد اوسکا کیا تہا ایک نیکی یعنی ثواب ایک نیکی کا پس اگر کی وہ نیکی یعنی بعد اوسکی قصد کرنی کی لکہی جاتی ہی وہ نیکی اوسکی لیے دس چند
ف ع ح یعنی ثواب دس نیکیون کا بسبب ملانی قصد قلب کی طرف مباشرت عمل قلب کی جیسے کہ فرمایا الله تعالی نی من جاء بالحسنة فله عشر امثالها اور یہہ ادنی
درجہ ہی تضاعف کا بیچ غیر حرم کی اور اور حدیثون مین آیا ہی کہ دس سے ہی مضاعف کرتی ہین سات سو تک بلکہ زیادہ اوس سے مقدار صدق

واخلاص کی ف اور جس نے قصد کیا برائی کا یعنی اور ارادہ مصمم اوسکی کرنیکا کیا نہین پہر نہ کیا اوسکو یعنی پس ترک کیا اوسکو بغیر باعث سکے یا سبب لحاظ
سی بخلاف اسکی کہ ترک کیا اوسکو اللہ کی لیے نہین لکہی جائیگی اوسکی لیے یہہ برائی مذکورہ کچہہ ف ع لیکن اگر ترک کیا اوسکو اس حال مین کہ عزم
کیا تہا اوسکی کرنیکا تو وہ دو حال سی خالی نہین اگر ترک کیا تہا اوسکو اللہ تعالی کی لیے تو شک نہین ہی اس مین کہ لکہی جائیگی اوسکی لیے ایک نیکی اور
اگر ترک کیا تہا اوسکو کسی غرض فاسد کی لیے تو لکہی جائیگی اوسکی لیے ایک برائی کما ذکرہ حجۃ الاسلام فی الاحیاء اور تصریح کی ہی ساتہہ اسکی بہت سے
علمانی ف پس اگر کی وہ برائی تو لکہی جائیگی وہ برائی اوسکی لیے ایک برائی ف ع اسلیے کہ برائی نہین مضاعف ہوتی بسبب کمینگی کی جیسی کہ
فرمایا اللہ تعالی نی من جاء بالسیئۃ فلا یجزی الا مثلہا وہم لا یظلمون اس مین اشارہ ہی اسکی طرف کہ یہہ عدل ہی جیسی کہ مضاعفہ ہونا فضل تہا ف
فرمایا حضرت نی پس اوترا مین اوس مقام عالی سی یہان تک کہ پہونچا مین طرف موسیٰ کی پس خبر دی مینی اونکو یعنی اس ماجری کی پس کہا موسیٰ نی پہر جا
اپنی پروردگار کی طرف پس سوال کر اوس سے تخفیف کا یعنی تا پانچ سی بہی کم کری پس فرمایا آنحضرتؐ نی کہ کہا مینی تحقیق رجوع کی مینی طرف پروردگار
اپنی کی کتنی ہی بار یہان تک کہ حیا کی مینی اوس سے نقل کی یہہ مسلم نی **وعن** ابن شهاب عن انس قال کان ابو ذر یحدث ان
رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم قال فرج عن سقف بیتی وانا بمکۃ فنزل جبریل ففرج صدری ثم غسله بماء
زمزم ثم جاء بطست من ذهب ممتلئ حکمۃ وایمانا فافرغه فی صدری ثم اطبقه ثم اخذ بیدی فعرج
بی الی السماء فلما جئت الی السماء الدنیا قال جبریل لخازن السماء افتح قال من هذا قال هذا جبریل قال هل
معك احد قال نعم معی محمد صلی اللہ علیه وسلم فقال ارسل الیه قال نعم فلما فتح علونا السماء الدنیا اذا رجل
قاعد علی یمینه اسودۃ وعلی یساره اسودۃ اذا نظر قبل یمینه ضحك واذا نظر قبل شماله بكی فقال مرحبا بالنبی الصالح
والابن الصالح قلت لجبریل من هذا قال هذا ادم وهذه الاسودۃ عن یمینه وعن شماله نسم بنیه فاهل الیمین منهم اهل
الجنۃ والاسودۃ التی عن شماله اهل النار فاذا نظر عن یمینه ضحك واذا نظر قبل شماله بكی حتی عرج بی الی السماء
الثانیۃ فقال لخازنها افتح فقال له خازنها مثل ما قال الاول قال انس فذکر انه وجد فی السموات ادم وادریس وموسی
وعیسی وابراهیم ولم یثبت کیف منازلهم غیر انه ذکر وجد ادم فی السماء الدنیا وابراهیم فی السماء السادسۃ قال ابن
شهاب فاخبرنی ابن حزم ان ابن عباس وابا حبۃ الانصاری کانا یقولان قال النبی صلی اللہ علیه وسلم ثم عرج
بی حتی ظهرت لمستوی اسمع فیه صریف الاقلام وقال ابن حزم وانس قال النبی صلی اللہ علیه وسلم ففرض اللہ علی
امتی خمسین صلوۃ فرجعت بذلك حتی مررت علی موسی فقال ما فرض اللہ لك علی امتك قلت فرض خمسین صلوۃ
قال فارجع الی ربك فان امتك لا تطیق فراجعنی فوضع شطرها فرجعت الی موسی فقلت وضع شطرها فقال
راجع ربك فان امتك لا تطیق ذلك فرجعت فوضع شطرها فرجعت الیه فقال ارجع الی ربك فان امتك لا تطیق ذلك فراجعته
فقال هی خمس وهی خمسون لا یبدل القول لدی فرجعت الی موسی فقال راجع ربك فقلت استحییت من
ربی ثم انطلق بی حتی انتهی بی الی سدرۃ المنتهی وغشیها الوان لا ادری ما هی ثم ادخلت
الجنۃ فاذا فیها جنابذ اللؤلؤ واذا ترابها المسك متفق علیه اور روایت ہی ابن شہاب یعنی زہری
کہ نقل کی انس سی کہا انہی ابو ذر حدیث کہتی تہی یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ کہولی گئی مجہہ سے چہت میری گہر کی اور مین تہا مکہ مین

مین تہا **ف** ع ح لفظ فرج صیغہ مجہول ہی تخفیف اور تشدید سی بہی کہا ہی فرج اور تفریج سی یعنی شق اور کشف کی یعنی اوالہ کی گئی اور وہ جگہ بیچ تعیین مکان اسرا کی مختلف آئی ہین بعضی مین حطیم اور بعضی مین حجر جیسکی پہلی حدیث فصل کی مین گذرا اور بعضی مین شعب ابی طالب اور بعضی مین بیت ام ہانی اور پہلی مشہور تر ہی اور جمع ان اقوال مین جیسی کہ فتح الباری مین کہا ہی یہہ ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ام ہانی کی گہر مین سوتی تہی اور اوسکو اپنا بیت فرمایا باعتبار شب باشی اور سکونت کرنیکی اوسمین اور وہ شعب ابی طالب مین ہی پس فرشتہ آیا اور چہت اونکی گہرکی پہاڑ کر حضرت کو کعبہ کی پاس لایا اور حضرت لیٹ رہی اسیحال مین کہ اثر نیند کا کچہہ باقی تہا پہر نکالا آپ کو حطیم سی طرف دروازہ مسجد کی اور آپ کو براق پر سوار کر کر مسجد اقصی کو لیگیا **پس** ہم تہی جبرئیل اور کہولا سینہ میرا پہر دہویا اوسکو آب زمزم سی پہر لائی جبرئیل ایک لگن سونی کا بہرا ہوا حکمت و ایمان سی اور ڈالا جو کچہہ کہ لگن مین تہا میری سینہ مین پہر ڈہانک دیا میری سینہ کو یعنی ملا دیا شق کو **ف** ح اسکی شرح پہلی فصل مین گذر چکی ہی و لیکن ظاہر یہان یہہ تہا کہ ہوتا قلب مبارک کا سونی کی لگن مین تہا بعد ازان پر کیا گیا علم و ایمان سی اور یہان ظاہر ہوتا ہی کہ پہلی دہو چکی تہی آب زمزم سی بعد اوسکی لائی لگن بہرا ہوا حکمت و ایمان سی اور ڈالا گیا سینہ مبارک مین فقال **پس** پکڑا جبرئیل نی ہاتہہ میرا اور لی چڑہی مجکو طرف آسمان کی **ف** ح یہان ذکر سواری براق کا اور جانیکا مسجد اقصی مین نہین ہی اسی سبب سی گئی ہین بعضی اسطرف کہ معراج بیچ غیر شب اسرا کی تہی اور سواری براق کی اسرا مین تہی واللہ اعلم **پس** جبکہ پہونچا مین طرف آسمان نیچی کی کہا جبرئیل نی واسطی داروغہ آسمان کی کہ کہول یعنی دروازہ آسمان کا کہا اوسنی کون ہی یہہ کہا یہہ جبرئیل ہی کہا داروغہ نی کہ کیا ہی ساتہہ تیری کوئی کہا جبرئیل نی کہ ہان میری ساتہہ محمد ہین صلی اللہ علیہ وسلم پس کہا اوسنی کہ کیا بہیجا گیا تہا کوئی اونکی طرف یعنی بلانی کو لیئی کہا جبرئیل نی کہ ہان پس جبکہ کہولا دروازہ چڑہی ہم اوس آسمان پر ناگہان ایک شخص بیٹہی ہوئی تہی کہ اونکی داہنی طرف کئی ایک شخص تہی یعنی اونکی اولاد مین سی اور بائین طرف اونکی تہی ایک شخص سی جسوقت کہ دیکہتی تہی داہنی طرف اپنی ہنستی تہی یعنی اسلیئی کہ دیکہتی وہ چیز کہ باعث خوشی کی تہی یعنی جنتی ہونی اونکا اور جسوقت کہ دیکہتی بائین طرف اپنی روتی یعنی بسبب دوزخی ہونی اونکی کی پس کہا یعنی بعد سلام اور رد سلام کی مرحبا نبی صالح کو اور بیٹی صالح کو کہا مینی جبرئیل کو کہ کون ہی یہہ کہا جبرئیل نی کہ یہہ آدم ہین اور یہہ اشخاص داہنی انکی اور بائین انکی ارواح ہین انکی اولاد کی پس داہنی طرف والی ان مین سی بہشتی ہین اور یہہ ارواح کہ بائین طرف انکی ہین دوزخی ہین پس جب دیکہتی ہین داہنی طرف اپنی ہنستی ہین اور جب دیکہتی ہین بائین طرف اپنی روتی ہین **ف** ع کہا قاضی نی آیا ہی کہ ارواح مومنین کی سجین مین ہین اور ارواح ابرار کی چین کرتی ہین علیین مین پس کیونکر جمع کی گئین آسمان مین اور جواب اسکا یون دیا گیا ہی احتمال رکہتا ہی کہ ارواح پیش کیجاتی ہون آدم پر بعض اوقات مین پس جسوقت آنحضرت گذری ہون وہ وقت پیش ہونی ارواحون کا ہوا اور احتمال ہی کہ ارواح دیکہی گئی وہ ہون کہ داخل نہین ہوئی تہین بدنون مین جب تک اور وہ پیدا کی گئی ہین پہلی بدنون کی اور جگہہ اونکی رہنی کی داہنی بائین طرف آدم کی ہوا اور وہ جانتی تہی انجام کار اونکا پس قول آنحضرت کا قسم ہنہ عام مخصوص ہی واللہ اعلم **پس** یہان تک کہ لیگئی مجکو جبرئیل طرف دوسری آسمان کی پس کہا واسطی داروغہ اوسکی کی کہول دروازہ پس کہا جبرئیل کی لیئی اوسکی داروغہ نی مانند اوس چیز کی کہ کہا تہا اول آسمان کی داروغہ نی کہ کون ہی اور تیری ساتہہ کون ہی الخ کہا انس نی پس ذکر کیا یعنی آنحضرت نی یا ابو ذر نی بطریق مرفوع کی اور ظاہر یہی ہی کہ آنحضرت نی پایا آسمانون مین آدم اور ادریس اور موسی اور عیسی اور ابراہیم کو اور نہین بیان کی ابو ذر نی یا آنحضرت نی کیفیت منازل و مقامات انکی کی سوای اسکی کہ ذکر کیا پایا آدم کو پہلی آسمان مین اور ابراہیم کو چہٹی آسمان مین **ف** ع یہہ موافق ہی روایت شریک کی انس سی اور ثابت تمام روایتون مین مخالف اسکی ہی اور وہ یہہ ہی کہ ابراہیم ساتوین آسمان مین ہین پس اگر کہی تو کہ متعدد ہی معراج تو تو کچہہ اشکال نہین و الا قوی تر روایت جماعت کی ہی کہ حدیث جماعت مین آیا ہو کہ دیکہا ابراہیم کو تکیہ لگائی ہوئی ساتہہ

بیت

بیت المعمور کی اور وہ ساتوین آسمان مین ہی بلااختلاف اور علاوہ اسکی یہان کہا کہ نہین کیفیت بیان کی اونکی منازل مقام کی لیس روایت بیان کرنیوالونکی
ارجح ہوگی اور حاصل یہہ کہ بیچ تعین آسمانون کی اور دیکہنی انبیا کی کچہہ تہوڑا سا اختلاف حدیثون مین واقع ہوا ہی اور وہ یا تو بسبب اشتباہ راویون کی
ہی یا ہوسکتا ہی کہ دونون آسمانون مین دیکہا ہو فتدبر ت کہا ابن شہاب نے کہ پس خبر دی مجکو ابن حزم نی کہ تحقیق ابن عباسؓ اور ابا حبہ تہی کہتی کہ فرمایا
آنحضرتؐ نی پہر اوپر لیجایا گیا مجکو یہان تک کہ چڑہا مین ایک مکان ہموار بلند پر سنتا تہا مین اوس مین آواز قلمون کی لکہنی کی کہ فرشتی اون سی تقدیرین
اور حکم الٰہی لکہتی تہی اور لوح محفوظ سی احکام الٰہی نقل کرتی تہی کہا بعضی محققین نے ہمارے علما مین سے کہ معنی یہہ ہوی کہ مین قائم ہوا ایسی مقام مین لیکن
پہونچا مین اوس مین بسبب رفعت مرتبہ کی طرف ایسی جگہہ کی کہ مطلع ہوا مین کاتبات پر اور ظاہر ہوی میری لیی امر الٰہی اور تدبیر کرنی اوسکی اپنی
خلق مین قسم ہی اللہ کی یہہ وہ مقام انتہا ہی کہ نہین تقدم ہوا اوس مین کسیکو اوپر اور کیفیت اون قلمون کی سوای خدا اور رسول کی کوئی نہین
جانتا اور حقیقت قلم کی ایک چیز ہی کہ اوس سے نقوش اور حروف پیدا ہوں اور نی اور فولاد اوسکی حقیقت مین داخل نہین اور بعضی متفلسفین
کچہہ تاویلین کرکی ظاہر معنی سی خارج کرتی ہین اور طریقہ اسلام یہہ ہی کہ اسکو محمل ظاہری پر کرین وجود قلم کی قائل ہون اور اوسکی حقیقت کو حوالہ علم الٰہی
کی کرین ت اور کہا ابن حزم اور انس نے کہ فرمایا پیغمبر خدا نی کہ پس فرض کی گئین میری امت پہ پچاس نمازین پس پہر آیا مین اوسکو لیکر اور قصد رکہتا تہا اوسکی عمل کا
یہان تک کہ گذرا مین موسیٰؑ پر پس کہا کہ کیا فرض کیا اللہ نے بسبب تمہاری تمہاری امت پر کہا مینی فرض کین پچاس نمازین کہا موسیٰؑ نی پس پہر جا طرف رب اپنی کی یعنی
اوس سوال کر اوسی تخفیف سلی کہ امت تیری طاقت نہین رکہی گی اسکی پس پہیرا مجکو موسیٰؑ نی یعنی وہ ہوی سبب پہرنی میری کی طرف رب کی پس موقوف کین اللہ
تعالیٰ نی بعض پچاس کی ف ع اور وہ پانچوان حصہ پچاس کا تہا کہ وہ دس ہین یا دس سے دس کہ وہ پانچوان حصہ پچاس کا ہی بموجب اختلاف ہونیکی
ت پس پہر آیا مین طرف موسیٰ کی اور کہا مینی کہ موقوف کی اللہ تعالیٰ نی بعض اونکی پس کہا کہ پہر جا کر عرض معروض کر اپنی رب سے اسلی کہ تحقیق امت
تیری نہین طاقت رکہی گی اسکی پس پہر گیا مین یعنی طرف مکان اول کی پس حسب عرض معروض کی اپنی پس موقوف کین اور بعض اونمین سی پس پہر آیا مین
طرف موسیٰ کی پس کہا موسیٰؑ نی کہ پہر جا طرف رب اپنی کی اس لیی کہ تیری امت نہین طاقت رکہی گی اسکی پس خوب سا عرض معروض کی مینی پروردگار سے
پس فرمایا ف ع یعنی آخر مین چنانچہ مصابیح مین لفظ فی الآخر ہی اور معنی یہہ ہین کہ پس فرمایا واسطی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی آخر مراجعات مین ت
کہ یہہ پانچ نمازین ہین یعنی ادا مین اور پچاس ہین یعنی ثواب جزا مین نہین بدل کیا جاتا قول نزدیک میری ف ع احتمال ہی کہ مراد یہہ ہو کہ
یعنی مساوات کی ہی درمیان پانچ اور پچاس کے ثواب مین اور یہہ بات بدلی نہین جائیگی یا کہا مینی پچاس کہ پانچ اور اسمین تبدیل نہین ہی ت پس پہر آیا طرف
موسیٰ کی پس کہا کہ عرض معروض کر اپنی رب سی پس کہا مینی کہ شرم کی مینی اپنی رب سے ف ع یعنی اوسوقت کہ کہا مجکو لا یبدل القول لدی باوجود اسکی نہین
ہی کوئی مانع تعدد مانع سی یعنی یہہ بہی شرم مانع ہوئی اور بار بار عرض کرنا اور سلام رخصت کا کرکے پہرنا وغیر ذلک یہہ بہی مانع تہی اور باعث شرم ت
پہر لیجایا گیا مجکو یہان تک پہونچایا گیا مجکو طرف سدرۃ المنتہیٰ کی حالانکہ ڈہانکتا تہا سدرۃ المنتہیٰ کو رنگون نے یعنی انوار کی یا طرح بطرح کی بازون
ملائکہ کی نی یا اور کچہہ تہا نہین جانتا مین یعنی اب یا اوسوقت بسبب جو ہو رہی نظر اونکی حق کی طرف نہ مکان کی طرف کہ کیا ہی حقیقت اون رنگون کی پہر
داخل کیا گیا مین بہشت مین پس ناگہان اوس مین تہی گنبد موتیون کی ف ع اور مسلم کی روایت مین آیا ہی کہ سیر کرتا تہا مین بہشت مین کہ ناگہان اوسمین ایک نہر
تہی کہ اوسکی دونون کنارون پر قبی تہی کہ دار موتیونکی ت اور ناگہان خاک بہشت کی مشک تہی ف ع یعنی خوشبو اوسکی مثل مشک کی ہی یا حقیقت مین مشک ہی
اور وہ بہت خوشبودار ہی حدیث مین آیا ہی کہ جنت کی خوشبو کی لپٹ پہونچتی ہی پانسو برس کی راہ کی مسافت پر نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی وعن عبداللہ
قال لما اسری برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انتہی بہ الی سدرۃ المنتہی وہی فی السماء السادسۃ الیہا ینتہی ما یعرج بہ من

الارض فیقبض منها والیها ینتهی ما یهبط به من فوقها فیقبض منها قال اذ یغشی السدرة ما یغشی قال فراش
من ذهب قال فاعطی رسول الله صلی الله علیه وسلم ثلاثا اعطی الصلوات الخمس واعطی خواتیم سورة البقرة وغفر لمن لم یشرك
بالله من امته شیئا المقحمات رواه مسلم اور روایت ہی عبداللہ بن مسعود سی کہا جبکہ رات کو لیجایا گیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچا گیا آپکو طرف
سدرۃ المنتہی کی اور سدرۃ المنتہی چھٹی آسمان میں ہی ف ع کہا ایک شارح نی کہ وہم ہوا ہی کسی راوی کو کہ کہا چھٹی آسمان میں ہی سدرہ اور صواب یہہ ہی کہ
ساتوین آسمان میں ہی جیسا کہ مشہور ہی درمیان جمہور راویون کی کہا قاضی نی کہ ہونا اوسکا ساتوین آسمان پر صحیح تر ہی اور یہی قول ہی اکثرونکا کہا
نووی نی کہ ممکن ہی کہ تطبیق یون دیجاوی دونون روایتون میں کہ ہو جڑ اوسکی چھٹی آسمان میں اور شاخین اوسکی ساتوین آسمان میں کیونکہ وہ نہایت
بڑا ہی اور کہا خلیل نی کہ سدرہ ساتوین آسمان میں ہی چہا رہا ہی آسمانون اور بہشت پر ت طرف سدرہ کی پہونچتی ہی وہ چیز کہ چڑہائی جاتی ہی
زمین سی یعنی اعمال اور ارواحین پس لی لی جاتی ہی اوس سی یعنی بقدرت الٰہی بی اسکی کہ ملائکہ اوپر اوسکی جاوین اور طرف سدرہ کی پہونچتی
ہی وہ چیز کہ نیچی اوتاری جاتی ہی اوسکی اوپر سی پس لی لی جاتی ہی اوس سی ف ح یعنی اوامر اور احکام الٰہی پہر وہان سی لی لیتی ہین ملائکہ کہ وہان
کہڑی ہین پس وہ منتہی علوم خلق اور عروج ملائکہ کا ہی اسیلیی اوسکو سدرۃ المنتہی کہتی ہین اور سوای ہماری پیغمبر خدا کی اوس سی اوپر کوئی نہین گیا ہی
اور آنحضرت ایسی جگہہ گئی کہ وہان جگہہ نہین ہی فقط بر داشت از طبیعت امکان قدم کر آن شہ اسرا بعبدہ ست عن المسجد الحرام تا عرصہ وجود کہ
اقصای عالم ست + کانجانہ جاست و نی جہت و نی نشان نی نام + سر سیت بس شگرف و زانجا ہیچ بان + انتا شناسای عالم و جان پس ازین مقام
ت کہا یعنی پڑہا ابن مسعود نی فرمایا اللہ تعالی نی اوسوقت کہ ڈہانک لیا سدرہ کو اوس چیز نی کہ ڈہانکا ف ع یعنی ایسی چیزنی کہ اوسکی کنہ کو نہین
پہونچ سکتی ہین کہ کتنی ہی اور کیسی ہی مقصود بڑائی اور کثرت اوسکی ہی اور شاید کہ مراد حضرت کی قول سی لا ادری یہی ہی نہ حقیقت عدم علم اور روایت میں
اور حدیث میں آیا ہی کہ اوسکی ہر پتی پر فرشتہ کہڑا ہی کہ تسبیح کرتا ہی اور ساعت سبز جانورون کی کہ اوسکو عبارت ارواح انبیا اور اولیا کی سی کہتی
ہین ت کہا ابن مسعود نی یعنی بیچ تفسیر ما یغشی کی وہ پروانی ہین سونی کی ف ح یہہ کہا باعتبار تشبیہ کی کہ اون انوار کو کہ اوتری ہین عالم ملکوت
سی تشبیہ دی ساتھہ فراش کی ونکی نزد سی یعنی پرندہ مشہور کی گرد شمع کی پہرتا ہی یعنی پروانہ یہان اشارہ ہی طرف شوق اور محبت ملائکہ کی اور حیرانی
اور سرگردانی اونکی کی اوپر نور اقدس حق تعالی کی اور ایک روایت میں جراد من ذہب یعنی ٹڈی سونی کی بہی آیا ہی اور یہہ بہی بطریق تشبیہ و تمثیل کی
ہی اسلیکہ درختون پر یہہ جانور اکثر بیٹہتی ہین اور من ذہب کہنا کنایہ صفائی اور روشنی ہی ہی اور ہو سکتا ہی کہ مراد حقیقت سونی کی ہو اور قدرت الٰہی
شامل سب چیزون کی ہی واللہ اعلم ت کہا ابن مسعود نی پس دی گئین آنحضرت کو شب معراج میں تین چیزین ف ح اور حقیقت میں جو کچہہ دی گئی تہی آنحضرت
اوس شب میں اقسام علم اور عمل اور انوار اور اسرار اور فیوض اور برکات سی حد حصر سی باہر ہین لیکن یہہ تین چیزین ذکر کین عبداللہ بن مسعود نی اسلیی کہ
کہ تعلق امت سی رکہتی ہین ت دی گئین پانچ نمازین یعنی فرضیت اونکی اور دی گئین آیتین کہ آخر سورہ بقرہ میں ہین ف ح یعنی آمن الرسول آخر سورۃ تک اور روا [illegible]
وہ دعا انکی کا ہی اور اگر کہی [illegible] کہ [illegible] سلام [illegible] اوسوقت کہ جبرئیل بیٹہی تہی آنحضرت کی پاس [illegible] ایک آواز [illegible]
دروازہ کہلنی کی [illegible] اوپر [illegible] اٹہایا جبرئیل نی اور کہا کہ یہہ فرشتہ ہی کہ اوترا ہی [illegible] زمین کی [illegible] اوترا تہا کبہی مگر آج [illegible] سلام کیا
اور کہا کہ خوش ہو [illegible] نورون کی کہ [illegible] آپکو نہین دی گئی کسی اور نبی کو پہلی تم سی فاتحۃ الکتاب اور آیتین آخر سورہ بقرہ کی
نہین [illegible] اون [illegible] جاؤ گی اوسکو یعنی ثواب یا قبولیت دعاؤن اونکی کی جواب اسکا یہہ دینگی کہ [illegible]
[illegible] کی طرف بندہ اپنی کی وہ چیز کہ وحی کی بقرینہ دینی پانچون نمازون کی مقام اعلیٰ

اور اوترنا فرشتہ کا اوسکی بزرگی بیان کرنیکی لیے تہا اور بشارت دینی کی لیے کہ جو تمکو یہ فضل خیر ملی ہی کسی نبی کو نہیں ملی تہا اب ایک اور اشکال لازم آتا ہی کہ سورہ بقرہ مدنی ہی اور قصہ معراج کا بالاتفاق مکی ہی پس اسکو یون دفع کرینگے کہ خاتمہ سورہ بقرہ کا مستثنی ہی یعنی یہ مدینہ مین نہین نازل ہوا اس بقرہ مدنی ہی باعتبار اکثر کی اور نقل کیا ابن مالک نی حسن اور ابن سیرین اور مجاہد سی کہ اللہ تعالی متولی ہوا سورہ بقرہ کی وحی بہیجنی کا بلا واسطہ جبرئیل کی شب معراج مین پس وہ مکی ہی انکی نزدیک اور جمہور جو کہتی ہین کہ یہ ساری سورہ مدنی ہی اونکا جواب یہ ہی کہ معنی عطا کی جانیکی نہیں ہین کہ وہ دی گئین بلکہ معنی یہ ہین کہ قبولیت کی گئی آنحضرت کی لیے درباب اون الفاظ کی کہ تلقین کیے گئی دونون آیتون مین لفظ غفرانک سی اخیر تک اور اور پڑہنی والون کی لیے ترجمہ اور بخشی گئی گناہ کبیرہ اونکی امت سی واسطے اوس شخص کی کہ نہ شریک کری ساتہ اللہ کی کسی چیز کو نقل کی مسلم نی ف ع یعنی وعدہ کیا گیا آنحضرت اوس شب مین اس مغفرت کا کہ جسکو چاہیگا اللہ تعالی بغیر عذاب کی بہی بخشدیگا جیسی کہ اس آیت مین فرمایا ان اللہ لا یغفر ان یشرک بہ ویغفر ما دون ذلک لمن یشاء پس اس سی کوئی یہ نہ سمجہی کہ صاحب کبیرہ کو عذاب ہی نہیں ہونیکا کیونکہ جانا گیا ہی نصوص شرع سی اور اجماع اہل سنت سی ہونا عذاب کا گنہگار موحدین کو اور اس حدیث مین نہ ذکر کرنا مشیت کا شاید بسبب معلوم ہونی اس امر کی ہو پہلی سی

وعن أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لقد رأيتني في الحجر وقريش تسألني عن مسراي فسألتني عن أشياء من بيت المقدس لم أثبتها فكربت كربا ما كربت مثله فرفعه الله لي أنظر إليه ما يسألوني عن شيء إلا أنبأتهم وقد رأيتني في جماعة من الأنبياء فإذا موسى قائم يصلي فإذا رجل ضرب جعد كأنه من رجال شنوءة وإذا عيسى قائم يصلي أقرب الناس به شبها عروة بن مسعود الثقفي وإذا إبراهيم قائم يصلي أشبه الناس به صاحبكم يعني نفسه فحانت الصلاة فأممتهم فلما فرغت من الصلاة قال لي قائل يا محمد هذا مالك خازن النار فسلم عليه فالتفت إليه فبدأني بالسلام رواه مسلم وهذا الباب خال عن الفصل الثاني

اور روایت ہی ابوہریرہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی البتہ تحقیق دیکہا مین نی اپنی تئین حجر مین یعنی حطیم مین کہڑی ہوئی اس حال مین کہ جماعت قریش پوچہتی تہی مجہسی احوال جانی میری کا شب معراج مین طرف بیت المقدس کی پس پوچہین مجہسی چیزین اور نشانیان بیت المقدس کی کہ یاد نہیں رکہتا تہا مین اونکو یعنی وقت پہونچنی کی بسبب مشغول ہونی کی امر اہم مین پس غمگین کیا گیا مین غمگین کیا جانا کہ ہرگز نہیں غمگین کیا گیا مین مانند اوسکی پس بلند کیا بیت المقدس کو واسطی میری اللہ تعالی نی یعنی اس حال مین کہ دیکہتا تہا مین اوسکو یعنی بلند اور نزدیک کیا اوسکو اور اوٹہایا پردہ درمیان مین سی تا دیکہون اوسکو اور بتلاؤن لوگون کو جو پوچہین جاہی کہ فرماتی ہین نہین پوچہتی تہی قریش مجہسی کچہ مگر کہ خبر دیتا تہا مین انکو یعنی اوس حال مستحضر مین اور تحقیق دیکہا مین نی اپنی تئین بیچ جماعت کی انبیا مین سی ف ع یعنی شب اسرا مین جیسا کہ دلالت کرتا ہی سیاق پہلا مضمون اور مضمون آئندہ حدیث کا اور یہ دیکہنا غیر اوس دیکہنی کی ہی کہ آسمان مین دیکہا بالاتفاق پہر کہا بعضون نی کہ دیکہنا انبیا کو آسمان پر محمول ہی اوپر دیکہنی ارواح اونکی کی مگر عیسی کو کیونکہ ثابت ہو چکا ہی کہ وہ ساتہ بدن کی آسمان پر اوٹہائی گئی ہین اور بعضون نی ادریس کی حق مین بہی ایسا ہی کہا ہی اور اوپر جنہون نی کہ نماز پڑہی حضرت کی ساتہ بیت المقدس مین پس احتمال رکہتا ہی کہ اونکی ارواح نی پڑہی اور یہ بہی احتمال ہی کہ بدنون کی ساتہ اور رواحون کی پڑہی کیونکہ اوپر گذر ہی چکا ہی کہ انبیا زندہ ہین اپنی پروردگار کی پاس اور اللہ نی حرام کیا ہی زمین پر یہ کہ کہا دی اونکی گوشتونکو پہر بدن اونکی مانند ارواحون اونکی کی لطیف ہین نہ کثیف پس نہیں ہی مانع اونکی ظہور کی لیے عالم ملک و ملکوت مین بوجہ کمال کی قدرت ذی الجلال سی اور ظاہر تر یہ ہی کہ نماز پڑہانا آنحضرت کا اونکو بیت المقدس مین پہلی آسمان پر جانیسی تہا ترجمہ پس ناگہان دیکہتا ہون مین کہ موسی کہڑی نماز پڑہتی ہین ف ع یہ بہی ہو سکتا ہی کہ انبیا وقت نماز کی بیت المقدس مین ساتہ بدنون اور ارواحون کی تہی کیونکہ حقیقت نماز کی یہی ہی کہ کرنا افعال

**باب فی المعجزات** یہ باب ہی بیچ بیان معجزون کی وقت معجزہ مشتق ہی عجز سے کہ جو ضد قدرت ہی اور کتاب تحقیق مین ہی کہ معجز کرنے والا عجز کا آپ
غیر ہین اور انبیا کی صدق کی دلالتون کو اور معجزون کی نشانیون کو معجزہ اسلیے کہتے ہین کہ مرسل علیہم یعنی امتی عاجز ہوتی ہین اونکی معارضہ سے ساتہ مثل اوس
معجزہ کی یعنی وہ ایسا معجزہ نہین لاسکتے اونکے مقابلہ مین انتہی اور حضرت شیخ رح نی لکہا ہے کہ معجزہ اعجاز سے ہے بمعنی عاجز کرنیکے اور وہ ایک امر ہے خارق
یعنی خلاف عادت کہ ظاہر ہوتا ہی اوسی دعوی نبوت کا اور خوارق عادات کہ پہلے ظہور نبوت کے ظاہر ہوتی ہین اونکو ارہاصات کہتے ہین اور ارہاص کے معنی ہین
محکم کرنا مکان کا ساتہ پتہر اور مٹی کے گویا کہ اونمین استحکام امر نبوت کا ہے اور تمام خوارق عادات چار قسم پر کہتی ہین جو کچہ کہ کفار و فساق سے ظاہر ہو
اوسکو تو استدراج کہتے ہین اور جو کچہ عوام مسلمانون سے ظاہر ہو اوسکو معونت کہتے ہین اور جو کچہ کہ اولیا سے ہو اوسکو کرامت کہتے ہین اور دعوی نبوت کی
قید سے یہ سب قسمین نکل گئین یعنی ان قسمون کو معجزہ نہین کہتے کہ معجزہ خرق عادت ہی کہ ساتہ دعوی نبوت کی ہوا اور حضرت شیخ نے تین قسمین تو یہ ذکر کی ہین
اور ایک معجزہ سے کہ جسکو اول ہی ذکر کیا اور سحر خارق عادت نہین ہے بلکہ ظاہر ہوتا ہے ساتہ اسباب کے کہ جو اوس اسباب کی مباشرت کرتا ہی اوسکے
ظہور پاتا ہے اور جو کچہ کہ ساتہ اسباب عادیہ کے ظاہر ہو وہ خارق عادت نہین ہے جیسی شفا ساتہ دواؤن طبیہ کے اور جو کوئی اوسکو خارق عادت کہے
باعتبار ظاہر کے ہے

## الفصل الاول

عن انس بن مالک ان ابا بکر الصدیق قال نظرت الی اقدام المشرکین علی رؤسنا ونحن فی الغار فقلت یا رسول اللہ لو ان احدہم نظر الی قدمیہ ابصرنا فقال یا ابا بکر ما ظنک باثنین اللہ ثالثہما متفق علیہ روایت ہی انس بن مالک سی یہ کہ ابوبکر صدیق رض نے کہا یعنی وقت بیان کرنے قصہ ہجرت کے
اور دراٰنی کی غار مین اور پہنچنے مشرکون کو سر غار پر سید الابرار کی تلاش مین کہ دیکہا مین نے مشرکین کی قدمون کی طرف گویا کہ وہ ہمارے سرون پر ہین اور ہم
یعنی مین اور آنحضرت غار مین تہے اور مراد اوس غار سے غار جبل ثور کا ہی کہ ثور کو اوپر کی جانب مین تہا اور ثور نام ایک پہاڑ کا ہے نواح مکہ مین بقدر
مسافت ایک ساعت نجومیہ کے اور صورت اوس غار کی ایسی واقع ہوئی ہی کہ اگر کوئی اوسکے کنارے پر کہڑا ہو تو نظر اوس شخص کی کہ اندر غار کے ہو اوسکے
پانون پر پڑتی ہے اور اگر وہ شخص اپنی پانون کی جگہ نظر کرے تو دیکہلے اوس شخص کو کہ اندر غار کے ہے پس آنحضرت اوس غار مین تہی مشرکون نے بقصد ہجرت کی
اور شرکت بان حضرت کی تلاش مین جا پہنچے اور حضرت ابوبکر ڈرے حضرت کی طرف سے جیسا کہ بیان کرتے ہین پس کہا مین نے یا رسول اللہ اگر کوئی
انمین نگاہ کرے جگہ پانون اپنی کو تو دیکہ لیگا ہمکو پس فرمایا آنحضرت نے اے ابوبکر کیا ہی گمان تیرا ساتہ اون دو شخصون کی کہ خدا ہی تیسرا اونکا نقل کی یہ
بخاری اور مسلم نے شرح یعنی خدا ساتہ اونکے ہی بنصرت و اعانت اور معجزہ اس قصہ مین یہ ہے کہ پہیر دی اللہ تعالی نے ہمت کفار کی تلاش کرنے اور نظر کرنے
اندر غار کے باوجود حرص کرنے اس بات کی آنحضرت اور ابوبکر صدیق رض غار مین ہین اور وہبی نے روایت کی ہے کہ آنحضرت نے دعا کی اوپر اون خداوندا اندہی
کر دے آنکہیں انکی پس گرد غار کے پہرتے تہی اور نہین پاتے تہی اونکو اور بیضہ رکہنا کبوتر کا اور جالا پورنا مکڑی کا بہی معجزہ تہا جیسا کہ حدیثون مین
آیا ہے وعن البراء بن عازب عن ابیہ انہ قال لابی بکر یا ابا بکر حدثنی کیف صنعتما حین سریت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

قال سرينا ليلتنا ومن الغد حتى قام قائم الظهيرة وخلا الطريق لا يمر فيه احد ورفعت لنا صخرة طويلة لها ظل لم تأت عليه
الشمس فنزلنا عندها وسويت للنبي صلى الله عليه وسلم مكانا بيدي ينام عليه وبسطت عليه فروة وقلت نم يا رسول الله
وانا انفض ما حولك فنام وخرجت انفض ما حوله فاذا انا براع مقبل قلت افي غنمك لبن قال نعم قلت افتحلب قال نعم فاخذ
شاة فحلب في قعب كثبة من لبن ومعي اداوة حملتها للنبي صلى الله عليه وسلم يرتوي فيها يشرب ويتوضأ فاتيت النبي صلى
الله عليه وسلم فكرهت ان اوقظه فوافقته حتى استيقظ فصببت من الماء على اللبن حتى برد اسفله فقلت اشرب
يا رسول الله فشرب حتى رضيت ثم قال الم يأن للرحيل قلت بلى قال فارتحلنا بعد ما مالت الشمس واتبعنا سراقة بن مالك
فقلت اتينا يا رسول الله فقال لا تحزن ان الله معنا فدعا عليه النبي صلى الله عليه وسلم فارتطمت به فرسه الى بطنها في جلد من
الارض فقال اني اراكما دعوتما علي فادعوا لي فالله لكما ان ارد عنكما الطلب فدعا له النبي صلى الله عليه وسلم فنجا فجعل لا يلقى احدا
الا قال كفيتم ما هنا فلا يلقى احدا الا رده۔ متفق علیہ اور روایت ہے براء بن عازب سے کہ نقل کی اپنے باپ عازب سے کہ بولا وہ یعنی کہا واسطے ابی بکر
صدیق رضی کے کہ اے ابوبکر خبر دو مجھکو کسطرح اور کیا کیا تھی یعنی تمنے اور آنحضرت صلعم نے اوس وقت کہ رات کو چلے تم ساتھ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے یعنی سفر کیا تھی مکہ سے طرف
مدینہ کے ہجرت کے لیے یعنی نکلے غار سے کہا ابوبکر رض نے کہ چلے ہم ساری رات اور کچھ اگلے دن میں سے یعنی آدھے دن یہانتک کہ ٹھیک دوپہر ہوئی اور ٹھہرا آفتاب اور
خالی ہوئی راہ کہ نہ گذرتا تھا اوسمین کوئی ظاہر ہوا اور دکھائی دیا ہمکو ایک پتھر دراز کہ واسطے اوسکے سایہ تھا نہیں آیا تھا اوسپر آفتاب یعنی اوسکے غار مین اور کنارہ پر
اوس وقت دہوپ پہونچی تھی پس اوترے ہم اوسکے پاس اور ہموار کی مین نے آنحضرت کے لیے ایک جگہ اپنے دونون ہاتھون سے تاکہ سوویں آنحضرت اوسپر اور بچھایا مین نے
اوس جگہ ایک پوستین اور کہا مین نے سو رہیے آپ یا رسول اللہ اور مین نگہبانی کرونگا گرد تمہارے اور دیکھتا رہونگا ادھر اودھر اور خبر لیتا رہونگا دشمنون کی
آنے کی پس سو رہے آنحضرت اور نکلا مین درحالیکہ نگہبانی کرتا تھا گرد حضرت کے پس ناگہان دیکھتا ہون مین ایک چرواہے کو چلا آتا ہے سامنے سے کہا
مین نے کہ کیا ہے تیری بکریون مین دودھ کہا چرواہے نے کہ ہان ہے کہا مین نے کیا تو دوہیگا تو دودھ کہا اوسنے ہان پس پکڑی اوسنے ایک بکری اور دوہا کاٹ کے
پیالہ مین تھوڑا سا دودھ اور ساتھ میری چھاگل تھی کہ اوٹھایا تھا مین نے اوسکو واسطے آنحضرت کے کہ سیراب ہوتے تھے آنحضرت اوس سے پانی پیتے اور وضو کرتے تھے پس
آیا مین آنحضرت کے پاس یعنی دودھ لیکر پس مکروہ جانا مین نے جگانا آنحضرت کا پس موافقت کی مین نے آنحضرت کی وقت سونے مین یعنی مین بھی سو رہا لفظ
وافقت تقدیم ف سے ہے ق پر پس معنی اسکے تو مذکور ہوئی اور ساتھ تقدیم ق کے ف پر بھی روایت آئی ہے یعنی صبر اور توقف کیا یعنی اور بیدار نہ کیا آپکو
یہانتک کہ خود بیدار ہوئے حضرت پس ڈالا مین نے کچھ پانی مین سے دودھ پر یہانتک کہ ٹھنڈا ہوا نیچے تک یعنی ظرف مع بہت پانی ڈالا یہانتک کہ سب دودھ سرد ہوگیا
اور یہ عادت تھی عرب کی کہ ٹھنڈا پانی دودھ مین ڈالکر پلاتے ہین تا حرارت دودھ کی دفع ہو جاتی پس کہا مین نے پیجیے یا رسول اللہ پس پیا حضرت نے
یہانتک کہ خوش ہوا مین شارح اس سے معلوم ہوا کہ خوشی محب کی محبوب کی خوشی اور آسائش مین ہے اور یہان ایک اشکال لاتے ہین کہ بے اذن مالک بکریون کے
کیون دودھ دوہا اور پیا اور جواب یہ دیتے ہین کہ بکریان حضرت ابوبکر رض کی کسی دوست کی تہین کہ اوسکی رضا کا یقین رکہتے تہے اور یہ بھی ہے کہ
اہل مکہ کی عادت تھی کہ اجازت دیدیتے تھے اپنے چرواہونکو کہ راہ کے چلنے والون اور مسافرون کو دودھ دیا کرین اور یہ بھی ہوسکتا ہے کہ اونہون نے کچھ دیکر
خرید ہو واللہ اعلم شارح پھر فرمایا آنحضرت نے کہ کیا نہین آیا وقت کوچ کا عرض کیا مین نے کہ ہان آیا کہا ابوبکر رض نے پس کوچ کیا ہمنے بعد ڈھلنے آفتاب کے
اور آسمان کے وسط سے وقت کو اور پیچھے سے آیا ہمارے سراقہ بن مالک شارح کہ اہل مکہ نے اوسکو اور اور کتنے آدمیون کو ہمارے پیچھے متعین کیا تھا کہ جو کوئی محمد کو
لاوے اوسکو سو اونٹ دین گے اور یہ سراقہ بعد فتح مکہ کے مسلمان ہوگیا شارح پس کہا مین نے آیا ہمارے پکڑنے کو دشمن یا رسول اللہ پس فرمایا

آنحضرت سے تم ذکر کرو کہ خدا ہی تعالیٰ ہی ہمارے ساتھ ہیں دعا کی سراقہ پیغمبر خدا تعالیٰ نے پس دھنس گیا ساتھ سراقہ کے گھوڑا اوسکا پیٹ تک سخت زمین میں پس کہا سراقہ نے کہ تحقیق جانتا ہوں میں تمکو کہ بددعا کی تم نے مجھ پر پس دعا کرو میری نفع کے لیے یعنی یہ کہ خلاصی پاؤں اوس حالت سے کہ گرفتار ہوں میں اور میں پس تم اگر کرو گے تو اللہ کو گواہ کرتا ہوں تمہارے واسطے یہ کہ پھیر دونگا میں کفار کی طلب کو تم سے پس دعا کی سراقہ کے لیے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پس نجات پائی اوسنے اوس رنج سے ف ح اور ایک روایت میں آیا ہے کہ تین بار دعا کی اور ہر بار دھنستا تہا اور نجات پاتا تہا پس شروع کیا سراقہ نے یعنی ایفاے وعدے میں کہ نہیں ملتا تہا کسی کافر سے یعنی اون کافروں میں سے کہ حضرت کی تلاش کے لیے نکلے تہے مگر کہ کہتا کفایت کیے گئے تم طلب میں یعنی پس کافی ہے میرا تلاش کرنا اور تلاش نہ کرو میں تلاش کر چکا نہیں ہے ادہر وہ شخص کہ اوسکو تلاش کرتے ہو پس نہیں ملتا تہا سراقہ کسی سے مگر کہ پھیر دیتا تہا اوسکو نقل کی بخاری اور مسلم نے ف ع اس میں بہت سے فائدہ ہیں از انجملہ یہ معجزہ حضرت کا اور فضیلت ابوبکر کی کئی وجوہ سے اور اسمیں سے ہے خدمت کرنی تابع کی متبوع کے لیے اور ساتھ رکہنا چھاگل کا اور مانند اوسکے کا سفر میں واسطے طہارت اور پانی پینے کے اور اسمیں فضیلت توکل کی ہے اللہ تعالیٰ پر اور خوبی انجام کار اوسکے کی

وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ سَمِعَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ بِمَقْدَمِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِيْ اَرْضٍ يَخْتَرِفُ فَاَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنِّيْ سَائِلُكَ عَنْ ثَلٰثٍ لَا يَعْلَمُهُنَّ اِلَّا نَبِيٌّ فَمَا اَوَّلُ اَشْرَاطِ السَّاعَةِ وَمَا اَوَّلُ طَعَامِ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَمَا يَنْزِعُ الْوَلَدَ اِلٰى اَبِيْهِ اَوْ اِلٰى اُمِّهٖ قَالَ اَخْبَرَنِيْ بِهِنَّ جِبْرَئِيْلُ اٰنِفًا اَمَّا اَوَّلُ اَشْرَاطِ السَّاعَةِ فَنَارٌ تَحْشُرُ النَّاسَ مِنَ الْمَشْرِقِ اِلَى الْمَغْرِبِ وَاَمَّا اَوَّلُ طَعَامٍ يَاْكُلُهُ اَهْلُ الْجَنَّةِ فَزِيَادَةُ كَبِدِ حُوْتٍ وَاِذَا سَبَقَ مَاءُ الرَّجُلِ مَاءَ الْمَرْاَةِ نَزَعَ الْوَلَدَ وَاِذَا سَبَقَ مَاءُ الْمَرْاَةِ نَزَعَتْ قَالَ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ الْيَهُوْدَ قَوْمٌ بُهُتٌ وَاِنَّهُمْ اِنْ يَعْلَمُوْا بِاِسْلَامِيْ مِنْ قَبْلِ اَنْ تَسْاَلَهُمْ يَبْهَتُوْنِيْ فَجَاءَتِ الْيَهُوْدُ فَقَالَ اَيُّ رَجُلٍ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ فِيْكُمْ قَالُوْا خَيْرُنَا وَابْنُ خَيْرِنَا وَسَيِّدُنَا وَابْنُ سَيِّدِنَا قَالَ اَرَاَيْتُمْ اِنْ اَسْلَمَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ قَالُوْا اَعَاذَهُ اللّٰهُ مِنْ ذٰلِكَ فَخَرَجَ عَبْدُ اللّٰهِ فَقَالَ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ فَقَالُوْا شَرُّنَا وَابْنُ شَرِّنَا فَانْتَقَصُوْهُ قَالَ هٰذَا الَّذِيْ كُنْتُ اَخَافُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

اور روایت ہے انس سے کہ کہا سنا عبداللہ بن سلام نے آنا آنحضرت کا یعنی مکہ سے مدینہ میں حالانکہ عبداللہ بن سلام ایک زمین میں تہا کہ چنتا تہا میوہ درختوں سے ف ح ع یعنی اپنی باغ میں تہا میوہ درختوں سے توڑتا اور چنتا تہا مقصود بیان واقع ہے یا مبالغہ ہے بیچ آنے اوسکے آنحضرت کے پاس جلدی سے کہ باوجودیکہ ایک کام میں تہا اور فرصت نہ تہی لیکن چونکہ صفات آنحضرت کی توریت میں پڑہ کر اور تحقیق کر کے منتظر ظہور نبوت کا تہا سے مدتی بود کہ مشتاق لقایت بودم ٭ لاجرم روی ترا دیدم وازجا رفتم ٭ پھر دست روتق افزائی حضرت کے سب کام چھوڑ چہاڑ کر حاضر ہوا اور یہ عبداللہ حضرت یوسف علیہ السلام کی اولاد میں سے تہا اور بڑا علم رکہتا تہا توریت کا حضرت کی خبر سنکر حاضر ہوا اور مسلمان ہو کر اجلاء صحابہ کرام میں سے ہوئی جیسا کہ مذکور ہوتا ہے قصہ الکاشف پس آیا وہ آنحضرت کے پاس اور عرض کیا یعنی واسطے تحقیق کرنی علامتوں صدق نبوت کے تحقیق میں پوچہتا ہوں تم سے تین چیزیں نہیں جانتا ہے اونکو مگر نبی ف ع یعنی یا وہ شخص کہ معلوم کر لی نبی سے یا اوسکی کتاب سے یہ اسلیے کہا کہ تا نہ اشکال لازم آوے یہ کہ وہ بہی تو جانتا تہا مجمل یا مفصل چنانچہ اسی لیے جواب ان تین چیزوں کا معجزہ ہوا اوسکی لیے اور علم یقین حضرت کی نبوت کا نزدیک اوسکی اور بہی ظاہر ہوئی لائی حدیث کے ہی اس بات میں ترجمہ ایک چیز اون تین چیزوں میں سے یہ ہے کہ کیا ہوگی اول علامت قیامت کی اور دوسری یہ کہ کیا ہوگا اول کہانا بہشتیوں کا کہ جو بہشت میں داخل ہو کر پہلی ہی کہاوینگے اور تیسرے یہ کہ کونسی چیز کہینچتی ہے فرزند کو طرف باپ اوسکے کے یا طرف ماں اوسکے کے مشابہت میں یعنی فرزند کہ کبہی صورت میں مشابہ باپ کے ہوتا ہے اور کبہی مشابہ ماں کے سبب اسکا کیا ہے فرمایا آنحضرت نے کہ خبر دی مجکو ان چیزوں کی جبرئیل نے ابہی یہ ف ح ع فرمایا واسطے دفع ہونے وہم اس بات کے کہ انہوں نے سن لیا ہو کسی اہل کتاب سے اور تنبیہ ہی کرنا منظور تہی کہ گوش ہوش سے سنے اور وجود وحی اور اوترنا جبرئیل کا معلوم کرے ترجمہ ای پر اول علامت قیامت کی

پس ایک آگ ہوگی کہ اوٹھیگی اور جمع کریگی لوگون کو جانب مشرق سے طرف مغرب کے اور آپ کا اول کہانا کہ کہاوینگے اوسکو بہشتی پس زیادتی مچہلی کی کلیجی کی ہوگی کہ ایک ٹکڑا جگر کا ہی لٹکتا ہوا جگر مین اور وہ نہایت لذیذ ہوتا ہے اور جسوقت کہ غالب ہوتا ہے پانی مرد کا عورت کے پانی پر تو کہینچ لیتا ہے باپ اپنی مشابہت کی طرف فرزند کو اور جبکہ غالب آتا ہی پانی عورت کا یعنی مرد کے پانی پر تو کہینچ لیتی ہے عورت اپنی مشابہت کی طرف ف ملا علی ق نے معنی سبق کے علاوہ غلبہ لکہے ہین اور شیخ رح نے پیش دستی یعنی پہلے رحم مین پڑتا ہے اور بعد اوسکے لکہا ہی کہ اس حدیث سے معلوم ہوتا کہ سبب مشابہت فرزند کا ساتھ باپ یا مان کے سبقت کرنا پانی ایک کا اون دونون مین سے ہی اور حدیث کہ باب الغسل مین گذری معلوم ہوتا ہے کہ سبب مشابہت کا غلبہ ہے یا سبقت پس سبقت کو متضمن دونون معنی کے رکہ سکتے ہین ترجمہ کہا عبد اللہ بن سلام نے بعد سننے جواب کے کہ گواہی دیتا ہون مین یہ کہ نہین کوئی معبود برحق مگر اللہ اور یہ کہ تم رسول خدا کے ہو اور کہا عبد اللہ نے اے رسول خدا تحقیق یہودی بڑے بہتانی ہین اور تحقیق اگر وہ جانین اسلام لانا میرا آپ سے پہلے اسکے کہ پوچہو تم اونسے یعنی میرا حال تو جہوٹ باندہ لینگے مجہپر یعنی بعد پوچہنے کے پس آئے یہودی یعنی بسبب بلانے کے یا اتفاقاً اور عبد اللہ چہپ رہے تہے اونسے پس فرمایا آنحضرت نے کہ کیسا شخص ہے عبد اللہ بن سلام تم مین یا تمہارے زعم اور اعتقاد مین کہا اونہون نے کہ بہتر ہی ہم مین اور بیٹا ہے بہتر ہمارے کا یعنی حسب مین باعتبار علم و صلاح کے اور سردار ہے ہمارا اور بیٹا ہے ہمارے سردار کا یعنی نسب مین باتمام مکارم اخلاق مین فرمایا حضرت نے کہ خبر دو مجہکو اگر اسلام لاوے عبد اللہ بن سلام یعنی تو تم بہی اسلام لاؤ گے کہا یہود نے کہ پناہ دین رکہے اوسکو اللہ اسلام لانے سے یا معاذ اللہ کہ اسکا تصور ہی کیجاوے اوس سے پس نکلے عبد اللہ اور کہا گواہی دیتا ہون مین اسکی کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ اور یہ کہ محمد رسول خدا کے ہین پس کہنے لگے یہود یعنی بعد اسکے کہ معلوم کیا اسلام اونکا یہ بہت بدتر ہم مین اور بیٹا ہے بدترین ہمارے کا پس عیب لگانے لگے اوسکو کہا عبد اللہ نے یہی ہے وہ چیز کہ تہا مین ڈرتا یا رسول اللہ نقل کی یہ بخاری نے ف اور یہی سبب تہا میری عرض کرنیکا کہ آپ اونسے پہلے پوچہ لیجیے حال میرا تاکہ جہوٹ اونکا معلوم ہو جاوے **وعنہ**

قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ شَاوَرَ حِیْنَ بَلَغَنَا اِقْبَالُ اَبِیْ سُفْیَانَ وَقَامَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَۃَ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَوْ اَمَرْتَنَا اَنْ نُّخِیْضَہَا الْبَحْرَ لَاَخَضْنَاہَا وَلَوْ اَمَرْتَنَا اَنْ نَّضْرِبَ اَکْبَادَہَا اِلٰی بَرْکِ الْغِمَادِ لَفَعَلْنَا قَالَ فَنَدَبَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ النَّاسَ فَانْطَلَقُوْا حَتّٰی نَزَلُوْا بَدْرًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ہٰذَا مَصْرَعُ فُلَانٍ وَیَضَعُ یَدَہٗ عَلَی الْاَرْضِ ہٰہُنَا وَہٰہُنَا قَالَ فَمَا مَاطَ اَحَدُہُمْ عَنْ مَّوْضِعِ یَدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے اوسی انس سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مشورہ کیا یعنی مدینہ والون سے امتحان کیلیے اونکے جسوقت کہ پہونچی ہمکو خبر ابی سفیان کے آنیکی ف یعنی ساتھ قافلہ کے کہ آتا تہا شام سے اور جاتا تہا طرف مکہ کی اور یہ مقدمہ غزوہ بدر کا ہی کہ ابو سفیان اموی تجارت شام کے لیے گیا تہا اور وہان سے مال بہت سا لیے آتا تہا اور اوسکے ساتھ چالیس سوار تہے جب مسلمانون نے یہ خبر سنی تو چاہا کہ اوس قافلہ کو لوٹین اور مارین اسلیے کہ آدمی تہوڑے سے تہے اور مال بہت اور خبر جو مکہ مین پہونچی تو ابو جہل کعبہ کے اوپر چڑہا اور پکارا لوگون کو اور جمع کیا اور نکالا اونکی مدد کیلیے پس اوس لوگون نے کہا کہ قافلہ نے راہ دریا کے کنارے کی پکڑی اور نجات پائی پہر جا لوگون نے بہت طرف مکہ کی کیونکہ وقت اوس غنیمت کے زوال کا آن پہونچا تہا لوگون کے کہنے سے باز نہ آیا اور بدر مین پہونچا پس جبرئیل اوترے اور خبر دی کہ اللہ تعالی نے وعدہ کیا ہی دو جماعتون مین سے ایک جماعت کا کہ یا مال لو قافلہ کا اور یا فتح دشمنون پر چنانچہ کلام اللہ و تفسیرون مین یہ قصہ مفصل مذکور ہے پس حضرت نے فرمایا کہ قافلہ تو پہونچا کنارہ دریا پر اور یہ ابو جہل آیا ہی پس کہڑے ہوے سعد بیٹے عبادہ کے ف یعنی صحابہ کو درمیان مین سے اور وہ رئیس تہے انصار کے اور خاص انکا کہڑا ہونا اسلیے تہا کہ سبب مشورہ کرنیکا امتحان کرنا انصار کا تہا اسلیے کہ حضرت نے نہین عہد لی تہی اونسے اس بات پر کہ نکلین وہ ساتھ حضرت کے جہاد کیلیے اور بلکہ نفی دشمن کے لیے بلکہ مدینہ کیلی تہی اون سے اسپر

کہ بچاوین وہ حضرت کو اوس شخص سے کہ قصد کرے حضرت کا پس جبکہ پہنچا آنحضرت کو نکلنا واسطے قافلہ ابوسفیان کے تو چاہا کہ معلوم کرین حال انکے موافقت کرتے ہین آپکی یا نہین پس جواب دیا انہون نے بہت اچھا جواب ساتھ موافقت پوری کے اس بارہ مین بھی اور اور بارہ مین بھی اور انمین رغبت دلانی اوپر اپنے مشورے کے صحابہ کو اور عقلمندون کو بسبب سنت پس کہا سعد نے یا رسول اللہ قسم ہے اوس ذات پاک کی کہ جان میری اوسکے ہاتھ مین ہے اگر حکم کیجیے آپ ہمکو یہ کہ داخل کرین ہم سواری کے جانورون کو دریا مین تو البتہ ڈالدین ہم اونکو دریا مین یعنی اگر زمین پر تو کیا اگر آپ فرمائیے تو دریا مین پیٹہہ جاوین اور اگر فرمایئے آپ ہمکو یہ کہ ماریں ہم جگر اونٹون اور گھوڑون کے برک غماد تک تو البتہ کرین ہم **ف** لفظ برک ساتھ زیر با اور تیہہ اوسکی کے اور جزم رے کے اور غماد ساتھ زیر غین کے اور پیش اوسکی کے اور بعضون نے ساتھ زبر کے بھی کہا ہے نام ایک شہر کا ہے یمن کے شہرون مین سے یا پرلی کنارہ بحر مین یا انتہا آبادی کا اور مارنا گھوڑون وغیرہ کے جگرون کا کنایہ ہے سفر ہانکنے اونکے سے کہ وقت سواری کے اور دوڑنے کے پانون سوار کے اونکے جگرون پر لگتے جاتے تھے پس معنی یہ اگر آپ حکم کیجیے ہمکو بہت چلنے کا یعنی جلدی سفر کرنیکا مثلا برک غماد تک کہ نہایت دور ہے تو بجا لاوین ہم حکم آپکا **ت** کہا انس نے پس بلایا اور برانگیختہ کیا آنحضرت نے لوگون کو اور مہاجرین اور انصار کو نکلنے پس نکلے آپ چلے لوگ یہانتک کہ اوترے بدر مین کہ نام ایک جگہ کا ہے درمیان مکہ اور مدینہ کے پس فرمایا حضرت نے کہ یہ جگہ ہلاک ہونے اور پڑنے فلانی کی ہے یعنی نام ایک کا اون اشقیا مین سے لیتے تھے اور رکہتے تھے ہاتھ اپنا زمین پر یعنی تعین جگہ کے لیے اس جگہ اور اس جگہ یعنی ہر ایک کی جگہ تعین کرتے تھے اور اشارہ کرتے تھے یہان تک کہ شمار کیا سترکفار کو اور اونکی جگہون کو کہ فلانا یہان مارا پڑا ہوگا اور فلانا یہان الخ کہا انس نے پس نہ دور ہوا اور نہ تجاوز کیا کسی نے اونمین سے اوس جگہ سے کہ ہاتھ رکھا تھا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نقل کی یہ مسلم نے **ف** یعنی اوس جگہ مارا گیا **وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَهُوَ فِي قُبَّةٍ يَوْمَ بَدْرٍ اللَّهُمَّ أَنْشُدُكَ عَهْدَكَ وَوَعْدَكَ اللَّهُمَّ إِنْ تَشَأْ لَا تُعْبَدْ بَعْدَ الْيَوْمِ فَأَخَذَ أَبُو بَكْرٍ بِيَدِهِ فَقَالَ حَسْبُكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلْحَحْتَ عَلَى رَبِّكَ فَخَرَجَ وَهُوَ يَثِبُ فِي الدِّرْعِ وَهُوَ يَقُولُ سَيُهْزَمُ الْجَمْعُ وَيُوَلُّونَ الدُّبُرَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ** اور روایت ہے ابن عباس سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس حال مین کہ وہ خیمہ مین تھے روز بدر کے یا الٰہی مانگتا ہون مین تجھسے امان تیری اور ایفا وعدہ تیرا کہ کیا ہے نصرت کا یعنی اس آیت مین **وَإِذْ يَعِدُكُمُ اللَّهُ إِحْدَى الطَّائِفَتَيْنِ أَنَّهَا لَكُمْ** الخ خداوندا اگر چاہے تو یعنی ہلاک ہونا مومنون کا تو نہ عبادت کیا جاویگا تو بعد آج کے دن کے **ف** یعنی اس لیے کہ نہین باقی رہیگا روی زمین پر کوئی مسلمان اگر کوئی کہے کہ آنحضرت تو بڑے عارف باللہ اور جانتے تھے کہ اللہ تعالے وعدہ فرماکر خلاف نہین کرتا پس کیا تھی وجہ اس سوال کی تو جواب اسکا یہ ہوگا کہ دعا کرنیکا حکم ہے دعا کرنیوالا چاہے حصول مطلب کو پاچکا ہو علم باللہ مقتضی ہے خوف رکہنے کو اوس سے اور خوف الٰہی نہین رفع ہوتا انبیا علیہم السلام سے پس جائز ہے کہ حضرت کو یہ خوف ہو کہ مبادا کوئی چیز مانع نصرت کی میری طرف سے یا میرے اصحاب کی طرف سے پیدا ہوا اور روکی جاوے نصرت موعود اور یہ بھی احتمال ہے کہ آنحضرت سے وعدہ نصرت کا تھا لیکن وقت معین نہین کیا گیا پس آنحضرت ڈرنے تاخیر وقت سے پس دعا کی اللہ تعالے سے کہ وفا وعدہ فرما آج ہی اور شاید کہ آنحضرت کو استحضار ہوا ہو **وَاللَّهُ هُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيدُ إِنْ يَشَأْ يُذْهِبْكُمْ** کے مضمون کا اور آیت **إِنَّ اللَّهَ لَغَنِيٌّ عَنِ الْعَالَمِينَ** کے مضمون کا کہ دلالت کرتی ہین یہ آیتین اللہ تعالے کی بے پروائی پر پس بنظر خضوران معانی کی دعا کی چنانچہ امام غزالی رح نے لکھا ہے کہ حال آنحضرت کا نہایت کامل تھا اور نظر اونکی علم پر آپکا ہیچ صفات غنا اور لاابالی درگاہ حق کے اور سطوت اور جلال اوسکی کے تھا وسیع تھا اور نظر ابوبکر رض کی فقط ظاہر ہی کی وعدے پر تھی اور اسکی تحقیق سے اوپر کہ رسالہ التسلیہ المصاب مین بعض محققین سے حضرت شیخ عبد الحق نے ذکر کی ہے اور کچہ اونکی شرح عربی مین بھی مذکور ہے **ت** پس پکڑا ابوبکر رض نے دست مبارک حضرت کا اور کہا کہ بس ہے تمکو یہ قدر دعا کرنی یا رسول اللہ بہت مبالغہ کیا تمنے یا رسول اللہ دعا کرنے مین اپنے پروردگار سے **ف** مبالغہ کرنا آنحضرت کا دعا مین باوجود تھا اعتماد کے بسبب تھا واسطے دلیر کرنے اور ثابت قدم رہنے اور تقویت دل صحابہ کی اسلیے کہ وہ جانتے تھے کہ دعا آنحضرت کی مستجاب ہے بلا

خصوصاً جبکہ مبالغہ کرین اوس مین ترجمہ پس نکلی آنحضرت ﷺ بہی جلدی کرتی ہوئی مارے خوشی کی حالانکہ تہی زرہ پہنی ہوئی اور وہ پڑہتی تہی یہ آیت کہ اوسکے نزدیک
اور پہر قریب ہی کہ شکست دی جاویگی جماعت کفار کو اور پہیرینگی پشت نقل کی یہ بخاری نی ف ع چونکہ آنحضرت درمیان خوف و رجا کی تہی
اس جانب امید کی غالب آئی آپ پر بسبب دعا الٰہی کی پس خوش ہوکر اوٹہی اور خبر دی مشرکون کی شکست اور مومنون کی نصرت کی بطریق معجزہ کی کہ ظاہر کیا
اونہی بسبب مطلع کرنی خدا تعالیٰ کی اونکو غیب پر وعنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال یوم بدر ہذا جبریل آخذ برأس فرسہ علیہ اداۃ
الحرب رواہ البخاری اور یہ بہی روایت ہی ابن عباس سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا دن بدر کی یہ جبرئیل ہیں پکڑی ہوئی ہیں سر گہوڑی کا یعنی
باگ اوسکی پکڑی ہوئی مستعد ہیں جنگ کے لئی درحالیکہ جبرئیل پر ہے اسباب لڑائی کا نقل کی بخاری نی ف ع معجزہ یہان یہ ہے کہ دیکہا آنحضرت ﷺ نی جبرئیل کو
واسطی جنگ کرنیکی ہمراہ اونکی روز بدر کی اور بدر ایک کنواں ہی مشہور چار منزل مدینہ سے اور درمیان ہی مکہ اور مدینہ کے ہے اور غزوہ بدر کا ہوا روز جمعہ سترہوین
تاریخ رمضان کی سنہ دو ہجری میں وعنہ قال بینما رجل من المسلمین یومئذ یشتد فی اثر رجل من المشرکین امامہ
اذ سمع ضربۃ بالسوط فوقہ وصوت الفارس یقول اقدم حیزوم اذ نظر الی المشرک امامہ خر مستلقیا
فنظر الیہ فاذا ہو قد خطم انفہ وشق وجہہ کضربۃ السوط فاخضر ذلک اجمع فجاء الانصاری فحدث رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال صدقت ذلک من مدد السماء الثالثۃ فقتلوا یومئذ سبعین واسروا سبعین رواہ مسلم
اور یہ بہی ابن عباس سے ہی کہ کہا اوس وقت ایک شخص یعنی انصاری مسلمانون میں سے روز جنگ بدر کی دوڑتا تہا اور حملہ کرتا تہا پیچہی ایک شخص کے مشرکون
میں سے کہ آگی اوس مسلمان کی تہا ناگہان اوس مرد مسلمان نی سنی آواز کوڑی کی مارنی کی اوپر مشرک کی اور سنی آواز سوار کی کہ کہتا ہی اقدم کر اے حیزوم
ف ع اقدام و آنا جنگ میں اور شجاعت کرنی یا آگی بڑہ اے حیزوم اور لفظ اقدم بمعنی اول کی ساتہ زبر ہمزہ اور جزم قاف اور زیر دال کے ہے
اور وجہ ثانی پر ساتہ پیش ہمزہ اور پیش دال کے اور مشہور روایت اول ہی ہی اور حیزوم ساتہ زبر ح مہملہ اور جزم ی کی اور پیش ز کی نام جبرئیل کے
گہوڑی کا ہی کذا فی القاموس اور بعضون نی کہا کہ نام ایک اور فرشتہ کی گہوڑی کا ہی ترجمہ ناگہان دیکہا اوس مسلمان نی طرف مشرک کی آگی اپنی کہ گرا
چت ہوکر پہر دیکہا طرف اوس مشرک کی پس ناگہان نشان پڑگیا تہا اوسکی ناک پر اور شق ہوگیا تہا منہ اوسکا یعنی طول میں مانند مار کوڑی کی پس
سبز ہوگئی تہی تمام جگہ مارنی کی یعنی جیسکہ باقی رہتا ہی نشان ضرب کا سبز و سیاہ اور پہونچا تہا زخم ولید بن مغیرہ کی ناک پر روز بدر کی اور باقی رہا تہا اثر اوسکا
اوسکی ناک پر چنانچہ اوسپر اشارہ ہی اس آیت میں سنسمہ علی الخرطوم ترجمہ پس آیا انصاری یعنی وہی مرد مسلمان کہ جسنی دیکہا مشرک کو اوس
حال پر اور بیان کیا آنحضرت ﷺ سے یعنی سارا ماجرا مشرک کا پس فرمایا آنحضرت ﷺ نے کہ سچ کہتا ہی تو ف ع اس سے یہ معلوم ہوا کہ کشف کرامت ہی صحابہ کی لئی
اور کرامت تابعون کی بمنزلہ معجزہ متبوع کی ہی خصوصاً جس صورت میں کہ وقوع اوسکا بہ روبہی کی ہو اور حاصل ہوا ہو وہ بسبب برکت نبی کی یا کہا جاے
کہ خبر دی اوسکی صحابی ثقہ نے اور تصدیق کیا اوسکو صادق مصدوق یعنی آنحضرت ﷺ نی پس صحیح ہوا شمار کرنا اوسکا معجزون میں ترجمہ پہر فرمایا
حضرت ﷺ نے کہ یہ فرشتہ تیسری آسمان کی کومک سے تہا پس قتل کیا مسلمانون نی اوس دن ستر کو اور قید کیا ستر کو نقل کی یہ مسلم نی وعن سعد بن
ابی وقاص قال رأیت عن یمین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وعن شمالہ یوم احد رجلین علیہما ثیاب بیض یقاتلان
کاشد القتال ما رأیتہما قبل ولا بعد یعنی جبرئیل ومیکائیل متفق علیہ اور روایت ہے سعد بن وقاص سے کہ کہا کہ دیکہا میں نے
داہنی طرف پیغمبر خدا کی اور بائین طرف اونکی دن احد کی دو شخصون کو کہ اوپر تہی سفید کپڑی ف ع ظاہر یہی ہے کہ وہ دونون فرشتی بطور تفرق کی تہی
یعنی ایک داہنی طرف تہا اور ایک بائین طرف والا وہ چار ہو جاتی ہیں ترجمہ لڑتی تہی دونون مانند سخت ترین لڑائی آدمیون کی نہیں دیکہا میں نی

اون دونون کو پہلی اس سی اور نہ پیچہی اسکے یعنی پس متعین ہوا کہ وہ فرشتون مین سی تہی یعنی جبرئیل اور میکائیل نقل کی بخاری اور مسلم نی ف ح ع نفیس
راوی سی ہی او شاید کہ پہچانا ہو اوسنی یہ دلیل سی اور یا آنحضرت سے سنا ہو **وعن** البراء قال بعث النبی صلی اللہ علیہ وسلم رھطا الی
ابی رافع فدخل علیہ عبد اللہ بن عتیک بیتہ لیلا وھو نائم فقتلہ فقال عبد اللہ بن عتیک فوضعت السیف فی بطنہ حتی
اخذ فی ظہرہ فعرفت انی قتلتہ فجعلت افتح الابواب حتی انتہیت الی درجۃ فوضعت رجلی فوقعت فی لیلۃ مقمرۃ
فانکسرت ساقی فعصبتہا بعمامۃ فانطلقت الی اصحابی فانتہیت الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فحدثتہ فقال ابسط رجلک فبسطت
رجلی فمسحہا فکانما لم اشتکہا قط رواہ البخاری م اور روایت ہی براسی کہ بہیجا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ایک جماعت کو طرف ابی رافع کی ف ع
کہ ایک یہودی تہا کنیت اوسکی ابو الحقیق تہی بڑا دشمن تہا آنحضرت کا کہ عہد شکنیان کین اور فتنی برپا کیے اور حضرت کی ہجو کہی اور اپنی قلعہ مین پناہ ڈہونڈہی تہی خ
سچا وکیا آنحضرت سے پس آنحضرت نی کتنی ایک صحابہ کو بہیجا کہ مار ڈالین اوسکو ترجمہ پس گئی ابو رافع کی پاس عبد اللہ بن عتیک اوسکی گہر مین رات کو اس حال
مین کہ وہ سوتا تہا پس مار ڈالا اوسکو پس کہا عبد اللہ بن عتیک نے کہ پس رکہی مین نی تلوار اوسکی پیٹ مین یہانتک کہ پہونچی اوسکی پیٹہہ کی طرف پس معلوم کیا
مین نی مار لیا اوسکو پس شروع کیا مین نی کہولنی دروازے ف ح اوسکی قلعہ کی تا اندر آوین وہ لوگ بہی کہ بہیجی تہی آپ نے ساتہ اوسکی مارنیکی لیے اور باہر کہڑی تہی اور
شریک ہوین اوس قصہ مین اور عبد اللہ بن عتیک عجب حیلہ سی پہونچی تہی چنانچہ مفصل بیان اوسکا تاریخ کی کتابون مین مذکور ہی اور صحیح بخاری مین اور
ہی کتاب المغازی کی اوائل مین بعد از غزوہ بدر کے حدیث اوسکی مذکور ہی اور نہایت غریب و عجیب ہی انتہی اور ملا علی رح نی لکہا کہ شاید عبد اللہ نی دروازے
بعد کہولنی کی اون بارہ مین بند کر دیے ہونگی واسطے محافظت راہ اپنی کی کہ پیچہی سی کوئی اور نہ آجاوے یا گہسی ہون اوسکی پاس اور راہ سی ترجمہ
یہان تک کہ پہونچا مین طرف زینی کی پس رکہا مین نی پانون اپنا یعنی بگمان اسکی کہ مین پہونچا زمین پر پس گر پڑا مین زینی سی چاندنی رات مین ف
ع کہا طیبی نی کہ تہا سبب انکی گر پڑنیکا زمین پر یہ کہ چاندنی واقع اور داخل ہو گئی زینہ مین پس انہون نی گمان کیا کہ پایہ زینی کا برابر ہی زمین کی پس
گر پڑی اوپر سی زمین پر ترجمہ پس ٹوٹ گئی پنڈلی میری پس باندہا مین نی اوسکو پگڑی سی پہر چلا مین طرف یارون اپنی کی کہ قلعہ کی نیچی کہڑی تہی
پس پہونچا مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی جناب مین یعنی ساتہ یارون اپنی کی اور بیان کیا مین نی اونسی سارا ماجرا پس فرمایا آنحضرت نی کہ پہیلا دو پانون
اپنا پس پہیلایا مین نی پانون اپنا پس ہاتہ پہیرا آنحضرت نی پانون پر پس اچہا ہو گیا پانون گویا کہ دکہا ہی نہین تہا کبہی نقل کی بخاری نی **وعن**
جابر قال انا یوم الخندق نحفر فعرضت کدیۃ شدیدۃ فجاءوا النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقالوا ھذہ کدیۃ عرضت فی الخندق فقال
انا نازل ثم قام وبطنہ معصوب بحجر ولبثنا ثلثۃ ایام لا نذوق ذواقا فاخذ النبی صلی اللہ علیہ وسلم المعول فضرب فعاد
کثیبا اھیل فانکفأت الی امراتی فقلت ھل عندک شیء فانی رایت بالنبی صلی اللہ علیہ وسلم خمصا شدیدا فاخرجت جرابا
فیہ صاع من شعیر ولنا بہیمۃ داجن فذبحتہا وطحنت الشعیر حتی جعلنا اللحم فی البرمۃ ثم جئت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فساررتہ
فقلت یا رسول اللہ ذبحنا بہیمۃ لنا وطحنت صاعا من شعیر فتعال انت ونفر معک فصاح النبی صلی اللہ علیہ وسلم یا اھل
الخندق ان جابرا صنع سورا فحیہلا بکم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تنزلن برمتکم ولا تخبزن عجینکم حتی اجیء وجاء
فاخرجت لہ عجینا فبصق فیہ وبارک ثم عمد الی برمتنا فبصق وبارک ثم قال ادع خابزۃ فلتخبز معک واقدحی من برمتکم ولا تنزلوھا
وھم الف فاقسم باللہ لاکلوا حتی ترکوہ وانحرفوا وان برمتنا لتغط کما ھی وان عجیننا لیخبز کما ھو متفق علیہ
اور روایت ہی جابر سی کہا کہ تحقیق ہم یعنی صحابہ در خندق کی کہ عبارت ہی غزوہ احزاب سے کہودتی تہی یعنی خندق گرد مدینہ درمیان ہم اور درمیان دشمنون کی

پس ہو دا ہوا ایک پتھر سخت پس آئی صحابہ آنحضرت کی پاس اور عرض کیا کہ یہ پتھر سخت ہے کہ ظاہر ہوا ہی ایک خندق میں پس آیا آنحضرت کہ بیچ اترے دیکھا
یعنی خندق میں پھر کھڑی ہوئی حضرت اور پیٹ حضرت کا بندہا ہوا تہا ساتہ پتہر کی یعنی بسبب شدت بھوک کی اور ہی تہی ہم تین دن اس حال میں کہ نہ چکہتی تہی ہم
کوئی چیز چکہنی کی ف ح ذوق ہر اول ہی وہ چیز کہ چکہی جاوی قسم کہانی اور پینی ہی یعنی بہوکی تہی اور تین روز گذری تہی کہ کچہہ نہ کہایا تہا ت پس لیا آنحضرت نے
کدال پاکہ لا اور مارا اوس پتہر کو پس ہو گیا وہ پتہر سخت ریت بہیلی جابر کہتی ہیں کہ پہرا میں اور گیا میں طرف بیوی اپنی کی کہ گہر میں تہی اور نام اوسکا سہیلہ بنت معوذ
انصاری تہا پس کہا میں نی کہ کیا ہی تیرے پاس کچہہ یعنی کہانی کی چیز پس تحقیق دیکہا ہی میں نے آنحضرت پر اثر بہوک شدید کا پس نکالا اوس نے ہی ایک تہیلا کہ اوس
قریب ساڑہی تین سیر کی جو تہی اور تہا ہمارے پاس ایک بچہ بکری کا یا ونبہ کا یا بہیڑ کا پلا ہوا گہر کا پس ذبح کیا میں نے اوسکو اور پیسی بیوی نی جو یہانتک کہ ڈالا ہم نی گوشت ہانڈی
میں پہر آیا میں پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس اور چپکی سی عرض کیا میں نے پس کہا میں نے یا رسول اللہ ذبح کیا ہی ہم نی ایک چہوٹا سا بچہ بکری کا اور پیسی ہیں میری بیوی نے
قریب ساڑہی تین سیر کی جو یعنی اسقدر تو حاضر ہی پس آئیے آپ اور کچہہ لوگ ساتہ آپکی پس آواز دی آنحضرت نی کہ ای اہل خندق تحقیق جابر نی طیار کی ہی مہمانی
ف ح لفظ سور ساتہ پیش سین اور جزم واو کی کہانا ضیافت کا یہ لفظ فارسی ہی کہ آنحضرت کی زبان مبارک پر جاری ہوا اور کتنی لفظ اور بہی ہیں فارسی کی
کہ آنحضرت نے اونکو مشرف کیا ہی ت پس جلدی چلو تم فرمایا آنحضرت نے کہ نہ اوتارنا تم ہانڈی اپنی اور نہ پکانا تم آٹا اپنا یہانتک کہ آؤں میں اور تشریف لائے حضرت
پس نکال لایا میں واسطے حضرت کے آٹا گندہا ہوا پس آپ نے اوس میں ڈالا لعاب اپنے اوس میں اور دعا برکت کی کی اوسکی لیے پہر قصد کیا طرف ہانڈی ہماری کی پس آپ نے اوس میں ڈالا اور دعا
برکت کی پہر فرمایا یعنی میری بیوی کو کہ بلا روٹی پکانی والی کو پس چاہیے کہ پکاوی وہ ساتہ تیری اور نکال گوشت ساتہ چمچی کی ہانڈی اپنی میں سی اور نہ اوتارو ہانڈی کو
چولہی پر سی کہا جابر نے اور تہی اہل خندق ہزار آدمی یعنی تین روز کی بہوکی سیر ہو کر پس قسم کہاتا ہوں میں اللہ کی البتہ کہایا سب نے یعنی کہانی میں سی یہانتک کہ
باقی چہوڑا اوسکو اور پہرے اس حال میں کہ تحقیق ہانڈی ہماری البتہ جوش مارتی تہی جیسیکہ تہی اور تحقیق آٹا ہمارا پکایا جاتا تہا جیسیکہ تہا نقل کی بخاری اور مسلم نی
ف ح یعنی دونوں چیزیں جونکی تہوں نہیں ہی تمام اون منبع البرکات صلعم سی ہی کی برکت سی تہا کہ زمین و آسمان اور ظاہر و باطن اونکی برکتوں سی بہرا ہوا ہی
اور سوا اسکے بہت معجزہ ہوئی ہیں حضرت سی بڑہ جانا تہوڑی سی کہانی کا اور جوش مارنا پانی کا اور بہت سا ہو جانا اوسکا اور تسبیح کرنا طعام کا اور رونا اور چلانا تنہ درخت
خرما کا وغیر ذلک جو مشہور ہیں یہانتک کہ مجموعہ اونکا ہو گیا ہی بمنزلہ تواتر کی اور حاصل ہوا ہی علم قطعی بسبب اونکی اور علمائے اعلام نی جمع کی ہیں دلیلیں نبوت
کی اپنی کتابوں میں اور بہت اچہی ان سب میں کتاب بیہقی کی ہی نام ہی دلائل النبوت **وعن** ابی قتادۃ ان رسول اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لعمار حین
یحفر الخندق فجعل یمسح رأسہ ویقول بؤس ابن سمیۃ تقتلک الفئۃ الباغیۃ رواہ مسلم اور روایت ہی ابی قتادہ صحابی سی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا
عمار بن یاسر کو اوس وقت کہ کہودتی تہی خندق یا عمار خندق کو پس شروع کیا آنحضرت نے کہ ہاتہ پہیرتی تہی عمار کی سر پر اور جہاڑتی تہی گرد اونکی سر سی اور فرماتی تہی ای شدت
اور مشقت اور محنت بیٹی سمیہ کی ف ح سمیہ ساتہ پیش سین مہملہ کی اور زبر میم اور تشدید کی نام عمار کی ماں کا ہی کہ مسلمان ہوئی تہی مکہ میں اور عذاب کی گئی بسبب
دین خدا کی اور نہ پہری دین سی یہانتک کہ خنجر مارا ابو جہل لعین نی اونکی فرج میں اور مار ڈالا اونکو پس آنحضرت عمار کی سختی اور محنت کو یاد کرتی ہیں اور ندا کرتی ہیں
اوسکو کہ ای شدت عمار کی حاضر ہو پس وقت تیرا ہی اور حقیقت میں مراد ندا کرنا عمار کا ہی چنانچہ پہلی فرمایا ت کہ قتل کریگی تجہکو ایک جماعت کہ بغاوت کرینگی اور
نکلجاوینگی امام برحق کی اطاعت سے نقل کی یہ مسلم نی ف ح کہا طیبی نی کہ رحم کہایا آنحضرت نے عمار پر بسبب شدت کی کہ پڑیگی اوس میں عمار کہ وہ قتل کرنا جماعت باغیہ کا ہی
اور مراد اس جماعت سی معاویہ اور قوم اونکی ہی پہلی کہ قتل عمار کا صفین کی لڑائی میں ہوا اور عمار ساتہ امیر المومنین علی رضہ کی تہی اور حضرت علی کی حقیت کے دلیلوں میں
ہی اس قضیہ میں جیسا کہ آیا ہی کہ عمرو بن العاص معاویہ کی پاس آئی کہ عجب مشکل پیش آیا کہ عمار بن یاسر ہمارے ہاتہ سی مارا گیا معاویہ نے کہا کہ مشکل کیا ہی کہا عمرو نے کہ میں نے
سنا کہ آنحضرت نے فرمایا عمار کو کہ قتل کریگی تجہکو جماعت باغیہ معاویہ نی کہا کہ ہمنی عمار کو نہیں مارا علی نی مارا اوسکو جنگ میں لایا اور منقول ہی کہ معاویہ تاویل کرتی تہی اس حدیث کی

مضمون میں کہتی تہی نحن فئۃ باغیۃ طالبۃ لدم عثمان اور جو صحیح تحریر ہے اوسے بعضی اخبار میں لائی ہیں کہ معاویہ نے عمرو بن العاص کو کہا کہ تو عجب سے کہ اپنی ہی
کتہ میں پہسلا جاتا ہی یعنی ایک لٹی کی شخص کی ماری جاسی ہمارے پیرامی ہی الگ ہوئی چاہتا ہی واللہ اعلم اور حاصل یہ کہ اس حدیث میں تین معجزی ہیں ایک تو یہ کہ عمار
قتل کیا جاویگا اور دوسرا یہ کہ وہ مظلوم ہوگا اور تیسرا یہ کہ قاتل اوسکا باغی ہوگا باغیون میں سی اور سب صادق و حق ہی پہر کہا ہی نی یعنی ملا علی نی شیخ اکمل الدین کو
کہ کہا ظاہر یہی ہی کہ دونون تاویلیں مذکورین کرنی معاویہ سے افترا ہی اور تشنیع کیتا ہی مولف کہتا ہی بہائیو اس حدیث کو دیکھکر کہیں زبان لعن اور طعن کی
معاویہ کی حق میں نہ کہولنی لگنا اسلیے کہ فرمایا ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ ڈرو تم اللہ سی میری صحابہ کی حق میں ڈرو تم اللہ سی میری صحابہ کی حق میں نہ کرنا
تم اونکو نشانہ بعد میرے یعنی برا نہ کہنا اونکو پس جس شخص نی کہ دوست کہا اونکو پس میری محبت کے سبب سے دوست کہا اونکو اور جسنی مبغوض رکہا اونکو پس میری بغض کے
سبب سے مبغوض رکہا اونکو اور جسنی ایذا دی اونکو پس تحقیق اوسنی ایذا دی مجکو اور جسنی ایذا دی مجکو پس تحقیق اوسنی ایذا دی اللہ کو اور جسنی ایذا دی اللہ کو پس قریب ہے
کہ پکڑیگا اوسکو اللہ یعنی عذاب میں یہ حدیث ترمذی نی روایت کی ہی چنانچہ اس کتاب میں بہی باب فضائل صحابہ کی میں آویگی اور بہت سی حدیثیں ہیں کہ دلالت
کرتی ہیں اسپر کہ سکوت ہی بہتر ہی ازانجملہ یہ ایک حدیث کافی ہی کہ فرمایا آنحضرت صلعم نی من سکت سلم ومن سلم نجا اور بعضی حدیثیں انکی فضائل میں بہی آئی ہیں
چنانچہ ایک حدیث باب علامات النبوۃ میں انس سی گذری ہی کہ حضرت نی فرمایا کہ ایک جماعت لوگون کی میری امت میں سے روبرو کی گئی میری اسحال میں کہ جہاد
کرتی ہیں راہ خدا میں سوار ہوتے ہیں پشت دریا پر مانند بادشاہون کے تختون پر الخ پس وہی معاویہ و لشکر اونکا تہا کہ جہاد کیا کفار پر مفصل اوسکو مقام مذکور میں دیکہنا
چاہیئی غرضکہ اونکو برا کہنی اور بغض رکہنی اونسی کہ شعبہ رفض کا ہی بچاوی اللہ تعالی اس عقیدہ بدسی کہ بعضی سنی ہی بسبب جہل کی اس بلا میں مبتلا ہیں نہیں
دیکہتی شرح فقہ اکبر میں کہ ملا علی قاری نی اس قضیہ کو خطاء اجتہادی پر حمل کیا ہی پس پاک رکہنا چاہیے اہل سنت کو اپنی دل کی تئیں اہل بیت اطہار رض کی بغض سی
اور تمام صحابہ کرام رض کی بغض سی اور مہر سکوت کہنی چاہیے زبان پر بیت کار کن کار بگذر از گفتار ۰ کہ درین راہ کار دارد کار ۰ ای بہائیو ہمکو اسپر عمل کرنا چاہیے کہ
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا ہی لیحجزک عن الناس ما تعلم من نفسک و فرمایا ہی لا تذکروا الناس الا بخیر اور غور تو کرو کہ جب اللہ تعالی فرماوی ونزعنا ما فی صدورہم
من غل اخوانا علی سرر متقابلین تو ہماری کیا کم بختی ہی کہ اللہ تعالی تو اونکی صفائی کا متکفل ہووے اور ہم اپنی زبانیں گندی کریں اونکی طعن و تشنیع سی اعاذنا
اللہ ووفقنا لما یحب ویرضی وعن سلیمان بن صرد قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم حین اجلی الاحزاب عنہ الآن نغزوہم ولا یغزوننا
نحن نسیر الیہم رواہ البخاری ۔ اور روایت ہی سلیمان بن صرد سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اوسوقت کہ متفرق ہو گئی اور چلی گئی گروہ کفار کے
حضرت کے مقابلہ سی ف ح یعنی غزوہ خندق میں آنحضرت کی جنگ عداوت پر اجتماع اتفاق کیا تہا تمام وہان کی کفار نی چنانچہ اسلیے اوسکو غزوہ احزاب بہی
کہتی ہیں کہ مشرک اور یہود تمام گروہ کفار کی ہزار ہا اتفاق کر کر مدینہ پر چڑہ آئی تہی اور گروہ قریش کا سردار ابوسفیان تہا اسیطرح اور جماعات کفار ادہر
ادہر سی آئی تہی اور گرد اگرد مدینہ پر قریب ایک مہینی کی کہ اونمیں لڑائی نہوتی تہی مگر کچہ تیر اندازی اور پتہراو ہوتا تہا آپسمیں یہانتک کہ پروردگار تعالی نی بطریق قدرت
مدد اپنی کہ بہیجی ہوا اور لشکر ملائکہ کی کہ کفار نہ دیکہتی تہی اونکو اور ڈالا اونکی دلون میں رعب پس رہم و برہم ہوئی چنانچہ مفصل قصہ تاریخ اور حدیث کی کتابون
میں مذکور ہی اوسوقت آنحضرت نی بطریق دینی خبر غیب کی فرمایا ترجمہ کہ ابہی بعد اوسوقت کے جہاد کرینگی ہم اونپر یعنی ابتداءً اور وہ نہیں لڑینگی ہم سی ہم چلینگی طرف اونکی نقل
کی یہ بخاری نی ف ح یعنی اور نہیں آوینگی طرف ہماری اور ایسا ہی ہوا کہ بعد اس غزوہ کی قدم مشرکون کا مدینہ میں واسطی جنگ مسلمانون کی نہ آیا اور مسلمان
اونپر چڑہ چڑہ گئی اور فتحیں کیں غرضکہ حضرت نی خبر دی کہ آج سی شوکت مشرکون کی کم ہو گئی اور ایسا ہی ہوا اور ہوا یہ معجزہ حضرت کا وعن عائشۃ قالت
لما رجع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من الخندق ووضع السلاح واغتسل اتاہ جبریل وہو ینفض راسہ من الغبار فقال قد وضعت
السلاح واللہ ما وضعتہ اخرج الیہم فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاین فاشار الی بنی قریظۃ فخرج النبی صلی اللہ علیہ وسلم

الیہم متفق علیہ وفی روایۃ للبخاری قال کانی انظر الی الغبار ساطعا فی زقاق بنی غنم موکب جبرئیل علیہ السلام حین سار رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم الی بنی قریظۃ ۔ روایت ہے عائشہ سے کہ کہا جبکہ پہرے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ خندق سے اور رکہی ہتیار یعنی اوتارے اپنے بدن سے
بسبب فارغ ہونے کی جنگ سے اور غسل کیا ف ح ع یعنی ارادہ غسل کا کیا اور بعضی روایتوں میں آیا ہے کہ ایک جانب سر کی دہوئی تہی یعنی ہنوز غسل پورا نہ کیا
ترجمہ کہ آئی حضرت کے پاس جبرئیل اس حال میں کہ آنحضرت یا جبرئیل جہاڑتے تہی سر اپنا اور پاک کرتی تہی گرد سے کہ پہنچی تہی غزوہ خندق میں پس کہا جبرئیل نے آنحضرت کو کہ تحقیق
آپنے تو رکہی ہتیار قسم ہے اللہ کی میں نے نہیں رکہی تہی ہتیار چنانچہ دیکہتی ہو تم نکلو طرف ان کافروں کے پس فرمایا آنحضرت نے پس کہاں قصد کروں میں
اور کنکی طرف نکلوں پس اشارہ کیا جبرئیل نے طرف بنی قریظہ کی ف ح کہ ایک قوم تہی یہود میں سے کہ مدینہ سے تین چار کوس پر رہتی تہی اور اونہوں نے
عہد شکنی کی تہی کہ ساتھ کیا تہا آخر اب تک اور وہ ایک قلعہ بہی رکہتی تہی کچہ نشان اوسکا اب بہی باقی ہے ترجمہ پس نکلی آنحضرت طرف بنی قریظہ کی ف
ع اور فتح دی اللہ تعالی نے آنحضرت کو اونپر اور کیفیت فتح کی اور قصہ اونکا تاریخ کی کتابوں میں اور بعضی تفسیروں میں مفصل مذکور ہے اور جو معجزے
کہ اس قضیہ میں واقع ہوئے ہیں بعضوں نے لکہی ہیں ترجمہ نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے اور بخاری کی ایک روایت میں یوں آیا ہے کہ کہا انس نے گویا
میں دیکہتا ہوں طرف غبار کی کہ اوٹہا تہا بیچ کوچہ بنی غنم کی ف ح ساتھ زا معجمہ اور جزم نون کی اور نون سے بہی آیا ہے نام ایک قبیلہ کا انصار میں سے
ترجمہ سواروں کی جماعت سے کہ ہمراہ جبرئیل کی تہی جسوقت چلی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم طرف بنی قریظہ کی ف ح ع ظاہر یہ ہے کہ اوس کوچہ میں
آنحضرت اور رفقت لوگوں کی نہ تہی پس دیکہنا اونہی غبار کا اوسمیں سے دلیل ہوا اسپر کہ یہ ملائکہ کی لشکر کی قدموں سے اوٹہا اور غالب یہ ہی کہ سوار اونکی جبرئیل کی تہی
اور جبرئیل ساتھ تہی اونکی یا وہ ساتھ تہی آنحضرت کے اور اضافت اونکی طرف جبرئیل کی اسلئے ہے کہ مانند تابعداروں اونکی کی تہی اور معجزہ بیان آنا جبرئیل کا
ہتیار باندہی ہوئی لشکر سمیت جنگ کی لئے اور دیکہنا غبار کا لشکر سے ہر چند کہ وہ بذاتہ معلوم نہوتی تہی وعن جابر قال عطش الناس یوم الحدیبیۃ
ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بین یدیہ رکوۃ فتوضأ منہا ثم اقبل الناس نحوہ قالوا لیس عندنا ماء نتوضأ بہ ونشرب الا ما فی
رکوتک فوضع النبی صلی اللہ علیہ وسلم یدہ فی الرکوۃ فجعل الماء یفور من بین اصابعہ کامثال العیون قال فشربنا وتوضأنا قیل
لجابر کم کنتم قال لو کنا مائۃ الف لکفانا کنا خمس عشرۃ مائۃ متفق علیہ اور روایت ہے جابر سے کہ پیاسی ہوئی لوگ دن حدیبیہ
کی حالانکہ آنحضرت کی آگی اونکی تہی چہاگل پس وضو کیا اوس سے پہر متوجہ ہوئے لوگ طرف آنحضرت کے عرض کیا کہ نہیں ہے ہمارے پاس پانی کہ وضو کریں ہم اوس سے
اور پیویں اوسکو مگر یہی پانی ہے کہ جو آپکی چہاگل میں ہے یعنی اور ظاہر کہ یہ نہیں کفایت کریگا سبکو پس رکہا آنحضرت نے اپنا دست مبارک چہاگل میں یعنی اوسکے
اندر یا اوسکی منہ میں پس لگا پانی جوش مارنے آنحضرت کی انگلیوں کی درمیان سے مانند چشموں کے کہا جابر نے پس پیا ہمنے اور وضو کیا ہمنے ف ع پس نہی
سعادت اونکی کہ کیسی طہارت ظاہر و باطن کی حاصل ہوئی اونکو اوس پانی سے کہ وہ افضل تہا سب اقسام پانیوں میں ترجمہ کہا گیا واسطے جابر کے کتنی تہی تم
یعنی اوسدن کہ کفایت کیا تمکو اور چونکہ تہا یہ سوال غیر مناسب مقام معجزہ میں کہا جابر نے یعنی اول جواب میں کہ اگر ہوتی ہم لاکہ یعنی مثلا تو البتہ کفایت کرتا
ہمکو پہر جواب دیا اونکی بات کا کہ تہی ہم پندرہ سو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف ح ظاہر عبارت یہ تہا کہ کہتی ہزار اور پانسو لیکن مقصود مبالغہ کرنا تہا بات
میں اور یہی ہے کہ اہل حدیبیہ جماعتیں تہیں جدا جدا ہر جماعت سو آدمی کی تہی کذا قیل وعن البراء بن عازب قال کنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
اربع عشرۃ مائۃ یوم الحدیبیۃ والحدیبیۃ بئر فنزحناہا فلم نترک فیہا قطرۃ فبلغ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاتاہا فجلس علی
شفیرہا ثم دعا باناء من ماء فتوضأ ثم مضمض ودعا ثم صبہ فیہا ثم قال دعوہا ساعۃ فاروا انفسہم ورکابہم حتی ارتحلوا رواہ البخاری
اور روایت ہے براء بن عازب سے کہ کہا تہی ہم ساتھ رسول خدا صلعم کی چودہ سو دن حدیبیہ کی ف اور جابر کی روایت میں پندرہ سو کہا اور بعضے کہتے ہیں

کر زیادہ چودہ سو تھی پس جسنی کہ پندرہ سو کہا اوسنی جبر کسر کیا یعنی کسر کو پورا کر دیا اور جسنی چودہ سو کہا کسر کو حذف کر دیا یا جماعت آتی تھی اور چلی جاتی تھی ایک وقت میں چودہ سو تھی اور ایک وقت میں پندرہ سو ہو گئی یا پندرہ سو تھی اور پھر چودہ سو رہ گئی یا بدراعلم بطن اور تخمین کے ہی ترجمہ اور حدیبیہ کہ تصحیح تخفیف سے ہی ہی نام ایک کنوئی کا ہی کہ مکہ سی دس بارہ کوس پر ہی پس کھینچا ہمنی پانی اوسکا پس چھوڑا ہمنی اوسمین ایک قطرہ پس پہونچی خبر آنحضرت صلعم کو پس آئی آنحضرت کنوئین کی پاس اور بیٹھی کنوئین کی کنارے پر پھر منگایا آنحضرت نی باسن پانی کا اور وضو کیا پھر بعد وضو کی پانی منہ میں لیا اور دعا کی پھر ڈالا آب دہن کنوئین میں پھر فرمایا چھوڑ دو اوس کنوئین کو ایک ساعت ف ع تا پھر جاوے شاید کہ اشارہ ہی اسپر کہ ساعت قلیل کے واقع ہو گی بتدریج اور مراد اس سی ساعت نجومیہ ہی نہ لغویہ یا مدت قلیلہ بحسب الاطلاقات عرفیہ کے ترجمہ پس خوب سیراب کیا لوگوں نی اپنی تئین اور اپنی سواری کی جانوروں کو یہانتک کہ کوچ کیا وہاں سی نقل کی یہ بخاری نی ف ع ظاہر یہ ہے کہ قضیہ جابر کا کہ اوپر کی حدیث میں مذکور ہوا پہلی تہا اس قضیہ سی اور معجزی حدیبیہ میں کئی ہوئی

وَعَنْ عَوْفٍ عَنْ اَبِیْ رَجَاءٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَیْنٍ قَالَ کُنَّا فِیْ سَفَرٍ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاشْتَکٰی اِلَیْہِ النَّاسُ مِنَ الْعَطَشِ فَنَزَلَ فَدَعَا فُلَانًا کَانَ یُسَمِّیْہِ اَبُوْ رَجَاءٍ وَنَسِیَہٗ عَوْفٌ وَدَعَا عَلِیًّا فَقَالَ اذْهَبَا فَابْتَغِیَا الْمَاءَ فَانْطَلَقَا فَتَلَقَّیَا امْرَاَۃً بَیْنَ مَزَادَتَیْنِ اَوْ سَطِیْحَتَیْنِ مِنْ مَاءٍ فَجَاءَا بِهَا اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاسْتَنْزَلُوْهَا عَنْ بَعِیْرِهَا وَدَعَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِاِنَاءٍ فَفَرَّغَ فِیْہِ مِنْ اَفْوَاهِ الْمَزَادَتَیْنِ وَنُوْدِیَ فِی النَّاسِ فَاسْتَقَوْا قَالَ فَشَرِبْنَا عِطَاشًا اَرْبَعِیْنَ رَجُلًا حَتّٰی رَوِیْنَا فَمَلَاْنَا کُلَّ قِرْبَۃٍ مَعَنَا وَاِدَاوَۃٍ وَاَیْمُ اللّٰہِ لَقَدْ اُقْلِعَ عَنْهَا وَاِنَّہٗ لَیُخَیَّلُ اِلَیْنَا اَنَّهَا اَشَدُّ مِلْاَۃً مِنْهَا حِیْنَ ابْتَدَاَ. مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ. اور روایت ہے عوف تابعی سی کہ نقل کی ابی رجا تابعی سی اونہوں نے عمران بن حصین صحابی سی کہ کہا تہی ہم ایک سفر میں ساتھ آنحضرت کے پس شکایت کی آنحضرت سی لوگوں نی پیاس کی پس اوترے آنحضرت اور بلایا فلانی شخص کو یعنی ایک شخص کا نام لیکر پکارا تہا نام لیتا تہا اوس فلانی کا ابو رجا کہ راوی ہی حدیث کا ہی عمران بن حصین سی اور بہول گیا اوسکی نام کو عوف کہ راوی ہی ابو رجا یعنی پس تعبیر کیا اوسکو لفظ فلان کر اور بلایا حضرت علی کو بہی پس فرمایا کہ جاؤ تم دونوں اور ڈہونڈہو پانی پس گئی دونوں یعنی علی اور وہ فلانا پس ملاقات کی اور دیکہا اون دونوں نی ایک عورت کو کہ بیٹھی ہی درمیان پکہال کی یا اونٹ پر پکہال اوس کی درمیان دونوں سطیحوں پانی کی اور سطیحیں بہی کہتی ہیں پکہال کو پس لائی وہ دونوں صحابی اوس عورت کو پکہال سمیت پاس نبی صلعم کی پس اوتارا اوس عورت کو اور بعضوں نے کہا اوسکی پکہال کو اونٹ پر سی اور منگوایا آنحضرت نے ایک باسن پس ڈالا پانی یعنی حکم کیا پانی کی ڈالنی کا اوس باسن میں پکہال کی مونہوں میں سی اور آواز دی گئی لوگوں میں کہ پانی دو آدمیں یعنی آپسمین ایک دوسرے کو پلاؤ اور لو بقدر حاجت اپنی کی پس لیا پانی سبھوں نی کہا عمران نی پس پیا ہمنی درحالیکہ پیاسی تہی ہم چالیس مرد یہانتک کہ سیراب ہوئی ہم پھر بہری ہر مشک اور ہر چھاگل کہ ہماری ساتھ یعنی جو باسن ہمارے پاس تہی بہر لئی اور قسم اللہ کی البتہ تحقیق رو کی گئی جماعت یعنی الگ ہوئی اور بہری اوس پکہال سی اور حال تحقیق شان یہی کہ البتہ شبہ ڈالا جاتا تہا طرف ہمارے یہ کہ وہ پکہال بہت بہری ہوئی ہی اپنی اوس وقت سے کہ شروع کیا تہا آنحضرت نی پانی لینا اوس سی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف ع یعنی سبھوں نی پانی پیا اور باسن بہر اور وہ پکہال زیادہ بہری ہوئی معلوم ہوتی تہی بہ نسبت اوس وقت کی کہ پہلی پانی لینا شروع کیا تہا اور اس حدیث کا تتمہ اور بہی ہی کہ آنحضرت نی کہانا اور غلہ دیا اوس عورت کو اور وہ اپنی قوم کی پاس گئی اور خبر دی کہ یہ شخص ساحر ہی کہ آسمان و زمین کے درمیان میں مانند اوسکی کوئی ساحر نہیں کے یا نبی برحق ہی الخ

وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ سِرْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَتّٰی نَزَلْنَا وَادِیًا اَفْیَحَ فَذَهَبَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقْضِیْ حَاجَتَہٗ فَلَمْ یَرَ شَیْئًا یَسْتَتِرُ بِہٖ وَاِذَا شَجَرَتَانِ بِشَاطِئِ الْوَادِیْ فَانْطَلَقَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلٰی اِحْدَاهُمَا فَاَخَذَ بِغُصْنٍ مِنْ اَغْصَانِهَا فَقَالَ انْقَادِیْ عَلَیَّ بِاِذْنِ اللّٰہِ فَانْقَادَتْ مَعَہٗ کَالْبَعِیْرِ الْمَخْشُوْشِ الَّذِیْ یُصَانِعُ قَائِدَہٗ حَتّٰی اَتَی الشَّجَرَۃَ الْاُخْرٰی فَاَخَذَ بِغُصْنٍ مِنْ اَغْصَانِهَا فَقَالَ انْقَادِیْ

عَلَیَّ بِاِذْنِ اللّٰہِ فَانْقَادَتْ مَعَہٗ کَذٰلِکَ حَتّٰی اِذَا کَانَ بِالْمَنْصَفِ مِمَّا بَیْنَہُمَا قَالَ الْتَئِمَا عَلَیَّ بِاِذْنِ اللّٰہِ فَالْتَأَمَتَا فَجَلَسْتُ اُحَدِّثُ نَفْسِیْ فَحَانَتْ مِنِّیْ لَفْتَۃٌ فَاِذَا اَنَا بِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مُقْبِلًا وَاِذَا الشَّجَرَتَانِ قَدِ افْتَرَقَتَا فَقَامَتْ کُلُّ وَاحِدَۃٍ مِّنْہُمَا عَلٰی سَاقٍ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے جابر سے کہا چلے ہم ساتھ آنحضرت کے یہانتک کہ اوترے ہم ایک کشادہ میں پس تشریف لیگئے آنحضرت رفع حاجت کے لیے یعنی پایخانہ پس نہ دیکھی کوئی چیز یعنی قسم دیوار یا ٹیلہ اور پتھر سے کہ پردہ کرین ساتھ اوسکے لوگون سے اور ناگہان دیکھے آنحضرت نے دو درخت بیچ کنارے میدان کے پس گئے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم طرف ایک کے اون دونون میں سے پس پکڑی ایک شاخ اوسکی شاخون میں سے اور فرمایا کہ فرمانبرداری کر میری یعنی واسطے پردہ کرنے کی میرے ساتھ حکم خدا تعالی کی پس گردن رکھی اوس درخت نے ساتھ آنحضرت کے مانند اونٹ نکیل پڑے ہوئے کی کہ فرمانبرداری کرتا ہے اپنے کھینچنے والے کی یہانتک کہ آئے آنحضرت دوسرے درخت کے پاس پس پکڑی ایک شاخ اوسکی شاخون میں سے اور فرمایا کہ تابعداری کر تو واسطے پردہ کرنے کی میرے ساتھ حکم خدا تعالی کی پس تابعداری کی ساتھ حضرت کے اوسیطرح کہ جیسے پہلے درخت نے کی تھی یہانتک کہ جسوقت ہوئے آنحضرت آدھوں آدہ راہ پر درمیان اون دونون کی یعنی بیچون بیچ مین اونکے فرمایا کہ قریب ہو جاؤ اور آپس مین اسحال مین کہ سایہ کرنیوالی ہو میرے ساتھ حکم خدا تعالی کی پس قریب ہو گئے وہ دونون یعنی یہانتک کہ رفع حاجت کے حضرت نے درمیان مین اون دونون کی جابر کہتے ہین پس بیٹھا مین اسحال مین کہ باتین کرتا تھا اپنے دل مین ف یعنی بیچ واقع ہونے اس امر عجیب کے کہ دیکھا مین نے حضرت سے اپنے دل سے کہتا تھا کہ یہ کیا ہے اور کیونکر ہوا یا اور کسی امر کی باتین دل مین کرتا تھا جیسے کہ عادت انسان کی ہوتی ہے کہ اپنے دل سے باتین کرتا ہے اور اوسکو حدیث نفس کہتے ہین ترجمہ پس ظاہر ہوا مجھسے التفات و دیکھنا ایک جانب کو یعنی مشغول تھا مین اپنے دل کی ساتھ اور التفات نہین رکھتا تھا کسی چیز کی طرف پس التفات کیا اور دیکھا مین نے تو ناگہان دیکھتا ہون مین آنحضرت کو کہ تشریف لیے آتے ہین ادہر کو اور ناگہان دیکھتا ہون دونون درختون کو کہ تحقیق جدا ہو گئے ہین پس جا کھڑا ہوا ہر ایک درخت اون دونون مین سے اپنی جگہ پر نقل کی یہ مسلم نے ف ع پس آپس مین دو معجزے ہوئے وَعَنْ یَزِیْدَ بْنِ اَبِیْ عُبَیْدٍ قَالَ رَاَیْتُ اَثَرَ ضَرْبَۃٍ فِیْ سَاقِ سَلَمَۃَ بْنِ الْاَکْوَعِ فَقُلْتُ یَا اَبَا مُسْلِمٍ مَا ہٰذِہِ الضَّرْبَۃُ قَالَ ضَرْبَۃٌ اَصَابَتْنِیْ یَوْمَ خَیْبَرَ فَقَالَ النَّاسُ اُصِیْبَ سَلَمَۃُ فَاَتَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَنَفَثَ فِیْہِ ثَلٰثَ نَفَثَاتٍ فَمَا اشْتَکَیْتُہَا حَتَّی السَّاعَۃِ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہے یزید بن ابی عبید سے کہا دیکھا مین نے نشان ضرب کا یعنی زخم بیچ پنڈلی سلمہ بن اکوع کے پس کہا مین نے ای ابو مسلم کہ کنیت سلمہ بن اکوع کی ہے کیا ہے یہ زخم کہا زخم ہے کہ پہونچا تھا مجکو دن خیبر کی پس کہا لوگون نے کہ پہونچایا گیا سلمہ یعنی مارا گیا اور مر گیا یعنی زخم شدید پہونچا تھا کہ لوگون نے گمان کیا کہ مر گیا پس حاضر ہوا مین آنحضرت کے پاس پس پہونکا آنحضرت نے اوس زخم کی جگہ مین بار پہونکنا پس نہ پایا مین نے دکھ اوسکا اسوقت تک نقل کی بخاری نے وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ نَعَی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ زَیْدًا وَجَعْفَرًا وَابْنَ رَوَاحَۃَ لِلنَّاسِ قَبْلَ اَنْ یَّاْتِیَہُمْ خَبَرُہُمْ فَقَالَ اَخَذَ الرَّایَۃَ زَیْدٌ فَاُصِیْبَ ثُمَّ اَخَذَ جَعْفَرٌ فَاُصِیْبَ ثُمَّ اَخَذَ ابْنُ رَوَاحَۃَ فَاُصِیْبَ وَعَیْنَاہُ تَذْرِفَانِ حَتّٰی اَخَذَ الرَّایَۃَ سَیْفٌ مِّنْ سُیُوْفِ اللّٰہِ یَعْنِیْ خَالِدَ بْنَ الْوَلِیْدِ حَتّٰی فَتَحَ اللّٰہُ عَلَیْہِمْ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہے انس سے کہ کہا خبر پہونچائی آنحضرت نے مرنے زید بن حارثہ اور جعفر بن ابیطالب اور عبد اللہ بن رواحہ کی لوگونکو پہلے اس سے کہ آوے لوگونکو خبر اونکی مرنیکی ف ع یہ لوگ بیچ غزوہ موتہ مین کہ ساتھ لشکر عظیم کی کہ نام ایک شہر کا ہے شام مین بیچ سنہ آٹھ مین شہید ہوئے تھے اور مسلمان تین ہزار تھے اور روم ایک لاکھ اور تمام قصہ سیر کی کتابون مین لکھا ہے پس اونکو خبر موت کی دینی معجزہ ہے حضرت کا اور اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ جائز ہے خبر موت کا پہونچانی ترجمہ پس فرمایا آنحضرت نے یعنی بیچ بیان کیفیت شہید ہونے اونکی کی لیا نیزہ زید نے یعنی اوٹھایا کہ یہ امیر لشکر کی تھے اور عادت ہے کہ لیتا ہے نیزہ امیر لشکر کا پس شہید کیے گئے پھر لیا جعفر نے نیزہ پس شہید کیے گئے یعنی بسبب تفصیل مشہور کی پھر لیا نیزہ عبد اللہ بن رواحہ نے پس شہید کیے گئے فرماتے تھے آنحضرت یہ احوال اور آنکھین آنحضرت کی آنسو گراتی تھین

نہین یعنی بسبب اونکی یہانتک کہ یہ نشان اوس شخص کی کہ لقب اوسکا شمشیر ہی شمشیران خدا ہی ف ع یعنی شجاع ہی شجاعان خدا ہی سے یعنی کہ وہ ہزار پر حملہ کرتی تہی اور اونکی ہاتہ سی اوس روز آٹہ تلوارین ٹوٹین اور اضافت سیف اللہ مین بزرگی کی لیے ہی ترجمہ مراد کہتی تہی حضرت یعنی کلام سابق سی خالد بن ولید یعنی یہ کلام انس کا ہی یا اونکی ماسواء راوی کا یہانتک کہ فتح دی اللہ تعالی نے مسلمانون کو نقل کی یہ بخاری نے ف ع یعنی خالد کی ہاتہ سی اور زمانہ امارت اونکی مین اور اختلاف کیا ہی علمانی کہ آیا اوس جنگ مین شکست ہوئی شہر کو یا نکو یہانتک کہ پہری مسلمان غنیمت لیکر یا مراد فتح سی بچا و مسلمانون کا ہی کہ پہری صحیح و سالم انتہی اور حضرت شیخ نی کہا یعنی مدد کی مسلمانون کی روم پر اور مسلمان اونکی ہاتہی سلامت رہے

وَعَنْ عَبَّاسٍ قَالَ شَهِدْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ حُنَيْنٍ فَلَمَّا الْتَقَى الْمُسْلِمُونَ وَالْكُفَّارُ وَلَّى الْمُسْلِمُونَ مُدْبِرِينَ فَطَفِقَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْكُضُ بَغْلَتَهُ قِبَلَ الْكُفَّارِ وَأَنَا آخِذٌ بِلِجَامِ بَغْلَةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكُفُّهَا إِرَادَةَ أَنْ لَا تُسْرِعَ وَأَبُو سُفْيَانَ بْنُ الْحَارِثِ آخِذٌ بِرِكَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيْ عَبَّاسُ نَادِ أَصْحَابَ السَّمُرَةِ فَقَالَ عَبَّاسٌ وَكَانَ رَجُلًا صَيِّتًا فَقُلْتُ بِأَعْلَى صَوْتِي أَيْنَ أَصْحَابُ السَّمُرَةِ فَقَالَ وَاللّٰهِ لَكَأَنَّ عَطْفَتَهُمْ حِينَ سَمِعُوا صَوْتِي عَطْفَةُ الْبَقَرِ عَلَى أَوْلَادِهَا فَقَالُوا يَا لَبَّيْكَ يَا لَبَّيْكَ قَالَ فَاقْتَتَلُوا وَالْكُفَّارَ وَالدَّعْوَةُ فِي الْأَنْصَارِ يَقُولُونَ يَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ يَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ قَالَ ثُمَّ قُصِرَتِ الدَّعْوَةُ عَلَى بَنِي الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ فَنَظَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَلَى بَغْلَتِهِ كَالْمُتَطَاوِلِ عَلَيْهَا إِلَى قِتَالِهِمْ فَقَالَ هٰذَا حِينَ حَمِيَ الْوَطِيسُ ثُمَّ أَخَذَ حَصَيَاتٍ فَرَمَى بِهِنَّ وُجُوهَ الْكُفَّارِ ثُمَّ قَالَ انْهَزَمُوا وَرَبِّ مُحَمَّدٍ فَوَاللّٰهِ مَا هُوَ إِلَّا أَنْ رَمَاهُمْ بِحَصَيَاتِهِ فَمَا زِلْتُ أَرَى حَدَّهُمْ كَلِيلًا وَأَمْرَهُمْ مُدْبِرًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہی عباس سی کہ کہا حاضر تہا مین ساتہ آنحضرت صلعم کے دن غزوہ حنین کی ف ع غزوہ حنین کا ہوا تہا بیچ شوال کی آٹہہ مین بعد فتح مکہ کی اور حنین ساتہ پیش حرف حا اور زبر نون پہلی کی اور بعد اوسکی ہی سے ساکن نام ایک موضع کا ہی درمیان مکہ اور طائف کی پیچہی عرفات کی ترجمہ پس جب ملی مسلمان اور کافر یعنی اور واقع ہو لڑائی تو شدید تہین پہر مسلمان پشت دیکر ف ع یعنی بعضی جلد باز تہین سی اور حقیقت مین وہ بہاگنا تہا بلکہ پہر کر آنحضرت کی پناہ مین آئی تہی تا دراگین آنحضرت سی حاصل یہ کہ ایکطرح کی ہل چل مسلمانون مین واقع ہو گئی تہی ترجمہ پس شروع کیا آنحضرت نے کہ ایڑ کرتی تہی اپنی خچر کو طرف کفار کی ف ت اوس خچر کا نام دلدل تہا کہ بطریق تحفہ کی بہیجا تہا فروہ بن نفاثہ نی پس اس سے معلوم ہوا قبول کرنا ہدیہ کا مشرکون سی اور آیا ہی کہ آنحضرت نے رد بہی کی ہین بعضی ہدیے مشرکین کی پس بعضون نی کہا کہ قبول کرنا ہدیہ کا ناسخ ہی رد کا لیکن سہو ابن تین سبب معلوم ہو تاریخ کی اور اکثر یہ ہین کہ منسوخ نہین ہوا قبول جو کیا اوس سے کیا ہی کہ طمع رکہتی تہی اوسکی اسلام لانیکی اور امید رکہتی تہی اوس سی مصلحت مسلمانون کی اور رد کیا اوسکو کہ خلاف اوسکی تہا ترجمہ اور مین پکڑی ہوئی تہا حضرت کی خچر کی لگام تہامتا تہا مین اوسکو باراوہ اسکی کہ نہ جلدی کری خچر طرف دشمنون کی اور ابو سفیان کہ نام اوسکا تہا مغیرہ بن الحارث بن عبد المطلب چچا کا بیٹا آنحضرت کا پکڑی ہوئی تہا رکاب آنحضرت کی یعنی از راہ ادب و محافظت کی پس فرمایا رسول خدا صلعم نی ای عباس آواز دی اصحاب کو ف ح سمرہ کہتی ہین کیکر کی درخت کو اوسکی نیچی بیعت کی تہی کتنوں ایک صحابہ نی حدیبیہ مین کہ اوسکو بیعۃ الرضوان کہتی ہین یعنی پکار اہل حدیبیہ کو کہ اسی طرز پہونچین ترجمہ پس کہا عباس نی اور تہی مرد بلند آواز کہ پس کہا مین نی یعنی پکارا مین نی بلند آوازی کہ کہان ہین اصحاب سمرہ یعنی جو بیعت ہوئی تہی کہ وقع ہوئی تہی نیچی درخت کی پس کہا عباس نی قسم اللہ کی البتہ گویا کہ پہرنا اصحاب سمرہ کا وقت سنی آواز میری تہا مانند پہرنا گایون کی اپنی بچون پر کہ کیسی بہ محبت اور شوق آتی ہین ویسی ہی وی آئی پس کہا اونہون نی ای قوم حاضر ہین ای قوم حاضر ہین پس لڑی مسلمان ساتہ کافرون کی اور دعوت یعنی استعانت اور پکارنا آپس کا انصار مین تہا کہتی ہین غازی ای گروہ انصار کی ای گروہ انصار کی یعنی مدد کرو پہر کوتاہ کیا گیا پکارنا اور منحصر ہوا اوپر اولاد حارث بن خزرج کے ف

ع ح پس پکارا گیا ای بنی الحارث اور وہ بڑا قبیلہ ہی انصار کا اور وہ بہائیون کے ہین ایک اوس اور دوسرا خزرج اور بنی حارث خزرج کی اولاد مین سی ہین پس
دیکہا آنحضرت نے اسحال مین کہ وہ اپنے خچر پر سوار تہی مانند قوت والی کی اوپر چلانے اوسکی کی اور بعضون نی کہا مانند اوس شخص کی کہ دراز کرتا ہی گردن اپنی
تاکہ دیکہی طرف اوس چیز کی کہ دور ہے اوس سی درحالیکہ مائل تہی طرف قتال اونکی یعنی صحابہ جو لڑتی تہی آنحضرت گردن اونچی کر کر اونکی طرف دیکہتی تہی
پس فرمایا آنحضرت نی یہ وقت گرم ہونی لڑائی کا ہی پہر لین آنحضرت نے کنکریان پس پہینکا اونکو کفار کی منہ پر یعنی یہ کہکر شاہت الوجوہ پہر فرمایا ازراہ تفاول
کی یا خبر دینی کی کہ شکست کہائی کافرون نی قسم ہی رب محمد کی پس قسم ہی اللہ کی نہی شکست مگر بسبب اسکے کہ پہینکیں آنحضرت نے کنکریان اپنی یا نتہا واقع مگر ڈالنا
کنکریون کا یعنی اوس سے ہوا اقبال اثر شمشیر زنی اور نیزہ زنی وغیرہ پس ہمیشہ دیکہتا رہا مین تیزی اور شدت اونکی تلوارین اونکی ضعیف گند اور حال اونکا ذلیل
نقل کی یہ مسلم نی ف ع اس مین دو معجزی ظاہر ہوئی حضرت کے ایک تو فعلی اور دوسرا خبری کیونکہ خبر دی اونکی شکست کی اور ماری سنگریزی پس بہاگ کہڑی ہوئے

وَعَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ قَالَ رَجُلٌ لِلْبَرَاءِ يَا أَبَا عُمَارَةَ فَرَرْتُمْ يَوْمَ حُنَيْنٍ قَالَ لَا وَاللّٰهِ مَا وَلّٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَلٰكِنْ خَرَجَ شُبَّانُ أَصْحَابِهِ لَيْسَ عَلَيْهِمْ كَثِيرُ سِلَاحٍ فَلَقُوا قَوْمًا رُمَاةً لَا يَكَادُ يَسْقُطُ لَهُمْ سَهْمٌ فَرَشَقُوهُمْ رَشْقًا مَا يَكَادُونَ
يُخْطِئُونَ فَأَقْبَلُوا هُنَاكَ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى بَغْلَتِهِ الْبَيْضَاءِ وَأَبُو سُفْيَانَ
ابْنُ الْحَارِثِ يَقُودُ بِهِ فَنَزَلَ وَاسْتَنْصَرَ وَقَالَ أَنَا النَّبِيُّ لَا كَذِبْ أَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبْ ثُمَّ صَفَّهُمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَلِلْبُخَارِيِّ مَعْنَاهُ وَفِي رِوَايَةٍ
لَهُمَا قَالَ الْبَرَاءُ كُنَّا وَاللّٰهِ إِذَا احْمَرَّ الْبَأْسُ نَتَّقِي بِهِ وَإِنَّ الشُّجَاعَ مِنَّا لَلَّذِي يُحَاذِي بِهِ يَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اور روایت ہے ابی اسحق تابعی سی کہ کہا کہا ایک شخص نی واسطی براء ابن عازب صحابی کی کہ ای ابا عمارہ کیا بہاگی تم کافرون سی دن حنین کی کہا براء نے قسم ہی اللہ
نہین پہیری پیٹہ آنحضرت نے یعنی حقیقۃ اور صورۃ ولیکن اسقدر ہوا کہ نکلی یعنی طرف دشمن کی نوجوان حضرت کے صحابہ مین سی کہ نہی اونپر بہت ہتہیار پس ملی ایک قوم
تیر انداز سی یعنی ہوازن سی کہ نزدیک نہ تہا کہ گری اونکا تیر یعنی زمین پر یعنی ایسی تیرانداز تہی کہ خطا نہین کرتا تہا تیر اونکا پس مارا اوس قوم نی اون نوجوانون کو تیر
نہین قریب تہے کہ خطا کرین ف ع یہ جواب براء نی خوب دیا ہے ویا سلی کہ تقدیر کلام یہ تہی کہ کیا تم سب بہاگی تہی پس پوچہنا مقتضی اوسکو تہا کہ آنحضرت بہی ساتہ ہون
اونکی پس براء نی کہا کہ قسم اللہ کہ آنحضرت نہین بہاگی ولیکن ایک جماعت صحابہ کی تہی کہ اونپر ایسا ایسا گذرا اسکی پس متوجہ ہوئے وہ جوان اوس وقت مین یا اوس مکان
طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ف ع یعنی مدد مانگنی کی لیے پس اس صورت مین نہین صادق آتا اونپر بہی بہاگنا کیونکہ طلب مدد کی لیے آتی تہی کہ لکی
لیکن خوب لڑین اگر کوئی کہی کہ ذکر ہوا پہلی حدیث مین کہ پہری مسلمان پشت دیکر اور اس حدیث مین کہا پس متوجہ ہوئی الخ پس کیونکر ہو تطبیق تو جواب اسکا یہ ہے
کہ واقع ہوئی تہی اونکا صدور پشت دینی کی پہر بعد متوجہ ہوئی آنحضرت کے اونکی طرف اور آواز دینی عباس کی اونکو حاصل ہوئی اونکو سعادت متوجہ ہونی کی
اور انتقال کیا اوس فرار سی طرف سیرت قرار کی پہر حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سوار تہی اپنی خچر سفید پر کہ نام اوسکا دلدل تہا اور ابوسفیان بن حارث چلتی تہی آگ
حضرت کے کہینچتے تہی حضرت کی خچر کو ف ع اور ظاہر ہی مین سعادت اوسکی کہ جاوی برگزار کہ عباس لگام پکڑی ہوئی تہی اور ابوسفیان رکاب لیکن ممکن ہی
حمل کرنا اوسکا اتنا وقت یعنی نوبت نوبت پکڑی ہی کبہی ابوسفیان لگام پکڑتی ہونگی اور عباس رکاب اور کبہی عباس لگام پکڑتی ہونگی اور ابوسفیان
رکاب یا حمل کرینگی اوسپر کہ اول حال مین بسبب شدت کی احتیاج دونون کی باگ پکڑتی کی ہوئی ہو پہر پس اوتری آنحضرت یعنی خچر پر سی اور طلب کی اللہ تعالی سی
فتح اور کہا آنحضرت نی مین پیغمبر ہون کچہ جہوٹہ نہین اور مین بیٹا ہون عبد المطلب کا ف ع لفظ کذب اور مطلب مین ب کو جزم ہی جیسا کہ معمول ہی پڑہنی کا
سجع اور نظم مین اور صادر ہوا یہ کلام حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی بلا وزن شعر کی مقتضی طبیعت موزون آنحضرت کے بغیر قصد کی پس نہین کہا جاویگا اوسکو شعر اور
آنحضرت نے اپنی تئین نسبت کیا جد کیطرف نہ باپ کی طرف بسبب اسکی کہ وہ بہت مشہور تہی عزت بزرگی مین اور حضرت نے جو اپنی تعریف کی تو یہ ازراہ

بیابان جنگل کی تھی بلکہ جس عادت نامردوں کی ہوتی ہی کہ انہما شجاعت و جوانمردی مردوں کی آگی کیا کرتی ہیں پس معلوم ہوا کہ ایسی جگہ اس راہ سی اپنی تعریف کرنی جائز ہو مترجم کہتا ہی بعد جمع ہونے مسلمانون کی اور رجوع کرنی جوانون کی صف باندھکر لڑا کیا حضرت نے صحابہ کو نقل کی یہ مسلم نی اور واسطی بخاری کی ہیں جیسی اسکی لفظ ہیں اور لفظ اسکی مسلم کی ہیں اور ایک روایت بخاری اور مسلم کی ہین یون آیا ہی کہ کہا براء ابن عازب نے کہ تھی ہم جب ہوتی سخت لڑائی پناہ ڈھونڈھتی ہم طرف اونکی اور طلب کرتی خلاصی بسبب اونکی اور تحقیق بہادر ہم میں سی وہ شخص ہوتا کہ برابر ہوتا آنحضرت صلعم کی ف ع یعنی جسجگہ وہ ہوں وہ بہی وہین ہوتا اور یہی معنی ہین کہ کوئی قدرت نہ رکہتا تہا اوسوقت اوپر تقدم حضرت کی پس پایہ کہ ہوتا بزدلا تو بہاگتا حضرت سی یا ہوتا شجاع تو پناہ پکڑتا طرف حضرت کی مترجم مراد رکہتی تہی براء ساتھ خبر کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ف ع یہان بیان ہی حضرت کی شجاعت کا اور اونکی کمال اعتماد کرنی کا اللہ تعالی پر اور معجزہ بیان یہ ہوا کہ حضرت نی اوتر کر مدد و فتح مانگی اللہ تعالی سی اور سنگریزی پہینکے کفار کی طرف اور اونہون نی شکست پائی بسبب پہینکنے کے جیسا کہ پہلی حدیث مین مذکور ہی اور ذکر کرنا دوسری حدیث کا واسطی تمام کرنی قصہ حنین کی ہی **وعن** سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ قَالَ غَزَوْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُنَيْنًا فَوَلَّى صَحَابَةُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا غَشُوا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَزَلَ عَنِ الْبَغْلَةِ ثُمَّ قَبَضَ قَبْضَةً مِنْ تُرَابٍ مِنَ الْأَرْضِ ثُمَّ اسْتَقْبَلَ بِهِ وُجُوهَهُمْ فَقَالَ شَاهَتِ الْوُجُوهُ فَمَا خَلَقَ اللّٰهُ مِنْهُمْ إِنْسَانًا إِلَّا مَلَأَ عَيْنَيْهِ تُرَابًا بِتِلْكَ الْقَبْضَةِ فَوَلَّوْا مُدْبِرِينَ فَهَزَمَهُمُ اللّٰهُ وَقَسَمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَنَائِمَهُمْ بَيْنَ الْمُسْلِمِينَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی سلمہ بن اکوع سی کہ کہا جہاد کیا ہمنی یعنی کفار پر ہمراہ آنحضرت کے دن حنین کی پس پشت دی بعضی آنحضرت کے صحابہ نے پس جب گہیر لیا کافرون نے آنحضرت کو اوتری آنحضرت خچر سی پہر اوٹھائی آنحضرت نے ایک مٹہی خاک کی زمین سی کہ سنگریزی بہی اوسمین تہی پہر مقابل کیا آنحضرت نے ساتھ اوس خاک کی کافرون کے مونہوں کو یعنی سامنا اونکی مونہوں کے ڈالی اور کہا بری ہوئی یا بری ہو چہرہ یعنی منہ اونکی پس پیدا کیا اللہ تعالی نے اون مین سی کسی آدمی کو یعنی کوئی آدمی نہ تہا مگر کہ بہر دیا اللہ تعالی نے اوسکی دونون آنکہون کو ساتھ خاک کی اوس مٹہی خاک کی کہ ڈالی اونکی مونہوں کی طرف پس پہرے کافر پیٹہ پہیر کر پس شکست دی اونکو اللہ تعالی نے اور بانٹین آنحضرت نے غنیمتین اونکی درمیان مسلمانون کی نقل کی یہ مسلم نی ف ع اسمین تین معجزی ہوئے آنحضرت کی ایک تو یہ کہ پہونچی مٹی اوس مٹہی کی سبکی آنکہون میں اور دوسرے یہ کہ بہر گئین آنکہین ہر ایک کی اوس مٹہی سی باوجودیکہ وہ چار ہزار تہی اور تیسرا شکست پانا اونکا اور **وعن** أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ شَهِدْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُنَيْنًا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِرَجُلٍ مِمَّنْ مَعَهُ يَدَّعِي الْإِسْلَامَ هٰذَا مِنْ أَهْلِ النَّارِ فَلَمَّا حَضَرَ الْقِتَالُ قَاتَلَ الرَّجُلُ مِنْ أَشَدِّ الْقِتَالِ وَكَثُرَتْ بِهِ الْجِرَاحُ فَجَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَرَأَيْتَ الَّذِي تُحَدِّثُ أَنَّهُ مِنْ أَهْلِ النَّارِ قَدْ قَاتَلَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ مِنْ أَشَدِّ الْقِتَالِ فَكَثُرَتْ بِهِ الْجِرَاحُ فَقَالَ أَمَا إِنَّهُ مِنْ أَهْلِ النَّارِ فَكَادَ بَعْضُ النَّاسِ يَرْتَابُ فَبَيْنَمَا هُوَ عَلَى ذٰلِكَ إِذْ وَجَدَ الرَّجُلُ أَلَمَ الْجِرَاحِ فَأَهْوَى بِيَدِهِ إِلَى كِنَانَتِهِ فَانْتَزَعَ سَهْمًا فَانْتَحَرَ بِهَا فَاشْتَدَّ رِجَالٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ صَدَّقَ اللّٰهُ حَدِيثَكَ قَدِ انْتَحَرَ فُلَانٌ وَقَتَلَ نَفْسَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللّٰهُ أَكْبَرُ أَشْهَدُ أَنِّي عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُولُهُ يَا بِلَالُ قُمْ فَأَذِّنْ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ إِلَّا مُؤْمِنٌ وَإِنَّ اللّٰهَ لَيُؤَيِّدُ هٰذَا الدِّينَ بِالرَّجُلِ الْفَاجِرِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہا حاضر ہوئی ہم ساتھ آنحضرت کے غزوہ حنین مین ف ع اور مواہب اللدنیہ میں اس قصہ کو غزوہ خیبر مین ذکر کیا ہی اور صحیح بخاری مین بہی اسیطرح ہی مترجم پس فرمایا آنحضرت نی ایک شخص کی حق مین اون لوگون مین سی کہ ہمراہ آپکی تہی دعوی کرتا تہا وہ شخص اسلام کا کہ یہ شخص دوزخی ہی ف ع اوسکا نام قزمان تہا اور تہا وہ منافقون مین سی اگرچہ ظاہر تہا نفاق اوسکا مترجم پس جب آیا وقت جنگ کا لڑا وہ شخص کافرون سی سخت لڑنا اور بہت لگی اوسکو زخم پس آیا ایک شخص یعنی صحابہ مین سی تعجب کرتا ہوا اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ خبر دو مجکو حقیقت حال اوس شخص کی جسکی کہ فرمایا ہو تم نے کہ وہ دوزخیون مین سی ہی تحقیق وہ لڑا راہ خدا مین سخت ترین لڑنا

پس بہشت لگی اوسکو یعنی ظاہر حال اوسکا یہی کہ وہ بہشتی ہی پس فرمایا آنحضرت صلعم نے کہ آگاہ رہو کہ وہ دوزخیون مین سی ہی ف ع یعنی بات یہی ہی جو مین نے کہی
اگرچہ ظاہر تمہاری سمجھ کو خلاف اوسکی ہی اسلیے کہ صورت اعمال کا کچھ اعتبار نہین ہی مدار احوال و خاتمہ پر ہی ترجمہ پس قریب تہی بعضی لوگ یعنی بعضی مسلمان ضعیف الایمان
کہ شک کرین بیچ صدق خبر آنحضرت صلعم کے کہ باوجود اس جہاد و جہد بلیغ کی لڑتے ہین کیونکر فرماتی ہین کہ وہ دوزخی ہی پس اوس اثنا مین کہ وہ اس حال پر تہا ناگہان پایا اوس نے
درد زخمون کا پس قصد کیا ساتہ ہاتہ اپنے کی طرف ترکش اپنے کی اور کہینچا تیر پس کاٹا سینہ اپنا ساتہ اوس تیر کی ف ع اور بخاری کے اکثر روایتون مین آیا ہی
لفظ اسہما بسہما ساتہ صیغہ جمع کی بجای سہما کی یعنی کہینچی کئی تیر اور صحیح بخاری کی اور حدیث مین آیا ہی کہ اوس شخص نے رکہی تلوار اپنی زمین پر اور رکہا سینہ اپنا تلوار کے
تیزی پر اور زور کیا یہانتک کہ مرگیا اور یہ منافات نہین رکہتا ہی اس روایت سی کہ شاید دونون امر کیے ہون اول تیر سی کیا ہو پہر جب تمام نہوا قتل تو تلوار سی
کیا واللہ اعلم اور حاصل یہ کہ وہ مرا کافر بسبب خباثت باطن اپنے کی یا فاسق بسبب قتل کرنے نفس اپنے کی ترجمہ پس دوڑے گئے کتنے ایک شخص مسلمانون مین سی
طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ سچی کی اللہ تعالی نے بات آپکی کہ آپ نے فرمایا تہا کہ وہ دوزخیون مین سے ہی تحقیق کاٹا سینہ اپنا
فلانے نے اور مار ڈالا اپنے تئین پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اللہ بہت بڑا ہی گواہی دیتا ہون مین کہ مین بندہ خدا کا ہون اور رسول اوسکا ف ع
یہ کلام وقت خوشی کی کہا جاتا ہی خوش ہوئے آنحضرت جبکہ ظاہر ہوا صدق آپکا اور فرمایا ترجمہ کہ ای بلال اوٹہہ پس اعلام کر لوگون کو ساتہ اسکی کہ نہین داخل
ہوگا بہشت مین مگر مومن اور تحقیق اللہ تعالی قوی کرتا ہی اس دین کو بسبب مرد فاجر اور جہاد و قتال اوسکی نقل کی بخاری نے ف ع مرد فاجر سی منافق
یا فاسق اون لوگون مین سی کہ کرتے ہین عمل از راہ ریا یا ملاتے ہین ساتہ اوسکے گناہ کو اور کبہی کرتے ہین ایسا عمل کہ اوس سے خاتمہ بد ہوجاتا اور احتمال ہی کہ
ہو یہ جملہ داخل تحت اعلام کے یا جملہ ابتدائیہ ہو واسطے اختلاف احوال عاملین کے اور مانند اوسکی وہ لوگ ہین کہ تصنیف کرتے ہین یا پڑہتے پڑہاتے ہین یا وعظ
دیتے ہین یا امامت کرتے ہین یا مسجد و مدرسہ وغیرہ بناتے ہین واسطے غرض فاسد کی اور ہوتے ہین وہ سبب انتظام دین کی اور تقویت مسلمانون کی اور وہ خود محروم رہتے ہین
اونکی ثواب سی جعلنا اللہ تعالی من المخلصین ف ع یہ حدیث دلالت کرتی ہی اسپر کہ قاتل نفس دوزخ مین ہوگا اور مذہب یہ ہی کہ اگر مومن ہی اور تصدیق ایمانی
رکہتا ہی تو ہمیشہ دوزخ مین نہین رہیگا اور ایسا ہی حکم ہی قاتل مومن کا عمدا اور قاتل اپنے نفس کا ہی ایک فرد ہی قاتل مومن کی اور قرآن مجید مین حکم کیا ہے
اوسکی خلود کا دوزخ مین اور علما نے اوسمین تاویلین کی ہین اور بعضی محدثون نے اہل ظواہر سی کہا ہی کہ اگرچہ مومن ہی لیکن اس قسم کا مومن ہمیشہ دوزخ مین رہتا ہے
پس ہمیشہ دوزخ مین رہنے کو مخصوص ساتہ کافر کے نہین رکہتے لیکن یہ قول شاذ ہی مخالف اجماع اہل سنت و جماعت کے مذہب کے اور یہ حق خاص اس شخص کے کہ
اوسکا حدیث مین گذرا کہتے ہین کہ وہ منافق تہا جیسا کہ خطیب بغدادی نے کہا یعنی واقع مین منافق تہا اگرچہ ظاہر نہ تہا نفاق اوسکا واللہ اعلم وعن

عائشة قالت سحر رسول الله صلى الله عليه وسلم حتى انه ليخيل اليه انه فعل الشيء وما فعله حتى اذا كان ذات يوم عندي
دعا الله ودعاه ثم قال اشعرت يا عائشة ان الله قد افتاني فيما استفتيته جاءني رجلان جلس احدهما عند راسي والآخر عند رجلي
ثم قال احدهما لصاحبه ما وجع الرجل قال مطبوب قال ومن طبه قال لبيد بن الاعصم اليهودي قال فيما ذا قال في مشط ومشاطة و
جف طلعة ذكر قال فاين هو قال في بئر ذروان فذهب النبي صلى الله عليه وسلم في اناس من اصحابه الى البئر فقال هذه
البئر التي اريتها وكان ماءها نقاعة الحناء وكان نخلها رؤس الشياطين فاستخرجه متفق عليه

اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا سحر کیا گیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر یہانتک کہ البتہ حضرت کے خیال مین ڈالا جاتا تہا کہ اونہون نے کی ہی ایک چیز اور حال آنکہ نہین
کی ہی ف ع کہا بعضون نے کہ معنی اسکی یہ ہین کہ غالب آیا تہا حضرت پر نسیان اسطرح کا کہ گمان کرتے تہے بسبب نسیان کی کہ فلانی چیز کی ہی حالانکہ نہ کی
تہی یا گمان کرتے کہ نہین کی فلانی چیز حالانکہ کرچکے تہے اوسکو اور یہ امر دنیا مین تہا نہ امور دین مین اور نظیر اسکی وہ ہی جو فرمایا اللہ تعالی نے حضرت موسی علیہ السلام کی

ضمین یخیل الیہ من سحرہم انہا تسعی یعنی موسی علیہ السلام کے خیال مین یہ لا یا گیا کہ کفار کے سحر سے رسیان وغیرہ دوڑتی پہرتی ہین حال آنکہ
وہ دوڑتی نہ تہین بلکہ اونمین نو پارا جو ملا تہا بسبب گرمی آفتاب کے وہ چلنے لگین انکے خیال مین آیا کہ وہ خود حرکت کرتی ہین اور حدیث مین آیا ہی کہ حضرت
کے خیال مین آتا تہا کہ جماع کرین اپنی کسی بیوی سی اور پہر نہین کرتی تہی یعنی دل چاہتا تہا اور جانتی تہی کہ مین قدرت رکہتا ہون جماع کی اور جب پاس
جاتی تہے اونکی توقا و نہین ہوتی تہے اور پہر اور سحر ایک مرض ہی امراض مین سے تاثیر کرنا اوسکا انبیا پر کچہ منافی اونکی نبوت کی نہین جیسی اور بیماریان
باقتضای بشریت کی ہوتی تہین ویسی ہی یہ بہی ہوا اور حکمت سحر کی تاثیر کرنے مین آنحضرت کی جسم شریف مین یہ تہی کہ معلوم ہو جاوسے تاثیر کرنا سحر کا
کہ تاثیر اسکی ایسی ثابت ہی کہ جب اشرف المخلوقات مین تاثیر کی تو اور کی کیا حقیقت ہی اور ظاہر ہو نبوت حضرت کی کہ سحر ساحرین مین تاثیر نہین کرتا اور
کافر حضرت کو ساحر کہتی تہے پس حقتعالی نے بسبب تاثیر کرنے سحر کی اون مین ظاہر کر دیا کہ یہ ساحر نہین ہین اور قضیہ سحر کا بعد رجوع کرنیکے حدیبیہ سی تہا ذیحجہ
کے مہینے مین سنہ چہ مین اور مدت اوسکی بقا رکی چالیس روز کہی ہی علمانے اور ایک روایت مین چہ مہینے اور موجب ایک قول کی تمام سال اغلب یہ ہے کہ قوت
غالبہ اوسکا چالیس روز ہوا اور رہنا بعضی علامتون کا چہ مہینے تک اور بقا بعضی اوسکی بقایا کا سال بہر تک واللہ اعلم اور معلوم ہونا اوس سحر کا اس سبب سے ہو
کہ جو عائشہ بیان کرتی ہین ترجمہ تا وقتیکہ تہے آنحضرت ایک روز نزدیک میرے دعا کی اللہ تعالی سی اور دعا کی اوس سے ف ع یعنی دعا کی بعد دعا کی یعنی
مکرر او سہت کی اور مستمر رہے اوسپر اسمین دلیل ہے اوپر مستحب ہونے دعا کی وقت حاصل ہونی امور مکروہہ کے اور اوسکے بلا کے اور کہا ہے علما نے کہ خاص لوگ
اوسی وقت دعا کرواتی ہین کہ وقت قبولیت کا آن پہونچے اور اور ون کو چہوڑ رکہتے ہین کہ دعا کرتے ہین تا اپنے وقت پر قبول ہوتی ہی ترجمہ
پہر فرمایا آنحضرت نے کیا جانا تو نے اور خبر رکہتی ہے تو ای عائشہ کہ اللہ تعالی نے بیان کیا میرے لیے بیچ اوس امر کے کہ طلب کیا مین نے بیان کرنا اور ظاہر کرنا
اوسکا اوس سے پہر بیان کیا اوسکو کہ آئے میرے پاس دو فرشتے بصورت دو مردون کے بیٹہا ایک اون مردون مین سے میرے سر کے پاس اور دوسرا میرے
پانون پاس پہر کہا ایک نے اون مین سے واسطے دوسرے کے کہ کیا ہے ہماری اوس شخص کو کہا دوسرے نے کہ سحر کیا گیا ہے کہا اوس ایک نے اور کسنے سحر کیا ہی اوسکو
کہا دوسرے نے کہ سحر کیا ہے اونکو لبید بن اعصم یہودی نے ف ع کہا بعضون نے کہ مراد لبید سے بیٹیان اوسکی ہین بسبب قول اللہ تعالی کے ومن شر النفاثات
فی العقد یعنی برائی عورتون پہونکنے والیون کی سی یا نفوس سواحر سی کہ جو گرہ دیتے ہین ڈورون مین اور پہونکتی ہین اوسپر کہا قاضی نے کہ خاص پناہ
مانگنی شر نفاثات سی اسلیے ہے کہ روایت کیا گیا ہی کہ ایک یہودی نے سحر کیا آنحضرت پر بیچ گیارہ گرہون کے کہ لگائین کمان کی چلہ مین اور گاڑا اوسکو کنوئیں مین
پس بیمار ہوئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پس اوترین معوذتین اور خبر دی حضرت کو جبرئیل نے سحر کی جگہ کی پس بہیجا علی رض کو پس لائے اوسکو اور پڑہین حضرت نے
سورتین اوسپر پس تہے حضرت علی جب پڑہتی ایک آیۃ کہل جاتی ایک گرہ اور پائی حضرت نے کچہ تخفیف اور نہین لازم آتا اس سے سچا ہونا کافرونکا اسبات مین
کہ آنحضرت سحر زدہ ہین یا بلکہ وہ مراد رکہتی تہی اس سے یہ کہ وہ مجنون ہین بسبب سحر کی انتہی اور ظاہر یہ ہے کہ یہ قضیہ اور ہے پس یہ قضیہ غیر ہے اوس قضیہ کی کہ اس حدیث
مین ہے اور ممکن ہے جمع ان دونون مین ساتہ وقوع ہونے دونون طرح کی سحرون کی حضرت کی لیے تا کہ دو چند ثواب ملے آپکو ایک اون دونون کا کہ جو اس حدیث
مین ہے واقع ہوا لبید سی اور دوسرا اوسکی بیٹیون سی ہوا واللہ اعلم ترجمہ کہا اوس ایک نے کہ کس چیز مین سحر کیا ہی کہا دوسرے نے بیچ کنگہی کی اور اون بالون کے
کہ کنگہی کرنے سے جہڑتی ہین اور بیچ غلاف شگوفہ درخت خرما نر کی کہا پس کہان رکہا ہی اوسکو کہا بیچ کنوئین ذروان کی کہ نام ایک کنوئین کا ہی مدینہ مین پہر
گئے آنحضرت درمیان گنتی ایک آدمیون کی اپنی اصحاب مخصوصین سی طرف اوس کوئین کی پس فرمایا کہ یہ کنوان ہی کہ دکہلایا گیا مجہکو گویا کہ پانی اوس کنوئین کا پانی
مہندی کا سا تہا اور گویا کہ کہجور کی شگوفی اوسکے یعنی جو اوس مین دفن کیے گئے تہے سر تہے شیطانون کی پس نکالا اوسکو حضرت نے نقل کیا بخاری اور مسلم نے ف ع
مشابہت شیطانون کی سرون کو ساتہ ذی ہے بسبب وحشت ناک اور بدہیئت ہونے اوسکی کی اور عرب شیطانون کی سرون کو تشبیہ دیا کرتی تہی اور بہیئت جانتی تہی اور بعضون نے کہا

کرہ اونسے لپیٹا ہوا ہی سانپ بیٹھ ہیں اور ایک روایت مین ابن عباس سے آیا ہی کہ آنحضرت نی علی اور عمار رضی اللہ عنہما کو بھیجا واسطی نکالنی سحر کی تو کنوئی میں
سے پس پایا اونہون نی اوسمین غلاف شگوفہ کھجور کا کہ اوسمین پتلا آنحضرت کا موم سے بنایا ہی اور سوئیان اوسمین چبھوئی ہین اور ایک ڈورا پایا کہ
گیارہ گرہ ہین وہ یکہ پس لائی جبرئیل معوذتین کو جو آیت کہ اونمین سی پڑہتی تھی ایک گرہ کھل جاتی تھی اور جو سوئیان کہ اوسمین سی نکالتی تھی تو آنحضرت کی
تسکین و آرام ہوجاتا تہا اور شاید کہ آنحضرت اوس کنوئین کی سر پر گئی ہون اور علی اور عمار کو اوس کنوئین کی اندر جانی اور نکالنی اوسکی کا حکم کیا ہو اور بعضی
روایتون مین آیا ہی کہ آنحضرت نی اوس یہودی کو کچھ نکہا اور سزا نہ دی اور فرمایا کہ فتنہ اوٹہانیکو دوست نہین رکھتا ہون وعن ابی سعید الخدری
قال بینما نحن عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھو یقسم قسما اتاہ ذو الخویصرۃ وھو رجل من بنی تمیم فقال یا رسول اللہ اعدل فقال
ویلک فمن یعدل اذا لم اعدل قد خبت وخسرت ان لم اکن اعدل فقال عمر ائذن لی ان اضرب عنقہ فقال دعہ فان لہ اصحابا یحقر
احدکم صلوتہ مع صلوتہم وصیامہ مع صیامہم یقرءون القران لا یجاوز تراقیہم یمرقون من الدین کما یمرق السہم من
الرمیۃ ینظر الی نصلہ الی رصافہ الی نضیہ وھو قدحہ الی قذذہ فلا یوجد فیہ شیء قد سبق الفرث والدم ایتہم رجل
اسود احدی عضدیہ مثل ثدی المراۃ او مثل البضعۃ تدردر ویخرجون علی خیر فرقۃ من الناس قال ابو سعید اشہد انی سمعت
ھذا الحدیث من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واشہد ان علی بن ابی طالب قاتلہم وانا معہ فامر بذلک الرجل فالتمس
فاتی بہ حتی نظرت الیہ علی نعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم الذی نعتہ وفی روایۃ اقبل رجل غائر العینین ناتئ الجبہۃ
کث اللحیۃ مشرف الوجنتین محلوق الراس فقال یا محمد اتق اللہ فقال فمن یطع اللہ اذا عصیتہ فیامننی اللہ علی اہل الارض
ولا تامنونی فسال رجل قتلہ فمنعہ فلما ولی قال ان من ضئضئ ھذا قوما یقرءون القران لا یجاوز حناجرہم یمرقون من الاسلام
مروق السہم من الرمیۃ فیقتلون اہل الاسلام ویدعون اہل الاوثان لئن ادرکتہم لاقتلنہم قتل عاد متفق علیہ
اور روایت ہی ابو سعید خدری سی کہا کہ اوسوقت کہ ہم حاضر تھی آنحضرت کی پاس اور وہ بانٹ رہی تھی مال غنیمت کا یعنی جو کہ حنین سی ہاتہ آیا تہا اوسکو جعرانہ
مین بانٹتی تھی آیا حضرت کی پاس ذو الخویصرہ اور وہ ایک شخص تہا بنی تمیم مین سی ف ع کہ نام ایک بڑی قبیلہ کا ہی اور اوسیکی حق مین آیت اوتری ہے
ومنہم من یلمزک فی الصدقت پس وہ منافقون مین سی تہا اور آگی آویگا کہ اوسکی اصل سی خوارج نکلینگی اور یہ جو کہا ہی ایک شارح نی کہ وہ سردار تہا
خوارج کا اسمین مسامحہ ہی کیونکہ ظہور خوارج کا حضرت علی کی زمانہ مین ہوا ہے ترجمہ پس کہا اوسنی یا رسول اللہ عدل کرو تقسیم مین اور سبکو برابر دو یعنی اور
حضرت دیتی تھی ہر کسیکو قدر حاجت کے پس فرمایا آنحضرت نی وای ہی تجکو پس کون انصاف کریگا جسوقت کہ مین نی بی انصافی کی تحقیق نا امید ہوا تو اور زیانکار
ہوا تو اگر نہ انصاف کرون مین ف ش ع اسلیے کہ امیدواری اور سود مندی تمہاری میری عدالت مین ہی اور مجکو رحمۃ للعالمین کیا ہے اور واسطے کرنی
عدل کی بہیجا ہی اگر مین عدالت نہ کرون تو تمکو سوای نا امیدی اور زیانکاری کی کچہ نہین ہی خلاصہ مضمون یہ کہ جب ظلم کیا اس کہنی والی نی اوسکا کہ حضرت عدل
نہین کرتی ہین تو نا امید ہوا کہنی والا اور ٹوٹی مین ہوا بسبب اس ظلم کی ترجمہ پس کہا عمر نی کہ حکم دیجیے مجکو یہ کہ گردن مارون مین اوسکو پس فرمایا
چہوڑ دی اوسکو ف ع شرح السنہ مین ہی کہ کیونکر منع کیا آنحضرت نی اوسکی قتل کرنے سے باوجود اسکے کہ آپ نی فرمایا ہی اور ایک حدیث مین کہ اگر پاؤن مین اونکو
البتہ قتل کرون اونکو جواب یہ دیا گیا ہی اوسکا کہ حضرت نی مباح کیا قتل اونکا جبکہ جمع ہون اور ہتیار کرین اور متعرض ہون لوگون سے اور یہ باتین موجود
نہین جسوقت کہ منع کیا اوسکی قتل کرنی سی اور اول جو فساد شروع ہوا اونکا حضرت علی کے زمانہ مین ہوا اور لڑی وہ اونسے جیسا ہی بیان کہ بہتون کو اونمین سے
قتل کیا انتہی اور ظاہر یہ ہی کہ جو اکمل نی کہا کہ اسمین دلیل ہی آنحضرت کی حسن اخلاق پر اور دلیل ہی اسپر کہ حضرت بدلہ نہین لیتی تہی اپنی نفس کیلیے باوجودیکہ ایسی

زیادتی کی اوسنے کہ کہا عدل کرو اور روایت مین آیا ہے اتق اللہ اور دین ہو کہ اس تقسیم مین عدل نہین ہے اور پھر آپنے بدلہ لیا باوجود اسکے کہ یہ باتین سبب
قتل کی تہین کیونکہ اسمین عیب لگاتا تہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اور اسی لیے اگر کوئی ایسی بات ہمارے زمانہ مین کہے تو حکم کیا جاویگا اوسکی کفر اور ارتداد کا انتہی
اور یہ منافی نہین ہے تعلیل مشعر کو حضرت کی کہ قتل کرنے اوسکے سے منع فرمایا قول اپنے کے ترجمہ اسلیے کہ تحقیق واسطے اوسکے تابعدار ہونگے کہ حقیر جانیگا ایک تمہارا
نماز اپنی کو بیچ مقابلہ نماز اونکی کے کہ بہت اچھی طرح پڑہتے ہین گے از راہ ریا و سمعہ کے اور حقیر جانیگا روزہ اپنی کو بیچ مقابلہ روزہ اونکی کے فقط یعنی ظاہر مین
نماز اور روزے اونکے زیادہ اور قوی تر ہونگے نماز اور روزہ تمہارے سے اور یہ بار فی نمازیون کی سی تہی وارد ہوئی ہے اگرچہ نماز و روزہ اونکا قبول نہین ہوگا
انتہی اور ملا علی نے ایک شارح سے یہ قول نقل کر کر کہا کہ اسپر یہ اعتراض وارد ہوتا ہے کہ یہ نہی مطلق نہین ہے ترجمہ پڑہینگے قرآن یعنی مداومت کرینگے
اوسکی تلاوت پر اور مبالغہ کرینگے اوسکی تجوید اور ترتیل مین اور رعایت مخارج حروف مین حال یہ کہ نہ پڑہیگا قرآن اونکے حلقون سے یعنی قراءۃ اور اعمال
اونکے اوپر نہین چڑہینگی اور مقبول نہین ہونگے یا قرآن اونکی زبانون سے تجاوز کر کر دل تک نہین پہونچیگا اور تاثیر نہین کریگا اور نکلینگے دین سے یعنی طاعت امام
یا اسلام سے جیسے کہ نکلجاتا ہے تیر شکاری سے دیکھا جاتا ہے طرف پیکان اوسکی کے طرف پر اوسکی کے طرف نضی اوسکی کے اور قذذ اوسکی ہی دیکھا جاتا طرف پر اون
تیر کے یعنی گذر جاتا ہے تیر شکار مین سے پیکان کی تیر کے اسمین نہین پایا جاتا ہے تیر مین کچھ اثر درحالیکہ گذرا ہے تیر نجاست اور خون سے فقط یعنی یہ فرقہ ایسا
دین سے نکل جاویگا کہ جیسا تیر اپنی صفت شکار سے نکلجاتا ہے کہ کچھ اثر اوسکا قسم خون وغیرہ سے کسی اونکی چیز مین نہی رہتا ہے اور پتہ تک ظاہر نہین ہوتا
اور اس حدیث سے استدلال کیا ہے اوس شخص نے کہ تکفیر کی ہے خوارج کی اور خطابی نے کہا ہے کہ مراد اس سے بیان اطاعت امام کی ہے اور امام مالک
احوال تکفیر اہل ہوا کا پوچہا کہ آیا کافر ہین یہ کہا کہ کفر سے بہاگے ہین وہ اور مثل اوسکے امیرالمومنین علی رض سے بیچ شان خوارج کے بہی نقل کیا ہے واللہ اعلم
ترجمہ علامت بعض کا بعد ازون اس مرد کی کہ وہی الحویصرہ ہے کہ وہ ایک مرد ہوگا سیاہ رنگ کا کہ ہوگا انسی ایک دونون بازوون اوسکے مین ہو مانند پستان
عورت کے ہوگا یا مانند ٹکڑے گوشت کی کہ ہلتا ہوگا فقط اسی سبب سے اوسکو ذو الثدیہ بہی کہینگے [illegible] پیش ثا مثلثہ اور زبر دال اور تشدید یہ کے اور وہ
سردار خارجیون کا ہوگا ترجمہ اور نکلینگے یعنی یہ مرد اور ہمراہی اوسکے ساتہ بغاوت کی اوپر بہترین فرقہ کی لوگون کے ہین یعنی اپنے زمانہ کی لوگون مین بہتر ہونگے
اور مراد اوسسے حضرت علی اور اصحاب اونکی ہین کہا ابو سعید خدری نے کہ راوی حدیث کا ہے گواہی دیتا ہون مین یہ کہ سنی مین نے یہ حدیث آنحضرت سے اور
گواہی دیتا ہون مین یہ کہ علی ابن ابیطالب رض لڑے اوس جماعت خوارج سے کہ آنحضرت نے بیان کیا اونکا اور مین ساتہ اونکے تہا اور جب فتح پائی حضرت علی نے
اوپر اور مارا اونکو پس حکم فرمایا آپنے ساتہ تلاش کرنے اوس شخص کی درمیان مقتولون کے پس تلاش کیا گیا پس لایا گیا واسطے حضرت علی کی پاس یہانتک کہ دیکھا
مین نے طرف اوسکے اور پایا مین نے اوسکو اوپر اوس صفت کی کہ بیان کی تہی آنحضرت نے اور ایک روایت مین یعنی سیاہی [illegible] لکہ اول حصہ
واقع ہوا یون ہے کہ آیا ایک مرد کہ اندر گہسی ہوئی تہین آنکہین بلند پیشانی انبوہ کی ڈاڑہی اٹہی ہوئی تہی ساری مونڈا ہوا سر فقط ع اور یہ مخالف ظاہر ہے
اوس روایت کی کہ جسپر اکثر صحاب آنحضرت کی تہی کہ سر مین بال رکہتی تہی مونڈاتے نہین تہی مگر بعد فراغ حج کے سوا علی کرم اللہ وجہہ کے کہ وہ اکثر منڈایا ہی کرتے تہے
بسبب [illegible] کہ مبادا غسل مین پانی نہ پہونچے ترجمہ پس کہا اوسنے اے محمد ڈر اللہ سے اور فرمان برداری کر اوسکی یعنی عدل کر تقسیم مین پس فرمایا آنحضرت نے کہ کون
ڈریگا اور فرمانبرداری کریگا اللہ کی جبکہ مین نافرمانی کرون یعنی باوجود عصمت اور ثبوت نبوت کی یعنی مین سب سے زیادہ فرمان بردار خدا کا ہون تجہکو کیا حکم
کرتا ہے فرمان برداری کا ایسی ایسی جانتا ہے مجہکو اللہ اوپر زمین کے لوگون کے اور چاہتا ہے مجہکو خلق پر تا عدل کرون اور امین اور نہین امین جانتے تم مجہکو اور اعتماد
نہین کرتے مجہپر پس پوچہا ایک شخص نے یعنی عمر رض نے درخواست کی اوسکے قتل کی پس منع کیا آنحضرت نے اوسکو اوسکی قتل کرنے سے پس جبکہ پیٹہ پہیری
اوس شخص نے فرمایا آنحضرت نے کہ تحقیق اس شخص کی اصل سے ایک قوم پیدا ہوگی پڑہینگے قرآن نہ گذریگا اونکے حلقون سے نکلینگے اسلام سے یعنی اسلام کامل سے

یا اطاعت امام سے یا مانند نکلجانے تیر کے شکار مین سے پس قتل کرینگے وہ خارجی اہل اسلام کو اور چھوڑ دینگے بت پرستون کو یعنی اونسے جنگ نہین کرینگے باوجودیکہ اہم جنگ کرنی اونسے فرمایا آنحضرت نے اگر بالفرض پاؤن مین اونکو اور ہمعصر زمانہ مین ہون تو البتہ قتل کرون مین اونکو مانند قتل کرنے عاد کے نقل کی بخاری اور مسلم نے ف ع مراد عاد کے قتل کرنے سے ہلاک کرنا اور استیصال اونکا ہی بالکلیہ اور تعبیر ساتھ قتل کے مشاکلت کیلیے ہے الا عاد قتل نہین کئی گئی ہین بلکہ ہلاک ہوے ہین باد تند سے اور استیصال کیمہ گئی ہین ساتھ ہلاک کرنیکے وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ كُنْتُ اَدْعُوْ اُمِّیْ اِلَی الْاِسْلَامِ وَهِیَ مُشْرِكَةٌ فَدَعَوْتُهَا یَوْمًا فَاَسْمَعَتْنِیْ فِیْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا اَكْرَهُ فَاَتَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ وَاَنَا اَبْكِیْ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اُدْعُ اَنْ یَّهْدِیَ اُمَّ اَبِیْ هُرَیْرَةَ فَقَالَ اللّٰهُمَّ اهْدِ اُمَّ اَبِیْ هُرَیْرَةَ فَخَرَجْتُ مُسْتَبْشِرًا بِدَعْوَةِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا صِرْتُ اِلَی الْبَابِ فَاِذَا هُوَ مُجَافٌ فَسَمِعَتْ اُمِّیْ خَشْفَ قَدَمَیَّ فَقَالَتْ مَكَانَكَ یَا اَبَا هُرَیْرَةَ وَسَمِعْتُ خَضْخَضَةَ الْمَاءِ فَاغْتَسَلَتْ فَلَبِسَتْ دِرْعَهَا وَعَجِلَتْ عَنْ خِمَارِهَا فَفَتَحَتِ الْبَابَ ثُمَّ قَالَتْ یَا اَبَا هُرَیْرَةَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ فَرَجَعْتُ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا اَبْكِیْ مِنَ الْفَرَحِ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَقَالَ خَیْرًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابوہریرہ سے کہا تہا مین بلاتا اپنی مان کو طرف اسلام کے اس حال مین کہ وہ مشرکہ تہی پس بلایا مین نے اوسکو ایکدن یعنی اسلام کی طرف پس سنائی میری مان نے مجہکو آنحضرت کے حق مین وہ چیز کہ ناخوش رکہتا ہون مین یعنی ایسا کلام حضرت کی شان مین کہا کہ مجہکو ناخوش لگا کہنا اوسکا اور شنوایا اب کرنا اوسکا مجہکو ہر معلوم ہوتا ہے پس آیا مین آنحضرت کے پاس اس حال مین کہ روتا تہا مین یعنی بسبب غم اور ترس آنیکے اوسکے حال پر کہ یہان میری ہی تادیب کر نہین سکتا اور اوسکا یہ حال ہی پس کہا مین نے یا رسول اللہ دعا مانگیے اللہ تعالی سے یہ کہ ہدایت کرے ابوہریرہ کی مان کو پس کہا آنحضرت نے خداوندا ہدایت کر ابوہریرہ کی مان کو پس نکلا مین یعنی آنحضرت کے پاس سے خوشحال بسبب دعا کرنے آنحضرت کے پس جب پہونچا مین طرف دروازے مکان اپنی کی پس ناگہان دروازہ بند تہا پس سنی مان میری نے آواز میری پانون کی پس کہا ٹہیر تو اپنی جگہ پر اے ابوہریرہ یعنی اندر نہ آ وہین ٹہہرا رہ اور سنی مین نے آواز پانی کی پس غسل کیا میری مان نے اور پہنا کرتہ اپنا اور جلدی کی اوڑہنی سے یعنی تا کہ جلدی کے بعد پہننے کرتے کے اوڑہنی نہ اوڑہی اور دروازہ کہولنی کو دوڑی پس کہولا دروازہ پہر کہا اے ابوہریرہ گواہی دیتی ہون مین یہ کہ نہین کوئی معبود سوا اللہ کے اور گواہی دیتی ہون مین یہ کہ محمد بندے اللہ کے ہین اور رسول اوسکے پس پہرا مین اور آیا پاس رسول خدا کے اس حال مین کہ مین روتا تہا خوشی کے ف رونا کبہی غم سے ہوتا ہے اور کبہی خوشی سے بعضے خوش طبعون نے کہا ہے کہ رونا خوشی کا اس سبب سے ہی کہ غم بصورت آنسوؤن کے ہو کر نکلجاتا ہے ترجمہ پس تعریف کی آنحضرت نے اللہ کی اور شکر کیا میری مان کے اسلام لانے پر اور کہا نیک نقل کی یہ مسلم نے ف ع ح یعنی کچہ کلام کہا اچہا قسم دعا و بشارت سے یا تقدیر یہ ہی کہ پہونچا تو اے ابوہریرہ بہلائی کو بسبب اسلام مان اپنی کے اور معجزہ یہان ظاہر ہونا آنحضرت کی دعا کے اثر کا ہے ابوہریرہ کی مان کے حق مین فی الحال باوجود اوس انکار و شدت کفر کے وَعَنْهُ قَالَ اِنَّكُمْ تَقُوْلُوْنَ اَكْثَرَ اَبُوْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاللّٰهُ الْمَوْعِدُ وَاِنَّ اِخْوَتِیْ مِنَ الْمُهَاجِرِیْنَ كَانَ یَشْغَلُهُمُ الصَّفْقُ بِالْاَسْوَاقِ وَاِنَّ اِخْوَتِیْ مِنَ الْاَنْصَارِ كَانَ یَشْغَلُهُمْ عَمَلُ اَمْوَالِهِمْ وَكُنْتُ امْرَءًا مِسْكِیْنًا اَلْزَمُ رَسُوْلَ اللّٰهِ عَلٰی مِلْءِ بَطْنِیْ وَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَوْمًا لَنْ یَّبْسُطَ اَحَدٌ مِّنْكُمْ ثَوْبَهٗ حَتّٰی اَقْضِیَ مَقَالَتِیْ هٰذِهٖ ثُمَّ یَجْمَعَهٗ اِلٰی صَدْرِهٖ فَیَنْسٰی مِنْ مَّقَالَتِیْ شَیْئًا اَبَدًا فَبَسَطْتُ نَمِرَةً لَیْسَ عَلَیَّ ثَوْبٌ غَیْرُهَا حَتّٰی قَضَی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَقَالَتَهٗ ثُمَّ جَمَعْتُهَا اِلٰی صَدْرِیْ فَوَالَّذِیْ بَعَثَهٗ بِالْحَقِّ مَا نَسِیْتُ مِنْ مَّقَالَتِهٖ تِلْكَ اِلٰی یَوْمِیْ هٰذَا مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ اور روایت ہی ابوہریرہ سے کہ کہا تحقیق تم یعنی جماعت تابعین کی اور بعضون نے کہا کہ خطاب صحابہ متاخرین کو کیا کہتے ہو کہ بہت نقل کرتا ہی حدیثین ابوہریرہ آنحضرت سے اور اللہ ہے وعدہ گاہ ہمارا ف ح یعنی ملنا اللہ کا کہ مراد ہی اوس سے روز قیامت وعدہ گاہ ہمارا ہی یعنی اگر مین نے کمی بیشی اور خیانت کی ہوگی خدای تعالی روز قیامت کے سزا مجہکو دیگا آنحضرت نے فرما دیا ہی کہ جو کوئی جہوٹ باندہے مجہپر پس چاہیے کہ تیار کرے جگہ اپنی آگ دوزخ سے بعد اوسکے ابوہریرہ نے بسبب اپنی بہت روایت

کر دیکھا بیان کرتی ہیں ترجمہ اور تحقیق بھائی میری کہ مہاجرین سے بازار کرتا تھا اونکو آنحضرت کی ملازمت شریف سے ہاتھ پر ہاتھ مارنا بازاروں میں ف ح یہ کنایہ ہے
بیع شرا سے کہ اوسمیں بائع اور مشتری آپسمیں ایک دوسری کی ہاتھ پر ہاتھ مارتے ہیں یعنی وے خرید و فروخت میں مشغول تھے تھی سبب سے اونکی تجارت ترجمہ اور تحقیق بھائی
میری کہ انصار میں باز رکہتا تھا اونکو کام مالوں اونکا کا ف ح مراد مالوں سے مدینہ والوں کی نزدیک باغ و زراعت ہوتی ہیں جیسے کہ اہل مکہ کی نزدیک اونٹ اور بکریاں
اور حاصل یہ کہ مہاجرین تجارت کرتے تھے اور انصار زراعت اور رہتی باغات کھجوروں کی ترجمہ اور تہا میں ایک شخص مسکین لگا رہتا تھا آنحضرت کے پاس اوپر
بہرنے پیٹ اپنے کے ف ح یعنی میں فقیر تھا اگر پہونچتا اسیقدر کہ پیٹ بہر جاوے اور بہوک دفع کرے قناعت کرتا تھا میں اور تجارت اور زراعت نرکہتا تھا کہ تا اوسمیں مشغول
ہوتوں اور دربار شریف سے دور پڑوں پس ملازمت شریف میں رہتا تھا اور احوال و اقوال آنحضرت کی دیکہتا اور سنتا تھا میں ترجمہ اور فرمایا آنحضرت نے ایکدن
ہرگز نہیں ہوگی یہ تاکہ کہولے رہے اور پہیلائے ہے کوئی تم میں سے اپنا کپڑا یہانتک کہ تمام کروں میں بات اپنی یہ پہر اکٹہا کری اور لگائی اوسکو طرف سینے اپنے کے اور پہر
بہولے کبہی میری حدیثوں میں سے کچھ کبہی ف ح اپنی بات سے اشارہ ہے طرف دعا کے کہ کی آنحضرت نے اپنی امت کی لیے واسطے یاد رکہنی حدیثوں کے کہ سنیں آنحضرت سے
اور معنی یہ ہیں کہ میں دعا کرتا ہوں جو کوئی کہ کپڑا اپنا پہیلا رکہے اور برکت اوس دعا کی کہ اوس کپڑے میں آویگی طرف سینے اپنے کے ملاوے جو کچھ کہ میری حدیثوں
میں سے یاد کی ہوگی ہرگز نہیں بہولیگا ترجمہ پس کہولی میں نے کملی کہ تہا مجہپر کوئی کپڑا اسوا اوسکے یہانتک کہ تمام کی آنحضرت نے بات اپنی یعنی دعا
اور لگایا میں نے اوسکو طرف سینے اپنے کی پس قسم ہے اوس ذات کی کہ بہیجا آنحضرت کو ساتہ حق کے نہیں بہولا میں حضرت کی حدیثوں سے کہ سنی تہیں میں نے اوس دن تک
کہ وقت روایت اس حدیث کا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے وعن جریر بن عبد الله قال قال لی رسول الله صلی الله علیه وسلم الا تریحنی
من ذی الخلصة فقلت بلی وکنت لا اثبت علی الخیل فذکرت ذلك للنبی صلی الله علیه وسلم فضرب بیده علی صدری
حتی رایت اثر یده فی صدری وقال اللهم ثبته واجعله هادیا مهدیا قال فما وقعت عن فرس بعد
فانطلق فی مائة وخمسین فارسا من احمس فحرقها بالنار وکسرها متفق علیه اور روایت ہے جریر بن عبد الله
سے کہ کہا فرمایا مجکو آنحضرت نے کیا نہیں آرام دیتا تو مجکو ذی الخلصہ سے ف ح یعنی نہیں توڑتا تو اوسکو تا میں رنج سے خلاصی پاؤں اور ذی الخلصہ
زبر خ معجمہ اور لام کے اور ساتہ پیش دونوں کی بہی آیا ہے قبیلہ خثعم کے بتخانہ کا نام تہا اور اوسکو کعبہ الیمانیہ بہی کہتی تھی اوسمیں ایک بت تہا کہ اوسکا نام
خلصہ تہا اور اسمیں اشارہ ہے اسکی طرف کہ نفسوں پاک کاملہ کو رنج لاحق ہوتا ہے عبادت غیر الله اور خلاف شرع چیزوں سے ترجمہ پس کہا میں نے ہاں ارشاد ہو تو ڈالوں گا
تمکو اوسکے ہیں توڑ کر اور تہا میں کہ نہیں ٹہہر سکتا تہا گہوڑی پر سواری میں بلکہ گر پڑتا تہا میں اوس سے کبہی کبہی پس ذکر کیا میں نے اوسکو کہ میں نہیں ٹہہر سکتا ہوں
گہوڑی پر پیغمبر خدا صلی الله علیه وسلم سے پس مارا آنحضرت نے دست مبارک اپنا میری سینہ پر یہانتک کہ دیکہا میں نے نشان آنحضرت کے دست شریف کا اپنے سینہ میں
بسبب زور سے مارنی ہاتہ کے اور کہا آنحضرت نے یعنی دعا کی میری لیے کہ خداوند ثابت رکہ اسکو یعنی ظاہر و باطن میں اور گردان اوسکو راہ راست دکہانیوالا اور راہ
پایا گیا کہا جریر نے پس نگرا میں اپنی گہوڑی سے بعد اوس دعا کی یا بعد اوس دن کے پس روانہ ہوا جریر یعنی طرف ذی الخلصہ کے اوسکے توڑنے کی لیے ساتہ ڈیڑہ سو سوار کے
احمس سے ف ح احمس ساتہ ح اور سین مہملتین کی اوپر وزن احمر کی نام قبیلوں کا ہے قریش میں سے یہ نام رکہا گیا اونکا بسبب نہایت شجاعت کے کہ حماسہ معنی شجاعت
کے ہے اور لفظ فانطلق سے کلام راوی کا ہے یعنی جو کہ جریر سے روایت کرتا ہے اور بعضوں نے کہا کہ یہ کلام جریر کا ہے پس اوسمیں التفات ہے ترجمہ پس جلا دیا جریر نے
ذی الخلصہ کو آگ سے اور توڑ ڈالا اوسکو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے وعن انس قال ان رجلا کان یکتب للنبی صلی الله علیه وسلم فارتد عن
الاسلام ولحق بالمشرکین فقال النبی صلی الله علیه وسلم ان الارض لا تقبله فاخبرنی ابو طلحة انه اتی الارض التی مات فیها فوجده منبوذا
فقال ما شأن هذا فقالوا دفناه مرارا فلم تقبله الارض متفق علیه اور روایت ہے انس سے کہ کہا تحقیق ایک شخص لکہتا تہا واسطے آنحضرت کے

یعنی وحی لکھتا پس مرتد ہو گیا اور پھر مسلمانی سے اور ملا ساتھ مشرکون کے ف ح اور یہ شخص نصرانی تھا کہ مسلمان ہو گیا تھا اور پھر مرتد ہو کر نصرانی ہو گیا ترجمہ پس فرمایا
آنحضرت نے کہ تحقیق زمین نہین قبول کریگی اوسکو ف ع یعنی اپنے اندر نہین رکھے گی بلکہ پھینک دیگی سو یہی ہوا کہ وہ جب مرا تو دفن کیا مشرکون نے
اوسکو پس صبح کو جو دیکھا تو زمین نے اوسکو پھینک دیا تھا مشرکون نے کہا کہ یہ کیا ہے محمد نے اور اونکے اصحاب نے کہ قبر کو کھود کر اوسکو باہر ڈالدیا ہے پس خوب گہری
کھودی قبر مشرکون نے جہانتک گہری کھود سکے اور اوسکو دفن کیا پس صبح کو دیکھا تو زمین نے اوسکو باہر ڈالدیا تھا پس معلوم کیا مشرکون نے کہ یہ
آدمی کا کام نہین ہے پس پڑا رہنے دیا اوسکو زمین پر ترجمہ کہا انس نے پس خبر دی مجکو ابوطلحہ نے کہ انس کی ماں کے خاوند تھے کہ یہ ابوطلحہ آئی اوس زمین مین کہ
مرا تھا وہ شخص اور دفن کیا گیا تھا اوسمین پس پایا اوسکو ابوطلحہ نے باہر قبر کے پڑا ہوا پس پوچھا ابوطلحہ نے کہا کہ کیا ہے حال اس شخص کا کہ قبر سے باہر پڑا ہے
کہا لوگون نے کہ دفن کیا ہمنے اوسکو کئی بار پس نہ قبول کیا اوسکو زمین نے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف اور ہر بار کہ دفن کیا اوسکو باہر پڑا پایا وَعَنْ أَبِي أَيُّوبَ
قَالَ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ وَجَبَتِ الشَّمْسُ فَسَمِعَ صَوْتًا فَقَالَ يَهُودُ تُعَذَّبُ فِي قُبُورِهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے
ابی ایوب سے کہ کہا او نکلے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس حال مین کہ غروب ہوا تھا آفتاب پس سنی آنحضرت نے ایک آواز ف ع احتمال ہے کہ سنی آنحضرت نے آواز ملائکہ
عذاب کی یا آواز یہود کی کہ عذاب کیے جاتے تھے یا آواز واقع ہونی عذاب کی اور احتمال دوسرا ظاہر تر ہے جیسا کہ ظاہر ہوتا ہے حضرت کے اس بیان سے ترجمہ پس فرمایا
کہ یہ یہودی ہے یعنی آواز یہودی کی ہے یعنی آواز ایک جماعت یہود کی ہے کہ عذاب کیے جاتے ہین اپنی قبرون مین نقل کی یہ بخاری نے ف ع اوسمین اثبات ہے عذاب قبر کا
اور معجزہ حضرت کا کہ آپ پر اونکا احوال کھل گیا اور آپنے اوسکو بیان فرما دیا وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ سَفَرٍ فَلَمَّا
كَانَ قُرْبَ الْمَدِينَةِ هَاجَتْ رِيحٌ تَكَادُ أَنْ تَدْفِنَ الرَّاكِبَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بُعِثَتْ هَذِهِ الرِّيحُ لِمَوْتِ مُنَافِقٍ
فَقَدِمَ الْمَدِينَةَ فَإِذَا عَظِيمٌ مِنَ الْمُنَافِقِينَ قَدْ مَاتَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے جابر سے کہ کہا آئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک سفر سے پس جبکہ پہونچے نزدیک مدینہ کے
چلی ایک ہوا نہایت سخت پس قریب تھی کہ دفن کردے سوار کو یعنی اوڑا دے اور پوشیدہ کر دے نظر سے اور ہلاک کرے بسبب شدت کے پس فرمایا آنحضرت نے کہ
بھیجی گئی ہے یہ باد بیچ وقت مرنے ایک منافق کے پس پہونچے آنحضرت مدینہ مین پس ناگہان ایک بڑا منافقون مین سے مر گیا تھا نقل کی یہ مسلم نے ف ع کہا
بعضون نے کہ نام اوسکا رفاعہ بن زید تھا اور سفر غزوہ تبوک کا تھا اور بعضون نے کہا کہ نام اوسکا رافع تھا اور سفر غزوہ بنی مصطلق کا اور سبب چلنے ہوا کا وقت
مرنے منافق کے پائی جانی وحشت اور کدورت اور پریشانی کا ہے وقت مرنے اشرار کے کہ یہ حالت ہے اور زندگانی مین محل ظلمت و وحشت کے ہین
وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى قَدِمْنَا عُسْفَانَ فَأَقَامَ بِهَا لَيَالِيَ فَقَالَ النَّاسُ مَا نَحْنُ
هَهُنَا فِي شَيْءٍ وَإِنَّ عِيَالَنَا لَخُلُوفٌ مَا نَأْمَنُ عَلَيْهِمْ فَبَلَغَ ذَلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ
مَا فِي الْمَدِينَةِ شِعْبٌ وَلَا نَقْبٌ إِلَّا عَلَيْهِ مَلَكَانِ يَحْرُسَانِهَا حَتَّى تَقْدَمُوا إِلَيْهَا ثُمَّ قَالَ ارْتَحِلُوا فَارْتَحَلْنَا وَأَقْبَلْنَا إِلَى الْمَدِينَةِ
فَوَالَّذِي يُحْلَفُ بِهِ مَا وَضَعْنَا رِحَالَنَا حِينَ دَخَلْنَا الْمَدِينَةَ حَتَّى أَغَارَ عَلَيْنَا بَنُو عَبْدِ اللهِ بْنِ غَطَفَانَ وَمَا يَهِيجُهُمْ قَبْلَ ذَلِكَ شَيْءٌ رَوَاهُ مُسْلِمٌ
اور روایت ہے ابوسعید خدری سے کہ کہا نکلے ہم ساتھ آنحضرت کے یعنی مدینہ سے طرف مکہ کے یا اور طرف یہانتک کہ پہونچے ہم عسفان مین کہ نام ایک موضع کا ہے کہ دو منزل ہے مکہ سے
پس ٹھیرے آنحضرت اوسمین کئی راتین یعنی اور کئی دن پس کہا لوگون نے یعنی بعض ضعیف منافقون نے یا ضعیف الاسلام لوگون نے نہین ہین ہم یہان کسی شغل مین یعنی کچھ لڑائی کے
کام مین اور تحقیق اہل و عیال ہمارے البتہ غائب اور چھپے ہوئے ہین نہین ہین خاطر جمع ہماری اوپر انکی کہ دشمن آجاوے اونپر اور غارت کرے پس پہنچی یہ خبر آنحضرت کو
پس فرمایا قسم ہے اوس ذات کی کہ جان میری اوسکی ہاتھ مین ہے نہین مدینہ مین کوئی راہ اور گھاٹی مگر کہ تعین ہین ہر ایک پر دو فرشتے کہ نگہبانی کرتے ہین مدینہ کی
یعنی اوسکی راہون اور گھاٹیون کی یہانتک کہ پہونچو تم طرف اوسکے ف شعب بکسر شین لفظ شعب راہ بیچ پہاڑ کے اور لفظ نقب ساتھ زبر نون اور جزم قاف کے

راہ درمیان دو پہاڑون کی ولیکن یہان مراد راہ درمیان دو گہرون کی ہی یعنی کوچے شہر کے جیسا کہ حدیث مین آیا ہی کہ انقاب مدینہ پر ملائکہ ہین کہ نہین آویگا اوسمین طاعون اور دجال ترجمہ پہر فرمایا آنحضرت نے کہ کوچ کرو تم پس کوچ کیا ہمنے اور متوجہ ہوئے ہم طرف مدینہ کے پس قسم ہی اوس ذات کی کہ قسم کہائی جاتی ہی اوسکی یعنی اللہ کی نہین کہولی ہمنے اسباب اپنے یعنی اونٹون کی پیٹھون سے اوسوقت کہ داخل ہوئے ہم مدینہ مین یہانتک کہ چڑہ آئی ہمپر یعنی مدینہ والون پر بنو عبد اللہ بن غطفان ف ع کہ نام ایک قبیلہ کا ہی اور معنی یہ ہین کہ مدینہ اوسوقت خالی تہا اونکی حفاظت کو محفوظ تہا جیسا کہ خبر دی تہی حضرت نے از راہ معجزہ کے اور نہین تہا کوئی مانع اونکی غارت کرنے اور چڑہ آنے سے اوپر سوا نگہبانی ملائکہ کے اور یہی معنی ہین اس قول کے ترجمہ اور نہ برانگیختہ کرتی تہی اونکو پہلے آنی ہمارے سے کوئی چیز نقل کی یہ مسلم نے ف ح یعنی باعث مین سے پس سچی ہوئی خبر آنحضرت کی کہ خبر دی تہی کہ نگہبانی کرتے ہین مدینہ کی پیچہے تمہارے فرشتے تاوقتیکہ جاؤ اوسمین **وعن انس** قال اصابت الناس سنة على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم فبينا النبي صلى الله عليه وسلم يخطب في يوم الجمعة قام اعرابي فقال يا رسول الله هلك المال وجاع العيال فادع الله لنا فرفع يديه وما نرى في السماء قزعة فوالذي نفسي بيده ما وضعها حتى ثار السحاب امثال الجبال ثم لم ينزل عن منبره حتى رأيت المطر يتحادر على لحيته فمطرنا يومنا ذلك ومن الغد ومن بعد الغد حتى الجمعة الاخرى قام ذلك الاعرابي او غيره فقال يا رسول الله تهدم البناء وغرق المال فادع الله لنا فرفع يديه فقال اللهم حوالينا ولا علينا فما يشير بيده الى ناحية من السحاب الا انفرجت وصارت المدينة مثل الجوبة وسال الوادي قناة شهرا ولم يجئ احد من ناحية الا حدث بالجود وفي رواية قال اللهم حوالينا ولا علينا اللهم على الآكام والظراب وبطون الاودية ومنابت الشجر قال فاقلعت وخرجنا نمشي في الشمس متفق عليه اور روایت ہی انس سے کہا پہونچا لوگونکو قحط آنحضرت کے زمانہ مین پس اوسوقت کہ خطبہ فرماتے تہے آنحضرت دن جمعہ کے کہڑا ہوا ایک گنوار اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ ہلاک ہوا مال یعنی باغ اور زراعت اور جانور بسبب نہ پانی پانی کے اور بہوکہ ہوئے عیال پس دعا کیجئے اللہ سے ہمارے لیے پس اوٹہائے آنحضرت نے دونون دست مبارک اس حال مین کہ نہ دیکہتے تہے ہم آسمان مین ایک ٹکڑا ابر کا پس قسم ہی اوس ذات کی کہ جان میری اوسکے ہاتہ مین نہ رکہے آنحضرت نے ہاتہ یہانتک کہ اوٹہا ابر مانند پہاڑونکے پہر نہ اوترے آنحضرت منبر سے یہانتک کہ دیکہا مینے مینہ کو کہ ٹپکتا تہا آنحضرت کی داڑہی مبارک پر ف ع معنی تحادر کے نیز ل و تقطر ہین اور یہان معنی ٹپکنا قطرہ کے ٹپکتا تہا مینہ داڑہی پر اور کئی نسخون مین علی لحیتہ چنانچہ ترجمہ لکہا گیا اور حضرت شیخ کی ترجمہ مین عن لحیتہ ہی یعنی ٹپکتا تہا مینہ داڑہی سے اور حاصل یہ کہ پہلے اوترنے کے منبر سے اور پہلے باہر نکلنے کے مسجد سے مینہ برسنا شروع ہوا ترجمہ پس مینہ برسائے گئے ہم اوسدن یعنی بقیہ اوسدن کی کہ دعا کی تہی کہ وہ دن جمعہ کا تہا اور اگلے دن اور اگلے دن سے اگلے دن دوسرے جمعہ تک اور کہڑا ہوا دوسرے جمعہ کو وہی اعرابی یا اور کوئی سوا اوسکے اور کہا یا رسول اللہ گر پڑے مکان اور ڈوب گیا مال پس دعا کیجیے اللہ تعالے سے ہمارے لیے کہ مینہ تہم جائے پس اوٹہائے آنحضرت نے دونون ہاتہ اپنے اور کہا خداوندا برسا گرد اگرد ہمارے یعنی کہیتون اور باغات مین اور نہ برسا ہمپر یعنی ہمارے مکانون پر تا ضرر نہو پس نہ اشارہ کرتے تہے آنحضرت طرف کسی جانب کی ابر سے مگر کہ کہل جاتا تہا اور ہوا اوپر مدینہ کے مانند گڑہے کے یعنی تمام اطراف مدینہ مین ابر تہا اور مینہ برستا تہا مگر مدینہ پر کہ ابر بہی نہ تہا بالکل کہل کر مانند گڑہے کے ہو گیا تہا اور بہتا رہا نالہ کہ نام اوسکا قناۃ ہے ایک مہینے تک اور نہین آیا کوئی کسی طرف سے مگر خبر دی بہت مینہ برسنے کی اور ایک روایت مین ہی کہ کہا حضرت نے یا الہی برسا گرد ہمارے اور نہ برسا ہمپر یا اللہ ٹیلون پر اور پہاڑون پر اور اندر نالون کے اور جگہون اوگنے درختون کے کہا انس نے پس کہل گیا ابر اور باہر نکلے ہم اس حال مین کہ چلتے تہے ہم دہوپ مین نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف ش ع کہا نووی نے کہ اس سے معلوم ہوا کہ مستحب ہی کہ جب مینہ بہت برسے اور ضرر کرے تو دعا کرے کہ یا الہی مینہ نہ برسے مکانون پر ولیکن نہین شروع ہی اسکی لیے نماز اور جمع ہونا صحرا مین **وعن جابر** قال كان النبي صلى الله عليه وسلم اذا خطب استند الى جذع نخلة من سواري المسجد فلما صنع له المنبر فاستوى عليه صاحت النخلة التي كان يخطب عندها حتى كادت ان تنشق فنزل النبي صلى الله عليه وسلم حتى اخذها فضمها اليه فجعلت تئن

الصَّبِيِّ الَّذِي يُسَكَّتُ حَتَّى اسْتَقَرَّتْ قَالَ بَكَتْ عَلَى مَا كَانَتْ تَسْمَعُ مِنَ الذِّكْرِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے جابر سے کہا تھے آنحضرت جس وقت کہ خطبہ پڑہتے تکیہ کرتے اوپر تنہ کہجور کی ستونوں سے مسجد کی سے ف ح کہ آنحضرت کی زمانہ میں ستون مسجد کی کہجور کی لکڑی کے تہے اور یہ تکیہ کرنا اوس ستون پر پہلے بنی منبر کے تہا ترجمہ پس جبکہ بنایا گیا منبر اور کہڑے ہوئے حضرت اوسپر خطبہ پڑہنے کو چلایا وہ ستون کہ خطبہ فرماتے تہے حضرت اوسکے پاس پہلے بننے منبر کے یہانتک کہ قریب تہا یہ کہ پہٹ جاوے یعنی حضرت کے فراق سے پس اوترے آنحضرت یعنی منبر سے اور گئے طرف اوسکے یہانتک کہ پکڑا اوسکو یعنی ہاتھوں سے اور اپنے گلے سے لگایا اوسکو یعنی اوسکی تسلی کے لیے پس شروع کیا اوس ستون نے کہ نالہ کرتا تہا مانند نالہ کرنے لڑکے کی کہ چپکا کیا جاتا ہے گریہ زاری سے اور چپکا نہیں ہوتا یہانتک کہ ٹہیرا اور آرام پکڑا اوس ستون نے فرمایا آنحضرت نے یعنی اوسکے رونیکے سبب مین کہ رویا یہ ستون اوپر نہ پانے اوس چیز کے کہ سنتا تہا ذکر سے نقل کی یہ بخاری نے ف ع یعنی اوپر نہ پانے قرب ذاکر کے اور یہ حدیث جذع کی جماعت صحابہ سے بہت طریق سے روایت کی ہے کہ شک وشبہ کو اسمین راہ نہین اور بعضون نے کہا کہ صحیح ہے نزدیک ہمارے کہ یہ حدیث حنین جذع کی متواتر ہے اور حسن بصری جب حدیث بیان کرتے تو روتے اور کہتے کہ ای بندگان خدا چوب خشک نالہ کرتی تہی اور روتی تہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے شوق سے پس تم سزاوار تر ہو اسکے کہ مشتاق ہو واونکے ملاقات کے اور کم چوب سے نہو بیت سنگ وگیاہی کہ در خاصیتے ہست ✦ بیزادمی دان کہ در معرفتی نیست ✦ وَعَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ أَنَّ رَجُلًا أَكَلَ عِنْدَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشِمَالِهِ فَقَالَ كُلْ بِيَمِينِكَ قَالَ لَا أَسْتَطِيعُ قَالَ لَا اسْتَطَعْتَ مَا مَنَعَهُ إِلَّا الْكِبْرُ قَالَ فَمَا رَفَعَهَا إِلَى فِيهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے سلمہ بن اکوع سے یہ کہ ایک شخص نے کہایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بائین ہاتہ سے پس فرمایا آنحضرت نے کہا دائین ہاتہ اپنے سے کہا اوسنے کہ نہین کہا سکتا مین دائین ہاتہ سے فرمایا حضرت نے نہ کہا سکیو یعنی بددعا کی حضرت نے اوسپر اسلیے کہ وہ جہوٹا تہا عذر کرنے مین بازر کہا اوسکو دائین ہاتہ سے کہانے سے مگر تکبر اور بے قیدی نے ف ح معجزہ ناتوانی سنے یہ کلام راوی کا کہا واسطے دفع وہم اوس شخص کے کہ توہم کرے اسکا کہ آنحضرت نے کیون بددعا کی اوسپر باوجود رحمۃ للعالمین ہونیکے پس جواب دیا گیا یہ کہ نہ بازر کہا اوسکو دائین ہاتہ سے کہانے سے عجز نے بلکہ باز رکہا اوسکو تکبر نے اسلیے حضرت نے بددعا کی اوسپر ترجمہ کہا راوی نے کہ پس نہ اوٹہا سکتا تہا وہ شخص دایان ہاتہ طرف منہہ اپنے کے بعد اسکے نقل کی یہ مسلم نے وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّ أَهْلَ الْمَدِينَةِ فَزِعُوا مَرَّةً فَرَكِبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَسًا لِأَبِي طَلْحَةَ بَطِيئًا وَكَانَ يَقْطِفُ فَلَمَّا رَجَعَ قَالَ وَجَدْنَا فَرَسَكُمْ هَذَا بَحْرًا فَكَانَ بَعْدَ ذَلِكَ لَا يُجَارَى وَفِي رِوَايَةٍ فَمَا سُبِقَ بَعْدَ ذَلِكَ الْيَوْمِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے انس سے کہ تحقیق اہل مدینہ ڈرے اور فریاد کی ایکبار یعنی چورون یا دشمنون سے پس سوار ہوئے آنحضرت گہوڑے پر یعنی ننگی پیٹہ پر کہ ابوطلحہ کا تہا سست اور تہا وہ کہ تنگ اور پاس پاس کہتا تہا قدم پس جبکہ پہرے آنحضرت فرمایا کہ پایا ہمنے اس تمہارے گہوڑے کو دریا یعنی کشادہ قدم اور جلد رو پس ہوا وہ گہوڑا بعد آنحضرت کی سواری کے اسطرح کا کہ کوئی گہوڑا اوسکے ساتہ نہین چل سکتا تہا اور نہین بڑہ سکتا تہا اوس سے اور ایک روایت مین آیا ہے پس نہ آگے بڑہ سکتا تہا اوسکو کوئی گہوڑا بعد اوس دن کے نقل کی یہ بخاری نے وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ تُوُفِّيَ أَبِي وَعَلَيْهِ دَيْنٌ فَعَرَضْتُ عَلَى غُرَمَائِهِ أَنْ يَأْخُذُوا التَّمْرَ بِمَا عَلَيْهِ فَأَبَوْا فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ قَدْ عَلِمْتَ أَنَّ وَالِدِي قَدِ اسْتُشْهِدَ يَوْمَ أُحُدٍ وَتَرَكَ دَيْنًا كَثِيرًا وَإِنِّي أُحِبُّ أَنْ يَرَاكَ الْغُرَمَاءُ فَقَالَ لِي اذْهَبْ فَبَيْدِرْ كُلَّ تَمْرٍ عَلَى نَاحِيَةٍ فَفَعَلْتُ ثُمَّ دَعَوْتُهُ فَلَمَّا نَظَرُوا إِلَيْهِ كَأَنَّهُمْ أُغْرُوا بِي تِلْكَ السَّاعَةَ فَلَمَّا رَأَى مَا يَصْنَعُونَ طَافَ حَوْلَ أَعْظَمِهَا بَيْدَرًا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ جَلَسَ عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ ادْعُ لِي أَصْحَابَكَ فَمَا زَالَ يَكِيلُ لَهُمْ حَتَّى أَدَّى اللهُ عَنْ وَالِدِي أَمَانَتَهُ وَأَنَا أَرْضَى أَنْ يُؤَدِّيَ اللهُ أَمَانَةَ وَالِدِي وَلَا أَرْجِعَ إِلَى أَخَوَاتِي بِتَمْرَةٍ فَسَلَّمَ اللهُ الْبَيَادِرَ كُلَّهَا حَتَّى إِنِّي أَنْظُرُ إِلَى الْبَيْدَرِ الَّذِي كَانَ عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَأَنَّهَا لَمْ تَنْقُصْ تَمْرَةً وَاحِدَةً رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے جابر بن عبداللہ سے کہا وفات پائی میرے باپ نے اسحال مین کہ اوپر قرض تہا پس پیش کیا مین نے اونکے قرضخواہون پر یہ کہ لیوین تمام کہجورین ہمارے بدلے اوس مین کہ میرے باپ پر ہے پس نہ مانا اونہون نے یعنی اسلیے کہ وہ اونکی نظر مین

تھوڑی معلوم ہوتی تھیں اور تھی وہ بہت پس آیا میں حضرت کی پاس اور عرض کیا میں نے آپ جانتی ہیں کہ باپ میرا شہید ہوگیا ہی روز احد اور چھوڑا ہی دین بہت
اور میں چاہتا ہوں یہ کہ دیکھیں آپکو قرضخواہ یعنی میری پاس تاکہ رعایت کریں مجھپر پس فرمایا آنحضرت نے کہ جا اور ڈھیر لگا ہر قسم کی کھجوروں کے علٰحدہ علٰحدہ پس کیا میں نے
یعنی ہر کسی کی ڈھیر لگائی پھر بلایا میں نے آنحضرت کو پس جبکہ دیکھا قرضخواہوں نے طرف حضرت کے گویا کہ وہ لپٹ گئی مجھپر اوسوقت فـــ یعنی تشدد کیا مجھپر مطالبے میں
اور پیچھے پڑے یہ گمان کرکر کہ آنحضرت فرماوینگی اونکو تمام قرض یا بعض قرض کے معاف کرنیکی لیے یا صبر کرنیکی لیے پس پہلے ہی سے اونہوں نے ایسا طور ظاہر کیا کہ دلالت کرے اوپر اسکے
کہ وہ انمیں سے کسی بات پر بھی راضی نہیں ہونیکی ترجمہ پس جبکہ دیکھا آنحضرت نے اوس چیز کو کہ کرتی ہیں قرضخواہ پھرے آنحضرت بیچ بڑے ڈھیر کی اونمیں سے
پھر بیٹھے اوسپر پھر فرمایا کہ بلا میری پاس اپنے قرضخواہوں کو یعنی پس حاضر ہوئے وہ پس ہمیشہ ماپتے رہے آنحضرت اونکے لیے یعنی حکم فرمایا کہ ماپو اونکے لیے یہاں تک کہ ادا کیا
اللہ تعالی نے میرے باپ سے دین اوسکا اور میں راضی تھا کہ ادا کرے اللہ تعالی دین باپ میرے کا اور لیجاؤں میں طرف بہنوں اپنی کی ایک کھجور بھی فـــ جابر کے باپ نے
بیٹیاں بہت چھوڑی تھیں پس وہ بہنیں ہوئیں جابر کی پس جابر کہتے ہیں کہ میں راضی تھا کہ کسیطرح دین باپکا ادا ہو جاوے اگرچہ کچھ باقی نہ رہے ہمارے لیے کھجوروں میں سے
ترجمہ پس سالم رکھے اللہ تعالی نے ڈھیر سب یعنی آنحضرت کے معجزے سے اور یہاں تک تحقیق میں دیکھتا تھا طرف اوس ڈھیر کی کہ بیٹھے تھے اوسپر پیغمبر صلعم گویا کہ نہیں کم ہوئی
اوس میں سے ایک کھجور نقل کی بخاری نے فـــح اور جبکہ اوس ڈھیر میں سے کہ حضرت جسپر بیٹھے تھے اور دیتی جاتی تھی کچھ نقصان نہ ہوا تو اور ڈھیر بطریق اولی سالم رہے

**وعنه** قال إن أم مالك كانت تهدي للنبي صلى الله عليه وسلم في عكة لها سمنا فيأتيها بنوها فيسألون الأدم وليس عندهم شيء فتعمد إلى الذي كانت تهدي فيه للنبي صلى الله عليه وسلم فتجد فيه سمنا فما زال يقيم لها أدم بيتها حتى عصرته فأتت النبي صلى الله عليه وسلم فقال عصرتيها قالت نعم قال لو تركتيها ما زال قائما رواه مسلم ترجمہ اور روایت ہی اونہی جابر سی کہ کہا ام مالک انصاریہ صحابیہ تھی ہدیہ بھیجتی
آنحضرت کے لیے اپنی کپی میں گھی پس آتی ام مالک کے پاس بیٹے اوسکی اور مانگتے سالن حالانکہ نہ ہوتا اونکے پاس کچھ یعنی سالن میں سے کوئی چیز کہ جو کچھ ہوتا تمام رکھیں سے
حضرت کو بھیج دیتی تھی پس قصد کرتی تھی ام مالک طرف اوس کپی کی کہ بھیجتی تھی اوسمیں گھی آنحضرت کے لیے یعنی دیکھتی اور ڈھونڈتی اوسمیں پس پاتی اوسمیں گھی پس ہمیشہ
تھا وہ ظرف پایا گیا کہ اوسمیں باقی رہتا تھا قائم ام مالک کے لیے سالن گھر اوسکے کا یعنی ہمیشہ اوس گھی سے اونکی گھر میں سالن ہوتا تھا یہانتک کہ نچوڑا ام مالک نے
اوسکو یعنی زیادتی طمع کی لیے پس منقطع ہوا وہ سالن بنا بر اسکی کہ حرص شوم ہے اور حریص محروم پس آئی ام مالک حضرت کے پاس یعنی اور خبر دی اس ماجرا کی پس
فرمایا آنحضرت نے کیا نچوڑا تو نے اوس گھی کو کہا اونہی ہاں فرمایا آنحضرت نے اگر چھوڑتی تو اوسکو بحال خود یعنی نچوڑتی نہیں تو ہمیشہ رہتا سالن تیرے گھر کا
قائم نقل کی مسلم نے فـــ یعنی اس لیے کہ جب کہ گننا وتولنا ہے برکت چیزوں میں اگرچہ چیز تھوڑی ہو برکت ہو جاتی ہے تھوڑی چیز **وعن أنس** قال

قال أبو طلحة لأم سليم لقد سمعت صوت رسول الله صلى الله عليه وسلم ضعيفا أعرف فيه الجوع فهل عندك من شيء فقالت نعم فأخرجت أقراصا من شعير ثم أخرجت خمارا لها فلفت الخبز ببعضه ثم دسته تحت يدي ولاثتني ببعضه ثم أرسلتني إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم قال فذهبت به فوجدت رسول الله صلى الله عليه وسلم في المسجد ومعه الناس فقمت عليهم فقال لي رسول الله صلى الله عليه وسلم أرسلك أبو طلحة قلت نعم قال بطعام قلت نعم فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم لمن معه قوموا فانطلق وانطلقت بين أيديهم حتى جئت أبا طلحة فأخبرته فقال أبو طلحة يا أم سليم قد جاء رسول الله صلى الله عليه وسلم بالناس وليس عندنا ما نطعمهم فقالت الله ورسوله أعلم فانطلق أبو طلحة حتى لقي رسول الله صلى الله عليه وسلم فأقبل رسول الله صلى الله عليه وسلم وأبو طلحة معه فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم هلمي يا أم سليم ما عندك فأتت بذلك الخبز فأمر به رسول الله صلى الله عليه وسلم ففت وعصرت أم سليم عكة فأدمته ثم قال رسول الله صلى الله عليه وسلم فيه ما شاء الله أن يقول ثم قال ائذن لعشرة فأذن لهم

فَاَکَلُوْا حَتّٰی شَبِعُوْا ثُمَّ خَرَجُوْا ثُمَّ قَالَ ائْذَنْ لِعَشَرَۃٍ ثُمَّ لِعَشَرَۃٍ فَاَکَلَ الْقَوْمُ کُلُّھُمْ وَشَبِعُوْا وَالْقَوْمُ سَبْعُوْنَ اَوْ ثَمَانُوْنَ رَجُلًا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ وَفِیْ رِوَایَۃٍ لِمُسْلِمٍ اَنَّہٗ قَالَ ائْذَنْ لِعَشَرَۃٍ فَدَخَلُوْا فَقَالَ کُلُوْا وَسَمُّوا اللّٰہَ فَاَکَلُوْا حَتّٰی فَعَلَ ذٰلِکَ بِثَمَانِیْنَ رَجُلًا ثُمَّ اَکَلَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَھْلُ الْبَیْتِ وَتَرَکَ سُؤْرًا وَفِیْ رِوَایَۃٍ لِلْبُخَارِیِّ قَالَ اَدْخِلْ عَلَیَّ عَشَرَۃً حَتّٰی عَدَّ اَرْبَعِیْنَ ثُمَّ اَکَلَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَجَعَلْتُ اَنْظُرُ ھَلْ نَقَصَ مِنْھَا شَیْءٌ وَفِیْ رِوَایَۃٍ لِمُسْلِمٍ ثُمَّ اَخَذَ مَا بَقِیَ فَجَمَعَہٗ ثُمَّ دَعَا فِیْہِ بِالْبَرَکَۃِ فَعَادَ کَمَا کَانَ فَقَالَ دُوْنَکُمْ ھٰذَا

اور روایت ہے انس سے کہ کہا ابوطلحہ انصاری نے کہ خاوند انس کی ماں کی ہین واسطے ام سلیم کی کہ ماں انس کی ہین تحقیق سنی مین نے آواز آنحضرت کی ضعیف پاتا ہون مین اوس مین بہوک کو یعنی کہ اثر اوسکا ہی پس کیا ہی تیرے پاس کچھہ یعنی کہانے کو اگرچہ تہوڑا ہی ہو کہا ام سلیم نے کہ ہان ہی کچھہ پس نکالین ام سلیم نے کئی روٹیان جو کی پہر نکالی ام سلیم نے اوڑہنی اپنی پس لپیٹا روٹیون کو اوسکی ایک کونی مین پہر چہپا دیا اوسکو میری ہاتہ کی نیچی اور عمامہ کیا میر اسا تہ بعض اوسکی ف ح یعنی میرا سر ڈہانکا اور کتنی ایک پیچ ہی مانند دستار کی لپیٹ دی اور انس اوس زمانہ مین آٹہہ نو برس کے لڑکے تہی کہ آنحضرت کے خدمت مین حاضر ہوئی تہی ت پہر بہیجا مجکو طرف رسول خدا صلعم کی پس لیگیا مین وہ روٹیان حضرت کی پاس پس پایا مین نے آنحضرت کو مسجد مین اور ساتہہ آپ کے لوگ تہی ساتہ حضرت کے لوگ ف ع یعنی بہت سے کہ وہ پہلے تہی جیسا کہ آگی آتا ہی ذکر اوسکا اور مراد مسجد سی وہ جگہہ ہی کہ بنائی تہی آنحضرت نے نماز کی لیے جسوقت کہ محاصرہ کیا تہا احزاب نے مدینہ کو غزوہ خندق مین سلسلے کہ وقوع اس ماجری کا غزوہ خندق ہی مین ہوا مانند قصہ جابر کی واللہ اعلم ترجمہ پس السلام علیکم کی مین نے اوسی پس فرمایا رسول خدا صلعم نے کیا بہیجا ہی تجکو ابوطلحہ نے کہا مین نے ہان ف ع اور یہ منافی نہین ہی اوسکی ماں کی بہیجنی کی اس لیے کہ باعث اول ابوطلحہ ہی تہی ترجمہ فرمایا کہ ساتہ طعام کی بہیجا ہی کہا مین نے ہان ف ع پہلی بات بہی اس بات کو جدا کر کے پوچہا یا آیا سہانی کی لیے تہا یا جیسا کہ خیر وہی اور طعام کی لیے اول اوس بات کی وہی اور تعلیم ہوئی ہو پہر اسکی تجدید پس فرمایا آنحضرت نے واسطی اون لوگون کے کہ تہی ساتہ حضرت کے کہ اٹہو ف ع تا ابوطلحہ کی گہر چلین چونکہ آنحضرت کو معلوم ہوا کہ انس کے ساتہ چند روٹیان ہین سمجہا کہ تہا یا دو تین آدمیون کے ساتہ کہانا ارادہ ہو اظاہر کرنی معجزہ کا ہی کہ وسیر ہو جماعت کثیر کا ہی تہوڑی سی روٹی سی اور دوسرا معجزہ آپکی ساتہ اونکی گہر مین کچھہ کام ہو ہونا تہا تا حاصل ہو اونکو برکت بسبب نیک نیتی اور اخلاص اور خدمتگذاری کی پس حضرت نے ارادہ کیا گہر تشریف لیجانی کا فرمایا ترجمہ پس چلی آنحضرت یعنی اور اونہین طرف گہر ابوطلحہ کی اور چلا مین ہی آگی حضرت کے یعنی جیسی خادم اور ضیافت کرنیوالی آگی آگی چلتی ہین یا اسلیئے کہ جلدی دی خبر حضرت کے رونق افزائی کی ابوطلحہ کو پہونچا دون یہانتک کہ آیا مین ابوطلحہ کی پاس پس خبر دی مین نے اوسکو یعنی اونکی آنی کی پس کہا ابوطلحہ نے ای ام سلیم تحقیق تشریف لائی آنحضرت ساتہ لوگون کی اور نہین ہمارے پاس کچھہ کہ کہلاوین ہم اونکو یعنی سوا اون چند روٹیون کے کچھہ نہین اور آدمی بہت سے ہین پس کیونکر اونکی آگی رکہون تہوڑی سی چیز کہا ام سلیم نے اللہ اور رسول اوسکا دانا تر ہین ف ح کہ کیون آئی ہین آپ اور کیا حکمت ہی آپکی آنی مین گویا سمجہین ام سلیم کہ آنحضرت واسطی معجزہ کی لیے آئی ہین اس سی بڑی دینداری اور روشن ذہنی اور قوت یقینی ام سلیم کی معلوم ہوئی کہ کچھہ تردد نہ کیا اور اول ہی سوچی کہ حضرت قدر طعام کی جانتی ہین اگر آپ مصلحت نہ جانتی تو کاہی کو تشریف لاتی اونکا فعل خالی حکمت سی نہین سبحان اللہ ایک ایک عورتین ایسی ہین کہ اسوقت بہت مردون سی زیادہ قوت یقینی رکہتی ہین رضی اللہ عنہما وعن امثالہما وجعلنا فی زمرتہم امین رب العلمین ترجمہ پس چلی ابوطلحہ یعنی حضرت کے استقبال کی لیے یہانتک کہ ملی آنحضرت پس تشریف لائی آنحضرت اور ابوطلحہ ساتہ اونکی پس فرمایا آنحضرت نے لا ای ام سلیم جو کچھہ کہ تیری پاس ہی یعنی قسم روٹی سی پس لائین وہ روٹیان کہ اون پاس تہین پس فرمایا آنحضرت نے یعنی ابوطلحہ کو یا اور کسیکو روٹیونکی توڑنی اور ریزہ ریزہ کرنیکی لیے پس ریزہ ریزہ کی گئین روٹیان اور نچوڑا ام سلیم نے کپا یعنی گہی کا پس سالون کیا اوس گہی کو کپی مین سی نکالا پہر فرمایا آنحضرت نے لا ای ام سلیم روٹی مین جو کچھہ کہ چاہا اللہ نے کہین ف ح ع یعنی دعا خیر و برکت کی یا بسم اللہ اور پہونکی اور ایک روایت مین آیا ہی کہ پہر کہا حضرت نے بسم اللہ اللھم اعظم فیہا البرکۃ ترجمہ پہر فرمایا آنحضرت نے یعنی ابوطلحہ کو یا انس کو یا اور کسیکو

اون دس کو یعنی بلا دس کو پہر دس کو واسطی دخل کی لیی حکم اسلیی کیا کہ جسقدر برتن مین کہانا تہا وہ اسقدر تہا کہ دس آدمی گرد اوسکی آرام سی بیٹہکر کہا سکین اور بعضون نے کہا
تنگی مکان کی لیی پہر فرمایا ترجمہ پس بلایا دس کو پس کہایا اون دس نے پہر باہر نکلی وی پہر فرمایا کہ بلا دس کو پہر دس کو یعنی اسیطرح دس دس کو بلاتا گیا یہانتک کہ کہایا تمام قوم نی اور سیر ہو
اور قوم ستر آدمی یا اسی تہی ف ع کہا ابن حجر نی یہان تو سا شک کے ہی آیا ہی اور اور روایتون مین بالجزم سی آئی ہین اور ایک روایت مین کچہ اوپر اسی اور ایک مین فقا
نہیں ہی اس احتمال سی کہ کسر کو حذف کر دیا لیکن احمد کی نزدیک روایت مین آیا ہی یہانتک کہ کہایا اوس سے چالیس نے اور باقی رہا جونکا تون اس سے معلوم ہوتا ہی کہ متعدد ہوا
اس قصہ کا کہتا ہون مین کہ قصہ متحد ہی اور تطبیق یون ہی کہ جماعت اول پچاس تہی پہر آئے اونکی ساتہ چالیس اور اون لوگون مین سے کچہ بہی اونکی رہ گئی تہی پس آنحضرت نے اونکو بلایا
ترجمہ نقل کی بخاری اور مسلم نی اور مسلم کی ایک روایت مین یون آیا ہی کہ آنحضرت نے فرمایا کہ اذن دے دس کو پس آئے وہ دس پس فرمایا کہاؤ اور نام لو اللہ کا پس کہایا اونہون نے یہانتک
کہ کیا یہی ساتہ اسی مردون کے یعنی اسیطرح دس دس کو اذن دیتے گئی پہر بعد اوسکی کہایا نبی صلعم نی اور ابو طلحہ کی گہر والون نے اور چہوڑا باقی اوس بخاری کی ایک روایت مین
کہ فرمایا آنحضرت نی داخل کر مجہپر دس آدمی یہانتک کہ گنا چالیس شخصون کو پہر کہایا نبی صلعم نی پس مین دیکہتا تہا کہ آیا کم ہوا اوس مین سی کچہ یا نہیں ف ع پس ظاہر ہوتا ہی
اوس سی سرگزاو یہ روایت منافات نہیں رکہتی ہی ساتہ روایت کہانی اسی مردون کی بسبب احتمال اسکی کہ بعد چالیس کی آنحضرت نی کہایا تاکہ پہونچی برکت دونون طرف کی
لوگون کو اور بعد اوسکی اور چالیس نی کہایا ہو یا یہ معنی ہین کہ پہر بعد فراغت کی کہایا ترجمہ اور مسلم کی ایک روایت مین ہی کہ پہر لیا آنحضرت نی باقی کو اور جمع کیا اوسکو پہر دعا
کی اوسمین ساتہ برکت کی پس ہوگیا جیسا کہ تہا پہر فرمایا آنحضرت نی کہ لو اور کہاؤ اسکو **وعنہ** قال اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم باناء وھو
بالزوراء فوضع یدہ فی الاناء فجعل الماء ینبع من بین اصابعہ فتوضأ القوم قال قتادۃ قلت لانس کم کنتم قال ثلثمائۃ
او زھاء ثلثمائۃ متفق علیہ اور روایت ہی انس سی کہ کہا لایا گیا آنحضرت کے پاس ایک باسن اسحال مین کہ آنحضرت زورا مین تہی ف ع زورا ساتہ
زبر اور جزم واو اور مد کے نام ایک جگہ معروف کا ہی مدینہ مین بازار کی پاس اور بعضون نی کہا کہ وہ موضع ہی قریب مدینہ کی اور ظاہر یہ ہی کہ دوسرا ہی مراد ہی
ترجمہ پس رکہا آنحضرت نی ہاتہ اپنا باسن مین پس شروع کیا پانی نکلنا درمیان انگلیون اونکی سی ف ع اس پانی کی نکلنی مین دو قول ہین ایک تو یہ کہ پانی
نکلنی لگا نفس انگلیون سی اور یہ قول مزنی کا اور اکثر علما کا ہی اور یہ بڑی بات ہی معجزی مین بہ نسبت نکلنی اوسکی پتہر سی اور موید ہی اسکو جو آیا ہی ایک روایت مین
فرأیت الماء ینبع من اصابعہ اور دوسرا قول یہ ہی کہ اللہ تعالی نی بہت کردیا پانی کو بذاتہ پس جوش مارنی لگا آنحضرت کی انگلیون کی درمیان مین سی ترجمہ
پس وضو کیا قوم نی اوس سی کہا قتادہ نی کہ کہا مین نی واسطی انس کی کتنی تہی تم یعنی اوسدن کہا تہی ہم تین سو یا کہا مقدار تین سو کی یعنی شک ہی راوی کو نقل کی
بخاری اور مسلم نی **وعن** عبداللہ بن مسعود قال کنا نعد الایات برکۃ وانتم تعدونھا تخویفا کنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم فی سفر فقل الماء فقال اطلبوا فضلۃ من ماء فجاءوا باناء فیہ ماء قلیل فادخل یدہ فی الاناء ثم قال حی علی الطھور المبارک والبرکۃ
من اللہ ولقد رأیت الماء ینبع من بین اصابع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ولقد کنا نسمع تسبیح الطعام وھو یؤکل رواہ البخاری
اور روایت ہی عبداللہ بن مسعود سی کہ کہا انہون نی ہم اصحاب رسول خدا کی گنتی تہی آیتونکو سبب برکت کی اور نزول کا حال ہوتا اوسی ہمارے لوگون مین اور تم ای لوگو گنتی ہو اونکو ڈرانا
ف ح کافرون کیلیی کہ منکر ہین اور مراد آیتون سے قرآنی ہین کہ اونمین ڈرانا ہی یا معجزات کہ صادر ہوتی تہی آنحضرت سے اور معجزات شاہد اور کہنا ظاہر اور موافق ہی سیاق
حدیث کی اور معنی یہ ہین کہ اگرچہ آیتین کافرون اور منکرون کی ڈرانی کی لیی ہین لیکن نسبت مومنون کی کہ محب اور معتقد ہین اونکی موجب بشارت اور برکت اور زیادہ ایمان کے
ہین چنانچہ شیخ نی طیبی سی نقل کیا ہی اور علما کی نزدیک آیات سی فقط معجزات اور کرامات مراد ہین اور کہا کہ آیات قرآنی یہان مراد نہین اور غیر متناہی یہان تقریر طویل لکہی ہی
ملا علی نی بخوف درازگی کی خلاصہ لکہدیا گیا اور بعد اسکی نقل کیا ہی ابن مسعود نی ایک معجزہ آنحضرت کے معجزون مین سی کہ کہا ترجمہ تہی ہم ہمراہ آنحضرت کے ایک سفر مین پس کم ہوا
پانی پس فرمایا آنحضرت نی کہ ڈہونڈو بچا ہوا پانی یعنی ایک باسن کہ اوسمین کچہ پانی باقی رہا ہو پس لائی صحابہ ایک باسن کہ اوسمین کچہ تہوڑا سا پانی تہا پس داخل کیا آنحضرت

دست مبارک اپنا اس مین پہر فرمایا کہ آؤ اور جلدی کرو اور متوجہ ہو وضو کرنے پاک کرنیوالی یا برکت کے اور برکت ورحمت خدائے تعالی کی طرف سے ہے یعنی نہ اور کسی کی طرف سے اور البتہ تحقیق دیکہا مین نے پانی کو کہ نکلتا تہا آنحضرت کی انگلیون مین سے ف ظاہر لفظ حدیث سے صریح معلوم ہوتا ہے کہ پانی انگلیون مین سے نکلتا تہا اور اسی پر جمہور علماء اور اسی کو ترجیح دی گئی ہے اسکو اور نکلنی پانی کی پتہری سے جیسا کہ حضرت موسیٰ کی لیے تہا پس التفات کیا جاوے اوسکی قول کی طرف کہ کہتا ہے مراد یہ ہے کہ پانی بڑہتا تہا اور جوش مارنی لگا انگلیون کی درمیان اپنے نہین جانتا ہون مین کہ کونسی چیز باعث ہوئی اس تاویل کی اور معجزہ بغیر طلب کے فی نفسہ پانی کی بہی ہو سکتا تہا لیکن پہر اس طلب کا معلوم نہین کہ کیا سبب تہا اسکا واللہ اعلم بحقیقۃ الامر اور وہ معجزہ ذکر کرتی ہین ابن مسعود کہتی ہین تہی البتہ تحقیق تہی ہم سنتی تسبیح یعنی طعام کی اس حال مین کہ کہایا طعام نقل کی ہے بخاری نے ف ع روایت ہے انس سے کہ لی آنحضرت نے ایک مٹہی سنگریزون کی پس تسبیح کرتی تہی وہ آنحضرت کے دست مبارک مین یہانتک کہ سنی ہمنے تسبیح

**وعن** ابی قتادۃ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال انکم تسیرون عشیتکم ولیلتکم وتاتون الماء ان شاء اللہ غدا فانطلق الناس لا یلوی احد علی احد قال ابو قتادۃ فبینما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یسیر حتی ابھار اللیل فمال عن الطریق فوضع راسہ ثم قال احفظوا علینا صلوتنا فکان اول من استیقظ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والشمس فی ظہرہ ثم قال ارکبوا فرکبنا فسرنا حتی اذا ارتفعت الشمس نزل ثم دعا بمیضاۃ کانت معی فیھا شیء من ماء فتوضا منھا وضوءا دون وضوء قال وبقی فیھا شیء من ماء ثم قال احفظ علینا میضاتک فسیکون لھا نبا ثم اذن بلال بالصلوۃ فصلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رکعتین ثم صلی الغداۃ ورکب ورکبنا معہ فانتھینا الی الناس حین امتد النھار وحمی کل شیء وھم یقولون یا رسول اللہ ھلکنا وعطشنا فقال لا ھلک علیکم ودعا بالمیضاۃ فجعل یصب وابو قتادۃ یسقیھم فلم یعد ان رای الناس ماء فی المیضاۃ تکابوا علیھا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احسنوا الملا کلکم سیروی قال ففعلوا فجعل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصب واسقیھم حتی ما بقی غیری وغیر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم صب فقال لی اشرب فقلت لا اشرب حتی تشرب یا رسول اللہ فقال ان ساقی القوم اخرھم قال فشربت وشرب قال فاتی الناس الماء جامین رواء رواہ مسلم ھکذا فی صحیحہ وکذا فی کتاب الحمیدی وجامع الاصول وزاد فی المصابیح بعد قولہ اخرھم لفظۃ شربا

اور روایت ہے ابو قتادہ سے کہ کہا خطبہ پڑہا ہماری لیے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پس فرمایا اور خبر دی کہ تحقیق تم چلوگی اول اس شب مین اور آخر اس شب مین اور آوگی پانی پر انشاء اللہ تعالی کل کو یعنی اشارہ ہے اوس پانی کیطرف کہ پیدا ہوگا بطریق معجزہ کی جیسا کہ آخر حدیث مین آویگا بیان اوسکا پس چلے لوگ اس حال مین کہ نہین التفات کرتا تہا کوئی کیسیکی طرف یعنی بلکہ چلا جاتا تہا ہر ایک علیحدہ اور مقید نہین ہوتا تہا کیسیکے ہمراہی کا بسبب نہایت اہتمام طلب کی پانی کی اور پہونچنی کی طرف اوسکے کہا ابو قتادہ نے پس قصہ یہ ہے کہ آنحضرت چلے جاتے یعنی اوس شب مین یہانتک کہ آدہی رات ہو گئی پس ایکطرف تہوڑا سا ہٹ گئے راہ سے یعنی بقصد نیند کی پس رکہا سر اپنا یعنی سونے کی لیے پہر فرمایا یعنی بعضی اپنی خادمون کو کہ نگہبانی کرنا ہمارے نماز کی یعنی اوسکی وقت کی یعنی جاگتے رہنا تا نماز صبح کی ہاتہ سے نجاوے پس غالب آئی سب پر نیند اور سو گئے اور کوئی نماز کی لیے نجاگا پس ہوئی آنحضرت اول وہ شخص کہ جاگی تہی سب سے پہلی آپ جاگی اس حال مین کہ دہوپ پہنچی تہی آنحضرت کی پیٹہ پر پہر فرمایا آنحضرت نے کہ سوار ہو ف ع اور ظاہر تر یہ ہے کہ آنحضرت نے جو اوٹہتی ہی نماز نہ پڑہی اور تاخیر کی قضا تو اس سبب سے کہ پانی پر پہونچ جاوین یا اس لیے کہ وقت کراہت کا نکلجاوی جیسے کہ دلالت کرتا ہے اسپر قول راوی کا فرکبنا الخ اور یہ اس سے معلوم ہوا کہ سبب چہوڑنا اوس جگہ کا کہ ترک کیا ہے کوئی حکم خدا کا اوس مین یا مرتکب ہوا ہی اوس مین ممنوع بات کا اگرچہ بغیر قصد کے ہو تو کہا پس سوار ہوئی ہم اور چلی ہم یہانتک کہ جب بلند ہوا آفتاب یعنی بقدر نیزہ کے یا زیادہ اوترے آنحضرت پہر منگایا اس ظرف وضو کا کہ تہا ساتہ میرے اوس مین تہا کچھ پانی پس کیا اوس سے وضو کم نسبت اور وضوؤن کی یعنی اور اوقات مین جو تین تین بار اعضا دہوتی تہی اوس مین ہر عضو کو ایک ایک بار یا دو دو بار پر اکتفا کیا بسبب قلت پانی کی کہا ابو قتادہ نے اور باقی رہا اوس برتن مین کچھ پانی پہر فرمایا آنحضرت نے کہ نگاہ رکہ ہماری لیے میضاۃ اپنا یعنی ظرف وضو کا یا جو کچہ کہ اوس مین ہے پس نزدیک ہے کہ ہوگی واسطے اوسکی ایک خبر اور شان عظیم اور فائدہ بسبب ظہور معجزہ کی پہر اذان کہی بلال نے واسطے نماز

پس نماز پڑہی آنحضرتؐ نے دو رکعتین ف ع یعنی سنت صبح کی وسطی فوت ہوا اوسکے تہا فرض کی کر ادا کیجاتی ہی پہلی وال کی اور جبکہ فوت ہوئی سنت تو
نہیں قضا اوسکی مگر نزدیک محمدؒ کی لیکن بعد طلوع آفتاب کے زوال تک اور بعد زوال کے قضا اوسکی نہیں ہے اتفاقا ترجمہ پہر پڑہی نماز فرض صبح کی ف ح یعنی تہا
صحابہ کے کہ ہمراہ آپکی تہی اور ظاہر یہ ہے کہ صحابہ پاس ہی پانی ہوگا اونہوں نے اوس سے وضو کیا ہوگا یا تیمم کیا ہو حدیث مین کچہہ ذکر اوسکا صریح نہین آیا ہے واللہ اعلم ترجمہ اور
سوار ہوئے آنحضرتؐ اور سوار ہوئے ہم ساتہ آپکے پس پہونچے ہم طرف لوگون کے کہ آگی جا رہی تہی یہانتک کہ اونچا ہوا دن اور بلند ہوا آفتاب اور گرم ہوئی ہر چیز اور گرمی سخت
ہوئی اور حالانکہ لوگ کہتی تہی یا رسول اللہ ہلاک ہوئے ہم یعنی ہوا کی گرمی سی اور پیاسا ہوئے ہم یعنی بسبب نہونے پانی کی پس فرمایا آنحضرتؐ نے نہین ہی ہلاکت تمہیں
ف ح ع یہ بشارت ہی پانی پیدا ہونے کی پس یہ خبر ہوئی یاد دہانی یعنی نہ ہلاکت ہو جیو تم پر ترجمہ اور منگوایا آنحضرتؐ نے ابو قتادہ کی وضو کا باسن پس شروع کیا
حضرتؐ کہ ڈالتی تہی پانی اوس باسن سی اور ابو قتادہ پانی پلاتی جاتی تہی لوگون کو پس نہ تجاوز کیا اور نہ گذرا دیکہنا لوگون کا پانی کو باسن مین کو یہ ان ازدحام
کرنی اونکی ہی پس ازدحام کیا اونہون نے باسن پر یعنی جب دیکہا کہ پانی باسن سے گرتا ہی اور لوگ اوس سے پانی پیتی ہین اوسیوقت ازدحام کیا باسن پر پس فرمایا
آنحضرتؐ نے نیک کرو خلق کو اور آہستگی و نرمی کرو قریب ہے کہ تم سب سیراب ہو جاؤگی یعنی اس پانی سی پس ازدحام کرو کہا راوی نی پس کیا سب نے خلق نیک یعنی
ازدحام موقوف کیا اور خاطر جمعی سی الگ ہوگئی پس ہوئے آنحضرتؐ کہ ڈالتی تہی پانی اور مین پلاتا جاتا تہا لوگون کو یہانتک کہ نہ باقی رہا سوا میری یعنی صحابہ مین
اور سوائی حضرتؐ کے پہر ڈالا پانی پس کہا مجہکو کہ پی پس کہا مین نے کہ نہ پیونگا مین یہانتک کہ پیوین آپ یا رسول اللہ پس فرمایا کہ تحقیق پلانیوالا قوم کا آخر انکا ہی یعنی پینی مین
یعنی اوسپر ہے کہ پہلی سبکو سیراب کری بعد ازان آپ پیوے کہا ابو قتادہ نے پس پیا مین نے اور پیا حضرتؐ نے کہا ابو قتادہ نے پس آئے لوگ پانی پر یعنی پہونچی پانی کی جگہ آسان تر
کہ تہی راحت پانیوالی سیراب بعمل کی یہ مسلم کی اسیطرح ہی صحیح مسلم مین اور اسیطرح ہی بیچ کتاب حمیدی کی اور جامع الاصول کی یعنی ساقی القوم آخرہم بدون لفظ شربا کے
اور زیادہ کیا مصابیح مین بعد لفظ آخرہم کی لفظ شربا کا یعنی کہا ان ساقی القوم آخرہم شربا **وعن** ابی ہریرۃ قال لما کان یوم غزوۃ تبوک اصاب
الناس مجاعۃ فقال عمر یا رسول اللہ ادعہم بفضل ازوادہم ثم ادع اللہ لہم علیہا بالبرکۃ فقال نعم فدعا بنطع فبسط ثم دعا بفضل ازوادہم
فجعل الرجل یجیئ بکف ذرۃ ویجیئ الآخر بکف تمر ویجیئ الآخر بکسرۃ حتی اجتمع علی النطع شیئ یسیر فدعا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
بالبرکۃ ثم قال خذوا فی اوعیتکم فاخذوا فی اوعیتہم حتی ما ترکوا فی العسکر وعاء الا ملؤوہ قال فاکلوا حتی شبعوا وفضلت
فضلۃ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اشہد ان لا الہ الا اللہ وانی رسول اللہ لا یلقی اللہ بہما عبد
غیر شاک فیحجب عن الجنۃ رواہ مسلم اور روایت ہے ابوہریرہؓ سے کہا جبکہ ہوا دن غزوہ تبوک کا پہونچی لوگون کو بہوک شدید
ف ع تبوک نام ایک موضع کا ہی اوس مین اور مدینہ مین مسافت ایک مہینی کی غزوہ وہان کا سنہ نو مین ہوا رجب مین اور آنحضرتؐ کی غزون مین آخر غزوہ تہا
ہوا ترجمہ پس کہا عمرؓ نے یا رسول اللہ منگوائیی لوگون سی بچا ہوا توشہ ونکا ف ع یعنی حکم فرمائیی کہ جسکے پاس توشہ زیادہ حاجت سے بچا ہی لادے اور حدیث
مین اختصار ہی ہی روایت یون نقل کی گئی ہی کہ لوگون کو بہوک پہونچی پس کہا اونہون نی یا رسول اللہ اگر اذن دیجی تو ہمکو نحر کرین ہم اونٹ اپنی اور کہاوین
اونکی سالن کرکر پس فرمایا حضرتؐ نی کہ کرو پس آئی عمرؓ اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ اگر آپ حکم دیجیی گا تو سواریان کم ہو جاوینگی ولیکن منگوائیی انسی فضل ازواد
یعنی حکم فرمائیی کہ لاوین بچی ہوئی توشی اپنی ترجمہ پہر دعا کیجیئی اللہ سے اونکی لیی اون توشون پر ساتہ برکت کی پس فرمایا حضرتؐ نے اچہا پس منگوایا آنحضرتؐ نے دستر خوان
چمڑی کا پس بچہایا گیا وہ پہر منگوایا بچا ہوا توشہ اونکا پس شروع کیا کسی شخص نی کہ لاتا تہا مٹہی چنی کی اور لاتا تہا اور شخص مٹہی کہجور کی اور لاتا تہا اور شخص
ٹکڑا روٹی کا یہانتک کہ جمع ہوئی دستر خوان پر تہوڑی سی چیز پس دعا کی آنحضرتؐ نے برکت اوتری کی اوسپر پہر فرمایا لیجیئی اپنی اپنی جتنا چاہو تم باسنون مین اپنی پس لیا لوگون نے
اپنی باسنون مین یہانتک کہ نہ چہوڑا لشکر مین کوئی باسن مگر کہ بہر دیا اوسکو کہا ابوہریرہؓ نے پس کہایا سارے لشکر نے یہانتک کہ سیر ہوئے اور باقی رہا تہ بہت فضل اور کہنی لگی

کہ غزوۂ تبوک میں نوبت لشکر کی ہلاکت ہونیکو پہونچی تھی ترجمہ پس فرمایا رسول خدا صلعم نے کہ گواہی دیتا ہوں میں یہ کہ نہیں کوئی معبود مگر اللہ اور تحقیق میں ہوں رسول خدا کا نہیں ہے کہ ملے اللہ تعالیٰ سے ساتھ ان دونوں گواہیوں کے کوئی بندہ کہ نہ شک کرنیوالا ہو اوس پھر روکا جاوے بہشت سے نقل کی مسلم نے ف یعنی جو کوئی ملیگا اللہ تعالیٰ سے یہ دونوں گواہیاں توحید و رسالت کی دیتا ہوا بغیر تردد اور شک کے پس نہیں روکا جاویگا بہشت سے کبھی وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَرُوسًا بِزَيْنَبَ فَعَمَدَتْ اُمِّي اُمُّ سُلَيْمٍ اِلَى تَمْرٍ وَسَمْنٍ وَاَقِطٍ فَصَنَعَتْ حَيْسًا فَجَعَلَتْهُ فِي تَوْرٍ فَقَالَتْ يَا اَنَسُ اذْهَبْ بِهٰذَا اِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْ بَعَثَتْ بِهٰذَا اِلَيْكَ اُمِّي وَهِيَ تُقْرِئُكَ السَّلَامَ وَتَقُولُ اِنَّ هٰذَا لَكَ مِنَّا قَلِيلٌ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَذَهَبْتُ فَقُلْتُ فَقَالَ ضَعْهُ ثُمَّ قَالَ اذْهَبْ فَادْعُ لِي فُلَانًا وَفُلَانًا وَفُلَانًا رِجَالًا سَمَّاهُمْ وَادْعُ لِي مَنْ لَقِيتَ فَدَعَوْتُ مَنْ سَمَّى وَمَنْ لَقِيتُ فَرَجَعْتُ فَاِذَا الْبَيْتُ غَاصٌّ بِاَهْلِهِ قِيلَ لِاَنَسٍ عَدَدَ كَمْ كَانُوا قَالَ زُهَاءَ ثَلَاثِمِائَةٍ فَرَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَضَعَ يَدَهُ عَلَى تِلْكَ الْحَيْسَةِ وَتَكَلَّمَ بِمَا شَاءَ اللّٰهُ ثُمَّ جَعَلَ يَدْعُو عَشَرَةً عَشَرَةً يَاْكُلُونَ مِنْهُ وَيَقُولُ لَهُمُ اذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ وَلْيَاْكُلْ كُلُّ رَجُلٍ مِمَّا يَلِيهِ قَالَ فَاَكَلُوا حَتّٰى شَبِعُوا فَخَرَجَتْ طَائِفَةٌ وَدَخَلَتْ طَائِفَةٌ حَتّٰى اَكَلُوا كُلُّهُمْ فَقَالَ لِي يَا اَنَسُ ارْفَعْ فَرَفَعْتُ فَمَا اَدْرِي حِينَ وَضَعْتُ كَانَ اَكْثَرَ اَمْ حِينَ رَفَعْتُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور روایت ہے انس سے کہ کہا تھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم دولہا یعنی نکاح ہوئی ساتھ زینب کے پس قصد کیا ماں میری ام سلیم نے طرف کھجور اور گھی اور قروط کے پس بنایا یعنی ان چیزوں کا ملیدہ سا پس کہا اوسکو پیالہ میں اور کہا اے انس لیجا اسکو آنحضرت کے پاس اور کہہ کہ بھیجا ہے اسکو طرف آپکی میری ماں نے اور وہ آپکو سلام کہتی ہے اور کہتی ہے کہ تحقیق یہ آپ کی لیے ہے ہماری طرف سے تھوڑا یعنی آپکی لائق نہیں ہے یا رسول اللہ پس لیگیا میں اوسکو پاس حضرت کے اور کہا میں نے جو کچھ کہ میری ماں نے کہا تھا پس فرمایا کہ رکھدے اوسکو پھر فرمایا کہ جا اور بلا لا میرے پاس فلانے کو اور فلانے کو اور فلانے کو کہ تین شخصوں کا نام لیا ف یعنی بعید کیا اونکو ساتھ ناموں اونکی اور بھول گیا میں اونکو پس تعبیر کیا میں نے اونکو ساتھ فلانے اور فلانے اور فلانے کی پس حال ہو جا لا سا ہم کلام انس کا ہے بدل فلانا کا ہے یا ساتھ تقدیر اعنی یا یعنی کی واللہ اعلم ترجمہ اور بلا لا میرے پاس جس سے ملے تو یعنی علی العموم پس بلایا میں نے اونکو کہ نام لیا تھا آنحضرت نے اونکا اور اونکو کہ ملا میں پھر آیا میں پس ناگہاں گھر بھرا ہوا تھا لوگوں سے کہا گیا انس سے کہ کتنی تھی تم کہا انس نے بقدر تین سو کے پس دیکھا میں نے آنحضرت کو کہ رکھا دست مبارک اپنا اوس حلوے پر اور کلام کیا ساتھ اوس چیز کہ چاہا اللہ تعالیٰ نے یعنی دعا برکت کی شروع کیا حضرت نے بلانا دس دس کو یعنی دس کو بعد دس کے درحالیکہ کہاتی تھی وہ اوس سے اور فرماتے تھی آنحضرت واسطے اونکی کہ یاد کرو نام اللہ کا اور چاہیے کہ کہاوے ہر شخص اوس طرف سے کہ نزدیک اوسکی ہے یعنی اپنی آگی سے اور بیچ اوسکی ہی کہانا کہانا کا کہ ذکر کیا بیان تقسیم طعام کی واسطے حصول برکت کی ترجمہ کہا انس نے پس کہایا اونہوں نے یہانتک کہ سیر ہو گئے پس نکلی ایک جماعت اور داخل ہوئی اور جماعت یہانتک کہ کہایا سب نے یعنی سیر ہو کر فرمایا آنحضرت نے مجھکو کہ اے انس اوٹھا یعنی پیالہ کو پس اوٹھایا میں نے پس نہیں جانتا میں کہ جس وقت کہ رکھا تھا میں نے زیادہ تھا یا اوس وقت کہ اوٹھایا میں نے نقل کی بخاری اور مسلم نے ف یعنی صورت میں ہے الا یہ کہ شک نہیں ہے کہ وقت اوٹھانے کی بہت کثرت کا تھا بسبب برکت ہاتھ رکھنے آنحضرت صلعم کی اور ارادہ ہوئی اصحاب اونکی کی رضی اللہ عنہم کہا بعضوں نے کہ ظاہر اس حدیث سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ ولیمہ زینب کا اوس حلوے کا ہوا کہ جو ام سلیم نے بھیجا تھا اور اور روایتوں سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ ولیمہ اونکا روٹی اور گوشت سے تھا چنانچہ انس کہتے ہیں کہ ولیمہ کیا اونکا ساتھ بکری کے اور سیر کیا ہزار آدمیوں کو ساتھ گوشت اور روٹی کی اور جواب یہ دیا گیا ہے کہ آنا حلوے کا بیچ وقت حاضر ہونے روٹی اور گوشت کے اتفاق سے ہوا ہو کذا فی الشرح اور ہو سکتا ہے کہ ہر ایک علیحدہ علیحدہ روز میں ہوا ہو کہتا ہوں میں کہ اس حدیث سے نہیں معلوم ہوتا کہ حلوے کا ولیمہ ہوا بلکہ وہ تحفہ بھیجا تھا پہر آخر اوس روز میں یا اور دن ولیمہ کیا ہو اونکا ساتھ بکری کی اور سیر کیا ہزار کو گوشت اور روٹی سے پس کچھ منافاۃ نہیں ہے دونوں قصیوں میں اور شرح ہمارا دونوں سے ...

واللہ سبحانہ اعلم **وعن** جابر قال غزوت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وانا علی ناضح قد اعیا فلا یکاد یسیر فتلاحق بی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال ما لبعیرک قلت قد عیی فتخلف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فزجرہ ودعا لہ فما زال بین یدی الابل قدامہا یسیر فقال لی کیف تری بعیرک قلت بخیر قد اصابتہ برکتک قال افتبیعنیہ بوقیۃ فبعتہ علی ان لی فقار ظہرہ الی المدینۃ فلما قدم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المدینۃ غدوت علیہ بالبعیر فاعطانی ثمنہ وردہ علی متفق علیہ اور روایت ہے جابر سے کہا جہاد کیا مین نے ساتھ پیغمبر خدا صلعم کے اسحال مین کہ مین سوار تہا اوپر اونٹ آبکش کی کہ تہک گیا تہا پس قریب تہا کہ راہ چل سکی یعنی جو چاہتا کہ مطلوب تہا اوس طور پر چل سکتا تہا پس ساتھ ہوئی میری آنحضرت پس فرمایا کیا ہی اونٹ تیرے کو کہا مین نے تحقیق تہک گیا ہی پس اونٹ پیچہے کہڑی ہوئی آنحضرت اور ہانکا اوسکو یعنی مارکر یا آواز دیکر اور دعا کی اوسکی لیے یعنی تیز روی کی پس ہمیشہ تہا وہ اونٹ کہ آگی آگی چلتا تہا اور اونٹون کی پس فرمایا آنحضرت نے مجکو کہ کیسا دیکہتا ہی تو اپنی اونٹ کو اب کہا مین نے ساتھ اچہی حال کی دیکہتا ہون تحقیق پہونچی اسکو برکت آپکی فرمایا آنحضرت نے کیا بیچتا ہی تو اوسکو بدلی قیمت کی یعنی چالیس درہم پس بیچا مین اوسکو اس شرط پر کہ میری لیی ہو سواری اوسکی مدینہ تک الخ اس حدیث سی معلوم ہوتا کہ جائز ہی بیع مین ایسی شرط کرنی کہ بعض منفعت بائع کی ہو یعنی حالانکہ یہ درست نہین پس شاید کہ حدیث منسوخ ہی یا یہ شرط بیچ عقد مین نہو بلکہ جابر کی التماس سی آنحضرت کی عنایت سے بعد عقد کی ہو اگرچہ یہ خلاف ظاہر عبارت کے ہی واللہ اعلم ترجمہ پس جبکہ پہونچی آنحضرت مدینہ مین صبح کو لیگیا مین حضرت کی پاس اونٹ کو یعنی تا کہ آپکی سپرد کرون اوسکو پس دی آنحضرت نے مجکو قیمت اونٹ کی جس قیمت سے خریدا تہا اور پہیر دیا اونٹ مجپر نقل کی بخاری اور مسلم نی **وعن** ابی حمید الساعدی قال خرجنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غزوۃ تبوک فاتینا وادی القری علی حدیقۃ لامرأۃ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اخرصوہا فخرصناہا وخرصہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عشرۃ اوسق وقال احصیہا حتی نرجع الیک ان شاء اللہ تعالی وانطلقنا حتی قدمنا تبوک فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ستہب علیکم اللیلۃ ریح شدیدۃ فلا یقم فیہا احد فمن کان لہ بعیر فلیشد عقالہ فہبت ریح شدیدۃ فقام رجل فحملتہ الریح حتی القتہ بجبلی طی ثم اقبلنا حتی قدمنا وادی القری فسأل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المرأۃ عن حدیقتہا کم بلغ ثمرہا فقالت عشرۃ اوسق متفق علیہ

اور روایت ہے ابو حمید ساعدی سی کہ کہا نکلی ہم ساتھ آنحضرت کے یعنی مدینہ سے غزوہ تبوک مین پس آئی ہم وادی قری مین کہ ایک موضع ہی کہ اوسمین اور مدینہ مین چند روز کی مسافت ہی جانب شام کی گذری ہم ایک باغیچہ پر کہ تہا ایک عورت کا پس فرمایا آنحضرت نے کہ اندازہ کرو اسکی درختون کی میوہ کو کہ کسقدر ہے پس اندازہ کیا ہم نے اوسکو یعنی مختلف جیسا کہ کسی کی قیاس مین آیا اور اندازہ کیا اوسکو آنحضرت نے دس وسق وسق ساٹھ صاع کا ہوتا اور صاع قریب ساڑہی تین سیر کی ترجمہ اور فرمایا حضرت نے اوس عورت کو کہ یاد رکہنا گنتی اسکی وسقون کی جسوقت کہ وزن کری تو اوسکو یہانتک کہ پہر کر آوین ہم طرف تیری اس سفر سے اگر چاہی اللہ تعالی اور چلے ہم یہانتک کہ پہونچی ہم تبوک مین پس فرمایا آنحضرت نے نزدیک ہے کہ چلی تیز آج کی رات باد سخت پس نہ کہڑا ہو اوسمین کوئی یعنی اپنی جگہ سی اسلیے کہ ضرر پہونچیگا اوسکو پس جو شخص کہ ہو واسطے اوسکی اونٹ پس چاہیی کہ مضبوط باندہی پاینہ اوسکا پس چلی ہوا سخت پس کہڑا ہوا ایک شخص پس اوٹہا یا اوسکو ہوا یہانتک کہ پہینک دیا اوسکو بیچ دونون پہاڑون طی کی **ف** ع طی باپ ہے قبیلہ کا دیار مین سی اور جانی حاتم طائی کی بہی آوے پاس تب ترجمہ پہر متوجہ ہوئے ہم یعنی طرف مدینہ کے یہانتک کہ آئی ہم وادی قری مین پس پوچہا آنحضرت نے اوس عورت سے حال اوسکی باغ کا کہ کتنا ہوا میوہ اوسکا پس کہا اوس عورت نے کہ پہونچا دس وسق کو نقل کی بخاری اور مسلم نی **ف** ع اسمین تین معجزی ہوئی حضرت کے ایک تو میوہ کا اور دوسرا ہوا کا اور تیسرا یہ کہ ہوا نی اوس شخص کو پہینکدیا اور شاید کہ ہوئی یہ معجزی یا تو واسطی ظاہر کرنی نبوت کے بعضی اہل نفاق کی لیی کہ ساتہہ تہی حضرت کے اور یا واسطی زیادتی یقین مومنین کی **وعن** ابی ذر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انکم ستفتحون مصر وہی ارض یسمی فیہا القیراط فاذا فتحتموہا فاحسنوا الی اہلہا فان لہم ذمۃ ورحما او قال ذمۃ وصہرا فاذا رأیتم

يختصمان فيها في موضع لبنة فاخرج منها قال فرأيت عبد الرحمن بن شرحبيل بن حسنة وأخاه ربيعة يختصمان في موضع لبنة فخرجت
منها رواه مسلم ۔ اور روایت ہے ابو ذر سے کہا اونہی نے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق تم نزدیک ہے کہ فتح کرو گے مصر کو کہ نام ہے شہر مغرب کا اور مصر
ایک زمین ہے کہ نام رکھا جاتا ہے اوس مین قیراط ف ع یعنی ذکر قیراط کا اہل مصر کی بازاریوں کے زبان پر معاملات مین بہت جاری رہتا ہے سبب شدت کے بیچ اونکے
معاملات مین اور قلت مروت کی اور عدم مسامحت کے پس منافی نہین ہے اسکی مشارکت غیر اونکی بیچ ذکر کرنے قیراط کی اور معنی حدیث کے یہ ہین کہ اوس قوم
کی مزاج مین دنائت اور خست ہے اور یہان سے معلوم ہوتا کہ اہل کرم کی زبان پر چاہیے کہ ایک ذکر حقیر اور خسیس کا جاری نہو اور قیراط کا وزن مختلف ہے بلاد مین بعض
مین چوبیسوان حصہ دینار کا ہے اور عراق مین بیسوان حصہ دینار کا ہے باوجود اسکے دنی ہونی اونکی وصیت کی آنحضرت نے اہل مصر کے حقوق رعایت کے نیکی اوس
جہت سے کہ ذکر ہوگی ترجمہ پس فرمایا پس جسوقت کہ فتح کرو گے تم مصر کو پس احسان کرنا مصر والوں پر یعنی ساتھ درگذر اور معاف کرنے اونکی اوس چیز سے کہ بری جانو اور
نہ باعث ہون تمکو بری افعال و اقوال اونکی اونکی برائی پہونچانی پر اسلیے کہ اہل مصر کی لیے ذمہ ہے یعنی امان و حرمت ہے بسبب ابراہیم بیٹے آنحضرت کے اسلیے کہ ماں
اونکی ماریہ قبطیہ اونہین کے قوم مین سے تہین اور اونکی لیے قرابت ہے جانب ہاجرہ اسمعیل کی ماں کے ہی اسلیے کہ وہ بھی انہین مین سے تہین یا فرمایا ذمہ اور علاقہ مصاہرت کا یعنی
سسرال کا ہے ف ع شک اوس شک کے لیے ہے پس بنا براس روایت کے مصاہرت مخصوص ساتھ ماریہ کے ہے اور نسبت ساتھ ہاجرہ کے بعد ازان ذکر کیا آنحضرت نے حال اونکی خست کا
کہ ایک اینٹ کی جگہ پر لڑتی اور جھگڑتی ہین کہ فرمایا ترجمہ پس جب دیکھو تم دو شخصونکو کہ جھگڑتی ہین ایک اینٹ کی جگہ پر پس نکل تو مصر مین سے ف ع ظاہر
مطابق تراجم کے یہ تہا کہ کہا جاتا فاخرجوا یعنی نکلو تم لیکن آنحضرت نے خطاب خاص ابو ذر کو کیا بسبب کمال شفقت کے اوسپر اور احتمال ہے کہ خطاب عام ہو ترجمہ
کہا ابو ذر نے پس دیکھا مین نے عبد الرحمن بیٹے شرحبیل بیٹے حسنہ کو اور اوسکی بھائی ربیعہ کو کہ جھگڑتی تہے دونون بیچ جگہ ایک اینٹ کے پس نکلا مین مصر سے نقل کی
یہ مسلم نے ف ع اور یہ واقع ہوا حضرت عثمان کی اخیر عہد مین پس ظاہر کیا گیا آنحضرت کو جانب غیب سے کہ یہ حادثہ درپیش آویگا مصر مین اور ظہور ہوئے اوسکی
فتنے اور شرور بسبب ان کی مانند نکلنے مصریون کے عثمان کی قتل کی لیے اور پھر قتل کرنے اونکی محمد بن ابی بکر کو احتمال ہے کہ وہ حاکم تہے اونپر حضرت علی کی طرف
سے غرض کہ حضرت نے فرمایا جب جھگڑا ہونے لگے وہان تو تو احتراز کرنا اونکی مخالطت سے اور پرہیز کرنا اونکی مکانون سے سو ہی کیا انہون نے ۔ وعن حذيفة
عن النبي صلى الله عليه وسلم قال في أصحابي وفي رواية قال في أمتي اثنا عشر منافقا لا يدخلون الجنة ولا يجدون ريحها
حتى يلج الجمل في سم الخياط ثمانية منهم تكفيكهم الدبيلة سراج من نار يظهر في أكتافهم حتى ينجم في صدورهم رواه مسلم
اور روایت ہے حذیفہ سے اونہی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا بیچ صحابیون مین اور ایک روایت مین ہے بیچ امت میری کے بارہ منافق ہین کہ نہ داخل ہونگی
بہشت مین اور نہ داخل ہونا کیا ہے تو پاویگی خوشبو اوسکی یہانتک کہ پیٹھے اونٹ سوئی کی ناکی مین ف ع یہ مبالغہ اور تعلیق بالمحال ہے جیسا کہ قرآن مجید مین بھی آیا ہے کفار کے
حق مین ولا یدخلون الجنة حتی یلج الجمل فی سم الخیاط اور جاننا چاہیے کہ اطلاق امت کا منافقو پر کر سکتی ہین بہ ارادہ امت دعوت کے لیکن اطلاق صحابی کا نہین کر
سکتے مگر باعتبار ظاہر اور داخل ہونی اونکی کی درمیان صحابہ کے ساتھ کہنے کلمہ شہادت کے حاصل یہ کہ بیان اونکو صحابی مجاز کہا باعتبار ظاہر حال اور اختلاط اونکی صحابہ کے
اور امت دعوت کے لحاظ سے بھی مراد ہو سکتی ہین اور آنحضرت نے اپنی بعض خواص اور مقربون کو اوپر احوال اس فرقہ بدبخت کی اطلاع دی تہی تا اونکی مکر و شر سے پرہیز
رہین اور لیلة العقبہ مین وقت پھرنے آنحضرت کے غزوہ تبوک سے مکر و خدع اونکا نسبت آنحضرت کے وجود مین آیا جیسا کہ سیر کی کتابون مین مذکور ہے اور ذکر کیا گیا
حذیفہ سے کہ وہ چودہ تہے پس دو نے توبہ کری تھی اور بارہ نفاق ہی پر مرے موجب خبر مخبر صادق کی ترجمہ آٹھ اون بارہ منافقون سے دفع کریگا اونکی
شر کو اور ہلاک کریگا اونکو دبیلہ ف ع دبیلہ ساتھ پیش دال مہملہ اور زبر بای موحدہ کی تصغیر دبل کی پھوڑا کہ پیدا ہوتا ہے آدمی کی پیٹ مین اور اکثر ہلاک کر دیتا ہے
اور قاموس مین دبل بمعنی طاعون کی کہا اور بعضی بمعنی داہیہ اور سختی کی بھی آیا ہے ترجمہ شعلہ ہے آگ کا کہ پیدا ہوگا اونکی شانون مین ہی ف ع یہ تفسیر ہے دبیلہ کی

اور ظاہر یہی ہے کہ یہ کلام حذیفہؓ کی ہے گویا مراد ورم حار ہے ترجمہ یہانتک کہ نمودار ہوگا اثر اوس حرارت کا اونکی سینوں میں نقل کی یہ مسلم نے فتوح یعنی بعضوں
میں روایت کیا گیا ہے حذیفہ سے کہ آنحضرتؐ نے معلوم کروا دیا تھا مجکو اونکی تین اور وہ ہلاک ہوئی اوسیطرح کہ جیسی خبر دی تھی حضرتؐ نے وسنذكر حديث
سهل بن سعد لأعطين هذه الراية غدا في باب مناقب علي رضي الله عنه وحديث جابر من يصعد الثنية في جامع
المناقب إن شاء الله تعالى اور ذکر کرینگے ہم حدیث سہل بن سعد کی کہ سر اوسکا یہی لأعطين هذه الراية غدا بیچ مناقب علی رضی کی اور حدیث جابر کے
کہ سر اوسکا یہی من يصعد الثنية بیچ باب جامع المناقب کے اگر چاہیگا اللہ تعالیٰ

**الفصل الثاني** فصل دوسری

عن أبي موسى قال خرج
أبو طالب إلى الشام وخرج معه النبي صلى الله عليه وسلم في أشياخ من قريش فلما أشرفوا على الراهب هبطوا فحلوا رحالهم
فخرج إليهم الراهب وكانوا قبل ذلك يمرون به فلا يخرج إليهم قال فهم يحلون رحالهم فجعل يتخللهم الراهب حتى جاء فأخذ
بيد رسول الله صلى الله عليه وسلم قال هذا سيد العالمين هذا رسول رب العالمين يبعثه الله رحمة للعالمين فقال له أشياخ من
قريش ما علمك فقال إنكم حين أشرفتم من العقبة لم يبق شجر ولا حجر إلا خر ساجدا ولا يسجدان إلا لنبي
وإني أعرفه بخاتم النبوة أسفل من غضروف كتفه مثل التفاحة ثم رجع فصنع لهم طعاما فلما أتاهم به وكان في رعية
الإبل فقال أرسلوا إليه فأقبل وعليه غمامة تظله فلما دنا من القوم وجدهم قد سبقوه إلى فيء الشجرة فلما جلس مال
فيء الشجرة عليه فقال انظروا إلى فيء الشجرة مال عليه فقال أنشدكم الله أيكم وليه قالوا أبو طالب
فلم يزل يناشده حتى رده أبو طالب وبعث معه أبو بكر بلالا وزوده الراهب من الكعك والزيت رواه الترمذي

روایت ہے ابو موسیٰ اشعری سے کہ کہا نکلے ابو طالب چچا آنحضرتؐ کے طرف شام کی یعنی تجارت کے لیے جیسا کہ عادت اہل مکہ کی تھی اور نکلے ساتھ اوسکے پیغمبر خدا صلی
اللہ علیہ وسلم بیچ شیخوں قریش کی یعنی چند اشخاص سردار بڑے قریش کی ہمراہ تھے اور آنحضرتؐ اوسوقت میں بارہ برس کے تھے پس جبکہ اوپر ہوئے اوپر راہب کے یعنی
زاہد یا عالم نصاریٰ پر کہ نام اوسکا بحیرا تھا اوترے یعنی اوسکی موضع میں کہ نام اوسکا بصریٰ تھا بلاد شام سے پس کھولی کجاوے اپنے باہر نکلا طرف اونکے راہب یعنی
ملاقات کی لیے اونکی اور تھے یعنی لوگ قریش وغیرہ پہلے اس سے کہ بار ہا سفر کرتے گذرتے اوسکی مکان پر پس نہ نکلتا وہ طرف اونکے کہا راوی نے پس وہ کھولتے
کجاوے اپنے پس شروع کیا کہ ڈھونڈتا پھرتا تھا درمیان اونکی راہب یہانتک کہ آیا اور پکڑا ہاتھ رسول خدا صلعم کا کہا یہ سردار عالمین کا ہے یہ رسول رب العالمین کا
یعنی طرف عالمین کی بھیجا ہے اوسکو اللہ تعالیٰ نے سبب رحمت اور مہربانی کا جہان کے لوگوں کے لیے پس کہا راہب کو بعضی شیخوں نے قریش میں سے کہاں سے جانتا ہے تو
حال اوسکا پس کہا راہب نے تحقیق تم جسوقت کہ پیش آئے اس راہ سے کہ درمیان دو پہاڑوں کے ہے باقی نہ رہا کوئی درخت اور پتھر مگر گرا سجدہ کرتا ہوا اور نہیں سجدہ
کرتے ہیں پتھر اور درخت مگر پیغمبر کو اور تحقیق میں پہچانتا ہوں اوسکو سبب مہر نبوت کے کہ واقع ہے اوسکی شانہ کی ہڈی کی نیچی مانند سیب کے پھر اور لوٹ
آیا ہی کہ وہ راہب تھا اور آنحضرتؐ کو گلے سے لگایا اور حضرتؐ کے احوال اور صفات شریف پوچھیں کہ کسطرح سوتے ہو اور کہانی پیتے ہیں اور کیسے اخلاق رکھتے ہیں وغیر ذلک اور
موافق اوسکی پایا کہ جو اوسکی کتاب میں تھا پھر پھر گیا راہب یعنی اپنی مکان میں اور تیار کیا قافلہ کے لیے طعام پس جبکہ لایا طعام راہب اونکی پاس اور تھے حضرتؐ بیچ چرانے اونٹ
پس کہا راہب نے قریش کو کہ بھیجو کسیکو اونکی پاس کہ بلا کر لاوے پس آئے تشریف لائے حضرتؐ یعنی بعد بھیجنے کسیکی یا پہلے اور اونکی یہ حال ہے کہ حضرتؐ پر ایک ابر تھا
سایہ کیے ہوئے پس جبکہ نزدیک ہوئے آنحضرتؐ قوم کی پایا قوم کو کہ سبقت کی تھی اونہوں نے طرف سایہ درخت کے یعنی پہلے ہی درخت کے سایہ میں ہو بیٹھے تھے پس جبکہ بیٹھے
آنحضرتؐ جھک آیا سایہ درخت کا حضرت پر ع اگرچہ سایہ ابر کا سر مبارک پر تھا لیکن واسطے اعزاز و انتباہ اونکی مجلس میں سایہ درخت کا بھی ڈہل آیا تھا اور کہا جاتا رہا تھا
جھک آیا ہو سایہ درخت کا اظہار معجزہ کی لیے اور سایہ ابر کا سر مبارک پر قسم ہجرت تک تھا لیکن کہتے ہیں کہ ہمیشہ نہ تھا بلکہ کبھی کبھی ہوتا تھا وقت حاجت کے ترجمہ پس کہا راہب نے کہ دیکھو طرف

ہذا یہ وہ شخص ہی کہ جو کہ آیا ہی اپس سف ع یعنی اگر ہمین دیکھتی ہو تم سایہ آسمان کو تو دیکھو سایہ کو تو دیکھو لیکن اللہ سبحانہ نی اونکو ل کا اندھا کر رکھا تھا کہ نہ دیکھتی اوسکو
ایسا دیکھنا کہ کام آوی جیسا کہ فرمایا اللہ تعالی وَتَرَاهُمْ يَنْظُرُونَ إِلَيْكَ وَهُمْ لَا يُبْصِرُونَ پس کہا راہب نی قسم دیتا ہوں مین تمکو اللہ کی بتاو کون ہی تم میں ولی اسکا
یعنی قریب اوسکا اور متولی امر اوسکا یعنی کہا لوگون نی ابوطالب پس ہمیشہ قسم دیتا رہا یعنی برابر وہ راہب قسم دیتا ابوطالب کو کہ پھیر دی محمد کو مکہ کیطرف یہانتک کہ پھیر دیا اور بھیجدیا ابو طالب
نی آنحضرت کو مکہ مین ف ع آیا ہی کہ ہمکو ڈر تھا کہ مبادا اونکو روم مین لیجاوین اور وہ پہچان لیں اونکی قتل کی ہون اور ترمذی اور حاکم لائی ہین کہ اس سفر مین ستر آدمی
روم کی آنحضرت کو ڈھونڈہتی پھرتی تھی اور چاہتی تھی اونکی قتل کی پس پاس آیا بحیرا اور کہا کہ کیا چیز لائی ہی تمکو اس جگہ کہا اونہوں نی یہ پیغمبر اس مہینی مین باہر
نکلنی والا ہی پس کوئی راہ نہ رہی کہ لوگون کو وہان نہ بھیجا پایا اونہون نی تا اگر وہ آوین تو مارڈالین بحیرا نی کہا خبر دو تم مجھکو کہ اگر چاہا ہو خدا نی ایک امر کو کہ
مقدر کری تو کوئی شخص اوسکو پھیر دیسکتا ہی کہا اونہون نے نہیں پس کہا راہب نی تو بیعت کرو اوس سے اور محنت کرو ساتھ اوسکی یعنی وہ نبی ہو والا ہی پیغمبر ہوگا
تم ہرگز اوسکو ضرر نہین پہونچا سکتی کی تابعداری اوسکی اختیار کرو اور اس خیال خام سی باز آو ترجمہ تمام ہوا جب ابوطالب نی آنحضرت کو مکی کی طرف پھیرا تو بھیجا ساتھ
آنحضرت کے ابوبکر نی بلال کو اور توشہ ہمراہ کردیا اونکی راہب نی کعک اور روغن زیت سی نقل کی ترمذی نی ف ع کعک ٹی روٹی ہکذا فی الازہار اور کہا ایک شارح
نی کہ وہ ایک قسم ہی روٹی کی اور روغن زیتون لاون اوسکا تھا اور کہا جزری نی کہ اسناد اس حدیث کی صحیح ہی اور رجال اسکی رجال صحیح کے یا ایک دو فرد
سی ہین لیکن ذکر ابوبکر اور بلال کا اوسمین غیر محفوظ ہی اتنا قصہ کسی راوی کے وہم سی نقل ہوگیا ہی اسلیے سن شریف آنحضرت کا اون ایام مین بارہ برس کا تہا اور
ابوبکر حضرت سے دو یا اڑھائی برس چھوٹے تھے اور بلال تو اون دنون مین شاید پیدا بھی نہوئی ہونگی تھی پس یہ کہنا کہ ابوبکر نی بلال کو ساتھ کردیا یہ نہین آتا امر اس سے
ذہبی نی اس حدیث کو ضعیف کہا ہی اور بعضون نی بطلان اوسکا کہا ہی اور حافظ ابن حجر نی کہا کہ اس حدیث کی رجال ثقات ہین اور منکر نہیں ہی اس میں مگر
یہ لفظ یعنی بھیجنا ابوبکر کا بلال کو انتہی پس تحقیق یہ ہوا کہ یہ حدیث صحیح ہی سوا جملہ مذکورہ کی کہ وہم راوی سی نقل ہوگیا ہی وَعَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ
قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ فَخَرَجْنَا فِي بَعْضِ نَوَاحِيهَا فَمَا اسْتَقْبَلَهُ جَبَلٌ وَلَا شَجَرٌ إِلَّا وَهُوَ يَقُولُ السَّلَامُ عَلَيْكَ
يَا رَسُولَ اللهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہی علی رضی سی کہ کہا تہا مین ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی مکہ مین پس نکلی ہم بیچ بعضی گردنواح مکہ کی پس سامنی
آیا حضرت کی کوئی پہاڑ یعنی پتھر جیسا کہ ایک روایت مین ہی اور نہ کوئی درخت مگر کہ وہ کہتا تہا السلام علیک یا رسول اللہ نقل کی ترمذی اور دارمی نی ف
ع ظاہر یہی کہ علی رضی اللہ عنہ سنتی تھی اوسکو پس حدیث معجزہ ہی نبی کی لیے اور کرامت علی کی لیے اور احتمال ہی کہ حضرت علی کو آنحضرت کی خبر دینی سی معلوم
ہوا ہو وَعَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُتِيَ بِالْبُرَاقِ لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِهِ مُلْجَمًا مُسْرَجًا فَاسْتَصْعَبَ عَلَيْهِ فَقَالَ
لَهُ جِبْرِيلُ أَبِمُحَمَّدٍ تَفْعَلُ هَذَا فَمَا رَكِبَكَ أَحَدٌ أَكْرَمُ عَلَى اللهِ مِنْهُ قَالَ فَارْفَضَّ عَرَقًا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ
اور روایت ہی انس سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم لائی گئی براق شب معراج مین لگام دیا ہوا زین کسا ہوا پس شوخی اور سرکشی کی براق نی آنحضرت پر یعنی
رام نہوا اور دشوار ہوا حضرت پر سوار ہونا اوسکا بسبب سرکشی اوسکے پس کہا اوسکو جبرئیل نی آیا ساتھ محمد کی کرتا ہی تو یہ سرکشی یعنی اور نہین کی تو نی تماغیر
اونکی یا اگر چہ کی تو نی ساتھ تمام انبیا کی ایسی چاہیے کرنی پس نہین سوار ہوا تجہر کوئی کہ زیادہ گرامی قدر ہو اللہ کی نزدیک انسی ف ع اس عبارت سی معلوم ہوتا ہی
کہ اوس براق پر اور انبیا بھی سوار ہوتی تھی اور باب المعراج مین تحقیق اسکی گذر چکی ہی ترجمہ کہا راوی نی پس پسینہ پسینہ ہوگیا براق اور بہنی لگا اوس سی پسینہ
نقل کی ترمذی نی اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہی ف ع آیا ہی کہ وہ اوچھلتا تھا مارے خوشی کی کہ حضرت مجھپر سوار ہونگی اور جبرئیل نی گمان کیا کہ یہ ازراہ شوخی
کی اوچھلتا ہی پس اونکی اس گمان سے چپکا پڑ رہی شرم کی وہ پسینہ پسینہ ہوگیا وَعَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا انْتَهَيْنَا
إِلَى بَيْتِ الْمَقْدِسِ قَالَ جِبْرِيلُ بِإِصْبَعِهِ فَخَرَقَ بِهَا الْحَجَرَ فَشَدَّ بِهِ الْبُرَاقَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی بریدہ سے کہ کہا فرمایا

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جب پہنچے ہم طرف بیت المقدس کی اشارہ کیا جبرئیل نے ساتھ انگلی اپنی کی پس سوراخ کیے ساتھ اشارہ کی پتھر میں پس باندھا جبرئیل نے یا آنحضرت نے ساتھ اوس پتھر کی براق کو نقل کی تیز نے فی شرح باب المعراج میں حدیث انس سے گذرا کہ براق کو اوس حلقہ سے باندھا کہ جس سے تمام انبیا باندھتے تھے پس یہیں اور اوسمیں تطبیق یوں ہے جاوے کہ شاید مراد حلقہ سے وہ جگہ ہو کہ تھا اوسمیں حلقہ اور وہ بند ہو گیا ہو گا پس کھولدیا اوسکو جبرئیل عم نے

وعن يعلى بن مرة الثقفي قال ثلاثة أشياء رأيتهن من رسول الله صلى الله عليه وسلم بينا نحن نسير معه إذ مررنا ببعير يسنى عليه فلما رآه البعير جرجر فوضع جرانه فوقف عليه النبي صلى الله عليه وسلم فقال أين صاحب هذا البعير فجاءه فقال بعنيه فقال بل نهبه لك يا رسول الله وإنه لأهل بيت ما لهم معيشة غيره قال أما إذا ذكرت هذا من أمره فإنه شكا كثرة العمل وقلة العلف فأحسنوا إليه ثم سرنا حتى نزلنا منزلا فنام النبي صلى الله عليه وسلم فجاءت شجرة تشق الأرض حتى غشيته ثم رجعت إلى مكانها فلما استيقظ رسول الله صلى الله عليه وسلم ذكرت له ذلك فقال هي شجرة استأذنت ربها في أن تسلم على رسول الله صلى الله عليه وسلم فأذن لها قال ثم سرنا فمررنا بماء فأتته امرأة بابن لها به جنة فأخذ النبي صلى الله عليه وسلم بمنخره ثم قال اخرج فإني محمد رسول الله ثم سرنا فلما رجعنا مررنا بذلك الماء فسألها عن الصبي فقالت والذي بعثك بالحق ما رأينا منه ريبا بعدك رواه في شرح السنة

اور روایت ہے یعلی بن مرہ ثقفی سے کہ کہا تین چیزیں یعنی معجزات میں سے دیکھیں میں نے آنحضرت سے یعنی ایک سفر میں اوس وقت کہ ہم چلے جاتے تھے ساتھ آنحضرت کے ناگہان گذرے ہم ایک اونٹ پر کہ پانی کھینچا جاتا تھا اوسپر پس جب دیکھا آنحضرت کو اوس اونٹ نے تو آواز کی پھر رکھدی اپنی گردن یعنی زمین پر پس ٹھہر گئے آنحضرت اوسکے پاس اور فرمایا کہ کہاں ہے مالک اس اونٹ کا پس آیا مالک اوسکا آنحضرت کے پاس پس فرمایا حضرت نے بیچ تو میرے ہاتھ اس اونٹ کو پس کہا اوسنے کہ میں نہیں بیچتا بلکہ بخشتا ہوں اوسکو واسطے آپکے یا رسول اللہ یعنی اسلیے کہ رسالت آپکی مقتضی ہے آپکی تعظیم کی اور حال یہ ہے کہ یہ اونٹ ایسے گھر والونکا ہے کہ نہیں واسطے انکے معیشت سوا اسکے مراد رکھتا تھا گھر والوں سے اپنے تئیں اور اپنی عیال کو ترجمہ فرمایا حضرت نے اگر چہ وقت کہ ذکر کیا تو نے یہ حال اوسکا یعنی اسی جان کہ میں نہیں چاہتا تھا مول لینا اوسکا مگر اسکی خلاصی پانی کی لیے نہ اور کسی غرض کی لیے اسلیے کہ تحقیق اسنے گلہ کیا تھا بہت لینے کام کا اور کم دینے چارہ کا تحقیق یہ ہوا کہ بیچتا نہیں ہے تو تو پس بھلائی کر اوس سے یعنی ساتھ دینے دانہ چارہ کی اور کم لینے کام کی باوجود جائز ہونے بہت دینے چارہ کی اور بہت لینے کام اور قلت ان دونوں کی کہ دانہ چارہ کم دے اور کام بھی کم لے اسلیے کہ ظلم یہ ہے کہ کام بہت لے اور دانہ چارہ کم دے ترجمہ پھر چلے ہم یہانتک کہ اوترے ہم ایک منزل میں پس آرام کیا آنحضرت نے پس آیا ایک درخت پھاڑتا ہوا زمین کو یہانتک کہ ڈھانک لیا اوسنے حضرت کو یعنی سایہ کیا آپ پر پھر پھر گیا وہ درخت طرف جگہ اپنی کی پس جبکہ بیدار ہوئے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم ذکر کیا میں نے آنحضرت سے آنا اور پھر جانا اوس درخت کا پس فرمایا آنحضرت نے کہ یہ ایک درخت ہے کہ اذن مانگا تھا اوسنے اپنے پروردگار سے اس میں کہ سلام کرے پیغمبر خدا صلعم کو پس اذن دیا خدا تعالی نے اوسکو یعنی پس آیا سلام کے لیے کہا یعلی راوی نے پھر چلے ہم پس گذرے ہم ایک پانی پر یعنی موضع پانی پر کہ اوسمیں لوگ رہتے تھے پس لائی آنحضرت کی پاس ایک عورت اپنے لڑکے کو کہ اوسکو جنون تھا پس پکڑی آنحضرت نے ناک اوسکی پھر فرمایا آنحضرت نے یعنی جن کو یا شیطان کو کہ اوسپر تھا کہ باہر نکل پس تحقیق میں محمد ہوں رسول خدا کا پھر چلے ہم پس جبکہ پھرے ہم گذرے ہم اوسی پانی پر پس پوچھا آنحضرت نے اوس عورت سے حال اوس لڑکے کا کہ دیوانہ ہو گیا تھا پس کہا اوس عورت نے قسم ہے اوس ذات کی بھیجا آپکو ساتھ حق کے نہیں دیکھی ہمنے اوس لڑکے سے کوئی چیز کہ مکروہ کہیں ہم اوسکو بعد جانے آپکے یعنی بعد دعا کرنے آپکے نقل کی یہ بغوی نے شرح السنہ میں

وعن ابن عباس قال إن امرأة جاءت بابن لها إلى النبي صلى الله عليه وسلم فقالت يا رسول الله إن ابني به جنون وإنه ليأخذه عند غدائنا وعشائنا فمسح رسول الله صلى الله عليه وسلم صدره ودعا فثع ثعة وخرج من جوفه مثل الجرو الأسود يسعى رواه الدارمي

اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا تحقیق ایک عورت لائی

اپنی بیٹی کو آنحضرت کی پاس اور کہا یا رسول اللہ بیٹی میری کو جنون ہی اور تحقیق جنون البتہ پکڑتا ہی اوسکو وقت سامنی آنی طعام صبح و شام کی یا وقت کہانی طعام
صبح و شام کی اور ایک شارح نی کہا صبح و شام پس پہیرا ہاتہ آنحضرت نی اوسکی سینہ پر اور دعا کی پس قی کی اوس لڑکی نی قی کرنی اور نکلا اوسکی پیٹ سے مانند کالی
پلی کتی کی دوڑتا ہوا نقل کی یہ دارمی نی وعن انس قال جاء جبريل الى النبي صلى الله عليه وسلم وهو جالس حزينا قد تخضب بالدم
من فعل اهل مكة فقال يا رسول الله هل تحب ان نريك آية قال نعم فنظر الى شجرة من ورائه فقال ادع بها فدعا بها فجاءت فقامت
بين يديه فقال مرها فلترجع فامرها فرجعت فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم حسبي حسبي رواه الدارمي
اور روایت ہی انس سی کہ کہا آئی جبرئیل پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اور آنحضرت بیٹھی ہوئی تھی غمگین اس حال میں کہ تحقیق رنگین ہو رہی تہی آنحضرت خون کی سبب کردار
اہل مکہ کی سے اور ستانی کی کفار کی روز احد کی ہی کہ دندان مبارک ٹوٹا اور ایک زخم رخسارہ شریف پر پہونچا پس اوس سی حضرت خون آلودہ ہو رہی تہی ترجمہ پس
کہا جبرئیل نی یا رسول اللہ کیا چاہتی ہو کہ دکہلاوین ہم تمکو ایک معجزہ قدرت کا یعنی تمہارا کی نشانی ہی تمہاری نبوت کی تا اوس سے تسلی ہو تمہاری کہ محبت سبب
زیادتی عطا اور قرب منزلت کی ہی ترجمہ فرمایا آنحضرت نے کہا ہاں کہا پس دیکہا جبرئیل نی طرف ایک درخت کے پیچہی اپنی سی پس کہا کہ بلاؤ تم اوسکو پس بلایا آنحضرت نے اوسکو پس آیا اور کہڑا ہوا
روبرو حضرت کے یعنی تابعدار ہو کر پس کہا جبرئیل نی کہ حکم کرو اوسکو تا پہر جاوی پس حکم کیا اوسکو پس پہر گیا پس فرمایا رسول خدا نی کفایت ہی مجھکو کفایت ہی مجھکو نقل کی یہ دارمی نی فرق حرج تسلی
اور دفع غم اور رنج کی یہ ہی کہ دیکہی بزرگی پروردگار کی طاقت اور یہہ دلیل ہی اسپر کہ ظہور خارق عادت کا موجب ہی حصول یقین اور رفع غم و حزن کا اور دلیل ہی اسپر کہ جسکو تقرب اور زیادہ درگاہ حق میں ہو اگر کچھ غم
و حزن دشمنوں کے ہاتہ سی پہونچی تو صبر کرنا چاہیی اور اجر لینا شدت رنج کو موا ہی وعن ابن عمر قال كنا مع النبي صلى الله عليه وسلم في سفر فاقبل اعرابي
فلما دنا قال له رسول الله صلى الله عليه وسلم تشهد ان لا اله الا الله وحده لا شريك له وان محمدا عبده ورسوله قال ومن
يشهد على ما تقول قال هذه السلمة فدعاها رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو بشاطئ الوادي فاقبلت تخد الارض حتى قامت
بين يديه فاستشهدها ثلاثا فشهدت ثلاثا انه كما قال ثم رجعت الى منبتها رواه الدارمي اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا تھی ہم ساتہ
آنحضرت کی ایک سفر میں یعنی جہاد کی پس آیا ایک گنوار پس جبکہ نزدیک ہوا فرمایا اوسکو آنحضرت نی کیا گواہی دیتا ہی تو اس بات کی کہ نہیں کوئی معبود سوا
اللہ کی کہ اکیلا ہی نہیں کوئی شریک اوسکا اور اس بات کی کہ محمد بندہ اوسکا ہی اور رسول اوسکا کہا گنوار نی اور کون ہی کہ گواہی دی اوپر اوس چیز کی کہ کہتی ہو
تم یعنی دعوی رسالت کا جو کرتی ہو کوئی چیز غیر جنس انسان سی بطور معجزہ کی گواہی دی فرمایا حضرت نی یہ درخت کیکر کا گواہی دیگا پس بلایا اوسکو حضرت نے
اس حال میں کہ آنحضرت نالہ کی کنارے پر ٹہہری ہوئی تہی پس آیا وہ درخت پہاڑتا ہوا زمین کو یہانتک کہ کہڑا ہوا روبرو حضرت کے پس گواہی طلب کی
اوس سی حضرت نے تین بار پس گواہی دی درخت نی تین بار کہ واقع میں اسیطرح ہی کہ جیسی حضرت نی کہا کہ وہ رسول رب العالمین ہیں پہر پہر گیا طرف جگہ
اگنی اپنی کی یعنی جہاں سی آیا تہا پہر وہیں چلا گیا نقل کی یہ دارمی نی وعن ابن عباس قال جاء اعرابي الى رسول الله صلى الله عليه وسلم
قال بما اعرف انك نبي قال ان دعوت هذا العذق من هذه النخلة يشهد اني رسول الله
فدعاه رسول الله صلى الله عليه وسلم فجعل ينزل من النخلة حتى سقط الى النبي صلى الله
عليه وسلم ثم قال ارجع فعاد فاسلم الاعرابي رواه الترمذي وصححه اور روایت ہی ابن عباس سی
کہ کہا آیا ایک گنوار پاس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کہا کس دلیل سی جانوں میں کہ تم نبی ہو فرمایا آنحضرت نی اس دلیل سی جان کہ بلاؤں میں اس خوشہ کو
اس کہجور کی درخت میں سی اس حال میں کہ گواہی دی کہ میں پیغمبر خدا کا ہوں پس بلایا اوسکو آنحضرت نے پس اوترنی لگا وہ خوشہ کہجور سی یہانتک کہ گرا اوپر زمین
پر طرف پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی یعنی اور گواہی دی پہر فرمایا حضرت نے پہر جا پس چلا گیا وہ جہاں سی آیا تہا پس اسلام لایا وہ اعرابی نقل کی یہ ترمذی نے اور صحیح کہا

وعن ابی ہریرۃ قال جاء ذئب الی راعی غنم فاخذ منہا شاۃ فطلبہ الراعی حتی انتزعہا منہ قال فصعد الذئب علی تل فاقعی و
استذفر وقال قد عمدت الی رزق رزقنیہ اللہ عز وجل انتزعتہ منی فقال الرجل تاللہ ان رایت کالیوم ذئب یتکلم
فقال الذئب اعجب من ہذا رجل فی النخلات بین الحرتین یخبرکم بما مضی وبما ہو کائن بعدکم قال فکان الرجل یہودیا
فجاء الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاخبرہ واسلم فصدقہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم ثم قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہا
امارات بین یدی الساعۃ قد اوشک الرجل ان یخرج فلا یرجع حتی تحدثہ نعلاہ وسوطہ بما احدث اہلہ
بعدہ رواہ فی شرح السنۃ اور روایت ہے ابوہریرہ سے کہ کہا آیا ایک بھیڑیا طرف چرواہے ریوڑ کی یعنی طرف ریوڑ بکریوں کی کہ چرواہا اوسکا ساتھ اوسکی تھا پس لی بھیڑیے
نے ریوڑ میں سے ایک بکری پس ڈھونڈھا اوس بھیڑیے کو چرواہے نے یہانتک کہ چھڑا لیا اوس بکری کو بھیڑیے کے منہ سے کہا ابوہریرہ نے پس چڑھا بھیڑیا ایک ٹیلے پر
پس بیٹھا بھیڑیا اپنے سرین پر یعنی بیٹھا کی طرح کہ کولے زمین پر رکھتا ہے اور پانوں کھڑے اور داخل کی دم درمیان دونوں پانوں اپنے کے اور کہا بھیڑیے نے کہ تحقیق قصد کیا میں نے
یا قصد کیا تو نے طرف رزق کے کہ دیا مجھکو وہ رزق اللہ تعالیٰ نے پکڑا تھا میں نے رزق پھر چھڑا لیا تو نے مجھ سے پس کہا اوس شخص نے یعنی چرواہے نے کہ
نام اوسکا اہبان بن خزاعی تھا اور کہا جاتا تھا اوسکو مکلم الذئب کذا قال التورپشتی ترجمہ قسم ہے اللہ کی نہیں دیکھا میں نے مانند آج کے دن کے بھیڑیا
بولتا ہے یا یہ معنی ہیں کہ نہیں دیکھا میں نے بھیڑیا بولتا مانند آج کے دن کے پس کہا بھیڑیے نے عجب تر اس حال سے حال ایک شخص کا ہے بیچ کھجور کے درختوں کے واقع ہے
درمیان دو سنگستان کے ف یعنی مدینہ میں اور مراد شخص سے آنحضرت ہیں اور لفظ حرتین ساتھ زبر ح اور تشدید رے کے تثنیہ حرۃ کا ہے اور حرہ زمین کالے
پتھروں والی درمیان دو پہاڑوں کے پہاڑوں مدینہ کے سے ترجمہ خبریں پہنچاتا ہے تمکو اوس چیز کی کہ گذر گئی اور اوس چیز کی کہ ہونیوالی ہے بعد تمہارے
ف یعنی جو کہ پہلے تمہارے گذر گئی ہیں انکی خبریں دیتا ہے اور جو کہ بعد تمہارے ہونگی دنیا میں ان کی اور احوال عقبی کی خبریں دیتا ہے ترجمہ کہا ابوہریرہ نے پس تھا وہ
چرواہا قوم یہودی ف یعنی راوی ایسا کہتے ہیں لیکن بعضوں نے کہا کہ وہ شخص خزاعی تھا جو کہ خزاعہ میں نہیں ہو سکتا مگر یہ کہ کہا جاوے کہ وہ یہودی ہو گیا ہو ترجمہ پس آیا وہ نبی
صلعم کے پاس اور خبر دی انکو یعنی بھیڑیے کی قصہ کی اور اسلام لایا پس باور کیا اوسکو یعنی اوسکی خبر کو نبی صلعم نے پھر فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ یہ جانتا
اور مانند اسکے علامتیں ہیں پہلے قیامت کی تحقیق قریب ہے شخص کہ باہر نکلیگا یعنی اپنے گھر سے پس نہ پھریگا اور نہ آویگا اپنے گھر کو یہانتک کہ خبر دیگی اوسکو پاپوش
اور کوڑا اوسکا اوس امر کی کہ احداث کیا ہوگا اوسکی گھروالوں نے پیچھے اوسکی نقل کی بغوی نے شرح السنہ میں وعن ابی العلاء عن سمرۃ بن جندب
قال کنا مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم نتداول من قصعۃ من غدوۃ حتی اللیل یقوم عشرۃ ویقعد عشرۃ قلنا فمما کانت
تمد قال من ای شیء تعجب ما کانت تمد الا من ہہنا واشار بیدہ الی السماء رواہ الترمذی والدارمی روایت ہے ابی العلاء تابعی سے کہ نقل کی سمرہ بن جندب
صحابی سے کہ کہا تھے ہم ساتھ آنحضرت صلعم کے نوبت نوبت کہاتے تھے یعنی وقت صبح سے رات تک یعنی تمام روز اوٹھتی دس
کہا کر اور بیٹھتی دس کہانیکو کہا ہم نے سمرہ سے پس کیا چیز تھی کہ مدد کیا جاتا تھا پیالہ ساتھ اوسکی یعنی کاہے سے اور کہانے سے زیادہ ہو جاتا تھا طعام کہا سمرہ نے کس چیز سے تعجب
کرتا ہے تو ف یہ خطاب ابو العلاء کو کیا یعنی مومنین سے آپکو کہ وہ وسائط تابعین ہیں سے ہیں یا مراد خطاب عام ہے یعنی تعجب کرتا ہے تو اے مخاطب ترجمہ نہیں مدد کیا جاتا
مگر یہاں سے اور اشارہ کیا ساتھ ہاتھ اپنے کے طرف آسمان کی نقل کی ترمذی اور دارمی نے ف یعنی نہیں بڑھتا تھا وہ طعام مگر عالم بالا سے بسبب آنحضرت کی برکت کے
اور یہ اشارہ ہے طرف اس قول اللہ تعالیٰ کی وفی السماء رزقکم اور یہ یا تو قول سمرہ کا ہے اور سائل ابو العلاء ہیں چنانچہ ظاہر یہی ہے اور یا قول آنحضرت کا ہے اور قائل صحابہ
لیکن یہ احتمال نہایت بعید غریب ہے وعن عبد اللہ بن عمرو ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم خرج یوم بدر فی ثلثمائۃ وخمسۃ عشر قال اللہم انہم
حفاۃ فاحملہم اللہم انہم عراۃ فاکسہم اللہم انہم جیاع فاشبعہم ففتح اللہ لہ فانقلبوا وما منہم رجل الا وقد رجع بجمل او جملین

رواہ ابوداؤد اور روایت ہے عبداللہ بن عمرو بن العاص سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نکلے دن غزوہ بدر کے تین سو پندرہ آدمیوں میں جو مشہور ہے کہ تین سو تیرہ تھے
تین تہائی میں کہ ستر مہاجرین میں سے تھے اور دو سو چھتیس انصار میں سے ترجمہ دعا کی آنحضرت نے خداوندا یہ یعنی صحابہ ننگی پاؤں ہیں پس سواری دے تو انکو یا الٰہی تحقیق
یہ ننگی بدن ہیں کہ سوائے تہبند کی کچھ نہیں رکھتے پس لباس دے تو انکو یا الٰہی تحقیق یہ بھوکے ہیں پس سیر کر تو انکو یعنی ظاہر و باطن میں تا قوت پاویں طاعت کی
پس فتح دی اللہ تعالیٰ نے واسطے آنحضرت کی یعنی مشرکین مکہ پر یہاں تک کہ قتل کیے گئے انمیں سے ستر اور قید کیے گئے ستر پس پھر صحابہ پھرے بدر سے اس حال میں کہ نہیں تھا انمیں
سے کوئی شخص مگر حال یہ تھا کہ پھرا ساتھ ایک اونٹ کے اور دو اونٹ کے اور کپڑے پہنے اور سیر ہوئے نقل کی یہ حدیث ابوداؤد نے سبب پا لینے اونٹوں اور کھانوں اور کپڑوں
غنیمت میں مشرکوں سے اور سب دعائیں آنحضرت کی مستجاب ہوئیں اور اس سے معلوم ہوتا ہے کہ قبولیت دعا کی قبیل خارق عادت سے ہے خصوصاً ایسی عسرت میں خصوصاً
اور یہ تمام نتیجہ صبر کا تھا جیسا کہ حدیث میں آیا ہے اِنَّ الصَّبْرَ عَلٰی مَا تَکْرَہُ فِیْہِ خَیْرٌ کَثِیْرٌ پھر یہ تو نتیجہ دنیا میں ہے اور آخرت کا کیا کہنا ہے وَالْاٰخِرَۃُ خَیْرٌ وَّاَبْقٰی

**وَعَنْ** ابْنِ مَسْعُوْدٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّکُمْ مَنْصُوْرُوْنَ وَمُصِیْبُوْنَ وَمَفْتُوْحٌ لَکُمْ فَمَنْ اَدْرَکَ ذٰلِکَ مِنْکُمْ فَلْیَتَّقِ اللّٰہَ
وَلْیَاْمُرْ بِالْمَعْرُوْفِ وَلْیَنْہَ عَنِ الْمُنْکَرِ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤُدَ اور روایت ہے ابن مسعود سے نقل کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آنحضرت نے تحقیق تم مدد کیے جاؤگے یعنی
دشمنوں پر اور پاؤگے یعنی غنیمت اور فتح کیے جاوینگے تمہارے لیے یعنی شہر اور یہ بشارت اور خبر دینی ہے صحابہ کو ساتھ اوس چیز کی کہ زمانہ آئندہ میں واقع ہوگی پس جو شخص
کہ پاوے یعنی جو کچھ کہ ذکر کیا گیا تم میں سے پس چاہیے کہ ڈرے اللہ سے یعنی تمام امور اپنے میں تا کہ ہو کامل اور چاہیے کہ حکم کرے ساتھ بھلائی کے اور منع کرے بری بات
سے نقل کی ابوداؤد نے فائدہ یعنی راہ اعتدال پر چلے اور برائی اور تکبر اور اسراف اور اترانے میں نہ پڑے اور یہ اشارہ ہے اس آیت پر اَلَّذِیْنَ اِنْ مَّکَّنّٰہُمْ
فِی الْاَرْضِ اَقَامُوا الصَّلٰوۃَ وَاٰتَوُا الزَّکٰوۃَ وَاَمَرُوْا بِالْمَعْرُوْفِ وَنَہَوْا عَنِ الْمُنْکَرِ الخ **وَعَنْ** جَابِرٍ اَنَّ یَہُوْدِیَّۃً مِّنْ اَہْلِ خَیْبَرَ سَمَّتْ
شَاۃً مَّصْلِیَّۃً ثُمَّ اَہْدَتْہَا لِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الذِّرَاعَ فَاَکَلَ مِنْہَا وَاَکَلَ رَہْطٌ
مِّنْ اَصْحَابِہٖ مَعَہٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ارْفَعُوْا اَیْدِیَکُمْ وَاَرْسَلَ اِلَی الْیَہُوْدِیَّۃِ فَدَعَاہَا فَقَالَ سَمَمْتِ ہٰذِہِ
الشَّاۃَ فَقَالَتْ مَنْ اَخْبَرَکَ قَالَ اَخْبَرَتْنِیْ ہٰذِہٖ فِیْ یَدِیْ لِلذِّرَاعِ قَالَتْ نَعَمْ قُلْتُ اِنْ کَانَ نَبِیًّا فَلَنْ یَّضُرَّہٗ وَاِنْ لَّمْ یَکُنْ
نَبِیًّا اسْتَرَحْنَا مِنْہُ فَعَفَا عَنْہَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَلَمْ یُعَاقِبْہَا وَتُوُفِّیَ اَصْحَابُہُ الَّذِیْنَ اَکَلُوْا مِنَ
الشَّاۃِ وَاحْتَجَمَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلٰی کَاہِلِہٖ مِنْ اَجْلِ الَّذِیْ اَکَلَ مِنَ الشَّاۃِ
حَجَمَہٗ اَبُوْ ہِنْدٍ بِالْقَرْنِ وَالشَّفْرَۃِ وَہُوَ مَوْلًی لِبَنِیْ بَیَاضَۃَ مِنَ الْاَنْصَارِ رَوَاہُ اَبُوْدَاؤُدَ وَالدَّارِمِیُّ اور روایت ہے جابر سے کہ تحقیق
ایک عورت یہودیہ نے اہل خیبر میں سے زہر ملایا بکری بھنی ہوئی میں پھر تحفہ لائی اوسکو واسطے حضرت کے فائدہ نام اوس عورت کا زینب بنت حارث تھا بیوی سلام
بن مشکم کی آیا ہے کہ اوس عورت نے پوچھا کہ آنحضرت بکرے میں سے کس جگہ کی گوشت کو پسند رکھتے ہیں لوگوں نے کہا کہ دست کے گوشت کو پس
ایک بکری کا بچہ رکھتی تھی اوسکو ذبح کیا اور اوسمیں ایسا زہر ملایا کہ اوسی وقت ہلاک کردے اور دست اوسکا میں بہت ملایا اور کہا اسکا آنحضرت کے اور صحابہ کی کہ حاضر
ترجمہ پس لیا آنحضرت نے دست اور کھایا اوسمیں سے اور کھایا ایک جماعت نے آنحضرت کے یاروں میں سے ساتھ حضرت کی پھر فرمایا پیغمبر خدا صلعم نے کہ اوٹھاؤ ہاتھ اپنے یعنی
رو کو ہاتھ اور نہ کھاؤ اور بھیجا ایک آدمی کو طرف یہودیہ کی پس بلایا اوسکو یعنی پس حاضر ہوئی وہ پس فرمایا حضرت نے کہ زہر ملایا ہے تو نے اس بکری میں پس کہا یہودیہ نے
کہ کسی خبر دی تمکو یعنی اللہ نے یا کسی مخلوق نے فرمایا آنحضرت نے کہ خبر دی مجکو اسنی کہ میری ہاتھ میں ہے فرمایا اشارہ کر کر طرف دست کے کہا یہودیہ نے کہ ہاں زہر ملایا ہے
میں نے میں کہ کہا میں نے اگر ہے محمد نبی تو ہرگز نہیں ضرر کریگی یہ بکری زہر آلودہ فائدہ مطلب یہ ہے کہ زہر جیسا میں ایسا تاثیر نہیں کرتا ہے کہ مار ڈالے یا یہ سبب اسکے
کہ ہو حفظ آنحضرت کے پہلی تمام کرنے دعوت اور کامل کرنے دین کی تو واقع نہیں ہو اور جو خیال اول میں خلجان کرتا ہے جو کہتے ہیں کہ وفات آنحضرت کے سبب اس تاثیر

اوس نے زہر کی ہوئی کہ خیبر میں کہایا تہا لیکن یہ روایت صحیح نہیں ہی اور حدیث میں آیا ہی کہ یہی کہا آنحضرت صلعم نے کہ آپکو تاثیر کرتا ہی یہ زہر کہ دیا تہا خیبر میں فرمایا نہیں
پہونچتا مجکو مگر جو کچہ کہ مقدر ہی اور چاہا ہی خدا نے تمت ترجمہ اور اگر نہیں ہی تو پیغمبر تو آرام پاوینگی ہم اور خلاص ہونگی اوس سی پس درگذر کیا اوس عورت سی نبی
صلعم نی اور نہ سزا دی اوسکو قتل ع اور بعضوں نی کہا کہ وہ اسلام لائی اور قتل نہیں کی گئی اور سلیمان تیمی اپنی مغازی میں لایا ہی بعد کہنی اوسکے قول نقض
یہ الفاظ و انکشف لی کانو بار رحمت للناس منک قد استبان لی انک صادق و انا اشہدک و من حضر علی دینک ان لا الہ الا اللہ و ان محمدا عبدہ و رسولہ کہا طیبی نے
کہ ہمین اختلاف ہی اسلیے کہ ایک روایت میں آیا ہی کہ حضرت نے حکم فرمایا اوسکی قتل کرنیکا پس قتل کی گئی اور وجہ توفیق کی ان حدیثون میں یہ ہی کہ حضرت نے
معاف کیا اوسکو ابتدا امر میں پس جبکہ مری بشر بن براء بن معرور اون کہانیوالون میں سی کہ حلق سی اوتارا تہا اوسکو حضرت نے حکم فرمایا اوس یہودیہ کی قتل کرنیکا
پس قتل کی گئی بدلی اوسکی تمت ترجمہ اور مری وہ اصحاب آنحضرت کی کہ کہایا تہا اونہون نی اوس بکری میں سی یعنی بعض اون میں سی مراد وہ بشر بن براء ہی اور پچہنے لگائے
آنحضرت نی درمیان مونڈہون اپنی کی بسبب اوس گوشت کے کہ کہایا بکری زہر آلودہ میں سی پچہنی لگائی اونکی ابو ہند نی کہ نام اونکا یسار حجام تہا ساتہ سینگ کی اور
چہری چوڑی کی اور وہ ابو ہند غلام آزاد تہا بنی بیاضہ کا ایک قبیلہ ہی انصار میں سی نقل کی یہ ابو داود نی **وعن** سھل بن الحنظلیۃ انھم
ساروا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم حنین فاطنبوا السیر حتی کان عشیۃ فجاء فارس فقال یا رسول اللہ انی طلعت
علی جبل کذا و کذا فاذا انا بھوازن علی بکرۃ ابیھم بظعنھم و نعمھم اجتمعوا الی حنین فتبسم رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم وقال تلک غنیمۃ المسلمین غدا ان شاء اللہ ثم قال من یحرسنا اللیلۃ قال انس بن ابی مرثد الغنوی انا یا رسول اللہ
قال ارکب فرکب فرسا لہ فقال استقبل ھذا الشعب حتی تکون فی اعلاہ فلما اصبحنا خرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
الی مصلاہ فرکع رکعتین ثم قال ھل حسستم فارسکم فقال رجل یا رسول اللہ ما حسسنا فثوب بالصلوۃ فجعل رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھو یصلی یلتفت الی الشعب حتی اذا قضی الصلوۃ قال ابشروا فقد جاء فارسکم فجعلنا ننظر الی خلال
الشجر فی الشعب فاذا ھو قد جاء حتی وقف علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال انی انطلقت حتی کنت فی اعلی ھذا الشعب حیث
امرنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلما اصبحت طلعت الشعبین کلیھما فلم ار احدا فقال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ھل نزلت اللیلۃ قال لا الا مصلیا او قاضی حاجۃ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلا علیک ان لا تعمل بعدھا رواہ ابو داود
اور روایت ہی سہل بن حنظلیہ سی کہ کہا تحقیق صحابہ چلی ساتہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی دن حنین کی یعنی وقت متوجہ ہونی کی طرف حنین کی پس بہت دراز کیا چلنا
یہانتک کہ ہوا وقت رات کا پس آیا ایک گہوڑی سوار دوڑتا ہوا اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ تحقیق میں چڑہا تہا اوپر پہاڑ ایسی اور ایسی کی پس ناگہان دیکہا میں نے ہوازن
کو کہ بڑا قبیلہ ہی اوپر اونٹ باپ اپنی کی فوج فوج یعنی سب آئی ہین یہ عبارت مثل ہی کہ بیان کیجاتی ہی اوس قوم کی حق میں کہ سب آئی ہین اور کوئی پیچہی
نہ رہجاوی اور اصل اسکی یہ ہی کہ ایک قوم عرب میں سی ایک جگہ سی اوٹہکر کہیں رہتی تہی اور کوچ کیا اور جو کوئی جہان اونٹ پاتا پکڑتا اور سوار ہوتا اور وہ اونٹ اونکی
تہی اونکی باپ کی تہو اور مجمع کی کہا کہ علی یہاں معنی مع کی ہی اور یہ ضرب المثل ہی عرب میں سبب اسکا یہ تہا کہ ایک قوم کو عرب میں سی پیش آیا اوٹہ کہڑی ہونا اپنی
موضع سی پس کوچ کیا اونہون نی اور چہوڑا پیچہی اپنی کچہ یہانتک کہ تہا ایک اونٹ اونکی باپ کا لی لیا اونہون نی اوسکو بہی ساتہ اپنی پس کہا اورون نی جاؤ
علی بکرۃ ابیہم پس ہوگئی یہ مثل اوس قوم کی کہ آوین سب اگرچہ نہوا اونکی پاس اونٹ اور بکرہ کہتی ہین اونٹ جوان کو اور بعضون نی کہا کہ ایک شخص سبب اپنی
اولاد کو اونٹ پر لیی پہرتا تہا اوس سی یہ ضرب المثل ہوئی ست دیکہا میں نی ہوازن کو ساتہ عورتون اپنی کی اور جانورون اپنی کے کہ جمع ہوئی ہین طرف حنین کی
پس مسکرائی آنحضرت یعنی از راہ تعجب کرنیکی قدرت حق پر اور فرمایا کہ یہ غنیمت ہی مسلمانونکی کل کو اگر چاہی اللہ پہر فرمایا کون شخص محافظت کریگا ہماری آجکی رات کو

انس بن ابی مرثد غنوی نے کہ میں محافظت کرونگا یا رسول اللہ فرمایا آنحضرتؐ نے کہ سوار ہو پس سوار ہوئے وہ اپنی گھوڑی پر پھر فرمایا حضرتؐ نے کہ متوجہ ہو اس درہ کو کہ پہاڑ میں ہے یہانتک کہ ہو تو بیچ بلندی اوس پہاڑ کی پس جبکہ صبح کی ہم نے نکلے آنحضرتؐ طرف جگہ نماز اپنی کی یعنی جو جگہ کہ نماز کے لیے بنائی تھی پس پڑھیں آنحضرتؐ نے دو رکعتیں یعنی سنت صبح کی پھر فرمایا آنحضرتؐ نے کہ کیا معلوم کیا تم نے اپنے سوار کو ساتھ حس کے یعنی دیکھا تم نے اوسکو یا سنی آواز اوسکی پس کہا ایک شخص نے یا رسول اللہ میں نہیں پس تکبیر کہی گئی نماز فجر کی پس شروع کیا آنحضرتؐ نے حالت نماز میں دیکھنا گھاٹیوں کی طرف اوس درہ پہاڑ کی یہانتک کہ جب پڑھ چکے حضرتؐ نماز فرمایا خوش ہو پس تحقیق آیا سوار تمہارا کہ نگہبانی کرتا تھا پس شروع کیا ہم نے دیکھنا درمیان درختوں کی بیچ درہ پہاڑ کے پس ناگہان وہ سوار آیا یہانتک کہ کھڑا ہوا روبرو پیغمبر خدا صلعم کی یعنی سوار آیا اور کہا میں کہ اور اس سوار نے کہ تحقیق میں روانہ ہوا یہانتک کہ پہونچا میں اوپر بلندی اس درہ پہاڑ کی جہاں کہ حکم فرمایا تھا مجکو پیغمبر خدا صلعم نے پس جبکہ صبح کی میں نے آیا میں دونوں درہ پہاڑ میں یعنی دونوں راہوں اور جانب پہاڑ میں بخوف اسکی کہ ہو اوس میں کوئی چھپا ہوا پس نہ دیکھا میں نے کسیکو پس فرمایا انس ابن مرثد کو آنحضرتؐ نے کہ کیا اوترا تھا تو آج کی رات یعنی گھوڑے سے کہا اونہوں نے کہ نہیں اوترا میں مگر نماز پڑھنے کی لیے یا استنجا کرنے کی لیے فرمایا آنحضرتؐ نے پس نہیں تجپر حرج اس میں کہ نہ کرے تو بعد اس کی نفل کی روایت کی ابو داود نے ف ع یعنی کوئی عمل قسم نوافل و فضائل سے ایسی کہ عمل آج کی رات کا کافی ہے اللہ کی نزدیک ثواب و فضیلت میں غرض کہ مراد عمل نوافل و خیرات ہیں نہ فرائض کیونکہ وہ نہیں ساقط ہوتی اور بعضوں نے کہا کہ مراد عمل سے جہاد ہے وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِتَمَرَاتٍ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ ادْعُ اللهَ فِيهِنَّ بِالْبَرَكَةِ فَضَمَّهُنَّ ثُمَّ دَعَا لِي فِيهِنَّ بِالْبَرَكَةِ فَقَالَ خُذْهُنَّ فَاجْعَلْهُنَّ فِي مِزْوَدِكَ كُلَّمَا أَرَدْتَ أَنْ تَأْخُذَ مِنْهُ شَيْئًا فَأَدْخِلْ فِيهِ يَدَكَ فَخُذْهُ وَلَا تَنْثُرْهُ نَثْرًا فَقَدْ حَمَلْتُ مِنْ ذَلِكَ التَّمْرِ كَذَا وَكَذَا مِنْ وَسْقٍ فِي سَبِيلِ اللهِ فَكُنَّا نَأْكُلُ مِنْهُ وَنُطْعِمُ وَكَانَ لَا يُفَارِقُ حِقْوِي حَتَّى كَانَ يَوْمُ قُتِلَ عُثْمَانُ فَإِنَّهُ انْقَطَعَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے ابوہریرہ سے کہا کہ لایا میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کئی ایک کھجوریں یعنی اکیس پس کہا میں نے یا رسول اللہ دعا کیجیے انمیں ساتھ برکت کی یعنی مانگیے اللہ سے برکت ان میں یا انکے لیے پس لیا آنحضرتؐ نے انکو اپنے ہاتھ میں یا رکھا ہاتھ اپنا اونپر پھر دعا کی آنحضرتؐ نے میرے لیے اونمیں ساتھ برکت کی یعنی ساتھ برکت کی اونمیں اور کثرت خیر کی اونکی کھانے میں باوجود باقی رہنے اونکی کے فرمایا کہ لے انکو پس رکھ انکو اپنے توشہ دان میں جب چاہے تو کہ لیوے تو انمیں سے کچھ پس داخل کر توشہ دان میں ہاتھ اپنا پس لے کھجور انمیں سے اور نہ جھاڑ تو اوسکو جھاڑنے کر کہا ابوہریرہ نے پس تحقیق اوٹھالی میں نے اون کھجوروں میں سے اتنی اور اتنی وسق راہ خدا میں پس تھے ہم یعنی میں اور یار میرے کھاتے اونمیں سے اور کھلاتے اور تھا توشہ دان نہ جدا ہوتا میری کمر سے یہانتک کہ ہوا دن شہید ہونے حضرت عثمان کا پس تحقیق وہ توشہ دان گم ہو پڑا اور جاتا رہا ف ع اس سے معلوم ہوتا ہے کہ جب تفرقہ اور فساد شائع ہوتا ہے لوگوں میں تو برکت اوٹھ جاتی ہے آیا ہے کہ ابوہریرہ اوس روز کہتے تھے کہ لوگوں کو ایک غم ہے اور مجکو دو غم ایک غم جاتے رہنے اوس تھیلی کا اور ایک غم شہید ہونے شیخ عثمان کا

## اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل تیسری عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ تَشَاوَرَتْ قُرَيْشٌ لَيْلَةً بِمَكَّةَ فَقَالَ بَعْضُهُمْ إِذَا أَصْبَحَ فَأَثْبِتُوهُ بِالْوَثَاقِ يُرِيدُونَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ بَعْضُهُمْ بَلِ اقْتُلُوهُ وَقَالَ بَعْضُهُمْ بَلْ أَخْرِجُوهُ فَأَطْلَعَ اللهُ نَبِيَّهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى ذَلِكَ فَبَاتَ عَلِيٌّ عَلَى فِرَاشِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِلْكَ اللَّيْلَةَ وَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى لَحِقَ بِالْغَارِ وَبَاتَ الْمُشْرِكُونَ يَحْرُسُونَ عَلِيًّا يَحْسَبُونَهُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا أَصْبَحُوا ثَارُوا عَلَيْهِ فَلَمَّا رَأَوْا عَلِيًّا رَدَّ اللهُ مَكْرَهُمْ فَقَالُوا أَيْنَ صَاحِبُكَ هَذَا قَالَ لَا أَدْرِي فَاقْتَصُّوا أَثَرَهُ فَلَمَّا بَلَغُوا الْجَبَلَ اخْتَلَطَ عَلَيْهِمْ فَصَعِدُوا الْجَبَلَ فَمَرُّوا بِالْغَارِ فَرَأَوْا عَلَى بَابِهِ نَسْجَ الْعَنْكَبُوتِ فَقَالُوا لَوْ دَخَلَ هَهُنَا لَمْ يَكُنْ نَسْجُ الْعَنْكَبُوتِ عَلَى بَابِهِ فَمَكَثَ فِيهِ ثَلَاثَ لَيَالٍ رَوَاهُ أَحْمَدُ روایت ہے ابن عباس سے کہ مشورہ کیا قریش نے ایک رات مکہ میں یعنی دار الندوہ میں اور حاضر ہوا ساتھ اونکے شیطان بصورت شیخ نجدی کے پس کہا بعضوں نے اون میں سے جب صبح ہو پس باندھو اوسکو ساتھ بندھن کی یعنی قید کرو اوسکو مراد رکھتے تھے ساتھ دونوں ضمیروں کے آنحضرتؐ کو یا رکھتے

ایکسا بعضی مشرکین نی بلکہ مار ڈالو اوسکو اور کہا بعضون نی بلکہ نکالدو اوسکو ف ع یعنی بوجہ امانت کی اور خبر دی اللہ تعالی نی اونکی بدخواہی کی اس آیت مین
وَإِذْ يَمْكُرُ بِكَ الَّذِينَ كَفَرُوا لِيُثْبِتُوكَ أَوْ يَقْتُلُوكَ أَوْ يُخْرِجُوكَ اور یہ ماجرا یون ہی کہ جب مشرکون نی سنا مسلمان ہونا انصار کا اور متابعت اونکی تو ڈری اور جمع ہوئی
دار الندوہ مین مشورہ کرنی کی لیی حضرت کی امر مین پس آیا اونکی پاس ابلیس بصورۃ ایک شیخ کی اور کہا کہ مین نجد سی آیا ہون سنا مین نی جمع ہونا تمہارا پس چاہا مین نی
کہ حاضر ہون تمہارے پاس اور ہرگز نہ ہوگی تم مجھسی عقل و خیر سی بین پس کہا ابو البختری نی کہ میری رای یہہ ہی کہ قید کرو اوسکو کوٹھری مین اور بند کرو سوراخ اوسکے
سوای ایک موکہی کی کہ ڈالدیا کرو اوسمین وسی کہانا پینا اوسکا یہانتک کہ مرجاوی پس کہا اوس شیخ نی کہ یہ بری رای ہی آوینگی تمہارے پاس وہ لوگ کہ لڑینگی تمسی اوسکی قوم
مین سی اور چھڑا لیجاوینگی اوسکو تمہارے ہاتھ سی پھر کہا ہشام بن عمرو نی کہ رای میری یہ ہی کہ سوار کرو اوسکو اونٹ پر اور نکالدو اوسکو اپنی زمین سی پس نہین ضرر کریگا تمکو
جو کچھ کہ وہ کریگا پس کہا اوس شیخ نی کہ یہ بھی بری رای ہی خراب کریگا وہ اور قوم کو سوای تمہارے اور فریفتہ ہونگی لوگ اوسکی اور لڑیگا وہ تمسی ساتھ لیکر اونکو پھر کہا ابو جہل
نی کہ میری رای یون ہی کہ لو تم ہر قبیلہ مین سی ایک ایک جوان اور دو تم اونکو تلوارین تا ماریں اوسکو سب ایک دفعہ پس پھیل جاوی خون اوسکا سب قبیلون مین یعنی
سبکی ذمہ خون اوسکا ثابت ہو پھر بنی ہاشم سب قبیلون سی لڑ تو سکینگی ہی کی نہین ناچار دیت پر راضی ہونگی پس جب طلب کرینگی دیت تو دینگی ہم دیت اوسکی پس
کہا اوس شیخ یعنی ابلیس نی کہ سچ کہا اس جوان نی پس متفرق ہوئی لوگ اوسکی رای پر یعنی یہی بات ٹھہر گئی ترجمہ پس مطلع کیا خدا تعالی نی اپنی پیغمبر کو اس مشورہ
پر ف ع یعنی جبرئیل آئی اور یہ خبر دی حضرت کو اور حکم کیا ہجرت کا کہ سولاوین حضرت علی رض کو اپنی بچھونی پر اور نکلین ساتھ ابی بکر رض طرف غار کی ترجمہ پس رات
گذاری علی رض نی اوپر بچھونی نبی صلعم کی اوس رات اور نکلی پیغمبر خدا صلعم یعنی ساتھ ابی بکر کی یہانتک کہ پہونچی غار ثور پر ف یعنی ہجرت کر کر پہاڑ ثور کی غار مین چھپ رہی اور
جب حضرت گھر سی نکلی ہین اور مشرک جو دروازی پر کھڑی تہی اونکی سامنی سی گذری ہین اور وہ مطلع ہوئی ہین اور حضرت نی کام کیا ہی اونسی قصہ عجیب اور معجزہ عجیبہ کہ شرح اوسکی آئندہ
ذکر کیا ہی ہمنی اوسکو اور تاریخ مدینہ مین ہم ذکر ہجرت کی بھی تفصیل ذکر ہی ترجمہ اور رات گذاری مشرکون نی اسحال مین کہ نگہبانی کرتی تہی علی رض کی یعنی حضرت علی گھر مین تہی اور وہ لوگ
کھڑی تہی گمان کرتی تہی علی رض عنہ کو آنحضرت ف ع یعنی گمان اونکو یہ تہا کہ آنحضرت گھر مین سوتی ہین اور صلاح یہ ٹھیری تہی کہ جب نکلین ... اونکی اور صبح کو کام اونکا تمام
کیجیی اور حالانکہ وہ علی رض تہی اور آنحضرت اونکی سامنی سی باہر نکل گئی تہی ترجمہ پس جب صبح ہوئی تو حملہ کیا اونہون نی اوسپر یعنی اوس شخص پر جو کہ بستر پر تہا یعنی حضرت
علی پر گمان آنحضرت کی پس جب دیکہا علی رض کو یعنی جگہ حضرت کی روکی اللہ تعالی نی بدخواہی اونکی پس کہا اونہون نی یعنی علی رض سی کہ کہان گیا یہ یار تیرا یعنی آنحضرت
کہا علی رض نی کہ نہین جانتا مین پس چلی مشرک پیچھی حضرت کے نشان قدم پر یعنی کھوج مین لگی حضرت کی پس جب پہونچی مشرک جبل ثور کو تو مشتبہ ہوا اونپر نشان
قدم پس چڑھی وہ پہاڑ پر پس گذری غار پر کہ اوپر پہاڑ کی تہا یعنی اور گمان کیا کہ آنحضرت اوسمین ہین پس دیکہا اونہون نی غار کی دروازی پر جالا مکڑی کا ف
ح کہ بعد اندر جانی آنحضرت کی اوس غار مین مکڑی نی جالا تنا تہا اور عرض غار کی دروازہ کا مقدار ایک بالشت کی ہی اور طول اوسکا مقدار ایک ہاتھ کی ترجمہ پس
کہا مشرکون نی اگر داخل ہوتی محمد یہان تو نہ ہوتا جالا مکڑی کا اوسکی دروازہ پر پس ٹھیری آنحضرت غار مین تین رات نقل کی ایکہی نی ف ع داخل ہوئی آنحضرت
غار مین تو بھیجی اللہ تعالی نی دو کبوتر پس انڈی دی اونہون نی دروازی کی نیچی کی جانب مین اور بھیجی مکڑی پس جالا تنا اوسنی اوسپر اور روایت کیا گیا ہی کہ مشرک
چڑھی اوپر غار کی ایسی جگہ کہ اگر نظر کرتی اپنی قدمون کی طرف تو دیکہتی آنحضرت اور ابو بکر کو پس ڈری ابو بکر رض آنحضرت کی طرف سی پس فرمایا آنحضرت نی کہ کیا ہی گمان
تیرا ساتھ اون دو کی کہ اللہ تیسرا اونکا ہی پس اندہا کر دیا اونکو اللہ تعالی نی غار کی دیکہنی سی پس شروع کیا اونہون نی پہرا کرنا اوسکی پس نہ دیکہا اونہون نی حضرت کو
انتہی اور تفسیر بحر العلوم مین تحت آیۃ اذ یقول لصاحبہ لا تحزن ان اللہ معنا کی لکہا ہی کہ مراد صاحب سی ابو بکر صدیق رض ہین کہ ساتھ آنحضرت کی نکلکر دونون صاحب
جبل ثور کی غار مین چھپی تہی اوس وقت کہ کفار نی قصد قتل کرنی آنحضرت کا مصمم کیا تہا اور کہا ابو بکر نی آنحضرت سی اوس غار مین جسوقت کہ کافر وہان پہونچی
کہ اگر ایک شخص مشرکون مین سی اپنی زیر قدم نگاہ کری تو ہمکو دیکہ لیگا آنحضرت نی فرمایا یا ما ظنک یا ابا بکر باثنین اللہ ثالثہما اور اسی جگہ سی ثابت ہوتا ہی کہ نکر ...

صدیق کا سبب اونکا نفس کی کافر ہوتا ہی بخلاف اور صحابہ کی کہ منکر اونکی صحابیت کا نہیں ہی اور عائشہ سے روایت کیا گیا ہی کہ والدین میری وقت بلوغ اور
عاقل ہونی میری دیندار تہی اور کوئی روز ایسا نہ گذرتا تہا کہ آنحضرت ہماری پاس صبح و شام نہ آتی ہون اور جب مسلمانون کو کفار کی ایذا پہونچائی تو آنحضرت نے فرمایا کہ دار
ہجرت تمہارا مجکو دکھایا ہی کہ کہجورون والا ہی درمیان دو سنگستان کی بعد اوسکی مسلمانون نی مدینہ کو ہجرت کی اور مہاجر حبشہ کی بہی مدینہ کو پہری اور ابوبکر صدیق
نی بہی تیاری مدینہ کے جانی کی کی حضرت نے فرمایا تامل کر ای ابی بکر امیدوار ہون کہ مجکو بہی اذن ہجرت کا صادر ہو اوس وقت سی ابوبکر نی ملازمت آنحضرت کی علی الدوام
اختیار کی اور دو اونٹ چار مہینی تک گہر مین ہجرت کے لیے تیار رکہی پہر ایک دن ٹہیک دوپہر مین آنحضرت ابوبکر کی گہر مین تشریف لائی اور فرمایا کہ مجکو اذن ہجرت کا ہوا ابوبکر نی
ایک اونٹ آنحضرت کو دیا اور عائشہ اور اسمائی زاد راحلہ مہیا کیا اور شب پنجشنبہ غرہ ربیع الاول کو صدیق کی گہر سی بہ رفاقت اونکی آنحضرت مکہ سی باہر نکلکر جبل ثور کی
غار مین چہپی اور اللہ تعالی کی قدرت سی اوسی شب درخت کیکر کا اوس غار کی منہ پر پیدا ہوا اور کبوتر وحشی نی اوسکی منہ پر گہونسلا بنا کر انڈہی دیی اور مکڑی نی جالا تنا
کفار اوس غار کی منہ پر آکر یہ علامتین دیکہہ کر پہری اور جسوقت کہ دونون صاحب مکہ سی باہر نکلی ابوبکر کبہی آگی آنحضرت کے اور کبہی پیچہی آنحضرت کی ہوتی تہی بسبب اسکے
کہ کوئی کافر اونکی آگی پیچہی سی نہ آجاوی اور جب غار پر پہونچی تو آنحضرت کو وہان کہڑا کیا اور اول آپ غار مین جا کر صاف کر کر آنحضرت کو اندر لیگئی اور تین رات تک دونون
وہان رہی اور اپنی دونون اونٹون کو حوالہ ایک شخص کی بنی الدیل مین سی کیا بوعدہ اسکی کہ بعد تین رات کی غار کی دروازہی پر حاضر کری اور اوسکو رہبر مدینہ کا باجرت
مقرر کیا تہا اور ان تین شب مین عبداللہ بن ابی بکر رات کی وقت کفار کی خبرین اونکو پہونچاتی تہی اور بعد تین شب کی وہان سی اونٹ پر سوار ہوکر رہبر کو ہمراہ لیکر راہ
کنارہ دریا کی متوجہ مدینہ کی ہوئی جب بنی مدلج مین پہونچی تو سراقہ بن مالک اونکی پیچہی نکلا بسبب اسکی کہ کفار مکہ نی اوسکا انعام بہت دینا مقرر کیا تہا اگر ان دونونکو یا ایک کو
مار ڈالی غرضکہ جب اتہ بقصد قتل آنحضرت اور صدیق کی نکلا اور قریب اونکی پہونچا تو پانو اوسکی گہوڑی کا پہسلا اور سراقہ زمین پر گرا اور پہر سوار ہوکر درپی ہوا اور ایسا
نزدیک پہونچا کہ قراءۃ پیغمبر کی سنی اوسیوقت دونون پانون اوسکی گہوڑی کی زانون تک زمین مین دہسی اور سراقہ زمین پر گرا اوسوقت سراقہ نی متنبہ ہوکر دہائی امان
کی دی آنحضرت اور ابوبکر کہڑی ہوئی اور سراقہ نی ملازمت کی اور حال اپنا اور خبرین کفار کی مفصل عرض کین اور چاہا کہ زاد و راحلہ حاضر کری قبول نہوا اور یہ حکم ہوا کہ امر ہمارا
مخفی رکہنا سراقہ وہانسی پہرا اور جو کافر راہ مین ملتا تہا اوسکو پہیر دیتا تہا اور آنحضرت مدینہ مین گئی **وعن ابی ہریرۃ** قال لما فتحت خیبر اہدیت
لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شاۃ فیہا سم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اجمعوا لی من کان ہہنا من
الیہود فجمعوا لہ فقال لہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انی سائلکم عن شیء فہل انتم مصدقی عنہ
قالوا نعم یا ابا القاسم فقال لہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من ابوکم قالوا فلان فقال کذبتم بل ابوکم فلان قالوا صدقت
وبررت قال فہل انتم مصدقی عن شیء ان سألتکم عنہ قالوا نعم یا ابا القاسم وان کذبناک عرفت کما عرفتہ فی ابینا فقال لہم
من اہل النار قالوا نکون فیہا یسیرا ثم تخلفونا فیہا قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اخسئوا فیہا واللہ لا نخلفکم فیہا ابدا ثم قال
ہل انتم مصدقی عن شیء ان سألتکم عنہ فقالوا نعم یا ابا القاسم قال ہل جعلتم فی ہذہ الشاۃ سما قالوا نعم قال فما حملکم علی ذلک
قالوا اردنا ان کنت کاذبا ان نستریح منک وان کنت صادقا لم یضرک رواہ البخاری روایت ہی ابوہریرہ سی کہا جسوقت فتح کیا گیا خیبر بہیجی گئی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کی لیی بکری بہنی ہوئی کہ اوس مین زہر تہا پس فرمایا آنحضرت نی کہ جمع کرو میری لیی جو کوئی کہ یہان ہو یہود سی پس جمع کیا حضرت کی لیی یہود کو
پس فرمایا واسطی اونکی آنحضرت نی کہ تحقیق مین پوچہون تمسی حال ایک چیز کا کیا نہین پس آیا ہوگی تم باور کرنیوالی میری خبر دینی کو اوس چیز سی جسوقت کہ پوچہون
مین تمکو یہ جواب کی کہ ہان یا ہم اوس سوال کا جیسا کہ سیاق حدیث سی معلوم ہوتا ہی کہا اونہون نی ہان یا ہم کہ سچا جانینگی ای ابا القاسم عرف عادت یہود کی تہی کہ
اکثر آنحضرت کو ساتہ کنیت اونکی کہ ابوالقاسم ہی خطاب کرتی تہی اور محمد نہین کہتی تہی اور یہ لیی کہ ذکر اس نام شریف کا توریت اور انجیل مین شائع اور مشہور تہا

اور دلیل تہا اوپر صحت نبوت اونکی ترجمہ پس فرمایا آنحضرت صلعم نے کہ کون ہی باپ تمہارا یعنی جد کہ جسکو یہود تمہارا کہتی ہین کہا یہودی نی فلانا ہمنی بطریق کذب کی تجاہل
کی لیی کونی اور نام غیر نام جد اپنی کی بتا دیا فرمایا آنحضرت صلعم نے جہوٹ بولی تم بلکہ باپ تمہارا فلانا شخص ہی کہا یہود نے سچ کہا تمنی اور خوب کہا تمنی فرمایا آنحضرت صلعم نے پس آیا باور
کروگی تم میری خبر دینی کو ایک چیزسی اگر سوال کرون مین تمسی اوس چیزسی یعنی پہر خبر دوگی مجہکو ساتھ اوسکی کہا یہودیون نی ہان ای ابا القاسم اور اگر جہوٹ بولیں
ہم تمسی پہچان لوگی تم جہوٹ ہمارا جیسا کہ پہچان لیا تمنی اوسکو بیچ مقدمہ باپ ہمارے کی پس فرمایا اور پوچہا یہود سی کہ کون ہی دوزخ والے کہا اونہون نی کہ رہین گی ہم
دوزخ مین تہوڑی سی مدت یعنی جیسا کہ قرآن مجید مین اونکا قول نقل کیا ہی لن تمسنا النار الا ایاما معدودۃ پہر خلیفہ ہوگی تم ہمارے ای گروہ مسلمانون کی دوزخ مین یعنی
بعد نکلنی ہمارے کی تم داخل ہوگی اور ہمیشہ رہوگی اور یہ اونکی زعم فاسد اور اعتقاد مین بات سچی اور خبر حق تہی فرمایا رسول خدا صلعم نی کہ کلام کرو بیچ مقدمہ آگ کی اور دور رہو
تم جہوٹی ہو اپنی خبرون مین قسم ہی اللہ کی نہین خلیفہ ہونگی ہم تمہارے آگ کے بیچ پہر فرمایا آنحضرت صلعم نے کیا تم باور کروگی میری خبر دینی ایک چیزسی اگر پوچہون مین تمسی
اوس سی پس کہا اونہون نی ہان ای ابا القاسم فرمایا کیا ملایا ہی تمنی اس بکری مین زہر کہا اونہون نی کہ ہان فرمایا آنحضرت صلعم نی کہ کیا باعث ہوا تمکو اسپر کہا اونہون
نی کہ ارادہ کیا ہمنی کہ اگر ہو تم جہوٹی تو راحت پاوین ہم اور خلاص ہووین تمسی اور اگر تم سچی ہو تو نہ ضرر کریگا تمکو نقل کی یہ بخاری نی ف ع یعنی زہر ملانی سی مقصود ہمارا
تمہاری ہدایت سی اور حاصل اسکا یہ کہ چاہا تہا ہمنی امتحان کرنا یعنی پس پایا یہ کہ جانینگی ہم کہ تم جہوٹی ہو تو تمہاری ہلاک ہونی سی آسایش مین ہوجاوینگی اور
یہ کہ جانینگی ہم کہ تم نبی ہو تو پیروی تمہاری کرینگی اور باقی شرح اسکی دوسری فصل مین بیچ حدیث جابر کی گذری ہی اب مقابلہ مین اونکی کہہ سکتی ہین کہ صرف اقرار
زبان نہ کیا اور صدق ظاہر ہوا پہر کیون نہ ایمان لائی تم وعن عمرو بن اخطب الانصاری قال صلی بنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم یوم الفجر وصعد علی المنبر فخطبنا حتی حضرت الظہر فنزل فصلی ثم صعد المنبر فخطبنا حتی حضرت العصر ثم نزل
فصلی ثم صعد المنبر حتی غربت الشمس فاخبرنا بما ہو کائن الی یوم القیامۃ قال فاعلمنا احفظنا رواہ مسلم
اور روایت ہی عمرو بن اخطب انصاری سی ف ع یہ ساتھ کنیت کی مشہور تہی کہ اونکو ابو زید اعرج کہتی تہی اور حضرت کی ساتھ غزوون مین شریک ہین چنانچہ آیا ہی کہ تیرہ
غزوی انہون نی کی ہین اور آنحضرت صلعم نی انکی سر پہ ہاتہ پہیرا اور دعا کی جمال کی پس کہتی ہین کہ کچہ اوپر سو برس کی ہوئی تہی اور اونکی سر اور داڑہی مین نہین تہی
سفید بال مگر چند ترجمہ کہا نماز پڑہائی ہمکو آنحضرت نی ایک روز فجر کی اور چڑہی منبر پر پس خطبہ فرمایا ہمارے لیی یا وعظ فرمایا یہانتک کہ آگیا وقت ظہر کی نماز کا پہر اوتری
اور نماز پڑہی ظہر کی پہر چڑہی منبر پر اور خطبہ فرمایا ہمارے لیی یہانتک کہ آیا وقت عصر کی نماز کا پہر اوتری اور نماز پڑہی عصر کی پہر چڑہی منبر پر اور خطبہ فرمایا ہمارے لیی
یہانتک کہ غروب ہوا آفتاب یعنی پس تمام وقت خطبہ ہی مین گذرا پس خبر دی ہمکو ساتھ اوس چیز کی کہ وہ ہونیوالی ہی قیامت تک یعنی وقائع اور حوادث اور عجائب اور
غرائب قیامت تک کی مجمل یا مفصل بیان فرمائی پس ہمین بہت سی خبرین ہوئی کہا عمرو نی پس دانا تر ہمارا یعنی اب بہت یاد رکہنی والا ہمارا ہی یعنی اوس دن
ذکرہ الطیبی اور کہا سید جمال الدین نی اولی یہی کہ کہا جاوی بہت یاد رکہنی والا ہمارا اب اوس قصہ کو دانا تر ہمارا ہی یعنی آپ نقل کی یہ مسلم نی وعن
معن بن عبد الرحمن قال سمعت ابی قال سألت مسروقا من اذن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بالجن لیلۃ استمعوا القرآن
فقال حدثنی ابوک یعنی عبد اللہ بن مسعود انہ قال اذنت بہم شجرۃ متفق علیہ اور روایت ہی معن بن عبد الرحمن تابعی سی کہ پوتی
ہین عبد اللہ بن مسعود کی کہا معن نی کہ سنا مین نی اپنی باپ سی یعنی عبد الرحمن سی کہ کہا پوچہا مین نی مسروق سی کہ کبار تابعین ہین کس نی خبر دی نبی صلی اللہ علیہ وسلم
کو جنات کی اوس رات کہ سنا تہا اونہون نی قرآن پس کہا مسروق نی عبد الرحمن کو کہ خبر دی مجہکو تیری باپ نی یعنی عبد اللہ بن مسعود نی کہ اونہی کہا خبر دی آنحضرت
کو ساتہ آنی جنات کی ایک درخت نی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی ف ع یعنی ایک درخت نی خبر دی کہ یا رسول اللہ جن آئی ہین تا ایمان لاوین اور قرآن سنین پہر
آنحضرت باہر گئی اور جنون کو دیکہا اور قرآن اونکی آگی پڑہا وعن انس قال کنا مع عمر بین مکۃ والمدینۃ فتراءینا الہلال وکنت رجلا

حدید البصر فرایتہ ولیس احد یزعم انہ راٰہ غیری فجعلت اقول لعمر اما تراہ فجعل لا یراہ قال یقول عمر ساراہ وانا مستلق علی فراشی ثم انشأ یحدثنا عن اہل بدر فقال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یرینا مصارع اہل بدر بالامس یقول ہذا مصرع فلان غدًا ان شاء اللہ وہذا مصرع فلان غدًا ان شاء اللہ فقال عمر والذی بعثہ بالحق ما اخطؤا الحدود التی حدہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال فجعلوا فی بئر بعضہم علی بعض فانطلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حتی انتہی الیہم فقال یا فلان بن فلان ویا فلان بن فلان ہل وجدتم ما وعدکم اللہ ورسولہ حقًا فانی قد وجدت ما وعدنی اللہ حقًا فقال عمر یا رسول اللہ کیف تکلم اجسادًا لا ارواح فیہا فقال ما انتم باسمع لما اقول منہم غیر انہم لا یستطیعون ان یردوا علیّ شیئًا رواہ مسلم

اور روایت ہے انس سے کہ کہا تھے ہم ہمراہ عمر بن الخطاب کے درمیان مکہ و مدینہ کی پس تلاش کی ہم نے چاند کی یعنی دیکھنے کی اور تہا میں مرد تیز نظر پس دیکھا میں نے چاند اور حال آنکہ نہیں تھا کوئی کہ کہے کہ دیکھا ہے اوسکو سوا میرے یعنی سوائے میرے کوئی نہ کہتا تھا کہ میں نے دیکھا ہے چاند پس شروع کیا میں نے کہ کہتا تھا میں عمر کو کہ کیا نہیں دیکھتے تم چاند پس وہ نہیں دیکھتے تھے اوسکو یعنی میں دیکھتا اور ہر چند عمر کو دکھاتا تھا اونکو نہیں نظر آتا تھا کہا انس نے کہتے تھے عمر رضی نزدیک ہے کہ دیکھیں گے ہم اوسکو اسحال میں کہ میں لیٹا ہونگا اپنے بچھونے پر یعنی کچھ حاجت اسکی نہیں ہے کہ میں اب دیکھوں اور تعب اور مشقت اوٹھاؤں اوسکی دیکھنے میں بعد ایک دو راتکے یا بعد ایک روز کے روشن ہوگا پایا ہوگا دیکھ لونگا بے مشقت اور اس سے معلوم ہوا کہ خوض نکری اوس چیز میں کہ ضروری نہو اور صرف نکرے وقت کو مالا یعنی میں تحقیق پھر شروع کیا عمر نے کہ حدیث بیان کرتے تھے ہمارے آگے یعنی اہل بدر کے یعنی مشرکوں کی کہ جو بدر میں مارے گئے تھے کہا عمر نے کہ تحقیق آنحضرت تھے کہ دکھاتے تھے ہمکو جگہ پڑنی اور ہلاک ہونی مشرکوں کی ایک روز پہلے قضیہ کی یعنی ایک روز پہلے وقوع واقعہ کی اور ماری جانی مشرکوں کی خبر دی کہ ہر ایک اون اشقیا میں سے یہاں ماری پڑیگی فرماتے تھے آنحضرت یہ جگہ ماری جانی فلانی کی ہی کل کو اگر چاہا ہے خدا نے یہ جگہ ماری جانی فلانی کی ہی کل کو اگر چاہا خدا نے یعنی جگہ پڑنی ہر ایک کی جدا جدا تعیین کر دی کہا عمر نے قسم ہے اوس ذات کی کہ بھیجا آنحضرت کو ساتھ حق کے نہیں خطا اور تجاوز کی ماری جانیوالوں نے اون جگہوں سے کہ بیان کیا تھا اور معین کیا تھا اونکو آنحضرت نے پس ڈالی گئی کنوئیں میں کہ پانی نہیں بھرا جاتا تھا اوس سے بعضی اونکی بعض پر پس چلے حضرت یہانتک کہ پہونچے طرف اونکے پس فرمایا اے فلانی بیٹے فلانی کی اور اے فلانی بیٹے فلانی کی آیا حق پائی اور دیکھی تمنے وہ چیز کہ وعدہ کی تمسے اللہ نے اور اوسکے رسول نے پس تحقیق میں نے حق پائی وہ چیز کہ وعدہ کی مجھسے پس کہا عمر نے یا رسول اللہ کسطرح کلام کرتے ہو تم بدنوں سے کہ نہیں ہیں روحیں اون میں پس فرمایا کہ نہیں تم زیادہ سننے والے اوس چیز کے کہ کہتا ہوں یعنی بہت سننے والے ہیں بار بار سے تمہارے یعنی سنتے ہیں یہ کلام کہ کہتا ہوں میں سوا اسکے کہ نہیں طاقت رکھتے یہ کہ جواب دیں مجھکو کچھ نقل کی یہ مسلم نے ف کتاب الجہاد میں بیان اسکا ہو چکا ہے وعن انیسۃ بنت زید بن ارقم عن ابیہا ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم دخل علی زید یعودہ من مرض کان بہ قال لیس علیک من مرضک باس ولکن کیف لک اذا عمرت بعدی فعمیت قال احتسب واصبر قال اذًا تدخل الجنۃ بغیر حساب قال فعمی بعد ما مات النبی صلی اللہ علیہ وسلم ثم رد اللہ علیہ بصرہ ثم مات اور روایت ہے انیسہ بیٹی ہے زید بن ارقم کی سے کہ روایت کرتی ہے اپنے باپ سے یہ کہ آنحضرت تشریف لائے زید بن ارقم کے پاس اس حالت میں کہ عیادت کرتے تھے اونکی سبب بیماری کی کہ تھی اونکو فرمایا حضرت نے نہیں تجھپر سبب بیماری تیری کی کچھ ڈر و لیکن کیا حال ہوگا تیرا جسوقت کہ دراز ہوگی عمر تیری پیچھے میرے پس اندھا ہو جاویگا تو کہا زید نے طلب ثواب کی کرونگا میں اور صبر کرونگا حکم رب پر فرمایا حضرت نے اسوقت داخل ہوگا تو بہشت میں بے حساب کہا یعنی شخص راوی نے خواہ انیسہ ہو یا غیر اوسکی پس اندھا ہو گیا زید بعد مرنے پیغمبر خدا صلعم کی پھر پھیر دی اللہ تعالی نے زید پر بینائی اوسکی پھر مر گیا ذکر ثابت کا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں ذکر کیا اونکی پھر بینائی اوسکا اسلیے کہ مقصود اونکی صبر کی بہت اور اجر جو مرتب ہوگا اوسپر بہت بڑا اجر حاصل ہوئی اونکو مدد اللہ کی بسبب صبر کی وعن اسامۃ بن زید قال قال رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم من تقول علی ما لم اقل فلیتبوأ مقعدہ من النار وذلک انہ بعث رجلا فکذب علیہ فدعا علیہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فوجد میتا وقد انشق بطنہ ولم تقبلہ الارض رواھما البیہقی فی دلائل النبوۃ اور روایت ہی اسامہ بن زید
سی کہ کہا فرمایا آنحضرت نی جو شخص کہ جھوٹ بولی اور بنالی مجھ پر یعنی قصدا وہ بات کہ نہین کہی مین نی پس چاہیے کہ طیار کری جگہ اپنی آگ دوزخ سی اور یہ یعنی سبب فرمانی
اس حدیث کا یہ ہی کہ آنحضرت نی بہیجا ایک شخص کو یعنی ایک قوم کی پاس یا کسی شخص کی پاس پس جھوٹ باندہا اوسنی حضرت پر یعنی اور منکشف ہوا وہ حضرت پر یا
پہونچی حضرت کو خبر اوسکی پس بد دعا کی اوسپر آنحضرت نی پس پایا گیا وہ شخص مردہ اس حال مین کہ تحقیق پہٹ گیا تہا پیٹ اوسکا اور نہ قبول کیا اوسکو زمین نی روایت کی
اور یہ بیان دونو حدیثون کا ہی اور یہ موید ہی قول جوزی کی کہ افترا کرنیوالا آنحضرت پر قصدا کافر ہی انتہی ترجمہ نقل کین یہ دونون حدیثین بیہقی نی کتاب دلائل النبوۃ مین

وعن جابر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جاءہ رجل یستطعمہ فاطعمہ شطر وسق شعیر فما زال الرجل یاکل منہ وامرأتہ وضیفہما حتی
کالہ ففنی فاتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال لو لم تکلہ لاکلتم منہ ولقام لکم رواہ مسلم اور روایت ہی جابر سی کہ تحقیق رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس آیا ایک شخص کہ طعام طلب کرتا تہا حضرت سے پس دیا اوسکو آنحضرت نی آدہا وسق جو کا پس ہمیشہ رہا وہ شخص کہاتا اوس مین سی اور کہاتی بیوی اوسکی
بہی اوس مین سی اور مہمان اونکی یہانتک کہ ناپا اوس شخص نی اوسکو کہ باقی رہا تہا کہانی سی پس تمام ہو گیا جلدی پس آیا وہ شخص آنحضرت کی پاس یعنی اور صورت حال عرض
کی پس فرمایا آنحضرت نی اگر نہ ناپتا تو اوسکو تو البتہ کہاتی ہوتی تم یعنی تو اور بیوی تیری اور مہمان تیری اوس مین سی ہمیشہ اور البتہ باقی رہتا وہ تمہاری لیے یعنی ہمیشہ
نقل کی یہ حدیث مسلم نی وعن عاصم بن کلیب عن ابیہ عن رجل من الانصار قال خرجنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی جنازۃ فرأیت رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم وھو علی القبر یوصی الحافر یقول اوسع من قبل رجلیہ اوسع من قبل راسہ فلما رجع استقبلہ داعی امرأتہ فجاء وجیء معہ فجیء
بالطعام فوضع یدہ ثم وضع القوم فاکلوا فنظرنا الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یلوک لقمۃ فی فیہ ثم قال اجد لحم شاۃ اخذت
بغیر اذن اھلہا فارسلت المرأۃ تقول یا رسول اللہ انی ارسلت الی النقیع وھو موضع یباع فیہ الغنم
لتشتری لی شاۃ فلم توجد فارسلت الی جار لی قد اشتری شاۃ ان یرسل بہا الی بثمنہا فلم
یوجد فارسلت الی امرأتہ فارسلت الی بہا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اطعمی ھذا الطعام
الاساری رواہ ابوداود والبیہقی فی دلائل النبوۃ اور روایت ہی عاصم بن کلیب سی کہ نقل کی اپنی باپ سی اوسنی نقل کی ایک شخص سی انصار سی
کہ کہا نکلی ہم ہمراہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی واسطی نماز جنازہ کی پس دیکہا مین نی پیغمبر خدا صلعم کو اس حال مین کہ وہ بیٹہی تہی پاس قبر کی کہ کہودنی والی کو وصیت کرتی تہی آنحضرت
کو کہ فرماتی تہی فراخ کر میت کی پانوکی طرف سی اور فراخ کر اوسکی سر کی جانب سی پس جب پہری آنحضرت یعنی میت کو دفن کر کر سامنی سی آیا حضرت کی دعوت
کرنیوالا طعام کی اوس میت کی بیوی کی طرف سی پس قبول کی حضرت نی دعوت اوسکی اور گئی اوسکی گہر مین اور ہم ساتہ آنحضرت کی تہی یعنی ہم بہی گئی اور طفیلی ہو
کی ہوئی یا آنحضرت کی دعوت مع جماعت کی کی تہی پس لایا گیا طعام پس رکہا آنحضرت نی دست مبارک اپنا یعنی اوس طعام مین کہانی کی لیے پہر رکہی قوم نی ہاتہ
اپنی پس کہایا قوم نی طعام [illegible] ظاہر اس حدیث سی اعتراض وارد ہوتا ہی اون روایتون پر کہ بیان کی ہین علماء مذہب ہماری کی کہ مکروہ ہی کہلانا طعام
کا پہلی دن یعنی جس دن میت مری ہی یا تیسری دن یا بعد ہفتہ کی کما فی البزازیہ اور خلاصہ مین ذکر کیا ہی کہ نہین مباح ہی کرنا ضیافت کا تیسری دن اور کہا
زیلعی نی کہ نہین مضائقہ ہی بیٹہنی کا واسطی مصیبت کی لیے تین دن تک بغیر ارتکاب کچہ ممنوع چیزون کی کہ وہ بچہانا بچہونا ہی اور کرنا کہانی کا اہل میت کی طرف
سی اور کہا ابن ہمام نی کہ مکروہ ہی کرنا ضیافت کا اہل میت کی طرف سی اور سبب ہونی علت یہ بیان کی ہی کہ طعام مشروع ہی سرور مین نہ شرور مین کہا
ابن ہمام نی اور وہ ضیافت بدعت بدی ہی روایت کیا ابن احمد اور ابن ماجہ نی ساتہ اسناد صحیح کی جریر بن عبداللہ سی کہ کہا گنتی تہی ہم جمع ہونی کو اہل میت کی پاس

اور کہانا کرنی اونکی کو بنا حسی انتہی پس لائق ہی یہ کہ تقیید کیا جاوی کلام فقہا کا ساتہ نوع خاص کی کہ وہ ایسا جمع ہوتا ہی کہ موجب ہیبت کی گہروالون کی حیا
کرنی کا کہ ناچار ہا ہی حیا کی کہلادین اونکو جبرًا یا حمل کیا جاوی کلام فقہا کا اوپر ہونی بعضی وارثون کی صغیر سن یا غائب یا نہ پہچانی جاوی رضا اوسکی یا ہو طعام
مال میت سی پہلی تقسیم اوسکی کی نہ طعام شخص معین کا کہ کری اپنی مال مین سی اور مانند اونکی اور ایسی ہی قسمون پر حمل کرنا چاہیی کہ ان صورتون مین مکروہ ہوگا طعام میت
اور اوسپر حمل کیا جاوی قول قاضی خان کا کہ مکروہ ہی کرنا ضیافت کا ایام مصیبت مین اسلیی کہ وہ ایام تاسف کی ہین پس نہین لائق ہی اون ایام مین وہ چیز
کرنی کہ ہو واسطی سرور کی اور اگر کری کہانا فقرا کی لیی تو اچہا ہی اور اسپر وصیت کرنی ساتہ کرنی کہانی کی بعد موت میت کی تاکہ کہلادین لوگون کو تین دن تک
پس باطل ہی بموجب صحیح تر روایت کی اور بعضون نی کہا جائز ہی یہ تہائی مال مین سی اور یہ ظاہر تر ہی انتہی کہتا ہی مولف اس کتاب کا کہ ملا علی کی اوپر تحقیق سی
کوئی نہ سمجہ لی کہ مطلق طعام میت کی اجازت اونہون نی دیدی ہی بلکہ اگر ان اقسام مین غور کرین تو ہمارے ملکی طعام مرسومہ ان اقسام سی خالی نہین پاونگی کہین ایک قسم
پائی جاتی ہی کہین کوئی اور اگر تامل کرین تو اس حدیث مین کہانا کہلانا وہی ہی کہ جو قاضیخان نی لکہا ہی کہ اگر کری کہانا فقرا کی لیی تو اچہا ہی پس ظاہر آنحضرت کو
بطور ہدیہ کی اور آپکی ہمراہیونکو بطور صدقہ کی اکتساب ثواب کی لیی کہلایا ہو اور علاوہ اسکی بعضی فقہا لکہتے ہین کہ جو لوگ تجہیز و تکفین و تدفین میت مین مشغول ہون اونکو
کہانا اوس طعام کا جائز ہی پس یہ سبب صاحب جنبت کو دفن کرکی پہری اونکو کہلایا پس فقہا جو طعام مصیبت کو مکروہ لکہتی ہین اوس سی خود اونہون نی یہ کو مستثنی
کرلیا ہی پس حدیث مین اور فقہ کی روایتون مین کچہ تعارض نہ رہا واللہ اعلم بالصواب ترجمہ پس رکہا ہنی طرف آنحضرت کی کہ چباتی ہین لقمہ کو اور پہیرتی ہین اوسکو
دہن مبارک مین اور نگلتی نہین پہر فرمایا آنحضرت نی کہ پاتا ہون مین اس گوشت کو گوشت ایسی بکری کا کہ لیگئی ہی بی اجازت اور بی رضای مالک اوسکی کی پس بہیجا اوس عورت
نی کسیکو آنحضرت کی پاس درحالیکہ کہتی تہی یا رسول اللہ تحقیق مین نی بہیجا تہا خادم کو طرف نقیع کی اور نقیع ایک موضع ہی کہ بیچی جاتی ہین اوسمین بکریان ف ۶
یہ نقیع بہ ہی بعض روایت سی اور یہ نقیع نون سی ایک موضع ہی جانب وادی عقیق کی قریب بیس کوس کی ہی مدینہ سی غیر نقیع کی ساتہ بے کہ مقبرہ مدینہ کا وہان ہی
ترجمہ تاکہ خرید کیجاوی میری لیی ایک بکری پس نہ پائی گئی بکری پس بہیجا مین نی کسیکو پاس ہمسایہ اپنی کی کہ تحقیق خرید کی تہی اوسنی ایک بکری کہ بہیجدی اوس بکری
خریدی ہوئی کو ساتہ مول اوسکی کی کہ جس مول کو لی تہی پس نہ پایا گیا ہمسایہ پس بہیجا مین نی ہمسایہ کی بیوی کی پاس پس بہیجدی اوسنی طرف میری وہ بکری ف ۶ پس ظاہر
یہ کہ خریدنا اوسکا درست نہوا اسلیی کہ اذن اوسکی ہمسایہ کا اور رضا اوسکی صریح نہ تہی اور یہ قریب بیع فضولی کی ہی کہ موقوف ہوتی ہی اوپر اجازت مالک اوسکی کی اور بہر تقدیر
اوسمین شبہہ قوی تہا ترجمہ پس فرمایا آنحضرت نی کہ کہلادی یہ طعام قیدیونکو ف ۶ اسری جمع اسیر کی ہی یعنی بندی کی اور غالب یہ ہی کہ وہ فقیر ہونگی اور کہا طیبی نی کہ وہ
کافر تہی اور یہ اسلیی فرمایا کہ جب نہ پایا گیا مالک بکری کا تاکہ اجازت لین اور بخشوا دین اوس سی اور طعام بگڑا جاتا تہا اور اونکو کہلانا بہی ضرور تہا پس حکم فرمایا اونکی
کہلادینی کا انتہی اور لازم آئی اوس عورت پر قیمت بکری کی تسبب کرنی اوسکی کی اور واقع ہوا یہ تصدق اوس عورت کی طرف سی ترجمہ نقل کی یہ ابوداود نی
اور بیہقی نی دلائل النبوۃ مین **وعن** حِزَامِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ حُبَيْشِ بْنِ خَالِدٍ وَهُوَ أَخُو أُمِّ مَعْبَدٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ أُخْرِجَ مِنْ مَكَّةَ خَرَجَ مُهَاجِرًا إِلَى الْمَدِينَةِ هُوَ وَأَبُو بَكْرٍ وَمَوْلَى أَبِي بَكْرٍ عَامِرُ بْنُ فُهَيْرَةَ وَدَلِيلُهُمَا
عَبْدُ اللّٰهِ اللَّيْثِيُّ مَرُّوا عَلَى خَيْمَتَيْ أُمِّ مَعْبَدٍ فَسَأَلُوهَا لَحْمًا وَتَمْرًا لِيَشْتَرُوا مِنْهَا فَلَمْ يُصِيبُوا عِنْدَهَا شَيْئًا مِنْ ذٰلِكَ وَكَانَ
الْقَوْمُ مُرْمِلِينَ مُسْنِتِينَ فَنَظَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى شَاةٍ فِي كَسْرِ الْخَيْمَةِ فَقَالَ مَا هٰذِهِ الشَّاةُ يَا أُمَّ مَعْبَدٍ قَالَتْ
شَاةٌ خَلَّفَهَا الْجَهْدُ عَنِ الْغَنَمِ قَالَ هَلْ بِهَا مِنْ لَبَنٍ قَالَتْ هِيَ أَجْهَدُ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ أَتَأْذَنِينَ لِي أَنْ أَحْلُبَهَا قَالَتْ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي
إِنْ رَأَيْتَ بِهَا حَلَبًا فَاحْلُبْهَا فَدَعَا بِهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَسَحَ بِيَدِهِ ضَرْعَهَا وَسَمَّى اللّٰهَ تَعَالَى وَدَعَا لَهَا فِي شَاتِهَا
فَتَفَاجَّتْ عَلَيْهِ وَدَرَّتْ فَاجْتَرَّتْ فَدَعَا بِإِنَاءٍ يُرْبِضُ الرَّهْطَ فَحَلَبَ فِيهِ ثَجًّا حَتَّى عَلَاهُ الْبَهَاءُ ثُمَّ سَقَاهَا

حتی رویت وسقی اصحابہ حتی رووا ثم شرب اخرھم ثم حلب فیہ ثانیا بعد بدء حتی ملأ الاناء ثم
غادرہ عندھا وبایعھا وارتحلوا عنھا رواہ فی شرح السنۃ وابن عبد البر فی الاستیعاب وابن الجوزی
فی کتاب الوفاء وفی الحدیث قصۃ اور روایت ہے حزام بن ہشام سے کہ اونسے نقل کی اپنے باپ سے یعنی ہشام سے اونسے نقل کی یہ حزام کی دادا سے
کہ نام اوسکا حبیش بن خالد ہے اور حبیش بہائی ہے ام معبد کا واضح ہو کہ نام اوسکا عاتکہ بنت خالد خزاعیہ ہے اور وہ ایک عورت تھی کہ آنحضرت راہ ہجرت میں اوسکے
خیمہ میں تشریف لائے اور وہ اسلام لائی اور تھی وہ قوی تکیہ لگا کر بیٹھتی خیمہ کی صحن میں اور کہانا پانی دیتی فقرا و مساکین کو ترجمہ روایت کرتا ہے حبیش یہ کہ
آنحضرت صلعم جسوقت کہ حکم کیے گئے نکلنے کا مکہ سے نکلے ہجرت کرنیوالے مکہ سے طرف مدینہ کی آنحضرت اور ابوبکر اور غلام آزاد ابی بکر کا عامر بن فہیرہ اور رہبر آنحضرت اور ابی بکر کا
عبد اللہ لیثی کہ اوسکو ہمراہ لیا تہا راہ بتانے کی واسطے یہ چاروں تن راہ مدینہ میں چلی جاتی تہی کہ گذرے اوپر دو خیموں ام معبد کی کہ اوس جنگل میں تہے پس طلب کیا
گوشت اور خرما خریدنے کو اوس سے پس نہ پایا اوسکے پاس کچہ اونہوں نے یعنی گوشت اور تمر کہ گئی تہی وہ لوگ بے زاد بے توشہ قحط زدہ پس دیکہا آنحضرت نے
طرف ایک بکری کی کہ خیمہ کی ایک جانب میں تہی پس فرمایا آنحضرت نے کہ کیا حال ہے اس بکری کا ای ام معبد کہا ام معبد نے کہ چہوڑ رکہا ہے اوسکو دبلاپن نے
ریوڑ کی ساتھ جانے سے یعنی بسبب ناتوانی اور دبلاپن کی ہمراہ بکریوں کی جنگل میں چرنے کو نہیں جا سکتی فرمایا حضرت نے کیا ہے اسکی کچہ دودہ کہا ام معبد نے کہ یہ بکری بہت
گرفتار مشقت اور دبلاپن میں ہے کہ ہو اسکی دودہ یعنی بالکل اسمیں دودہ نہیں فرمایا آنحضرت نے کیا اذن دیتی ہے تو مجکو یہ کہ دودہ دوہوں میں اسکا کہا ام معبد نے ہاں
اور ماں میری فدا آپکی ہوں اگر دیکہیں آپ اسمیں دودہ تو دودہ لیں یعنی دودہ اسمیں ہے نہیں کیا دوہیں گی آپ اسکو پس طلب کیا بکری کو آنحضرت صلعم نے اور ہاتہ پہیرا
اوسکی تہنوں پر اور بسم اللہ کہی اور دعا کی ام معبد کیلئے اوسکی بکری کی حق میں پس پاؤں کہولی بکری نے اور دودہ دوہنے کی لیے سامنے حضرت کے جیسے کہ عادت دودہ کے جانور کی ہے
کہ وقت دوہنے کی دونوں پاؤں کہول دیتا ہے اور دودہ دیا اور جگالی کرنی لگی پس منگوایا حضرت نے ایسا باسن کہ سیر کرے ایک گروہ کو پہر دوہا بیچ اوس برتن کی دودہ
بہتا ہوا یہانتک کہ اوپر آگئی اوسکی جہاگ دودہ کے پہر پلایا اوسکو ام معبد کو یہانتک کہ سیر ہو گئی اور پلایا ساتہ والوں اپنے کو یہانتک کہ سیر ہوگئے پہر پیا حضرت نے بعد سبکی یعنی موجب
حدیث ساقی القوم آخرہم شربا کی پہر دوہا اوسمیں دوسری بار بعد پہلی بار کی یہانتک کہ بہر گیا باسن پہر چہوڑا دودہ ام معبد کے پاس یعنی تا کہ دکہا دے اپنی خاوند کو معجزہ حضرت کا اور بیعت کی آنحضرت نے
ام معبد سے اسلام پر اور کوچ کیا ام معبد کے پاس سے نقل کی بغوی نے شرح السنۃ میں اور ابن عبد البر نے استیعاب میں اور ابن جوزی نے کتاب الوفا میں اور حدیث میں قصہ طویل ہے اور وہ یہ کہ جب
کوچ کیا آنحضرت نے ابو معبد خاوند ام معبد کا آیا اور گہر میں دودہ دیکہا کہا یہ کیا ہے اور کہاں سے آیا پس ذکر کیا ام معبد نے صفتیں اور شمائل آنحضرت صلعم کے خوب فصیح عبارت سے پس کہا ابو معبد نے کہ یہ ہو گا صاحب قریش کا
کہ سنی ہیں ہم نے صفتیں اوسکی مکہ میں اور اللہ بلاشبہ قصد کرتا ہوں میں کہ پاؤں صحبت اوسکی اگر اوسکی راہ پاؤں اور آیا ہے کہ جب آنحضرت ہجرت کر نکلے اور اہل مکہ نے نہ جانا کہ کہاں اور کس طرف
گئے تو ایک جن پہاڑ ابو قبیس پر آیا اور کہتی ایک بیتیں پڑہیں لوگ آواز سنتے تھے اور کسیکو نہ دیکہتے تہے اونہیں سے دو بیتیں یہ ہیں قطعہ جزی اللہ رب الناس خیر جزائہ رفیقین حلا خیمتی ام
معبد ہما نزلا بالہدی واہتدت بہ فقد فاز من امسی رفیق محمد

## باب الکرامات

یہ باب ہے بیچ بیان کرامتوں کی واضح ہو کہ کرامات جمع کرامت کی ہے اور کرامت اکرام و تکریم سے ہے اور کرامت کہتے ہیں
فعل خارق عادت کو کہ نہ مقرون ہو ساتہ دعوی نبوت اور مقابلہ کفار کی اور اقرار کیا ہے کرامت کا اہل سنت نے اور انکار کیا ہے اوسکا معتزلہ نے واضح ہو اہل حق اتفاق کرتے ہیں اوپر جائز ہونے
وقوع کرامت کی اولیا سے اور ولی وہ شخص ہے کہ عارف ہو ذات و صفات حق کا بقدر طاقت بشری کی اور مواظب ہو اوپر کرنی طاعت کی اور ترک کرنی منہیات کی غیر منہمک ہو لذات
و شہوات میں اور کامل ہو تقوی اور اتباع میں بحسب ثبات و تہور مراتب اپنی کے اور دلیل اوپر وقوع ہونے کرامت کی کتاب و سنت اور تواتر اخبار ہے صحابہ اور تابعین اور جو اونکے بعد ہیں
یعنی تواتر معنوی اسطرح کہ قدر مشترک میں درمیان اونکی وقت انصاف و ترک عناد کی مجال شبہ اور انکار کی نہیں ہے خصوصا بعضی اکابر مشائخ طریقت سے مانند
حضرت سید عبد القادر جیلانی وغیرہ رحمہم اللہ کی کرامت ایسی حد کثرت کو پہنچی ہے کہ ان گنت ہیں چنانچہ بعضی مشائخ اہل زمانہ اونکی سے منقول ہے کہ کرامتیں آپکی مانند منقطعہ
مروارید کی ہیں کہ پے درپے صادر ہوتی تہیں کبہی اونسے اور کبہی اونمیں ظاہر ہوتیں کبہی اونسی اور معتزلہ اور بعضی اتباع اونکی منکر ہوئے ہیں کرامت کی اور بعضوں نے کہا کہ صادر

نہیں ہوتی کرامت ولی سی بقصد و اختیار بلکہ بلا قصد و اختیار ولی ہی اور بعضی کہتی ہین کرامت جنس معجزہ سی نہیں ہوتی ہی مانند بڑہ جانی طعام قلیل کی اور جوش مارنی
پانی کی انگلیون سی اور مانند اوسکی اور حق یہی ہی کہ جائز ہی وقوع ہونا کرامت کا بقصد و اختیار اور بلا قصد اور جنس معجزہ اور غیر معجزہ سی اور تمام کلام اثبات کرامت پر
مع دلائل اور دفع شبہہ مخالفون کی علم کلام کی کتابون مین مذکور ہی ولا حاجة الی البیان بعد العیان **الفصل الاول** نقل ہی عن انس ان
اسید بن حضیر وعباد بن بشر تحدثا عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی حاجة لهما حتی ذهب من اللیل ساعة فی لیلة
شدیدة الظلمة ثم خرجا من عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ینقلبان وبید کل واحد منهما عصیة فاضاءت عصا احدهما
لهما حتی مشیا فی ضوءها حتی اذا افترقت بهما الطریق اضاءت للاخر عصاه فمشی کل واحد منهما فی ضوء عصاه حتی
بلغ اهله رواه البخاری روایت ہی انس سی یہ کہ اسید بن حضیر اور عباد بن بشر کہ دونون صحابی جلیل القدر ہین باتین کر رہی تہی نزدیک پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی
بیچ کسی حاجت کی کہ تہی کہ ان دونون کی یہانتک کہ گئی رات مین سی ایک ساعت طویلہ یعنی بڑی رات جاتی رہی باتین کرنی مین بیچ رات نہایت اندہیری کی پہر باہر نکلی
وہ دونون آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس سی اس حال مین کہ پہرتی تہی طرف گہر اپنی کی اور بیچ ہاتہ ہر ایک کی اون مین سی لاٹہیان تہین پس روشن ہوئی لاٹہی ایک کی اون دونون مین سی واسطی ا
دونون کی یہانتک کہ چلی دونون بیچ روشنی اوس لاٹہی کی یہانتک کہ جب جدی ہوئی راہ دونون کی یعنی ایسی جگہ پہونچی کہ وہان سی ہر ایک کی گہر کو راہ جدی جاتی تہی روشن
ہوئی دوسری کی لیی بہی لاٹہی اوسکی پس چلا ہر ایک اون دونون مین سی بیچ روشنی لاٹہی اپنی کی یہانتک کہ پہونچا ہر ایک اپنی اہل مین نقل کی بخاری نی ف
ح اور روایت بخاری کی مین یون آیا ہی کہ باہر نکلی وہ دونون صحابی آنحضرت کی پاس سی اندہیری رات مین اس حال مین کہ اونکی ساتہ مانند دو چراغون کی تہی روشن
اور جب جدا ہوئی ساتہ ہر ایک کی ایک ایک چراغ ہو رہا یہانتک کہ آیا ہر ایک گہر اپنی مین **وعن جابر** قال لما حضر احد دعانی ابی من اللیل فقال
ما اراني الا مقتولا فی اول من یقتل من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم وانی لا اترک بعدی اعز علی منک غیر نفس رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وان علی دینا فاقض واستوص باخواتک خیرا فاصبحنا فکان اول قتیل ودفنت معه اخر فی قبره
رواه البخاری روایت ہی جابر سی کہ کہا جب پیش آئی جنگ احد بلایا مجکو میری باپ نی بعض رات مین پس کہا نہین گمان کرتا مین اپنی تئین مگر مارا گیا بیچ اول
اون لوگون کی کہ ماری جاوینگی آنحضرت کی یارون مین سی اور تحقیق مین نہین چہوڑتا پیچہی اپنی کسیکو کہ عزیز زیادہ ہو میری نزدیک تجہ سی سوا ذات مبارک رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم کی کہ وہ سب سی زیادہ عزیز ہین اور محبوب میری نزدیک جان سی ہی اور تحقیق مجہ پر دین یعنی قرض ہی بہت سا پس ادا کر یعنی جلدی اس امر قبول کر وصیت میری
اپنی بہنون کی حق مین کہ اونسی نیکی کرنا اور تہین وہ نو پس صبح کی ہمنی پس ہوا وہ اول قتل کیا گیا اوس غزوہ مین اور دفن کیا مین نی اوسکو ساتہ ایک اور شخص کی ایک قبر
مین نقل کی بخاری نی ف ح موجب حکم آنحضرت کی کہ حکم دیا تہا شہدا کی حق مین کہ دو دو کو ایک قبر مین دفن کرین اور وہ شخص دوسرا عمرو بن الجموح تہی یار دل جانی
اور بہنوئی اونکی اور اسمین دلیل ہی اس پر کہ وقت ضرورت کی جائز ہی دفن کرنا دو کا ایک قبر مین **وعن عبد الرحمن بن ابی بکر** قال ان اصحاب
الصفة کانوا اناسا فقراء وان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من کان عنده طعام اثنین فلیذهب بثالث ومن کان
عنده طعام اربعة فلیذهب بخامس او سادس وان ابا بکر جاء بثلثة وانطلق النبی صلی اللہ علیہ وسلم بعشرة وان ابا بکر
تعشی عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم ثم لبث حتی صلیت العشاء ثم رجع فلبث حتی تعشی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فجاء بعد
ما مضی من اللیل ما شاء اللہ قالت له امراته ما حبسک عن اضیافک قال او ما عشیتهم قالت ابوا حتی تجیئ فغضب
وقال واللہ لا اطعمه ابدا فحلفت المراة ان لا تطعمه وحلف الاضیاف ان لا یطعموه قال ابو بکر کان هذا من الشیطان
فدعا بالطعام فاکل واکلوا فجعلوا لا یرفعون لقمة الا ربت من اسفلها اکثر منها فقال لامراته یا اخت

بَنِیْ فِرَاسٍ مَا هٰذَا قَالَتْ وَقُرَّةِ عَیْنِیْ اِنَّهَا الْاٰنَ لَاَکْثَرُ مِنْهَا قَبْلَ ذٰلِكَ بِثَلٰثِ مِرَارٍ فَاَکَلُوْا وَبَعَثَ بِهَا اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ
فَذُکِرَ اَنَّهٗ اَکَلَ مِنْهَا مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ وَذُکِرَ حَدِیْثُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ کُنَّا نَسْمَعُ تَسْبِیْحَ الطَّعَامِ فِی الْمُعْجِزَاتِ

اور روایت ہی عبدالرحمن بن ابی بکر سی کہ کہا تحقیق اصحاب صفہ تہی فقیر لوگ ف ۔ صفہ ایک جگہ تہی بنی ہوئی مسجد ہی کہ وہان کئی ایک فقرا صحابہ مین سی شب باش ہوتی تہی
پس اوسکی طرف منسوب ہوئی اور کوئی شخص جب مدینہ مین آتا اگر اوسکا کوئی جان پہچان ہوتا تو اوسکی پاس اوترتا ورنہ اوترتا وہ صفہ مین اور اونکو اضیاف المسلمین کہتی تہی گہر اور
اہل و عیال اور مال و منال کچہہ نہ رکہتی تہی اور تہی مشاہیر اونکی ابوذر غفاری عمار بن یاسر سلمان فارسی صہیب بلال ابوہریرہ خباب بن ارت حذیفہ بن الیمان ابو سعید خدری
بشیر بن الخصاصیہ ابو مویہبہ مولی آنحضرت کی وغیرہم تمہ ترجمہ اور تحقیق آنحضرت نی فرمایا یعنی ایک دن کہ جس شخص کی پاس ہو طعام دو شخصون کا یعنی اوسکی عیال مین سی ہوں تو
چاہیی کہ لیجاوی تیسری شخص کو یعنی ان اصحاب صفہ مین سی اور جسکی پاس ہو طعام چار شخصون کا پس چاہیی کہ لیجاوی پانچوین کو یعنی اگر نہو اوسکی پاس اسقدر کہ قوت ہو
اونسی زیادہ کا بلکہ اونہین کی قدر ہی یا لیجاوی چہٹی کو ف ۔ یعنی اگر ہو اوسکی پاس قوت چہہ کا پس لفظ او تنویع کی لیی ہی یا تخییر کی لیی اور احتمال ہی کہ ہو شک کی لیی
یعنی حل کی ہی واسطی مبالغہ کی درباب ضیافت کی بنا بر اسکی کہ مقتضا اسکا کہ جسکی پاس طعام دو کا ہو تو تیسری کو لیجاوین یہ ہی کہ جسکی پاس طعام چار کا ہو تو لیجاوین دو کو بلکہ
روایت کیا ہی احمد اور مسلم اور ترمذی اور نسائی نی جابر سی بطریق مرفوع کی کہ طعام ایک کا کفایت کرتا ہی دو کو اور طعام دو کا کفایت کرتا ہی چار کو اور طعام چار کا کفایت
کرتا ہی چہہ کو اور طعام چہہ کا کفایت کرتا ہی آٹہہ کو تمہ ترجمہ اور تحقیق ابوبکر لائی تین شخصون کو اور لیگئی آنحضرت دس شخصون کو اور ابوبکر صدیق نی کہایا طعام شب کا نزدیک
آنحضرت کی پہر ٹہہری رہی ابوبکر آنحضرت کی پاس یعنی بعد کہانی کی یہانتک کہ پڑہی گئی نماز عشا کی پہر پہری ابوبکر طرف گہر آنحضرت کی پس ٹہہری رہی یہانتک کہ کہایا
رات کا کہانا آنحضرت نی ف ۔ یعنی تنہا یا مہمانون سمیت اور یہ تکرار واسطی شروع کرنی قصہ کی ہی سیری اور یہ بہی ہی کہ اول جملہ مین بیان ابوبکر کی کہانا
کہانیکا ہی اور دوسری مین کہانا کہانی پیغمبر خدا صلعم کا اور اس عرصہ مین اہل و عیال ابوبکر صدیق کی اور مہمان سب منتظر رہی تمہ ترجمہ پس آئی ابوبکر صدیق گہر مین بعد گذرنی
رات کی اوسقدر کہ چاہا اللہ تعالی نی کہا حضرت ابوبکر سی اونکی بیوی نی کہ کس چیز نی باز رکہا تجکو تیری مہمانون سی یعنی کیون تاخیر کی تونی کہ مہمانون نی انتظار تیرا کیا
کہا ابوبکر نی کیا نہین طعام کہلایا تونی مہمانون کو کہا حضرت ابوبکر کی بیوی نی کہ انکار کیا اونہون نی کہانی سی یہانتک کہ آوی تو یعنی اور شریک ہو تو اونکی ساتہہ کہانا
پس غصہ ہوئی ابوبکر یعنی اپنی اہل پر بگمان اسکی کہ اونہون نی قصور کیا الحاح و مبالغہ مین اور کہا قسم ہی خدا کی نہ کہاونگا مین اس طعام کو ہرگز پس قسم کہائی ابوبکر کی
بیوی نی یہ کہ نہ کہاویگی وہ شخص اس طعام کو یعنی ہرگز جیسا کہ ایک نسخہ مین ہی لفظ ابدا کا اور کہا قسم کہائی مہمانون نی یہ کہ نہین کہاوینگی اوسکو کبہی یا بسلحاق کہا ابوبکر
نی کہ ہی یہ غصہ میرا اور قسم کہانی شیطان کی یعنی اوسکی اغوا سی تہا پس اوسی وقت غصہ سی باز آئی اور استغفار کی پس منگایا ابوبکر نی طعام اور کہایا اونہون نی اور اونکی
اہل و عیال اور مہمانون نی ف ۔ اگر کوئی کہی کہ حضرت ابوبکر نی خلاف قسم کی کیون کیا تو جواب اسکا یہ ہی کہ اس سبب سی اونہون نی خلاف قسم کی کیا کہ آنحضرت نی
فرمایا ہی کہ جو کوئی قسم کہاوی ایک امر پر اور دیکہی غیر اوسکا بہتر تو چاہیی کہ کری وہ امر اور کفارہ دی قسم کا تمہ ترجمہ پس ہوئی حضرت ابوبکر اور اونکی مہمان کہ نہ اوٹہاتی
تہی لقمہ یعنی رکابی سی مونہون کی طرف مگر کہ بڑہ جاتا تہا طعام اوس لقمہ کی نیچی سی یعنی اوس جگہ سی کہ لیا جاتا تہا نوالہ وہان سی زیادہ اوس نوالہ سی پس کہا ابوبکر نی
اپنی بیوی سی ای بہن بنی فراس کی کیا ہی یہ عجیب یعنی بڑہنا طعام کا ف ۔ لفظ فراس ساتہہ زیر فی کی اور سین مہملہ کی نام ایک قبیلہ کا ہی اور حضرت ابوبکر
کی بیوی کا نام اونکا ام رومان تہا اوس قبیلہ مین کی تہین تمہ ترجمہ کہا ابوبکر کی بیوی نی قسم اپنی ٹہنڈک آنکہہ کی ف ۔ مراد اوس سی ابوبکر صدیق ہین اور بعضی کہتی ہین
کہ آنحضرت مراد ہین اور قرۃ العین عبارت خوشی اور دیکہنی محبوب کی سی ہی اسلیی کہ بارد ہوتی ہی تشا پیش قاف کی یعنی خنکی کی یا قرہ سی ساتہہ زبر قاف کی یعنی قرار
اور آرام یعنی محبوب کی دیکہنی سی آنکہہ ٹہنڈی ہوتی ہی اور بہ قرار کہ وہ اپنی جگہ سی نہین ہلتی تمہ ترجمہ تحقیق یہ پیالہ یعنی کہانا کہ پیالہ مین ہی اب سہ چند زیادہ ہی اوس سی کہ پہلی اسکی تہا
پس کہایا سبہون نی اور بہیجا ابوبکر نی اوسکو پاس آنحضرت کی پس روایت کیا گیا ہی کہ آنحضرت نی کہایا اوس طعام مین سی نقل کی بخاری اور مسلم نی اور ذکر

کی گئی حدیث عبد اللہ بن مسعود کی کہ ابتدا اوسکی یہ ہی کنا نسمع تسبیح الطعام باب المعجزات مین **الفصل الثانی** فصل دوسری **عن عائشۃ** رض
قالت لما مات النجاشی کنا نتحدث انہ لا یزال یری علی قبرہ نور رواہ ابو داود اور روایت ہی عائشہ رضی سی کہا جب مرا نجاشی تہی ہم آپس مین
باتین کرتے اور کہتی کہ تحقیق ہمیشہ دیکہا جاتا ہی اونکی قبر پر نور نقل کی یہ ابو داود نی فـــ ع یعنی ہم شہتے تھے اور معنی یہ ہین کہ یہ امر مشہور تہا درمیان ہماری اور ذکر کیا
جاتا تہا اوسی کہ دیکہا تی تہی ہم مین سی نور قبر اونکی کا اور نہین منسوب ہی متفق ہونا ہمارا جہوٹ پر پس یہ قریب بتواتر کی ہی اور نجاشی ساتہ تخفیف جیم اور رجوم کی آخر پر
بادشاہ حبشہ کا تہا پہلی دین نصرانیت پر تہا پہر آنحضرت پر ایمان لایا اور حبشہ مین مرا اور آنحضرت نی مدینہ مین غائبانہ اونکی جنازہ پر نماز پڑہی اور ظاہر یہ ہی کہ مراد نور سے
نور محسوس ہی مانند نور چراغ یا چاند اور آفتاب کی اور ہو سکتا ہی کہ عبارت ہو نور ہیبت اور تازگی سی کہ پاتی ہون اپنی دلون مین اونکی قبر کی زیارت سی واللہ اعلم
**وعنہا** قالت لما ارادوا غسل النبی صلی اللہ علیہ وسلم قالوا لا ندری انجرد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من ثیابہ کما نجرد
موتانا ام نغسلہ وعلیہ ثیابہ فلما اختلفوا القی اللہ علیہم النوم حتی ما منہم رجل الا وذقنہ فی صدرہ ثم کلمہم
مکلم من ناحیۃ البیت لا یدرون من ہو اغسلوا النبی صلی اللہ علیہ وسلم وعلیہ ثیابہ فقاموا فغسلوہ وعلیہ قمیصہ یصبون
الماء فوق القمیص ویدلکونہ بالقمیص رواہ البیہقی فی دلائل النبوۃ اور روایت ہی اوسی عائشہ سی کہا جب چاہا اصحاب نی یا اہل بیت نی غسل دینا نبی صلعم کا بعد از وفات
کی کہا نہین جانتی ہم کہ آیا ننگا کرین آنحضرت کو اونکی کپڑون سی یعنی اوڑہانکین ستر اونکا اور کپڑی ہی جیسیکہ کرتی ہین اپنی موتی کی لیے یا غسل دیوین ہم اونکو اس حال مین
کہ ہون اونکی بدن مبارک پر کپڑی اونکی فــ ع اور معنی یہ ہین کہ پس اختیار کیا بعضون نی برہنہ کرنا بقیاس اورون کی اور بعضون نی بے برہنہ کرنا بسبب خصوصیت کے
ترجمہ پس جب اختلاف کیا اصحاب نی تو ڈالی یعنی مسلط کی اللہ تعالی نی اونپر نیند یہانتک کہ نتہا اونمین سی کوئی شخص مگر کہ ٹہوڑی اوسکی سینہ پر تہی یعنی سوگئی تہی پہر
کلام کیا اونسی کلام کرنیوالی نی یعنی خضر نی گہر کی کونہ مین سی اس حال مین کہ نہین جانتی تہی کہ کون ہی یہ کلام کرنیوالا کہ نہلاؤ آنحضرت کو اس حال مین کہ ہون اونپر کپڑی اونکے
پس کہڑی ہوئی صحابہ اور غسل دیا آنحضرت کو اس حال مین کہ اونپر قمیص اونکا تہا اور ڈالتی تہی پانی قمیص پر اور ملتی تہی آنحضرت کی بدن کو ساتہ کرتی کی فـــ ع اور نقل
کیا ہی نووی نی کہ صواب ہی کہ وہ کپڑا کہ غسل دیا تہا اوسمین اوسکو اوتار ڈالا وقت کفن دینی کی اور یہ جو روایت کیا ہی کہ نہین اوتارا اور کفن کو نیچی رہنی دیا ضعیف ہے
صحیح نہین ہی اور دلیل پکڑنی ساتہ اوسکی ترجمہ نقل کی بیہقی نی دلائل النبوۃ مین **وعن** ابن المنکدر ان سفینۃ مولی رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم اخطأ الجیش بارض الروم او اسر فانطلق ہاربا یلتمس الجیش فاذا ہو بالاسد فقال یا ابا الحارث انا مولی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کان من امری کیت وکیت فاقبل الاسد لہ بصبصۃ حتی قام الی جنبہ کلما سمع صوتا اہوی الیہ ثم اقبل یمشی
الی جنبہ حتی بلغ الجیش ثم رجع الاسد رواہ فی شرح السنۃ اور روایت ہی ابن منکدر سی یہ کہ سفینہ غلام آزاد رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کا بہول گیا رستہ لشکر کا زمین روم مین یا قیدی کیا گیا فـــ ع یہ شک راوی کی ہی اور سفینہ کی نام مین اختلاف ہی اور یہ لقب اونکا ہی اور وجہ اس
لقب کی یہ ہی کہ وہ ایک سفر مین آنحضرت کی خدمت مین تہی اور بوجہ اوٹہائی ہوئی تہی اور جو کوئی تہک جاتا بوجہ اپنا اونپر ڈالدیتا اور وہ سبہو کا بوجہ اوٹہاتی
جاتا تہا جب آنحضرت نی اوسکو دیکہا تو فرمایا انت سفینۃ یعنی تو کشتی ہی پس اسی سبب سی یہ مشہور رہا اور جو کوئی اوس سی اصل نام اوسکا پوچہتا تو کہتا کہ نام میرا
وہی ہی کہ پیغمبر خدا صلعم نی رکہا ترجمہ پس چلی بہاگ کر کافرون کی ہاتہ سی اس حال مین کہ ڈہونڈہتی تہی لشکر کو پس ناگہان ملی وہ ایک بڑی شیر سی پس کہا
ای ابو الحارث کہ کنیت شیر کی ہی مین ہون مولی رسول خدا کا تہا امر میری سی ایسا اور ایسا یعنی سارا قصہ اپنی راہ بہولنی یا قید مین پکڑی جانی اور بہاگ آنیکا شیر سے
کہا پس پیش آیا شیر واسطی اونکی دم ہلاتا ہوا اور چاپلوسی کرتا ہوا یہانتک کہ کہڑا ہوا شیر سفینہ کی پہلو مین جب سنتا شیر کوئی آواز خوفناک قصد کرتا طرف اوسکے
یعنی تا کہ دفع کری اوسکو پہر متوجہ ہوتا اور آتا درحالیکہ چلتا سفینہ کی پہلو مین یعنی جیسیکہ عادت رہبرون کی ہی کہ خبرداری کرتی چلتی ہین یہانتک کہ

ہم کو ہماشفقت پیشگی میں ہم پر کیا شیر نقل کی بغوی نے شرح السنہ میں وَعَنْ اَبِی الْجَوْزَاءِ قَالَ قُحِطَ اَھْلُ الْمَدِیْنَةِ قَحْطًا شَدِیْدًا فَشَکَوْا اِلٰی عَائِشَةَ
فَقَالَتْ اُنْظُرُوْا قَبْرَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاجْعَلُوْا مِنْہُ کُوًی اِلَی السَّمَاءِ حَتّٰی لَا یَکُوْنَ بَیْنَہٗ وَبَیْنَ السَّمَاءِ سَقْفٌ فَفَعَلُوْا فَمُطِرُوْا
مَطَرًا حَتّٰی نَبَتَ الْعُشْبُ وَسَمِنَتِ الْاِبِلُ حَتّٰی تَفَتَّقَتْ مِنَ الشَّحْمِ فَسُمِّیَ عَامَ الْفَتْقِ رَوَاہُ الدَّارِمِیُّ اور روایت ہے ابی الجوزاء سے کہ تابعی مشہور ہیں اور نام اوسکا اوس
بن عبد اللہ ازدی ہے کہا ڈالی گئی اہل مدینہ قحط شدید میں پس شکایت کی طرف عائشہ کی یعنی تا دعا کریں اور کچھ تدبیر بتاویں پس کہا عائشہ نے دیکھو آنحضرت کی قبر کو
پس گرداوہ حضرت کی قبر شریف سے کئی روشن دان طرف آسمان کی یہانتک کہ نہو درمیان قبر کی اور درمیان آسمان کی چھت ف ع یعنی اوسکے قبر اور آسمان کے
درمیان میں سے حجاب لفظ کوی ساتھ زبر کاف کی اور پیش سے بھی آیا ہے جمع کوہ کی ساتھ زبر کاف اور پیش اوسکے اور تخفیف واو کی بیچ مفرد اور جمع کی روزن گرگا
اور معنی یہ ہیں کہ روبرو مقابلہ قبر شریف کی حضرت کی حجرے کی چھت میں کئی سوراخ اور کہا بعضوں نے بیچ سبب کھولنے قبر شریف کی یہ کہ آسمان نے جب دیکھی قبر
آنحضرت کی بہنے لگی نالی بسبب رونے آسمان کی فرمایا اللہ تعالی نے فما بکت علیہم السماء والارض بیچ بیان حال کفار کی پس ہوتا ہے اوسکا خلاف اونکی نسبت
ابرار کی یعنی اونکی لیے روتا ہے اور بعضوں نے کہا کہ یہ طلب شفاعت کی ہے قبر شریف سے اہلے کہ آنحضرت کی حیات میں استسقا کرتی تھی ذات شریف سے اور جب ذات
شریف پردہ میں ہوئی تو حکم کیا عائشہ رض نے کہ کھولی جاوے قبر شریف تا منہ سے گویا ظاہر میں استسقا کیا قبر شریف سے اور حقیقت میں استسقا اور استشفاع سے
آپکی ذات شریف سے اور کھولنا قبر کا مبالغہ ہے اوسمیں ترجمہ پس کیا لوگوں نے جو کچھ کہا تہا عائشہ رض نے پس برسائی گئی مینہ یہانتک کہ پیدا ہوئی گھاس اور فربہ
ہوئی اونٹ یہانتک کہ پہول گئیں کوکہیں اونکی چربی سے بسبب کثرت چربی کی پس نام رکہا گیا اوس سال کا سال فتق نقل کی یہ دارمی نے ف ع یعنی سال ارزانی کا
کہ باعث ہوا فتق کا اور فتق کی معنی ہیں پہولجانا اور بعضوں نے کہا پہٹ جانا اور بعضوں نے کہا پہیل جانا یعنی چونکہ ارزانی بہت ہوئی اور خوب طرح کہایا پیا بسبب کثرت
چربی اور گوشت کے پہول گئیں کوکہیں اونکی یا پہٹ گئے بدن یا پہیل گئی اور شفاعت ڈہونڈنا عائشہ رض کا اور ظاہر ہونا اوسکی اثر کا کرامت ہے عائشہ رض کی اور حقیقت میں معجزہ ہے
حضرت کا یہی کہ کرامتیں سب اولیا کی معجزے ہیں پیغمبر کی وَعَنْ سَعِیْدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِیْزِ قَالَ لَمَّا کَانَ اَیَّامُ الْحَرَّةِ لَمْ یُؤَذَّنْ فِیْ مَسْجِدِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثَلٰثًا
وَلَمْ یُقَمْ وَلَمْ یَبْرَحْ سَعِیْدُ بْنُ الْمُسَیَّبِ الْمَسْجِدَ وَکَانَ لَا یَعْرِفُ وَقْتَ الصَّلٰوةِ اِلَّا بِھَمْھَمَةٍ یَسْمَعُھَا مِنْ قَبْرِ النَّبِیِّ اور روایت ہے سعید بن عبد العزیز سے کہ متبع تابعین سے ہے نہایت فقیہ اور
صحیح روایت کرنیوالا احادیث کا اور گریان اور ترسان کہا جبکہ ہوا روز واقعہ حرہ کا ف ح لفظ حرہ ساتھ زبر حے مہملہ اور تشدید رے کی نام ہے ایک زمین کا باہر مدینہ کی کہ اوسمیں کالی
پتہر بہت ہیں اوسمیں واقع ہوا یہ واقعہ کہ یزید بن معاویہ نے جو لشکر بہیجا مدینہ پر وہ جانب حرہ سے مدینہ پر چڑہ آیا اور خراب کیا اوسکو اور برائی اس قضیہ کی حد سے زیادہ ہے
کہ بیان میں نہیں آسکتی اور اوسکی برائیوں میں سے ایک برائی یہ ہے ترجمہ کہ نہیں اذان دی گئی آنحضرت کی مسجد میں تین روز اور نہ تکبیر کہی گئی اور نہ کوئی مسجد میں آسکتا تہا
نماز کے لیے اور مسجد سے باہر نہ نکلے سعید بن مسیب ف ع کہ کبار تابعین سے تھے بڑے فقیہ اور محدث اور زاہد اور عابد اور پرہیزگار اور چالیس حج کیے تھے اونہوں نے اور
وفات پائی سن ترانوے میں ترجمہ اور تھے سعید بن مسیب یعنی اوس وقت شدید میں کہ نہیں پہچانتے تھے وقت نماز کا مگر بسبب آواز خفی کی کہ سنتے تھے اوسکو
حجرے کی اندر سے کہ قبر شریف آنحضرت کی وہاں تھی نقل کی یہ دارمی نے وَعَنْ اَبِیْ خَلْدَةَ قَالَ قُلْتُ لِاَبِی الْعَالِیَةِ سَمِعَ اَنَسٌ مِنَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
قَالَ خَدَمَہٗ عَشْرَ سِنِیْنَ وَدَعَا لَہُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَکَانَ لَہٗ بُسْتَانٌ یَحْمِلُ فِیْ کُلِّ سَنَةٍ الْفَاکِھَةَ مَرَّتَیْنِ وَکَانَ فِیْھَا رَیْحَانٌ
یَجِیْءُ مِنْہُ رِیْحُ الْمِسْکِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ اور روایت ہے ابی خلدہ تابعی سے کہ کہا میں نے واسطے ابی العالیہ کے
کہ کبار تابعین سے ہے کہ کیا سنی ہیں انس نے حدیثیں آنحضرت کی ف ع یعنی بلا واسطہ کہ روایت کرتا ہے یا اوسکی لیے مرسل ہیں صحابہ سے باوجودیکہ وہ بھی صحبت میں
اتفاقا گویا بعد وفات آنحضرت صلعم کی تردد کیا بعضی لوگوں نے ان کی حق میں ترجمہ کہا ابو العالیہ نے کہ خدمت کی انس نے آنحضرت کی دس برس یعنی
اور عمر اوسکی دس برس کی تھی جب حاضر ہوئی تھی اور بعضوں نے کہا آٹھ برس کے اور دعا کی اونکی لیے آنحضرت نے ف ع یعنی واسطے برکت کی اونکی عمر میں اور مال میں

اور اولاد میں انکے ایک سو نو برس کی عمر ہوئی اور اولاد ذکور تہتر یعنی ستر مرد اور تیس عورتیں اور برکت ہوئی کی تھی ترجمہ اور تھا انس کیلئے باغ کہ لاتا میوہ ہر برس دوبار اور تہی اوس حدیقہ یعنی باغ میں پہول کہ آتی تہی اوس سے بو مشک کی ف حاصل جاننا کہ جسکو ایسا زندہ اور صحبت حضرت سے اور زمانہ دراز تک آپکی ملازمت اور خدمت میں رہا ہو وہ کیونکر حدیث نہ سنیگا اور نہ روایت کریگا حضرت سے ترجمہ نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث حسن غریب ہی

## الفصل الثالث فصل تیسرے

عن عروة بن الزبير ان سعيد بن زيد بن عمرو بن نفيل خاصمته اروى بنت اوس الى مروان بن الحكم وادعت انه اخذ شيئا من ارضها فقال سعيد انا كنت اخذ من ارضها شيئا بعد الذي سمعت من رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ماذا سمعت من رسول الله صلى الله عليه وسلم قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول من اخذ شبرا من الارض ظلما طوقه الله الى سبع ارضين فقال له مروان لا اسألك بينة بعد هذا فقال سعيد اللهم ان كانت كاذبة فاعم بصرها واقتلها في ارضها قال فما ماتت حتى ذهب بصرها وبينما هي تمشي في ارضها اذ وقعت في حفرة فماتت متفق عليه وفي رواية لمسلم عن محمد بن زيد بن عبد الله بن عمر بمعناه وانه راها عمياء تلتمس الجدر تقول اصابتني دعوة سعيد وانها مرت على بئر في الدار التي خاصمته فيها فوقعت فيها فكانت قبرها

روایت ہی عروہ بن زبیر بن العوام سے کہ کبار تابعین سے ہی اور زبیر والد اونکی عشرہ مبشرہ سے ہیں یہ کہ سعید بن زید بن عمرو بن نفیل جہگڑی انسی اروی بیٹی اوس کی طرف مروان کی ف نفیل ساتہ پیش نون کی اور زبر فت اور جزم ہی کی اور سعید بن زید بہی عشرہ مبشرہ سے ہیں بہنوئی حضرت عمر کی اور تہی وہ مستجاب الدعوات اور اروی ساتہ زبر ہمزہ اور جزم ری کی اور زبر واو کی جامع الاصول میں کہا ہی نہیں جانتا میں کہ وہ صحابیہ ہی یا تابعیہ پس عروہ روایت کرتی ہیں کہ سعید بن زید سے جہگڑی اروی اور لیگئی اونکو مروان کے پاس کہ حاکم مدینہ کا تہا معویہ کی طرف سے ترجمہ اور دعوی کیا اروی نے کہ سعید بن زید نے لی لی ہی یعنی از راہ ظلم کی کچہ زمین اوسکی میں سے پس کہا سعید نے یعنی بطریق استبعاد و استغراب کی کہ بہلا میں لونگا زمین اوسکی سے کچہ بعد اسکی کہ سنا میں نے پیغمبر خدا صلعم سے کہا مروان نے کہ کیا سنا تو نے پیغمبر خدا صلعم سے کہا سعید نے کہ سنا میں نے پیغمبر سے فرماتی جو شخص کہ لیوی ایک بالشت کسی کی زمین سے از راہ ظلم کی کریگا اللہ تعالی اوس بالشت بہر زمین کو طوق اوسکا سات زمینوں تک پس کہا مروان نے کہ نہیں طلب کرتا میں تجہسے گواہ یعنی دلیل بعد اسکی ف یعنی بعد لانی تیری کی اس حدیث کو اور یعنی یہ میں کہ سچا جانتا ہوں میں تجکو باطمینان کہ تو غیر ظالم ہی یا نہیں شک کرتا میں بیچ نقل کرنی تیری کی حدیث کو اور نہیں محتاج ہوں میں اور روایت کا آسطی کہ تو معتبر ہی دو راویونکی یا زیادہ کی ہی اور ذکر کیا گیا ہی کہ سعید نے چہوڑ دی وہ زمین کہ دعوی کیا تہا اوس عورت نے اوسکا جیسکہ شاہد ہی اسکی نقل عروہ کی ترجمہ پس کہا سعید نے خداوندا اگر ہی یہ عورت جہوٹی تو اندہی کر بینائی اسکی اور مار اسکو اسکی زمین میں ف جہ کہ دعوی کرتی ہی اوسکا اور ایک روایت میں آیا ہی وجعل قبرہا دارہا یعنی کر قبر اسکی اسکی گہر کہا عروہ نے پس نہ مری وہ عورت یہانتک کہ جاتی رہی بینائی اوسکی اور اوس وقت کہ وہ عورت چلتی تہی اوس زمین اپنی میں ناگہاں گری وہ بیچ ایک گہری گڑہی کی پس مرگئی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے اور مسلم کی ایک روایت میں محمد بن زید بن عبد اللہ بن عمر سے ہی یعنی اس حدیث کے معنی ہیں اور یہ آیا ہی کہ محمد بن زید نے دیکہا اوس عورت کو اندہی ٹٹولتی ہوئی دیوار یعنی ہاتہ پہیرتی دیوار کی سہاری سے چلتی تہی کہتی تہی وہ عورت کہ پہونچی مجکو بددعا سعید بن زید کی کہ میری اندہی ہونی کی لیے کی تہی اور تحقیق وہ گزری اوپر ایک کنوئیں کی یعنی گہری گڑہی پر کہ اوس گہر میں تہا کہ جہگڑی تہی وہ سعید بن زید سے اوسکی مقدمہ میں پس گری وہ اوس میں پس ہوا وہ کنواں قبر اوسکی یعنی اوسکی ایسی جلدی قبر بنائی گئی اور بعد اسکی پیٹی رہی

وعن ابن عمر ان عمر بعث جيشا وامر عليهم رجلا يدعى سارية فبينما عمر يخطب فجعل يصيح يا سارية الجبل فقدم رسول من الجيش فقال يا امير المؤمنين لقينا عدونا فهزمونا فاذا بصائح يصيح يا سارية الجبل فاسندنا ظهورنا الى الجبل فهزمهم الله تعالى رواه البيهقي في دلائل النبوة

اور روایت ہی ابن عمر سی کہ عمر رضی نی بھیجا ایک لشکر یعنی طرف نہاوند کی اور امیر کیا اوس لشکر پر ایک شخص کو کہ نام لیا جاتا تھا اوسکا ساریہ پس اوسوقت کہ عمر رضی خطبہ پڑھتی تھی یعنی مسجد مدینہ میں روبرو اکابر صحابہ اور تابعین کی کہ ان میں حضرت عثمان اور حضرت علی رضی تھی پس شروع کیا چلانا اور کہتا ای ساریہ لازم کر پہاڑ کو اور پناہ پکڑ ساتھ اوسکی یعنی کہ پہاڑ کو اپنی پیٹھ کی پیچھی پس تعجب کیا لوگون نی پس آیا قاصد لشکر کا اور کہا ای امیر المومنین ملی ہمسی دشمن ہمارے یعنی اور غالب ہوی وہ ہم پر پس شکست دی ہمکو پس ناگہان ایک چلانیوالا چلاتا تھا اور کہتا تھا ای ساریہ لازم کر پہاڑ کو پس لگا دین ہم نی پیٹھیں اپنی طرف پہاڑ کی پس شکست دی خدا تعالی نی ان کو ف ع آہمین کہی کرامتین ہوئین حضرت عمر رضی کی ایک تو نظر آنا اوس معرکہ کا مدینہ سی اور دوسری پہونچنا اونکی آواز کا اور سننا امیر لشکر کا اوسکو اور تیسری فتحیاب ہونا اونکا اونکی برکت سی ترجمہ نقل کی بیہقی نی دلائل النبوت میں وعن نبیہ بن وہب ان کعبا دخل علی عائشۃ فذکروا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال کعب ما من یوم یطلع الا نزل سبعون الفا من الملئکۃ حتی یحفوا بقبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یضربون باجنحتہم ویصلون علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حتی اذا امسوا عرجوا وہبط مثلہم فصنعوا مثل ذلک حتی اذا انشقت عنہ الارض خرج فی سبعین الفا من الملئکۃ یزفونہ رواہ الدارمی — اور روایت ہی نبیہ بیٹی وہب کی سی ف ح لفظ نبیہ ساتھ پیش نون اور زبر ب اور جزم ی کی پیچھے ہی مؤلف نی اسیطرح ضبط کیا ہی اور مشکوۃ کی اکثر نسخون میں بھی اسیطرح ہی اور اسماء الرجال کی کتابون میں اور ایک مشکوۃ کی نسخی میں منبہ بدون ت کی ہی اور یہی ظاہر ہی اور بعضون نی کہا یعنی یہی صواب ہی پس نبیہ روایت کرتا ہی کہ کعب احبار کہ کبار تابعین سی ہین اور پایا اونھون نی زمانہ آنحضرت کا لیکن نہ دیکھا انہین آپ کو اور مسلمان ہوئی حضرت عمر کی زمانہ میں داخل ہوئی حضرت عائشہ کی پاس پس ذکر کیا اہل مجلس نی پیغمبر خدا صلعم کا یعنی ذکر کین بعضی صفتین اونکی یا قصہ اونکی وفات کا پس کہا کعب نی یعنی اگلی کتابون سی دیکھکر یا سنکر اگلی لوگون سی یا از راہ کشف کی اور یہی مناسب ہی واسطی اسکی کہ ہو کرامت اونکی کہ نہیں کوئی دن کہ طلوع ہو فجر اوسکی مگر کہ اترتی ہین ستر ہزار فرشتی یہانتک کہ گھیر لیتی ہین آنحضرت کی قبر شریف کو مارتی ہین بازو اپنی یعنی اوڑنی کی لیی گرد قبر کی یا اوپر اوسکی تلاش برکت اور قرب اور نور اوسکیلیے اور درود بھیجتی ہین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر یہانتک کہ جب شام کرتی ہین چڑھ جاتی ہین آسمان پر اور اترتی ہین آسمان سی مانند اونکی اور ستر ہزار فرشتی پس کرتی ہین وہ بھی مانند اوس چیز کی کہ کرتی ہین فرشتی روز کی گھیر لیتی ہین قبر کو اور بازو مارتی ہین اور درود بھیجتی ہین آپ پر یہانتک کہ جب پھٹیگی آنحضرت سی زمین یعنی وقت پھکنی دوسری نفخہ کی اوٹھینگی آپ قبر شریف سی نکلینگی بیچ ستر ہزار فرشتون کی اس حال میں کہ لیجاوینگی فرشتی محبوب کو طرف حبیب کی یعنی آنحضرت کو طرف اللہ تعالی کی نقل کی یہ دارمی نی باب ف ح اکثر نسخون میں اسیطرح ہی باب مطلق بی ترجمہ کی اور بعضی نسخون میں باب وفات النبی صلعم اور یہ اولی اور ظاہر ہی اسلیی کہ عادت مولف کی یہ ہی کہ لکہتا ہی مطلق باب واسطی ذکر کرنی لواحق اور تتمات پہلی باب کی اور یہان ایسا نہین ہی بلکہ ذکر کیا ہی احوال جو متعلق ہی آنحضرت کی وفات کی پس مناسب ترجمہ کرنا ساتھ اوسکی اور یہ بھی ہی کہ بعد اس باب کی ایک باب لایا ہی بی ترجمہ کی متعلق ساتھ وفات کی پس ظاہر یہ ہی کہ یہ باب مترجم ہو ساتھ وفات نبی صلعم کی اور باب آیندہ غیر مترجم ہو بیچ لواحق اور تتمات اوسکی کی جانا چاہیے کہ ابتدا آنحضرت صلعم کی مرض کی یہ تہی کہ حادث ہوا درد سر آخر شہر صفر میں کہ ایک شب یا دو شب اوسمین سی باقی رہی تہین اور بعضون نی کہا کہ ابتدا مرض اول ربیع الاول میں تھی اور ابن جوزی نی کتاب الوفا میں کہا کہ ابتدا مرض صفر کی مہینی میں تہی کہ دس راتین اوسکی باقی رہی تہین اور وفات آپکی بارہوین ربیع الاول میں ہوئی اور سلیمان تیمی نی کہ ایک شخص ثقات میں سی ہی جزم کیا ہی اسکا کہ ابتدا مرض بدہ کی دن تہی بائیسوین صفر کو اور وفات پیر کی دن دوسری ربیع الاول میں واللہ اعلم اور اس قول کو ترجیح دی ہی علما نی اس سبب سی کہ وفات فاطمہ زہرا رض کی تیسری رمضان میں ہی اور اتفاق کہتی ہین علما اسپر کہ وفات اونکی چہہ مہینے بعد آنحضرت کے ہوئی ہی پس شدت سی ہوا درد سر اور تپ کہ حضرت ایک کروٹ سی دوسری کروٹ بدلتی تہی البتہ اور

فرماتی تہی کہ نہین ہی کوئی کہ سخت تر ہو بیماری اوسکی آپ سی کہ گرد ہونیپا ہین اور بیان ہے شبہ ہی زیادہ ہی بیماری لیی پس بیماری آنحضرت بارہ دن یا تیرہ دن رہا
اختلاف کیا ہی ہر زمانہ ابتدا مرض کی ہی اور آنزاوکی آنحضرت نی اپنی بیماری مین چالیس برس کے اور نماز ادا کرتی تہی اصحاب کی ساتہ مدت مرض مین سوای تین روز
کی اور بعضون نی کہا سترہ نمازین نہین پڑہا ہین ابوبکر رض کو فرمایا کہ لوگون کو نماز پڑہا اور نکلی آنحضرت ایکروز طرف مسجد کی اور نماز ادا کی اور کہا اے گروہ مسلمانون کے
تمکو رخصت کرتا ہون مین اور خدای تعالی کی پناہ مین سونپتا ہون حسب خلیفہ یعنی کارساز میرا ہی تمپر پس میری طرف سی تمکو نصیحت ہی کہ تقوی کرنا اور
نگاہ رکہنا طاعت اوسکی اسلیی کہ مین چہوڑتا ہون دنیا کو اور جدا ہوتا ہون تمسی اور کتنی ہی روایتون مین آیا ہی کہ امام ابوبکر رض تہی ابن عباس سی منقول ہی کہ کہا
نماز نہین پڑہی آنحضرت نی پیچہی کسیکی اپنی امت مین سی سواے ابوبکر کی اور سوای عبدالرحمن بن عوف کی کہ سفر مین اونکی پیچہی ایک رکعت پڑہی اور اون چیزون مین سے
کہ واقع ہوئین مرض الموت مین آنحضرت کی یہ تہا کہ بہت ہوا درد اونکا روز پنجشنبہ کی پس چاہا کہ ایک کتاب یعنی وصیت نامہ لکہین پس کہا عبدالرحمن بن عوف کو کہ لا
شانہ بکری کا یعنی ہڈی اوسکی شانہ کی کہ چوڑی ہوتی ہی یا تختہ کہ تا لکہون ابوبکر کی لیی ایک کتاب پس چاہا کہ اوٹہین اور لاوین فرمایا حاجت نہین ہی خدا اور مومن
نہین اختلاف کرینگی ابوبکر کی حق مین یعنی بالاجماع سب اتفاق کرینگی اونکی خلافت پر اور منقول ہی کہ عباس رض نی کہا علی رض کو کہ مین پہچانتا ہون چہری عبدالمطلب
کی بیٹون کی وقت موت کی اور ڈرتا ہون مین کہ نہ اوٹہین پیغمبر اس درد سی چل اور طلب کر اونسی یہ امر یعنی خلافت حضرت علی رض نی کہا آیا جانتا ہی تو کہ اگر طلب
کرون مین اور نہ دیوین حضرت پہر نہ دینگی لوگ ہمکو یعنی ہرگز نہین دینگی مین ہرگز نہین طلب کرنا اور یہ بہی واقع ہوا حضرت کی مرض مین کہ آنحضرت کی پاس سات
دینار تہی پس خیرات کی وہ تا کچہ باقی نہ چہوڑین اور اکثر وصیت آنحضرت کی مرض الموت مین رعایت نماز اور احسان کرنیکی تہی غلام اور لونڈیون پر اور سیر حیات [illegible]
واقدی نی لایا ہی کہ جب شک واقع ہوا آنحضرت صلعم کی موت مین تو رکہا اسما بنت عمیس کی بیٹی نی ہاتہ اپنا درمیان دونون مونڈہون آنحضرت کی پہر کہا کہ وفات پائی رسول اللہ
صلعم نی اور اوٹہائی گئی مہر نبوت آپ کی مونڈہون مین سی اور روایت کرتی ہین ام سلمہ کہ رکہا مین نی ہاتہ اپنا آنحضرت صلعم کی سینہ پر اوس روز کہ وفات پائی پس گذر
جمعہ کئی کہ طعام کہاتی تہی مین اور ہاتہ دہوتی تہی اور نہین جاتی تہی میری ہاتہ سی بو مشک کی اور شواہد النبوۃ مین لایا ہی کہ پوچہا لوگون نی حضرت علی رض
سی کہ کیونکر آپکا ایسا حافظہ اور فہم ہوا کہا جب غسل دیا گیا آنحضرت کو جمع ہوا پانی آپ کی پلکون مین پس اوٹہا لیا مین نی اپنی زبان سی اوسکو اور پی گیا مین پس
جانتا ہون مین قوت حافظہ اپنی کی اوس سی اور کفن دیا گیا آنحضرت صلعم کو تین کپڑون مین سوتی مین کہ نہین تہا اوسمین قمیص اور عمامہ اور مختلف ہوئی ہین روایتین
آنحضرت کی کفن مین اور صحیح یہی ہی کہ عائشہ سی آئی ہی لیکن اختلاف کیا ہی بیچ تفسیر قول عائشہ کی کہ کہا نہ تہا اوسمین قمیص اور عمامہ بعضون نی کہا کہ مراد یہ ہی کہ
تین کپڑی تہی سوای قمیص کی اور عمامہ کی کہ مجموعہ پانچ ہوئی اور کہا ہی علماء نی کہ صحیح یہ ہی کہ معنی اس عبارت کی یہ ہین کہ قمیص اور عمامہ آنحضرت کی کفن مین نہ تہا
نووی نی کہا کہ جمہور علماء اسپر ہین اسی سبب سے کہتی ہین کہ زیادہ تین سی مکروہ ہین اور شافعی کی نزدیک جائز ہی مگر مستحب ہی مردون کی لیی اور عورتون کی لیی ہو کہ تہی
کہ پانچ چاہیین اور حنیفہ کی نزدیک کفن کی تین کپڑی ہین ازار اور قمیص اور لفافہ اور تحقیق اسکی فقہ کی کتابون مین ہی اور نماز ادا کی آنحضرت پر تنہا تنہا اور امامت
نہین کی کسی نی جماعت جماعت آتی تہی اور نماز پڑہتی تہی اور جب آنحضرت کو دفن کرنی لگی تو شقران کہ غلام آزاد آنحضرت کا تہا اوسنی چادر آپکی نیچی بچہادی تہی اور
کہا کہ مین نہین چاہتا کہ بعد آپکی کوئی اوسکو اوڑہی لیکن صحابہ کو یہ بات ناگوار معلوم ہوئی اور نکال ڈالی پس اسلیی علماء اتفاق کرتی ہین کہ مکروہ ہی بچہانا چادر وغیرہ
کا نیچی مردہ کی قبر مین اور حضرت کی قبر کی مونہہ پر نو اینٹین کچی کہڑی کی گئین یعنی مونہہ بند کرنی کی لیی اور حضرت کی قبر مسنم بنائی گئی یعنی بطور کوہان اونٹ کی
اور سنگریزی بچہائی گئی اوسپر اور چہڑکا گیا اوسپر پانی اور مسنم بنانا قبر کا مستحب ہی اور یہی مذہب ہی چارون اماموں وغیرہم کا اور وفات ہوئی آنحضرت کی پیر کی
دن اور دفن کیی گئی بدہ کی شب مین اور بعضون نی کہا منگل کی دن بعد ڈہلنی آفتاب کی اور اول صحیح ہی اور باقی احوال رسالہ ما ثبت بالسنۃ مین مین نی
لکہا ہی **الفصل الاول** فصل پہلی عن البراء قال اول من قدم علینا من اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مصعب

ابن عمیر و ابن ام مکتوم فجعلا یقرئاننا القرآن ثم جاء عمار و بلال و سعد ثم جاء عمر بن الخطاب فی عشرین من اصحاب النبی
صلی اللہ علیہ وسلم ثم جاء النبی صلی اللہ علیہ وسلم فما رأیت اھل المدینۃ فرحوا بشیء فرحھم بہ حتی رأیت الولائد والصبیان
یقولون ھذا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قد جاء فما جاء حتی قرأت سبح اسم ربک الاعلی فی سور مثلھا من المفصل رواہ البخاری

روایت ہی براء بن عازب سی کہ مہاجرین انصار سی ہین کہا اول اون شخصون کی کہ آئی ہیں یعنی انصار پر آنحضرت کی اصحاب مین سی مصعب بن عمیر اور ابن ام
مکتوم تہی فتوح اور روایت مین آیا ہی کہ آنحضرت نی انصار کی التماس سی یعنی اپنی اصحاب کو ہجرت سی پہلی مدینہ کو بہیجا بعضی مصلحتون کی لیی او تاکہ سکہاوین قرآن شریف
اور احکام دین پس سبب پہلی ان دونون صحابیون جلیل القدر کو بہیجا پس شروع کیا اونہون نی کہ پڑہاتی تہی ہمکو قرآن پہر آئی عمار بن یاسر اور بلال بن رباح
اور سعد بن ابی وقاص پہر آئی عمر بن الخطاب بیچ بیس شخصون کی آنحضرت کی صحابیون مین سی بعد ازان وقت آفرا ہوئی آنحضرت صلعم یعنی ساتہ ابوبکر صدیق کی
پس نہین دیکہا مین نی اہل مدینہ کو کہ خوش ہوئی ہون سا کسی چیز کی یعنی دنیا مین مانند خوش ہونی اونکی بسبب آنی آنحضرت کی مدینہ مین یہانتک کہ دیکہا مین نی
لڑکیون اور لڑکون کو کہتی یعنی کمال خوشی سی کہ یہ رسول خدا کی ہین تحقیق آئی پس نہین آئی یہانتک کہ سیکہی مین نی سورۃ سبح اسم ربک الاعلی یعنی یہ سورت آنحضرت
کی آنی سی پہلی سیکہہ لی تہی مین نی بیچ جملہ سورتون کی کہ تہا اوس سورۃ کی مانند اوسکی مین یعنی مقدار مین مفصل سی یعنی اوساط مفصل سی نقل کی یہ بخاری نی ف
ع یہ حدیث دلالت کرتی ہی اسپر کہ سبح اسم ربک نازل ہوئی ہی مکہ مین اور اشکال اسپر وارد ہوتا ہی کہ آیۃ قد افلح من تزکی و ذکر اسم ربہ فصلی اوتری ہے
زکوۃ فطر مین اور واجب ہوا صدقہ فطر کا اور نماز عید کا دوسری سنہ مین ہجرت سی پس احتمال ہی یہ کہ ہو یہ سورۃ کی سوای ان دونون آیتون کے
کہ یہ مدنی ہون اور صحیح یہی ہی کہ یہ ساری سورۃ مکی ہی پہر بیان کیا آنحضرت نی کہ مراد آیۃ قد افلح من تزکی و ذکر اسم ربہ فصلی سی زکوۃ فطر اور نماز عید ہی لیکن
نہین ہی آیۃ مین مگر رغبت دلانی زکوۃ و صلوۃ مین بغیر بیان مراد کی پس بیان کیا اوسکو سنت نی بعد اسکی کذا ذکرہ بعض المحققین واللہ اعلم وعن

ابی سعید الخدری ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جلس علی المنبر فقال ان عبدا خیرہ اللہ بین ان یؤتیہ من زھرۃ الدنیا
ما شاء وبین ما عندہ فاختار ما عندہ فبکی ابوبکر قال فدیناک بآبائنا وامھاتنا فعجبنا لہ فقال الناس انظروا
الی ھذا الشیخ یخبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن عبد خیرہ اللہ بین ان یؤتیہ من زھرۃ الدنیا وبین ما عندہ وھو
یقول فدیناک بآبائنا وامھاتنا فکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ھو المخیر وکان ابوبکر اعلمنا متفق علیہ

اور روایت ہی ابی سعید خدری سی یہ کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھی منبر پر یعنی مرض الموت مین جیسیکہ ایک روایت مین آیا ہی اور ایک روایت مین آیا ہی
کہ تہا یہ پانچ رات پہلی وفات سی پس فرمایا کہ تحقیق ایک بندہ کو اختیار دیا اللہ تعالی نی درمیان اسکی کہ دی اوسکو ناز و نعمت دنیا سی مقدار اوس چیز کی کہ چاہی اللہ تعالی
یا چاہی وہ بندہ اور درمیان اوس چیز کی کہ نزدیک خدا کی ہی یعنی ثواب آخرت پس اختیار کیا اوس بندی نی اوس چیز کو کہ نزدیک خدا کی ہی یعنی ثواب آخرت اسلیی کہ وہ خیر
اور پایندہ تر ہی پس روئی ابوبکر ف ع یعنی بسبب کمال فہم و ادراک کی پہچان لیا اونہون نی مفارقت کرنا آنحضرت کا دنیا سی بقرینہ مرض کی یا اسلیی کہ اختیار کرنا
اوس چیز کا کہ اللہ کی پاس ہی اور ترک کرنا ناز و نعمت دنیا کا بحسب ظاہر کی مقدمات مرتب او لیاسی ہی اور جانتی تہی کہ دنیا کی نعمتین مناسب نہین ہین مقام
سید الانبیا کی پس انتقال کیا اونکی ذہن نی طرف اسکی کہ معنی اسکی بطریق اشارہ کی اختیار کرنا موت اور ملاقات اللہ تعالی کا اور ترک کرنا حیوۃ و بقا کا ہی
ت کہا ابوبکر نی یعنی خطاب کر کر آنحضرت کو کہ قربان ہون ہم تمپر سی ساتہ ماں باپ اپنی کی یعنی اگر نفع دی قربان ہونا ہمارا وی نی پس تعجب کیا ہمنی واسطی
ابی بکر کی ف ع کہ کیون قربان کرتی ہین حال آنکہ بیان کوئی باعث نہین ہی کہ مقتضی ہو اوسکو اور نہین تہا یہ مگر بسبب سمجہنی اونکی اوس چیز کو کہ سمجہی ابوبکر نی اشارہ
سی ت پس کہا لوگون نی یعنی بعضون نی کہ دیکہو طرف اس بوڑہی کی یعنی باوجود بڑہاپی کی کہ مقتضی ہی اونکی وقار اور زیادتی عقل و فہم کا خبر دیتی ہین رسول خدا

مسلم حال یا ایک بندے غیر معین کی ہے کہ اختیار دیا اوسکو اللہ تعالی نے درمیان دنیا کی کہ دیوے اوسکو تازگی دنیا کی اور درمیان اوس چیز کے کہ نزدیک اوسکے ہے اور وہ
بوڑھا کہتا ہے کہ قربان ہوں ہم تمہاری ساتھ باپوں اور ماؤں کی پس تھے آنحضرت وہی اختیار دئے گئے ف یعنی ظاہر ہوا ہمکو آخر میں کہ آنحضرت ہی بندے اختیار
دئے گئے تھے یعنی آنحضرت نے بندے سے اپنی ذات شریف مراد لی تھی ترجمہ اور تھے ابوبکر دانا تر ہم میں کہ سمجھے اول ہی کہ بندے سے مراد آنحضرت ہیں وعن
عقبة بن عامر قال صلى رسول الله صلى الله عليه وسلم على قتلى أحد بعد ثماني سنين كالمودع للأحياء و
الأموات ثم طلع المنبر فقال إني بين أيديكم فرط وأنا عليكم شهيد وإن موعدكم الحوض وإني لأنظر إليه وأنا
في مقامي هذا وإني قد أعطيت مفاتيح خزائن الأرض وإني لست أخشى عليكم أن تشركوا بعدي ولكني أخشى عليكم
الدنيا أن تنافسوا فيها وزاد بعضهم فتقتتلوا فتهلكوا كما هلك من كان قبلكم متفق عليه اور روایت ہے عقبہ
بن عامر سے کہا کہ نماز پڑھی رسول خدا صلعم نے اوپر شہیدوں احد کی بعد آٹھ برس کے ف یعنی وقت دفن اونکے سے پس کہا بعضوں نے کہ پڑھی حضرت نے اونپر
نماز جنازہ کی اور یہی ظاہر ہے پس یہ حضرت کی خصوصیات سے ہے یا اون شہدا کی خصوصیت تھی اور کہا شافعی نے کہ مراد صلوۃ سے دعا ہے انتہی اور حضرت شیخ
رح نے یوں لکھا ہے کہ مراد صلوۃ سے نماز جنازہ کی ہے اور یہ موید ہے مذہب حنفیہ کی کہ وہ قائل ہیں نماز پڑھنے کی شہدا پر اور شافعیہ کے نزدیک کہ وہ قائل نہیں ہیں
اوسکی مراد دعا ہے ترجمہ مانند رخصت کرنیوالے کی واسطے زندوں اور مردوں کی ف کہا مظہر نے یعنی استغفار کیا اونکے لیے مانند رخصت کرنیکے واسطے زندوں اور
مردوں کی اے پس رخصت کرنا زندوں کی لیے بسبب رحلت کرنے آنحضرت کے تھا دنیا سے اور مردوں کی لیے تھا بسبب انقطاع دعا اور استغفار آنحضرت کی اونسے اور یہ
آنحضرت کی آخر عمر مبارک حیات میں تھا ترجمہ پھر چڑھے آنحضرت منبر پر اور فرمایا کہ تحقیق میں آگے [illegible] تمہارے فرط ہوں ف فرط [illegible] کہ آگے جاتا ہے قافلے سے
منزل پر واسطے درست اور مہیا کرنے ڈول اور رسی اور پاک کرنے کنوئیں وغیرہ کی اور سامان طیار کرنے منزل کی کہ جسکو ہم منزل کہتے ہیں اور یہاں مراد آگے جانا آنحضرت
کا ہے دار آخرت میں واسطے کارسازی امت اور مہیا کرنے اسباب نجات اور شفاعت امت کی حاصل یہ کہ میں شفاعت کرنیوالا تمہارا ہوں آگے تمہاری جا کر مستعد
شفاعت کا ہونگا ترجمہ اور میں تم پر شہید ہوں یعنی مطلع ہونگا تمہاری احوال پر اسلیے کہ عرض کیے جاوینگے مجھ پر اعمال تمہارے یا میں شاہد یعنی گواہ ہوں گواہی
دونگا اوپر فرمانبرداری اور قبول کرنے دعوت اسلام تمہاری کی اور تحقیق مکان وعدہ تمہاری کا کہ شفاعت خاص کا وعدہ کیا ہے تمسے محشر میں حوض کوثر ہے ف
یعنی وہاں جاکر متمیز ہو جاویگا خبیث طیب سے اور منافق مومن سے پس ہوگی شفاعت استجابت کے لیے ترجمہ اور تحقیق میں البتہ دیکھتا ہوں یعنی اطراف
حوض کی احوال ان کو میں اسجگہ اپنی میں ہوں ف یعنی منبر پر اور یہ ظاہری معنی پر ہے گویا حضرت کے لیے پردہ اوٹھ گیا اور دکھا دیا گیا حوض کوثر اوسحالت میں
ترجمہ اور تحقیق میں دیا گیا ہوں کنجیاں زمین کی یعنی کھولی جاوینگی میری امت کے لیے خزانے زمین کی بسبب فتح ہونے شہروں زمین کی اور ایمان لانے لوگوں
اوسکی اور تحقیق میں نہیں ڈرتا ہوں تم پر یعنی تم سب پر شرک و کافر ہونے تمہارے سے پیچھے میرے یعنی اسلیے کہ یہ واقع ہوا بعض سے ولیکن ڈرتا ہوں میں تم پر دنیا سے کہ رغبت
کروگے آپس میں ف یعنی مانند رغبت کرنیکی شی نفیس میں اور میل کروگے اوسمیں بہت اسلیے کہ رغبت کرنی نعمتوں فانیہ میں نامناسب ہے بلکہ رغبت کرنی خاص احوال
باقیہ میں چاہیے اور اسی لیے فرمایا اللہ تعالی نے وفی ذلک فلیتنافس المتنافسون یعنی اور ان جنت کی چیزوں میں پس چاہیے کہ رغبت کریں رغبت کرنیوالے
یعنی کامل مومن ترجمہ اور زیادہ کیا بعضے راویوں نے مضمون مذکور پر قول حضرت کا پس قتل کروگے یعنی قتل کریگا بعض تمہارا بعض کو پس ہلاک کیے جاؤگے پس ہلاک
ہو جاؤگے جیسے کہ ہلاک ہوئے وہ لوگ کہ تھے پہلے تم سے نقل کی بخاری اور مسلم نے ف کہا نووی نے کہ اسمیں کئی معجزے ہیں آنحضرت کے اسلیے کہ اسمیں خبر دی منتشر
ہونے کی امت اونکی مالک ہوگی زمین کی خزانوں کی سو واقع ہوا یہ اور خبر دی کہ وہ مرتد نہیں ہونگے سو بچایا اونکو اللہ تعالی نے اس سے اور وہ رغبت کرینگے دنیا
میں پس یہی واقع ہوا وعن عائشة قالت إن من نعم الله تعالى علي أن رسول الله صلى الله عليه وسلم توفي في بيتي وفي يومي

وبین سحری ونحری وان اللہ جمع بین ریقی وریقہ عند موتہ دخل علی عبد الرحمن بن ابی بکر وبیدہ سواک وانا مسندۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرایتہ ینظر الیہ وعرفت انہ یحب السواک فقلت اخذہ لک فاشار برأسہ ان نعم فتناولتہ فاشتد علیہ وقلت الینہ لک فاشار برأسہ ان نعم فلینتہ فامرہ وبین یدیہ رکوۃ فیہا ماء فجعل یدخل یدیہ فی الماء فیمسح بہما وجہہ ویقول لا الہ الا اللہ ان للموت سکرات ثم نصب یدہ فجعل یقول فی الرفیق الاعلی حتی قبض ومالت یدہ رواہ البخاری

اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا نعمتون خدا کی سی مجھپر کہ مخصوص کیا مجکو ساتہ اونکی یہی کہ آنحضرت وفات کیی گئی میری گھر مین اور بیچ روز نوبت میری کی اور بیچ یعنی باوجود اسکی کہ آنحضرت مدت مرض مین وقت وفات تک حضرت عائشہ کی گھر مین تھی یہ بات بہی ہوئی کہ روز وفات کا موافق نوبت عائشہ کی پڑا یعنی آپکی وفات آپکی نوبت ہی کی دن مین ہوئی اور جامع الاصول مین ہی کہ تہی ابتدا آنحضرت کی بیماری کی یہ کہ درد سر شروع ہوا حضرت کو عائشہ کی گھر مین پہر شدت سی ہوا حالانکہ آپ میمونہ رض کی گھر مین تہی پہر اذن چاہا اپنی بیبیون سی کہ بیمار داری آپکی عائشہ کی گھر مین کیجاوی پس اذن دیا گیا حضرت کو اور مدت حضرت کی مرض کی بارہ دن تہی اور وفات پائی پیر کی دن وقت چاشت کی ربیع الاول کی مہینی مین بعضون نی کہا دوسری تاریخ اور بعضون نی کہا بارہوین تاریخ اور اکثر روایتون سی یہی ثابت ہوتا ہی ترجمہ اور وفات ہوئی حضرت کی درمیان سینہ اور ہنسلی میری کی ف ۔ یعنی حضرت کی وفات ہوئی اسحال مین کہ آپ تکیہ کیی ہوئی تہی اونکی سینہ اور گردن سی اور یہ دلالت کرتا ہی کمال قرب و قربت پر اور ایک روایت مین ہی بین حاقنتی وذاقنتی یعنی تہا سر حضرت کا درمیان ہنسلی اور ٹہوڑی میری کی اور نہین معارض ہی اسکی وہ روایت کہ حاکم اور ابن سعد نی روایت کی ہی طرق کثیرہ سی یہ کہ تہا سر مبارک آپکا حضرت علی رض کی گود مین اسلیے کہ تمام طرق دونون روایتون کی خالی ایک طرح کی خرابی سی نہین ہین اور بر تقدیر صحت اونکی تطبیق یون دیجاوی کہ تہا سر مبارک آپکا حضرت علی کی گود مین پہلی وفات کی ترجمہ اور تحقیق خدا تعالی کی نعمتون سی مجھپر یہ کہ خدا تعالی نی جمع کیا درمیان تہوک میری اور تہوک آنحضرت کی وقت وفات اونکی ف ۔ یہ پیشتر نعمت سی ہی اور وقت موت کی بہت بڑی نعمت ہی کہ وقت انتہا بزرگون کا ہی یا بیان واقع کرتی ہین کہ یہ نعمت اور قصہ میسر ہوئی بعد ازان بیان کرتی ہین سبب پانی جانی اوس نعمت کا ترجمہ کہ داخل ہوئی میری پاس عبد الرحمن بن ابی بکر بہائی اونکی ہوئی اور اونکی ہاتہ مین مسواک تہی اور مین تکیہ کرنیوالی آنحضرت کی تہی یعنی حضرت میری سینہ سی لگی بیٹہی ہوئی تہی پس دیکہا مین نی آنحضرت کو کہ دیکہتی ہین طرف عبد الرحمن کی یا طرف مسواک کی حال یہکہ مین جانتی آنحضرت کی طبیعت کا حال کہ آپ دوست رکہتی ہین مسواک کو یعنی مطلق یا وقت تغیر دہن کی پس کہا مین نی کیا لون مین مسواک آپکی لیی پس اشارہ کیا آنحضرت نی اپنی سر مبارک سی کہ ہان پس لی مین نی مسواک عبد الرحمن سی اور دی آنحضرت کو اور کی آپ نی مسواک پس دشوار ہوئی آنحضرت پر یعنی بسبب اسکی کہ وہ سخت تہی اور کہا مین نی کہ نرم کر دون مین اوسکو آپکی لیی پس اشارہ کیا آپ نی سر سی کہ ہان پس نرم کر دی مین نی مسواک پس پہیری حضرت نی مسواک دانتون پر ف ۔ یعنی پس جمع ہوئی دونون تہوک میری حلق مین اور اسیطرح آنحضرت کی حلق مین وقت وفات اونکی کی اور اسمین اشارہ ہی طرف اوسکی جو کہی آنحضرت کی عائشہ سی دم مرگ تک ترجمہ آنحضرت کی سامنی ایک برتن تہا کہ اوسمین پانی تہا پس شروع کیا حضرت نی کہ داخل کرتی تہی دونون ہاتہ اپنی پانی مین اور پہیرتی اونکو اپنی چہرہ مبارک پر ف ۔ اس سی معلوم ہوا کہ نہایت حرارت تہی مزاج مبارک پر پس ہی فی الجملہ تسکین ہو جاتی تہی اور اسمین اشارہ طرف اظہار عجز اور عبودیت اپنی کی بہی تہا اور یہی اس سی نکلا کہ کری فعل مریض اور اگرچہ کرسکی تو کوئی اور کری بہلی کہ اس سی ایک طرح کی تخفیف ہو کر مین ہاتہ پانی وغیرہ ڈالنی کی حلق مین یا کہ وہ جب چاہی ٹپکانا پانی وغیرہ کا جبکہ ضرورت ہو اور کہتی تہی لا الہ الا اللہ تحقیق واسطی موت کی سختیان ہین ف ۔ ساتہ زبرون کی جمع سکرۃ کی ہی یعنی سختیان اور بڑی بڑی تکلیفین تم حرارتون اور بیہوشیون کی سی کہ انبیا اور ارباب کمال کی لیی بہی ہوتی ہین پس پناہ مانگو واسطی ان حالتون کی اور طلب کرو اللہ تعالی سی آسانی اوسکی واسطی اپنی اور شمائل ترمذی مین عائشہ رض سی روایت ہی کہ دیکہا مین نی آنحضرت کو وقت نزع کی اسحال مین کہ اونکی پاس پیالہ پانی کا تہا اور وہ اوسمین ہاتہ ڈالتی تہی اور پہیرتی منہ پر پہر کہتی اللہم اعنی علی منکرات الموت او قال علی سکرات الموت ترجمہ پہر اوٹہایا آنحضرت نی دست مبارک یعنی بلند کیا واسطی دعا کی یا اشارہ کرنی کی طرف آسمان کی پس شروع کیا کہتی تہی یعنی کر شامل کر مجکو رفیق اعلی مین یہانتک کہ قبض روح کی گئی حضرت کی اور جہک گئی اور نیچی گر پڑی دست مبارک حضرت کی نعش کی

بخاری نی ف ع ح یعنی داہنی طرف یا بائین طرف یا دونون طرف اور مراد رفیق اعلی سی انبیا ہین کہ ساکن ہین اعلی علیین مین جیسکہ اور حدیث مین آیا ہی مع النبیین والصدیقین والشہداء والصالحین وحسن اولئک رفیقا اور رفیق اسم جنس ہی کہ واقع ہوتا ہی ایک پر بھی اور بہت پر بھی یا مراد ملاء اعلی اور عالم ملکوت یعنی فرشتہ وغیرہ آسمان کی رہنی والی ہین اور بعضون نی کہا کہ مراد رفیق اعلی سی حضرت رب العزت ہی اور اطلاق رفیق کا اللہ تعالی کے لیے آیا ہی اور حدیث مین آیا ہی کہ جبرئیل آئی اور کہا کہ خدای تعالی مشتاق ہی اور اختیار دیتا ہی تمکو بیچ رہنی کی دنیا مین اور آنی کی یہان فرمایا آنحضرت نی اختر الرفیق الاعلی واللہ اعلم

وعنها قالت سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول ما من نبی یمرض الا خیر بین الدنیا والآخرۃ وکان فی شکواہ الذی قبض اخذتہ بحۃ شدیدۃ فسمعتہ یقول مع الذین انعمت علیہم من النبیین والصدیقین والشہداء والصالحین فعلمت انہ خیر متفق علیہ اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا سنا مین نی آنحضرت صلعم سی فرماتی تھی نہین کوئی نبی کہ بیمار ہو یعنی ساتھ مرض الموت کی مگر کہ اختیار دیا جاتا ہی درمیان دنیا اور آخرت کی ف ع یعنی اوسکو اختیار دیتی ہین کہ چاہی دنیا مین رہی ایک اور مدت تک اور چاہی متوجہ ہو عالم عقبی کی طرف اور اسمین شک نہین ہی کہ ہر ایک اختیار کرتا رہا ہی اوس چیز کو کہ اللہ کی پاس ہی اسلیے کہ وہ بہتر اور پاینیدہ تر ہی ترجمہ اور تھی آنحضرت بیچ اوس بیماری اپنی کی کہ وفات کیجی گئی پکڑا حضرت کو سخت آوازنی یعنی مرتی وقت جو بلغم یا سانس اٹکر حلق مین اٹک جاتا ہی اور اوس سی آواز بھاری ہو جاتی ہی وہ حالت حادث ہوئی پس سنا مین نی آنحضرت کو کہ فرماتی ہین شامل کر مجکو ساتھ اون لوگون کی کہ انعام کیا تو نی اوپر کہ وہ پیغمبرین اور صدیق اور شہدا اور صالحین ف ع اور بعد اسکی یہی وحسن اولئک رفیقا یعنی اور اچھی ہین وہ رفیق حاصل یہ کہ رفیق اعلی کی ساتھ مجکو شامل کر اور اس تقریر سی تطبیق بھی حاصل خوب ہو جاتی ہی اس روایت مین اور پہلی روایت مین ترجمہ پس سمجھی مین اس عبارت سی کہ آنحضرت اختیار دیی گئی ہین نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی ف ع ح یعنی درمیان باقی رہنی کی دنیا مین اور متوجہ ہونیکی طرف عالم عقبی کی اور یہ کلام بیچ جواب تخییر کی کہا ہی کہ اختیار کیا دنیا سی جانی کی شق کو

وعن انس قال لما ثقل النبی صلی اللہ علیہ وسلم جعل یتغشاہ الکرب فقالت فاطمۃ واکرب اباہ فقال لہا لیس علی ابیک کرب بعد الیوم فلما مات قالت یا ابتاہ اجاب ربا دعاہ یا ابتاہ من جنۃ الفردوس ماواہ یا ابتاہ الی جبریل ننعاہ فلما دفن قالت فاطمۃ یا انس اطابت انفسکم ان تحثوا علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم التراب رواہ البخاری

اور روایت ہی انس سی کہ کہا جبکہ شدت سی بیمار ہوئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کہ بیہوش کرتی تھی اونکو شدت مرض کی پس کہا فاطمہ نی وای ہی کرب باپ میرے کو یعنی کیا شدت مرض ہی انکو پس فرمایا آنحضرت نی حضرت فاطمہ کو کہ نہین ہی تیری باپ پر محنت وشدت بعد آج دن کی ف ع یعنی یہ کرب بسبب شدت کی بیماری کی ہی اور بعد آج کے دنکی نہین ہونیکا اسلیے کہ کرب بسبب علائق جسمانیہ کی ہوتا ہی بعد آج کی دن کی منقطع ہو جاوینگی یہ علائق جسدیہ اور تعلقات روحانیہ معنویہ مین تو کرب ہی نہین ترجمہ پس جبکہ وفات پائی حضرت نی کہا فاطمہ نی ای باپ میری اجابت کی اور گئی طرف پروردگار کی کہ بلایا اوسکو اپنی حضور مین ای باپ میری ای وہ شخص کہ جنت الفردوس جگہ اوسکی ہی ای باپ میری طرف جبرئیل کی پہونچاتی ہین ہم خبر موت کی اوسکو پس جبکہ دفن کیی گئی حضرت کہا فاطمہ نی ای انس آیا گوارا ہوا تمہاری نفسون پر یہ کہ ڈالو تم اوپر پیغمبر خدا صلعم کی مٹی نقل کی یہ بخاری نی ف ع یہ اشعار بھی نسبت کیی جاتی ہین طرف فاطمہ رض کی کہ حضرت کی ماتم مین کہی ہین اشعار

ماذا علی من شم تربۃ احمد + ان لا یشم مدی الزمان غوالیا + صبت علی مصائب لو انہا + صبت علی الایام صرن لیالیا

## الفصل الثانی

فصل دوسری عن انس قال لما قدم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المدینۃ لعبت الحبشۃ بحرابہم فرحا لقدومہ رواہ ابو داود وفی روایۃ الدارمی قال ما رأیت یوما قط کان احسن ولا اضوأ من یوم دخل علینا فیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وما رأیت یوما کان اقبح ولا اظلم من یوم مات فیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

وفي رواية الترمذي قال لما كان اليوم الذي دخل فيه رسول الله صلى الله عليه وسلم المدينة أضاء
منها كل شيء فلما كان اليوم الذي مات فيه أظلم منها كل شيء وما نفضنا أيدينا عن التراب وإنا لفي دفنه حتى أنكرنا قلوبنا
اور روایت ہے انس سے کہا جبکہ وہ دن تھا کہ داخل ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں خوشی کی تمام لوگوں نے حتی کہ کھیلے حبشی ساتھ ہتھیاروں اپنے کی یعنی بسبب عادت اپنی کے
جیسے بیان ہتھیار بازی کرتے ہیں ازراہ خوشی ہونیکی بسبب تشریف لانے آنحضرت کی نقل کی یہ ابو داؤد نے اور دارمی کی روایت میں یوں آیا ہے کہ کہا انس نے کہ نہیں
دیکھا میں نے کوئی دن کبھی کہ ہو خوبتر یعنی خاطر میں اور روشنتر یعنی ظاہر میں اوس دن سے کہ آئے ہمارے اوس دن میں یعنی مدینہ میں آنحضرت صلعم یعنی بڑی ہی خوشی کا
دن تھا وہ اسلئے کہ وہ تھا دن وصال کا مشتاقین جمال کے لیے اور نہیں دیکھا میں نے کوئی کہ نہایت برا اور غمگین کرنیوالا ہو یعنی دل میں اور نہایت تاریک ہو یعنی آنکھ
اوس دن سے کہ وفات پائی اوسمیں رسول خدا صلعم نے یعنی اسلئے کہ وہ دن فراق کا تھا عشاق پر اور ترمذی کی روایت میں یوں آیا ہے کہ کہا انس نے جبکہ ہوا وہ دن
کہ داخل ہوئے اوسمیں رسول خدا صلعم مدینہ میں روشن ہوئی مدینہ میں سے ہر چیز یعنی در و دیوار وغیرہ پس جبکہ ہوا وہ دن کہ وفات پائی اوسمیں آنحضرت نے تاریک ہوئی
مدینہ میں سے ہر چیز اور نہیں جھاڑے تھے ہمنے ہاتھ اپنے خاک سے اسحال میں کہ تحقیق ہم آنحضرت کی دفن کرنے میں مشغول تھے یہانتک کہ ناآشنا جانا ہمنے اپنے دلوں کو
یعنی متغیر ہوگئی حال ہماری بسبب وفات رسول خدا صلعم کے پس بسبب ظہور انواع ظلمت کے پھر نہیں پائی ہمنے دل اپنے اوس حالت پر کہ تھی یعنی صفائی اور
نورانیت کہ حاصل تھی مشاہدہ اور حضور آنحضرت کی سے اور اوترنے وحی کی سے اوسمیں بڑا ہی فرق پڑگیا وعن عائشة قالت لما قبض رسول الله
صلى الله عليه وسلم اختلفوا في دفنه فقال أبو بكر سمعت من رسول الله صلى الله عليه وسلم شيئا قال ما قبض الله نبيا إلا في
الموضع الذي يحب أن يدفن فيه ادفنوه في موضع فراشه رواه الترمذي اور روایت ہے حضرت عائشہ سے کہا جبکہ قبض کی گئی روح آنحضرت کی اختلاف
کیا صحابہ نے بیچ دفن کرنے آنحضرت کی وقت یعنی دفن کی جگہ میں اختلاف کیا کہ کہاں دفن کرنا چاہیے پس بعضوں نے کہا کہ بقیع میں دفن کریں اور بعضوں نے
کہا کہ حضرت کی مسجد میں اور بعضوں نے کہا مکہ میں اور بعضوں نے کہا کہ قدس میں کہ وہاں قبور انبیا کی ہیں پس نفس دفن میں اختلاف کیا کہ آیا دفن کریں یا نہ کریں
جیسا کہ شمائل ترمذی میں ہے کہ کہا صحابہ نے حضرت ابوبکر رض سے کہ اے صاحب رسول اللہ آیا دفن کیے جاویں رسول خدا صلعم پس فرمایا اونہوں نے کہ ہاں کہا صحابہ نے
کہاں کہا ابوبکر رض نے اوس مکان میں کہ قبض کی ہے اللہ تعالی نے روح اونکی اسلیے کہ نہیں قبض کی ہے اللہ تعالی نے روح اونکی مگر مکان طیب میں پس جانا صحابہ نے
کہ سچ کہا ابوبکر نے انتہی اور یہ منافی نہیں ہے اوسکی کہ روایت کیا گیا اوسی حدیث میں ترجمہ پس کہا ابوبکر رض نے کہ سنا ہے میں نے آنحضرت سے کچھ کہ وہ یہ ہے کہ فرمایا
آنحضرت نے نہیں قبض کی اللہ تعالی نے روح کسی پیغمبر کی مگر اوس جگہ کہ دوست رکھتا ہے وہ پیغمبر یا چاہتا ہے اللہ تعالی یہ کہ دفن کیا جاوے وہ پیغمبر اوسمیں دفن کرو اونکو
بیچ جگہ بچھونے اونکے کہ یعنی جہاں وفات پائی ہے نقل کی یہ ترمذی نے **الفصل الثالث** فصل تیسری عن عائشة رض قالت كان رسول
الله صلى الله عليه وسلم يقول وهو صحيح إنه لن يقبض نبي حتى يرى مقعده من الجنة ثم يخير قالت عائشة فلما
نزل به ورأسه على فخذي غشي عليه ثم أفاق فأشخص بصره إلى السقف ثم قال اللهم الرفيق الأعلى قلت إذن لا يختارنا
قالت وعرفت أنه الحديث الذي كان يحدثنا به وهو صحيح في قوله إنه لن يقبض نبي قط حتى يرى
مقعده من الجنة ثم يخير قالت عائشة فكان آخر كلمة تكلم بها النبي صلى الله عليه وسلم
قوله اللهم الرفيق الأعلى متفق عليه اور روایت ہے عائشہ رض سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے اسحالت میں کہ تندرست
تھے کہ تحقیق شان یہ ہے کہ ہرگز نہیں قبض کیا جاتا ہے روح کسی پیغمبر کی یہانتک کہ دکھائی جاتی ہے اوس پیغمبر کو جگہ اوسکی یعنی جو جگہ کہ خاص ہے اوسکے لیے بہشت
سے یعنی منازل عالیہ اوسکی سے پھر اختیار دیا جاتا ہے اوسکو یعنی کہ اگر چاہے ہماری درگاہ میں آوے اور چاہے دنیا میں رہے اور یہ اختیار دینا واسطے اظہار شرف

اور عزت افزائی ہی درگاہ صمدیت مین الا یہ کہ حکم ہی ہوتا وہی ہی اور وہ بہی وہی اختیار کر لی ہین کہ جو اصل حکم ہی ترجمہ کہا عائشہ نی پس جبکہ نازل کی گئی حضرت
پر موت یعنی علامتین اوسکی اور حال یہ کہ سر مبارک آنحضرت کا میری ران پر تہا بیہوشی ڈالی گئی اوپر حضرت یعنی بیہوش ہوئی پہر ہوش مین آئی پہر اوٹہائی نگاہ اپنی طرف چہت کے
یعنی اوپر کی طرف چہت کی آسمانون کی پہر فرمایا الٰہی اختیار کیا مین نی بار الٰہا ہمدمون رفیق اعلی کو کہا مین نی اب آپ اختیار کر لی ہین حضرت اوس عالم کو اختیار نہین
کرینگی ہم کو کہا عائشہ نی اور پہچانا مین نی کہ یہ قول اشارہ ہی طرف اوس حدیث کی کہ کہی تہی حالت صحت اپنی مین پہر کہی ہی گئی کہ تحقیق روح نہین کیجاتی ہی
کسی پیغمبر کی کبہی یہانتک کہ دکہائی جاتی ہی جگہ اوسکی بہشت سی پہر اختیار دیا جاتا ہی ف حضرت دیکہنا بہشت کی طرف تہا اور کہنا اس کلام کا اللہم الرفیق الاعلی
جواب اوس تخییر کا تہا ترجمہ کہا عائشہ نی پس تہا آخری کلمہ کہ بولی اوسکو آنحضرت یہ قول حضرت کا یا الٰہی اختیار کرتا ہون مین رفیق اعلی کو نقل کی بخاری
اور مسلم نی ف کہا سہیلی نی اول کلمہ کو کہ بولی ہین آنحضرت حالت شیرخوارگی مین پاس حلیمہ کی اللہ اکبر ہی اور روایت کیا گیا ہی کہ جس روز آنحضرت برکم کہا گیا
تو اول حضرت ہی نی یہی فرمایا **وعنها** قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول في مرضه الذي مات فيه
يا عائشة ما ازال اجد الم الطعام الذي اكلت بخيبر وهذا اوان وجدت انقطاع ابهري من ذلك السم
رواه البخاري اور یہہ بہی روایت ہی عائشہ رضی کہ کہا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتی تہی اوس بیماری مین کہ فوت ہوئی اوسمین ای عائشہ
ہمیشہ تہا مین کہ پاتا تہا مین درد اوس طعام کا کہ کہایا تہا مین نی خیبر مین ف یعنی وہی جو بکری مین زہر ملا کر دیا تہا آپکو کہ بیان اوسکا اوپر گذرا اگرچہ تاثیر زہر کی
اوسکی ہلاک ہوتی مین واسطی ظہور معجزہ کی ولیکن ایک طرح کا دکہ اوس سی باقی تہا اور کبہی کبہی ظہور کرتا تہا ترجمہ اور یہ وقت پایا مین نی کاٹی اپنی رگ جان کے
کاٹی جانی کو اوس زہر کی اثر سی نقل کی یہ بخاری نی ف ظاہر حکمت الٰہی مقتضی اسکی ہوئی کہ اثر اوس زہر کا وقت موت کی ظاہر کیا واسطی حاصل ہونی مرتبہ
شہادت کی جیسا کہ کہتی ہین کہ ابوبکر صدیق رض سانپ کی زہر کی اثر سی مری کہ غار مین وقت ہجرت کی کاٹا تہا **وعن** ابن عباس قال لما حضر رسول
الله صلى الله عليه وسلم وفي البيت رجال فيهم عمر بن الخطاب قال النبي صلى الله عليه وسلم هلموا اكتب لكم كتابا لن تضلوا
بعده فقال عمر قد غلب عليه الوجع وعندكم القرآن حسبكم كتاب الله فاختلف اهل البيت واختصموا فمنهم من يقول قربوا يكتب
لكم رسول الله صلى الله عليه وسلم ومنهم من يقول ما قال عمر فلما اكثروا اللغط والاختلاف قال رسول الله صلى الله عليه وسلم قوموا
عني قال عبيد الله فكان ابن عباس يقول ان الرزية كل الرزية ما حال بين رسول الله صلى الله عليه وسلم وبين ان يكتب لهم
ذلك الكتاب لاختلافهم ولغطهم وفي رواية سليمان بن ابي مسلم الاحول قال ابن عباس يوم الخميس وما يوم الخميس ثم بكى
حتى بل دمعه الحصى قلت يا ابن عباس وما يوم الخميس قال اشتد برسول الله صلى الله عليه وسلم وجعه
فقال ائتوني بكتف اكتب لكم كتابا لن تضلوا بعده ابدا فتنازعوا ولا ينبغي عند نبي تنازع فقالوا ما شانه اهجر استفهموه
فذهبوا يردون عليه فقال دعوني ذروني فالذي انا فيه خير مما تدعونني اليه فامرهم بثلاث فقال اخرجوا المشركين من جزيرة
العرب واجيزوا الوفد بنحو ما كنت اجيزهم وسكت عن الثالثة او قالها فنسيتها قال سفيان هذا
من قول سليمان متفق عليه اور روایت ہی ابن عباس رض سی کہ کہا جبکہ حاضر کی گئی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم ف یعنی حاضر ہوئی اونکو موت مراد ایام مرض کے
ہین کہ اونمین حضرت کی وفات ہوئی اور یہ روز پنجشنبہ کا تہا اور وفات روز دوشنبہ کی ہوئی ترجمہ اور گہر مین تہی بہت شخص کہ اونمین عمر بہی تہی فرمایا آنحضرت نی
آؤ کہ لکہ دون تمہارے لیے ایک نوشتہ کہ ہرگز گمراہ ہو تم بعد اوسکی ف کہا نووی نی شرح مسلم مین جاننا چاہیی کہ آنحضرت معصوم تہی جہوٹ بولنی سی اور تغییر کرنی سی
کسی چیز کی احکام شرع سی بیچ حالت صحت اور مرض کی اور معصوم تہی ترک کرنی بیان سی اوس چیز کی کہ حکم کیا گیا تہا بیان کرنا اوسکا اور معصوم نہ تہی ترک کرنی مین اوس چیز کی کہ واجب کیا ہی

اوسکی تبلیغ اوسکی اوپر نہیں تھی وہ معصوم امراض جسمانی سی کہ جس سی نقصان اونکی مرتبہ میں نہیں آتا تھا اور ضرر فساد پڑتا تھا اونکی شریعت میں اور سحر لیا گیا حضرت کو حتی کہ
ہوگئی تھی ایسی کہ اونکی خیال میں آتا تھا کہ وہ کر چکی ہیں ایک کام اور حال آنکہ نہیں کیا ہوتا تھا اوسکو اور نہیں صادر ہوتا تھا اونسی اوسحال میں کوئی کلام احکام میں مخالف اوسکی کہ پہلی
کہہ چکی تھی پس جب جانا تونی یہ مقدمہ جو ذکر کیا ہم نی تو اب سن کہ اختلاف کیا ہی علمانی بیچ اوس نوشتہ کی کہ ارادہ کیا تھا حضرت نے اوسکی لکھنی کا پس کہا بعضوں نی کہ آنحضرت نے
چاہا تھا کہ تعیین کر دیں ایک کو صحابہ میں سی واسطی خلافت کی تا واقع نہ ہو نزاع اور میں کہتا ہوں میں کہ یہ نہیں ہے کیونکہ اسواسطی کہ تعیین اور تصریح کرنی اوپر خلافت ابی بکر یا عمر یا عباس
یا علی کی نہیں محتاج تھی طرف کتابت کی بلکہ زبان سے کہہ دینا کافی تھا اور بعد اسکے حضرت نے اشارہ کر بھی دیا تھا طرف خلافت ابی بکر کی ساتھ نیابت امامت کی مع تصریح کرنی کی ساتھ قول
اپنی کی یابی اللہ والمومنون الا ابا بکر یعنی انکار کریگا اللہ اور مومن غیر ابی بکر کو ہاں اگر کہا جاوی کہ حضرت نے ارادہ کیا تھا یہ کہ لکھیں خلافت تمرہ اپنی وفات کی بعد کی کہ جو
مستحق ہونگی ایک بعد دوسری کی امام مہدی کی نکلنی تک اور ظہور عیسی تک تو البتہ یہ ایک وجہ معقول ہی لیکن چاہا اللہ تعالی نی امر خلافت کو پوشیدہ رکہنا پس نہ لکہ سکے
آنحضرت اور بعضوں نی کہا کہ چاہا تھا آنحضرت نی نوشتہ لکہنا ایک بیان ہو اوسمیں احکام مہمہ کا تفصیل و تلخیص تا کہ اوٹھ جاوی نزاع اور حاصل ہو اتفاق منصوص علیہ پر
کہتا ہوں میں کہ نہیں تھا حضرت کی زمانہ میں نزاع تا اوٹھ جاتا اور نہیں تھا خلاف تا مندفع ہو جاتا رہا یہ کہ باعتبار زمانہ مابعد کی کہ واقع ہوگا اختلاف ہر گز ممکن نہیں اوسکی
واقع ہونیکی خود حضرت نی خبر دیدی تھی ساتھ قول اپنی کی اختلاف امتی رحمۃ اور ساتھ قول اپنی کی صحابی کالنجوم بایہم اقتدیتم اہتدیتم اور ساتھ قول اپنی کی علیکم بالسواد
الاعظم اور ساتھ قول اپنی کی استفت قلبک وان افتاک المفتون اور فرمایا اللہ تعالی نی وَلَا يَزَالُونَ مُخْتَلِفِينَ إِلَّا مَنْ رَحِمَ رَبُّكَ وَلِذَٰلِكَ خَلَقَهُمْ علاوہ
احکام شرعیہ متفرقہ ہیں برس کی کیونکہ ہوں منحصر و منصوص ایک ساعت میں ایسی طرح کہ نہ متصور ہو اونمیں خلاف بالکل ہاں اگر ارادہ کیا جاوی ساتھ اسکی یہ کہ حضرت نے
قصد کیا تھا یہ کہ لکہیں ایک نوشتہ کہ اوسمیں بیان کریں بعضی ایسی احکام کہ آگلی زمانوں میں پائی گئی ہیں اور کتاب و سنت میں نہیں مذکور ہیں تو بعید نہیں ہی رافت و رحمت
سی اور تمام امت کی یا ارادہ کیا تھا یہ کہ لکہیں نوشتہ کہ بیان ہو اوسمیں طریق فرقہ ناجیہ کا اور مفصل بیان کریں اوسمیں احوال گمراہ فرقوں کا قسم معتزلہ اور خوارج اور روافض اور
تمام مبتدعوں کا ترجمہ پس کہا عمر نی کہ تحقیق غالب ہی آنحضرت پر بیماری اور تمہاری پاس ہی قرآن کفایت کرتی ہم کو کتاب اللہ تعالی یعنی امور دین میں بموجب قول
اللہ تعالی کی وَاعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللَّهِ جَمِيعًا اور سنت بھی تابع اور مفسر اور مبین اوسکی ہی اور یہ خطاب کیا حضرت عمر نی اونکو کہ جو جھگڑی تھی اونسی اس بات میں
پس اوٹھ رہی اور نہ بہی علیہ السلام پر اور حضرت عمر کو مقصود اس کہنی سی تخفیف و آسائش تہی آنحضرت کی تہی وقت سختی و درد و بیماری کی اور جان لیا تھا اونہوں نے
کہ یہ حکم حضرت کا بطور وجوب جزم کی نہیں ہی بلکہ اونکی مصلحت کی لیے ہی اگر کریں تو مختار ہیں کریں اور اگر نہ کریں تو وہ جانیں اور عادت مستمرہ تہی کہ جب حکم
کرتی تہی حضرت صحابہ کو ایسا حکم کہ وہ بطریق ایجاب الزام کی نہو تو وہ گفتگو کرتی تہی آنحضرت سی اوسمیں پس چھوڑ دیتی تہی آنحضرت اونکو اونکی رای اور صواب دید پر اور
اگر کوئی امر ضروری ہوتا تو نہ چھوڑتی اونکی رای پر اور عمر نی بھی سمجھی تھی کہ شاید کوئی امر ہو شاق و سخت صحابہ پر موجب فتنہ اور امتحان کا اس سبب سی اشارہ کیا کہ ترک
اوسکا اولی ہی اور آنحضرت صلعم نی بھی ترک کیا اور یہ مثل اوسکی ہی کہ گذرا اول کتاب میں بھیجنا ابوہریرہ کا کہ بشارت دیں لوگونکو جو کوئی لا الہ الا اللہ کہے بہشت میں داخل
ہوگا پس منع کیا اونکو عمر نی تا کہ لوگ تکیہ نکر بیٹھیں اوسپر اور عمل میں سست ہوں اور یہ مدد حضرت عمر کی لیے موافقات میں کہ موافق ہوئی ہیں کتنی جگہوں میں مخالفات
پس ممکن ہی حمل کرنا اس قضیہ کا موافقت پر پس اوٹھ جاویگی مخالفت اور دلالت کرتا ہی اوسپر سکوت آنحضرت کا اس کہنی پر اور ترک کرنا کتابت کا اور ایک جماعت نے
کہا کہ یہ امر حضرت کا ابتدا نہ تھا بلکہ پہلی بعضی صحابہ نی آنحضرت سی طلب کیا تھا کہ کچھ لکہیں پس قبول کیا اونکی رغبت کو اور جب کہا کہ بعضی راغب نہیں ہیں جیسا کہ عمر اور
جو کہ موافق اونکی تہی ترک کیا لکہنا کذا قال القاضی عیاض فی الشفا اور بیہقی نی کہا کہ سفیان بن عیینہ نی اہل علم سی نقل کیا ہی کہ آنحضرت چاہتی تہی کہ خلافت ابو بکر
صدیق کی لیے لکہیں بعد ازاں ترک کیا بسبب اعتماد کرنیکی تقدیر الہی پر اور بسبب اعتماد پر کہ تجاوز نہیں کرینگی اوس سی مومن جیسیکہ فرمایا یابی اللہ والمومنون الا ابا بکر چنانچہ آگی
فصل میں آتی ہی بیان اوسکا اور دعوی کرنا شیعہ کا اس مقصد کو کہ ثابت ہو وصیت آنحضرت کی علی مرتضی کی خلیفہ کرنا اونکا تہا خیالی تہا تناقض سی نہیں تی کیا اصلی کہ جو کوئی ہیں کہ بعد ترجمہ

خلیفہ کرنا اونکا نص قطعی سی ثابت ہوا پس جب یہ ہو چکا تہا تو کیا احتیاج لکہنی کی رہی اور تمام یہ قصہ بیچ باب مناقب علی کی آویگا ترجمہ پس اختلاف کیا اونہوں نی کہ
گہر میں تہی یعنی صحابہ اور اقارب اور جہگڑنی لگی پس بعضی اونمیں سی کہتی تہی نزدیک کرو حضرت کی یعنی اسباب لکہنی کا دوات و قلم وغیرہ کہ لکہیں تمہاری لیی آنحضرت اور بعضی
اونمیں سی کہتی وہی بات کہ جو عمر نی کہی یعنی منع کرتی تہی لکہوانی سی بسبب شدت مرض آنحضرت کی پس جب بہت کیا لوگوں نی شور و غوغا اور اختلاف فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی اوٹہو
میری پاس سی ف ۶ یعنی پس چہوڑا اونہوں نی قصد لکہنی کا باعتماد اوس چیز کہ ثابت ہوئی تمہاری نزدیک کتاب و سنت سی کہا نووی نی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی قصد کیا تہا لکہنی کا
اوسوقت کہ اونکی رای میں آیا تہا کہ یہ مصلحت ہی یا وحی کی گئی تہی طرف اونکی اسکی پہر ظاہر ہوا کہ نہ لکہنا مصلحت ہی یا وحی کی گئی ہو طرف اونکی اسکی اور فسخ کیا گیا ہو اور عمر رضی اللہ عنہ
نی جو کہا حسبنا کتاب اللہ تو اتفاق ہی علما کا اسپر کہ یہ اونکی دلائل فقہ اور دقائق نظر و فہم سی ہی اسلیی کہ وہ ڈری اس سی کہ شاید لکہیں آنحضرت ایسی
امور کہ عاجز ہوں لوگ اونکی کرنی سی اور مستحق ہوں عذاب کی بسبب چہوڑنی اونکی کی ثابت نص ہی کہ نہیں گنجایش ہی اوسمیں اجتہاد کی اور اشارہ کیا ساتہ اس قول اپنی
کی حسبکم کتاب اللہ طرف قول اللہ تعالی کی مَا فَرَّطْنَا فِي الْكِتَابِ مِن شَيْءٍ اور طرف قول اللہ تعالی کی اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ ترجمہ
کہا عبید اللہ نی کہ راوی حدیث کا ہی ابن عباس سی پس تہی ابن عباس کہتی کہ تحقیق مصیبت کامل مصیبت وہ حال ہی کہ ہوا حائل اور مانع درمیان پیغمبر خدا کی
اور درمیان اسکی کہ لکہیں اونکی لیی یہ نوشتہ بسبب اختلاف اونکی کی اور شور و شغب اونکی کی ف ۶ کاشکی وہ اختلاف و نزاع نہ کرتی تا حضرت کچہ لکہتی کہ سبب ہدایت کا ہوتا تمام
تہی ابن عباس مائل طرف خلاف اوس چیز کی کہ کہی عمر نی اور اونہوں نی کہ تابع تہی اونکی صحابہ میں سی فقد بر کہا بیہقی نی کتاب دلائل النبوۃ میں کہ حضرت عمر کو مقصود تہا
کہ حضرت کو تکلیف ہو لکہنی میں شدت مرض کی حالت میں اور اگر حضرت کو منظور ہوتا لکہنا کسی چیز ضروریہ کا تو نہ چہوڑتی اوسکو اونکی اختلاف کرنی سی بسبب قول اللہ تعالی
کی بلغ ما انزل الیک من ربک جیسا کہ نہ چہوڑا تبلیغ کو بسبب مخالفت اور دشمنی مخالفوں اور دشمنوں کی اور جیسا کہ حکم کیا یہود کی نکالنی کا جزیرہ عرب سی وغیرہ ذالک سا وہ چیزیں کہ
آتا ہی بیان اونکا عنقریب چونکہ وہ چیز ضروری نتہی حضرت عمر رضی اللہ عنہ سمجہی کہ حضرت کو ایسی شدت مرض میں تکلیف کیوں دیں کونسی چیز کلام اللہ میں نہیں ہی اللہ تعالی
فرماتا ہی اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ اس سی جانا گیا کہ نہیں واقع ہوگا کوئی واقعہ قیامت تک کہ مگر کتاب و سنت میں بیان اوسکا ہی صراحۃ یا دلالۃ اور یہ
سمجہی کہ باب اجتہاد کا بند ہو جاہی اہل علم و استنباط پر پس دیکہا عمر نی صواب ترک کرنا لکہنا کا واسطی تخفیف آنحضرت کی اور فضیلت مجتہدین کی اور حضرت نی جو حضرت
عمر کی بات کا انکار نکیا تو یہ دلیل ہی اسپر کہ حضرت نی اونکی رای کو پسند کیا اور تہی عمر رضی اللہ عنہ بڑی فقیہ نسبت ابن عباس اور موافقین اونکی کی شیخ نے سلیمان بن
ابی مسلم احول کی کہ ایک شخص ثقات اور ائمہ میں سی ہیں یوں آیا ہی کہ کہا ابن عباس نی دن پنجشنبہ کا اور کیا ہی عجیب دن پنجشنبہ کا ف ۸ اور جو کچہ کہ واقع ہوئی مصیبت
اوسمیں اشارہ کرتی ہیں اوس پنجشنبہ کیطرف کہ قضیہ مذکورہ اوسمیں واقع ہوا ترجمہ پہر روئی ابن عباس اشارہ ہی کہ تر کر دیا اونکی آنسوؤں نی سنگریزوں کو کہ
وہاں پڑی تہی ف ۸ احتمال ہی کہ روئی ابن عباس بسبب یاد آنی وفات آنحضرت کی یا بسبب اسکی کہ گمان میں اونکی تہا کہ ہوتی خیر کثیر کہ حاصل ہوتی بسبب
لکہنے نوشتہ مذکورہ کی اور یہ احتمال اظہر ہی اس مقام میں ترجمہ کہا میں نی ای ابن عباس اور کیا ہی روز پنجشنبہ ف ۸ یعنی کیا حال گذرا ہی کیا واقع ہوا اوسمیں
ظاہر عبارت سی یہ معلوم ہوتا ہی کہ یہ قول سلیمان احول کا ہو اور یوں نہیں ہی بلکہ کہنی والی اسکی سعید بن جبیر ہیں کہ سلیمان احول روایت اونسی کرتی ہیں
اور وہ روایت کرتی ہیں ابن عباس سی ترجمہ کہا ابن عباس نی کہ سخت ہوئی آنحضرت کی بیماری یعنی اسدن میں پس فرمایا لاؤ میری پاس ہڈی شانہ کی کہ لکہدوں
میں تمہاری لیی ایک نوشتہ ہو کہ نہ گمراہ ہوگی تم بعد اوسکی کبہی ف ۸ کہا ہی علما نی کہ عبارت ظاہر میں اسپر دلالت کرتی ہی کہ مراد لکہنا احکام کا ہی تفصیل سی واللہ اعلم
ترجمہ پس نزاع و اختلاف کیا لوگوں نی اور نہیں لائق ہی کہ پاس نبی کی تنازع اور اختلاف ف ۸ ظاہر سیاق کلام سی یہ معلوم ہوتا ہی کہ یہ کلام ابن عباس کا ہی
کہ درمیان میں حدیث کی داخل کیا اور بعضوں نی کہا کہ یہ کلام حضرت کا ہی فافہم ترجمہ پس کہا بعضی صحابہ نی کہ کیا ہی حال حضرت کا کیا ترک
کرتی ہیں یعنی دنیا کو ف ۸ ترجمہ ہجر کی تہجر ابساری میں قرطبی سی کہی احتمال نقل کی ہیں انمیں ایک احتمال یہ بہی لکہا ہی کہ لفظ ہجر فعل ماضی ہے

ہے یہی کہ ساتھ ہے زبر اول اور جزم دوسری حرف کی ہی اور مفعول محذوف ہی یعنی الحیوۃ انتہی پس صاحب ترجمہ مذکور نے بموجب اسکے ترجمہ کیا ہی اور تاج علی نے استفہام کو خوب تفصیل سے لکھا ہی اور شیخ عبدالحق نے یون لکھا ہی کہ کیا ہی حال اونکا اور کیا ہوئے ہی اونکو آیا مختلط اور پریشان ہوئی ہے کلام اونکا بسبب مرض کے اور یہہ انکار اون لوگون پر کہ کہتی تہی کہ نہ لکھیں یعنی کیون منع کرتی ہو گویا ہی خیال کرتی ہو کہ مختلط ہوئی ہے کلام اونکا یہہ اعتقاد اونکی جناب کی نسبت نہ رکھنا چاہیے اور ہجر بمعنی فحش اور ہذیان کے بہی آتا اور یہہ ممتنع ہی آنحضرت سے پس چہوڑ دو کہ لکہیں کلام محمول استفہام انکاری پر ہے انتہی ترجمہ ہے جو حضرت سے کہ کیا فرماتی ہیں اور کیا غرض رکھتی ہیں پس شروع کیا صحابہ نے تکرار کرنا حضرت کی پیش پس فرمایا حضرت نے کہ چہوڑو مجکو چہوڑو مجکو یعنی اس شور و غوغا سی پس وہ حالت کہ مین اوسمین ہون یعنی توجہ الی اللہ اور مستعد ہونا اوسکی ملاقات کے لئے اور تفکر اوسمین خیر ہے بہتر ہے اوس چیز سی کہ بلاتی ہو تم مجکو طرف اوسکی اور وہ فتنہ ہے یعنی اختلاف ہی اوس حالت سے کہ تم اوسپر ہو کہ وہ شور و شغب اور اختلاف کرنا ہے کہا خطابی نے کہ روایت کیا گیا ہی آنحضرت سے کہ آپ نے فرمایا اختلاف امتی رحمۃ اور اختلاف دین مین تین قسم پر ہے کہ ایک ثبوت اثبات صانع مین ہی اور اوسکی وحدانیت مین اور انکار اوسکا کفر ہی اور دوسرا اختلاف اوسکی صفات اور مشیت مین ہے اور انکار اوسکا بدعت ہی اور تیسرا احکام فروع مین کہ جو محتمل ہوتی ہین کئی وجہون کو پس اس اختلاف کو کیا ہی اللہ تعالی نے رحمت و کرامت واسطی علماء کے اور کہا مازری نے اگر کہا جاوے کہ کیونکر جائز ہوا صحابہ کے لئے اختلاف اس مقدمہ مین باوجود فرمانے حضرت کے ایتونی اکتب پس جواب اسکا یہہ ہے کہ اوامر متعلق ہوتی ہین قرائن کے نقل کرتی ہین امر کو وجوب سے طرف استحباب کے نزدیک اوس شخص کی کہ کہتا ہے کہ اصل اوامر مین وجوب ہے پس شاید کہ ظاہر ہوئے ہون آنحضرت سے ایسی قرائن کہ دلالت کرتی ہون اسپر کہ نہین ہی واجب یہہ لکہنا بلکہ مختار کیا اوسکو اونکے اختیار کی طرف اور یہہ دلیل ہے اوپر رجوع کرنی اونکی کی طرف اجتہاد کی شرعیات مین اور یہہ جا اجتہاد عمر کا طرف منع کے پس شاید کہ اونہوں نے اعتقاد کیا یہہ کہ صادر ہوا یہہ حضرت سے بغیر قصد بالجزم کے اور تہا یہہ قرینہ بیچ ارادہ عدم وجوب کے واللہ اعلم ترجمہ میں جیسے گذری صحابہ اسی گفتگو سے حکم کیا آنحضرت نے اونکو تین باتوں کا پس فرمایا نکالو مشرکون کو جزیرہ عرب سے شروع کے گذر چکا بیان اسکا بیچ باب اخراج الیہود من جزیرۃ العرب کے اور معنی جزیرہ عرب کے ابتداء کتاب مین بیچ باب الوسوسہ کے مذکور ہوئے ہیں ترجمہ اور اکرام کیا کرو ایلچیون کا کہ امرا اور حاکموں کے پاس سے آوین اور احسان و سلوک کیا کرو اوسکی مانند اوس چیز کے کہ مین احسان کرتا ہون و نہر [illegible] یعنی آزردہ کینہ اور کدورت کی بوجہ تہیکر درمیان اونکے جیسا قریباً اونکو اور یہہ حکم فرمایا حضرت نے اسلیے تا اونکے خوش ہون اور رغبت کریں غیر اونکے مولفۃ القلوب ہین اور کہا علماء نے برابر ہے کہ مسلمان ہون ایلچی یا کافر سب کے لئے یہی حکم ہی ترجمہ راوی نے سکوت کیا ابن عباس نے تیسری بات سے یہہ بسبب نسیان کی اوس کی یا واسطے اقتصار کے یاذکر کیا اوسکو ابن عباس نے پس بھول گیا مین اوسکو اور کہا سفیان بن عیینہ نے کہ یہہ کہنا سکوت کیا یا کہا اور مین بہول گیا قول سلیمان احول کا ہے نقل کیے یہہ بخاری اور مسلم نے انتہی کہا نووی نے کہ ساکت ابن عباس ہی اور بہول جانیوالے سعید بن جبیر ہین یہہ بموجب شرح ملا علی کے لکھا گیا اور حضرت شیخ رحمہ نے فاعل سکت کا اور قال کا آنحضرت کو لکھا ہی یعنی سکوت کیا آنحضرت نے تیسری بات سے یا فرمائی حضرت نے پس بہول گیا مین اور کہا ہی علماء نے کہ تیسری بات یہہ ہے کہ سامان درست کردینا لشکر اسامہ کا کہ آنحضرت اوسکی اسباب کی درستی کر رہی تہی کہ اوسی اثنا میں بیمار ہوئے یا تیسری بات یہہ ہے منع کرنا قبر پرستی سے جیسے کہ فرمایا لا تتخذوا قبری وثنا یعبد وعن انس قال قال ابوبکر لعمر بعد وفاۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انطلق بنا الی ام ایمن نزورها كما كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يزورها فلما انتهينا اليها بكت فقالا لها ما يبكيك اما تعلمين ان ما عند الله خير لرسول الله صلى الله عليه وسلم فقالت اني لا ابكي اني لا اعلم ان ما عند الله تعالى خير لرسول الله صلى الله عليه وسلم ولكن ابكي ان الوحي قد انقطع من السماء فهيجتهما على البكاء فجعلا يبكيان معها رواه مسلم ترجمہ روایت ہے انس سے کہ کہا ابوبکر نے واسطے عمر رض کے بعد وفات آنحضرت کے لیچلو ہمکو طرف ام ایمن کے تا ملاقات کرین ہم اوسکی جیسے کہ حضرت ملاقات کرتے تہے اوسکی اور تہی ام ایمن دایہ آنحضرت کی

زید بن حارثہ کی اور آزاد لونڈی تھیں آنحضرتؐ کی بعد وفات عبد اللہ والد حضرتؐ کی بسبب میراث کی ہاتھ لگیں تھیں پھر اونکو آزاد کر دیا تھا اور نام اونکا برکہ تھا
اونکو کہم دیا تھا اونکا زید سے اور وہ پالنے والی تھیں دودہ پلانے والی آنحضرتؐ کی تھیں بچپن میں اونکی اور ہجرت کی اونہوں نے حبش کی اور وفات ہوئی اونکی حضرت عمر کی وفات کی بیس روز بعد اور زید کے
مالک تھیں خدیجہ کبریٰ پھر حضرتؐ نے اونکو خدیجہ سے مانگا پس ہبہ کیا اونہوں نے اونکو آنحضرتؐ کو تھیں پھر آزاد کر دیا اونکو آنحضرتؐ نے کذا ذکرہ بعض المحققین
ترجمہ پس جبکہ پہنچے ہم یعنی میں اور عمر طرف ام ایمن کے روئیں ام ایمن پس کہا ابو بکر اور عمرؓ نے ام ایمن سے کہ کس چیز نے رولایا تجکو یعنی کیوں روتی ہو کیا نہیں جانتی
کہ جو کچھ خدا تعالیٰ کی پاس ہے یعنی درجات و ثواب بہتر واسطے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس کہا ام ایمنؓ نے کہ نہیں روتی ہوں میں اس واسطے کہ میں نہیں جانتی کہ جو کچھ کہ خدا کے
پاس ہے بہتر ہے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی لیے یعنی یہ بات کہ یہہ امر ظاہر و باہر ہے ولیکن روتی ہوں میں اس واسطے کہ وحی تحقیق منقطع ہو گئی آسمان سے پس غالب ہوئیں ام ایمن
یعنی اونکا یہہ کہنا ابو بکر اور عمرؓ کو رونے پر پس شروع کیا رونا اون دونوں صاحبوں نے اونکے ساتھ نقل کی یہہ مسلم نے ف ع اور یہہ نہ تھا نہیں منقطع ہونا اونکا
آخر دنیا تک وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَرَضِهِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ وَنَحْنُ فِي
الْمَسْجِدِ عَاصِبًا رَأْسَهُ بِخِرْقَةٍ حَتَّى أَهْوَى نَحْوَ الْمِنْبَرِ فَاسْتَوَى عَلَيْهِ وَاتَّبَعْنَاهُ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنِّي لَأَنْظُرُ إِلَى الْحَوْضِ
مِنْ مَقَامِي هَذَا الْآنَ ثُمَّ قَالَ إِنَّ عَبْدًا عُرِضَتْ عَلَيْهِ الدُّنْيَا وَزِينَتُهَا فَاخْتَارَ الْآخِرَةَ قَالَ فَلَمْ
يَفْطُنْ لَهَا أَحَدٌ غَيْرُ أَبِي بَكْرٍ فَذَرَفَتْ عَيْنَاهُ فَبَكَى ثُمَّ قَالَ بَلْ نَفْدِيكَ بِآبَائِنَا وَأُمَّهَاتِنَا وَأَنْفُسِنَا
وَأَمْوَالِنَا يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ ثُمَّ هَبَطَ فَمَا قَامَ عَلَيْهِ حَتَّى السَّاعَةِ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ اور روایت ہے ابو سعید خدری سے کہ کہا باہر نکلے ہم پر رسول خدا صلی
اللہ علیہ وسلم اپنی اوس بیماری میں کہ جسمیں وفات ہوئی اور حال یہ کہ ہم مسجد میں تھے باندہے ہوئے سر اپنا کپڑے سے یہاں تک کہ قصد کیا آنحضرتؐ نے طرف منبر کے
پس چڑہے اوسپر اور ساتھ ہو گئے ہم حضرتؐ کی یعنی پیچھے ہم بھی منبر کی متوجہ ہو کر حضرتؐ کیطرف فرمایا حضرتؐ نے یعنی بعد حمد و ثنا کے قسم ہے اوس ذات پاک کی کہ
جان میری اوسکی ہاتھ میں ہے تحقیق میں دیکھتا ہوں طرف حوض کوثر کی اس جگہ اپنی سے کہ جہاں کہڑا ہوں پھر فرمایا کہ تحقیق ایک بندہ ہے روبرو کی گئی اور دکھائی
گئی اوسپر دنیا اور آرایش اوسکی یعنی فانی پس اختیار کی آخرت یعنی اور نفع تھا باقی اوسکی دنیا پر ف ع اور راوی نے کہا کہ جبرئیل آئے اور کہا یا محمدؐ حکم ہوتا ہے کہ
اگر چاہے تو دنیا میں رہنا تو خزانے دنیا کی تجکو سونپیں ہم اور پہاڑ تیری لیے سونے چاندی کے بنا دیں اور ثواب اور درجہ ہمارے پاس تیرے لیے ہے اوس میں
کم نہ کرینگے ہم اور اگر چاہے تو ہمارے پاس آ آنحضرتؐ نے سر جہکا یا یعنی بطور متفکر دن اور کہتے ہیں کہ آنحضرتؐ کے غلاموں میں سے ایک غلام حاضر تھا اوسنے عرض
کیا کہ یا رسول اللہ چند روز رہیں اور کہ آپکی دولت سے ہم بہرہ ور ہوں اور آرام پاویں آنحضرتؐ نے جبرئیلؑ کیطرف نگاہ کی اور سمجھے کہ مقصود کیا ہے
یعنی مقصود بلانا ہے اور کہا کہ میں چاہتا ہوں کہ وہاں آؤں غرضکہ حضرتؐ نے آخرت کو کہ باقی ہے اختیار کیا اور دنیا فانی کیطرف توجہ نہ کی کہا بعض
عارفوں نے کہ اگر اختیار دیا جاوے عاقل درمیان دو پیالوں کے کہ ایک اونمیں مٹی کا پائدار کا اور دوسرا سونے فانی کا تو اختیار کرے پائدار مٹی کو اور فانی
سونے کو پس کیا حال ہے جس صورت میں کہ امر بالعکس ہو یعنی ایک پیالہ پائدار سونے کا ہو اور دوسرا فانی مٹی کا یعنی اس صورت میں بالطریق اولی پائدار سونے کو قبول
کرنا چاہئے پس آخرت سونا باقی ہے اور دنیا فانی مٹی جیسکہ اشارہ کیا طرف اوسکے اللہ سبحانہ نے ساتھ قول اپنے کے والآخرۃ خیر وابقی ف ع پس سمجھا اس نکتہ کو کوئی
سوا ابو بکرؓ کے پس جاری ہوئے آنسو ابو بکرؓ کے آنکھوں سے پس روئے پھر کہا ابو بکرؓ نے کہ عاشق صادق جمال محمدی کے تھے بلکہ قربان کرتے ہیں ہم تیری باپ اپنے اور مائیں اور
جانیں اور مال اپنے یا رسول اللہ کہا ابو سعید نے پھر اوترے حضرتؐ منبر سے پس نہ کھڑے ہوئے اوسپر قیامت تک یعنی وہ آخر کھڑا ہونا تھا منبر پر نقل کی یہہ دارمی
نے وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللهِ وَالْفَتْحُ دَعَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاطِمَةَ قَالَ نُعِيَتْ إِلَيَّ نَفْسِي فَبَكَتْ قَالَ
لَا تَبْكِي فَإِنَّكِ أَوَّلُ أَهْلِي لَاحِقٌ بِي فَضَحِكَتْ فَرَآهَا بَعْضُ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْنَ يَا فَاطِمَةُ رَأَيْنَاكِ بَكَيْتِ ثُمَّ ضَحِكْتِ

عائشة انها قالت وارأساه فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ذاك لو كان وانا حي فاستغفر لك وادعو لك فقالت عائشة واثكلياه و
الله اني لاظنك تحب موتي فلو كان ذلك لظللت آخر يومك معرسا ببعض ازواجك فقال النبي صلى الله عليه وسلم بل انا وارأساه
لقد هممت او اردت ان ارسل الى ابي بكر وابنه واعهد ان يقول القائلون او يتمنى المتمنون ثم قلت يابى الله ويدفع
المؤمنون او يدفع الله ويابى المؤمنون رواه البخاري اور روایت ہی عائشہ سے کہ انہوں نے کہا یعنی آنحضرت کے
پاس بسبب درد سر کے ہای سر ہای سر کہتا ہی فـ ظاہرا حضرت عائشہ کا سر کہتا تہا پس افسوس کیا او سپر یعنی کہتی ہیں مراد سے درد ذات ہی اور اشارہ
کیا ساتہہ اسکے اپنی موت کیطرف ترجمہ پس فرمایا آنحضرت نے وہ یعنی موت تیری ای عائشہ اگر واقع ہو ساتہہ اسکے میں زندہ ہوں پس بخشش مانگوں تیرے لیے
یعنی تیری سئیات کے بخشنے کے لیے اور دعا کروں واسطے تیری یعنی تیری رفعت درجات کے لیے پس کہا عائشہ نے ہی مصیبت مجہے فـ ح لفظ ثکل ساتہہ زبر
ث مثلثہ او پیش ثکلی کی اصل میں معنی مرنی فرزند یا دوست کے ہی اور مراد یہان موت سے اور ذکر مرض ہی موت یاد دلاتا ہی اور یہہ کلام تو یہین عرب کے زبان پر
وقت محنت و مصیبت کے جاری ہوتا ہی اس لیے کہ معنی حقیقی مراد ہون ترجمہ قسم ہی خدا کے تحقیق میں گمان کرتی ہون تمکو کہ چاہتے ہو تم مرنا میرا یعنی حضرت عائشہ نے
یہہ خطاب کر کر حضرت کو کہا ازراہ ناز و نیاز کے کہ درمیان آپکے تہا پس اگر واقع ہو مرنا میرا البتہ ہوگے تم آخر اوسی دن میں صحبت کرنیوالے ساتہہ کسی اپنی بیبیوں
میں سے فـ ع ح مقصود یہہ ہے کہ اگر میں مر جاؤنگی اور تم زندہ رہوگے بعد میرے تو مجکو بہول جاؤگے اور بیبیوں کے ساتہہ مشغول ہو جاؤگے بیت ور مردم ازین
نالہ نہ ز رفتن جانست ہاز یار بجہد ایشوم این نالہ از انست ترجمہ پس فرمایا آنحضرت صلعم نے کہ چہوڑ ای عائشہ ذکر اپنی درد سر کا اور اپنے موت کی یاد کرنیکا
اور مشغول ہو میرے درد سر میں اور ذکر موت میں فـ ع کہ میں اس عالم سے جاتا ہوں اور تو بعد میرے بہت زندہ رہیگی اور اس بات کو حضرت نے وحی سے معلوم
کیا اور دونوں صاحبوں کی اکٹہی بیماری میں اشارہ ہے طرف کمال محبت دونوں صاحبوں کے جیسے کہ خون نکلا مجنون کے ہاتہہ سے وقت فصد لینے لیلی کی بعد اسکے
آنحضرت نے بتقریب ذکر موت اپنی کی خلافت ابوبکر صدیق کی یاد کی کہ ہونیوالی ہی اور اسمین خوش کرنا عائشہ کے دل کا اور بشارت دینی اونکو اس [illegible]
ترجمہ البتہ تحقیق قصد کیا تہا میں نے یا فرمایا ارادہ کیا تہا میں نے یہہ کہ بہیجوں میں کسیکو طرف ابوبکر کے اور بیٹے اوسکی کی یعنی عبدالرحمن کے کہ فرزند رشید ابوبکر کی تہی اور شقیق
عائشہ کی اور وصیت کروں ابوبکر کو یعنی خلافت کے لیے اور عہد لینا کروں اوسکو تاکہ نہ کہیں یا واسطے خوف اسکو کہ کہیں کہنے والے فـ ع کہ نہ وصیت کی آنحضرت نے
ابوبکر کی خلافت کبری کی اور اقتصار کیا خلافت صغری پر کہ وہ امامت نماز کی ہی باوجود اسکے کہ اوسمین بہی اشارہ تہا اس خلافت کبری کا ترجمہ یا آرزو
کریں آرزو کرنیوالے اپنے خلافت کے غیر ابی بکر کیلیے خواہ اپنے لیے یا غیر کیلیے پہر کہا میں نے یعنی اپنے دل میں یا ظاہر میں کہ انکار کریگا اللہ تعالی غیر ابی بکر کے
خلافت کا اور دفع کرینگے مسلمان یعنی غیر خلافت ابی بکر کو یا برعکس عبارت مذکور کی فرمایا کہ دفع کریگا اللہ اور انکار کرینگے مومنین نقل کی یہہ بخاری نے
فـ ع ح بغیر سبب خلیفہ کرنے میرے کے اوسکو امامت صغری میں اس لیے کہ امامت صغری علامت ہے کبری کی جیسے کہ فرمایا حضرت علی نے وقت منازعہ کے کہ
جب اختیار کیا آنحضرت نے ابوبکر کو امر دین ہمارے کیلیے تو پس کیا نہ اختیار کریں ہم اوسکو امور دنیا اپنی کیلیے پس یہہ بڑی دلیل ہی اونکی خلافت کی حقیت کے پہر
حضرت کے قول ویابی المومنون میں اشارہ ہے طرف تکفیر اون لوگونکی کہ منکر ہیں صدیق کی خلافت کے حقیت کی اور حاصل حضرت کے فرمانیکا یہہ ہے
اس سبب سے بلایا میں نے ابوبکر وغیرہ کو اور وصیت نہ کی میں نے اور جانا میں نے کہ خلافت اونکے ہونیوالی ہی اور واقع میں ایسا ہی ہوا کہ جو آنحضرت نے خبر دی تہی
اور یہہ حدیث اول دلیل ہی اوپر خلافت ابوبکر کی بعد آنحضرت کے وعنها قالت رجع الي رسول الله صلى الله عليه وسلم ذات يوم من جنازة من البقيع فوجدني
وانا اجد صداعا وانا اقول وارأساه فقال بل انا يا عائشة وارأساه قال وما ضرك لو مت قبلي فغسلتك وكفنتك و
صليت عليك ودفنتك قلت لكاني بك والله لو فعلت ذلك لرجعت الى بيتي فعرست فيه

ولیس لہ ان فاتہ من عوض ترجمہ پس جب امر ایسا ہی تو ساتھہ مدد اللہ کی اور حول و قوت اوسکی کی پہنچ ہی کر و فقد نہ یعنی کچھ خوف و فزع سے کہ
اشارہ ہے طرف قول اللہ تعالی کی کہ واصبر لحکم ربک فانک باعیننا اور بعضی نسخوں میں موافق حصن حصین کے ہی فتقوا ساتھہ زیر کی مثلثہ کے اور تخفیف قاف مضمومہ کے
یعنی پس اعتماد کرو اللہ پر اشارہ ہے طرف قول اللہ تعالے کے وتوکل علی الحی الذی لا یموت ترجمہ اور اوسی سی پس امید رکھو یعنی نہ امید رکھو سوا اوسکی سے کہ
لا الہ الا اللہ یا اوسکی پاس سی پس امید رکھو ثواب کی اور نہیں ہے مصیبت زدہ مگر وہ شخص کہ محروم کیا گیا ہی ثواب سے ف یعنی دنیا مصیبت زدہ مصیبت نہیں ہے
بسبب پائی جانی ثواب آخرت کے اور مصیبت زدہ حقیقی وہ ہی کہ کوئی صبر نکری اور ثواب سے محروم رہی اور صبر معتبر اللہ تعالی کی نزدیک وہ ہی کہ ہو پہلی صدمہ میں ترجمہ پس کہا
علی رضی اللہ عنہ نے کہ آیا جانتے ہو تم کہ کون ہی یہہ شخص تعزیت کرنیوالا یہہ خضر ہیں ف کہ دیا ہے تعزیت اصحاب اور اہل بیت آنحضرت کے اس میں ظاہر سیاق کلام سے
یہہ سمجھا جاتا ہے کہ مراد علی سی امیر المومنین علی رضی ہوں کہ حاضر تہی اوسوقت اور احتمال ہی کہ امام علی زین العابدین ہوں کہ وقت روایت کرنی حدیث کی حاضر تہی مجلس
اپنی سے کہا واللہ اعلم ترجمہ نقل کی بیہقی نے دلائل النبوۃ میں ف اور حصن حصین میں بیچ سیاق مستدرک کی لایا ہی کہ جب وفات پائی آنحضرت صلعم نے تعزیت کی انکو
وہاں ہی ملائکہ نی اور ذکر کی یہہ عبارت کہ حدیث میں مذکور ہوئی بعد اوسکی لایا ہی یعنی اور روایت ہی کہ آیا ایک مرد سفید ریش جسیم خوش شکل پس پہلانگا
لوگوں کی گردنوں پر اور رویا پہر التفات کیا طرف صحابہ کے اور کہا ان فی اللہ عزاء پس کہا علی اور ابو بکر نے کہ یہہ خضر ہیں اور یہہ دلالت کرتی ہی اسپر کہ مراد علی سے پہلی حدیث میں
علی مرتضی ہیں باب یہہ باب ہی بیچ تتمات اور لواحق پہلی باب کے **الفصل الاول** پہلی فصل عن عائشۃ رض قالت ما ترک رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم دینارا ولا درہما ولا شاۃ ولا بعیرا ولا اوصی بشیء رواہ مسلم روایت ہی عائشہ رض سے کہ کہا نہیں چھوڑی رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نے بعد وفات کی دینار اور نہ درہم اور نہ بکری اور نہ اونٹ اور نہ وصیت کی ساتھہ کسی چیز کی نقل کی مسلم نے ف یعنی قسم مال سے کہ نہیں چھوڑا کہ
او وصیت کریں اور جو کچہہ مال بنی نضیر اور فدک اور مانند انکی کی تہا آنحضرت صلعم نے حالت حیات میں صدقہ کر دیا تہا مسلمانوں پر بعد از نفقہ عیال کی وقت م
کہا تو وی کی کہ اور روایت میں آیا ہی کہ ذکر کیا لوگوں نے حضرت عائشہ کے آگی کہ علی تہی وصی پس کہا عائشہ نے کہ کب وصیت کی اونکو حال آنکہ تہی میں تکیہ آنحضرت کے
یہاں تک کہ وفات پائی آپ نے پس کب وصیت کی اور بعضی لا اوصی بشیء کی یہہ نہیں وصیت کی تہائی مال اپنی کی اور نہ غیر اوسکی کی اسلیئے کہ نہیں تہا انکی پاس مال اور نہ وصیت کی
علی کو اور نہ غیر انکی کو خلافت اور چیز کی کہ گمان کرتی ہیں شیعہ پس اسپر حال نہیں ہی ہم وصیت کرنی آنحضرت کی ساتھہ کتاب اللہ کی اور وصیت اونکی اسلی اہل بیت کی
اور نکالنی یہود کی جزیرہ عرب سے اور روا رکھنے احسان کرنے کی ایلچیوں کی نہیں ہیں مراد اور قول سے ولا اوصی اور یہہ جو نقل کیا ہی بعضی علماء نے کہ آنحضرت کی لیئے
اونٹ تہی اور دس اونٹنیاں تہیں کہ رکہا تہا انکو نوح مدینہ میں اور لاتی تہی لوگ دودہ انکا ہر شب اور تہیں انکی لیئے سات بکریاں پہنچتی تہی دودہ انکا
پس نہیں صلاحیت رکہتی ہی واسطی معارضہ اس حدیث کے اور اگر صحیح بہی ہو تو حمل کیا جاویگا اسپر کہ وہ اونٹ صدقہ کے اور اصحاب فقراء اہل صفہ وغیرہم میں تہی
پیا کرتی تہی دودہ انکا وعن عمرو بن الحارث اخی جویریۃ قال ما ترک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عند موتہ دینارا ولا درہما ولا عبدا
ولا امۃ ولا شیئا الا بغلتہ البیضاء وسلاحہ وارضا جعلہا صدقۃ رواہ البخاری
اور روایت ہی عمرو بن الحارث سے کہ صحابی تہی بہائی جویریہ کے کہ آنحضرت کی بیوی تہیں کہا کہ نہیں چہوڑی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نزدیک وفات اپنی کی
دینار اور نہ درہم اور نہ غلام اور نہ لونڈی یعنی رق میں ف یعنی مملوک پس اس سے معلوم ہوا کہ یہہ خبر دیتی ہیں کہ حضرت کی بردے لونڈی آیا ہی یا تو وہ مر گئی
ہونگی یا آزاد کر دیا ہوگا انکو ترجمہ اور نہ اور کچہہ مگر خچر اپنا کہ سفید تہا اور اسکو دلدل کہتی تہی مقوقس حاکم اسکندریہ نے بطور تحفہ کی بہیجا تہا اور اسکو ہتھیار
ف یعنی جو کہ خاص تہی حضرت کے پہننی کی مانند تلوار اور نیزی اور زرہ اور خود اور عصا بہالا اور بعضی روایتوں میں خاص زرہ ہی واقع ہوئی ہی کہ یہود
کی پاس گرو تہی اور شاید کہ یہہ حصر اضافی ہی یعنی آوپر اعتبار کرنی اور ایسی چیزوں کے مانند کپڑوں اور اسباب گہر کے والا ثابت ہوا ہی کہ حضرت کے پہو

پہر سبو وغیرہ کو اپنی جگہہ پر مدد کو رہین ترجمہ زمین گرد اتا تہا اوسکو صدقہ نقل کی یہ بخاری نی ف ع کہا ایک شارح نے کہ ضمیر جعلہا کی پہرتی ہی طرف خیبر و فدک
کی کہیدار ف یعنی خیبر اور ہتیار اور زمین کیطرف اور ظاہر متبادر یہہ ہے کہ ضمیر پہرتی ہی زمین کیطرف کہا عسقلانی نے یعنی تصدیق کیا منفعت زمین کو بیچ احکام اوسکا
حکم وقف کا اور معنی یہہ ہین کہ آنحضرت نے کہا زمین کو اپنی حیات مین صدقہ جاریہ باقیہ اوسکی قائم رہنی تک پس ہمیشہ رہیگا ثواب صدقہ کا ساتہہ دوام اوس کے
پس نہین منافی ہی یہہ کہ سوا زمین کی اور املاک اونکی نفس ہوتے ہے ہو جانیگی صدقہ لیکن لا یخفی کہا علامہ کرمانی نے شرح بخاری مین کہ وہ ادا کے زمین وادی قری کی تہی
اور حصہ حضرت کا خمس خیبر سے اور حصہ اونکا زمین بنی نضیر سے اور ضمیر جعلہا کی پہرتی ہی طرف تینونکی نہ طرف زمین کے فقط اسلیے کہ آنحضرت نے فرمایا ہے کہ ہم جماعت انبیا
کی نہین میراث چہوڑتے ہین جو کچہہ چہوڑتے ہین ہم صدقہ ہوتا ہی انتہے اور قریب ہے کہ آویگی تحقیق اسکے وعن ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم قال لا تقتسم ورثتی دینارا ما ترکت بعد نفقۃ نسائی ومؤنۃ عاملی فہو صدقۃ متفق علیہ اور روایت ہے ابو ہریرہ سے کہ تحقیق رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہین بانٹینگے وارث میرے بعد مرنی میرے کی دینار ف اسلیے کہ نہین چہوڑونگا مین بعد مرنے اپنی کی دینار کہ اونکو بانٹین
اونکو پس یہہ اخبار ہی حقیقۃ اور احتمال نہی ہی کہ اخبار ہو معنون کا رہتی ہی یعنی نہین بانٹین وارث میرے دینار یہہ بیان کیا سبب کا بعد اسکے بطور
کے جو چیز کہ چہوڑ دین پہیچ خرچ عورتون اپنی کی اور بعد اجرت عامل اپنی کی پس وہ صدقہ ہی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف ع بیبیان آنحضرت
صلعم کے بیچ حکم عدت والی عورتونکے نہین اسلیے کہ نہین جائز تہا اونکو نکاح کرنا بعد آنحضرت کے پس جاری ہوا اونکے لیے نفقہ اور مراد عامل سے وہ ہین کہ خلیفہ ہو
بعد حضرت کے پس وہ صرف کرین ترکہ اپنی مصارف مین اور پہنچا دین اوسکو مستحقونکو تبین جن پر آنحضرت صرف کرتی تہی اور آنحضرت لیتی تہی نفقہ اپنی اہل کا
صفایا مین سے کہ تہا حضرت کے لیے اموال بنی نضیر اور فدک سے اور صرف کرتی باقی کو مسلمانونکے مصالح مین پہر متولی ہوے اوسکی ابوبکر پہر عمر اسیطرح پہر جبکہ نوبت خلافت کی
پہنچی طرف عثمان کے رضی اللہ عنہ پروا نہوئی اوس بسبب مال نہی کے پس جاگیر کردیا اوسکو مروان وغیرہ اقارب اپنی کے لیے پس ہمیشہ رہا اونکی قبضہ مین یہانتک کہ پہیرا اوسکو عمر بن عبد العزیز
یعنی بطور سابق کے مصارف مین کردیا پس حاصل حدیث یہہ ہے کہ جو کچہہ باقی رہی بعد نفقہ بیویون میری اور اجرت عاملون میری کے وہ صدقہ ہے کہ صرف کیا جاوے فقرا پر جیسا کہ
حالت حیات مین تہا وعن ابی بکر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا نورث ما ترکناہ صدقۃ متفق علیہ اور روایت ہے ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ
فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ میراث نہین پائی جاتی ہے جو کچہہ چہوڑین ہم یعنی تسم ال سے صدقہ ہے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف ع یعنی صرف کیا
جاویگا فقرا و مساکین پر اسلیے کہ ہم جماعہ فقرا سے ہین اور شرط فقر سی نزدیک صوفیہ کے یہہ ہے کہ وہ مالک نہو کسی چیز کا پس جو کچہہ اوسکے ہاتہہ مین ہے یا تو امانت ہے
یا وقف ہے اور صدقہ اور بعضون نے کہا کہ اسلیے کہ کوئی اونکا وارث نہین ہے تاکہ نا خوش نہو اونکی مرنی سے کوئی اونکے وارثون سے بسبب لینے ترکہ اونکی کو اور یہہ حدیث ابو بکر صدیق
نے بیچ وقت طلب کرنے فاطمہ زہرا کے میراث کو روایت کی اور کہا کہ مین خلیفہ آنحضرت کا ہون جس جگہہ کہ آنحضرت صرف کرتی تہی مین بہی کرتا ہون اور غمخواری تمہاری
بہی کرتا ہون جیسا کہ آنحضرت کرتی تہی اور مین نے آنحضرت سے سنا ہے کہ ہمارے لیے یعنی انبیا کی لیے میراث نہین ہوتی اور یہہ بات نری حضرت فاطمہ ہی سے نہین بلکہ
ازواج مطہرہ سے بہی کہی جسوقت کہ اونہون نے بہی طلب میراث کی کی اور عمر رضی اللہ عنہ نے تولیت اوسکی عباس اور علی رضی اللہ عنہم کو دی تہی اور جب اونمین نزاع ہوئے اور کہا کہ
بانٹ دو درمیان ہمارے بانٹا نہین حضرت عمر نے اور یہ بانٹی درمیان اونکی چہوڑا اور درمیان تک تولیت اونکے اہل بیت کے ہاتہہ رہی بعد ازان مروانیونکے ظلم و تعدی
سے اونکے ہاتہہ سے جاتا رہا اور یہہ حکم نہ میراث ہونے کا آنحضرت کا نری ابوبکر ہی نے نہین پایا بلکہ ہر ایک صحابی کو بلایا اور سب سے پوچہا سبہون نے یہی حکم کیا اور کہا کہ آنحضرت سے اسیطرح
سنا ہے ہمنے اور یہی قرار پایا جیسا کہ حدیثون مین آیا وعن ابی موسی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال ان اللہ اذا اراد رحمۃ امۃ من عبادہ قبض
نبیہا قبلہا فجعلہ لہا فرطا وسلفا بین یدیہا واذا اراد ہلکۃ امۃ عذبہا ونبیہا حی فاہلکہا
وہو ینظر فاقر عینہ بہلکتہا حین کذبوہ وعصوا امرہ رواہ مسلم اور روایت ہے ابو

خلیفہ ہو اور دوسرے تابع اور یہہ مبالغہ ہی واسطے امر خلافت کے اور تاکید ہی واسطے انتظام کے نہیں بلکہ [illegible] کہا نووی نے کہ یہہ حدیثیں اور مانند انکی دلیل ظاہر
ہین اسپر کہ خلافت مختص ہی ساتھ قریش کی نہیں جائز عقد خلافت غیر انکی کی لیے اور اسپر منعقد ہوا اجماع صحابہ کے زمانہ میں اور بعد انکی اور جسنے مخالفت
اسمین اہل بدعت سے پس وہ حجت لایا گیا ساتھ اجماع صحابہ کے اور بیان کیا آنحضرت صلعم نے کہ یہہ حکم ہمیشہ رہیگا اخیر زمانہ تک جب تک کہ باقی رہینگے دو آدمی
دیکھی اور ظاہر ہوا جو کچھ فرمایا تھا آنحضرت نے اسوقت تک اتھی اور تحقیق یہہ ہی کہ یہہ خبر ہی بمعنی امر کی یعنی چاہیے کہ مسلمان ہوویں چاہیے کہ اتباع کریں اونکا اور
نہ خروج کریں اوپر اونکے والا جاتا رہا امر خلافت قریش سے اکثر شہروں مین کچھ اوپر [illegible] برس کے بعد اور احتمال ہی یہہ کہ محمول ہو یہہ اپنے ظاہر پر اور ہو مقید ساتھ قول حضرت کے
کہ حدیث آئندہ مین ہی ما اقاموا الدین یعنی امر خلافت ہمیشہ قریش مین رہیگا جب تک کہ برپا رکھینگے دین کو اور نہین نکلا امر خلافت قریش کے ہاتھ سے مگر جبکہ مباح سمجھا انہوں نے
دین کی حرام چیزوں کو وعن معاوية قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ان هذا الامر في قريش لا يعاديهم احد
الا كبه الله على وجهه ما اقاموا الدين رواه البخاري اور روایت ہی معاویہ سے کہا اونہوں نے سنا مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے تحقیق
یہہ امر یعنی خلافت قریش مین ہی نہیں دشمنی کریگا اونسے کوئی مگر کہ اوندھا ڈالیگا اوسکو اللہ تعالی اوسکے منہہ کے بل یعنی خوار و ذلیل کریگا اوسکو جب تک کہ قائم رکھینگے قریش
دین کو نقل کی یہہ بخاری نے فتح یعنی تائید و ترویج دینگے احکام دین کو اور شریعت کو اور اگر یہہ نہ کرینگے تو نکل جاویگا یہہ امر اونسے اور مستحق عزل کی ہونگے اور بعضوں نے
کہا کہ مراد اس سے نماز ہی اسلیے کہ اور روایت مین صریح آیا ہی ما اقاموا الصلوة اور اطلاق دین کا اور ایمان کا نماز پر آیا ہی اور بعضوں نے کہا کہ مراد
رغبت دلاتی ہی اونکو نماز کی قائم کرنی پر اور خوف و وحشت دلانی ہی اونکو کہ اگر قائم نہ رکھینگے نماز کو تو شاید کہ یہہ امر اونکے ہاتھ سے نکل جاوے اور لوگ
اونپر غالب آویں وعن جابر بن سمرة قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول لا يزال الاسلام عزيزا الى اثنى عشر
خليفة كلهم من قريش وفي رواية لا يزال امر الناس ماضيا ما وليهم اثنا عشر رجلا كلهم من قريش وفي رواية
لا يزال الدين قائما حتى تقوم الساعة او يكون عليهم اثنا عشر خليفة كلهم من قريش متفق عليه
اور روایت ہی جابر بن سمرہ سے کہ کہا سنا مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے ہمیشہ رہیگا اسلام قوی اور مستقیم بارہ خلیفوں تک کہ وے سب ہونگے
قریش مین سے اور ایک روایت مین ہی کہ ہمیشہ رہیگا کار لوگوں کا یعنی اونکے دین کا کام گذرنیوالا یعنی جاری بنسق عدل و نظام اور صواب اور حق پر جب تک کہ والی یعنی
حاکم ہونگے اونکے بارہ شخص کہ وے سب قریش مین سے ہونگے اور ایک روایت مین ہی ہمیشہ رہیگا دین قائم یہانتک کہ قائم ہو قیامت اور ہوون لوگوں پر حاکم بارہ خلیفہ
سب قریش مین سے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے فتح اس حدیث کی بعضی طرق مین آیا ہی کہ ابوبکر لا یلبث الا قلیلا اشکال کیا ہی علمانے اس حدیث مین کہ ظاہر
اسکے یہہ معلوم ہوتا ہی کہ بارہ خلیفہ بعد آنحضرت کی ہونگے ایک دوسرے کے پیچھے متصل کہ مستقیم ہوویگا امر دین کا اور عزیز ہوا انکے وجود سے اسلام اور جاری ہوون
اونکی عدالت سے احکام باوجود یکہ شہادت نہیں پہنچتی ہی اسپر جو چیز کہ واقع ہوا ہی اسلیے کہ ہوئی آخرین ظالم اور فاسق بنی مروان سے کہ سیرت و طریقہ اونکا اچھا نہ
تھا اور یہہ ہی کہ صحیح روایت مین آیا ہی کہ خلافت [illegible] تیس برس کی [illegible] پھر ہوگی بادشاہت ظلم کی اور اتفاق کیتے ہیں علما اسپر کہ بعد تیس برس کے خلفا نہین
بلکہ بادشاہ اور امرا ہین اور اختلاف کیا ہی اس حدیث کی توجیہ مین کئی اقوال پر پہلا یہہ کہ مراد بارہ شخص ہین کہ قائم ہوئے بعد آنحضرت کی ساتھ سلطنت اور
امارت کے اور انتظام پایا دین نے اونکے سلطنت مین نہ نزاع اور نہ انتشار ہوا اور اختلال بیچ ظاہر ہوا اونکے زمانہ مین اگرچہ بعضے اونمین سے ظالم و بد افعال
تھے اور واقع ہوا اختلال بیچ ولید بن یزید بن عبد الملک بن مروان کی کہ بارہ وان ہی اونکا اور اجماع کیا لوگوں نے اوسپر جسوقت کہ مرا چچا اوسکا
ہشام قریب بیس برس تک لوگ مجتمع رہے اوسکی امارت پر بعد ازان اوٹھے اوسکے [illegible] اور مار ڈالا اوسکو پس منتشر ہوا فتنہ اور متغیر ہوا اوس وقت سے
احوال یہہ کہا قاضی عیاض مالکی نے اور تحسین کی اس قول کی شیخ ابن حجر عسقلانی نے اور کہا کہ ظاہر اقوال کا اس حدیث مین یہی ہی اور ترجیح دیا جاتا ہی اسمین یہہ قول ہی

اور سوید اسکا یہہ ہی کہ جو واقع ہوا ہی بیچ بعضی طرق صحیحہ اس حدیث کی کلہم تجتمع علیہ الناس رہم اور تمام سی انقیاد اور اطاعت اور اتفاق ہی اونکی
بیعت پر اگرچہ یکبارگی ہیبت ہی ہو اور حدیث جو وارد ہی بیچ مدح اونکی تیا ہی اور کی کی نہین ہی باعتبار ورع عدالت اور حقانیت کی بلکہ باعتبار اجتماع اور انتظام
اور اتفاق کی ہی اور وہ خلافت کہ فرمایا ہی حضرت نی تمام ہونا اوسکا تیس برس مین بیچ خلافت کبری ہی کہ خلافت نبوت ہی اور یہہ خلافت امارت ہی اور
ستم اور بعد خلفاء راشدین کی جو امر گذری ہین انکو بہی خلفا کہنا ایچ ہی اگرچہ مجازا ہی جیسیکہ خلفای عباسیہ کہتے تہی انتہی پوشیدہ نرہی کہ یہہ قول خالی
نہین ہی عدم مناسبت سے ساتہہ سیاق حدیث کی کہ فرمایا لایزال الاسلام عزیزا و لایزال الدین قائما اگرچہ مناسب ہی ساتہہ روایت لایزال الناس ماضیا کی اور حدیث صریح ہی
بیچ مدح اونکے ساتہہ صلاح دین کی اور ظہور حق کی اور قوت اسلام کی بیچ زمانہ اونکی کی بسبب عدالت اونکی کی واللہ اعلم اور تیسرا یہہ مراد خلفاء عادل اور امراء صالح ہین کہ مستحق خلافت کے حقیقت ہی
ہین لیکن لازم نہین کہ بعد آنحضرت کی ایک دوسری کی پیچہی متصل ہون شاید کہ یہہ عدد تمام ہوا ایک زمانہ تک اگرچہ قریب قیامت تک ہو اور توربشتی نی کہا کہ راہ سے اس حدیث
مین اور اور حدیثونمین کہ اس باب مین وارد ہوئی ہین یہی ہی تیسرا یہہ مراد پائی جانا اونکا ہی بعد موت مہدی کی اور یہہ خبر ہی مخبر صادق کی اوس حال کی
اور ایک حدیث مین آیا ہی کہ جب مرینگی مہدی مالک ہونگی مرکی پانچ مرد اولاد سبط اکبر یعنی امام حسن کی سی پہر مالک ہونگی پانچ مرد اولاد سبط اصغر یعنی
امام حسین شہید کی سی پہر وصیت کریگا آخر اونکا ایک شخص کو اولاد حسن سی پہر مالک ہوگا بعد اوسکی فرزند اوسکا اور پورا ہوگا ساتہہ اوسکی عدد بارہ کا اور ہر ایک اونمیں سے
امام عادل ہادی مہدی ہوگا اور یہہ ایک توجیہ مقبول ہی اگر صحیح ہو یہہ حدیث کہ وارد ہوئی ہی اس مین اور روایت کیا گیا ہی ابن عباس سی بیچ وصف مہدی کی
کہ نابود کریگا اللہ تعالی اوسکی وجود سے ہر غم و اندوہ کو اور دور کریگا اوسکی عدل سے ہر جور و فساد کو بعد ازان والی امر کی بعد اوسکی بارہ آدمی ڈیڑہ سو برس تک
ہونگی چوتہا یہہ کہ مراد وجود اس عدد کا ہی ایک عصر مین کہ اتباع اور اطاعت کرینگی ہر ایک کی ایک جماعت اور یہہ تاویل اسکی یہہ وجہ ہی نزدیک ہی کہ ہونگی بعد میرے خلیفہ اور بہت
ہونگی مقصود آنحضرت کا خبر دینا ہی ساتہہ عجیب فتنون کی کہ بعد اونکی ظاہر ہونگی حتی کہ ایک زمانہ مین بارہ خلیفہ ہونگی اور مراد یہہ ہی کہ امر دین منتظم ہوگا اور اسلام عزیز اس
زمانہ تک اور اس زمانہ مین اختلال واقع ہوگا توجیہات سابق مین معنی یہہ ہونگی کہ بیچ زمان دولت ان بارہ کے انتظام ہوگا اور بعد اونکے اختلال ہی یہہ ہی جو کچہہ شارحین
نی ذکر کیا ہی بیچ شرح اس حدیث کی واللہ اعلم بمراده و رسوله اور شیعہ نی حمل کیا ہی ان بارہ کو اسپر کہ یہہ اہل بیت نبوت سے ہونگی ولی امر ہی اگرچہ نہو اونکی خلافت
حقیقتہ یا استحقاق ہی اول اونکی علی ہین پہر حسن پہر حسین پہر زین العابدین پہر محمد باقر پہر جعفر صادق پہر موسی کاظم پہر علی رضا پہر محمد تقی پہر علی نقی پہر حسن عسکری پہر محمد مہدی
رضوان اللہ علیہم اجمعین وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غِفَارُ غَفَرَ اللّٰهُ لَهَا وَاَسْلَمُ سَالَمَهَا اللّٰهُ وَعُصَيَّةُ
عَصَتِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ غفار ساتہہ زیر غین معجمہ کے اور فا کی نام ایک قبیلہ
کا ہی اور ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ انہیں مین سے ہین دعا کی آنحضرت نی اونکی لیے اور فرمایا ترجمہ کہ بخشی خدا تعالی اونکو فائدہ چونکہ تہی غفار متہم ساتہہ چوری
کے مال حجاج کی پس دعا کی آنحضرت نی اونکی لیے کہ محو کری ان سی یہہ گناہ اور بخشی اونکو اور احتمال رکہتا ہی کہ اخبار ہو مغفرت الہی سے اونکی لیے یعنی بخشا اونکو اللہ
ترجمہ اور اسلم بہی فتحہ سے نام ایک قبیلہ کا ہی کہ نسبت جو اوسکی طرف کہتی ہین اونکو اسلمی کہتی ہین ترجمہ صلح کری اونسے خدا تعالی فائدہ یعنی معاملہ کرے
اونسی ساتہہ ایک چیز کی کہ موافق ہو یعنی سلامت رکہی اونکو آفات سے اور ایذا نہ دی اونکو اور دعا اونکی لیے اسطرح اسلیے کہ وہ اسلام لائی تہی بغیر لڑائی کی
اور یہہ احتمال خبر کا رکہتا ہی ترجمہ اور عصیہ نی معصیت کی خدا کی اور اوسکی رسول کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی فائدہ اور یہہ ایک قبیلہ ہی کہ قاریوں کو
بیر معونہ پر قتل کیا اور آنحضرت صلعم بد دعا کرتی تہی اونپر قنوت مین اور یہہ اخبار ہی قطعًا اور احتمال دعا کا نہین کہتا لیکن مین اظہار اونکی شکایت کا ہی
کہ مستلزم ہو دعا کرنیکو اونپر ساتہہ خوار ہونیکی ساتہہ گناہ کرنیکے وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُرَيْشٌ وَالْاَنْصَارُ
وَجُهَيْنَةُ وَمُزَيْنَةُ وَاَسْلَمُ وَغِفَارُ وَاَشْجَعُ مَوَالِيَّ لَيْسَ لَهُمْ مَوْلًى دُوْنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی ابوہریرہ سی کہا

ہیں دونوں قبیلے بیچ حال لڑنے کی ساتھ کفار کی اور نہ خیانت کرتے ہیں غنیمت میں وہ محبوب ہیں یعنی صحیح ہیں بری سنت اور طریقے کی یا کبیرہ وستوں میں سے ہیں اور میں اونسے ہوں نقل کی یہہ ترمذی نے اور کہا کہ یہہ حدیث غریب ہے ف ع یعنی اونکی دوستی اور اوس سے گناہ کرنا ہے اوپر کہ وہ متقی ہیں موجب قول اللہ تعالیٰ کی
اِنْ اَوْلِیَاءُہٗ اِلَّا الْمُتَّقُوْنَ **وعن** اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْاَزْدُ اَزْدُ اللّٰہِ فِی الْاَرْضِ یُرِیْدُ
النَّاسُ اَنْ یَّضَعُوْھُمْ وَیَاْبَی اللّٰہُ اِلَّا اَنْ یَّرْفَعَھُمْ وَلَیَاْتِیَنَّ عَلَی النَّاسِ زَمَانٌ یَقُوْلُ الرَّجُلُ یَا لَیْتَ اَبِیْ کَانَ
اَزْدِیًّا وَیَا لَیْتَ اُمِّیْ کَانَتْ اَزْدِیَّۃً رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ
اور روایت ہے انس سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ازد شنوءہ ازد اللہ کے ہیں یعنی لشکر اوسکے اور انصار دین اوسکے کی زمین میں ف ع ح نسبت کیا اونکو طرف اللہ تعالیٰ کی یا تو بسبب مشہور ہونے اونکو کی ساتھہ اس لقب کے یا واسطے بزرگی کی جیسیکہ ناقۃ اللہ بسبب ہونے اونکی کی لشکر خدا کی اور مددگار دین اوسکے کی اور رسول اوسکے کی اور بعضوں نے کہا کہ ازد اللہ یعنی اسد اللہ کے ہے کہ شیر معرکہ شجاعت و دلاوری کی ہیں ترجمہ چاہتے ہیں لوگ کہ حقیر و ذلیل کریں اونکو اور انکار کرتا ہے اللہ تعالیٰ یعنی نہیں چاہتا مگر کہ بلند مرتبہ کرے اونکو اور البتہ آویگا لوگوں پر ایک زمانہ کہ کہیگا مرد یعنی اوس زمانہ میں ہے کاش کہ ہوتا باپ میرا قبیلہ ازد سے اے کاش کہ ہوتی ماں میری ازد سے نقل کی یہہ ترمذی نے ف ح یعنی مرتبہ ازد کا ایسا بلند ہوگا کہ لوگ اونپر رشک لیجاوینگے اور آرزو کرینگے کہ کاش ہم اونمیں سے ہوتے **وعن** عِمْرَانَ بْنِ حُصَیْنٍ قَالَ مَاتَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَھُوَ یَکْرَہُ ثَلٰثَۃَ اَحْیَاءٍ ثَقِیْفٍ وَبَنِیْ حَنِیْفَۃَ وَبَنِیْ اُمَیَّۃَ رَوَاہُ
التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ اور روایت ہے عمران بن حصین سے کہ کہا وفات ہوئی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اس حالمیں کہ وہ ناخوش رکھتے تھے تین قبیلوں کو ثقیف کو اور بنی حنیفہ کو اور بنی امیہ کو نقل کی یہہ ترمذی نے اور کہا کہ یہہ حدیث غریب ہے ف ع ح کہا علما نے کہ ناخوش رکھا ثقیف کو اسلیے کہ حجاج بن یوسف ظالم مشہور اونمیں سے پیدا ہوا اور بنی حنیفہ کو مکروہ رکھا اسلیے کہ مسیلمہ کذاب اونمیں سے تہا اور بنی امیہ کو بسبب اسکے کہ پیدا ہوا اونمیں سے عبید اللہ بن زیاد کہ جو سبب تہا قتل امام حسین کا بڑا ہی پلید تہا آیا ہے کہ لایا گیا اوسکے پاس سر مبارک حضرت امام حسین کا پس رکہا اوسکو ایک طشت میں اور شروع کیا اوسکو چہیڑنا ایک چہڑی سے کہا ترمذی نے جامع میں کہا عمارہ بن عمیر نے کہ جب لایا گیا سر عبید اللہ بن زیاد کا اور ہمراہ اوسکے سر اوسکے ساتھیوں کا رکھے گئے اور میں گیا اونکے پاس اور وہ کہتے تھے آیا آیا پس ناگہاں ایک سانپ آیا یہاں تک کہ داخل ہوا عبید اللہ بن زیاد کی نتہنی میں پس ٹہہرا تہوڑی سی دیر پہر نکلا اور چلا گیا یہاں تک کہ غائب ہوا پہر کہا اونہوں نے کہ آیا یہہ سانپ پس کیا پہر ویسا ہی یعنی آیا اور کر گیا اور نکل گیا دو یا تین بار اسیطرح کیا اور
ہر اس کہنے والے سے کہ یزید پلید بہی باوجودیکہ بنی امیہ میں سے تہا اور اوسکو کرنا کیا چاہیے تہا کہ اوسکو بہی ذکر کرتے کہ امیر عبید اللہ کا تہا اور جو کچہہ عبید اللہ نے کیا اوسکے امر و رضا سے کیا اور باقی بنی امیہ بہی بنی ابو سفیان میں کچہہ قصور نہیں کیا یزید و عبید اللہ کو کیا کہیں وہ حدیث میں آیا ہے کہ آنحضرت نے خواب میں دیکہا کہ بندر منبر شریف پر بازی کرتے ہیں اور تعبیر اوسکی ساتہہ بنی امیہ کی اور بہت سی باتیں ہیں کہانتک کہیں **وعن** ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
فِیْ ثَقِیْفٍ کَذَّابٌ وَّمُبِیْرٌ قَالَ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ عِصْمَۃَ یُقَالُ الْکَذَّابُ ھُوَ الْمُخْتَارُ بْنُ اَبِیْ عُبَیْدٍ وَالْمُبِیْرُ ھُوَ الْحَجَّاجُ بْنُ
یُوْسُفَ وَقَالَ ھِشَامُ بْنُ حَسَّانٍ اَحْصَوْا مَا قَتَلَ الْحَجَّاجُ صَبْرًا فَبَلَغَ مِائَۃَ اَلْفٍ وَّعِشْرِیْنَ اَلْفًا رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ
وَرَوٰی مُسْلِمٌ فِی الصَّحِیْحِ حِیْنَ قَتَلَ الْحَجَّاجُ عَبْدَ اللّٰہِ بْنَ الزُّبَیْرِ قَالَتْ اَسْمَاءُ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنَا اَنَّ فِیْ
ثَقِیْفٍ کَذَّابًا وَّمُبِیْرًا فَاَمَّا الْکَذَّابُ فَرَاَیْنَاہُ وَاَمَّا الْمُبِیْرُ فَلَا اِخَالُکَ اِلَّا اِیَّاہُ وَسَیَجِیْءُ تَمَامُ الْحَدِیْثِ فِی الْفَصْلِ الثَّالِثِ
اور روایت ہے ابن عمر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ثقیف میں ہے ایک بڑا جہوٹا اور ایک مفسد بڑا کہ کہا [illegible]
تمیں جہوٹا اور بڑا کو کہ کہا جاتا ہے یعنی علما کہتے ہیں کہ مراد جہوٹے سے مختار بن ابی عبید ہے اور بڑا [illegible]

ابن حسان نے کہ فقیہ ہیں اور امام اہل حدیث سے بڑا علم رکھتے تھے حدیث کا اور بہت بزرگ تھے شمار کیا ہے لوگوں نے اونکو جو کہ قتل کیا ہے حجاج نے
قید اور بند کر کے یعنی نہ معرکہ میں پس پہنچا ہے عدد اونکا ایک لاکھ بیس ہزار کو سوائے اونکی کہ معرکہ میں مارے گئے اور کہتے ہیں کہ نکلی اوسکی قیدخانہ
میں سے پچاس ہزار آدمی اور اوسکی قیدخانہ میں چھت نہ تھی تمام ترجمہ نقل کی یہہ ترمذی نے اور نقل کی مسلم نے اپنی صحیح میں حدیث کہ قتل کیا حجاج نے عبد اللہ
بن زبیر کو کہا اسما نے یعنی زبیر کی ماں نے کہ بیٹی حضرت صدیق کی ہیں آنحضرت نے حدیث کی ہمکو یہہ کہ ثقیف میں ایک بڑا جھوٹا ہوگا اور ایک مفسد ہلاک کرنیوالا
ای بڑا جھوٹا پس دیکھا ہمنے اوسکو مراد کہتیں تھیں اوس سے مختار کو اور مفسد ہلاک کرنیوالا پس نہیں گمان کرتی ہیں مگر تجکو ای حجاج اور قریب ہے کہ آویگی تمام حدیث
تیسری فصل میں شرح جاننا چاہیے کہ حجاج ساتھ زبر ح کے بیٹا یوسف کا ثقفی ہے کہا مولف نے کہ وہ عامل تھا عبد الملک بن مروان کا عراق
و خراسان پر اور بعد اوسکے ابن اوسکے کا عامل ہوا اور مرا واسط میں بیچ مہینے شوال کے سنہ پچانوے میں اور عمر اوسکی چوّن برس کی تھی اور باقی احوال حجاج کا مشہور
ہے حاجت اوسکی ذکر کرنے کی نہیں اور مختار بن ابی عبید بن مسعود ثقفی کا احوال یہہ ہے کہ باپ اوسکا جلیل القدر صحابیوں میں سے تھا اور ولادت مختار کی سال ہجرت میں
اور نہیں ہے اوسکو صحبت اور روایت یعنی وہ صحابی نہیں ہے اور نہ آنحضرت سے حدیث روایت کی اور ابتدا میں وہ مشہور تھا ساتھ علم اور فضل کے اور خیر کے لیکن باطن اوسکا
برخلاف اسکے تھا یہانتک کہ جدا ہوا عبد اللہ بن زبیر سے اور طلب امارت کی اور رغبت دنیا میں کی اور ظاہر کیے باطن کے خباثتیں یعنی فساد اور آثار اور بطلان عقیدہ
تاکہ سمجھیں کہ ظاہر ہوئیں اوس سے بہت ایسی چیزیں کہ مخالف تھیں دین کے نہیں اور بڑا جھوٹا نکلا یہانتک کہ کہتے ہیں کہ دعوی نبوت اور آنیکا وحی کا کیا کوفہ میں
اور تھا باپ اوسکا امیر اسلام میں بیچ زمانہ عمر کے اور رہتا تھا مختار بیچ صحبت چچا اپنے کی اور موافقت کرتا تھا اوسکی بیچ عقیدہ صحیحہ اور محبت کرنے کی
ساتھ اہل بیت کے بعد اوسکے کہ پہلی عداوت رکھتا تھا اور کینہ میں مشہور تھا اونکی عداوت میں اور بعد از شہادت امام حسین کے اظہار محبت کیا اور بدلہ لیا شہداء کربلا
کا یزید پلید سے اور بہت لوگوں کو حسین کے قتل کیا اور کہتے ہیں کہ سبب اوسکا طلب دنیا اور طلب امارت تھا اور سنہ سڑسٹھ میں مصعب بن زبیر کی ہاتھ سے مارا گیا
کوفہ میں اور علما اوسکو کذابوں میں سے شمار کرتے ہیں اس حدیث سے یعنی یخرج من ثقیف کذاب و مبیر کو اور مبیر حجاج پر حمل کرتے ہیں واللہ اعلم **وعن** جابر قال قالوا
یا رسول اللہ احرقتنا نبال ثقیف فادع اللہ علیہم قال اللہم اہد ثقیفا رواہ الترمذی اور روایت ہے جابر سے کہ کہا بعض صحابہ نے یا رسول اللہ جلا دیا
ہمکو ثقیف کی تیروں نے پس بد دعا کیجیے اللہ تعالی کی جناب میں ثقیف پر کہا آنحضرت نے یا الہی ہدایت کر ثقیف کو یعنی طرف اسلام اور اطاعت احکام
نقل کی یہہ ترمذی نے **وعن** عبد الرزاق عن ابیہ عن میناء عن ابی ہریرۃ قال کنا عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم فجاءہ رجل
احسبہ من قیس فقال یا رسول اللہ العن حمیرا فاعرض عنہ ثم جاءہ من الشق الآخر فاعرض عنہ ثم جاءہ من الشق الآخر
فاعرض عنہ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم رحم اللہ حمیرا افواہہم سلام وایدیہم طعام وہم اہل امن
وایمان رواہ الترمذی وقال ہذا حدیث غریب لا نعرفہ الا من حدیث عبد الرزاق ویروی عن میناء ہذا احادیث مناکیر
اور روایت ہے عبد الرزاق بن ہمام سے کہ بڑے عالم ہیں کثیر التصانیف نقل کی اپنے باپ سے یعنی ہمام بن نافع تابعی سے کہ نقل کی میناء سے اوس نے
ابی ہریرہ سے کہ کہا ابو ہریرہ نے تھے ہم نزدیک پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس آیا آنحضرت کے پاس ایک شخص کہ گمان کرتا ہوں میں اوسکو قیس سے کہ نام ایک قبیلہ کا
ہے پس کہا اوسنے یا رسول اللہ لعنت کرو حمیر پر یعنی بد دعا کرو اونپر رحمت سے دور ہونیکی پس منہ پھیر لیا آنحضرت نے اوس شخص کی طرف سے پھر آیا وہ شخص آنحضرت کے سامنے اور
طرف سے پس منہ پھیر لیا اوس سے پھر آیا آنحضرت کے سامنے اور طرف سے پس منہ پھیر لیا اوس سے یعنی اعراض کیا اوس سے دونوں جانبوں سے پھر فرمایا آنحضرت نے
کہ رحمت کرے اللہ تعالی حمیر پر منہ اونکے سلام سے بھرے اور ہاتھ اونکے طعام سے شرح یعنی آپسمیں منہ سے جب ملاقات کرتے ہیں السلام علیک کہتے ہیں اور طعام دیتے ہیں لوگوں کو اپنے ہاتھوں سے یعنی
جامع صفت تواضع اور سخاوت کے ہیں کہ اصل ہر نیکی اور خوبی ہے اور ادا کرنی حقوق لوگوں کی ہے تمام وہ ہیں اہل امن مضرت سے اور اہل ایمان کہ ایمان کامل
رکھتے

رکہتے ہیں نقل کی یہہ ترمذی نے اور کہا کہ یہہ حدیث غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اوسکو مگر حدیث عبدالرزاق سے اور روایت کی جاتی ہیں اس میناء سے حدیثیں منکر یعنی اگرچہ
عبدالرزاق فقیہہ ہے اور ثقہ ہے لیکن میناء ضعیف ہے وَعَنْهُ قَالَ قَالَ لِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّنْ أَنْتَ قُلْتُ مِنْ
دَوْسٍ قَالَ مَا كُنْتُ أَرَى أَنَّ فِي دَوْسٍ أَحَدًا فِيهِ خَيْرٌ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور یہہ بہی روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلے
اللہ علیہ وسلم نے کس قبیلہ میں سے ہے تو کہا میں نے دوس میں سے کہ نام ایک قبیلہ کا یمن میں ہے آپ نے فرمایا یعنی ازراہ تعجب کے نہ تہا میں گمان کرتا کہ قبیلہ دوس میں
کوئی شخص ہو کہ اوسمیں بہلائی ہو نقل کی یہہ ترمذی نے ف ح اسمیں تعریف ہے ابو ہریرہ کی اور مذمت دوس کی کہ اگر ابو ہریرہ نہوتے تو اوسمیں بہلائی نہوتی
وَعَنْ سَلْمَانَ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُبْغِضْنِي فَتُفَارِقَ دِينَكَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ كَيْفَ أُبْغِضُكَ
وَبِكَ هَدَانَا اللّٰهُ قَالَ تُبْغِضُ الْعَرَبَ فَتُبْغِضُنِي رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَهٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ
اور روایت ہے سلمان فارسی سے کہ کہا فرمایا مجکو پیغمبر خدا صلعم نے کہ دشمن نرکہ تو مجکو پس جدا ہو جائیگا تو اپنی دین سے عرض کیا میں نے کہ یا رسول اللہ کیونکر دشمن رکہونگا
میں آپکو یعنی کیونکر متصور ہو مجسے دشمن رکہنا آپکا حال آنکہ آپ حبیب اللہ کے اور محبوب رب کے ہیں اور بسبب آپکے راہ دکہائی ہمکو خدا تعالیٰ نے یعنی اسلام اور تمام
اچہی احکام کی فرمایا حضرت نے دشمن رکہیگا تو عرب کو پس دشمن رکہیگا مجکو نقل کی یہہ ترمذی نے اور کہا کہ یہہ حدیث غریب ہے ف ع یعنی جبکہ دشمن رکہو گی عرب کو تو
اوسکی ضمن میں مجکو دشمن رکہنا بہی لازم آجائیگا پس دشمن رکہنا تیرا مجکو اس معنی کر ہے کہ دشمن رکہی عرب کا حاصل یہہ کہ بغض عرب کہبی ہوتا ہے سبب سید الخلق کی بغض کا
پہنچنا چاہے اس آفت سے تا نہ پڑے خرابی عظیم میں اور ظاہر سلمان سے بسبب عجمیت اور فارسیت اصل اپنی کی یہہ ڈر کہ ادنیٰ بے ادبی نسبت عرب کے یا بعضے اعراب کے
سرزد ہووے ہووا لا بغض حقیقی کیونکر متصور ہووے پس چونکہ صورت بغض کی ہوتی ہے آنحضرت نے اونکو متنبہ کر دیا کہ احتیاط کریں اور بچیں تا نوبت بغض حقیقی کی
نہ پہنچے کہ وہ سبب ہے بغض کا ہو کا فافہم وَعَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ غَشَّ
الْعَرَبَ لَمْ يَدْخُلْ فِي شَفَاعَتِي وَلَمْ تَنَلْهُ مَوَدَّتِي رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ
حُصَيْنِ بْنِ عُمَرَ وَلَيْسَ هُوَ عِنْدَ أَهْلِ الْحَدِيثِ بِذَاكَ الْقَوِيِّ اور روایت ہے عثمان بن عفان سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے
کہ جو کوئی خیانت کرے عرب سے اور خیر خواہی نہ کرے اونکی یا ظاہر کرے خلاف اوسچیز کی کہ دل میں رکہتا ہو اور کینہ رکہے تو نہیں داخل ہوگا میری شفاعت
میں یعنی شفاعت صغری میں اسلیے کہ کبری تو عام ہوگی سبکو لیے اور نہ پہنچے گی اوسکو دوستی میری ف ع یعنی دوست رکہنا میرا اوسکو یا نہیں پہنچیگا اور نہیں حاصل
ہوگا اوسکی لیے دوست رکہنا اوسکا مجکو اور مقصود نفی کمال کی ہے ترجمہ نقل کی یہہ ترمذی نے اور کہا یہہ حدیث غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر حدیث حصین بن
عمر کی سے اور نہیں ہے وہ نزدیک اہل حدیث کے ایسا قوی ف ش ع کہتا ہوں میں پس یہہ حدیث ضعیف ہے اوسکی طریق سے اور وہ معتبر ہے فضائل میں اور اوسکے موید
اور بہت سی حدیثیں آئی ہیں صحیح ہے کہ پہنچتی ہیں اس معنی کو مانند قول آنحضرت کے حب العرب ایمان و بغضهم نفاق نقل کی یہہ حاکم نے انس سے اور طبرانی نے اوسط میں
انس سے روایت کی ہے حب قریش ایمان و بغضهم کفر و حب العرب ایمان و بغضهم کفر فمن احب العرب فقد احبنی ومن ابغض العرب فقد ابغضنی اور طبرانی نے کبیر میں روایت کی
ہے سہل بن سعد سے احبوا قریشا فانه من احبهم احبه الله اور روایت کی حاکم نے مستدرک میں ابو ہریرہ سے بطریق مرفوع کی أَحِبُّوا الْفُقَرَاءَ وَجَالِسُوهُمْ وَ
أَحِبُّوا الْعَرَبَ مِنْ قَلْبِكَ وَلْيَرُدَّكَ عَنِ النَّاسِ مَا تَعْلَمُ مِنْ نَفْسِكَ اور حدیث حسن کی روایت کی ہے احمد نے اپنے
مسند میں اور اقل مرتبہ اسکے سندونکا یہہ ہے کہ ہووے حسن لیس حدیث حسن لغیرہ ہے وَعَنْ أُمِّ الْحَرِيرِ مَوْلَاةِ طَلْحَةَ بْنِ مَالِكٍ قَالَتْ
سَمِعْتُ مَوْلَايَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنِ اقْتِرَابِ السَّاعَةِ هَلَاكُ الْعَرَبِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ
اور روایت ہے ام حریر تابعیہ سے کہ لونڈی آزاد طلحہ بن مالک صحابی کی ہے کہا کہ سنا میں نے اپنے مولے طلحہ سے کہتی تہی کہ فرمایا پیغمبر خدا صلعم نے قرب قیامت

کی علامت نہیں ہے ہلاک ہونا عرب کا ہی نقل کی ترمذی نی ف یعنی مسلمان عرب کا یا جنس عرب کا اور اسمیں اشارہ ہی طرف اسکے کہ غیر عرب تابع اونکی ہیں اور نہیں قائم ہوگی قیامت مگر بری لوگوں پر اور نہیں ہیگا زمین میں ایک شخص کہ کہی اللہ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْمُلْكُ فِيْ قُرَيْشٍ وَالْقَضَاءُ فِي الْاَنْصَارِ وَالْاَذَانُ فِي الْحَبَشَةِ وَالْاَمَانَةُ فِي الْاَزْدِ يَعْنِي الْيَمَنَ وَفِيْ رِوَايَةٍ مَوْقُوْفًا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا اَصَحُّ اور روایت ہی ابوہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ خلافت و بادشاہی قریش میں ہے اور قضا انصار میں ف شارح مراد قضا سی نقابت ہی اسلیے کہ یاران نقبا انصار میں سے مقرر کیے تھے اور بعضوں نے کہا کہ بلکہ مراد قضا سے مشہور کی ہے اسلیے کہ آنحضرت نے معاذ کو قاضی یمن کا کرکے بھیجا تھا اور یہہ ظاہر ہے ترجمہ سے اور بانگ نماز کی قوم حبشہ میں ہے یعنی اسلیے کہ رئیس آنحضرت کی موذنوں کا بلال تھے اور وہ حبشی تھے اور امین پکڑنا اور امین کہنا ازد میں ہی یعنی ازد شنوءہ میں کہ وہ قبیلہ ہی یمن میں اور نہیں منافی ہی یہہ قول بعض راوی کی کہ مراد ازد سے یمن ہے کیونکہ ف ع لیکن ظاہر یہہ ہے کہ کلام راوی سی ارادہ عموم اہل یمن کا ہی اسلیے کہ وہ تحقیق القاب ہیں اور اہل یمن کی ایمان ہے اللہ اعلم اور مقصود یہہ ہے کہ چاہیے ہو کہ یہہ منصب ان قوموں میں ہی چاہییں اور انہیں سے کرنی چاہییں ترجمہ اور ایک روایت میں یہہ حدیث موقوف ہی ابوہریرہ پر نقل کی ترمذی نی اور کہا کہ روایت اسکی بطریق وقف کے صحیح تر ہے اسناد میں حدیث مرفوع سے

## اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُطِيْعٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ لَا يُقْتَلُ قُرَشِيٌّ صَبْرًا بَعْدَ هٰذَا الْيَوْمِ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت ہے ہی عبد اللہ بن مطیع قرشی کہ سادات قریش سی ہیں اپنی باپ سی یعنی مطیع سے کہ صحابی ہیں اور نام اونکا عاصی تھا آنحضرت نے مطیع کہا کہا مطیع نے کہ سنا میں نی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے دن فتح مکہ کی نہ قتل کیا جاویگا کوئی قریشی حبس کرکے یعنی بغیر معرکہ میں قتل کیا جاویگا بعد اس دن فتح کے روز قیامت تک نقل کیا یہہ مسلم نے ف ع کہا حمیدی نے کہ تاویل کی ہی اس حدیث کی بعضی محدثوں نے کہ معنی اسکے یہہ ہیں کہ نہیں قتل کیا جاویگا کوئی قریشی بعد اسدن کی قیامت تک حبس کرکے اسحال میں کہ وہ مرتد ہو اسلام سے ثابت ہو کفر پر اسلیے کہ قریش میں ایسی نہ پائی گئی ہیں کہ قتل کیے گئی ہیں حبس کرکے اگلے زمانہ میں کفر پر بعد آنحضرت کے اور نہیں پائی گئی ہیں اور نہیں ایسی کہ قتل کیے گئے ہوں حبس کرکے اسحالت میں کہ مرتد ہوں اسلام سے اور ثابت ہوں کفر پر انتہی اور معنی یہہ ہیں کہ ایسا نہیں ہونیکا کہ پایا جاوے قریشی مرتد پس قتل کیا جاوے اور مروی ہے اسکی یہہ روایت الشیطان قد ایس من جزیرۃ العرب وَعَنْ اَبِيْ نَوْفَلٍ مُعَاوِيَةَ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ رَاَيْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ الزُّبَيْرِ عَلٰى عَقَبَةِ الْمَدِيْنَةِ قَالَ فَجَعَلَتْ قُرَيْشٌ تَمُرُّ عَلَيْهِ وَالنَّاسُ حَتّٰى مَرَّ عَلَيْهِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ فَوَقَفَ عَلَيْهِ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكَ اَبَا خُبَيْبٍ السَّلَامُ عَلَيْكَ اَبَا خُبَيْبٍ السَّلَامُ عَلَيْكَ اَبَا خُبَيْبٍ اَمَا وَاللّٰهِ لَقَدْ كُنْتُ اَنْهَاكَ عَنْ هٰذَا اَمَا وَاللّٰهِ لَقَدْ كُنْتُ اَنْهَاكَ عَنْ هٰذَا اَمَا وَاللّٰهِ لَقَدْ كُنْتُ اَنْهَاكَ عَنْ هٰذَا اَمَا وَاللّٰهِ اِنْ كُنْتَ مَا عَلِمْتُ صَوَّامًا قَوَّامًا وَصُوْلًا لِلرَّحِمِ اَمَا وَاللّٰهِ لَاُمَّةٌ اَنْتَ شَرُّهَا لَاُمَّةُ سُوْءٍ وَفِيْ رِوَايَةٍ لَاُمَّةُ خَيْرٍ ثُمَّ نَفَذَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ فَبَلَغَ الْحَجَّاجَ مَوْقِفُ عَبْدِ اللّٰهِ وَقَوْلُهٗ فَاَرْسَلَ اِلَيْهِ فَاُنْزِلَ عَنْ جِذْعِهٖ فَاُلْقِيَ فِيْ قُبُوْرِ الْيَهُوْدِ ثُمَّ اَرْسَلَ اِلٰى اُمِّهٖ اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِيْ بَكْرٍ فَاَبَتْ اَنْ تَاْتِيَهٗ فَاَعَادَ عَلَيْهَا الرَّسُوْلَ لَتَاْتِيَنِّيْ اَوْ لَاَبْعَثَنَّ اِلَيْكِ مَنْ يَّسْحَبُكِ بِقُرُوْنِكِ قَالَ فَاَبَتْ وَقَالَتْ وَاللّٰهِ لَا اٰتِيْكَ حَتّٰى تَبْعَثَ اِلَيَّ مَنْ يَّسْحَبُنِيْ بِقُرُوْنِيْ قَالَ فَقَالَ اَرُوْنِيْ سِبْتَيَّ فَاَخَذَ نَعْلَيْهِ ثُمَّ انْطَلَقَ يَتَوَذَّفُ حَتّٰى دَخَلَ عَلَيْهَا فَقَالَ كَيْفَ رَاَيْتِنِيْ صَنَعْتُ بِعَدُوِّ اللّٰهِ قَالَتْ رَاَيْتُكَ اَفْسَدْتَ عَلَيْهِ دُنْيَاهُ وَاَفْسَدَ عَلَيْكَ اٰخِرَتَكَ بَلَغَنِيْ اَنَّكَ تَقُوْلُ لَهٗ يَا ابْنَ ذَاتِ النِّطَاقَيْنِ اَنَا وَاللّٰهِ ذَاتُ النِّطَاقَيْنِ اَمَّا اَحَدُهُمَا فَكُنْتُ اَرْفَعُ بِهٖ طَعَامَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَطَعَامَ اَبِيْ بَكْرٍ مِنَ الدَّوَابِّ وَاَمَّا الْاٰخَرُ فَنِطَاقُ الْمَرْاَةِ الَّتِيْ لَا تَسْتَغْنِيْ عَنْهُ اَمَا اِنَّ رَسُوْلَ

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حدثنا ان فی ثقیف کذابا ومبیرا فاما الکذاب فرایناہ واما المبیر فلا اخالک الا ایاہ قال فقام عنہا فلم یراجعہا رواہ مسلم اور روایت ہی ابی نوفل معاویہ بن مسلم تابعی سی کہ کہا دیکہا مینی عبد اللہ بن زبیر کو اوپر گہاٹی مدینہ کے یعنی سولی پر اور مراد گہاٹی مدینہ کے گہاٹی مکہ کی ہی کہ واقع ہی بیچ راہ اہل مدینہ کے جسوقت کہ وہ آتے ہین مکہ مین پس اضافت عقبہ کی مدینہ کی طرف اسی جہت سی ہی لاش عبد اللہ بن زبیر کی اسطرح پر تہی کہ حجاج ظالم نی اونکو مارا اور جگہہ مذکور مین سولی پر کہنچا اور سلطنت کی گئی جگہہ انکی قبر کی جہون ہین قریب مکہ کے لیکن ثابت نہین کسی کو نشان قبر اونکی اور اسیطرح تمام قبرین صحابہ کہ مکہ کی مقبرہ مین ہین کسی جگہہ معین نہین اور معلوم نہین کہ صحت یہ بات کہ یہاں قبر حضرت خدیجہ کی ہی حال اور گنبد جو اوس پر بنایا گیا ہی باعتقاد روایات بعض اولیاء کی بنایا گیا ہی واللہ اعلم ترجمہ کہا ابو نوفل نی پس شروع کیا قریش نے کہ گذرتی تہی اوپر اونکے اور لوگ بہی گذرتی تہی اوپر یہانتک کہ گذری اوپر عبد اللہ بن عمر پس ٹہری ابن زبیر کی پاس سولی کے پس کہا ابن عمر نی سلام تجہپر ای ابا خبیب تین بار اسیطرح کہا ف ابو خبیب کنیت کی ابن زبیر کی اور یہ کنیت منسوب ہی طرف بڑی بیٹی ابن زبیر کی جسکا نام خبیب تہا اور ایسی معلوم ہوا کہ مستحب ہی تین بار سلام کرنا میت پر اگرچہ پہلی دفن کی ہو ترجمہ آگاہ ہو قسم ہی خدا کی البتہ تحقیق تہا مین منع کرتا مین تجکو اس کام سی تین بار یہی مضمون کہا ف مراد کام سے خروج تہا یعنی دعوی خلافت اور ماجرا یہ ہی کہ عبد اللہ بن زبیر نی کیا کہ یزید سے بیعت نہ کی اور مکہ مین جا رہے اور لاتین ہین تحت التصرف مین لائے اور اسیطرح مروان بعد یزید کی اور عبد الملک سی بعد مروان بیعت نہ کی پس عبد الملک نے حجاج ثقفی کو ابن زبیر پر مکہ مین بہیجا اور حجاج نے اونکو مارا اور سر اونکا مدینہ کو بہیجا اور جسد اونکا مکہ مین سولی پر کہنچا اور یزید نی بہی ایک لشکر مدینہ کے خراب کرنیکو بہیجا اور وہان اونکی کی قتل کے لیے اور اسکو واقعہ حرہ کہتے ہین بہیجا تہا اور وہ لشکر مکہ کو آیا تا عبد اللہ بن زبیر کو مارے اسی میان مین یزید مر گیا پس ابن عمر نی کہا کہ مین تجکو ای ابا خبیب اس معاملہ سی منع کرتا تہا اور تجکو کہتا تہا کہ انجام کار یہہ ہوا مقصود اس کلام سی تاسف و تحسر ہی ابن زبیر کی حال پر اور تشنیع و ملامت ہی اوس جماعت ظالم پر ترجمہ آگاہ ہو قسم ہی اللہ کی تحقیق تہا تو کہ جانتا ہون مین تجکو بہت روزہ رکہنی والا بہت شب بیدار ہونیوالا بہت احسان کرنیوالا قرابتیون سے ف مراد یہ ہی کہ ابن زبیر روزے بہت رکہا کرتی تہی اور کبہی ہمیشہ دن تا دہلی کا روزہ رکہتی اور تمام شب بیدار رہتی اور مراد ابن عمر کی اس کہنی سی یہہ ہی کہ حجاج ابن زبیر کو کہتا تہا عدو اللہ اور ظالم اور مانند اسکی کلام و اور اونکو صحیح کرتا تہا اور سنوانے چاہا کہ برا ہی ابن زبیر اور اسکی باتو نسی بیان کیجئے تا لوگون کو خوبیان اونکی خوب طرح معلوم ہو جاوین ترجمہ آگاہ ہو قسم ہی خدا کی البتہ وہ گروہ کہ تو بدتر ہی یعنی بسبب تیری اور بری ہاتھ تہا وہی اپنی کی اور ایک روایت مین بجای لامۃ سو لامۃ خیر آیا ہی ف یعنی وہ گروہ کہ تو برا اونکا ہی وہ گروہ خیر ہی معنی روایت پہلی کی یہہ ہین کہ وہ گروہ کہ تو اونکی گمان مین اعتقاد مین جملہ اشرار سے ہی وہ گروہ برا کہ تجہ جیسے شخص کو اشرار کہتی ہین اور معنی دوسری روایت کی یہہ ہین کہ تجکو یہہ گروہ برا جانتا ہی کیا اچہا گروہ ہی بطریق استہزا اور تعریض کی فرمایا جیسی یہان بعض اوقات برونکو از راہ طعن کی اچہا کہتی ہین کہ واہ کیا خوب ہو تم اگر تمہین پہلا تو سر اونکا کہتے اول ظاہر ہین ترجمہ پہر چلی گئی ابن عمر وہانسی پس پہنچی حجاج کو خبر عبد اللہ بن عمر کی ٹہرنی کی اور کلام انکی جو کہ حجاج کی خصمین پاس ابن زبیر کی پس بہیجا حجاج نی کسیکو طرف ابن زبیر کی پس اوتاری گئی لکڑی پر سی کہ جسپر سولی دی گئی تہی پس ڈالی گئی بیچ قبرو ن کی قبر ف یعنی بیچ جگہہ قبروں یہودیون کی کہ جہان مکہ کی رہنی والی یہود کو دفن کیا جاتی تہی اور مدینہ منورہ نہین اور اسکی کہہ جو اوپر گذرا کہ ابن زبیر دفن کیے گئی بیچ اعلی معلی کی اسیطرح ہی کہ وہ اوٹہا گئی بعد اسکی اس جگہہ اولی سی اور دفن کیے گئی جگہہ اعلی مین اور قبور یہود تو اب مکہ مین متعارف نہین ہین مگر اوس وقت مین تہین تا حکم کیا حجاج نی کہ وہان بہیجا دین اور ڈالین کہ جہان قبور یہود کی ہوں واللہ اعلم ترجمہ پہر بہیجا حجاج نی کسیکو ابن زبیر کی ماں کی پاس کہ اسماء بیٹی ابو بکر کی ہین یعنی اونکی بلانی کی لیے پس انکار کیا اسماء نی یہہ کہ آوین اوسکے پاس یعنی اور ٹہرین وہ اسکی پاس اور سلام کرین حجاج کو پس پہر بہیجا حجاج نی اسماء پاس سی اپنی پیچہے کو یعنی اور کہلا بہیجا اوسکی زبانی کہ البتہ تو میری پاس آ خود ورنہ البتہ بہیجونگا طرف تیری اوس شخص کو کہ کہینچ لاویگا تجکو تیری چوٹیان پکڑ کر کہا ابو نوفل

راوی نے کہ پس پھر انکار کیا اسماء نے اور کہلا بھیجا کہ قسم اللہ کی نہیں آؤنگی میں تیرے پاس یہانتک کہ بھیجے تو طرف میرے اوس شخص کو کہ کھینچ کر لیجاوے مجھکو ساتھ چوٹیوں
میری کے کہا راوی نے پس کہا حجاج نے دکھاؤ مجھکو پاپوشیں میری یعنی لاؤ میری پاپوشیں لفظ سبتی ساتھہ کسر سین مہملہ اور جزم ب اور زیر تا اور تشدید یا کی تثنیہ سبتیہ کا
مضاف ہے متکلم کی طرف اور سبتیہ کہتے ہیں پاپوش کو دباغت کیا گیا ہو چمڑا اوسکا اور دور کیے گئے ہوں بال اوسکے یعنی جیسی یہاں کی جوتیاں ہوتی ہیں ترجمہ پس لین
حجاج نے پاپوشیں اپنی یعنی اور پہنا اونکو پھر جلد جلد چلا ہاتھ لاتا ہوا اتراتا ہوا یہانتک کہ داخل ہوا اسماء پر پس کہا کہ کیسا دیکھا تو نے مجھکو یعنی کیسا پایا تو نے مجھکو کہ کیا
میں نے ساتھہ اس دشمن خدا کے یعنی تیرے بیٹے کی نسبت اعتقاد فاسد ہے گو اونکو دشمن حجاج کا کہا اسماء نے کہ دیکھا میں نے تجھکو کہ تباہ کی تو نے اوسپر دنیا اوسکی کہ مار ڈالا اوسکو اور تباہ
کی اوسنے تجھپر آخرت تیری کہ اوسکے قتل کے سبب سے مستحق عذاب و زخم کا ہوا تو پہنچی ہے مجھکو یہ بات کہ تو کہتا تھا ابن زبیر کو یعنی اوسکے حیات میں یا بعد مرنے اوسکے کہ اے بیٹے
دو کمر بند والی کے ف ذات النطاقین لقب اسماء کا ہے کہ آنحضرت نے رکھا تھا سبب اسکے کہ انہوں نے وقت ہجرت کرنے آنحضرت کے جو توشہ دان باندھنے کیلیے تسمہ نہ پایا
تو اپنی نطاق کی دو ٹکڑے کر کر ایک ٹکڑے سے توشہ دان باندھا اور دوسرا ٹکڑا کمر میں باندھا اور نطاق کمر بند کو کہتے ہیں عادت ہے عرب کے عورتوں کے
کہ کمر بند باندھتی ہیں بیچ بند ہونا کام کرنے میں تو بند کھل جاتے پس یہہ لقب واقع میں انکو لیے موجب فخر کا تہا کہ حضرت کے خدمت سے زیادہ کسی چیز کو فضیلت ہو اور
حجاج نادان اس لقب کو اونکی حق میں محل مذمت پر کرتا تہا کہ وہ خادمہ ہے باہر نکلنے والی پس انہوں نے اس لقب اپنے کو تسلیم کیا اور وجہ اوسکی کہ موجب تفاخر دارین تھے
بیان کیے ساتھہ قول اپنے کے ترجمہ قسم ہے اللہ کی میں ہوں ذات النطاقین یعنی دو کمر بندوں والی پر ایک اون دونوں میں سے پس تہی میں اوٹھاتی ساتھہ اوسکے طعام
آنحضرت کا اور طعام ابوبکر کا واسطے محافظت کی جانوروں سے ف لفظ من الدواب متعلق ہے ساتھ ارفع کی یعنی باندھتی تھی میں اوس سے دستر خوان اون دونوں صاحبو
طعام کا اور لٹکا دیتی تھی اوسکو اونچی پر خوف جانوروں کے مانند چیونٹی اور چوہے وغیرہ کے ترجمہ اور دوسرا پس کمر بند عورت کا ہے کہ نہیں ہے پرواہ ہو عورت
اوس سے ف یا تو بسبب خدمت کرنیکے کہ متعارف ہے اوسکے گھر میں کہ اچھی ہی لائق تعریف ہے عورت کے حق میں یا واسطے باندھنے اوسکے کی اپنی کمر میں آہستہ سے
رہنے کے لیے کہ پیٹ نہ بڑھ جاوے جیسیکہ اب عادت عرب کے عورتوں کی ہے کہ اگر محتاج ہوتی ہیں بیچ کمر بند چمڑے کے باندھتی ہیں اور غنی ہوتی ہیں بیچ چاندی سونے کے کمر بند
باندھتی ہیں ترجمہ خبردار ہو تحقیق رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے حدیث کہی مجھکو کہ تحقیق ثقیف میں ہوگا ایک بڑا جھوٹا اور ایک مفسد ہلاکو پس لیکن بڑا جھوٹا پس دیکھا
ہمنے اوسکو یعنی مختار کو اور لیکن ہلاکو پس گمان نہیں کرتی میں تجھکو مگر وہ ہلاکو کہ آنحضرت نے خبر دی ہے ف کہا نووی نے کہ ابن عمر نے جو سلام کیا ابن زبیر
پر اس سے معلوم ہوا کہ مستحب ہے سلام کرنا میت پر اور مکرر کرنا سلام کا اور نیز اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جائز ہے ثنا کرنی موتی پر ساتھہ اچھی صفتوں معروفہ اوسکے
اور اسمیں منقبت عظیمہ ابن عمر کی بھی ہے بسبب حق گوئی کی اور حجاج کی نہ پروا کرنیکی کیونکہ یقینًا وہ جانتے ہی تھے کہ میری ان باتوں کی اوسکو خبر پہنچی گی اور
باوجود اسکے نہ باز رہے حق کہنے سے کہا ابو نوفل نے اپس وہ شہر کو پھرا جو حجاج اسماء کے پاس سے اور نہ جواب دیا اونکو نقل کی تھی مسلم نے ف پھر گئیں اسماء اپنے
گھر کو سے بیس دن بعد اور عمر اونکی سو برس کے تھی اور ایک دانت بھی نہ ٹوٹا تھا اونکا وَعَنْ نَافِعٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ اَتَاهُ رَجُلَانِ فِي فِتْنَةِ ابْنِ الزُّبَيْرِ
فَقَالَا اِنَّ النَّاسَ صَنَعُوْا مَا تَرٰى وَاَنْتَ ابْنُ عُمَرَ وَصَاحِبُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا يَمْنَعُكَ اَنْ تَخْرُجَ
فَقَالَ يَمْنَعُنِيْ اَنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ عَلَيَّ دَمَ اَخِي الْمُسْلِمِ قَالَا اَلَمْ يَقُلِ اللّٰهُ تَعَالٰى وَقَاتِلُوْهُمْ حَتّٰى لَا تَكُوْنَ
فِتْنَةٌ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ قَدْ قَاتَلْنَا حَتّٰى لَمْ تَكُنْ فِتْنَةٌ وَّكَانَ الدِّيْنُ لِلّٰهِ وَاَنْتُمْ تُرِيْدُوْنَ اَنْ تُقَاتِلُوْا
حَتّٰى تَكُوْنَ فِتْنَةٌ وَّيَكُوْنَ الدِّيْنُ لِغَيْرِ اللّٰهِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ترجمہ اور روایت ہے نافع سے کہ غلام آزاد ابن عمر کا ہے کہ ابن عمر کے پاس
آئے دو شخص بیچ فتنہ ابن زبیر کی یعنی پہلی قتل ہونے اونکی کے پس کہا اونہوں نے کہ تحقیق لوگوں نے کیا جو کچھ دیکھتے ہو تم یعنی اختلاف کیا امر امامت میں اور تم
بیٹے عمر کے ہو یعنی اور وہ خلیفہ تھے اور یار رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ہو ف یعنی اور حضرت کی یار قدیم سے بھی ہو پس اسمیں کچھ شک نہیں ہے

کہ تم دوئی ہو ساتھ خلافت کی عبد الملک سے کہ جو امرا اوسکے سے حجاج بن یوسف ظالم تھی ترجمہ پس کیا چیز باز رکھتی ہی تمکو نکلنے سی ساتھ دعوی امامت اور خلافت کی اور بدلہ لینی ظالمون کی سی پس کہا ابن عمر نے کہ باز رکھتا ہی مجکو نکلنی اور اقبال کرنی سی ظلم اس بات کا کہ خدا تعالی نی حرام کیا ہی مجپر خون بھائی مسلمان کا ف اشارہ کیا ساتھ پرہیز کرنیکی خونسی اور اختیار کرنیکی طریق احتیاط کو ولا حاجت لفظ علی کی نہ تھی ترجمہ کہا اون دونوں نے کہ کیا نہیں فرمایا خدا تعالی نے اور لڑو تم لوگو ونسی یہانتک کہ نہ پایا جاوی فتنہ پس کہا ابن عمر نے کہ تحقیق لڑی ہم یعنی ہمراہ آنحضرت کی اور خلفاء راشدین کے یہانتک کہ نہ تھا فتنہ یعنی شرک اور ہوا دین اسلام خالص خدا کی لیی اور تم چاہتی ہو یہہ کہ لڑو تم یہانتک کہ واقع ہو فتنہ یعنی مسلمانونمین لڑائی ہووین اور ہووی واسطی غیر اللہ کی نقل کی یہہ بخاری نے ف ع یعنی بسبب تزلزل دین خدا کی اور عدم ثبات امر اوسکی کی اور حاصل یہہ سائل کی اعتقاد مین یہہ تہا کہ قتال کیجیی اوس شخص سی کہ مخالفت ہووی امام کی کہ اعتقاد رکہتا تہا اوسکی طاعت کا اور ابن عمر ابن زبیر کی حق مین یہہ سب جانتی تہی کہ وہ ترک کرتی قتال کو ہیج اوسچیز کی کہ متعلق ہی ساتہ ملک کی جیسیکہ دلالت کرتا ہی اسپر قول ابن عمر کا لقد انہاک عن مثل ہذا **وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ جَآءَ الطُّفَيْلُ بْنُ عَمْرٍو الدَّوْسِیُّ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ دَوْسًا قَدْ هَلَكَتْ وَعَصَتْ وَاَبَتْ فَادْعُ اللّٰهَ عَلَيْهِمْ فَظَنَّ النَّاسُ اَنَّهٗ يَدْعُوْ عَلَيْهِمْ فَقَالَ اللّٰهُمَّ اهْدِ دَوْسًا وَّاْتِ بِهِمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ** اور روایت ہی ابی ہریرہ سی کہا کہ آئی طفیل بن عمرو دوسی ف ع کہ یہہ صحابی ہین اسلام لائی مکہ مین پہر گئی اپنی قوم مین اور وہان رہتی تہی یہانتک کہ ہجرت کی آنحضرت نی پس آئی یہہ آنحضرت کی پاس خیبر مین پس رہی ہمیشہ خدمت بابرکت مین آپکی یہانتک کہ رحلت کر آنحضرت نی اور انکا لقب ذو النور ہی اسلیی کہ جب آنحضرت نی انکو انکی قوم کیطرف بہیجا تا دعوت کرین یعنی اسلام کیطرف بلاوین انکو کہا کہ کیجیی میری لیی یا رسول اللہ کوئی نشانی تا تصدیق میری کرین لوگ پس دعا کی آنحضرت نی انکی لیی اور کہا خدایا بخش اسکی لیی روشنی پس پیدا ہوا نور اونکی دونون آنکہون کی درمیان نہین کہا طفیل نی کہ ڈرتا ہون مین کہ اسکو مثلہ کہین پس پہرا وہ نور درمیان طرف کوڑی اونکی کی پس روشن ہوتا تہا اندہیری راتمین پس گئی طفیل اور بلایا اپنی قوم کو اسلام کیطرف پس اسلام لائی باپ اونکی اور ماں اونکی اور ایمان لائی مین پس روایت کرتی ہین ابو ہریرہ کہ آئی یہہ طفیل بن عمرو ترجمہ طرف پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور کہا کہ تحقیق ہلاک ہوا قبیلہ دوس کا یعنی مستحق ہلاک کی ہوئی اسلیی کہ نافرمانی کی اور نا بردار طاعت سی پس بد دعا کیجیی اللہ تعالی سی اونپر کہ عذاب واقع ہو پس گمان کیا لوگون نی کہ آنحضرت بد دعا کرینگی اونپر پس کہا آنحضرت نی یعنی بسبب ہونی اونکی کی رحمۃ للعالمین اور ہدایت کرنیوالی لوگون کی خداوندا راہ دکہا دوس کو اور لا اونکو یعنی طرف مدینہ کی کہ آوین ہجرت کر کر یا نزدیک کر اونکو طرف طریق مسلمانی کی اور متوجہ کر دل اونکی طرف قبول کرنی دین کی نقل کی یہہ بخاری و مسلم نی **وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحِبُّوا الْعَرَبَ لِثَلٰثٍ لِاَنِّیْ عَرَبِیٌّ وَّالْقُرْاٰنُ عَرَبِیٌّ وَّكَلَامُ اَهْلِ الْجَنَّةِ عَرَبِیٌّ رَوَاهُ الْبَيْهَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ** اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ دوست رکہو تم عرب کو تین سبب سی ایک تو اس سبب سی کہ مین عربی ہون یعنی اور جو چیز کہ منسوب ہو طرف حبیب کی محبوب ہوتی ہی اور دوسرا اس سبب سی کہ قرآن عربی زبان مین ہی یعنی اسلیی کہ اوترا قرآن عرب کی لغت مین اور اونکی لغت سی پہچانی جاتی ہی فصاحت بلاغت اوسکی اور تیسرا اس سبب سی کہ کلام بہشتیونکا عربی ہی نقل کی بیہقی نی شعب الایمان مین ف ح یعنی عرب کی فضیلت ہی دنیا اور آخرت میں اور خبر حجابہ سی سمجہا گیا کہ کلام دوزخیونکا غیر عربی ہی اور یہہ تین سبب محبت کی اعلی تہی بیان فرما دیی انکی سوا بہی کئی سبب ہین دوستی محبت رکہنی کی کہ وہ یہہ ہین کہ اونہون نی سیکہی معرفت اور نقل کی طرف ہماری اور ضبط کیی اونہون نی اقوال اور افعال اور معجزات حضرت کی اور نقل کیی طرف ہماری وہ مادہ ہین اسلام کی اور سبب اونکی فتح ہوئی شہر اور پہیلا اسلام اطراف عالم مین اور وہ اولاد اسمعیل علیہ السلام کی ہین اور سوال قبر اونکی زبان مین ہوگا چنانچہ اسلیی کہا گیا ہی من اسلم فہو عربی **بَابُ مَنَاقِبِ الصَّحَابَةِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ اَجْمَعِيْنَ** باب بیچ بیان مناقب صحابہ کی راضی ہو اللہ اونسی سب ف ع مناقب جمع منقبت کی ہی یعنی فضیلتیں اور فضیلت کہتی ہین اچہی خصلت کو کہ حاصل ہو

اوسکی شرف اور علو منزلت یا تو نزدیک اللہ تعالیٰ کی اور یا نزدیک خلق کی اور دونو صورتون کا کچھ اعتبار نہین مگر یہ کہ پہنچاوی طرف اول کی یعنی وسیلہ ہو اول کا یہی جب کہا جاوی کہ فلانا فاضل ہی یعنی فضیلت رکھتی ہی والا تو معنی اسکی یہہ ہین کہ اوسکی بہی منزلت ہی اللہ کی نزدیک اور نہین پہنچا یا جاتا طرف فضیلت کی مگر ساتھہ نقل کی رسول خدا صلعم سی یعنی یہہ سمجھنا کہ فلانا شخص فی الحقیقت منزلت ہی اللہ کی نزدیک سزا وار نہین جب تک کہ حضرت کی فرمانی سی نہ معلوم ہو گزا ذکرہ السیوطی اور صحابی اوس شخص کو کہتی ہین کہ پایا اوسنی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو حالت ایمان مین اور رہا اسلام پر اگرچہ اس میان مین ارتداد بہی متخلل ہوا ہو جیسیکہ اشعث ابن قیس کی حق مین کہتی ہین قول صحیح یہی ہی پہر پہچانا جاتا ہی صحابی ہونا اوسکا ساتھہ تواتر کی مانند ابوبکر اور عمر رضہ کی پہچانا جاتا ہی ساتھہ خبر مشہور کی یا ساتھہ کہنی صحابی کی غیر اپنی کو کہ وہ صحابی ہی یا صحابی خود اپنی تئین کہی کہ مین صحابی ہون جس وقت کہ ہو وہ عادل اور صحابہ سب عادل ہین بلا تفاق ہو جب ظاہر کتاب اور سنت اور جماع معتبر کی اور بعضو نی شرط کیا ہی صحابی ہونیکی لیے طول صحبت کو ساتھہ آنحضرت کی کہ وہ صحبت بابرکت مین بہت حاضر رہا ہو اور سیکہا ہو علم حضرت سی اور حاضر ہوا ہو غزوات مین اور کمتر مدت اوسکی چہہ مہینی کی ہین لیکن دلیل تعین یہہ مہینو کی معلوم نہین واللہ علم جاننا چاہیے کہ اس مین شبہہ نہین کہ غالب ہی مرتبہ اوسکا کہ اکثر حضرت کی خدمت مبارک مین حاضر رہا اور جہاد کیا حضرت کی ساتھہ اون لوگون پر کہ نہین اکثر رہی حضرت کی خدمت مین اور حاضر نہین ہوی کسی جہاد مین اور نہین دیکہا آنحضرت کو مگر ایک نظر دور سے اور کلام نہین کیا اونسی مگر کم یا دیکہا حالت طفولیت مین اگرچہ شرف صحبت حاصل ہی سبکو اور شرح السنہ مین ہی کہ کہا ابو منصور بغدادی نی کہ ہمارے علما کا اجماع ہی اسپر کہ افضل اونکے خلفاء اربعہ ہین بحسب ترتیب خلافت کی پہر تمام عشرہ مبشرہ پہر اہل بدر پہر اہل احد پہر بیعۃ الرضوان کی پہر وہ کہ اونکو فضیلت ہی اہل عقبتین سے کہ انصار مین سے ہین اور ایسی ہی سابقون اولون اور وہ وہ ہین کہ نماز پڑہی اونہون نے قبلتین کی طرف یعنی کعبہ و بیت المقدس کی طرف اور ایسی ہی اختلاف کیا ہی علما نی حضرت عائشہ اور خدیجہ کی حق مین کہ کونسی اون دونو مین افضل ہی اور حضرت عائشہ و فاطمہ کی حق مین اسی طرح اور فضلا اور صحابہ جو آپس مین لڑائیان ہوئین اونکی ہو مین تہا ہر جماعت کو شبہہ کہ اعتقاد کرتی تہی صواب پر ہونی اپنی کا اور سبب اسکی سب عادل کرتی تہی اپنی لڑائیون پر اور نہین نکل گیا کوئی اونمین سی عدالت سے اسلیے کہ وہ مجتہد تہی اختلاف کرتی تہی مسائل مین اور نہین لازم آتا اس سی نقص کسیکا اونمین سی غرضکہ طریقہ اہل سنت و جماعت کا یہہ ہی کہ زبان اونکی گناہ سی بند کرین کہ سوا خیر کہ نہ کہین اگر کچھہ مخالف خیر کی منقول ہو اوس سی چشم پوشی کرین کہ سلامتی اسی مین ہی **اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** فصل پہلی عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِنِ الْخُدْرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تَسُبُّوْا اَصْحَابِیْ فَلَوْ اَنَّ اَحَدَکُمْ اَنْفَقَ مِثْلَ اُحُدٍ ذَھَبًا مَا بَلَغَ مُدَّ اَحَدِھِمْ وَلَا نَصِیْفَہٗ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ روایت ہی ابو سعید خدری سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہ برا کہو تم میری صحابہ کو فوع خطاب حضرت نی اپنی صحابہ کو کیا اسلیے کہ وارد ہوی کہ سبب اس حدیث کی فرمانیکا یہہ تہا کہ درمیان خالد بن ولید کی اور عبدالرحمن بن عوف کی تنازع تہا پس مراد صحابی سی اصحاب مخصوص ہین اور وہ وہ ہین کہ مخاطبون سی پہلی اسلام لائی تہی اور ممکن ہی کہ یہہ ہو خطاب عام امت کو اسلیے کہ جان لیا تہا حضرت نی نور نبوت سی کہ مثل اسکی واقع ہوگا اہل بدعت مین یعنی روافض و خوارج مین پس منع فرمایا اونکو اس برائی سی اور شرح مسلم مین ہی جاننا چاہیے کہ برا کہنا صحابہ کا حرام ہی اور اکبر فواحش سی اور مذہب ہمارا اور مذہب جمہور کا یہہ ہی کہ برا کہنی والا اسکا تعزیر دیا جاوی اور کہا بعضی مالکیہ نی کہ وہ قتل کیا جاوے اور کہا قاضی عیاض نی کہ برا کہنا کسیکا صحابہ مین کبائر سی ہی اور تصریح کی ہی بعضی ہمارے علما نی کہ قتل کیا جاوے آدمی بسبب برا کہنی شیخین کی اور کتاب اشباہ و النظائر کی کتاب السیر مین ہی کہ جو کافر توبہ کری پس توبہ اوسکی مقبول ہی دنیا میں اور آخرت مین مگر جماعت کہ کفر کرنیوالی بسبب برا کہنی نبی کی اور بسبب برا کہنی شیخین کی یا ایک کی ان دونو مین سی یا بسبب سحر کی یا بسبب زندقہ کی اگرچہ عورت ہو تو توبہ نہین مقبول جبکہ پکڑی جاوین پہلی توبہ کی اور کہا اشباہ والی نی کہ نام اوسکا زین بن نجیم ہی برا کہنا شیخین کا اور لعنت کرنی اونکو کفر ہی اور اگر فضیلت دی علی رضی اللہ عنہ کو اونپر تو وہ مبتدع ہی کذا فی الخلاصۃ اور بیچ مناقب کردری کی ہی کہ کافر ہوتا ہی جبکہ منکر ہو ان دونو کی خلافت کا یا دشمن رکھی اونسی بسبب محبت رکھنی آنحضرت کی انکو اور اگر دوست رکھی علی کو [illegible] بسبب انکو تو نہین ماخوذ ہوگا بسبب اسکی شاید کہ وجہ تخصیص اسلیے ہی کہ وارد ہوئی ہین انکی

فضیلت مین حدیثین انحضرت کی خاص کر علیحدہ باب مین بیان کی گئی ہین یا اسلیے کہ اجماع ہوا ہے انکی حقیقت پر بخلاف خوارج کی بیچ حق عثمان و علی اور
معاویہ وغیرہ کے سو اللہ علم وقت جناب مجدد المحققین سند المحدثین مولانا عبد العزیز علیہ الرحمہ نے لکھا ہی بلا شبہ فرقہ امامیہ منکر خلافت حضرت صدیق کی ہین اور فقہ کی کتابون مین
لکھا ہی کہ جو کہ انکار خلافت صدیق کی کری منکر اجماع قطعی کا ہوا اور کافر ہوا چنانچہ فتاوی عالمگیری مین کہا الرافضی اذا کان یسب الشیخین و
یلعنهما العیاذ باللہ فهو کافر وان کان یفضل علیا کرم اللہ تعالی وجهه علی ابی بکر رض لا یکون
کافرا لکنه مبتدع ولو قذف عائشة رض بالزنا کفر باللہ اور یہہ بھی عالمگیری مین ہے من انکر امامة ابی بکر الصدیق فهو کافر
علی قول بعضهم وقال بعضهم وهو مبتدع ولیس بکافر والصحیح انه کافر کذلک من انکر خلافة عمر رض فی
اصح الاقوال ویجب اکفار الروافض فی قولهم برجعة الاموات الی الدنیا وتناسخ الارواح الی ان قالوا
وهؤلاء القوم خارجون عن ملة الاسلام واحکامهم احکام المرتدین تمام ہوا کلام مولانا عبد العزیز علیہ الرحمہ کا اب جاننا چاہیے
کہ دلیلین انکے کفر کی بہت ہین ازانجملہ یہہ کہ حدیثین جو وارد ہین خلفاء ثلثہ کی فضائل مین ان گنت ہین اور بسبب تعدد طرق اور کثرت رواۃ انکی کی متواتر
بالمعنی ہین پس انکار رد اون اخبار کا کفر ہی بلا شبہ اور مثل ان اخبار سے کسی کی مجتہدین نے مخالفت نہین کیے ہی بلکہ امام ابو حنیفہ کہ عمدہ فقہا مجتہدین سے ہین
مقدم کرتی ہین خبر واحد کو قیاس پر مطلق بلکہ اقوال صحابہ کو بھی چہ جائے ایسی حدیثین اور یہہ بھی ہے کہ صحابہ کے حق مین اللہ تعالی نے رضامندی اپنی بیان فرمائی
ہی ان آیتون مین لقد رضی اللہ عن المؤمنین اذ یبایعونک تحت الشجرة الخ اور جا بجا فرمایا والسابقون الاولون
من المهاجرین والانصار تا قول اسکے رضی اللہ عنهم ورضوا عنه پس جنکی بابت اللہ تعالی رضامندی اپنی بیان فرماوی یہہ لوگ ان پر لعن کرین بلکہ انکو
غاصب اور کافر جانین ان دونون باتون مین تباین کلی ہی پس انکی لعنت کرنیوالی اور برا جاننے والی مخالفت قرآن کی ہین اور مخالفت قرآن عظیم کی کفر ہی اور
یہہ بھی ہے کہ خلافت خلفاء کی ثابت ہی قرآن شریف سے کہ فرمایا وعد اللہ الذین امنوا منکم وعملوا الصالحات لیستخلفنهم فی الارض کما مدارک
وغیرہ مین یہہ کہ آیۃ واضح دلیل ہی اوپر صحت خلافت خلفاء راشدین رض کی اسلیے کہ مستخلف جو ایمان لائے اور عمل صالح کیے تھے وہ یہی ہین پس منکر صحت خلافت
خلفاء کے خارج ہین اثرہ ایمان سے کہ فرمایا اللہ تعالی نے بعد آیۃ مذکورہ کے ومن کفر بعد ذلک فاولئک هم الفاسقون یعنی جنہون نے کفر کیا کہ اللہ کے وعدہ کو سچ نہ مانا
اور حق نہ جانا اونکو پس وہ فاسق ہین یعنی کافر ہین اسلیے کہ فاسق عرف قرآن مین آتا ہی یعنی فاسق کامل کی وہ کافر ہی جیسے اس آیۃ مین ومن لم یحکم بما انزل
اللہ فاولئک هم الفاسقون اور یہہ بھی ہی کہ صحابہ سچے ہین فرمایا اللہ تعالی نے للفقراء المهاجرین تا قول اپنی کے هم الصادقون اور صحابہ صدیق کو یا خلیفہ
اللہ کہتی تھی شیعہ اونکو کاذب کہتی ہین اور درمیان صادق اور کاذب کے فرق صریح ہی پس جو کوئی اونکو کاذب کہی وکیا اوس نے قرآن کو اور مخالفت کی اوسکے
اور یہہ کفر ہی اور یہہ ہی کہ سبب فلاح پانیوالی ہین کہ فرمایا اللہ تعالی نے اولئک هم المفلحون پس کیا کہیگا تو اوسکو حق مین جو کہتی ہین انکو اولئک هم الخاسرون
اور یہہ بھی ہی کہ ثنا کی ہی حق تعالی نے انکی اپنی کلام شریف مین بہت سے کہ فرمایا محمد رسول اللہ والذین معه اشداء علی الکفار تا قول اپنی کے
وعد اللہ الذین امنوا وعملوا الصالحات منهم مغفرة واجرا عظیما پس کیا اعتقاد ہی تیرا اونکی حق مین جو انکو برا کہتی ہین اور لعنت
کرتی ہین اونکو اور ان آیتون مین یہہ مضمون ہے کہ صحابہ آپس مین محبت و مہربانی کرتی تھی اور کفار پر درشت اور سختی کرنیوالی تھی پس جو کوئی صحابہ کو دشمن
رکھنی والا ہو آپ ہی لعنت کا منکر قرآن کا ہی اور جو کوئی ساتھ اونکی بغض اور غصہ کرے انہین آیتون مین واسطے اطلاق کفر کا آیا ہی کہ فرمایا لیغیظ بهم الکفار یعنی تا کہ
غصہ مین لاوے اللہ سبب انکی کافرون کو یعنی کافر انپر غصہ کرتی ہین یہہ مضمون قاضی ثناء اللہ صاحب نے مالا بد مین لکھا ہی اور تعلیقات مین لکھا ہی کہ صحابہ ناقلان
اور راویان قرآن ہین جو کوئی منکر صحابہ کا ہوا ایمان ساتھ قرآن وغیرہ ایمانیات متواترات کی اوسکو ممکن نہین اور آخر آیۃ مین جو ہی اونکا ہی کہ جو کہتی ہین کہ

صحابہ حضرت کی وقت مین تو اچھی تھی بعد آنحضرت کی وفات کی یہہ بددین ہوگئی تھی کی وعدہ مغفرت اور اجر عظیم کا دنہین لیکن ہی ہوتا کہ جو منحرف ہوگیا ایمان اور صالح سے اون الاعیاذ باللہ جہل بنسبت باریتعالی کی لازم آتا ہی اور یہہ ہی کہ جنتی مخلفین کو اعراب مین سے دعوت طرف جہاد کی باتفاق اہل سنت کے ابوبکر ہین اور شیعہ کو گنجایش انکار کی ہی نہین کما لا یخفی فرمایا اللہ تعالی نے قل للمخلفین من الاعراب ستدعون الی قوم اولی باس شدید تقاتلونہم او یسلمون فان تطیعوا یؤتکم اللہ اجرا حسنا وان تتولوا کما تولیتم من قبل یعذبکم عذابا الیما ابن ابی حاتم اور ابن قتیبہ اور شیخ ابوالحسن اور امام ابوالعباس وغیرہم نے کہا ہی کہ خلافت صدیق کی قرآن مین اس آیۃ سے ثابت ہوتی ہی اور روگردانی کرنیوالا اونکی دعوت یعنی بلانی سی عذاب پاویگا ساتھہ عذاب الیم کی پس کیا حال ہوگا اوسکا کہ جو طعن کرے اونکو اور نسبت کفر کی کرے اور یہہ ہی کہ بہشتی ہونا اونکا نصوص قطعیہ سی ثابت ہو فرمایا اللہ تعالی نے لا یستوی منکم من انفق من قبل الفتح وقاتل اولئک اعظم درجۃ الی قولہ تعالی وکلا وعد اللہ الحسنی پس انکار اونکی بہشتی ہونیکا لازم کرنیوالا انکار نصوص کا ہی اور یہہ کفر ہی اور جاننا چاہیی کہ جو کوئی جھٹلاوی قرآن کی ایسی مضمون کو کہ احتمال تاویل کا نہین رکھتا وہ کافر جانا جاویگا اور رد کے کئی مرتبے ہین ایک تو وہ ہی کہ صریح ہی مثل رد کرنی اہل جاہلیت کی قرآن کو اور ایک وہ ہی کہ غیر صریح ہی مثل سند پکڑنیکی ساتھہ ایسی تاویل کی کہ اجماع کیا اہل حق نے اوسکی بطلان پر مانند سند پکڑنی مانعین زکوۃ کی اور یہہ دونون قسمین رد کے کفر ہین بالاجماع اور اسمین شک نہین کہ شیعہ رد کرتی ہین قرآن و حدیث کو ساتھہ اسی قسم اخیر رد کی پس ثابت ہوا مقصود ہمارا اور یہہ ہی کہ شیعہ تکفیر صحابہ اور قذف عائشہ صدیقہ کو کہ اعظم موجبات کفر سی ہین سبب رفع درجات کا جانتے ہین اور صرف استحلال معصیت کفر ہی چہ جائیکہ کفر کو موجب رفع درجات کا گنین اور اللہ تعالی تو حضرت ابوبکر کی شان مین فرماتا ہے ثانی اثنین اذ ہما فی الغار اذ یقول لصاحبہ لا تحزن ان اللہ معنا پس حبیب اللہ کے یار اور جان نثار ہی کا حال بہ نسبت حضرت کی بیان فرماوے اور دیکہا چاہیے کہ اونکی برا کہنی والے خبیثون کا کیا حال ہوگا اور فرمایا اللہ تعالی نے ولا یاتل اولوا الفضل منکم الخ اور یہہ صاحب فضل ابوبکر ہین باتفاق اہل سنت کے پس منکر اونکی فضل کا صریح رد کرتا ہی قرآن عظیم کو اور فرمایا اللہ تعالی نے وسیجنبہا الاتقی الذی یؤتی مالہ یتزکی یہہ آیۃ بھی ابوبکر رض کی شان مین ہی اور علی رض کی شان مین نہین ہو سکتی چنانچہ ماہران تفسیر پر یہہ بات پوشیدہ نہین ہی اگر اسکی شان نزول کو کوئی دیکھی تو اوسپر بوجہ احسن یہہ بات ظاہر ہو جائے پس جسکو اللہ تعالی اتقی فرماوے وہ مستحق رحمت و رضوان ہے یا مستحق لعنت و خذلان اگر کوئی شیعہ کہی کہ شرح عقائد نسفی مین مشکل جانا ہے کافر کہنا بسبب برا کہنی شیخین کے اور صاحب جامع الاصول نے شیعہ کو فرقون اسلامیہ مین گنا ہی اور اسیطرح صاحب اقناع نی اور شیخ ابوالحسن اشعری اور غزالی بھی نہین مناسب جانتے اہل قبلہ کو کافر کہنی کو پس ہم کافر کہتی ہین شیعہ کو قول اونکا موافق سلف اہل سنت کے نہین ہی تو جواب اسکا یہہ ہے کہ اس جماعت پر مشتبہ ہوا جیسیکہ عبداللہ بن مسعود کو اشتباہ ہوا بیچ الطاق یدین کی نماز مین اور علی مرتضی رض کو بیچ بیع امہات اولاد کے اور جلانے زندیقون کی آگ مین اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو تیمم مین واسطے جنبی کی وغیر ذلک نظیرین اسکی بہت ہین گویا کہ نظر ان بزرگونکی اوپر اہل قبلہ ہونی اونکی گئی اور اوپر تبریٰ کلمہ کہنی شیعہ کی التفات کیا جیسیے حضرت عمر اور حضرت علی رض کہ مانعین زکوۃ کی کلمہ گوئی پر نظر کرکر سفارش کو اوٹھی اور کہا کہ کیونکر قتال کرین ہم اونسی اسحالمین کہ فرمایا آنحضرت نے امرت ان اقاتل الناس حتی یقولوا لا الہ الا اللہ کہا ابوبکر نے کہ مین قتال کرونگا اونسی کہ جو فرق کرینگی درمیان نماز اور زکوۃ کی الخ حضرت عمر نے کہا کہ دیکہا مینی کہ کہولدیا اللہ نے سینہ ابوبکر کا قتال کی لیی پس جانا مینے کہ یہی حق ہے یا ان بزرگوار ونکے اون فرقونکے حق مین فرمایا ہو کہ وہ اونکی نسبت نہون جیسی اسوقت کی ہین چنانچہ دلالت کرتا ہی اسپر قول ملا علی رہ کا کہ مرقاۃ مین لکھا ہی قلت وہذا فی حق الرافضۃ والخارجیۃ فی زماننا فانہم یعتقدون کفر اکثر اکابر الصحابۃ فضلا عن سائر اہل السنۃ والجماعۃ فہم کفرۃ بالاجماع بلا نزاع انتہی اور بنظر انصاف ان روایات صحیحہ مین غور کرنا چاہیی کہ انسی کیا ثابت ہوتا ہی کفر انکا یا ایمان عن عویم بن ساعدۃ انہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان اللہ اختارنی واختار لی اصحابا فجعل لی منہم وزراء وانصارا واصہارا فمن سبہم فعلیہ لعنۃ اللہ والملئکۃ والناس اجمعین ولا یقبل اللہ منہ صرفا ولا عدلا روایت کی یہہ حدیث اور طبرانی اور حاکم نے

وَعَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَيَاْتِيْ مِنْ بَعْدِيْ قَوْمٌ يُقَالُ لَهُمُ الرَّفِضَةُ فَاِنْ اَدْرَكْتَهُمْ فَاقْتُلْهُمْ فَاِنَّهُمْ مُشْرِكُوْنَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا الْعَلَامَةُ فِيْهِمْ قَالَ يُقَرِّظُوْنَكَ بِمَا لَيْسَ فِيْكَ وَيَطْعَنُوْنَ عَلَى السَّلَفِ نقل کی یہہ دارقطنی نے اور ایک روایت دارقطنی کی میں ہے وَذٰلِكَ اَنَّهُمْ يَسُبُّوْنَ اَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ وَمَنْ سَبَّ اَصْحَابِيْ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلٰئِكَةِ وَالنَّاسِ اور اسیطرح منقول ہی انس سے اور عیاض انصاری اور جابر و حسن بن علی سے اور ابن عمر اور ابن عباس اور فاطمہ زہرا اور ام سلمہ رضی اللہ عنہم اجمعین سے اور فرمایا حضرت نے مَنْ اَبْغَضَهُمْ فَقَدْ اَبْغَضَنِيْ وَمَنْ اٰذَاهُمْ فَقَدْ اٰذَانِيْ وَمَنْ اٰذَانِيْ فَقَدْ اٰذَى اللّٰهَ اور روایت کی ابن عساکر نے اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حُبُّ اَبِيْ بَكْرٍ وَعُمَرَ اِيْمَانٌ وَبُغْضُهُمَا كُفْرٌ اور روایت کی عبداللہ بن احمد نے انس سے بطریق مرفوع کے اِنِّيْ لَاَرْجُوْ لِاُمَّتِيْ فِيْ حُبِّهِمْ لِاَبِيْ بَكْرٍ وَعُمَرَ مَا اَرْجُوْ لَهُمْ فِيْ قَوْلِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اور اونکی بغض کا حال پہچانا جاتا ہے اونکے محبت کے حال سے اسلیے کہ دونوں نقیض ہیں پس بغض اونکا کفر ہوگا اور یہہ ہی کہ تکفیر مومنین کے کفر ہی اسلیے کہ حدیث صحیح میں وارد ہوا ہے کہ جو کوئی کسیکو کافر کہی یا کہی عدو اللہ اور وہ ایسا ہو وے نہیں تو رجوع کرتا ہے کفر کہنے والے پر پس مومن ہونا صحابہ کا قطعی ہی پس کافر کہنا اونکا رجوع کریگا اوسکے کہنے والے کیطرف اور کہا امام ابو زرعہ رازی نے کہ اجلہ شیوخ مسلم سے ہیں کہ اگر کوئی کسیکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اصحاب میں سے ناقص کہے پس جان کہ بلاشبہہ وہ زندیق ہی اور یہہ اس سبب سے ہی کہ قرآن حق ہی اور رسول حق ہے اور جو کچھہ لیکر آئی ہیں رسول وہ حق ہی اور نہیں روایت کیا یہہ سب ہمکو مگر صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین نے پس جسنی عیب لگایا اونکو اوسنی ارادہ کیا باطل کرنے کتاب و سنت کا پس بڑا عیب اوسکو لگیگا اور حکم زندقہ اور ضلالت کا اوسپر ثابت و درست آویگا اور سہل بن عبداللہ تستری نے کہا کہ نہ ایمان لایا رسول خدا صلعم پر وہ شخص کہ نہ توقیر کی اوسنی اونکے اصحاب کے اور محیط میں ہے امام محمد رحمۃ اللہ علیہ سے کہ نہیں جائز ہی نماز پیچھے رافضیوں کی اسلیے کہ وہ منکر ہیں خلافت صدیق رض کے اور اسیطرح ہے کتاب الاصل محمد بن حسن کی اور خلاصہ میں ہے من انکر خلافۃ الصدیق فہو کافر اور مرغینانی میں ہے کہ مکروہ ہے نماز پیچھے صاحب اہوا اور بدعت کی اور نہیں جائز ہی پیچھے رافضیوں کے الخ کہا قاضی نے شفا میں کہ کہا مالک بن انس وغیرہ نے مَنْ اَبْغَضَ الصَّحَابَةَ وَسَبَّهُمْ فَلَيْسَ لَهٗ فِيْ فَيْءِ الْمُسْلِمِيْنَ حَقٌّ اور یہہ سب سے کہا مَنْ غَاظَهٗ اَصْحَابُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهُوَ كَافِرٌ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى لِيَغِيْظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ اور قاضی ابوبکر باقلانی نے مثل اسکے کہا اور بیہقی نے امام اعظم سے مثل اسکے نقل کیا اور ظاہر یہہ ہے کہ فقہاء حنفیہ نے اخذ کیا ہی قول کافر کہنے شیعہ کا امام اعظم سے اور امام اعظم دانا تر ہیں رافضیوں کے حال کو اسلیے کہ وہ کوفی ہیں اور کوفہ منبع رفض کا ہی پس جب امام اعظم نے تکفیر منکر امامت صدیق کی تو پس تکفیر اونکی لعنت کرنیوالے کی اونکی نزدیک بطریق اولیٰ ہوگی مگر یہہ سب تکفیر منکر امامت کا نفی اجماع کو کہیں اور منکر اجماع کا کافر ہی چنانچہ مشہور ہے یہہ اصولیوں کی نزدیک اور کہا مالک نے کہ جسنی برا کہا کسیکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اصحاب میں سے ابوبکر کو یا عمر کو یا عثمان کو یا علی کو تو قتل کیجاوے اور کہا اگر کہا کہ تھے اوپر ضلالت اور کفر کے قتل کیا جاوے اور کہا امام احمد کا قول بھی ایسا ہی ہے اور ایسا ہی امام احمد کے قول سے زندیق اونکا سمجھا جاتا ہے اور سوا ان دلیلوں کے اور بہت دلیلیں ہیں اونکے کفر کی بخوف درازگی کی اسی پر اکتفا کیا ہم نے بہائی مسلمانوں کی خیرخواہی کیلیے کہ تا اونکو عظمت صحابہ کی اور برائی اس فرقہ خبیثہ کی معلوم ہوجاوے اور اونکی کیدسے بچتی رہیں اور اپنا عقیدہ خراب نہ کریں اور انسی ملاپ چلاپ کمیں اور انقطاع کریں تا رشتہ کرنا انسے اور شاید اگر کسی شیعہ کو توفیق الٰہی رفیق ہوا انکی فضائل کی یہہ حدیثیں دیکھہ کر تو وہ توبہ کرے اَللّٰهُمَّ اهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ اٰمِيْنَ يَا رَبَّ الْعَالَمِيْنَ ۱۲ پس اگر ثابت ہو کہ ایک تمہارے میں سے خرچ کرے راہ خدا میں مانند کوہ احد کے سونا نہ پہنچی ثواب اوسکا ثواب مد ایک کو اونکی اور نہ آدھے مد کو نقل کی یہہ بخاری نے اور مسلم نے ف مد نام ایک پیمانہ کا ہی کہ قریب سیر کے ہی اوسمیں جو وغیرہ آتی ہیں اور اتنا ثواب اونکو ملتا تہا بسبب خوش نیتی اور خوش اوقاتی اونکی کی اور اس سبب سے کہ اونکا مال طیب ہوتا تہا اور کم ہوتا تہا اور حاجتیں بہت ہوتی تہیں باوجود اسکے جو اللہ کی محبت میں خالص نیت سے دیتی تہی ایسا ثواب پاتی تہے اور یہہ حال ان لوگوں کا ہے جو صدقہ دیتے تہے اور جو اونکا تہا پس کیا حال ہوگا کہ کیا کچھہ ثواب ملتا ہوگا اونکے مجاہدہ کا اور فنا کرنی جانوں کا راہ خدا میں آگے رسول خدا کی اور ابتدا حدیث میں معلوم ہوا کہ یہہ حدیث خاص صحابہ کیبار حق میں فرمائی لیکن جاتا گیا

برا کہنا غیر صحابی کا صحابی کو بطریق اولی اسلئے کہ مقصود جو منع کرنا ہی برا کہنی والوں کو ہی کہ بسبب نیکی ان اصحاب کے اور فضل میں کمی واجب ہے
تعظیم انکی اور روایت کیا علی بن طلال اور خیثمہ بن سلیمان نے ابن عمر سے کہا لا تسبوا اصحاب محمد فلمقام احدهم ساعة خير من عمل احدكم عمره
اور روایت کی عقیلی نے ضعفا میں کہ فرمایا آنحضرت نے ان الله اختارني واختار لي اصحابا وانصارا واصهارا وسيأتي قوم يسبونهم وينتقصونهم فلا تجالسوهم
ولا تشاربوهم ولا تواكلوهم ولا تناكحوهم وعن ابي بردة عن ابيه قال رفع يعني النبي صلى الله عليه وسلم رأسه الى السماء وكان كثيرا
مما يرفع رأسه الى السماء فقال النجوم امنة للسماء فاذا ذهبت النجوم اتى السماء ما توعد وانا امنة لاصحابي فاذا ذهبت انا اتى
اصحابي ما يوعدون واصحابي امنة لامتي فاذا ذهب اصحابي اتى امتي ما يوعدون رواه مسلم
اور روایت ہے ابی بردہ سے کہ روایت کی اپنی باپ سے کہ ابو موسی اشعری ہی کہا اونکی باپ نے کہ اوٹھایا یعنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سر مبارک اپنا طرف
آسمان کے اور تھی حضرت بہت اوٹھاتی سر مبارک اپنا طرف آسمان کی یعنی بجہت انتظار وحی کی پس فرمایا آنحضرت نے کہ ستارے سبب امن کے ہیں آسمان کو پس
جسوقت کہ جاتی رہینگی ستارے اور شامل ہیں آفتاب و چاند کو اور مراد جانے سے ستاروں کے بےنور ہوجانا اونکا اور منعدم ہونا اونکا ہی جیسا کہ فرمایا اذا الشمس کورت واذا النجوم
انکدرت ترجمہ آویگا آسمان کو وہ چیز کہ وعدہ کیا جاتا ہے اور تقدیر کی گئی اوسکی لیے یعنی پھٹنا اور لپٹنا روز قیامت کے جیسا کہ فرمایا اذا السماء انفطرت واذا السماء انشقت
اور میں سبب امن کا ہوں اپنے اصحاب کے لیے پس جسوقت جاؤنگا میں اس عالم سے آویگا میرے اصحاب کو وہ چیز کہ وعدہ دیے جاتے ہیں یعنی فتنے اور لڑائیاں اور اختلافات
اور مرتد ہوجانا بعضے عرب کا اور اصحاب میرے باعث امن کے ہیں میری امت کے لیے پس جسوقت جاتے رہینگے اصحاب میرے آویگی امت میری کو وہ چیز کہ وعدہ دیے جاتے
ہیں مثل کے ہیں مسلم نے یعنی جاتی رہنا اہل خیر کا اور آنا اہل شر کا اور قیامت قائم ہونے اور پیدا ہونا اور واقع ہونا فتنوں اور بدعتوں اور حوادث کا اشارہ
اسمیں طرف آنی شر کی وقت جاتی رہنی اہل خیر کی اسلیے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب تک تھے انمیں تو بیان کر دیتے تھے اونکی لیے وہ چیز کہ اختلاف کرتی تھی
اوسمیں پس جب وفات پائی حضرت نے خود رائے ہوگئے لوگ اور مختلف ہوئیں خواہشیں نفسانی ہوئی صحابہ کہ سند پکڑتے تھے ہر امر میں آنحضرت کے ساتھ قول و فعل یا دلالت
حال کے پس جبکہ مقصود ہو چکا ہم سے انوار اور ظاہر ہوئیں تاریکیاں اور یہ ہے حال آسمان کا ہر وقت جاتے رہنے ستاروں کی چنانچہ آگے فرمایا آنحضرت نے اصحابی کالنجوم
بايهم اقتديتم اهتديتم وعن ابي سعيد الخدري قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يأتي على الناس زمان فيغزوا
فئام من الناس فيقولون هل فيكم من صاحب رسول الله صلى الله عليه وسلم فيقولون نعم فيفتح لهم ثم يأتي على الناس زمان فيغزوا
فئام من الناس فيقال هل فيكم من صاحب اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم فيقولون نعم فيفتح لهم ثم يأتي على الناس زمان فيغزوا
فئام من الناس فيقال هل فيكم من صاحب من صاحب اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم فيقولون نعم فيفتح لهم متفق
عليه وفي رواية لمسلم قال يأتي على الناس زمان يبعث منهم البعث فيقولون انظروا هل تجدون فيكم
احدا من اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم فيوجد الرجل فيفتح لهم به ثم يبعث البعث الثاني فيقولون هل فيهم
من رأى اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم فيوجد فيفتح لهم ثم يبعث البعث الثالث فيقال انظروا هل ترون فيهم من رأى من رأى
اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم ثم يكون البعث الرابع فيقال انظروا هل ترون فيهم احدا رأى من رأى احدا رأى اصحاب النبي صلى الله عليه
وسلم فيوجد الرجل فيفتح لهم به اور روایت ہے ابو سعید خدری سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نے کہ کہا آویگا لوگوں پر ایک زمانہ پس جہاد کرے گی ایک جماعت لوگوں میں سے پس کہینگے جہاد کرنیوالے
اپنی جماعت سے یعنی آپس میں کہ آیا ہے درمیان تمہارے وہ شخص کہ صحبت رکھی ہو ساتھ آنحضرت کے پس کہینگے ہاں انہی جواب

دینگی کہ ہاں ہی ہم میں وہ شخص کہ صحبت رکھی ہی ساتھ آنحضرت کی پس فتح کیا جاویگا قلعہ اور شہر کہ جہاد کرینگی واسطے یعنی بہ برکت و شوکت اصحاب پیغمبر
خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی فتح ہوگی پہر آویگا لوگوں پر ایک زمانہ پس جہاد کریگی ایک جماعت لوگوں میں سی پس کہا جاویگا کہ آیا ہی درمیان تمہارے
وہ شخص کہ صحبت رکھی ہو ساتھ اصحاب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یعنی تابعین ہیں تم میں پس کہینگے ہاں پس فتح کیجاویگی واسطے اونکی پہر آویگا لوگوں پر
ایک زمانہ پس جہاد کریگی ایک جماعت لوگوں میں سے پس کہا جاویگا کہ آیا ہی درمیان تمہارے وہ شخص کہ صحبت رکھے ہو ساتھ اوسکے کہ صحبت رکھی ہو ساتھ اصحاب
پیغمبر خدا صلعم کی یعنی تبع تابعین پس کہینگے ہاں پس فتح کیجاویگی واسطے اونکی ف ع اس حدیث میں معجزہ ہی آنحضرت کا اور فضیلت اونکی اصحاب کے اور تابعین کے
اور تبع تابعین کے یعنی قرون ثلثہ کی جیسیکہ حدیث آئندہ میں صراحۃً مذکور ہی ترجمہ نقل کیے بخاری اور مسلم نے اور مسلم کی ایک روایت میں یوں آیا ہے
کہ فرمایا آنحضرت نے کہ آویگا لوگوں پر ایک زمانہ کہ بہیجا جاویگا یعنی اوس میں لوگوں میں سے لشکر پس کہینگی لشکر کی لوگ دیکہو پاتی ہو تم ان میں کسیکو اصحاب رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کی سی پس پایا جاویگا ایک شخص اصحاب میں سے پس فتح کیجاویگی بسبب اوسکے یعنی اون اصحاب کی برکت سی پہر بہیجا جاویگا دوسرا لشکر یعنی اوس
وقت میں جماعت کیطرف پس کہینگی کہ آیا ہے ان میں وہ شخص کہ دیکہا ہو آنحضرت کی اصحاب کو ف ع اس سے معلوم ہوتا ہے کہ تابعین میں دیکہنا اصحاب کا کافی ہے
جیسیکہ صحابہ میں دیکہنا آنحضرت کا معتبر ہی اور بعضوں نے کہا کہ صحابہ میں تو دیکہنا کافی ہی لیکن تابعین میں صحبت اور ملازمت چاہیے کہ جیسیکہ پہلی روایت میں گذرا مگر
یہہ کہ یہاں دیکہنا ساتھ صحبت کے مراد ہو ترجمہ پس فتح کیجاویگی واسطے اونکی پہر بہیجا جاویگا تیسرا لشکر پس کہا جاویگا کہ دیکہو پاتے ہو ان میں اوس شخص کو کہ دیکہا او
اوسکو کہ دیکہا ہی اوسنی آنحضرت کے یاروں کو پہر ہوگا بہیجنا چوتھے لشکر کا یعنی چوتھی مرتبہ میں پس کہا جاویگا کہ دیکہو پاتے ہو ان میں کسیکو کہ دیکہا ہو اوسکو کہ دیکہا ہو
کسیکو کہ دیکہا ہو اوسنے اصحاب پیغمبر خدا کو پس پایا جاویگا ایسا شخص پس فتح کیجاویگی بسبب اوسکے ف ع اور ایک نسخہ میں لہم ہی بدلے بہ کی یعنی واسطے اونکی
بہ برکت اوسکی اور اس حدیث میں چار قرن مذکور ہیں اصحاب اور تابعین اور اتباع اور تبع اتباع اور ایک روایت صحیح بخاری کی میں ہے بیچ حدیث خیر القرون کے
چار قرن مذکور ہوئے ہیں اور چونکہ اہل خیر نادر ہے چوتہی قرن میں اقتصار کیا ہے تین قرون پر اکثر روایتوں میں بسبب کثرت اہل علم اور صلاح کی اور قلت ہونے
اور فساد کے اونمیں پس صحیح مسلم میں عائشہ سے ہے بطریق مرفوع کہ خیر الناس القرن الذی انا فیہ ثم الثانی ثم الثالث اور روایت کی طبرانی نے ابن مسعود سے
بطریق مرفوع کے خیر الناس قرنی ثم الثانی ثم الثالث ثم یجیء قوم لاخیر فیہم وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ اُمَّتِيْ قَرْنِيْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثُمَّ اِنَّ بَعْدَهُمْ قَوْمًا يَشْهَدُوْنَ وَلَا يُسْتَشْهَدُوْنَ
وَيَخُوْنُوْنَ وَلَا يُؤْتَمَنُوْنَ وَيَنْذِرُوْنَ وَلَا يَفُوْنَ وَيَظْهَرُ فِيْهِمُ السِّمَنُ وَفِيْ رِوَايَةٍ وَيَحْلِفُوْنَ وَلَا يُسْتَحْلَفُوْنَ مُتَّفَقٌ
عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ ثُمَّ يَخْلُفُ قَوْمٌ يُحِبُّوْنَ السَّمَانَةَ اور روایت ہی عمران بن حصین سے
کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے بہترین امت میری قرن میرا ہے یعنی اصحاب میرے پہر بہترین امت کے وہ لوگ ہیں کہ متصل اونکے ہیں یعنی تابعین پہر وہ
لوگ کہ متصل ہیں اونکے یعنی تبع تابعین ف ع قرن ہر زمانہ کی لوگ اور وہ مقدار متوسط کی ہی عمر اہل زمانہ سے لیا گیا ہی یہہ لفظ اقتران سے یعنی گویا وہ آپس
میں مقترن ہیں کہ نزدیک ہوتے ہیں وہ آپس میں لوگ اپنی عمر وغیرہ میں اور احوال میں اور بعضوں نے کہا کہ قرن چالیس برس کا ہوتا ہے اور بعضوں نے کہا اسی برس کا
اور بعضوں نے کہا سو برس کا لیکن صحیح قول یہی ہے کہ منضبط و معتبر اوس میں کچھ کوئی عدد معین نہیں ہے پس قرن آنحضرت کا صحابہ ہیں اور مدت اونکی
وقت رسالت سے تا آخر صحابہ ایک سو بیس برس اور قرن تابعین سنہ سو سے قریب ستر برس تک اور قرن تبع تابعین کا وہاں سے لیکر قریب دو سو برس تک اور اوس وقت بدعتیں
ظاہر ہوئیں اور پیدا ہوئیں چیزیں غریب اور رسم ہوا فلاسفہ کی اور کہولیں باتیں معتزلہ نے اور امتحان کیے گئے اہل علم ساتھ کہنے خلق قرآن کے اور متغیر ہوئے
احوال اور بہت اختلافات اور بعض ہوگئی احکام سنت کی روز بروز اور ظاہر ہوا مصداق قول مخبر صادق کا ترجمہ پہر تحقیق بعد ان تین قرنوں کے ہوگی ایک قوم کہ

حدیث غریب ہی قطع یعنی عذاب کریگا اوسکو دنیا میں یا آخرت میں شاید کہ نکالی گئی یہہ حدیث اس قول اللہ تعالیٰ کی سی اِنَّ الَّذِیْنَ یُؤْذُوْنَ اللّٰہَ وَ رَسُوْلَہٗ لَعَنَہُمُ اللّٰہُ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ وَاَعَدَّ لَہُمْ عَذَابًا مُّہِیْنًا وَالَّذِیْنَ یُؤْذُوْنَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ بِغَیْرِ مَا اکْتَسَبُوْا فَقَدِ احْتَمَلُوْا بُہْتَانًا وَّاِثْمًا مُّبِیْنًا وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَثَلُ اَصْحَابِیْ فِیْ اُمَّتِیْ کَالْمِلْحِ فِی الطَّعَامِ لَا یَصْلُحُ الطَّعَامُ اِلَّا بِالْمِلْحِ قَالَ الْحَسَنُ فَقَدْ ذَہَبَ مِلْحُنَا فَکَیْفَ نَصْلُحُ رَوَاہُ فِیْ شَرْحِ السُّنَّۃِ اور روایت ہی انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نی مثل اصحاب میری کی درمیان امت میری کے مانند نمک کے ہی طعام میں نہیں سنورتا کہانا مگر ساتھ نمک کے کہا حسن بصری نی یعنی بعد سننی اس حدیث کی پس تحقیق جاتا رہا نمک ہمارا پس کیونکر سنورین ہم ف ح یعنی حال ہمارا یہہ حسرت کہاتی ہین اوپر گزرنے بعضے صحابہ کے باوجودیکہ اونکے زمانہ میں جو صحابہ کا تہا اور وفات حسن بصری کی ایکسو دس میں ہے کہتا ہوں میں کیونکر سنورتے ہیں ہم اوپر کلام ہی اور روایتیں اور معرفت مقامات اور حالات اونکے سے اور رائے اونکے اخلاق و صفات کے پیروی کرنی ہی اسلیے کہ اقتباس ان چیزوں کا ہی نہ ذاتوں اونکے کا ترجمہ نقل کی یہہ بغوی نی شرح السنۃ میں ف ع یعنی ساتھ اسناد اوسکے اور اسیطرح روایت کیا اوسکو ابو یعلی نی اپنی مسند میں انس سے مرفوع وَعَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ بُرَیْدَۃَ عَنْ اَبِیْہِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ اَحَدٍ مِّنْ اَصْحَابِیْ یَمُوْتُ بِاَرْضٍ اِلَّا بُعِثَ قَائِدًا وَّنُوْرًا لَّہُمْ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ہٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ اور روایت ہی عبد اللہ بن بریدہ کہ نقل کی اپنی باپ سے یعنی ابو موسی اشعری سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نی نہیں ہے کوئی اصحاب میری میں سے کہ مر جاتے ہیں بیچ زمین کی مگر کہ اوٹہایا جاویگا وہ قیامت کو پیشوا یعنی کہینچنے والا ہوگا اوس زمین والوں کا بہشت کی طرف اور سبب روشنی کا ہوگا اونکے لیے یعنی آگے ہوگا اونکے روز قیامت کے نقل کی یہہ ترمذی نے وَذُکِرَ حَدِیْثُ ابْنِ مَسْعُوْدٍ لَا یُبَلِّغُنِیْ اَحَدٌ فِیْ بَابِ حِفْظِ اللِّسَانِ و ذکر کی گئی حدیث ابن مسعود کی کہ سر اوسکا یہہ ہے لا یبلغنی احد بیچ باب محافظت زبان کی کہا ومؤلف نی کہ صاحب مصابیح کا ہی اور مصابیح میں اس باب میں ذکر کی ہی اور مؤلف نی ذکر اوسکا وہاں مناسب کیا اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا رَاَیْتُمُ الَّذِیْنَ یَسُبُّوْنَ اَصْحَابِیْ فَقُوْلُوْا لَعْنَۃُ اللّٰہِ عَلٰی شَرِّکُمْ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہی ابن عمر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نی جسوقت کہ دیکہو تم اون لوگونکو کہ برا کہتے ہین میرے صحابہ کو پس کہو لعنت خدا کی ہو تمہارے اس فعل بد پر ف ع ح یہاں اشارہ ہی طرف اسکی کہ لعنت اونکی شر پر ہی اونہیں کی ذات پر اسلیے کہ وہ اہل شر و فتنہ ہیں اور صحابہ اہل خیر سی کہ مستحق ہین رضا و رحمت کی اور اشارہ ہے اسکی طرف کہ اگر لعنت فعل پر کریں ذات پر تو وہ بیشک احتیاط ہے ترجمہ نقل کی یہہ ترمذی نی ف ع اور ایسی ہے خطیب نے اور روایت کی عدی نے ابن عائشہ سے مرفوع اِنَّ شِرَارَ اُمَّتِیْ اَجْرَؤُہُمْ عَلٰی اَصْحَابِیْ اور حدیث مرفوع میں ہے یَکُوْنُ فِیْ اٰخِرِ الزَّمَانِ قَوْمٌ یُّسَمَّوْنَ الرَّافِضَۃَ یَرْفُضُوْنَ الْاِسْلَامَ فَاقْتُلُوْہُمْ فَاِنَّہُمْ مُشْرِکُوْنَ اور ایک روایت میں ہے وَیَنْتَحِلُوْنَ حُبَّ اَہْلِ الْبَیْتِ وَلَیْسُوْا کَذٰلِکَ وَاٰیَۃُ ذٰلِکَ اَنَّہُمْ یَسُبُّوْنَ اَبَا بَکْرٍ وَّعُمَرَ یہہ روایت صواعق محرقہ میں ہے اور شاید کہ حکمت بیچ برا کہنی وفہم کے بعضے صحابہ کو اور برا کہنے خوارج کے بعض اہل بیت کو یہہ ہی کہ جب منقطع ہوا دنیا سی اعمال اونکے بسبب نیکی کی توچاہا اللہ تعالیٰ نی کہ ہمیشہ رہے اونکی لیے ثواب اعلی تر درجہ بلند جنت کے اور اونکی دشمنو کو عذاب شدید ہو وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ سَاَلْتُ رَبِّیْ عَنِ اخْتِلَافِ اَصْحَابِیْ مِنْ بَعْدِیْ فَاَوْحٰی اِلَیَّ یَا مُحَمَّدُ اِنَّ اَصْحَابَکَ عِنْدِیْ بِمَنْزِلَۃِ النُّجُوْمِ فِی السَّمَآءِ بَعْضُہَا اَقْوٰی مِنْ بَعْضٍ وَّلِکُلٍّ نُوْرٌ فَمَنْ اَخَذَ بِشَیْءٍ مِّمَّا ہُمْ عَلَیْہِ مِنِ اخْتِلَافِہِمْ فَہُوَ عِنْدِیْ عَلٰی ہُدًی قَالَ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَصْحَابِیْ کَالنُّجُوْمِ فَبِاَیِّہِمُ اقْتَدَیْتُمُ اہْتَدَیْتُمْ رَوَاہُ رَزِیْنٌ اور روایت ہی عمر سی کہا سنا مین نی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتی تہی پوچہا مینی اپنے پروردگار سی اختلاف صحابہ اپنی سی پیچہی میری یعنی یہہ جو اختلاف کرینگی آپسمین بیچ شرائع میں ابد میرے سیاہ کیا حکم ہی انکا پس وحی کی اللہ تعالیٰ نی طرف

بیری کہا ہی محب الطبری نی اصحاب میری نزدیک میری مانند ستارون کی ہین آسمانمین ف یعنی بیچ ظاہر کرنی ہدایت اور باطل کرنی ضلالت کی مانند ستارون کی ہین کہ جیسی ستارون سی راہ بر و بحر کی معلوم ہو جاتی ہی جیسیکہ فرمایا اللہ تعالی نی وَبِالنَّجْمِ هُمْ يَهْتَدُونَ ویسی ہی انسی راہ حق معلوم ہوتی ہی اور بری راہ باطل ہوتی ہی ترجمہ بعضی اون ستارون مین سی قوی تر اور روشن تر ہین بعضی سی اور واسطی ہر ایک کی نور ہی یعنی اور اسیطرح واسطی ہر ایک اصحاب مین سی نور ہی بقدر استعداد اوسکی پس جس شخص نی کر لیا پیچھا اون مین سی کسیکا پس وہ ہدایت پر ہی کہ وہ اونکی تیرہ ہین اختلاف انہی سی بیچ مسائل علم و فقہ کی پس وہ نزدیک میری ہدایت پر ہین ف ع اور اس سی معلوم ہوا کہ اختلاف اماموںکا رحمت ہی امت کی لیے کہا طیبی نی کہ مراد اس سی اختلاف فروع مین ہی نہ اصول مین جیسیکہ دلالت کرتا ہی اسپر قول حضرت کا فہو عندی علی ہدی کہا سید جمال الدین نی تو ظاہر ہی کہ مراد وہ اختلاف ہی کہ دین مین ہوا نہ اختلاف غرض دنیوی کا پس نہین اشکال وارد ہوگا اوپر اختلاف کرنی بعضی صحابہ کی بعض سی بیچ خلافت و امارت مین کہتا ہون کہ ظاہر یہی ہی کہ اختلاف خلافت کا بھی باب اختلاف فروع دین کا سی تہا کہ صادر ہوا اوپر ایک کی اجتہاد سی نہ غرض دنیوی سی کہ صادر ہوتا حظ نفسانی سی بیچ اختلاف بادشاہونکا ترجمہ کہا عمر نی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اصحاب میری مانند ستارون کی ہین یعنی پس پیروی کرو تم اون سبکی یا کسی کی اور اگر یہ مسئلہ ہو ہین اسلیے حسن سی کسیکی پیروی کروگی راہ پاؤگی نقل کی یہ رزین نی ف ع ح جیسیکہ اشارہ کیا ساتہ قول اپنی کی وکل نور پس ہدایت بقدر علم و فقہ کی ہی کہ نزدیک ہر ایک کی ہی باوجود تفاوت مراتب اوسکی اور اس معنی سی کوئی صحابی خالی نہین بالضرور علم شریعت دین کا اوسکی پاس ہی اور جاننا چاہیے کہ بیچ حدیث اصحابی کالنجوم الخ کی کلام کیا ہی علما نی چنانچہ ابن حجر نی تقریر طویل لکھی ہی اسپر اور ذکر کیا کہ یہ حدیث ضعیف ہی بلکہ ذکر کیا ابن حزم نی کہ یہ موضوع باطل ہی لیکن ذکر کیا بیہقی نی کہ اوسنی کہا کہ حدیث مسلم کی بعض معنی اسکی سمجھی جاتی ہین اور مراد حدیث مسلم سی یہ حدیث آنحضرت کی ہی النجوم امنة للسماء

# بَابُ مَنَاقِبِ اَبِیْ بَکْرٍ

باب ہی مناقب ابی بکر رضی اللہ عنہ کا

## اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ

فصل پہلی عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ مِنْ اَمَنِّ النَّاسِ عَلَیَّ فِیْ صُحْبَتِہٖ وَمَالِہٖ اَبُوْبَکْرٍ وَعِنْدَ الْبُخَارِیِّ اَبَا بَکْرٍ وَلَوْ کُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِیْلًا لَاتَّخَذْتُ اَبَا بَکْرٍ خَلِیْلًا وَلٰکِنْ اُخُوَّةُ الْاِسْلَامِ وَمَوَدَّتُہٗ لَا تُبْقَیَنَّ فِی الْمَسْجِدِ خَوْخَةٌ اِلَّا خَوْخَةُ اَبِیْ بَکْرٍ وَفِیْ رِوَایَةٍ لَوْ کُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِیْلًا غَیْرَ رَبِّیْ لَاتَّخَذْتُ اَبَا بَکْرٍ خَلِیْلًا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ روایت ہی ابو سعید خدری سی اونہی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا آنحضرت نی کہ تحقیق بہت عطا کرنیوالی لوگون مین سی مجھپر یا بہت خرچ کرنیوالی اونمین سی بسبب مجھپر اپنی صحبت مین یعنی دوام ملازمت اپنی مین ساتھ لگائی رکھنی نفس اپنی کی بیچ میری خدمت مین اور اپنی مال مین یعنی خرچ کرنی مال اپنی مین میری راہ مین ابوبکر ہین اور نزدیک بخاری کی ابا بکر واقع ہوا ہی اور اگر ہوتا مین پکڑنیوالا دوست خالص جانی تو البتہ پکڑتا مین ابوبکر کو ایسا دوست لیکن برادری کہ بیچ مسلمانی کی ہی اور محبت اوسکی باقی اور ثابت ہی ف ح خلیل خلت سی ہی ساتھ پیش خ کی بمعنی صداقت و محبت متخلل کی یعنی در آنیوالی اندر قلب محب کی کہ داعی ہی طرف اطلاع محبوب کی اوپر سر محب کی یعنی اگر روا ہوتا مجھکو کہ پکڑون مین کوئی دوست خلق مین سی ایسا صفت کہ محبت اوسکی میری دل کی اندر آتی اور مطلع ہوتا وہ میری بھید پر تو ابوبکر کو ایسا دوست پکڑتا مین کہ لائق اور قابل اس صفت کی ہی ولیکن نہین ہی میرے لیے محبوب ساتھ اس صفت کی مگر حق سبحانہ تعالی دوست کہتا ہی اظہار کرنا خلق کو اوپر ظاہر دل میری کی ہی اور آگاہ نہین میری سر پر سوا حق تعالی کی اور یا خلیل خلت سی ہی ساتھ زبر خ کی بمعنی حاجت کی یعنی اگر پکڑتا مین کوئی دوست کہ رجوع کرتا مین اوسکی طرف اپنی حاجتون مین اور اعتماد کرتا مین اوسپر اپنی مہمات مین تو ابوبکر کو پکڑتا مین ولیکن اعتماد میرا تمام امور مین اور رجوع میری تمام احوال مین خدا ہی کیطرف ہی اور وہی ہی ملجا اور ملاذ میرا اور یہ معنی اقرب اور انسب ہین ساتھ سیاق حدیث کی ولیکن محدثین نی حکم کیا ہی کہ معنی اول اوجہ اور اولی ہین فافہم ترجمہ نہ باقی چھوڑی جاوی مسجد مین کوئی کھڑکی یا روزن دیوار مین مگر کھڑکی کہ ابوبکر کی گھر اور دیوار مین ہی ف خوخہ ساتھ زبر دو خ معجمہ کی اور واو ساکن کی درمیان اونکی روزن کہ چھوڑا جاوی دیوار مین تا روشنی گھر مین آوی یعنی روشندان اور بعضون نی کہا کھڑکی کو کہتی ہین اور جو گھر کہ ملی ہوئی مسجد شریف سی تھی اونمین کھڑکیان تہین کہ اونمین سی مسجد شریف مین آتی تھی یا روزن تھی کہ اون مین سی مسجد مین نگاہ کرتی تھی کہ آنحضرت مسجد مین آتی ہین پس حکم فرمایا آنحضرت نی کہ تمام کھڑکیان یا روزن بند کردی جاوین مگر کھڑکی یا روزن ابوبکر کا از راہ تکریم و تفضیل انکی کہلا رہی اور یہ تہا آخر

خطبہ میں کہ آنحضرت نے پڑہا کہ ہمیں کنایہ ہی ساتہ خلافت صدیق کی اور کہ گفتگو اور دروازون کا اس باب میں اور جب لوگون نے کلام کیا اس باب میں تو فرمایا آنحضرت نے
کہ مین نے یہ کام اپنی طرف سے نہین کیا ہی مگر بامر خدا عز وجل کی اور ایک حدیث مین آیا ہی کہ عمر رض نے درخواست کی کہ اپنی دیوار مین ایک روزن چہوڑین تاکہ دیکہا کرین
آنحضرت کو جس وقت کہ آوین مسجد مین پس فرمایا آنحضرت نے کہ نہ چہوڑین اگرچہ بقدر ناکہ سوئی کی ہووے اور ایک روایت مین یون ہی کہ اگر ہوتا مین پکڑنیوالا
دوست کسیکو سوائے رب اپنے کی تو البتہ پکڑتا مین ابوبکر کو دوست نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف جاننا چاہیے کہ حافظ ابن حجر عسقلانی نے بیچ شرح صحیح بخاری کی کہا
کہ آئی ہین اس باب مین حدیثین بطرق متعددہ کہ ظاہر مین مخالف معلوم ہوتی ہین اس حدیث مذکور کی کہ ابوبکر رض کی باب مین آئی ہی از انجملہ حدیث سعد بن وقاص رض کہ کہا حکم کیا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتہ بند کرنی دروازون کی کہ جانب مسجد کی تہی مگر دروازہ علی کا کہلا رکہا روایت کیا اس حدیث کو احمد اور نسائی نے اور اسناد اسکی قوی ہی اور
روایت کی طبرانی نے اوسط مین ساتہ نقل ثقات کی کہ صحابہ جمع ہوئے اور کہا یا رسول اللہ حکم کیا آپ نے ساتہ بند کرنی اصحاب کے دروازون کی اور کہلا رکہا دروازہ علی کا فرمایا
آنحضرت نے کہ مین نے نہین بند کیے ہین اور نہ کہلا رکہا ہی بلکہ خدا نے بند کیے اور کہلا رکہا اور مین حکم کیا گیا ہون ساتہ بند کرنی دروازون کی سوائے دروازہ علی کے
اور اسیطرح روایت کی احمد اور نسائی نے ابن عباس اور ابن عمر سے کہا شیخ ابن حجر نے کہ ہر ایک ان حدیثون مین سے لائق حجت کی ہی خصوصا کہ قوت پائی ہی بعض نے
اونمین سے ساتہ بعض کی اور کہا ابن حجر نے کہ ابن جوزی نے حکم کیا ہی اس حدیث پر کہ وارد ہوئی ہی علی رض کی شان مین ساتہ وضعی ہونیکی اور کلام کیا ہی اسکی بعض طرق مین بسبب
مخالف ہونے اوسکے حدیثون صحیحہ سے کہ وارد ہوئی ہین ابوبکر رض کی شان مین اور کہا کہ وضع کیا ہی اسکو روافض نے اونکی مقابلہ مین اور رد کیا شیخ ابن حجر نے ابن جوزی پر بیچ
حکم کرنی اوسکے ساتہ وضعی ہونی اس حدیث کی بمجرد توہم معارضہ اسکی ساتہ حدیث ابوبکر کی اور کہا کہ حدیث علی رض کی طرق کثیرہ ہین بعضی اونمین سے صحت کو پہنچی ہین
اور بعضی مرتبہ حسن کو اور معارضہ درمیان اس حدیث علی اور اس حدیث کی کہ وارد ہوئی ہی ابوبکر کی شان مین نہین ہی اور وجہ توفیق کی یہ ہی کہ حکم ساتہ بند کرنی اور دروازون کے
اور کہلی رہنی دروازہ علی کی اول امر مین تہا وقت بنائے مسجد کی اور تہا حضرت علی رض کا دروازہ طرف مسجد کی کہ جاتی تہی اور نکلتی تہی اوسمین سے اور صحت کو پہونچا ہے
آنحضرت سے کہ فرمایا نہ داخل ہو اس مسجد مین کوئی جنبی مگر مین اور تو اور حکم ساتہ بند کرنی کہڑکیون کی سوائے کہڑکی ابوبکر کی آخر امر مین تہا آنحضرت کی مرض مین کہ باقی
رہی تہی آنحضرت کی وفات مین تین دن اور دلیل اس کلام کی یہ ہی کہ وارد ہوا ہے کہ جب حکم کیا آنحضرت صلعم نے ساتہ بند کرنی دروازون کی سوائے دروازہ علی کی
آئی حمزہ بن عبد المطلب بعد اسکی کہ ظاہر ہوا اونسے امتثال امر مین کچہ توقف اور اونکی آنکہین دکہتی تہین اور پانی جاتا تہا اونسے اور کہا یا رسول اللہ باہر نکالدیا آپنے
اپنی چچا کو اور رہنے دیا اپنی چچا کی بیٹے کو فرمایا پیغمبر خدا صلعم نے ای چچا میرے حکم کیا گیا مین ساتہ اسکی اور مجکو اسمین کچہ اختیار نہین پس ذکر کرنی حمزہ کی سے اس قصہ مین جانا
گیا کہ یہ مقدم تہا اسلیے کہ حمزہ رض غزوہ احد مین شہید ہوئی وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ كُنْتُ
مُتَّخِذًا خَلِيْلًا لَاتَّخَذْتُ اَبَا بَكْرٍ خَلِيْلًا وَلٰكِنَّهُ اَخِيْ وَصَاحِبِيْ وَقَدِ اتَّخَذَ اللّٰهُ صَاحِبَكُمْ خَلِيْلًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ
اور روایت ہے عبد اللہ بن مسعود سے اونسے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آنحضرت نے اگر ہوتا مین پکڑنیوالا دوست تو البتہ پکڑتا مین ابوبکر کو دوست ولیکن ابوبکر
میری بہائی ہین اور یار میری ف ح ع اور احمد کی روایت مین ہی اَخِيْ فِي الدُّنْيَا وَصَاحِبِيْ فِي الْغَارِ اور ابو یعلی کی مسند مین ہی ابن عباس سے ابوبکر صاحبی
ومونسی فی الغار سدوا کل خوخة فی المسجد غیر خوخة ابی بکر کہا ابو حاتم نے کہ یہ قول حضرت کی سدوا الخ دلیل ہی اوپر قطع طمع تمام لوگون کی خلافت سے سوائے ابی بکر کی ت
اور تحقیق دوست پکڑا ہی اللہ نے تمہاری صاحب کو کہ عبارت ہی اونکی ذات شریف سے نقل کی یہ مسلم نے ف پہلی حدیث سے دوست پکڑنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا
خدا تعالی کو معلوم ہوا اور اس حدیث سے دوست پکڑنا اللہ تعالی کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تا معلوم ہو کہ جو کوئی محبت مین صادق ہی مرتبہ محبوبیت کو پہونچا ہی
یکجہتی محبوبیت سے ہر کہ او در عشق صادق آمدہ است بر سرش معشوق عاشق آمدہ است اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حبیب اللہ تہی اور حبیب اوس محب کو کہتی ہین کہ مرتبہ
محبوبیت کو پہونچی اور بعضی خلت کو اعلی اخص کہتی ہین اور آنحضرت کو جامع کہتی ہین درمیان مرتبہ محبت اور خلت کی اور آنحضرت کی خلت کو اتم اور اکمل کہتی ہین

قصت ابراہیم کی کذا قال القرآن اور یہ حدیث دلیل ظاہر ہی اسپر کہ ابوبکر ہین افضل صحابہ مین وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ مَرَضِهٖ اُدْعِيْ لِيْ اَبَا بَكْرٍ اَبَاكِ وَاَخَاكِ حَتّٰى اَكْتُبَ كِتَابًا فَاِنِّيْ اَخَافُ اَنْ يَّتَمَنّٰى مُتَمَنٍّ وَيَقُوْلُ قَائِلٌ اَنَا وَلَا وَيَاْبَى
اللّٰهُ وَالْمُؤْمِنُوْنَ اِلَّا اَبَا بَكْرٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِيْ كِتَابِ الْحُمَيْدِيِّ اَنَا اَوْلٰى بَدَلَ اَنَا وَلَا اور روایت ہی عائشہ سی کہ کہا فرمایا واسطی میری رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نی اپنی مرض الموت مین کہ بلاو واسطی میری ابوبکر کو کہ باپ تیرا ہی اور بلا اپنی بہائی کو یعنی عبدالرحمن کو تاکہ حکم کرون مین نامہ کی لکہنی کا اسلیی کہ مین ڈرتا ہون
یہ کہ آرزو کری کوئی آرزو کرنیوالا یعنی خلافت کی بر تقدیر نہ لکہنی کی اور ڈرتا ہون یہ کہ کہی کہنی والا کہ مین مستحق ہون واسطی خلافت کی حالانکہ نہین ہوگا مستحق خلافت
کا باوجود ابی بکر کی اور کوئی جیسیکہ دلالت کرتا ہی اسپر قول حضرت کا اور انکار کریگا اور نہین چاہیگا اللہ تعالی اور مومن مگر ابوبکر کو نقل کی یہ مسلم نی اور بیچ کتاب
حمیدی کی واقع ہوا ہی کہ انا اولی بجای انا ولا کی یعنی مین لائق تر ہون ساتہ خلافت کی اور نہین مستحق ہی اوسکا غیر میرا ف ع اور طیبی نی قاضی عیاض سی نقل کیا
کہ یہ روایت اجود ہی اور اس حدیث مین اشارہ ہی طرف خلافت ابوبکر کی بعد آنحضرت کی اور شیعہ جو دعوی نص کا کرتی ہین حضرت علی رض کی خلافت پر اور رد
کریگا اونکی حق مین محض باطل ہی کچہ اصل اوسکی نہین باتفاق مسلمانون کی اور اول جو جہٹلایا اونکو علی رض نی جہٹلایا ہی جسوقت کہ پوچہی گئی کہ کیا تمہاری پاس
کوئی چیز ہی کہ نہین وہ قرآن مین فرمایا علی رض نی کہ نہین میری پاس مگر اس صحیفہ مین الخ اور اگر اونکی پاس نص ہوتی تو فرماتی ہی وَعَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ قَالَ
اَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ امْرَاَةٌ فَكَلَّمَتْهُ فِيْ شَيْءٍ فَاَمَرَهَا اَنْ تَرْجِعَ اِلَيْهِ قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَيْتَ اِنْ جِئْتُ
وَلَمْ اَجِدْكَ كَاَنَّهَا تُرِيْدُ الْمَوْتَ قَالَ فَاِنْ لَّمْ تَجِدِيْنِيْ فَاْتِيْ اَبَا بَكْرٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی جبیر بن مطعم سی
کہا جبیر نی کہ آئی آنحضرت کی پاس ایک عورت اور کلام کیا آپ سی کسی چیز مین یعنی کچہ حاجت چاہی یا کوئی بات پوچہی پس حکم کیا آنحضرت صلعم نی اوس عورت کو کہ آوی دوسری وقت
طرف آنحضرت صلعم کی یعنی تاکہ دیوین اوسکو کچہ یا جواب دین اوسکی بات کا کہا اوس عورت نی یا رسول اللہ خبر دیجئی مجہکو کہ اگر آؤن اور نہ پاؤن آپکو یعنی اور شاید کہ مکان اوسکا
دور تہا مدینہ سی کہا جبیر نی گویا کہ وہ عورت مراد رکہتی تہی شاید انی آنحضرت کی اونکی موت کو ف ح ظاہر یہ عورت آنحضرت کی ایام وفات کی قریب آئی تہی فرمایا
آنحضرت نی پس اگر نپاوی تو مجہکو پس آ تو ابوبکر کی پاس نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی ف ح ع ظاہر اس حدیث سی اشارہ ہی طرف خلافت ابی بکر کی بعد آنحضرت کی لیکن نص
قطعی نہین ہی اور باوجود اسکی دلالت کرتی ہی اوپر فضیلت و منقبت اونکی کی اور جمہور علما اسپر ہین کہ نص قطعی خلیفہ کرنی پر کسی جانب مین نہین ہی اور صحت خلافت
ابی بکر رض کی باجماع صحابہ کی ہی اور شیخ ابن ہمام نی مسامرہ مین دعوی نص کا ابوبکر کی خلافت پر کیا ہی اور اثبات کیا واللہ اعلم اور روایت ہی سہل بن ابی حثمہ سی کہ کہا بیچا ایک
اعرابی نی آنحضرت صلعم کی ہاتہ کچہ اونٹ وعدی پر پس کہا حضرت علی نی اعرابی کو کہ جا آنحضرت کی پاس اور پوچہ اونسی کہ اگر آوی آپکی پاس وقت وفات آپکی تو کون ادا کریگا
قیمت اونکی فرمایا ادا کریگا تجکو ابوبکر پس پہر آیا وہ اعرابی علی رض کی پاس اور خبر دی اونکو پس کہا علی رض نی کہ پہر جا اور پوچہ اونسی کہ اگر آوی ابوبکر کی پاس وقت
انتقال اونکی تو کون ادا کریگا اوسکو پس آیا اعرابی آنحضرت کی پاس اور پوچہا آپ سی پس فرمایا کہ ادا کریگا تجکو عمر پس کہا علی رض نی کہ پوچہ عمر کی بعد کا حال پس فرمایا کہ ادا
کریگا تجکو عثمان پس کہا علی نی اعرابی کو کہ جا آنحضرت کی پاس اور پوچہ اونسی کہ اگر آوی عثمان کی پاس وقت انتقال اونکی تو کون ادا کریگا اوسکو پس پوچہا اعرابی نی آنحضرت صلعم سی
کہ جب مرجاوین ابوبکر اور عمر اور عثمان تو پس اگر مر سکی تو تو مرجا روایت کی یہ اسمعیل نی اپنی معجم مین وَعَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بَعَثَهُ عَلٰى جَيْشِ ذَاتِ السَّلَاسِلِ قَالَ فَاَتَيْتُهُ فَقُلْتُ اَيُّ النَّاسِ اَحَبُّ اِلَيْكَ قَالَ عَائِشَةُ قُلْتُ مِنَ الرِّجَالِ قَالَ
اَبُوْهَا قُلْتُ ثُمَّ مَنْ قَالَ عُمَرُ فَعَدَّ رِجَالًا فَسَكَتُّ مَخَافَةَ اَنْ يَّجْعَلَنِيْ فِيْ اٰخِرِهِمْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
اور روایت ہی عمرو بن العاص سی کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی بہیجا اونکو امیر کر کر اوپر ایک لشکر کی ذات السلاسل کو بہیجا تہا کہ نام ایک زمین کا ہی پس آیا مین آنحضرت
کی پاس یعنی پہلی سفر کی یا بعد اوسکی پس کہا مین نی آنحضرت سی کہ کون محبوب تر ہی طرف آپکی ف ح ع یعنی اون لوگون مین سی کہ موجود ہین آپکی زمانہ مین یا مراد یہ

اونسی لشکر والی اور پاس لیتی ہی کہ بسبب اونکی سوال کا پتہ ملا کہ جب اونکو لشکر کا امیر کر کے بہیجا تہا اونکی یہ پہونچی کی اونکی لشکر مین ابو عبیدہ بن الجراح کو بہیجا ساتہ ورسو بزرگون
کی انصار و مہاجرین مین سی کہ ابوبکر و عمر بھی اونمین تہی لیکن امامت عمرو کرتی رہی یہان تک فتح ہوئی مسلمانونکی اور کافر بہاگی اوسوقت عمرو بن العاص کی خیال مین آیا کہ مین مقدم
ہون مرتبہ مین ہونکہ میری ساتہ اونکو بہیجا پس جب پہر کر آئی تو آنحضرت سی یہ پوچہا آنحضرت نی ایسا جواب دیا کہ طمع اونکی منقطع ہوگئی لیکن موید ہی احتمال اول کو کہ مراد علم
آنحضرت کی اہل زمانہ مین یہ جواب حضرت کا ہے کہ فرمایا عائشہ یعنی وہ محبوب تر ہین لوگون کی طرف میری مو تو مین سی کہا مین نی عرض نہین ہی یعنی سوال میرا اونسی ہی بلکہ قصد
یہی کہ مردون مین سی کون بہت محبوب ہی طرف تمہاری کہا فرمایا باپ اسکا یعنی ابوبکر کہا مین نی پہر کون محبوب ہی فرمایا عمر پس گنا آنحضرت نی اور مردونکو یعنی بعد اوسوا اون
پہر مین پس خاموش ہوا مین یعنی اس سوال سی بسبب خوف اسکی کہ گردانین آپ مجکو پیچہ آخر لوگون کی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی یعنی مطلق یا آخر اون لوگون کی کہ پوچہون
مین اونکو اگر پوچہتا مین آپسی وعن محمد بن الحنفیة قال قلت لابی ای الناس خیر بعد النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ابو بکر
قلت ثم من قال عمر وخشیت ان یقول عثمان قلت ثم انت قال ما انا الا رجل من المسلمین رواہ البخاری
اور روایت ہی محمد بن حنفیہ سی کہ بیٹی ہین علی کی غیر فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا سی کہ کہا کہا مین نی واسطی باپ اپنی کی کہ علی رض ہین کہ کون لوگون مین سی بہتر ہی بعد آنحضرت کی کہا علی رض
نی ابوبکر بہتر ہین کہا مین نی پہر کون ہی کہا عمر اور ڈرا مین کہ کہین عثمان یعنی نہ پوچہا مین نی کہ بعد عمر کی کون بہتر ہی بخوف اسکی کہ عثمان کو افضل فرماوین گی پس عنوان
سوال سی عادل کر کر یون کہا مین نی کہ پہر تم بہتر ہو کہا علی رض نی کہ نہین ہون مین مگر ایک مرد مسلمانون مین سی نقل کی یہ بخاری نی ف ع یہ فرمانا اونکا ازراہ تواضع کے
فرمایا والا وقت اس سوال کی سب لوگون سی وہ بہتر تہی اسلیی کہ بعد عثمان کی قتل ہونی کی بعد کا ہی وعن ابن عمر قال کنا فی زمن النبی صلی اللہ
علیہ وسلم لا نعدل بابی بکر احدا ثم عمر ثم عثمان ثم نترک اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا نفاضل بینہم رواہ
البخاری وفی روایة لابی داود قال کنا نقول ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حی افضل امة النبی صلی اللہ علیہ وسلم بعدہ ابو بکر
ثم عمر ثم عثمان رضوان اللہ تعالی علیہم اجمعین اور روایت ہے ابن عمر سی کہ کہا تہی ہم یعنی صحابہ بیچ زمانہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ برابر نہین کرتی تہی
ہم ساتہ ابی بکر کی کسیکو یعنی صحابہ مین سی بلکہ اونکو فضیلت دیتی تہی اور پہر ساتہ عمر کی برابر نہین کرتی کسیکو پہر ساتہ عثمان کی پہر چہوڑ دیتی تہی ہم اصحاب آنحضرت کو کہ نہ
فضیلت دیتی ہم درمیان اونکی ایک کو دوسری پر نقل کی یہ بخاری نی ف ع مراد تسیں فضیلت دینا مثل اونکی کا ہی کہ ایکطرح کی صحابہ کو آپسمین فضیلت نہ دیتی تہی ایک کو
دوسری پر والا اہل بدر اور احد اور اہل بیعة الرضوان اور تمام علماء صحابہ افضل ہین اور شاید کہ یہ تفاضل درمیان اصحاب کی مراد ہی اور رای پر اہل بیت پس وہ فہم مین
اونسی اور حکم اونکا سوا ہی اونکی پس نہین وارد ہوگا اعتراض بسبب نہ ذکر کرنی علی اور حسن اور حسین اور دونون چچاؤن حضرت کی کہ حمزہ اور عباس ہین رضی اللہ عنہم اور
کہا مظہر نی کہ مراد ابن عمر کی بڈہی اور سن ہین اصحاب مین سی کہ جب کوئی امر درپیش آتا تو مشورہ کرتی آنحضرت اونسی اور حضرت علی رض آنحضرت کی زمانہ مین جوان و نو عمر تہی
والا اونکی فضیلت کا بعد لائق گرکئی گون کی کوئی منکر نہین اور یہ بہی ہی کہ تفاضل ثابت ہی درمیان صحابہ کی بی شبہ جیسیکہ اہل بدر اور اہل بیعة الرضوان اور علماء صحابہ
کو فضیلت ہی اور وپر شدہ اور بیچ روایت ابی داود کی ہی کہ کہا ابن عمر نی تہی ہم کہتی اسحال مین کہ آنحضرت زندہ تہی بہترین امت آنحضرت کی بعد آنحضرت کی ابوبکر
ہین پہر عمر پہر عثمان رضی اللہ عنہم ف ح اور امام احمد ابن عمر سی لائی ہین کہ کہا تہی ہم بیچ زمانہ رسول خدا صلعم کی جانتی بہترین لوگونکا ابوبکر کو پہر عمر کو اور کہا ابن حجر نی تحقیق
تحقیق دی گئی ہین تین خصلتین کہ اگر ایک ان تینون مین سی مہری لیی ہوتو بہتر جانون مین دنیا سی اور اوسچیز سی کہ دنیا مین ہی نکاح کر دیا آنحضرت نی اونسی اپنی
بیٹی کا کہ فاطمہ ہین اور حاصل ہوئی آنحضرت کی لیی اونسی اولاد اور بند کیی دروازی سبکی سوای دروازہ علی کی اور دیا اونکو نیزہ اپنا روز خیبر کی اور نسائی نی روایت کی کہ
پوچہی گئی ابن عمر کہ کیا کہتی ہو بیچ حق عثمان اور علی کی پس بیان کی یہ حدیث بعد اوسکی کہا است پوچہو حال علی رض کا اور قیاس نکرو کسیکو اونپر بند کیی دروازی
سبکی سوا دروازہ اونکی کی کذا ذکرہ الشیخ فی فتح الباری **الفصل الثانی** فصل دوسری عن ابی ہریرة قال قال رسول اللہ صلی

اللہ علیہ وسلم ما لاحد عندنا ید الا وقد کافیناہ ما خلا ابا بکر فان لہ عندنا یدا یکافیہ اللہ بہا یوم القیمۃ وما نفعنی مال احد قط ما نفعنی مال ابی بکر ولو کنت متخذا خلیلا لاتخذت ابا بکر خلیلا الا وان صاحبکم خلیل اللہ رواہ الترمذی ع روایت ہے ابوہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں ہے کسیکے لیے نزدیک ہمارے عطا اور انعام مگر کہ بدلہ اوتارا ہے ہم نے اوسکا یعنی جیکا نون یا زیادہ سوائے ابوبکر کی پس تحقیق ابوبکر کی لیے نزدیک ہمارے نعمت ہے کی ہے کہ بدلہ دیگا اوسکو خدا اچھا عوض اوس نعمت کی دن قیامت کی ف ع یعنی بدلہ کامل کہا بعضوں نے کہ مراد یہی نعمت ہے اور وہ مال ہے اور نفس اور اہل اور اولاد کہ سب حضرت کی رضامندی میں صرف کیے اور احتمال ہے کہ مراد اس نعمت سے آزاد کرنا بلال کا ہو جیسا کہ اشارہ ہے اسکی طرف اس آیت میں وسیجنبہا الاتقی الذی یؤتی مالہ یتزکی الخ اور نہیں نفع دیا مجکو کسیکے مال نے مانند مال ابی بکر کی ف ح کہ جو کچھ گھر میں رکھتے تھے خدمت بابرکت میں لے آئے اور گھر میں کچھ نہ چھوڑا اور ذوالخلال ساتھ اسکے لقب ابوبکر کا ہے کہ جب تمام مال راہ خدا میں صرف کیا اور خرقہ پہنا تو بجائے تکموں کی خلال یعنی کانٹی لگائی ت اور اگر ہوتا میں پکڑنیوالا دوست جانی تو البتہ پکڑتا میں ابوبکر کو دوست جانی آگاہ ہو کہ صاحب تمہارا دوست خدا کا ہے اور سوائے خدا کی دوست حقیقی نہیں رکھتا نقل کی یہ ترمذی نے ف ع کتاب ریاض الصالحین میں ہے کہ فرمایا آنحضرت نے کہ نہیں نفع دیا مجکو کسی مال نے کبھی اوسقدر کہ نفع دیا مجکو مال ابی بکر نے پس روئے ابوبکر اور کہا کہ نہیں ہیں میں اور مال میرا مگر مالک آپکے اور موافقات میں ہے کہ فرمایا آنحضرت نے نہیں ہے مال کسی شخص مسلمان کا نافع تر میرے لیے مال ابی بکر سے اور تھے آنحضرت حکم کرتے ابوبکر کی مال میں جیسا کہ حکم کرتے اپنی مال میں اور آیا ہے کہ خرچ کیے ابوبکر نے آنحضرت پر چالیس ہزار درہم اور عروہ روایت کرتے ہیں کہ اسلام لائے ابوبکر اس حال میں کہ اونکی لیے چالیس ہزار درہم تھے سب خرچ کیے آنحضرت کی عہد میں فی سبیل اللہ اور عروہ سے ہے کہ کہا آزاد کروائے ابوبکر نے سات بردے کہ عذاب دیے جاتے تھے اللہ کی راہ میں اون میں سے ہے بلال اور عامر بن فہیرہ تھے وعن عمر قال ابو بکر سیدنا وخیرنا واحبنا الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رواہ الترمذی ع اور روایت ہے عمر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ ابوبکر سردار ہمارے ہیں یعنی نسب و حسب میں اور افضل ہمارے ہیں یعنی عمل میں اور کرنے بھلائیوں میں اور بہت پیارے ہمارے ہیں طرف رسول خدا صلعم کی نقل کی یہ ترمذی نے

وعن ابن عمر عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لابی بکر انت صاحبی فی الغار وصاحبی علی الحوض رواہ الترمذی ع اور روایت ہے ابن عمر سے کہ روایت کرتے ہیں پیغمبر خدا صلعم سے کہ فرمایا واسطے ابی بکر کی کہ تو یار اور مصاحب میرا غار میں اور یار و مصاحب میرا حوض پر نقل کی یہ ترمذی نے ف ح یعنی تو آخرت میں یار ہمراہی میرا ہے اور غار لیا گیا ہے یار غار جو کہتے ہیں اسی جگہ سے کہتے ہیں اور مراد غار سے غار جبل ثور کا ہے کہ قریب مکہ کی ہے آنحضرت ہجرت کر اول وہاں جاکر چھپے تھے اور یہی مراد ہے اس آیت میں ثانی اثنین اذ ہما فی الغار اذ یقول لصاحبہ لا تحزن ان اللہ معنا پس معنی یہ ہیں کہ تو ایسا یار مخصوص میرا ہے کہ اللہ نے تیری یاری پر گواہی دی اسلیے کہ اجماع ہے مفسرین کا کہ مراد صاحب سے اس آیت میں ابوبکر ہی ہیں اسیلیے کہا ہے علمائے کہ جو کوئی انکار کرے صحبت ابوبکر کا وہ کافر ہوتا ہے اسلیے کہ اوسنے انکار کیا نص جلی کا بخلاف انکار کرنے صحبت غیر اونکی مانند عمر اور عثمان اور علی وغیرہم کی وعن عائشۃ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا ینبغی لقوم فیہم ابو بکر ان یؤمہم غیرہ رواہ الترمذی وقال ہذا حدیث غریب اور روایت ہے عائشہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں لائق ہے واسطے اوس قوم کی کہ اون میں ابوبکر ہوں یہ کہ امامت کرے اوس قوم کی غیر ابوبکر کے نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے ف ع اور آپکی حکم میں ہے وہ شخص کہ افضل قوم غیر اونکا ہو اور یہ دلیل ہے اسپر کہ ابوبکر افضل ہیں سب صحابہ سے پس جب ثابت ہوا یہ ثابت ہوا مستحق ہونا اونکا خلافت کے لیے اور نہیں لائق ہے مقرر کرنا مفضول کا خلیفہ باوجود ہونے فاضل کی چنانچہ اسیلیے سیدنا علی رض نے فرمایا کہ پیش کیا پیغمبر خدا نے تمکو امر دین ہمارے میں یعنی امام کیا نماز میں کون ہے کہ پیچھے ڈالے تمکو امر دنیا ہمارے میں یعنی خلافت میں وعن عمر قال امرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان نتصدق ووافق ذلک عندی مالا فقلت الیوم اسبق ابا بکر ان

سَبَقْتُهٗ یَوْمًا قَالَ فَجِئْتُ بِنِصْفِ مَالِیْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا اَبْقَیْتَ لِاَهْلِکَ فَقُلْتُ مِثْلَهٗ وَاَتٰی اَبُوْبَکْرٍ بِکُلِّ
مَا عِنْدَهٗ فَقَالَ یَا اَبَا بَکْرٍ مَا اَبْقَیْتَ لِاَهْلِکَ فَقَالَ اَبْقَیْتُ لَهُمُ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ قُلْتُ لَا اَسْبِقُهٗ اِلٰی شَیْءٍ
اَبَدًا رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہے عمرؓ سے کہ کہا حکم کیا ہمکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ تصدق کریں ہم یعنی راہ خدا میں کچھ مال صرف کریں ہم
اور موافق پڑا یہ حکم کرنا آنحضرتؐ کا ساتھ تصدق کرنیکی نزدیک میری مال کثیر کو یعنی اتفاقًا اوسوقت میں بہت سا مال میری پاس تھا پس کہا میں نی کہ آج کی دن سبقت
لیجاؤنگا میں ابوبکرؓ سی اس امر خیر میں اگر ممکن ہو سبقت لیجانا میرا اونپر ایکدن یعنی دنوں میں سی کہا عمرؓ نی پس لایا میں آدہا مال اپنا پس فرمایا آنحضرتؐ نی کسقدر باقی
رکہا تو نی اپنی اہل وعیال کی لیے پس کہا میں نی کہ باقی چھوڑا میں نی اپنی اہل وعیال کی لیے مانند اسکی کہ لایا ہوں میں یعنی آدہا لایا ہوں میں آدہا باقی رکہا اور لائی
ابوبکرؓ جو کچھ کہ تہا اونکی پاس **ف** اور یہاں ایک اشارہ نکلتا ہی کہ فرضًا آدہا مال عمرؓ کا زیادہ تہا اوسچیز سی کہ ابوبکرؓ لائی لیکن چونکہ جو کچھ رکہتی تہی سب لے آئی فضیلت
اونکی عمرؓ پر باقی رہی جیسا کہ حدیث میں آیا ہی افضل الصدقۃ جہد المقل پس فرمایا آنحضرتؐ نی کہ اے ابوبکرؓ کیا چھوڑا تو نی اپنی اہل وعیال کی لیے پس کہا ابوبکرؓ نی
کہ باقی چھوڑا ہی میں نی اونکی لیے خدا کو اور رسول خدا کو **ف** یعنی خدا ورسول کی رضا چھوڑی ہی یا یہ معنی ہیں کہ کچھ مال میں سی باقی نہیں چھوڑا ہی میں نی فضل
خدا کا اور برکت اونکی اور امداد و اعانت رسول خدا کی اونکی لیے بس ہی اگر کل مال ابوبکرؓ کا زیادہ تہا آدہی مال عمرؓ کی سی تو کچھ شبہہ نہیں ہی اونکی فضیلت میں اور
اور اگر کم ہی ہو تو ترجیح کرنا کل کا افضل تہا **ف** کہا میں نی کہ سبقت نہیں لیجا سکونگا میں ابوبکرؓ پر ہرگز نقل کی تیزی اور ابو داؤد نی **ف** یعنی آج کہ باوجود موجود
ہونی سبب سبقت کی سبقت نہ لیجا سکا میں تو جانتا ہوں کہ ہرگز اونپر سبقت نہ لیجاؤنگا اور بعضی روایتوں میں آیا ہی کہ آنحضرتؐ نی فرمایا دونوں کے لیے یا
بلیکہ کہا میں کلمتیکا یعنی فرق درمیان تمہاری ہی جو فضل کی ایسا کہ جیسا درمیان قول تمہاری کی ہی کہ مذکور ہوا **وَعَنْ عَائِشَةَ اَنَّ اَبَا بَکْرٍ دَخَلَ عَلٰی
رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَنْتَ عَتِیْقُ اللّٰهِ مِنَ النَّارِ فَیَوْمَئِذٍ سُمِّیَ عَتِیْقًا رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ** اور روایت ہے عائشہؓ سی کہ ابوبکرؓ حاضر ہوئی
آنحضرتؐ کی پاس پس فرمایا آنحضرتؐ نی اونکو کہ تو آزاد کیا گیا خدا کا ہی آگ دوزخ سی پس اوس روز نام رکہی گئی یعنی لقب دی گئی ابوبکرؓ عتیق نقل کی ترمذی نے
**ف** وجہ تشبیہ عتیق کی اور بہی علمانی بیان کی ہیں کہ عتیق معنی حسن وجمال اور کرم اور نجابت اور خیریت کی بہی آتا ہی لیکن حدیث میں صریح آگیا ہے
کہ عتیق یعنی آزاد کیے گئی کی آگ سی ہی اور ایسی ہی اور روایت میں آیا ہی قَالَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَرَادَ اَنْ یَّنْظُرَ اِلٰی عَتِیْقٍ مِّنَ النَّارِ فَلْیَنْظُرْ اِلٰی اَبِیْ بَکْرٍ
اور نام اونکا عبداللہ بن عثمان ابی قحافہ بن عامر بن عمرو بن کعب بن سعد بن تیم بن مرہ ساتویں نسب میں جاکر انکا نسب ملتا ہی صلی اللہ علیہ وسلم کی نسب میں
ملتا ہی اور حاضر ہوئی یہ آنحضرتؐ کی ساتھ تمام مشاہد میں اور نہیں جدا ہوئی آنحضرتؐ سی جاہلیت میں اور نہ اسلام میں اور مردوں میں اول یہی اسلام لائی ہیں اور تہی
یہ سفید رنگ دبلی خفیف رخساروں کی خوبصورت دہسی ہوئی آنکہیں بلند پیشانی اور انکی ماں باپ اور اولاد اور اولاد کی اولاد سب صحابی ہیں یہ بات کسی صحابی
کی لیے حاصل نہیں ہوئی اور پیدائش انکی مکہ میں ہی سال فیل کی دو برس اور چار مہینے بعد اور مرے مدینہ میں منگل کی رات بائیسویں تاریخ جمادی الثانی کی سنہ
تیرہ ہجری میں درمیان مغرب اور عشا کی اور عمر انکی تریسٹھ برس کی تہی اور وصیت کی تہی یہ کہ غسل دیں اونکو بیوی اونکی اسماء بنت عمیس غسل دیا اونکو اسمائی
اور نماز پڑہی اونپر عمرؓ بن الخطاب نی اور رہی خلافت اونکی دو برس اور چار مہینے اور روایت کی اونسی خلق کثیر نی صحابہ وتابعین میں سی اونہیں روایت کی گئی ایک سو بیالیس
حدیث مگر تہوڑی بسبب قلت مدت اونکی کی بعد آنحضرتؐ کی **وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَا اَوَّلُ مَنْ تَنْشَقُّ عَنْهُ الْاَرْضُ
ثُمَّ اَبُوْبَکْرٍ ثُمَّ عُمَرُ ثُمَّ اٰتِیْ اَهْلَ الْبَقِیْعِ فَیُحْشَرُوْنَ مَعِیْ ثُمَّ اَنْتَظِرُ اَهْلَ مَکَّةَ حَتّٰی اُحْشَرَ بَیْنَ الْحَرَمَیْنِ رَوَاهُ
التِّرْمِذِیُّ** اور روایت ہی ابن عمرؓ سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ میں اول اون شخصوں کا ہوں کہ پہٹی گی اونسی زمین یعنی قبروں
سے جو لوگ اوٹہیں گے اونمیں سی اول میں ہی اوٹہونگا بعد میری ابوبکرؓ بعد اونکی عمرؓ کہ ایک حجری میں حضرتؐ کی ساتھ مدفون ہیں پہر آونگا میں بقیع کے

مزدورونکی پاس سین او نہاں او مجمع کیجاوینگی ساتھ سمیرنہ انتظار کرونمیں اہل مکہ کا یہانتک کہ جمع کیا جاوینگا بیچ درمیان انکی نقل کی یہ ترمذی نے
یعنی درمیان اہل مکہ اور مدینہ کی حشر قیامت مین حضرت انتظار کرینگی اہل مکہ کا بقیع میں یہانتک کہ جمع ہونگی طرف محشر کی کہ وہ زمین شام کی
ہی پس جمع ہونگی وہان ساتھ تمام خلائق کی **وَعَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَتَانِیْ جِبْرِیْلُ فَاَخَذَ
بِیَدِیْ فَاَرَانِیْ بَابَ الْجَنَّةِ الَّذِیْ یَدْخُلُ مِنْهُ اُمَّتِیْ فَقَالَ اَبُوْبَکْرٍ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَدِدْتُ اَنِّیْ کُنْتُ مَعَكَ حَتّٰی اَنْظُرَ اِلَیْهِ فَقَالَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَمَا اِنَّكَ یَا اَبَابَکْرٍ اَوَّلُ مَنْ یَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ اُمَّتِیْ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ اور روایت ہی ابی ہریرہ
سی کہ کہا فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ آئی میری پاس جبرئیل پس پکڑا ہاتھ میرا **ف** ح اور یہ شب معراج مین تہا یا وقت کہ بہشت مین جاتی
تہی **ت** پس دکہایا مجکو وہ دروازہ بہشت کا کہ داخل ہوگی اوس سی امت میری پس کہا ابوبکر نی یا رسول اللہ دوست رکہتا ہون کاشکی ہوتا مین
ساتہہ آپکی تا دیکہتا مین طرف اوس دروازہ کی پس فرمایا آنحضرت نی آگاہ ہو ای ابوبکر تو اول اون شخصونکا ہی کہ داخل ہونگی بہشت مین میری
امت مین سی نقل کی یہ ابوداؤد نی **ف** ع یعنی پس دیکہی گا تو دروازہ اوسکا اور داخل ہوگا سب سی پہلی یا یہ مراد ہی کہ بہشت کی دروازہ دیکہنی کی
کیا آرزو کرتا ہی تو تیری لیی ایسی چیز کہ اعلی اور افضل ہی اس سی اور وہ ورانا تیرا ہی ساتہہ میری بہشت مین اور اسمین دلیل ہی اسپر کہ ابوبکر افضل
ہین امت مین والا کاہیکو سبقت کرتی اوسپی بیچ دخول جنت کی **اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ** فصل تیسری **عَنْ** عُمَرَ ذُکِرَ عِنْدَهٗ اَبُوْبَکْرٍ
فَبَکٰی وَقَالَ وَدِدْتُ اَنَّ عَمَلِیْ کُلَّهٗ مِثْلُ عَمَلِهٖ یَوْمًا وَّاحِدًا مِّنْ اَیَّامِهٖ وَلَیْلَةً وَّاحِدَةً مِّنْ لَیَالِیْهِ اَمَّا لَیْلَتُهٗ فَلَیْلَةٌ سَارَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ
عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِلَی الْغَارِ فَلَمَّا انْتَهَیَا اِلَیْهِ قَالَ وَاللّٰهِ لَا تَدْخُلُهٗ حَتّٰی اَدْخُلَ قَبْلَكَ فَاِنْ کَانَ فِیْهِ شَیْءٌ اَصَابَنِیْ دُوْنَكَ فَدَخَلَ فَکَسَحَهٗ وَوَجَدَ فِیْ جَانِبِهٖ ثُقْبًا فَشَقَّ اِزَارَهٗ
وَسَدَّهَا بِهٖ وَبَقِیَ مِنْهَا اثْنَانِ فَاَلْقَمَهُمَا رِجْلَیْهِ ثُمَّ قَالَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اُدْخُلْ فَدَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَوَضَعَ رَاْسَهٗ فِیْ
حِجْرِهٖ فَنَامَ فَلُدِغَ اَبُوْبَکْرٍ فِیْ رِجْلِهٖ مِنَ الْجُحْرِ وَلَمْ یَتَحَرَّكْ مَخَافَةَ اَنْ یَّنْتَبِهَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَسَقَطَتْ دُمُوْعُهٗ عَلٰی وَجْهِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ
عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا لَكَ یَا اَبَابَکْرٍ قَالَ لُدِغْتُ فِدَاكَ اَبِیْ وَاُمِّیْ فَتَفَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَذَهَبَ مَا یَجِدُهٗ ثُمَّ انْتَقَضَ عَلَیْهِ وَکَانَ سَبَبَ
مَوْتِهٖ وَاَمَّا یَوْمُهٗ فَلَمَّا قُبِضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ارْتَدَّتِ الْعَرَبُ وَقَالُوْا لَا نُؤَدِّیْ زَکٰوةً فَقَالَ لَوْ مَنَعُوْنِیْ عِقَالًا لَجَاهَدْتُّهُمْ عَلَیْهِ فَقُلْتُ یَا خَلِیْفَةَ
رَسُوْلِ اللّٰهِ تَاَلَّفِ النَّاسَ وَارْفُقْ بِهِمْ فَقَالَ لِیْ اَجَبَّارٌ فِی الْجَاهِلِیَّةِ وَخَوَّارٌ فِی الْاِسْلَامِ اِنَّهٗ قَدِ انْقَطَعَ الْوَحْیُ وَتَمَّ الدِّیْنُ اَیَنْقُصُ وَاَنَا حَیٌّ رَوَاهُ رَزِیْنٌ
روایت ہی عمر رضی سی کہ ذکر کیی گئی اونکی نزدیک ابوبکر پس روئی عمر اور کہا دوست رکہتا ہون کاشکی عمل میری تمام عمر کی مانند عمل ابی بکر کی ہوتی بیچ
ایکدن کی دونون عمر اونکی سی یعنی بیچ زمانہ حیات آنحضرت کی یا مانند عمل ایک رات اونکی ہوتا رات اونکی سی یعنی بیچ اوقات حیات آنحضرت
کی لیکن رات ابوبکر کی پس وہ رات کہ سفر کیا اونہونکی اور سعین ابوبکر نی ساتہہ آنحضرت کی طرف غار کی لیکن جب پہنچی آنحضرت اور ابوبکر طرف غار کی یعنی اور چاہا آنحضرت نی جانا اوسمین کہا ابوبکر
نی قسم ہی خدا کی نہ داخل ہو تم غار مین یہانتک کہ داخل ہون مین پہلی آپکی اسلیئی کہ اگر ہو اوسمین کچہہ یعنی موذی چیز قسم دشمن یا حشرات الارض مانند
سانپ اور بچہو وغیرہ کی تو پہنچی مجکو ضرر اوسکا نہ آپکو پس داخل ہوئی ابوبکر غار مین پہلی آنحضرت کی پس جہاڑا اوسکو ابوبکر نی اور پائی بیچ ایک
جانب غار کی کئی سوراخ پس پہاڑا ابوبکر نی تہبند اپنا اور بند کیا سوراخونکو تہبند کی ٹکڑونسی اور باقی رہی اون سوراخون میں سی دو سوراخ پس دیدئی
اونمین دونون پاؤن اپنی مانند لقمہ کی مونہہ مین یعنی جگہہ تہبند مین کچہ اون سوراخونکو بند کرنیکو نہ بچا تو دونون پاؤن اڑا دیئی تا کہیں وہ موذی جانور
کی نہ ہی پہر کہا ابوبکر نی آنحضرت کو کہ آئیی پس داخل ہوئی آنحضرت اور رکہا سر مبارک اپنا گود مین ابوبکر کی اور آرام کیا **ف** ع پس سونا عالم کا عبادت
ہی جیسیکہ سونا ظالم کا عبادت ہی ساتہہ دو اعتباروں مختلف کی **ت** پس کاٹی گئی ابوبکر بیچ پاؤں اپنی کی سوراخ سی یعنی سانپ نی کاٹا

اونکی پاؤں میں اور نہ ہلی ابی بکر واسطے خوف اسکی کہ جاگ اوٹھیں پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم پس گری آنسو ابوبکر کی پیغمبر خدا صلعم کی چہرہ مبارک
پر یعنی پس بیدار ہوئی اور دیکہا روتا ابوبکر کا پس فرمایا آنحضرت نے کہ کیا ہوا تجکو ای ابوبکر کہا ابوبکر نے کہ کاٹا گیا میں فدا ہوں تم پر ماں باپ میرے
پس ڈالا آب دہن مبارک آنحضرت نے پس جاتی رہی وہ چیز کہ پاتی تہی اوسکو ابوبکر یعنی درد و ایذا پہر رجوع کیا اثر زہر نے ابوبکر پر اور تہوا سبب موت
ابی بکر کا ف ح ع آخر عمر میں کہ سانپ کی زہر کا اثر تہی عمر بہر پس حاصل ہوئی اونکی لیے شہادت فی سبیل اللہ اسحالت میں کہ رفیق تہی آنحضرت کی وہ
ہین اور ایسا تہا کہ جیسی حضرت کو بیچ خیبر کی بکری میں زہر دیا تہا اور وقت وفات کی اوسکا اثر ظاہر ہوا ت اور ای پر دن ابی بکر کا کہ آرزو کرتا ہوں کہ
عمل تمام عمر میری مثل عمل اوس روز کی ہون وہ دن ہی کہ جب وفات پائی پیغمبر خدا نی مرتد ہوئے بعضی عرب اور کہا کہ نہیں دینگی ہم زکوۃ ف ح ع کہنا
لطو انکار کی تہا کہ منکر ہوئی وجوب زکوۃ کی یا ترک کیا اوسکو تحقیق اسکی کتاب الزکوۃ میں گذر چکی ہی کہا بعضی علما ہمار نی کہ جسکو کہا جاوی کہ ادا کر زکوۃ
اور وہ کہی نہیں ادا کرتا میں کافر ہو جاتا ہے پس کہا ابوبکر نے اگر نہ دینگی مجکو رسی اونٹ کی یا نو باندہتی کی البتہ جہاد کرونگا میں و نیز یعنی اوسکی لینے کو
یا بسبب نہ دینی اوسکی کی ف ع مراد عقال سے یہ رسی ہے کہ باندہا جاتا ہے اوس سے اونٹ جو لیا جاتا ہے زکوۃ میں اسلیے کہ اونٹ کا مالک سپرد کرنا
اونٹ کا ہے اور واقع ہوتا ہے قبض ساتہ باندہنی کی اور بعضوں نے کہا عقال کو یکسالہ اونٹ یا بکری کی عقال کی دونوں معنی آئی ہیں اور مشہور معنی اول
ہیں یعنی رسی نہ کور اور قاموس میں بہی ثانی کی لایا ہے اور کہا کہ یہی مراد ساتہ قول ابی بکر رض کی لو منعونی عقالا اور ایک روایت میں عناقا بہی آیا ہے
یعنی بکری کی بچہ کی کہ پورا برس اوسکا نہ ہوت پس کہا میں نے ای خلیفہ رسول اللہ کی موافقت اور الفت کرو لوگونسی اور نرمی کرو ساتہ انکی پس کہا مجکو ابا
تو شجاع اور قوی اور بڑا غصہ والا تہا زمانہ جاہلیت میں اور سست و نامرد ہوگیا اسلام میں یعنی ایام اسلام میں و بیچ احکام اوسکی ف ع حضرت ابوبکر رض نی
نہایت غصہ کیا حضرت عمر کی سستی و رد اہنیت پر اور اسمین کمال شجاعت اور قوت دینی ابوبکر رض کی ہی باوجودیکہ آیا ہی کہ حضرت علی رض بہی ساتہ عمر رض کی شریک
تہی اس رای میں لیکن کچہ خیال نکیا اونہون نی اسکات تحقیق شان یہ ہی کہ تحقیق منقطع ہو گئی وحی یعنی پس نہیں پہنچ سکتی ہیں ہم طرف یقین کے پس ضرور
ہمارے لیے خوب اجتہاد کرنا اور تمام ہوا دین یعنی بموجب قول اللہ تعالی کی الیوم اکملت لکم دینکم و اتممت علیکم نعمتی کیا ناقص ہو وے دین اور حال آنکہ میں زندہ ہوں

## باب مناقب عمر رض

باب ہی بیچ بیان مناقب عمر رض کی ف ح مناقب عمر رض کی بہت ہیں اور سب سے اونکی منقبت میں کہ تائید خدا تعالی کی
نی دین کی سبب اونکے ساتہ قبول کرنی دعا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اوسب سے اعلی اور افضل یہ ہی کہ الہام کیی جاتی تہی ساتہ صواب کی اور ڈالا
جاتا تہا اونکی دل میں حق اور موافق پڑتی تہی رای اونکی ساتہ وحی اور کتاب کی اور ای اونکی دلیل حقیت خلافت صدیق رض کی ہی جیسیکہ قتل ہونا عمار بن
یاسر کا دلیل حقانیت علی مرتضی کی ہی رضی اللہ عنہم اجمعین اور روایت کی ابن مردویہ نے مجاہد سی کہا تہی عمر رض اپنی عقل سی کہتی ایک بات پس نازل ہوتا ساتہ
اوسکی قرآن اور ابن عساکر علی مرتضی رض سی لایا ہی کہ قرآن میں ایک رای عمر کی رای میں سے ہی اور ابن عمر سی لایا ہی مرفوعا کہ آنحضرت نی فرمایا کہیں لوگ ایک بات
بیچ میں اور کہی عمر اوسمیں مگر کہ اوتری قرآن ساتہ مانند اوسکی جو کہی کہ عمر کذا ذکر السیوطی فی تاریخ الخلفا اور کہا کہ موافقات عمر کی زیادہ بیس سے ذکر کی
ہیں علمانی اور بعضی یعنی شیخ عبد الحق رح نی شرح میں انکو ذکر کیا ہی وہاں دیکہنا چاہیے

### اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلی

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَقَدْ کَانَ فِیْمَا قَبْلَکُمْ مِنَ الْاُمَمِ مُحَدَّثُوْنَ فَاِنْ یَّکُ فِیْ اُمَّتِیْ اَحَدٌ فَاِنَّہٗ عُمَرُ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ
روایت ہی ابی ہریرہ رض سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تحقیق تہی الہام کیی گئی بیچ اون لوگونکی کہ تہی پہلی تمسی امتوں میں ف محدث
ساتہ زبر دال مشدد کی یعنی ملہم کی ہی گویا ساتہ اوسکی بات کیا جاتا ہے اور خبر دیا جاتا ہی پس کہتا ہی کذا فی النہایۃ اور مجمع البحار میں کہا محدث وہ شخص
کہ ڈالی جاتی ہی اوسکی دل میں ایک بات پس خبر دیتا ہی ساتہ اوسکی ساتہ حدس و فراست کی اور یہ نوع مخصوص ہی کہ تا ہی حق تعالی ساتہ اوسکی جسکو چاہتا ہی

اپنی بندہ دیتی ہین اور بعضون نے کہا کہ محدث وہ ہی جب گمان کرے ساتھہ ایک چیز کی صواب ہو گو یا حدیث کیا گیا ہی ساتھہ اوسکی اور بعضون نے کہا کہ کلام کرتی ہین ساتھہ اوسکی ملائکہ اور ایک روایت مین متکلمون ساتھہ تشدید لام کی بجا ہی محدثون کی آیا ہی ت پس اگر ہو میری امت مین کوئی مین تحقیق وہ ایک عمر ہوگا نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف ع مقصود بیشک و تردد بیچ وجود محدث کی اس امت مین نہین ہی اسلیے کہ امت حضرت کی افضل امتونکی ہی او جسکہ پہلی امتونمین موجود ہون تو اس امت مین بطریق اولی ہونگی بلکہ مقصود تاکید اور تخصیص ہے جیسا کہتی ہین کہ اگر میرا کوئی دوست ہو تو فلانا ہوگا مراد اختصاص فلانی کا ہی ساتھہ کمال دوستی کی **وعن سعد بن ابی وقاص** قال استاذن عمر بن الخطاب علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وعندہ نسوۃ من قریش یکلمنہ ویستکثرنہ عالیۃ اصواتھن فلما استاذن عمر قمن فبادرن الحجاب فدخل عمر ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یضحک فقال اضحک اللہ سنک یا رسول اللہ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم عجبت من ھؤلاء اللاتی کن عندی فلما سمعن صوتک ابتدرن الحجاب فقال عمر یا عدوات انفسھن اتھبننی ولا تھبن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقلن نعم انت افظ واغلظ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایہ یا ابن الخطاب والذی نفسی بیدہ ما لقیک الشیطان سالکا فجا قط الا سلک فجا غیر فجک متفق علیہ وقال الحمیدی زاد البرقانی بعد قولہ یا رسول اللہ ما اضحکک

اور روایت ہی سعد بن ابی وقاص سی کہ کہا پروانگی مانگی عمر رضی اللہ عنہ نے وسطے در آنیکی آنحضرت کی پاس اور آنحضرت کے پاس تہین ایک گروہ عورتین قریش سی کہ کلام کرتی تہین آنحضرت سی مراد عورتون سی ازواج مطہرات ہین کہ نفقہ طلب کرتی تہین آنحضرت سی اور بہت طلب کرتی تہین بسبب اوسکے کہ آنحضرت اونکو دیتی تہی اور کہا گیا ہی بلند تہین آوازین اون عورتونکی ف ع احتمال ہی کہ یہ بلند کرنا آوازکا پہلی نہی کی بلند کرنی آواز کی بیچ آواز نبی صلعم کی او احتمال ہی کہ بلند آواز اونکی سبب اجتماع اونکی آوازونکی مین نہ یہ کہ کلام ہر ایک کا بانفراد بلند تہا آنحضرت کی آواز سی کہتا ہون کہ نہین ہے کلام مین دلیل اسپر کہ آوازین اونکی آنحضرت کے آواز سی بلند تہین تا کہ وارد ہو اشکال ساتھہ قول اللہ تعالی کی یا ایہا الذین امنوا لا ترفعوا اصواتکم فوق صوت النبی الخ بلکہ مراد یہ ہے کہ اونہون نے اوس حالت مین خلاف عادت آواز اپنی کی بلند کین تہین آوازین بیچ کلام کرنی مین ساتھہ آنحضرت کی باعتماد حسن خلق آپ کی ت پس جسوقت اذن چاہا عمر نے اور چاہا در آنا اوٹہین وہ عورتین اور دوڑین طرف پردہ کی یعنی تا کہ چہپ رہین پس داخل ہوئی عمر اسحالت مین کہ آنحضرت ہنستی تہی یعنی مسکراتی تہی بسبب اوٹہنے اور بہاگنی عورتونکی پس کہا عمر نے کہ ہنسا دے اللہ دانت آپکی ف ع یعنی ہمیشہ خوش رکہی کہ باعث ہی آپکی دانتونکی کہلنی کا ولیکن بالضرور کچھ سبب ہے اسکا ظاہر ہو اگر کوئی امر عجیب ہو مطلع کیجئے مجہہ کو سیرت پس فرمایا آنحضرت نے کہ تعجب کیا مینی ان عورتون سی کہ تہین میرے پاس او رغوغا کرتی تہین پس جسوقت سنی آواز تیری جلدی سی ہوگئین بیچ پردہ کے یعنی چھپ گئین پس کہا عمر نے یعنی خطاب کیا اون عورتونکو کہ ای دشمنو اپنی جانونکی آیا ہیبت کرتی ہو اور مجہہ سی ڈرتی ہو اور ہیبت نہین کرتین تم پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی یعنی عورتون نے کہا ہان ڈرتی ہین ہم تجہسی تو نہایت سخت خو او نہایت سخت گو ہی ف یہ ترجمہ موجب ترجمہ حضرت شیخ کی ہی او ملا علی رح نے لکہا ہے کہ معنی افظ کے بدکلام اور بہت سخت دل ہی بخلاف آنحضرت کے کہ وہ خوش خلق ہین جیسیکہ خبر دی اللہ سبحانہ نے وانک لعلی خلق عظیم فرمایا ولو کنت فظا غلیظ القلب لانفضوا من حولک ت پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ او کلام کر او نہ التفات کر انکی جواب کیطرف ای بیٹے خطاب کے قسم اوس ذات کی کہ جان میری اوسکی ہاتھہ مین ہے ہرگز نہین ملتا تجہسی شیطان اسحالت مین کہ تو چلنی والا ہوتا ہی اوس راہ مین مگر کہ چلتا ہی شیطان او راہ مین غیر راہ تیری ف ح او یہ ساتھہ ایک جا ہی جمع نہین ہوتا تو تیرے ساتھی نہین ہوسکتا جیسیکہ حدیث مین آیا کہ شیطان بہاگتا ہی عمر کی سایہ سی لفظ فج ساتھہ زبر فی کی او تشدید جیم کی راہ کشادہ کو یا مراد یہہ ہے کہ بار کہ راہ کشادہ ہی ہو سکتا کہ اوسکی ایک جانب سی گذر جاوی لیکن بوجہ اوسکی خوف او ہیبت تیری نہین چہوڑتی اوسکو اوسطرف آدمی مراد فہم سی بیان اوسکا مطلق ہی ت نقل کی بخاری او مسلم نی اور کہا حمیدی نی یعنی جامع بین الصحیحین نے زیادہ کیا برقانی نے بعد قول اونکی یا رسول اللہ کس چیز نے ہنسایا آپکو ف ح برقانی ساتھہ زبر بای اور زیر

اوسکی اور بعضون نے ساتھ شین کی بھی کہا ہے نام ایک محدث کا ہے منسوب طرف برقان کی کہ ایک قریہ ہے خوارزم میں وعن جابر قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم

دخلت الجنۃ فاذا انا بالرمیصاء امرأۃ ابی طلحۃ وسمعت خشفۃ فقلت من ہذا فقال ہذا بلال ورأیت قصرا بفنائہ جاریۃ فقلت

لمن ہذا فقالوا لعمر بن الخطاب فاردت ان ادخلہ فانظر الیہ فذکرت غیرتک فقال عمر بابی وامی یا رسول اللہ اعلیک اغار متفق علیہ

اور روایت ہے جابر سے کہ کہا فرمایا آنحضرت صلعم نے کہ داخل ہوا میں بہشت میں پس ناگہان ملا میں ساتھ رمیصا کی ف ح رمیصا ساتھ پیش را اور زبر میم اور جزم ی کے

اور صاد مہملہ کے بیوی تہیں ابو طلحہ انصاری کی اور ماں انس بن مالک کے اول مالک کے نکاح میں تہیں پہر ابو طلحہ کی نکاح میں آئیں اور انکو غمیصا ساتھ غین معجمہ

کی بھی کہتے ہین اور رمص چیپڑ سفید کہ گوشہ چشم میں جمع ہو اور اگر جاری ہو وسکو غمص کہتے ہین ت اور سنی میں نے آواز پانو کی پس پوچھا میں نے کہ کون ہے یہ

کہا کہنے والے نے یعنی جبرئیل نے یا اور کسی فرشتہ نے یا بہشت کے داروغہ نے کہ یہ بلال ہے اور دیکہا میں نے ایک محل کہ اوسکی جانب میں ہے ایک عورت نوجوان یعنی

یا حور پس کہا میں نے کہ واسطے کسکی ہے یہ محل اور پوچھا کہ اسمین ہے اور گرد اسکی پس کہا ایک جماعت نے بہشتیون میں سے یا محل کی رہنے والون سے کہ عمر بن الخطاب کے لیے ہے

پس چاہا میں نے کہ داخل ہوؤن اوس محل میں پس دیکہون طرف اوسکی یعنی اندر سے جیسے کہ دیکہا میں نے باہر سے پس یاد کی میں نے غیرت تمہاری یعنی شدت

غیرت پس کہا عمر نے قربان ہوں تم پر باپ ماں میرے یا رسول اللہ کیا تمہارے داخل ہونے پر غیرت کرونگا میں نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف اور بعضون نے

کہا کہ کلام میں قلب ہے اور اصل یون ہے اغار منک اور بعضی روایتون میں آیا ہے کہ عمر رض نے کہا وہل نفعنی اللہ الا بک وہل ہدانی اللہ الا بک وعن

ابی سعید قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بینا انا نائم رأیت الناس یعرضون علی وعلیہم قمص منہا ما یبلغ الثدی ومنہا ما دون

ذلک وعرض علی عمر بن الخطاب وعلیہ قمیص یجرہ قالوا فما اولت ذلک یا رسول اللہ قال الدین متفق علیہ

اور روایت ہے ابی سعید سے کہ کہا فرمایا آنحضرت نے اوس وقت کہ میں سوتا تہا دیکہا میں نے لوگون کو کہ روبرو لاے جاتے ہین مجہکو اور پہنے ہوئے ہین کرتے بعضے اونمین سے ہی

ہین کہ پہنچتے ہین سینے تک اور بعضے اونمین ایسے ہین کہ کمتر ہین اوس سے ف ح یعنی کوتاہ اونکے سینے سے اونچی تہی اسطرح تفسیر کیا ہے اسکو شیخ نے اور ملا علی

نے کہا یعنی کوتاہ تر اوس سے یا دراز تر اوس سے ت اور روبرو لائی گئے مجہپر عمر بن خطاب اسحال میں کہ اونپر تہا کرتہ بڑا کہینچتے تہے اوسکو یعنی زمین میں بسبب درازی کی اوسکے

کہا بعض صحابہ نے پس کیا تعبیر کی آپنے عمر کی اس کرتہ کہینچنے کی فرمایا آنحضرت نے کہ تعبیر کیا میں نے اوسکو ساتھ دین کے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف ع اور معنی

یہ ہین کہ قوی ہوگا دین ایام خلافت اونکی میں باوجود دراز ہونے زمانہ امارت اونکی کے اور فتوحات خوب آتی ہین پیچہے اونکی حالت حیات میں یا پیچہے ... تشبیہ دی

کرتے کی ساتھ کہ دین شامل ہوا انسان کو اور محافظ ہے اوسکا اور بچاتا ہے انسان کو آفات دارین سے مانند بچانے کپڑے کی اور شمول اوسکے اوسکو وعن

ابن عمر قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول بینا انا نائم اتیت بقدح لبن فشربت حتی انی لاری الری یخرج

فی اظفاری ثم اعطیت فضلی عمر بن الخطاب قالوا فما اولتہ یا رسول اللہ قال العلم متفق علیہ اور روایت ہے ابن عمر سے کہ کہا سنا میں نے آنحضرت

صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتے تہے اوس وقت کہ میں سوتا تہا لایا گیا میں ایک پیالہ دودہ کا یعنی پیالہ دودہ کا بہرا ہوا مجہکو لا کر دیا پس پیا میں نے وہ دودہ یہانتک کہ تحقیق

میں البتہ دیکہتا ہون سیرابی کہ نکلتی ہے میرے ناخونوں میں یعنی لب بستہ تہا اوس دودہ کی پہر دیا میں نے بچا ہوا اپنا عمر بن الخطاب کو ف ع یعنی بہت سا خالص جو بچا تہا اپنا

عمر کو دیا پس نہین منافی ہے یہ اسکی کہ جہوٹا اونکا حاصل ہوا صدیق کو بہی اسلیے کہ وہ بہت تہوڑا تہا اور نہین منافی ہے اسکی کہ جہوٹا اونکا عثمان اور علی رض کو بہی

پہنچا اسلیے کہ اونکی لیے نہین تہا حساب ت کہا بعضے صحابہ نے پس کیا تعبیر کی تمنی دودہ کی یا رسول اللہ فرمایا کہ تعبیر دی میں نے وسکی علم کی نقل کی یہ بخاری

اور مسلم نے ف ح ع لکہا ہے علما نے کہ صورت مثالیہ علم کی اوس عالم میں دودہ ہے جو کوئی خواب میں دیکہے دودہ پیتے تو تعبیر اوسکی یہی ہے

کہ علم خالص نافع نصیب اوسکو ہوگا اور وجہ مشابہت کی درمیان دودہ اور علم کی یہ ہے کہ دودہ اول غذا بدن کی ہے اور سبب صلاح بدن کا اور علم اول

اونکی اور کہا نووی نی بیچ قول حضرت کی کسی کو نہ پہنچا یعنی اوس شخص جسقدر چاہا اللہ نی پہر لیا اونسکو ابن ابی قحافہ نی اشارہ ہی طرف نیابت ابی بکر کی اور خلافت
اونکیکی بعد حضرت کی اور راحت پانی آنحضرت کی بسبب وفات کی رنج دنیا سی اور مشقتوں اوسکی سی اور بیچ قول آنحضرت کی پہر لیا اوسکو ابن الخطاب نی ابی
بکر کی ہاتہ سی تا قول آخر تک ہی سیراب کیا اونسی اشارہ ہی طرف اسکی کہ ابو بکر نی قلع وقمع مرتدوں کا کیا اور جمع کیا تفرق مسلمانوں کا اور شروع ہوئین فتوح اور تمام کامل
ہوئی تقرات اوسکی عمر رض کی زمانہ مین انتہی اور شیخ رح نی لکہا ہی کہ اشارہ ہی طرف انتفاع صغیر و کبیر کی بیچ زمانہ خلافت عمر کی ت اور بیچ روایت ابن عمر کی یون
آیا ہی کہ پہر لیا ڈول عمر بن الخطاب نی ابی بکر کی ہاتہہ سی پس ہو گیا وہ ڈول عمر رض کی ہاتہہ مین چرسا پس نہین دیکہا مینی کسی قوی شخص کو کہ عمل کرتا ہو عمل عمر کا سا

الفصل الثانی عن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ جعل الحق علی لسان عمر وقلبہ رواہ الترمذی وفی روایۃ ابی داود عن ابی ذر قال ان اللہ وضع الحق علی لسان عمر یقول بہ

اور روایت ہی ابن عمر سی کہا کہ فرمایا رسول خدا نی بلا شبہ اللہ تعالی نی پیدا کیا اور جاری کیا ہی حق اوپر زبان عمر کی اور دل اوسکی نقل کی یہ ترمذی نی
اور بیچ روایت ابی داود کی ابی ذر سی یون آیا ہی کہ فرمایا آنحضرت نی بلا شبہ اللہ تعالی نی رکہا ہی حق اوپر زبان عمر کی کہتا ہی ساتہ حق کی یا تقدیر یہ ہی کہ کہتا ہی
حق بسبب اسکی کہ کسی کی وعن علی قال ما کنا نبعد ان السکینۃ تنطق علی لسان عمر رواہ البیہقی فی دلائل النبوۃ
اور روایت ہی حضرت علی رض سی کہا نہ تہی ہم یعنی اہل بیت یا جماعت صحابہ کہ بعید جانین اس بات کو کہ سکینہ جاری ہوتی ہی اوپر زبان عمر رض کی
سکینہ یعنی عمر بولتی ہین ایسی بات کہ آرام پکڑتی ہین اوس سی نفوس اور مطمئن ہو جاتی ہین اوس سی دل اور یہ امر غیبی تہا کہ ڈالا گیا تہا عمر رض کی
زبان پر اور احتمال رکہتا ہی کہ مراد سکینہ سی فرشتہ ہو کہ الہام کرتا ہی حق اور کہا ابن مسعود نی کہ نہین دیکہا مینی عمر کو کبہی مگر کہ ہوتا ہی درمیان دونون آنکہون
اونکیکی فرشتہ کہ سیدہی راہ بتاتا ہی اونکو ت نقل کی یہ بیہقی نی دلائل النبوۃ مین وعن ابن عباس عن النبی صلی اللہ علیہ
وسلم قال اللہم اعز الاسلام بابی جہل بن ہشام او بعمر بن الخطاب فاصبح عمر فغدا علی النبی صلی اللہ علیہ
وسلم فاسلم ثم صلی فی المسجد ظاہرا رواہ احمد والترمذی اور روایت ہی ابن عباس سی کہ نقل کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ کہا یعنی دعا کی
خداوندا عزیز اور غالب کر دین اسلام کو بسبب ابوجہل بن ہشام کی یا بسبب عمر بن الخطاب کی یعنی مسلمان کر ایک کو ان دونون مین سی تا بسبب انکی
اسلام قوت پکڑی پس صبح کی عمر نی یعنی بعد دعا کرنی آنحضرت کی پس آئی عمر اول روز مین آنحضرت کی پاس پس لائی اسلام پہر نماز پڑہی آنحضرت کی
مسجد مین آشکارا نقل کی یہ احمد اور ترمذی نی ت ع ح اور پہلی اسلام لانی اونکیکی کوئی نماز آشکارا نہین پڑہ سکتا تہا اور آنحضرت چہپی ہوئی
تہی دار ارقم مین ت روایت کی حاکم ابو عبد اللہ نی دلائل النبوۃ مین ابن عباس سی کہ ابوجہل نی کہا جو کوئی قتل کری محمد کو پس اوسکی لیی میری ذمہ سو اونٹنیان ہین
اور ہزار اوقیہ چاندی کی پس کہا عمر نی اے ضمان کرنیوالی یعنی تاوان سی صحیح ہی پس کہا ابوجہل نی ہان فی الفور دونگا بغیر تاخیر کی پس نکلی عمر پس ملا اونسی ایک شخص
اور کہا کہان کا ارادہ رکہتا ہی تو پس کہا عمر نی محمد کا ارادہ رکہتا ہون محمد کی پاس جاتا ہون تا کہ قتل کرون اونکو کہا اوس شخص نی کہا نظر ہی تو نی بنی ہاشم سی کہا
عمر نی کہ نظر کرتا ہون تجہکو کہ اپنی دین سی نکل گیا تو کہا اوس شخص نی کہ کہا نہ خبر دون مین تجہکو اس سی عجیب تر بات کی بہن اور بہنوئی تیری اپنی
دین سی نکل گئی ساتہ محمد کی [illegible] پس متوجہ ہوئی عمر اپنی بہن کی مکان کی طرف اور وہ پڑہ رہی تہین سورہ طہ پس عمر ٹہر کر سننی لگی پہر کہٹکہٹایا دروازہ اون
کی پاس گئی اور کہا کہ کیسی تہی یہ آواز یعنی [illegible] کی پاس ظاہر کیا اونکی بہن نی اسلام پس رات گذاری عمر رض نی غمگین یہانتک کہ اوٹہی بہن و بہنوئی
اونکی اور پڑہنی لگی [illegible] آیت اللہ لا الہ الا ہو لہ الاسماء الحسنی کہا
پایا [illegible] لائق ہی اسکی کہ عبادت کیا جاوی [illegible] اشہد ان لا الہ الا اللہ وان محمدا رسول اللہ پس رات گذری [illegible]

الٰہی محمد یہانتک کہ صبح کی پس آئی اونکی پاس خباب بن ارت اور کہا اے عمر تحقیق رسول خدا نی رات گذاری جاگ کر مناجات کرتی کہ الٰہی عزت دے
یہ کہ غالب کر اسلام کو بسبب تجہ سی یا بسبب ابی جہل کی اور میں امید کرتا ہوں یہہ کہ اونکی دعا سبقت کی تیری حق میں نکلے عمر گلی میں ڈالی گلے میں تلوار
اپنی پس جبکہ پہنچی طرف اوس مکان کی کہ اوس میں رسول خدا تہی نکلی طرف عمر کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور کہا اے عمر اسلام لاو والا البتہ اوتاریگا اللہ تجہہ پر
جو کچہہ کہ اوتارا ولید بن مغیرہ پر یعنی عذاب پس کانپنی لگی مونڈہی عمر کے اور گر پڑی تلوار اونکی ہاتہہ سے اور کہا اشہد ان لا الٰہ الا اللہ وان محمدا رسول اللہ پہر کہا
عمر نی کہ لات وعزی کی پوجتی تہی ہم پہاڑوں اور نالوں کی اندر اور اللہ کو عبادت کریں ہم پوشیدہ قسم خدا کی نہیں عبادت کرینگی ہم اللہ کو پوشیدہ بعد آج کی
اونکی کنیت حضرت عمر کی ابو حفصہ ہی اسلام لائی سنہ چہہ میں نبوت سی اور بعضوں نے کہا سنہ پانچ میں بعد چالیس مردوں اور گیارہ عورتوں کی اور
فاروق اونکا لقب اسلیے ہوا کہ ایک منافق جہگڑا ایک یہودی سے پس بلایا اوسکو یہودی نی طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اور بلایا یہودی کو منافق نی
طرف کعب بن اشرف کی کہ سردار تہا منکر کینہ قریش کا پہر دونوں قضیہ لائی طرف پیغمبر خدا صلعم کی پس حکم کیا آنحضرت نی واسطی یہودی کی یعنی حق
پر وہی تہا اوسکو جتایا پس نہ راضی ہوا منافق اور کہا کہ حکم کرینگی ہم عمر کو پس کہا یہودی نی عمر سی حکم کیا پیغمبر نی لیکن آنحضرت کی پس نہ راضی ہوا منافق
حضرت کی حکم سی اور رجوع کی ہی طرف تمہاری پس کہا عمر نی واسطی منافق کی کہ اسیطرح ہی بات کہا منافق نی ہاں پس کہا عمر نی کہ یہیں ٹہرے رہو
دونوں یہانتک کہ نکلوں میں طرف تم دونوں کے پس داخل ہوئی عمر اور لی تلوار اپنی پہر نکلی پس مارا ساتہہ اوسکی گردن منافق کی یہانتک کہ ٹہنڈا ہو گیا
اور کہا کہ اسیطرح حکم کرونگا میں اوسکی لئی کہ نہ راضی ہو ساتہہ حکم اللہ کی اور رسول کی پس اوتری آیہ الم تر الی الذین یزعمون انہم
اٰمنوا بما انزل الیک وما انزل من قبلک یریدون ان یتحاکموا الی الطاغوت اور کہا جبرئیل نی کہ عمر فرق کرنیوالی ہیں بیان
حق اور باطل کی پس لقب مقرر ہوا اونکا فاروق وعن جابر قال قال عمر لابی بکر یا خیر الناس بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فقال ابو بکر اما انک ان قلت ذلک فلقد سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ما طلعت الشمس علی رجل
خیر من عمر رواہ الترمذی وقال ہذا حدیث غریب اور روایت ہی جابر سی کہ کہا عمر نی واسطی ابی بکر کی اے بہتر لوگوں کی بعد رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم کی پس کہا ابو بکر نی آگاہ ہو اے عمر تحقیق تو نی اگر کہا مجہکو بہتر لوگوں کا تو تحقیق سنا ہی میں نی آنحضرت سی کہ فرماتی تہی نہیں طلوع ہوا آفتاب اوپر کسی
شخص کی کہ بہتر ہو عمر سی نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا کہ یہہ حدیث غریب ہے ف ع یہہ یا تو محمول ہی اوپر ایام خلافت اونکی کی کہ اون ایام میں
سب سی بہتر تہی اور یا مقید ہی ساتہہ بعد ابی بکر کی یا مراد ہی بعض حالات میں بطریق سیاست میں تا کہ اونکی کہیں کی واسطی تطبیق دینی کی درمیان
حدیثوں کی وعن عقبۃ بن عامر قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لو کان بعدی نبی لکان عمر بن الخطاب رواہ الترمذی
وقال ہذا حدیث غریب اور روایت ہی عقبہ بن عامر سی کہ کہا فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ اگر ہوتا بالفرض والتقدیر میری بعد
کوئی پیغمبر تو البتہ ہوتا عمر بن الخطاب ف ح اور اس حرف کو محال میں بہی استعمال کرتی ہیں لغۃ لو گویا یہہ اس سبب سی ہی کہ عمر کو الہام ہوتا اور
القا کرتا ہی فرشتہ اونکی دل میں حق اونکو ایک طرح کی مناسبت تہی عالم وحی سی واللہ اعلم وعن بریدۃ قال خرج رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم فی بعض مغازیہ فلما انصرف جاءت جاریۃ سوداء فقالت یا رسول اللہ انی کنت نذرت ان ردک اللہ صالحا
ان اضرب بین یدیک بالدف واتغنی فقال لہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کنت نذرت فاضربی والا فلا
فجعلت تضرب فدخل ابو بکر وہی تضرب ثم دخل علی وہی تضرب ثم دخل عثمان وہی تضرب ثم دخل عمر
فالقت الدف تحت استہا ثم قعدت علیہا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الشیطان لیخاف منک

يا عمر اني كنت جالسا وهي تضرب فدخل ابو بكر وهي تضرب ثم دخل علي وهي تضرب ثم دخل عثمان وهي تضرب فلما دخلت انت يا عمر القت الدف رواه الترمذي وقال هذا حديث حسن غريب صحيح

اور روایت ہی بریدہ اسلمی سی کہ مشاہیر صحابہ سی ہین کہ نکلی آنحضرت ﷺ بیچ بعض جہادون کی پس جبکہ پہری آنحضرت جہاد سی آئی آپکی پاس ایک لڑکی سیاہ کہ حبشیہ تہی یا رنگ اوسکا کالا تہا پس کہا اوسنی یا رسول اللہ تحقیق مینی نذر کی تہی کہ اگر پہیر لیگا آپکو اللہ تعالی سفر سے صحیح تو بجاؤنگی مین آپکی آگی دف **ف** دف ساتہہ پیش دال اور تشدید فا کی فصیح تر اور مشہور تر ہی اور روایت کیا گیا ہی ساتہہ زبر دال کی بہی اور مراد دف سی وہ دف ہی کہ متقدمین کی زمانہ مین تہا اور نہ جسمین کہ جہانجہ ہوتا ہی کہ وہ مکروہ ہی اتفاقا اور اوسمین دلیل ہی اسپر کہ وفا کرنا نذر کا کہ جسمین قربت ہو واجب ہی اور خوشی کرنی ساتہہ آنی آنحضرت کی قربت ہی خصوصا کہ آنا جہاد سی ہو جسمین کہ جانین ہلاک ہوتی ہین **ف** اور گاؤنگی مین یعنی بسبب خوشی آنی آپکی کی پس فرمایا آنحضرت ﷺ نے اگر تو نی نذر کی ہی تو پس بجا دف اور اگر نذر نہین کی ہی تو پس مت بجا دف **ف** ع اسمین دلالت ظاہر ہی اسپر کہ بجانا دف کا نہین جائز ہی مگر ساتہہ نذر کی اور مانند اوسکی کی اوسجگہ کہ وارد ہوئی ہی اوسمین اذن شارع کا مانند بجانی اوسکی کی اعلان نکاح مین پس بیہ جو رواج دیا ہی بعضی مشائخ نی کہ بجاتے ہین حالت ذکر مین پس بیہ بدترین برائیونکی ہی مع اللہ ولی دینہ وناصر نبیہ انتہی کہتا ہی مؤلف اسکا کہ بیہ جو بعضی صاحبون نے اسسے جواز عورتونکی راگ سننی کا ثابت کیا ہے جبکہ امن ہو فتنہ سی اور بعضون نے عرسون اعیاد مین جائز اور مختار کہا ہی تو بیہ خلاف ہی ظاہر روایت مذہب حنفی کی کہ بحسب ظاہر روایت کی مطلق راگ حرام ہی جیسی کہ در مختار اور بحر الرائق وغیرہ مین ہی بلکہ ہدایہ مین کبیرہ لکہا ہی اگرچہ اپنی دل کی خوشی کی لیی ہو اور حدیثین جواز کی اونکی نزدیک منسوخ ہین **ف** پس شروع کیا اوس چہوکری نے بجانا دف کا پس آئی ابو بکر صدیق رضی اس حال مین کہ وہ چہوکری بجاتی تہی دف بعد ازان آئی علی اور وہ چہوکری بجاتی تہی دف پہر آئی عثمان اور وہ بجاتی تہی دف پہر آئی عمر پس ڈالا دف اوس لڑکی نی نیچی چوتڑون اپنی کی پہر بیٹہی چوتڑون پر تاکہ چہپاوی عمر سی از راہ ہیبت کی اونکی پس فرمایا آنحضرت نی کہ تحقیق شیطان البتہ ڈرتا ہی تجہسی ای عمر **ف** ع مراد شیطان سے وہ کالی عورت تہی یعنی وہ شیطان الانس تہی کہ کرتی تہی فعل شیطان کا یا مراد شیطان اوسکا ہی جو باعث ہوا تہا اوسکو اوپر کرنی امر مکروہ کی کہ زیادہ بجانا دف کا کہ وہ جنس لہو سی ہی بنا بر اسکی کہ حاصل ہوا سبب اوسکی اظہار خوشی کا **ف** تحقیق مین بیٹہا تہا اس حال مین کہ وہ بجاتی تہی دف پس آئی ابو بکر اور وہ بجاتی رہی پہر آئی علی اور وہ بجاتی رہی پہر آئی عثمان اور وہ بجاتی رہی پس جبکہ آیا تو ای عمر ڈالدیا اوسنی دف نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا کہ بیہ حدیث حسن غریب صحیح ہے **ف** ع اشکال اس حدیث مین بیہ ہی کہ کیونکر تقریر کیا آنحضرت نی فعل اوس عورت کا پہلی بلکہ حکم کیا اوسکو ساتہہ اوسکی اور ایسی وقت داخل ہوئی ابی بکر اور علی اور عثمان کی اور نام کہا اوسکا آخر مین شیطان سو جواب دیتی ہین علما کہ جب اعتقاد کیا اوس عورت نی آنحضرت کی پہرنیکو سلامتی سی ایک نعمت خدا کی طرف سی حسب شکر گذاری اور سرور اور شادمانی کی اور واقع مین اسطرح سی حکم کیا آنحضرت نی اوسکو ساتہہ پورا کرنی نذر اوسکی کی اور نکل گیا وقت بجانا صفت سی طرف صفت حقانیت کی اور کراہیت سی طرف استحباب کی لیکن بیہ حاصل ہوتا تہا ساتہہ دنی اور کمتر اوسکی کی اور جب زیادہ ہوا اور حد سی تجاوز کیا اور حد مکروہ کو پہنچا اور موافق پڑا وقت آنی عمر کی فرمایا حضرت نی جو کچہہ کہ فرمایا اور اشارہ کیا ساتہہ منع ہونی اوسکی کی اور کرنی اوسکی کی بلا ضرورت اور صریح منع نہ کیا تا حد تحریم کو نہ پہنچی ذکر کیا ہی تورپشتی نی اور بعید نہین ہی بیہ ہو انتہا مدت بجانی دف کی بطریق شکر کی وقت ابتدا آنی عمر کی مجلس حضرت مین اور گمان کرتا ہون کہ ٹہہرا اور اولی تر ہی اوس نقش سی کہ اوپر گذری پہر بہی مجکو ایک خدشہ اور وہ بیہ ہی کہ کہا جاوی کہ عمر نہین دیکہتے ہونگے اوس چیز کو کہ صورت اوسکی مشابہ باطل کی ہو اگرچہ بیہ ہون حق اور زیادہ بین اسکی بعضی وجہین چنانچہ وہ مرقات مین ...

وعن عائشۃ قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جالسا فسمعنا لغطا وصوت صبیان فقام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاذا حبشیۃ تزفن والصبیان حولہا فقال یا عائشۃ تعالی فانظری فجئت فوضعت لحیی علی منکب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فجعلت انظر الیہا ما بین المنکب الی راسہ فقال لی اما شبعت اما شبعت فجعلت اقول لا لانظر منزلتی عندہ اذ طلع عمر فارفض الناس عنہا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انی لانظر الی شیاطین الجن والانس قد فروا من عمر قالت فرجعت رواہ الترمذی وقال ہذا حدیث حسن صحیح غریب

اور روایت ہے عائشہ سے کہا تھے آنحضرت بیٹھے ہوئے پس سنی ہم نے ایک آواز سخت غیر مفہوم یعنی شور و غوغا اور سنی ہم نے آواز لڑکوں کی پس کھڑے ہوئے آنحضرت پس ناگہاں ایک عورت حبشیہ اچھلتی کودتی تھی اور لڑکے گرد اوسکے تھے یعنی تماشا دیکھتے تھے اوسکا پس فرمایا آنحضرت نے اے عائشہ آ اور دیکھ تماشا پس آئی میں پس رکھی میں نے کلّی اپنی آنحضرت کے کندھے پر پس شروع کیا میں نے دیکھنا طرف حبشیہ کی درمیان کندھے آنحضرت کے اور سر کے پس فرمایا آنحضرت نے مجھکو بعد ایک ساعت کے یا کہتی تھی مجھکو کہ کیا سیر نہیں ہوئی تو اس تماشا دیکھنے سے پس فرمایا یہہ پس شروع کیا میں نے کہنے میں نہیں سیر ہوئی میں تاکہ دیکھوں میں منزلت اپنی یعنی نہایت تہہ اپنا اور غالب محبت اپنی نزدیک حضرت کے **ف** ع یعنے یہہ کہنا میرا کہ نہیں سیر ہوئی سبب حرص دیکھنے اوسکے کے نہ تھا بلکہ مقصود مجھکو اس کہنے سے یہہ تھا کہ دیکھوں حضرت کی نزدیک مجھکو مرتبہ کیسا ہے اور کتنا چاہتے ہیں مجھکو پھر جس ناگہاں نمودار ہوئے عمر پس متفرق ہوگئے لوگ دیکھنے والے گرد اوس عورت کی سے یعنی بسبب ہیبت عمر کی اور ڈر انکار کرنے عمر کی سے اور بعد اوسکے فرمایا آنحضرت نے تحقیق میں البتہ دیکھتا ہوں شیاطین جن کے کہ تحقیق بھاگ گئے ہیں عمر سے کہا عائشہ نے پس پھری میں اور چھوڑ دیا میں نے دیکھنا اونکا **ف** ح گویا یہہ کہنا باعتبار ہوا اوسکے کے بیچ صورت لعب کے الا کیونکہ دیکھتی وسکو آنحضرت نا اور کہا لی عائشہ کو اور توجیہ اس حدیث کی بھی مثل توجیہ حدیث سابق کی ہے اور اسمیں دلیل ہے اوپر عظمت خلق آنحضرت کے اور غلبہ صفت جمال کی اوپر جسکے دلالت کرتی ہے اور غالب عمر کی صفت جلال کی عمر پر ترجیہ تتقل کی بہہ تدسی اور کہا کہ یہہ حدیث حسن صحیح غریب ہے **ف** ع جانا چاہیے حدیث لعب اور رقص حبشیوں کی صحیحین میں اور طریقوں سے آئی ہے کہ حبشی مسجد میں بازی کرتے تھے اور آنحضرت عائشہ کو دکھاتے تھے پس آئے عمر اور منع کیا اونپر مارنی شروع کی پس آنحضرت نے فرمایا کہ چھوڑدے ای عمر کہ اون عید ہے یعنی عید کی روز ہیں چنبش لعب پوست سے مباح اور اس حدیث میں کرے عورتوں کا اور لڑکوں کا ہی جسکے محتاج اسلی نہیں کہا جاوے کہ عائشہ کیوں دیکھتی تہیں جنبیوں کو اور جواب دیا جاوے کہ وہ چھوٹی تہیں بس نہیں اور شاید کہ یہہ واقعہ اور ترمذی نے روایت کیا اور دوسری شیخین روایت کیا واللہ اعلم

## الفصل الثالث فصل تیسری

عن انس وابن عمر ان عمر قال وافقت ربی فی ثلث قلت یا رسول اللہ لو اتخذنا من مقام ابراہیم مصلی فنزلت واتخذوا من مقام ابراہیم مصلی وقلت یا رسول اللہ یدخل علی نسائک البر والفاجر فلو امرتہن یحتجبن فنزلت آیۃ الحجاب واجتمع نساء النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی الغیرۃ فقلت عسی ربہ ان طلقکن ان یبدلہ ازواجا خیرا منکن فنزلت کذلک وفی روایۃ لابن عمر قال قال عمر وافقت ربی فی ثلث فی مقام ابراہیم وفی الحجاب وفی اساری بدر متفق علیہ

روایت ہے انس اور ابن عمر سے کہ عمر نے کہا کہ موافقت کی میں نے پروردگار اپنے کی تین چیزوں میں **ف** ع کہا حافظ عسقلانی نے کہ یہاں حاصل تین کا ذکر ہے نفی زیادتی کی نہیں لازم آتی ہے اسلئے کہ کئی چیزیں ہیں اونکو موافقت حاصل ہوئی ہے چنانچہ مشہور ہیں اور تین کا قصد کیا ہے اور اکثر جو واقع ہوئے ہیں سو وہ نہیں ہیں کیا صاحب ... کہ نو تو وہ نہیں لفظی ہیں اور چار معنوی ہیں ... یہہ کہا میں نے یا رسول اللہ اگر پکڑتے ہم مقام ابراہیم کو جائے نماز تو بہتر ہوتا یعنی صلوٰۃ الطواف کی جگہہ ہوتا کہ اوسکی گرد میں ... پس نازل ہوئی یہہ آیت اور پکڑو تم مقام ابراہیم کو نماز کی جگہہ **ف** ع مراد مقام ابراہیم سے وہ پتھر ہے جسمیں نشان ہیں پائے ابراہیم کے قدم کے کہ وقت بنانے خانہ کعبہ کی اوسپر کھڑے ہوتے

بنائی تہی اوسمین نشان اونکے قدم کی پڑگئی تہی روایت کیا گیا ہی کہ آنحضرت نے عمر کا ہاتھ پکڑا اور کہا یہہ مقام ابراہیم ہی پس کہا عمر نے کہ کیا نہ ٹہراوین ہم اوسکو جگہہ نماز کی پس نہ پایا آنحضرت نے کہ نہین حکم کیا گیا ہون مین ساتھ اوسکے پس غروب نہ ہوا آفتاب یہانتک کہ اوتری آیہ مذکورہ اور مراد یہہ ہے کہ دو رکعت طواف کے دنکو کہ دو رکعتین پڑہتی ہین بعد ہر طواف کی واجب ہین اور اس آیہ مین مستحب کہے گئی ہی اور بعضون نے کہا وجوب کے لئے ہی یعنی مطلق دو رکعتین پڑہنی تو واجب ہین اور خاص مقام ابراہیم مین پڑہنی مستحب اور امام شافعی کی نزدیک بیچ وجوب دو رکعتونکی دو قول ہین **ترجمہ** اور دوسری خبر یہہ ہے کہ کہا مین نے یا رسول اللہ داخل ہوتے ہین آپکی بیبیونپر نیک اور بد یعنی نیک بخت اور بد بخت پس شاید کہ آپکی شان و عظمت کی نہین دیکہتا ہون مین پس اگر حکم کرتی آپ اپنی بیبیونکو کہ پردہ مین ہون اور لوگونکی سامنی نہ آوین تو بہتر ہوتا پس اوتری آیت پردہ کی **ف** یعنی وَاِذَا سَاَلْتُمُوْهُنَّ مَتَاعًا فَسْـَٔلُوْهُنَّ مِنْ وَّرَآءِ حِجَابٍ یہہ حجاب کہ آنحضرت کی بیبیونپر واجب تہا سو یہہ اوس سے عموم کے ہی کہ تمام عورتونپر واجب ہے اوسمین تفصیل ہی کہ فقہ مین مذکور ہے اونکی لئے حکم تہا کہ بالکل لوگونکی سامنے نہ آوین اگرچہ کپڑونمین پوشیدہ اور مستور ہوون حکم خاص ازواج مطہرات کے لئے تہا اور اونکو درست ہے کہ خوب طرح اپنی تئین ڈہانک کر اگر نکلین تو درست ہے اور تیسری یہہ کہ مجتمع ہوئین اور متفق ہوئین عورتین آنحضرت کی بیچ قصہ غیرت کی **ف** مراد قصہ غیرت سے وہی قصہ آنحضرت کے شہد پینی کا حضرت زینب کے پاس کہ بالاجمال وہ قصہ یون ہے کہ آنحضرت صلعم کو شہد پسند تہا حضرت زینب کے ہان کہین سے شہد آیا تہا حضرت جب اونکی نوبت کی دن تشریف لائی تو اونہون نے حضرت کو پلایا اور حضرت کچہہ زیادہ ٹہری اونکی ہان نسبت اور زوجونکی پس اسی حضرت عائشہ وغیرہ کو رشک آیا اور اتفاق کیا حفصہ سے کہ آنحضرت جسکے پاس آوین یہی کہی کہ آپ نے مغافیر کہائی ہی مغافیر ایک قسم ہی گوند کی بدبودار پس آنحضرت نے شہد کو اپنی اوپر حرام کیا بلحاظ اوسکی کہ یہہ بو اوسکی ہو اور اونہون نے یہہ سلوک کیا کہ آنحضرت زینب کے ہان شہد پینی کی لئے پہر نہ ٹہرین چنانچہ یہہ قصہ بیچ تفسیر سورہ تحریم کی اور حدیث مین مفصل مذکور ہے **ترجمہ** پس کہا اگر طلاق دیوین آنحضرت تمکو تو عجب نہین کہ پروردگار اونکا بدلی دیگا اونکو بیبیان بہتر تمسی پس اوتری آیہ اسیطرح یعنی موافق اونکی کلام کے لفظا اور معنونین بیچ ایک روایت مین ابن عمر کی یون آیا ہی کہ کہا ابن عمر نے کہا عمر نے کہ موافقت کی مینی اپنی پروردگار کی بیچ تین چیزونکی ایک تو نماز ادا کرنی مین بیچ مقام ابراہیم کی دوسرا حکم کرنا بیبیونکو پردہ کرنیکا آنحضرت کی بیبیونکو تیسری بیچ قیدیون بدر کی نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے **ف** ح کہ حکم کیا یعنی غزوہ بدر کی قیدیونکی قتل کرنیکا اور آنحضرت نے بمشورہ ابی بکر فدیہ لیا اور خلاص کیا پس آیہ نازل ہوئی موافق رای میری کی

**وعن** ابن مسعود قال فضل الناس عمر بن الخطاب باربع بذكر الاسارى يوم بدر امر بقتلهم فانزل الله تعالى لولا كتاب من الله سبق لمسكم فيما اخذتم عذاب عظيم وبذكره الحجاب امر نساء النبي صلى الله عليه وسلم ان يحتجبن فقالت له زينب وانك علينا يا ابن الخطاب والوحي ينزل في بيوتنا فانزل الله تعالى واذا سالتموهن متاعا فسئلوهن من وراء حجاب وبدعوة النبي صلى الله عليه وسلم اللهم ايد الاسلام بعمر وبرايه في ابي بكر كان اول ناس بايعه رواه احمد **ترجمہ** روایت ہے ابن مسعود سے کہ کہا فضیلت دی گئی آدمیونپر عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ بسبب چار چیزونکی ایک تو بسبب ذکر کرنی ونکی قیدیونکو روز بدر کے حکم کیا عمر نے اونکی قتل کرنیکا پس اوتاری اللہ تعالی نے یہہ آیت اگر نہ ہوتا لکہا ہوا یا حکم اللہ کی طرف سے سبقت لیگیا یعنی پہلے لوح محفوظ مین یا علم الہی مین ثابت ہے کہ خطا کرنے والا اجتہاد مین نہین عذاب کیا جاویگا یا یہہ کہ اہل بدر مغفور ہین اگر ایسا نہ ہوتا تو البتہ پہونچتا تمکو بسبب اوس چیز کے کہ لیا تمنے یعنی فدیہ عذاب بڑا **ف** یعنی دنیا مین پہلے آخرت کی اور فدیہ جو اونہون نے لیا دن بدر کے کافرونسے خطا اجتہادی ہوئی اونکو کیونکہ لیا تہا اونہون نے فدیہ یہہ سمجہکر کہ لینا مال کا اونکی اچہا ہے تاکہ تقویت پاوین مسلمان اور بسبب اوسکے اور شاید کہ وہ ایمان لاوین بسبب لینے کی بعد اوسکے اور یہہ رای تہی ابو بکر کی اور اور بعضون نے کہ تابع ہوئے تہی اونکے صاحبان صفت جمال سے اور بعضی کہتے تہی کہ قتل ہی کرنا اچہا ہے اونکو اسلئے کہ وہ پیشوا اور سردار ہین کفر کی اور یہہ قول تہا عمر کا اور اونکا کہ موافق تہی اونکی صاحبان صفت جلال سے اور درگاہ کبریا کی آنحضرت

برس کچہ اوپر دو برس خلافت اونکی ساڑھے تین برس اور تاریخ بعض میں وہ ہے جو صحیح ہے اور روایت کی اوسنے ابوبکرؓ اور باقی عشرہ مبشرہ نے اور خلق کثیر نے صحابہ اور تابعین میں سے رضوان اللہ علیہم اجمعین اور منجملہ کرامات انکے ہے جو بعض نے نقل کی ہے کہ جب مصر فتح ہوئی تو آئی وہاں عامل ہو کر عمرو بن العاص کے پاس وہاں کی رسم الوفاء کہ نیل محتاج ہوتا ہے ہر سال میں طرف ایک لڑکی باکرہ کی خوبصورت اوسکو ڈالتے ہیں بیچ دریا میں اور سکو نہیں تو وہ جاری نہیں ہوتا اور خراب ہو جاتے ہیں شہر اور قحط پڑتا ہے لیکن بہیجی عمرو بن العاص نے یہہ خبر عمرؓ کو لیکن بہیجا اونہوں نے ایک چٹہ اوس میں لکہا تہا بسم اللہ الرحمن الرحیم طرف نیل مصر کے یہہ پیام پہنچے بندہ اللہ عمر بن الخطاب کی طرف سے امیر بعد حمد و صلوٰۃ کے پس اگر جاری ہوتا تو از خود نہیں حاجت ہمکو طرف تیری اور اگر جاری ہوتا ہے تو اللہ کی حکم سی تو جاری ہو بنام خدا اور کہلا بہیجا حضرت عمرؓ نے عمرو کو کہ ڈالدے تو اوسکو نیل میں پس جاری ہو نیل اوس رات سولہ گز پہر بہتا گیا ہر سال میں جیسہ گز

## باب مناقب ابی بکر و عمر

باب بیچ مناقب ابی بکر اور عمر رضی اللہ عنہما کی ❊ ف ح چونکہ واقع ہوئے ذکر شیخین کا معا بیچ بعضی حدیثوں کی منعقد کیا مؤلف نے ایک باب بیچ کر کرنی ان دونوں کی بلا شبہہ کیجاتی تہی یہہ دونوں جیسا معا اکثر احوال میں ہمیشہ رہے دونوں وزیر پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اور مقرب وقت ہر وقت درگاہ کی اور مشیر اور ایسا ہوئیں مرضا اور شیخین حضر کی تمام وفات احوال میں

## الفصل الاول

فصل پہلی

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَیْنَمَا رَجُلٌ یَّسُوْقُ بَقَرَةً اِذْ اَعْیٰی فَرَکِبَهَا فَقَالَتْ اِنَّا لَمْ نُخْلَقْ لِهٰذَا اِنَّمَا خُلِقْنَا لِحِرَاثَةِ الْاَرْضِ فَقَالَ النَّاسُ سُبْحَانَ اللّٰهِ بَقَرَةٌ تَکَلَّمُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاِنِّیْ اُؤْمِنُ بِهٖ اَنَا وَاَبُوْ بَکْرٍ وَّعُمَرُ وَمَا هُمَا ثَمَّ وَقَالَ بَیْنَمَا رَجُلٌ فِیْ غَنَمٍ لَّهٗ اِذْ عَدَا الذِّئْبُ عَلٰی شَاةٍ مِّنْهَا فَاَخَذَهَا فَاَدْرَکَهَا صَاحِبُهَا فَاسْتَنْقَذَهَا فَقَالَ لَهُ الذِّئْبُ فَمَنْ لَّهَا یَوْمَ السَّبُعِ یَوْمَ لَا رَاعِیَ لَهَا غَیْرِیْ فَقَالَ النَّاسُ سُبْحَانَ اللّٰهِ ذِئْبٌ یَّتَکَلَّمُ فَقَالَ اُؤْمِنُ بِهٖ اَنَا وَاَبُوْ بَکْرٍ وَّعُمَرُ وَمَا هُمَا ثَمَّ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ

روایت ہے ابوہریرہؓ سے اوسنے نقل کی رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سی فرمایا آنحضرتؐ نے اوس وقت کہ ایک شخص ہانکتا تہا ایک گائے کو ناگہاں تہک گیا وہ شخص پس سوار ہوا بیل لگا اوسی کہ ہم نہیں پیدا کی گئی ہیں اسکی لیکن پیدا ہوئی ہیں واسطی جوتنی زمین کی ف ح یعنی واسطی کہیتی کی اور کاشت کاری کی ف ح اسمیں دلیل ہے اوسپر کہ سوار ہونا گایون اوپر لیجہ اوٹہانا اوسپر خوب نہیں ہی اور شیخ ابن حجر نی کہا کہ استدلال کیا گیا ہے ساتہہ اسکی اوپر کہ چار پایہ استعمال نہ کیجاوین مگر اوس چیز میں کہ جاری ہوئی ہی عادت ساتہہ استعمال کرنی اونکی بیچ اوس چیز میں اور احتمال رکہتا ہی یہہ اشارہ طرف اولی اور افضل کی یعنی ظاہر یہہ ہے کہ جس چیز کی لئے پیدا ہوئے ہیں اونمیں جو چیز عمدہ ہو اوس میں استعمال کیجاوے اور الا حقیقت حصر مراد نہیں ہے کہ فقط کہیتی ہی میں استعمال کریں اسلیے کہ جملہ اون چیزوں میں سی کہ پیدا کی گئی ہیں وہ واسطی اونکی ذبح کرنا اور کہانا ہی ہے بالاتفاق ف ت پس کہا لوگوں نے یعنی جو کہ حاضر تہی از راہ تعجب کے سبحان اللہ گائے بولتی ہے حالانکہ وہ جیوانات لایعقل ہی یعنی بے زبان ہے پس فرمایا آنحضرتؐ نے پس تحقیق میں ایمان لاتا ہوں ساتہہ اسکی ف ح یعنی اس بات کی کہ کلام کرنا گاؤ کا حق ہی اور حیلہ وہم و خیال یا القاء شیطان نہیں ہے یا اس بات کی اوسنے کہا کہ یہہ مخلوق نہیں مگر واسطی کہیتی کی ف ت اور ایمان لاتی ہیں ابوبکر اور عمرؓ ف ح حاصل یہہ ہے کہ اشارہ کی ہی طرف قوت اور کمال ایمان انکی اگر کہیں کہ ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما نی اوسکو نہ جانا اور نہ سنا اور حاضر ہوا ایمان لائی ان دونوں پر کیونکر فرمایا کہ ایمان لاتے ہیں اوسپر ابوبکر اور عمرؓ جواب اسکا یہہ ہے کہ مراد یہہ ہے کہ ایسا امر ہی کہ اوسکی شان یہہ ہی کہ اگر مطلع ہوں اسپر تو ایمان لاوین اوسپر اور تردد اور شک کریں اسمیں ف ت اور نہیں تہی ابوبکرؓ اور عمرؓ اوس جگہہ ف ح یعنی اوس مکان میں کہ فرمایا حضرتؐ نے یہہ کلام پس یہہ مبالغہ ہی بیچ مدح اور قوت ایمان انکے یعنی اگر وہ حاضر ہوتی تو احتمال تہا کہ تخصیص انکی ذکر کی ساتہہ بسبب مشاہدہ انکی کی ہوتی اور جب مدح اور ذکر انکا اس باب میں غائبانہ کیا تو اوسکا مراد دخل ہوا امر تقویت وثوق اور یقین دلیل ہوا اسپر کہ یہہ ذکر بسبب کمال اور قوت ایمان انکی ہی تہا فہم ف ت اور کہا ابوہریرہؓ نے اوس وقت ایک شخص تہا بیچ بکریوں میں ناگہان حملہ کیا بہیڑیے نے ایک

جانب میں سبقت کی طرف اعمال صالحہ کی اور لفظ دری ساتھ پیش دال کے اور زبر رے مشددہ کی دری کی نسبت ہے یعنی تشبیہ دی ساتھ دُر کی یعنی موتی کے روشنی میں اور صفا کے ترجمہ نقل کی یہہ بغوی نے شرح السنہ میں ساتھ سند اپنی کی اور روایت کی مانند اسکی ابو داؤد اور ترمذی اور ابن ماجہ نے **ف**

**عن** انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابوبکر و عمر سیدا کھول اھل الجنۃ من الاولین والآخرین الا النبیین والمرسلین رواہ الترمذی ورواہ ابن ماجۃ عن علی اور روایت ہے انس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ابوبکر اور عمر دونوں سردار ہیں ادہیڑ عمر اہل بہشت کے پہلوں میں سے اور پچہلوں میں سے سوا نبیوں کے اور پیغمبروں کی نقل کی یہہ ترمذی نے اور ابن ماجہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے **ف** یہہ وصف کرنا لوگوں کا ساتھ ادہیڑ ہونیکی باعتبار حال دنیا کے ہے ورنہ اہل بہشت میں ادہیڑ نہیں ہونگے بلکہ سب جوان ہونگے یہہ ہیں کہ ادہیڑ عمر میں دنیا میں پہلوں سی مراد ہیں اگلی امتوں کی بہتر نیک جیسے اصحاب کہف اور مومن آل فرعون اور خضر نبی جب قول انکے کہ ولی کہا اونکو اور پچہلوں سی مراد ہیں اولیا اور علما اور شہدا اس امت کے اور نبیوں اور رسولوں کی استثنا کرنے سے نکل گئے عیسیٰ اور الیاس اور خضر بسبب قول انکے کہ نبی کہا ہی انکو **وعن** حذیفۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انی لا ادری ما بقائی فیکم فاقتدوا باللذین من بعدی ابی بکر و عمر رواہ الترمذی اور روایت ہے حذیفہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق میں نہیں جانتا ہوں کہ کتنی رہنی ہوگی اور باقی رہنا میرا درمیان تمہارے یعنی کم مدت ہی یا بہت سو پیروی کیا کرو ان دو شخصوں کی کہ پیچھے میرے خلیفہ میرے ہونگے کہ وہ ابوبکر اور عمر ہیں نقل کی یہہ ترمذی نے **وعن** انس قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا دخل المسجد لم یرفع احد رأسہ غیر ابی بکر و عمر کانا یتبسمان الیہ ویتبسم الیہما رواہ الترمذی وقال ھذا حدیث غریب اور روایت ہے انس سے کہا تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب داخل ہوتے مسجد میں او ٹہاتا کوئی یعنی صحابہ میں سے سر اپنا یعنی بہ سبب ہیبت کے اور بسبب ادب کے سوای ابی بکر اور عمر کی تہی یہہ دونوں کہ مسکراتی تہی دیکہہ کر طرف آنحضرت کی اور مسکراتی تہی آنحضرت دیکہہ کر طرف انکی نقل کی یہہ ترمذی نے اور کہا کہ یہہ حدیث غریب ہے **ف** یہہ خاصیت محبت اور عادت محبوبوں کی ہی جب آپس میں ایک کی دوسرے پر نظر پڑتی ہی تو بے اختیار مسکرانے لگتے ہیں اور شاد ہو جاتے ہیں **وعن** ابن عمر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم خرج ذات یوم ودخل المسجد وابوبکر و عمر احدھما عن یمینہ والآخر عن شمالہ وھو آخذ بایدیھما فقال ھکذا نبعث یوم القیامۃ رواہ الترمذی وقال ھذا حدیث غریب اور روایت ہے ابن عمر سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نکلے ایک دن یعنی حجرہ شریفہ سے اور داخل مسجد ہوئے اور ابوبکر اور عمر ایک دونوں میں سے داہنی طرف آنحضرت کے تہی اور دوسرے بائیں طرف اونکی اور آنحضرت پکڑے ہوئے تہی ہاتھ دونوں کے پس فرمایا آنحضرت نے اسیطرح اوٹہائی جاوینگی ہم یعنی قبروں سے نکلینگے طرف حشر کی روز قیامت کے نقل کی یہہ ترمذی نے اور کہا کہ یہہ حدیث غریب ہے **وعن** عبد اللہ بن حنطب ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم رأی ابا بکر و عمر فقال ھذان السمع والبصر رواہ الترمذی مرسلا اور روایت ہے عبد اللہ ابن حنطب تابعی سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکہا ابابکر صدیق اور عمر فاروق کو پس فرمایا آنحضرت نے کہ یہہ دونوں بمنزلہ شنوائی اور بینائی کی ہیں نقل کی یہہ ترمذی نے بطریق ارسال کی **ف** یعنی یہہ دونوں درمیان مسلمانوں کی مشابہ کان اور آنکہہ کی ہیں بیچ نسبت تمام اعضا کی شرف اور نفاست میں اور قریب اسکے کی ہی جو بعضوں نے کہا کہ مثل انکی دین میں مثل سمع و بصر کی ہی جسد میں یا یہہ نسبت میری بمنزلہ سمع و بصر کی ہیں کہ سنتا ہوں میں بواسطہ انکی اور دیکہتا ہوں بواسطہ انکی اور یہہ مضمون راجع ہوتا ہی طرف معنی وزارت و وکالت کے یا مراد بیان کرنا شدت حرص انکیکا ہی بیچ سننی حق کی اور اتباع اسکی کے اور مشاہدہ حق کی انفس اور آفاق میں **وعن** ابی سعید الخدری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما من نبی الا ولہ وزیران من اھل السماء ووزیران من اھل الارض فاما وزیرای من اھل السماء فجبریل ومیکائیل واما وزیرای

مِنْ اَھْلِ الْاَرْضِ فَاَبُوْ بَکْرٍ وَّعُمَرُ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہی ابو سعید خدری سی کہ کہا او سنے فرمایا
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہیں ہی کوئی پیغمبر مگر واسطی اوسکی ہوتی ہین دو وزیر آسمانکی فرشتون میں سے کہ امداد و اعانت کرتی ہین
اوسکی عالم ملکوت سے اور دو وزیر ہوتی ہین زمین والون میں سے ف ع یعنی اوسکی یاور ہین سی کہ خدمت اور نصرت اوسکی کرتی ہین عالم ناسوت مین
اور جب پیش آتا ہی اوسکو کوئی امر تو مشورہ کرتا ہے اونسے جیسیکہ بادشاہ کو کوئی امر مشکل درپیش آتا ہی تو مشورہ کرتا ہی اپنی وزیر سے ف پس لیکن میرے
دو وزیر میرے آسمان والون میں سے پس جبرئیل اور میکائیل ہین ف ع اسمین دلیل ظاہر ہی اسپر کہ آنحضرت افضل ہین جبرئیل اور میکائیل سی ف
اور لیکن میرے دو وزیر میرے زمین والون میں سی پس ابو بکرؓ اور عمرؓ ہین نقل کی یہ ترمذی نی ف ع اسمین دلالت ظاہر ہے اسپر کہ یہہ دونون صاحب افضل ہین اور
صحابہ میں سے حالانکہ صحابہ بھی فضیلت میں بہت بڑی ہین اور دلالت ہے اسپر کہ ابو بکرؓ افضل ہین عمرؓ سی اسلیئے کہ واو اگرچہ مطلق جمع کی لیئی لیکن ترتیب
اوسکی لفظ کلام حکیم میں ضرور ہی اوسکی لیئی اثر عظیم ہو وَعَنْ اَبِیْ بَکْرَۃَ اَنَّ رَجُلًا قَالَ لِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَاَیْتُ کَاَنَّ
مِیْزَانًا نَزَلَ مِنَ السَّمَآءِ فَوُزِنْتَ اَنْتَ وَاَبُوْ بَکْرٍ فَرَجَحْتَ اَنْتَ وَوُزِنَ اَبُوْ بَکْرٍ وَّعُمَرُ فَرَجَحَ اَبُوْ بَکْرٍ وَّوُزِنَ عُمَرُ وَعُثْمَانُ فَرَجَحَ عُمَرُ ثُمَّ
رُفِعَ الْمِیْزَانُ فَاسْتَآءَ لَھَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَعْنِیْ فَسَآءَہٗ ذٰلِکَ فَقَالَ خِلَافَۃُ نُبُوَّۃٍ ثُمَّ یُؤْتِی اللّٰہُ الْمُلْکَ مَنْ یَّشَآءُ رَوَاہُ
التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْ دَاوٗدَ اور روایت ہے ابی بکرہ سی کہ ایک شخص نی کہا پیغمبر خدا صلعم سی خواب میں دیکھا مین نی گویا ایک ترازو وہ اترا آسمان سے پس تولی گئے
آپ اور ابو بکرؓ پس غالب آئی آپ اور تولی گئی ابو بکرؓ اور عمرؓ پس غالب آئی ابو بکرؓ اور تولی گئی عمرؓ اور عثمانؓ پس غالب آئی عمرؓ پھر اوٹھائی گئی ترازو ف
ع اور اوس شخص نی جو نکلنا حضرت علیؓ اور عثمانؓ کا نہ دیکھا گویا اسمین اشارہ ہے اسطرف کہ ان دونون صاحبونکی تفاضل میں اختلاف ہے سلف میں جیسیکہ
کتب کلامیہ میں مذکور ہی ف پس غمگین ہوئی آنحضرت بسبب اس خواب کی یعنی اوس شخص کی جیسیکہ راوی تفسیر کرتا ہی قول انبی کی پس غمگین کیا آنحضرت کو
اس کے سننی نی ف ع یعنی اسسبب سے کہ معلوم کیا آنحضرت نی تعبیر اسکی یہہ ہے کہ بعد خلافت عمرؓ کی ظہور فتنونکا ہوگا اور رتبہ امورکی پست ہو جاوینگے
ف پس فرمایا آنحضرت نی کہ یہہ جو تو نی دیکھا خلافت نبوت ہے یعنی ان دونون صاحبونکی خلافت خلافت نبوت ہے کہ اوسمین اصلا آمیزش بادشاہت اور خلاف
نہوگا پھر دیگا اللہ تعالیٰ ملک جسکو چاہیگا نقل کی یہہ ترمذی اور ابو داود نی ف ع تعبیر دی آنحضرت نی اوسکو یہہ جانکر کہ ترازو سے یہہ زمانہ خلافت کا
خالص اور منتہی ہوگا ابو بکرؓ اور عمرؓ پر کہ اتفاق ہوگا اوسپر اور بعد اوسکی آمیزش بادشاہت کی ہوگی اور کچھہ خلاف اور بی انتظامی راہ پاویگی اور بعد از خلافت
چاروں کی بادشاہت ہوگی گزندہ جیسیکہ حدیث میں آیا ہے اور جو کہا اس تعبیر کا اوٹھجانی ترازوکی ہی اس سبب سے کہا کہ آپس مین نی لینا رعایت ترجیحات کا
اون چیزوں میں کہ آپس میں ایک ایک دوسری کی ہین اور جب آپس میں بعید اور متباین ہین تو آپس مین تولنا کچھہ معنی نہیں رکھتا پس وہ اوٹھا یا گیا اور برطرف
کیا گیا آپس مین تولنا پس یہہ خواب دلالت کرتا ہی اوپر انحطاط امر خلافت کی بعد از ابو بکرؓ اور عمرؓ کی اور معنی غالب آنی ہر ایک کی دوسری پر
یہہ ہین کہ راجح افضل ہی جو ہے اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ یَطَّلِعُ عَلَیْکُمْ رَجُلٌ مِّنْ اَھْلِ الْجَنَّۃِ فَاطَّلَعَ اَبُوْ بَکْرٍ ثُمَّ قَالَ یَطَّلِعُ عَلَیْکُمْ رَجُلٌ مِّنْ اَھْلِ الْجَنَّۃِ فَاطَّلَعَ عُمَرُ
رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ روایت ہے ابن مسعودؓ سی کہ تحقیق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی خبر دی صحابہ کو کہ سامنے آویگا اور دیکھیگا تمہیں ایک
شخص اہل بہشت میں سے پس آئی ابو بکرؓ پھر فرمایا کہ آویگا تمہیں ایک شخص اہل بہشت میں سے پس آئی عمرؓ نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا کہ یہہ حدیث غریب ہے ف
ع یہہ حدیث خوشخبری دینی میں بشارت جنت کے ایک جماعت کی لیئی صحابہ میں واقع ہوئی اور چونکہ سعید بن زید کی حدیث میں وہ ابو بکرؓ اور عمرؓ کی لیئی واقع ہوئی اسلیئی اونکا ذکر کیا ف
عَنْ عَآئِشَۃَ قَالَتْ بَیْنَا رَاْسُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ حِجْرِیْ فِیْ لَیْلَۃٍ ضَاحِیَۃٍ اِذْ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ھَلْ یَکُوْنُ

لِاَحَدٍ مِنَ الْحَسَنَاتِ عَدَدَ نُجُوْمِ السَّمَاءِ قَالَ نَعَمْ عُمَرُ قُلْتُ فَاَیْنَ حَسَنَاتُ اَبِیْ بَکْرٍ قَالَ اِنَّمَا جَمِیْعُ حَسَنَاتِ عُمَرَ کَحَسَنَةٍ وَاحِدَةٍ مِنْ حَسَنَاتِ اَبِیْ بَکْرٍ رَوَاهُ رَزِیْنٌ اور روایت ہے عائشہ رض سے کہا اوسوقت کہ سر مبارک آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا میری گودی میں تہا بیچ چاندرات کے ناگہان کہا مینے یا رسول اللہ کیا ہوگا کسیکے لیے نیکیاں موافق گنتی ستارون آسمان کی فرمایا کہ ہان عمر کی نیکیان اوسکی موافق گنتی آسمانکی ستارونکی ہین کہا مینے پہر کیا حال ہی ابوبکر کی نیکیوں کا فرمایا آنحضرت نے نہین ہین تمام نیکیان عمر کے مگر مانند ایک نیکی کی ابوبکر کی نیکیون مین سے نقل کی یہہ رزین نے **ف** ع یعنی ابوبکر کی نیکیان اونکی نیکیو نسی کہین زیادہ ہین اور اگر فرض کیا جاوے کہ نیکیان عمر کی ابوبکر کی نیکیو نسی زیادہ ہین تو بہی ابوبکر افضل ہین بسبب قوت حسنات اونکی از راہ کیفیت اور نفاست کے بسبب پائی جانی کمال اخلاص اور شہود معرفت کے جیسیکہ روایت کیا ہے حدیث میں نہین ہے فضیلت ابوبکر کی اوپر تمہارے بسبب کثرت نماز اور روزہ کے بلکہ بسبب اوس چیز کی کہ رکہی گئی ہی اونکی دلمین ذکر کیا ہی اس حدیث کو غزالی نے

## باب مناقب عثمان رضی اللہ عنہ

باب ہے بیچ مناقب عثمان رض کی

## الفصل الاول

فصل پہلی

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مُضْطَجِعًا فِیْ بَیْتِهِ کَاشِفًا عَنْ فَخِذَیْهِ اَوْ سَاقَیْهِ فَاسْتَاْذَنَ اَبُوْبَکْرٍ فَاَذِنَ لَهُ وَهُوَ عَلٰی تِلْکَ الْحَالِ فَتَحَدَّثَ ثُمَّ اسْتَاْذَنَ عُمَرُ فَاَذِنَ لَهُ وَهُوَ کَذٰلِکَ فَتَحَدَّثَ ثُمَّ اسْتَاْذَنَ عُثْمَانُ فَجَلَسَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَسَوّٰی ثِیَابَهُ فَلَمَّا خَرَجَ قَالَتْ عَائِشَةُ دَخَلَ اَبُوْبَکْرٍ فَلَمْ تَهْتَشَّ لَهُ وَلَمْ تُبَالِهِ ثُمَّ دَخَلَ عُمَرُ فَلَمْ تَهْتَشَّ لَهُ وَلَمْ تُبَالِهِ ثُمَّ دَخَلَ عُثْمَانُ فَجَلَسْتَ وَسَوَّیْتَ ثِیَابَکَ فَقَالَ اَلَا اَسْتَحْیِیْ مِنْ رَجُلٍ تَسْتَحْیِیْ مِنْهُ الْمَلٰٓئِکَةُ وَفِیْ رِوَایَةٍ قَالَ اِنَّ عُثْمَانَ رَجُلٌ حَیِیٌّ وَاِنِّیْ خَشِیْتُ اِنْ اَذِنْتُ لَهُ عَلٰی تِلْکَ الْحَالَةِ اَنْ لَا یَبْلُغَ اِلَیَّ فِیْ حَاجَتِهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہی عائشہ رض سی کہا تہی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم لیٹی ہوئے اپنی گہر مین کہولی ہوئے رانین اپنی یا پنڈلیان اپنی **ف** ع کہا نووی نے کہ دلیل پکڑا ہی اس حدیث کو مالکیوں وغیرہ نی کہ جو کہتی ہیں ران ستر نہیں حال آنکہ یہہ حدیث دلیل نہیں ہوسکتی اسلیے کہ شک کیا ہی راوی نے عضو کہلی ہوئے مین کہ آیا وہ رانین تہین یا پنڈلیان پس لازم نہیں آتا ہی اوس سے جزم جواز کہولنی ران کا اور جائز ہی یہہ کہ ہو مراد کہولنی ران سے کہولنا اوسکا قمیص سے نہ ازار سے یعنی تہبند بندہا ہوا تہا اور دامن قمیص کا اوپر تہا سمٹا ہوا تہا جیسیکہ آگی آتا ہی کلام عائشہ رض کا کہ یہی مشہور ہی اور یہی ظاہر ہی آنحضرت کی احوال سی حالت حیا اور مروت کے ساتہہ اور اصحاب کے ترجمہ پس اذن چاہا ابوبکر نے آنیکے لیے پس اذن دیا آنحضرت نے اونکو حال وہ وسی حال پر تھے یعنی نہ ڈہنکے پنڈلی وغیرہ پس باتین کین ابوبکر نے یعنی بیٹہا ابوبکر کا کچہہ دیر تک ہوا پہر اذن چاہا آنیکا عمر نے پس اذن دیا آنحضرت نے عمر کو اور آنحضرت اوسی حال پر تہی پس باتین کین عمر نی پہر اذن چاہا عثمان نے یعنی اور آئی پس اوٹہ بیٹہی آنحضرت اور درست کی کپڑی اپنی **ف** ع اس میں اشارہ ہے طرف اسکی کہ نہین کہولی ہوئی تہی نفس ایک عضو ران سی بلکہ سوا تہبند کے کپڑا نہ تہا اسلیے کہا درست فرمائے پس اوٹہ گیا ساتہہ اسکے اشکال اور دفع ہوگیا استدلال اونکا واللہ اعلم بالاحوال **ف** پس جبکہ نکلی یعنی عثمان اور وہ ساتہہ تہے یا تقدیر یہہ ہے پس جبکہ نکلی قوم کہا عائشہ رض نی کہ داخل ہوئے ابوبکر پس جنبش نکی آپنی واسطے اونکی اور نہ پروا کی آپنی اونکی یعنی ہوئے لیٹی اپنی کپڑی سمیٹی پہر داخل ہوئی عمر پس حرکت نکی آپنی واسطی اونکی اور نہ پروا کی آپنی اونکی پہر داخل ہوئی عثمان پس اوٹہ بیٹہی آپ اور درست کی کپڑی آپنی اپنی پس فرمایا آنحضرت نے کیا حیا نہ کرون مین اوس شخص سے کہ حیا کرتی ہین اوس سی فرشتی **ف** ع کہا نووی نی کہ اسمین فضیلت ظاہر ہی عثمان رض کی اسلیے کہ حیا اچہی صفت ہے صفتون ملائکہ کی سی اور اونکی لیے ثابت ہی کہا مظہر نی کہ اسمین دلیل ہی اوپر توقیر عثمان رض کی نزدیک آنحضرت کے لیکن اس سے کچہہ ابوبکر اور عمر کی منصب مین نزدیک آنحضرت کی فرق نہین آتا اور کم التفاتی اونکی نسبت اونکے لازم نہین آتی اسلیے کہ محبت کا کمال اور بہشتی پنی بے تکلفی اوٹہہ جاتا ہی جیسیکہ کہا گیا ہی اذا حصلت الالفة بطلت الکلفة کہتا ہون مین پس مناسب

ہوگی حدیث کہ دلیل ہوئی ان دونو صاحبوں کی فضیلت پر اگرچہ ظاہر سمجھی جاتی ہی اس سے تعظیم اور توقیر عثمان کی کیونکہ یہ حدیث مناقب کے باب میں ہے
اور حقیقت میں جس میں صفت غالب ہوتی تھی اوسکی رعایت آنحضرت فرماتی تھے حضرت عثمان میں صفت حیا غالب تھی اس سے لحاظ اونکا کرتے تھے اور ان
صاحبوں سے بے تکلفی تھی اور یہی معنی بلا بے تکلفی کا کہتے تھے اور ملائکہ نے جو منع ہیں حضرت عثمان سے حیا کی تھی اسکے بعضوں نے ایک جگہ یہ نقل کیا ہی کہ حضرت
عثمان بیچ مدینہ کی ایک قصہ میں جو اگی تہبند انکا سینہ کھلا ہوا تھا پس ملائکہ پیچھے ہٹ گئے پس حکم کیا اونکو آنحضرت نے سینہ ڈھانکنے کا پس رجوع کیا ملائکہ
نے اپنی جگہ میں رجوع کیا اور پوچھا آنحضرت نے سبب اونکے ہٹ جانیکا اونہوں نے کہا کہ بسبب حیا عثمان کے ہٹ گئے تھے **ف** اور ایک روایت میں آیا ہی کہ فرمایا آنحضرت
نے تحقیق عثمان ایک مرد بہت شرمناک ہی اور تحقیق میں ڈرا کہ اگر اذن دوں میں عثمان کو آنیکا اوس حالت پر کہ لیٹے رہنے پیدا یا ان پر یہ نہ پہنچے طرف میرے حاجت اپنے
کی یعنی مراد میں کیونکہ اگر مجھکو اس حالت پر دیکھیگا تو بسبب کثرت شرم اور غلبہ ادب کے میرے پاس نہیں آسکیگا اور عرض حال نہیں کرسکیگا نقل کیا یہ مسلم نے

**الفصل الثانی** فصل دوسری

**عن** طلحۃ بن عبید اللہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لکل نبی رفیق ورفیقی یعنی فی الجنۃ
عثمان رواہ الترمذی ورواہ ابن ماجۃ عن ابی ہریرۃ وقال الترمذی ہذا حدیث غریب ولیس اسنادہ بالقوی
وہو منقطع روایت ہے طلحہ بن عبید اللہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ واسطے ہر پیغمبر کی رفیق یعنی ہمراز اور یار مہربان ہی اور رفیق میرا
یعنی بہشت میں عثمان ہے **ف** یعنی فی الجنۃ جملہ معترضہ ہی درمیان مبتدا خبر کی کلام سے طلحہ کا یا اور کسی راوی کا کہ قرینہ سی سمجھکر بیان کیا پھر یہ نہیں
منافی ہے اسکی کہ ہو اونکا کوئی اور بھی رفیق سوا عثمان کی جیسا کہ وارد ہوا ہے ابن مسعود سے روایت طبرانی میں کہ ہر نبی کی لیے مخصوص ہی اوسکی صحابہ میں
سے رفیق مخصوص ہی اصحاب میں سے ابو بکر اور عمر ہیں بالالبتہ اس سے یہ معلوم ہوا کہ ہر نبی کی لیے ایک رفیق تھا اور آنحضرت کی کئی رفیق نقل کی یہ ترمذی نے
اور نقل کی یہ ابن ماجہ نے ابی ہریرہ سے اور کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث غریب ہے اور نہیں ہے اسناد اسکی قوی اور یہ منقطع ہی **ف** غرابت نہیں منافی ہی صحت کے
اسلیے کہا نہیں ہے اسناد اسکی قوی اور یہ حدیث یعنی اسناد اسکی منقطع ہی پس حاصل ہوا اس سے کہ یہ حدیث ضعیف ہے لیکن اعتبار کیجاتی قوی ہی بیچ فضائل کی
اور مؤید ہی اسکی وہ روایت کہ نقل کی ہی ابن عساکر نے ابو ہریرہ سے مرفوع لکل نبی خلیل فی امتہ وان خلیلی عثمان بن عفان

**وعن** عبد الرحمن ابن خباب قال شہدت النبی صلی اللہ علیہ وسلم وہو یحث علی جیش العسرۃ فقام عثمان فقال یا رسول اللہ علی
مائۃ بعیر باحلاسہا واقتابہا فی سبیل اللہ ثم حض علی الجیش فقام عثمان فقال علی مائتا بعیر باحلاسہا
واقتابہا فی سبیل اللہ ثم حض علی الجیش فقام عثمان فقال علی ثلثمائۃ بعیر باحلاسہا واقتابہا فی سبیل اللہ
فانا رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ینزل علی المنبر وہو یقول ما علی عثمان ما عمل بعد ہذہ ما علی
عثمان ما عمل بعد ہذہ رواہ الترمذی اور روایت ہی عبد الرحمن بن خباب سے کہ کہا حاضر ہوا میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کی پاس اس حالت میں کہ وہ رغبت دلاتی تھی یعنی لوگوں کو اوپر خرچ کرنیکی لشکر تبوک پر کہ اوسکو جیش العسرۃ کہتے ہیں **ف** عسرۃ کہتے
ہیں تنگی کو پس جیش العسرۃ اوسکو اسلیے کہتے ہیں کہ اوس میں مسلمانوں کی تنگی اور سختی تھی بسبب اسکے کہ مسلمان تھوڑے تھے اور کافر بہت اور مسافت راہ
دور دراز تھی اور تھا وہ بیچ زمانہ شدت گرمی کی اور ایام قحط کی اور کمی زاد راہ اور پانی کی اور سواری کی اور کمی کھانے اور پانی کی ایسی کہ تھے دو شخص کی کھاتے
اور ادہا دونو شخص کی کہجور تی تہی اور موہنہ ترکر لیتے تہی ہر شخص کی ساتھ اور تنگی حد سے زیادہ تھی اور سیں ایسی یہ ہم وسکا ہوا **ف** پس کھڑے ہوئے عثمان رضی
اور عرض کیا یا رسول اللہ مجھ پر ذمہ ہیں سو اونٹ مع جہولوں اور کجاوں اونکی یعنی سو اونٹ مع سامان کی دونگا بیچ راہ خدا کی پھر رغبت دلائی آنحضرت نے واسطے
سامان درست کرنے لشکر کی یعنی دوسری بار پس اوس وقت بھی کھڑے ہوئے عثمان اور کہا مجھ پر ذمہ ہیں دو سو اونٹ مع جہولوں کی اور کجاووں اونکی

بیچ راہ خدا کی ف ع یعنی سو اونٹ مع سامان کی اور سو اور بھی اون میں بہت جیسا کہ وہم جاتا ہے واللہ اعلم ف یہہ غربت والا آنحضرت نے اوپر سامان
درست کرنی لشکر کی پس کہڑی ہوئی عثمان رض اور کہا اوپر ذمہ میری ہیں تین سو اونٹ مع جہولوں اور کجاووں انکی کی بیچ راہ خدا کی ف ع پس حضرت
عثمان رض نی تین سو اونٹ اپنی ذمہ لازم کیے پہلی بار میں سو دوسرے بار میں سو تیسرے بار میں سو اور بعضی روایت میں آیا ہے کہ غزوہ تبوک میں حضرت عثمان نے سارے فوج کو اور سو
دیے اور تمام کیا ہزار کو ساتھ پچاس گھوڑوں کی اور کہا طلحہ نے ف پس میں نے دیکھا آنحضرت کو اترتے تھے منبر سے اور کہتے تھے نہیں ضرر کرے گا عثمان کو
وہ چیز کہ کریں تمام عمر میں بعد اس کے کی کہ کی نہیں ضرر عثمان کو وہ چیز کہ کریں بعد اس کے ف ع یعنی یہہ نیکی کفر ہی ونکی گناہوں گذشتہ کی ساتھ زیادہ کے اور اپنا
ایندہ او نکی گناہ جیسا کہ وارد ہوا ہے بیچ ثواب جمعہ اور مکرر فرمایا یہہ تاکید کی لیے اور اسمیں اشارہ ہی طرف بشارت کی اونکی لیے ساتھ خاتمہ بخیر ہونے کی اور کہا علماء نے
یعنی ضرر نہیں ہے اوسپر یہہ کہ نہ کرے بعد اس کے قسم نوافل سے فرائض اسلیے کہ یہہ نیکی کافی ہے اونکو تمام نوافل سے وعن عبد الرحمن بن سمرۃ
قال جاء عثمان الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم بالف دینار فی کمہ حین جہز جیش العسرۃ فنثرہا فی حجرہ فرایت
النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقلبہا فی حجرہ وہو یقول ما ضر عثمان ما عمل بعد الیوم مرتین رواہ احمد اور
روایت ہے عبد الرحمن بن سمرہ سے کہا آئے عثمان رض نزدیک آنحضرت کی ہزار دینار اپنی آستین میں اوسوقت کہ سامان تیار کیا آنحضرت نے یا عثمان نی
لشکر تنگی کا پس بکہیری ہزار دینار حضرت کے گود میں پس دیکہا میں نے آنحضرت کو کہ الٹ پلٹ کرتے تھے اونکو اپنی گود میں اور فرماتے تھے نہیں ضرر
کریگی عثمان رض کو وہ گناہ کہ کرے بعد عمل آج کی دن کی یعنی نہیں ضرر کریگا اونکو گناہ ساتھ اور لاحق دو بار فرمایا یہہ کلمہ نقل کی یہہ احمد نے ف
ع ریاض میں عبد الرحمن بن عوف سے آیا ہے کہا حاضر ہوا میں آنحضرت کے پاس ساتھ لائے عثمان رض بن عفان جیش العسرۃ میں سات سو اوقیہ سونے کی اخرجہ الحافظ
السلفی اور یہہ خلاف روایات مشہور کے ہے تناقض کا روایات میں اور تطبیق انمیں اسطرح ہو سکتی ہے کہ پہلے حضرت عثمان رض نے چہہ سو اونٹ معہ جہولوں اور کجاووں کے
دیے ہوں جیسا کہ پہلی حدیث میں گذرا پہر لائے ہوں ہزار دینار واسطے خرچ ضرورت کے پہر جبکہ مطلع ہوئے سمجہے کہ یہہ نہیں کفایت کریگی زیادہ کی واسطے اونکے ہزار اور
کر دیئی اور زیادہ کی دینار یہانتک کہ نوبت پہنچی نو سو اوقیہ کو پہنچی وعن انس قال لما امر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ببیعۃ الرضوان
کان عثمان رسول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی مکۃ فبایع الناس فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان عثمان فی حاجۃ اللہ
وحاجۃ رسولہ فضرب باحدی یدیہ علی الاخری فکانت ید رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لعثمان خیرا من ایدیہم لانفسہم رواہ الترمذی
اور روایت ہے انس سے کہا جبکہ حکم فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کو ساتھ بیعۃ الرضوان کے ف ع کہ حدیبیہ میں ہوئی تھی درخت کے نیچے سال چھ
میں ہجرت کی اور نام اسکا اسلیے کہا گیا کہ نازل ہوئی اوسکی حق میں آیۃ لقد رضی اللہ عن المؤمنین اذ یبایعونک تحت الشجرۃ ف تھے عثمان
ایلچی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف اہل مکہ کی ف ح کہ بہیجا تھا اونکو حدیبیہ سے اہل مکہ کی پاس کہ کہیں آنے دیں عمرہ کی لیے پس مشہور ہو گیا
کہ مکہ والوں نے عثمان رض کو مار ڈالا ف پس بیعت لی آنحضرت نے لوگوں سے یعنی بیعت خاص مشہور پس بیعت کی صحابہ نے حضرت سے اور عثمان وقت بیعت کے
حاضر نہ تھے پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق عثمان بیچ کام اللہ یعنی نصرت دین و اسکے اور کام رسول کے ہیں پس مارا آنحضرت نے ایک ہاتھ اپنا
اوپر ہاتھ دوسرے اپنی کے ف ع یعنی اپنا ہاتھ نائب عثمان کی ہاتھ کے کیا اور عثمان کی طرف سے بیعت کی بعضی کہتی ہیں ہاتھ عثمان کی ہاتھ کا نائب کیا یا اور وہ
تہا اور بعضی کہتی ہیں اپنا اور یہی صحیح ہے ف پس تھا ہاتھ آنحضرت کا واسطے عثمان کی بہتر ہاتھوں صحابہ کی سے واسطی اپنی پس غایب ہونا اونکا نہیں سبب
نقصان کا ہوا بلکہ سبب منقبت تھا نقل کی یہہ ترمذی نی وعن ثمامۃ بن حزن القشیری قال شہدت الدار حین اشرف علیہم
عثمان فقال انشدکم اللہ والاسلام ہل تعلمون ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قدم المدینۃ ولیس بہا ماء یستعذب

غَيْرَ بِئْرِ رُوْمَةَ فَقَالَ مَنْ يَّشْتَرِيْ بِئْرَ رُوْمَةَ يَجْعَلُ دَلْوَهٗ مَعَ دِلَاءِ الْمُسْلِمِيْنَ بِخَيْرٍ لَّهٗ مِنْهَا فِي الْجَنَّةِ فَاشْتَرَيْتُهَا مِنْ صُلْبِ مَالِيْ
وَاَنْتُمُ الْيَوْمَ تَمْنَعُوْنَنِيْ اَنْ اَشْرَبَ مِنْهَا حَتّٰى اَشْرَبَ مِنْ مَّاءِ الْبَحْرِ فَقَالُوا اللّٰهُمَّ نَعَمْ فَقَالَ اَنْشُدُكُمُ اللّٰهَ وَالْاِسْلَامَ هَلْ
تَعْلَمُوْنَ اَنَّ الْمَسْجِدَ ضَاقَ بِاَهْلِهٖ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَّشْتَرِيْ بُقْعَةَ اٰلِ فُلَانٍ فَيَزِيْدُهَا فِي
الْمَسْجِدِ بِخَيْرٍ لَّهٗ مِنْهَا فِي الْجَنَّةِ فَاشْتَرَيْتُهَا مِنْ صُلْبِ مَالِيْ فَاَنْتُمُ الْيَوْمَ تَمْنَعُوْنَنِيْ اَنْ اُصَلِّيَ فِيْهَا رَكْعَتَيْنِ فَقَالُوا اللّٰهُمَّ
نَعَمْ قَالَ اَنْشُدُكُمُ اللّٰهَ وَالْاِسْلَامَ هَلْ تَعْلَمُوْنَ اَنِّيْ جَهَّزْتُ جَيْشَ الْعُسْرَةِ مِنْ مَّالِيْ قَالُوا اللّٰهُمَّ نَعَمْ قَالَ اَنْشُدُكُمُ اللّٰهَ وَالْاِسْلَامَ
هَلْ تَعْلَمُوْنَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ عَلٰى ثَبِيْرِ مَكَّةَ وَمَعَهٗ اَبُوْبَكْرٍ وَّعُمَرُ وَاَنَا فَتَحَرَّكَ الْجَبَلُ حَتّٰى
تَسَاقَطَتْ حِجَارَتُهٗ بِالْحَضِيْضِ فَرَكَضَهٗ بِرِجْلِهٖ قَالَ اسْكُنْ ثَبِيْرُ فَاِنَّمَا عَلَيْكَ نَبِيٌّ وَّصِدِّيْقٌ وَّشَهِيْدَانِ
قَالُوا اللّٰهُمَّ نَعَمْ قَالَ اللّٰهُ اَكْبَرُ شَهِدُوْا وَرَبِّ الْكَعْبَةِ اَنِّيْ شَهِيْدٌ ثَلَاثًا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَ
وَالدَّارَقُطْنِيُّ اور روایت ہے ثمامہ بیٹے حزن قشیری کی سے کہا حاضر ہوا میں حضرت عثمانؓ کی گھر میں اوس وقت کہ اوپر سے جہانکا عثمانؓ
نے اوس قوم پر کہ اونکی گھر کو گھیرا تھا اور قصد اونکی قتل کا کرتے تھے پس کہا عثمانؓ نے کہ سوال کرتا ہوں میں تمسے بحق خدا اور اسلام کے کیا جانتے ہو تم
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے مدینہ میں اور نہیں تھا مدینہ میں کوئی پانی شیریں سوا پانی کنوئیں رومہ کی ف ع ح رومہ بپیش
را اور جزم واو کی اور بعضوں نے ہمزہ سے بہی کہا ہے کنواں تھا بڑا جانب شمال مسجد قبلتین کے وادی عقیق میں کم پانی اوسکا نہایت شیریں لطیف اور پاکیزہ ہے کہ
عوام اوسکو آب جنت کہتے ہیں سبب یہ ہے کہ سبب ہونے دخول جنت کے عثمانؓ کے لیے اوسکے خرید لینے اور وقف کرنے کے اور حضرت عثمانؓ نے خرید کیا تھا اوسکو
لاکھ درہم کو ترجمہ پس فرمایا آنحضرتؐ نے کون شخص ہے کہ خرید کرے بیر رومہ کو اور گردانے ڈول اپنا ساتھ ڈولوں مسلمانوں کے ف ح ع یعنی وقف کرے اوسکو اور
کرے ڈول اپنا برابر مسلمانوں کے ڈولونکی اور اپنی ملک سے نکالدے تخصیص اونکی لیے اپنی کہی اور یہ دلیل ہے اوپر جواز وقف سقایہ کے اور دلیل ہے اسپر کہ وقف کیے ہوئی
چیز کرنیوالے کی ملک سے نکل جاتی ہے ترجمہ بدلے نیکی اور ثواب کے کہ واسطے خرید نیوالے کی ہو اوس کنوئیں سے یعنی خرید لے اور وقف کرے اوسکو بہشت میں پس
خرید لیا میں نے اوسکو اصل اور خالص مال اپنے سے اور تم آجکے دن منع کرتے ہو مجکو اوسکے پانی پینے سے یہانتک کہ پیتا ہوں میں پانی کہاری یعنی پیتا ہوں کہاری پانی کہ پانی
سمندر کا ہے شور سے اور تلخی میں پس کہا لوگوں نے خداوندا ہاں جانتے ہیں ہم مقرر خرید اونہوں نے یعنی تصدیق عثمانؓ کی کی اس کلام میں اور پہلے لانا اللہم کا واسطے
تبرک کے ہی ہے ساتھ اسم الہی کی پھر کہا عثمانؓ نے کہ پوچھتا ہوں میں تمسے بحق خدا اور اسلام کے کیا جانتے ہو تم کہ مسجد یعنی مسجد مدینہ تنگ ہوگئی مصلیوں پر پس فرمایا آنحضرتؐ نے
کون شخص ہے کہ خرید کرے جگہہ اولاد فلانے کی ف ح مراد ایک جماعت انصار کی ہے قریب مسجد رہتی اور ایک زمین رکہتی تھی اگر وہ ساتھ مسجد کی ملتی تو مسجد فراخ
ہو جاتی پس حضرت نے فرمایا کہ کوئی یہی جگہہ اون جماعت سے خرید کرے ترجمہ پس زیادہ کرے اوس جگہہ کو مسجد میں بدلے ثواب اور نیکی کے کہ اوس خرید نیوالے کی لیے خرید لی
اور وقف کردی اوسکی واسطے ہی بہشت میں پس خرید لیا میں نے اوسکو اصل اور خالص مال اپنے سے ف ع بیس یا پچیس ہزار درہم کو وہ جگہہ حضرت عثمانؓ نے خرید کی تھی روایہ
الدارقطنی اور روایت کی بخاری نے ابن عمرؓ سے یہہ کہ مسجد آنحضرتؐ کے عہد میں بنائی گئی تھی ساتھ اینٹوں کے اور چہت اوسکی کھجور کی ٹہنیوں کی تھی اور ستون اوسکی لکڑی کھجور کی تھے پس
نہ زیادہ کیا اوسمیں ابوبکرؓ نے کچہہ اور زیادہ کیا اوسمیں عمرؓ نے اور بنایا اوسکو آنحضرتؐ کی عہد کی بنا پر ساتھ اینٹوں اور ٹہنیوں کھجور کی اور پہر ستون لکڑی کے نصب کیے پہر بدلدیا
حضرت عثمانؓ نے پس بہت کچہہ زیادہ کیا اوسمیں اور بنائی دیوار اوسکی ساتھ پتہروں منقش کے اور چہت اوسکی ساکھو کی ترجمہ پس تم آجکے دن منع کرتے ہو مجکو اسکی
پڑہنے سے دو رکعت نماز اوس جگہہ میں یعنی جو جگہہ مسجد میں پس کہا لوگوں نے یا الہی ہاں جانتے ہیں ہم کہا حضرت عثمانؓ نے کہ پوچھتا ہوں میں تمسے بحق خدا اور
اسلام کی کیا جانتے ہو تم کہ تحقیق میں نے سامان درست کیا لشکر تنگی کا یعنی تبوک کا اپنے مال سے اور فرمایا حضرت نے میرے حق میں جو کچہہ فرمایا کہ دلالت

کرتا ہی اور حسن حال و کمال ہیر کی جنانچہ اوپر مذکور ہوا اوسکا جو بجا ہی کہا لوگون نے ہاں الٰہی ہان جانتی ہین ہم کہا حضرت عثمانؓ نے کہ پوچھتا ہون
تمسے بحق خدا اور اسلام کے کیا جانتی ہو تم یہہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کہڑی تہی اوپر شبیر مکہ کی کہ نام ایک پہاڑ کا ہی اور ساتہہ آنحضرت کے
ابوبکر اور عمرؓ اور مین ہی کہ ہلنے لگا یہان تک پہاڑ یعنی بسبب خوشی کی یہانتک کہ گرگئی اوسکی بعضی پتہر اوسکی پستی مین راوی کہتا ہی پس لات ماری اوسکو آنحضرت
نے لات یعنی پانو سی فرمایا ٹہر اور رحمتل اے شبیر اسلیے کہ نہین تجہہ پر مگر پیغمبر اور صدیق یعنی ابوبکر اور دو شہید **ف** ع یعنی حقیقت مین اسلیے کہ قتل کیے گیے ساتہہ زخم کاری کی
قریب باثر ضرب کے اور وہ عمرؓ اور عثمانؓ ہین پس یہان منافی ہو سکی یہہ آنحضرت اور صدیق شہید حکمی ہین اسلیے کہ سبب اونکی موت کا اثر زہر قدیم کا تہا
**ترجمہ** کہا لوگون نے یا الٰہی ہان اسیطرح ہی کہا عثمانؓ نے اللہ اکبر گواہی دی انہون نے قسم ہی پروردگار کعبہ کی کہ مین شہید ہون تین بار کہا یہہ کلمہ نقل کی یہہ
ترمذی نے اور نسائی اور دارقطنی نے **ف** ع یعنی اللہ اکبر الخ واسطے زیادتی مبالغہ کی ہی ثابت کرنی حجت کی خصم پر اور واسطے تعجب کے اقرار کرنی
اونکی سی اونکی صدق پر اور جرات کرنی اونکی ابھی پر سیا اور ہلاک اونکی کی **وعن** مرة بن كعب قال سمعت من رسول الله صلى الله عليه
وسلم وذكر الفتن فقربها فمر رجل مقنع في ثوب فقال هذا يومئذ على الهدى فقمت اليه فاذا هو عثمان بن عفان قال
فاقبلت عليه بوجهه فقلت هذا قال نعم رواه الترمذي وابن ماجة وقال الترمذي هذا حديث حسن صحيح اور روایت ہے مرہ بن کعب سے کہ کہا
سنا مین نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے اسحالت مین کہ ذکر کیا آنحضرت نے فتنون کا یعنی جنگ و آشوب کا کہ پیدا ہوگا بعد آنحضرت کے امت مین پس نزدیک کیا
آنحضرت نے اون فتنون کو یعنی فرمایا کہ نزدیک ہی وقوع اونکا پس گذرا ایک شخص کپڑا اوڑہی ہوئے سر پر پس فرمایا آنحضرت نے یہہ شخص اوس روز کہ فتنہ واقع ہوگا راہ راست
پر ہوگا مرہ بن کعب کہتی ہین پس اوٹہا مین اور گیا طرف اوس شخص کے تا دیکہون کہ کون ہی وہ پس ناگہان وہ شخص عثمان بن عفان تہی کہا مرہ نے پس متوجہ کیا مین نے طرف آنحضرت کی
مونہہ عثمانؓ کا یعنی کہا مین نے آنحضرت کو مونہہ عثمانؓ کا پس کہا مین نے یہہ شخص ہدایت پر ہوگا اوس روز فرمایا آنحضرت نے ہان نقل کی یہہ ترمذی اور ابن ماجہ
نے اور کہا ترمذی نے کہ یہہ حدیث حسن صحیح ہی **وعن** عائشة ان النبي صلى الله عليه وسلم قال يا عثمان انه لعل الله
يقمصك قميصا فان ارادوك على خلعه فلا تخلعه لهم رواه الترمذي وابن ماجة وقال الترمذي في الحديث
قصة طويلة اور روایت ہے عائشہؓ سی کہ آنحضرت نے فرمایا یعنی عثمانؓ سی ایک دن کہ اے عثمانؓ تحقیق شان یہہ ہی کہ شاید خدا تعالیٰ پہناوی
تجکو ایک کرتہ یعنی خلعت خلافت پس اگر چاہین گے اور جبر کرین تجہہ پر اوپر اوتار ڈالنے کرتی کی پس نہ اوتارنا تو اوسکو واسطے اونکے **ف** ع یعنی اگر
قصد کرین لوگ تیری عزل کا کر سکینگے تو نہ معزول کرنا تو اپنی نفس کو خلافت سی اسلیے کہ اونکی سبب سے تیری حق پر ہوگا اور اونکی باطل پر اور اسی حدیث کے
سبب معزول نہ کیا عثمانؓ نے اپنی نفس کو جسوقت کہ محاصرہ کیا لوگون نے اونکو روز دار کی ہر چند کہ بجد ہوئے لوگ **ترجمہ** نقل کی یہہ ترمذی اور
ابن ماجہ اور کہا ترمذی نے کہ اس حدیث مین قصہ دراز ہی **ف** ح اور وہ قصہ یہہ ہی کہ مصریون کا سیاہ استغاثہ کی مصر عامل کی ہاتہہ عثمانؓ کی پاس اور
بہیجنا محمد بن ابی بکر کا ولایت مصر کو اور پہر آنا اونکا درمیان راہ سی بسبب مکر مروان کے اور محاصرہ کرنا اور قتل کرنا عثمانؓ کا اور یہہ قصہ نہایت مشہور درج ہے
جیساکہ سیر کی کتابون مین لکہا ہی اور یہہ پہلا فتنہ ہے کہ دین اسلام مین واقع ہوا انا للہ وانا الیہ راجعون **وعن** ابن عمر قال ذكر رسول الله صلى الله عليه وسلم فتنة
فقال يقتل هذا فيها مظلوما لعثمان رواه الترمذي وقال هذا حديث حسن غريب اسنادا اور روایت ہے ابن عمرؓ سی کہا کہ ذکر کیا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ
وسلم نے فتنہ کا پس فرمایا کہ مارا جاویگا یہہ شخص فتنہ مین بظلم کہا یہہ واسطے عثمانؓ کے اور اشارہ کیا طرف اونکی نقل کی یہہ ترمذی نے اور کہا یہہ حدیث حسن ہی از روے سند کے **وعن**
ابي سهلة قال قال لي عثمان يوم الدار ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قد عهد الي عهدا وانا صابر عليه
رواه الترمذي وقال هذا حديث حسن صحيح اور روایت ہے ابو سہلہ سے کہ مولی تہی عثمانؓ کی کہ کہا واسطے میرے عثمانؓ نے روز دار کی کہ روز قتل

قتل کر دیکھا تھا اور مراد داری کہ عثمان کا کہی اوسپر آری کہ وہی وہ شہید ہو تحقیق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھکو وصیت کی ہے معزول ہونیکی نہیں
جیسا کہ اوپر حدیث میں گذرا یا وصیت کی تھی صبر کی یعنی کہ تم مجھکو اور نہ لڑنیکی و نہیں اور میں تحمل کر نیوالا ہوں اوس عہد سے یعنی وصیت پر اور
لڑتا نہیں اونسے اور الاحضے اصحاب وغیرہ نے کہا تھا کہ تم خلیفہ وقت ہو باہر نکلو اور لڑو اونسے مجال تمہارے مقابلہ کی نہیں پاوینگی نقل کی یہہ
ترمذی اور کہا کہ یہہ حدیث حسن صحیح ہے

## الفصل الثالث فصل تیسری

عن عثمان بن عبد الله بن موهب قال جاء رجل من اهل مصر يريد حج البيت فرأى قوما جلوسا فقال من هؤلاء القوم قالوا هؤلاء قريش قال فمن الشيخ فيهم قالوا عبد الله بن عمر قال يا ابن عمر اني سائلك عن شيء فحدثني هل تعلم ان عثمان فر يوم احد قال نعم قال هل تعلم انه تغيب عن بدر ولم يشهدها قال نعم قال هل تعلم انه تغيب عن بيعة الرضوان فلم يشهدها قال نعم قال الله اكبر قال ابن عمر تعال ابين لك اما فراره يوم احد فاشهد ان الله عفا عنه واما تغيبه عن بدر فانه كانت تحته رقية بنت رسول الله صلى الله عليه وسلم وكانت مريضة فقال له رسول الله صلى الله عليه وسلم ان لك اجر رجل ممن شهد بدرا وسهمه واما تغيبه عن بيعة الرضوان فلو كان احد اعز ببطن مكة من عثمان لبعثه فبعث رسول الله صلى الله عليه وسلم عثمان وكانت بيعة الرضوان بعد ما ذهب عثمان الى مكة فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم بيده اليمنى هذه يد عثمان فضرب بها على يده وقال هذه لعثمان ثم قال ابن عمر اذهب بها الان رواه البخاري

اور روایت ہے عثمان تابعی بیٹے عبداللہ بیٹے موہب سے کہ کہا آیا ایک شخص اہل مصر سے یعنی مصر میں سے اور ارادہ رکہتا تھا حج کعبہ کا پس دیکہا ایک جماعت کو بیٹھے ہوئے پس کہا اونسے کون ہیں یہہ قوم کہا بعضے لوگوں نے کہ یہہ قریش ہیں یعنی اکابر اونکی اور شخص نے پس کون ہیں شیخ یعنی عالم معتبر اور مقتدا اونمیں کہا اونہوں نے کہ شیخ اونمیں عبداللہ بن عمر ہیں اوس شخص نے کہا اے ابن عمر تحقیق میں پوچھتا ہوں تجہسے کچھ پس جواب دے مجھکو آیا جانتا ہے تو کہ عثمان بہاگ گئے تھے غزوہ احد کے یعنی اور بہاگنا کفار کے مقابلہ سے بہت برا ہے کہا ابن عمر نے ہاں ہی بہاگے کہا اوس شخص نے آیا جانتی ہو تم کہ عثمان غائب تھے غزوہ بدر سے اور وہاں حاضر نہ ہوئے یعنی اور ثواب نہ پائے اونہوں نے فضیلت اہل بدر کے کہا ابن عمر نے ہاں حاضر نہ ہوئے عثمان کہا اوسنے آیا جانتے ہو تم کہ عثمان غائب تھے بیعۃ الرضوان سے کہ حدیبیہ میں ہوا اور حاضر ہوئے کہا ابن عمر نے ہاں حاضر نہ تھے بیعت میں اور یہ سب جگہہ ابن عمر نے تصدیق اوس شخص کی کی تو کہا اوسنے اللہ اکبر **ف** ح یہہ کہا اوسنے از راہ تعجب کے اور بسبب ثابت ہونے اعتراض کے عثمان رضی اللہ عنہ پر اور وہ شخص اعتقاد فاسد رکہتا تھا عثمان رضی اللہ عنہ کے حق میں ترجمہ کہا ابن عمر نے کہ آ بیان کروں تجہسے حقیقت حال کی پر بہاگنا عثمان کا روز احد میں گواہی دیتا ہوں میں کہ خدا تعالی نے معاف اور درگذر کیا اونسے **ف** ع ح اور یہہ بات معلوم ہے کہ جو چیز معاف ہو وہ خارج ہے عیب ہونیسے اور کہا طیبی رح نے ابن عمر نے جو یہہ کہا گویا اشارہ کیا اس آیت کی طرف ان الذين تولوا منكم يوم التقى الجمعان انما استزلهم الشيطان ببعض ما كسبوا ولقد عفا الله عنهم ان الله غفور حليم جانا چاہیے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے روز احد ایک جماعت کو ایک جگہہ ٹہرایا اور حکم کیا تہا کہ اپنی جگہہ سے ہلنا نہیں پس کافرون نے جو شکست پائی اوس جماعت نے جگہہ کو چہوڑ دیا اور غنیمت کے لئے نکلی و کفار نے غلبہ کیا تب ہوئی جو ہوئی حق سبحانہ تعالی نے شکایت کرکے پہر فرمایا کہ عفو کیا خدا تعالی نے اونسے اور یہہ مخصوص حضرت عثمان رض سے کی نہ تہی جو کوئی اوس وقت میں تقصیر تہا خدا تعالی نے عفو کیا اوس سے ترجمہ اور غائب ہونا عثمان کا بدر سے بسبب اسکے تہا کہ اونکے نکاح میں تہی رقیہ آنحضرت کی بیٹی اور تہیں بیمار پس فرمایا عثمان کو آنحضرت نے کہ تیرے لیے ثواب ایک شخص کا ہے اون لوگوں میں سے کہ حاضر تہے بدر میں اور حصہ اوسکا بھی **ف** ع یعنی حکم حاضر رہنے کا رکہتا ہے دنیا اور آخرت میں پس غائب ہونا اونکا بدر سے

ملتی ہے نقصان و نکے حق میں بہرگز اور تہا غائب ہونا اونکا مانند غائب ہونے حضرت علی کی تبوک سے کہ انکو خبرگیری اہل بیت کیلیے چھوڑ گئے تھی لیکن یہاں بھی حضرت نے اونکے لیے بھی حصہ غنیمت میں سے لگایا تھا یا نہیں واللہ اعلم اور حضرت رقیہ بیمار ہوئی تہین مدینہ میں اور حضرت عثمان کو آنحضرت نے اونکی خبرگیری کے لیے چھوڑا تھا رقیہ نے مدینہ ہی میں وفات پائی اور یہ علامت تھی کمال رضامندی آنحضرت کی عثمان سے کہ اپنی ایک بیٹی اونکے نکاح میں دی پہر دوسری بیٹی ام کلثوم بعد وفات رقیہ کے اور اسی سبب سے اونکو ذی النورین کہتے ہیں پہر فرمایا آنحضرت نے کہ اگر ہوتی میری اور بیٹی تو نکاح کردیتا میں اوسکا اونسے اور ریاض میں ہے ابن عباس سے کہ کہا فرمایا آنحضرت نے ان اللہ اوحی الی ان ازوج کریمتی عثمان بن عفان اخرجہ الطبرانی ترجمہ پر اپنا غائب ہوا عثمان کا بیعۃ الرضوان سے اس سبب سے تہا کہ اگر ہوتا کوئی بہت عزت والا بیچ مکہ کے عثمان سے تو البتہ بہیجتے آنحضرت اوسکو **ف** یعنی بہیجا عثمان کو لیکن نہ پایا کوئی عزت والا انکے برابر جسے کہ نہ گئے بعضی صحابہ بخوف اپنی جان کے یہ عذر بیان کرکہ یا رسول اللہ نہیں ہے میرے لیے قوم مکہ میں کہ مدد کریں میری اور محافظت کریں میری پشتی بان ہوکر **ترجمہ** پس بہیجا رسول خدا صلعم نے عثمان کو **ف** یعنی طرف مکہ کے تا مشرکون سے آنحضرت کیطرف سے گفتگو کریں اور اونکو آنحضرت کے تعرض کرنے سے باز رکہیں پس استقبال کیا اونکا اونکی اہل اور گروہ نے اور آگے اپنے لے چلے اونکو سوار کرکر اور اپنی پناہ میں کیا اونکو کہ کوئی تعرض نکرسکے اونسے اور کہا اونہون نے کہ طواف کرو خانہ کعبہ کا واسطے عمرے کی پس کہا عثمان نے حاشا کہ میں طواف کرون آنحضرت کی غیبت میں **ترجمہ** اور تہی بیعت رضوان حدیبیہ میں پیچہے جانے عثمان کے مکہ کو **ف** یعنی جب خبر مشہور ہوئی مسلمانون میں کہ مشرک لڑنیکو آتے ہیں مسلمانون سے تو مستعد کیا آنحضرت نے مسلمانونکو لڑنیکے لیے اور بیعت لی اونسے نیچے درخت کے اسباب کچہ بہاگین نہیں اور بعضون نے کہا بلکہ آئی خبر یہ کہ عثمان قتل کیے گئے **ترجمہ** پس اشارہ کیا آنحضرت نے ساتھ داہنے ہاتھ اپنے کے اس حال میں کہ کہا یہ ہاتھ میرا نائب ہے عثمان کے ہاتھ کا پس مارا داہنا ہاتھ اپنا اوپر بائین ہاتھ اپنے کے اور کہا یہ بیعت یا یہ ہاتھ واسطے عثمان کے ہے یا اونکی طرف سے ہے پہر کہا ابن عمر نے کہ لیجا ان کلمات کو کہ تیرے سوالون کے جواب میں کہے ہیں اب ساتھ اپنے نقل کے یہ بخاری نے **ف** یعنی پس نہیں ضرر کرین گی تجہکو بلکہ تجہے کو ضرر کرینگے یا یہ مراد ہے کہ اب یہ کلمات حق اور مفصل بیان کردیے میں اونکو اپنے ساتھ لیجا اور چہوڑ اعتقاد فاسد اپنا عثمان کی شان میں وَعَنْ اَبِیْ سَهْلَةَ مَوْلٰی عُثْمَانَ قَالَ جَعَلَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُسِرُّ اِلٰی عُثْمَانَ وَلَوْنُ عُثْمَانَ یَتَغَیَّرُ فَلَمَّا کَانَ یَوْمُ الدَّارِ قُلْنَا اَلَا نُقَاتِلُ قَالَ لَا اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَهِدَ اِلَیَّ اَمْرًا فَاَنَا صَابِرٌ نَفْسِیْ عَلَیْهِ اور روایت ہے ابی سہلہ مولی عثمان کی سے کہ کہا شروع کیا آنحضرت نے کہ سرگوشی کرتے تہے عثمان سے یعنی چپکے سے کچہ فرمایا اور وہ حال فتنہ کا ہوگا کہ دیر رہا ہوگا اور قتل کرینگے لوگ اونکو اور صبر کرنا چاہیے ونکو اوسمیں اور رنگ عثمان کا متغیر ہوتا تہا یعنی سفیدی اور سرخی سے طرف زردی کے پس جبکہ ہوا واقعہ دن دار کا کہا ہمنے کیا نہ لڑین ہم اونسے کہا عثمان نے نہ لڑو اس لیے کہ تحقیق آنحضرت نے وصیت کی ہے طرف میرے ایک امر کی پس میں روکنے والا ہون اپنے نفس کو اوس امر پر وَعَنْ اَبِیْ حَبِیْبَةَ اَنَّهٗ دَخَلَ الدَّارَ وَعُثْمَانُ مَحْصُوْرٌ فِیْهَا وَاَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا هُرَیْرَةَ یَسْتَاْذِنُ عُثْمَانَ فِی الْکَلَامِ فَاَذِنَ لَهٗ فَقَامَ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰی عَلَیْهِ ثُمَّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّکُمْ سَتَلْقَوْنَ بَعْدِیْ فِتْنَةً وَّاخْتِلَافًا اَوْ قَالَ اخْتِلَافًا وَّفِتْنَةً فَقَالَ لَهٗ قَائِلٌ مِّنَ النَّاسِ فَمَنْ لَّنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَوْ مَا تَاْمُرُنَا بِهٖ قَالَ عَلَیْکُمْ بِالْاَمِیْرِ وَاَصْحَابِهٖ وَهُوَ یُشِیْرُ اِلٰی عُثْمَانَ بِذٰلِكَ رَوَاهُمَا الْبَیْهَقِیُّ فِیْ دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ اور روایت ہے ابی حبیبہ تابعی سے کہ وہ داخل ہوئے عثمان رض کے گہر میں اس حال میں کہ عثمان گہیرے گئے تہے گہر میں اور تحقیق ابو حبیبہ نے سنا ابو ہریرہ کو کہ پروانگی مانگتے ہیں عثمان سے کلام کرنے میں یعنی اونکی خدمت میں یا امیر المومنین سے جو حاضر تہے اونسے کلام کرنیکے لیے اذن چاہا پس اذن دیا عثمان نے ابو ہریرہ کو کہ کہو کیا کہتے ہو پس کہڑے ہوئے ابو ہریرہ اور حمد کی اللہ کی اور ثنا کی اوسپر یعنی جیسے کہ خطبہ کے لیے کرتے ہیں پہر کہا ابو ہریرہ نے کہ سنا میں نے آنحضرت کو کہ فرمائی کہ تحقیق تم دیکہوگے پیچہے میرے بلائین کہ وہ ہین آزمایش تمہاری ہوگی اور بہت اختلاف و جہگڑا کروگے آپس میں

یا فرمایا آنحضرتؐ نے پہلے لفظ خلافت کا اوپیر فتنہ کا مجلس پہلی روایت کی ہیں کہا آنحضرت سے کہنے والے نے لوگوں میں سے ہیں کون ہی ہم اسکے بیچ یا رسول اللہ یعنی کسکی متابعت کریں کہ اوسکی متابعت میں فائدہ ہمارا ہو نہ نقصان یا کہا اوس کہنے والے نے پس کیا حکم کرتے ہو ہمکو فرمایا آنحضرتؐ نے کہ لازم ہے تمکو متابعت امیر کے اور یاروں اوسکے کے اور وہ یعنی ابو ہریرہ اور ظاہر یہ ہی کہ آنحضرتؐ اشارہ کرتے تھے طرف عثمان کی ساتھ اسکی یعنی لفظ امیر کے کہنے میں اشارہ کیا عثمان کے طرف کہ وہ حاضر تھے اوس مجلس میں روایت کیں یہ دونوں حدیثیں بیہقی نے دلائل النبوۃ میں **ف** ع کہا مولف نے کہ مسلمان ہوئے عثمان رضہ ابتدا اسلام میں ابوبکر کے ہاتھ پر پہلے داخل ہونے آنحضرتؐ کے دار ارقم میں اور ہجرت کی طرف زمین حبشہ کی دو ہجرتیں اور تھے وہ گورے میانہ قد خوبصورت گھنی داڑھی والے خلیفہ ہوئے محرم کی اول تاریخ سن چوبیس میں اور قتل کیا اونکو اسود تجیبی نے کہ اہل مصر سے تھا اور بعضوں نے کہا اور کوئی تھا قاتل اونکا اور دفن کیے گئے وہ بیچ بقیع میں اور سن عمر انکی بیاسی برس کی تھی اور بعض نے کہا اٹھاسی برس کی اور رہی خلافت اونکی بارہ برس چند روز کم اور روایت کیں اون سے حدیثیں خلق کثیر کی

## بَابُ مَنَاقِبِ هٰؤُلَاءِ الثَّلٰثَةِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ

یہ باب ہے مناقب ان تینوں کی **ف** ع یعنے بعضے حدیثیں بیچ مناقب ابی بکر اور عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم کے مجتمع ہیں وارد ہوئی ہیں اس باب میں وہ حدیثیں مذکور ہیں

**اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ** فصل پہلی

عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَعِدَ اُحُدًا وَاَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ فَرَجَفَ بِهِمْ فَضَرَبَهٗ بِرِجْلِهٖ فَقَالَ اُثْبُتْ اُحُدُ فَاِنَّمَا عَلَيْكَ نَبِيٌّ وَصِدِّيْقٌ وَشَهِيْدَانِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ روایت ہے انس سے کہ تحقیق آنحضرتؐ چڑھے کوہ احد پر کہ نام پہاڑ مشہور کا ہے مدینہ مطہرہ میں اور ابوبکر اور عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم بھی چڑھے ساتھ آنحضرتؐ کے پس ہلا احد یعنی بسبب خوشی تشریف لانے آنحضرتؐ کے پس مارا آنحضرتؐ نے پہاڑ کو ساتھ اپنے پاؤں کے اور فرمایا ٹھہر تو اے احد پس نہیں ہی تجھ پر مگر نبی اور صدیق یعنی ابوبکر اور دو شہید یعنی عمر اور عثمان نقل کی بخاری نے وَعَنْ اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَائِطٍ مِّنْ حِيْطَانِ الْمَدِيْنَةِ فَجَاءَ رَجُلٌ فَاسْتَفْتَحَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ افْتَحْ لَهٗ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ فَفَتَحْتُ لَهٗ فَاِذَا اَبُوْ بَكْرٍ فَبَشَّرْتُهٗ بِمَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَمِدَ اللّٰهَ ثُمَّ جَاءَ رَجُلٌ فَاسْتَفْتَحَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ افْتَحْ لَهٗ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ فَفَتَحْتُ لَهٗ فَاِذَا هُوَ عُمَرُ فَاَخْبَرْتُهٗ بِمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَمِدَ اللّٰهَ ثُمَّ اسْتَفْتَحَ رَجُلٌ فَقَالَ لِيْ افْتَحْ لَهٗ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ عَلٰى بَلْوٰى تُصِيْبُهٗ فَاِذَا عُثْمَانُ فَاَخْبَرْتُهٗ بِمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَمِدَ اللّٰهَ ثُمَّ قَالَ اللّٰهُ الْمُسْتَعَانُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور روایت ہی ابو موسی اشعری سے کہ کہا تھا میں ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک باغ میں باغوں مدینہ کے سے یعنی وہ باغ تھا کہ جس میں بیر اریس تھا پس آیا ایک شخص یعنی بیچ میں پہچانا اوسکو کہ کون ہے پس کھلوایا اوسنے دروازہ پس فرمایا آنحضرتؐ نے کہ کھول لیے واسطے اوسکے دروازہ اور بشارت دی اسکو بہشت کے یعنی بہشت عالیہ کی پس کھولا میں نے واسطے اوسکے دروازہ پس ناگہاں وہ شخص ابوبکر تھے پس بشارت دی میں نے اونکو ساتھ اوس چیز کے کہ فرمائی آنحضرتؐ نے پس شکر کیا ابوبکر نے اللہ کا یعنی اس نعمت بشارت پر پھر آیا ایک اور شخص اور دروازہ کھلوایا پس فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کھول لیے اوسکے لیے دروازہ اور بشارت دے اوسکو بہشت کی پس کھولا میں نے دروازہ اوسکے لیے پس ناگہاں وہ شخص عمر تھے پس خبر دی میں نے اونکو ساتھ اوس چیز کے کہ فرمائی آنحضرتؐ نے پس شکر کیا عمر نے خدا تعالی کا پھر کھلوایا دروازہ ایک اور شخص نے پس فرمایا آنحضرتؐ نے مجھکو کہ کھول لیے دروازہ اوسکے لیے اور بشارت دے اوسکو بہشت کی ساتھ بلا عظیم کے کہ پہنچیگی اوسکو پس کھولا میں نے پس ناگہاں وہ عثمان تھے پس خبر دی میں نے اونکو ساتھ اوس چیز کے کہ فرمائی آنحضرتؐ نے پس شکر کیا عثمان نے اللہ تعالی کا پھر کہا اللہ ہے طلب کی گئی مدد جس سے کہ صبر عطا کرے یعنی اس بلا پر اور مصیبت پر نقل کی بخاری اور مسلم نے

**اَلْفَصْلُ الثَّانِيْ** فصل دوسری

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كُنَّا نَقُوْلُ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَيٌّ اَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ روایت ہی ابن عمر سے کہ کہا کہتے تھے ہم

ہیں حالانکہ آنحضرت زندہ تھے ابوبکر اور عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم سو ہم نہیں تفضیل دیتے تھے بعد ان تینوں کو باہم ذکر کرتے تھے ہم وقت ذکر انکے لیے اور بیان کرنے امر اونکے کے اور یہ مقبول و پسندیدہ درگاہ نبوت کے تھے اور مشہور تھے صحابہ کے درمیان بیچ رتبہ مذکور تھے درمیان انکے نقل کی یہ ترمذی نے

**الفصل الثالث** فصل تیسری عن جابر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اری اللیلۃ رجل صالح کان ابا بکر نیط برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ونیط عمر بابی بکر ونیط عثمان بعمر قال جابر فلما قمنا من عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قلنا اما الرجل الصالح فرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واما نوط بعضہم ببعض فہم ولاۃ الامر الذی بعث اللہ بہ نبیہ صلی اللہ علیہ وسلم رواہ ابو داؤد روایت ہے جابر سے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دیکھا گیا خواب میں آج کی رات اگر مرد صالح یعنی ایک مرد صالح نے خواب میں دیکھا یعنی میں نے خواب میں دیکھا گویا کہ ابوبکر لٹکائے گئے ہیں اور پیوستہ کیے گئے ہیں ساتھ پیغمبر خدا صلعم کے اور لٹکائے گئے اور پیوستہ کیے گئے عمر ساتھ ابی بکر کے اور لٹکائے گئے عثمان ساتھ عمر کے کہا جابر نے پس جب اٹھے ہم پیغمبر خدا صلعم کے پاس سے کہا ہم نے یعنی اجتہاد سے اور ظن غالب سے اپنے لیکن مرد صالح کہ آنحضرت نے فرمایا رسول خدا خود ہیں صلی اللہ علیہ وسلم اور لیکن تعلق اور اتصال بعض لوگوں کا ساتھ بعض کے معنی اسکے یہ ہیں کہ یہ والی اوس کام کے ہیں کہ بھیجا ہے خدا تعالیٰ نے ساتھ اوس کام کے اپنے پیغمبر صلعم کو یعنی خلفا ہیں اونکے بیچ جاری کرنے احکام دین اور شریعت کے ساتھ ترتیب مذکور کے نقل کی یہ ابو داؤد نے

## باب مناقب علی بن ابی طالب رض

یہ باب ہے بیچ مناقب علی ابن ابی طالب کے ف ح مناقب حضرت علی رض کے بہت ہیں بے شمار بیچ حدیثوں کی کتابوں میں مناقب آپکے جو ذکر ہیں زیادہ ہیں بہ نسبت مناقب اور صحابہ کے اور بعضی روایتیں انہیں سے موضوعی بھی ہیں چنانچہ شیخ مجد الدین شیرازی نے چنانچہ بیچ بعضی حدیثوں کی کہ نقل کی گئی ہیں بیچ فضائل ابوبکر صدیق کے حکم وضعی ہونیکا کیا ہے اور کہا ہے کہ بطلان اسکا ساتھ بداہت عقل کی معلوم ہے اسیطرح کہا کہ بیچ فضائل علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی حدیثیں بے شمار وضع کے ہیں لوگوں نے اور خاص ترین اونکی وہ حدیثیں ہیں کہ ایک کتاب میں جمع کی ہیں اور اوسکا وصایا نام رکھا ہے اول ہر حدیث کے یا علی ہے اور اون میں سے ایک حدیث صحیح ہے یا علی انت منی بمنزلۃ ہارون من موسیٰ اسیطرح ذکر کیا ہے علما نے واللہ اعلم انتہیٰ اور امام احمد اور نسائی وغیرہما سے منقول ہے کہ اونہوں نے کہا کہ بیچ مناقب علی کی حدیثیں آئی ہیں ساتھ اسنادہائے جید کے زیادہ تر اون حدیثوں سے کہ اور صحابہ کے حق میں آئی ہیں اور سیوطی نے کہا کہ سبب اسکا یہ ہے کہ علی رض متاخر ہیں اور اونکے زمانہ میں اختلاف واقع ہوا اور پیدا ہوئے اور بہت سے مخالفین کہ اونکے ساتھ جنگ کے اور اونپر خروج کیا پس علما نے چاہا کہ منتشر کریں مناقب اونکے واسطے رد کرنیکے مخالفوں پر اس سبب سے بہت صحابہ اونکو روایت کرتے تھے والا خلفا ثلثہ کی بھی مناقب بہت ہیں برابر اونکے بلکہ زیادہ ہیں اور حضرت علی کا نام حیدر بھی تھا اصل میں حیدر نام تھا اسد کا کہ جو نانا تھا حضرت علی کا پس جب آئے ماں کی کہ فاطمہ بنت اسد تھی اونکو جنا تو اپنے باپ کے نام پر انکا نام رکھا پس جب آیا ابو طالب تو یہ ذکر کیا اور سمیت اسد سے نے ابن نام اونکا علی رکھا اور کہا سہل نے کہ نہیں تھا علی رض کی نزدیک کوئی نام محبوب زیادہ ابو تراب سے اور سبب اسکا یہ تھا کہ ایک روز آنحضرت تشریف لائے حضرت فاطمہ کے گھر میں پس نہ پایا علی رض کو گھر میں پس فرمایا کہ کہاں ہے تیرے چچا کا بیٹا عرض کیا فاطمہ رض نے کہ مجھمیں اور اونمیں کچھ ہیر پھیر ہوئی تو خفا ہو کر نکل گئے اور میرے پاس قیلولہ نہیں کیا پس فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اونکو دیکھو کہاں ہیں وہ پس کہا اونہوں نے کہ یا رسول اللہ مسجد میں سوتے ہیں پس تشریف لائے حضرت مسجد میں دیکھا کہ وہ لیٹے تھے حالانکہ گر پڑی تھی چادر اونکی کندھے پر سے اور لگ رہی تھی اونکے پہلو میں مٹی پس پونچھتے تھے اونسے آنحضرت مٹی اور فرماتے تھے اوٹھ اے ابا تراب

**الفصل الاول** فصل پہلی عن سعد بن ابی وقاص قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لعلی انت منی بمنزلۃ ہارون من موسی الا انہ لا نبی بعدی متفق علیہ روایت ہے سعد بن ابی وقاص سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے واسطے علی رض کے کہ تو مجھسے بمنزلہ ہارون کے ہے موسیٰ سے ف ح یعنی آخرت میں اور قرب مرتبہ میں اور بیچ مددگاری کے امر دین میں کذا قالہ

شارح نے علما نے اور تورپشتی وغیرہ نے کہا کہ یہ حدیث آنحضرت نے اوسوقت فرمائی تھی کہ خلیفہ کیا تھا علی کو اپنے اہل و عیال پر اور آپ غزوہ تبوک کو تشریف لیگئے
تھے کہ آخری غزوہ آنحضرت کا تھا پس منافقوں نے طعن کیا کہ اونکو حقیر و سبک جانکر آنحضرت چھوڑ گئے ہیں حضرت علی نے جو یہ سنا تو ہتیار باندہ کر نکلے یہانتک کہ آنحضرت سے
ملے انہیں کہ حضرت اوترے ہوئے تھے موضع جرف میں پس عرض کیا کہ یا رسول اللہ منافق ایسا ایسا کہتے ہیں آنحضرت نے فرمایا کہ جھوٹ کہتے ہیں میں نے نہیں چھوڑا ہے
تمکو مگر واسطے محافظت اونکے کہ چھوڑا ہے میں نے اونکو پیچھے اپنے پس پھر جاؤ تم اور خلیفہ رہو میرے میرے اہل میں اور اپنے اہل میں کیا نہیں خوش ہو تم اس سے کہ ہوؤ تم
مجھسے بمنزلہ ہارون کے موسی سے کہ جب موسی میقات کو گئے ہارون کو خلیفہ کیا اپنی قوم میں اور اس حدیث کی پیچھے پڑتے ہیں شیعہ اور دلیل پکڑا ہے اسکو اسمیں کہ خلافت بعد
آنحضرت کے حق علی کا ہے اور آنحضرت نے وصیت کی اونکو خلافت کی پس روافض نے اپنی گمراہی سے یہ سمجھکر نسبت کفر کی کی ہے تمام صحابہ کو بسبب مقدم کرنے غیر علی کے
اور بعضوں نے نسبت کفر کی حضرت علی کیطرف بھی کی ہے اسلیے کہ نہیں قایم ہوئے واسطے طلب حق اپنے کے پس نہیں شک ہے اس احمقوں کے کفر میں اسلیے کہ انہوں نے
کافر کہا تمام امت کو خصوصا صدر اول کو پس بلا شبہہ باطل کیا شریعت کو اور ڈھایا اسلام کو اور انکی دلیل پکڑنیکا جواب علما اہل سنت و جماعت کی یہ کہتے ہیں کہ دلیل نہیں
ہے اونکے لیے اسمیں اسلیے کہ ظاہر حدیث یہ ہے کہ علی کو آنحضرت نے خلیفہ کیا بیچ مدت تشریف رکھنے اپنے کے غزوہ تبوک میں جیسا کہ موسی نے ہارون کو خلیفہ اپنا کیا تھا بیچ غائب
رہنے اپنے میں واسطے مناجات کے طور پر اور نہیں تھے ہارون خلیفہ بعد موسی کے اسلیے کہ وفات ہارون کی چالیس برس پہلے وفات حضرت موسی کی ہے اور آنحضرت صلعم نے
اس مدت میں خلیفہ کیا ابن ام مکتوم کو لوگونکی امامت کرنیکے لیے نماز میں پس علی خبرگیری پیغمبر کے اہل بیت کی کرتے تھے اور ابن ام مکتوم امامت لوگوں کی اگر خلافت مطلق
ہوتی تو امامت نماز کی لیے بھی حضرت علی کو حکم فرماتے کیونکہ اولی اور اہم تھا انتہی اور کہا طیبی نے چونکہ اسمیں تشبیہ تھی اور وجہ تشبیہ کی سمجھی نہیں جاتی تھی کہ آنحضرت نے کس بات
میں تشبیہ دی انکو ساتھ ہارون علیہ السلام کے پس بیان کیا آنحضرت نے اوسکو ساتھ قول اپنے کے ترجمہ الا انه لا نبي بعدي مگر فرق یہی ہے کہ نہیں ہے پیغمبر بعد میرے
نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف ح ع اور ہارون پیغمبر تھے اور تو پیغمبر نہیں ہے یعنی اتصال تیرا ساتھ حضرت کے نہیں ہے جہت نبوت سے پس باقی رہا اتصال
جہت خلافت سے اسلیے کہ وہ قریب ہے نبوت کے مرتبہ میں یا تو ہو حالت حیات اونکی میں یا بعد وفات اونکی کے لیکن نکل گیا وہ اتصال کہ ہو بعد وفات اونکے اسلیے کہ
ہارون مر گئے پہلے وفات موسی کے پس متعین ہوا یہ کہ تھے خلیفہ حالت حیات آنحضرت کی میں وقت جانیکے آپکے کیطرف غزوہ تبوک کے انتہی اور خلاصہ اسکا یہ ہے کہ خلافت
جزئیہ حضرت کی حیات میں نہیں دلالت کرتی ہے اوپر خلافت کلیہ کے بعد وفات حضرت کی کے خصوصا جبکہ معزول ہوئے ہوں اوس خلافت سے بسبب رجوع کرنے
آنحضرت کے طرف مدینہ کے اور شرح مسلم میں ہے کہا بعض علما نے کہ حضرت کے اس قول میں الا انه لا نبي بعدي دلیل ہے اسپر کہ عیسی ابن مریم جب اترینگے تو اترینگے حاکم
ہوکر احکام اس امت کے اور بلاوینگے لوگوں کو طرف شریعت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور نہیں اترینگے نبی ہوکر کہتا ہوں میں کہ نہیں منافات ہے اسمیں کہ ہوں نبی اور ہوں تابع
ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بیچ بیان کرنے احکام شریعت اونکی کے اور مضبوط کرنے طریقہ اونکے کے اگرچہ ساتھ وحی کے ہو طرف اونکے پس معنی حدیث مذکورہ کے یہ
ہیں کہ نیا نہیں پیدا ہوگا بعد حضرت کے کوئی نبی اسلیے کہ آنحضرت ختم کرنیوالے اگلے نبیوں کے ہیں اور اسمیں اشارہ ہے طرف اسکے کہ اگر ہوتا بعد حضرت کے نبی تو ہوتے
علی اور یہ منافی نہیں ہے اوس حدیث کی کہ وارد ہوئی ہے حضرت عمر کے حق میں صریحا اسلیے کہ یہ حکم فرضی اور تقدیری ہے پس گویا کہ حضرت نے فرمایا کہ اگر متصور ہوتا
ہونا بعد میرے پیغمبر تو البتہ ہوتی ایک جماعت اصحاب میں سے نبی ولیکن نہیں ہے نبی بعد میرے اور یہی معنی ہیں اس حدیث کے کہ لو عاش ابراہیم لکان نبیا اور حدیث علماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل
جسکی تصریح کی ہے حفاظ نے مانند زرکشی اور عسقلانی اور دمیری اور سیوطی کی کہ کچھ اصل نہیں ہے اوسکی وَعَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ قَالَ قَالَ عَلِيٌّ وَالَّذِي فَلَقَ الْحَبَّةَ
وَبَرَأَ النَّسَمَةَ إِنَّهُ لَعَهْدُ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيَّ أَنْ لَا يُحِبَّنِي إِلَّا مُؤْمِنٌ وَلَا يُبْغِضَنِي إِلَّا مُنَافِقٌ رَوَاهُ مُسْلِمٌ
اور روایت ہے زر بن حبیش سے کہ کہا حضرت علی نے قسم ہے اوس خدا کی کہ پھاڑا دانہ کو یعنی اوگایا اور نکالا اوس سے درخت اسلیے کہ دانہ اوگنے میں پھٹ جاتا ہے اور
پیدا کیا تمام ذی روح کو تحقیق شان یہ ہے کہ البتہ حکم کیا اور وصیت کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے طرف میرے کہ دوست نہ رکھیگا مجھکو مگر مومن ف

مومن کامل مجھے محبت مشروع مطابق واقع ہے رکھیگا بغیر افراط و تفریط اور نقصان کے تا کہ کل جاوین نصیری اور خارجی پس جسنے دوست رکھا حضرت علی کو اور بغض رکھا
شیعین سے مثلاً مطیع روشی کی اسکے تشیع میں یعنی نقص وارد ہوگا ساتھ اوس شخص کے کہ دوست رکھے حضرت علی کو اور بغض رکھے ابوبکر اور عمر سے ترجمہ
اور دشمن نہوئین رکھیگا مجھکو مگر منافق نقل کی مسلم نے ف ح ع پس محبت علی کی علامت ایمان کی ہی اور عداوت اونکی نشانی نفاق کی اور حضرت علی سے
روایت ہی کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے من احبنی واحب ہذین واباہما وامہما کان معی فی درجتی یوم القیمۃ اخرجہ احمد والترمذی قال ہذا حدیث غریب اور
روایت کی ابن عدی نے انس سے حب ابی بکر وعمر وعثمان ایمان وبغضہم نفاق اور روایت کی ابن عساکر نے جابر سے حب ابی بکر وعمر من الایمان وبغضہما کفر وحب الانصار
من الایمان وبغضہم کفر وحب العرب من الایمان وبغضہم کفر ومن سب اصحابی فعلیہ لعنۃ اللہ ومن حفظنی فیہم فانا احفظہ یوم القیمۃ **وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ اَنَّ**
**رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمَ خَيْبَرَ لَاُعْطِيَنَّ هٰذِهِ الرَّايَةَ غَدًا رَجُلًا يَفْتَحُ اللّٰهُ عَلٰى يَدَيْهِ يُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ**
**وَيُحِبُّهُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ فَلَمَّا اَصْبَحَ النَّاسُ غَدَوْا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّهُمْ يَرْجُوْنَ اَنْ يُعْطَاهَا فَقَالَ**
**اَيْنَ عَلِيُّ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ فَقَالُوْا هُوَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ يَشْتَكِيْ عَيْنَيْهِ قَالَ فَاَرْسِلُوْا اِلَيْهِ فَاُتِيَ بِهٖ فَبَصَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ**
**عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ عَيْنَيْهِ فَبَرَأَ حَتّٰى كَاَنْ لَّمْ يَكُنْ بِهٖ وَجَعٌ فَاَعْطَاهُ الرَّايَةَ فَقَالَ عَلِيٌّ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اُقَاتِلُهُمْ حَتّٰى يَكُوْنُوْا مِثْلَنَا**
**قَالَ انْفُذْ عَلٰى رِسْلِكَ حَتّٰى تَنْزِلَ بِسَاحَتِهِمْ ثُمَّ ادْعُهُمْ اِلَى الْاِسْلَامِ وَاَخْبِرْهُمْ بِمَا يَجِبُ عَلَيْهِمْ مِنْ حَقِّ اللّٰهِ فِيْهِ**
**فَوَاللّٰهِ لَاَنْ يَّهْدِيَ اللّٰهُ بِكَ رَجُلًا وَّاحِدًا خَيْرٌ لَّكَ مِنْ اَنْ يَّكُوْنَ لَكَ حُمْرُ النَّعَمِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَذُكِرَ حَدِيْثُ**
**الْبَرَاءِ قَالَ لِعَلِيٍّ اَنْتَ مِنِّيْ وَاَنَا مِنْكَ فِيْ بَابِ بُلُوْغِ الصَّغِيْرِ** اور روایت ہے سہل بن سعد ساعدی
سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دن غزوہ خیبر کے ف ح خیبر ایک منزل ہے مدینہ سے جانب شام کے اور غزوہ میں سات ہجری میں تھا ترجمہ
کہ دونگا میں یہ نشان کہ علامت سرداری ہی کل کو ایک شخص کو کہ فتح کریگا اللہ تعالی قلعہ خیبر کو اوسکے ہاتھ پر یعنی بسبب اوسکے دوست رکھیگا خدا اور رسول اور خدا
کو اور دوست رکھیگا اوسکو خدا اور رسول خدا پس جب صبح کی لوگون یعنی صحابہ نے آئے آنحضرت کے پاس صبح کو تمام امیدوار تھے کہ دیا جاوے
نشان اونکو ف ح آیا ہی کہ صحابہ کو تمام شب نیند نہ آئی اس شوق اور انتظار میں کہ دیکھیے یہ نعمت کل نصیب کسکے ہو پس فرمایا آنحضرت نے کہان ہین علی بن ابی
طالب ف ح اور وہ پیچھے رہ گئے تھے بسبب آنکھونکے دکھنے کے بعد ازان اثنا راہ میں یا بعد پہنچنے کے خیبر میں آنحضرت کے جا ملے ترجمہ پس کہا صحابہ نے کہ وہ
یا رسول اللہ شکایت رکھتے ہیں اپنی آنکھونکی یعنی اونکی آنکھیں دکھتی ہیں یعنی بسبب غبار کے حاضر نہین ہوئے فرمایا آنحضرت نے پس بھیجو کسیکو طرف اونکے کہ بلالاوے اونکو پس لائے
گئے علی رضی اللہ عنہ پس لعاب دہن ڈالا اونکی آنکھوں میں پس تندرست ہوئی علی یعنی آنکھ اونکی اس طرح سے یہاں تک کہ گویا نہ تھا اونکے کچھ درد یعنی اور نہ سبب کوئی قسم درد سے
اور ضعف بصر اصلا پس دیا اونکو نشان پس کہا علی نے کہ یا رسول اللہ لڑون میں اونسے یہاں تک کہ ہوین وہ مانند ہمارے یعنی مسلمان ہوین فرمایا آنحضرت نے
چلا جا اور گذر اور نرمی اور آہستگی اپنے کی یہاں تک کہ اترے تو اونکی زمین میں پھر بلا اونکو طرف اسلام کے یعنی اول اور خبر دی اونکو ساتھ اوس چیز کے کہ واجب ہے اوپر حق
خدا کے اسلام میں ف ع او بیان یہ محذوف ہی کہ پس اگر انکار کرین وہ اوس سے تو پس طلب کر تو جزیہ پس اگر انکار کرین تو قتال کر اونسے یہاں تک کہ مسلمان ہوین
حقیقۃ یا حکما یعنی جزیہ دینا قبول کرین یا یعنی مسلمان ہوجاوین فرمان بردار ہوجاوین ترجمہ پس قسم خدا کی یہ کہ ہدایت کرے خدا تعالی بسبب تیرے ایک مرد کو بہتر ہی اس سے
کہ ہوین تیرے لیے چارپائے سرخ اور اونٹ سرخ ف ع حضرت نے جو رہنمائی کی حضرت علی کو واسطے بلانے کفار کے طرف اسلام کے اسکے تاکید کے لیے یہ قسم
کہا ارشاد فرمائی اسلیے کہ یہ اکثر سبب ہوتا ہے اونکے ایمان کا بغیر قتال اونکے کہ متفرع ہوتا ہی اسپر حصول غنائم کا قسم سرخ چارپایون وغیرہ پس ہدایت کرنا
ایک مومن کا بہتر ہی معدوم کرنے ہزار کافر کے سے جیسا کہ تصریح کیا ہے اوسکو ابن ہمام نے اول کتاب النکاح میں ترجمہ اور ذکر کی گئی حدیث براء کی کہ اونہین

فرمایا آنحضرت نے علی مرتضی کو تو مجھ سے ہے اور میں تجھ سے ہوں ف ع یعنی کہ اونکو تعلق ہے ساتھ حضرت کے اور یہ حدیث سے نقل کی اور حدیث
سے اور جعفر اور زید بن حارثہ کی **الفصل الثانی** فصل دوسری **عن عمران بن حصین ان النبی صلی اللہ علیہ و**
**سلم قال ان علیا منی وانا منہ وھو ولی کل مؤمن رواہ الترمذی** روایت ہے عمران بن حصین سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ علی مجھ سے ہے
اور میں علی سے ہوں **ف** ع یہ کنایہ ہے کمال اتحاد اور اخلاص اور یگانگت اور شراکت سے نسب میں **ترجمہ** اور علی دوست اور ناصر ہر مومن کا ہے یعنی اسمیں اشارہ
ہے طرف اس آیت کے انما ولیکم اللہ ورسولہ والذین آمنوا الآیۃ **ت** نقل کی یہ ترمذی نے **وعن زید بن ارقم ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم**
**قال من کنت مولاہ فعلی مولاہ رواہ احمد والترمذی** اور روایت ہے زید بن ارقم سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کا میں دوست
ہوں پس علی دوست اوسکا ہے یعنی جسکو میں دوست رکھتا ہوں پس علی دوست رکھتا ہے پس علی دوست معنی ہیں کہ جو شخص کا کارپرداز اور مددگار میں ہوتا ہوں پس علی
کارپرداز اور مددگار اوسکا ہوتا ہے اور باقی شرح اسکی مفصل تیسری فصل میں مذکور ہوگی انشاء اللہ تعالی **ترجمہ** نقل کی یہ احمد اور ترمذی نے **وعن**
**حبشی بن جنادۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی منی وانا من علی ولا یؤدی عنی الا انا او علی رواہ**
**الترمذی ورواہ احمد عن ابی جنادۃ** اور روایت ہے حبشی بن جنادہ سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ علی مجھ سے ہے اور میں علی سے اور نہ ادا کرے میری
طرف سے یعنی نبذ عہد کو کوئی مگر میں یا علی نقل کی یہ ترمذی اور احمد نے ابی جنادہ سے **ف** ح عادت عرب کی تھی کہ جب درمیان اونکے گفتگو ہوتی تھی نقض
ابرام اور صلح اور نبذ عہد کی تو ادا نہیں کرتا تھا یہ امور مگر وہ شخص کہ سردار قوم کا ہوتا یا وہ شخص کہ قریب اوسکا ہوتا اوسکے قرابتیوں اور اپنوں میں سے اور نہیں قبول کرتے
تھے غیر اونکی سے پس جب کہ ہوا دو سال کہ آنحضرت نے ابوبکر صدیق رض کو حج کے لیے بھیجا تھا اور امیر حاجیوں کا کیا تو اونکے نکلنے کے بعد بھیجا علی مرتضی کو بھیجا کہ نقض
کریں مشرکوں کے عہد کو اور پڑھیں سورۃ براءۃ کہ اسمیں ہے اس باب میں اور ندا کریں کہ مشرک نجس ہیں نزدیک نہوں مسجد حرام کے بعد اس
سال کے اور تمام اسکے احکام بیان کریں اور اوس وقت یہ حدیث فرمائی حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے لیے اور حقیقت میں عذر بیان کرنا ہی تہا حضرت ابوبکر کے
لیے اس مقام میں چنانچہ سلف نے کہا حضرت صدیق نے حضرت علی کو جس وقت کہ جا ملے علی انکو پیچھے سے کہ تم امیر ہو یا مامور پس کہا حضرت علی نے کہ امیر نہیں بلکہ
مامور ہوں اور اسمیں اشارہ ہے طرف اسکے کہ خلافت علی کی متاخر ہوگی صدیق کی خلافت سے چنانچہ یہ امر مخفی نہیں ہے محققین پر **وعن ابن عمر قال آخی رسول**
**اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بین اصحابہ فجاء علی تدمع عیناہ فقال آخیت بین اصحابک ولم تؤاخ بینی وبین**
**احد فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انت اخی فی الدنیا والآخرۃ رواہ الترمذی وقال ھذا**
**حدیث حسن غریب** اور روایت ہے ابن عمر سے کہا بھائی چارہ کرادیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے درمیان یاروں اپنے کی **ف** ع یعنی ہر دو صحابیوں میں
آپس میں بھائی چارہ کروادیا چنانچہ ابو بردا اور سلمان آپس میں دینی بھائی ہوئے اسی طرح اور اور یہ پانچ مہینے بعد مدینہ کی ہجرت کے ہوا **ترجمہ** پس آئے علی بہتے تھے آنسو
آنکھوں اونکی سے پس کہا علی نے کہ بھائی چارہ کروادیا آپ نے درمیان یاروں اپنے کے اور نہ بھائی چارہ کروایا آپ نے درمیان میرے اور درمیان کسی کے پس فرمایا
آنحضرت صلعم نے کہ تو بھائی میرا ہے دنیا اور آخرت میں یعنی تجکو کیا حاجت ہے کہ کسی اور سے بھائی چارہ کرواؤں **ترجمہ** نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث حسن
غریب ہے **وعن انس قال کان عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم طیر فقال اللھم ائتنی باحب خلقک الیک یاکل**
**معی ھذا الطیر فجاءہ علی فاکل معہ رواہ الترمذی وقال ھذا حدیث غریب** اور روایت ہے انس سے
کہ کہا تھا نزدیک آنحضرت کے ایک جانور پرند یعنی بھنا ہوا یا پکا ہوا پس کہا یعنی دعا کی آنحضرت نے خداوندا لا میرے پاس اوسکو کہ بہت پیارا ہو نزدیک تیرے تیری مخلوق
میں سے کہ کھاوے ساتھ میرے اس جانور کو پس آئے آنحضرت کے پاس علی تو اونکے ساتھ کھایا اونہوں نے نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا کہ حدیث یہ غریب ہے **ف**

ع ح کہا ابن جوزی نے کہ یہ حدیث موضوع ہی اور کہا حاکم نے کہ موضوع نہیں ہی اور مختصر میں کہا کہ طرق اسکی بہت ہیں لیکن سب ضعیف ہیں اور یہ حدیث دلالت کرتی ہے اسپر کہ حضرت علی محبوب ترین خلق خدا کی تہی نزدیک خدا کی اور شارحین خصوصیتین اور قیدین لگاتی ہین کہ مراد یہ ہی کہ جملہ محبوب ترین خلق سی تہی یا محبوب ترین خلق کی آنحضرت کی چچا کی بیٹون مین سی تہی یا قرابتیون قریب مین سی ہی یا یہ مراد ہی کہ جو اولی اور اقرب اور احق ہین ساتہ احسان کرنیکی او نپر کہ علی محبوب ترین اونمین سی نزدیک خدا کی اور غالبا یہ تخصیصات اس سبب سے ہین کہ حضرت علی کا محبوب تر یا وہ ہونا ابی بکر صدیق اور عمر فاروق سی لازم نہ آوی اور حقیقت مین حاجت ان تخصیصات کی کچہ نہین ہی اسلیے کہ یقین ہی کہ مراد تمام خلق علی العموم نہین ہین اسلیے کہ احب مطلق سید المحبوبین اور افضل المخلوقین صلی اللہ علیہ وسلم ہین اور صحابہ اگر بعضو نکو محبوب تر بعض وجوہ اور حیثیات سی رکہین تو کیا ہوتا ہی اور فضیلت بسبب کثرت ثواب کی منافات اوس سی نہین رکہتی ہی اسلیے کہ مراد جمیع وجوہ نہین ہی جیسیکہ بیچ مسئلہ افضلیت اور احبیت کی بعضی علما نی کہا ہی غرضکہ یہ حدیث دلیل نہین ہوسکتی ہی جیسا کہ ہدایت کی کہ واسطی و سلیمین کا ابو بکر کی خلافت پر اور بعضی حدیثون مین آیا ہی ما طلعت الشمس علی خیر من عمر اور اور جگہہ ارفع درجة فی الجنة اور مسئلہ افضلیت کا ظنی ہی اور مقام سیچ ہی اسلیے کہ کیون نہین **وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ كُنْتُ إِذَا سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْطَانِيْ وَإِذَا سَكَتُّ ابْتَدَأَنِيْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ** اور روایت ہی حضرت علی سی کہ کہا تہا مین جب مانگتا آنحضرت سی کچہ دیتے مجکو اور جب خاموش رہتا مین دیتی مجکو بے سوال کے نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث حسن غریب ہی **وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا دَارُ الْحِكْمَةِ وَعَلِيٌّ بَابُهَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ وَقَالَ رَوٰى بَعْضُهُمْ هٰذَا الْحَدِيْثَ شَرِيْكٌ وَلَمْ يَذْكُرُوْا فِيْهِ عَنِ الصُّنَابِحِيِّ وَلَا نَعْرِفُ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنْ أَحَدٍ مِنَ الثِّقَاتِ غَيْرِ شَرِيْكٍ** اور روایت ہی علی سی کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ مین گہر حکمت کا ہون اور علی دروازہ اوسکا **ف** ع ح اور ایک روایت مین آیا ہی انا مدینة العلم اور ایک روایت مین آیا ہی انا دار العلم وعلی بابہا اور ایک روایت مین یہ زیادہ ہی فمن اراد العلم فلیأته من بابه اور معنی یہ ہین کہ علی دروازہ ہین دروازون اوسکی سی لیکن خاص اونکی ذکر کرنی سی ایک طرح کی تعظیم اونکی نکلی اور واقع مین حضرت شاہ نہ ایسی ہی آئی کہ وہ بہ نسبت بعض صحابہ کی بوجہ بزرگی اعلم کی اور اون حدیثون سی کہ دلالت کرتی ہین اسپر کہ تمام صحابہ بمنزلہ دروازون کی ہین یہ حدیث ہی اصحابی کالنجوم بایہم اقتدیتم اہتدیتم اور جو کہ تحقیق ہوچکی ہی یہ بات کہ تابعین نے لیے ہین طرح طرح کی علوم شرعیہ قسم قرأت اور تفسیر اور حدیث اور فقہ سی تمام صحابہ سی نہ فقط حضرت علی ہی سی پس جانا گیا عدم انحصار باب کا علی کی حق مین لیکن ہان مختص ہون وہ ساتہ باب قضا کی تو البتہ ہوسکتا ہی کہ وارد ہوا ہی اونکی شان مین اقضاکم جیسیکہ ابی کی حق مین آیا ہی انہ اقرأکم کہ بڑی قاری ہین تم مین اور معاذ بن جبل کی حق مین آیا ہی انہ اعلمکم بالحلال والحرام کہا طیبی نی کہ شاید شیعہ تمسک کرتی ہین اس تمثیل سی کہ لینا علم کا اور حکمت کا آنحضرت سی مختص ہی ساتہ علی کی نہین ہاتہ لگ سکتا کسی اور کی واسطہ ہی سوا اسطہ علی کی اسلیے کہ گہر مین نہین داخل ہوتی مگر اوسکی دروازہ سی اور اللہ تعالی نے فرمایا واتوا البیوت من ابوابہا حال آنکہ نہین ہی اونکی لیے حجت اسمین اسلیے کہ گہر جنت کا فراخ تر نہین ہی حکمت کی گہر سی اور اسکی آٹہ در وازہ ہین اور اصل اس حدیث کی ابی الصلت عبد السلام بن صلاح ہروی سی ہی کہ شیعہ ہی و لیکن ہی سچا اور اس حدیث مین اختلاف کیا ہی محدثون نے بعضون نے تصحیح کی ہی اور بعضون نی تحسین اور بعضون نی ضعیف کہا اور بعضون نے کہا منکر ہی اور کہا یحیی بن معین نے کہ کچہ اصل نہین ہی اسکی اور ایک جماعت نے نسبت وضع کی کی ہی لیکن کہا حافظ ابو سعید نے کہ حسن ہی باعتبار طرق کی نہ صحیح ہی اور نہ ضعیف اور نہ موضوع **ترجمہ** نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہی اور کہا ترمذی نے کہ روایت کی ہے بعضے علما نے یہ حدیث شریک تابعی سی بہی اور نہین ذکر کیا اونہون نے اسناد اس حدیث مین صنابحی سی جیسا کہ بعضی روایتون مین آیا ہی اور نہین پہچانتے ہین ہم

اس حدیث کو کسی ثقات مین سی سوا شریک کی **ف** ع اور خبر فردوس مین یہ حدیث یون آئی ہی انا مدینة العلم وابو بکر اساسہا وعمر حیطانہا وعثمان سقفہا وعلی بابہا

وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ دَعَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلِیًّا یَوْمَ الطَّائِفِ فَانْتَجَاہُ فَقَالَ النَّاسُ لَقَدْ طَالَ نَجْوَاہُ مَعَ ابْنِ عَمِّہٖ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا انْتَجَیْتُہٗ وَلٰکِنَّ اللّٰہَ انْتَجَاہُ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہے جابر سے کہا بلایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے علی کو دن غزوہ طائف کی پس سرگوشی کی اونسے پس کہا لوگوں نے یعنی منافقوں نے یا عوام صحابہ نے البتہ تحقیق دراز ہوئی سرگوشی آنحضرت کی ساتھ چچا کے بیٹے اپنے کی پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں خاص کیا میں اونکو ساتھ سرگوشی کے لیکن اللہ تعالی نے سرگوشی کی اونسے **ف** ع یعنی پہنچایا میں اونکو اللہ تعالی کیطرف سے جو کچھ کہ حکم کیا تھا مجکو اوسکے پہنچانیکا بطریق سرگوشی کے پس صورۃ میں گویا سرگوشی کی اونسے اللہ نے منہ پر کے پس مانند قول اللہ تعالی کی ہے وَمَا رَمَیْتَ اِذْ رَمَیْتَ وَلٰکِنَّ اللّٰہَ رَمٰی اور ظاہر یہی ہے کہ اس سرگوشی میں حضرت نے کچھ مصلحت لیس غزے کی اور مہند اوسکی اسرار تھے جو کہ متعلق ہیں ساتھ اخبار وغیرہ کہ کہی ہوں یہ کہ دین کی بات اونسے چپکی سے کہی ہو اور لوگوں سے چھپائی اسلیے کہ ثابت ہو چکا ہے صحیح بخاری میں کہ حضرت علی سے پوچھا گیا کہ آیا تمہارے پاس کوئی چیز ہے کہ جو قرآن میں نہیں اونہوں نے کہا قسم ہے اوسکی ذات کی کہ پیدا کیا دانہ اور پیدا کیا جاندار نہیں ہے ہمارے پاس مگر وہ چیز کہ قرآن میں ہے مگر سمجھ کہ دیا جاتا ہے آدمی کتاب الہی میں اور جو کچھ کہ صحیفہ میں ہے کہ اوسمیں دیت وغیرہ کی احکام لکھی ہیں **ترجمہ** نقل کی یہ ترمذی نے وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِعَلِیٍّ یَا عَلِیُّ لَا یَحِلُّ لِاَحَدٍ یُّجْنِبُ فِیْ ھٰذَا الْمَسْجِدِ غَیْرِیْ وَغَیْرُکَ قَالَ عَلِیُّ بْنُ الْمُنْذِرِ فَقُلْتُ لِضِرَارِ بْنِ صُرَدٍ مَا مَعْنٰی ھٰذَا الْحَدِیْثِ قَالَ لَا یَحِلُّ لِاَحَدٍ یَّسْتَطْرِقُہٗ جُنُبًا غَیْرِیْ وَغَیْرُکَ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ اور روایت ہے ابو سعید سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے واسطے علی کی کہ اے علی روا نہیں ہے واسطے کسیکے کہ جنبی ہو اوسکو جنابت میں کہ گذرے اس مسجد میں سوا میرے اور سوا تیرے **ف** ع اتفاقا دروازہ آنحضرت کا اور دروازہ علی مرتضی کا اور گذرگاہ اونکی مسجد نبوی میں واقع ہوئی تھی **ترجمہ** کہا علی بن منذر نے پس کہا میں نے واسطے ضرار بن صرد کے کہ کیا ہیں معنی اس حدیث کے **ف** ع منذر ساتھ پیش میم اور جزم نون اور زیر ذال معجمہ کے بیٹا اوسکا علی ایک مرد مشہور ہے عابد کوفیوں سے کہتے ہیں کہ اونسٹھ حج کیے اور حدیث اور جماعت ائمہ نے روایت کی شیعہ محض ہے لیکن ثقہ صدوق ہے اور ابن حبان نے اوسکو ثقات میں ذکر کیا **ترجمہ** کہا ضرار نے نہیں حلال ہے کسیکو کہ راہ کرے اس مسجد کو اور گذرے آنحالت جنابت میں سوا میرے اور سوا تیرے نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث حسن غریب ہے **ف** ع اور کہا جزری نے یہ حدیث ضعیف ہے باتفاق محدثین کے وَعَنْ اُمِّ عَطِیَّۃَ قَالَتْ بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ جَیْشًا فِیْھِمْ عَلِیٌّ قَالَتْ فَسَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَھُوَ رَافِعٌ یَدَیْہِ یَقُوْلُ اَللّٰھُمَّ لَا تُمِتْنِیْ حَتّٰی تُرِیَنِیْ عَلِیًّا رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہے ام عطیہ سے کہا بھیجا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر کہ اونمیں علی تھے کہا ام عطیہ نے پس سنا میں نے آنحضرت سے اس حال میں کہ اوٹھانیوالے تھے دونوں ہاتھ اپنے دعا کیلئے فرماتے تھے یعنی وقت بھیجنے اونکی کے یا نزدیک توقع آنے اونکی کے یا الہی نہ مار مجکو یہانتک کہ دکھا دیوے مجکو علی کو کہ سلامتی سے پھر آویں نقل کی یہ ترمذی نے **ف** ع دلالت کرتی ہے یہ حدیث اسپر کہ آنحضرت نہایت محبت رکھتے تھے حضرت علی سے اور سخت ہوتا تھا آپکو اونکی مفارقت سے **اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ** فصل تیسری عَنْ اُمِّ سَلَمَۃَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یُحِبُّ عَلِیًّا مُنَافِقٌ وَلَا یَبْغَضُہٗ مُؤْمِنٌ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ غَرِیْبٌ اِسْنَادًا روایت ہے ام سلمہ سے کہا کہ فرمایا آنحضرت نے نہیں دوست رکھتا علی کو منافق اور نہیں دشمن رکھتا اونکو مومن یعنی مومن کامل نقل کی یہ احمد اور ترمذی نے اور کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث حسن غریب ہے باعتبار اسناد کے وَعَنْھَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ سَبَّ عَلِیًّا فَقَدْ سَبَّنِیْ رَوَاہُ اَحْمَدُ اور روایت ہے ام سلمہ سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جسنے برا کہا علی کو یعنی نسب کی جہت سے پس تحقیق برا کہا مجکو نقل کی یہ احمد نے **ف** ع یعنی جسنے اونکو برا کہا گویا مجکو برا کہا اس مقتضا حدیث کا یہ ہے کہ موجب ہو

علی کا کفر ہے یہ محمول ہے تشدید و وعید پر یا معنی ہے حلال جاننے پر واللہ اعلم بالحال اور یہ حدیث حاکم نے بھی روایت کی ہے اور روایت کی طبرانی نے ابن عباس سے من سب اصحابی فعلیہ لعنۃ اللہ والملائکۃ والناس اجمعین اور طبرانی کی ایک روایت میں آیا ہے حضرت علی سے من سب الانبیاء قتل ومن سب اصحابی جلد وعن

عَلِیٍّ قَالَ قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْکَ مَثَلٌ مِنْ عِیْسٰی اَبْغَضَتْہُ الْیَھُوْدُ حَتّٰی بَھَتُوْا اُمَّہٗ وَاَحَبَّتْہُ النَّصَارٰی حَتّٰی اَنْزَلُوْہُ بِالْمَنْزِلَۃِ الَّتِیْ لَیْسَتْ لَہٗ قَالَ یَھْلِکُ فِیَّ رَجُلَانِ مُحِبٌّ مُفْرِطٌ یُقَرِّظُنِیْ بِمَا لَیْسَ فِیَّ وَمُبْغِضٌ یَحْمِلُہٗ شَنَاٰنِیْ عَلٰی اَنْ یَبْھَتَنِیْ رَوَاہُ اَحْمَدُ اور روایت ہے حضرت علی سے کہ کہا فرمایا مجکو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تجھ میں ایک مشابہت ہے عیسی سے دشمن کہا انکو یہودیوں نے یعنی بہت یہانتک کہ تہمت لگائی انکی ماں کو یعنی حضرت مریم کو تہمت زنا کی لگائی اور دوست رکہا انکو نصاری نے یعنی بہت یہانتک کہ اوتارا انکو اوس منزلت و مرتبہ پر کہ ثابت نہیں ہے انکے لیے کہ انکو اللہ یا ابن اللہ کہا کہا حضرت علی نے کہ ہلاک ہونگے یعنی گمراہ ہونگے میرے حق میں دو شخص اور بسبب میرے دو شخص ایک تو محبت رکہنے والا حد سے زیادہ تعریف کرے گا میرے ساتھ اوس چیز کے کہ نہیں ہے مجھ میں یعنی میری تفضیل کرے مجکو تمام صحابہ پر بلکہ انبیا پر یا الہ کہیگا مجکو مانند جماعت نصیریہ کے اور دوسرا دشمن کہ باعث ہوگی اوسکو دشمنی میری اسپر کہ بہتان کریگا مجپر نقل کی یہ احمد نے ف ع اس سے معلوم ہوا کہ محبت اور ستایش محمود ہے کہ حد سے نہ گذرے اور موافق قاعدہ عقل و شرع کی ہو اور محبت جو حد سے زیادہ ہو گمراہی کیطرف کھینچ لیجاتی ہے اور راہ مستقیم سے باہر ڈالتی ہے اور منسوب طرف گمراہی کے کرتی ہے اور متصف ساتھ اس صفت کے اہل سنت و جماعت ہیں کہ دونوں طرفوں افراط و تفریط سے اس باب میں محفوظ ہیں خصوصا وہ لوگ کہ گرد تعصب کی انکے چہرہ حال پر نہیں بیٹہی ہے حاصل یہ کہ سرمایہ سعادت دو چیزیں ہیں محبت خاندان نبوت اور تعظیم اصحاب ہر شخص کو سعی کرنی چاہیے کہ یہ دونوں چیزیں جمع کرے اور بوجہ اعتدال کے رزقنا اللہ اور حضرت علی سے منقول ہے کہ کہا جیسی اقوام حتی یدخلوا النار فی حبی و اقوام حتی یدخلوا النار فی بغضی نقل کی یہ احمد نے اور سنا ہے یہ کہا کہا علی نے اللہم العن کل مبغض لنا و کل محب لنا غال روایت کی یہ احمد نے مناقب میں وعن

الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ وَزَیْدِ بْنِ اَرْقَمَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَمَّا نَزَلَ بِغَدِیْرِ خُمٍّ اَخَذَ بِیَدِ عَلِیٍّ فَقَالَ اَلَسْتُمْ تَعْلَمُوْنَ اَنِّیْ اَوْلٰی بِالْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ اَنْفُسِھِمْ قَالُوْا بَلٰی قَالَ اَلَسْتُمْ تَعْلَمُوْنَ اَنِّیْ اَوْلٰی بِکُلِّ مُؤْمِنٍ مِنْ نَفْسِہٖ قَالُوْا بَلٰی فَقَالَ اَللّٰھُمَّ مَنْ کُنْتُ مَوْلَاہُ فَعَلِیٌّ مَوْلَاہُ اَللّٰھُمَّ وَالِ مَنْ وَالَاہُ وَعَادِ مَنْ عَادَاہُ فَلَقِیَہٗ عُمَرُ بَعْدَ ذٰلِکَ فَقَالَ لَہٗ ھَنِیْئًا یَا ابْنَ اَبِیْ طَالِبٍ اَصْبَحْتَ وَاَمْسَیْتَ مَوْلٰی کُلِّ مُؤْمِنٍ وَمُؤْمِنَۃٍ رَوَاہُ اَحْمَدُ اور روایت ہے براء بن عازب اور زید بن ارقم سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب اوترے غدیر خم پر ف ع یعنی وقت پہرنے کی حجۃ الوداع سے اور غدیر خم نام ہے ایک بستی کا کہتے ہیں کہ وہ ہے جحفہ کے درمیان مکہ اور مدینہ کے اور غدیر اصل میں کہتے ہیں پانی کی تالاب کو اور اوس وقت میں صحابہ بہت کثرت سے آنحضرت کے ساتھ جمع تھے ترجمہ پکڑا آنحضرت نے ہاتھ علی مرتضی کا پھر فرمایا ف ح یعنی بعد اسکی جمع کیا صحابہ کو اور ایک روایت میں آیا ہے کہ آنحضرت نے ایک منبر بنایا اونٹوں کے پالانوں کا اور اوسپر چڑہکر فرمایا ترجمہ کیا نہیں جانتے تم کہ میں نزدیک تر اور دوست تر ہوں ساتھ مومنوں کے اونکی نفسوں سے یعنی جیسا کہ قرآن مجید میں مذکور ہے اور ایک روایت میں آیا ہے کہ تین بار مکرر فرمایا غرضکہ کہا صحابہ نے کہ مقرر فرمایا آنحضرت نے یعنی بعد اسکی کہ علی العموم مومنوں کو فرمایا ہر مومن کو بھی ذکر کیا کہ فرمایا کیا نہیں جانتے تم کہ میں اولی اور اقرب ہوں ساتھ ہر مومن کی اسکی نفس سے ف ح یعنی میں حکم نہیں کرتا ہوں مومنوں کو مگر اوس چیز کا کہ اوس میں بہلائی اور رستگاری اور خیریت دنیا اور آخرت انکی ہے بخلاف انکی نفسوں کی کہ کبھی طرف شر اور فساد کی بھی بلاتی ہیں ترجمہ کہا صحابہ نے مقرر آپ ایسے ہی ہیں فرمایا آنحضرت نے بار خدایا جو شخص کہ ہوں میں دوست اوسکا پس علی دوست اوسکا ہے خداوندا دوست رکہہ اوس شخص کو کہ دوست رکہے علی کو اور دشمن رکہہ اوسکو کہ دشمن رکہے علی کو ف ع ح اور ایک روایت میں ہے کہ احب من احبہ

وابغض من ابغضه وانصر من نصره واخذل من خذله وادر الحق معه حيث دار یعنی دوست رکہ اسکو جو دوست رکہی علی کو اور دشمن رکہ اوسکو کہ دشمن رکہی اونکو اور مدد کر اوسکی کہ مدد کری علی کی اور نہ مدد کر اوسکی کہ نہ مدد کری علی کی اور پہیر حق کو ساتہ علی کی جسطرف کہ پہری وہ **ترجمہ** پس ملاقات کی حضرت علی رض سی حضرت عمر رض نے بعد اسکی پس کہا عمر رض نے واسطی علی رض کی کہ خوشی ہی تمہارے لئی یا بیتی ابو طالب کی صبح کی تمنی اور شام کی تمنی یعنی ہوئے تم ہر وقت مین دوست ہر مرد اور عورت مسلمان کی نقل کی یہ احمد نی **ف** جانا چاہیی کہ شیعون نی جو تمسک کیا ہی ساتہ بعضی والیون کی حضرت علی کی احق ہونی پر ساتہ خلافت کی اونمین سے یہ حدیث اونکی نزدیک قوی تر دلیل ہی کہتی ہین کہ یہ صریح دلیل ہی اونکی افضلیت اور حقیت خلافت کی اور کہتی ہین کہ مولے یہان بمعنی اولی ساتہ امامت کی ہی بدلیل قول کی الست اولی بکم بمعنی ناصر و محبوب کی ورنہ احتیاج نتہی صحابہ کی جمع کرنیکی اور انکی خطاب کرنیکی اور دعا کرنیکی حضرت علی کی لئی اسلیے کہ جانتی تہی اور پہچانتی تہی اوسکو سب صحابہ اور ایسی دعا نہین ہوتی ہی مگر امام معصوم مفروض الطاعۃ کی لیے پس ہوئی علی رض اولی ساتہ دعوت کی جیسی آنحضرت کی لیی تہی امت پر پس یہ نص صریح ہی اونکی خلافت پر اور بیشک یہ حدیث صحیح ہی روایت کیا ہی اوسکو ایک جماعت نی مانند ترمذی و نسائی اور احمد کی اور طریق اوسکی بہت ہین روایت کیا ہی اسکو سولہ صحابیون نی اور ایک روایت مین احمد کی آیا ہی کہ سنا ہی اسکو آنحضرت سی تیس صحابیون نے اور گواہی دی اونہون نے واسطی علی رض کی جسوقت کہ نزاع کی گئی خلافت مین ساتہ اونکی ایام خلافت اونکی مین اور بہت اسکی اسناد حسن ہی صحاح اور حسان ہین اور التفات نہین کرنا چاہیی اوسکی قول پر کہ کلام کیا ہی اسکی صحت مین اور نہ اون بعضونکی قول پر کہ کہا ہی اونہون نی کہ جملہ اللہم وال من والاہ موضوع ہی اسلیے کہ وارد ہوا ہی طرق متعددہ سی کہ تصحیح کی ہی اسکی اکثرون نی کذا قال الشیخ ابن حجر فی الصواعق اور بعد اسکی کہا ولیکن ہم کہتی ہین شیعہ سی بطریق الزام کی کہ اونہون نی اتفاق کیا ہی اسپر کہ اعتبار تواتر کا ہی بیچ دلیل امامت کی کہ جب تک حدیث متواتر نہو تو ساتہ اوسکی استدلال صحت امامت پر نکرنا چاہیی اور یقین ہی کہ یہ حدیث متواتر نہین باوجود خلاف کی اہمین اگرچہ وہ خلاف مردود ہی بلکہ طعن کرنیوالی اہمین بعضی اماماں حدیث کی اور عادل اونکی ہین کہ رجوع ہی اونکی طرف اس امر مین مانند ابو داود سجستانی اور ابو حاتم رازی کی اور سوا اونکی کی اور روایت نہین کیا ہی اسکو کسی نی اہل حفظ و اتقان مین سی کہ جو حدیث کی طلب مین مشہور ہوئی تہی مانند بخاری اور مسلم اور واقدی اور سوا اونکی کی اکابر اہل حدیث سی اور یہ بات اگرچہ مخل نہین ہی صحت حدیث مین لیکن منع کرتی ہی تواتر کا ایسی حدیث مین عجیب تر ہی اور اونہون نی شرط کیا ہی تواتر کا حدیث امامت مین ایسی سے چاہیی اسکو اور اہل سنت و جماعت نی رد کیا ہی شیعہ پر اور تقریر طویل کی ہی اس جگہہ مین چنانچہ صواعق محرقہ مین وہ مذکور ہی اور ہم کچہہ اوسمین سی بطور اختصار کی ذکر کرتی ہین کہا ہی اہل سنت نی کہ نہین مانتی ہم کہ معنی یہان نہی حاکم و والی کی ہی بلکہ بمعنی محبوب و ناصر کی ہی اسلیی کہ لفظ مولی کی کئی معنی آتی ہین معتق اور عتیق اور متصرف امر مین اور ناصر اور محبوب اور تعیین کرنا بعض معنی کا معانی مشترکہ مین سی بلا دلیل کی جائز نہین رکہتا اور ہم اور شیعہ متفق ہین اسپر کہ صحیح ہی مراد رکہنا محبوب اور ناصر کیونکہ علی رض نسبت ہمارا اور پیارا اور مددگار ہمارا ہی اور سیاق حدیث بہی دلالت اس معنی پر کرتا ہی اور ہونا مولی کا بمعنی امام کی معہود و معلوم نہین ہی لغت مین اور نہ شرع مین اور کسی نی لغت کی اماموں مین سی نہین ذکر کیا ہی کہ مفعل بمعنی افعل کی آتا ہی اور کہتی ہین کہ یہ چیز اولی ہی فلانی چیز سی اور نہین کہتی ہین کہ مولی ہی اوس سی پس غرض موالات کی بیان کرنی سی تنبیہ ہی اور پرہیز کرنیکی اونکی بغض سی اسلیے کہ اسکی بیان کرنی مین بڑی بزرگی اونکی ثابت ہوئی اسلیے اونکی پہلی فرمایا الست اولی بالمؤمنین من انفسہم اور معنی یہی بہتر کی جہت سی ہی اور بعضی طرق مین ذکر اہل بیت نبوت کا عموماً اور ذکر علی رض کا خصوصاً آیا ہی جیسا کہ طبرانی وغیرہ کی نزدیک ساتہ سند صحیح کی آیا ہی اور یہ دلالت کرتا ہی اسپر کہ مراد ترغیب دلانی اور تاکید کرنی اونکی محبت پر ہی اور یہی کہتی ہین کہ سبب اسکا یہ ہی کہ بعضی صحابہ ساتہ علی رض کی یمن مین تہی اونہون نی کچہہ شکایت اونکی بعضی امور مین اور اونکی کسی بات کا انکار کیا تہا از انجملہ بریدہ اسلمی تہی اور صحیح بخاری مین آیا ہی اور یہی اونکی تصحیح اسکی کی ہی کہ اسپی چہرہ مبارک آنحضرت کا متغیر ہوا اور فرمایا اے بریدہ الست اولی بالمؤمنین من انفسہم الحدیث اور صحابہ کو بہی جمع کیا ہی اور تاکید اس باب مین کی اور کہا شیخ ابن حجر نی کہ نہ ماننا ہمنی کہ معنی بمعنی اولی کی ہی ولیکن یہ مان لازم آتا ہی کہ اولی ساتہ امامت کی مراد ہی بلکہ ساتہ قرب اتباع کی جیسا کہ قران مجید مین

فرمایا الست اولی الناس بکم من انفسکم اور دلیل قاطع بلکہ ظاہر تر اوپر نفی اس احتمال کی نہین کہ ممکن ہے کہ ہم نا ہنی مراد ولی سے امامت کی ہو لیکن یہ
نہین ہے اور پر امامت فی الحال کی بلکہ مآل مین اور بیچ وقت عقد بیعت انکی مراد ہو اور تقدیم تینون خلفا کی باجماع ہے اور علی ؓ بھی اوس اجماع مین داخل ہین اور قرینہ
اوس وا ہونیکی کہ صحیح ہین ساتہ خلافت ابی بکر کی بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اور یہ حدیث کیونکر نص ہوا امامت پر جو امین کہ دلیل نہین لائی اسکو علی اور عباس
نہ غیر انکی وقت حاجت کی ساتہ اسکی بلکہ دلیل لائی اوسکو علی بعد وقت خلافت اپنی کی پس سکوت حضرت علی کا دلیل لانے بیچ ایام خلافت اپنی تک دلیل ہے اوپر اسکی کہ جانا اونہون نے کہ نص اس مین اوپر خلافت
انکی کہ متصل بعد وفات پیغمبر خدا صلعم کے ہو نہین ہے اور موجود اسکی علی ؓ نے خود تصریح کی ہے کہ کوئی نص نہین ہے آنحضرت سے اوپر خلافت اونکی یا اونکے خلافت غیر انکی جیسا کہ خبر صحیح مین آیا
اور صحیح بخاری وغیرہ مین آیا ہے کہ علی اور عباس نص نہین ہے آنحضرت سے اوپر خلافت انکی اور نہ خلافت غیر انکی جیسا کہ خبر صحیح مین آیا ہے اور صحیح بخاری وغیرہ مین آیا ہے کہ علی اور عباس آنحضرت صلعم کے پاس
آئی اونکی مرض الموت مین اور عباس نے علی رضی سے کہا کہ طلب کر اوس امر کو یعنی خلافت کو اگر ہم مین ہے تو جان لین ہم اوسکو آنحضرت کی فرمانے سے اور علی ؓ نے فرمایا کہ
نہین طلب کرتا مین الحدیث پس اگر یہ حدیث نص ہوتی بیچ امامت علی ؓ کی تو کاہیکو حاجت ہوتی حضرت کیطرف رجوع کرنیکی اور پوچھنیکی اوسکی اور کیونکر کہتی عباس
کہ اگر یہ امر ہم مین ہو تو جان لین ہم اوسکو باوجود قرب مانکی ساتہ روز غدیر کی کہ وہ مہینہ یا کچھ کم یا زیادہ گذری تھی اور بھول جانا تمام صحابہ کا خبر یوم غدیر کو اور پہچاننا
اونکا اوسکو باوجود جاننے کے اوسکو ایسی بات ہے کہ عقل نہین تجویز کرتی اوسکو پس صحابہ وقت بیعت کرنیکی ابوبکر ؓ یاد رکھتی تھی اوسکو اور جانتی تھی اوسکو
اور باوجود اسکی جو اونہون نے کچھ تعرض نکیا اور دلیل نلائی اسکو تو معلوم ہوا کہ وہ جانتی تھی کہ مراد اس سے خلافت علی ؓ کی نہین ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
بعد از روز غدیر کے خطبہ پڑہا اور اسکا ر کیا حق ابی بکر اور عمر ؓ کا اور کہا کہ امیر نہو وے تم پر کوئی شخص جیسکہ اخبار مین آیا ہے اور تحقیق ثابت ہوا ہے کہ آنحضرت نے غیبت
دلائی ہے اوپر دوستی اہل بیت اپنی کی لیکن فرق ہے درمیان محبت اور خلافت کے اور شیعہ کہتے ہین کہ یاد رکہتی تھی صحابہ اس نص کو ولیکن اونہون نے
اتباع نکیا اسکا اور فرمان برداری نکی ساتہ اسکی از راہ ظلم اور عناد اور مکابرہ کے اور امیر المومنین علی رضی نے کہ طلب کرنا اور دلیل لانا ترک کیا بسبب تقیہ کے تہا اور یہ
کذب اور افترا ہے اسلیے کہ علی رضی اللہ عنہ قوت تمام رکہتی تہے اور کثرت بے اندازہ اور شجاعت کا تو کیا کہنا ہے اور باوجود آنکہ حضرت پیغمبر خدا صلعم سے اونہون نے نص پایا ہو
دلیل نلاوین اور عمل اوس پر نکرین یہ بات محالات سے ہے اور جب ابوبکر ؓ نے دلیل لائی ساتہ حدیث الائمة من قریش کی کیون نہ کہا صحابی نے کہ نص خاص علی کی
لیے واقع ہے احتجاج ساتہ اس عموم کے کیون کرتی ہو تم اور بیہقی امام ابوحنیفہ سے لایا ہے کہ کہا اصل عقیدہ شیعہ کا یہ ہے کہ صحابہ رضوان اللہ علیہم بعض گمراہ ہوتی
ہین اور بعض قایل ہین اونکی تکفیر کی اور کہتی ہین کہ سب صحابہ سوای ان چند تنو کے کافر ہو گئے ہین نعوذ باللہ اور قاضی ابوبکر باقلانی نے کہا کہ جس چیز کی طرف گئے ہین
روافض بسبب اوسکی باطل کرنا بالکل دین اسلام کا لازم آتا ہے اسلیے کہ جب چھپایا نصوص کا اور ظلم اور افترا اور جھوٹ بیچ اول احکام اسلام کے بسبب غرض نفسانی
کی اونسی واقع ہوا تو اوسکی کہ حدیثین اور اخبار اونسی روایت کی گئین جھوٹ اور باطل ہوئین بلکہ بتعصب رجوع کرتا ہے حضرت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کیطرف کہ
اونکی صحبت مین ایسی لوگ آئی اور حضرت علی مرتضی کیطرف بھی کہ اونہون نے سستی اور تقصیر کی بیچ طلب حق اور تائید اوسکی کی اور یہ کلام شیخ ابن حجر کا ہے
صواعق محرقہ مین کہ اونہون نے بہت طول طویل ذکر کیا ہے وہان اور جو کچھ کہ اوس مین سے بطریق اختصار کے یہان ذکر کیا ہے کافی ہے وباللہ التوفیق **عن**
بُرَيْدَةَ قَالَ خَطَبَ اَبُوْبَكْرٍ وَعُمَرُ فَاطِمَةَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّهَا صَغِيْرَةٌ ثُمَّ خَطَبَهَا عَلِيٌّ فَزَوَّجَهَا
مِنْهُ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ اور روایت ہے بریدہ اسلمی سے کہ کہا پیغام بھیجا خطبہ کا یعنی نسبت کا ابوبکر اور عمر نے فاطمہ ؓ کے پس رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے عذر کیا اور فرمایا کہ تحقیق وہ چھوٹی ہے **ف** اور ایک روایت مین آیا ہے فسکت یعنی چپ ہو رہے حضرت اور شاید کہ یہ محمول ہو اور دفعہ
یعنی ایکبار سکوت کیا ہو اور دوسری بار مین یہ فرمایا ہو کہ وہ چھوٹی ہے ترجمہ پھر پیغام بھیجا فاطمہ کا علی ؓ نے پس نکاح کر دیا حضرت نے فاطمہ کا علی سے رضی اللہ
عنہا نقل کی نسائی نے **ف** اور بعضی روایت مین آیا ہے کہ کہا ام ایمن نے علی ؓ سے کہ تم کیون نہین خواستگاری کرتی فاطمہ کی حال آنکہ تم آنحضرت کی

پہچانی مینی اُنہوں کہا علی نے کہ مجھکو شرم آتی ہے کہ آنحضرت کے سامنے یہ کلام عرض کروں پس آنحضرت نے سنا اور راضی ہوئے اور جب علی نے رضا آنحضرت کی معلوم کی تو اظہار کیا اسکا
پس نکاح کر دیا آنحضرت نے فاطمہ کا اونسے ف ع اور روایت کی ابو الخیر قزوینی حاکمی نے انس بن مالک سے کہ کہا خواستگاری کی ابو بکر نے آنحضرت سے لڑکی
بیٹی حضرت فاطمہ کی پس فرمایا آنحضرت نے اے ابو بکر نہیں اوترا حکم تا ہنوز پھر خواستگاری کی اونکی عمر نے اور اور بعضے قریش نے اور حضرت نے وہی جواب دیا جو ابو بکر کو
دیا تہا پھر کہا بعضوں نے علی سے کہ اگر تم خواستگاری کرو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فاطمہ کی تو شاید امید ہے کہ تمسے نکاح اونکا کر دیں کہا علی نے کیونکر ہو حالانکہ
کہ خواستگاری کی اونکی اشراف قریش نے اور حضرت نے نہ نکاح کیا اونکا پھر خواستگاری کی اونکی علی نے پس فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق حکم کیا مجکو
رب عز وجل میرے نے اسکا کہا انس نے پھر بلایا مجکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بعد چند روز کے اور فرمایا اے انس نکل اور بلا لا میرے پاس ابا بکر صدیق اور عمر بن خطاب
اور عثمان بن عفان اور عبد الرحمن بن عوف اور سعد بن ابی وقاص اور طلحہ اور زبیر اور علیہ کو انصار میں سے کہا انس نے کہ بلا لایا میں اونکو پس جسوقت جمع ہوئے وہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس اور بیٹھے اپنی اپنی جگہ پر اور علی گہر گئے ہوئے تہے آنحضرت کی کام کے لیے پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے الحمد للہ المحمود بنعمتہ المعبود

بقدرتہ المطاع بسلطانہ المرہوب من عذابہ وسطوتہ النافذ امرہ فی سمائہ وارضہ الذی خلق الخلق بقدرتہ ومیزہم باحکامہ واعزہم بدینہ واکرمہم بنبیہ محمد صلی اللہ علیہ
وسلم ان اللہ تبارک اسمہ وتعالت عظمتہ جعل المصاہرۃ سببا لاحقا وامرا مفترضا اوشج بہ الارحام والزم الانام فقال عز من قائل وہو الذی خلق من الماء بشرا فجعلہ نسبا
وصہرا وکان ربک قدیرا فامر اللہ تعالی یجری الی قضائہ وقضاؤہ یجری الی قدرہ ولکل قدر اجل ولکل اجل کتاب یمحو اللہ ما یشاء ویثبت وعندہ ام الکتاب

پھر فرمایا آنحضرت نے کہ اللہ تعالی نے حکم کیا ہے مجکو یہ کہ نکاح کر دوں میں اپنی بیٹی کا کہ فاطمہ بیٹی خدیجہ کی ہے علی ابن ابیطالب سے پس گواہ رہو تم کہ میں نے نکاح کیا
اونکا اوپر چار سو مثقال چاندی کی اگر راضی ہو اس سے علی ابن ابیطالب پس گواہ رہو تم کہ میں نے نکاح کیا اونکا چار سو مثقال پر پھر منگایا طباق کہجور کا اور رکہا
اوسکو آگے ہمارے پھر فرمایا کہ لوٹ لو پس ہم نے لوٹا اس جسوقت کہ ہم لوٹ رہے تہے ناگہاں آگئے علی پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پس مسکرائے نبی صلی اللہ علیہ
وسلم سامنے علی رض کے پھر فرمایا آنحضرت نے کہ تحقیق اللہ تعالی نے حکم کیا ہے مجکو یہ کہ نکاح کر دوں تجہے فاطمہ رض کا چار سو مثقال چاندی پر اگر راضی ہووے تو ساتہ اسکے پس کہا علی
نے کہ تحقیق راضی ہوا میں ساتہ اسکے یا رسول اللہ کہا انس نے پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جمع اللہ شملکما واسعد جدکما وبارک علیکما واخرج منکما کثیرا طیبا کہا انس نے پس قسم ہے اللہ کی البتہ
تحقیق نکالی اللہ نے ان دونوں سے اولاد بہت پاکیزہ **وعن ابن عباس** ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امر بسد الابواب الا باب علی رواہ الترمذی وقال ہذا حدیث غریب
اور روایت ہے ابن عباس سے کہ تحقیق رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا ساتہ بند کر دینے دروازونکی سوا ہی دروازہ علی کی نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث
غریب ہے ف ع یعنی بعضے صحابیونکے گہر کی دروازے مسجد نبوی میں تہے حضرت نے فرمایا کہ دروازے مسجد کی طرف سے بند کرو تاکہ کوئی عورت حائضہ اور کوئی
مرد جنبی مسجد میں ان دروازوں سے نہ آوے مگر دروازہ علی کا کہلا رہا کہ جنابت سے اونکو آنا مسجد میں درست تہا اور یہ خصوصیت اونکی تہی بسبب فرمانے آنحضرت کے
اور یہیں اشکال آتا ہے اس حدیث سے اور حدیث یہ کہ جو گذری مناقب ابی بکر میں کہ آنحضرت نے حکم کیا سب دروازونکی بند کرنیکا سوا دروازہ ابی بکر کی اسلیے کہ اوس میں
تصریح ہے اسکی کہ حکم کیا آنحضرت نے اونکو دروازونکی بند کرنیکے لیے حالت مرض الموت اپنی میں اور مسلمین سے ہی پس محمول کیا جاویگی یہ حدیث حالت بیماری کی اوپر
پر اور یہی واضح ہوتا ہے قول علما کا کہ اوس حدیث میں اشارہ ہے طرف خلافت ابی بکر کی علاوہ یہ کہ وہ حالت صحیح تر ہے اس سے اور مشہور تر اسلیے کہ وہ متفق علیہ ہے
اور یہ ترمذی نے روایت کیا ہے اور کہا یہ حدیث غریب ہے یعنی از راہ متن اور اسناد کی با معنونکی لیکن روایت کیا احمد اور ضیا نے زید بن ارقم سے کہ رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بلا شبہہ میں حکم کیا گیا ہوں ساتہ بند کرنے ان دروازونکی سوا دروازہ علی کی اور ریاض میں ہے کہ روایت کیا اسکو احمد نے زید بن
ارقم سے کہ کہا تہی واسطے ایک جماعت کی اصحاب رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم میں سے دروازے جاری مسجد میں کہا زید نے پس فرمایا آنحضرت نے ایک دن کہ بند کر دو
یہ دروازے سوا ہی دروازہ علی کی پس کہا زید نے گفتگو کی اسمیں لوگوں نے پس کہڑے ہوئے آنحضرت خطبہ کے لیے اور حمد وثنا کی اللہ کی پھر فرمایا اما بعد پس تحقیق

خلیفہ ہوئی وہ دن شہید ہونی عثمان غنی کی کہ روز جمعہ کا تھا اور اٹھارہ دن تاریخ ذی الحجہ کی بیچ سن پینتیس کے اور زخمی کیا انکو عبدالرحمن بن ملجم مرادی نے کوفہ میں
جمعہ کے صبحکو ستروین تاریخ رمضان کی سن چالیس میں اور وفات ہوئی انکی بعد تین رات کی زخمی کرنیسے اور غسل دیا انکو انکی دونوں صاحبزادوں حسن اور حسین نے
اور عبداللہ بن جعفر نے اور نماز انکی پڑہی انکی بیٹے حضرت حسن نے اور دفن کیا انکو وقت سحر کی اور عمر انکی ہوئی تریسٹھ برس کی اور بعضوں نے کہا چونسٹھ برس کی اور بعضوں
نے کہا ستر برس کی اور بعضوں نے کہا اٹھاون برس کی اور رہی خلافت انکی چار برس اور نو مہینے **باب مناقب العشرۃ رضی اللہ عنہم** یہ باب ہے بیچ بیان
مناقب عشرہ مبشرہ کی **ف** ح ع کہ وہ ابوبکر اور عمر اور عثمان اور علی اور طلحہ اور زبیر اور سعد بن ابی وقاص اور عبدالرحمن بن عوف اور ابوعبیدہ بن الجراح اور سعید
بن زید ہیں یہ دس تن صحابہ میں سے مشہور ہیں ساتھ عشرہ مبشرہ کی نسبت بشارت دینی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی انکو ساتھ جنت کی اور یہی دس تن
ہیں کہ انکی لیے تقدم اور مناقب اور حدیثیں بکثرت ہیں اور دوسروں کی لیے بہتیں ہیں اور جاننا چاہیے کہ یہ بشارت خاص انہیں کو نہیں ہے بسبب وارد ہونے اسکے اہل بیت نبوت
کے لیے بھی کہ وہ اولاد اور ازواج آنحضرت کی ہیں اور سوا انکے اور اصحاب کے لیے بھی اور ارادہ کیا ساتھ ذکر کرنے انکے اہتمام اسکا ہے کہ ہوں مجتمع ایک حدیث میں
یا متفرق حدیثوں میں اور اسمیں اشارہ ہے طرف اسکی کہ افضل صحابہ میں بعد خلفاء اربعہ کے باقی دس کی ہیں جیسا کہ تصریح کی اسکی سیوطی نے کتاب نقایہ میں **الفصل
الاول** عن عمر قال ما احد احق بهذا الامر من هؤلاء النفر الذين توفي رسول الله صلى الله عليه وسلم
وهو عنهم راض فسمى عليا وعثمان والزبير وطلحة وسعدا وعبد الرحمن رواه البخاري
روایت ہے عمر رضی اللہ عنہ سے کہ کہا انہوں نے وقت وفات اپنی کی اور وصیت کرنیکی ساتھ خلافت کی اصحاب شوریٰ کو نہیں ہے کوئی سزاوار تر ساتھ اس کار کے یعنی
خلافت کی ان چند نفر سے کہ وفات کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اور حالانکہ وہ انسے تھے راضی **ف** ع یعنی نہایت راضی تھے کہ ہر ایک کو معلوم تھا اس سے
یا مراد رضا سے رضا مخصوص ہے کہ جسکی سبب سے مستحق ہوں خلافت کی یہ اسلیے کہا کہ حضرت تو سب صحابہ سے راضی تھے پس یہاں مراد وہ رضا ہے جو نسبت اور صحابہ
کی بسبب ہو انکی عشرہ مبشرہ سے ت پس نام لیا علی اور عثمان اور زبیر اور طلحہ اور سعد اور عبدالرحمن رضی اللہ عنہم کا نقل کی یہ بخاری نے **ف** ع حضرت
عمر نے جو ان چھ کو ذکر کیا عشرہ مبشرہ میں سے تو اسلیے کہ آپ اور ابوبکر تو ان میں افضل تھے سب جانتے ہی تھے کیا حاجت تھی انکی ذکر کرنیکی اور ابوعبیدہ بن الجراح کو کہ جنکو
آنحضرت نے امین امت اور امین حق الامین کہا تھا اسلیے نہ ذکر کیا کہ وہ حضرت عمر سے پہلے فوت ہو گئے تھے اور سعید بن زید کو اسلیے نہ ذکر کیا کہ وہ انکی چچا کی بیٹے اور بہنوئی
تھے متہم ہونیکی لیے انکو نہ ذکر کیا اور مقصود خلیفہ کرنا ایک کا تھا ان میں سے اور بعضی روایتوں میں آیا ہے کہ عمر نے ذکر کیا سعید کو ان لوگوں میں کہ آنحضرت راضی تھے انسے
لیکن اہل شوریٰ میں داخل نکیا پھر جاننا چاہیے کہ امامت ثابت ہوتی ہے یا تو ساتھ عقد کرنے اہل حل وعقد کے جس لائق خلافت کی لیے عقد کیا واسطے ابو
بکر کو اور یا ثابت ہوتی ہے بسبب تصریح کرنے امام کے اوپر خلیفہ کرنے ایک کے جو کہ لائق اسکی ہو مانند عمر کے اور جائز ہے نصب کرنا مفضول کا باوجود موجود ہونے اسکے
کہ وہ افضل ہو اسکے سبب اجماع علماء کی بعد خلفاء راشدین کی اوپر امامت بعضوں کی قریش میں سے باوجود ہونے افضل کے اور نیز اسلیے کہ غیر افضل کبھی خوب
قدرت رکھتا ہے تدبیر کرنی امور دین کی اور خوب جانتا ہے تدبیر ملک کی اور خوب خبرگیری کرتا ہے رعیت کی اور خوب مضبوط ہوتا ہے فتنہ کے دفع کرنے میں اور رائے
[illegible] کا امام ہونا اور ہونا اسکا ہاشمی اور [illegible] یہ خرافات شیعہ کی ہیں اور جہالات انکی ہیں
اور تو طعنہ اور تشنیع ہے انکی گمراہی کی کہ از انجملہ باطل جاننا خلافت غیر علی کا ہے باوجود منقول ان چیزوں کی حضرت علی کرم اللہ وجہہ میں سے بھی **وعن
قيس بن ابي حازم** قال رأيت يد طلحة شلاء وقى بها النبي صلى الله عليه وسلم يوم احد رواه البخاري اور روایت ہے قیس بن
ابی حازم سے کہ کہا دیکھا میں نے ہاتھ حضرت طلحہ کا شل یعنی معطل کام سے اور شل ہو گیا تھا بسبب اسکی کہ بچایا تھا ساتھ اسکی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دن احد کی نقل
کی یہ بخاری نے **ف** ح ع طلحہ نے روز احد کی اپنی تئیں آنحضرت کی سپر کیا تھا اور انکی بدن میں کچھ اوپر اسی زخم لگے تھے یہاں تک کہ عضو مخصوص انکا

شل ہو گیا تھا اور صحابہ جب کہ روز احد کا ذکر کرتے تو کہتے کہ وہ دن پورا پورا طلحہ کا تھا اور طلحہ بیٹے ہیں عبید اللہ کے انکی کنیت ابو محمد قرشی تیمی قدیم الاسلام ہیں حاضر ہوئے
غزووں میں سوائے بدر کے کہ حضرت نے کسی کام کے لیے بھیجا تھا انکو اور تھے یہ گندم گون بہت بال والے خوبصورت قتل کیے گئے دن جمل کے پنجشنبہ میں بیسویں تاریخ
جمادی الثانی کے سن چھتیس میں اور دفن کیے گئے بصرہ میں اور عمر انکی چونسٹھ برس کی ہوئی وعن جابر قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم من یاتینی
بخبر القوم یوم الاحزاب فقال الزبیر انا فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان لکل نبی حواریا وحواری الزبیر متفق علیہ روایت ہے جابر سے کہا فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دن غزوہ احزاب کے کہ اسکو خندق بھی کہتے ہیں کون ہے کہ لاوے میرے پاس خبر قوم کی ف ع یعنی کفار کی احزاب جمع حزب کی ہے
یعنی گروہ کی کہ قریش اور یہودی قریظہ اور بنی نضیر جمع ہو کر اور آپس میں اتفاق کر کر آنحضرت سے لڑنے کی لیے آئے تھے کفار بارہ ہزار تھے اور مسلمان تین ہزار تھے
اپنی مدینہ کی گرد خندق کھودی تھی اور مسلمان بہت تنگ دل تھے اور مصاف جنگ نہیں ہوئی فقط کچھ تیر اور پتھر اندازی
ہوئی تھی پہر اللہ تعالی نے ہزار ملائکہ مدد کی لیے بھیجے اور ہوا تند کہ اوس نے تمام خیمے وغیرہ انکی اکھیڑ ڈالے اور شکست ہوئی کفار کی پس اوس وقت آنحضرت نے فرمایا کہ کون ہے کہ خبر
قوم کی لاوے اور جانا اونکے پاس دشوار تھا کہ تا خبر تحقیق لاوے پس اوس حالت میں کہا زبیر نے کہ میں لاتا ہوں خبر قوم کی پس فرمایا آنحضرت نے کہ تحقیق ہر نبی کی لیے
مددگار ہوتے ہیں اور مددگار میرا زبیر ہے نقل کی بخاری اور مسلم نے ف ع زبیر بیٹے عوام کی کنیت انکی ابو عبد اللہ قرشی اور ماں انکی صفیہ بیٹی عبد المطلب
کی اور پھوپھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ہیں اور زبیر قدیم الاسلام تھے سولہ برس کی عمر میں اسلام لائے اور عذاب دیا انکو انکی چچا نے دہوئیں کا تاکہ اسلام چھوڑ دیں
نہ چھوڑا اونہوں نے اور حاضر ہوئے وے تمام غزووں میں آنحضرت کے ساتھ اور اللہ کی راہ میں اول تلوار انہوں نے ہی کھینچی ہے اور ثابت رہے آنحضرت کے ساتھ روز
احد کی اور تھے گورے دراز قد کم بال داڑھی میں [illegible] قتل کیا انکو عمرو بن جرموز نے سفوان میں کہ نام ایک موضع کا ہے نزدیک بصرہ کے سن چھتیس میں اور عمر
چونسٹھ برس کی ہوئی اور دفن کیے گئے وادی سباع میں پہر نقل کیے گئے طرف بصرہ کی اور قبر انکی مشہور ہے اوس میں وعن الزبیر قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم من یاتی بنی قریظۃ فیاتینی بخبرہم فانطلقت فلما رجعت جمع لی رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم ابویہ فقال فداک ابی وامی متفق علیہ اور روایت ہے زبیر سے کہا فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے کون ہے کہ جاوے بنی قریظہ کی پاس کہ ایک قبیلہ ہے یہود سے رہنے والے گرد مدینہ کے پس لاوے میرے پاس خبر انکی پس چلا میں ف ع یعنی تاکہ لاؤں خبر انکی
جانا چاہیے کہ آنحضرت بعد از غزوہ احزاب کی متوجہ بنی قریظہ کی طرف ہوئے اور پندرہ روز تک انکو گھیرے رکھا اور یہ قصہ بڑی لمبی بات ہے فرمائی یا غزوہ احزاب میں
بنو قریظہ تھے وہ خبر انکی منگائی ہو زبیر کہتے ہیں ترجمہ پس جبکہ خبر لیکر پہرا میں جمع کیے میرے لیے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ماں باپ اپنے پس فرمایا قربان ہوں
تیرے باپ میرا اور ماں میری نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف ع اور اسمیں تعظیم ہے انکی قدر کی اور علو ہے انکی عمل کا اور یہ آیا ہے کہ انسان بعضے کہتا ہے ایسا کہ
ایسے کام کو تعظیم کرتا ہے اوسکی اور روایت کیا گیا ہے زبیر سے کہا اونہوں نے کہ جمع کیے میرے لیے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ماں باپ اپنے دو بار
میں اور بنی قریظہ کی جنگ میں اور آیا ہے کہ زبیر نے اپنی بیٹے عروہ سے کہا اے بیٹے میرے نہیں ہے کوئی عضو میرا مگر کہ زخمی کیا گیا ہے ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
کے وعن علی قال ما سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم جمع ابویہ لاحد الا لسعد بن مالک فانی سمعتہ یقول
یوم احد یا سعد ارم فداک ابی وامی متفق علیہ اور روایت ہے علی رضی سے کہا نہیں سنا میں نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ جمع
کیے ہوں ماں باپ اپنے کسیکی لیے مگر واسطے سعد بن مالک کے پس تحقیق سنا میں نے حضرت سے فرماتے دن غزوہ احد کے یعنی سعد کو اوس وقت کہ وہ تیر مارتے تھے کافروں کو
اے سعد پھینک تیر قربان ہوں تجھ پر باپ ماں میری نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف ع مراد سعد بن مالک سے سعد بن ابی وقاص ہیں اور آیا ہے کہ مالک بیٹے [illegible] کا نام
ابی وقاص کا ہے اور اوپر کی روایت میں جمع کرنا ماں باپ کا آنحضرت سے زبیر کے لیے بھی ثابت ہوا اور یہاں [illegible]

درمیان خیر زبیر کی یہ ہے کہ حضرت علی کو اطلاع نہو زبیر کی لیے فرمانیکی اور ظاہر یہی ہے کہ مراد علی ہے گو یہ ہو کہ آنحضرت سے بلا واسطہ کسیکو کہتے ہوں سنا ہو علی رضی اللہ عنہ
نہیں ہے واسطے کہ مطلع ہوئے ہوں وہ زبیر کی حق میں کہنے پر بواسطہ غیر کی کہا مولف نے کنیت سعد کی ابو اسحاق ہے زہری قرشی ہیں قدیم الاسلام کہ اسلام لائے
سترہ برس کی عمر میں اور کہا سعد نے کہ تہا میں اسلام ثالث میں یعنی دو شخصوں کے بعد میں اسلام لایا اور اول تیر پہینکنے والا ہوں جہاد میں اور حاضر ہوئے ہیں سب
غزووں میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ساتھ اور تھے سعد مستجاب الدعوۃ مشہور تہی یہ بات کہ ڈرتے تہے لوگ انکی بد دعا سے اور امید رکہتے دعاء خیر کی سبب مشہور ہونے قبول
دعا انکی کی لوگوں کے نزدیک اور یہ اس سبب سے تہا کہ آنحضرت نے فرمایا انکی حق میں یا اللہم سدد سہمہ واجب دعوتہ اور جمع کیے آنحضرت نے انکی لیے اور زبیر کی لیے ماں باپ
اپنی کہ فرمایا دونوں کی لیے فداک ابی وامی اور نہیں کہا یہ کسیکی لیے سوای ان دونوں کی اور تھے یہ گندم گون اور بدن پر بال بہت تہی مرے اپنے قصر میں بیچ عقیق
کی قریب مدینہ کی پہر جنازہ لایا گیا انکا مدینہ میں اور نماز پڑہی انکی ابن الحکم نے کہ وہ ان ایام میں حاکم تہا مدینہ کا اور دفن کیے گئے وہ بقیع میں سنہ پچپن میں اور عمر
انکی تہی کچہہ اوپر ستر برس کی اور عشرہ مبشرہ میں سے انکا انتقال اون سبکی بعد ہوا ہے اور حاکم کیا تہا انکو کوفہ کا عمر اور عثمان رض نے اور روایت کیں انسے حدیثیں
خلق کثیر نے صحابہ اور تابعین میں سے وَعَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ قَالَ اِنِّیْ لَاَوَّلُ الْعَرَبِ رَمٰی بِسَہْمٍ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ
اور روایت ہے سعد سے کہ کہا تحقیق میں اول عرب کا ہوں کہ پہینکا تیر خدا کی راہ میں نقل کی بخاری اور مسلم نے ف ع یعنی میرے پہلے کسی نے تیر راہ خدا میں
نہیں مارا اور باعث اسکا یہ تہا کہ اول سال ہجری میں آنحضرت نے ابو عبیدہ بن الحارث کو ساتھ ساٹھ سواروں کی واسطے جنگ ابوسفیان بن حرب اور اور مشرکوں کی بہیجا
پہر اونمیں کچہہ لڑائی نہیں واقع ہوئی بجز اسکی کہ سعد بن ابی وقاص نے ایک تیر اونکیطرف پہینکا اور یہ اول تیر تہا کہ اسلام میں راہ خدا میں مارا گیا وَعَنْ
عَائِشَۃَ قَالَتْ سَہِرَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَقْدَمَہُ الْمَدِیْنَۃَ لَیْلَۃً فَقَالَ لَیْتَ رَجُلًا صَالِحًا یَحْرُسُنِیْ
اِذْ سَمِعْنَا صَوْتَ سِلَاحٍ فَقَالَ مَنْ ھٰذَا قَالَ اَنَا سَعْدٌ قَالَ مَا جَاءَ بِکَ قَالَ وَقَعَ فِیْ نَفْسِیْ خَوْفٌ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَجِئْتُ اَحْرُسُہٗ فَدَعَا لَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثُمَّ نَامَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے عائشہ رض سے کہ کہا نہ سوئے
رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم وقت آنے اپنے کے مدینہ میں یعنی کسی غزوہ سے ایک رات یعنی بخوف اعداء دین کی پس فرمایا آنحضرت نے کاشکے ایک مرد نیک بخت نگہبانی
کرے میری ناگہاں سنی ہمنے آواز ہتیار کی کہ تلوار و کمان وغیرہ کہٹ کہٹ بولتی ہیں پس فرمایا آنحضرت نے کون ہے یہ کہا میں سعد ہوں فرمایا آنحضرت نے کیا چیز لائے
تجہکو اور کیونکر آیا تو کہا سعد نے کہ واقع ہوا میرے دل میں خوف بہ نسبت رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ تنہا ہیں مبادا اعدا دین کو کچہہ ضرر پہنچا دیں پس آیا میں تا نگہبانی
کروں انکی اور خدمت بجا لاؤں پس دعا کی سعد کی لیے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پہر آرام فرمایا نقل کی بخاری اور مسلم نے وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِکُلِّ اُمَّۃٍ اَمِیْنٌ وَاَمِیْنُ ھٰذِہِ الْاُمَّۃِ اَبُوْ عُبَیْدَۃَ بْنُ الْجَرَّاحِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ اور روایت ہے انس سے کہا فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ
وسلم نے واسطے ہر امت کے ایک امانتدار ہے یعنی بیچ حقوق خدا اور خلق اور غیر کی خیانت نہیں کرتا اور امانتدار اس امت کا ابو عبیدہ بن الجراح ہے نقل کی بخاری اور مسلم
نے ف ع اور خاص کیا اونکو ساتھ امانت کے با وجود یکہ امانت اور صحابہ میں بہی تہی اسلیے کہ انمیں غالب تہی یہ صفت بہ نسبت اوروں کے یا یہ کہ یہ صفت انمیں غالب
تہی بہ نسبت انکی اور صفتوں کے اور انکی شرح میں کہتے ہیں کہ تہے امین الٰہی چنانچہ مرقات میں لکہی ہیں اور انکی نصائح میں سے ہے یہ ایک نصیحت کیا خوب ہے یاد رکہنا بادروا السیئات
القدیمات بالحسنات الحادثات الا رب مبیض لثیابہ مدنس لدینہ الا رب مکرم لنفسہ وہو لہا مہین کہا مولف نے کہ وہ ابو عامر بن عبد اللہ بن الجراح
فہری قرشی ہیں اسلام لائے ساتھ عثمان بن مظعون کی اور ہجرت کی طرف حبشہ کے اور پہر طرف مدینہ کی اور حاضر ہوئے سب جہادوں میں آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کے ساتھ اور مشہور ہیں یہ آنحضرت کے ساتھ روز احد کے اور کڑیاں خود کی آنحضرت کی چہرہ مبارک پر گڑ گئیں تہیں روز احد کے انہوں نے دانتوں سے
پکڑ کر کہینچیں تہیں دو دانت انکے گر گئے تہے یہ دراز قد خوش رو ... گوشت ... طاعون عمواس میں بیچ اردن کے سنہ اٹھارہ میں اور دفن کیے گئے

تمہارے پاس نہیں جلدی آگئی پاس لے تمہی عمر سوار ہوے اور چلی بڑا یا اونکو جب اونکے گہرمین گئے نہیں دیکھی ابو عبیدہ کی گہرمین مگر ایک چولی سے تلوار اور سپر اور کجاوہ اور ایک روایت مین آیا ہی کہ حضرت عمر نے کہا ابو عبیدہ کو کہ ہمکو اپنے گہرمین لیچلو پس لیگئے اونکے گہرمین پس کچہ نہ پایا کہا کہان ہی اسباب تمہارا نہین دیکہتا ہون مگر ایک نمدہ اور کاٹی اور پیالہ حال آنکہ تم امیر ہو آیا تمہارے پاس کچہ کہانا ہی پس اوٹھی ابو عبیدہ اور گہر کی اندر گئی اور لے آئی وہان سے کچہ چہوٹے چہوٹے ٹکڑے روٹی کے پس روئے عمر اور کہا فریب دیا ہم سبکو دنیا نے سواے تیری اے ابو عبیدہ ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ قرشی ہین ہمت و سلم ساتہ آنحضرت کی فہر بن مالک مین جمع ہوتی ہین حاضر ہوئے ہین تمام مشاہد مین ہمراہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اور روز جنگ بدر کے اپنے باپ کو خدا اور رسول کی محبت مین قتل کیا اور ثابت رہے ساتہ آنحضرت کے روز احد کو اور کہینچی دو حلقی خود کی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے رخسارہ مبارک مین گڑ گئی تہی اپنے دانتون سے اور دو دانت اونکے گر پڑے بسبب نکالنے کی زور سے اور اونہون نے بہی طاعون عمواس مین وفات پائی حضرت عمر رض کے عہد مین اور بنایا اونکی جگہ پہ معاذ بن جبل کو اور فرماتی تہے حضرت عمر اپنی وفات کے دن کہ اگر ابو عبیدہ بن جراح ہوتے تو بیشک کرتا مین ہی کار اونکو یعنی امر خلافت کو یا اختیار کو اونکی مشاورت کا ہاتہ تفویض کرتا مین ۔ واللہ اعلم ترجمہ نقل کی یہ احمد اور ترمذی نے اور کہا یہ حدیث صحیح ہی اور روایت کی گئی ہی معمر سے قتادہ سے بطریق ارسال کے اور معمر کی حدیث مین آیا ہی اور حکم کیا زیادہ کر بنو الامیر کی امت مین سے علی ہے **ف** ح ع اور سالئی حضرت عمر رض نی مشاورت اور لی فتوی اونکی حکم نہین کرتی تہی اور اگر حضرت علی موجود نہوتی تو توقف کرتی اور ظاہر تر یہی کہ معنی افضاہم کے ہین خوب جانتی والی احکام خصومت کی کہ محتاج ہی طرف قضا کی اور اس سے استنباط افضلیت حضرت علی کی ابوبکر اور عمر رضا پر ثابت نہین ہوتی کیونکہ فضل جزئی منافی فضل کلی کی نہین ہی اونکی شان مین اور بہت نصوص آئی ہین چنانچہ یہ آیہ صحیح حضرت ابوبکر کی فضیلت پر دلالت کرتی ہی لا یستوی منکم من انفق من قبل الفتح وقاتل اولئک اعظم درجۃ من الذین انفقوا من بعد وقاتلوا یہ خاص ابوبکر ہی کی شان مین نازل ہوئی ہی کہ سیل فتح مکہ اونہون نی اپنا مال جہاد مین صرف کیا اس سبب سے فرمایا اللہ تعالی نی کہ اونکی برابر کوئی نہین ہو سکتا اور بہت روایتین اونکی فضیلت پر دلالت کرتی ہین حاصل یہ کہ حدیثین متعارض ہین اور دلیلین متناقض ہین اعتبار اوسکا ہی کہ جس پر اتفاق کیا جمہور صحابہ نی اور اجماع کیا اس پر اہل سنت نی اور وہ یہ ہی کہ بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے افضل حضرت ابوبکر ہین باعتبار کثرت ثواب کے اور پہر عثمان رضی اللہ عنہم پہر علی تو کہ علی اور معاویہ رضی اللہ عنہما مین جنگ و خصومت واقع ہوئی ہے اور نہین دونو جانبین کہ برا کہتی ہین بعضے اونکی بعض کو اور نہین حکم کیا کسی نی اونمین سی ساتہ کفر و بدعت کی لیکن البتہ بعضی گنہگار ہوئی نہین سب نسبت کفر کی کرسکتی ہین پس ہم کسیکو بسبب جہل اور برا کہنی کے اور اعتقاد کرنا چاہیئی کہ امیر المومنین علی رض نی اجتہاد کیا خلافت مین اور مصیبت ہوئی اجتہاد مین اور تہی وہ بہتر ترین لوگونکی ساتہ خلافت کے اوس وقت مین اور معاویہ نی اجتہاد کیا اور مین اونکی خطا کی اجتہاد مین اور نہین تہی وہ مستحق خلافت علی رض کی ہوتی واللہ تعالی نیقضا بحتہم بخیر فی زمرتہم وَعَنِ الزُّبَيْرِ قَالَ كَانَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ أُحُدٍ دِرْعَانِ فَنَهَضَ إِلَى الصَّخْرَةِ فَلَمْ يَسْتَطِعْ فَقَعَدَ طَلْحَةُ تَحْتَهُ حَتّٰى اسْتَوٰى عَلَى الصَّخْرَةِ فَسَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَوْجَبَ طَلْحَةُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی زبیر سی کہ کہا تہین نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر دو زرہین روز احد کو **ف** ع بسبب مبالغہ کی بیچ امتثال قول اللہ تعالی کے خذوا حذرکم یعنی لو تم بچاو اپنا کہ زرہ اور سپر وغیرہ اسباب جنگ ہی اور اس سے معلوم ہوتا ہی کہ استعمال ہتیار رکنا اور لینا اسباب محافظت کا جنگ مین منافات ساتہ توکل کی نہین رکہتا ہی اور ہو سکتا ہی کہ ایسا ہو واسطی تعلیم امت کے کرتی ہون ترجمہ پس اوٹہی آنحضرت اور متوجہ ہوئی طرف ایک پتہر کی کہ اوسپر چڑہین اور دیکہین طرف کفار کی اور اونچی سے دکہاوین اپنا ابرار کو مین چڑہ سکی بسبب بوجہ ہونی کی پس بیٹہی طلحہ نیچی آنحضرت کی یہانتک کہ چڑہی اور قرار پکڑا آنحضرت نی اوس پتہر پر پس سنا مین نی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتی واجب کی طلحہ نی نقل کی یہ ترمذی نی **ف** ع یعنی جنت حاصل کی یا روایت کی باعث اوسکی یعنی جنت کی یعنی ثابت ہوئی اوسکی بہشت بسبب اس عمل کی یا بسبب اس چیز کی کہ کی اونسے کہ اپنے اوپر بوجہ نبی کا اوٹہایا کہ اپنی تئین

آنحضرت کی سپر کیا یہانتک کہ تیر لگی اونکی انگلیوں میں اور زخمی ہوا تمام جسد اونکا یہانتک کہ شل ہوگیا ہاتھ اونکا اور زخم لگی اونکی کچھ اوپر ستر کے
میں بھی اور تھی صحابہ کہ جب ذکر کرتے روز احد کا کہتے کہ یہ دن سارا تھا واسطے طلحہ کے اور ابو سعید خدری سے روایت ہے کہ عتبہ بن ابی وقاص نے پتھر مارا آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کو روز احد کے پس ٹوٹا داہنی طرف کا دندان مبارک آپکا اور زخمی ہوا آپکا ہونٹھ اور عبد اللہ بن شہاب نے بھی زخمی کی پیشانی اونکی
اور زخمی ہوا رخسار مبارک آپکا کہ بیٹھ گئیں دو کڑیاں زرہ کی رخسارہ مبارک میں اور گر پڑے رسول خدا صلعم ایک گڑہے میں ان گڑھوں میں سے کہ کھودے تھے
ابو عامر نے تاکہ گر پڑیں اونمیں مسلمان نادانستہ پس پکڑا حضرت علی نے ہاتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا اور اوٹھایا آپکو طلحہ بن عبید اللہ نے یہانتک کہ سیدھے کھڑے ہوئے
اور چوسا ابو سعید خدری نے خون رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ مبارک سے پس فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جسنے چوسا خون میرا انہیں مس کرے گی
اوسکو آگ وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ نَظَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ مَنْ أَحَبَّ أَنْ يَنْظُرَ
إِلَى رَجُلٍ يَمْشِي عَلَى وَجْهِ الْأَرْضِ وَقَدْ قَضَى نَحْبَهُ فَلْيَنْظُرْ إِلَى هٰذَا وَفِي رِوَايَةٍ مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَنْظُرَ إِلَى شَهِيدٍ يَمْشِي
عَلَى وَجْهِ الْأَرْضِ فَلْيَنْظُرْ إِلَى طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے جابر سے کہ کہا دیکھا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے طرف طلحہ بن عبید اللہ کی فرمایا آنحضرت نے کہ جو کوئی دوست رکھے دیکھے طرف اوس شخص کی کہ چلتا ہے روی زمین پر اور ادا کی
تحقیق مرد ہی اور یا منتظر ہے نیکی ہو یعنی اگر کوئی چاہے کہ مردہ کو دیکھے کہ روی زمین پر چلتا ہے تو پس چاہیے کہ دیکھے طرف اسکے یعنی طلحہ کے اور ایک روایت میں
یوں آیا ہے کہ جسکو خوش لگے کہ دیکھے طرف شہید کے کہ چلتا ہو روی زمین پر تو چاہیے کہ دیکھے طرف طلحہ بن عبید اللہ کے نقل کی یہ ترمذی نے ف ع ح اور
تحقیق لفظ نحب کی یہ ہے کہ نحب ساتھ نون اور حاء مہملہ اور باء موحدہ کے یعنی نذر اور موت اجل کو آتا ہے اور بیچ آیہ کریمہ من المؤمنین رجال صدقوا ما عاہدوا اللہ علیہ فمنہم
من قضى نحبه ومنهم من ينتظر کے ساتھ دونوں معنوں کی تفسیر کیا ہے مفسرین نے یعنی مسلمانوں میں سے ایسے مرد ہیں کہ سچ کر دکھایا جو کچھ عہد باندھا تھا ساتھ خدا کے پس بعضے ان
نے اونمیں سے ادا کی اور پوری کی نذر کہ جان نثاری راہ خدا میں کی تھی یعنی شہید ہوئے راہ خدا میں اور بعضے انتظار اوسکا کرتے ہیں اور حدیث میں بھی محل کو
دونوں معنوں کی درست ہے اور ظاہر دوسرے معنی ہیں بیچ حدیث کے کہ دوسری روایت میں آیا ہے شہید یمشی علی وجه الارض حاصل یہ کہ خبر دی کہ طلحہ اون لوگوں
میں سے ہے کہ پوری کی نذر اپنی اور چکھی موت اوسکی امید اگرچہ زندہ ہے اور طلحہ نے اپنی تئیں سپر آنحضرت کی کیا تھا اور بہت گھایل ہوئی تھی روز احد کے چنانچہ
اوپر کی حدیث میں ذکر اسکا ہو چکا ہے اور حقیقت میں یہ اشارہ ہے طرف موت اختیاری کے کہ حاصل ہوتی ہے اہل سلوک اور ارباب فنا کو یا طرف موت سے عبارت
ہونا ہے عالم شہادت سے بسبب غرق ہونیکے ذکر خدا میں اور مشاہدہ ملکوت میں اور بسبب انجذاب کے طرف اللہ تعالیٰ کی اور یہ نتیجہ موت اختیاری کا ہے تو گویا
کہ یہ اشارہ طرف حاصل ہونے شہادت کے آل کار میں قبل ہی اونکی خاتمہ بخیر ہونیکی وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ سَمِعَتْ أُذُنِي مِنْ فِي رَسُولِ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ طَلْحَةُ وَالزُّبَيْرُ جَارَايَ فِي الْجَنَّةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ اور
روایت ہے حضرت علی رضی سے کہ کہا سنا میرے کان نے آنحضرت کے مونہہ سے کہ فرماتے تھے طلحہ اور زبیر ہمسایہ میرے ہیں بہشت میں ف ع یہ کنایہ ہے انکی کمال
قربت سے ترجمہ نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث غریب ہے وَعَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ يَوْمَئِذٍ يَعْنِي يَوْمَ أُحُدٍ اللّٰهُمَّ اشْدُدْ رَمْيَتَهُ وَأَجِبْ دَعْوَتَهُ رَوَاهُ فِي شَرْحِ السُّنَّةِ اور روایت ہے سعد بن ابی
وقاص سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یعنی اونکے لیے اوس دن یعنی روز احد کے خداوندا قوی کر تیر اندازی اوسکی اور قبول کر دعا اوسکی نقل کی بغوی نے بیچ شرح السنہ
ف ع مناسبت اجابت دعا کی ساتھ قوت تیر اندازی کی ظاہر ہے کہ تیر دعا کو ساتھ تیر کی کرتے ہیں چنانچہ کہا کسی بزرگ نے مصرع اندہر کر انداز تیر دعا می کند
اور گویا اجابت اونکی دعا کی ایک اثر اونکی تیر مارنے کی تھی کہ پہلی راہ خدا میں انہوں نے ہی تیر مارا وَعَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

وسلم قال اللهم استجب لسعد اذا دعاك رواه الترمذي روایت ہی سعد بن ابی وقاص سے کہ تحقیق پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یعنی دعا کی یا الٰہی قبول
کر یعنی دعا واسطے سعد بن ابی وقاص کی جس وقت کہ دعا مانگے تجھسے نقل کی یہ ترمذی نے وعن علي قال ما جمع رسول الله صلى الله عليه وسلم
اباه وامه الا لسعد قال له يوم احد ارم فداك ابي وامي وقال له ارم ايها الغلام الحزور رواه
الترمذي اور روایت ہی حضرت علی رض سے کہ کہا نہیں جمع کیا آنحضرت نے اپنی باپ ماں کو مگر واسطے سعد کے یعنی روز احد کے
فرمایا واسطے اوسکی روز احد کی پھینک تیر قربان ہو تیری باپ میرا اور ماں میری اور فرمایا واسطے اوسکی یہ بھی پھینک تیر اے نوجوان قوی نقل کی یہ ترمذی
نے ف ح ع تھے یہ جوان قوی اسلام لائے ابوبکر رض کے ہاتھ پر اوس وقت میں یہ سترہ برس کے عمر میں تھے اور ایک وقت میں [illegible]
اپنی گھر میں رہتا کہ ایک قبہ میں بیٹھی رہتی تھو اور اپنے گھر کے لوگوں کو کہدیا تھا کہ مجھے لوگوں کی خبر کچھ نہ کہا کرو یہانتک کہ جمع ہو امت کسی امام پر وعن
جابر قال اقبل سعد فقال النبي صلى الله عليه وسلم هذا خالي فليرني امرء خاله رواه الترمذي وقال كان سعد من بني
زهرة وكانت ام النبي صلى الله عليه وسلم من بني زهرة فلذلك قال النبي صلى الله عليه وسلم هذا خالي وفي المصابيح
فليكرمن بدل فليرني اور روایت ہی جابر سے کہ کہا آئی سعد یعنی آنحضرت کی مجلس مبارک میں فرمایا آنحضرت نے کہ یہ ماموں ہے میرا یعنی میری ماں کی قوم
میں سے ہی پس چاہیے کہ دکھاوے مجھکو کوئی شخص ماموں اپنی کو ف ح ع یعنی برابر اور مانند اس ماموں کی کہ میں کہتا ہوں تاکہ کہا جاوے کہ کیسا ماموں مانند ماموں میرے کے
نہیں ہے نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا ترمذی نے یعنی بیچ توجیہ فرمانے آنحضرت کی سعد کو ماموں اپنا اور تھی سعد بنی زہرہ میں سے کہ قبیلہ ہے قریش میں سے اور تھیں والدہ نبی صلی اللہ
علیہ وسلم کی بنی زہرہ سی ف ع اور زہرہ بیٹی سے نام ہے عورت کا بیٹی مرہ بن کعب بن لوی بن غالب کی ترجمہ پس اسی سبب سے فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ یہ ماموں
میرا ہی اور مصابیح میں ہے پس چاہیے کہ اکرام کرے ہر مرد ماموں اپنی کا جیسے کہ میں اکرام کرتا ہوں اپنی ماموں کا بدل لفظ فلیرنی کی ف ح کہا ابن حجر نے کہ یہ تصحیف ہے
کہتا ہوں میں بلکہ یہ تحریف ہی

## الفصل الثالث فصل تیسری

عن قيس بن ابي حازم قال سمعت سعد بن ابي وقاص
يقول اني لاول رجل من العرب رمى بسهم في سبيل الله ورأيتنا نغزو مع رسول الله صلى الله عليه وسلم وما لنا
طعام الا الحبلة وورق السمر وان كان احدنا ليضع كما تضع الشاة ما له خلط ثم اصبحت بنو اسد تعزرني
على الاسلام لقد خبت اذا وضل عملي وكانوا وشوا به الى عمر وقالوا لا يحسن
يصلي متفق عليه روایت ہی قیس بن ابی حازم تابعی سے کہ کہا سنا میں نے سعد بن ابی وقاص سے کہتے تھے تحقیق میں اول آدمی ہوں عرب
میں سے کہ پھینکا تیر راہ خدا میں اور دیکھا میں نے اپنے تئیں اور اور اصحاب پیغمبر خدا کو کہ جہاد کرتے تھے ہم ساتھ ہو کر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور نہیں تھی ہمارے لیے
کچھ خوراک مگر پھل کیکر کی کہ مشابہ لوبیا کی ہوتا ہے اور پتے کیکر کی اور تحقیق ایک ہمارا پاخانہ پھرتا تھا جیسے بکریاں پاخانہ کرتی ہیں یعنی مینگنیاں خشکی سے ہوتا تھا
کی وہ حالیکہ نہیں تھا واسطے اوسکی آمیزش یعنی اجزا اوسکی بعضے بعضے سے ملتے نہیں تھے بسبب خشکی کی پھر ہو گئی بنو اسد کہ نام ہے ایک قبیلہ کا [illegible]
کرتے ہیں مجھکو اسلام پر ف ع یعنی نماز پر [illegible] کہ نماز ستون ہی اسلام کا [illegible] اور مراد یہ ہے کہ وہ اور سکھاتی ہیں مجھکو اور تعلیم کرتی ہیں مجھکو
نماز [illegible] ہیں مجھکو یہ کہ اچھی نہیں پڑھتا ہوں میں نماز ترجمہ البتہ تحقیق نا امید ہوا میں اوس وقت یعنی جبکہ اچھی نہ پڑھی میں نے نماز اور محتاج ہوا بنی اسد کی تعلیم کا
اور گم ہوا عمل میرا یعنی تمام طاعات اور مجاہدہ میرے اور سبقت میری اسلام میں اور ثابت قدمی میری دین میں اور تھی بنو اسد کہ چغل خوری اور شکایت کی تھی سعد
بن ابی وقاص کے نزدیک عمر رض کی یعنی جبکہ عامل کیا تھا اونکو حضرت عمر نے کوفہ کا اون ایام میں وہ اونکی شکایت کرتے تھے [illegible] اور کہا تھا کہ نہیں
اچھی طرح پڑھتے نماز نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف ح یعنی [illegible] ارکان [illegible] نماز کی اچھی طرح نہیں ادا کرتے اور رعایت اوسکی احوال کے نہیں کرتے

کہا اوسکو فقرا نے کہ لیے پہر جبکہ صبح کی نماز پڑھی پہنچا رسول خدا صلعم کی اوتری جبرئیل اور کہا اے محمد اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ کہہ میری طرف سے عبدالرحمن کو سلام
اور قبول کر اوس سے فرد پہر بہیر دے اوسکو اور کہا گیا اونکے لیے کہ تحقیق قبول کیا اللہ نے صدقہ تیرا اور وہ وکیل اللہ کا ہے اور وکیل رسول کا ہے کیا اختیار
چاہے کرے اپنی مال میں جو کچہہ چاہے اور تصرف کرے اوسمیں جیسیکہ تصرف کرتا تہا پہلے اوسکی اور نہیں حساب ہے اوسپر اور بشارت دی اوسکو جنت کی اور
آیا ہے کہ تیس ہزار بردی اونہوں نے آزاد کیے اور بعد وفات کی چار بیبیاں چہوڑیں تہیں اور ہر بیبی کی حصہ میں آیا ہے اسی ہزار درہم سے آئے اور بعضی
روایت میں آیا ہے کہ انکی میراث سولہ سہام پر تقسیم ہوئی پس پہنچی ہر بیبی کی حصہ میں دو دو لاکہ درہم **وَعَنْ** اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لِاَزْوَاجِهِ اِنَّ الَّذِيْ يَحْنُوْ عَلَيْكُنَّ بَعْدِيْ هُوَ الصَّادِقُ الْبَارُّ اَللّٰهُمَّ اسْقِ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ مِنْ
سَلْسَبِيْلِ الْجَنَّةِ رَوَاهُ اَحْمَدُ اور روایت ہے ام سلمہ سے کہا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تہے واسطے بیبیوں اپنی کی
کہ تحقیق وہ شخص کہ دیوے تمکو ساتہ احسان اپنی کے یعنی سخاوت کرے تمپر خرچ کرے تمپر بعد وفات میری کی وہ ہی صادق الایمان صاحب احسان ہے الٰہی
پلا عبدالرحمن بن عوف کو چشمہ بہشت سے نقل کی یہ احمد نے **ف** ظاہر ہے کہ یہ کلام ام سلمہ کا ہو جیسیکہ پہلی حدیث میں حاشیہ میں مذکور ہوا اور بعضوں
نے کہا کہ یہ کلام حضرت کا ہے اسلیے کہ حضرت نے جانا تہا کہ عبدالرحمن رضی اللہ عنہ سے احسان نسبت ازواج مطہرات کی وجود میں آویگا اور اسمیں معجزہ
آنحضرت کا ہے **وَعَنْ** حُذَيْفَةَ قَالَ جَاءَ اَهْلُ نَجْرَانَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ابْعَثْ اِلَيْنَا رَجُلًا اَمِيْنًا فَقَالَ
لَاَبْعَثَنَّ اِلَيْكُمْ رَجُلًا اَمِيْنًا حَقَّ اَمِيْنٍ فَاسْتَشْرَفَ لَهَا النَّاسُ قَالَ فَبَعَثَ اَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ الْجَرَّاحِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
اور روایت ہے حذیفہ بن الیمان سے کہ صحابہ سے ہیں اور صاحب سر آنحضرت کے کہا آئے اہل نجران رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس **ف** نجران
ساتہ زبر نون اور جزم جیم کے نام ایک موضع کا ہے یمن میں کہ دسویں سال میں فتح ہوا اور نہایہ میں ہے کہ وہ موضع ہے درمیان حجاز اور شام کے
ترجمہ پس کہا اونہوں نے یا رسول اللہ بہیج طرف ہماری ایک شخص امانتدار کہ ہماری حق میں خیانت نکرے تاکہ ہو امیر یا قاضی پس فرمایا آنحضرت نے
کہ البتہ بہیجونگا میں طرف تمہاری ایک شخص امانتدار لائق اوسکی کہ کہا جاوے اوسکو امانتدار پس منتظر و متوقع ہوئے واسطے امارت کے لوگ **ف** یعنی کہ
دیکہیں کس منصب کرنے سے شرف و ممتاز ہوتا ہے اور یہ بات اونکو بطور حرص حاصل کرنی صفت امانت کی تہی نہ واسطے لینے امارت کی ترجمہ کہا حذیفہ نے پس
بہیجا آنحضرت نے ابا عبیدہ بن الجراح کو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے **وَعَنْ** عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَنْ نُؤَمِّرُ بَعْدَكَ
قَالَ اِنْ تُؤَمِّرُوْا اَبَا بَكْرٍ تَجِدُوْهُ اَمِيْنًا زَاهِدًا فِي الدُّنْيَا رَاغِبًا فِي الْاٰخِرَةِ وَاِنْ تُؤَمِّرُوْا عُمَرَ تَجِدُوْهُ قَوِيًّا اَمِيْنًا لَا يَخَافُ فِي اللّٰهِ لَوْمَةَ
لَائِمٍ وَاِنْ تُؤَمِّرُوْا عَلِيًّا وَلَا اَرَاكُمْ فَاعِلِيْنَ تَجِدُوْهُ هَادِيًا مَهْدِيًّا يَاْخُذُ بِكُمُ الطَّرِيْقَ الْمُسْتَقِيْمَ
رَوَاهُ اَحْمَدُ اور روایت ہے علی رضی اللہ عنہ سے کہا عرض کیا گیا آنحضرت سے کہ یا رسول اللہ کسکو امیر کریں ہم اپنے پر بعد وفات آپکی فرمایا
آنحضرت نے کہ اگر امیر کروگے تم بعد میری ابوبکر کو پاؤگے تم اوسکو امانتدار یعنی حقوق میں اپنی نہیں حکم کریگا مگر ساتہ عدل کے بے رغبت دنیا میں راغب
آخرت میں **ف** یعنی آگاہ کرتا ہے طرف اسکی کہ لائق یہ ہے کہ ہو خلیفہ ساتہ اس صفت کی تاکہ تمام ہووے عدل اوسکی اخلاص کہ موجب ہے خلاص کا
اور ایک روایت میں ہے تجدوہ مسلما امینا اور ایک روایت میں ہے تجدوہ قویا فی امر اللہ ضعیفا فی نفسہ یعنی پاؤگے اوسکو قوی بیچ امر خدا کے
ضعیف اپنی نفس کی حق میں ترجمہ اور اگر امیر کروگے تم عمر کو پاؤگے تم اوسکو قوی اوٹہانے والا بوجہ امارت کا امین یعنی نہیں سرزد ہوگی اوس سے خیانت
ڈرتا ہے بیچ جاری کرنی احکام دین خدا کی ملامت کسی ملامت کرنیوالی کی **ف** یعنی رعایت نہیں کرتا کسیکی دین میں اپنی قوت سے یہاں تک کہ وہ غصہ نہیں
جب شروع کرتے ہیں کوئی کام اپنی کاموں میں سے تو نہیں ڈرتے ہیں اسکا کسی منکر کی جو وہ کام کسی جاہل کا ہے یا اور نہیں ڈرتا ہے اونکو قول کسی قائل کا —

اور نہ اعتراض کسی معترض کا اور نہ ملامت کسی ملامت کرنیوالی کی ایک یہ ہے کہ پیچھے نیچا دو عبادت میں اور ستر چاہیے اسپر کہ مگی تم علی کو حال آنکہ تحقیق میں
نہیں گمان کرتا ہوں تمکو کرنیوالے یعنی امیر اونکو یا خلاف حال خلافت اونکی پاؤگی اوسکو راہ راست کہا نیوالے یعنی مرشد کامل راہ راست پاتیوالا کامل کریگا
اور لیجاویگا تمکو راہ راست کو نقل کی یہہ حدیث **ف** ع یعنی یہہ امر بسبب ہماری طرف سے ہی ہے اسلیے کہ تم لوگ میں مجتہد حق کو پہنچے والی اجتہاد میں ہیں جمہور
ہوتی تم مگر حق صرف پر اور اس حدیث میں ذکر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا نہیں ہے اور بعضوں نے کہا کہ شاید آنحضرت نے ذکر کیا ہوا اور راوی بھول گیا ہوا اور بعضے
نے کہا کہ ابو بکر کی پہلے کر کر میں اشارہ ہی طرف مقدم ہونے اونکی اور نہیں ذکر کیا عثمان کو صریحا لیکن ان تولّوا کہنے میں اشارہ ہی طرف اوسکی کہ وہ مقدم
ہیں حضرت علی پر اور ممکن ہے یہہ کہا جاوے کہ معنی ان تولّوا فاعلین کے یہہ ہیں کہ میں نہیں گمان کرتا ہوں کہ تم امیر کروگے علی کو پہلے سب سے اسلیے کہ میں جانتا ہوں
قضا و قدر الہی ہے کہ عمر علی کی بہت دراز ہے اور مذکورین کی عمر و نسبی پس اگر وہ مقدم کیے جاویں تو فوت ہوا اور اونکی خلافت باوجود اسکی مقدر اونکی بھی
خلافت پس یقین ہے کہ علی کو تم سب سے پہلے نہیں کروگے پس ظن یہاں معنی یقین کے ہی انتہی اور حضرت شیخ نے لکھا ہے کہ اس حدیث میں دلیل ہی اسپر کہ آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے تخصیص تعیین نہیں کی کسیکے خلافت پر اور ظاہر یہہ معلوم ہوتا ہے کہ مراد ساتھ امیر کرنے کی امیر کرنا بعد آنحضرت کی ہو بیواسطہ **وَعَنْهُ قَالَ قَالَ**
**رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَحِمَ اللّٰهُ اَبَا بَكْرٍ زَوَّجَنِيْ اِبْنَتَهٗ وَحَمَلَنِيْ اِلٰى دَارِ الْهِجْرَةِ وَصَحِبَنِيْ فِي الْغَارِ وَاَعْتَقَ بِلَالًا**
**مِنْ مَالِهٖ رَحِمَ اللّٰهُ عُمَرَ يَقُوْلُ الْحَقَّ وَاِنْ كَانَ مُرًّا تَرَكَهُ الْحَقُّ وَمَالَهٗ مِنْ صَدِيْقٍ رَحِمَ اللّٰهُ عُثْمَانَ**
**يَسْتَحْيِيْ مِنْهُ الْمَلٰٓئِكَةُ رَحِمَ اللّٰهُ عَلِيًّا اَللّٰهُمَّ اَدِرِ الْحَقَّ مَعَهٗ حَيْثُ دَارَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا**
**حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ** اور یہہ بھی حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے رحمت کرے اللہ ابو بکر کو کہ نکاح کر دیا مجھسے
اپنی بیٹی کا اور سوار کر لایا مجکو اونٹنی پر طرف دار ہجرت کی **ف** ح یعنی مدینہ کی آیا ہی کہ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے دو اونٹنیاں پال کر اور تیار کر کر رکھہ چھوڑی تہیں یا
کہ تو کب حکم ہجرت کا ہو پس ایک اونٹنی آنحضرت کی پاس لائے اور کہا یا رسول اللہ اسکو قبول کیجئے اور سوار ہوجیے فرمایا آنحضرت نے کہ میں سوار نہیں ہونگا
مگر یہہ کہ بیچو تو میرے ہاتھہ اور بدون اسکی قبول نہیں کرونگا میں پس آئے ہیں سو وہ سہم کہ وہ اونٹنی آنحضرت نے خریدی قرض اونکو ترجمہ ساتھہ ہا میری غار میں
یعنی وقت ہجرت کے اور آزاد کیا بلال کو اپنی مال سے یعنی اور کیا اونکو خادم آنحضرت کا رحمت کری اللہ عمر کو کہتا ہی صرف حق اگرچہ تلخ لگی کسیکو کر دیا اوسکو حق گوئی
نے اس حال میں کہ نہیں دوستی اوسکی کوئی دوست **ف** ح یعنی وہ دوست کہ ہو دوستی اوسکی واسطے مراعات اور رعایت کے نہ مطلق دوست کیونکہ اوسمیں تو کچھ
شک ہی نہیں کہ صدیق اکبر دوست جانی تہی اونکی ترجمہ رحمت کری اللہ تعالیٰ عثمان کو حیا کرتی ہیں اوس سے فرشتے رحمت کری خدا تعالیٰ علی کو خداوندا پہیر حق
کو ساتھہ علی کی جدہر کہ پہری علی **ف** ح یہہ حدیث موافق اوس حدیث کی ہے کہ سیوطی نے جمع الجوامع میں ذکر کی ہی القرآن مع علی وعلی مع القرآن
یعنی قرآن ساتھہ علی کی ہے اور علی ساتھہ قرآن کے ترجمہ نقل کی یہہ ترمذی نے اور کہا کہ یہہ حدیث غریب ہے **بَابُ مَنَاقِبِ اَهْلِ بَيْتِ النَّبِيِّ**
**صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ** یہہ باب ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی گہروالوں کی تعریف میں جاننا چاہیے کہ اطلاق اہل بیت کا کتنی ہی معانی پر
آیا ہی ایک تو وہ کہ اونپر زکوٰۃ لینی حرام ہی اور وہ بنی ہاشم ہیں اور بیچ انکی داخل ہیں آل عباس اور آل علی اور آل جعفر اور آل عقیل کہ راضی ہو اللہ اون سے
اور کبھی بمعنی اہل و عیال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی آیا ہی کہ داخل ہیں انمیں ازواج مطہرات بھی اور نکالدینا آنحضرت کی بیبیوں کا اہل بیت میں سے
مکابرہ ہی اور مخالفت ہی سوق اس آیہ کریمہ کی **اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيْرًا** اسلیے کہ خطاب انہیں
کے ساتھہ ہے اول آیہ میں اور آخر آیہ میں پس نکالنا انکا اس مضمون سے کہ درمیان میں واقع ہوا ہی نکالدینا ہی کلام کو اتساق و انتظام سے امام محمد
فخرالدین رازی نے کہا کہ یہہ آیہ شامل ہی آنحضرت کی بیبیوں کو اسلیے کہ سیاق آیہ پکار رہا ہی سیکو پس نکالنا اونکا اوس سے اور مخصوص کرنا ساتھہ غیر اونکی کے صحیح نہوگا

اور تمہاری ذاتوں کو پہر مباہلہ کریں ہم پس گردانیں ہم لعنت خدا کی جہوٹوں پر ہم ہوں یا تم انتہی پس نکلی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم اپنی گود میں لیے ہوئے
حسن اور حسین کو کہ چہوٹے تہے اون دونوں اور فاطمہ تہیں پیچہے آنحضرت کی اور علی پیچہے فاطمہ کی اور حکم کیا آنحضرت نے اونکو کہ جب میں دعا کروں تو تم
آمین کہنا پس جب پیشوای ترسایوں نے اونکو دیکہا تو کہا اپنی قوم سے ڈرا کر میں دیکہتا ہوں ان مونہوں کو کہ اگر خدا سے درخواست کریں کہ پہاڑ کو اوسکے
جگہہ سے اکہیڑ دے تو اوکہیڑ دے دیکہا چاہیے کہ کیا انوار تجلی اوس وقت اونکی مونہوں پر چمکتی تہی کہ کافر بیگانہ نے اوسکو دریافت کیا اور از خود رفتہ ہوا
محب یگانہ کا کہ اوس نور سے آشنا ہی کیا حال ہوگا پس کہا اوس ترسائی کہ زنہار مباہلہ نہ کرنا ساتہہ انکی ورنہ ہلاک ہو جاؤگی اور جڑ سے اوکہڑ جاؤگی
پس جبرا قہرا فرمان برداری کی اور جزیہ قبول کیا اور چونکہ مناسبت معنوی باطن میں نہ رکہتی تہی مسلمان نہ ہوئی فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اگر
مباہلہ کرتی وہ مسخ کیے جاتی بصورت بندروں اور سوروں کی اور آگ ہو جاتا اونپر تمام جنگل اور جڑ سے اوکہیڑی جاتی اور جل جاتی ساتہہ پرندونکے
کہ درختوں پر ہیں وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَدَاةً وَعَلَيْهِ مِرْطٌ مُرَحَّلٌ مِنْ شَعْرٍ أَسْوَدَ فَجَاءَ الْحَسَنُ بْنُ
عَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَأَدْخَلَهُ ثُمَّ جَاءَ الْحُسَيْنُ فَدَخَلَ مَعَهُ ثُمَّ جَاءَتْ فَاطِمَةُ فَأَدْخَلَهَا ثُمَّ جَاءَ عَلِيٌّ فَأَدْخَلَهُ
ثُمَّ قَالَ إِنَّمَا يُرِيدُ اللهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے
عائشہ سے کہ کہا باہر نکلی نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک صبح میں اس حال میں کہ آنحضرت پر ایک کملی تہی نقشدار سیاہ بالوں سے پس آئی حسن بن علی پس داخل کیا آنحضرت
نے اونکو یعنی کملی میں پہر آئے امام حسین پس داخل ہوئی امام حسن کی ہمراہ میں فاطمہ پس داخل کیا آنحضرت نے فاطمہ کو پہر آئی علی پس داخل کیا
اونکو پہر پڑہی یہہ آیت نہیں چاہتا ہی خدا تعالی مگر یہہ کہ دور کری تمسے گناہونکی پلیدی ای اہل بیت نبوت اور پاک کری تمکو پاک کرنا نقل کی یہہ مسلم نے
ف ع اسمیں دلیل ہے اسپر کہ بیبیاں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ہیں اونکی اہل بیت میں سے ہیں بلکہ اسکی پہلی ہی ذکر بیبیوں کا ہی کہ فرمایا یا نساء النبی
لستن کاحد من النساء اور بعد بہی انکا ذکر ہی کہ فرمایا واذکرن ما یتلی فی بیوتکن پس ضمیر جمع مذکر کی عنکم الرجس میں یا تو تعظیم کی لیے ہی یا واسطے غلبہ مردون
اہل بیت کی جیسیکہ سمجہی جاتی ہی یہہ بات حدیث سے اور پاک کری تمکو یعنی اور وہ ہوئیں ساتہہ پلیدیونکی اور میلونکی کہ مبتلا ہوتی ہیں اوسمیں اکثر
لوگ وَعَنِ الْبَرَاءِ قَالَ لَمَّا تُوُفِّيَ إِبْرَاهِيمُ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لَهُ مُرْضِعًا فِي الْجَنَّةِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ
اور روایت ہی براء بن عازب سے کہ صحابی مشہور ہیں کہا جسوقت کہ وفات پائی ابراہیم بیٹے آنحضرت کی نے کہ ماریہ قبطیہ سے تہے فرمایا رسول خدا صلعم
نے کہ تحقیق اسکی لیے دودہ پلانیوالی ہی بہشت میں نقل کی یہہ بخاری نے ف ح ع یعنی اوسکو بہشت میں داخل کیا دودہ پلانیوالی اوسکی لیے مقرر ہے
اور انہوں نے مدت شیرخوارگی میں وفات پائی تہی اور بعضوں نے تاویل کیا دودہ پلانیکی تمام کرنیکو ساتہہ تمام کرنے حقتعالی کی لذت جنت اور نعمتوں
اوسکی کی اونکی لیے گویا کہ بجای دودہ پلانیکی ہی لیکن ارتکاب مجاز کا بغیر ضرورت جائز ہی باوجود امکان حقیقت کے اور لفظ مرضع ساتہہ پیش میم اور زیر ضاد کی ہی یعنی
دایہ کہ پورے کرے رضاعت اونکی اور ایک نسخہ صحیح میں ساتہہ زبر میم اور ضاد کی ہی یعنی جگہہ دودہ پلانیکی کامل کی جنت میں یا مصدر ہے یعنی دودہ پلانیکی اور اسمیں دلیل
ظاہر ہے اسپر کہ صاحب کمال اہل سے ہیں جنت میں فی الحال بعد انتقال کے اور دلیل ہے اسپر کہ جنت موعود کی گئی پیدا ہو چکی ہی اور موجود ہے وَعَنْ عَائِشَةَ
قَالَتْ كُنَّا أَزْوَاجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَهُ فَأَقْبَلَتْ فَاطِمَةُ مَا تَخْفَى مِشْيَتُهَا مِنْ مِشْيَةِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَلَمَّا رَآهَا قَالَ مَرْحَبًا بِابْنَتِي ثُمَّ أَجْلَسَهَا ثُمَّ سَارَّهَا فَبَكَتْ بُكَاءً شَدِيدًا فَلَمَّا رَأَى حُزْنَهَا سَارَّهَا الثَّانِيَةَ فَإِذَا هِيَ تَضْحَكُ
فَلَمَّا قَامَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَلْتُهَا عَمَّا سَارَّكِ قَالَتْ مَا كُنْتُ لِأُفْشِيَ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِرَّهُ فَلَمَّا تُوُفِّيَ
قُلْتُ عَزَمْتُ عَلَيْكِ مِنَ الْحَقِّ لَمَّا أَخْبَرْتِنِي قَالَتْ أَمَّا الْآنَ فَنَعَمْ أَمَّا حِينَ سَارَّنِي فِي الْأَمْرِ الْأَوَّلِ فَإِنَّهُ أَخْبَرَنِي أَنَّ جِبْرِيلَ

کان

كَانَ يُعَارِضُنِي الْقُرْاٰنَ كُلَّ سَنَةٍ مَرَّةً وَاِنَّهٗ عَارَضَنِي بِهِ الْعَامَ مَرَّتَيْنِ وَلَا اُرَى الْاَجَلَ اِلَّا قَدِ اقْتَرَبَ فَاتَّقِي اللّٰهَ وَ
اَصْبِرِي فَاِنِّي نِعْمَ السَّلَفُ اَنَا لَكِ فَبَكَيْتُ فَلَمَّا رَاٰى جَزَعِي سَارَّنِي الثَّانِيَةَ قَالَ يَا فَاطِمَةُ اَلَا تَرْضَيْنَ
اَنْ تَكُوْنِيْ سَيِّدَةَ نِسَاءِ اَهْلِ الْجَنَّةِ اَوْ نِسَاءِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَفِي رِوَايَةٍ فَسَارَّنِي فَاَخْبَرَنِي اَنَّهٗ يُقْبَضُ
فِي وَجَعِهٖ فَبَكَيْتُ ثُمَّ سَارَّنِي فَاَخْبَرَنِي اَنِّي اَوَّلُ اَهْلِ بَيْتِهٖ اَتْبَعُهٗ فَضَحِكْتُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی عائشہ
سے کہ کہا تہین ہم کہ بیبیان پیغمبر خدا کی ہین ہم نزدیک آنحضرت کے بیٹھی ہوئین پس آئین فاطمہ رض یعنی آنحضرت کی مرض الموت کی قریب یا مرض الموت مین نہین چہپتی تہی
ہیئت اور روش چال فاطمہ کے ہیئت و روش چال پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی سی ف ع یعنی کچہہ بہی جیسیکہ ایک روایت مین لفظ شیئا کا آیا ہی یعنی امتیاز
نہو سکتا تہا انکی اور حضرت کی چال مین دونو صاحب ایک ہی طرح چلتی تہی ترجمہ پس جبکہ دیکہا آنحضرت نی فاطمہ کو فرمایا فراخی و کشادگی ہو تجہی پہر بیٹہا کر
بٹہایا آنحضرت نی فاطمہ کو ف ع یعنی حکم کیا اونکو بیٹہنیکا پاس اپنی اور ایک روایت مین آیا ہی عن یمینہ او عن شمالہ یعنی داہنی طرف بٹہایا یا بائین طرف
ترجمہ پہر بات کی اونسی چپکی سی پس روئین فاطمہ رونا شدت سی پس جبکہ دیکہی آنحضرت نے بہت غمگینی فاطمہ کی کچہہ چپکی سی کہا اونسی دوسری بار پس لگی کہا
وہ ہنسنی لگین پس جبکہ اوٹہی پیغمبر خدا اپنی اوس مجلس سے طہارت و نماز کی لیے پوچہا مینی فاطمہ سی اور کہا مینی کیا سرگوشی کی آنحضرت نی تمسی کہا فاطمہ رض نہین تہی مین
کہ پراگندہ اور ظاہر کرون بہید آنحضرت کا ف ح یعنی جو چیز اونہون نے چہپائی ہین اوسکو کیونکہ ظاہر کرون اہلی کہ وہ اگر چاہتی ظاہر کرنا اوسکا تو نہ چہپاتی
اوسکو اور اوس سے معلوم ہوا کہ مستحب ہے چہپانا بہید بڑون اور دوستونکا اعتبار سے ترجمہ پس جب وفات ہوئی آنحضرت کی کہا مینی یعنی فاطمہ رض سے قسم دیتی ہون
تجکو ساتہہ اوس حق کی کہ واسطی میری ہی اوپر تمہاری کہ وہ حق مادری ہی یا اخوت یا محبت نہین طلب کرتی ہون تمسی مگر یہہ کہ خبر دو تم مجکو اوس چیز کی کہ چپکی سی کہی تہی تجسی
آنحضرت نی کہا فاطمہ نے اب ہان پس آنحضرت اس عالم سے گئی پس ہان کہتی ہون مین اور تفصیل اوسکی یہہ ہے اسپر جسوقت چپکی سی کہا آنحضرت نے مجسے اول بار مین
پس تحقیق آنحضرت نے خبر دی مجکو کہ جبرئیل دور کرتے تہی مجسی قرآن کا ہر برس مین ایکبار یعنی رمضان مین اور تحقیق جبرئیل نے دور کیا قرآنکا اس سال مین مجسی دو بار ف
ع یعنی جتنا قرآن نازل ہوتا تہا ہر برس وہ رمضان مین اوس سبکا دور کرتی تہی یاد داشت کے لیے تاکہ ظاہر ہو جاوی ناسخ منسوخ دور بتلا دیا اسمین اشارہ ہے
طرف استحباب دور کی اور یہہ بہی اشارہ ہی کہ یہہ حدیث آنحضرت نی اپنی عمر کی اخیر رمضان کی بعد فرمائی ترجمہ اور نہین گمان کرتا ہون مین اجل کو مگر یہہ کہ تحقیق
نزدیک پہنچی ف ح اہلی کہ دوبارہ دور کرنا برخلاف معتاد کی مشعر ہی اوپر وصیت کرنیکی ساتہہ حفظ قرآن کی اور یاد کرنی احکام اوسکی کی تاکامل ہو اجر کا
اور تمام ہو نعمت ترجمہ پس تقوی کر ای فاطمہ یعنی مداومت کر تقوی پر یا زیادہ کر اوسکو جہانتک کہ ہو سکی اور صبر کر یعنی طاقت پر اور مصیبت اور بلاؤن پر
خصوصا میری مفارقت پر پس تحقیق مین اچہا پیشرو ہون واسطی تیری یعنی علی الخصوص پس جب آنحضرت نی خبر دی اپنی وفات کی تو روئی مین جب دیکہی آنحضرت نے
بیصبری میری تو سرگوشی کی مجسی دوسری بار فرمایا ای فاطمہ راضی نہین ہے تو کہ ہووے تو بہترین عورتونکی بہشت کے عورتون مومنین سے یعنی تمام عورتون سے یعنی تمام عورتون
بہتر ہووے تو یا خاص اس امت کے عورتون سی یا فرمایا ہووے تو عالمین کے عورتونکی سردار یعنی پس تنگ دست ہی اور نہ راضی ہوئی اور شاکر ہوئی کہ مجکو یہہ مرتبہ دیا اور ایک روایت مین آیا ہی
کہا فاطمہ نے پس سرگوشی کی آنحضرت نے مجسے پس خبر دی مجکو کہ وفات پاوینگی اس بیماری مین پس روئی مین پہر سرگوشی کی آنحضرت نے مجسی پس خبر دی مجکو کہ مین اول اہل بیت
اونکی سے ہون کہ اونکی پیچہی جاونگی مین ف یعنی بعد اونکی جلدی اس عالم سے جاونگی مین پس ہنسی مین جاننا چاہئی کہ یہہ حدیث دلالت کرتی ہی اوپر فضیلت فاطمہ رض کی تمام مومن
عورتونپر حتی کہ مریم اور خدیجہ اور عائشہ رض سے بہی اسیطرح کہا ہی سیوطی نے اور بعضی حدیثون مین مریم بنت عمران کو عموم نساء سے کہ زہرا رضی اللہ عنہا کو اونپر فضیلت
دی ہی مستثنی کیا ہی اور ایک حدیث مین آیا ہی کہ مثل فاطمہ کی اس امت مین مثل مریم کی ہی بیچ قوم اپنی کی یعنی فاضلہ غیر اپنی یعنی اور ہو سکتا ہی کہ اختلاف
ان خبرونکا اس سبب سی ہو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بتدریج اطلاع ہوئی ہو اور فضیلت فاطمہ کی ساتہہ وحی کی اور اعلام پروردگار کی تو آخر کو عموم فضل

انکا تمام عالم کی عورتوں پر ثابت ہوا واللہ اعلم اور بعضے علما عائشہ کو فضیلت دیتے ہیں فاطمہ پر بسبب اسکے کہ عائشہ پیغمبر کے ساتھ بہشت میں ہونگی اور فاطمہ علی کے
ساتھ اور اسمیں شبہہ نہیں کہ مقام اور مکان پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا اعلی اور اشرف ہوگا مقام علی سے لیکن حدیث میں واقع ہوا ہے کہ آنحضرت نے فاطمہ کو خطاب کیا
کہ میں اور تو اور علی اور حسن اور حسین ایک مکان اور ایک مقام میں ہونگے اور یہہ بھی کہتے ہیں کہ عائشہ مجتہدہ تہیں خلفاء اربعہ کی زمانہ میں فتوی دیتی تہیں اور
اجتہاد کرتی تہیں اور سیوطی نے فتاوی میں کہا ہے کہ یہاں تین مذہب ہیں صحیح تر مذہب یہہ ہے کہ فاطمہ افضل ہیں عائشہ سے اور بعضے کہتے ہیں کہ برابر ہیں فاطمہ اور عائشہ
اور بعضے توقف میں ہیں اور استروشنی حنفیہ میں سے اور بعضے شافعیہ توقف کیطرف گئے ہیں جب امام مالک سے پوچھا تو انہوں نے کہا کہ فاطمہ پیغمبر کے
گوشت کا ٹکڑا ہیں اور میں فضیلت نہیں دیتا ہوں کسیکو رسول اللہ کے گوشت کے ٹکڑے پر اور امام سبکی نے فرمایا ہے کہ جو کچھ کہ مختار ہمارا اور دین ہمارا ہے یہہ ہے کہ فاطمہ
افضل ہیں پھر اونکی ماں خدیجہ بعد اونکی عائشہ رضی اللہ عنہن اجمعین اور خدیجہ اور عائشہ میں اختلاف رکہتے ہیں اور حق یہہ ہے کہ حیثیتیں مختلف ہیں
اور یعنی فضیلت بمعنی کثرت ثواب کی مراد رکہتے ہیں کہ علماء نے اعتبار کیا ہے ولیکن کوئی بحسب شرف ذات اور طہارت طینت اور پاکی جوہر کی فاطمہ کی
اور حسن اور حسین کو نہیں پہنچتا واللہ اعلم کہا مولف نے کہ یہہ فاطمہ کبری بیٹی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور ماں انکی خدیجہ ہیں اور یہہ آنحضرت کی سب بیٹیوں میں
چہوٹی بیٹی ہیں بموجب ایک قول کی اور یہہ سردار ہیں تمام عالم کی عورتوں کی نکاح کیا اونسے علی بن ابیطالب نے سنہ دوسرے ہجری میں رمضان کے مہینہ میں اور بنا کیا
انپر یعنی شب زفاف ہوا انسے ذیحجہ میں پس جنیں اونسے حسن اور حسین اور محسن اور زینب اور ام کلثوم اور رقیہ اور مریں مدینہ میں آنحضرت کی وفات کے چھ مہینے
بعد اور بعضوں نے کہا تین مہینے بعد پہچانا میں کہ عمر اونکی اٹھائیس برس کی تہی اور غسل دیا اونکو علی نے اور نماز پڑہی اونپر اور دفن کی گئیں رات کو اور روایت
کیں اونسے صحابیں علی نے اور اولاد اونکی بیٹوں حسن اور حسین نے اور جماعت نے سوا انکی کہا عائشہ نے کہ نہیں دیکہا میں نے کسیکو ہرگز صادق زیادہ فاطمہ سے سوا
باپ اونکے کے ترجمہ نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے وَعَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَيْہِ وَسَلَّمَ قَالَ فَاطِمَةُ
بَضْعَةٌ مِّنِّیْ فَمَنْ اَغْضَبَهَا اَغْضَبَنِیْ وَفِیْ رِوَايَةٍ يُرِيْبُنِیْ مَا اَرَابَهَا وَيُؤْذِيْنِیْ مَا اٰذَاهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے مسور بن مخرمہ سے
کہ تحقیق پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ فاطمہ میری گوشت کا ٹکڑا ہے ف ع ح یعنی وہ جزو ہیں مجہسے اور کیا خوب کہا ہے امام مالک نے ولا افضل
احدا علی بضعة رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترجمہ پس جسنے غصہ میں ڈالا اوسکو پس گویا کہ غصہ میں ڈالا مجھکو ف ع ح یعنی بسبب شدت اتحاد کے یہہ استعارہ ہے
طرفکی تشبیہ بلیغ ہے پس فہم ہوا دلیل پکڑنا سبکی کا اسپر کہ جسنے برا کہا فاطمہ کو کافر ہوتا ہے لیکن ظاہر یہہ ہے اسطرح کا کلام محمول ہے اوپر کمال اتحاد دو خلط
کے اور اسی قبیل کا ہے قول علیہ السلام کا کہ جسنے ایذا دی مسلمانکو پس تحقیق ایذا دی مجہکو اور جسنے ایذا دی مجہکو پس تحقیق ایذا دی خدا کو روایت کی یہہ ابن عساکر نے
علی سے اور اسی قبیل کی یہہ حدیث ہے کہ جسنے دوست رکہا انصار کو پس تحقیق دوست رکہا اوسکو اللہ نے اور جسنے دشمن رکہا انصار کو دشمن رکہا
اوسکو اللہ نے اور اسی قبیل کی ہے یہہ حدیث کہ دوست رکہنا قریش کا ایمان ہے اور دشمن رکہنا اونکا کفر ہے اور دوست رکہنا عرب کا ایمان ہے اور دشمن رکہنا
اونکا کفر ہے پس جسنے دوست رکہا عرب کو پس تحقیق دوست رکہا مجہکو اور جسنے دشمن رکہا عرب کو پس تحقیق دشمن رکہا مجہکو ترجمہ اور ایک روایت میں ہے
یعنی موافق قول آنحضرت کی فمن اغضبها زیادہ اوسپر قلق میں ڈالتی ہے مجہکو یعنی ظاہر میں وہ چیز کہ قلق میں ڈالتی ہے فاطمہ کو اور ایذا دیتی ہے مجہکو
یعنی باطن میں وہ چیز کہ ایذا دیتی ہے اوسکو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف ع ح روایتوں میں آیا ہے کہ حارث بن ہشام ابو جہل کے بہائی نے چاہا کہ نکاح کر دے
ابو جہل کی بیٹی کا کہ نام اوسکا عوراء تھا ساتھ علی بن ابیطالب کے اور ایک روایت میں آیا ہے کہ علی نے خواستگاری کی اوسکی اوسکی چچا سے کہ حارث بن ہشام
نام تہا اوسکا اور مشورہ کیا آنحضرت سے آپ نے فرمایا کہ ہرگز اذن نہیں دیتے ہیں اوسکا اور غصہ ہوئے آپ اور یہہ حدیث فرمائی اور کہا میں حرام نہیں کرتا
حلال کو اور حلال نہیں کرتا حرام کو ولیکن ہرگز جمع نہیں ہونگی بیٹی دوست خدا کی اور بیٹی دشمن خدا کی ایک جگہ پس علی نے ترک کیا اور عذر خواہی کی

اور کہا میں ہرگز نہیں کرونگا وہ چیز کہ اسکو ناخوش آوی یا رسول اللہ اور اس حدیث کی بہت طرق ہین اور روایتین سے اس حدیث کا یون آیا ہی کہ کہا مسور نی سنا
مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتی اس حال مین کہ وہ منبر پر تہی یہہ کہ بیٹی ہشام بن مغیرہ کی مجہسی اذن چاہتی ہین مجہسی یہہ کہ نکاح کر دین ابو جہل کی بیٹی کا
علی ابن ابیطالب سے اور نہین اذن دیتا مین پہر نہین اذن دیتا مین مگر یہہ کہ ارادہ کری بیٹا ابوطالب کا یہہ کہ طلاق دیدے بیٹی میری کو اور نکاح کر لی بیٹی اونکی سی پس
سوا اسکی نہین کہ فاطمہ ٹکڑا میرا ہی قلق میں ڈالتی ہی مجہکو الخ اور شرح مسلم مین لکہا ہی کہ اس حدیث سے یہہ معلوم ہوا کہ حرام ہی ایذا دینی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو
بہر حال اور بہر وجہ کر اگرچہ پیدا ہوا ایذا اوس چیز سی کہ ہو اصل اوسکی مباح اور یہہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہی کی خواص سی ہی اور حضرت علی کی نکاح کو آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نی منع فرمایا بسبب دو وجہون کی ایک تو یہہ کہ نکاح اونکا باعث تہا حضرت فاطمہ کی ایذا کا اور اوس سی ایذا پاتی نبی صلی اللہ علیہ وسلم پس ہلاک ہوتے علی آنحضرت کی ایذا سی پس منع فرمایا اوس سی بسبب پوری شفقت کی علی پر اور دوسرا یہہ کہ آنحضرت نی خوف کیا فتنہ کا فاطمہ پر بسبب غیرت کی اور بعضون نے
کہا کہ نہین تہی مراد آنحضرت کی قول سی لا اذن منع کرنا جمع اوسکی سے بلکہ معنی اسکی یہہ ہین کہ آنحضرت نے خبر دی قضاء الہی کی کہ مقدر یہہ ہی کہ دونون نہین
جمع ہونگی اور یحیی بیٹی سعید بن القطان سی منقول ہی کہ کہا ذکر کیا مینی عبد اللہ بن داؤد سی قول نبی کا لا اذن الا ان یحب علی ان یطلق ابنتی و ینکح ابنتہم کہا
ابن داؤد نی کہ حرام کیا اللہ تعالی نی علی پر یہہ کہ نکاح کرین کسی سی فاطمہ پر اونکی حیات مین ساتہہ قول اپنی کی وما اتاکم الرسول فخذوہ وما نہاکم عنہ فانتہوا یعنی
اور جو کچہہ دیوی تمکو رسول پس لیاو اوسکو اور جس چیز سی منع کری تمکو پس باز رہو پس جب فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہین اذن دیتا ہون نہین ہی حلال واسطی علی
کو یہہ کہ نکاح کرین کسی سی فاطمہ پر مگر یہہ کہ اذن دین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور سنا مینی عمر بن داؤد سی کہ کہتی تہی جب فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ فاطمہ
ٹکڑا میرے گوشت کا ہی قلق میں ڈالتی ہی مجہکو وہ چیز کہ قلق مین ڈالتی ہی اوسکو اور ایذا دیتی ہی مجہکو وہ چیز کہ ایذا دیتی ہی اوسکو حرام کیا اللہ نے علی پر یہہ کہ نکاح
کرین فاطمہ پر اور ایذا دین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو ساتہہ قول اپنی کی وما کان لکم ان تؤذوا رسول اللہ یعنی نہیں لائق ہی تمکو یہہ کہ ایذا دو رسول خدا کو نقل کی ہی یہہ
روایت حافظ ابو القاسم دمشقی نی اور جامع مین ہی کہ فرمایا آنحضرت نے فاطمہ مجہسی ہی روک دیتی ہی دل میرا وہ چیز کہ روک دیتی ہی فاطمہ کے دل کو اور کشادہ دل کرتی ہی
مجہکو وہ چیز کہ کشادہ دل کرتی ہی فاطمہ کو اور نسبت منقطع ہو جاوینگی روز قیامت کے سوای نسب میری کی اور سبب میری کی اور سسرال میری کی ہو اور حق مین روایت ہی
کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جبکہ ہوویگا دن قیامت کا پکاریگا پکارنیوالا عرش کی اندر سی یا اہل الجمع نکسوا رؤسکم وغضوا ابصارکم حتی تمر فاطمۃ بنت محمد علی الصراط
فتمر مع سبعین الف جاریۃ من الحور العین کمر البرق یعنی اے اہل حشر جہکا دو تم سر اپنی اور بند کر لو آنکہین اپنی یہانتک کہ گذر جاوی فاطمہ بیٹی محمد کی صراط پر پس گذریگی
ساتہہ ستر ہزار لونڈیون کی حور عین سی مانند گذرنی بجلی کی اور ثوبان سی روایت ہی کہ جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ارادہ سفر کا کرتے تو سب سے ملکر اخیر کو فاطمہ کو
ملتے اور جب آپ سفر سی آتی تو سب سے پہلی فاطمہ کی پاس آتے **وَعَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ قَالَ قَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا فِينَا**
**خَطِيبًا بِمَاءٍ يُدْعَى خُمًّا بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِينَةِ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ وَوَعَظَ وَذَكَّرَ ثُمَّ قَالَ أَمَّا بَعْدُ أَلَا أَيُّهَا النَّاسُ**
**إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ يُوشِكُ أَنْ يَأْتِيَنِي رَسُولُ رَبِّي فَأُجِيبَ وَأَنَا تَارِكٌ فِيكُمُ الثَّقَلَيْنِ أَوَّلُهُمَا كِتَابُ**
**اللّٰهِ فِيهِ الْهُدَى وَالنُّورُ فَخُذُوا بِكِتَابِ اللّٰهِ وَاسْتَمْسِكُوا بِهِ فَحَثَّ عَلَى كِتَابِ اللّٰهِ وَرَغَّبَ**
**فِيهِ ثُمَّ قَالَ وَأَهْلُ بَيْتِي أُذَكِّرُكُمُ اللّٰهَ فِي أَهْلِ بَيْتِي وَفِي رِوَايَةٍ كِتَابُ اللّٰهِ هُوَ حَبْلُ اللّٰهِ مَنِ اتَّبَعَهُ كَانَ عَلَى**
**الْهُدَى وَمَنْ تَرَكَهُ كَانَ عَلَى الضَّلَالَةِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ** اور روایت ہی زید بن ارقم سی کہا اونہون نی کہ کہڑے ہوی رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم ایک روز درمیان ہمارے خطبہ فرمانی ایک پانی پر یعنی ایک موضع مین کہ اوسمین پانی تہا نام کہا جاتا تہا اوس پانی کا اور اوس مکان کا نام غدیر خم
ساتہہ پیش خم اور تشدید میم کی ایک موضع ہی جحفہ مین ترجمہ درمیان مکہ اور مدینہ کی فدع اور پرگنہ ہی اور یہہ تہا وقت مراجعت کرنی آنحضرت کی مکہ سے اور

متوجہ ہوئی اونکی طرف مدینہ کی سال حجۃ الوداع مین تہی اور شیخ نی لکہا ہی کہ غدیر خم کا ذکر بیچ باب مناقب علی مرتضی کی مذکور ہوا عبارت اوسکی
ہی غدیر حوض پانی کا اور خم نام اوس موضع کا ہی اور اس پانی کو خم غدیر کہتی ہین اور یہہ موضع درمیان مکہ و مدینہ کی ہی جحفہ مین کہ نام موضع مشہور کا ہی ترجمہ
پس تعریف کی اللہ کی اور ثنا کی اوسپر اور نصیحت کی لوگونکو یعنی ساتھہ اوس چیز کی کہ نفع دی اونکو اور یاد دلایا اونکو ثواب عذاب خدا تعالی کا اور متنبہ کیا اونکو
نیند غفلت سے پہر فرمایا آنحضرت نی اما بعد حمد و ثنا کی آگاہ ہو ای لوگو نہین ہون مین مگر آدمی مثل تمہاری لیکن نزدیک ہی پہر المستثنی تنبیہ ہی کہ وحی بہیجی جاتی ہی
طرف میری قریب ہی کہ آوی میری پاس بہیجا ہوا پروردگار میری کا ف ع یعنی جبرئیل اور اونکی ساتھہ عزرائیل ہوین یا مراد بہیجی ہوئی سے ملک الموت یعنی عزرائیل کہ
جان لینی کو آوی ترجمہ پس قبول کرون تحمیل امر پروردگار کو ف ع واقع مین قریب تہی اجل آنحضرت کی کیونکہ یہہ واقعہ آخر ذی الحجہ مین تہا بعد پہرنی کی حجۃ الوداع
سے اور رحلت ہوئی آپکی ربیع الاول مین ترجمہ اور مین چہوڑنیوالا ہون درمیان تمہاری دو چیزین بہاری ف ع کہ کتاب اللہ اور اہل بیت
رسول اللہ ہین مجمع مین ہی کہ آگی بیان غریب اونکی ثقل ساتھہ زیر ث کی گرانی اور بوجہہ اور ساتھہ دو زبرون کی اسباب مسافر کا اور حشم اوسکا اور ہر چیز نفیس سے مطرح
ہی قاموس مین اور کہا کہ حدیث مین یہی معنی مراد ہین یعنی چیز نفیس اور بعضو نے کہا کہ ثقلین معنی دو امر عظیم کی ہی کتاب اللہ و اہل بیت کو امر عظیم کہا
بسبب عظیم ہونی قدر اونکی یا اس سبب سے کہ عمل کرنا انپر بہاری ہی اونکی تابعین پر کہ ہر کوئی بوجہ اوسکا نہین اوٹہا سکتا اور جن و انس کو بہی ثقلین کہتی ہین کہ
بوجہہ ہین گویا ہین جیسیکہ جانور پر بوجہ لادتی ہین اور متاع زمین کی ہین کہ انکی سبب سے زمین آباد ہی یا ثقلین کہا اونکو باعتبار نفاست کی اونکی بہ نسبت اور حیوانات
کی اور مشابہت دی گئی ساتھہ اونکی کتاب اللہ والبیت اس بات مین کہ دین سنورتا ہی اور آباد ہوتا ہی بسبب انکی جیسیکہ آباد ہوتی ہی دنیا بسبب ثقلین یعنی
جن و انس کی بعد ازان بیان کیا ثقلین کو فرمایا ترجمہ کہ اول ثقلین کا قرآن ہی کہ اوسمین بیان راہ راست کا ہی کہ دنیا اور آخرت کی سعادت کو پہنچاتا ہی اور
نور ہی ف ع یعنی بیان احکام کا ہی کہ اوس سے راہ حق روشن ہوتی ہی اور آسانی سی منزل مقصود کو پہنچاتا ہی یا نور قلب ہی واسطی استقامت کے
یا سبب ظاہر ہونی نور کا ہی روز قیامت کے اور نور قرآن کی نام رکہتی ہین سی ترجمہ پس پکڑو تم کتاب اللہ کو یعنی استنباط مسایل کرو اوس سی اور یاد کرو اوسکو اور علم
حاصل کرو اوسکا اور چنگل مارو ساتھہ اوسکی ف ع یعنی باعتبار اعتقاد کی یا عمل کی اور حاصل کتاب اللہ سے عمل کرنا ہی احادیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر بسبب
فرمانی حق سبحانہ تعالی کی وما آتاکم الرسول فخذوہ وما نہاکم عنہ فانتہوا یعنی جو کچہہ دیوی تمکو رسول پس لیلو اوسکو اور جس چیز سے منع کری تمکو پس رہو اوس سے
اور فرمایا ومن یطع الرسول فقد اطاع اللہ یعنی اور جو کوئی اطاعت کری رسول کی پس تحقیق اطاعت کی اللہ کی اور فرمایا قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی
یحببکم اللہ یعنی کہہ اگر دوست رکہتی ہو تم اللہ کو پس پیروی کرو میری دوست رکہیگا تمکو اللہ اور ایک روایت مین یہہ جملہ یون آیا ہی فتمسکوا بکتاب اللہ وخذوا بہ
یعنی پس چنگل مارو ساتھہ کتاب اللہ کے اور پکڑو اوسکو ترجمہ پس برانگیختہ کیا آنحضرت نے صحابہ کو اوپر کتاب اللہ کے ف ع یعنی محافظت اوسکی اور رعایت
کرنی الفاظ و معانی اوسکی کی اور عمل کرنی ساتھہ اوسکی ساتھہ جو چیز کی اوسمین ہی ترجمہ اور رغبت دلائی اوسمین ف ع یعنی ذکر کین رغبت دلانیوالی چیزین کہ جو
کوئی پکڑیگا اوسکو اور چنگل ماریگا ساتھہ اوسکی اوسکو درجی حاصل ہونگی پہر ممکن ہی کہ آنحضرت نے ذکر فرمایا ہو ساتھہ عذاب کی بہی واسطی اوسکی کہ ترک کری اوسکا لیکن
آئندہ ذکر نکیا اور ممکن ہی کہ آپنے اقتصار کیا ہو بشارت پر واسطی اشارہ کرنیکی طرف وسعت رحمت اللہ تعالی کی اور طرف اسکی کہ وہ رحمۃ للعالمین ہین اور
امت اونکی امت مرحومہ ہی ترجمہ پہر فرمایا آنحضرت نے اور دوسری چیز بہاری اور نفیس اہل بیت میری ہین یاد دلاتا ہون تمکو خدا کی تئین اور ڈراتا ہون تمکو اوسکی
عذاب سے اوپر قصور کرنے تمہاری کی بیچ حق اہل بیت میری کی ف ع مکرر فرمایا اس جملہ کو واسطی مبالغہ کی اوپر تاکید کی اور بعید نہین ہی کہ مراد ایک سے ہو
آل اونکی اور دوسری سے بیبیان اونکی اسلیے کہ اوپر گذر چکا ہی کہ اہل بیت کا اطلاق دونون پر ہوتا ہی اور ایک روایت مین آیا ہی قالہا ثلاث مرات یعنی فرمایا
اسکو آپنے تین بار ترجمہ ایک روایت مین یعنی بیچ اوسکی کہا کتاب اللہ کی بیچ اون آیا ہی کہ کتاب خدا کی رسی ہی خدا کی ف ع یعنی حبل اللہ

عہد اور امان اور اوس چیز کی ہی کہ پہنچاوی بندہ کو اوسکی رب کیطرف اور وسیلہ ہو اوسکے قرب کا یعنی قرآن عہد اور امان اوسکا ہی اور وسیلہ و ذکر قرب کا جو کوئی ساتھ اوسکے چنگل مارے عذاب الہی سے نڈر ہوا اور پہنچی جناب قرب حق میں اور ترقی کرے مدارج قدس میں پس جو کوئی پیروی کرے کتاب اللہ کی ف ع یعنی ایمان لاوے اوسپر اور یاد کرے اوسکو اور علم حاصل کرے اوسکا اور عمل کرے اوسپر اور اخلاص پیدا کرے تو ہووے وہ راہ راست پر اور جو کوئی چھوڑ دے اوسکو یعنی کسی جہت کی جہات مذکورہ سے یعنی جو کہ اوپر مذکور ہوئیں ہوگا گمراہی پر نقل کی یہہ مسلم نے ف ع پس قرآن مانند رسی کے ہے جیسا کہ رسی ایک ذریعہ ہے وسیلہ ترقی کا ایک جگہ سے سبب ہے تنزل کا تمثیل کی کہ پانی تہا محبوبین کی لیے اور خون تہا محجوبین کی لیے یضل بہ کثیرا ویہدی بہ کثیرا اور فرمایا آنحضرت نے القرآن حجۃ لک او علیک یعنی قرآن دلیل ہوگا تیری نفع کی لیے یا تیری ضرر پر اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے وننزل من القرآن ما ہو شفاء ورحمۃ للمؤمنین ولا یزید الظالمین الا خسارا یعنی اور اوتارتے ہیں ہم قرآن سے وہ چیز کہ وہ شفا ہے اور رحمت ہے مومنوں کے لیے اور نہیں زیادہ کرتا ہے ظالموں کو مگر ٹوٹا اللہم انفعنا [illegible] وارفعنا بالآیات العالیۃ

وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ كَانَ اِذَا سَلَّمَ عَلَى ابْنِ جَعْفَرٍ قَالَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ابْنَ ذِي الْجَنَاحَيْنِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے ابن عمر سے یعنی موقوفا کہ تحقیق وہ تھے جب سلام کرتے عبداللہ بن جعفر بن ابی طالب کو کہتے سلام تجھ پر اے بیٹے صاحب دو بازوؤں کی نقل کی یہہ بخاری نے ف ع ح ذوالجناحین لقب جعفر طیار کا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اونکو بعد شہید ہونیکے غزوہ موتہ میں کہ موتہ شام کی شہروں میں سے ہے مدینہ میں دیکہا کہ دو بازو رکہتا ہے اور ملائکہ کے ساتھ اوڑتا ہے حیرت ہوئی کہ یہہ کیا حال ہے بعد ازان خبر آئی کہ وہ شہید ہوئے اور اوس روز سے اونکو جعفر طیار کہتے تھے اور ذوالجناحین لقب کہا گیا اور ایک روایت میں آیا ہے کہ فرمایا آنحضرت نے دیکہا میں نے جعفر کو بہشت میں کہ اوڑ رہا ہے ساتھ ملائکہ کے انتہی اور اسلام لائے جعفر بعد اکتیس آدمیوں کے اور دس برس بڑے تھے اپنے بھائی علی بن ابی طالب سے اور آنحضرت سے خلق اور خلق میں بہت مشابہ تھے اور روایت کی ہے جماعت نے اونسے اور اونکے بیٹے نے کہ وہ عبداللہ ہیں اور اونسے بہت سے صحابہ نے اور وہ شہید ہوئے روز موتہ کی سنہ آٹھ میں اکتالیس برس کی عمر میں اور اونکے بدن پر نوے زخم لگے تھے نیزے اور تلوار کے وَعَنِ الْبَرَاءِ قَالَ رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ عَلٰى عَاتِقِهٖ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اُحِبُّهٗ فَاَحِبَّهٗ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے براء بن عازب سے کہا دیکہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اس حال میں کہ حسن بن علی اونکے کندہے پر تھے درحالیکہ کہتے تھے آنحضرت خداوندا تحقیق میں دوست رکہتا ہوں اسکو یعنی بہت پس دوست رکہہ تو اوسکو نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف ع اور شک نہیں ہے اسمیں اونہوں نے دوست کہا اونکو پس واجب ہے تخلق ساتھ اخلاق خدا کے اور تعلق ساتھ شمایل رسول اللہ کی صلی اللہ علیہ وسلم وعلی آلہ جمیع احیاء واحوالہ کہا مولف نے کہ کنیت اونکی ابو محمد تھی نواسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اور ریحان یعنی پھول اونکے اور سردار جوانوں اہل جنت کی پیدا ہوئے پندرہویں رمضان کی سنہ تین ہجری میں اور یہی بہتر روایتوں کی ہے کہ نقل کی گئیں اونکی ولادت میں اور وفات پائی اونہوں نے سنہ انچاس میں اور بعضوں نے کہا سنہ اٹہاون میں اور بعضوں نے کہا سنہ پچاس میں اور بعضوں نے کہا سنہ چوالیس میں اور دفن کیے گئے وہ بقیع میں روایت کی ہے حدیث اونسے اونکے بیٹے حسن بن حسن نے اور ابو ہریرہ نے اور بہت سی جماعت نے اور جب قتل کیے گئے باپ اونکے علی بن ابی طالب کوفہ میں بیعت کی اونسے بہت چالیس ہزار آدمیوں نے زیادہ اور پہر چہوڑ دیا امر خلافت کا طرف معاویہ بن ابی سفیان کی جمادی الاولی کی پندرہویں میں سنہ اکتالیس کے اور حضرت حسین کی کنیت ابو عبداللہ ہے پیدا ہوئے پانچویں شعبان میں سنہ چار ہجری کی اور حضرت فاطمہ کو حمل رہا انکا حضرت حسن کی جننے کی پچاس شب بعد اور قتل کیے گئے دن جمعہ کی عاشورے کی دن سنہ اکسٹھ میں بیچ کربلا کے کہ زمین عراق سے ہے اور قتل کیا اونکو سنان بن انس نخعی نے اور بعضوں نے کہا کہ قتل کیا اونکو شمر ذی الجوشن نے اور خولی لیکر آیا اونکی سر کو اور اہل بیت کو عبیداللہ بن زیاد کے پاس اور کہا بعضوں نے کہ قتل کیے گئے ساتھ حسین کے اونکی اولاد اور بھائیوں اور اہل بیت سے [illegible] آدمی اور حسین روز قتل اونکے اٹھاون برس کے تھے وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ طَائِفَةٍ مِّنَ النَّهَارِ

اَتیٰ خِبَاءَ فَاطِمَةَ فَقَالَ اَثَمَّ لُكَعُ اَثَمَّ لُكَعُ يَعْنِي حَسَنًا فَلَمْ يَلْبَثْ اَنْ جَاءَ يَسْعٰى حَتّٰى اعْتَنَقَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا صَاحِبَهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اُحِبُّهُ وَاَحِبَّهُ وَاَحِبَّ مَنْ يُحِبُّهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور روایت ہی ابو ہریرہ سی کہ کہا باہر نکلا مین ہمراہ آنحضرت کی بیچ ایک ٹکڑی دنسی یہانتک کہ آئی آنحضرت فاطمہ کی گہر مین پس پایا گیا وہان لڑکا ہی کہ فرمایا یہہ مراد رکہتی تہی آنحضرت لڑکی سی امام حسن کو اور ڈہونڈتی تہی اونکو ف ح لفظ لکع ساتہہ پیش لام اور زبر کاف مخففہ کے کہتی ہی معنونپر اوسکے ایک دن معنونمین سی یعنی صغیر کی ہی ہی اور یہان یہی مراد ہی ترجمہ پس نہ درنگ کی آنحضرت نے یہانتک کہ آئی حسن دوڑتی ہوئی جیسیکہ عادت لڑکونکی ہی یہانتک کہ گلی سی لگ گئی ہر ایک دن دونون مین سی صاحب اپنی سی یعنی آنحضرت امام حسن کی گلی سی لگی اور وہ آنحضرت کی گلی سی پس فرمایا آنحضرت نی خداوندا تحقیق مین دوست رکہتا ہون اوسکو پس دوست رکہہ تو بہی اوسکو اور دوست رکہہ اوس شخص کو کہ دوست رکہتا ہی اسکو نقل کی یہہ بخاری و مسلم نی ف ع یا اللہ کر تو ہمکو محب انکا اور نہ کر ہمکو مبغض انکا کہا ابن ملک نی کہ اس حدیث سی معلوم ہوا جائز ہونا معانقہ کا اور کہا نووی نی کہ اس حدیث سی معلوم ہوا کہ مستحب ہی مہربانی کرنی لڑکونپر کہ گلی سی لگائی انکو اور پیار کری انکو ازراہ شفقت و محبت کے اور مستحب ہی تواضع کرنی لڑکون وغیرہ سی وعن ابی بکرۃ قال رایت

رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ اِلٰى جَنْبِهِ وَهُوَ يُقْبِلُ عَلَى النَّاسِ مَرَّةً وَعَلَيْهِ اُخْرٰى وَيَقُوْلُ اِنَّ ابْنِيْ هٰذَا سَيِّدٌ وَلَعَلَّ اللّٰهَ اَنْ يُّصْلِحَ بِهٖ بَيْنَ فِئَتَيْنِ عَظِيْمَتَيْنِ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

ت اور روایت ہی ابو بکرہ سی کہ کہا دیکہا مینی آنحضرت کو منبر پر اور حسن بن علی آنحضرت کی پہلو مین تہی یعنی داہنی طرف یا بائین طرف اور حال یہہ تہا کہ آنحضرت متوجہ ہوتی تہی لوگونپر ایکبار اور حسن بن علی پر دوسری بار یعنی کبہی لوگونکی طرف دیکہتی تہی واسطی وعظ و نصیحت کے اور کبہی حسن کیطرف ازراہ شفقت و محبت کے اور کہتی تہی آنحضرت تحقیق یہہ بیٹا میرا سید ہی ف ح سید وہ کہ فائق ہو نیکی مین اور بعضونی کہا کہ سید وہ نہ غالب آوی اوسپر غضب اوسکا یعنی حلیم ہو اور اطلاق سید کا بہت معنونپر آیا ہی مربی اور مالک اور شریف اور فاضل اور کریم و حلیم اور متحمل قوم کی ایذا اور رئیس اور مقدم ترجمہ اور امید ہی کہ خدا صلح کروادی بسبب اسکی درمیان دو جماعتون بڑی کی مسلمانونسی نقل کی یہہ بخاری نی ف ح ع یہہ خبر دی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی تفرق مسلمانونکی ہی دو فرقونپر کہ ایک فرقہ حسن کی ساتہہ ہوگا اور ایک فرقہ معویہ کی ساتہہ اور امام حسن اوسدن حق تہی ساتہہ خلافت کی اسلیی کہ چہہ مہینی باقی رہی تہی تیس برس مین سی کہ آنحضرت نی خبر دی تہی ساتہہ قول اپنی کی الخلافۃ بعدی ثلثون سنۃ پس باعث ہوا امام حسن کو ورع اونکا اور شفقت اونکی اور پر امت جد اونکیکی اسپر کہ ترک ملک اور دنیا کا کیا اور رغبت ملک اوس جہانمین کی اونہین تہا یہہ امر بسبب قلت اور ذلت کی اسلیی کہ بیعت کی تہی اونسی موت پر چالیس ہزار آدمیونی اور آیا ہی کہ کہا امام حسن نی واللہ نہین چاہتا مین کہ ایک قطرہ خونکا امت محمدی سی گرایا جاوی اور دشوار ہوا یہہ امر بعضی لوگونکی ہوا خواہونپر یہانتک کہ باعث ہوئی اونکو حمایت اسپر کہ کہا وقت داخل ہونیکی اون پاس السلام علیک یا عار المومنین پس کہا حضرت حسن نی العار خیر من النار اور اس حدیث مین دلیل ہی اسپر کہ دونون فرقی ملت اسلام پر تہی باوجود اسکی کہ ایک فرقہ مصیب تہا اور دوسرا مخطی اور اہل سنت و جماعت کی یہی صلح امام حسن رضی کی دلیل ہی اوپر حقیت امارت معاویہ کی اور اختیار کیا ہی سلف نی ترک کرنا کلام کا بیچ فتنہ پہلی کی یعنی مشاجرات صحابہ مین اور کہا ہی کہ ان خونونسی اللہ تعالی نی پاک رکہا ہمارے ہاتہونکو پس کیون آلودہ کرین ہم ساتہہ اوسکی اپنی زبانونکو اور حضرت امام حسن کی شرف و فضل مین کفایت کرتا ہی فرمانا آنحضرت کا اونکو سید اور ابی لیلی سی روایت ہی کہ کہا رسول خدا صلعم نماز پڑہاتی تہی ہمکو اور حسن آئی اسحال مین کہ چہوٹی سی تہی اور جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ کرتی تو یہہ آنحضرت کی گردن اور پیٹہہ پر چڑہ بیٹہتی پس نکالتی اونکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سر اپنا بسہولت یہانتک کہ اوتار دیتی اونکو پس کہا صحابہ نی یا رسول اللہ دیکہتی ہین ہم آپکو کہ کرتی ہین آپ اس لڑکیکی ایسی چیز کہ نہین دیکہا ہمنی کہ آپکو کہ کرتی ہون اوسکو کسیکی لئی پایا کہ یہہ پہول میرا ہی دنیا سی بلاشبہہ یہہ بیٹا میرا سید ہی اور امید ہی کہ اللہ صلح کروادیگا بسبب اسکی درمیان دو فرقون کی

مسلمانونسی اور معاویہ سی روایت ہی کہ کہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم چوستی تہی زبان حسن کی یا ہونٹ اونکی اور بیشک نہیں ہرگز نہیں عذاب کریگا اللہ زبان یا انکو
یا ہونٹ کو کہ چوسا ہو انکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی روایت کیا اوسکو احمد نی **وعن عبد الرحمن بن ابي نعم قال سمعت عبد الله**
**ابن عمر سأله رجل عن المحرم قال شعبة احسبه يقتل الذباب فقال اهل العراق يسألوني عن الذباب وقد قتلوا**
**ابن بنت رسول الله صلى الله عليه وسلم وقال رسول الله صلى الله عليه وسلم هما ريحاناي من الدنيا**
**رواه البخاري** اور روایت ہی عبد الرحمن بن نعم سی کہا سنا مینی عبد اللہ بن عمر سی سحالیکہ سوال کیا تہا اونسی ایک شخص نی یعنی اہل
عراق میں سی حکم محرم سی کہا شعبہ نی کہ راوی اس حدیث کا ہی عبد الرحمن سی گمان کرتا ہوں میں سائل کو کہ پوچہا اونسی حکم محرم سی کہ مارتا ہی مکہی کو فقط عرض یعنی
اگر محرم مکہی کو مارے تو جائز ہی یا نہیں اور بدلا اوسکا کیا ہی اور کیا لازم آتا ہی اوسپر دم یا صدقہ یا کچہہ نہیں لازم آتا ترجمہ کہا ابن عمر نی اہل عراق یعنی اہل
کوفہ پوچہتی ہیں مجہسی مکہی کی مارنیسی اور اوسکی بدلہ دینی سی یعنی وہ ظاہر کرتی ہیں کمال رعایت تقوی کی حالانکہ قتل کیا اونہوں نی رسول خدا کے
بیٹی کو حالانکہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی انکی حق میں کہ یہہ دونوں یعنی حسنین دو پہول میری ہیں دنیا سے یا اللہ کی رزق ہیں کہ دیا مجہکو دنیا میں
نقل کی یہہ بخاری نی ف ح ریحان بمعنی رحمت اور راحت اور رزق کی آتا ہی اور فرزند کو بہی ریحان ساتہہ اس معنی کی کہتی ہیں اور ریحان بمعنی گہاس
خوشبودار کی بہی آتا ہی اور ساتہہ ان معنوں کی بہی از راہ تشبیہ کی اطلاق فرزند پر کر سکتی ہیں اور جائز ہی کہ مراد ریحان سی مشموم یعنی سونگہنی کی چیز مانند پہول
وغیرہ کی ہو پس انکو ریحان اسلیے کہا کہ اولاد کو بہی سونگہتی ہیں اور بوسہ لیتی ہیں انکی اور ریحانا ہی اور ریحانی ساتہہ زیر نون اور جزم یا کی بہی روایت ہی
**وعن انس قال لم يكن احد اشبه بالنبي صلى الله عليه وسلم من الحسن بن علي وقال في الحسين ايضا**
**كان اشبههم برسول الله صلى الله عليه وسلم رواه البخاري** اور روایت ہی انس سی کہا نہیں تہا کوئی بہت
مشابہ ساتہہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حسن بن علی سی اور کہا انس نی بیچ حسین کی بہی کہ تہی وہ مشابہ ترین لوگوں کی ساتہہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے نقل
کی یہہ بخاری نی ف ح دوسری فصل میں بیچ حدیث علی کی تفصیل اسکی آتی ہی کہ حسن مشابہ تہی ساتہہ آنحضرت کی سینہ سی سر تک اور حسین نیچی کو قدمین
**وعن ابن عباس قال ضمني النبي صلى الله عليه وسلم الى صدره فقال اللهم علمه الحكمة وفي رواية علمه الكتاب**
**رواه البخاري** اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا ملایا مجہکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی طرف سینہ اپنی کی اور کہا یا الہی سکہلا اوسکو حکمت اور ایک روایت میں ہی
کہ سکہلا اوسکو کتاب اپنی نقل کی یہہ بخاری نی ف سینہ سی لگانا اشارہ تہا طرف اسکی کہ سینہ مبارک منبع علم اور کان حکمت ہی اور حکمت سی مراد خوب علم و عمل
ہی جیسا کہ فرمایا اللہ تعالی نی يؤتي الحكمة من يشاء ومن يؤت الحكمة فقد اوتي خيرا كثيرا یعنی دیتا ہی اللہ حکمت جسکو چاہتا ہی اور جو کوئی دیا جاتا ہی حکمت پس
تحقیق دیا گیا خیر کثیر اور نہیں ہی مراد حکمت سی حکمت فلاسفہ کی اور بعضوں نی کہا حکمت سی مراد ہی پہچاننا حقائق اشیا کا اور عمل کرنا اوسپر جو کہ سزاوار ہی اور بعضوں
نی کہا حکمت راست کرداری اور راست گفتاری ہی اور بعضوں نی کہا مراد حکمت سی سنت ہی جیسا کہ فرمایا اللہ تعالی نی يعلمهم الكتاب والحكمة اور پیدا ہوئی ابن عباس
تین برس پہلی ہجرت کی اور جب آنحضرت کی وفات ہوئی تو وہ تیرہ برس کی تہی اور بعضوں نی کہا پندرہ برس کے اور بعضوں نی کہا دس برس کی اور تہی وہ بہترین
اس امت کی اور بڑی عالم اس امت کی واسطی انکی دعا کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی حکمت اور فقہ اور علم تاویل کی طلبی کی اور دیکہا اونہوں نی جبرئیل کو دو بار اور
نابینا ہو گئی اخیر عمر میں اور مری طائف میں سنہ اڑسٹہ میں بیچ ایام ابن زبیر کی اسحالیکہ عمر انکی اکہتر برس کی تہی روایت کی ان سی بہت خلق کثیر نی صحابہ اور
تابعین میں سی **وعنه قال ان النبي صلى الله عليه وسلم دخل الخلاء فوضعت له وضوءا فلما خرج قال من وضع هذا**
**فاخبر فقال اللهم فقهه في الدين متفق عليه** اور یہہ بہی روایت ابن عباس سی ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم داخل ہوئی پاخانہ میں پس کہا

اوسکے کہ اسلام میں اور بسبب قرب وسکی کی جو تھی وران دونوں کی امارت میں طعن اسلیے کرتی تھی بعضی لوگ کہ یہہ والی ہی تھی اور عرب مناسبت نہیں جانتی تھی
امیر کرنا موالی کا اور عار سمجھتی تھی اونکی اتباع سی پس یہہ کہلایا اللہ اسلام اور بلندی کی قدر لوگوں کی کہ نہیں تھی قدر اونکی اونکی نزدیک بسبب سبقت اسلام
اور ہجرت کی اور علم کی اور تقوی کی اور پہچانا حق اونکا دینداروں نے تو جو لوگ کہ پابند عادت کے تھی اور دوست رکھتی تھی ریاست کو اعراب اور قبائل
کی سرداروں میں سی اونکی دلونمیں اس سی خلجان ہی رہتا تھا خصوصاً منافقین کہ وہ بہت سی طعن کرتی تھی اور نہایت انکار کرتی اسپر اور آنحضرت نی زید کو
کئی ہی لشکروں پر امیر کر کر بھیجا اور بڑا لشکر اونمیں سی موتہ کا تھا اور وس لشکر میں اکی نشان کی نیچی اچھی اچھی صحابی تھی چنانچہ جعفر بن ابی طالب تھے اونمیں
پہر پہنچی تھی آنحضرت اسامہ بن زید کو چنانچہ امیر کیا اونکو اپنی مرض الموت میں ایک لشکر پر کہ اونمیں ایک جماعت بڑی بڑی صحابہ اور فضلاء صحابہ کی تھی
جن میں سی اور تحقیق تھا یعنی باپ اوسکا یعنی اسامہ کا کہ زید ہی محبوب تر ان لوگوں سی طرف میری اور تحقیق یہہ یعنی اسامہ جملہ محبوب تر ان لوگوں سی ہی نزدیک میری پیچھی باپ اپنے کے
ف ح جب زید غزوہ موتہ میں شہید ہوئی تو آنحضرت نی اسامہ کو امیر کیا تو جاوین وہ اوس قوم سے بدلہ اپنی باپ کا لیویں اور بزرگان انصار اور مہاجرین کو کہ
اونمیں ابو بکر اور عمر بھی تھی ہمراہ اسامہ کے مقرر کیا پس کہتی ایک لوگ نے اسمیں کلام کیا کہ ایک غلام کو سردار مہاجرین اور انصار کا کرتی ہو پس آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم اوس زمانہ میں بیمار تھی کہ درد سر شروع ہوا جب لوگوں کی یہہ گفتگو سنی تو سر پر پٹی باندہی اور برآمد ہوئی اور منبر پر گئی اور خطبہ پڑہا اور کہا یا ایہا الناس
اخیر حدیث تک فرمائی پس درد حضرت پر غالب آیا اور مرض موت پیدا ہوا اور پہر تمام ہوا اور اس حدیث میں دلیل ہی اوپر جائز ہونی امارت مولی کی اور
حاکم ہونی چہوٹونکی بڑونپر اور مفضول کی فاضل پر بسبب مصلحت کے ترجمہ نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی اور بیچ ایک روایت مسلم کی مانند اسکے ہی اور آخر حدیث میں
لایا ہے کہ آنحضرت نی فرمایا وصیت کرتا ہون تمکو ساتہہ اسامہ کی کہ نیکی کرو ساتہہ اوسکی پس تحقیق وہ جملہ صالحین تمہاری سی ہی شارح کہا مولف نے زید بیٹی حارثہ
کی ہین اور انکی ماں کا نام سعدی بیٹی ثعلبہ تھا کہ قبیلہ بنی معن سی تہی نکلی تہی اونکو لیکر ساتہہ اونکی اپنی قوم کی ملاقات کے لیے پس آنحضرت کے لوگ جو اودہر گذری
ایام جاہلیت میں تو زید کو اوٹہا لائی اور یہہ ان دنوں میں لڑکی تھی آٹہہ برس کی پس انکو بازار عکاظ میں لاکر بیچا پس خرید اونکو حکیم بن حزام بن خویلد نی اپنی
پہوپہی خدیجہ کی لیے چار سو درم کو پس جب نکاح کیا خدیجہ نی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ہبہ کیا اونہوں نے زید کو حضرت کے تئیں پس آنحضرت نی قبض کیا اونکو پھر
اونکی خبر اونکی اہل کو پہنچی پس آیا باپ اونکا حارثہ اور چچا اونکا کعب اونکی چہڑانی کی لیے کہتی پس آنحضرت نے زید کو اختیار دیا کہ چاہو یہاں رہو میرے پاس اور چاہو
اہل میں چلی جاؤ پس زید نی آنحضرت ہی کی پاس رہنا اختیار کیا بسبب اوس کی کہ دیکھا تہا سلوک اور احسان آنحضرت کا نسبت اپنی پس اوسوقت نکلی آنحضرت ساتہہ
زید کی طرف حجر کی اور کہا اے لوگو جو حاضر ہو گواہ رہنا کہ زید بیٹا میرا ہے وارث ہوگا میرا اور میں وارث ہونگا اوسکا پس مشہور ہوئی وہ زید بن محمد یہانتک کہ لایا
اللہ اسلام اور نازل ہوئی یہہ آیت ادعوہم لآبائہم ہو اقسط عند اللہ یعنی پکارو اونکو ساتہہ نام باپوں اونکے کے یہہ انصاف ہی نزدیک اللہ کے پس کہنی لگی اونکو زید بن حارثہ
اور اول مردوں میں اسلام یہی لائی ہین بموجب ایک قول کی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بڑی تہی زید سے دس برس اور بعضوں نی کہا بیس برس اور
نکاح کر دیا اونکا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اپنی لونڈی آزاد ام ایمن سی پس پیدا ہوئی اوس سی اسامہ پہر نکاح کیا انکا زینب بنت جحش سی کہ آنحضرت کی پہوپہی کی
بیٹی تہین پہر طلاق دیدی زید نی زینب کو پس بعد تمام ہونی عدت کے پہر نکاح کر لیا اونسی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی اور اللہ تعالی نی قران شریف میں کسی صحابی کا نام
نہیں لیا ہی سوا زید کی اس آیت میں فلما قضی زید منہا وطرا زوجناکہا الخ اور روایت کین حدیثیں اونسی اونکی بیٹی اسامہ نے اور اور صحابہ نی بہی اور
قتل کیے گئی وہ غزوہ موتہ میں اسی حالت میں کہ امیر لشکر کی تہی جمادی الاول کی مہینے میں سنہ آٹہہ میں اور عمر اونکی پچپن برس کی تہی **وعنہ** قال ان
زید بن حارثۃ مولی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما کنا ندعوہ الا زید بن محمد حتی نزل القران ادعوہم لآبائہم
متفق علیہ وذکر حدیث البراء قال لعلی انت منی فی باب بلوغ الصغیر وحضانتہ اور یہہ حدیث عبد اللہ بن عمر سے منقول ہے

کہ کہا اوسنے ہم نہین پکارتے تھے زید بن حارثہ غلام آزاد پیغمبر خدا صلعم کو مگر زید بن محمد یہانتک کہ نازل ہوئی یہ آیت ادعوہم لآبائہم اور لوگ انکو آنحضرت کا بیٹا کہتے تھے اسلیے کہ آنحضرت نے
اونکو منہ بولا بیٹا کر لیا تھا اور عرب منہ بولے بیٹے کو بیٹا کہتے تھے اور میراث دیتے تھے اور سوفت مین اوترا اس حدیث کا اس باب مین لانے سے آگاہ کرنے
اس بات کا ہی کہ مولی آنحضرت کا اوسکے اہل بیت سے ہی ترجمہ بیان کیا گیا اور تراقران یعنی آیۃ ادعوہم لآبائہم نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے تمام آیۃ یون ہے
وَمَا جَعَلَ اَدْعِیَاءَکُمْ اَبْنَاءَکُمْ ذٰلِکُمْ قَوْلُکُمْ بِاَفْوَاهِکُمْ وَاللّٰهُ یَقُوْلُ الْحَقَّ وَهُوَ یَهْدِی السَّبِیْلَ اُدْعُوْهُمْ لِاٰبَائِهِمْ
هُوَ اَقْسَطُ عِنْدَ اللّٰهِ فَاِنْ لَّمْ تَعْلَمُوْا اٰبَاءَهُمْ فَاِخْوَانُکُمْ فِی الدِّیْنِ وَمَوَالِیْکُمْ الخ یعنی نہین ٹہرایا منہ بولے بیٹے تمہارے کو بیٹے تمہارے یہہ باتین تمہارے منہ کی
ہین اور اللہ فرماتا ہے حق بات اور وہ دکہاتا ہے راہ حق پکارو انکو اونکے باپ کا نام لیکے ساتھ یہہ بہت عدل کی بات ہے اللہ کے نزدیک پہر اگر نجانو تم اونکے باپونکو پس وے
ہین تمہارے بہائی دین مین اور رفیق تمہارے یعنی اگر انکے باپونکا نام نہ معلوم ہوا تو ای بہائی یا ای رفیق کہکر پکارو غرضکہ اس آیۃ کی اوترنے سے پہلے زید کو محمد کا بیٹا کہا کرتی تہی جب یہہ آیۃ
اوتری تو اس کہنے سے منع کیے گئے اور حکم ہوا کہ اگر اونکے باپونکا نام معلوم ہو تو کہا کرو فلانے کی بیٹی اور اگر اونکے باپونکا نام معلوم ہو تو بہائی یا دوست کہا کرو ترجمہ نقل کیے
یہہ بخاری اور مسلم نے اور ذکر کی گئی حدیث براء کی جسکا مضمون ہے انت منی بیچ باب بلوغ صغیر اور حضانہ اونکے کی **اَلْفَصْلُ الثَّانِیْ** فصل دوسری عَنْ جَابِرٍ
قَالَ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ حَجَّتِهٖ یَوْمَ عَرَفَةَ وَهُوَ عَلٰی نَاقَتِهِ الْقَصْوَاءِ یَخْطُبُ فَسَمِعْتُهٗ یَقُوْلُ یَا اَیُّهَا النَّاسُ
اِنِّیْ تَرَکْتُ فِیْکُمْ مَا اِنْ اَخَذْتُمْ بِهٖ لَنْ تَضِلُّوْا کِتَابَ اللّٰهِ وَعِتْرَتِیْ اَهْلَ بَیْتِیْ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ روایت ہی جابر سے کہا دیکہا مین
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو اونکی حج مین یعنی حجۃ الوداع مین روز عرفہ کی اور حالیکہ آنحضرت اپنی اونٹنی پر سوار تہی کہ نام اوسکا قصوا تہا خطبہ پڑہتے تہی
ف قصوا اوس اونٹنی کو کہتی ہین کہ کٹا ہوا اوسکی کان کا کنارا ہو اور آنحضرت کی اونٹنی ایسی نہ تہی بلکہ خلقی ایسی ہی تہی اور احتمال ہی کہ قصوی ہو یعنی دور تک
کہ نہایت دوڑنے والی تہی اور دور پہنچتی تہی اور سنا مینی آنحضرت کو کہ فرماتی تہی آگاہ رہو ای لوگو تحقیق مینی چہوڑی ہی درمیان تمہاری دو چیز کہ اگر پکڑی
رہوگی تم اوسکو اور عمل کروگی تم اوسپر ہرگز نہ گمراہ ہوگی تم بعد اوسکی یعنی بعد پکڑی رہنی اونکی کی جو چہوڑے ہین تم مین کتاب اللہ اور عترت اپنے کو یعنی اہل بیت اپنے کو
نقل کی یہہ ترمذی نے ف عترت قوم اور قریبی اور اہل بیت شخص کو کہتی ہین تعبیر کیا اوسکو ساتہ قول اپنے کی اہل بیتی بسبب اشارہ کرنے کی ساتہ اسکے
یہان عترت سے اخص قوم اور اقربا سے ہی کہ اولاد اور قریب ہونا اونکا اولاد اور ذریت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اور کہا ابن ملک نے کہ ہی تمسک ساتہ کتاب کے عمل کرنا
اوسپر جو کچہ اوسمین ہی یعنی اوسکی حکمونکو بجا لانا اور جن چیزونسے منع فرمایا اونسے باز رہنا اور معنی تمسک کے ساتہ عترت کے محبت اونکی ہی اور اختیار کرنا طریقہ
اور سیرت اونکی کا وَعَنْ زَیْدِ بْنِ اَرْقَمَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنِّیْ تَارِکٌ فِیْکُمْ مَا اِنْ تَمَسَّکْتُمْ بِهٖ
لَنْ تَضِلُّوْا بَعْدِیْ اَحَدُهُمَا اَعْظَمُ مِنَ الْاٰخَرِ کِتَابُ اللّٰهِ حَبْلٌ مَمْدُوْدٌ مِنَ السَّمَاءِ اِلَی الْاَرْضِ وَعِتْرَتِیْ اَهْلُ بَیْتِیْ وَلَنْ
یَتَفَرَّقَا حَتّٰی یَرِدَا عَلَیَّ الْحَوْضَ فَانْظُرُوْا کَیْفَ تَخْلُفُوْنِیْ فِیْهِمَا رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہی زید بن ارقم سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے کہ تحقیق مین چہوڑنا ہوں تم مین دو چیز کہ اگر پکڑی رہوگے اوسکو ہرگز گمراہ نہین ہوگے پیچہے میرے یعنی بعد وفات میری کے ایک اون دونون مین سے کہ وہ کتاب اللہ
بڑی ہی دوسری سے کہ وہ عترت ہی جیسا کہ بیان کیا اوسکو ساتہ قول اپنے کی چہوڑتا ہون کتاب اللہ کو اور وہ مانند رسی کی ہی دراز کی گئی آسمان سے طرف زمین کے
اور لٹکائی گئی ہی تو اوسکو پکڑ کر آسمان قدس پر چڑہین اور عہد وامان اوسکا ہی ہاتہ مین لیے اور چہوڑتا ہون اپنی عترت کو اہل بیت میری ہین ف
اسطرح فرمائی ہین گویا اشارہ ہی اسپر کہ بعد میرے رعایت اونکی حقوق کی خوب طرح کرنا یہہ کہنا ایسا ہی جیسے باپ شفیق کہتا ہی اپنی اولاد کے حق مین کہ
مین تم مین اپنی اولاد چہوڑی جاتا ہون یعنی ہر طرح رعایت انکی حقوق کی کرتے رہنا اور یہہ دونون ہرگز جدا نہونگے کتاب اللہ اور عترت میری یہانتک کہ آوینگے
میرے پاس حوض کوثر پر ف یعنی قیامت مین یہ دونون ایک ساتہ رہینگے یہانتک کہ میرے پاس حوض کوثر پر آوینگے اور

محبت بڑی یہانتک کہ بہت سرخ ہوگیا چہرہ مبارک حضرت کا یعنی کثرت غضب سے پھر فرمایا قسم ہی اوس ذات کی کہ جان میری اوسکے ہاتھ میں ہے نہیں داخل ہوگا
کسی شخص کے دل میں ایمان ف ع یعنی مطلق اور مراد اس سے وعید شدید یا ایمان کامل ہیں مراد اس سے حاصل کرنا اوسکا ہی بوجہ تاکید پر کی ترجمہ یہانتک کہ
دوست رکھی تمکو یعنی اہل بیت کو واسطے محبت خدا اور رضا اوسکی کی اور محبت رسول اوسکے کی ف ع یعنی اس جہت سے کہ رسول تم میں سے ہی ہو اور اقارب
سے رسول کی رنا شناسب جانتا ہے اونہیں میں سے کرتا ہی اور ابوجہل انکی نفی کرتا تھا کہ کہتا تھا جبکہ لیا بنو ہاشم نے جھنڈا اور خدمت سبیل پلانے کی اور نبوت
رسالت پس کیا باقی رہا واسطے قریش کی لیے ترجمہ پھر فرمایا آنحضرت نے آگاہ رہو اے لوگو جو کوئی ستاوے میرے چچا کو یعنی خصوصا پس تحقیق کہ ایذا دی مجکو
اسلیے کہ نہیں ہی چچا مرد کا مانند باپ اوسکے نقل کی یہ ترمذی نے یعنی عبد المطلب سے اور مصابیح میں مطلب سے ہی یعنی بجائے عبد المطلب بن ربیعہ کے
مطلب بن ربیعہ کہا اور صحیح عبد المطلب ہے وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَبَّاسُ مِنِّي وَأَنَا مِنْهُ
رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی ابن عباس سے کہا فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ عباس مجھ سے ہی یعنی میرے اقربا یا میرے اہل بیت سے اور میں
اوس سے ہوں نقل کی یہ ترمذی نے ف ح ع لکھا ہی علما نے کہ آنحضرت اصل ہیں باعتبار شرف اور فضل نبوت کی اور عباس اصل ہیں باعتبار نسب اور
چچا ہونیکے اور ظاہر یہ ہے کہ یہ عبارت کنایہ ہی اتحاد اور محبت اور اخلاص سے جیسے کہ امیر المومنین علی رض کو فرمایا انا منک وانت منی اور عباس بڑے تھے آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم سے دو برس اور لطائف صحیح اور حسن ادب اونکے سے یہ ہے کہ جب کہا گیا اونسے انت اکبر او النبی صلی اللہ علیہ وسلم یعنی تم بڑے ہو یا نبی صلے اللہ علیہ وسلم
اونہوں نے کہا ہو اکبر وانا اسن یعنی آنحضرت بڑے ہیں باعتبار مراتب کے اور میں مسن ہوں یعنی باعتبار عمر کے بڑا ہوں کہا مولف نے اور ماں اونکی ایک عورت
تھی قبیلہ نمر بن قاسط سے اور وہ اول عرب ہے کہ غلاف چڑہایا کعبہ پر حریر اور دیباج اور طرح طرح کے کپڑونکا اور یہ اس سبب سے تھا کہ عباس لڑکے تھے
گم ہوگئے تھے پس منت مانی تھی اونکی ماں نے کہ اگر وہ ملجاوینگے تو میں بیت الحرام پر غلاف چڑہاؤنگی پس جب وہ پائے گئے تو اونکی ماں نے غلاف چڑہایا اور عباس
رئیس تھے جاہلیت میں اور منسوب تھے اونکی طرف عمارۃ اور سقایہ مراد عمارۃ سے یہہ ہے کہ قریش کو باعث ہوتے تھے اوسکی بنا اور آباد کرنے اور بہلائی کرنے
اور ترک کرنے سبابات کی اور کلام بیہودہ کرنیکی اوسمیں اور مراد سقایہ سے یہہ ہے کہ آب زمزم پلایا کرتے تھے اور کہا جاتا ہے کہ آزاد کیے عباس نے نزدیک مرنے اپنے کے
ستر بردے اور پیدا ہوئے وہ پہلے سال فیل کے اور مرے روز جمعہ کے بارہوین تاریخ رجب سن بتیس کی اور عمر اونکی اٹھاسی برس کی ہوئی اور دفن کیے گئے بقیع میں
اور اسلام رکہتے تھے بہت مدت سے لیکن چھپاتے تھے اوسکو اور نکلے ساتھ مشرکون کی روز بدر کے جبرا پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو کوئی ملے عباس سے
پس نہ قتل کرے اوسکو اسلیے کہ وہ نکلے ہیں جبرا پس قید کیا اونکو ابو الیسر کعب بن عمرو نے پہر دیے اونہوں نے اپنے بدلہ میں کچھہ دیکر رہائی پائی اور رجوع کی مکہ
کی طرف پہر آئے طرف مدینہ کی ہجرت کرکر وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْعَبَّاسِ إِذَا كَانَ غَدَاةَ
الِاثْنَيْنِ فَأْتِنِي أَنْتَ وَوَلَدُكَ حَتَّى أَدْعُوَ لَكُمْ بِدَعْوَةٍ يَنْفَعُكَ اللهُ بِهَا وَوَلَدَكَ فَغَدَا وَغَدَوْنَا مَعَهُ وَأَلْبَسَنَا
كِسَاءَهُ ثُمَّ قَالَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِلْعَبَّاسِ وَوَلَدِهِ مَغْفِرَةً ظَاهِرَةً وَبَاطِنَةً لَا تُغَادِرُ ذَنْبًا اللَّهُمَّ احْفَظْهُ فِي وَلَدِهِ
رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَزَادَ رَزِينٌ وَاجْعَلِ الْخِلَافَةَ بَاقِيَةً فِي عَقِبِهِ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ
اور یہہ بھی روایت ہی ابن عباس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے واسطے عباس کے جسوقت کہ ہووے صبح پیر کی پس آؤ میرے پاس اور اولاد تیری
یہانتک کہ دعا کروں میں واسطے تمہارے ساتھ دعا کے کہ نفع دیوے تجکو اللہ بسبب اوسکی اور نفع دیوے تیری اولاد کو کہا ابن عباس نے پس صبح کو آئے عباس
آنحضرت کی پاس اور آئے ہم یعنی سب اولاد اونکے ہمراہ اونکی اور اوڑہائی آنحضرت نے ہمکو چادر اپنی ف ح گویا یہ اشارہ تھا اسطرف کہ پھیلاوے خدا تعالی
اور پھیر رحمت اپنی جیسے کہ پھیلائی ہے اپنی چادر اپنی ف پہر کہا یا الہی بخش واسطے عباس کے اور اولاد اوسکے کے بخشش ظاہر و باطن کہ نہ چھوڑے کسی گناہ کو

فَقُلْتُ مَا لَكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ شَهِدْتُ قَتْلَ الْحُسَيْنِ آنِفًا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ

اور روایت ہے سلمیٰ سے جو ابو رافع کی بی بی تھی کہا داخل ہوئے میں اوپر ام سلمہ کے کہ بیوی تھیں آنحضرت کی اصحاب میں وہ رو رہی تھیں پس کہا میں نے کس چیز نے رلایا تمکو کہا دیکھا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو مراد رکھتی تھیں ام سلمہ دیکھنے سے دیکھنا خواب میں آنحضرت کو خواب میں دیکھا میں نے اور اوپر سر اور ڈاڑھی مبارک کے پر خاک تھی پس کہا میں نے کیا ہوا ہے تمکو یا رسول اللہ کہ خاک آلودہ ہو فرمایا آنحضرت نے کہ حاضر ہوا تھا میں حسین کے قتل میں ابھی نقل کی یہہ ترمذی نے اور کہا کہ حدیث غریب ہے ف ح آپ پوشیدہ نرہیو کہ موت ام سلمہ کے سنہ انسٹھہ میں ہے اور بعضوں نے کہا سنہ باسٹھہ میں اور یہہ قول اول صحیح تر ہے اور شہادت حضرت امام حسین کی اکسٹھہ میں ہے اگر قول دوسرا صحیح ہے تو کچھہ اشکال نہیں اور بموجب قول اول کے یہہ کچھہ اشکال نہیں اسلیئے کہ ہو سکتا ہے کہ پہلی وقوع اس واقعہ کے اونکو خواب میں یہہ معاملہ دکھایا ہو اور اتفاقاً یعنی آپ کہنا باعتبار تحقق اوسکے کی ہے او وقت میں وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ سُئِلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ أَهْلِ بَيْتِكَ أَحَبُّ إِلَيْكَ قَالَ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ وَكَانَ يَقُولُ لِفَاطِمَةَ ادْعِي لِيَ ابْنَيَّ فَيَشُمُّهُمَا وَيَضُمُّهُمَا إِلَيْهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ اور روایت ہے انس سے پوچھی گئی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ کون سا شخص تمہارے اہل بیت میں سے محبوب تر ہے طرف تمہاری فرمایا حسن اور حسین اور تھے آنحضرت کہ فرماتے فاطمہ کو بلا میرے لیے دونو میرے بیٹونکو پس سونگھتے آنحضرت حسن اور حسین کو یعنی اسلیئے کہ وہ پھول تھے اور گلے سے لگاتے اونکو طرف اپنی نقل کی ترمذی نے اور کہا کہ یہہ حدیث غریب ہے وَعَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُنَا إِذْ جَاءَ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ وَعَلَيْهِمَا قَمِيصَانِ أَحْمَرَانِ يَمْشِيَانِ وَيَعْثُرَانِ فَنَزَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمِنْبَرِ فَحَمَلَهُمَا وَوَضَعَهُمَا بَيْنَ يَدَيْهِ ثُمَّ قَالَ صَدَقَ اللّٰهُ إِنَّمَا أَمْوَالُكُمْ وَأَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ نَظَرْتُ إِلَى هٰذَيْنِ الصَّبِيَّيْنِ يَمْشِيَانِ وَيَعْثُرَانِ فَلَمْ أَصْبِرْ حَتَّى قَطَعْتُ حَدِيثِي وَرَفَعْتُهُمَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ اور روایت ہے بریدہ سے کہا کہ تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہ خطبہ پڑھتے تھے ہمارے آگے ناگہاں آئے حسن اور حسین تھے اون دونوں پر کرتے سرخ چلتے تھے دونوں اور گر گر پڑتے تھے زمین پر یعنی بسبب صغر سن اور کم زوری کی پس اوترے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم منبر سے پس اوٹھا لیا اونکو اور کہا اون دونونکو آگے اپنے پھر کہا سچ فرمایا اللہ تعالی نے سوای اسکے نہیں کہ مال تمہارے اور اولاد تمہاری فتنہ ہیں یعنی محل آزمایش و امتحان تمہارے ہیں دیکھا میں نے طرف ان دونوں لڑکونکی کہ چلتے تھے اور گر گر پڑتے تھے پس نہ صبر کرسکا میں یعنی بسبب محبت اونکی کی یہانتک کہ موقوف کی میں نے بات اپنی کہ نصیحت امت کو اور بیان احکام و اوامر و نواہی کرنا تھا اور اوٹھا لیا میں نے ان دونونکو نقل کی یہہ ترمذی اور ابو داود اور نسائی نے ف ح اور یہہ امر بسبب تاثیر رقت اور رحمت اور شفقت کی بیچ قلب مبارک آنحضرت کی تھا اور شفقت اور رحمت اولاد و اطفال پر مستحسن اور مستحب اور پسندیدہ حق کی ہے اور قطع خطبہ میں جائز ہے پس یہہ قسم مداخل سے عبادات میں ہو اور عذر کرنا آنحضرت کا تواضع تھا اور تنبیہ کرنی اصحاب کو تو اوپر ارتکاب ایسے عمل کی عادت نہ کریں اور سہل نجانیں اور بہانہ نہ پکڑیں مقام عالی سے اوترنی میں اور یہہ مقصود اصلی ثابت کرنا فرزندی اور ظاہر کرنا محبت کا ہے یا یہہ کہ علو مقام قرب سے اور خلوت حقیقی سے کچھہ تنزل واقع ہوا ہو اور ہمکو مجال کلام کرنیکا احوال شریف میں نہیں ہے واللہ اعلم بحقیقۃ حال حبیبہ صلی اللہ علیہ وسلم وَعَنْ يَعْلَى بْنِ مُرَّةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُسَيْنٌ مِنِّي وَأَنَا مِنْ حُسَيْنٍ أَحَبَّ اللّٰهُ مَنْ أَحَبَّ حُسَيْنًا حُسَيْنٌ سِبْطٌ مِنَ الْأَسْبَاطِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے یعلی بن مرہ سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حسین مجھ سے ہے اور میں حسین سے ہوں ف ع کہا قاضی نے کہ گویا آنحضرت نے معلوم کیا نور نبوت سے اوس چیز کو کہ حادثہ ہونی تھی کہ قریب ہے کہ حادثہ ہوئیگی درمیان اونکی اور درمیان قوم کی یعنی یزید اور یزیدی لڑینگے ان سے اور شہید کرینگے اونکو پس خاص کر اونکا ذکر کیا اور بیان کیا کہ ہم دونوں مانند شی واحد کی ہیں بیچ وجوب محبت اور حرمت تعرض اور لڑنیکے اور تاکید لائی اسکی ساتھ قول اپنے کے

ترجمہ دوست رکہا اللہ تعالی کو اوس شخص نے کہ دوست رکہا حسین کو ف یعنی اسلیے کہ محبت اونکی محبت رسول کی ہی اور محبت رسول محبت اللہ کی ہی یہہ ملا علی نے
لکہا ہی بموجب اسکے لفظ اللہ احب اللہ مین ہ کی زبر سی پڑہا جاویگا اور حضرت شیخ رحمہ اللہ نے اور مولانا اسحق نے ترجمہ ایسا کیا ہی دوست رکہے خدا تعالی اوسکو
کہ دوست رکہتا ہی حسین کو بموجب اسکے اللہ کی ہ کو پیش سے پڑہینگے واللہ اعلم ترجمہ حسین سبط ہی اسباط سی نقل کی یہہ ترمذی نی ف ع سبط ساتہہ زیر سین اور
زبر بے کی بمعنی بیٹا بیٹے بیٹی کا ماخذ اوسکا سبط بالفتح سی ہی اور سبط اوس درخت کو کہتی ہین کہ جسکے ٹہنیان بہت ہون اور جڑ اوسکی ایک ہو پس باپ بمنزلہ
درخت کی ہی اور اولاد بمنزلہ ٹہنیون اوسکی کی اور بعضون نے سبط من الاسباط تفسیر مین کہا کہ وہ امت ہے امتون مین سے خیر مین کہا قاضی نی کہ سبط بمعنی ولد کی ہی یعنی وہ بیٹیون کی اولاد
اولاد ہی اور قبیلہ کو بہی سبط کہتی ہین جیسیکہ فرمایا اللہ تعالی نی وقطعناہم اثنتی عشرۃ اسباطا یعنی متفرق کیا ہمنی بنی اسرائیل کو بارہ قبیلہ اور احتمال ہے کہ مراد یہہ ہو
کہ منشعب ہوگا انتہی ایک قبیلہ اور پیدا ہوگی اونکی نسل سی خلق کثیر پس ہوگا اشارہ طرف اسکی کہ نسل انکی بہت ہوگی اور بہت باقی رہینگے اور یہ امر ایسا ہی
اور حضرت شیخ رحمہ اللہ نی یون لکہا ہی کہ سبط ساتہہ زیر سین اور جزم بے کے فرزند فرزند کا اور فرزند یعقوب کی علیہم السلام اور اسباط بنی اسرائیل بمنزلہ قبائل کی ہین
عرب کی اور سبط اصل مین ساتہہ زبر کے درخت کہ اوسمین شاخین بہت ہون اور جڑ اوسکی ایک ہو نام کہنا امام حسین کا سبط اشارہ ہے اسکی طرف کہ پہیلیگی اونکی نسل سے خلق کثیر

**وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ الْحَسَنُ أَشْبَهُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ مَا بَيْنَ الصَّدْرِ إِلَى الرَّأْسِ وَالْحُسَيْنُ أَشْبَهُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا كَانَ أَسْفَلَ مِنْ ذٰلِكَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ**

اور روایت ہے علی رضی اللہ عنہ سی کہ حسن مشابہ تہے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اوس چیز مین کہ درمیان سینہ کے ہی سر تک اور حسین مشابہ تہے آنحضرت کی اون چیز
مین کہ نیچے سینہ کے تہی نقل کی یہہ ترمذی نی ف ع ح مانند پنڈلی اور قدم وغیرہ کی گویا تہے دونون شاہزادے ملکر سارے آنحضرت تہے اور وجود شریف آنحضرت کے
کی تقسیم پائی تہی درمیان دونو کی **وَعَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ قُلْتُ لِأُمِّي دَعِينِي آتِي النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأُصَلِّي مَعَهُ الْمَغْرِبَ وَأَسْأَلُهُ أَنْ يَسْتَغْفِرَ لِي وَلَكِ فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّيْتُ مَعَهُ الْمَغْرِبَ فَصَلَّى حَتّٰى صَلَّى الْعِشَاءَ ثُمَّ انْفَتَلَ فَتَبِعْتُهُ فَسَمِعَ صَوْتِي فَقَالَ مَنْ هٰذَا حُذَيْفَةُ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ مَا حَاجَتُكَ غَفَرَ اللّٰهُ لَكَ وَلِأُمِّكَ إِنَّ هٰذَا مَلَكٌ لَمْ يَنْزِلِ الْأَرْضَ قَطُّ قَبْلَ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ اسْتَأْذَنَ رَبَّهُ أَنْ يُسَلِّمَ عَلَيَّ وَيُبَشِّرَنِي بِأَنَّ فَاطِمَةَ سَيِّدَةُ نِسَاءِ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَأَنَّ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ سَيِّدَا شَبَابِ أَهْلِ الْجَنَّةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ** اور روایت ہے حذیفہ بن الیمان کہا مینی اپنی ماں سی کہ چہوڑدے مجکو یعنی اذن دے مجکو کہ جاؤن مین آنحضرت
کی خدمت مین اور نماز پڑہون مین اونکی ساتہہ مغرب کی ف ع شاید کہ وہ ماں اونکو منع کرتی ہوگی اوس وقت کے جانی سی بسبب دوری مکان کے واسطے خوف کے
بہ نسبت اپنی یا بہ نسبت اونکی ترجمہ اور سوال کرون مین ان سی یہہ کہ طلب بخشش کی کرین خدا سے واسطے میری اور واسطے تمہارے یعنی میرے اور میری ماں کے پس آیا
مین پیغمبر خدا صلعم کی پاس اور نماز پڑہی مینی اونکی ساتہہ نماز مغرب کی پہر ادا کیں آنحضرت نی نوافل یہانتک کہ پڑہی نماز عشا کی ف ح اور اس حدیث مین فضیلت
مشغول رہنی کی ہی بیچ نوافل کی مابین مغرب اور عشا کی اور مشائخ اوسکو احیا مابین العشائین کہتی ہین ترجمہ پہر پہرے آنحضرت نماز سی اور رجوع کی گہر کی طرف پس
پیچہے ہو لیا مین آنحضرت کی یعنی آنحضرت نی آواز میری ف ع آواز پانو اور پاپوش کی مرادہے یا کچہہ بات کرتی ہون حذیفہ کہ آنحضرت نی اوسکو سنا
ترجمہ پس فرمایا آنحضرت نی کون ہی یہہ حذیفہ ہی یا تو حذیفہ ہی کہا مینی ہان حضرت مین ہون حذیفہ فرمایا آنحضرت نی کیا ہی حاجت تیری اور کیا کہتا
ہی تو دور کیا چاہتا تو بخشی اللہ تجکو اور تیری ماں کو تحقیق یہہ ایک فرشتہ ہی کہ نہین اوترا طرف زمین کے کبہی پہلی اس رات کی ف ع اسمین اشارہ ہے
طرف بڑی ہونی اوس امر کی کہ اوترا واسطے اوسکی ترجمہ پروانگی طلب کی اوسنی اپنی پروردگار سی کہ آوی اور سلام کرے مجپر اور خوشخبری دے مجکو
ساتہہ اسکی کہ فاطمہ سردار ہی بہشت کی عورتونکی اور تحقیق حسن اور حسین سردار ہین بہشت کے جوانونکی نقل کی یہہ ترمذی نے اور کہا کہ یہہ حدیث غریب ہے

وعن ابن عباس قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم حاملا الحسن بن علي على عاتقه فقال رجل نعم المركب ركبت يا غلام فقال النبي صلى الله عليه وسلم ونعم الراكب هو رواه الترمذي اور روایت ہے ابن عباس سے کہا کہ تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اوٹھائے ہوئے حسن بن علی کو اپنے کندھے پر پس کہا ایک شخص نے اچھی سواری ہے کہ سوار ہوا تو اے لڑکے پس فرمایا نبی صلعم نے اور اچھا سوار ہے وہ نقل کی یہہ ترمذی نے ف ح یعنی سواری تو اچھی ہے اور سوار اچھا ہے اور اسمیں کمال تعریف اور نہایت فضیلت ہے حسن کی وعن عمر انه فرض لاسامة في ثلثة الاف وخمسمائة وفرض لعبد الله بن عمر في ثلثة الاف فقال عبد الله بن عمر لابيه لم فضلت اسامة علي فوالله ما سبقني الى مشهد قال لان زيدا كان احب الى رسول الله صلى الله عليه وسلم من ابيك وكان اسامة احب الى رسول الله صلى الله عليه وسلم منك فاثرت حب رسول الله صلى الله عليه وسلم على حبي رواه الترمذي اور روایت ہے عمر سے یہہ کہ اونہوں نے معین کیے یعنی اپنی خلافت میں اسامہ بن زید کے لیے بیت المال سے واسطے قوت اونکی کے اور اون دیا ساڑھے تین ہزار درہم سکے اور معین کیے اپنے بیٹے کے لیے کہ عبد اللہ بن عمر ہے اور اون دیا اونکے لیے بیچ تین ہزار درہموں کے یعنی بہ نسبت اسامہ کے بیٹے کے وظیفہ میں پانسو درہم کم مقرر کیے پس کہا عبد اللہ بن عمر نے اپنے باپ سے کہ کس سبب سے فضیلت دی تمنے اسامہ کو مجھپر یعنی اونکا وظیفہ مجھسے کیوں زیادہ کیا کہ مشعر ہے زیادتی فضیلت پر پس قسم خدا کے نہیں سبقت کی ہے اونسے مجھپر طرف کسی مشہد کی ف ع یعنی جگہہ حاضر ہونیکی خیر سے از روی علم و عمل کے اور کہا طیبی نے کہ مراد مشہد سے جگہہ حاضر ہونیکی قتال کے لیے اور معرکہ کفار کا ہے ترجمہ کہا عمر نے اس سبب سے فضیلت دی ہے میں نے اوسکو کہ زید بن حارثہ کہ باپ اسامہ کا تھا محبوب تر تھا نزدیک پیغمبر خدا کے تیرے باپ سے کہ میں ہوں ف ع اسمیں التفات ہے اوس مضمون پر کہ جو پہلے اوپر بیان کیا کہ نہیں لازم آتا ہے کسیکے محبوب تر ہونے سے یہہ کہ وہ افضل بھی ہو ترجمہ اور تھا اسامہ محبوب تر نزدیک رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے تجھسے ف ع اور سبب اسکا یہہ تھا کہ یہہ دونوں اہل بیت میں سے تھے اسلیے کہ مولی قوم کا اونہیں میں سے ہوتا ہے ترجمہ پس اختیار کیا میں نے یعنی ترجیح دی میں نے پیغمبر خدا کی محبوب کو کہ اسامہ ہے اپنی محبوب پر کہ تو ہے نقل کی یہہ ترمذی نے ف ع یعنی قطع نظر فضیلت کے کر لی رعایت کی آنحضرت کی محبت کے بہ نسبت اونکی وعن جبلة بن حارثة قال قدمت على رسول الله صلى الله عليه وسلم فقلت يا رسول الله ابعث معي اخي زيدا قال هو ذا فان انطلق معك لم امنعه قال زيد يا رسول الله والله لا اختار عليك احدا قال فرأيت رأي اخي افضل من رأيي رواه الترمذي اور روایت ہے جبلہ بن حارثہ سے کہا کہ آیا میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پس کہا میں نے یا رسول اللہ بھیجو میرے ساتھہ میرے بھائی زید کو فرمایا آنحضرت نے وہ یعنی زید ہے یعنی حاضر ہے اگر اختیار کرے چلنا تیرے ساتھہ تو منع نہیں کرتا ہوں میں اسکو ف ع یعنی اسلیے کہ میں آزاد کر چکا ہوں اسکو نہ تو منع کروں جانے سے اور نہ کہوں جانے کو وہ جانے چاہے جاوے چاہے نہ جاوے ترجمہ کہا زید نے یا رسول اللہ قسم ہے خدا کی نہیں اختیار کرتا ہوں میں تمپر یعنی تمہاری ملازمت پر کسیکو نہ بھائی کو اور نہ ماں باپ وغیرہ کو کہا جبلہ نے پس جانی میں نے یعنی بعد اسکے عقل اپنے بھائی کی یعنی زید کی در باب اختیار کرنے ملازمت آنحضرت کی فاضلتر اور بہتر اپنی عقل سے نقل کی یہہ ترمذی نے ف ع یعنی در باب لیجانے اوسکے اپنی ساتھہ اسلیے کہ آنحضرت کی ملازمت میں خیر دنیا اور آخرت کی حاصل تھی اور اصل قصہ اونکا اور زید کا یہہ ہے کہ زید رہنے والے تھے یمن کے لڑکپن میں کہ آٹھہ برس کے تھے پکڑی آئی جاہلیت میں ایک قوم کی کہ عرب کے تھے بیچا اونکو بازار میں لائے بیچنے کے لیے اور حکیم بن حزام نے کہ بھتیجے خدیجہ کے تھے اپنی پھپی خدیجہ کے لیے اونکو خرید لیا اور خدیجہ نے جب آنحضرت کی نکاح میں آئیں زید کو آنحضرت کو بخشا اور آنحضرت نے اونکو اپنا بیٹا کر لیا اور ام ایمن سے کہ لونڈی آزاد آنحضرت کی تہیں نکاح انکا کر دیا اور اس سے اسامہ پیدا ہوئے بعد ازاں زینب بنت جحش سے کہ آنحضرت کی

پہوپہی کی بیٹی زینب نکاح انکا کیا اور بعضونکی نزدیک اول اسلام ہی لائی ہین اور آنحضرت سے دس برس چہوٹی تہی اور بعضی کہتی ہین بیس برس حاضر ہوئی بدر مین اور اور غزوون مین نام کسی صحابی کا قرآن مین مذکور نہین ہوا سوا انکی نام کے آیہ مین فلما قضی زید منہا وطرا اور آنحضرت نی جعفر بن ابیطالب کے ساتہہ بہائی چارہ انکا کردیا تہا اور غزوہ موتہ مین شہید ہوئی پچپن برس کے عمر مین قصہ مختصر اون ایام مین کہ آنحضرت نی زید کو آزاد کردیا تہا انکی بہائی جبلہ لینی کو آئی اور کلام مذکور درمیان مین آیا انکو لذت خدمت بابرکت کی کہان چہوڑتی تہی **وَعَنْ** اُسَامَۃَ بْنِ زَیْدٍ قَالَ لَمَّا ثَقُلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ھَبَطْتُ وَھَبَطَ النَّاسُ الْمَدِیْنَۃَ فَدَخَلْتُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَقَدْ اُصْمِتَ فَلَمْ یَتَکَلَّمْ فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَضَعُ یَدَیْہِ عَلَیَّ وَیَرْفَعُھُمَا فَاَعْرِفُ اَنَّہٗ یَدْعُوْ لِیْ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ

اور روایت ہی اسامہ بن زید سے کہا اسامہ نے جبکہ ضعیف ہوئے آنحضرت اوس بیماری سے کہ وفات پائی اوس سے اوترا مین اور اوتری لوگ مدینہ مین **ف** ح یعنی اوس لشکر سی کہ آنحضرت نے مجکو ساتہہ مہاجرین و انصار کی روانہ کیا تہا اور باہر پڑا تہا مین بعد چند روز کے بسبب سے خبر بیماری آنحضرت کی مدینہ مین پہر آئی ہم اور ذکر ہبوط کا کہ معنی اوس کے نیچی کی آنے کی ہی اس سبب سے ہی کہ وہ موضع کہ جہان لشکر پڑا تہا جانب علو یعنی بلندی مدینہ کے ہی کہ اوسکو جرف کہتے ہین جیسے کہ عرفات مکہ مین جانب بلندی کی ہی اور عرب کلام کرتی ہین رعایت علو و سفل یعنی اونچی اور نیچی کی کرتی ہین جیسے کہ اگر مکہ سی عرفات کو جاوین تو کہینگے صعدنا الی عرفات یعنی چڑہی ہم طرف عرفات کی اور اگر عرفات سی مکہ کو آوین تو کہینگے ہبطنا الی مکہ یعنی اوترے ہم طرف مکہ کی اسیطرح مدینہ سے جرف کو جانا صعود ہے اور وہانسے مدینہ کو آنا ہبوط حتی کہ مسجد الحرام مین اگر جانب باب السلام کی جاوین کیونکہ طرف عرفات کی ہی صعدنا الی باب السلام کہتی ہین انتہی اور ملا علی نی یون لکہا ہی ہبطت یعنی اوترا مین اپنی مکان سی کہ تہا عوالی مدینہ مین وہبط الناس یعنی اور اوتری صحابہ اپنی مکانونسی طرف مدینہ کے ترجمہ پس داخل ہوا مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس اسحالمین کہ تحقیق چپ کی گئی تہی وہ اور طاقت بات کرنیکی نہین رکہتی تہی پس نہ بولی آنحضرت پہر شروع کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ رکہتی تہی دونون ہاتہہ اپنی مجہپر اور اوٹہاتی تہی اون دونونکو یعنی مجہپر سی پس پہچانا مین یعنی ساتہہ نور ولایت اور ظہور فراست کے یہہ کہ وہ دعا کرتی ہین میرے لیے نقل کی یہہ ترمذی نی اور کہا کہ یہہ حدیث غریب **ف** ع ح یعنی بسبب محبت اور رعایت حد کے اور یہہ نہایت کرم و شفقت تہی آنحضرت کی اسامہ کی حق مین کہ ایسی وقت مین مہربانی کی اونپر اور دعا اونکی لیے **وَعَنْ** عَائِشَۃَ قَالَتْ اَرَادَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ یُّنَحِّیَ مُخَاطَ اُسَامَۃَ قَالَتْ عَائِشَۃُ دَعْنِیْ حَتّٰی اَکُوْنَ اَنَا الَّذِیْ اَفْعَلُ قَالَ یَا عَائِشَۃُ اَحِبِّیْہِ فَاِنِّیْ اُحِبُّہٗ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہی عائشہ سے کہ کہا ارادہ کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی یہہ کہ دور کرین اسامہ کا ناک یعنی ناک اونکی پاک کرین جیسے کہ لڑکونکی ناک پونچہتی ہین اور وہ اوسوقت مین چہوٹی تہی کہا عائشہ نی چہوڑو مجکو تو کہ مین کرون یہہ کام یعنی مین ناک پونچہون اونکی گویا حضرت عائشہ نی برعایت ادب کی ناک پونچہنا آنحضرت کا مناسب نجانا فرمایا آنحضرت نی اے عائشہ دوست رکہہ تو اسامہ کو اسلیے کہ مین دوست رکہتا ہون اوسکو نقل کی یہہ ترمذی نی **ف** ح یعنی تو اگر بالطبع اوسکو نہین دوست رکہتی ہی تو اس سبب سی دوست رکہہ مین اوسکو دوست رکہتا ہون کہ محبوب کا محبوب بہی محبوب ہوتا ہی اور حقیقت مین کمال محبت یہہ ہے کہ محبوب سے گذر کر اوسکے متعلقون تک پہنچی اور سرایت کری خواہ آدمی ہون یا کوئی چیز کہ اوسکی قبیل یا دیار سے **وَعَنْ** اُسَامَۃَ قَالَ کُنْتُ جَالِسًا اِذْ جَاءَ عَلِیٌّ وَالْعَبَّاسُ یَسْتَاْذِنَانِ فَقَالَا لِاُسَامَۃَ اسْتَاْذِنْ لَنَا عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ عَلِیٌّ وَالْعَبَّاسُ یَسْتَاْذِنَانِ فَقَالَ اَتَدْرِیْ مَا جَاءَ بِہِمَا قُلْتُ لَا قَالَ لٰکِنِّیْ اَدْرِیْ اِئْذَنْ لَہُمَا فَدَخَلَا فَقَالَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ جِئْنَاکَ نَسْاَلُکَ اَیُّ اَہْلِکَ اَحَبُّ اِلَیْکَ قَالَ فَاطِمَۃُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَا مَا جِئْنَاکَ نَسْاَلُکَ عَنْ اَہْلِکَ قَالَ اَحَبُّ اَہْلِیْ اِلَیَّ مَنْ قَدْ اَنْعَمَ اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاَنْعَمْتُ عَلَیْہِ اُسَامَۃُ بْنُ زَیْدٍ قَالَا

ذَمِّهِمْ قَالَ ثُمَّ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ فَقَالَ الْعَبَّاسُ يَا رَسُولَ اللهِ جَعَلْتَ عَمَّكَ آخِرَهُمْ قَالَ إِنَّ عَلِيًّا سَبَقَكَ
بِالْهِجْرَةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے اسامہ سے کہا تھا میں بیٹھا ہوا یعنی آنحضرت کے دروازہ پر ناگہاں آئے علی اور عباس رضی اللہ عنہما
اسی حالمین کہ چاہتے تھے طلب کرنا اذن کا اندر جانیکی لیے پس کہا دونوں نے واسطے اسامہ کے کہ اذن طلب کر ہمارے لیے آنحضرت سے ف ع اور شاید کہ اسامہ
اون دونوں میں چھوٹے ہونگے ترجمہ پس کہا میں نے یا رسول اللہ علی اور عباس دونوں مانگتے ہیں آنیکی لیے اذن فرمایا آنحضرت نے کیا جانتا ہے تو کہ کیا چیز لائی ہے ان
دونوں کو یعنی کیوں آئے ہیں کہا میں نے نہیں جانتا میں فرمایا آنحضرت نے لیکن میں جانتا ہوں کہ کس تقریب سے آئے ہیں پروانگی دی واسطے دونوں کے پس داخل
ہوئے دونوں اور عرض کیا یا رسول اللہ آئے ہیں ہم آپکی پاس کہ پوچھیں ہم آپ سے کون شخص آپکی اہل بیت میں سے محبوب تر ہے نزدیک آپکی فرمایا آنحضرت نے کہ
محبوب تر میرے اہل بیت میں سے نزدیک میرے فاطمہ بیٹی محمد کی ہے کہا علی اور عباس نے کہ نہیں آئے ہیں ہم تمہارے پاس کہ پوچھیں ہم حال اہل بیت تمہارے کا یعنی اولاد
وازواج تمہاری کی سے بلکہ پوچھیں ہم حال اقارب و متعلقین کے سے فرمایا محبوب تر اہل میرے کا نزدیک میرے یعنی مردوں میں سے وہ شخص ہے کہ تحقیق انعام
احسان کیا خدا تعالی نے اوسپر یعنی ساتھ اسلام اور ہدایت اور اکرام کی اور انعام و احسان کیا میں نے اوسپر یعنی ساتھ آزاد کرنی اور متبنی کرنی اور تربیت کرنیکی وہ
شخص اسامہ بن زید ہے ف ع جاننا چاہیے کہ انعام حق جل و علا کا اور انعام آنحضرت کا قرآن میں بہ نسبت زید کے ہے کہ باپ اسامہ کا ہے مذکور ہے و لیکن
انعام باپ پر مستلزم انعام کا بیٹی پر ہے اس اعتبار سے آنحضرت نے مصداق آیہ کریمہ کو اوتارا اسامہ پر گویا کہ فرمایا زید اور اوسکی بیٹی اسامہ کے حاصل یہہ کہ اگرچہ
ورود آیہ کا بیچ حق زید کی ہے و لیکن بیٹا اوسکا تابع اوسکا ہے بیچ حاصل ہونی دونوں انعاموں کی ترجمہ کہا علی و عباس نے بعد اوسکے کون ہے فرمایا آنحضرت نے علی
بن ابی طالب ہے ف ع پس یہہ نص جلی ہے اسپر کہ نہیں لازم آتی محبوبیت سے افضلیت اسلیے کہ علی افضل ہیں اسامہ و زید سے بالاجماع ترجمہ پس کہا عباس نے
یا رسول اللہ کیا آپ نے اپنے چچا کو کہ آخر اہل بیت اپنی کا یعنی اگر بعد اسکے پوچھوں تو آپ مجھکو فرماوینگے فرمایا آنحضرت نے کہ بلا شبہ علی نے سبقت کی ہے تجھپر ساتھ ہجرت
کرنیکی نقل کی یہہ ترمذی نے ف ع اور ایسی ہی ساتھ اسلام کی بھی یہہ واجب کرتا ہے تقدیم اوسکی کو کہ مرتبہ ہی اونچے فضیلت کے اور نظیر اسکی یہہ ہے کہ
آئی عباس اور ابو سفیان اور بلال و سلمان طرف دروازہ عمر کی اسی حالمین کہ اذن چاہتے تھے آنیکی اندر پس کہا عمر کی خادم نے پہلے بلا کرنی اونکی کے
ساتھ آئی جماعت کے کہ داخل ہوں بلال پس کہا ابو سفیان نے عباس کو کہ کیا نہیں دیکھتا ہے تو یہہ کہ مقدم کرتا ہے ہم پر ہمارے موالی یعنی غلاموں آزاد کردہ کو
کہا عباس نے کہ ہم نے تاخیر کی یعنی اسلام و ہجرت میں پس یہہ ہمارا ہی قصور ہے ف ع اسلام عباس کا بعد از واقعہ بدر کے ہے اور بعضی کہتی ہیں کہ عباس مکہ میں
مسلمان تھے و لیکن مشرکوں سے اسلام چھپاتی تھی اور باوجود اسکے ہجرت بعد اسکے کے پوشیدہ نہیں کہ اگر بعد دوجہ مسطورہ کا لحاظ منظور ہو تو تقدم اسامہ کا علی پر بیچ
محبوبیت کے مشکل ہوتا فافہم و باللہ التوفیق پس البتہ استقامت میں تعداد اور اعتبار ہر وجہ کی ہے [illegible] اسامہ بسبب خدمت گذاری وغیرہ کے تھی
اور حضرت علی باعتبار قرابت و علم و فضل وغیرہ کے پس اسامہ اور جہت سی احب تھے اور حضرت علیؑ اور جہت سے وَقَدْ مَرَّ أَنَّ عَمَّ الرَّجُلِ صِنْوُ أَبِيهِ فِي كِتَابِ الزَّكَاةِ
اور ذکر کیجی گئی حدیث ان عم الرجل صنو ابیہ کہ بیچ منقبت عباس کی واقع ہے بیچ کتاب الزکوۃ کی الْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری عن
عُقْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ صَلَّى أَبُو بَكْرٍ الْعَصْرَ ثُمَّ خَرَجَ يَمْشِي وَمَعَهُ عَلِيٌّ فَرَأَى الْحَسَنَ يَلْعَبُ مَعَ الصِّبْيَانِ فَحَمَلَهُ عَلَى عَاتِقِهِ
وَقَالَ بِأَبِي شَبِيهٌ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ شَبِيهًا بِعَلِيٍّ وَعَلِيٌّ يَضْحَكُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے عقبہ بن حارث سے کہا کہ نماز پڑھی ابو بکر نے
عصر کی یعنی بامامت پھر چلا [illegible] اسی حالمین کہ چلتے تھی اور ساتھ اونکے علی تھی پس دیکھا ابو بکر نے حسن کو کہ کھیلتا ہے ساتھ لڑکوں کی پس اوٹھالیا ابو بکر نے حسن کو اپنی گردن پر
اور کہا ابو بکر نے یعنی از راہ خوش طبعی کی فدا ہو میرا باپ یہہ شبیہ ہے ساتھ نبی کی نہیں مشابہ ہے ساتھ علی کی اور علی ہنستے تھی از راہ خوشی کے نقل کی یہہ بخاری نے
وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ أُتِيَ عُبَيْدُ اللهِ بْنُ زِيَادٍ بِرَأْسِ الْحُسَيْنِ فَجُعِلَ فِي طَسْتٍ فَجَعَلَ يَنْكُتُ وَقَالَ فِي حُسْنِهِ شَيْئًا فَقَالَ أَنَسٌ

فَقُلْتُ وَاللّٰهِ إِنَّهُ كَانَ أَشْبَهَهُمْ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ مَخْضُوْبًا بِالْوَسْمَةِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَفِيْ رِوَايَةِ التِّرْمِذِيِّ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ ابْنِ زِيَادٍ فَجِيْءَ بِرَأْسِ الْحُسَيْنِ فَجَعَلَ يَضْرِبُ بِقَضِيْبٍ فِيْ أَنْفِهِ وَيَقُوْلُ مَا رَأَيْتُ مِثْلَ هٰذَا حُسْنًا فَقُلْتُ أَمَا إِنَّهُ كَانَ مِنْ أَشْبَهِهِمْ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہی انس سے کہا لایا گیا نزدیک عبید اللہ بن زیاد کے سر مبارک حضرت حسین کا فف ع کہا مولف نے کہ یہہ عبید اللہ بیٹا عبد اللہ بن زیاد کا ہی اور وہ امیر تہا اوس لشکر کا کہ متعین ہوا تہا واسطے قتل کرنے حسین کی اور وہ اون ایام میں کہ امیر تہا کوفہ کا یہی یزید بن معٰویہ کی طرف سی پہر قتل کیا گیا زمین موصل میں ابراہیم بن مالک بن الاشتر النخعی کی ہاتہہ سے بیچ زمانہ مختار بن ابی عبید کے سن چہیاسٹہہ میں ترجمہ پس رکہا گیا سر حسین کا بیچ طاش کے پس وہ شقی کہ چہیڑتا تہا اونکے سر مبارک کو لکڑی سی کہ اوسکی ہاتہہ میں تہی یعنے سر چہیڑ لکا اونکی بینی مبارک پر مارتا تہا اور کہا بیچ حسن امام حسین کے کچہہ ف ح یعنی عیب کیا اونکی حسن میں اور ترمذی کی روایت سی ظاہر ہوتا ہی کہ تعریف کی اور مبالغہ کیا اونکی حسن و جمال میں لیکن بطریق استہزا اور تمسخر اور اظہار خوشی کی حاصل ہوئی اوس بدبخت کو بسبب قتل اونکی کے ترجمہ کہا انس نے پس کہا میں نے قسم خدا کے تحقیق تہے بہت مشابہ اہل بیت میں سا تہہ پیغمبر خدا صلعم کی اور تہا سر مبارک وسمہ کا رنگا ہوا ساتہہ وسمہ کے نقل کی یہہ بخاری نے اور ترمذی کی روایت میں یون آیا ہی کہ کہا انس نے تہا میں نزدیک ابن زیاد کے پس لایا گیا سر حضرت حسین کا اوسکی پاس پس شروع کیا مارنا ساتہہ چہڑی کے امام حسین کے ناک میں اور کہتا تہا نہیں دیکہا میں نے مانند اسکے حسن میں پس کہا میں نے خبردار ہو تحقیق یہہ تہا مشابہ تر ین لوگونکی ساتہہ رسول خدا صلعم کی اور کہا ترمذی نے یہہ حدیث صحیح حسن غریب ہے فف ع اور طبرانی نی یون روایت کی ہی کہ پس شروع کیا عبید اللہ نے کہ رکہتا تہا چہڑی کہ اوسکے ہاتہہ میں تہی بیچ آنکہہ اونکے کی اور ناک اونکے کی پس کہا میں یعنی انس نے اوٹہا چہڑی اپنی اسلیے کہ تحقیق دیکہا ہی میں نے منہہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کا جگہہ اسکی اور بزار کی روایت میں یون ہی کہ کہا انس نے پس کہا میں نے عبید اللہ کو کہ بلاشبہہ میں نے دیکہا ہی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو کہ سونگہتی تہی جہان کہ لگتی ہی چہڑی تیری کہا انس نے پس ہٹالی اوسنی چہڑی اور ذخائر میں ہی عمارہ بن عمیر سی کہ کہا جبکہ لایا گیا سر ابن زیاد کا اور اوسکے یاروں کا یعنی بعد باری جانیکی پس تہا میں مسجد میں جو چبوترہ پر پس پہنچا میں طرف لوگوں کی اور سنا میں کہ وہ کہہ رہی تہی وہ آیا پس ناگہان ایک سانپ آیا کہ گہستا تہا سرونمیں یہانتک کہ داخل ہوا عبید اللہ بن زیاد کی نتہنی میں اور ٹہیرا تہوڑی دیر پہر نکلا اور چلا گیا یہانتک کہ غائب ہوگیا پہر کہا لوگوں نے کہ وہ آیا پس کیا یہہ دو یا تین بار روایت کی یہہ ترمذی نے اور کہا یہہ حدیث حسن صحیح ہے وَعَنْ

أُمِّ الْفَضْلِ بِنْتِ الْحَارِثِ أَنَّهَا دَخَلَتْ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنِّيْ رَأَيْتُ حُلْمًا مُنْكَرًا اللَّيْلَةَ قَالَ وَمَا هُوَ قَالَتْ إِنَّهُ شَدِيْدٌ قَالَ وَمَا هُوَ قَالَتْ رَأَيْتُ كَأَنَّ قِطْعَةً مِنْ جَسَدِكَ قُطِعَتْ وَوُضِعَتْ فِيْ حِجْرِيْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَيْتِ خَيْرًا تَلِدُ فَاطِمَةُ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ غُلَامًا يَكُوْنُ فِيْ حِجْرِكِ فَوَلَدَتْ فَاطِمَةُ الْحُسَيْنَ فَكَانَ فِيْ حِجْرِيْ كَمَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَخَلْتُ يَوْمًا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَضَعْتُهُ فِيْ حِجْرِهِ ثُمَّ كَانَتْ مِنِّي الْتِفَاتَةٌ فَإِذَا عَيْنَا رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُهْرِيْقَانِ الدُّمُوْعَ قَالَتْ فَقُلْتُ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ بِأَبِيْ أَنْتَ وَأُمِّيْ مَا لَكَ قَالَ أَتَانِيْ جِبْرِيْلُ فَأَخْبَرَنِيْ أَنَّ أُمَّتِيْ سَتَقْتُلُ ابْنِيْ هٰذَا فَقُلْتُ هٰذَا قَالَ نَعَمْ وَأَتَانِيْ بِتُرْبَةٍ مِنْ تُرْبَتِهِ حَمْرَاءَ اور روایت ہی ام الفضل بیٹی حارث کے سی کہ وہ آئیں پیغمبر خدا صلعم کی پاس پس کہا یا رسول اللہ میں نے دیکہا ہی ایک خواب اچہا رات فرمایا آنحضرت نے اور کیا ہی وہ خواب کہا ام فضل نے تحقیق وہ خواب سخت ہی یعنی سننا اوسکا گویا نہیں کہہ سکتی میں پہر فرمایا آنحضرت نے کیا ہی کہا ام الفضل نے دیکہتا کو یا ایک ٹکڑا انکی بدن کا کاٹا گیا ہی رکہا گیا بیچ گود میری پس فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے دیکہا تو نے خواب اچہا فاطمہ بیٹا جنیگی اگر چاہا خدا نے ہوگا وہ بیچ گود

گود میں یعنی رکھینگے اوسکو تیری گود میں بسبب قرابت کے تو اوسکو تربیت کریگی تو پس جنی فاطمہ حسین کو پس تھا وہ میری گود میں جیسکہ فرمایا تھا حضرت نے پس آئی ایک
روز آنحضرت کے پاس پس رکھدیا میں نے حسین کو آنحضرت کی گود میں پھر ہوئے آپکو دیکھنا اور طرف یعنی میں لگی اور طرف پھر دیکھا میں نے تو انکی طرف آپ آنکھیں انکی
آنسو بہتے ڈالتی تھیں انسو کہا ام الفضل نے پس کہا میں نے ای پیغمبر خدا قربان ہوں باپ ماں میرے تمپر کیا ہوا آپکو کہ روتے ہو فرمایا آنحضرت نے آئی میرے پاس جبرئیل اور خبر دی
مجھکو کہ تحقیق امت میری یعنی امت اجابہ نزدیک ہے کہ قتل کریگی اس بیٹے میرے کو یعنی از راہ ظلم کی پس کہا میں نے یعنی بطریق تعجب کے و استبعاد کے کیا اس بیٹے کو کہا اونے ہاں
ہاں اور دی مجھکو جبرئیل نے مٹی اوسکی مٹی سے سرخ ف ع یعنی اوس جگہ کی مٹی کہ جہاں قتل ہونگے اور ذخائر میں ہے سلمے سے کہ کہا آئی میں ام سلمہ کے پاس اور
وہ روتی تھیں پس کہا میں نے کس چیز نے رولایا تمکو کہا ام سلمہ نے کہ دیکھا میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو یعنی خواب میں اور انکی سر اور ڈاڑھی مبارک پر
مٹی تھی پس کہا میں نے کیا ہوا آپکو یا رسول اللہ فرمایا حاضر ہوا تھا میں قتل حسین میں ابھی نقل کیا اسکو ترمذی نے اور کہا حدیث غریب ہے اور روایت کیا اسکو بغوی نے
حسان میں **وعن** ابن عباس انه قال رأیت النبي صلی الله علیه وسلم فیما یری النائم ذات یوم بنصف النهار
أشعث أغبر بیده قارورة فیها دم فقلت بأبي وأمي ما هذا قال هذا دم الحسین وأصحابه لم أزل
ألتقطه منذ الیوم فأحصي ذلك الوقت فأجد قتل ذلك الوقت رواهما البیهقي في
دلائل النبوة وأحمد الأخیر اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا اونہوں نے دیکھا میں نے آنحضرت کو بیچ اوس حالت کے کہ دیکھا ہے سونیوالا ایک
روز ایک وقت دوپہر کی پراگندہ بال گرد آلودہ آنحضرت کی ہاتھ میں ایک شیشہ ہے کہ اوس میں خون ہے پس کہا میں نے باپ میرا اور ماں میری قربان ہوں
تمہاری کیا حال ہے یہ اور کیسا ہے یہ شیشہ فرمایا آنحضرت نے یہہ خون حسین کا اور اوسکے یاروں کا ہے ہمیشہ سے میں چنتا اوسکو ابتدا اس روز کے سے یعنی صبح
ابتک چنتا تھا میں خون حسین کا اور اوسکے یاروں کا اور اس شیشہ میں جمع کیا ہے میں نے اوسکو ابن عباس نے کہا پس یاد رکھا میں نے اوس وقت کو پس پایا میں نے یعنی دریافت
کیا کہ قتل کیے گئے حسین اسیوقت روایت کیں یہہ دونوں حدیثیں بیہقی نے دلائل النبوۃ میں اور روایت کی احمد نے حدیث اخیر **وعنه** قال
قال رسول الله صلی الله علیه وسلم أحبوا الله لما یغذوکم من نعمة وأحبوني بحب الله وأحبوا أهل
بیتي لحبي رواه الترمذي اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے دوست رکھو خدا کو بسبب اوس چیز کی کہ
غذا دیتا ہے اور پرورش کرتا ہے تمکو نعمت سے ف ع یعنی طرح بطرح کی نعمتوں سے موجب قول اللہ تعالی کی وما بکم من نعمة فمن الله یعنی جو کچھ تمکو ملتی ہے نعمت
پس اللہ کی طرف سے ہے اور معنی حدیث کے یہہ ہیں کہ اگر نہیں دوست رکھتے ہو تم اللہ تعالی کو کمالیت کے کہ دیتا ہے تمکو نعمت تو پس دوست رکھو اوسکو والا اللہ سبحانہ
محبوب لذاتہ و صفاتہ ہے نزدیک عارفین محبین کے برابر ہے کہ نعمت دے یا نہ دے پس یہہ بطور قول اللہ سبحانہ کے ہے فلیعبدوا رب هذا البیت الخ پھر پس دوست
رکھو مجھکو یعنی جب ثابت ہوا سبب محبت خدا کا تو پس دوست رکھو مجھکو بسبب دوستی خدا کی ف ش ع اسلیے کہ محبوب کا محبوب محبوب ہوتا اور اسلیے کہ فرمایا ہے اللہ
تعالی نے قل ان کنتم تحبون الله فاتبعوني یحببکم الله انتہی اور حضرت شیخ رض نے شرح میں یہہ لکھا ہے یعنی بسبب دوستی کرنے تمہارے کہ خدا کو یا بسبب دوست
رکھنے خدا کے تمکو پھر اور دوست رکھو میری اہل بیت کو بسبب دوستی میری کے یعنی بسبب دوست رکھنے میرے کے اونکو یا بسبب دوست رکھنے تمہارے کے مجھکو نقل کی یہہ
ترمذی نے **وعن** أبي ذر أنه قال وهو آخذ بباب الكعبة سمعت النبي صلی الله علیه وسلم یقول
ألا إن مثل أهل بیتي فیکم مثل سفینة نوح من رکبها نجا ومن تخلف عنها هلك رواه أحمد اور روایت ہے ابی ذر غفاری سے
یہہ کہ اونہوں نے کہا اس حالمیں کہ پکڑنے والے تھے کعبہ کے دروازہ کو کہ سنا میں نے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتے تھے آگاہ ہو جاؤ مثال اہل بیت میری کی تم
میں مثال کشتی نوح کی ہے جو کوئی سوار ہوا کشتی نوح پر نجات پائی اور جو کوئی کہ پیچھے رہا اور سوار نہوا ڈوب گیا اور ہلاک ہوا نقل کیا یہہ احمد نے ف ع یعنی

پس اسیطرح جسنی لازم پکڑی محبت و متابعت اونکی نجات پائی اوسنی دارین مین ورنہ ہلاک ہوا دونون جہان مین اگرچہ خرچ کری مال و جاہ بایکبارگی
دونون مین سی مشابہت وہی دنیا کو اور دریا کو کہ دنیا مین ہے قسم کفر اور گمراہیون اور بدعتون اور جہالتون اور ہواؤں زائغہ سی ساتھہ دریا عمیق کی اور اوسمین
موج پر موج ہوا اور راہ بہاؤ اوسکی ابر کتنی ہی طرح کی تاریکیان اوپر تلی اور گہیر کہا ہو اوس دریا نی ساری زمین کو اور نہین ہے اوس سے خلاصی مگر بسبب اوس
کشتی کی کہ وہ رسول خدا صلعم کی اہل بیت کی محبت ہے اور کیا خوب لگا وہی اوسکو ساتھہ اس قول آنحضرت کو مثل اصحابی مثل النجوم من اقتدی بشیء منہ
اہتدی اور کیا خوب کہا امام فخر الدین رازی نی اپنی تفسیر مین کہ الحمد للہ ہم جماعت اہل سنت کے سوار ہوئے اہل بیت کی محبت کی کشتی مین اور راہ پائی ہمنی ساتھہ
ستاری ہدایت اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پس امید رکہتی ہین ہم نجات کی ہولون قیامت کے سی اور طبقات دوزخ کیسی اور امید رکہتے ہین راہ پانے
کی طرف پہنچنے درجات جنتون کی اور نعیم مقیم کی اور توضیح اسکی یہہ ہے کہ جو کوئی نہ داخل ہوا کشتی مین مانند خوارج کی ہلاک ہوا ساتھہ اول ہلاکین کے اور داخل ہین
اور جو کوئی داخل ہوا اوسمین اور نہ راہ دیکہی ساتھہ ستارون صحابہ کی مانند روافض کے وہ گمراہ ہوا اور پڑا تاریکیون مین کہ نہین نکل سکیگا اونسی
اور روایت ہے احمد کی انس سے بطریق مرفوع کی کہ مثل علما کی زمین مین مانند مثال ستارون کی ہی آسمان مین کہ راہ دکہاتی ہین بر و بحر کی تاریکیون مین پس
جب مٹ جاوینگی ستاری بہٹکتی پہرینگی راہ کو چلنے والے

## باب مناقب ازواج النبی صلی اللہ علیہ وسلم

یہہ باب ہے بیچ بیان مناقب بیبیون نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی۔ ف ۔ جاننا چاہیے کہ بیبیان آنحضرت صلعم کی ایک وقت مین نو تہین اور ایک وقت مین گیارہ
اور ایکوقت مین زیادہ اسسے اور ایک وقت مین کم اسسے جامع الاصول مین آیا ہے کہ علما اختلاف کرتی ہین بیچ عدد بیبیون پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کے
اور بیچ ترتیب اونکی کے اور بیچ عدد اونکے کہ مری ہین بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اور بیچ عدد اونکے کہ دخول کیا ہی ساتھہ اونکے اور
اونکی کہ نہین دخول کیا ہی ساتھہ اونکی اور ایک جماعت عورتون سی ہین کہ اونسی پیغام نکاح کا کیا تہا آپ نے اور نکاح نہین کیا اونکو اور بعضی ایسی ہین
کہ عرض کیا اپنی تئین آنحضرت پر یعنی درخواست نکاح کی کی آنحضرت سے اور کہا صاحب جامع الاصول نی کہ ہم ذکر کرتی ہین جو کچہہ کہ مشہور ہے اقوال علما مین
سی بعد ازان ذکر کیے نام اونکی اور کاتب حروف نی بیچ شرح اسما کے تاریخ نکاح اور وفات اونکی کو ذکر کیا ہے اور تکملہ شرح کی مین احوال بہی اونکا لکہا ہے
اور یہان اوپر ذکر کرنی نامون اور تاریخ کی اقتصار کیا اول ازواج مطہرات مین ام المومنین خدیجہ بیٹی خویلد کی ہین نکاح کیا اونسی آنحضرت نی اسحالمین
کہ خدیجہ چالیس برس کی تہین اور آنحضرت پچیس برس کی ۲۵ اور وفات پائی اونہون نی مکہ مین برس دسوین ہجرت سی موجب قول صحیح کی بعد اونکی انتقال کی نکاح کیا سودہ بیٹی
زمعہ کی سی مکہ مین اور مرین وہ سنہ چوّن ۵۴ مین پہر عائشہ صدیقہ ابو بکر کی بیٹی سی نکاح کیا مکہ مین اسحالمین کہ وہ چہہ برس کی تہین اور بنا لینے
صحبت وغیرہ کی ساتھہ اونکی نو برس کی عمر مین اور وفات پائی اونہون نی سنہ ستاون یا اٹھاون مین اور حفصہ عمر بن الخطاب کی بیٹی سے نکاح کیا دوسرے سال
یا تیسری سال ہجرت مین اور مرین وہ سنہ اکتالیس یا پینتالیس مین اور زینب خزیمہ کی بیٹی سے نکاح کیا سنہ تین مین اور مرین وہ سنہ چار مین اور ام سلمہ
بیٹی ابی امیہ مخزومی [illegible] سی نکاح کیا سنہ چار یا تین مین اور مرین وہ سنہ انسٹھ مین اور بعضوں نی کہا سن باسٹھ مین اور اول صحیح تر ہے اور زینب جحش کی بیٹی سی
نکاح کیا سن پانچ مین اور مرین وہ سن بیس مین یا اکیس مین [illegible] اور یہہ آنحضرت کی بیبیون مین سی اول اونہین کی وفات ہوئی اور ام حبیبہ ابو سفیان
کی بیٹی اور معویہ کی بہن کا حال یہہ ہے کہ اور مشہور یہہ ہے کہ نکاح کیا اونکا نجاشی نی آنحضرت سی ساتھہ مہر چار ہزار درہم کی سن چہہ مین بیچ حبشہ کی
کہ اوسوقت وہ ہمراہ خاوند اپنی عبید اللہ بن جحش کے گئی تہین اور عبید اللہ نصرانی ہو کر مر گیا اور یہہ اسلام پر قائم رہین اور جویریہ بیٹی حارث کو بندی
مین پکڑا آنحضرت نی غزوہ مریسیع مین کہ جسکو غزوہ بنی المصطلق بہی کہتی ہین چھٹی سال مین پہر آزاد کیا اور نکاح کیا اونسے اور مرین وہ سنہ چھپن مین
اور میمونہ بیٹی حارث کی سی نکاح کیا سن سات مین اور مرین وہ سنہ اکسٹھ یا اکاون مین اور وہ خالہ ابن عباس کی ہین اور صفیہ بیٹی حیی بن اخطب سے نکاح

کیا سنہ سات مین بیچ غزوہ خیبر کی اونکو بندیون مین پکڑا اور آزاد کر کی نکاح کیا اور وہ اوسوقت مین ستر برس کی تہین وفات پائی سن پچاس مین اور
بعضون نے کہا سنہ باون مین اور بعضون نے اور اور کہا اور ریحانہ بیٹی زید کی یہود بنی قریظہ سی تہین بندیون مین آئین اور آزاد کیا اونکو آنحضرت نے اور نکاح کیا اور فوت ہوئے
تہین آپ مین اور مرین وقت پہرنے کے حجۃ الوداع سے اور ان گیارہ عورتون سے نکاح کیا اور دخول کیا اور ایک جماعت عورتون سے مقدار بیس کی یا زیادہ اوس سے
تہین کہ اونسے نکاح کیا حضرت نے اور پہلے دخول سے مفارقت کی اور بعضونسے پیغام نکاح کا کیا اور نکاح نہین کیا اور بعضون نے وقت اوترنے آیۃ کریمہ یا
ایہا النبی قل لازواجک آخر آیۃ تک اس کی دنیا اختیار کی اور نکل گئین حضرت کی پاس سے اور تفصیل انکی جامع الاصول مین مذکور ہے اور لونڈیان حضرت کی چار تہین
بعضون نے کہا ہی کہ وہ چار تہین بہت مشہور اونکی ماریہ قبطیہ ماں ابراہیم بن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی والدہ سنہ سولہ مین مرین اور ریحانہ بنت
شمعون یا بنت زید کہ مذکور ہوئین بعضون نے کہا کہ اونکو آزاد نہین کیا اور وطی بسبب ملک یمین کی کی اور ایک اور لونڈی کہ زینب بنت جحش نے بخشی تہی اور
ایک اور کہ کہین قید سے بندی مین آئے تہی واللہ اعلم **الفصل الاول** عن علی قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم یقول خیر نسائہا مریم بنت عمران وخیر نسائہا خدیجۃ بنت خویلد متفق علیہ وفی روایۃ
قال ابو کریب واشار وکیع الی السماء والارض روایت ہی امیر المومنین علی سے کہ کہا سنا مین نے آنحضرت کو
فرماتے بہترین عورتون اوس امت کی سے کہ مریم اوسمین تہین مریم بیٹی عمران کی ہین اور بہترین عورتون اس امت کی سے خدیجہ بیٹی خویلد کی ہی نقل کی یہہ بخاری
اور مسلم نے اور بیچ ایک روایت کی ہی کہ کہا ابو کریب نے اور اشارہ کیا وکیع نے کہ حفاظ حدیث سے ہی اور بیچ مرتبہ پائے کے اور قران انکے کہ ہی طرف آسمان
و زمین کی شراح واسطی بیان معنی دنیا کے یعنے بہتر ہے ونسے کہ آسمان و زمین کے نیچے ہین اور اس حدیث سے ظاہر ہوا کہ مریم اور خدیجہ ہر ایک بہترین ہین اپنی
اپنی امتونمین لیکن معلوم نہ ہوئی نسبت درمیان دونونکی کہ کون سی افضل ہی اور نقل کیا گیا ہی تفسیر نسفی سے کہ خدیجہ اور عائشہ افضل ہین مریم
بموجب قول صحیح کی اسلئی کہ مریم پیغمبر تو ہین نہین اور یہہ بہی مقرر ہی کہ یہہ امت مرحومہ بہتر ہی اور امتونسے پہر عائشہ اور خدیجہ مین بہی اختلاف کیا ہی اور
ایسے ہی بیچ فضیلت فاطمہ کے عائشہ پر امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ فاطمہ جگر پارہ پیغمبر کی ہین اور مین پیغمبر کے جگر پارہ پر کسیکو فضیلت نہین دیتا
در باقی کلام باب مناقب اہل بیت کے پہلی فصل مین گذر چکا وعن ابی ہریرۃ قال اتی جبریل النبی صلی اللہ علیہ وسلم
فقال یا رسول اللہ ہذہ خدیجۃ قد اتت معہا اناء فیہ ادام او طعام فاذا اتتک فاقرأ علیہا السلام من ربہا
ومنی وبشرہا ببیت فی الجنۃ من قصب لا صخب فیہ ولا نصب متفق علیہ اور روایت ہی ابو ہریرہ نے کہ کہا آئی جبریل آنحضرت
پاس پس کہا یا رسول اللہ یہہ خدیجہ ہین تحقیق آئین یعنی متوجہ ہوئین کہ انکی ساتھہ اونکی ہی باسن کہ اوسمین سالن ہی یعنی ساتھہ روٹی کی یا طعام
یا یعنی مشتمل سالن پر شراح یہہ شک راوی کی ہی اور آنا خدیجہ کا مکہ سی تہا غار حرا مین کہ آنحضرت وہان مشغول عبادت تہے اور قوت
ہر روزہ اپنی ساتھہ لیجاتی ایک روز خدیجہ آپ کی گئین اور یہہ بشارت پائی ایسا ہی کہا ہی بعضی شارحین نے پوشیدہ نہ رہے کہ مشہور ہے کہ مشغول ہونا آنحضرت صلی
اللہ علیہ وسلم کا پہلی اوترنی جبریل کی سے تہا اور پہلی اوترنی جبریل کی بہی کچہہ آنون وہان رہے ہین اور خدیجہ اون لوگونکو طعام آنحضرت کی لیے
پہنچایا طعام لانا اور وقت مین ہوا واللہ اعلم غرض کہ یہہ صورت یہہ خبر جبریل نے دی اور کہا کہ جس وقت کہ آوین خدیجہ آپکے پاس پس کہو اونسے سلام
اسکی پروردگار کی طرف سی اور میری طرف سی شراح کہا ہی علماء نے کہ اس سے فضیلت معلوم ہوتی ہی خدیجہ کی عائشہ پر کہ عائشہ کی حدیث مین
جبریل ہی کی سلام پر اکتفا کیا چنانچہ آتی ہی وہ حدیث اور بیان اللہ تعالی کی طرف سے بہی سلام کیا اور حکم کیا خوشخبری دو انکو ساتھہ ایک گہر کے بہشت مین موتی سے
بنے ہوئے کہ ہی فراخ مقدار ایک محل کی شراح اور بہشت مین گنبد ہونگی موتی کی اور قصب جو ہے [illegible] ہو وے اور حدیثون مین

تھا ازواج ہر گروہ کا اور راضی تھیں ہر ایک کی ہم عشرت وصحبت کرنی ایک گروہ تھا کہ اوس میں حضرت عائشہ اور حضرت حفصہ اور حضرت صفیہ اور حضرت سودہ تھیں
ف ح حضرت عائشہ سردار انکی تھیں بسبب محبت رسول خدا کی اور وہ اور حفصہ آپس میں موافق و رفیق ایک دوسرے کی تھیں جیسا کہ ابوبکر و عمر متفق و متحد تھے
ترجمہ اور دوسرا گروہ ام سلمہ اور باقی بیبیاں پیغمبر خدا صلعم کی تھیں اور ام سلمہ اونکی سردار تھیں پس گفتگو کی ام سلمہ کے گروہ نے یعنی ام سلمہ سے پس کہا ام سلمہ سے کہ عرض
کر پیغمبر خدا صلعم سے کہ کلام کریں لوگوں سے پس فرما دیں کہ جو کوئی چاہے یہ کہ تحفہ بھیجے طرف آنحضرت کے پس چاہئے کہ بھیجے تحفہ طرف انکی جس جگہ کہ ہوں یعنی خواہ عائشہ
کے گھر میں ہوں خواہ کسی اور کی گھر میں اور تخصیص عائشہ کی گھر کی نہ کریں لوگ اور تھا یہ جائے تنبیہ جو کہ باعث غیرت کا ہے پس کلام کیا ام سلمہ نے آنحضرت سے اس باب
میں پس فرمایا آنحضرت نے ام سلمہ کو کہ ایذا نہ دے مجھکو عائشہ کے مقدمہ میں پس تحقیق عائشہ کہ واسطے کہ وحی نہیں آتی ہے مجھکو بیچ لحاف کسی بیوی کی تو
سوا ئے عائشہ کی ف ع یعنی انکی لحاف وغیرہ میں آتی ہے اور اوروں کے لحاف وغیرہ میں نہیں آتی چنانچہ کہا عائشہ نے کہ نازل ہوئی آیت ایک لا تہدی من احببت
اسی حالت میں کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ساتھ تھی لحاف میں کہا ام سلمہ نے توبہ کرتی ہوں میں طرف اللہ کی آپکی ایذا دینے سے یعنی سے کہ باعث آپکی ایذا کا ہو یا رسول
اللہ پھر ان عورتوں نے کہ ام سلمہ کے گروہ کی تھیں بلایا حضرت فاطمہ کو اور بھیجا طرف پیغمبر خدا صلعم کی یعنی تو کہ عرض کریں حضرت سے اس قضیہ میں پس کلام
کیا فاطمہ نے آنحضرت سے ف ع اور شاید کہ فاطمہ کو اطلاع نہ ہو ام سلمہ کے پہلے قصہ کے ترجمہ پس فرمایا آنحضرت نے اے بیٹی میری کیا نہیں دوست رکھتی تو جسکو
دوست رکھتا ہوں میں کہا فاطمہ نے ہاں دوست رکھتی ہوں میں جسکو آپ دوست رکھتے ہیں فرمایا حضرت نے پس دوست رکھ تو اسکو یعنی عائشہ کو اور بند کر گفتگو اس چیز کو کہ سبب کراہت
خاطر انکی کی ہو نقل کی یہ بخاری نے اور مسلم نے ف ح اور آنحضرت نے حکم نہ کیا تھا لوگوں کو کہ عائشہ کے باری کے دن لائیں ہدیہ اور تحفے لوگ تو تکلف اسکا اونکی تعلق سے نہ تھا اگر کوئی آپ سے لائے تو کیوں نہ
لیں اور حدیث انس فضل عائشة على النساء بدایة ابی موسی اور ذکر کی گئی حدیث انس کی کہ آگے اول میں تھی فضل عائشة على النساء ف ع اسکے بعد
یوں ہے کفضل الثرید علی سائر الاطعمة ترجمہ بیچ باب بدء الخلق کی ساتھ روایت ابوموسی اشعری کے ف ح اور یہ گذر چکا ہے اختلاف اسکا کہ مراد عورتوں سے جنس عورتوں کی ہیں
یا ازواج آنحضرت کے علی العموم یا بعد خدیجہ کے اور ظاہر تر یہ ہے کہ عائشہ افضل ہیں سب عورتوں سے چنانچہ ظاہر اطلاق اسی پر دلالت کرتا ہے بسبب جامع ہونے کے واسطے کمالات علمیہ اور عملیہ
کے کہ جسکو تعبیر کیا ہے تشبیہ میں ساتھ ثرید کے اور بالاجمال احوال ازواج مطہرات رضی اللہ تعالی عنہن کا سیر وغیرہ میں ذکر ہو چکا اور کچھ تھوڑا ضرور کے یہاں لکھا جاتا ہے پس
حضرت سودہ پہلے تھیں بیچ سکران کے کہ جو انکے چچا کا بیٹا تھا جب مر گیا تو حضرت نے انسے نکاح کیا پہلے عقد عائشہ کے اور ہجرت کی انہوں نے طرف مدینہ کے پھر جب بڑی عمر ہوئے
انکے تو حضرت نے ارادہ کیا انکو طلاق دینے کا پس انہوں نے سوال کیا حضرت سے کہ نہ چھوڑو اور اپنی باری حضرت عائشہ کے لیے مقرر کی پس حضرت نے نہ چھوڑا انکو اور انکی وفات ہوئی
مدینہ میں بیچ مہینے شوال کے اور حضرت حفصہ ماں انکی زینب بنت مظعون تھیں پہلے نکاح میں تھیں خنیس بن حذافہ سہمی کی ہجرت کی انہوں ساتھ خاوند کے طرف مدینہ کے
اور مر گیا خاوند انکا بعد غزوہ بدر کے پھر پیام انکے نکاح کا کیا حضرت عمر نے حضرت ابوبکر اور عثمان سے پس انہوں نے قبول نہ کیا پھر پیام نکاح کا کیا انکی رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نے اور نکاح کیا انسے تین برس بعد ازاں ایک طلاق دی پھر رجوع کی اوسی سبب سے کہ جبرئیل نے کہا رجوع کرو تم حفصہ سے اسلیے کہ وہ بہت روزہ دار اور
شب بیدار ہے اور وہ تمہاری بی بی جنت میں ہے روایت کیا انسے ایک جماعت صحابہ اور تابعین نے اور وفات ہوئی انکی شعبان میں بیچ سن پینتالیس
ساٹھ برس کی عمر میں اور حضرت صفیہ بیٹی حیی بن اخطب کی بنی اسرائیل میں تھیں اولاد ہارون بن عمران علیہ السلام سے اور پہلے نکاح میں تھیں کنانہ ابن الربیع ابن ابی الحقیق کے پھر جب وہ
قتل کیا گیا جنگ خیبر میں بیچ محرم سن سات کے اور پکڑی گئیں قیدیوں میں تو انکو آنحضرت نے خاص اپنے لیے لیا اور بعضوں نے کہا کہ دحیہ کلبی کی حصہ میں تھیں پھر
خرید لیا انکو آنحضرت نے اور وہ پس اسلام لائیں پھر آزاد کیا حضرت نے انکو اور نکاح کیا انسے اور آزاد کرنا انکا مہر ٹھیرایا انکا اور بعد وفات کی دفن ہوئیں
بقیع میں اور ام سلمہ کا نام ہند تھا اور تھیں وہ پہلے ابو سلمہ کے نکاح میں پھر رسول خدا صلعم کی ابو سلمہ کے بعد دفن کی گئیں بقیع میں بیچ عمر چوراسی برس کی اور زینب
بنت جحش کی ماں عبد المطلب کی بیٹی تھیں اور پھوپھی آنحضرت کی اور تھیں پہلے زید بن حارثہ کی کہ غلام آزاد تھے آنحضرت کے پس طلاق دی

کہا سنہ سات میں بیچ غزوہ خیبر کی اونکو بندیوں میں پکڑا اور آزاد کرکی نکاح کیا اور وہ اوسوقت میں ستراں برس کی تھیں وفات پائی سن پچاس میں اور
بعضوں نے کہا سنہ باون میں اور بعضوں نے اور اور کہا اور ریحانہ بیٹی زید کی یہودی یہہ بندی میں آئیں اور آزاد کیا اونکو آنحضرت نے اور نکاح کیا اونسے
چھٹی سن میں اور مرین وقت پہرنیکے حجۃ الوداع سے اور ان گیارہ عورتوں سے نکاح کیا اور دخول کیا اور ایک جماعت عورتوں سے مقدار بیس کی یا زیادہ اونسے
نہیں کہ اونسے نکاح کیا حضرت نے اور پہلی دخول سے مفارقت کی اور بعضوں سے پیغام نکاح کا کیا اور نکاح نہیں کیا اور بعضوں نے وقت اوترنے آیۃ کریمہ یا
ایہا النبی قل لازواجک آخر آیۃ تک کی دنیا اختیار کی اور نکل گئیں حضرت کی پاس سے اور تفصیل اونکے جامع الاصول میں مذکور ہے اور اوپر حرمین
بعضوں نے کہا ہے کہ وہ چار تھیں بہت مشہور اونکی ماریہ قبطیہ ابراہیم بن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی والدہ سنہ سولہ میں مرین اور ریحانہ بنت
شمعون یا بنت زید کہ مذکور ہوئیں بعضوں نے کہا کہ اونکو آزاد نہیں کیا اور وطی بسبب ملک یمین کی کی اور ایک اور لونڈی تھی کہ زینب بنت جحش نے بخشی تھی اور
ایک اور تھی کہ کہیں اور بندی میں آئی تھی واللہ اعلم **الفصل الاول** عن علی قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم یقول خیر نسائہا مریم بنت عمران وخیر نسائہا خدیجۃ بنت خویلد متفق علیہ وفی روایۃ
قال ابو کریب واشار وکیع الی السماء والارض روایت ہے امیر المومنین علی سے کہ کہا سنا میں نے آنحضرت کو
فرماتے بہترین عورتوں اوس امت کے سے کہ مریم اوس میں تھیں مریم بیٹی عمران کی ہیں اور بہترین عورتوں اس امت کے سے خدیجہ بیٹی خویلد کی ہے نقل کی یہہ بخاری
اور مسلم نے اور بیچ ایک روایت کی ہے کہ کہا ابو کریب نے اور اشارہ کیا وکیع نے کہ حفاظ حدیث سے ہیں اور بیچ مرتبہ مالک کے ہیں اور اونکے ہے طرف آسمان
و زمین کی ف ح واسطے بیان معنی دنیا کے یعنی بہتر سب عورتوں سے کہ آسمان و زمین کے نیچے ہیں اور اس حدیث سے ظاہر ہوا کہ مریم اور خدیجہ ہر ایک بہترین تھی
اپنی امتوں میں لیکن معلوم نہ ہوئی نسبت درمیان دونوں کے کہ کون سی افضل ہے اور نقل کیا گیا ہے تفسیر نسفی سے کہ خدیجہ اور عائشہ افضل ہیں مریم سے
بموجب قول صحیح کی اسلیے کہ مریم پیغمبر تو ہیں نہیں اور یہہ بھی مقرر ہے کہ یہہ امت مرحومہ بہتر ہے اور امتوں سے پھر عائشہ اور خدیجہ میں بھی اختلاف کیا ہے لوگوں
ایسی ہی ہے بیچ فضیلت فاطمہ کے عائشہ پر امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ فاطمہ جگر پارہ پیغمبر کی ہیں اور میں پیغمبر کے جگر پارہ پر کسیکو فضیلت نہیں دیتا ہوں
اور باقی کلام باب مناقب اہل بیت کے پہلی فصل میں گذر چکا وعن ابی ہریرۃ قال اتی جبریل النبی صلی اللہ علیہ وسلم
فقال یا رسول اللہ ہذہ خدیجۃ قد اتت معہا اناء فیہ ادام او طعام فاذا اتتک فاقرأ علیہا السلام من ربہا
ومنی وبشرہا ببیت فی الجنۃ من قصب لا صخب فیہ ولا نصب متفق علیہ اور روایت ہے ابو ہریرہ سے کہ کہا آئے جبریل آنحضرت
کے پاس اس کہا یا رسول اللہ یہہ خدیجہ ہیں تحقیق آئیں یعنی متوجہ ہوئیں کہ ہے ساتھ اونکی ہے باسن کہ اوسمیں سالن ہے یعنی ساتھ روٹی کی یا طعام
ہے یعنی مشتمل سالن روٹی پر ف ح یہہ شک راوی کی ہے اور آنا خدیجہ کا مکہ سے تھا غار حرا میں کہ آنحضرت وہاں مشغول عبادت تھے اور قوت
پندرہ روزہ اپنی ساتھ لیجاتے ایک روز خدیجہ آپہنچ گئیں اور یہہ بشارت پائی ایسا ہی کہا ہے بعض شارحین نے پوشیدہ نہیں کہ مشہور ہے کہ مشغول ہونا آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کا پہلی اوترنے جبریل کے سے تھا ظاہر ابتدا اوترنے جبریل کے بھی کچھ دنوں وہاں رہے ہوں اور خدیجہ اونکو طعام آنحضرت کے لیے
لگئیں یا یہہ طعام لانا اور وقت میں ہو واللہ اعلم غرضکہ بہر صورت یہہ خبر جبریل نے دی اور کہا سو جسوقت کہ آویں خدیجہ آپ کے پاس کہو اونسے سلام
اونکی پروردگار کیطرف سے اور میری طرف سے ف ع لکھا ہے علمائے کہ اس سے فضیلت معلوم ہوتی ہے خدیجہ کی عائشہ پر کہ عائشہ کی حدیث میں
جبریل ہی کی سلام پر اکتفا کیا چنانچہ آتی ہے وہ حدیث اور یہاں اللہ تعالی کی طرف سے بھی سلام کہا اور میری طرف سے بھی اور خوشخبری دو اونکو ساتھ ایک گھر کے بہشت میں ہوتے کے
اندر سے خالی ہے فراخ مقدار ایک میل کی ف ح اور بہشت میں گنبد ہیں ایک موتی کے اور قصب جو ہے وہ ہیں کہ ... اور اندر سے خالی ہو اور درجہ ... میں

تمام ازواج ہر گروہ کا اور ازواج اوسکی یہہ عشرت صحبت کو ہیں ایک گروہ تہا کہ اوسمین حضرت عائشہ اور حضرت حفصہ اور حضرت صفیہ اور حضرت سودہ تہیں
ف ح حضرت عائشہ سردار اونکی تہین بسبب محبت رسول خدا کی اور وہ اور حفصہ آپسمین موافق و رفیق ایک دوسری کی تہین جیسکہ ابو بکر و عمر متفق و متحد تہی
ترجمہ اور دوسرا گروہ دوسرا ام سلمہ اور باقی بیویان پیغمبر خدا صلعم کی تہین پنجی اور ام سلمہ اونکی سردار تہین پس گفتگو کی ام سلمہ کے گروہ نے یعنی ام سلمہ سی پس کہا ام سلمہ سی کہ عرض
کرو پیغمبر خدا صلعم سی کہ کلام کرین لوگون سی پس فرما دین جو کوئی چاہی یہہ کہ تحفہ بہیجی طرف آنحضرت کے پس چاہئے کہ بہیجی تحفہ طرف اونکی جسجگہ کہ ہون یعنی خواہ عائشہ
کے گہر مین خواہ کسی اور کی گہر مین اور تخصیص عائشہ کی گہر کی نکرین کہ اوسکا انتظار جو کہ باعث غیرت کا ہے پس کلام کیا ام سلمہ نی آنحضرت سی اس باب
مین پس فرمایا آنحضرت نی ام سلمہ کو کہ ایذا نہ دی مجہکو عائشہ کی مقدمہ مین اور بسبب عائشہ کی اسلیئے کہ وحی نہین آتی ہی مجہکو بیچ لحاف کسی بیوی کی نہ
سوای عائشہ کی ف ع یعنی اونکی لحاف وغیرہ مین آتی ہی اور اوروں کے لحاف وغیرہ مین نہین آتی چنانچہ کہا عائشہ نی کہ نازل ہوئی آیت انک لا تہدی من احببت
اسحالیکہ مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ساتہہ تہی لحاف مین کہا ام سلمہ نے توبہ کرتی ہون مین طرف اللہ کی آپکی ایذا دینے سی یا ہر سبب سے کہ باعث آپکی ایذا کی ہو یا رسول
اللہ پہر ان عورتون نی کہ ام سلمہ کے گروہ کی تہین بلایا حضرت فاطمہ کو اور بہیجا طرف پیغمبر خدا صلعم کی یعنی تو کہ عرض کرین حضرت سی اس قضیہ مین پس کلام
کیا فاطمہ نے آنحضرت سی ف ع اور شاید کہ فاطمہ کو اطلاع نہو ام سلمہ کے پہلے قصہ کی ترجمہ پس فرمایا آنحضرت نی ای بیٹی میری کیا نہین دوست رکہتی تو جسکو
دوست رکہتا ہون مین کہا فاطمہ نی ہان دوست رکہتی ہون مین جسکو آپ دوست رکہتے ہین فرمایا حضرت نی پس دوست رکہہ تو اسکو یعنی عائشہ کو اور بعد ذکر کرا وس چیز کو کہ سبب کراہت
فاطمہ اور اسکی کی ہو نقل کی بخاری و مسلم نی ف ح اور آنحضرت نے حکم نہ کیا تہا کسیکو کہ عائشہ کی باری کے دن لاوی ہدیہ اور حق اوسکا تو یہ تہا اور اسکی متعلق تہا اگر کوئی آپکی لاوی خوش کرین

**وذکر** حدیث انس فضل عائشۃ علی النساء فی باب بدء الخلق بروایۃ ابی موسی اور ذکر کی گئی حدیث انس کی کہ اوسکے اول مین ہے یہہ فضل عائشۃ علی النساء ف ع اسکے بعد
یون ہے کفضل الثرید علی سائر الاطعمۃ جسکے بیچ باب بدء الخلق کی ساتہہ روایت ابو موسی اشعری کی ف ع اور پہلے گذر چکا ہے اختلاف اسکا کہ مراد عورتون سی جنس عورتون کی ہے
یا ازواج آنحضرت کی علی العموم یا بعد خدیجہ کے اور ظاہر تر یہہ ہے کہ عائشہ افضل سب عورتون سی ہین چنانچہ ظاہر اطلاق اسی پر دلالت کرتا ہے بسبب جامع ہونے اوسکی کمالات علمیہ اور عملیہ
کو کہ جسکو تعبیر کیا ہے تشبیہ مین ساتہہ ثرید کے اور بالاجمال احوال ازواج مطہرات رضی اللہ تعالی عنہن کا سیر و اثبات غیرہ مین ذکر ہو چکا اور کچہہ بالضرور یہان لکہا جاتا ہے
حضرت سودہ پہلے تہین بیوی سکران کی کہ چچا کے بیٹی کا بیٹا تہا حبشہ مین مرا تو حضرت نی اونسی نکاح کیا پہلی عقد عائشہ کے اور ہجرت کی اونہون نی طرف مدینہ کی پہر جب بڑی عمر ہوئی
اونکی تو حضرت نے ارادہ اونکی طلاق دینے کا کیا پس اونہون نی سوال کیا حضرت سی کہ بند کرو اور اپنی باری حضرت عائشہ کی لیئے مقرر کی پس حضرت نی رہنی دیا اونکو نکاح مین وفات ہوئی
اونکی مدینہ مین بیچ مہینی شوال کی اور حضرت حفصہ کی مان تہین زینب بنت مظعون اور حفصہ پہلے نکاح مین تہین خنیس بن حذافہ سہمی کی ہجرت کر گئی ساتہہ خاوند کی طرف مدینہ کی
اور مر گیا خاوند اونکا بعد غزوہ بدر کے پہر پیام اونکی نکاح کا کیا حضرت عمر نی حضرت ابو بکر اور عثمان سی پس اونہون نی قبول نہ کیا پہر پیغام نکاح کا کیا اونسی رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نے اور نکاح کیا اونسی تین ہجری مین بعد ازان ایک طلاق دی پہر رجوع کی اونسی بسبب آنی وحی کی کہ رجوع کر تو حفصہ سی اسلیئے کہ وہ بہت روزہ دار اور
شب بیدار ہی اور وہ بیوی تیری ہی جنت مین روایت کین اونسی حدیثین ایک جماعت نی صحابہ و تابعین سی اور وفات ہوئی اونکی شعبان مین بیچ سن پینتالیس
ساٹہہ برس کی عمر مین اور حضرت صفیہ بیٹی اسرائیل سی تہین اولاد ہارون بن عمران علیہ السلام سی اور پہلے نکاح مین تہین کنانہ ابن ابی الحقیق کی پہر جب وہ
قتل کیا گیا جنگ خیبر مین بیچ محرم سن سات کو اور پکڑی آئین سبی مین تو اونکو آنحضرت نی خاص اپنی لیئے لیا اور بعضوں نی کہا کہ آئین وہ دحیہ کلبی کی حصہ مین پہر
خرید اونکو آنحضرت نی اونسی پس اسلام لائین پہر آزاد کیا حضرت نی اونکو اور نکاح کیا اونسی اور آزاد کرنا اونکا مہر ٹہرایا اونکا اور بعد وفات کی دفن ہوئین
بقیع مین اور ام سلمہ کا نام ہند تہا اور تہین وہ پہلے رسول خدا صلعم کی ابو سلمہ کے نکاح مین پس دفن کی بعد وفات بقیع مین بیچ عمر چوراسی برس کی گئین اور زینب
بنت جحش کی مان عبد المطلب کی بیٹی تہین اور پہپہی آنحضرت کی اور تہین پہلے نکاح مین زید بن حارثہ کی کہ غلام آزاد تہی آنحضرت کی پس طلاق دی

زید بن اونکو پہر نکاح کیا اونسی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اور نام تہا اونکا برہ حضرت نے زینب نام رکہا کہا عائشہ نے اونکی شان مین کہ نہین دیکہی کوئی عورت بہتر
اونسی دین مین اور بہت ڈرنیوالی اللہ سے اور بہت سچ بولنے والی اور بہت سلوک کرنیوالی ناتے دارونسے اور بہت صدقہ دینیوالی اور بہت خرچ کرنیوالی اپنے نفس کو
اوس عمل مین کہ ثواب صدقہ کا اور قرب الٰہی حاصل ہو اوس سے مرین مدینہ مین ترپن برس کی عمر مین اور ام حبیبہ کا نام تہا رملہ بنت ابی سفیان بن صخر
ابن حرب اور مان اونکی تہین صفیہ بیٹی ابو العاص کی پہپی عثمان بن عفان کی اور جویریہ جب غزوہ مریسیع مین ہاتہ مین آئین تو ثابت بن قیس کے حصہ مین آئین
پہر اونہون نے مکاتب کیا اونکو اور آنحضرت نے دی بدل کتابت اونکی طرف سے اور کیا پہر آزاد کیا اونکو اور نکاح کیا آپ نے اور نام تہا اونکا برہ حضرت نے تغیر کرکر
جویریہ نام رکہا اور مرین ماہ ربیع الاول سنہ مذکور مین بیچ عمر پینسٹہہ برس کے اور میمونہ کا نام برہ تہا اس نام کو بدلا حضرت نے اونکا پہلا شوہر تہا مسعود
بن عمرو ثقفی کہ جاہلیت مین پس مفارقت کی اونسے پہر نکاح کیا اونسے ابو رہم نے پہر جب وہ مر گئے تو آنحضرت نے نکاح کیا اونسے ماہ ذیقعدہ سن مذکور مین بیچ عمرۃ القضا کے
سفر مین کچہ دس کوس ہے مکہ سے اور قضاء الٰہی سے مرین وہ اوسی مکان مین کہ جہان نکاح ہوا تہا اونکا اور وہ بہن ہین ام الفضل کی جو بیوی ہین حضرت عباس کی
اور بہن ہین اسماء بنت عمیس کی اور وہ آخر بیوی ہین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے

## الفصل الثانی

فصل دوسری عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ حَسْبُكَ مِنْ نِسَاءِ الْعٰلَمِیْنَ مَرْیَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ وَخَدِیْجَۃُ بِنْتُ خُوَیْلِدٍ وَفَاطِمَۃُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ وَاٰسِیَۃُ امْرَأَۃُ فِرْعَوْنَ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ روایت ہی انس سے کہا کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کفایت کرتا ہی تجکو جہان کی عورتونسے
پہچاننا مناقب و فضائل ان چار عورتونکا کہ اپنی غیر سے افضل ہین مریم بیٹی عمران کی اور خدیجہ بیٹی خویلد اور فاطمہ بیٹی محمد کی اور آسیہ عورت فرعون کی نقل کی
ترمذی نے فائدہ ظاہر ہے کہ مراتب انکی موافق ذکر انکے ہون اور ذکر عائشہ کا اس حدیث مین نہ کیا بسبب اکتفا کرنیکے ساتہہ ذکر اونکی کے اور حدیث ثانی
یا کہہ شاید یہ حدیث پہلی حصول کمال عائشہ کی سے پہنچی اونکی طرف وصال حضرت کے فرمائی ہو پہر لکہا ہی جامع الاصول مین کہ روایت کی بخاری اور مسلم نے
اور ترمذی اور ابن ماجہ نے ابوموسی سے بطریق مرفوع کی کہ کامل ہوئے مرد بہت اور نہین کامل ہوئے عورتونسے مگر آسیہ زن فرعون اور مریم بنت عمران
اور بلاشبہ فضیلت عائشہ کی سب عورتون پر مانند فضیلت ثرید کی ہی سب کہانونپر اور لفظ حسبک مین خطاب یا تو عام ہے یا انس سے کو ہی یعنی کافی ہی تجکو
پہچاننا بہتر ان چار عورتونکی فضیلت کا پہچاننے سے عورتونکی سب کہا سیوطی نے نقایہ مین کہ اعتقاد کرتی ہین ہم یہہ کہ افضل عورتونکی مریم اور فاطمہ ہین اور افضل
امہات المومنین کی یعنی ازواج مطہرات خدیجہ اور عائشہ ہین اور بیچ تفضیل کے درمیان خدیجہ اور عائشہ کی تین قول ہین تیسرا اونکا توقف ہی کہا بعض نے
عالمی کو توقف ہی محققین اولی ہی اسلئے کہ نہین ہے اس مسئلہ مین کوئی دلیل قطعی اور ظنیے بیچ اسکے متعارض ہین نہین مفید واسطے عقائد کی کہ مبنی ہی یقینیات پر وَعَنْ
عَائِشَۃَ اَنَّ جِبْرِیْلَ جَاءَ بِصُوْرَتِہَا فِیْ خِرْقَۃِ حَرِیْرٍ خَضْرَاءَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ہٰذِہٖ زَوْجَتُكَ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہی عائشہ سے کہ جبرئیل لائی صورت اونکی بیچ
کپڑے ریشمی سبز کی طرف رسول خدا صلعم کی اور کہا یہہ بیوی تیری بیچ دنیا اور آخرت کی نقل کی یہہ ترمذی نے فائدہ اس سے معلوم ہوا کہ
سرقہ حریر جو حدیث مین گذرا مخصوص ہے ساتہ حریر سفید کی نہین ہی یا قضیہ متعدد ہی یا اشتباہ راوی کا ہی واللہ اعلم وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ بَلَغَ صَفِیَّۃَ
اَنَّ حَفْصَۃَ قَالَتْ بِنْتُ یَہُوْدِیٍّ فَبَکَتْ فَدَخَلَ عَلَیْہَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَہِیَ تَبْکِیْ فَقَالَ مَا یُبْکِیْكِ فَقَالَتْ
قَالَتْ لِیْ حَفْصَۃُ اِنِّیْ ابْنَۃُ یَہُوْدِیٍّ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّكِ لَابْنَۃُ نَبِیٍّ وَاِنَّ عَمَّكِ لَنَبِیٌّ وَاِنَّكِ لَتَحْتَ نَبِیٍّ فَفِیْمَ
تَفْخَرُ عَلَیْكِ ثُمَّ قَالَ اتَّقِی اللّٰہَ یَا حَفْصَۃُ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ اور روایت ہے انس سے کہ کہا پہنچی خبر صفیہ کو یہہ حفصہ نے کہا اونکو کہ ہین
بیٹی یہود کی یعنی بنظر اونکی باپ حیی بن اخطب کے کہ یہودی تہا پس رونے لگین صفیہ پہر داخل ہوئے اونپر نبی صلعم اور وہ روتی تہین پس فرمایا آپ نے

کہ کس چیز پر تو رلایا تجھکو پس کہا صفیہ نے کہ کہا میری حق میں حفصہ نے کہ میں بیٹی یہودی کی ہوں پس فرمایا نبی صلعم نے کہ تحقیق تو بیٹی نبی کی ہی اور بلا شبہہ چچا تیرا البتہ نبی ہی ف ع اس سبب سے کہ حیی بن اخطب باپ صفیہ کا حضرت ہارون پیغمبر کے اولاد میں تہا اور حضرت ہارون بہائی تھے حضرت موسیٰ کے پس اس حساب سے باپ کے جد اعلیٰ اونکی پیغمبر ہوئے اور چچا بہی پیغمبر ہوئے یا باعتبار جد اکبر یعنی حضرت اسحق کی نبی کی بیٹی اونکو کہا اور حضرت اسمٰعیل کو چچا تیرا اور تحقیق تو البتہ نیچے پیغمبر کے ہی یعنی بیوی اونکی ہی اب فخر اوپر ہی ذات شریف کہے صلی اللہ علیہ وسلم پس کس چیز میں و بسبب کسی فضیلت کی فخر کرتی ہی حفصہ تجھپر ف ح مقصود دفع کرنا منقصت کا ہی صفیہ سے کہ وہ جامع صفات فضل وکرم کی ہیں تفضیل اونکی اوروں پر یوں کہنا چاہیے کہ یہہ صفات مخصوص ساتھ صفیہ کی نہیں ہیں بلکہ تمام بیویاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ قرشیہ ہیں شریک ہیں ان صفات میں اسلیے کہ بیٹیاں اسمٰعیل کے ہیں کہ بہائی اسحق کے ہیں اور نیچے آنحضرت کے ہیں ترجمہ پہر فرمایا آنحضرت نے حفصہ کو بعد تسلی دینے صفیہ کے کہ اے حفصہ ڈر تو خدا سے یعنی اوسکی مخالفت سے یا ڈر عداوت سے ساتھ ترک کرنے ایسی کلام کہ عادت جاہلیت سے ہی نقل کی یہہ ترمذی نے اور نسائی نے **وعن** ام سلمۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دعا فاطمۃ عام الفتح فناجاھا فبکت ثم حدثھا فضحکت فلما توفی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سالتھا عن بکائھا وضحکھا فقالت اخبرنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ یموت فبکیت ثم اخبرنی انی سیدۃ نساء اھل الجنۃ الا مریم بنت عمران فضحکت رواہ الترمذی اور روایت ہی ام سلمہ سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بلایا فاطمہ کو اپنے پاس بیچ سال فتح مکہ کے پس سرگوشی کی اونسے پس روئیں فاطمہ پہر بات کی اونسے یعنی خفیہ پس ہنسیں فاطمہ ف ع اور اوپر گذری ہی جو کہ حضرت عائشہ نے حضرت فاطمہ سے یہہ ماجرا پوچھا آنحضرت کی حیات میں اونہوں نے نہ بتایا اور بعد وفات کے بتایا جیسا کہ ذکر کیا ام سلمہ نے ساتھ قول اپنے کی فلما توفی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الخ اور ظاہر یہہ ہی کہ فتح کہ یہاں تصحیف ہی کاتب کا اسلیے کہ نہیں ثابت ہوا مورخین کے نزدیک وقوع اس قصیہ کا سال فتح مکہ میں بلکہ تہا یہہ حجۃ الوداع میں یا آنحضرت کی مرض الموت میں ترجمہ پس جب وفات پائی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچہا میں نے فاطمہ سے رونے اونکی سے پہلی اور ہنسنے اونکی سے دوسری بار یعنی ان دونوں چیزوں کا سبب پوچہا پس کہا فاطمہ نے کہ خبر دی مجھکو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ وہ وفات پاوینگے یعنی عنقریب پس روئی میں پہر خبر دی مجھکو کہ میں سردار ہوں بہشت کی عورتوں کی سوا مریم بنت عمران کے پس ہنسی میں نقل کی یہہ ترمذی نے ف ع اور یہہ منافی نہیں ہی اوس روایت کے کہ کہا فاطمہ کو تو پہلے اہل بیت میں سے تو ہی ملیگی مجھسے جیسا کہ اوپر گذری اور مناسبت اس حدیث کے ساتھ اس باب کے ظاہر نہیں ہی بلکہ مناسبت باب مناقب اہل بیت کے ساتھ رکہتی ہی لیکن ذکر کیا اسکو تقریب حدیث اول کے انس سے کہ ذکر کیا اوسمیں فاطمہ کا ساتھ ذکر خدیجہ اور مریم کے اور یہہ ایک فن بدیع کلام میں سے ہی سمجھے گئے تفصیل واسطے بعض ان چیزوں کی کہ اوپر گذری اور نہیں بعید ہی کہ اشارہ طرف اوس مضمون کے کہ وارد ہوا کہ مریم بیبی آنحضرت کی ہونگی بہشت میں

## الفصل الثالث

**عن** ابی موسیٰ قال ما اشکل علینا اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حدیث قط فسألنا عائشۃ الا وجدنا عندھا منہ علما رواہ الترمذی وقال ھذا حدیث حسن صحیح غریب روایت ہی ابو موسیٰ اشعری سے کہ کہا نہیں مشتبہ ہوئی کبہی ہم اصحاب آنحضرت کے اوپر کوئی حدیث اور کوئی بات پس پوچہا ہمنے حضرت عائشہ سے مگر کہ پایا ہمنے عائشہ کی پاس اوس حدیث سے اور متعلقات اوسکی سے علم کہ حل اوس اشکال کا کر دیتی تہیں بسبب وفور علم اپنے کی کہ بسبب صحبت کے آنحضرت کے اور قوت اجتہاد کے حاصل ہوا تہا نقل کی یہہ ترمذی نے اور کہا یہہ حدیث حسن صحیح غریب ہی **وعن** موسیٰ بن طلحۃ قال ما رأیت احدا افصح من عائشۃ رواہ الترمذی وقال ھذا حدیث حسن صحیح غریب اور روایت ہی موسیٰ بن طلحہ سے کہ کہا نہیں دیکہا میں نے کسیکو بہت فصیح عائشہ سے نقل کی یہہ ترمذی نے اور کہا کہ یہہ حدیث حسن صحیح غریب ہی ف ح بعض نے کہا کہ حقیقت کا اونہوں نے ذکر کیا ہی کسیکو فصیح زیادہ عائشہ

## باب جامع المناقب

باب جامع مناقب کا ف ح یعنی ذکر کئین ہین مولف نے اس باب مین مناقب بعضونکی مشاہیر صحابہ سی یا
تصنیف جماعت مخصوصہ کی اونسی اور بی تخصیص لکہی باب کی یعنی علیحدہ علیحدہ باب کسیکی بہی مرتب نہین کیا مانند خلفا اور اہل بیت اور عشرہ مبشرہ اور ازواج
اور مہاجرین اور انصار وغیرہم کی

### الفصل الاول

فصل پہلی عن عبد الله بن عمر قال رأيت في المنام كان في يدي سرقة من حرير لا اهوي
بها الى مكان في الجنة الا طارت بي اليه فقصصتها على حفصة فقصتها حفصة على النبي صلى الله عليه وسلم فقال ان اخاك رجل صالح او ان عبد الله رجل صالح متفق عليه
روایت ہے عبد اللہ بن عمر الخطاب سے ف ع یہہ قریشی عدوی ہین اسلام لائی اپنی باپ کے ساتہہ مکہ مین چہوٹی سی عمر مین اور حاضر ہوئی بعد خندق کے
جہادونمین اور تہی اہل ورع اور علم اور زہد اور بڑی احتیاط والی اور کہا جابر بن عبد اللہ نے کہ نہین تہا ہم مین سے کوئی مگر کہ جہکی اوسپر دنیا اور جہکا وہ طرف
دنیا کے سوا ہے عمر کے اور اونکی بیٹی یعنی عبد اللہ کے کہا نافع نے کہ نہین مری ابن عمر یہانتک کہ آزاد کیے ہزار انسان یا زیادہ اور سب حاجیونسے پہلے جاتے اون جگہون
کہ جہان حضرت ٹہہرتی تہی عرفات وغیرہ مین اور ایک روز حجاج نے تاخیر کی نماز ظہر یا عصر مین پس کہا ابن عمر نے کہ آفتاب تیرا انتظار نہین کرینگا پس کہا
اونکو حجاج نے کہ بلا شبہہ تو چاہتا ہی کہ حرکت و غیرہ دیکہہ کو تیری آنکہوں یعنی وہ پیلے سکا لڈالون کہا ابن عمر نے کہ اگر تو احمق مسلط ہوا ہے اور بعضون نے کہا کہ اونے
ہی چپکے سے یہہ بات کہی کہ حجاج نے نہین سنی پس حکم کیا حجاج نے ایک شخص کو کہ اوٹہہ بیجا نیزہ اوسکا اور زہر آلودہ کیا اونکو راہ مین رکہی نیچی کی بہال اونکی پشت قدم
مین اور ولادت ہوئی اونکی ایک برس پہلی وحی کی آنی سی اور موت اونکی سن تہتر مین ہوئی ابن زبیر کے مارے جانیکے تین مہینے پیچہی اور وصیت کی تہی
کہ مجکو دفن کرنا حل مین پس نہو سکا یہہ بسبب حجاج کی اور دفن کیے گئے ذی طوی مین مہاجرین کے مقبرہ مین اور چوراسی برس کی عمر ہوئی اونکی کہا ابن
عمر نے کہ دیکہا مین نے خواب مین گویا کہ میری ہاتہہ مین ایک ٹکڑا ہی ریشمی کپڑے کا قصد نہین کرتا ہون مین ساتہہ اوس ٹکڑے کی طرف کسی مکان کی بہشت مین یعنی
جنہو اور تربنیکا مگر کہ اوڑاتا ہی وہ ٹکڑا مجکو یعنی پہنچاتا ہی طرف اوس مکان کے یعنی گویا وہ ٹکڑا مانند بازو پرندہ کے ہوا اپس بیان کیا مین نے یہہ خواب حفصہ سے کہ
بہن ابن عمر کی تہین پہر عرض کیا حفصہ نے یہہ خواب آنحضرت سی پس فرمایا آپ نے کہ بہائی تیرا یعنی عبد اللہ بن عمر مرد صالح ہی یا فرمایا کہ عبد اللہ مرد نیک بخت ہے
نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف ع گویا تعبیری آپ نے کہ ٹکڑا ریشمی اعمال نیک اوسکے ہین کہ منازل جنت کو پہنچا دینگی وعن حذيفة قال ان
اشبه الناس دلا وسمتا وهديا برسول الله صلى الله عليه وسلم لابن ام عبد من حين يخرج من بيته
الى ان يرجع اليه لا ندري ما يصنع في اهله اذا خلا رواه البخاري اور روایت ہی حذیفہ سے کہ کہا تحقیق مشابہ ترین لوگونکا
ازروی وقار اور میانہ روی اور طریقہ سیدہی کی ساتہہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹا ام عبد کا ہی اوسوقت سی کہ نکلتا ہی اپنے گہر سی اوسوقت
تک کہ پہرتا ہی طرف گہر کی نہین جانتے ہم کیا کرتا ہی اپنے گہر والونمین اوسوقت کہ تنہا ہوتا ہی نقل کی یہہ بخاری نے ف ع یعنی ساتہہ گہر والونکے
اور نہین ہوتا اور کوئی وہان اور لفظ دل ساتہہ ہر دال اور تشدید لام کے سیرت اور حالت اور ہیئت اور بعضون نے کہا خوش کلامی گویا لیا گیا ہی یہہ دلالت
سی کہ ظاہر حال اوسکا دلالت کرتا ہی نیک خصلتی پر وقار میں ہین کہا کہ دل نام ہی کی ہی سکینت اور وقار اور خوبصورتی اور مجمع البحار مین کہا دل شکل
شمائل اور سمت ساتہہ زبر سین اور جزم میم کے طریق اور میانہ روی اور اکثر اطلاق اوسکا اہل خیر کی طریقہ پر آتا ہی اور قاموس مین سمت طریق اور ہیئت اہل خیر
اور صراح مین کہا سمت راہ و روش نیک اور ہدی ساتہہ زبر ہا اور جزم دال کے طریقہ اور سیرت اور ہیئت اہل خیر کی اور حاصل یہہ کہ یہہ تینون لفظ قریب
قریب ہین معنی مین اور تینون آپس مین ملکر موکد ہوتی ہین اور ام عبد کی بیٹی سی مراد عبد اللہ بن مسعود ہین کہ اونکی ماں کی کنیت ام عبد تہی اوسوقت سی کہ نکلتا
الخ یعنی ظاہر حال اوسکا کہ ہمپر ظاہر ہی وہ تو دلالت اوپر خوبی استقامت ہونی اوسکی کرتا ہی اور اسکے ہم گواہ دینی ہین کہ جو ہمپر ظاہر ہی آیندہ باطن کا
حال ہم جانتی نہین الغیب عند الله وعن ابي موسى الاشعري قال قدمت انا واخي من اليمن فمكثنا حينا ما نرى

إلا أن عبد الله بن مسعود رجل من أهل بيت النبي صلى الله عليه وسلم لما نرى من دخوله ودخول أمه على النبي صلى الله عليه وسلم متفق عليه اور روایت ہے ابو موسی اشعری سے کہ کہا آیا میں اور بھائی میرا یمن سے یعنی مدینہ میں پس ٹھہرے ہم ایک مدت تک مدینہ میں آنحضرت کے دربار پر ہمیں گمان کرتے تھے ہم مگر یہ کہ عبد اللہ بن مسعود ایک مرد ہے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل بیت سے بسبب اسکے کہ دیکھتے تھے ہم داخل ہونا اونکا اور داخل ہونا اونکی ماں کا آنحضرت کے پاس ہر وقت یہ نقل کی ہے بخاری اور مسلم نے ف ح ع آیا ہے کہ آنحضرت نے عبد اللہ بن مسعود کو حکم دیا تھا کہ اگر ایک دو شخص کو دیکھو تو کہ میرے پاس ہے تو چلے آیا کرنا اور حاجت اذن کی نہیں ہے اور کہا مولف نے کہ کنیت عبد اللہ کی ابو عبد الرحمن ہے تھے یہ تھا اسلام انکا قدیم اول اسلام میں مسلمان ہوئے تھے پہلے داخل ہونے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دار ارقم میں اور چند روز پہلے اسلام لانے عمر کے اور بعضوں نے کہا کہ پانچ شخص کے بعد چھٹے یہہ مسلمان ہوئے تھے پھر سپرد کیے آنحضرت نے اونکو مسواک اور پاپوشیں اپنی اور پانی طہارت آپکا سفر میں اور ہجرت کی دونوں طرف حبشہ کی اور حاضر ہوئے بدر میں پھر اوسکے بعد کے غزوہ میں اور گواہی دی اونکے لیے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بہشتی ہونیکی اور فرمایا کہ پسند کی میں نے اپنی امت کے لیے وہ چیز کہ پسند کرے اسکو ابن ام عبد یعنی عبد اللہ بن مسعود نے اور ناپسند رکھی میں نے اونکے لیے وہ چیز کہ ناپسند رکھے ابن ام عبد نے اور تھے وہ گندم گون دبلے ٹھنگنے نحیف قریب تھا کہ لنبے آدمی برابر ہوتے اونکے بیٹھنے میں والی ہوئے قضا کے کوفہ میں اور اوسکے بیت المال کے حضرت عمر کی خلافت میں حضرت عثمان کی ابتدا خلافت میں پھر آئے مدینہ میں اور وفات پائی وہاں سنہ بتیس ۳۲ میں اور دفن کیے گئے بقیع میں اور عمر ہوئی اونکی کچھ اوپر ساٹھ برس کی روایت کی ہیں اونسے حدیثیں ابو بکر اور عمر اور عثمان اور علی اور بہت سے صحابہ و تابعین نے انتہی اور وہ ہمارے اماموں کے نزدیک بڑے فقیہ تھے سب صحابہ سے بعد خلفاء اربعہ کے وعن عبد الله بن عمرو ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال استقرئوا القرآن من اربعة من عبد الله ابن مسعود وسالم مولى ابي حذيفة وابي بن كعب ومعاذ بن جبل متفق عليه اور روایت ہے عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا طلب کرو اور سیکھو قرآن کو ان چار سے عبد اللہ بن مسعود سے اور سالم مولی حذیفہ کے سے اور ابی بن کعب سے اور معاذ بن جبل سے نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نے ف ح ع ان چاروں صاحبوں رضوان اللہ تعالی علیہم اجمعین نے سارا قرآن آنحضرت سے بالمشافہہ سیکھا تھا اور حافظ قرآن تھے اور اوروں نے اقتصار کیا تھا اوپر سیکھنے بعض کے بعض سے اس آنحضرت نے اونکی فضیلت پر تاکید کر دیا لوگوں کو اور سالم بن معقل مولی ابی حذیفہ بن عتبہ بن ربیعہ بن عبد شمس کے تھے اہل فارس سے شہر اصطخر کے رہنے والے اور تھے فضلا اور خیار اور کبار صحابہ سے حاضر ہوئے بدر میں اور امامت کرتے تھے مہاجرین اولین کی جسوقت کہ آئے مہاجر مدینہ میں باوجودیکہ ان میں عمر اور ابو سلمہ رضی اللہ عنہما موجود ہوتے اور ابو حذیفہ کا نام ہشام ہے فضلاء صحابہ اور مہاجرین اولین سے تھے اور اسلام لائے پہلے داخل ہونے آنحضرت کے دار ارقم میں اور عبد اللہ بن مسعود بڑے قاری تھے اور باقی احوال انکا اوپر مذکور ہو چکا اور ابی بن کعب بھی بڑے قاری صحابہ میں تھے انکو لوگ سید القرا کہتے تھے اور حضرت عمر نے انکا نام سید المسلمین کہا تھا اور کاتب وحی تھے اور معاذ بن جبل کے مناقب بے نہایت ہیں اور آنحضرت نے انہیں اور عبد اللہ بن مسعود میں بھائی چارہ کروا دیا تھا وعن علقمة قال قدمت الشام فصليت ركعتين ثم قلت اللهم يسر لي جليسا صالحا فأتيت قوما فجلست اليهم فاذا شيخ قد جاء حتى جلس الى جنبي قلت من هذا قالوا ابو الدرداء فقلت اني دعوت الله ان ييسر لي جليسا صالحا فيسرك لي فقال من انت قلت من اهل الكوفة قال أوليس عندكم ابن ام عبد صاحب النعلين والوسادة والمطهرة وفيكم الذي اجاره الله من الشيطان على لسان نبيه يعني عمارا أوليس فيكم صاحب السر الذي لا يعلمه غيره يعني حذيفة رواه البخاري اور روایت ہے علقمہ تابعی سے کہا آیا میں شام میں پس نماز

پڑہی مین دو رکعت یعنی دمشق کی مسجد مین پہر دعا کی یہی کہ خداوندا میسر کر میری لیے ہمنشین نیک یعنی عالم عامل اور کہنیوالا حق اللہ کا اور بندہ نیک
پہر آیا مین ایک قوم کی پاس اور بیٹھا مین اونکی پاس پس ناگہان ایک بڈہا یا بزرگ قد تحقیق آیا یہانتک کہ بیٹہا طرف پہلو میری کی ف ع رتدیا کی کہ
ان اللہ ملائکۃ الی الاہل ست کہا مینی پس پوچہا مینی کہ کون ہی یہہ کہا لوگون نی یہہ ابو دردا ہین کہا مینی یعنی ابو دردا سی کہ بالتحقیق مینی دعا کی
تہی اللہ تعالیٰ سی یہہ کہ میسر کری میری لیے ہمنشین نیک بخت پس کیا تجکو میری لیے پس کہا ابو دردا نی کہ تو کون ہی اور کہان سی تو آیا کہا مینی کہ ایک شخص ہون
اہل کوفہ سی کہا ابو دردا نی کیا نہین ہی تمہاری پاس بیٹا ام عبد کا یعنی عبداللہ بن مسعود کہنی والا حضرت کی پاپوشین اور تکیہ اور چہاگل ف ع ح مراد اوس سی
عبداللہ بن مسعود خدمت کرتی تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور ساتہ رہتی تہی حضرت کی تمام حالتون مین پس ساتہ رہتی تہی حضرت کی مجلسون مین اور
لیتی پاپوشین جب بیٹہتی آپ اور پہناتی پاپوشین جب اوٹہتی اور رہتی تہی ساتہ حضرت کی خلوتون مین درست کرتی بستر شریف آپکا اور تکیہ آپکا
جب ارادہ کرتی سونیکا اور موجود کرتی آگی لیے پانی وضو کا جب اوٹہتی آپ وضو کیلیے اور اوٹہا رکہتی اپنی ساتہ چہاگل یعنی سفر وغیرہ مین حاصل یہہ کہ عبداللہ
بسبب بہت ملازمت آنحضرت کی ان امور مین لائق ہین اسکی کہ ہو اونکی پاس علم شرعی اتنا کہ مستغنی کری طالب علم کو غیر اونکی سی اور اسمین اشارہ ہی طرف
اوس چیز کی کہ ذکر کیا گیا ہی بیچ ادب علم سیکہنی والی کی کہ طالب اول بہت علم سیکہی علماء شہر اپنی کا پہر کوچ کری اور شہر کیطرف واسطے طلب یادتی علم
والا کیون سفر کرکے اپنی کو رنج مین ڈالی اور نیز یہہ اس سی معلوم ہوا کہ عالم کو چاہیی کہ اگر دوسری کو اپنی سی افضل جانی تو طالب کو حوالہ اوسکا دی ست اور کیا نہین ہی
تم مین وہ شخص کہ امان دی ہی اوسکو خدا تعالیٰ نی شیطان سی اوپر زبان پیغمبر اپنی کی مراد رکہتی تہی ابو دردا تہا اوس شخص کی عمار بن یاسر کو ف ح کہ آنحضرت
نی اونکو طیب مطیب فرمایا اور بشارت بہشت کی دی اور دعا اونکی لیے اوسوقت کہ عذاب کرتی تہی اونپر مشرک اور جلاتی تہی او رکہا یہہ کہ سلامت ہووی آگ
اوسپر جیسیکہ ابراہیم خلیل اللہ پر ہوئی اور فرمایا کہ نیکی تجکو ای عمار گروہ باغی کی بلاویگا تو اونکو بہشت کیطرف اور بلاوینگی وہ تجکو آگ کی طرف اور یہہ جو معنی
امان دینی کی شیطان سی ہی کہ اوپر طریق ہدایت مستقیم کی رہی اور بسبب وسوسہ شیطان کی بہکی نہین ف ع اور احوال مفصل عمار کا مولف نی
یون لکہا ہی کہ عمار بن یاسر مولی یعنی غلام آزاد تہی بنی مخزوم کی اور حلیف اونکی اور یہہ یون ہوا کہ یاسر والد عمار کی مقیم ہوئی مکہ مین اور حلیف یعنی
ہم قسم ہوئی ابو حذیفہ بن المغیرہ سی اور نکاح کر دیا ابو حذیفہ نی اپنی لونڈی سمیہ نام کا یاسر سی اوس سی عمار پیدا ہوئی پہر آزاد کر دیا عمار کو ابو حذیفہ نی پس عمار مولی
ہوئی اس سبب سی اور عمار قدیم الاسلام تہی اور تہی اون مستضعفین میں سی کہ عذاب دی گئی مکہ مین تاکہ پہر جاوین اسلام سی اور جلایا اونکو مشرکون نی ساتہ آگ کی
پس آنحضرت عمار پر گذرتی تہی اور پہیرتی تہی ہاتہ اپنا اونکی سر پر اور فرماتی تہی یا نار کونی بردا و سلاما علی عمار کما کنت علی ابراہیم یعنی ای آگ ہوجا تو ٹہنڈی اور
سلامتی عمار پر جیسیکہ ہوئی تو ٹہنڈی اور سلامتی ابراہیم پر اور عمار مہاجرین اولین میں سی ہین حاضر ہوئی بدر مین اور سب جہادون مین اور قتل کیے گئی عمار جنگ
صفین مین ہمراہ علی بن ابی طالب کی سنہ سینتیس ہجری مین اور عمر اونکی تیرانوی برس کی ہوئی ست کہا نہین ہی تم مین بہید جاننی والا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
کا کہ نہین جانتا ہی اوس بہید کو سوائی اوسکی مراد اس بہید جاننی والی سی حذیفہ بن الیمان ہی نقل کی یہہ بخاری نی ف ح کہ اونکو صاحب
سر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہتی تہی اور وہ بہید یہی تہا کہ آنحضرت نی اونکو نام منافقون کے اور نسب اور علامتین اونکی بتا دی تہین پہر
کہ یہہ بہید سوائی اونکی کوئی نہین جانتا تہا اور آیا ہی کہ امیر المومنین عمر رضی نی ایک روز اونسی پوچہا کہ آیا کچہ دیکہتا ہی تو ای حذیفہ مجہمین نشانی نفاق
کی کہا حذیفہ نی قسم خدا کی کچہ نہین دیکہتا سوائی اسکی کہ لوگ کہتی ہین کہ تمہاری دستر خوان پر رنگ برنگ کی کہانی موجود ہوتی ہین اور جب
تحقیق کیا تو معلوم ہوا کہ انڈی تہی اونکو جو توڑا تو زرد و سفید معلوم ہوتی تہی وفات پائی اونہون نی مدینہ مین سنہ چہتیس مین اور وہین قبر ہی اونکی
وعن جابر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اریت الجنۃ فرایت امرأۃ ابی طلحۃ وسمعت خشخشۃ امامی فاذا بلال

رواہ مسلم اور روایت ہے جابر سے یہہ کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دکھائی گئی مجھکو بہشت پس دیکھی میں نے بیوی ابو طلحہ کی اور
سنی میں نے آہٹ پانو کی آگے اپنے پس ناگہان بلال تھا کہ آگے بہشت میں جاتا ہے نقل کی یہہ مسلم نے ف ح ابو طلحہ کی بیوی سے مراد ام سلیم
ہے ماں انس کی اور انکے نام میں اختلاف ہے پہلے نکاح کیا انہوں نے مالک بن نضر سے اور جنے انس پیدا ہوئے اور مارا گیا مالک مشرک پھر مسلمان ہوئی
ام سلیم اور ابو طلحہ نے پیغام نکاح کا کیا انہیں اور وہ جب تک مشرک تھے پس انکار کیا ام سلیم نے اور رغبت دی انکو اسلام کی طرف پس قبول کیا ابو طلحہ نے اسلام
پھر ام سلیم کا نکاح ہوا انسے اور کہا ام سلیم نے کہ نہیں چاہتی میں مہر سوا اسلام تیرے کے نہیں وجہ میں مہر بہتر اسلام تیرا اور بلال بیٹے ابو رباح کے مولی ابوبکر صدیق
کے ہیں قدیم الاسلام اور اول اظہار اسلام انہوں نے کیا اور حاضر ہوئے بدر میں اور سب کے ما بعد جہاد دین اور سکونت کی شام میں اخیر کو اور کوئی وارث نہیں
چھوڑا اور انہوں نے بعد اپنے روایت کی ان سے حدیثیں ایک جماعت نے صحابہ اور تابعین میں سے اور وفات ہوئی انکی دمشق میں سن بیس میں اور دفن
کیے گئے باب الصغیر میں اور عمر انکی تریسٹھ برس کی ہوئی اور تھے بلال ان لوگوں میں سے کہ عذاب کیا انکو اہل مکہ نے اسلام کے پر اور عذاب دیا کرتا تھا
انکو امیہ بن خلف جمحی اور تقدیر الہی سے یہہ ہوا کہ روز بدر کے بلال ہی کے ہاتھ سے وہ مارا گیا کہا جابر نے کہ عمر کہتے تھے ابوبکر سیدنا واعتق سیدنا یعنی ابوبکر
سردار ہمارے ہیں اور آزاد کیا ہمارے سردار کو یعنی بلال کو اور احمد نے روایت کیا ابن مسعود سے کہ اول جنہوں نے اسلام ظاہر کیا وہ سات تھے رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم اور ابوبکر اور عمار اور ماں انکی سمیہ اور صہیب اور بلال اور مقداد پس محفوظ رکھا اللہ تعالی نے رسول خدا صلعم کو تو انکے چچا ابو طالب کے سبب سے
اور ابوبکر کو بچایا انکی قوم کے سبب سے اور باقی پکڑا انکو مشرکوں نے اور پہنائیں انکو لوہے کی زرہیں اور دھوپ میں ڈالا انکو پس نہیں تھا ان میں سے کوئی
مگر کہ خلاف مرضی ظاہر کیا انکو اللہ کے سوا بلال کے کہ حقیر ہو گیا اپنا نفس اللہ کی راہ میں حقیر جانتی تھی انکو قوم انکی پس پکڑا انہوں نے انکو اور حوالہ کر دیا لڑکوں کے پس پھیرتے تھے انکو
لڑکے مکہ کی گلیوں میں اور وہ کہتے تھے احد احد کذا فی الریاض وعن سعد قال كنا مع النبي صلى الله عليه وسلم ستة نفر فقال
المشركون للنبي صلى الله عليه وسلم اطرد هؤلاء لا يجترؤن علينا قال وكنت انا وابن مسعود ورجل
من هذيل وبلال ورجلان لست اسميهما فوقع في نفس رسول الله صلى الله عليه وسلم ما شاء
الله ان يقع فحدث نفسه فانزل الله ولا تطرد الذين يدعون ربهم بالغداة والعشي يريدون وجهه رواه مسلم
اور روایت ہے سعد بن وقاص سے کہ عشرہ مبشرہ میں سے ہیں کہا کہ تھے ہم ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے چھ شخص پس کہا مشرکوں نے یعنی قریش کے بعض
سرداروں نے واسطے نبی صلعم کے دور کر دو یعنی اٹھا دے اپنی مجلس سے ان لوگوں کو یعنی موالی اور فقرا کو کہ نہ دلیری کریں ہم پر شنائع یعنی نہ ہو
جرات انکو ہم پر مخالطت اور ہمکلام ہونیکے ساتھ ہمارے اگر چاہتی ہو تم کہ ایمان لاویں ہم تم پر اور آویں تمہارے پاس تو جب کہا سعد نے یعنی بیان
کیا انہوں نے کہ کون تھے وہ اور تھا میں اور ابن مسعود اور ایک شخص قبیلہ ہذیل سے اور بلال اور دو شخص اور کہ میں نہیں نام لیتا انکا شیخ نے کہا
ہے علما نے کہ وہ دو شخص خباب اور عمار ہیں اور جو کہا کہ نام نہیں لیتا انکا بسبب مصلحت کی تھا کہ یہہ مصلحت ہے اس میں کلام کم نہ ہوا کرے اور بعضوں نے
کہا کہ بسبب نسیان کے نام نہ لیا اور اول ظاہر تر ہے عبارت سے کہا مولف نے خباب بن ارت کنیت ہے ابو عبداللہ تمیمی اور سعدی ہیں پکڑی آئی
تھی یہہ جاہلیت میں کا بیچ دیا انکو ایک عورت نے خزاعہ میں سے اور آزاد کیا انکو اسلام لائی پہلے داخل ہونے نبی صلعم کی دار ارقم میں اور یہہ تھے ان
لوگوں میں سے جو کہ عذاب کیے گئے اللہ کی راہ میں اسلام لانے پر پس صبر کیا انہوں نے اور اترے کوفہ میں اور مرے وہاں سن سینتیس میں تہتر برس کی
عمر میں اور روایت کی ان سے حدیثیں ایک جماعت نے پس واقع ہوا دل میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے خاطر میں جو کچھ کہ چاہا اللہ نے کہ واقع ہو یعنی
آنحضرت نے دور کرنا انکو بسبب خواہش مشرکوں کے دلوں کی اسلام پر لانے کے ارادہ کیا آنحضرت نے اور لیکن ف یعنی اور انکی تالیف کے لیے

اور نہیں کہا یا اپنی اجر سے یعنی دنیا کی اجر سے کچھ ف ع یعنی قسم غنائم وغیرہ سے کچھ نہ لیا اون لوگون نے کہ پایا زمانہ فتوح کا پس پیچ اجر اونکا کا مل
ہے جیسے مصعب اونکی مصعب بن عمیر ہین مارے گئے روز احد کے پس نہ پایا گیا اونکے لیے کپڑا کہ کفن دیجاوین او سمین مگر ایک کملی سیاہ و سفید مانند رنگ
یعنی چیتی کی اور وہ بھی پوری نہ تھی کہ سر سے پاون تک ڈہک جاتی پس تھے ہم جسوقت ڈہانکتے سر اونکا یعنی اوس کملی سے تو کہلی رہتے پاون اونکے
اور جسوقت ڈہانکتے ہم پاون اونکے تو کہلا رہتا سر اونکا یعنی پس حکم کیا ہمکو حضرت نے یا نبی صلعم نے ڈہانکو اوس سے سر اونکا اور رکھدو اونکے پاون پر
اذخر کہ نام ایک گہاس کا ہی کہ مکہ مین ہوتی ہی اور بعضی امور مین کام آتی ہی اور بعضے ہم مین سے وہ ہین کہ پکچکا ہی اوسکے واسطے اوسکا میوہ پس وہ چنتے ہین اوسکو
نقل کیا ہیہ بخاری اور مسلم نے ف ع ح یہ کہنا یہ ہی غنیمتون سے کہ پایا اوسکو اون لوگون نے کہ ہیچ زمانہ فتوح بلاد کے تھے اور یہہ فقرہ لگتا ہی اوس فقرہ کے
ساتھہ مینا مینہم لم یاکل من اجرہ شئیا گویا کہ کہا گیا کہ بعضے اونمین سے وہ ہین کہ نہین جلدی لیا اپنے ثواب مین سے کچھہ یعنی دنیا کا ثواب اور بعضے وہ ہین
کہ جلدی لیا بعض ثواب اپنا اور حدیث مین آیا ہی کہ نہین کوئی جماعت جہاد کرنیوالے کہ جہاد کرے اللہ کی راہ مین پہر پاوے غنیمت مگر کہ جلدی لی لیا
دو تہائی اجر اپنا اور باقی رہا اونکے لیے تہائی اجر یعنی آخرت کا اور اسمین بیان ہی مصعب ابن عمیر کی فضیلت کا کہ وہ اونمین سے تھے کہ نہین ناقص ہوا
اونکے لیے ثواب آخرت سے کچھہ مولف نے کہا مصعب قرشی عبدری ہین اجلہ صحابہ اور فضلاء سے ہجرت کی طرف زمین حبشہ کی اون لوگون کے ساتھہ کہ اول ہجرت
کی طرف حبشہ کی پہر حاضر ہوئے بدر مین آنحضرت نے بہیجا مصعب کو بعد عقبہ ثانیہ کی طرف مدینہ کی پڑہاتے تھے اہل مدینہ کو قران اور سمجہاتے تھے اونکو
اور مدینہ مین اول جمعہ ہونے کی پڑہاتے پہلی ہجرت کے اور ایام جاہلیت مین بہتر جوان تھے اور بہت اچہا لباس پہنتے تھے جب مسلمان ہوئے تو زہد دنیا
حاصل ہوا چنانچہ حدیث مین آیا ہی کہ ایک روز مصعب ابن عمیر آنحضرت کے پاس آئے اور اوسین ایک تسمہ کمر کے بیچ باندہا تہا یعنی باہر سے تھے پس آنحضرت نے فرمایا
کہ نگاہ کرو اس شخص کیطرف جسکو روشن کیا ہی خدا تعالی نے دل اسکا نور ایمان سے تحقیق کہ دیکہا ہی اسکو مکہ مین کہ مان باپ اوسکے کہلاتے پلاتے تھے اوسکو بہتر
کہانا پینا اور دیکہا ہی مین نے اسپر جوڑا کہ دو سو درہم کو خریدا تہا پس باعث ہوئی اسکو محبت خدا و رسول کی اس حالت کو جسکو کہ دیکہتے ہو تم اور بعد بدر
کے کہا کہ بہیجا اوسکو نبی صلعم نے یعنی مدینہ مین بعد اسکے کہ بیعت لی عقبہ اولی مین انصار کے سے تہے یہہ انصار کی پاس اونکے گہر مین اور بلاتے تہے اونکو طرف
اسلام کی پس مسلمان ہوتا جاتا تہا ایک ایک شخص اور دو دو شخص یہانتک کہ پہیلا اسلام اونمین پس مصعب نے لکہا آنحضرت سے اذن لیا جمعہ پڑہنے کا اہل مدینہ کو
پہر گئے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس ساتہہ اون ستر آدمیونکے کہ آئے تہے حضرت کی پاس عقبہ ثانیہ مین پہر اقامت کی مکہ مین تہوڑی دنون اور
اونکے حق مین نازل ہوئی یہہ آیت رجال صدقوا ما عاہدوا اللہ علیہ اور تہا اسلام اونکا بعد داخل ہونے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی دار ارقم مین

وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اهْتَزَّ الْعَرْشُ لِمَوْتِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ وَفِيْ
رِوَايَةٍ اهْتَزَّ عَرْشُ الرَّحْمٰنِ لِمَوْتِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہی جابر سے کہ کہا سنا مین نے نبی صلی اللہ
علیہ وسلم کو فرماتے ہلا عرش بسبب مرنے سعد بن معاذ کی اور ایک روایت مین ہے کہ ہلا عرش رحمن کا بسبب موت سعد بن معاذ کے نقل کی یہہ بخاری اور
مسلم نے ف ع ح شارحین نے اختلاف کیا ہی عرش رحمن کے ہلنے کی بیان معنی مین اور اوسکے سبب مین بعضون نے کہا کہ ہلنا عرش کا کنایہ ہے
فرح و نشاط عرش کے سے بسبب آنی روح پاک اونکی کے حقیقۃ یا مجازا اور صواب مختار یہہ ہے کہ محمول حقیقت پر ہے اسلیے کہ حق جل و علا نے جمادات مین علم و
تمیز رکہا ہی جیسے کہ فرمایا اللہ تعالی نے وان منہا لما یہبط من خشیۃ اللہ اور آنحضرت نے فرمایا کوہ احد کی حق مین کہ وہ پہاڑ ہی کہ دوست رکہتا ہی ہمکو اور
بعضون نے کہا کہ مراد خوش ہونا اہل عرش کا ہی کہ ملائکہ ہین اور بعضون نے لیا کہ عرش ہلنے کو علامت کیا سعد کے مرنے پر یا یہہ عبارت کنایہ ہو عظم شان
و وفات اونکی سے جیسے کہ کہتے ہین قیامت اوٹہی خلائق کی مرنے سے اور کلام اس حدیث مین بیچ اوائل کتاب کے تیسری فصل مین باب اثبات عذاب القبر کے

کہا مولوی نے کہ یہہ انکار عبداللہ بن سلام کا اوپر اس جہت کے ہے کہ انہوں نے حکم کیا اوسکے لئے قطعی جنتی ہونیکا پس احتمال ہی کہ اون لوگونکو
نہ پہنچی ہو خبر سعد بن ابی وقاص کی کہ ابن سلام اہل جنت سے ہی اور ابن سلام نے سنا ہو یہہ خبر اور احتمال ہی یہہ ہی کہ ابن سلام نے مکروہ رکہا ہے تعریف اپنی بسبب اس کے کہ اثر ہو اوس سے کبر کا از راہ
تواضع اور گوشہ گزینی کی اور مکروہ رکہی شہرت کے کہا طیبی نے بیچ اسکی اشارہ ساتہہ قول اوسکے کے فساحدثک لم ذاک طرف انکار اوسکی کی ہی
اوپر یعنی میں بیان کرتا ہوں تجہکو سبب اپنے انکار کا اوپر اور وہ یہہ ہے رایت رؤیا الخ اور یہہ دلالت کرتا ہی اوپر نفی قطعی کے ہونے نبی صلی اللہ علیہ
وسلم کی اسپر کہ میں اہل جنت سے ہوں جیسے کہ نص ہوئی میری غیر کی لیے حاصل یہہ ہی اگرچہ میں بسبب بشارت آنحضرت کے امیدوار جنت کا ہون لیکن
اپنی تعریف وشہرت کو مکروہ رکہتا ہوں اسلئے کہ جیسے میرے لیے بشارت ہی اور ونکے لیے بہی ہی مجہکو کیا لائق ہے میں مشہور ہوجاؤں کہ جی ہو ابن
سلام کی تصدیق لوگونکی ہو بیچ بات میں کہ کہی اور اشارہ ساتہہ لفظ ذاک کی طرف اس قول ونکی کی ہو ہذا رجل من اہل الجنۃ یعنی نہیں لائق ہی اور کسیکو
کہ پائی ہو صحبت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی یہہ کہی وہ چیز کہ نہیں جانتا ہی پس وہ جاہی نہیں کہنگے اس بات کو کہی اور نہیں کہتا یہہ اوسکو جانتا ہوں اور وہ یہہ خواب ہے
ترجمہ دیکہا میں نے ایک خواب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی زمانہ میں پس عرض کیا میں نے وہ خواب اوپر حضرت کے اور دیکہا میں نے جو ایسی کہ گویا کہ میں بیچ
ایک باغچہ کے ہوں ذکر کی اوس شخص یعنی عبداللہ بن سلام نے کشادگی اوسکی اور سبزی اوسکی بیچ اوس باغ کی ایک ستون ہی لوہی کا کہ نیچی کی جانب اوسکا
زمین میں ہے اور اوپر کی جانب اوسکے آسمان میں ہے اوسکے اوپر جانب میں ایک حلقہ ہے پس کہا گیا واسطے میرے چڑہو پس کہا میں نے نہیں طاقت رکہتا میں یعنی چڑہنے
کی پس آیا میرے پاس ایک خادم پس اوٹہائی اوسنے کپڑی میرے پیچہی میری سی پس چڑہا میں یہانتک کہ پہنچا میں اوپر اوسکے پس پکڑا میں نے حلقہ اوسکا پس کہا گیا مجہکو
مضبوط پکڑی رہ اوسکو پس جاگا میں اسحالمیں کہ وہ حلقہ میری ہاتہہ میں تہا ف ع یعنی جاگنا تہا حالت پکڑنی میں بغیر فاصلہ پس نہیں مراد ہی یہہ کہ وہ
ہاتہہ میں ہا حالت بیداری میں اور اگر حمل کیا جاوے ظاہر پر تو ممتنع بہی نہیں اللہ تعالی کی قدرت میں لیکن ظاہر ہوتا ہے خلاف اسکا اور احتمال ہے
کہ مراد یہہ ہو کہ اثر اوس خواب کا باقی تہا میری ہاتہہ میں بعد جاگنی کی کہ صبح ہوئی تو ہاتہہ مٹہی بند ہی ہوئی ترجمہ پس بیان کیا میں نے اوسکو واسطے
نبی صلعم کی پس فرمایا آنحضرت نے بیچ تعبیر اس خواب کے وہ باغ کہ دیکہا تونی دین اسلام ہی کہ فراخ اور تر و تازہ ہی اور وہ ستون اسلام کا ہی عبارت ہے
احکام و ارکان اوسکی سی کہ بنا ہی مسلمانی کی اوسپر ہی اور وہ حلقہ کہ دیکہا تونی اور پکڑا تونی اوسکو عروہ وثقی ہی کہ قول حق سبحانہ فقد استمسک بالعروۃ الوثقی
اشارہ ہے اوسپر پس تو دین اسلام پر ہی کہ جنگل اوسپر یارا اور مقام عالی پر چڑہا ف تمام ہوا کلام پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا پس کہا قیس نے ترجمہ اور وہ
شخص عبداللہ بن سلام تہا نقل کی یہہ بخاری اور مسلم نی ف ع اور یہہ وہ نہیں ہے کہ ہو یہہ عبداللہ بن سلام کو قول سے کہ اونہوں نے خبر دی ہے
نفس سے اور اپنی کو غائب کرکر تعبیر کیا وعن انس قال کان ثابت بن قیس بن شماس خطیب الانصار فلما نزلت یا ایہا الذین امنوا
لا ترفعوا اصواتکم فوق صوت النبی الی اخر الایۃ جلس ثابت فی بیتہ واحتبس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فسأل النبی
صلی اللہ علیہ وسلم سعد بن معاذ فقال ما شان ثابت أیشتکی فأتاہ سعد فذکر لہ قول رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم فقال ثابت أنزلت ہذہ الایۃ ولقد علمتم انی من ارفعکم صوتا علی رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فانا من اہل النار فذکر ذلک سعد للنبی صلی اللہ علیہ وسلم
فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بل ہو من اہل الجنۃ رواہ مسلم اور روایت ہی انس سے کہ کہا تہی ثابت بن قیس
خطیب انصار کی ف ع یعنی فصیح اونکی نثر میں جیسا کہ شاعر کہا جاتا ہے نظم میں کلام کرنیوالے کو ایسا ہی خطیب کہتی ہیں نثر میں کلام فصیح کرنیوالے کو ترجمہ
پس جبکہ اوتری یہہ آیت یا ایہا الذین امنوا الخ یعنی اے ایمان والو نہ بلند کرو آوازیں اوپر آواز نبی کی اخیر آیت تک بیٹہہ رہے ثابت اپنی گہر میں

اور شہید کیا اپنی تیں آگے حضرت کے پاس آئی جان سے پوچھا آنحضرت نے سعد بن معاذ سے یعنی اسلئے کہ وہ رئیس انکی تھے پس فرمایا کیا حال ہے ثابت
کا کہ نہیں آتا اور نہیں کچھ کہا ان کا دیا گیا ہے حرف ح ع ظاہر اصدق حال ثابت کے تاثیر کی اور باعث آنحضرت کی خبر پوچھنے کا ہوا کہ انکا حال
پوچھا بیت حالت خویش چہ حاجت کہ بوی شرح دہم کہ مرا سوز دلی ہست اثر خواہد کرد پس کہا سعد نے خیر ہو گی جواب میں کہا جواب لیجئے گا نہ پوچھا
حضرت پس گئے ثابت کے پاس اور ذکر کیا اوس سے قول آنحضرت کا کہ تمکو آپ پوچھتے تھے کہ کیا حال ہے اوسکا بیمار ہے کہ نہیں آتا پس کہا ثابت نے نازل ہوئی
یہ آیہ یعنی یا ایہا الذین امنوا الخ کہ جو اوپر گذری کہ منع کرتی ہے آواز بلند کرنے سے اوپر آواز آنحضرت کی اور تحقیق تم جانتے ہو اے یارو کہ میں بہت
بلند ہوں تم میں از روی آواز کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز پر یعنی بسبب جہارت کے پس میں اہل دوزخ سے ہوں ف ع ح کہ حبط ہوئی عمل اونکے
جیسا کہ حکم کرتی ہے آیہ کریمہ پس ثابت نے یہ بات سمجھی تھی اور یہ نہ سمجھے کہ مراد اوس سے بلند کرنا آواز کا ہے باختیار و قصد کہ مقتضی ہے بے ادبی کا [illegible]
ذکر کیا سعد نے یہ قول ثابت کا رو برو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پس فرمایا آنحضرت نے ایسا نہیں ہے بلکہ وہ اہل بہشت سے ہے نقل کی یہ مسلم نے ف ع
یعنی اس جہت سے کہ مبالغہ کیا ادب میں کہ نہ جائز رکھا بلند کرنا آواز اپنے کا بھی اور واقع ہوا مصداق اسکا کہ وہ شہید ہوئے جنگ یمامہ میں ہمراہ ابوبکر صدیق
رضی اللہ عنہ کے آیا ہے کہ جب جنگ مسیلمہ کذاب کے واقع ہوئی تو ثابت نے کفن اپنا اور اوسکو پہنکر لڑے اور کفن ہی میں مارے گئے رضی اللہ تعالے عنہ اور یہاں
میں اشکال یہ وارد ہوتا ہے کہ آیہ مذکورہ اوتری سن نو میں اور سعد بن معاذ مرے پہلے اوس سے سن پانچ میں اور جواب اسکا یہ دیا گیا ہے کہ جو کچھ نازل ہوا بیچ
قصہ ثابت کے فقط ذکر نہ بلند کرنے آواز کا تھا یعنی یا ایہا الذین امنوا لا ترفعوا اصواتکم الخ نہ اول سورت کا یعنی یا ایہا الذین امنوا لا تقدموا بین یدی اللہ الخ

وعن ابی هريرة قال كنا جلوسا عند النبي صلى الله عليه وسلم اذ نزلت سورة الجمعة فلما نزلت وآخرين
منهم لما يلحقوا بهم قالوا من هؤلاء يا رسول الله قال وفينا سلمان الفارسي قال فوضع النبي
صلى الله عليه وسلم يده على سلمان ثم قال لو كان الايمان عند الثريا لناله رجال
من هؤلاء متفق عليه اور روایت ہے ابو ہریرہ سے کہ کہا تھے ہم بیٹھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ناگہاں اوتری سورہ جمعہ
پس جبکہ اوتری اور پہنچی یہ آیہ و آخرین منہم لما یلحقوا بہم الخ مضمون آیہ کا یہ ہے کہ اور واسطے جماعت کے بھیجا ہے خدا وند تعالے نے پیغمبر کو طرف اونکے
وہ ہیں کہ ہنوز نہیں ملے اور نہیں ملتے ساتھ جماعت اصحاب کے کرامی ہیں ف یعنی عرب میں وہ اوٹھائی گئی ہیں بیان اونکے رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم کو کما قال الطیبی یعنی بھیجا اللہ تعالی نے آنحضرت کو بیچ انکے کہ جو حضرت کے زمانہ میں تھے اور بیچ اور لوگوں کے جو نہیں ہیں کہ نہیں ملے وہ ساتھ انکے ابتک
اور خلیفہ ہونگے وہ صحابہ کے اور وہ بعد صحابہ رضی اللہ تعالی عنہم کے ہیں یعنی تابعین ترجمہ کہا صحابہ نے کون ہیں یہ جماعت کہ ہنوز نہیں آئی یا رسول اللہ
کہا ابو ہریرہ نے کہ بیٹھے تھے درمیان ہمارے سلمان فارسی کہا ابو ہریرہ نے پس رکھا آنحضرت نے دست مبارک اپنا سلمان پر یعنی اونکے مونڈھے پر پھر فرمایا اگر ہوتا
ایمان نزدیک ثریا کے تحقیق لیتے اور پاتے اوسکو کتنے شخص انہیں سے نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف ح ع یعنی قوم فارس میں سے اور مراد مطلقا
عجم ہیں سوا عرب کے مقصود یہ ہے کہ وہ جماعت کہ ہنوز نہیں آئی اور نہیں ملے ہیں اہل عجم میں تابعین سے اور وہ ساتھ اس صفت کی ہیں کہ اگر دین ایمان
آسمان پر ہو تو پا دیں اور پہنچیں اوسکو غرض تعریف سلمان کی ہے کہ عجمی ہیں اور اکثر تابعین عجم سے ہیں اور صحابہ عرب سے اور بلا شبہہ ظاہر ہوئے ایسے فراخی
علم و اجتہاد کی تابعین میں کہ ویسے ظاہر نہیں ہوئے اونکے غیر میں یعنی بعد صحابہ کے اور باوجود اس خصوصیت اور مرتبہ کے صحابہ کی نزدیک رکھتی تھی ظاہر
اور کنیت سلمان کی ابو عبد اللہ ہے غلام آزاد تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے یہودی سے اونکو خریدا اور آزاد کیا اور وہ شرفاء صحابہ سے ہیں اصل اونکی فارس سے
ہے قوم رام ہرمز سے کہ گھوڑی ابلق پوجتی تھی اور وہ دین کے طلب میں نکلے تھے پس اول نصرانی ہوئے اور پڑھی کتابیں اور صبر کیا

اوسمین فرشتون نی پیاری کی پہچانا اونکو ایک قوم نی عرب مین سی اور بیچ ڈالا اونکو یہودیکی ہاتھہ اور کہتی ہین کہ وہ پکڑا اور دس شخصون کی ملک مین آئی نوبت بنوبت یہانتک کہ پہنچی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس جسکہ وقت اونکو ہوئی آپ مدینہ مین اور فرمایا آنحضرت نی سلمان اہل جنت سی ہی ایک ہی اونسی بہشت مشتاق ہوئی اونکی جنت اور بیچ عمر ہوئی اونکی بعضی کہتی ہین تین سو پچاس برس کی تہی اور بعضی کہتی ہین اڑہائی سو برس کی اور صحیح یہی ہی پس آخر عمر مین مقصود کو پہنچی کہ نبی آخر الزمان کی ملازمت مین حاضر ہوئی اور یہ اپنی ہاتہہ کی کسب سی کہایا کرتی تہی اور تصدق کرتی تہی عطا اپنی اور مناقب اور فضائل اونکی بہت ہین تعریف کی اونکی نبی علیہ السلام نی اور مدح اونکی بہت حدیثون مین ہی اور مکرر وہ مدین مین ۳۵ ہجری مین

وَعَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَللّٰھُمَّ حَبِّبْ عُبَیْدَکَ ھٰذَا یَعْنِیْ اَبَا ھُرَیْرَۃَ وَاُمَّہٗ اِلٰی عِبَادِکَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَحَبِّبْ اِلَیْہِمُ الْمُؤْمِنِیْنَ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابوہریرہ سی کہ کہا فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی یاالٰہی محبوب کردان اس چہوٹی سی بندی کو یعنی ابوہریرہ کو اور محبوب کردان اوسکی ماں کو طرف مسلمانونکی یعنی ایسا کہ محبوب مسلمانونکی ہون یکبین و نامرادہین اور محبوب گردان طرف اونکی مسلمانونکو کہ یہ مسلمانونکو دوست رکہین اور محبوب ومحب مسلمانونکی ہون نقل کی یہ مسلم نی

وَعَنْ عَائِذِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ اَبَا سُفْیَانَ اَتٰی عَلٰی سَلْمَانَ وَصُہَیْبٍ وَبِلَالٍ فِیْ نَفَرٍ فَقَالُوْا مَا اَخَذَتْ سُیُوْفُ اللّٰہِ مِنْ عُنُقِ عَدُوِّ اللّٰہِ مَاْخَذَھَا فَقَالَ اَبُوْ بَکْرٍ اَتَقُوْلُوْنَ ھٰذَا لِشَیْخِ قُرَیْشٍ وَسَیِّدِھِمْ فَاَتَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَہٗ فَقَالَ یَا اَبَا بَکْرٍ لَعَلَّکَ اَغْضَبْتَہُمْ لَئِنْ کُنْتَ اَغْضَبْتَہُمْ لَقَدْ اَغْضَبْتَ رَبَّکَ فَاَتَاھُمْ فَقَالَ یَا اِخْوَتَاہُ اَغْضَبْتُکُمْ قَالُوْا لَا یَغْفِرُ اللّٰہُ لَکَ یَا اُخَیَّ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی عائذ بن عمرو سی کہ تحقیق ابوسفیان بن حرب امیر والد معاویہ کا آیا یعنی کہ بحالت کفر مین سلمان اور صہیب اور بلال حبشی پر کہ تہی بیچ جماعت اصحابہ کی ف ع اور یہ آنا ابوسفیان کا مدینہ مین تہا بعد صلح حدیبیہ کی واسطی تجدید اور مضبوط کرنی اوس عہد کی کہ قریش نی مقدمات عذر اور عہدشکنی کی برپا کی تہی پس آیا ابوسفیان اور اوس جماعت صحابہ نی دیکہا اوسکو تعجب سی کہا اونہون نی کہ نہین لیا خدای تعالی کی تلوارون یعنی بندگان خدا کی تلوارون نی کہ بحکم خدا کام کرتی تہی گردن اس دشمن خدا کی سی جگہہ لینی اپنی کی کو یعنی اپنی حق اوسکی گردن سی یعنی حیف کہ یہ مشرک یعنی ابوسفیان اب تک ہمارا ہاتہہ سی نہین مارا گیا پس کہا ابوبکر نی یعنی اونہی کہ آیا کہتی ہو تم اس بات کو واسطی شیخ قریش کی اور سردار اونکی کہ ابوسفیان ہی ف ح اور حضرت ابوبکر نی یہ بات کہی واسطی مائل کرنی ابوسفیان کی دل کی اور رعایت حق امان طلب کرنی کی جیسیکہ آنحضرت سی کبہی استمالۃ خاطر بعضی مشرکون کا کہ سردار قبیلہ کی ہوتی تہی کیا کرتی تہی ت پہر آئی ابوبکر پیچہی یعنی حضرت کی پاس پس خبر دی آنحضرت کو اس قصہ کی کہ جو گذرا درمیان اونکی اور اون صحابہ کی پس فرمایا آنحضرت نی ای ابوبکر شاید غصہ دلایا تونی اونکو البتہ قسم خدا کی اگر غصہ دلایا تونی اونکو یعنی اس جہت سی کہ وہ مومن محب ومحبوب اللہ تعالی کی ہین تو البتہ تحقیق غصہ دلایا تونی اپنی پروردگار کو یعنی ایسی سی کہ رعایت کی تونی جانب کافر کی پس آئی ابوبکر اونکی پاس یعنی عذر خواہی کی لیی پس کہا ای بہائیو میری کیا غصہ دلایا مین نی تمکو اور رنجیدہ ہوئی تم کہا اونہون نی نہین غصہ دلایا تم نی ہمکو اور نہین رنجیدہ ہین ہم تم سی بخشی تمکو خدای تعالی ای بہائی میری نقل کی یہ مسلم نی ف ع ح ظاہر یہ تہا کہ کہا جاتا یا اخانا یعنی ای بہائی ہماری اور شاید کہ یہ حکایت ہی قول ہر ہر واحد کی کہا نووی نی کہ ضبط کیا ہی اوسکو علمانی ساتہہ پیش ہمزہ کی اور بعضی نسخون میں ساتہہ زبر ہمزہ کی انتہی اور شیخ نسخہ سید جمال الدین کی اور بعضی اصول معتمدہ سی ساتہہ تصغیر کی اور زبری کی اور ایک نسخہ مین ساتہہ زبر ہمزہ اور ہمزہ کی ہی اور جانتی ہی ہو اوسکا بہی اس حدیث مین سی فضیلت سی فقرا صحابہ کی اور رغبت دلائی ہی اونکی تعظیم اور تکریم کرنی کی اور رعایت خاطر اونکی ملاحظہ پاس کا سلطان نی بیکد ورپشان ہوئی ملکستان سی ہی صہیب بن سنان سو بعضی غلام آزاد عبد اللہ بن جدعان تیمی کی ہی ریشہ آدمی

اون سوال پر سبب لیے کہ غنیمت جو حاصل ہوئی اوس قبیلہ سے بہت تھی چنانچہ روایت میں آیا ہی کہ چھہ ہزار بندی تھی اور چوبیس ہزار اونٹ اور چار
ہزار اوقیہ چاندی کی اور اوقیہ چالیس درہم کا ہوتا ہی اور چالیس ہزار بکریاں تھیں اور ایک روایت میں آیا ہی کہ کثرت بکریونکی خارج از حصر تھی حضرت
نے شروع کیا دینا کہتی ایک شخص کو قریش میں سو سو اونٹ کا ف ع اور وہ مکہ کی رہنی والی تھی اور تھی نو مسلم کہ فتح مکہ میں اسلام لائی تھی اور
ہنوز ایمان نے اونکی دلونمین قرار نہ پکڑا تھا اور اونکو مولفۃ القلوب کہتی ہین پس اونکو حضرت نے دینا شروع کیا سو سو اونٹ واسطے تالیف قلوب کے کہ الفت اسلام
کی اونکو پیدا ہو اور اونمین ابوسفیان والد معاویہ کی بھی تھی اور دیتی تھی صنادید کو مہاجرین اور انصار میں سے سو سو سی کم اور یہ تقسیم جعرانہ میں ہوئی وقت پھرنے حضرت
کی طائف سے ترجمہ پس کہا ایک جماعت نے انصار میں سی کہ بخشی خدا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو دیتی ہین قریش کو یعنی بہت سا کچھ اور ترک کرتی ہین
ہمکو یعنی نہیں دیتی ہین ہمکو بہت اور تلواریں ہماری یعنی جماعت انصار کی ٹپکتی ہی اونکی خونوں سی ف ع یعنی ٹپکتی ہین خون قریش کی ہماری تلوارون
سی سبب لڑنی کی اونسی اسلام لانی کی لیے اور یہ کہا اونہوں نے گمان سے اسکی کہ آنحضرت عنایت کرتی ہین اپنی قوم کی قریش میں سی ت پس خبر دی گئی
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو انصار کی گفتگو کی یعنی آنحضرت کو خبر پہنچائی لوگون نے کہ بعضی انصاریون کہتی ہین پس کسیکو بھیجا آنحضرت نے انصار
کی پاس اور جمع کیا اونکو ایک خیمہ میں کہ بنا ہوا تھا چمڑی سی اور نہ بلایا ساتھ اونکے کسیکو سوا اونکے پس جب جمع ہوئی انصار آئی اونکی پاس رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم پس کہا آنحضرت نے کیا ہی یہ بات کہ پہنچی ہی مجکو تمہاری جانب سی پس کہا داناؤن اور علما اونکی نے یعنی عقلمندون ہماری نے
یارسول اللہ پس نہیں کہا ہی کچھ یعنی ان باتوں میں سی اور لیکن ایک لوگون نے ہم میں سی کہ نئی ہین سن اونکی یعنی نوعمر و نوجوان ہین کہا کہ بخشی اللہ
رسول خدا صلعم کو کہ دیتی ہین قریش کو اور چھوڑتی ہین انصار کو اور تلواریں ہماری ٹپکتی ہین اونکی خونوں سی پس فرمایا رسول خدا صلعم نے کہ بلاشبہ دیتا ہون میں
یعنی اس مال میں سی کتنی ایک شخصونکو کہ جدید العہد ہین ساتھ کفر کی یعنی نو مسلم ہین طلب کرتا ہون الفت اونکی اسلام سی یعنی بسبب دینی مال کی
نہ کیا اور عوض کی لیے پس کیا نہیں راضی ہوتی ہو تم ای انصار اس سی کہ مال لیجاوین لوگ یعنی غیر تمہاری مولفۃ القلوب اور پھرو تم طرف مکانون
اپنی کی مدینہ میں ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کہا اونہوں نے یارسول اللہ تحقیق راضی ہوئی ہم نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے ف ع کیا
خوب کہا ہی کسی نے بیت رضینا قسمۃ الجبار فینا * لنا علم وللاعداء مال * فان المال یفنی عن قریب * وان العلم باق لا یزال * وعن

اَبِی هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَوْلَا الْهِجْرَةُ لَکُنْتُ امْرَاً مِّنَ الْاَنْصَارِ وَلَوْ سَلَکَ النَّاسُ وَادِیًا وَّسَلَکَتِ
الْاَنْصَارُ وَادِیًا اَوْ شِعْبًا لَسَلَکْتُ وَادِیَ الْاَنْصَارِ وَشِعْبَهَا الْاَنْصَارُ شِعَارٌ وَالنَّاسُ دِثَارٌ اِنَّکُمْ سَتَرَوْنَ بَعْدِیْ اَثَرَةً فَاصْبِرُوْا حَتّٰی
تَلْقَوْنِیْ عَلَی الْحَوْضِ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہی ابوہریرہ سی کہا کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر نہ ہوتی ہجرت تو البتہ ہوتا میں ایک شخص انصار
میں سی ف نہیں مراد اس سے انتقال نسب ولادی سی اسلیے کہ وہ حرام ہی معہذا نسب آنحضرت کا افضل اور بزرگ تر ہی سب نسبون سی بلکہ مراد اس سے
نسب بلادی ہی اور معنی اسکی یہ ہین کہ اگر نہ ہوتی ہجرت دینی اور نہ ہوتی نسبت اوسکی دینی کہ نہیں گنجائش رکھتا ہی مجکو ترک کرنا اوسکا اسلیے کہ ہجرت امر عبادت
ہی کہ حکم کیا گیا تھا میں ساتھ اوسکی تو البتہ منتسب ہوتا میں طرف دار تمہاری کی اور پھرتا اس اسم سی طرف اسم تمہاری کی حاصل یہ کہ اگر نہ ہوتا شرف نسبت ہجرت
کا اور فضیلت اوسکی تو انتساب کرتا میں ساتھ انصار کی اور دیار اونکی کی او انتقال کرتا میں اسم مہاجرین سی طرف اسم انصار کی اسمین بیان ہی اکرام
انصار کا اور فضیلت نسبت نصرت کا اور باوجود اسکے اسمین اشارہ ہی اوپر فضیلت ہجرت کی اور بزرگی رتبہ مہاجرین کی اسلیے کہ اونہوں نے چھوڑا وطن اور اہل اور اولاد
اپنی خدا اور رسول کی محبت میں اور نصرت اور ایثار فضیلت کا مکہ سی ولیکن ساکن تھی انصار اپنی وطن اور قبیلہ اور قرابتیوں میں پس بعد ہجرت کی فضیلت نصرت
کی ہی اور بعد مہاجرین کی انصار کی اور بعضون نے کہا کہ مراد یہ ہی کہ میں ممتاز نہیں ہوں انصار سی مگر بسبب فضیلت ہجرت کی اور اگر ہجرت نہ ہوتی تو ایک انمین سے ہوتا میں

اور برابر ہو عقل انکی ہو تا مرتبہ میں اور اسمین نہایت تواضع حضرت کی اور رفعت منزلت انصار کی ہی ترجمہ اگر چلیں لوگ ایک وادی میں یعنی جنگل میں

اور چلیں انصار اور راہ میں یا فرمایا شعب یعنی درہ پہاڑ میں تو چلوں میں وادی انصار میں یا شعب جانب انصار کی میں ف ع ح اور جو کچھ دونوں میں ہی

کو کہ نکلی ہے اوس میں کا وادی فرجہ یعنی کشادگی ہی درمیان دو پہاڑوں اور ٹیلوں کی جمع اوسکی اودیہ ہی اور شعب ساتھ کسر شین کے بمعنی راہ ہی پہاڑ میں

پہاڑ کی اور مراد یہہ ہی کہ حجاز کی زمین میں وادی اور شعب ہوتی ہیں پس جب لوگ کسی شعب میں چلتا ہی تو اوسکی قوم بھی اوسکے پیچھے پیچھے چلتی ہی پہاڑ

کہ پہنچی دوسری پس فرمایا کہ اگر انصار کسی راہ میں چلیں اور اور لوگ اور راہ میں تو میں اوس راہ میں چلوں جسمیں انصار چلیں اسمیں بیان ہی کمال عنایت کا اونکی جانب

اور دوسری وجہ اسمیں یہ ہی کہ مراد وادی اور شعب سے رای اور مذہب ہی یعنی اگر اختلاف کریں لوگ آرا اور مذاہب میں تو اختیار کروں میں انصار کی رای اور مذہب

کو اور موافق ہوں میں ساتھ اونکی مقصود حسن موافقت اور موافقت ہی ساتھ اونکی سبب اسکے کہ ملاحظہ کیا اونسے حسن وفا اور اچھی خدمتگذاری نہ یہہ مراد کہ میں

اتباع اونکا کروں اور محتاج ہوں اونکا اسلئے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم متبوع مطلق ہیں اور سب تابع اونکی ہیں ت انصار بمنزلہ شعار کی ہیں اور باقی

لوگ مانند دثار کی ف ع شعار شین کی زیر سی کپڑا اندر کا کہ متصل بدن اور شعر یعنی بدن کی بالونکی ہوتا ہی اور دثار دال کی زیر سی کپڑا باہر کا کہ شعار کی

اوپر پہنا جاتا ہی جیسے چادر اور مانند اوسکی تشبیہ دی انصار کو ساتھ شعار کی سبب راسخ ہونی صداقت اونکی اور خلوص محبت اونکی کی اور یعنی یہ

ہیں کہ انصار بہت قریب ہیں طرف میری سب لوگوں سے باعتبار مرتبہ و منزلت کی ت تحقیق تم اپنی انصارو دیکھوگی پیچھے میرے ترجیح اور اختیار کرنا لوگوں کا

پس صبر کرنا تم یہانتک کہ ملو تم مجھسی حوض پر نقل کی یہہ بخاری نی ف ح اور اثرہ ساتھ ہمزہ اور ثاء مثلثہ کی اور ساتھ پیش ہمزہ اور جزم ثاء مثلثہ

کی اور ساتھ زبر اونکی بھی اسم ہی ایثار سی بمعنی اختیار کرنی کی یعنی لوگ اپنی تئیں ترجیح دینگی اور مقدم کرینگی تمپر اور آپ امرا ہونگی اور وہ لوگ کم

رتبہ میں تمسی باعتبار زیادتر ہونگے سبب امارت کی اور یہ اشارہ یوں ہی واقع ہوا جو کہ خبر دی تھی اور آنحضرت صادق ہیں خصوصا امیر المومنین عثمان کی

زمانہ میں اور اونکے بعد عصروں میں کہتی ہیں امیہ غالب آئی یا یہہ معنی ہیں کہ امرا آپسی ہی غنیمت وغیرہ لیلیا کرینگی اور اپنی تئیں ترجیح و فضیلت دینگی اونسی

کم رتبہ کو تمپر فضیلت دینگی ت پس صبر کرنا تم اوس ایثار پر یہانتک کہ ملو تم مجھسی حوض کوثر پر ف ع ح یعنی پس اوسوقت جبر نقصان تمہاری

خاطر شکستہ کا ہو جائیگا کہ میری زیارت اور وہاں کی نعمتوں سی مسرور ہوگی اور یہہ بشارت ہی اونکی لیے ساتھ داخل ہونی جنت کی بدلی ایثار اور

صبر کی اور آیا ہی کہ بعضی انصار معاویہ کی پاس گئے اور امارت کی زمانہ میں بعضی مہاجرین کی شکایت لیکر آئی پس کچھ پروا نکی اونہوں نی اوسکی سو کہا

انصاری نی کہ سچ فرمایا پیغمبر خدا صلعم نے کہ دیکھوگی تم پیچھے میرے اثرہ یعنی اختیار و ترجیح کو کہا معاویہ نی کہ تمکو کیا حکم کیا ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ

وسلم نی کہا صبر کرینگی معاویہ نی کہا پس صبر کرو تم کہ تمکو حکم فرمایا ہی اوسکا وعن ابی هريرة قال كنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم

يوم الفتح فقال من دخل دار ابي سفيان فهو امن ومن القى السلاح فهو امن فقالت الانصار اما الرجل فقد اخذته رافة بعشيرته

ورغبة في قريته ونزل الوحي على رسول الله صلى الله عليه وسلم قال قلتم اما الرجل اخذته رافة بعشيرته ورغبة في قريته

كلا اني عبد الله ورسوله هاجرت الى الله واليكم المحيا محياكم والممات مماتكم قالوا والله ما قلنا الا ضنا بالله ورسوله

قال فان الله ورسوله يصدقانكم ويعذرانكم رواه مسلم اور روایت ہی ابو ہریرہ سی کہ کہا تھی ہم

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی دن فتح مکہ کی پس فرمایا آپ نی جو شخص کہ داخل ہوا ابو سفیان کی گہر میں پس وہ امن میں ہی اور جو

کہ جب ابو سفیان اسلام لائی تو عباس نی کہا یا رسول اللہ یہ ایک شخص ہی کہ دوست رکھتا ہی فخر و بزرگی کو پس مقرر کیجیی اوسکی لیے کچھ

چیز کہ اوس سے مفتخر ہو پس فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی جو شخص کہ داخل ہوا ابو سفیان کی گہر میں الخ اور یہہ بہی کہتی ہیں ابو سفیان

بیچ ایام بہار جبکہ قریش کی آنحضرت کو امن دیا تہا کہ آیا تہا اپنی گہرین پس یہ مکانات اونکی تہی آنحضرت کی طرف سے ابوسفیان کی لیے اور
ابوسفیان بیٹا صخر کا بیٹا حرب کا قریشی والد معاویہ کا پیدا ہوے دس برس پہلے سال فیل کی اور تہا اشراف قریش سے ایام جاہلیت مین اسلام لائے
روز فتح مکہ کی اور تہا مولفۃ القلوب سے اور حاضر ہوا جنگ حنین مین اور دیا اوسکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی سو اونٹ اور چالیس اوقیہ بیچ جملہ مولفۃ
القلوب کی اور پہوٹی آنکہ اونکی روز طائف کی پس ہمیشہ کانی رہی روز یرموک تک پہر لڑائی اونکی دوسری آنکہ مین تیر پس وہ بہی پہوٹ گئی مری وہ
سنہ چونتیس مین بیچ مدینہ کی اور دفن کئی گئی بقیع مین تحقیق جمعہ جو کوئی کہ مشرکوں مین سے ڈال دی ہتیار پس وہ امان مین ہے پس کہا انصار نے یعنی بعض انصار
نی یہ شخص یعنی آنحضرت پکڑا اسی اوسکو مہربانی نی اپنی قوم پر اور میل اور رغبت نی اپنی بستی والون یعنی اہل مکہ مین سے بحکم جبلت بشریہ کی ف جب انصار
نی دیکہی عنایت و رعایت آنحضرت کی نسبت ابوسفیان کی کہ نہایت عداوت رکہتا تہا پہلی حضرت سے اور اب اوسکی حق مین ایسا کچہ فرمایا متحیر ہوئی اور تعجب کیا
اور از روی غیرت اور سادگی کی کلام مذکور کہا ت اور اوتری وحی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر کہ انصار ایسا ایسا کچہ کہتی ہین فرمایا آنحضرت نی اے انصار
کہا تمنی ایسا یہ شخص پکڑا اوسکو مہربانی نی اپنی قوم پر اور رغبت یعنی محبت نی اپنی بستی والون کی ایسا نہ کہو اور ایسا نہین ہے ف ع یعنی نہین ہے ایسا امر
کہ جیسا کہ تمہاری وہم مین آیا کہ مین اقامت کرونگا مکہ مین اس لیے کہ ہجرت میری طرف مدینہ کی خالص اللہ ہی کے لیے ہو جیسا کہ بیان کیا اوسکو ساتہہ قول
اپنی کی ت بلاشبہ مین بندہ اللہ کا ہون اور رسول اوسکا ف ع یعنی ہونا میرا اس صفت پر مقتضی ہے اسکو کہ نہ عود کرون مین طرف اوس شہر کی کہ چہوڑا
مینی اوسکو اللہ کی لیے اور نہ رغبت کرون مین اوس شہر مین کہ ہجرت کی مینی اوس سے طرف اللہ کی ت ہجرت کی مینی طرف اللہ کی یعنی طرف ثواب
اوسکی یا امر اوسکی کی اور طرف تمہاری ف ع یعنی طرف دیار تمہارے واسطی میل خاطر ہونی تمہاری کی طرف میری اور طرف مہاجرین کی جیسکہ فرمایا اللہ تعالی نی والذین تبوؤا
الدار والایمان من قبلہم یحبون من ہاجر الیہم اور خلاصہ اوسکا یہ ہی کہ قصد ہجرت کرنی مین تہا طرف اللہ کی اور ہجرت کرنی ہوئی اپنی قوم کی دار سی
طرف دار تمہارے کی ت زندگانی میری یا جگہ زندگانی میری کی زندگانی تمہاری یا جگہ زندگانی تمہاری کی ہی ف ح یعنی جدا نہین ہونگا مین تم سے
نہ حیات مین اور نہ ممات مین بلکہ ساتہہ تمہاری ہون اور تم ساتہہ میری خاطر اپنی جمع رکہو ت عرض کیا انصار نی قسم ہی خدا کی نہین کہا ہمنی یعنی جو کچہ کہ
کہا مگر سبب بخل کرنی کی ساتہہ خدا کی یعنی ساتہہ نعمت اور فضل اوسکی کی یعنی ساتہہ رسول اوسکی کی ف ح یعنی شرف ہمسایگی اور صحبت اونکی کی اور غیرت کرنی اور
روا نہ رکہنی میل و محبت دیار غیر کی ساتہہ اور ڈرنی کی کہ مبادا عنایت اور محبت اور ہمسایگی اور صحبت اونکی سی محروم ہوویں ہم اور غیرت لازم ہی محبت کو اور
محبت اگر ہووے یعنی چاہتا کہ ایک دم نظر محبوب کی غیر پر پڑی ع بیت غیرتم با تو خیانت کہ گردست ہر + نہ گذارم کہ در آئی بخیال دگران + حاصل
یہ کہ مراد انکی یہ تہی کہ تم جیسی نعمت اللہ کی ہم کو دی اور آدمی مجبول ہی اقارب اور وطن کی محبت پر پس ڈرے ہم اس سے کہ میل کرو تم بہی طرف اونکے
پس تحریک کی ہمنی آپ سی ساتہہ اس کلام کی اور آزمایا ہمنی آپکو تو کہ کہل جاوی ہم پر مقصد آپکا پس نہین وارد ہوتا اعتراض اوپر کہ کیونکر کہا اونہو
نی یہ قول باوجود فرمانی اللہ تعالی کی لا تجعلوا دعاء الرسول بینکم کدعاء بعضکم بعضا یعنی نہ مقرر کرو تم پکارنا رسول کا مانند پکارنی بعضی تمہارے کی بعض کو ت
فرمایا حضرت نی پس تحقیق اللہ اور رسول اوسکا تصدیق کرتی ہین تمہاری اور راست گو جانتی ہین تمکو اور قبول کرتی ہین عذر تمہارا نقل کی یہ مسلم نی و
عن انس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم رای صبیانا ونساء مقبلین من عرس فقام النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال اللہم انتم من احب الناس الی اللہم
انتم من احب الناس الی یعنی الانصار متفق علیہ اور روایت ہی انس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی دیکہا لڑکوں اور عورتوں کو
یعنی انصار کی آتی ہوئی طعام شادی یا دعوت وغیرہ سے پس کہڑی ہوئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم یعنی اونکی راہ پر واسطی اونکی یا لیے اونکی پہر خطاب کیا
اونکی طرف ساتہہ قول اپنی کی خداوندا تم محبوب ترین ہو لوگوں مین سے طرف میری خداوندا تم محبوب ترین ہو لوگوں مین سے طرف میری ف ع تکرار کیا

تاکید کیا لیے اور بعضی نسخوں میں ہے انتم بجای الی کی اور صحیح بخاری میں کہا کہ اسکو تین بار فرمایا اور یہ موید ہے روایت الی کی ترجمہ مراد کہتی نبی آنحضرت ساتھ قول
اپنی کی انتم جماعت انصار کو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی ف ح اور معنی اللہم کی یا قسم کی ہیں یا یہ معنی ہیں اسکی کہ خدا تو جانتا ہے میری صدق کو اور سچ ہیں
کہ کہتا ہوں میں کہ جب دیکھا آنحضرت نی اوس جماعت کو اور خوش ہوئی اونکی دیکھنی سی اور بسبب شدت محبت ہوا خبر دی آنحضرت اونکی اور گواہ کیا حق سبحانہ کو
اوسپر بسبب کمال عنایت اور مکرمت کی ؏ وعنہ قال مرّ ابو بکر والعباس بمجلس من مجالس الانصار وهم یبکون
فقال ما یبکیکم قالوا ذکرنا مجلس النبی صلی اللہ علیہ وسلم منا فدخل احدهما علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم
فاخبره بذلك فخرج النبي صلى الله عليه وسلم وقد عصب على رأسه حاشية برد فصعد المنبر ولم يصعد بعد ذلك اليوم فحمد
الله واثنى عليه ثم قال اوصيكم بالانصار فانهم كرشي وعيبتي وقد قضوا الذي عليهم وبقي الذي لهم فاقبلوا من محسنهم وتجاوزوا
عن مسيئهم رواه البخاري اور یہی روایت ہی انس سی کہ کہا گذری ابوبکر اور عباس ایک مجلس پر انصار کی مجلسوں میں سی مجالس
کہ اہل مجلس روتی تھی یعنی آنحضرت کی ایام مرض میں پس کہا ابوبکر و عباس نے کہ کس چیز نی رولایا تمکو یعنی کیوں روتے ہو کہا انصار نے اس سبب سے
روتی ہیں ہم کہ یاد کی ہمنی مجلس آنحضرت کی بہ نسبت اپنی پس آئی ایک [illegible] ان سی یعنی عباس یا ابوبکر آنحضرت کی پاس اور خبر دی آنحضرت کو انصار
کی رونیکی بسبب یاد آنی مجلس شریف کی پس باہر نکلی نبی صلی اللہ علیہ وسلم اسحال میں کہ تحقیق باندھا تھا اپنی سر مبارک پر کنارہ چادر کا یعنی بسبب عصابہ
یعنی پٹی کی واسطی دفع درد سر کے بسبب شدت مرض کی پس چڑھی آنحضرت منبر پر یعنی خطبہ پڑھنی کی لیے اور نہ چڑھی منبر پر اور نہ پڑھا خطبہ بعد اوسدن کی یعنی یہ آخر خطبہ تھا پس
حمد کی اللہ کی یعنی شکر کیا اوسکی نعمتوں کا اور ثنا کی اوسپر یعنی کمال پھر فرمایا آنحضرت نی وصیت کرتا ہوں میں تمکو واسطی لوگوں کا ساتھ ہر دن رعایت اور حمایت اور
احسان کرنیکی انصار پر پس تحقیق وہ [illegible] میری ہیں ف ح ع کرش ساتھ کسرہ کاف اور [illegible] کی اور پردہ [illegible] کی اور ایک نسخہ میں ساتھ [illegible]
کی شکنبہ کا مانند بیل وغیرہ کا مانند معدہ کے آدمی کی لیے یعنی اوجھ اور عیبہ ساتھ [illegible] اور زنبیل کی جامہ دان کہ اوسکو [illegible] کہتی ہیں اور
مراد یہ ہی کہ انصار دوست دار [illegible] اور محل اسرار اور امانت اور اعتماد میری ہیں تمام لوگ میں [illegible] ساتھ مشابہت اسلیے دی کہ گائی بیل وغیرہ جمع کرتی
ہیں چارہ اپنا اوجھ میں اور لوگ کہتی ہیں کپڑی اپنی جامہ دانی میں اور عرب کنایہ کرتی ہیں قلب اور سینہ سی ساتھ عیبہ کی اور کرش یعنی عیال مرد اور اولاد
چھوٹی اور جماعت کی بھی آیا ہی اور حاصل کرنا اس معنی پر بھی درست ہی یعنی انصار جماعت میری اور اصحاب میری ہیں بمنزلہ عیال اور اولاد چھوٹی میری ہیں کہ
محل شفقت اور مہربانی اور غمخواری کی اکثر ہوتی ہیں ت اور تحقیق ادا کیا اونھوں نے اوس حق کو جو اونپر تھا ف ح ع یعنی مدد کرنی اور خیرخواہی اور صرف
مال حاصل یہ کہ پورا کیا اونھوں نے اوس عہد کو کہ کیا تھا لیلۃ العقبہ میں ساتھ اوتری اس آیت کی ان اللہ اشتری من المؤمنین انفسهم واموالهم
بان لهم الجنة یعنی اللہ نی خرید لیا مومنوں سے اونکی جانوں اور مالوں کو بعوض اسکی کہ اونکی لیے جنت ہو کہ بیعت کی اونھوں نے کہ ہم مدد کرینگی نبی صلعم
کی اور لیا تعالی کی طرف سی عہد جنت پانی کا ہوا اپنا پس فرماتی ہیں پورا کیا اونھوں نے وعدہ اپنا کہ مدد کا حقہ کی ت اور باقی رہا جو کچھ کہ اونکی لیے ہی
خدا کی نزدیک یعنی ثواب پس رد اختل کرنا [illegible] ہیں قبول کرو اونکی نیک کاروں [illegible] یعنی عذر اگر پیش کریں وہ اوس باتیں کہ صادر ہوئے اونسی اور
درگذر کرو اونکی بدکاروں کی کار بدی کہ صادر ہووے اونسی یعنی اگر عاجز ہوں عذر سی نقل کی یہ بخاری نی ؏ وعن ابن عباس قال خرج النبي صلى الله عليه
وسلم في مرضه الذي مات فيه حتى جلس على المنبر فحمد الله واثنى عليه ثم قال اما بعد فان الناس يكثرون ويقل الانصار حتى يكونوا في الناس
بمنزلة الملح في الطعام فمن ولي منكم شيئا يضر فيه قوما وينفع فيه آخرين فليقبل من محسنهم وليتجاوز عن مسيئهم رواه البخاري
اور روایت ہی ابن عباس سی کہ کہا نکلی نبی صلی اللہ علیہ وسلم یعنی حجرہ سی اپنی اوس مرض میں کہ وفات پائی اوسمیں یہانتک کہ بیٹھی منبر پر پس حمد کی

اور

اور ثنا کی اوسپر پہر کہا بعد حمد و ثنا کی جانو کہ لوگ یعنی مسلمان بہت ہونگی یعنی روز بروز بڑہتی جاوینگی اور ہر طرف سی ہجرت کر کر آوینگی اپنی اپنی
وطن چہوڑ کر اور کم ہونگی انصار ف ح اسلیے کہ بدل اونکا نہیں ہوتے کیونکہ انصار عبارت اوس جماعت صحابہ سے ہے کہ جگہ دیدی آنحضرت کو اور مدد کی اون کے
اور مسلمانونکی اور یہ ایک چیز ہی ہو چکنے والی جو ہو چکی پہر وہ کہاں اور یہ بات مہاجرین میں نہیں کہ مکہ سی ہمراہ آنحضرت کی آئی تو ظاہر ہی یہ بہی خبر دینی
غیب کی ہی آنحضرت کیطرف سی ساتھ کثرت مہاجرین کی اور اولاد اونکی اور فراخی اونکی شہروں میں اور بڑہنی اور ملک گیری کرنی اونکی بخلاف انصار کے
کہ کم ہوگا وجود اونکا اور نہیں باقی رہینگی وہ اور بلاشبہ واقع ہوا جو کچہ کہ خبر دی تہی اوسکی مخبر صادق نی کہ کم ہوگا وجود انصار کا ت یہانتک کہ ہونگے
لوگونمیں بمنزلہ نمک کی طعام میں ف س تشبیہ دی ہے بیان میں قلت انصار کا اور یہ اشارہ ہے اونکی تعریف کیطرف کہ جیسا نمک طعام کو سنوار دیتا ہے ویسا وجود انصار کا سنوارنے والا
اہل اسلام کا ہوگا ت پس جو شخص کہ حاکم ہو تم میں سی یعنی ای مہاجرو مثلا کسی چیز کا کہ ضرر پہنچاوی اوسمیں کسی قوم کو یعنی بدکارونکو اور نفع
پہنچاوی اوسمیں اور قوم کو یعنی نیکوکارونکو پس چاہیے کہ قبول کرے وہ حاکم اونکی نیک کار سی نیکی اونکی اور چاہیے کہ درگذر کرے اونکی بدکار سی
یعنی اونکی بدی کو نقل کی یہ بخاری نی وعن زید بن ارقم قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اللهم اغفر للانصار ولابناء الانصار
ولابناء ابناء الانصار رواه مسلم اور روایت ہے زید بن ارقم سے کہا کہ فرمایا یعنی دعا کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یا الٰہی بخش دے انصار کے
اور واسطی بیٹیون انصار کی اور واسطے پوتون انصار کی نقل کی یہ مسلم نی ف ع پہلی درجہ کی صحابہ ہوئے اور دوسری درجہ کی تابعین اور تیسری
درجہ کی تبع تابعین پس دعا کی تین قرن کی لیے کہ خیر القرون ہیں اور بعید نہیں ہے کہ مراد اسی بیٹے اور بیٹی ہوں واسطون کے قیامت تک کے
اگر ابنا رکہ او یعنی اولاد کی حمل کریں تو بہی دور نہیں یعنی اس صورت میں بیٹیاں وغیرہ بہی داخل ہو جائینگی وعن ابی اسید قال
قال رسول الله صلى الله عليه وسلم خير دور الانصار بنو النجار ثم بنو عبد الاشهل ثم بنو الحارث بن الخزرج ثم
بنو ساعدة وفي كل دور الانصار خير متفق عليه اور روایت ہے ابی اسید سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بہترین گہر انصار
کی یعنی افضل قبائل اونکی بنو نجار ہیں پہر بنو عبد الاشہل پہر بنو الحارث بن خزرج پہر بنو ساعدہ اور بیچ تمام قبیلون انصار کی بہلائی ہی نقل
کی یہ بخاری اور مسلم نی ف ع یعنی سب افضل ہیں بہ نسبت اہل مدینہ کی اور تعمیم بعد تخصیص کی ہے اور عسقلانی نے کہا کہ خیر اول یعنی افضل کی ہے
اور خیر دوسرا یعنی فضل کی یعنی خیر حاصل ہے تمام انصار میں اگرچہ متفاوت ہیں مراتب اونکی اور مراد بہترین گہر انصار کیسی بہترین قبائل
اون کی ہیں اور ہر قبیلہ رہتا تہا ایک ایک محلہ میں پس نام رکہا گیا وہ محلہ دار بنی فلان چنانچہ اسلیے آیا ہے بہت سی روایتوں میں
بنو فلان بغیر ذکر دار کی کہا ہے علماء نی کہ بزرگی دینی اون کی بقدر سبقت اونکی کی ہے اسلام میں اور اسمیں دلیل ہے اوپر جائز ہونے
تفضیل قبائل اور اشخاص کی بغیر عداوت و خواہش نفسانی کی اور نہیں ہوگی یہ غیبت وعن علي قال بعثني رسول الله صلى
الله عليه وسلم انا والزبير والمقداد وفي رواية وابا مرثد بدل المقداد فقال انطلقوا حتى تأتوا روضة خاخ
فان بها ظعينة معها كتاب فخذوه منها فانطلقنا تعادى بنا خيلنا حتى اتينا الى الروضة فاذا نحن بالظعينة قلنا
اخرجي الكتاب قالت ما معي من كتاب فقلنا لتخرجن الكتاب او لتلقين الثياب فاخرجته من عقاصها
فاتينا به النبي صلى الله عليه وسلم فاذا فيه من حاطب بن ابي بلتعة الى ناس من المشركين من اهل مكة يخبرهم
ببعض امر رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم يا حاطب
ما هذا فقال يا رسول الله لا تعجل علي اني كنت امرأ ملصقا في قريش ولم اكن من

أَنْفُسِهِمْ وَكَانَ مَنْ مَعَكَ مِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ لَهُمْ قَرَابَاتٌ يَحْمُوْنَ بِهَا أَمْوَالَهُمْ وَأَهْلِيْهِمْ بِمَكَّةَ فَأَحْبَبْتُ إِذْ فَاتَنِيْ ذٰلِكَ مِنَ النَّسَبِ فِيْهِمْ أَنْ أَتَّخِذَ فِيْهِمْ يَدًا يَحْمُوْنَ بِهَا قَرَابَتِيْ وَمَا فَعَلْتُ كُفْرًا وَلَا ارْتِدَادًا عَنْ دِيْنِيْ وَلَا رِضًى بِالْكُفْرِ بَعْدَ الْإِسْلَامِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُ قَدْ صَدَقَكُمْ فَقَالَ عُمَرُ دَعْنِيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَضْرِبْ عُنُقَ هٰذَا الْمُنَافِقِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُ قَدْ شَهِدَ بَدْرًا وَمَا يُدْرِيْكَ لَعَلَّ اللّٰهَ اطَّلَعَ عَلٰى أَهْلِ بَدْرٍ فَقَالَ اعْمَلُوْا مَا شِئْتُمْ فَقَدْ وَجَبَتْ لَكُمُ الْجَنَّةُ وَفِيْ رِوَايَةٍ فَقَدْ غَفَرْتُ لَكُمْ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا عَدُوِّيْ وَعَدُوَّكُمْ أَوْلِيَاءَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور روایت کی ہی علی رضی اللہ عنہ نی کہ کہا بہیجا مجکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اور زبیر کو اور مقداد کو اور ایک روایت مین ہی وابا مرثد بدلی والمقداد کی یعنی بہیجا ابو مرثد کا مذکور بدلے مقداد کی ف ع مقداد بیٹی عمرو کندی کی ہین اور چہٹی ہین اسلام مین اور مری جرف مین کہ تین کوس ہی مدینہ سی اور اونکو لوگون نی لا کر بقیع مین دفن کیا سنہ تینتیس مین اور وہ ستر برس کی تہی اور ابو مرثد بہی حصین غنوی کی حاضر ہوئی بدر مین وہ بہی اور اونکا بیٹا بہی یعنی مرثد اور ابو مرثد اور ابو مرثد کیا صحابہ ہی ہین کہا محمد بن سعد نی کہ حاضر ہوئی بدر مین اور احد مین اور خندق مین اور تمام جہادون مین ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور مری مدینہ مین حضرت ابو بکر رض کی خلافت مین چہاسٹہ برس کی عمر مین ترجمہ پس فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ روانہ ہو تم یہانتک کہ پہنچو تم روضہ خاخ پر ف ع کہ نام ایک جگہ کا ہی درمیان مکہ اور مدینہ کی قریب مدینہ کی اور اصل مین روضہ باغ اور سبزہ زار کو کہتی ہین اور خاخ ساتھ خائین معجمتین کی شفتالو کو وہان درخت شفتالو کی بہت تہی ت اسلیے کہ روضہ خاخ مین ایک عورت ہی سوار اونٹ پر کجاوی مین بیٹھی ہوئی اوسکی پاس ایک خط ہی پس لی لینا وہ خط اوس سی ف ع نام اوس عورت کا سارہ تہا اور بعضون نی کہا ام سارہ لونڈی آزاد قریش کی تہی اور خط اوسکی پاس تہا اہل مدینہ کا کہ مکہ والون کو لکہا تہا ت پس روانہ ہوئی ہم درحالیکہ جلدی کرتی تہی ساتھ ہمارے یعنی دوڑتی تہی گہوڑی ہماری یعنی گہوڑی دوڑا کر چلی یہانتک کہ پہنچی ہم روضہ خاخ تک پس ناگہان پہنچی ہم اوس عورت پر پس کہا ہمنی نکال تو ای عورت خط کو کہا اوس عورت نی کہ نہین ہی میرے پاس کوئی خط کہ نکالون نہین پس کہا ہمنی کہ البتہ نکالی گی تو خط کو یا اوتارین گی ہم کپڑی یعنی خط نکالتی ہی تو نکال والا ننگا کر دینگی تجہکو تو کہ حقیقت حال کہلجاوی پس نکالا اوس عورت نی وہ خط اپنی چوٹی مین سی ف ع اور روایت مین آیا کہ اوسنی وہ خط اپنی کمر مین سی نکالا تطبیق اوس روایت اور اس روایت مین یہ ہی کہ چوٹی اوسکی دراز ہوگی کہ اوسکی کمر تک پہنچتی ہوگی پس باندہا اوسنی وہ نامہ چوٹی مین اور اوڑس لیا اوسکو اپنی کمر مین ت پس لائی ہم اوس خط کو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس پس ناگہان اوسمین تہی یہ عبارت یہ خط حاطب بن ابی بلتعہ کی طرف سی ہی طرف لوگون مشرکین اہل مکہ کی درحالیکہ خبر دیتا ہی حاطب مشرکین اہل مکہ کو ساتھ بعضی کامون پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ف ح ع اور وہ متوجہ ہونا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا تہا طرف اہل مکہ کی فتح کی لیے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی اوس ارادہ کا اخفا کیا تہا اور حاطب الی ناس من المشرکین کلام راوی کی سی ہی ورنہ حاطب نے یہ خط اہل مکہ کو اونکی خوشامد و استمالہ قلوب کی لیے لکہا تہا پس اس عبارت سی کیونکہ لکہتی کہ من حاطب الی ناس من المشرکین اور حاصل قصہ کا یہ ہی کہ آنحضرت بقصد فتح مکہ کی مدینہ سی نکل کر خیبر کی طرف متوجہ ہوئی تہی اور کسیکو اس حال کی حقیقت سی اطلاع نہ کی تہی اور یہ اوس مکر و خداع کی قسم سی ہی کہ لڑائی فیہا بین مین مباح ہی جیسیکہ کہا ہی حضرت نظامی رح نی ع سکندر کہ با شرقیان حرب داشت در خیمہ گویند در غرب داشت + اور یہ حاطب بن ابی بلتعہ کہ صحابی تہی اونہون نی اہل مکہ کو یہ خبر لکہی اور حقیقت حال سی آگاہی دی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم تمہاری اوپر آتی ہین ہشیار رہنا پس اوتری جبرئیل علیہ السلام اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اس امر کی خبر دی

اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ خط منگا کر ملاحظہ کیا ت پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اے حاطب کیا ہے یہ لکھنا تیرا اور خبر دینا تیری حقیقت حال سے پس کہا حاطب نے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جلدی نہ کیجیے مجھ پر یعنی بیچ حکم کرنے کے ساتھ کفر کے اور سزا دینے کی اس عمل پر بلاشبہ میں ہوں ایک شخص جٹایا گیا قریش میں یعنی حلیف یعنی ہم قسم ہوا ہوں ان سے اور نہیں ہوں میں خاص ان میں سے اور ہیں وہ لوگ کہ آپ کے ساتھ ہیں مہاجرین میں سے انکے لیے قرابت ہے اہل مکہ کے ساتھ نگہبانی کرتے ہیں وہ مشرک بہ سبب اس قرابت کے مال مہاجروں کے اور اہل وعیال انکے مکہ میں پس چاہا میں نے کہ جب فوت ہوئی مجھکو قرابت نسب سے قریش میں یہ کہ کروں میں انکے حق میں ایسا کام کہ نگہبانی کریں وہ بہ سبب اسکے میری قرابت کی مکہ میں ہے ف ع ح کہا طیبی نے کہ یحمون صفت ہے یدا کی اور مراد ید سے یہ انعام ہے یا قدرت یعنی لوں میں ان پر نعمت یا قدرت کو کہ حمایت کریں بہ سبب اسکی میری قرابت یا میری قرابتوں کی یعنی یہ امر کیا میں نے واسطے غرض و مصلحت اپنی لوگوں کی کہ مکہ میں ہیں تو مشرک بہ سبب اس خویش اوری کے میری لوگوں سے خبردار رہیں ت اور نہیں کیا میں نے یہ امر بہ سبب اسکے کہ میں کافر و منافق ہوں کہ ایمان نہیں لایا میں اور نہ اسلیے کیا ہے کہ میں مرتد ہوگیا یعنی بعد ایمان لانے کے کافر و منافق ہوگیا اور اپنے دین سے نکل گیا اور نہ کیا ہے یہ بسبب اچھے ہونیکے ساتھ کفر کے بعد اسلام کے کہ چاہتا ہوں میں نکلنا دین اسلام سے پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنی خطاب کر کر صحابہ کو کہ حاطب نے تمہارا بیچ کہا تم سے یعنی حقیقت حال یہی ہے جو اسنے کہی پس کہا عمر رضی نے کہ چھوڑو مجھکو یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ ماروں میں گردن اس منافق کی ف ع اور یہ کہا عمرؓ نے باوجود تصدیق کرنے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اسکے کلمین کہ خطاب کیا اونکی تصدیق عذر میں اس لیے کہ تشدد دین میں بہت قوی تھی اور اوسوقت میں بعضے لوگ تھے ایسے کہ منسوب تھے طرف نفاق کی پس اونہوں نے گمان کیا کہ جسنے مخالفت کی امر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ وہ مستحق ہوا قتل کا لیکن یقین نہیں کیا اونہوں نے اسپر پس اسی لیے پروانگی چاہی انکے قتل کرنے کی اور اطلاق کیا اوسپر منافق ہونے کا اسلیے کہ شاید اونہوں نے دل میں اور کچھ رکھا ہو خلاف ظاہر کے اور عذر مذکور کیا ہو کچھ تاویل کر کر انتہی اور حضرت شیخ رحمہ نے کہا کہ شاید بیچ بیان کرنے اس قصہ کے تقدیم و تاخیر ہے والا کہنا عمرؓ کا اس بات کو بعد تصدیق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حاطب کی بعید ہے ت پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق حاطب حاضر ہوا ہے بدر میں ف ح گویا کہ عمرؓ نے کہا کہ کیا ہوا اگرچہ بدر میں حاضر ہوا پس فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ت اور کیا چیز معلوم کرا دے تجکو حقیقت حال کی اور کیا جانے تو کہ وہ مستحق قتل کا ہے شاید کہ اللہ تعالی متوجہ ہوا ہو اوپر اہل بدر کے اور نظر رحمت و مغفرت کی ہو طرف انکے پس فرمایا اللہ تعالی نے کرو جو کچھ چاہو کہ واجب ہو چکی تمہارے لیے بہشت ف ع کرو جو کچھ چاہو یعنی اعمال صالحہ اور افعال نافلہ سے تھوڑی ہوں یا بہت واجب ہوئی یعنی ثابت ہوئی یا واجب ہوگی بہ سبب وعدہ کے کہا طیبی نے کہ معنی ترجی اور امید رکھنے کے راجع ہیں طرف عمرؓ کی والا یہ امر محقق تھا آنحضرت کے نزدیک اور اقرب یہ ہے کہ لعل اسلیے فرمایا کہ تو اہل بدر اوسپر اعتماد و تکیہ نکریں اور عمل سے باز رہیں بسبب فرمانے اعملوا ما شئتم کے اسلیے کہ مراد اس سے ظاہر کرنا کرم و عنایت کا ہے نہ رخصت دینی انکے لیے ہر فعل میں اور چھوڑ دینا کہ جو کچھ چاہیں سو کریں ت اور ایک روایت میں ہے یعنی بجائے فقد وجبت لکم الجنۃ کے فقد غفرت لکم ف ع یعنی حق تعالی نے نظر رحمت و مغفرت کی کی اوپر اور اسمیں امید زیادہ ہے بہ نسبت حدیث سابق کے چنانچہ ظاہر ہے یہ بات اور کہا نووی نے کہ یہ حکم آخرت کا ہے اور اسپر دنیا میں حد وغیرہ متوجہ ہوگی چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مسطح پر حد قذف کی قائم کی حال آنکہ وہ بدری تھا اور اس حدیث میں معجزہ

ظاہر ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا اور اس سی یہ بھی معلوم ہوا کہ جائز ہی پردہ دری جاسوسون کی اور پڑھ لینا اونکی خطونکا اور یہ بھی اسی معلوم ہوا کہ جائز ہی پردہ دری مفسد کی جبکہ ہو اوسمین مصلحت یا ہو پردہ پوشی مین مفسدہ انتہی اور حاطب کو مقصود اس لکھنی سی ایذا دینی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نہ تھی وا لا کفر لازم آتا اونکی یہ نسبت بلکہ مقصود اونکو دفع کرنا کفار کی ایذا کا تھا اپنی قرابتیون سی گمان اسکی کہ نہین ضرر کریگا نبی صلعم کو اس خبر کو پہنچانا اور تصدیق کی اونکی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی اس بات پر یان قصور کیا اونہون نی اپنی اجتہاد مین اس جہت سی کہ اخفا کیا اپنی امر کو اور نہین پروانگی مانگی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی اس فعل کی کرنی مین واللہ علم ترجمہ لیس نازل کی خدای تعالی نی یعنی بیچ زجر و منع کی اس فعل سی کہ کیا حاطب نی اور مانند اوسکی نی یہ آیہ یٰاَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا عَدُوِّیْ وَعَدُوَّکُمْ اَوْلِیَآءَ یعنی ای ایمان والو نہ پکڑو دوست میری دشمنون کو یعنی جنکو مین دشمن رکھتا ہون اور اپنی دشمنونکو یعنی جو کہ دشمنی رکھتی ہین تمسی اور وہ کافر ہین نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی ف ع اور بعد اسکی یہ ہی تُلْقُوْنَ اِلَیْہِمْ بِالْمَوَدَّۃِ وَقَدْ کَفَرُوْا بِمَا جَآءَکُمْ مِّنَ الْحَقِّ یُخْرِجُوْنَ الرَّسُوْلَ وَاِیَّاکُمْ اَنْ تُؤْمِنُوْا بِاللّٰہِ رَبِّکُمْ اِنْ کُنْتُمْ خَرَجْتُمْ جِہَادًا فِیْ سَبِیْلِیْ وَابْتِغَآءَ مَرْضَاتِیْ تُسِرُّوْنَ اِلَیْہِمْ بِالْمَوَدَّۃِ وَاَنَا اَعْلَمُ بِمَآ اَخْفَیْتُمْ وَمَآ اَعْلَنْتُمْ وَمَنْ یَّفْعَلْہُ مِنْکُمْ فَقَدْ ضَلَّ سَوَآءَ السَّبِیْلِ اِنْ یَّثْقَفُوْکُمْ یَکُوْنُوْا لَکُمْ اَعْدَآءً وَّیَبْسُطُوْٓا اِلَیْکُمْ اَیْدِیَہُمْ وَاَلْسِنَتَہُمْ بِالسُّوْٓءِ وَوَدُّوْا لَوْ تَکْفُرُوْنَ لَنْ تَنْفَعَکُمْ اَرْحَامُکُمْ وَلَآ اَوْلَادُکُمْ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ یَفْصِلُ بَیْنَکُمْ وَاللّٰہُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِیْرٌ قَدْ کَانَتْ لَکُمْ اُسْوَۃٌ حَسَنَۃٌ فِیْٓ اِبْرٰہِیْمَ وَالَّذِیْنَ مَعَہٗ اِذْ قَالُوْا لِقَوْمِہِمْ اِنَّا بُرَءٰٓؤُا مِنْکُمْ وَمِمَّا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ آخر آیت تک اور خطاب عام کیا سبکی داخل ہون اسمین حاطب اور سوا اونکی اور اسی لیی کہا گیا ہی العبرۃ بعموم اللفظ لا بخصوص السبب یعنی قاعدہ یہ ہی اصول کا کہ اعتبار عموم لفظ کا ہی نہ خصوص سبب کا یعنی ایک آیت بسبب ایک قصہ خاص یا شخص خاص کی لیی اوتری تو یہ نہین کہ وہ اوسیکی ای خاص ہو بلکہ سبکی حق مین بولا ہی جو ویسا کریگا مصداق اوسکا ہوگا گویا اوسکی لیی وہ اوتری ہی تنبیہ اس سی رد ہوا قول اون بزرگوارون کا جو کہتی ہین کہ یہ آیتین تو بت پرستون کی لیی اوتری ہین بزرگون کی بچارون کی حق مین کیون انکو بیان کرتی ہو پس وہ جاہل ہین اسی قاعدہ مذکورہ سی اور مقام سوچنی کا اکثر آیتین اوتری ہین وہین کی کفار کی حق مین پس کل کو ہینگی صاحب ایمان لانی کا اور کفر سی بچنی کا وہین کی لوگون کی لیی حکم ہی ہماری لیی نہین عیاذا باللہ منہ بچاوی اللہ تعالی اس نفسانیت سی ہمسبکو اور حق دکہاوی وَعَنْ رِفَاعَۃَ بْنِ رَافِعٍ قَالَ جَآءَ جِبْرِیْلُ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا تَعُدُّوْنَ اَہْلَ بَدْرٍ فِیْکُمْ قَالَ مِنْ اَفْضَلِ الْمُسْلِمِیْنَ اَوْ کَلِمَۃً نَحْوَہَا قَالَ وَکَذٰلِکَ مَنْ شَہِدَ بَدْرًا مِّنَ الْمَلٰٓئِکَۃِ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ اور روایت ہی رفاعہ بن رافع سی کہ آئی جبریل پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی کہا جبرئیل نی کس مرتبہ مین کہتی ہو تم اور کس جماعت سی گنتی ہو اہل بدر کو اپنی بیچ مین فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی گنتے ہین ہم اونکو اپنی مین افضل مسلمانونکا یا فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی جبرئیل علیہ السلام کی جواب مین کچھ اور کلمہ کہ وہ مانند اوس کلمہ کی ہی ف ع اور ظاہر یہ ہی کہ یون فرمایا ہو ہم افضل المسلمین ترجمہ کہا جبرئیل علیہ السلام نی اور ایسی ہی یعنی ہمارے نزدیک یہ حکم اون ملائکہ کا ہی کہ حاضر ہوئی وہ بدر مین نقل کی یہ بخاری نی ف ع یعنی وہ افضل ہین اون ملائکہ سی کہ نہین حاضر ہوئی اونمین سی بدر مین پس ہونگی وہ افضل ملائکہ کی اون کی افضلون مین سی وَعَنْ حَفْصَۃَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنِّیْ لَاَرْجُوْ اَنْ لَّا یَدْخُلَ النَّارَ اِنْ شَآءَ اللّٰہُ اَحَدٌ شَہِدَ بَدْرًا وَّالْحُدَیْبِیَۃَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَلَیْسَ قَدْ قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَاِنْ مِّنْکُمْ اِلَّا وَارِدُہَا قَالَ فَلَمْ تَسْمَعِیْہِ یَقُوْلُ ثُمَّ نُنَجِّی الَّذِیْنَ اتَّقَوْا وَفِیْ رِوَایَۃٍ لَا یَدْخُلُ النَّارَ اِنْ شَآءَ اللّٰہُ مِنْ اَصْحَابِ الشَّجَرَۃِ اَحَدٌ الَّذِیْنَ بَایَعُوْا تَحْتَہَا رَوَاہُ مُسْلِمٌ

اور روایت ہی حفصہ سی کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ بالتحقیق مین البتہ امید رکہتا ہون کہ نہین پیٹہیگا آگ دوزخ مین
اگر چاہا ہی خدای تعالی نی کوئی شخص کہ حاضر ہوا ہی بدر مین اور حدیبیہ مین حفصہ کہتی ہین کہ کہا مینی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کیا نہین ہی کہ تحقیق کہا ہی خدای تعالی نی اور نہین کوئی تم مین سی مگر کہ وارد ہوگا دوزخ پر ف ع ح یعنی حاضر ہوگا دوزخ پر
وقت گذرنی کی پل صراط پر سی کہا نووی نی کہ صحیح یہ ہی کہ مراد وارد ہونی سی گذرنا ہی پل صراط پر پس جب گذرینگی اوسپر سی تو دوزخ
دوزخ مین گر پڑینگی اور متقی نجات پاوینگی اور حفصہ نی گمان کیا کہ معنی وارد ہا کی داخلہا ہین یعنی داخل ہوگا اوسمین اور جب
داخل ہونا دوزخ مین عام ہوا سب آدمیون کی لیی تو نفی اوسکی اہل بدر اور حدیبیہ سی کیونکر صادق آوی ترجمہ فرمایا آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نی پس نہین سنا تونی خدای تعالی کو کہ فرماتا ہی یعنی بعد اوسکی پہر نجات دینگی ہم یعنی داخل ہونی سی اون لوگونکو
کہ تقوی کیا ہی ف ح حضرت حفصہ نی مشکل جانی معنی حدیث کی اس جہت سی کہ ظاہر حدیث کا موجب گمان اونکی کی غیر موافق
ہونا آیت کی پس سوال کیا نفع حاصل کرنی کی لیی نہ بطریق اعتراض کی جیسا کہ طریق ارباب مناظرہ کا ہی بلکہ بطریق اوسکی کہ واجب ہی
ہر اوس شخص پر کہ نہ سمجہی معنی آیت کی یا تطبیق درمیان آیت و حدیث کی و نظیر ذلک یہ کہ سوال کری کسی عالم سی جیسا کہ فرمایا اللہ تعالی
نی فسئلوا اہل الذکر ان کنتم لا تعلمون یعنی پس پوچہو تم اہل ذکر سے یعنی علما سی اگر نہین ہو تم جانتی ترجمہ اور ایک روایت مین
یون آیا ہی کہ نہین پیٹہیگا دوزخمین اگر چاہا ہی خدای تعالی نی اصحاب شجرہ سی کوئی اور اصحاب شجرہ وہ لوگ ہین کہ بیعت کی ساتہہ
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نیچی درخت کی نقل کی یہ مسلم نی ف ش ح لفظ الذین سی تفسیر ہی اصحاب شجرہ کی اور یہ حدیبیہ مین تہی
وعن جابر قال کنا یوم الحدیبیۃ الفا واربعمائۃ قال لنا النبی صلی اللہ علیہ وسلم انتم الیوم خیر اہل الارض متفق علیہ
اور روایت ہی جابر سی کہ کہا تہی ہم روز حدیبیہ کی ایک ہزار اور چار سو ف ع اور اختلاف انکی عدد کا اور وجہ توفیق اونکی اوپر گذر چکی
ہی ترجمہ فرمایا واسطی ہمارے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ تم آجکی دن بہترین اہل زمین کی ہو نقل کی یہ بخاری اور مسلم نی ف ع ح
اور اوسیکی سبب کہا بعض علما نی چنانچہ اونہین مین سی سیوطی ہی ہین یہ کہ افضل صحابہ کی خلفا اربعہ ہین پہر باقی عشرہ کی پہر اہل بدر
پہر اہل احد پہر اہل حدیبیہ وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من یصعد الثنیۃ ثنیۃ المرار فانہ یحط عنہ ما حط عن
بنی اسرائیل فکان اول من صعدہا خیلنا خیل بنی الخزرج ثم تتام الناس فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کلکم
مغفور لہ الا صاحب الجمل الاحمر فاتیناہ فقلنا تعال یستغفر لک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لان اجد
ضالتی احب الی من ان یستغفر لی صاحبکم رواہ مسلم اور روایت ہی اوسی جابر سی کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی
جو کوئی کہ اوپر چڑہی یا کہ اوس شخص ہی کہ چڑہی پہاڑی پر کہ نام اوسکا ثنیۃ المرار ہی ف ع ح ثنیہ ساتہہ زبر ث مثلثہ کی اور زبر نون کی
اور تشدید یے کی راہ بلند پہاڑ مین اور مرار ساتہہ پیش میم کی اور [illegible] مشہور یہی ہی کما فی النہایہ اور بعضون نی میم کی زبر سی اور بعضون نی
میم کی زیر سی کہا [illegible] ایک گہاٹی ہی [illegible] حدیبیہ کی راہ [illegible] اور آنحضرت صلعم نی جو ارادہ کیا مکہ کا سن حدیبیہ مین تو ثنیۃ
المرار کی پاس پہنچی رات کو سپر لوگونکو رغبت دلائی اوسپر چڑہنی کی اسلیی کہ وہ اوکہی گہاٹی تہی یا واسطی اظہار رغبت اسلیی دلائی کہ
تو مطلع ہوا اہل مکہ کی حال پر کہ کہین گہات لگائی نہ بیٹہی ہون اور یہ اندیشہ نکی ہو پس فرمایا کہ جو کوئی چڑہی ترجمہ پس تحقیق شان
یہ ہی کہ جہاڑی جاوینگی اوس سی گناہ جیسی جہاڑی گئی بنی اسرائیل سی ف ح اسمین اشارہ ہی طرف قول حق سبحانہ کی وقولوا حطۃ

نغفر لکم خطایاکم اور قصہ اسکا یہ ہی کہ بنی اسرائیل کو بعد اسکی کہ نکالی گئی جنگل سی کہ جہان چالیس برس اونہین میں حیران رہی اور سایہ کیا اوپر
اونکی ابر نی اور بھیجا گیا اونپر من و سلوی حکم کیا گیا ایسا ہی جانیکا کہ نام ایک قریہ کا ہی متعلقات شام سی کہ اوس میں جاویں ساتھ سجدہ اور
دعا طلب دور ہونی گناہوں کی اور استغفار کی تو کہ بخشی جاویں گناہ اونکی لیکن اونہوں نی بدل ڈالا طلب توبہ اور استغفار کو ساتھ طلب
کرنی مشتہیات اپنی کی اغراض دنیا سی پس نازل کیا گیا اونپر عذاب پس مراد ساتھ جہاڑنی جانی گناہ کی بنی اسرائیل سی وعدہ جہڑنی
گناہ اور مغفرت کا ہی پس فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی اپنی اصحاب کو کہ جو کوئی چڑہی ثنیہ مرار بخشی جاوینگی اور جہاڑی جاوینگی
گناہ اوسکی جیسا کہ وعدہ کیا گیا تہا جہڑنی گناہ کا بنی اسرائیل سی اگر وہ حکم بجا لاتی پس جابر رضی اللہ عنہ کہتی ہین ترجمہ پس تہی اول
لوگونکی کہ چڑہی اوس ثنیہ پر گہوڑی ہماری یعنی گہوڑی یعنی سوار بنی خزرج کی ف ح کہ ایک قبیلہ ہی انصار میں سی اور جابر رضی اللہ
عنہ اونہیں میں سی تہی اور اوپر کہا گیا کہ انصار دو قبیلہ تہی اوس اور خزرج کہ بہائی تہی بعضی قبیلہ اوس سی ہی اور بعضی خزرج سی
ف پہر لی در پی چڑہی لوگ سب پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی جو کوئی کہ ہی تم میں سی بخشا گیا ہی اوسکو مگر صاحب اونٹ
سرخ کا ف ع اور وہ عبد اللہ بن ابی رئیس منافقوں کا تہا ترجمہ پس آئی ہم اوسکی پاس اور کہا ہم نی آ تو تو بخشش مانگین تیری لیی پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وسلم سی کہا اوس سرخ اونٹ والی نی کہ تحقیق اگر پاؤں مین گم ہوئی اپنی کو کہ وہی سرخ اونٹ ہی یا کوئی اور چیز محبوب تر
ہی طرف میری اس سی کہ بخشش چاہی میری لیی یار تمہارا نقل کی یہ مسلم نی ف ع اور یہ کفر صریح ہی اوس سی اور اوسکی طرف اشارہ
کیا اللہ تعالی کی اس قول نی وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ تَعَالَوْا يَسْتَغْفِرْ لَكُمْ رَسُولُ اللَّهِ لَوَّوْا رُءُوسَهُمْ وَرَأَيْتَهُمْ يَصُدُّونَ وَهُمْ مُسْتَكْبِرُونَ
سَوَاءٌ عَلَيْهِمْ أَسْتَغْفَرْتَ لَهُمْ أَمْ لَمْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ لَنْ يَغْفِرَ اللَّهُ لَهُمْ وَذُكِرَ حَدِيثُ أَنَسٍ قَالَ لِأُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ إِنَّ اللَّهَ أَمَرَنِي
أَنْ أَقْرَأَ عَلَيْكَ فِي بَابٍ بَعْدَ فَضَائِلِ الْقُرْآنِ اور ذکر کی گئی حدیث انس کی کہ اونہین
سی ہی کہ کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی واسطی ابی بن کعب کی کہ تحقیق اللہ تعالی نی حکم کیا مجھکو کہ پڑہوں مین تجہپر سورہ لم یکن الذین
کفروا اوس باب میں کہ بعد کتاب فضائل القرآن کی مذکور ہی اور صاحب مصابیح نی اوس حدیث کو اس فصل میں ذکر کیا ہی کہ لطف نی
اوسکا ذکر کرنا یہان مناسب جانا بسبب ذکر قرآن کی

## الفصل الثانی فصل دوسری

عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ اقْتَدُوا بِاللَّذَيْنِ مِنْ بَعْدِي مِنْ أَصْحَابِي أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَاهْتَدُوا بِهَدْيِ عَمَّارٍ وَتَمَسَّكُوا بِعَهْدِ ابْنِ أُمِّ عَبْدٍ وَفِي رِوَايَةِ
حُذَيْفَةَ مَا حَدَّثَكُمُ ابْنُ مَسْعُودٍ فَصَدِّقُوهُ بَدَلَ وَتَمَسَّكُوا بِعَهْدِ ابْنِ أُمِّ عَبْدٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ
روایت ہی ابن مسعود سی اونہی نقل کی ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا پیروی کرو تم اون دو شخصون کی کہ بعد میری خلیفہ ہونگی میری
یارون سی کون ہین وہ شخص ابوبکر و عمر ف یہ ترجمہ موجب ترجمہ حضرت شیخ کی ہی اور بموجب شرح ملا علی کی یون چاہی کہ پیروی کرو اون
دو شخصونکی بعد وفات میری کہ پائی بعد پیروی کرنی میری کی جملہ اصحاب میری سی کہ وہ ابوبکر اور عمر ہین پس ابوبکر اور عمر بدل ہی یا بیان اللذین
کا ترجمہ اور سیرت پکڑو اور راہ سیدہی چلو ساتھ سیرت اور راہ و روش عمار بن یاسر کی ف ع اور اقتدا اعم ہی اہتدا سی اس جہت
سی کہ متعلق ہوتا ہی ساتھ اوسکی قول و فعل بخلاف اہتدا کی کہ وہ مخصوص ہی ساتھ فعل کی یعنی اقتدا مطلق پیروی کرنی کو کہتی ہین
خواہ فعل میں ہو یا قول میں اور اہتدا فقط فعل ہی کی پیروی کرنیکو کہتی ہین اور اس جملہ میں اشارہ ہی طرف تفاضیت خلافت امیر المومنین
علی رضی اللہ عنہ کی ترجمہ اور چنگل مارو ساتھ عہد ابن ام عبد کی ف یعنی ابن مسعود کی قول و وصیت کو محکم پکڑو اور اوسپی اختیار کی

ہی ہمارے امام اعظم صاحب نے روایت اونکی اور قول اونکا تمام صحابہ پر بعد خلفاء اربعہ کی بسبب کمال فقاہت اور خالص ہونے وصیت اونکی اور کورنش کی
نی ایسی ہی ایک معنی بیان کر کر کہا کہ اول میری نزدیک یہ ہی کہ مراد اونکی عہد سے امر خلافت ہی پس اول اونہی نی گواہی دی بیعت
خلافت کی اور مشورہ دیا اور اکابر صحابہ نی بیعت کیا ہونی خلافت اونکی کا اور قائم کی اسپر دلیل کہ کہا نہیں راضی ہوتی ہم اوسکو جسکو ہم
کیا اوسکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کیا نہ پسند کرین ہم اپنی دنیا کی لیی اوسکو کہ پسند کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی ہمارے دین
کی لیی اور یہی مضمون حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بہی منقول ہی اور موید اس معنی کی مناسبت ایسکی کہ واقع ہی درمیان اول حدیث کی اور
آخر اوسکی کی اسلیی کہ اوسکی اول مین ہی اقتدوا بالذین من بعدی ابو بکر و عمر اور اوسکی آخر مین ہی تمسکوا بعہد ابن ام عبد اور یہی جو لکہا
کہ مراد عہد ابن ام عبد سے وصیت و قول ابن مسعود کا ہی اوسپر دلالت کرتا ہی یہ قول ترجمہ اور بیچ روایت حذیفہ کی آیا ہی کہ جو کچہ
کہ حدیث کری تمکو اور خبر دی تمکو ابن مسعود یعنی امور دین اور احکام اوسکی سے پس راست گو جانو اوسکو اور یہ عبارت بدلی اس
عبارت کی ہی و تمسکوا بعہد ابن ام عبد نقل کی یہ ترمذی نی وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كُنْتُ
مُؤَمِّرًا أَحَدًا مِنْ غَيْرِ مَشُورَةٍ لَأَمَّرْتُ عَلَيْهِمْ ابْنَ أُمِّ عَبْدٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہی حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہا کہ فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اگر ہوتا مین امیر و حاکم کرنی والا کسیکو بغیر مشورہ کی تو البتہ سردار کرتا مین اونپر بیٹی ام عبد کو نقل کی یہ ترمذی
نی اور ابن ماجہ نی ف یعنی عبد اللہ بن مسعود کی امیر کرنی مین حاجت مشورہ اور فکر کی نہین اور کہا ہی علما نی کہ مقصود امیر کرنا اونکا ہی
لشکر سے مین یا بیچ حالت حیات کی ایک امر مین امور مین سی نہ الا خلافت کہ بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تہی مخصوص ساتہہ
قریش کی تہی اور ابن مسعود قریش مین سی نہ تہی وَعَنْ خَيْثَمَةَ بْنِ أَبِي سَبْرَةَ قَالَ أَتَيْتُ الْمَدِينَةَ فَسَأَلْتُ اللّٰهَ أَنْ يُيَسِّرَ لِي
جَلِيسًا صَالِحًا فَيَسَّرَ لِي أَبَا هُرَيْرَةَ فَجَلَسْتُ إِلَيْهِ فَقُلْتُ إِنِّي سَأَلْتُ اللّٰهَ أَنْ يُيَسِّرَ لِي جَلِيسًا صَالِحًا فَوُفِّقْتَ لِي فَقَالَ مِنْ
أَيْنَ أَنْتَ قُلْتُ مِنْ أَهْلِ الْكُوفَةِ جِئْتُ أَلْتَمِسُ الْخَيْرَ وَأَطْلُبُهُ فَقَالَ أَلَيْسَ فِيكُمْ سَعْدُ بْنُ مَالِكٍ مُجَابُ الدَّعْوَةِ وَابْنُ
مَسْعُودٍ صَاحِبُ طَهُورِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَعْلَيْهِ وَحُذَيْفَةُ صَاحِبُ سِرِّ رَسُولِ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَمَّارٌ الَّذِي أَجَارَهُ اللّٰهُ مِنَ الشَّيْطَانِ عَلَى لِسَانِ نَبِيِّهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَسَلْمَانُ صَاحِبُ الْكِتَابَيْنِ يَعْنِي الْإِنْجِيلَ وَالْقُرْآنَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ
اور روایت ہی خیثمہ بن ابی سبرہ نی کہ کہا آیا مین مدینہ مین اور سوال کیا مین اللہ سی کہ آسان
کری میری لیی ہمنشین نیکبخت یعنی ایسا ہمنشین ملی کہ صلاحیت رکہی اسکی کہ بیٹہون اوسکی ساتہہ اور استفادہ ہو اوسکی ہمنشینی سی پس آسان کیا
خدای تعالی نی میری لیی ابوہریرہ کو پس بیٹہا مین اونکی پاس اور کہا مین کہ بیشک درخواست کی تہی خدای تعالی سی کہ میسر کری ہمنشین
نیک پس میسر کیا میری لیی پس موافق کیا گیا تو میری لیی اور اتفاق ہوا میری لیی ہمنشینی تیری کہ ف ع لفظ وفقت ساتہہ تخفیف ف کی ہی
مجہول کا [illegible] یعنی سازوار کیا اور بعضی نسخون مین وفقت لی کیا مین ہی ترجمہ پس کہا ابوہریرہ نی کہاں کا ہی
تو کہا مین اہل کوفہ مین سی آیا ہون مین ڈہونڈتا ہون مین خیر کو ساتہہ ہمنشینی کی اور طلب کرتا ہون مین خیر کو اپنی نفس کی لیی
ف مراد خیر سی علم یا عمل ہی کہ جو تعبیر کیا گیا ہی ساتہہ حکمت کی اللہ تعالی کی کلام پاک مین ومن یؤت الحکمۃ فقد اوتی خیرا کثیرا یعنی
اور جو کوئی دیا جاوی حکمت پس تحقیق دیا گیا خیر کثیر اور کبہی کہا جاتا ہی لاخیر بخیر بعدہ [illegible] یعنی نہین ہی کوئی خیر بہتر علم سی یا

اسی شہر سوا ہی اوسکی تعجب سے پس کہا او سپر حق کیا نہین ہی تم مین یعنی تمہاری شہر مین سعد بن مالک مستجاب الدعوۃ ف ع یہ سعد
بن ابی وقاص ہین مالک اونکی باپ کا نام ہی یعنی ابی وقاص کا اور اوپر ذکر او نکا اور بیان اونکی مستجاب الدعوۃ ہونی کا ہو چکا ہی
اور دوسری عبد اللہ بن مسعود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وضو کا پانی رکہنی والی او نعلین رکہنی والی ف ع ایسی ہی تکیہ
وغیرہ بہی حضرت کا ان پاس رہتا تہا ت اور حذیفہ راز دان رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ منافقون کا حال جانتی ہی
اور عمار وہ کہ پناہ دی خدا نی اوسکو شیطان سی او پر زبان نبی اپنی کی یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک پر جاری ہوا یہ
کہ خدا نی تعالی عمار کو شیطان سی اور اوسکی اتباع سی نگاہ رکہی اور سلمان صاحب دو کتابون کی یعنی انجیل اور قرآن کی نقل
کی یہ ترمذی نی ف ع اسلیے کہ اونہون نی انجیل پڑہی اور اوسپر ایمان لائی پہلی او تری قرآن کی او عمل کیا او سپر قرآن پر ایمان
لائی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت بابرکت مین حاضر ہوکر اسلام لائی اور قرآن پڑہا اور اوسپر عمل کیا اور عمر اونکی اڑہائی
سو برس کی تہی اور لقب اونکا سلمان الخیر تہا اور نام اونکی باپ کا معلوم نہین جب کوئی نسب اونکا پوچہتا تو کہتی انا ابن الاسلام
یعنی مین اسلام کا بیٹا ہون وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نِعْمَ الرَّجُلُ
اَبُوْبَکْرٍ نِعْمَ الرَّجُلُ عُمَرُ نِعْمَ الرَّجُلُ اَبُوْعُبَیْدَۃَ بْنُ الْجَرَّاحِ نِعْمَ الرَّجُلُ اُسَیْدُ بْنُ حُضَیْرٍ نِعْمَ الرَّجُلُ ثَابِتُ بْنُ قَیْسِ بْنِ
شَمَّاسٍ نِعْمَ الرَّجُلُ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ نِعْمَ الرَّجُلُ مُعَاذُ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْجَمُوْحِ
رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ غَرِیْبٌ اور روایت ہی ابو ہریرہ سی
کہا کہ فرمایا رسول خدا نی کہ اچہا شخص ہی ابو بکر اچہا شخص ہی عمر اچہا شخص ہی ابو عبیدہ بن جراح اچہا شخص ہی اسید بن حضیر اچہا شخص
ہی ثابت بن قیس بن شماس اچہا شخص ہی معاذ بن جبل اچہا شخص ہی معاذ بن عمرو بن الجموح نقل کی یہ ترمذی نی اور کہا کہ یہ حدیث
غریب ہی ف ع ابو عبیدہ تک جو یہ صاحب مذکور ہوئی انکا ذکر اوپر ہو چکا ہی اور اسید بن حضیر ساتہ تصغیر کی انصاری ہین
قبیلہ اوس مین سی اور تہی اون صحابہ مین سی کہ حاضر ہوئی عقبہ مین اور بدر مین اور اونکی مابعد کی جہادون مین روایت کین حدیثین اونسی ایک
جماعت نی صحابہ مین سی اور مری وہ مدینہ مین سن بیس مین اور دفن کیی گئی بقیع مین اور ثابت بن قیس اور معاذ بن جبل کا ذکر بہی
اوپر ہو چکا ہی رہی معاذ بن عمرو بن الجموح یہ انصاری ہین قبیلہ خزرج مین سی حاضر ہوئی عقبہ اور بدر مین اور مری حضرت عثمان
کی زمانہ مین اور غالبا یہ صحابہ کبار مہاجرین اور انصار سی رضی اللہ عنہم ایک مجلس مین حاضر ہون گی پس ہر ایک کو ساتہ مدح
اونہا کی مشرف کیا ہوگا اور تقریب ہوئی ہوا اونکی ذکر کرنی مین وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
اِنَّ الْجَنَّۃَ تَشْتَاقُ اِلٰی ثَلٰثَۃٍ عَلِیٍّ وَّعَمَّارٍ وَّسَلْمَانَ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہی انس سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بلا شبہ
جنت مشتاق ہی یعنی بہت مشتاق ہی طرف تین شخصون کی علی کی اور عمار کی اور سلمان کی نقل کی یہ ترمذی نی ف ع
مقصود مبالغہ اور تاکید ہی بیچ بہشتی ہونی اونکی کی بحدیکہ بہت مشتاق ہی اور منتظر ہی کہ کب یہ تینون آوین اور بعضون نی کہا
کہ مراد اشتیاق اہل جنت کا ہی قسم ملائکہ اور حور و غلمان سی کہا طیبی نی کہ مشتاق ہونا جنت کا ان تینون کی لیی ایسا ہی جیسی
ہلنا عرش کا وقت مرنی سعد بن معاذ کی اور ذکر اسکا اوپر ہو چکا ہی وَعَنْ عَلِیٍّ قَالَ اسْتَاْذَنَ عَمَّارٌ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ فَقَالَ ائْذَنُوْا لَہٗ مَرْحَبًا بِالطَّیِّبِ الْمُطَیَّبِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہی علی مرتضی رضی اللہ عنہ سی کہ کہا اجازت مانگی عمار نی

[illegible]

ہین ان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس حاضر ہوا کی لیے پس فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ پروانگی دو اوسکو تو خوشی
ہو پاک کو نقل کی یہ ترمذی نی ف ع یعنی باعتبار جوہر ذات کی اور پاک کیے گئے کو ساتھ تہذیب صفات اور اخلاق کی انتہی اور
ملا علی نی کہا کہ اسمین مبالغہ ہی باستطابت طیب کی وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا خُيِّرَ عَمَّارٌ
بَيْنَ الْأَمْرَيْنِ إِلَّا اخْتَارَ أَشَدَّهُمَا رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی عایشہ سی کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ نہین اختیار دیا گیا
عمار درمیان دو کامون کی مگر کہ اختیار کیا اوسنی سخت ترین اون دونکا نقل کی یہ ترمذی نی ف ع یعنی جو کام نفس پر بہت دشوار
اور افضل ہوتا اون دونون مین سی اوسکو اختیار کرتا جیسا کہ طریقہ سالکان راہ قرب و ولایت کا ہی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جو
بہت آسان چیز اختیار کرتی تہی واسطی آسانی و سہل کرنیکے امت پر کرتی تہی اور روایت مین آیا ہی کہ نہین اختیار دی گئی عمار درمیان
دو کامون کی مگر کہ اختیار کیا آسان تر اون دونکا پس منافات ہوئی اوس روایت مین اور اسمین اسکا جواب یہ ہی کہ یہ بنظر نفس
اپنی کی ہی کہ اپنی نزدیک جو چیز دشوار معلوم ہوتی تہی بنسبت دوسری چیز کی وہ اختیار کرتی تہی اور وہ بنظر غیر اپنی کی ہی کہ غیر کی نزدیک
وہ آسان ہوتی تہی اگرچہ انکی نزدیک دشوار ہوئی وَعَنْ أَنَسٍ قَالَ لَمَّا حُمِلَتْ جَنَازَةُ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ قَالَ الْمُنَافِقُونَ مَا أَخَفَّ
جَنَازَتَهُ وَذٰلِكَ لِحُكْمِهِ فِي بَنِي قُرَيْظَةَ فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ الْمَلَائِكَةَ كَانَتْ تَحْمِلُهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ
اور روایت ہی انس سی کہ کہا جبکہ اوٹہایا گیا جنازہ سعد بن معاذ کا یعنی اوٹہایا اوسکو لوگون نی اور پایا اوسکو ہلکا کہا منافقون
نی عجب ہلکا جاتا ہی جنازہ اوسکا اور کہا اونہون نی کہ یہ سبکی اوسکی جنازہ کی بسبب حکم کرنی اوسکی کی ہی بنی قریظہ مین ف ح کہ ایک قبیلہ
ہی یہود سی قصہ اوسکا یہ ہی کہ یہ قبیلہ بیچ عہد اور امان سعد بن معاذ کی تہا پس بسبب عہد انکی قلعہ سی اوتری اور قرار دیا کہ جو کچہ
سعد حکم کرین ہمکو منظور ہی پس آنحضرت نی سعد کو حکم فرمایا کہ کیا حکم کرتا ہی تو انکی حق مین سعد نی کہا کہ انکی مردونکو قتل کرنا چاہیی
اور عورتون اور لڑکون کو بندی مین پکڑنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی اوسپر عمل کیا اور فرمایا سعد بن معاذ کو کہ تو نی حکم کیا موجب
حکم خداوند تعالی کی کہ جو کچہ ساتون آسمانون کی اوپر ہی کہا پس منافقون نی بعد اون کی انتقال کی راہ کلام کرنیکی پائی اور زبان
طعن کی دراز کی اور کہا کہ سبکی اوسکی جنازہ کی بسبب اوس حکم کی ہی کہ ناحق کیا تہا تو خصلہ بنسبت جور کی اونکی طرف حال آنکہ یہ بات
بیہودہ تہی کہ جو اونہون نی کہی سبکی جنازہ کی کیا مناسبت رکہتی ہی ساتہہ اس معنی کی پس ترجمہ بس پہنچی یہ بات منافقون کی پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کو پس فرمایا آپ نی کہ فرشتی اوٹہاتی لیی جاتی تہی اوسکو نقل کی یہ ترمذی نی ف ع یعنی اس سبب سی جنازہ اوسکا
ہلکا معلوم ہوتا تہا لوگونکو اور یہ بہی ہی کہ بہاری ہونا میت کا مشعر ہی اوپر تعلق ہونی اوسکی کی طرف دنیا کی اور سبکی اوسکی مشعر ہی
طرف شوق اوسکی کی واسطی مولی کی اور جلد اوڑنی روح اوسکی کی طرف مقصد اعلی کی غرضکہ منافقون کو اوس کہنی مین حقارت
سبکی سعد کی منظور تہی پس جواب دیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی اسطرح کہ لازم آوی اوس سبکی سی تعظیم شان اونکی کی فرمایا
اللہ تعالی نی وَلِلّٰهِ الْعِزَّةُ وَلِرَسُولِهِ وَلِلْمُؤْمِنِينَ وَلٰكِنَّ الْمُنَافِقِينَ لَا يَعْلَمُونَ یعنی اور اللہ ہی کی لیی عزت ہی اور اوسکی رسول کی لیی
اور مومنون کی لیی ولیکن منافق نہین جانتی وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا أَظَلَّتِ
الْخَضْرَاءُ وَلَا أَقَلَّتِ الْغَبْرَاءُ أَصْدَقَ مِنْ أَبِي ذَرٍّ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی عبد اللہ بن عمرو سی کہ کہا سنا مینی رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی نہین سایہ کیا آسمان سبز نی یعنی کسی پر اور نہین اوٹہایا زمین گرد آلود نی کسیکو کہ بہت سچا ہو ابی ذر سی

الْمَوْتُ قَالَ الْتَمِسُوا الْعِلْمَ عِنْدَ اَرْبَعَةٍ عِنْدَ عُوَيْمِرٍ اَبِي الدَّرْدَاءِ وَعِنْدَ سَلْمَانَ وَعِنْدَ ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَعِنْدَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ الَّذِيْ كَانَ يَهُوْدِيًّا فَاَسْلَمَ فَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّهٗ عَاشِرُ عَشَرَةٍ فِي الْجَنَّةِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی معاذ بن جبل سی کہ جب آئی اونکو موت تو کہا طلب کرو علم کو نزدیک چار شخصوں کے

ف ع یعنی علم کتاب و سنت کا یا علم حلال و حرام کا اور یہ ظاہر تر ہی بموجب فرمانی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اعلمکم بالحلال والحرام معاذ بن جبل اور ساتھہ اسکی ظاہر ہوتی ہے وجہ خصوصیت کی بہی ترجمہ نزدیک عویمر کی کہ کنیت اونکی ابو درداہی

ف ح مشہور ہوئی یہ ساتھہ کنیت ہی کی اور درداء بیٹی تہین اونکی و عویمر انصاری خزرجی تہی فقیہ عالم زاہد حکیم اہل صفہ سی بہائی چارہ کر دیا تہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی درمیان اونکی اور درمیان سلمان فارسی کی سکونت اختیار کی تہی عویمر نی شام مین اور مری دمشق مین سن چونتیس مین ترجمہ اور طلب کرو علم نزدیک سلمان فارسی کے مناقب اونکی مشہور ہین کو اوپر نزدیک عبد اللہ بن مسعود کی اور نزدیک عبد اللہ بن سلام کی کہ جو تہی یہودی پہر مسلمان ہوئی ف ح اول روز مین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ مین تشریف لائی بسبب سابقہ علمی اور معرفت کی کہ حال شریف کی ساتھہ رکہتی تہی بسبب پڑہنی توریت کی اور مشتاق دیدار شریف کی تہی شعر عمر ہا بودہ کہ مشتاق لقایت بودم + لاجرم روی ترا دیدم و از جا رفتم + پس تحقیق شان یہہ ہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی تہی تحقیق وہ دسوان ہی دس کا بہشت مین نقل کی یہ ترمذی نی

ف ع یعنی مانند دسوین دس شخصوں کی ہی کہ بہشت مین اسلیے کہ وہ عشرہ مبشرہ سی نہین ہی کذا قال الطیبی اور سید جمال الدین نی کہا کہ معنی اسکی یہ ہین کہ داخل ہوںگی وہ بعد نو شخصوں کی صحابہ مین سی جنت مین اور یہ منقض ہوتا ہی کہ لازم آتا ہی اس سی پہلی جانا اونکا بہشت مین بعض عشرہ سی پس شاید کہ معنی یہ ہون کہ وہ دسوین ہین اون لوگون مین سی کہ اسلام لائی یہود مین سی یا دسوین دس کی ہون سوای عشرہ کی پس داخل ہون جنت مین بعد انہیں صحابہ کی واللہ اعلم وَعَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَوِ اسْتَخْلَفْتَ قَالَ اِنِ اسْتَخْلَفْتُ عَلَيْكُمْ فَعَصَيْتُمُوْهُ عُذِّبْتُمْ وَلٰكِنْ مَا حَدَّثَكُمْ حُذَيْفَةُ فَصَدِّقُوْهُ وَمَا اَقْرَاَكُمْ عَبْدُ اللّٰهِ فَاقْرَءُوْهُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ اور روایت ہی حذیفہ بن الیمان سی کہ کہا صحابہ نی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اگر خلیفہ کرتی آپ کسی کو صحابہ مین سی سامنی اپنی تو بہتر ہوتا یا یہ معنی ہین کہ اگر خلیفہ کرتی آپ کسیکو تو کون ہوتا فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اگر خلیفہ کرون مین کسیکو تمپر پس نافرمانی کرو تم اوسکی اور مخالفت اوسکی قبول نکرو عذاب کیی جاؤگی تم و لیکن جو کچہہ حدیث کری اور خبر دی تمکو حذیفہ پس سچا جانو اوسکو اور جو پڑہاوی تمکو عبد اللہ پس پڑہو نقل کی یہ ترمذی نی ف ع یہ قبیل اسلوب الحکیم کے ہی گویا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ اہم و ضروری ہی تمکو کہ مجہسی سوال خلیفہ کرنی کا کرو نہ یہ کہ وہ حاصل ہوگا ساتھہ اتفاق اور اجماع تمہاری کی اوس شخص پر کہ اہل اوسکا جانوگی تم اوسکو یعنی خلیفہ مقرر کرنی سی ایک مانع بہی ہی یعنی جو کہ مذکور ہوا پس چہوڑ دو اوسکا اور دہن باندہو کتاب و سنت کی عمل کرنی پر اور کرنی کی ساتھہ اوسکی کہ اہم و ضروری ہی اور خاص ذکر کیا حذیفہ اور ابن مسعود کو بسبب اشارہ کرنیکی ساتھہ زیادتی فضل اور مرتبہ اونکی کی علم و یقین مین اور اوس چیزون کہ اجتناب کرنا چاہیئی اوس سی کہ وہ نفاق ہی اور اسکا علم حذیفہ کو تہا بسبب ہونی اونکی کی صاحب سر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اور اونکو علم منافقون کا تہا یعنی اونکو جانتی تہی اور اونکا

کرتا چاہیں اوسکا کہ وہ احکام ہیں اور یہ ابن مسعود خوب جانتے تھے اسلیے کہ فرمایا ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے رضیت
لامتی ما رضی بہ ابن ام عبد یعنی راضی ہوا میں اپنی امت کی لیے ساتھ اوس چیز کی کہ راضی ہوا ساتھ اوسکی عبد اللہ بن مسعود
اور فرمایا تمسکوا بعہد ابن ام عبد یعنی ابن مسعود کی قول وصیت کو محکم پکڑو اور کہا ہی علمانے کہ اس حدیث میں اور فصل کی پہلی حدیث میں
بیان خلیفہ کرنے ابی بکر رضی اللہ عنہ کا بھی ہی اسلیے کہ روایت کیا گیا ہی ابن مسعود سے کہ کیا مقدم رکہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے ابو بکر کو بیچ کام دین ہمارے کی کہ امامت نماز کی ہے پس مؤخر نہیں کرینگے ہم اونکو کار دنیا اپنی میں وعن حذيفة قال ما احد من الناس
تدركه الفتنة الا انا اخافها عليه الا محمد بن مسلمة فاني سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول لا تضرك الفتنة
رواه ابو داود وسكت عنه واقره عبد العظيم اور یہی روایت ہی حذیفہ سے کہ کہا اونسے نہیں ہی کوئی آدمیونمیں سے کہ پہنچے اوسکو فتنہ یعنی
بلا دنیوی مگر کہ میں ڈرتا ہوں تاثیر فتنہ سے اوسپر مگر کہ محمد بن مسلمہ اسلیے کہ میں نے سنا ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے محمد بن
مسلمہ کو نہیں ضرر کریگا تجکو فتنہ ف ح اور محمد بن مسلمہ انصاری خزرجی اشہلی ہیں حاضر ہوئے تمام غزوں میں سوائے تبوک کی
اور بعضی کہتے ہیں خلیفہ کیا اونکو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سال تبوک میں اور تہے فضلاء صحابہ سے اور اسلام لائے مصعب
بن عمیر کی ہاتھ پر مدینہ میں اور مرے تینتالیسویں سال یا چھیالیسویں یا سینتالیسویں سال میں اور گوشہ گزین ہوئے ایام فتنہ میں
ساتھ حکم نبوی کی اور سلامت رہے اوسکی شر اور ضرر سے ترجمہ روایت کیا اوسکو ابو داود نے اور سکوت کیا اوس سے یعنی
جرح یعنی طعن کیا اسمیں اور تصحیح و تحسین کی اور محدثین کو اختلاف ہی اسمیں کہ جو حدیث کہ سکوت کیا ہی ابو داود نے اوس سے کیا
صحیح ہی یا حسن ہی یا ضعیف ہی لائق دلیل پکڑنے کے جیسکہ تفصیل اوسکی مذکور ہی اسکا ترجمہ اور مقرر کیا اوسکو یا ثابت کہا اس حدیث
کو منذری نے ف ح کہ علماء حدیث سے ہی اور اصل مشکوۃ میں یہاں سفیدی چہوٹی ہوئی ہی اور حاشیہ میں اس عبارت
کو جزری سے لکہا ہی وعن عائشة ان النبي صلى الله عليه وسلم رأى في بيت الزبير مصباحا فقال يا عائشة ما ارى اسماء الا قد نفست
ولا تسموه حتى اسميه فسماه عبد الله وحنكه بتمرة بيده رواه الترمذي اور روایت ہی عائشہ سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم
نے دیکہا زبیر کی گہر میں چراغ ف ح زبیر بن العوام عشرہ مبشرہ سے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پہوپہی یعنی صفیہ کی بیٹے
اور داماد ابو بکر صدیق کی خاوند اسماء ابو بکر کی بیٹی کی کہ بہن تہیں عائشہ رضی اللہ عنہا کی ترجمہ پس فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے اے عائشہ نہیں گمان کرتا ہوں میں اسماء کو مگر تحقیق جنی ہی یعنی چراغ جو اوسوقت جلایا ہی نشان اسکا ہی کہ اسماء جو حاملہ
تھی جنی ہی اور نہ نام رکہنا تم اوس لڑکیکا یہانتک کہ میں نام رکہوں اوسکا پس نام رکہا اوسکا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عبد اللہ
اور تحنیک کیا اوسکو ساتھ کہجور کی اپنی دست مبارک سے نقل کی یہ ترمذی نے ف ح تحنیک کہتے ہیں اوسکو کہ کہجور یا اور کچھ
چبا کر بچہ کی تالو میں لگا دیتے ہیں اور یہ سنت ہی اور اس حدیث سے یہ معلوم ہوا کہ جسکی ہاں لڑکا پیدا ہو تو شریف قوم سے
درخواست کرے یہ کہ لڑکے کا نام رکہدے اور تحنیک کرے اوسکو ساتھ کہجور یا شہد کی اور مانند اوسکی کی قسم شیرینی سے وہ تاکہ برکت
حاصل ہوویگی اوسکی تہوک سے کہا مؤلف نے کہ عبد اللہ اسدی قرشی ہیں کنیت ابو بکر کی اونکی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتھ
کنیت نانا اونکی کی یعنی ابو بکر صدیق کی اور نام بھی رکہا اونکا اونہیں کی نام پر اور بعد ہجرت کی جو مہاجرین کی ہاں لڑکے پیدا ہوئے
اول یہی پیدا ہوئے ہیں مدینہ میں پہلے سال ہجرت کے اور ابو بکر نے اونکی کان میں اذان دی اور جنا اونکو اسماء نے قبا میں اور الا

کی پاس اور آپ کی گود مین دیا اونکو پس منگائی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہجور چبایا اوسکو پہر اونکی موتہہ مین لعاب دہن
ڈالا اور تحنیک کیا اونکو اور اول انکی پیٹ مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا تہوک ہی گیا ہی پہر دعا کی اونکی لیے اور برکت طلب کی
اونکی لیے اور عبد اللہ کی چہرہ پر بال نہ تہی اور روزہ نماز بہت کرتی تہی اور بڑی دلاور تہی لڑائی مین اور حق گو تہی اور ناتی دارونسی
سلوک کرنی والی اور باپ اونکی زبیر خیر خواہ تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور عبد اللہ کو قتل کیا حجاج بن یوسف نی اونکی
مکہ مین اور سولی پر چڑہایا اونکو منگل کی دن سترہوین تاریخ جمادی الثانی کی سن تہتر مین اور بیعت کیی گئی اونکی خلافت پر سن چونسٹہ
مین اور پہلی اسکی نہین خطاب کیی جاتی تہی ساتہہ خلافت کی پس جمع ہوئی اونکی فرمانبرداری پر اہل حجاز اور یمن اور عراق اور خراسان
وغیرہ ذلک سوای شام کی یا بعض اوسکی کی اور حج کیی ساتہہ لوگون کی آٹہہ حج اور روایت کین حدیثین اونسی خلائق کثیر نی ۔ وَ
عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ عُمَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ لِمُعَاوِيَةَ اللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ هَادِيًا مَهْدِيًّا وَاهْدِ بِهٖ
رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ ۔ روایت ہی عبد الرحمن بن عمیرہ سی کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی یہ کہ آپ نی فرمایا واسطی معاویہ کی
یا الٰہی کر اسکو سیدہی راہ دکہانیوالا اور راہ سیدہی پایا گیا اور ہدایت کر لوگونکو بسبب اوسکی نقل کی یہ ترمذی نی ف اور اس مین
شک نہین ہی کہ دعا نبی صلعم کی مستجاب ہی پس جو شخص کہ حال اوسکا ہو ایسا کیونکر شک کیا جاوی اوسکی حق اور شان مین
کہا قرشی نی کہ وہ اموی ہین اور ماں اونکی ہند بیٹی عتبہ کی تہی وہ اور باپ اونکی یعنی ابو سفیان روز فتح کی مسلمان ہوئی اور ہوئی
تہی یہ مؤلفۃ القلوب مین سی اور وہ ایک تہی اونمین کی جو کتابت کرتی تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی لیے اور بعضونی
نی کہا کہ نہین لکہا اونہون نی وحی مین سی کچہ ولیکن خطوط نویسی کرتی تہی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اور منشی تہی اور حاکم ہوئی
وہ شام کی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی زمانہ مین اور بیس برس تک حاکم رہی پہر مری رجب مین بیچ دمشق کی اور عمر اونکی اٹہتر برس
کی ہوئی اور اخیر عمر مین لقوہ ہو گیا تہا اونکو اور کہتی تہی اخیر عمر اپنی مین کاشکی مین ہوتا ایک شخص قریش مین سی ذی طوی مین کہ نام ہی
ایک جگہ کا مکہ مین اور نہ دیکہتا مین اس امر یعنی حکومت سی کچہ اور تہا اونکی پاس تہبند رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا اور چادر
اور قمیص اور کچہ موی مبارک آپکی اور ناخن آپکی پس کہا اونہون نی کہ کفنانا مجہکو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قمیص مین اور لپیٹنا مجہکو آپ کی
چادر مین اور تہبند آنحضرت کا باندہنا میری اور ہیر اور میری حلق کی گرہی مین اور باندہنا میری سجدہ کی جگہون مین بال اور ناخن آنحضرت
صلی اللہ کی اور تخلیہ کر دینا درمیان میری اور درمیان ارحم الراحمین کی یعنی دفن کر کر سپرد بخدا کر دینا ۔ وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَسْلَمَ النَّاسُ وَاٰمَنَ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ غَرِيْبٌ
وَلَيْسَ اِسْنَادُهٗ بِالْقَوِيِّ ۔ اور روایت ہی عقبہ بن عامر سی کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ اسلام لائی لوگ اور ایمان
لایا عمرو بن العاص نقل کی یہ ترمذی نی اور کہا یہ حدیث غریب ہی اور نہین اسناد اسکی قوی ف مراد لوگون سی وہ لوگ مکہ کی ہین کہ اسلام
لائی روز فتح مکہ کی بجہت خوف ہیبت ازان کامل ہوا ایمان اونکا کہ چاہا خدا تعالی نی کامل کرنا اونکا اور عمرو بن العاص برس فتح مکہ کی
یا دو برس پہلی ایمان لائی بطوع و رغبت اسلام مین ہجرت کی طرف مدینہ کی پس فرمانا آنحضرت کا تنبیہ ہی اسپر کہ لوگ مسلمان ہوئی
از راہ خوف کی اور عمرو ایمان لایا برغبت طبعی وغیرہ نی ذکر کیا اور ابن ملک نی کہا تخصیص عمرو کی ساتہہ ایمان لانی کی برغبت الٰہی کی
کہ واقع ہوا اسلام اونکی دل مین حبشہ مین جبکہ اقرار کیا نجاشی بادشاہ حبشہ کی نی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کا پس متوجہ

ہوئی بارادہ ایمان لانیکی طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی بعد اسکی کہ علاوہ تھی کوئی اونکو طرف ایمان کی پس آئی بطرف مدینہ کی اور تو
دو طرق ہوئی پہر ایمان لائی پس امیر کیا اونکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی ایک جماعت پر کہ اونمین صدیق اور فاروق بہی تھی اور یہ اسلیے
کہا کہ پہلی اسلام کی وہ بڑی عداوت رکہتی تھی آنحضرت سی اور بہت درپی تھی آنحضرت کی صحابہ کی ہلاک کرنیکی پس جب ایمان لائی
یہ تو آنحضرت نی چاہا کہ زائل کرین اونکی دل سی اثر اوس وحشت قدیمی کا تو امن مین ہوں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیطرف سی اور
نا امید نہ ہوں اللہ تعالی کی رحمت سی اور آیا ہی کہ جب چاہا عمرو نی کہ ایمان لاوین اور بیعت کرین تو ہاتہ کہینچ لیا اونہوں نی آنحضرت
نی فرمایا کہ کیوں ہاتہ کہینچا تو نی اے عمرو کہا ایک شرط کرنا چاہتا ہوں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کیا شرط کرتا ہی تو کہا ایمان لاتا ہوں
بشرط اسکی کہ بخشی جاوین تمام گناہ میری کہ پہلی اس سی کیی ہین مینی فرمایا نہیں جانتا ہی تو اے عمرو کہ اسلام دور کردیتا ہی اور ڈہا دیتا ہے
ہر گناہ کو کہ پہلی اسکی کیی گئی اور ہجرت دور کردیتی ہی اور ڈہا دیتی ہی ہر گناہ کو کہ پہلی اس سی کیی گئی اور اور حدیث مین آیا ہی کہ عمرو بن العاص اور
بہائی اونکا ہشام بن العاص دونوں مومن ہین اور یہ بہی آیا ہی کہ عمرو بن العاص صالحین قریش سی ہی اور یہ بہی آیا ہی کہ فرمایا آنحضرت
نی اونکو اتالیق لشکر بنایا شبہہ تو اسمین نہی اور فرمایا آنحضرت نی کہ عمرو بن العاص صدقہ بہتر اور ونسی لاتا ہی واللہ اعلم اور تہی عمرو بن العاص
عقلمند پس عمر بن الخطاب جسکو احمق وغبی دیکہتی کہتی سبحان اللہ خالق اسکا اور عمرو بن العاص کا ایک ہی ہی اور روایت کیا گیا ہی کہ
عمرو وقت گذرنی کی اس عالم سی خوف اور بیتابی اور بیقراری بہت کہتی تہی پس کہا اوسکو اوسکی بیٹی عبد اللہ نی اے باپ
یہ تمام گہبراہٹ کسواسطی ہی صحبت رکہی تہی ساتہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور جہاد کیا تہی ساتہ اونکی کہا اے بیٹی میری جیسہ
تین حالتین گذری ہین تہا مین اول امر مین کہ دشمنی رکہتا تہا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی سخت دشمنی بعد ازان مسلمان ہوا مین
اور صحبت رکہی مینی ساتہ اونکی پہر تہا مین امارت و ولایت مین اور مبتلا ہوا مین اوسمین اور پہنچا مجکو بسبب دنیا کی جو کچہ کہ پہونچا نہین
جانتا مین کہ ساتہ کس حالت کی ان حالتوں مین سی میری ساتہ معاملہ کرینگی اور کیا پیش آتا ہی وعن جابر قال لقینی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا جابر ما لی اراک منکسرا قلت استشہد ابی وترک عیالا ودینا قال افلا ابشرک بما لقی اللہ بہ
اباک قلت بلی یا رسول اللہ قال ما کلم اللہ احدا قط الا من وراء حجاب واحیا اباک فکلمہ کفاحا قال یا عبدی تمن علی اعطک قال یا رب
تحیینی فاقتل فیک ثانیۃ قال الرب تبارک وتعالی انہ قد سبق منی انہم لا یرجعون فنزلت ولا تحسبن الذین قتلوا فی سبیل اللہ
امواتا الایۃ رواہ الترمذی اور روایت ہی جابر سی کہ ملا مجہسی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پس فرمایا اے جابر کیا ہی مجکو کہ دیکہتا
ہوں تجکو شکستہ اور دلگیر یعنی غمگین کہا مینی شہید کیا گیا باپ میرا یعنی عبد اللہ غزوہ احد مین اور چہوڑی اونہوں نی عیال یعنی بہت اور
قرض یعنی پس جمع ہوئی ہین کئی سبب غم کی فرمایا کیا خوشخبری ندوں مین تجکو ساتہ اوس چیز کی کہ پیش آیا خدا عز وجل اور معاملہ کیا
ساتہ اوسکی تیری باپ سی فرح یعنی بسبب غم و اندوہ دنیا کی دلگیر مت رہ کہ یہ آسان ہوجائیگا اور جاتا رہیگا بسبب ادا
قرض کی ولیکن شاد رہ ساتہ اوس چیز کی کہ اوسمین قرب و کرامت مولی کی ہی اور اسمین اشارہ ہی اسپر کہ فضل و کرامت باپوں کی
سرایت کرتی ہی اون بیٹوں مین کہ سیدہی راہ پر ہوں اور اشارہ ہی اسپر کہ بیٹوں کو ساتہ خوشی دینی باپوں کی خوش ہونا
چاہیئی جیسہ کہا مینی ہاں خبر دیجیی یا رسول اللہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ کلام نہیں کیا خدا تعالی نی کسی سی ہرگز
مگر پردہ کی پیچہی سی نشست کی ہی سی ہرگز یعنی پہلی تیری باپ کی سبب اسمین اشارہ ہی طرف اسکی کہ وہ بالخصوص افضل ہین

بہت پراگندہ بال غبار آلودہ صاحب دو پرانی کپڑے والے نہیں پروا کیجاتی اونکی اور نہ التفات کیا جاتا ہے طرف اونکی بسبب حقارت
اونکی کے اگر قسم کھا بیٹھیں خدا پر اعتماد کر کے یعنی قسم کھاویں کہ خدا ایسا کریگا تو خدا سچا کرتا ہے اونکو اوس قسم میں اور کر دیتا ہے اوس
کام کو یا قسم کھاویں اپنی فعل پر کہ ایسا کچھ کرینگے ہم تو مہیا کر دیتا ہے اللہ تعالی اسباب اوس فعل کا اور توفیق دیتا ہے اونکو کہ کریں
وہ فعل ترجمہ اونمیں سے براء بن مالک ہیں ف ۶ یہ بھائی ہیں انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے ایک ماں اور ایک باپ سے فضلاء صحابہ
اور دلیروں اور پہلوانوں اونکی سے ہیں حاضر ہوئے احد میں اور اور جہادوں میں کہ بعد احد کی ہوئی اور یہ بڑے قوی اور شجاع تھے
کہ سو مشرکونکو مقابلہ کی حالت میں اونہوں نے مارا ہے سوا ہے اون کی جو شریک ہے اور ونکی ہو کر مارا اونکو اور ظاہر ہوئی اونسی جنگ
شدید بروز یمامہ کی اور شہید ہوئے بیسویں سال میں ترجمہ نقل کی یہ ترمذی نے اور بیہقی نے دلائل النبوۃ میں وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ
قَالَ قَالَ النَّبِیُّ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلَا اِنَّ عَیْبَتِیَ الَّتِیْ اٰوِیْ اِلَیْھَا اَھْلُ بَیْتِیْ وَاِنَّ کَرِشِیَ
الْاَنْصَارُ فَاعْفُوْا عَنْ مُسِیْئِھِمْ وَاقْبَلُوْا عَنْ مُحْسِنِھِمْ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ
اور روایت ہے ابو سعید سے کہا کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آگاہ رہو تحقیق خاص میری اور محل بھید وامانت میری کی
کہ جھکانا پکڑتا ہوں میں طرف اونکی اہل بیت میری ہیں ف ۶ معنی مفصل عیبہ کی پہلی فصل میں بیچ حدیث انس کی لکھی جا چکی ہیں
اور یہاں یہ لفظ انصار کی تعریف میں واقع ہوا ہے اور یہ منافات نہیں رکھتا کہ اونکی غیر کی حق میں بھی وارد ہو خصوصاً اہل
بیت کہ بہت خاص ہیں ساتھ اس صفت کی ت اور تحقیق دوست دلی میری انصار ہیں پس عفو کرو تم اونکی بدکاروں سی اور قبول
کرو اونکی نیکوکاروں سی نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث حسن ہے وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ
لَا یُبْغِضُ الْاَنْصَارَ اَحَدٌ یُؤْمِنُ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ روایت ہے ابن عباس سے
کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دشمن نہیں رکھتا انصار کو وہ کوئی کہ ایمان رکھتا ہے ساتھ اللہ تعالی کے اور روز آخرت کی
نقل کی یہ ترمذی نے اور کہا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے وَعَنْ اَنَسٍ عَنْ اَبِیْ طَلْحَۃَ قَالَ قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
اَقْرِئْ قَوْمَکَ السَّلَامَ مَا عَلِمْتُ اَعِفَّۃٌ صُبُرٌ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور روایت ہے انس سے اونہوں نقل کی ابو طلحہ سے کہا
فرمایا واسطے میری رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ پہنچا اپنی قوم کو میری طرف سے سلام اسلیے کہ تحقیق وہ جہانتک کہ جانتا ہوں میں
پارسا ہیں صبر کرنیوالی نقل کی یہ ترمذی نے وَعَنْ جَابِرٍ اَنَّ عَبْدًا لِحَاطِبٍ جَاءَ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَشْکُوْ حَاطِبًا
اِلَیْہِ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ لَیَدْخُلَنَّ حَاطِبٌ النَّارَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَذَبْتَ لَا یَدْخُلُھَا فَاِنَّہٗ قَدْ شَھِدَ
بَدْرًا وَالْحُدَیْبِیَۃَ رَوَاہُ مُسْلِمٌ روایت ہے جابر سے کہ تحقیق غلام حاطب بن ابی بلتعہ کا آیا آنحضرت کی پاس اسلیے کہ شکایت کرتا
حاطب کی نزدیک آنحضرت کی پس کہا اوس غلام نے کہ یا رسول اللہ البتہ داخل ہوگا حاطب آگ میں یعنی بسبب کثرت ظلم
کرنیکے جیسے پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جھوٹا ہے تو یعنی اس سبب سے کہ جزم کیا تو نے اور تاکید کر کہ تو نے
داخل ہوگا آگ میں اسلیے کہ وہ حاضر ہوا ہے بدر میں اور حدیبیہ میں نقل کی یہ مسلم نے ف ۶ یعنی اور جو کوئی حاضر ہوا ہے اون
دونوں میں نہیں داخل ہوگا آگ میں جزما یا رجاء یا اس سبب سے کہ دلالت کرتا ہے اوسکی ایمان پر حاطب کہ سرزنش کی اللہ تعالی کا اوسکا
عتاب کرنے اوسکی ساتھ قول اپنی کی بیچ کتاب اپنی کی یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا عَدُوِّیْ وَعَدُوَّکُمْ اَوْلِیَاءَ آخر آیت تک

وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ تَلَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ھٰذِہِ الْاٰیَۃَ وَاِنْ تَتَوَلَّوْا یَسْتَبْدِلْ قَوْمًا غَیْرَکُمْ ثُمَّ لَا یَکُوْنُوْا اَمْثَالَکُمْ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مَنْ ھٰؤُلَاءِ الَّذِیْنَ ذَکَرَ اللّٰہُ اِنْ تَوَلَّیْنَا اسْتُبْدِلُوْا بِنَا ثُمَّ لَا یَکُوْنُوْا اَمْثَالَنَا فَضَرَبَ عَلٰی فَخِذِ سَلْمَانَ الْفَارِسِیِّ ثُمَّ قَالَ ھٰذَا وَقَوْمُہٗ وَلَوْ کَانَ الدِّیْنُ عِنْدَ الثُّرَیَّا لَتَنَاوَلَہٗ رِجَالٌ مِّنَ الْفُرْسِ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ روایت کرتی ہین ابوہریرہ سی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی پڑہی یہ آیۃ اور اگر منہ پہیرو تم یعنی ایمان لانیسی محمد صم پر اور مدد کرنے دین اونکی سی لاویگا خدا تعالی تمہاری بدلہ مین ایک گروہ کو سوائی تمہاری پہر وہ گروہ نہین ہونگی مانند تمہاری یعنی بلکہ بہتر ہونگی تمسے عرض کیا بعضی صحابہ نی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کون ہین وہ لوگ کہ ذکر کیا خدا نی کہ اگر روگردانی کرین ہم ہماری بدلی ہین اور بجائی ہماری لائی جاوین وہ پہر نہین ہونگی وہ مانند ہماری پس مارا آنحضرت نی ہاتہہ اپنا اوپر ران سلمان فارسی کی پہر فرمایا کہ وہ لوگ یہہ ہی اور قوم اسکی یعنی فارسی اور عجمی اور اگر ہوتا دین نزدیک ثریا کی یعنی آسمان مین تو البتہ لیتی اوسکو کیتنی اشخاص فارس مین سی نقل کی یہ ترمذی نی ف ع لفظ فرس ساتہہ پیش ف اور جزم ر کی یعنی جماعت عجم کی مطلقا یا وہ لوگ کہ ہو زبان اونکی فارسی یا وہ لوگ کہ ولایت فارس کی ہین اور اول ظاہر تر ہی اس لیی کہ دلالت کرتی ہی اوسپر حدیث آگی کی وَعَنْہُ قَالَ ذُکِرَتِ الْاَعَاجِمُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَاَنَا بِہِمْ اَوْ بِبَعْضِہِمْ اَوْثَقُ مِنِّیْ بِکُمْ اَوْ بِبَعْضِکُمْ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ اور یہی روایت ہی ابوہریرہ سی کہ کہا ذکر کیی گئی اہل عجم نزدیک پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس فرمایا آنحضرت نی تحقیق ساتہہ ان عجمیونکی یا بعض اونکی کی زیادہ اعتماد رکہتا ہون یعنی محافظت دین اور امانت مین نسبت تمہاری یا بعض تمہاری کی نقل کی یہ ترمذی نی ف ح یعنی عربونکی طیبی نی کہا کہ خطاب یہان قوم خاص کو ہی کہ اونکو کہا تہا مال کی حرص کرنیکو جہاد مین پس اونہون نی تقاعد و تکاسل کیا اوسمین بہر تقدیر اسمین تعریف اہل عجم کی اور عنایت و رعایت ہی بہ نسبت اونکی اور ملا علی نی اسکی شرح بسط و تفصیل سی مع سند کی آیت سی لکہی ہی بخوف درازی کتاب کی اوسمین سی نہین لکہا گیا اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ فصل تیسری عَنْ عَلِیٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِکُلِّ نَبِیٍّ سَبْعَۃَ نُجَبَاءَ رُقَبَاءَ وَاُعْطِیْتُ اَنَا اَرْبَعَۃَ عَشَرَ قُلْنَا مَنْ ھُمْ قَالَ اَنَا وَابْنَایَ وَجَعْفَرٌ وَحَمْزَۃُ وَاَبُوْ بَکْرٍ وَعُمَرُ وَمُصْعَبُ بْنُ عُمَیْرٍ وَبِلَالٌ وَسَلْمَانُ وَعَمَّارٌ وَعَبْدُ اللّٰہِ بْنُ مَسْعُوْدٍ وَاَبُوْ ذَرٍّ وَالْمِقْدَادُ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ روایت ہی علی سی کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ بلاشبہ ہر پیغمبر کی لیی سات آدمی ہوتی تہی بزرگ برگزیدہ صحابہ مین سی اور نگہبان احوال ظاہر و باطن اوسکی کہ اوسکی ساتہہ ہوتی تہی اور دیا گیا ہون مین چودہ مرد کہ نجبا اور رقبا میری ہین یعنی مجہکو وہ چودہ ملی ہین اندر اہ تفضلات کی کہا ہمنی کون ہین وہ چودہ مرد کہا حضرت علی نی وہ مین ہون اور دونون بیٹی میری یعنی حسن اور حسین اور جعفر بن ابی طالب اور حمزہ بن عبد المطلب اور ابوبکر اور عمر اور مصعب بن عمیر اور بلال اور سلمان اور عمار اور عبد اللہ ابن مسعود اور ابوذر اور مقداد رضی اللہ عنہم نقل کی یہ ترمذی نی ف ع کہا مولف نی کہ حمزہ بیٹی عبد المطلب کی ہین کنیت اونکی ابو عمارہ ساتہہ پیش عین کی چچا تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور آنحضرت کی دودہ شریک بہائی بہی تہی کہ دودہ پلایا تہا دونو صاحبون کو ثویبہ لونڈی ابی لہب کی نی اور وہ اسد اللہ تہی اسلام قدیمی رکہتی تہی کہ دوسری سال مین بعثت کی ہونگی مسلمان اور بعضی روایت نی کہا کہ اسلام لائی حمزہ بعد داخل ہونی رسول خدا صلعم کی دار ارقم مین بیچ چہٹی سال کی تہی ہو وی بعثت کی

اونکو یعنی ابوبکر کو اسواسطے کہ اونکی ساتھ ہنسی کی وہ فضل ہیں و نہیں پاسکی تین بار فرمایا کہ دوست رکہی اونکو بقدر تین اونکی اور اونکی
اور مقتدا اور سلطان ہین کہ حکم کیا مجھکو خدا نی ساتھ محبت اونکی اور خبر دی مجھکو کہ وہ دوست رکھتا ہی اونکو نقل کی یہ ترمذی نی اور کہا
کہ یہ حدیث غریب حسن ہی وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ عُمَرُ يَقُوْلُ اَبُوْبَكْرٍ سَيِّدُنَا وَاَعْتَقَ سَيِّدَنَا يَعْنِيْ بِلَالًا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت
ہی جابر سی کہا کہ تہی عمر کہتی ابوبکر سردار ہمارے ہین یعنی بہتر اور افضل ہمارے ہین اور آزاد کیا ابوبکر نی سردار ہمارے کو مراد رکہتی تہی
سردار دوسری سی بلال کو نقل کی یہ بخاری نی ف ع ح یہ حضرت عمر نی بطریق تواضع کی کہا اسلیئی کہ عمر افضل ہین بلال سی بالاجماع
اور بعضون نی کہا کہ مراد یہی کہ تجبہ سردار ونسی ہی اور بعضون نی کہا کہ سیادت مستلزم افضلیت کو نہین ہی اور بعضون نی کہا کہ ضمیر متکلم مع
الغیر کی واجب نہین ہی کہ شامل کل کو ہو بلکہ باعتبار اکثر کی بس ہی او ضمیر کنایت صحابہ سی ہی پس اول مین شامل کل ہین او ثانی مین
اکثر اور اضافت اس فقرہ مین واسطی تخصیص کی ہی یعنی سید ہی درمیان ہماری وَعَنْ قَيْسِ بْنِ اَبِيْ حَازِمٍ اَنَّ بِلَالًا قَالَ لِاَبِيْ بَكْرٍ
اِنْ كُنْتَ اِنَّمَا اشْتَرَيْتَنِيْ لِنَفْسِكَ فَاَمْسِكْنِيْ وَاِنْ كُنْتَ اِنَّمَا اشْتَرَيْتَنِيْ لِلّٰهِ فَدَعْنِيْ وَعَمَلَ اللّٰهِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہی قیس
بن ابی حازم تابعی سی کہ بلال نی کہا واسطی ابی بکر کی ف ع جسوقت کہ ابوبکر نی بعد از وفات آنحضرت صلعم کی کہا بلال کو اور
درخواست کی کہ میری صحبت مین رہ اور اذان کہتا رہ جیسا کہ رسول خدا کی لیئی کہتا تہا اور بلال کو ابوبکر نی خریدا تہا اور کافرون کی
ہاتہہ سی چہڑا کر آزاد کیا تہا اور اونہون نی بعد وفات آنحضرت کی ارادہ شام کیطرف متوجہ ہونیکا کیا تہا بسبب صبر کرنیکی اونکی دیکہنی سی مسجد
کی بغیر حضور آنحضرت صلعم کی اور نہ کہسکتی اذان کی اونہین اور اگر آویگا کہ بلال سید الابدال ہوئی اور جگہ اونکی غالبا شام ہی حاصل کیئی
بلال نی ارادہ شام کی جانیکا کیا بعد وفات آنحضرت کی اور ابوبکر مانع ہوئی اوسوقت مین بلال نی ابوبکر سی کہا ترجمہ کہ اگر ہی تو کہ نہین
خریدا ہی تو نی مجھکو مگر اپنی نفس کی لیئی یعنی نفس کی خوشی کی لیئی تو رکہہ مجھکو یعنی اپنی پاس اور خدمت کرنیکو فرما اور اگر ہی تو کہ نہین خریدا
تو نی مجھکو مگر واسطی خدا کی اور طلب رضا اور ثواب اوسکیکی پس چہوڑ دی مجھکو ساتہ عمل خدا کی نقل کی یہ بخاری نی ف ح ع یعنی چہوڑ مجھکو تو
خدا کی لیئی کام کرتا رہون اور خلق سی کچہ سروکار نرکہون اور بعضی روایت مین آیا ہی کہ کہا بلال نی مجھکو طاقت پیغمبر کی جگہ دیکہنی کی بدون
اونکی نہین اور بغیر اونکی یہان نہین رہ سکتا مین بیت جیسے کل مزین بر عاشق زار کہ بی دلدار ببیند جای دلدار پس گئی بلال ہمراہ ایک
لشکر کی کہ شام کو جاتا تہا اور دمشق مین بیسوین یا اٹھارہوین سال مین وفات پائی اور یہ حدیث کو پہنچ کر نی بلال کی پہر رجوع کرنی کی طرف مدینہ
کی بعد دیکہنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خواب مین اور اذان دینی اونکی او سمین اور کانپنی مدینہ کی بسبب اذان اونکیکی پس کچہہ
اصل نہین اوسکی وضعی معلوم ہوتی ہی ذکرہ السیوطی فی الذیل وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنِّيْ مَجْهُوْدٌ فَاَرْسَلَ اِلٰى بَعْضِ نِسَائِهِ فَقَالَتْ وَالَّذِيْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا عِنْدِيْ اِلَّا مَاءٌ ثُمَّ اَرْسَلَ اِلٰى اُخْرٰى فَقَالَتْ
مِثْلَ ذٰلِكَ وَقُلْنَ كُلُّهُنَّ مِثْلَ ذٰلِكَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يُضِيْفُهُ يَرْحَمُهُ اللّٰهُ فَقَامَ رَجُلٌ مِنَ الْاَنْصَارِ
يُقَالُ لَهُ اَبُوْ طَلْحَةَ فَقَالَ اَنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَانْطَلَقَ بِهِ اِلٰى رَحْلِهِ فَقَالَ لِامْرَاَتِهِ هَلْ عِنْدَكِ شَيْءٌ قَالَتْ لَا اِلَّا قُوْتَ صِبْيَانِيْ
قَالَ فَعَلِّلِيْهِمْ بِشَيْءٍ وَنَوِّمِيْهِمْ فَاِذَا دَخَلَ ضَيْفُنَا فَاَرِيْهِ اَنَّا نَاْكُلُ فَاِذَا اَهْوٰى بِيَدِهِ لِيَاْكُلَ فَقُوْمِيْ اِلَى السِّرَاجِ كَيْ
تُصْلِحِيْهِ فَاَطْفِئِيْهِ فَفَعَلَتْ فَقَعَدُوْا وَاَكَلَ الضَّيْفُ وَبَاتَا طَاوِيَيْنِ فَلَمَّا اَصْبَحَ غَدَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لَقَدْ عَجِبَ اللّٰهُ اَوْ ضَحِكَ اللّٰهُ مِنْ فُلَانٍ وَفُلَانَةٍ وَفِيْ رِوَايَةٍ مِثْلُهُ وَلَمْ يُسَمِّ اَبَا طَلْحَةَ وَفِيْ اٰخِرِهَا فَاَنْزَلَ اللّٰهُ
تَعَالٰى وَيُؤْثِرُوْنَ عَلٰى اَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

اور روایت ہی ابو ہریرہ سی کہا آیا ایک شخص رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس پس کہا اوس نی کہ میں رنج و مشقت کہینچی ہی یعنی فقیر ہون
رنج و مشقت اوٹہاتا ہون بہوک وغیرہ سی کچہہ دو مجکو پس بہیجا آنحضرت نی کسیکو اپنی کسی بیوی کی پاس یعنی اسلیی کہ دریافت کری کہ اگر کچہہ
اون پاس ہو تو دیوین اوسکی لیی پس کہا اون بیوی نی قسم ہی اوس ذات کی کہ بہیجا ہی آپکو ساتہہ حق کی نہین ہی میری پاس یعنی
قسم کہانی پینی کی چیز سی مگر پانی پہر بہیجا آنحضرت نی کسیکو دوسری بیوی کی پاس پس کہا اون بیوی نی بہی مانند اوسکی کہ کہا تہا پہلی بیوی نی یعنی
اور اسیطرح سب بیویونکی پاس بہیجا اور کہا سبہی بیویون نی مانند اوسکی ف ع اور شاید کہ یہ حال ہوا ابتدا میں پہلی فتح ہونی خیبر وغیرہ
کی اور حاصل ہونی غنائم اور اموال کی ترجمہ پس فرمایا رسول خدا صلعم نی کہ جو کوئی کہ مہمانی کری اوسکی رحمت کریگا خدا سی تعالی اوسپر
پس کہڑا ہوا ایک شخص انصار میں سی کہا جاتا تہا اوسکو ابو طلحہ ف ع نام اونکا زید بن سہل انصاری ہی خاوند ام سلیم کی کہ جو ماں تہی انس
کی ترجمہ پس کہا ابو طلحہ نی میں ضیافت کرونگا اس شخص کی یا رسول اللہ پس کہا لیگئی ابو طلحہ اوس شخص کو طرف گہر اپنی کی پس کہا ابو طلحہ نی
واسطی بیوی اپنی کی کہ وہ ماں انس کی تہین کیا ہی تیری پاس کچہہ طعام کہا اوسنی نہین ہی کچہہ ہماری پاس طعام مگر بموافق قوت لڑکون میری کی
ف ع یعنی چہوٹی لڑکون کی لیی کچہہ رکہہ چہوڑا ہی کہ اونکو بہوک لگتی ہی بار بار رات و روز نہین ہی الا معلوم ہی نہین جاگ رہی ہی بہوکا رکہنا بچونکا اور
کہلانا مہمانونکا ترجمہ کہا ابو طلحہ نی یعنی اپنی بیوی سی پس بہلا دی اونکو ساتہہ کسی چیز کی اور سلا دی اونکو ف ع گویا ابو طلحہ نی قصد کیا کہ
بچی نہ دیکہین کہانا مہمان کا تو کہ خواہش کرین جیسیکہ عادت بچونکی ہوتی ہی ترجمہ پس جسوقت داخل ہو مہمان ہمارا پس دکہلا اوسکو کہ ہم بہی
کہ ہم کہاتی ہین ف ع یعنی اوس طعام میں سی اسلیی کہ مہمان جب دیکہتا ہی کہ صاحب خانہ نہین کہاتا تو تشویش خاطر پیدا ہوتی ہی اوسکو
اور مہمان کی سامنی آنا اونکی بیوی کا اسلیی ہوا کہ وہ پہلا زمانہ تہا قبل پردہ کی حکم ہونی سی پہلی کا ہی ترجمہ پس جسوقت کہ قصد کری
مہمان اور پہیلا دی ہاتہہ اپنا تو کہ کہا وی پس اوٹہنا تو طرف چراغ کی اونکی سنوارنی اور بتی اوسکی یعنی اوسکی پس بجہا دینا تو اوسکو یعنی تو کہ
اندہیرا ہو جاوی اور وہ ہمارے نہ کہانی سی مطلع نہوں پس کیا اوس عورت نی ایسا ہی پس بیٹہی وی یعنی وہ عورت اور مرد اور مہمان
طعام پر اور کہایا مہمان نی اور رات گذاری ابو طلحہ نی اور اونکی بیوی نی بہوکی پس جب صبح کی ابو طلحہ نی آئی رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم کی پاس پس فرمایا رسول خدا صلعم نی یعنی سبب طعام کرنی کی جو گذشتہ سی بطریق وحی سی البتہ تحقیق عجب کیا اللہ نی یا کہا او
نی کہ ہنسا اللہ تعالی یعنی راضی ہوا فلانی مرد او فلانی عورت سی یعنی نام ابو طلحہ کا اور اونکی بیوی کا لیا اور روایت میں ابن عمر
سی مانند اس حدیث کی آیا ہی یعنی موافق لفظا و معنی میں اور نام نہیں لیا ابوہریرہ نی یعنی اوس روایت میں نہین کہا یقال لہ ابو
طلحہ اور بیچ آخر اوس روایت کی یہ آیا ہی پس نازل کی اللہ تعالی نی یہ آیۃ اور ترجیح دیتی ہین یعنی اپنی مہمانونکو یا اورونکو اپنی نفسوں پر
اگرچہ ہو اونکو حاجت بہوک کی نقل کی یہ بخاری او مسلم نی وَعَنْهُ قَالَ نَزَلْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَنْزِلًا فَجَعَلَ النَّاسُ يَمُرُّوْنَ فَيَقُوْلُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ هٰذَا يَا اَبَا هُرَيْرَةَ فَاَقُوْلُ فُلَانٌ فَيَقُوْلُ نِعْمَ
عَبْدُ اللّٰهِ هٰذَا وَيَقُوْلُ مَنْ هٰذَا فَاَقُوْلُ فُلَانٌ فَيَقُوْلُ بِئْسَ عَبْدُ اللّٰهِ هٰذَا حَتّٰى مَرَّ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ فَقَالَ مَنْ هٰذَا فَقُلْتُ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ فَقَالَ نِعْمَ
عَبْدُ اللّٰهِ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ سَيْفٌ مِّنْ سُيُوْفِ اللّٰهِ رواہ الترمذی اور روایت ہی ابو ہریرہ سی کہ کہا اوترے ہم ساتہہ رسول خدا صلعم کی ایک
منزل میں پس گذرنی لگی لوگ یعنی ہمارے سامنے سی پس فرماتی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور پوچہتی کہ کون ہی یہ کہ گذرتا ہی
اے ابوہریرہ پس کہتا میں یعنی بیان کرتا میں اونکا نام وغیرہ پس فرماتی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اچہا بندہ خدا کا ہی یہ بندہ

فرمائی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور شخص کی لیے کہ گذرتا کون ہے یہ پس کہتا میں یہ فلانا ہے پس فرماتی آنحضرت برا بندہ خدا کا ہے
یہ ف ح شاید کہ یہ فرمانا اوس کسی کی لیے کہ جانتے کہ وہ منافق تہی اسلیے کہ مومن کی لیے فرمانا اس بات کا آنحضرت سے
دور تہا اور معمول نہ تہا آپ کا اگرچہ برا ہو دشمن بد ہو اور مومن خود اوسوقت مین ایسی بری نہتی کہ آپ ایسا کہہ فرماتی اونکی حقمین
اور اگر ہو تو نہایت کم واللہ اعلم پس ہمیشہ اسیطرح سوال وجواب رہا ترجمہ یہانتک کہ گذری خالد بن ولید پس فرمایا آنحضرت
نی کون ہے یہ پس کہا مینی یہ خالد بن ولید ہے ف ع اور اسمین اشعار ہے اسپر کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خیمہ مین تہی اور ابو ہریرہ
باہر تہی خیمہ کی والا خالد بن ولید جیسی کو کیونکر نہ پہچانتی ترجمہ پس فرمایا اچہا بندہ خدا کا ہے خالد بن الولید ایک تلوار ہے اللہ
کی تلواروں مین سی نقل کی یہ ترمذی نی وَعَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ قَالَ قَالَتِ الْأَنْصَارُ يَا نَبِيَّ اللهِ لِكُلِّ نَبِيٍّ أَتْبَاعٌ وَإِنَّا قَدِ اتَّبَعْنَاكَ فَادْعُ اللهَ
أَنْ يَجْعَلَ أَتْبَاعَنَا مِنَّا فَدَعَا بِهِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے زید بن ارقم صحابی سے کہ کہا کہا انصار نی اے پیغمبر خدا کی ہر نبی کی لیے
تابعدار تہی اور تحقیق ہم بہی تابعدار ہی کی آپکی پس دعا کرو خدا سے کہ کری ہماری تابع ہم مین سے ف ح یعنی ہماری خلفا اور موالی
کو بہی ہم مین سے کری کہ اونکو بہی انصار کہا جاوی تو کہ وصیت جو لوگونکو ہماری حقمین احسان کرنیکی کی ہے اونکو بہی شامل ہو جیسا کہ
فرمایا اوصیکم بالانصار اور فرمایا فاقبلوا من محسنہم وتجاوزوا عن مسیئہم اور سوائے اسکے انکی جو مناقب اور فضائل اور عنایتین اور کرامتین ہمارے
لیے فرمائی ہین وہ بہی اونمین شریک ہون یا معنی یہ ہین کہ دعا کیجیے کہ کری ہماری تابعونکو ہمسے یعنی متصل ساتھ ہماری اور پیرو ہمارے
نیکی کرنی مین اور اوپر طریقہ اور سیرت ہماری کی جیسا کہ فرمایا اللہ تعالی نی والذین اتبعوہم باحسان ترجمہ پس دعا کی آنحضرت نی ساتھ
اسکی یعنی ساتھ کرنی اتباع اونکی کی اونسی نقل کی یہ بخاری نی وَعَنْ قَتَادَةَ قَالَ مَا نَعْلَمُ حَيًّا مِنْ أَحْيَاءِ الْعَرَبِ أَكْثَرَ شَهِيدًا أَعَزَّ يَوْمَ
الْقِيَامَةِ مِنَ الْأَنْصَارِ قَالَ وَقَالَ أَنَسٌ قُتِلَ مِنْهُمْ يَوْمَ أُحُدٍ سَبْعُونَ وَيَوْمَ بِئْرِ مَعُونَةَ سَبْعُونَ وَيَوْمَ الْيَمَامَةِ عَلَى عَهْدِ
أَبِي بَكْرٍ سَبْعُونَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے قتادہ سے کہ کہا نہین جانتی ہم کسی قبیلہ اور قوم کو قبائل
عرب سے کہ بہت ہون شہید اونکی اور بہت عزیز ہون روز قیامت کی انصار سے کہ شہید اونکی بہت ہونگی اور عزیز تر ہونگی یعنی روز قیامت
مستحق ہونگا کہ جس کثرت سے وہ ماری گئی ہین اور کیا عزت ہوگی اونکو اور کہا انس نی ماری گئی انصار سے روز احد کی ستر شخص ف ع
ظاہر ادا یہ ہی کہ انصار اور مہاجرین لوگ ملاکر ستر ماری گئی اسلیے کہ روایت کی ہی ابن مندہ نی کہ علماء حدیث اور سیر سے ہے حدیث ابی
سے کہ قتل کیے گئی انصار مین سے روز احد کی چونسٹہ شخص اور مہاجرین سے چہہ شخص ترجمہ اور ماری گئی روز بیر معونہ کی ستر شخص کہ اونکو
قراء کہتی تہی اور قصہ اونکا سیر کی کتابون مین مذکور ہے اور ستر شخص ماری گئی روز جنگ یمامہ کی حضرت ابو بکر رض کی زمانہ مین کہ وہ مسیلمہ کذاب
کی قوم کی ساتھ لڑنیکو گئی تہی نقل کی یہ بخاری نی وَعَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ قَالَ كَانَ عَطَاءُ الْبَدْرِيِّينَ خَمْسَةَ آلَافٍ
خَمْسَةَ آلَافٍ وَقَالَ عُمَرُ لَأُفَضِّلَنَّهُمْ عَلَى مَنْ بَعْدَهُمْ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ اور روایت ہے قیس بن ابی حازم سے کہ کہا تہی عطا اہل بدر والونکی پانچ پانچ ہزار
یعنی [illegible] اونکی ہر ہر شخص کو بیت المال مین سے پانچ پانچ ہزار درہم ملتی تہی اور کہا عمر نی البتہ فضیلت دونگا
مین اونکو اونکی غیر پر [illegible] مین نقل کی یہ بخاری نی ف ع یعنی عطا مین اونکی کامل ہونی بخلاف غیر اونکی کی اور مین بہی فضیلت دیتا ہون
اونکو اونکی غیر پر اگرچہ زیادہ کروں نہیں اس مقدار پر تَسْمِيَةُ مَنْ سُمِّيَ مِنْ أَهْلِ بَدْرٍ فِي الْجَامِعِ لِلْبُخَارِيِّ یہ باب ہے بیچ
بیان ذکر کرنی نامون ان اصحاب اہل بدر کی کہ جنکی نام ذکر کیے گئی ہین بیچ کتاب جامع کی واسطی بخاری کی ف ح جاننا چاہیے کہ بخاری نے

نام ایک جماعت کی اہل بدر سے کہ اپنی کتاب مین اونکو ذکر کیا ہی اور اونسے حدیثین لایا ہی ایک باب علیحدہ مین بطریق اجمال فضل
کی لایا ہی تو ساتھہ معرفت فضیلت سبقت اور رجحان اونکی کی اوپر غیر اونکی کی جدے اوپر دعا ساتھہ رحمت و رضوان کی کیجا دے اور
کہا علمانی کہ دعا وقت ذکر اونکی کی صحیح بخاری مین قبول ہوتی ہی اور ذکر اونکا اوپر ترتیب حروف ہجا کی کیا ہی سوا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم اور خلفا اربعہ کی کہ اونکو مقدم کیا ہی اور باقی کو ترتیب حروف ہجا کی لایا ہی اور مؤلف نی بہی اسی روش پر اتباع اوسکا
کیا ہی انتہی اور ملا علی رضی نی کہا کہ یعنی یہ ذکر ہی اون اہل بدر کا کہ جنکا نام ذکر کیا گیا ہی صحیح بخاری مین حقیقۃ یا حکما تو کہ داخل ہوں
عثمان بہی نہ اونکا کہ جنکا نہین نام لیا گیا بخاری مین اور نہ اونکا کہ نہین ذکر کیے گئے اونہین کہا میرک نی کہ مراد اونسے کہ جنکی نام ذکر کیے گئے
ہین وہ ہین کہ آیا ہی ذکر اونکا صحیح بخاری مین خواہ روایت اونسے ہی یا اونکی غیر سے یا این نہج کہ وہ حاضر ہوئی ہین بدر مین نزد اوسکے
اونکا بدون تصریح کرنی اسکی کہ وہ حاضر ہوئی ہین بدر مین اور ساتھہ اسکی جواب دیا گیا ہی نہ ذکر کرنی اوسکی سے عبیدہ بن الجراح کو اسلیے
کہ وہ حاضر ہوئی ہین بدر مین باتفاق اہل حدیث اور سیر کی اور ذکر کیا ہی اونکو صحیح بخاری مین کتنی جگہہ مگر یہ نہین واقع ہوا ہی
اوسمین صریح ذکر اوسکا کہ وہ حاضر ہوئی ہین بدر مین تمام ہوا کلام میرک کا اور اوپر گذر چکا بیچ روایت ابی داود کی ابن عمر سے کہ آنحضرت
صلعم نکلی روز بدر کی ساتھہ تین سو اور پندرہ آدمیونکی اور ایک روایت مین آیا ہی کہ مشرکین ہزار تھی اور صحابہ تین سو اور تیرہ
اول اونکی اور بہتر اور سردار ونکی اور تمام عالم کی لوگونکی النبی محمد بن عبد اللہ الہاشمی صلی اللہ علیہ وسلم ت نبی محمد بیٹی عبد اللہ
ہاشمی ف شارح شروع کیا حضرت کی ذکر سے یمنا اور تبرکا یا واسطی دفع توہم اسکی کہ وہ نہین تہی ساتھہ اونکی ولادت آپکی سال فیل مین
اور بعثت آپکی شروع چالیسوین برس مین ہوئی اور دور نبوت آپکی تئیس برس اور عمر شریف آپکی ترسٹہہ برس کی آپ سردار سب سو کو
اور خاتم النبیین تہی صلی اللہ علیہ وسلم وعلی آلہ واصحابہ واتباعہ واحزابہ اجمعین عبد اللہ بن عثمان ابو بکر الصدیق القرشی
ت عبد اللہ بیٹی عثمان کی ابو بکر صدیق قریشی ہی ف تیم بن مرہ سے ہین جمع ہونا اونکا ساتھہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی
پانچوین واسطی پر ہی یعنی پانچوین پشت مین نسب اونکا اور حضرت کا ملا ہی نام اونکا جاہلیت مین عبد رب الکعبہ تہا اور آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نی اونکا نام عبد اللہ اور عتیق رکہا اور کنیت اونکی ابو بکر اور بعضون نی کہا کہ عتیق قدیمی نام اونکا ہی آیا ہی کہ اونکی ما
یان بچہ جیتا نتہا اور جب یہ پیدا ہوئی تو ماں اونکی انکو خانہ کعبہ کی آگی لیگئی اور کہا کہ خداوندا اسکو موت سی آزاد کر اور بخش مجھکو اور بعضون
نی کہا کہ عتیق اونکو بسبب حسن اور جمال روی اور اچہی ہونی قوم اونکیکی کہتی تہی اسلیے کہ عتیق یعنی کرم اور جمال اور نجابت کی بہا
آتا ہی اور اتفاق کیا ہی امت نی اوپر نام رکہنی اونکیکی ساتھہ صدیق کی بسبب جلدی کی تصدیق کرنی اونکیکی رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم کو اور لازم کرنی اونکی کی بیچ کو تمام احوال مین رضی اللہ عنہ اور اونکی باپ ابو قحافہ کا نام عثمان تہا بیچ سال فتح مکہ کی ایمان لا
اور چودہوین سال مین حضرت ابو بکر کی چہہ مہینی اور چند روز بعد وفات پائی اور عمر اونکی ستانوی برس کی تہی اور خلافت صدیق کی
کی دو سال اور چند مہینی رہی اور عمر اونکی ترسٹہہ برس کی موافق عمر آنحضرت صلعم کی اور تہی وہ رضی اللہ عنہ معتدل القامت خوش رنگ
تابان جمال نحیف البدن خفیف رخسارہ اور اونکی رخساروں مین رگین تہین سبز عمر بن الخطاب العدوی ت عمر بیٹی خطاب کی عدی
ف رح اولاد عدی بن کعب سے ہین اور ساتھہ پانچ واسطونکی آنحضرت کی ساتھہ جمع ہوتی ہین اور اشراف قریش سے تہی اور جاہلیت
مین سفارت اور رسالت اونہین کی نام مقرر تہی یعنی نامہ و پیغام انہین کی ہاتہہ سرداروں وغیرہ پاس کفار بہیجتی تہی اور سفید
روی سرخ چشم بلند قد تہی اور اونچی تہی لوگون سی ایسی معلوم ہوتی تہی کہ گویا وہ اونٹ پر سوار ہین اور لوگ پیادہ ہین اور دونو

بن خطاب نے کہا کہ وصف اونکا توریت مین یون آیا ہی کہ قرن حدید شدید یعنی وہ مثل سینگ لوہی کی ہی تیزی سخت ہی اور امانت دار ہی
اور فاروق لقب اونکا ہی بسبب فرق کردینی اونکی درمیان حق و باطل کی اور کفر و اسلام کی اور عزت اسلام کی ہوئی بسبب ایمان لانی
اونکی اور ہیبت اور شجاع تہی پہلی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی بحکم آپکی ہجرت کی اور جب چاہا کہ ہجرت کرین تو تلوار گلی مین ڈالی اور کمان
کا چلہ چڑہایا اور ہاتہہ مین تیر لیی اور کعبہ مین آئی سردار قریش کی سب وہان حاضر تہی پس طواف کیا اور دو رکعت نماز ادا کی اور
قریش کی حلقون پر جدا جدا آئی اور کہا بری ہون مونہہ تمہاری جو کوئی چاہی کہ روئی اوسکو مان اوسکی اور یتیم ہو فرزند اوسکا اور بیوہ
ہو بیوی اوسکی تو چاہیی کہ آوی اور ملی مجہسی پیچہی اس وادی یعنی مکہ کی پس کوئی اونکی پیچہی نہ جاسکا خلافت اونکی ساڑہی دس برس
رہی اور عمر اونکی ترسٹہہ سال کی ہوئی بحسب قول مشہور کی عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ الْقُرَشِيُّ تَخَلَّفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى ابْنَتِهِ رُقَيَّةَ
وَضَرَبَ لَهُ بِسَهْمِهِ عثمان بیٹی عفان کی قریشی پیچہی چہوڑ گئی تہی اونکو حضرت مدینہ مین نزدیک بیٹی اپنی کی کہ نام اونکا
رقیہ تہا اور لگایا اونکی لیی حصہ اونکا فتح حضرت رقیہ حضرت عثمان رض کی نکاح مین تہین جب حضرت بدر کو جانی لگی تو حضرت رقیہ
بیمار تہین پس عثمان رض کو آنحضرت نی واسطی بیمارداری اور خبرگیری بی بی رقیہ کی چہوڑا اور بدر کی غنیمت مین اونکا حصہ بہی لگایا
اور اسی اعتبار کر اونکو اہل بدر سی گنا اور تولد اونکا چہٹی سال مین ہی سال فیل سی اسلام لائی پہلی داخل ہونیکی دار ارقم مین
بعد ابی بکر اور علی اور زید بن حارثہ کی اور اسلام اونکا ابوبکر کی دعوت یعنی ترغیب سی تہا اور جب اسلام لائی تو اونکی چچا حکم
بن ابی العاص بن امیہ نی اونکو باندہا اور قید کیا اور کہا باپ دادو کی دین سی نئی دین مین آیا تو واللہ نہین چہوڑونگا مین تجہکو جب
تک کہ نہ چہوڑی تو اس دین کو کہا عثمان رض نی اس دین کو ہرگز نہین چہوڑونگا اور اس سی جدا نہین ہونیکا تو جو کچہ چاہی کر جب حکم
نی سختی و مضبوطی اونکی دین کی دیکہی چہوڑ دیا اور رقیہ بیٹی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پہلی زمان نبوت سی حضرت
عثمان رض کی نکاح مین تہین اور غزوہ بدر مین مرین اور بعد اونکی ام کلثوم سی آنحضرت نی نکاح کر دیا اور نوین سال ہجری مین وہ بہی
مرین پس کہا آنحضرت نی اگر ہوتی میری پاس تیسری بیٹی تو دیتا مین اوسکو عثمان کی تئین اور کوئی شخص سوای اونکی ایسا
نہ تہا کہ دو بیٹیان کسی پیغمبر کی اوسکی نکاح مین ہون اور اسی سبب سی ذو النورین لقب اونکا ہوا رضی اللہ عنہ اور تہی حضرت
عثمان میانہ قد خوش رو صبیح سفید اور اونکی مونہہ پر نشان تہی چیچک کی بزرگ ریش تہی خوبصورت لوگون مین اور فرمایا آنحضرت
نی ام کلثوم کو کہ نکاح کیا مین تیرا ساتہہ اوسکی کہ بہت مشابہ ہی لوگون مین ساتہہ تیری دادا ابراہیم علیہ السلام کی اور ساتہہ باپ
تیری محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور تہی حیا اونکی اس درجہ کی کہ گہر کی اندر دروازہ بند کر کر غسل کرتی تہی اور حیا سی پیٹہہ اپنی سیدہی نہین کر سکتی
تہی اور شہید ہوئی درمیان مین ایام تشریق کی سنہ پینتیس مین اور خلافت اونکی تیرہ سال رہی اور عمر اونکی ہوئی بیاسی برس
کی اور بعضون نی نوی برس اور چہیاسی برس کی بہی کہی ہی عَلِيُّ بْنُ اَبِي طَالِبٍ الْهَاشِمِيُّ حضرت علی بیٹی ابی طالب کی
ہاشمی فتح ع پیغمبر خدا کی چچا کی بیٹی تہی اور بہائی آپکی ساتہہ مواخات کی یعنی بہائی چارہ بہی انسی ہوا تہا اور خاوند فاطمہ زہرا
کی اور باپ حسن اور حسین کی اور اول ہاشمی ہین کہ پیدا ہوئی دو ہاشمیون سی اور قدیم الاسلام تہی اور بقول جماعہ کثیر کی صحابہ سی اول
اسلام بہی لائی ہین اور کہا ہی علما نی کہ پیغمبر ہوئی آنحضرت پیر کی دن اور اسلام لائی علی رضی اللہ عنہ منگل کو اور عمر اونکی اوس وقت
تیرہ برس کی تہی یا سات برس کی تہی اور ایسا ہی اور مشہور لقب اونکا حیدر ہی اور یعسوب المسلمین اور ابو الریحانتین اور ابو تراب

اونکی تصویر میں سے ہیں اور تھی میانہ قد نہایت گندم گون مائل بسرخی کشادہ دہن بدن پر بال بہت تھی روشن چہرہ چمکتا ہوا
بڑی آنکھیں عظیم البطن خوب سیاہ چشم گھنی تھی داڑھی اونکی اور طویل اور عریض تھی خوب صورت خندہ رو تھی مانند چاند چودھویں رات
کی قوی دل شجیع منصور یعنی اللہ کی مدد ہوتی تھی اور فتحیاب ہوتی تھی جہان لڑنے جاتی واسع العلم کثیر الزہد سخی النفس یعنی اسخیٰ
وکریم وجہہ ابن عباس سے روایت ہے کہ علی رضی اللہ عنہ نے نیزہ لیا تھا رسول خدا صلعم کا روز بدر کے اور کہا حاکم نے کہ نیزہ لیا اونہوں نے روز بدر کے
اور سب غزوں میں روایت کیا اوسکو احمد نے مناقب میں مدت اونکی خلافت کی پانچ برس اور شہادت اونکی جمعہ کو وقت سحر کی
سترہویں رمضان سن چالیس میں اور عمر اونکی تریسٹھ برس کی صحیح و مختار یہی ہی یہہ جاننا چاہیے کہ مصنف نے یہانتک رعایت کی مراتب
رتبیہ کی پہر اعتبار کیا ترتیب حروف ہجایہ کا ایاس بن بکیر ت ایاس بیٹی بکیر کی ف ح اور بعضی نسخوں میں البکیر الف لام سے ہے اور ایاس
ساتھہ زیر ہمزہ اور تخفیف تحتانیہ کی آخر میں سین مہملہ اور بکیر ساتھہ پیش ب اور فتح کاف اور جزم تحتانیہ تصغیر بکر کی اور بعضوں نے روایت بخاری کی
میں ساتھہ زبر ب اور تشدید کاف کی ضبط کیا ہی یہ لیثی ہیں مہاجرین اولین سے حاضر ہوئے بدر میں اور اول جہاد وغیرہ میں کہ بعد بدر کے ہیں اور تھا اسلام
اونکا اور اسلام اونکی بھائی عامر بن بکیر کا دار ارقم میں اور وہ اور اونکی بھائی اور خالد اور عاقل اور عامر سب صحابی تھی اور اہل بدر سے تھی وفات
اونکی سن چونتیس میں ہوئی بلال بن رباح مولی ابی بکر الصدیق ت بلال بیٹی رباح کی غلام آزاد ابو بکر صدیق کی ف ح مؤذن رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کنیت اونکی ابو عبد الرحمن ہی اور بعضوں نے ابو عبد اللہ کہی اور بعضوں نے ابو عبد الکریم اور بعضوں نے ابو عامر اور رباح
اونکی باپ ساتھہ زبر رای مہملہ اور تخفیف میم کی بلال قدیم الاسلام ہیں پہلی اسلام مکہ میں اونہوں ہی نے ظاہر کیا اور عذاب کیے گئی وہ بیچ خدا
میں اور آسان ہوا اونپر نکالنا روح کا اور عذاب دیتا تھا اونکو امیہ بن خلف جمحی کہ مالک اونکا تھا اور آخر کو بدر میں بلال ہی کی ہاتھہ سے مارا گیا
وہ طویل ہی اور کھینچتا تھا اونکو مالک اونکا امیہ پتھر کی سنگریزوں میں اور ڈالدیتا تھا آفتاب میں اور کوٹتا تھا اونکو لکڑی سے پس ابو بکر صدیق نے اونکو خرید کیا
اور آزاد کیا اور حکم کیا آنحضرت نے اونکو بیچ سال فتح کی ساتھہ کہنے اذان کی اوپر کعبہ کی اور فضائل اونکی بہت ہیں اور بس ہی اونکی فضیلت میں کہ
آنحضرت نے فرمایا سابقین چار ہیں میں سابق عرب کا ہوں اور بلال سابق حبشہ اور صہیب سابق روم اور سلمان سابق فارس اور تھی بلال نحیف
سخت گندم گون دراز قد بہت بال والی وفات پائی دمشق میں بیسویں سال میں اور بعضوں نے کہا اٹھارویں سال میں اور عمر اونکی کچھہ اوپر ساٹھہ برس کی
تھی اور بعضوں نے کہا ستر برس کی اور کچھ احوال انکا اوپر کی باب کی تیسری فصل میں ہی گذرا ہی حمزۃ بن عبد المطلب الہاشمی ت ترجمہ
اور حمزہ بیٹی عبد المطلب کے ہاشمی ف ح اور لقب اونکا سید الشہدا اور اسد اللہ بھی آیا ہی اور مان اونکی ہالہ بیٹی وہب کی ہیں آمنہ بنت وہب کی
جو والدہ تھین آنحضرت کی بیچ خاندان کی اور چچا زاد بھائی بھی تھی حضرت کی اور تھی نہایت شجاع اور قوی اور احوال اونکی شجاعت و دلاوری کی بہت ہیں
اور حدیث میں آیا کہ دیکھا میں نی ملائکہ کو کہ غسل دیتی تھی حمزہ بن عبد المطلب کو اور حنظلہ بن راہب کو اور یہہ بھی آیا ہی کہ لکھی ہوئی ہیں وہ نزدیک
خدا تبارک وتعالی کی ساتویں آسمان میں حمزہ بن عبد المطلب اسد اللہ واسد رسولہ اور باقی احوال انکا اوپر گذرا حاطب بن ابی بلتعۃ اللخمی المکی
ترجمہ حاطب بیٹی ابی بلتعہ کی ہم قسم قریش کی ف ح کنیت اونکی ابو عبد اللہ حاضر ہوئے بدر میں اور خندق میں اور اور غزوات میں کہ بعد اسکی
ہوئی وفات پائی سال تیسری میں بیچ مدینہ کی اور عمر اونکی پینسٹھ برس کی ہوئی اور قصہ اونکی کتابت کا طرف اہل مکہ کی پہلی باب میں گذر چکا ابو حذیفۃ
بن عتبۃ بن ربیعۃ القرشی ت ترجمہ ابو حذیفہ بیٹی عتبہ بن ربیعہ کی قرشی ف ح اور اونکی نام میں خلاف ہی اور مشہور یہ ہی کہ وہ ہشام بن
عتبہ بن ربیعہ بن عبد شمس کے فضلا صحابہ سے ہیں اور مہاجرین اولین سے تھی دونوں قبلوں کیطرف نماز ادا کی اور دو ہجرتیں کیں یعنی حبشہ اور مدینہ کیطرف

اور ما

اور تہا اسلام اونکا پہلی داخل ہونی کی دار ارقم مین اور حاضر ہوئے بدر مین اور اوسکی بعد غزوہ حنین مین شہید ہوئے زیادہ کی او عمر اونکی تریسٹھ برس کی تہی حارِثَةُ بْنُ الرُّبَیِّعِ الْاَنْصَارِیُّ قُتِلَ یَوْمَ بَدْرٍ وَھُوَ حَارِثَۃُ بْنُ ترجمہ حارثہ بیٹی ربیع کی انصاری ف م ربیع ساتھ پیش ر اور زے ساتھ اور ی شدید کی اور بعضون نے ساتھ ی کے اور بیت اور تخفیف کے بہی ضبط کیا ہی او صحیح اول ہی سُرَاقَۃَ کَانَ فِی النَّظَّارَۃِ ترجمہ شہید ہوئے روز بدر کے اور یہ حارثہ ہی بیٹا سراقہ کا تہا یعنی وقت شہید ہونیکے بیچ نظر کرنیوالونکی ف ح ربیع نام اونکی ماں کا ہی اور سراقہ نام اونکی باپ کا اور تہا حارثہ نظر کرنیوالون مین نہ قتال کرنی والون مین جیسا کہ احمد و نسائی نی روایت کیا ہی او حواشی مین لکہا ہی کہ تہا وہ اون لوگون مین سی کہ بلند جگہ پر کہڑی تہی تو او حوال شہیدونکے نظر کرین او خبر دین نظارہ ساتھ ضمہ نون کی او تشدید ظا کی وہ قوم کہ نظر کرین کسی چیز کو او حارثہ نوجوان تہی کہ واسطی نظارگی کی معرکہ مین کہڑی تہی ناگہان ایک تیر پہونچا کہ پہینکنی والا اوسکا معلوم نہ تہا حلق مین انکی لگا پس مان اونکی آنحضرت کے پاس آئی او کہا یا رسول خدا صلعم تحقیق جانتی ہو تم مقام و مرتبہ حارثہ کا بہ نسبت میری کہ کسقدر چاہتی تہی مین اوسکو او کسقدر تعلق تہا مجہکو ساتھ اوسکی اگر بہشت مین گیا ہی تو صبر کرون او اگر دوزخ مین گیا تو روؤن مین او بیقرار ہونگی جیسا ہی اور ایک روایت مین ہے اگر دوزخ مین ہے تو دیکہیگا خدا مجہسی جو کچہ کہ رونگی مین او سیرپس فرمایا آنحضرت نی اسی ام حارثہ وہ ایک بہشت نہین ہی کتنی ہی بہشتین ہین انہی پیلی او تیرا بیٹا فردوس اعلیٰ مین ہی پس کہا اوسکی مان نی کہ صبر کرونگی مین او سیر خُبَیْبُ بْنُ عَدِیٍّ الْاَنْصَارِیُّ ترجمہ خبیب بیٹی عدی کی انصاری ف ح ساتھ پیش خ معجمہ کی او زبر بے پہلی کی او جزم ی کی حاضر ہوئی بدر مین او قید کیے گئی غزوہ رجیع مین بیچ سال تیسری کی ہجرت سی او مکہ مین لیگئی او نکو مشرک پس خرید اونکو حارث بن عامر کی بیٹون نے او خبیب نے قتل کیا تہا حارث کافر کو روز بدر کی پس خرید خبیب کو حارث کی بیٹون نی تو کہ قتل کرین اوسکو پس رہی وہ قیدی اونکی پاس بعد سولی پر کہینچا اونکو تنعیم مین او اول سنت کی اسلام مین یہی پہنچی گئی ہی او اول انہون ہی نے جاری کیا طریقہ ادا کرنی دو رکعت کا وقت قتل کی او قصہ اوسکا عجیب ہے چنانچہ مذکور ہی صحیح بخاری مین او ایک روایت مین آیا ہی کہ وہ وقت قتل کی کہتی تہی خداوندا مین کسیکو نہین پاتا ہون کہ سلام میرا پیغمبر کو پہنچاوے تو تو پہنچا سلام میرا اونکو صلعم پس جبرئیل آنحضرت کی پاس آئی او سلام اونکا پہنچایا ساری حدیث نقل کی پیر آوی خُنَیْسُ بْنُ حُذَافَۃَ السَّہْمِیُّ ترجمہ خنیس بیٹی حذافہ سہمی کی ف ح خنیس ساتھ پیش خ معجمہ کی او زبر نون کی او جزم ی کی او سین مہملہ کی آخر مین قرشی او مہاجرین مین سی تہی حاضر ہوئی بدر مین بعد ہجرت کرنیکی طرف حبشہ کی پہر حاضر ہوئی احد مین پہر مدینہ مین مر گئی سبب زخم کی کہ کہتی تہی جہان اوس دن او وہ خاوند تہی حفصہ عمر بن الخطاب کی بیٹی کی پہلی آنحضرت صلعم کی رِفَاعَۃُ بْنُ رَافِعٍ الْاَنْصَارِیُّ ترجمہ رفاعہ بیٹی رافع کی انصاری ف ع رفاعہ کی زیر سی بدریین مین او باپ اونکی سردار تہی اپنی قوم کی او بہائی اونکی مالک بن رافع ہین او رفاعہ حاضر ہوئی بدر مین او احد مین او تمام جہادون مین رسول خدا صلعم کی ساتھ او حاضر ہوئی ساتھ علی کی جنگ جمل او جنگ صفین مین او مرے بیچ اول امارت معاویہ کی رِفَاعَۃُ بْنُ عَبْدِ الْمُنْذِرِ اَبُوْ لُبَابَۃَ الْاَنْصَارِیُّ ترجمہ رفاعہ بیٹی عبد المنذر کی ابو لبابہ انصاری ف ع ح یہ او ہین او سردارون مین سی تہی حاضر ہوئے عقبہ مین او بدر مین او تمام جہادون مین او بعضون نی کہا کہ بدر مین نہین حاضر ہوئی بلکہ امیر کیا تہا آنحضرت نے اونکو مدینہ مین او لگایا او نکا حصہ اصحاب بدر کی ساتھ جیسا کہ حضرت عثمان کی لیی لگایا تہا او وفات اونکی حضرت علی کی خلافت مین ہوا او قصہ اونکی باندہنی کا اپنی تئین ستون مسجد سی واسطی قبول توبہ کی او اس تقصیر کی کہ واقع ہوئی تہی اونسی بیچ قصہ بنی قریظہ کی مشہور ہے او آنحضرت کی مسجد مین ایک ستون ہی کہ اوسکو ستون ابو لبابہ کہتی ہین یہ نام اوسکا اوسی تقریب مذکور سی ہی اَلزُّبَیْرُ بْنُ الْعَوَّامِ الْقُرَشِیُّ ترجمہ زبیر بیٹی عوام کی قریشی ف ح عوام ساتھ زبر عین او تشدید واو کے ہین او زبیر عشرہ مبشرہ مین سی ہین جمع ہوئے ہین ساتھ آنحضرت کی قصی مین چار واسطی کر ان اونکی صفیہ بیٹی عبد المطلب کی پہپی آنحضرت کی ہین او اول

ابراہیم اختیار کیا تھا اور قبائح مشرکوں سے پرہیز کیا تھا اور آنحضرت سے بھی پہلے اترنے وحی کی ملاقات کی اور لوگوں کو موحد جاہلیت کہتی تھی سہل بن
حنیف الانصاری ترجمہ سہل بن حنیف انصاری ف ح بدر اور احد اور جہادوں میں حاضر ہوئے اور روز احد کی ساتھ آنحضرت کے ثابت رہے
اور بعد آنحضرت کی مصاحب حضرت علی کے رہے امیر المومنین نے انکو مدینہ میں خلیفہ کیا پھر ولایت فارس کا حاکم کیا اور کوفہ میں بیچ سن اڑتیس کے وفات پائی اور علی نے
اونپر نماز ادا کی ظہیر بن رافع الانصاری واخوہ ترجمہ ظہیر بیٹے رافع کی انصاری اور بھائی اونکی ف ح ظہیر ساتھ ظا معجمہ کی اور ملا علی نے
کہا ساتھ تصغیر کی اور بھائی ظہیر کی خدیج بن رافع اور ملا علی نے کہا مظہر نام تھا اونکا ساتھ پیش میم اور زبر ظا کی اور زیر ہ مشدد کے دونوں اہل بدر سے ہیں حاضر ہوئے بدر
میں اور جہادوں میں کہ بعد بدر کے ہوئی عبد اللہ بن مسعود الہذلی ترجمہ عبد اللہ بن مسعود ہذلی ف ع ساتھ پیش ہ کی اور زبر ذال کی نسبت ہے
طرف قبیلہ بنی ہذیل کی غیر قبائل قریش سے اور احوال انکا اوپر مذکور ہو چکا عبد الرحمن بن عوف الزہری ترجمہ عبد الرحمن بیٹے عوف کے زہری
ف ح اولاد زہرہ بن کلاب سے جمع ہوتے ہیں ساتھ آنحضرت صلعم کی کلاب بن مرہ میں اوپر دادا کے گرا اور تھا نام انکا جاہلیت میں عبد الکعبہ پیدا ہوئے دس
برس بعد سال فیل کی اسلام لائے ابو بکر صدیق کی ہاتھ پر ابتدائے اسلام میں اور انکی ماں بھی مسلمان ہوئی اور ہجرت کی انہوں نے حبشہ کو دو ہجرت اور
حاضر ہوئے بدر میں اور تمام جہادوں میں ساتھ آنحضرت کی اور ثابت رہے دن احد کی اور پہنچی انکو بیس زخم یا زیادہ اور رسول خدا نے انکے پیچھے نماز پڑھی ایک
سفر میں تو تمام کی آپ نے نماز جو کچھ باقی رہی تھی جیسا کہ حکم مسبوق کا ہے مگر غزوہ تبوک میں نہیں گئے اور تلافی کی اسکی ساتھ تصدق کرنے چار ہزار
دینار کی راہ خدا میں بعد ازاں ساتھ چالیس ہزار دینار کی اور سوار کیا لوگوں کو پانسو گھوڑوں پر راہ خدا میں پھر پانسو اونٹوں پر اور خبر گیری کی ازواج مطہرات کی
بعد آنحضرت کی اور تھا اکثر مال اونکا تجارت سے اور مناقب اونکی بہت ہیں اور تھے وہ دراز قد تنک چہرہ سرخ سفید لنگڑے ہو گئے تھے سبب تیر کی کہ
اونکی پاؤں میں لگی تھی اور تھے اغنیا صحابہ سے اور وقت ہجرت کرنیکی مدینہ کو فقیر تھے اور خیر و برکت انکو مدینہ میں حاصل ہوئی اور جب وفات پائی تو انکی
بیبیاں رکھتی تھیں اور صلح کی گئیں وہ چوتھائی آٹھویں حصہ پر کہ حق اونکا تھا اوپر اسی ہزار درہم یا دینار کی اور وصیت کی وقت وفات کی ہر ایک
کی لیے اہل بدر میں سے چار چار سو دینار کی دینے کی اور تقسیم کی گئی میراث اونکی سولہ حصہ پر اور پہنچے ہر ایک کو اسی ہزار درہم اور جب سنی
انہوں نے حدیث عائشہ سے کہ کہا سنا میں نے پیغمبر صلعم سے کہ فرمایا دیکھا میں نے عبد الرحمن بن عوف کو کہ جاتی ہیں بہشت میں آہستہ آہستہ چلتے ہیں اوس میں بطریق چھوٹے
لڑکوں کی چال ہی سے پس تصدق کیے ساتھ تمام قافلہ کی کہ شام سے آیا تھا ساتھ سات سو اونٹ کے لادے اون اور جھولوں سمیت سبب شکرانہ اوس بشارت دخول
جنت کی اور تھے وہ رضی اللہ عنہ کہ دراز ادا کرتی تھی نماز کو پہلی ظہر سے اور روایت ہے کہ وقت وفات کی اوپر بیہوش ہوئی اور جب ہوش میں آئی تو کہا کہ آئے
میری پاس دو فرشتے سخت درشت خو اور کہا کہ اسکو آگے حاکم عزیز امین کی لیجاتی ہیں ہم اور دو فرشتے اور آئے اور کہا کہ انکو کہاں لیے جاتی ہو انہوں
نے کہا لیے جاتی ہیں ہم اسکو آگے عزیز امین کی اون فرشتوں نے کہا کہ چھوڑ دو اسکو کہ سبقت کی ہے سعادت نے اسپر جبکہ وقت
کہ ماں کی پیٹ میں تھا روایت کیا اسکو ابو نعیم اور ابن عساکر نے اور وہ فتوے دیا کرتی تھی ابو بکر اور عمر اور عثمان کی عہد میں اور وفات پائی حضرت عثمان کی
خلافت میں اور جب وفات پائی تو حضرت علی رض نے کہا کہ جا اے ابن عوف کہ صاف پایا چشمہ کو اور گدلا چھوڑا مناقب اونکی بہت ہیں [illegible] اور اون
کی اسلام لانے کا قصہ غریب ہے اسماء الرجال میں اوسکو نقل کیا ہے ہم نے عُبَیْدَةُ بْنُ الْحَارِثِ الْقُرَشِیُّ ترجمہ عبیدہ بیٹے حارث کی قرشی
ف ح کنیت اونکی ابو الحارث اور بعضوں نے کہا کہ ابو معاویہ عبیدہ بیٹے حارث کے بیٹے عبد المطلب کے بیٹے عبد مناف کی آنحضرت سے دس برس
بڑے تھے اسلام لائے پہلے آنے کی دار ارقم میں اور ہجرت کی اور تھے ساتھ دو بھائیوں اپنے کی کہ طفیل اور حصین نام رکھتے تھے اور لڑے روز بدر کی ولید بن
عتبہ سے اور دو چوٹیں ہوئیں درمیان اونکی اور ماری عبیدہ کو پس اور مارا گیا ولید بھی اوسی روز روایت کی انکی [illegible] بن ابی طالب نے

بن الصامت الانصاری ترجمہ عبادہ بیٹے صامت کے انصاری ہیں ف ح انصار کے سرداروں میں سے حاضر ہوئے عقبہ اولی اور ثانیہ اور
ثالثہ میں اور حاضر ہوئے بدر میں اور تمام جہادوں میں اور یہ ایک شخص تھے ان میں سے کہ جنہوں نے جمع کیا قرآن کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
کے عہد میں اور تھے دراز قد جسیم خوب صورت بھیجا انکو عمر رضی اللہ عنہ نے شام میں قاضی و معلم کر کر پس حمص میں اقامت کی بعد ازاں
فلسطین میں آرہے رملہ میں وفات پائی اور بعضوں نے کہا بیت المقدس میں سن چونتیس میں اور عمر ہوئی انکی بہتر برس کی اور
بعضوں نے کہا کہ معویہ کے زمانہ تک باقی تھے عمرو بن عوف حلیف بنی عامر بن لوی ترجمہ عمرو بن عوف ہم قسم بنی عامر بن لوی کے ف
ح انصاری ہیں حاضر ہوئے بدر میں اور سکونت اختیار کی مدینہ میں اور لاولد مرے مدینہ ہی میں بیچ آخر ایام معویہ کے اور تھے قدیم الاسلام
اور یہ ان لوگوں میں سے ہیں کہ نازل ہوئی انکی حق میں وتری اعینہم تفیض من الدمع یعنی اور دیکھتا ہے تو آنکھیں انکی کہ جاری
ہیں ان سے آنسو اور روایت کی حضرت سے ایک حدیث کہ فرمایا نہیں ڈرتا ہوں میں تمپر فقر سے ڈرتا ہوں میں فراخی دنیا
عقبة بن عمرو الانصاری ترجمہ عقبہ بیٹے عمرو کے انصاری ف ع ح کنیت انکی ابو مسعود اور بدری ہیں مشاہیر صحابہ سے
حاضر ہوئے عقبہ ثانیہ میں اور جمہور اسپر ہیں کہ نسبت انکی طرف بدر کی بسبب سکونت کی ہے کہ وہاں رہتے تھے نہ بسبب حاضر ہونے کی
جنگ بدر میں وفات پائی حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خلافت میں اور بعضے کہتے ہیں بعد اسکے سن اکتالیس یا بیالیس
میں عامر بن ربیعة العنزی ترجمہ عامر بیٹے ربیعہ کے عنزی ف ح ساتھ عین مہملہ اور نون مفتوحتین کی اور نسبت ہے عنز
کی طرف کہ انکی اجداد سے ہے اور جامع الاصول میں العنوی ساتھ غین معجمہ اور واو کی حلیف عدی ہے اور اسلئے اسکی نسبت
میں عدوی بھی واقع ہوا اور کاشف میں حلیف آل خطاب کا کہا ہجرتیں کیں دونوں ہجرتیں اور حاضر ہوئے بدر میں اور سب جہادوں میں
اور اسلام لائے پہلی عمر رضی اللہ عنہ کی اور وفات پائی سن بتیس یا چھتیس میں اور قول اول مشہور ہے اور ثانی موافق ہے ساتھ
اوس مضمون کے کہ کاشف میں کہا کہ مرے پہلی عثمان کی عاصم بن ثابت الانصاری ترجمہ عاصم بیٹے ثابت کے انصاری ہیں ف
ح حاضر ہوئے بدر میں اور وہ شخص ہیں کہ نگاہ رکھا انکو زنبوروں یعنی بھڑوں نے جب قتل کیا مشرکوں نے کہ سر انکا کاٹیں
بسبب اسکے کہ یہ قتل کیا تھا انہوں نے کسی سردار کو انکی سرداروں میں سے اور انہوں نے دعا کی تھی خدا عز و جل سے کہ انکی نعش
کافر کو نہ پہنچے پس بھیجا خدا تعالی نے زنبور کو پس بچایا انکو مشرکوں کی ہاتھ سے اور جب رات ہوئی ایک رو آئی اور انکو
لے گئی اور یہ قصہ غزوہ رجیع میں ہوا اور وہ جد مادری عاصم بن عمر بن الخطاب کے ہیں رضی اللہ عنہما عویم بن ساعدة
الانصاری ترجمہ عویم بیٹے ساعدہ کے انصاری ف ح حاضر ہوئے دونوں عقبوں اور بدر میں اور تمام غزوں میں اور
وفات پائی رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات میں اور عمر انکی پینسٹھ یا چھیاسٹھ برس کی ہوئی عتبان بن مالك الانصاری ترجمہ
عتبان بیٹے مالک کے انصاری ف ع ح حاضر ہوئے بدر میں روایت کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اور انسے روایت کی انس بن
مالک اور محمود بن ربیع نے اور تھے نابینا اور قصہ انکی عذر کرنیکا انسے مسجد میں اور آنے آنحضرت صلعم کا انکی گھر میں اور ادا کرنی نماز کا
اوس میں تاکہ اوسکو جگہ نماز کی بنائیں مذکور ہے صحیح بخاری میں اور وہ خزرجی سلمی ہیں معویہ کی زمانہ میں وفات پائی قدامة بن مظعون
ترجمہ قدامہ بیٹے مظعون کے ف ح ساتھ میم اور ظا معجمہ کی اور عین مہملہ ساتھ وزن مفعول کے اور قدامہ ساتھ ضم قاف اور تخفیف دال مہملہ کی جمحی
ہیں ماموں عبد اللہ بن عمر کی ہجرت کی حبشہ میں اور حاضر ہوئے بدر میں اور تمام جہادوں میں ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اور عامل

کیا اونکو عمر بن الخطاب نے بحرین کا بعد ازان معزول کیا روایت کی ہی اونسے عبداللہ بن عمر نے اور وفات پائی سن تئیس مین ساٹھ
برس کی عمر مین قَتَادَةُ بْنُ النُّعْمَانِ الْأَنْصَارِيُّ ترجمہ قتادہ بیٹے نعمان کی انصاری ف ح ع صحابی ہین اور مشہور قتادہ تابعی
اور ہین کہ بصری ہین اور نابینا حافظ مفسر حافظہ خوب رکہتے تہے اپنے زمانہ مین کہ جو سنتے تہے بہولتے نہ تہے روایت رکہتے ہین انس بن
مالک سے اور حسن بصری سے اور سعید بن مسیب سے اور یہ قتادہ صحابی حاضر ہوے عقبہ مین اور بدر مین اور اونکے بعد کی
جہادون مین مرے سنہ تئیس مین اور نماز پڑہی اونپر عمر رضی اللہ عنہ نے اور تہے فضلاء صحابہ سے مُعَاذُ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْجَمُوحِ
ترجمہ معاذ بن عمرو بن جموح ف ح ع ساتہہ زبر جیم اور پیش میم کی اور اخیر مین ح ہے خزرجی ہین حاضر ہوے عقبہ اور بدر مین اور
باپ اونکے عمرو بن الجموح اور یہ وہی ہین کہ قتل کیا انہون نے ساتہہ معاذ بن عفراء کے ابوجہل کو چنانچہ ذکر انکا باب قسمۃ الغنائم
مین ہو چکا ہے مُعَوِّذُ بْنُ عَفْرَاءَ وَأَخُوهُ ترجمہ معوذ بیٹے عفراء کے اور بہائی اونکے ف ح یعنی معاذ بن عفراء اور معوذ ساتہہ
پیش میم اور زبر عین اور زیر واو مشدد کے اور عفراء ساتہہ زبر عین مہملہ اور جزم فا کے اور ممدودہ کے نام اونکی ماں کا ہے اور نام اونکے
باپ کا حارث بن رفاعہ انصاری اور معوذ قاتل ابوجہل کا ہے باعانت اپنے بہائی معاذ کے اور معوذ نے بعد اوسکے قتال کیا اور مارے
گئے اور معاذ باقی رہے اور اور جہادون لڑے پس معوذ اور معاذ بیٹے عفراء کے دونون اہل بدر سے ہین اور اونکا ایک بہائی اور ہے کہ نام
اوسکا عوف ہے وہ بہی بدر مین مارا گیا مَالِكُ بْنُ رَبِيعَةَ أَبُو أُسَيْدٍ الْأَنْصَارِيُّ ترجمہ مالک بیٹے ربیعہ کے ابو اسید انصاری ف ح ساتہہ پیش
ہمزہ اور زبر سین اور جزم ہے کے ابو اسید کنیت مالک کی ہے اور مشہور ہین ساتہہ کنیت کے حاضر ہوے بدر مین اور تمام جہادون مین اور وہ
ساعدی ہین مرے سنہ ساٹھ مین پہتر یا اٹہتر برس کی عمر مین بعد نابینا ہونے کے اور بدریون مین سے پیچہے یہی مرے ہین مِسْطَحُ بْنُ أُثَاثَةَ بْنِ عَبَّادِ
بْنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ عَبْدِ مَنَافٍ ترجمہ مسطح بیٹے اثاثہ کے بیٹے عباد کے بیٹے مطلب کے بیٹے عبد مناف کے ف ح مسطح ساتہہ زیر میم اور جزم سین اور زبر
طا کے اور اثاثہ ساتہہ پیش ہمزہ کے اور دو ثا مثلثہ کے اور عباد ساتہہ زبر عین اور تشدید با کے مسطح حاضر ہوے بدر مین اور احد مین اور اور جہادون
کے بہی اونکے ہوے اور یہ وہی ہین کہ کہا عائشہ کے حق مین جو کچھ کہ کہا قصہ افک یعنی بہتان زنا مین اور درے ماری اونکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم
نے اور ان لوگون مین کہ درے لگائی اونکو اور کہتے ہین کہ مسطح لقب اونکا ہے اور نام عوف اور وفات ہوئی اونکی سن چونتیس مین اور عمر اونکی
چہپن برس کی ہوئی مُرَارَةُ بْنُ الرَّبِيعِ الْأَنْصَارِيُّ ترجمہ مرارہ بیٹے ربیع کے انصاری ف ح مرارہ ساتہہ پیش میم کے اور تخفیف رے کے
اور ربیع ساتہہ زبر را اور زیر با کے مرارہ بنی عمرو بن عوف سے ہین حاضر ہوے بدر مین اور یہ اونہین تینون مین سے ہین کہ غزوہ تبوک سے پیچہے رہ گئے
تہے بہت مشہور اونمین کعب بن مالک ہین دوسرے ہلال بن امیہ تیسرے یہ اور توبہ قبول کی اونکی حق عزوجل نے اور نازل کین آیتین درباب
کی اونکی توبہ مین اور اسی سبب نام رکہا گیا اوسکا سورہ توبہ مَعْنُ بْنُ عَدِيٍّ الْأَنْصَارِيُّ ترجمہ معن بیٹے عدی کے انصاری ف ح معن
ساتہہ زبر میم اور جزم عین کے اور عدی ساتہہ زبر عین اور زیر دال مہملہ اور تشدید یا کے ہے معن ہین بنی عمرو بن عوف کے اور اسی سبب کہا جاتا
اونکو انصاری حاضر ہوے بدر مین اور اور جہادون مین کہ بعد اوسکے ہوئی اور حاضر ہوے عقبہ مین اور بہائی چارہ کر دیا آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے درمیان اونکے اور درمیان زید بن الخطاب کے کہ بہائی تہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے اور شہید ہوئے دونون یمامہ کے
کی حضرت صدیق کی خلافت مین مِقْدَادُ بْنُ عَمْرٍو الْكِنْدِيُّ حَلِيفُ بَنِي زُهْرَةَ ترجمہ مقداد بیٹے عمرو کے کندی ہم قسم بنی زہرہ کے ف ح ع
مقداد ساتہہ زیر میم کے اور کندی ساتہہ زیر کاف اور جزم نون اور اونکو مقداد بن الاسود بہی کہتے تہے اور کندی اسی سبب کہ [illegible]

کہ ابی طالب اونکا عمرو بن ہشیم کنیت کا تہا اور یہ عم تسمیہ ہوئی وہ خود اسود بن عبد یغوث زہری سی اس سبب سی زہری کہا اور اونکو ابن الاسود
بہی اسی سبب کہتی ہیں اور قدیم الاسلام تہی وہ اور بعض کہتی ہین بعد پانچ آدمیوں کی چہٹی یہ اسلام لائی اور بہت بزرگ اور نیک
اصحاب پیغمبر خدا صلعم کی ہین روایت کے ہین اونسی حدیثین علی بن ابیطالب اور طارق بن شہاب وغیرہ نی اور وفات پائی جرف
مین کہ ایک موضع ہی تین کوس مدینہ سی اور اوٹہا کر لائی گئی طرف مدینہ کی اور دفن کیی گئی بقیع مین ستر تیس ہین اور عمر اونکی ستر
برس کی ہوئی اور نماز ادا کی اونپر عثمان بن عفان رض نی هِلَالُ بْنُ اُمَیَّةَ الْاَنْصَارِیُّ ترجمہ ہلال بیٹی امیہ کی انصاری فرقے ایک
صحابی ہین اون تین مین سی کہ پیچہی رہ گئی تہی غزوہ تبوک سی اور توبہ قبول کی خدا تعالی نی اونکی قذف یعنی بہتان زنا کیا اپنی
بیوی کو پس لعان کی حاضر ہوئے بدر مین اور روایت کی اونسی جابر بن عبد اللہ و عبد اللہ بن عباس نے رضی اللہ عنہم اجمعین راضی
ہوا اللہ اونسی فائدہ جاننا چاہیے کہ اہل بدر کی ناموں کی گنتی مین اختلاف ہی بعضوں نی تین سو پندرہ اور بعضوں نی تین
سو تیرہ چنانچہ تین سو پندرہ اور تیرہ کی روایتین اوپر مذکور ہوئین اور استیعاب مین تین سو تیرہ نقل کیی ہین چہیالیس تو یہی ہین اور
باقی اور او رجعفر بن حسن بن عبد الکریم برزنجی رح نی ایک رسالہ متضمن اسمار مبارک اونکی مع فضائل و فوائد اونکی مسمی بجالیۃ الکرب
باصحاب سید العجم والعرب لکہا ہی اوسمین تین سو چہپن لکہی ہین گنتی ہی کتابوں سی لیکن لکہا ہی کہ مرجح اقوال سی یہی گنتی اصحاب
بدر کی یہی ہی وہ تین سو اور تیرہ اشخاص ہین یا کہ صاحب استیعاب نی لکہا ہی پس اس عاجز نی اسمار مبارک مذکورہ استیعاب سی نقل کیی اور فضائل
و فوائد بطریق اختصار کی رسالہ مذکورہ سی نقل کیی اور اسمار مبارک کو جسطرح رسالہ مذکورہ مین متضمن لفظ دعا و توسل کر لکہا تہا
تاکہ یہی اوسیطرح لکہا اور اخیر مین ایک دعا طویل مشکل الالفاظ لکہی تہی اس عاجز نی بجائی اوسکے ایک دعا جامعہ حدیث شریف کی لکہدی
تو کہ بہت مفید ہو پس اول تو یہ اونکی فضائل مین سی جاننا چاہیے کہ اللہ تعالی نی بشارت دی ہی اونکو جنت کی اپنی نبی صلعم کی زبانی کہ فرمایا اونکی
حقمین فقد وجبت لکم الجنۃ یعنی تحقیق واجب ہوئی تمہاری لیے جنت اور اونکی فضائل مین سی یہ ہی کہ اللہ تعالی نی بخشدی اونکی لیے اگلی پچہلی
گناہ اونکی یہانتک کہ اگر فرض کیا جاوی صادر ہونا گناہ کا کسی سی اونمین سی حاجت توبہ کی نہین تہی اوسکو اسلیے کہ جسقدر واقع ہوا بخشا گیا
اگرچہ بسبب ہونے اوسکے فاعل حکم اوسکا شرعا دنیا مین ہو گا اور اونکی فضائل مین سی یہ ہے کہ حاضر ہوئے ملائکہ ساتہہ اونکی جنگ بدر مین اور قتال
کیا اوسمین اتفاقا اور بیچ قتال کرنی اونکی احد اور حنین مین اختلاف ہی اور خواص اونکی اسمار کی یہ ہین کہ کہا بزرگان جاہی نی اپنی سیرت مین
اور ذکر کیا داودی نی کہ اونہون نی سنا مشائخ حدیث سی یہ کہ دعا وقت ذکر ہونی اہل بدر کی قبول ہوجاتی ہی اور تحقیق تجربہ کیا گیا ہی اور کہا شیخ عبد اللطیف
نی اپنی رسالہ مین کہ ذکر کیا ہی بعضی علما نی کہ بہت اولیا دی گئی ہین ولایت ساتہہ برکت ناموں اونکی کی اور بلا شبہ بہت مریضوں نی مانگی اللہ تعالی سی شفا
بوسیلہ اہل بدر کی پس شفا بیماریوں اپنی کی پس شفا دی گئی اوس سے اور کہا بعضے عارفین نی کہ نہین رکہا میں نی ہاتہہ اپنا کسی بیمار کے سر پر اور پڑہی نام اونکی بہ نیت
خالص مگر کہ شفا دی اوسکو اللہ نی اور اگر حاضر ہوئی ہو وقت اجل اوسکی تو تخفیف دیدیا اللہ نی اوس سی اوسکو اور کہا بعضوں نی کہ تجربہ کیا گیا ہی
اونکی ناموں کا بیچ امور مہمہ کی از روی پڑہنی اور لکہنی کی پس نہین دیکہی ہی کوئی دعا جلد تر اوس سی قبولیت مین اور روایت
کیا گیا جعفر بن عبد اللہ رح سی کہ اونہوں نی کہا وصیت کی مجہکو میری باپ نی ساتہہ رسول خدا صلعم کی اصحاب کی محبت کی اور توسل کرنی کی
ساتہہ اہل بدر کی بیچ تمام عبادات کی اور کہا مجہکو کہ اے بیٹی میری دعا وقت ذکر کرنی اونکی قبول کیجاتی ہی اور مغفرت اور رحمت اور برکت اور
رضا و رضوان گہیر لیتی ہین بندہ کو جسکی ذکر کرتا ہی اونکو یا کہا وقت دعا کرنی کی ساتہہ ناموں اونکی اور تحقیق جس نی ذکر کیا اونکو ہر فرمین حصول کیا اللہ تعالی نی وسیلہ

حاجت بر آوے کہانی ہی حاجت اونکی ایکبن لالون ہی اونکی لیے کہ ذکر کریں اونکا بیچ قصہ ای بہم کی یہ کہ رضی اللہ عنہ کہی وقت ذکر کرنے نام ہر ایک کے اونمیں سے پس کہے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابوبکر الصدیق رضی اللہ عنہ عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ اور اسی طرح اونکی آخر تک پس اس سے بہت دعا قبول ہوتی ہیں اور بہت سے حکایات قبولیت دعا کی برکت ناموں کی انکی لکھی ہیں بخوف درازی کی اسپر اکتفا کیا اب بیان ہوتا ہی اونکی اسمای مبارک کا

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اَللّٰھُمَّ اَسْاَلُكَ بِسَیِّدِنَا مُحَمَّدِ الْھَاشِمِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَبِسَیِّدِنَا عَبْدِ اللّٰہِ ابْنِ عُثْمَانَ اَبِیْ بَکْرِ الصِّدِّیْقِ الْقُرَشِیِّ وَبِسَیِّدِنَا عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ الْعَدَوِیِّ وَبِسَیِّدِنَا عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ الْقُرَشِیِّ خَلَّفَہُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلٰی ابْنَتِہٖ وَضَرَبَ لَہٗ بِسَھْمِہٖ وَبِسَیِّدِنَا عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبِ الْھَاشِمِیِّ وَبِسَیِّدِنَا اِیَاسِ بْنِ الْبُکَیْرِ وَبِسَیِّدِنَا بِلَالِ بْنِ رَبَاحٍ مَوْلٰی اَبِیْ بَکْرِ الصِّدِّیْقِ الْقُرَشِیِّ وَبِسَیِّدِنَا حَمْزَۃَ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ الْھَاشِمِیِّ وَبِسَیِّدِنَا حَاطِبِ بْنِ اَبِیْ بَلْتَعَۃَ حَلِیْفِ لِقُرَیْشٍ وَبِسَیِّدِنَا اَبِیْ حُذَیْفَۃَ بْنِ عُتْبَۃَ بْنِ رَبِیْعَۃَ الْقُرَشِیِّ وَبِسَیِّدِنَا حَارِثَۃَ بْنِ الرَّبِیْعِ الْاَنْصَارِیِّ قُتِلَ یَوْمَ بَدْرٍ وَھُوَ حَارِثَۃُ بْنُ سُرَاقَۃَ وَکَانَ فِی النَّظَّارَۃِ وَبِسَیِّدِنَا خُبَیْبِ بْنِ عَدِیِّ الْاَنْصَارِیِّ وَبِسَیِّدِنَا خُنَیْسِ بْنِ حُذَافَۃَ السَّھْمِیِّ وَبِسَیِّدِنَا رِفَاعَۃَ بْنِ رَافِعِ الْاَنْصَارِیِّ وَبِسَیِّدِنَا رِفَاعَۃَ بْنِ عَبْدِ الْمُنْذِرِ اَبِیْ لُبَابَۃَ الْاَنْصَارِیِّ وَبِسَیِّدِنَا الزُّبَیْرِ بْنِ الْعَوَّامِ الْقُرَشِیِّ وَبِسَیِّدِنَا سَعِیْدِ بْنِ زَیْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَیْلِ الْقُرَشِیِّ وَبِسَیِّدِنَا سَھْلِ بْنِ حُنَیْفِ الْاَنْصَارِیِّ وَبِسَیِّدِنَا زَیْدِ بْنِ سَھْلِ اَبِیْ طَلْحَۃَ الْاَنْصَارِیِّ وَبِسَیِّدِنَا اَبِیْ زَیْدِ الْاَنْصَارِیِّ وَبِسَیِّدِنَا سَعْدِ بْنِ مَالِكِ الزُّھْرِیِّ وَبِسَیِّدِنَا سَعْدِ بْنِ خَوْلَۃَ الْقُرَشِیِّ وَبِسَیِّدِنَا ظُھَیْرِ بْنِ رَافِعِ الْاَنْصَارِیِّ وَاَخِیْہِ وَبِسَیِّدِنَا عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدِ الْھُذَلِیِّ وَبِسَیِّدِنَا عُتْبَۃَ بْنِ مَسْعُوْدِ الْھُذَلِیِّ وَبِسَیِّدِنَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفِ الزُّھْرِیِّ وَبِسَیِّدِنَا عُبَیْدَۃَ بْنِ الْحَارِثِ الْقُرَشِیِّ وَبِسَیِّدِنَا عُبَادَۃَ بْنِ الصَّامِتِ الْاَنْصَارِیِّ وَبِسَیِّدِنَا عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ حَلِیْفِ بَنِیْ عَامِرِ بْنِ لُؤَیٍّ وَبِسَیِّدِنَا عُقْبَۃَ بْنِ عَمْرِو الْاَنْصَارِیِّ وَبِسَیِّدِنَا عَامِرِ بْنِ رَبِیْعَۃَ الْعَنَزِیِّ وَبِسَیِّدِنَا عَاصِمِ بْنِ ثَابِتِ الْاَنْصَارِیِّ وَبِسَیِّدِنَا عُوَیْمِ بْنِ سَاعِدَۃَ الْاَنْصَارِیِّ وَبِسَیِّدِنَا عِتْبَانَ بْنِ مَالِكِ الْاَنْصَارِیِّ وَبِسَیِّدِنَا قُدَامَۃَ بْنِ مَظْعُوْنٍ وَبِسَیِّدِنَا قَتَادَۃَ بْنِ النُّعْمَانِ الْاَنْصَارِیِّ وَبِسَیِّدِنَا مُعَاذِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْجَمُوْحِ وَبِسَیِّدِنَا مُعَوِّذِ بْنِ عَفْرَاءَ وَاَخِیْہِ وَبِسَیِّدِنَا مَالِكِ بْنِ رَبِیْعَۃَ وَبِسَیِّدِنَا اَبِیْ اُسَیْدِ الْاَنْصَارِیِّ وَبِسَیِّدِنَا مِسْطَحِ بْنِ اُثَاثَۃَ بْنِ عَبَّادِ بْنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ عَبْدِ مَنَافٍ وَبِسَیِّدِنَا مُرَارَۃَ بْنِ الرَّبِیْعِ الْاَنْصَارِیِّ وَبِسَیِّدِنَا مَعْنِ بْنِ عَدِیِّ الْاَنْصَارِیِّ وَبِسَیِّدِنَا مِقْدَادِ بْنِ عَمْرِو الْکِنْدِیِّ حَلِیْفِ بَنِیْ زُھْرَۃَ وَبِسَیِّدِنَا ھِلَالِ بْنِ اُمَیَّۃَ الْاَنْصَارِیِّ وَبِسَیِّدِنَا اَبِیْ عَمْرِو بْنِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذِ الْاَشْھَلِیِّ الْاَنْصَارِیِّ وَبِسَیِّدِنَا اُسَیْدِ بْنِ حُضَیْرِ الْاَنْصَارِیِّ الْاَشْھَلِیِّ وَبِسَیِّدِنَا اُسَیْرِ بْنِ ثَعْلَبَۃَ الْاَنْصَارِیِّ وَبِسَیِّدِنَا اُنَیْسِ بْنِ قَتَادَۃَ الْاَنْصَارِیِّ وَبِسَیِّدِنَا اَنَسِ بْنِ مُعَاذِ النَّجَّارِیِّ وَبِسَیِّدِنَا اَنَسِ بْنِ اَوْسِ الْاَنْصَارِیِّ الْاَشْھَلِیِّ وَبِسَیِّدِنَا اَوْسِ بْنِ ثَابِتِ النَّجَّارِیِّ الْاَنْصَارِیِّ وَبِسَیِّدِنَا اَوْسِ بْنِ خَوْلِیِّ الْاَنْصَارِیِّ وَبِسَیِّدِنَا اَوْسِ بْنِ الصَّامِتِ الْخَزْرَجِیِّ الْاَنْصَارِیِّ وَبِسَیِّدِنَا اَسْعَدِ بْنِ زُرَارَۃَ النَّجَّارِیِّ الْاَنْصَارِیِّ الْخَزْرَجِیِّ وَبِسَیِّدِنَا الْاَسْوَدِ بْنِ زَیْدِ بْنِ غَنْمِ الْاَنْصَارِیِّ وَبِسَیِّدِنَا اِیَاسِ بْنِ وَدْقَۃَ الْاَنْصَارِیِّ مِنْ بَنِیْ سَالِمِ بْنِ عَوْفِ الْخَزْرَجِیِّ وَبِسَیِّدِنَا الْاَرْقَمِ بْنِ اَبِی الْاَرْقَمِ الْھَاشِمِیِّ وَبِسَیِّدِنَا الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبِ الْخَزْرَجِیِّ الْاَنْصَارِیِّ وَبِسَیِّدِنَا بِشْرِ بْنِ الْبَرَاءِ بْنِ مَعْرُوْرِ الْاَنْصَارِیِّ الْخَزْرَجِیِّ وَبِسَیِّدِنَا بَشِیْرِ بْنِ سَعْدِ الْخَزْرَجِیِّ الْاَنْصَارِیِّ وَبِسَیِّدِنَا بَسْبَسِ بْنِ اَبِیْ زَیْدِ الْاَنْصَارِیِّ وَبِسَیِّدِنَا بُحَیْرِ بْنِ اَبِیْ بُحَیْرِ الْجُھَنِیِّ النَّجَّارِیِّ وَبِسَیِّدِنَا تَمِیْمِ بْنِ عَمْرِو الْخَزْرَجِیِّ الْاَنْصَارِیِّ وَبِسَیِّدِنَا ثَابِتِ بْنِ ثَعْلَبَۃَ الْاَنْصَارِیِّ الْخَزْرَجِیِّ وَبِسَیِّدِنَا تَمِیْمِ بْنِ یَعَارِ الْاَنْصَارِیِّ الْخَزْرَجِیِّ وَبِسَیِّدِنَا تَمِیْمِ الْاَنْصَارِیِّ

مولى بني عدي وسيدنا تميم مولى خراش بن الصمة وسيدنا ثابت بن الجذع الانصاري الاشهلي وسيدنا ثابت
بن هزال بن عمرو الانصاري العوفي وسيدنا ثابت بن عمرو بن زيد النجاري الانصاري وسيدنا ثابت بن خالد بن عمرو
بن النعمان النجاري الانصاري وسيدنا ثابت بن خنساء النجاري الانصاري وسيدنا ثابت بن اقرم الانصاري حليف
بني عمرو بن عوف وسيدنا ثابت بن زيد الاشهلي الانصاري وسيدنا ثابت بن ربيعة الانصاري الخزرجي وسيدنا ثابت
بن عامر الانصاري وسيدنا ثابت بن عبيد الانصاري وسيدنا ثابت بن الحارث الانصاري وسيدنا ثعلبة بن عنمة الانصاري
وسيدنا ثعلبة بن ساعدة الساعدي الانصاري وسيدنا ثعلبة بن عمرو النجاري الانصاري وسيدنا ثعلبة بن حاطب الانصاري وسيدنا
ثقف بن عمرو الاسلمي وسيدنا جابر بن خالد بن مسعود الانصاري النجاري الاشهلي وسيدنا جابر بن عبد الله الحرامي الانصاري
وسيدنا جبار بن صخر الانصاري وسيدنا جبير بن اياس الانصاري الزرقي وسيدنا حارثة بن النعمان النجاري الانصاري و
سيدنا حارثة بن مالك الانصاري الزرقي وسيدنا حارث بن حمير الاشجعي الانصاري وسيدنا الحارث بن حمير الانصاري
وسيدنا حارث بن هشام المخزومي القرشي وسيدنا الحارث بن عتيك النجاري وسيدنا الحارث بن قيس الانصاري و
سيدنا الحارث بن اوس الانصاري وسيدنا الحارث بن انس الاشهلي الانصاري وسيدنا الحارث بن النعمان القيسي وسيدنا
الحارث بن النعمان بن خرمة الخزرجي الانصاري وسيدنا حريث بن زيد الخزرجي الانصاري وسيدنا الحارث بن عمرو الشمالي
وسيدنا حبيب مولى الانصاري وسيدنا الحصين بن الحارث المطلبي وسيدنا حاطب بن عمرو الاوسي وسيدنا حرام بن
ملحان النجاري وسيدنا الحباب بن المنذر الانصاري السلمي وسيدنا خالد بن البكير وسيدنا خالد بن العاصي قتل
يوم بدر وسيدنا خالد بن قيس الانصاري العجلاني وسيدنا خلاد بن رافع العجلاني الانصاري وسيدنا خلاد بن سويد
الانصاري الخزرجي وسيدنا خلاد بن عمرو الانصاري السلمي وسيدنا خزيمة بن ثابت الانصاري وسيدنا خارجة بن
زيد الانصاري الخزرجي وسيدنا خارجة بن حمير الاشجعي وسيدنا خباب بن الارت الخزاعي وسيدنا خباب مولى
عتبة بن غزوان وسيدنا خريم بن فاتك الاسدي وسيدنا خراش بن الصمة الانصاري السلمي وسيدنا خولي بن خولي
العجلي الجعفي وسيدنا خبيب بن اساف الانصاري وسيدنا خوات بن جبير الانصاري وسيدنا خيثمة بن الحارث
الانصاري وسيدنا خليفة بن عدي الانصاري وسيدنا خليدة بن قيس الانصاري وسيدنا ذكوان بن عبد قيس الانصاري
وسيدنا ذي مخبر الحبشي وسيدنا ذي الشمالين الخزاعي وسيدنا رافع بن مالك الانصاري الخزرجي وسيدنا رافع بن
الحارث الانصاري وسيدنا رافع بن المعلى الانصاري وسيدنا رافع بن عنجدة الانصاري العوفي وسيدنا رافع بن سهل
الانصاري وسيدنا رافع بن زيد الانصاري وسيدنا رفاعة بن عمرو الانصاري وسيدنا رفاعة بن رافع الانصاري و
سيدنا رفاعة بن الحارث الانصاري وسيدنا رفاعة بن عمرو الجهني وسيدنا ربيعة ابن اكثم الانصاري وسيدنا
ربعي بن اياس الانصاري واخيه وسيدنا رحيلة بن ثعلبة الانصاري البياضي وسيدنا زيد بن الخطاب العدوي
وسيدنا زيد بن حارثة الكلبي وسيدنا زيد بن اسلم العجلاني الانصاري وسيدنا زيد بن الدثنة الانصاري
البياضي وسيدنا زيد بن عاصم المازني الانصاري وسيدنا زياد بن لبيد الانصاري البياضي وسيدنا زياد بن

عَمْرٍو الْاَنْصَارِيِّ وَ سَيِّدِنَا زِيَادِ بْنِ كَعْبٍ الْاَنْصَارِيِّ وَ سَيِّدِنَا زَاهِرِ بْنِ حَرَامٍ الْاَشْجَعِيِّ وَ سَيِّدِنَا الطُّلَيْبِ بْنِ عُمَيْرٍ الْقُرَشِيِّ وَ
سَيِّدِنَا الطُّفَيْلِ بْنِ الْحَارِثِ الْمُطَّلِبِيِّ وَ اَخِيْهِ قُتِلَ يَوْمَ بَدْرٍ وَ سَيِّدِنَا الطُّفَيْلِ بْنِ مَالِكٍ الْاَنْصَارِيِّ وَ سَيِّدِنَا كَعْبِ بْنِ
عَمْرٍو الْاَنْصَارِيِّ السُّلَمِيِّ وَ سَيِّدِنَا كَعْبِ بْنِ زَيْدٍ النَّجَّارِيِّ الْاَنْصَارِيِّ وَ سَيِّدِنَا كَعْبِ بْنِ جَمَّازٍ الْاَنْصَارِيِّ وَ سَيِّدِنَا
كَنَّازِ بْنِ حِصْنٍ الْاَنْصَارِيِّ وَ سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ بْنِ مَسْلَمَةَ الْاَنْصَارِيِّ وَ سَيِّدِنَا مُعَاذِ بْنِ عَفْرَاءَ الْاَنْصَارِيِّ وَ سَيِّدِنَا عَوْفِ
ابْنِ الْعَفْرَاءِ قُتِلَ يَوْمَ بَدْرٍ وَ سَيِّدِنَا مُعَوَّذٍ وَ سَيِّدِنَا مُعَاذِ بْنِ مَاعِصٍ الْاَنْصَارِيِّ وَ سَيِّدِنَا مَالِكِ بْنِ عُمَيْلَةَ الْعَبْدَرِيِّ وَ سَيِّدِنَا
مَالِكِ بْنِ قُدَامَةَ الْاَنْصَارِيِّ وَ سَيِّدِنَا مَالِكِ بْنِ رَافِعٍ الْعَجْلَانِيِّ وَ سَيِّدِنَا مَالِكِ بْنِ عَمْرٍو السُّلَمِيِّ وَ سَيِّدِنَا مَالِكِ
بْنِ اُمَيَّةَ بْنِ عَمْرٍو السُّلَمِيِّ وَ سَيِّدِنَا مَالِكِ بْنِ اَبِيْ خَوْلِيٍّ الْعَجْلَانِيِّ وَ سَيِّدِنَا مَالِكِ بْنِ نُمَيْلَةَ الْاَنْصَارِيِّ وَ سَيِّدِنَا
مَعْمَرِ بْنِ الْحَارِثِ الْجُمَحِيِّ وَ سَيِّدِنَا مُحْرِزِ بْنِ نَضْلَةَ الْاَسَدِيِّ وَ سَيِّدِنَا مُحْرِزِ بْنِ عَامِرٍ الْاَنْصَارِيِّ وَ سَيِّدِنَا مَعْنِ بْنِ يَزِيْدَ السُّلَمِيِّ
وَ سَيِّدِنَا مَعْبَدِ بْنِ قَيْسٍ الْاَنْصَارِيِّ وَ سَيِّدِنَا الْمُنْذِرِ بْنِ عَمْرٍو الْاَنْصَارِيِّ الْخَزْرَجِيِّ وَ سَيِّدِنَا الْمُنْذِرِ بْنِ الْاَوْسِيِّ الْاَنْصَارِيِّ
وَ سَيِّدِنَا الْمُنْذِرِ بْنِ قُدَامَةَ الْاَنْصَارِيِّ وَ سَيِّدِنَا مُعَتِّبِ بْنِ الْحَمْرَاءِ الْاَنْصَارِيِّ وَ سَيِّدِنَا مُعَتِّبِ بْنِ بَشِيْرٍ الْاَنْصَارِيِّ وَ
سَيِّدِنَا مُصْعَبِ بْنِ عُمَيْرٍ الْقُرَشِيِّ وَ سَيِّدِنَا مُبَشِّرِ بْنِ عَبْدِ الْمُنْذِرِ الْاَوْسِيِّ وَ سَيِّدِنَا مُلَيْلِ بْنِ وَبَرَةَ الْاَنْصَارِيِّ وَ سَيِّدِنَا مِهْجَعِ
بْنِ صَالِحٍ مَوْلٰى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَ سَيِّدِنَا مِدْلَاجِ بْنِ عَمْرٍو السُّلَمِيِّ وَ سَيِّدِنَا نَوْفَلِ بْنِ ثَعْلَبَةَ الْاَنْصَارِيِّ وَ سَيِّدِنَا النُّعْمَانِ بْنِ عَمْرٍو النَّجَّارِيِّ
وَ سَيِّدِنَا النُّعْمَانِ بْنِ عَصَرٍ الْاَنْصَارِيِّ وَ سَيِّدِنَا النُّعْمَانِ بْنِ عَمْرٍو الْاَنْصَارِيِّ وَ سَيِّدِنَا النُّعْمَانِ بْنِ اَبِيْ خَزَمَةَ الْاَنْصَارِيِّ وَ
سَيِّدِنَا النُّعْمَانِ بْنِ سِنَانٍ الْاَنْصَارِيِّ وَ سَيِّدِنَا ابْنِ نَضْرِ الْحَارِثِ الْاَنْصَارِيِّ الظَّفَرِيِّ وَ سَيِّدِنَا نَحَّابِ بْنِ ثَعْلَبَةَ الْاَنْصَارِيِّ
وَ سَيِّدِنَا نُعَيْمَانَ بْنِ عَمْرٍو النَّجَّارِيِّ وَ سَيِّدِنَا صُهَيْبِ بْنِ سِنَانٍ الرُّوْمِيِّ وَ سَيِّدِنَا صَفْوَانَ بْنِ اُمَيَّةَ بْنِ عَمْرٍو السُّلَمِيِّ وَ اَخِيْهِ مَالِكِ
بْنِ اُمَيَّةَ وَ سَيِّدِنَا الضَّحَّاكِ بْنِ حَارِثَةَ الْاَنْصَارِيِّ وَ سَيِّدِنَا الضَّحَّاكِ بْنِ عَبْدٍ الْاَنْصَارِيِّ النَّجَّارِيِّ وَ سَيِّدِنَا عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ ثَعْلَبَةَ
الْاَنْصَارِيِّ وَ سَيِّدِنَا عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جُبَيْرٍ الْاَنْصَارِيِّ وَ سَيِّدِنَا عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحُمَيِّرِ الْاَشْجَعِيِّ وَ سَيِّدِنَا عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رَوَاحَةَ الْاَنْصَارِيِّ
وَ سَيِّدِنَا عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رَافِعٍ الْاَنْصَارِيِّ وَ سَيِّدِنَا عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رَبِيْعٍ الْاَنْصَارِيِّ وَ سَيِّدِنَا عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ طَارِقٍ الْاَنْصَارِيِّ وَ
سَيِّدِنَا عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كَعْبٍ الْاَنْصَارِيِّ وَ سَيِّدِنَا عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَظْعُوْنٍ الْجُمَحِيِّ وَ سَيِّدِنَا عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ النُّعْمَانِ الْاَنْصَارِيِّ وَ
سَيِّدِنَا عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلُوْلٍ الْاَنْصَارِيِّ وَ سَيِّدِنَا عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَرَامٍ الْاَنْصَارِيِّ وَ سَيِّدِنَا عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَامِرٍ الْاَنْصَارِيِّ
وَ سَيِّدِنَا عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَيْرٍ الْاَنْصَارِيِّ وَ سَيِّدِنَا عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْسٍ الْخَزْرَجِيِّ وَ سَيِّدِنَا عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَمَةَ الْعَجْلَانِيِّ وَ سَيِّدِنَا
عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ كَعْبٍ الْمَازِنِيِّ وَ سَيِّدِنَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ جُبَيْرٍ الْاَنْصَارِيِّ وَ سَيِّدِنَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَنْصَارِيِّ وَ
سَيِّدِنَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَهْلٍ الْاَنْصَارِيِّ وَ سَيِّدِنَا عُبَيْدِ بْنِ اَوْسٍ وَ سَيِّدِنَا عُبَيْدِ بْنِ زَيْدٍ الْاَنْصَارِيِّ وَ سَيِّدِنَا عَمِيْدِ كَيْلَةَ
بْنِ حَيٍّ الْاَنْصَارِيِّ وَ سَيِّدِنَا عَبْدِ يَالِيْلَ بْنِ نَاشِبٍ اللَّيْثِيِّ وَ سَيِّدِنَا عَبَّادِ بْنِ عُبَيْدِ التَّيِّهَانِ وَ سَيِّدِنَا عَبَّادِ بْنِ قَيْسٍ الْاَنْصَارِيِّ
وَ سَيِّدِنَا عُمَيْرِ بْنِ حَرَامٍ الْاَنْصَارِيِّ وَ سَيِّدِنَا عَمْرِو بْنِ قَيْسٍ الْاَنْصَارِيِّ وَ سَيِّدِنَا عَمْرِو بْنِ ثَعْلَبَةَ الْاَنْصَارِيِّ وَ سَيِّدِنَا
سُفْيَانَ بْنِ بِشْرٍ الْاَنْصَارِيِّ وَ سَيِّدِنَا سَالِمِ بْنِ عُمَيْرٍ الْاَنْصَارِيِّ وَ سَيِّدِنَا سِنَانِ بْنِ سِنَانٍ الْاَسَدِيِّ وَ سَيِّدِنَا سِمَاكِ
بْنِ خَرَشَةَ الْاَنْصَارِيِّ وَ سَيِّدِنَا سَهْلِ بْنِ عَتِيْكٍ الْاَنْصَارِيِّ وَ سَيِّدِنَا سُهَيْلِ بْنِ رَافِعٍ الْاَنْصَارِيِّ وَ سَيِّدِنَا السَّائِبِ

بن مظعون الجمحي وسيدنا ابي بن كعب الانصاري النجاري وسيدنا ابي معاذ النجاري وسيدنا اسير بن عمرو الانصاري
النجاري وسيدنا عبد الله بن عامر الانصاري وسيدنا عائذ بن ماعص الانصاري وسيدنا عبس بن عامر الانصاري
وسيدنا عكاشة بن محصن الاسدي وسيدنا عتيك بن التيهان الانصاري وسيدنا عنترة السلمي وسيدنا
عاقل بن البكير وسيدنا فروة بن عمرو الانصاري وسيدنا غنام بن اوس الانصاري وسيدنا الفاكه بن بشر
الانصاري وسيدنا قيس بن مخلد الانصاري وسيدنا قيس بن محصن الانصاري وسيدنا قيس بن ابي صعصعة
الانصاري وسيدنا قطبة بن عامر الانصاري وسيدنا سعد بن خيثمة الانصاري وسيدنا سعد بن الربيع
الانصاري وسيدنا سعد بن عبادة الانصاري الساعدي وسيدنا سعد بن عثمان الانصاري الزرقي وسيدنا
سعد بن زيد الانصاري الاشهلي وسيدنا سفيان بن بشر الانصاري وسيدنا سالم بن عمير العوفي وسيدنا سليم بن
عمرو الانصاري وسيدنا سليم بن الحارث الانصاري وسيدنا سليم بن قيس بن فهد الانصاري وسيدنا سليم بن
ملحان الانصاري وسيدنا سلمة بن سلامة الانصاري الاشهلي وسيدنا سلمة بن ثابت الانصاري الاشهلي وسيدنا
سهل بن عمرو الانصاري وسيدنا سهيل بن بيضاء القرشي الفهري وسيدنا سويد بن مخشي الطائي وسيدنا
سليط بن عمرو العامري القرشي وسيدنا سليط بن قيس الانصاري النجاري وسيدنا سراقة بن كعب الانصاري النجاري و
سيدنا سراقة بن عمرو الانصاري النجاري وسيدنا سبيع بن حاطب الانصاري وسيدنا سواد بن غزية الانصاري
السلمي وسيدنا سعيد بن سهيل الانصاري الاشهلي وسيدنا شماس بن عثمان المخزومي وسيدنا شجاع بن ابي وهب
الاسدي حليف عبد شمس وسيدنا هانئ بن نيار الانصاري وسيدنا هلال بن المعلى الانصاري وسيدنا هلال
بن خولي الانصاري وسيدنا همام بن الحارث وسيدنا وهب بن ابي سرح الفهري القرشي وسيدنا وديعة بن عمرو
الانصاري وسيدنا يزيد بن الحارث الانصاري وسيدنا يزيد بن ثابت الانصاري وسيدنا ابي ايوب الانصاري
وسيدنا ابي الحمراء مولى آل عفراء وسيدنا ابي الخالد الحارث بن قيس الانصاري وسيدنا ابي خزيمة بن اوس
الانصاري وسيدنا سليم ابي كبشة مولى رسول الله صلى الله عليه وسلم دوسي وسيدنا ابي مليل الضبعي وسيدنا
ابي المنذر يزيد بن عامر الانصاري وسيدنا ابي نملة الانصاري وسيدنا ابي عبيدة بن الجراح الفهري القرشي و
سيدنا ابي عبد الرحمن يزيد بن ثعلبة الانصاري وسيدنا ابي عبس الحارثي الانصاري وسيدنا يزيد بن الاخنس السلمي
وسيدنا ابي اسيد الساعدي وسيدنا ابي اسرائيل الانصاري وسيدنا ابي الاعور بن الحارث الانصاري النجاري
وسيدنا سعد بن سهيل الانصاري وسيدنا سعد بن خولة من المهاجرين الاولين وسيدنا سعد بن خولي مولى حاطب
بن بلتعة وسيدنا سالم مولى ابي حذيفة وسيدنا سلمة بن حاطب الانصاري وسيدنا ابي مرثد الغنوي و
سيدنا ابي مسعود الانصاري وسيدنا ابي فضالة الانصاري وسيدنا عمار بن ياسر المهاجري وسيدنا طلحة بن عبيد الله
القرشي وسيدنا سماك بن سعد الخزرجي رضي الله تعالى عنهم اجمعين اللهم لا تدع لنا ذنبا الا غفرته ولا هما
الا فرجته ولا دينا الا قضيته ولا حاجة من حوائج الدنيا والآخرة الا قضيتها يا ارحم الراحمين

# بَابُ ذِكْرِ الْيَمَنِ وَالشَّامِ وَذِكْرِ اُوَيْسِ الْقَرَنِيِّ

یہ باب ہی بیچ ذکر یمن اور شام کی اور ذکر اویس قرنی کے **ف** یمن ساتھ دو زبر دن کی وہ شہر کہ جانب یمین یعنی داہنی کعبہ کی ہی یمنی اور یمان
اور یمانی ساتھ تخفیف ی کی منسوب طرف یمن کے اور بعضوں نے ساتھ تشدید ی کی کہا ہی اور شام وہ شہر کہ بائیں طرف کعبہ کی ہی اور شام جانب چپ کو
کہتی ہیں جیسے کہ یمن جانب راست کو اور شام ساتھ ہمزہ اور بدون ہمزہ کی دونوں طرح آیا ہی اور قرن ساتھ زبر ق اور ر کی ایک شہر ہی یمن کے
شہروں میں سی اور قرن کہ میقات اہل نجد کی ہی ساتھ جزم ر کی ہی اور وہ ایک قریہ ہی نزدیک طائف کے اور نام ہی انکی ساری جنگل کا اور
خطا کی سبب جوہری نی بیچ حرکت دینی اوسکی کی اور نسبت کرنی اویس قرنی کیطرف اوسکی اسلیے کہ اویس منسوب ہیں طرف قرن بن ردمان بن ناجیہ بن مراد
کی کہ ایک شخص ہے اونکی داداوں میں سی کذا فی القاموس

## اَلْفَصْلُ الْاَوَّلُ فصل پہلی

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ رَجُلًا يَاْتِيْكُمْ مِنَ الْيَمَنِ يُقَالُ لَهُ اُوَيْسٌ لَا يَدَعُ بِالْيَمَنِ غَيْرَ اُمٍّ لَهُ قَدْ كَانَ بِهِ بَيَاضٌ فَدَعَا اللهَ فَاَذْهَبَهُ اِلَّا مَوْضِعَ الدِّيْنَارِ اَوِ الدِّرْهَمِ فَمَنْ لَقِيَهُ مِنْكُمْ فَلْيَسْتَغْفِرْ لَكُمْ وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ خَيْرَ التَّابِعِيْنَ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ اُوَيْسٌ وَلَهُ وَالِدَةٌ وَكَانَ بِهِ بَيَاضٌ فَمُرُوْهُ فَلْيَسْتَغْفِرْ لَكُمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ

روایت ہی عمر بن خطاب سی یہ کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک شخص آویگا تمہاری
پاس یمن کی جانب سی کہا جاویگا اوسکو اویس نہ چھوڑیگا یمن میں سوای ماں اپنی کی **ف** معنی اسکی یہ ہیں کہ نہیں ہے اوسکی لیے
اہل و عیال یمن میں سوای ماں کی اور نہیں باز رکہا ہی اوسکو آنی سی طرف ہماری مگر خدمت اوسکی نے ترجمہ تحقیق تہی اوسکی بدن میں
سفیدی یعنی برص پس دعا کی اللہ سے پس دور کیا اللہ تعالی نی اوسکو مگر مقدار ایک دینار کی یا درہم کی **ف** یہ شک راوی ہی کہ لفظ
دینار فرمایا یا درہم اور شاید کہ اوسکا باقی رکہنا علامت کی لیے ہو جیسیکہ کہا گیا ہی بیچ حق ناخن آدم کی کہ وہ نشانی تہی اونکی جلد سابق
کی یا کچہہ اوسمیں سے چہوڑ گیا تو کہ ہو سبب تنفیر اونکی کا یعنی لوگوں ہی بازی شرم کی اور اسی لیے وہ دوست رکہتی تہی گوشہ نشینی اور گمنامی کو
اور مکروہ رکہتی تہی شہرت اور خلط کو **ف** اور ایک روایت میں آیا ہی کہ یہ سبب تمنا کرنی اونکی کی تہا کہ دعا کی تہی خداوندا چہوڑ میری جسم میں کچہہ
اوسمیں سے کہ یاد کروں میں سبب اوسکی نعمت تیری ترجمہ پس جو شخص کہ ملے اویس سے تم میں سے پس چاہیے کہ وہ بخشش طلب کرے تمہارے لیے یعنی چاہیے کہ درخواست
کرے وہ شخص اویس سے کہ بخشش طلب کرے واسطے اوسکی لیے اور ایک روایت میں یوں آیا ہی کہ عمر نی کہا سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تحقیق
بہتر تابعین ایک شخص ہے کہ کہا جاویگا اوسکو اویس اور اوسکی لیے ماں ہی اور تہی اوسکی برص پس حکم کرنا اوسکو اور چاہنا اوس سے کہ استغفار
کرے تمہاری لیے نقل کی یہ مسلم نے **ف** بہترین تابعین الخ اس سبب سے کہ حضرت کی زمانہ میں تہے اور بسبب مانع شرعی کی حضرت کی پاس آنی سی
محروم رہے تہی اور تابعین تعریف ظاہر ہی اویس قرنی کی لیے اور یہ بہی اس سے معلوم ہوا کہ دعا طلب کرنی چاہیے اہل خیر و صلاح سی اگرچہ ہو طالب
افضل اونسی اور بعضوں نے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی یہ واسطے خوش کرنی اویس کے عمل کی فرمایا اور واسطے دفع توہم اوسکی کہ توہم کرے کہ اوسنے
مخالفت کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت اسلیے کہ وہ نہ آئی آنحضرت کی پاس بسبب خاطر ماں کی اور نیکی کرنی کی ساتہ اوسکی اور یہ بہی اس
حدیث سے معلوم ہوا کہ اویس بہتر ہیں سب تابعین میں اور امام احمد بن حنبل سے منقول ہی کہ افضل تابعین سعید بن المسیب ہیں اور یہ باعتبار
معرفت علوم اور احکام شرائع کی ہی اور یہ منافات نہیں رکہتا ہی خیریت اور فضیلت اویس کو باعتبار کثرت ثواب کی نزدیک اللہ تعالی کے
اور قاموس میں کہا کہ اویس بزرگ سرداران تابعین کے ہیں اور شاید کہ لفظ حدیث بہی محمول ہی اوپر اور جاننا چاہیے کہ اخبار و آثار بیچ شان

اویس قرنی کی آئی ہین کہ سیوطی نی جمع الجوامع مین ذکر کی ہین مین نے نہی نکالا ترجمہ کیا ہی اگرچہ باعث طوالت کا ہوا سلیے کہ نزدیک ذکر کرنے
اولیای خدا کی رحمت اوترتی ہی پس کہا سیوطی نی روایت کی ابن جابر نی کہ کہا تہی عمر بن الخطاب کی جب آتی تہی اونکے پاس امداد اہل یمن پوچہتی
اونسی کہ آیا تم مین اویس بن عامر ایک شخص ہے اوسوقت تک کہ اویس سیان اونکی پونچی کہا عمر نی کیا تو اویس بن عامر ہی کہا اویس نے ہان مین اویس
بن عامر ہون کہا عمر نی قبیلہ مراد سی ہی تو پہر قرن سی کہا ہان اسیطرح ہی کہا کیا تہی تجکو برص پس اچہا ہوا تو اوس سی مگر جگہہ درہم کے
کہا ہان کہا کیا تیری لیی ماں ہی کہا ہان کہا عمر رض نی کہ سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ کہتی تہی آویگا تمہاری پاس اویس بن عامر
ساتہ امداد اہل یمن کے مراد سی پہر قرن سی تہی اوسکی برص پہر جاتی رہی اوس سی مگر جگہہ ایک درہم کی اوسکی لیی ماں ہی کہ وہ نیکی کرتا ہی اوس سے
اگر قسم کہا وی خدا پر سچ کرتا ہی خدا اوسکو اگر ہوسکی تجہسی تو استغفار طلب کرنا اوس سے پس استغفار طلب کر میرے لیے اے اویس کہا اویس نے کہ مجہ جیسا استغفار کرے آپ
کی لیی ای امیر المومنین کہا البتہ استغفار کر میری لیی پس استغفار کی اویس نے عمر رض کی لیی پہر کہا عمر رض نی کہ ای اویس کہاں جایا چاہتا ہی تو کہا
اویس نے چاہتا ہون مین کہ کوفہ کو جاؤن کہا کیا پہر لکہون تیری لیی حاکم کوفہ کو کہا اگر بیچ پس ماندون کی یعنی عاجزون اور گمناموں کے
لوگون سے رہون تو بہتر ہی نزدیک میری پس سال آیندہ ایک شخص اشراف مین سے حج کو اور ملاقات کی عمر رض سے اور عمر نی حال اویس کا پوچہا کہ کیا حال
رکہتا ہی کہا اوسنی کہ چہوڑ آیا مین نے اوسکو کہنہ جامہ قلیل المتاع پس عمر رض نی حدیث آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اوسکی آگی پڑہی پس وہ شخص اویس کے
پاس آیا اور استغفار طلب کی اونسی اویس نے کہا تو ہی استغفار کر میری لیی کہ سفر صالح سی آتا ہی تو پہر کہا اوس شخص نے کہ استغفار کرو میرے لیی اونہی حدیث
عمر رض کی پڑہی اور استغفار کی اویس نے اوسکی لیی پس پہچانا لوگون نی اویس کو اور دریافت کی حقیقت حال اونکی کی پس وہان سے باہر نکلی اور
روایت کی ابن سعد نی طبقات مین اور ابو عوانہ اور رویانی نی اور ابو نعیم نی حلیہ مین اور بیہقی نی دلائل مین اور ایک روایت مین بہی ابن
جابر سی آیا ہی کہ کہا ایک محدث تہا کوفہ مین کہ حدیث بیان کیا کرتا تہا ہمسے اور جب فارغ ہوتا وہ حدیث سی تو متفرق ہوتی لوگ اور ایک
جماعت اپنی جگہہ پر بیٹہی رہتی اور درمیان اوس جماعت کی ایک مرد تہا کہ ایسی باتین کرتا تہا کہ کسیکو ویسی باتین کرتی نہ دیکہا پس مین نے چاہا کرتا
میل اوسکی پاس پس ایک وقت نہ پایا مین نی اوسکو پس کہا مین نے اپنی یارون سی کہ پہچانتی ہو تم اوس شخص کو کہ بیٹہتا تہا ساتہ ہمارے اور باتین کرتا تہا
ایسی اور ایسی پس کہا ایک شخص نے قوم مین سے کہ ہان پہچانتا ہون مین اوسکو وہ اویس قرنی ہی کہا مین نے پہچانتا ہی تو مکان اوسکا کہا پہچانتا ہون پس
گیا مین ساتہ اوسکی اونکے گہر تک یا مین نی دروازہ اوسکی حجرہ کا پس باہر نکلا وہ حجرہ سی کہا مین نے ای بہائی میری کس چیز نے باز رکہا تجکو ہم سے کہا برہنگی نی
اور تہی یار اوسکی کہ ٹہٹہا کیا کرتی تہی اوس سے اور ستاتی تہی اوسکو کہا مین نی یہ چادر اوڑہ کہا مت دی ایسا کہ جب لوگ دیکہین پاس کپڑے کو میری تو
تو ایذا دینگی مجکو پس مبالغہ کیا مین نے یہانتک کہ اوڑہی اوسنی وہ چادر پہر باہر آیا لوگون کی سامنی پس کہا لوگون نی کہ کسکو فریب دیا ہی اس کپڑی سی
اور کس سی چہین لیا ہی یہ کہا اویس نے بیچ اسیر جابر اوی سی کہ دیکہا تو نی کہ کیا کہتی ہین پہر کہا مین نے لوگون سے کہ کیا چاہتی ہو تم اس شخص سے
اور کیون ایذا دیتی ہو اسکو آدمی کبہی ننگا ہوتا ہی اور کبہی کپڑی پہنتا ہی پس بہت ڈانٹ کے مین نے اونکو اپنی زبان سے پہر اتفاقا آئی اہل کوفہ حضرت عمر رض کے
پاس آئی پس آیا درمیان اونکی ایک شخص اون مین سی کہ ٹہٹہا کیا کرتی تہی اوس سے پس کہا عمر رض نی کہ آیا اہل قرن مین سی کوئی ہی پس لائے
وہ اوس شخص کو کہ ٹہٹہا کیا کرتا تہا اوس سے پس پہنچا عمر رض نی حدیث پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ اویس کی شان مین تہی کہا عمر رض
نی کہ سنا مین نے کہ وہ آیا ہی تمہاری پاس کوفہ مین اوس شخص نے کہا کہ نہین ہی ایسا شخص درمیان ہمارے اور نہین پہچانتی ہین ہم اوسکو کہا عمر رض
نے کہ ہان ایک شخص ہے ایسا اور ایسا یعنی خوار وخراب کہا اوس شخص نے کہ درمیان ہمارے ایک مرد ہی اویس نام کہ ٹہٹہا کیا کرتی ہین ہم

اوس سے کہا عمرؓ نے کہ مل تو اوس سے اور میں کہتا ہوں میں تجھکو کہ ملیگا تو اوس سے پس حج ہوا وہ شخص یمن کی طرف یہانتک کہ آیا وہ اونکی پاس پہلے اسکی
کہ جاوے اپنے اہل و عیال میں پہر کہا اوسکو اویس نے کہ یہ عادت تیری ساتھ میری کہانسے ہی کہا اوسنے کہ امیر المومنین سے تعریف تیری سنی میں نے کہ تیرے
حق میں ایسا ایسا کہتے تہے بخش مجکو بہی اویس جو کچہہ کہ کہا میں نے ساتھ تیرے قسم ہے البتہ اور ملی ادبی ہی اور استغفار کر میرے لیے کہا اویس نے کرتا ہوں میں بشرطیکہ
تو نہ کہے کسی سے جو کچہہ کہ سنا ہی تو نے عمرؓ سے پس استغفار کی اوسکی لیے کہا اسیر نے کہ اوسی اس خبر کا ہی بعد اوسکی ظاہر ہوا امر اویس کا کوفہ میں روایت کیا
اسکو ابن سعد نے طبقات میں اور ابونعیم نے حلیہ میں اور بیہقی نے دلائل میں اور ابن عساکر نے تاریخ میں اور روایت میں آیا ہی یحیی بن سعید سے کہ اونہوں نے سعید
بن المسیب سے اونہوں نے عمر بن الخطاب سے نقل کی کہ کہا عمرؓ نے کہ فرمایا مجکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک روز ای عمر عرض کیا میں نے لبیک و سعدیک
یعنے حاضر ہوں میں جو حکم ہو بجالاؤں یا رسول اللہ پس گمان کیا میں نے کہ کسی کام کو بہیجیں گے مجکو آنحضرت نے فرمایا ای عمر میرے امت میں ایک شخص ہوگا کہ
اوسکو اویس قرنی کہیں گے پہونچیگی اوسکو ایک بلا جسد میں یعنے برص پس دعا کریگا خدا سے پس دور کر دیگا اوسکو خدا تعالی مگر ایک درہم اوسکی پہلو میں
رہ جائیگا جب دیکہیگا اوسکو تو یاد کریگا خدای عز و جل کو پس جب ملے تو اوس سے تو کہنا اوسکو میری طرف سے سلام اور کہنا اوسکو دعا کرے
تیرے لیے اسلیے کہ وہ کریم اور بزرگ ہی اپنی پروردگار کی نزدیک اگر قسم کہاوے خدا پر سچا کرے اوسکو خدا شفاعت کریگا وہ مانند ربیعہ اور مضر کے یہ
کہ نام دو قبیلوں کی ہیں کہ بہت لوگ تہے اونمیں یعنے بہت سے لوگوں کے شفاعت کریگا عمرؓ کہتے ہیں کہ پس طلب کیا میں نے اوسکو پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وسلم کی حیات میں پس قدرت نپائی میں نے اوسپر اور طلب کیا میں نے اوسکو ابوبکر کی خلافت میں پس قدرت نپائی میں نے اوسپر اور طلب کیا میں نے اوسکو
اپنی امارت میں پس ڈہونڈہتا تہا میں قافلوں کو کہ شہروں سے آتے تہے اور کہتا تہا میں کیا آیا ہی مراد سے آیا ہی قرن سے درمیان میں تمہارے کوئی کہ نام
اوسکا اویس ہو دیکہا ایک شخص نے قوم قرن میں سے کہ وہ میری چچا کا بیٹا ہی ای امیر المومنین پوچہتا ہی تو حال ایک مرد پست تر اور خوار ونکا
اور نہیں ہی وہ ایسا شخص کہ تجہ جیسا شخص اوسکا حال پوچہے کہا میں نے کہ دیکہتا ہوں میں تجکو اوسکی مقدمہ میں ہلاک ہونیوالوں سے پس میں یہی ذکر کرتا
تہا کہ ناگہان نمودار ہوا ایک اونٹ پرانی پالان کا اوسپر ایک شخص ہے کہنہ جامہ پس میری دل میں آیا کہ اویس یہی ہوگا کہا میں نے ای بندہ خدا تو ہی ہے
اویس قرنی کہا ہاں کہا میں نے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام کہا تہا تجکو کہا علی رسول اللہ السلام و علیک ای امیر المومنین کہا میں نے کہ حکم کیا تہا آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ دعا کرو میرے لیے بعد اوس ملاقات کرتا تہا میں اوس سے ہر سال یعنی حج میں پس کہتا میں حال اپنا اور اسرار اپنی اوس سے اور کہتا وہ مجہسے [illegible]
عبد العزیز بن جعفر الخرمی نے فوائد میں اور خطیب و ابن عساکر نے تاریخ میں اور روایت میں حسن بصری سے آیا ہی کہ جب اہل قرن حج میں آئے تو پوچہا
امیر المومنین عمرؓ نے اونسے کہ آیا تمہارے درمیان میں ایک شخص ہے کہ نام اوسکا اویس ہے کہا ایک شخص نے اونمیں سے کہ کیا چاہتے ہو تم ای امیر المومنین
اوس سے وہ تو ایک شخص ہے کہ کہنڈروں میں رہتا ہی اور لوگوں سے نہیں ملتا کہا عمرؓ نے میری طرف سے اونکو سلام پہنچانا اور کہنا کہ ملاقات کرو مجہسے پس
پہنچایا اوس شخص نے پیغام عمرؓ کا اونکو پس آئے اویس عمرؓ کی پاس کہا عمرؓ نے کہ اویس تم ہی ہو کہا ہاں ای امیر المومنین کہا تیری بدن پر سفیدی تہی اور دعا کی
تو نے خدا سے اور دور کیا اوسنے اوسکو تجہسے پہر دعا کی تو نے کہ باقی رہے کچہ اوسمیں سے تیری ناف پر کہا ہاں تجکو کسنے خبر دی اسکی ای امیر المومنین کہا خبر دی مجکو
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اور حکم کیا مجکو کہ سوال کروں میں تجہسے کہ دعا کرے تو میری لیے پس دعا کی اویس نے حضرت عمرؓ کے لیے اور کہا حاجت میری تم سے یہ ہی ای امیر المومنین
یہ ہی کہ چہپاؤ تم حال میرا اور اذن دو کہ پہر جاؤں میں یہانسے پس پہنچے اپنے شہر میں اویس پہر شہید ہوئے لوگوں میں یہانتک کہ شہید ہوئے روز نہاوند کی روایت کیا اسکو ابن عساکر
اور سعید بن مسیب سے منقول ہی کہ ندا کی عمر بن الخطاب نے منبر پر منی میں اور فرمایا ای اہل قرن اوٹہو پس اوٹہے بڑہی قوم کے اور کہا ہم حاضر ہیں ای امیر المومنین
کیا فرماتی ہو کہا آیا قرن میں کوئی شخص ہے کہ نام اوسکا اویس ہے پس کہا ایک بوڑہی نے اون میں سے نہیں ہے ہم میں کوئی کہ نام اوسکا اویس ہو مگر ایک دیوانہ کا

نام ہے کہ جنگلوں میں رہتا ہے نہ کسی کو اوس کی ساتھ الفت اور نہ اوسکو کسی کے ساتھ صحبت پس اگر عمر تم اوسی کو چاہتا ہوں میں جب قرن میں جاؤ تو اوسکو
ڈھونڈھنا اور سلام میرا اوسکو پہنچا دینا اور کہنا کہ تیرے حق میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے بشارت دی ہے مجھکو تیری اور حکم کیا ہے مجھکو کہ میں تجھکو سلام کہوں محمد
صلے اللہ علیہ وسلم کا پس جب پہنچی قوم قرن میں تو ڈھونڈھا اونکو اور پایا ریگستان میں پڑا ہوا پس پہنچایا اونکو سلام عمرؓ کا اور سلام رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم کا پس کہا اویس نے کہ شہرت دی مجھکو امیر المومنین نے اور مشہور کیا نام میرا السلام علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وعلی آلہ اور چلی گئی جنگل کو اور وقت میں پایا گیا
اونسے کچھ نشان یہانتک کہ پھر آئی حضرت علیؓ کی ایام میں پس لڑی انکی سامنے اور شہید ہوئے جنگ صفین میں نقل کیا اسکو ابن عساکر نے اور صعصعہ بن معویہ سے منقول ہے کہ تھے
عمر ابن الخطاب کہ پوچھا کرتے تھے قافلہ اہل کوفہ کا جس وقت کہ آتا تھا اونکے پاس آیا پہچانتے ہو تم اویس بن عامر قرنی کو وہ کہتے تھے کہ نہیں پہچانتے ہیں ہم
اور اویس ایک شخص تھے کہ رہا کرتے تھے کوفہ کی ایک مسجد میں باہر نہیں نکلتے تھے اوس سے اور اونکا ایک چچا کا بیٹا تھا کہ ایذا دیا کرتا تھا اونکو پس آیا وہ چچا کا بیٹا
اونکا لوگوں میں کہ آئے اہل کوفہ سے پس کہا عمرؓ نے کہ آیا پہچانتے ہو تم اویس بن عامر قرنی کو کہا اونکی چچا کی بیٹے نے کہ ای امیر المومنین نہیں ہے اویس ایسا شخص کہ تم تیرے کو
پہنچے کہ پوچھو تم اور پہچانو تم اوسکو اور وہ ایک آدمی ہے کمتر آدمیوں میں سے اور وہ میرے چچا کا بیٹا ہے پس کہا عمرؓ نے وای تجھپر ہلاک ہوا تو اوسکی مقدمہ میں
پھر پڑھی عمرؓ نے حدیث آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ سنتے تھے اونکے حق میں اور کہا جب پہنچے تو وہاں تو سلام میرا اوسکو پہنچا پس مشہور ہوا امر اویس کا
پھر گم ہوا وہ اور باہر گیا روایت کیا ابو یعلی نے ابن منده و ابن عساکر اور ایک روایت میں ابن عباسؓ سے آیا ہے کہ کہا دیہ کی عمرؓ نے کہ پوچھا احوال اویس قرنی کی بیچ
دس برس تک یہانتک کہ کہا موسم حج میں آئے اہل یمن جو کوئی تم میں سے قبیلہ مراد سے ہے کھڑا ہو پس کھڑے ہوئے وہ لوگ کہ مراد سے تھے اور بیٹھے رہے اور لوگ پس کہا
عمرؓ نے کیا درمیان تمہاری اویس ہے پس کہا ایک شخص نے ای امیر المومنین نہیں پہچانتے ہیں ہم اویس کو ولیکن ایک بھتیجا میرا ہے کہ اوسکو اویس
کہتے ہیں اور وہ نہایت ضعیف و خوار ہے اس سے کہ تجھ جیسا پوچھے اوسی کا حال کہا عمرؓ نے وہ حرم میں ہے کہا ہاں وہ اراک عرفہ میں ہے چراتا ہے اونٹ
قوم کی اپنی کہ لوگ جانیں کہ اونٹوں کا چرانے والا ہے پس سوار ہوئے عمرؓ اور علیؓ دو گدہوں پر پھر روانہ ہوئے یہانتک کہ آئے اراک کو ناگہان دیکھا اوسکو کہ کھڑا
نماز پڑھتا ہے اور لگائی ہوئی ہے نظر اپنی اپنی سجدہ گاہ پر پس دیکھا اونکو عمرؓ اور علیؓ نے کہا کہ جسکو ہم ڈھونڈھتے ہیں گر وہ ہو تو یہی شخص ہے پس جب سنی
آہٹ اونکی تو سبک کیا نماز کو اور فارغ ہوئے نماز سے پس السلام علیک کہی عمرؓ اور علیؓ نے اوسے پھر اونہوں نے جواب سلام کا دیا کہا علیکم السلام ورحمۃ اللہ اور کہا
عمرؓ اور علیؓ نے کہ کیا ہے نام تیرا رحمت کرے تجھپر خدای تعالیٰ کہا اونہوں نے عبداللہ کہا علی مرتضیٰؓ نے جانتا ہوں میں کہ جو کوئی آسمان و زمین میں
ہے عبداللہ ہے یعنی بندہ خدا کا ہے قسم دیتا ہوں میں تجھکو پروردگار کعبہ کی اور پروردگار اس حرم کی کہ کیا ہے نام تیرا کہ تیری ماں نے رکھا ہے کہا کیا چاہتے
ہو تم نام میرا اویس بن مراد ہے کہا عمرؓ اور علیؓ نے کہ کھول بایاں پہلو اپنا پس کھولا اور دیکھا اونہوں نے کہ ایک سپیدی ہے بقدر درہم کی پس قریب گئے عمرؓ
اور علیؓ کہ بوسہ دیں اوس سپیدی کو پھر کہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا ہے ہمکو کہ سلام کہیں تجھکو یعنی آپکی طرف سے اور سوال کریں تجھسے کہ دعا کرے تو
ہمارے لیے کہا اوسنے دعا میری تمام مشرق و مغرب کے مومنین مسلمانوں کے لیے ہے کہا ان دونوں صاحبوں نے کہ دعا کرو ہمارے لیے بالخصوص پس دعا کی
اویس نے انکے لیے اور تمام مومنین و مومنات کے لیے پھر کہا عمرؓ نے کہ دوں میں تجھکو کچھ اپنے رزق سے یا اپنی عطا سے کہا دو کپڑے میرے پہنے ہوئے ہیں
اور دونوں پاپوش گانٹھی ہوئی ہیں اور میرے پاس چار درہم ہیں جب ہو چکیں گے یہ لیلونگا اور کہا جو کوئی آرزو کرتا ہے ہفتہ کی آرزو کرتا ہے
مہینہ کی اور جو کوئی آرزو کرتا ہے مہینہ کی آرزو کرتا ہے سال بھر کی یعنی حرص آرزو بڑھتی ہی چلی جاتی ہے اور بعد ان کے پھر گئی قوم کو اونٹ اونکے
باہر گئی وہاں سے اور دیکھی نہ گئی بعد اوسکی روایت کیا ابن عساکر نے تاریخ میں واللہ اعلم **وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ**
اَتَاكُمْ اَهْلُ الْيَمَنِ هُمْ اَرَقُّ اَفْئِدَةً وَاَلْيَنُ قُلُوْبًا اَلْاِيْمَانُ يَمَانٍ وَالْحِكْمَةُ يَمَانِيَةٌ وَالْفَخْرُ وَالْخُيَلَاءُ فِيْ اَصْحَابِ الْاِبِلِ

علیہ وسلم نے سر کفر کا طرف مشرق کی ہی ف کہ مشرق مراد سر کفر سے ہو کہ اسیوطی اور قطبی نے کہا جاتا ہے کہ منشاء کفر کا جانب مشرق کی ہی
کہا طیبی نے ایسا ہی ہے جیسے فرمایا راس الامر الاسلام یعنی غلبہ کفر کا جانب مشرق کے ہوگا کہا ابن ملک نے یعنی مشرق میں ظاہر ہوگا کفر اور فتنہ مانند دجال اور
یاجوج ماجوج وغیرہ کی کہا تورپشتی نے مراد ساتھ اختصاص مشرق کے ساتھ کفر کی زیادتی تسلط شیطان کی ہی اہل مشرق پر اور تھا یا آنحضرت کی عہد میں اور
آئندہ بھی ہوگا جس وقت کہ نکلیگا دجال مشرق سے اور منشاء فتنہ عظیم کا ہی اور سیوطی یا شیخ نے نقل کیا ہی کہ کہا مراد مشرق سے فارس ہی یا اہل نجد اور
بعضوں نے کہا کہ یہ اشارہ ہی ابلیس کے طرف جیسا کہ آیا ہی کہ طلوع کرتا آفتاب میان دو قرن شیطان کے ترجمہ اور فخر و تکبر بیچ گھوڑی والوں کے اور اونٹ والوں
اور چلانے والوں کے ہی کہ اونٹ کی پشم کی خیموں کے رہنے والی ہیں یعنی رہنے والی جنگل کے اور صحرانشین اسلیے کہ اونکے گھر اکثر بالوں کی خیموں کے ہوتے ہیں اور آرام
و نرمی بکری والوں میں ہی نقل کی یہ بخاری و مسلم نے وعن ابي مسعود الانصاري عن النبي صلى الله عليه وسلم قال من ههنا
جاءت الفتن نحو المشرق والجفاء وغلظ القلوب في الفدادين اهل الوبر عند اصول اذناب الابل والبقر في ربيعة
ومضر متفق عليه اور روایت ہے ابن مسعود انصاری سے اونہی نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس جگہ سے آئے ہیں فتنے
یعنے جو چیزیں باعث شر و فتنہ کی ہیں وہ ہیں اور باعث امتحان لوگوں کی ہیں وہ ہیں در حالیکہ اشارہ کرنے والی تھی آنحضرت ساتھ لفظ ہہنا کی طرف مشرق
کی اور سختی اور سخت دلی بیچ چلانیوالوں خیمہ نشینوں کی ہیں کہ جو پیچھے لگے ہیں اونٹوں اور گایوں کی دموں کے ف کہ جاتی ہیں پیچھے چرانی
کی لیے مراد انسے اعراب ہیں یا اور جنگلی اور مذمت کی اونکی بسبب رہنے اونکے کی شہروں اور گانوں سے کہ موجب قلت علم کا ہی کہ جس سے حاصل
ہوتی ہیں اخلاق نیک اور تمام علوم شریعت کے فرمایا اللہ تعالی نے الاعراب اشد کفرا ونفاقا واجدر الا یعلموا حدود ما انزل اللہ علی رسولہ ترجمہ
جماعت بیچ قبیلہ ربیعہ اور مضر کی ہی نقل کی یہ بخاری اور مسلم نے وعن جابر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم غلظ القلوب
والجفاء في المشرق والايمان في اهل الحجاز رواه مسلم اور روایت ہی جابر سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
سختی دلوں کی اور سختی زبان کی مشرق میں ہے یعنے سبب ہوا اونکی کی محل کفر و فتنوں کا اور ایمان اہل حجاز میں ہے نقل کی یہ مسلم نے ف مراد ہی حجاز
مکہ اور مدینہ و طائف اور ان کے متعلقات ہیں اور کہا ابن ملک نے مراد ہیں اہل حجاز سے انصار اور حجاز کو اسلیے حجاز کہتے ہیں کہ گویا حاجز ہی درمیان نجد اور تہامہ
کی اور نجد اوس زمین کا نام ہی کہ بلند ہی اور وہ مخصوص ہیں سوا حجاز کی جو زمین کہ متصل ہے ساتھ عراق کی اور اوسکی مقابل جو زمین پست ہے وہ تہامہ ہے
وعن ابن عمر رضي الله عنهما قال قال النبي صلى الله عليه وسلم اللهم بارك لنا في شامنا اللهم بارك لنا في يمننا
قالوا يا رسول الله وفي نجدنا قال اللهم بارك لنا في شامنا اللهم بارك لنا في يمننا قالوا يا رسول الله وفي نجدنا
فاظنه قال في الثالثة هناك الزلازل والفتن وبها يطلع قرن الشيطان رواه البخاري اور روایت ہے ابن عمر سے کہا کہ فرمایا
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خداوندا برکت دے ہمکو بیچ شام ہماری کی ف شاید کہ پہلے ذکر کرنا شام کا اشارہ ہی سبب کہ شام مبارک کہا ہی بسبب
فرمانے اللہ تعالی کی الذی بارکنا حولہ اور انبیا ہی وہاں بہتیرے کہا ابن ملک نے پہلے ذکر کیا اوسکو اور مراد برکت سے زیادتی برکت کی ہی یا برکت کہ حاصل ہو
واسطے اہل مدینہ کے اور تمام مومنوں کیلئے سو خصوصی ترجمہ یا اللہ برکت دے ہمارے لیے بیچ یمن ہماری کی ف مراد ہی برکت ظاہر یا معنوی اور اسی لیے بہت ہوتے ہیں اولیا
اور ہیں ظاہر ان دونوں ملکوں کے لیے دعا برکت کے اسلیے کی کہ غلہ اہل مدینہ کا انہیں دونوں ملکوں سے آتا ہی ترجمہ کہا بعضے صحابہ نے یا رسول اللہ اور کہیے کہ
برکت دے ہمارے نجد میں ف تو کہ حاصل ہو برکت ہماری لیے اوسکی جانب سے ہی اور یعنی نجد کی اوپر کی حدیث کے شرح میں لکھے گئے ہیں ف کہا
یا الٰہی برکت دے ہماری لیے ہمارے شام میں یا الٰہی برکت دے ہماری لیے ہمارے یمن میں کو بعضے صحابہ نے کہا کہ برکت دے ہماری نجد میں ابن عمر کہتے ہیں کہ پس گمان

کرتا ہون مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تیسری بار مین یعنی یاد دو تیسری بار مین اون کا حکم۔ **ف** یعنی جانب نجد مین ویسی ہی طرح ہی ساتھ قول آنحضرت کے نحو المشرق تطلع الخ کی **ف** یعنی جیسے کہ یا سنو اور وہ ہلانا لوگونکا ہی بیقرار ہونا اہل اوسکی کا **ت** اور فتنی **ف** یعنی بلیات اور محنتین کہ باعث ہون ضعف دین کے اور قلت دیانت کی پس نہین مناسب ہے دعا برکت کی اوسکی لیے **ت** اور زمین نجد مین اور اوسکی نواح مین ظاہر ہوتا ہی سینگ شیطان کا نقل کی یہ بخاری نی **ف** یعنی جماعت اور مددگار اوسکی اور کہا اشرف نی کہ دعا کی آنحضرت نی یمن اور شام کی لیے برکت کی اسلیے کہ جگہ آنحضرت کی پیدایش کے مکہ ہی اور وہ یمن مین سے ہی اور جگہ ہجرت اور دفن ہونی اونکی کی مدینہ ہے اور وہ شام مین سے ہے اور یہ دونون چیزین کافی ہین اونکی فضیلت مین اور یہی سبب اضافت کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی اونکو اپنی طرف اور لائی ضمیر جمع کی واسطے تعظیم کے اور مکرر دعا کی

**الفصل الثانی** فصل دوسری **عن** انس عن زید بن ثابت ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نظر قبل الیمن فقال اللھم اقبل بقلوبھم وبارك لنا في صاعنا ومدنا رواه الترمذي روایت کرتی ہین انس زید بن ثابت سی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی نظر کی جانب یمن کے پس دعا کی اہل یمن کیلیے اور کہا یا الہی متوجہ کر اونکی لوگونکو **ف** یعنی طرف ہمارے تو کہ آوین ہماری طرف یہ دعا کی اسلیے کہ غلہ اہل مدینہ کا آتا تھا یمن سے اور اسی لیے اسکی بعد دعا کی برکت صاع اور مد کے واسطے غلہ کی کہ آوی طرف انکی یمن سے پس کہا **ت** اور برکت دے واسطے ہمارے بیچ صاع ہمارے کے اور مد ہمارے کے نقل کی یہ ترمذی نی **ف** مراد ہی ان دونون سے غلہ جو ناپا جاتا ہی اونکین اور صاع نام ایک پیمانہ کا ہی کہ اوسمین قریب ساڑھی تین سیر کی غلہ آتا ہے اور مد مین چوتھائی اوسکا اور کہا توربشتی نی کہ وجہ مناسبت کے درمیان دونون فصلون کے یعنی دونون جملون کے کہ ایک اللھم اقبل بقلوبھم اور دوسرا وبارک لنا الخ یہ ہی کہ اہل مدینہ ہمیشہ تنگ حال اور تنگ معاش رہتی تھی پس جب دعا کی اسد تعالی سی ان کے دلون کے متوجہ ہونیکی طرف دار الہجرۃ کی اور وہ بہت سے اور اونکی آنی سی زیادہ تنگی معیشت کی متصور تھی پس دعا برکت الطعام کی کی کہ اہل مدینہ کی لیے تو کہ فراخی رہی وہانکی رہنی والون کو یہ بہی اور اونکی لیے بہی کہ وارد ہون نہ ان پیش تو تنگ ہی جو شیعہ آنیوالی کی صحبت ہے اور نہ دشوار ہو اقامت ویسی کہ ہجرت کر آوی طرف اوسکی **وعن** زید بن ثابت قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم طوبی للشام قلنا لای ذلك یا رسول اللہ قال لان ملائکۃ الرحمن باسطۃ اجنحتھا علیھا رواه احمد والترمذي اور روایت ہی زید بن ثابت سی کہا فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی خوشحالی ہی واسطی اہل شام کے عرض کیا ہمنی کس سبب سے یہ یا رسول اللہ فرمایا اسلیے کہ فرشتی رحمن کے پہیلائی ہوئے ہین بازو اپنی بیچ شام پر اور اوسکی اہل پر نقل کیا احمد اور ترمذی نی **ف** واسطی محافظت کرنی کی اوسکی اور لفظ رحمن میں اشارہ ہے اسپر کہ مراد فرشتون سے فرشتی رحمت ہین انتہی اور حضرت شیخ نی کہا کہ بازو پہیلانا فرشتون کا کنایہ ہی پہیلانی رحمت اور رافت الہی کے اہل شام پر یعنی ابدال کہ وہان رہتی ہین یا تمام وہان کی رہنی والون پر واسد اعلم اور مراد ملائکہ کی بازوون سے صفات اور قوای ملکیہ ہین اور قیاس نکرنا چاہیے انکو پرندون کی بازوون پر اسلیے کہ پرندون کے سوا نہین چار بازو اونکے نہین ہوتی ہین چہ جای چہ سو بازو کہ آنحضرت نے شب معراج مین جبرئیل کی دیکہی اور حاصل کلام یہ کہ بازو ملائکہ کیلیے ثابت کرنی چاہیین لیکن اونکی کیفیت کے بیان کرنی سے باز رہنا چاہیے **وعن** عبد اللہ بن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ستخرج نار من حضرموت او من حضرموت تحشر الناس قلنا یا رسول اللہ فما تأمرنا قال علیکم بالشام رواه الترمذي اور روایت ہے عبد اللہ بن عمر سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نزدیک ہے کہ نکلی گی ایک آگ حضرموت کی طرف سے یا حضرموت سے **ف** شک راوی کا اور اس روایت مین لفظ نحو کا نہین ہے ظاہرا لیکن مقدر ہے یعنی اس نحو یا ادھر جانا ہی اور مراد آگ سی یا تو وہی آگ ہی حقیقۃ چنانچہ ظاہر یہی ہی اور یا مراد اوس سے فتنے ہین [illegible]

جُنُودٌ مُجَنَّدَةٌ جُنْدٌ بِالشَّامِ وَجُنْدٌ بِالْيَمَنِ وَجُنْدٌ بِالْعِرَاقِ فَقَالَ ابْنُ حَوَالَةَ خِرْلِي يَا رَسُولَ اللّٰهِ اِنْ اَدْرَكْتُ ذٰلِكَ فَقَالَ عَلَيْكَ بِالشَّامِ فَاِنَّهَا خِيَرَةُ اللّٰهِ مِنْ اَرْضِهٖ يَجْتَبِيْ اِلَيْهَا خِيَرَتَهٗ مِنْ عِبَادِهٖ فَاَمَّا اِنْ اَبَيْتُمْ فَعَلَيْكُمْ بِيَمَنِكُمْ وَاسْقُوْا مِنْ غُدُرِكُمْ فَاِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ تَوَكَّلَ لِيْ بِالشَّامِ وَاَهْلِهٖ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاؤُدَ اور روایت ہے ابن حوالہ سے کہا کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نزدیک ہی کہ ہو جاویگا کاروبار دین کا اس طرح پر کہ ہوگے تم لشکر جمع کہے گئے یعنی کلمۃ الاسلام میں اور مختلف یعنی بیچ مراعات احکام کی ایک لشکر شام میں اور ایک لشکر یمن میں اور ایک لشکر عراق میں **ف** یعنی عراق عرب میں پس بصرہ اور کوفہ ہی یا عراق عجم میں اور وہ ماوراء کوفہ اور بصرہ کی ہی سوای خراسان اور ماوراء النہر کی **ت** پس کہا ابن حوالہ نے کہ اختیار کر واسطے میری اے رسول اللہ کہ ان لشکروں میں سے کس لشکر کی ساتھ رہوں میں اگر پاؤں میں اوس وقت کو پس فرمایا آنحضرت نے لازم پکڑ تو شام کو اس لیے کہ شام برگزیدہ خدا کی ہی زمین سے یعنی پسند کیا ہی اوسکو تمام زمین سے واسطے رہنے کی آخیر زمانہ میں جمع کریگا طرف اوس زمین کی خدا تعالیٰ برگزیدوں کو اپنی بندوں میں سے پس اگر نہ مانو تم شام کا رہنا پس تم پر لازم ہی اپنی یمن میں رہنا **ف** اضافت یمن کی اونکی طرف بسبب اسکے ہے کہ مخاطب عرب ہیں اور یمن اونکی زمین سے ہے اور عبارت فاما ان ابیتم کلام معترض ہے کہ واقع ہوا ہی درمیان قول آپکی علیکم بالشام اور درمیان قول آپکی **ت** واسقوا الخ یعنی لازم کرو تم شام کا رہنا اور پانی دو اپنی تئیں اور اپنی جانوروں کو اپنی حوضوں سے **ف** غدر ساتھ پیش غین معجمہ اور زیر دال مہملہ کی جمع غدیر کی یعنی حوض کے یعنی چاہیے کہ پانی دیوی ہر ایک اپنی حوض سے کہ مخصوص ہے ساتھ اوسکی اور مزاحمت معارضہ نکری ساتھ غیر کی خصوصا اونسی کہ سرحد اسلام پر بیٹھی ہیں تو نہو منازع اور اختلاف فتنہ انگیزی کا **ت** اس لیے کہ اللہ عز وجل متکفل ہوا ہے بسبب میری بیچ حق امت میری کی کہ محافظت کریگا شام کی اور اوسکی رہنے والوں کی کفار کی شر سے اور اونکی غالب آنے سے اس بات پر نقل کیا احمد اور ابو داؤد نے

## اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فصل تیسری عَنْ شُرَيْحِ بْنِ عُبَيْدٍ قَالَ ذُكِرَ اَهْلُ الشَّامِ عِنْدَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَقِيْلَ الْعَنْهُمْ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ قَالَ لَا اِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الْاَبْدَالُ يَكُوْنُوْنَ بِالشَّامِ وَهُمْ اَرْبَعُوْنَ رَجُلًا كُلَّمَا مَاتَ رَجُلٌ اَبْدَلَ اللّٰهُ مَكَانَهٗ رَجُلًا يُسْقٰى بِهِمُ الْغَيْثُ وَيُنْتَصَرُ بِهِمْ عَلَى الْاَعْدَاءِ وَيُصْرَفُ عَنْ اَهْلِ الشَّامِ بِهِمُ الْعَذَابُ روایت ہے شریح بن عبید تابعی سے کہا کہ ذکر کیے گئے اہل شام نزدیک علی رضی اللہ عنہ کی **ف** مراد اہل شام سے یہاں مخالف علی کی ہیں معاویہ اور جو کہ اونکی ساتھ تھے شام میں کہ حاکم ملک شام کی تھے عمر کی زمانہ سے آخر تک اپنی اونکا ذکر ساتھ برائی کی کیا گیا حضرت علی کی سامنے **ت** اور کہا گیا حضرت علی سے کہ لعنت کرو اونکو اے امیر المؤمنین کہا علی نے کہ لعنت نہیں کرتا ہوں میں اہل شام کو تحقیق میں نے سنا ہے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے تھے ابدال ہوتے ہیں شام میں **ف** یعنی کیونکر لعنت کروں میں اونکو کہ ابدال وہاں ہوتے ہیں پس شاید اشتمال ہو لعنت ابدال کو بھی علمای اہل سنت کی کہتے ہیں کہ یہ دفع کرنا ہے علی سے اہل شام کی لعنت کو بافضل واسطے دفع مجادلہ کی اور یہاں سے ہی لازم نہیں آتا ہے جائز ہونا لعن غیر ابدال کا اہل شام سے جیسا کہ ابتداء سمجھا جاتا ہے اور یہ کیونکر ہو احتمال ہے کہ روایت کیا گیا ہے امیر المؤمنین سے کہ فرمایا بھائی ہمارے ہیں کہ باغی ہوئی ہم پر اور آیا ہی کہ ایک بار ایک شخص کو مخالفوں کی لشکر والوں میں سے پکڑ لائے ایک شخص نے کہا عجب میں جانتا تھا کہ وہ اچھا مسلمان ہے علی نے فرمایا کیا کہتا ہے تو اب بھی تو مسلمان ہے اور سوای اسکی آثار و اخبار ہیں کہ دلالت کرتی ہیں اونکی اسلام پر بعد از ان ہے ان ابدال کا کہتے ہیں **ت** اور ابدال چالیس مرد ہیں جسوقت کہ مرتا ہے ایک مرد بدلا تا ہے خدای تعالیٰ اوس کی جگہ ایک مرد اور نزول اونکی وجود وبرکت سے مینہ برستا ہے اور بدلہ لیا جاتا ہے ساتھ مدد اونکی کی دشمنوں دین کفار سے اور دفع کیا جاتا ہے اہل شام سے ساتھ برکت اونکی کی عذاب [illegible] یعنی عذاب

شدید اور بحث بعض اہل شام کی بسبب جوار اور زیادتی اختلاط اونکی کی ہوئی وہ لا برکت تصرفات اونکی عالم کو شامل ہی اور وجود ابدال کا اہل سیف
میں ہی اور حدیثوں میں بھی علی سے آیا ہی اور شیخ ابن حجر بعد ذکر کرنی ان حدیثوں کی ایک حدیث اور بروایت ابن عمر کی رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم سے لایا ہی کہ فرمایا اخیار امت یعنی نیک امت کی پانسو مرد ہیں اور ابدال چالیس ہیں نہ پانسو کم ہوتی ہیں نہ یہ چالیس جبکہ مرتا ہے
ایک ابدال بدل کرتا ہی خدا یتعالی ایک کو پانسو میں سے جگہ اوسکی عرض کیا صحابہ نے یا رسول اللہ بیان فرمائیے ہمسے عمل اونکی کہ کیا عمل کرتی ہیں کہ
اسم سبکو پہونچتی ہیں فرمایا وہ عفو کرتی ہیں اوس شخص سے کہ ظلم کرتا ہی اونپر اور نیکی کرتی ہیں اوس شخص سے کہ بدی کرتا ہی اونسی اور خبرگیری مقدار کی کرتی ہیں
اوس چیز سے کہ دیا ہی خدا یتعالی نے اونکو اور تصدیق خدا یتعالی کی کتاب میں ہے کہ فرمایا الکاظمین الغیظ والعافین عن الناس واللہ یحب المحسنین یعنی کہانیوالی
غصہ کے اور عفو کرنیوالی لوگوں سے اور اللہ دوست رکھتا ہی نیکی کرنیوالوں کو انتہی اور روایت کی ابن عساکر نی عبداللہ بن مسعود سے بطریق مرفوع کی کہ اللہ
تعالی کی لیے تین سو شخص ہیں کہ دل اونکی آدم کی دل پر ہیں اور اوسکی لیے چالیس ہیں کہ دل اونکی موسی کی دل پر ہیں اور اوسکی لیے سات شخص ہیں کہ دل اونکی حضرت ابراہیم کے
دل پر ہیں اور اوسکی لیے پانچ شخص ہیں کہ دل اونکی جبرئیل کی دل پر ہیں اور اوسکی لیے تین شخص ہیں کہ دل اونکی میکائیل کے دل پر ہیں اور اوسکی لیے ایک شخص ہے کہ دل
اوسکا اسرافیل کے دل پر ہی جبکہ مرتا ہی وہ ایک تو بدل دیتا ہی اللہ جگہہ اوسکی تین میں سے اور جبکہ مرتا ہے ایک تین میں سے بدل دیتا ہی اللہ جگہہ اوسکی پانچ میں سے
اور جبکہ مرتا ہے پانچ میں سے ایک تو بدل دیتا ہی اللہ جگہہ اوسکی سات میں سے اور جبکہ مرتا ہی ایک سات میں سے تو بدل دیتا ہی اللہ جگہہ اوسکی چالیس میں سے اور جبکہ مرتا ہے
ایک چالیس میں سے تو بدل دیتا ہی اللہ جگہہ اوسکی تین سو میں سے اور جبکہ مرتا ہی ایک تین سو میں سے تو بدل دیتا ہی اللہ اوسکی جگہہ عوام میں سے اونکے سبب سے دفع کیجاتی ہے
بلا اس امت سے کہا بعضے عارفین نے کہ نہیں ذکر کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کوئی آنحضرت کے دل پر ہو اسلیے کہ نہیں پیدا کیا اللہ نے عالم خلق و امر میں
کسیکو عزیزتر اور شریف تر اور لطیف تر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دل سے پس نہیں برابر و مقابل ہے اونکی دل کی دل کسی کا اولیا میں سے
برابر ہی کہ وہ ابدال ہوں یا اقطاب **وعن** رجل من الصحابة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ستفتح الشام فاذا
خيرتم المنازل فيها فعليكم بمدينة يقال لها دمشق فانها معقل المسلمين من الملاحم وفسطاطها منها ارض
يقال لها الغوطة رواهما احمد اور روایت ہے ایک شخص سے صحابہ میں سے **ف** کہ نام اوسکا معلوم نہیں ہوا اور جہالت نام راوی کی صحابہ میں نقصان
نہیں کرتی کہ صحابہ سب عدول ہیں **ت** یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نزدیک ہے کہ فتح کیا جاویگا شہر شام میں جب اختیار دیئے جاو تم مکانو
اون شہروں میں پس تم پر لازم ہی رہنا ایک شہر کا کہ کہا جاتا ہی اوسکو دمشق **ف** ساتھ زیر دال اور زبر میم کی موجب قول اکثر فصحا کی کہ پایہ تخت شام کا ہی
**ت** پس تحقیق شہر دمشق جگہہ پناہ مسلمانوں کی ہی لڑائیوں سے **ف** لفظ معقل ساتھ زبر میم اور جزم عین کے اور زیر قاف کی عقل سے ہی معنی حصن اور پناہ
کی اور معنی یہ ہیں کہ دفع کرتی ہیں مسلمان اور پناہ لاتے ہیں طرف اوسکی جیسے کہ پناہ لاتی ہے بکری پہاڑ کی طرف چوٹی پہاڑ کی اور ملاحم جمع ملحمہ کے
ہی معنے جنگ و قتال کے **ت** اور دمشق شہر جامع شام کا ہی **ف** فسطاط ساتھ پیش فے کی اور جزم سین کے اور کبھی فے کی زیر سے بھی آتا ہے
معنے شہر جامع کی کہ جمع کرتی لوگوں کو اور اسی لیے مصر کو بھی فسطاط کہتی ہیں اور فسطاط معنے خیمہ کے بھی آتا ہی **ت** دمشق کی زمینوں میں
سے ایک زمین ہے کہ کہا جاتا ہی اوسکو غوطہ **ف** ساتھ پیش غین معجمہ کے اور جزم واو کی اور طا مہملہ کے نام ہے ایک جگہ کا اور پانیوں کا ہی کہ گرد
دمشق کے ہیں اور بعضوں نے کہا کہ غوطہ ایک شہر ہی نزدیک دمشق کے **ت** روایت کیا ان دونوں حدیثوں کو احمد نے یعنی اپنی مسند میں **وعن** ابی ہریرة
قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الخلافة بالمدينة والملك بالشام اور روایت ہے ابو ہریرہ سے کہا کہ فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ خلافت مدینہ میں ہے **ف** یعنی غالباً اسلیے کہ علی کوفہ میں رہتے تھے پس زمانہ خلافت آپکی کی بامراد یہ ہی کہ

خلافت مستقر مدینہ میں ہے ہجرت اور ملک یعنی پادشاہت شام میں **ف** اور اسمین اعلام ہی ساتھ اسکی کہ حسن نے خلافت ترک کی اور کار وبار حضرت معاویہ کی کیا تو وہ نہیں ہی خلیفہ اور موید ہی اوسکو جو کچھ کہ روایت کی احمد اور ترمذی اور ابو یعلی اور ابن حبان نے کہ خلافت بعد میری بیچ امت میری کی تیس برس ہوگی پہر پادشاہت ہوجاویگی کہا بعضون نے کہ یہین اشارہ ہی علی کی خلافت اور معاویہ کی بادشاہت کیطرف اور ملک در حدیث مین آنحضرت کے سنتو نہیں واقع ہوا ہی کہ مولد یعنی جگہہ پیدایش انکی کی مکہ ہی اور مہاجر یعنی جگہہ ہجرت انکی کی مدینہ اور ملک اونکا شام ہی مراد اوس سے نبوت و دین ہے یعنی کہ وہ شام مین غلبہ واکثر تہا والاملک و دین انکا تمام عالم مین ہے اور بعضون نے کہا کہ مراد اونکی قول سے الملک بالشام یہ ہی کہ جہاد و قتال وہان ہے یعنی کہ منقطع نہیں ہوتا جہاد بلاد شام میں سے اسمین رغبت دلائی ہی شام کی مسافرت کے واسطے یا نی فضل جہاد و رباط کی واللہ اعلم **وعن عمر رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رایت عمودا من نور خرج من تحت راسی ساطعا حتی استقر بالشام رواہما البیہقی فی دلائل النبوۃ** اور روایت ہی عمر رضی اللہ عنہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ دیکہا مین نے ایک ستون نور سے کہ باہر نکلا میری سر کی نیچے سے درحالیکہ اوٹہنی والا ہوا یہانتک کہ ٹہرا شام مین نقل کے یہ دونون حدیثین بیہقی نی دلائل النبوۃ مین **ف** دلالت کرتا ہی یہ اوپر ثابت رہنے دین کی اور قرار پکڑنی اور غلبہ اوسکی کی شام مین اور اسی قبیل سے ہی نکلنا نور کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی والدہ کی پیٹ سے وقت ولادت کی اور روشن ہونا شام کی مکانون کا اوس سے **وعن ابی الدرداء ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان فسطاط المسلمین یوم الملحمۃ بالغوطۃ الی جانب مدینۃ یقال لہا دمشق من خیر مدائن الشام رواہ ابوداود** اور روایت ہی ابی درداء سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ جگہہ اجتماع مسلمانون کی روز جنگ کی یعنی جنگ دجال کے غوطہ ہی کہ بیچ جانب ایک شہر کی ہی کہ کہا جاتا ہی اوسکو دمشق کہ بہترین شہرون شام کی سے ہی نقل کی یہ ابو داود نی **ف** من خیر المدائن الشام صفت دمشق کی ہی اور غوطہ ہی ایک جگہہ ہی نزدیک اوسکی جیسا کہ گذرا اور اگلی حدیث مین فسطاط دمشق کو کہا اور غوطہ چونکہ قریب دمشق کے ہی اور مضافات اور توابع اوسکی ہی ہی کچہ خلاف میان دونون حدیثون کے نہوا **وعن عبد الرحمن بن سلیمان قال سیاتی ملک من ملوک العجم فیظہر علی المدائن کلہا الا دمشق رواہ ابوداود** اور روایت ہے عبد الرحمن بن سلیمان تابعی سے کہا نزدیک ہی کہ آوی گا ایک بادشاہ عجم کی بادشاہون سے پس غالب ہوگا تمام شہرون پر سوا دمشق کی نقل کی یہ ابو داود نی **ف** بیان نہین کیا شارحون نے کہ وہ بادشاہ کون ہے تنبیہ جاننا چاہیے کہ حدیثین بیچ فضیلت شام اور بیت المقدس و صخرہ اور عسقلان اور قزوین اور اندلس اور دمشق اور سوای انکی کی آئی ہین اور محدثون نی حکم کیا ہی اوپر اکثر اونکی کی ساتھ ضعف کے واللہ اعلم کذا فی سفر السعادۃ

## باب ثواب ہذہ الامۃ

یہ باب ہے بیچ بیان ثواب اس امت کے **ف** یعنی ایسی جماعت کے کہ جامع ہی بیان اجابت و متابعت کے کہ جنکو فرقہ ناجیہ کہتی ہین پس تنقیح مین ہے کہ مبتدع نہیں ہے امت سے علی الاطلاق کہا توضیح مین مراد امت مطلقہ سے اہل سنت و جماعت ہین اور وہ لوگ ہین کہ طریقہ اونکا ہی مانند طریقہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور صحابہ اونکی کی رضی اللہ عنہم نہ اہل بدعت کہا صاحب تلویح نی یعنی کہ مبتدع اگرچہ ہوں اہل قبلہ سے پس وہ امت دعوت ہین نہ متابعت مانند کفار کی **ف** فضیلت اس امت کے حق مین اور کثرت ثواب انکی بنسبت اور امتون کے خارج حد حصر و حیطہ بیان سے ہی اور اوسکی اثبات کرنی مین بس ہے قول حق سبحانہ کا **کنتم خیر امۃ اخرجت للناس** یعنی ہی تم بہترین امت کہ نکالی گئی لوگون کی لیے اور قول اوسی تعالی کی **وکذلک جعلناکم امۃ وسطا لتکونوا شہداء علی الناس** پس بس ہے یہ کہ وہ امت محمد ہین صلی اللہ علیہ وسلم کہ خاتم النبیین اور سید المرسلین اور افضل الخلائق ہین کہ تمام انبیا اور رسول

لی آرزو کی ہی کاش کی لوگ امت سے ہوا اور یہ کہ ثابت ہیں جو کی ہی کمالات اور کرامات اور فضائل اسمی اسی طرح کی ہیں کہ تھی امم سابق بیچ اللّٰہمّ اجعلنا من امّتہ واذقنا محبّتہ وتوفّنا علیٰ دینہ وسلّمنا برحمتک یا ارحم الرّاحمین

# الفصل الاوّل

نسل پہلے عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّمَا اَجَلُکُمْ فِیْ اَجَلِ مَنْ خَلَا مِنَ الْاُمَمِ مَا بَیْنَ صَلٰوۃِ الْعَصْرِ اِلٰی مَغْرِبِ الشَّمْسِ وَاِنَّمَا مَثَلُکُمْ وَمَثَلُ الْیَھُوْدِ وَالنَّصَارٰی کَرَجُلٍ اسْتَعْمَلَ عُمَّالًا فَقَالَ مَنْ یَّعْمَلُ لِیْ اِلٰی نِصْفِ النَّھَارِ عَلٰی قِیْرَاطٍ قِیْرَاطٍ فَعَمِلَتِ الْیَھُوْدُ اِلٰی نِصْفِ النَّھَارِ عَلٰی قِیْرَاطٍ قِیْرَاطٍ ثُمَّ قَالَ مَنْ یَّعْمَلُ لِیْ مِنْ نِصْفِ النَّھَارِ اِلٰی صَلٰوۃِ الْعَصْرِ عَلٰی قِیْرَاطٍ قِیْرَاطٍ فَعَمِلَتِ النَّصَارٰی مِنْ نِصْفِ النَّھَارِ اِلٰی صَلٰوۃِ الْعَصْرِ عَلٰی قِیْرَاطٍ قِیْرَاطٍ ثُمَّ قَالَ مَنْ یَّعْمَلُ لِیْ مِنْ صَلٰوۃِ الْعَصْرِ اِلٰی مَغْرِبِ الشَّمْسِ عَلٰی قِیْرَاطَیْنِ قِیْرَاطَیْنِ اَلَا فَاَنْتُمُ الَّذِیْنَ تَعْمَلُوْنَ مِنْ صَلٰوۃِ الْعَصْرِ اِلٰی مَغْرِبِ الشَّمْسِ اَلَا لَکُمُ الْاَجْرُ مَرَّتَیْنِ فَغَضِبَتِ الْیَھُوْدُ وَالنَّصَارٰی فَقَالُوْا نَحْنُ اَکْثَرُ عَمَلًا وَّاَقَلُّ عَطَاءً قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی ھَلْ ظَلَمْتُکُمْ مِّنْ حَقِّکُمْ شَیْئًا قَالُوْا لَا قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی فَاِنَّہٗ فَضْلِیْ اُعْطِیْہِ مَنْ شِئْتُ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ روایت ہے ابن عمر سے کہا اونہوں نے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ فرمایا نہیں ہے مدت عمر تمہاری کی نسبت عمروں لوگوں کی کہ گذری ہیں امتوں سے مگر مقدار اوس زمانہ کی کہ درمیان نماز عصر کی آفتاب کی غروب ہونے تک ہے ف اجل کہتے ہیں ایک وقت کو کہ معین کیا گیا ہو ایک چیز کی لیے فرمایا اللہ تعالیٰ نے لتبلغوا اجلا مسمی اور کبھی اطلاق کیا جاتا ہے انسان کے تمام مدت عمر پر بھی کہا جاتا ہے دنا اجلہ یعنی قریب پہنچی موت اوسکی ملا علی قاری نے یہ توضیح لکھا ہے اور بعد اسکی لکھا ہے کہ توضیح اسکی یہ ہے کہ اجل کبھی تعبیر کیا جاتا ہے تمام وقت معین سے عمر کی لیے برابر ہے کہ ہو معلق یا مبرم جیسے بیچ قول اللہ تعالیٰ کی ثم قضی اجلا واجل مسمی عندہ اور کبھی اطلاق کیا جاتا ہے اوپر انتہا مدت کے اور آخر اوسکی کی اور یہی مراد ہے ساتھ قول حق سبحانہ کی اذا جاء اجلہم لا یستاخرون ساعۃ ولا یستقدمون یعنی جب آوے گی موت اونکی نہ تاخیر کرینگے ایک ساعت اور نہ پہل کرینگے اور مراد اجل سے یہاں معنی اول ہی ہیں فرمائی ہیں مدت عمروں قلیل تمہاری کی بیچ مقابلہ عمروں امتوں سابقہ کے مقدار اوس وقت کی ہے کہ نماز عصر سے مغرب تک ہے بیچ مقابلہ اول روز کی عصر تک با وجود اوسکی ثواب تمہارا اونکی ثواب سے زیادہ ہے خلاصہ یہ کہ مدت تمہاری عمل میں تھوڑی ہے اور ثواب تمہارا بہت بہ بیان کی نسبت جو درمیان اہل امت کے اور درمیان یہود و نصاریٰ کی ہے ساتھ قول اپنی کی ت اور نہیں ہے قصہ اور حال تمہارا اور قصہ اور حال یہود اور نصاریٰ کا یعنی ساتھ رب سبحانہ تعالیٰ کی مگر مانند ایک مرد کے کہ کام فرمایا کام کرنیوالوں اور مزدوروں کو پس کہا اوس مرد نی کون ہے کہ کام کرے میرے لیے دوپہر تک ایک ایک قیراط پر ف یعنی ہر ایک کو ایک ایک قیراط دونگا اور قیراط کہتی ہیں آدھی دانگ کو اور دانگ چھٹا حصہ درہم کا ت پس کام کیا یہود نے دوپہر تک ایک ایک قیراط پر ف یعنی عمل کیا موسی علیہ السلام کی تابعوں نے عمر دراز میں ثواب قلیل پر پس مشابہ ہیں ساتھ اون مزدوروں کے کہ کام کیا دوپہر تک ایک ایک قیراط پر ث پھر کہا اوس مرد نے کون ہے کہ کام کرے میرے لیے دوپہر سے عصر تک ایک ایک قیراط پر پس کام کیا نصاریٰ نے یعنی عیسیٰ علیہ السلام کی تابعوں نے بعد یہود کے ایک ایک قیراط پر ف یعنی انہوں نے کام کیا بیچ مدت تھوڑی کی مشابہ اون مزدوروں کی کہ کام کیا دوپہر سے عصر تک ایک ایک قیراط پر ث پھر کہا اوس مرد نے کون ہے کہ کام کرے میرے لیے نماز عصر سے آفتاب کی غروب ہونے تک دو دو قیراط پر آگاہ ہو پس تم ہو کہ مشابہ ہو ساتھ اون لوگوں کی کہ کام کیا شروع نماز عصر سے آفتاب کی غروب ہونے تک دو دو قیراط پر آگاہ ہو کہ تمہاری لیے اجر ہے دو چند ف یعنی بہ نسبت یہود و نصاریٰ کی اور گویا کہ یہ مضمون نکالا گیا ہے اللہ تعالیٰ کی اس قول سے یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ وَاٰمِنُوْا بِرَسُوْلِہٖ یُؤْتِکُمْ کِفْلَیْنِ

مِنْ رَّحْمَتِهٖ یعنی اے ایمان والو ڈرو اللہ سے اور ایمان لاؤ ساتھ رسول اوسکی کے پس دیگا تمکو دو چند اپنی رحمت سے پس اس امت کی تصدیق
کی اپنے نبی کی اور اگلے نبیون کی بہی اسلیے دوہرا ثواب ملا **ت** پس غصہ ہوئے یہود و نصاریٰ پس کہا اونہون نے کہ ہم زیادہ ہیں از روئے
عمل کے اور کمتر ہیں از روئے ثواب کی **ف ع** یعنی کہا اہل کتاب نے ای رب ہمارے دیا تو نے امت محمد کو ثواب بہت باوجود قلت اعمال
اونکی کی اور دیا تو نے ہمکو ثواب کم باوجود کثرت اعمال ہماری کی اور شاید کہ وہ کہیں گے یہ روز قیامت کے یا صادر ہوا اونسے مثل اسکی جبکہ مطلع ہوئے
اوپر فضائل اس امت کے اپنی کتابون میں یا زبانی رسولون اپنے کی اور یہہ تقدیر اصح بحث میں دلیل ہے اوپر کہ ثواب اعمال کا نہیں ہے بقدر رنج اوٹہانے
کی اور نہ بجہت استحقاق کی اسلیے کہ بندہ نہیں مستحق ہوتا اپنے مولی کی نزدیک بسبب خدمت اپنے کی ثواب کا بلکہ مولی دیتا ہی اوسکو اپنے فضل سے
اور پہونچتا ہی اوسکو یہ کہ بہت کیے تفضل کرے جسپر چاہے اپنے بندون میں سے فانہ یفعل ما یشاء و یحکم ما یرید اور دلیل پکڑی ہی ساتھ اس حدیث کے ہمارے
علمانے واسطے قوت دینے قول ابی حنیفہ کی یہ کہ اول وقت عصر کا ہوتا ہی بعد ہونے سایہ ہر چیز کی دو برابر اوسکی اسلیے کہ نہیں متصور ہی یہ کہ
ہون تمہاری زیادہ تر عمل میں اس امت سے مگر باعتبار اس مدت کے **ت** فرمایا اللہ تعالیٰ نے پس کیا ظلم کیا میں نے تمپر یعنی کیا کم کیا میں نے کچہہ
تمہارے حق سے کہ جو مقرر کیا تہا اور وعدہ کیا تہا اوسکا کہا اہل کتاب نے کہ نہیں ظلم کیا تو نے ہمارے حق میں سے کچہہ لیکن تفاوت تفریق کیون تو نے
فرمایا اللہ تعالیٰ نے پس تحقیق یہہ زیادہ اجر دینا زیادتی کرم میری کی ہی دیتا ہوں میں جسکو چاہتا ہوں اور میں فاعل مختار ہون جو کچہہ چاہتا ہون کرتا ہون
نقل کیے یہ بخاری نے **ف ع** مراد یہود و نصاریٰ سے یہان وہ یہود و نصاریٰ ہیں کہ ثابت رہے دین حق پر نہ کفار او نمین کی اس لیے
کہ اونکی لیے نہیں ہے ثواب کچہہ بہی اور اسمین شبہہ نہیں ہے کہ نصاریٰ جو ایمان لائے حضرت عیسیٰ اور انجیل پر باوجود ایمان لانے کی حضرت موسیٰ
اور توریت پر تو نہ اونکو ثواب زیادہ ملا بہ نسبت یہود کی کہ وہ اپنی ہی کتاب اور نبی فقط ایمان لائے تہے **وَعَنْ** اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ اَنَّ
رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ مِنْ اَشَدِّ اُمَّتِیْ لِیْ حُبًّا نَاسٌ یَکُوْنُوْنَ بَعْدِیْ یَوَدُّ اَحَدُھُمْ لَوْ رَاٰنِیْ بِاَھْلِہٖ
وَمَالِہٖ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہی ابوہریرہ سے یہہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تحقیق شان یہہ ہے کہ سخت ترین او نکی رو سے
امت میری کی بیچ محبت رکہنے کی مجہسے وہ لوگ ہین کہ پیدا ہونگے پیچہے وفات میری کی دوست رکہے گا ایک اون میں سے اور آرزو کریگا
کہ دیکہے مجہکو فدا کرے اپنے اہل اور اپنے مال کو نقل کیے یہ مسلم نے **ف ع** یعنی آرزو کریگا کہ اہل اور عیال اور مال و منال اپنا سب فدا کر دے
اگر اتفاق ہو میرے دیکہنے کا اور پہونچنے کا طرف میری جانا چاہیے کہ ظاہر اس حدیث کا اور بعضی اور حدیثون کا کہ اس باب میں آئی
ہین دلالت کرتا ہی اوپر کہ ہو سکتا ہی کہ بعد از صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کے کوئی آوے کہ مساوی آوے اونکی فضیلت میں یا افضل ہو
اونسے اور ابن عبد البر کہ مشاہیر علماء حدیث سے ہی اسی طرف گیا ہی اور تمسک ساتہہ ان حدیثون کے کیا ہی اور شیخ ابن حجر نے
صواعق محرقہ میں اسکو لائے ہین باوجود اسکی کہ اجماع رکہتے ہین علماء اوپر کہ صحابہ افضل امت کی ہین اور حمل کیا ہی علماء نے ان حدیثو
کو اوپر ثابت کرنے ایک جہت کی خیریت سے ولیکن فضل کلی کہ عبارت ہی اکثریت ثواب سے ثابت ہی صحابہ ہی کی لیے ولیکن کہا ہے
اونہون نے کہ مراد صحابہ سے یہان اخص ہین کہ صحبت اونکی طویل ہو اور علم آنحضرت سے بہت سیکہا ہو اور غزوات میں حاضر ہوئے ہون اور
اپنے معنی اعم کی کہ ایک نظر جمال شریف پر ڈالی ہو اگرچہ تمام عمر میں ایک ہی بار ہو محل نظر اور توقف اور تردد کا ہی اور یہ مسئلہ ذکر کیا گیا ہی
اپنی جگہہ پر اور بیچ شرح ترجمہ باب فضائل صحابہ کی اشارہ اس مضمون پر کیا گیا ہی واللہ اعلم اور حق یہہ ہے کہ فضیلت حضرت کی صحبت کے اگرچہ ایک ہی
نظر ہو مخصوص ہے ساتہہ صحابہ کی اور کسیکو اوسمین کچہہ شرکت نہیں ہے اور اوپر اور فضائل علمی اور عملی میں مجال سخن کے واسع ہی اور اولی یہ ہے

کہ مطلق حکم کیا جاوے کہ صحابہ افضل ہیں سب امت میں **وعن معاویة** قال سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول لا یزال من
امتی امة قائمة بامر اللہ لا یضرهم من خذلهم ولا من خالفهم حتی یاتی امر اللہ وهم علی ذلک متفق علیه اور
روایت ہے معاویہ سے کہا کہ سنا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے تھے ہمیشہ رہیگا امت اجابت میری سے ایک گروہ قائم ساتھ حکم اللہ کے

**ف** یعنی ساتھ امر دین اوسکی کی اور احکام شریعت اوسکی کی کہ یاد کرنا کتاب اللہ کا ہی اور علم سنت کا اور استنباط کرنا کتاب و سنت سے اور جہاد کرنا
فی سبیل اللہ اور خیر خواہی کرنی اوسکی خلق کی اور تمام فروض کفایہ جیسے کہ اشارہ کرتا ہی طرف اسکی قول اللہ تعالیٰ کے ولتکن منکم امة یدعون
الی الخیر ویامرون بالمعروف وینهون عن المنکر یعنے اور چاہیے کہ ہو تم میں سے ایک جماعت کہ بلاویں طرف بھلائی کی اور حکم کریں اچھے
باتوں کا اور منع کریں بری باتوں سے ترجمہ نہیں ضرر کریگا اونکو یعنی اونکی دین امر کو وہ شخص کہ ترک کرے مددگاری اونکی اور نہ وہ شخص کہ مخالفت کرے
اونکی یعنی نہ موافقت کرے اونکی امر کی یہانتک کہ آوے حکم خدا کا یعنی موت اونکی اور انقضای عہد اونکا اور وہ اوپر اوسی کارپایی کی ہونگے

**ف** یعنی قائم ہونگے امر خدا پر اور تائید دین پر اور نہیں اشارہ ہی طرف اسکی کہ روی زمین خالی نہیں ہوگا صلحاء سے کہ ثابت ہیں امر خدا پر دور
ہین نواہی اوسکی سے قائم ہین موافق شریعت پر برابر ہی اونکی نزدیک مددگاری لوگونکی اور مخالفت اونکی او نہی اور تفسیر کیا ہی ایک شارح نی امر اللہ کو ساتھ
قیامت کے لیکن اوسپر اشکال آتا ہی ساتھ حدیث لا تقوم الساعة حتی لا یکون فی الارض من یقول اللہ یعنی نہیں برپا ہوگی قیامت یہانتک کہ نہو زمین میں
وہ شخص کہ کہے اللہ اور کہا ایک شارح نی کہ معنے قائم بامر اللہ یہ ہین کہ جنگل مارینگے ساتھ دین اوسکی کی اور بعضو نے کہا مراد اس گروہ سی تعلیم کرنیوالی حدیث اور
علوم دینیہ کے ہین کہ ترویج سنت اور تجدید دین کی کرینگی اور بعضون نی کہا کہ وہ ہین کہ مقید ہونگی احکام مذہبیہ اور بعضون نے کہا احتمال ہے کہ مراد
یہ ہو کہ شوکت اہل اسلام کی جاتی نہیں رہیگی بالکل اگر ضعیف ہوگا امر اسلام کا ایک جانب میں تو قوی ہوگا ایک اور جانب میں اور قائم ہوگا اوسکی
بلند کرنی پر ایک گروہ مسلمانون کا اور اکثر اسپر ہین کہ مراد غازی ہین کہ ساتھ جہاد کرنی کی کفار سی تقویت اور تائید دین کے کرتی ہین اور اخیر زمانہ میں اسلام
کی سرحدون کی نگہبانی کرینگی اور بعضی حدیثون میں آیا ہی وهم بالشام یعنی اور وہ شام میں ہونگی اور بعضی روایتون میں آیا ہی حتی یقاتل آخرهم مسیح الدجال
یعنی یہانتک کہ قتال کرینگی اخیر اونکی مسیح دجال سے یہ دونو تقریر دلالت کرتی ہین اسپر کہ مراد غازی ہین اور ظاہر عبارت حدیث سی عام معلوم ہوتا ہے

**وذکر** حدیث انس ان من عباد اللہ فی کتاب القصاص اور ذکر کی گئی کتاب القصاص میں حدیث انس کی ان من عباد اللہ لو اقسم علی اللہ لابرہ

## الفصل الثانی

فصل دوسری **عن انس** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مثل امتی مثل المطر
لا یدری اوله خیر ام آخره رواه الترمذی روایت ہے انس سے کہا کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مثل اور حال میری امت کا مشابہ مینہ
اور حال مینہ کی ہی نہیں جانا جاتا کہ اول اوسکا بہتر ہی یا آخر اوسکا نقل کی یہ ترمذی نی **ف** جاننا چاہیے کہ ظاہر حدیث سے یہ سمجھا جاتا ہی کہ شک
اور تردد اور عدم تفضیل میں ہے کہ اول امت بہتر ہی یا آخر امت اور حقیقت میں یہان حقیقة تردد نہیں بلکہ کنایہ اس سے کہ تمام امت بہتر ہی جیسے کہ تمام
مینہ بہتر اور نافع ہی میں سمجھا جاتا ہی کہ سب اجزاء اسکے بہتر اور نافع ہوتی ہین پس خیر یعنی اسم تفضیل کے بہتر ہین مین اگلون نے صحبت رکہی ساتھ حضرت
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور تبلیغ کیا اونکا اور پہنچایا بلانا اونکا اسلام کی طرف اور بنیاد رکہی اونکی قواعد دین کے اور تقویت کی اور مدد
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اور پچہلون نی نگاہ رکہا اور مقرر کیا اوسکو اور تمام کیا اوسکی بنا کو اور محکم کیا اوسکی ارکان کو اور بلند کیا اوسکے
منار کو اور پہیلایا اوسکی روشنی کو اور ظاہر کیا اوسکی نشانیون کو اور اگر حمل او پر معنی اسم تفضیل کے کریں تو بھی درست ہو سکتا ہی باعتبار
تعدد وجوہ خیریت کے حاصل یہ کہ یہ حدیث دلالت کرتی ہی اوپر برابر ہونے یا افاضل کی وجوہ متعددہ مختلفہ کر اور مقرر نزدیک جمہور کی یہ ہی کہ فضل صحابہ کو

ثابت ہی صحابہ کی لیئی اور یہ منافات نہیں رکہتا ہی ساتہ ثابت ہونی فضل کے وجوہ جزئیہ کر اونکی لیئی اور مراد فضل کلی سی کثرت ثواب کی ہی اللہ تعالیٰ کی نزدیک **ف** کہا تورپشتی نی کہ نہیں حمل کیجاوی کی یہ حدیث اوپر تردد کی بیچ فضیلت اول کی آخر پر اسلیئی کہ قرن اول افضل ہیں سب قرنوں سی بلا شک بلا شبہہ پہر وہ کہ قریب اونکی ہین پہر وہ کہ قریب اونکی ہین لیکن جو تہی بیچ اشتباہ کی اوسکی جانب سی اور نہیں مراد اس سی مگر نافع ہونا اوسکا شریعت کے پہیلانی میں یہ ایسا ہی قول قاضی کا طول و طویل لکہکر لکہا ہی کہ حاصل اسکا یہ کہ جیسا کہ نہیں حکم کیا جاتا ہی ساتہ وجود نفع کی بیچ بعض مینہوں کی بعض سے ایسا ہی نہیں حکم کیا جاتا ہی ساتہ وجود خیریت کی بیچ بعض افراد امت کے نہ بعض کے جمیع وجوہ سی اسلیئی کہ حیثیتیں مختلفۃ الکیفیات ہین وَلِكُلٍّ وِجْهَةٌ هُوَ مُوَلِّيهَا فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرَاتِ اور باوجود اسکی بیں فضل مقدم کی لیئی ہی اور نہیں ہی یہ مگر تسلی پچہلوں کے لیئے اشارہ کرنی کا طرف اسکی کہ دروازہ اللہ کا کہلا ہوا ہی اور طلب نافیض کا اوسکی جناب سی متوقع ہی کہا طیبی نی کہ تمثیل امت کے ساتہ مینہ کی نہیں ہے مگر بسبب ہدایت اور علم کی جیسا کہ تمثیل دی ہے آنحضرت نے مینہ کو ساتہ ہدایت اور علم کی بیں مختص ہوگی یہ تشابہت ساتہ مینہ کی ساتہ علما کی اور کاملین کی اونمین سے اور کامل کرنیوالوں کے واسطے غیر اپنے کی بیں مستدعی ہی یہ تفسیر اسکو کہ ارادہ کیا جاوی ساتہ خیر کی نفع بیں نہیں لازم آتی ہی اس سے مساوات بیچ فضیلت کے انتہی مختصر اور خلاصہ یہ کہ یہ امت ساری نہیں خالی ہی خیر سی جیسا کہ اشارہ کیا طرف اسکی آنحضرت نی ساتہ قول اپنی کی ہذہ امۃ مرحومۃ لیکن نبی اوسکا ہی الرحمۃ ہی بخلاف تمام امتوں کی کہ قصہ مختصر ہی اونکی اگلوں ہی میں پہر آئی شر اونکی پچہلوں میں کہ بدل ڈالیں انہوں نی کتابیں اپنی اور تحریف کرڈالا اوسکو طرح طرح کو کہ ہی اوسپر اول اونکی

## اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

تیسری فصل عَنْ جَعْفَرٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبْشِرُوْا وَاَبْشِرُوْا اِنَّمَا مَثَلُ اُمَّتِيْ مَثَلُ الْغَيْثِ لَا يُدْرٰى اٰخِرُهٗ خَيْرٌ اَمْ اَوَّلُهٗ اَوْ كَحَدِيْقَةٍ اُطْعِمَ مِنْهَا فَوْجٌ عَامًا ثُمَّ اُطْعِمَ مِنْهَا فَوْجٌ عَامًا لَعَلَّ اٰخِرَهَا فَوْجًا اَنْ يَّكُوْنَ اَعْرَضَهَا عَرْضًا وَاَعْمَقَهَا عُمْقًا وَاَحْسَنَهَا حُسْنًا كَيْفَ تَهْلِكُ اُمَّةٌ اَنَا اَوَّلُهَا وَالْمَهْدِيُّ وَسَطُهَا وَالْمَسِيْحُ اٰخِرُهَا وَلٰكِنْ بَيْنَ ذٰلِكَ فَيْجٌ اَعْوَجُ لَيْسُوْا مِنِّيْ وَلَا اَنَا مِنْهُمْ رَوَاهُ رَزِيْنٌ

روایت ہے امام جعفر صادق سی کہ نقل کی اونہوں نی اپنی باپ سی یعنی امام باقر سی اونہوں نی نقل کی امام جعفر کے دادا سی یعنی امام زین العابدین علی بن الحسین بن علی رضی اللہ عنہم سی کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی خوش ہوجاؤ اور خوش ہوؤ **ف** مکرر فرمایا اوسکو تاکید کی لیئی یا ایک دنیا کی لیئی اور دوسرا آخرت کی لیئی **ترجمہ** سوای اسکی نہیں کہ حال اور قصہ امت میری کا مشابہ حال اور قصہ مینہ کی ہی یعنی مشابہ حال اور قصہ ابر مینہ کے ہی بیچ حصول نفعت کے نہیں جانا جاتا کہ آخر اوسکا بہتر ہی یا اول اوسکا مانند ایک باغ کی ہی **ف** اونویع کی لیئی ہی یا تخییر کی لیئی اور یعنی اسکی یہ ہین کہ مانند مثال ایک باغ درختوں والی کی ہی مشابہت دیا گیا ساتہ اسکی بیں باعتبار ثمر انکی اور ارکان اور شعبوں اوسکی **ترجمہ** کہ کہلائی گئی اوس سی ایک فوج یعنی نفع اوٹہایا بعض نی بعض سی ایک جماعت نی ایک سال پہر کہلائی گئی بعد اوسکی اوس باغ کی سی جماعت دوسری ایک اور سال نزدیک ہی کہ آخر باغ کا از روی جماعت کی یعنی جماعت آخری کہ باغ سی کہایا ہووی چوڑا زیادہ باغ کا یا چوڑا زیادہ جماعتوں کا از روی چوڑائی کی اور ہووی گہرا زیادہ از روی گہرائی کی **ف** اور معنی چوڑائی اور گہرائی جماعت کے کثرت اوسکی ہجوم اوسکا ہی اور طول نہ کہا اسلیئی کہ عرض اور عمق بعد طول کی ہوتا ہی لیس وہ انکا مستلزم اوسکا ہی **ترجمہ** اور بہت اچہا اوسکا از روی خوبی کی کیونکر ہلاک ہو یعنی بالکل امت کیمیں اول اوسکی ہوں اور ہوگا مہدی بیچ میں اوسکی اور ہونگی عیسیٰ آخر اوسکی ولیکن میان اسکی یعنی جو کچہ کہ ذکر کیا گیا اول اور اوسط اوسکا کہ متصل ہے ساتہ آخر اوسکی کی ایک جماعت ہوگی کج نہیں ہو وہ مجہہ سی یعنی میری تابعین سے اور میری راہ و روش پر اور نہ میں اونسے ہوں **ف** یعنی اونکی اونسی مددگار اونکا بلکہ میں بیزار اور غیر راضی ہوں اونسی بسبب فسق اور ظلم اونکی کی **ترجمہ** نقل کی یہ رزین نے وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ

عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّ الْخَلْقِ اَعْجَبُ اِلَيْكُمْ اِيْمَانًا قَالُوا الْمَلٰئِكَةُ قَالَ وَمَا لَهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ وَهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ قَالُوْا فَالنَّبِيُّوْنَ قَالَ وَمَا لَهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ وَالْوَحْيُ يَنْزِلُ عَلَيْهِمْ قَالُوْا فَنَحْنُ قَالَ وَمَا لَكُمْ لَا تُؤْمِنُوْنَ وَاَنَا بَيْنَ اَظْهُرِكُمْ قَالَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَعْجَبَ الْخَلْقِ اِلَيَّ اِيْمَانًا لَقَوْمٌ يَكُوْنُوْنَ مِنْ بَعْدِيْ يَجِدُوْنَ صُحُفًا فِيْهَا كِتَابٌ يُؤْمِنُوْنَ بِمَا فِيْهَا اور روایت ہے عمرو بن شعیب سے اونہون نقل کی اپنی باپ سے اونہون اپنی دادا سے کہا کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنی پوچھا صحابہ سے کہ کونسی مخلوق بہت پسندیدہ ہے نزدیک تمہاری از روی ایمان کی یعنی ایمان کسکا مخلوقات مین سے بہت قوی اور اچھا جانتی ہو کہا بعضے صحابہ نے فرشتی ہین کہ اونکی ایمان کو بہت اچھا اور قوی جانتی ہین ہم فرمایا آنحضرت نے کیا ہے واسطے فرشتون کی کہ ایمان نہ لاوین حال آنکہ وہ نزدیک پروردگار اپنی کی ہین یعنی وہ مقرب ہین اور دیکھتی ہین عجائب غرائب جبروت کی پس کیا عجب غرابت ہے اونکی ایمان مین کہا اونہین بعض صحابہ نے اور بعضون نے پس پیغمبر ہین کہ ایمان اونکا بہت کامل قوی جانتی ہین ہم **ف** ح اور اس کلام مین سے آتی ہے فضیلت ملائکہ کی انبیا پر ایسی کہ فضیلت باعتبار کثرت ثواب کے ہے عند اللہ **ترجمہ** فرمایا آنحضرت نے اور کیا ہے پیغمبرون کو کہ ایمان نہ لاوین اور شک و شبہہ مین پڑین حال آنکہ وحی آسمان سے اوترتی ہے اونپر **ف** ح اور فرشتہ روح الامین آتا ہے اور بواسطہ پیام پروردگار تعالی کا پہونچاتا ہے اور مشاہدہ ملکوت اور معاینہ اونکی انوار کا کرتی ہین اور وحی لغت مین پیغام اور دلمین ڈالنا سخن پوشیدہ کا ہے اور جو کچھہ کہ دوسرے کو بھیجی تو اور آواز اور شرع مین وحی کہتی ہین پیام حق کو کہ جبرئیل امین لاوین پیغمبر پر **ترجمہ** کہا اونہون نے پس ہم کہ اصحاب آپکی ہین بہت قوی ہے ایمان ہمارا فرمایا آنحضرت نے اور کیا ہے اور کیا مانع ہے تمکو کہ ایمان نہ لاؤ ساتھہ خدا کی اور یقین نہ کرو ساتھہ احکام اور اوامر و نواہی کے حال آنکہ مین درمیان تمہاری ہون **ف** ح اور مشاہدہ کرتی ہو انوار اور آثار وحی کی اور ایمان کی اور دیکھتی ہو نشانیان نبوت کی اور معجزہ اور مطالعہ کرتی ہو جمال باکمال میری سے انوار حق کی اور سرایت کرتی ہین تم مین صحبت اور ہمنشینی میری سے اسرار حقیقت کے اور پیدا ہوتی ہین تصرف اور ارشاد میری سے بیچ ظاہر و باطن تمہاری کی کمالات و کرامات **ترجمہ** کہا راوی نے پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق بہت پسندیدہ خلق کی نزدیک میری از روی ایمان کی البتہ وہ لوگ ہین کہ پیدا ہونگی اخیر میری یعنے بعد وفات میری کی کہ وہ تابعین ہین اور اتباع اونکی روز قیامت تک پاوین گی صحیفے اور اجزا کہ اونمین لکھی ہین احکام دین کی یعنی قرآن ایمان لاوین گی ساتھہ اوس چیز کی کہ بیچ اون صحیفون کے ہے **ف** ع یعنی غائبانہ ایمان لاوینگی ساتھہ سننی اخبار و آثار کی بغیر مشاہدہ اور معاینہ انوار کی اور یہی مراد ہے ساتھہ قول حق سبحانہ کی یؤمنون بالغیب ساتھہ بعضی وجوہ تفسیر کے کی اور مؤید ہے اوسکو یہ جو روایت کیا گیا ہے کہ عبد اللہ بن مسعود کی یارون نی ذکر کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی صحابہ کا اور اونکی ایمان کا پس کہا ابن مسعود نے کہ تحقیق تھا امر محمد کا اور حال اون صلی اللہ علیہ وسلم کا ظاہر و ہویدا اوسکی لیے کہ دیکھتا تھا اونکو پس قسم اوس ذات کی کہ نہین ہے کوئی معبود سوای اوسکی نہ لایا کوئی ایمان لانیوالا افضل ایمان غیب سے پھر پڑھی یہ آیت یعنی یؤمنون بالغیب انتہی اور اگرچہ تابعین پر بھی انوار اور آثار حقانیت کی ظاہر ہین اور دلائل و شواہد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صدق کی واضح لیکن باوجود اسکی مصرعہ از دیدہ بسی فرق بود تا بہ شنیدہ ٭ حاصل یہ کہ اگرچہ صحابہ کا بھی ایمان بالغیب تھا لیکن باعتبار بعضے مومن بہ کی یعنی جن چیزون پر ایمان لانا فرض ہے اور بعضی چیزون کو مشاہدہ کرتی تھی بخلاف تابعین اور اونکی بعد کے لوگون کی کہ اونکا سارا ایمان بالغیب ہے پس اس حیثیت سے ایمان انکا افضل اور پسندیدہ تر ہے **وَعَنْ** عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْعَلَاءِ الْحَضْرَمِيِّ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَنْ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّهٗ سَيَكُوْنُ فِيْ اٰخِرِ هٰذِهِ الْاُمَّةِ قَوْمٌ لَهُمْ مِثْلُ اَجْرِ

اَوَّلِهِمْ يَأْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُقَاتِلُوْنَ اَهْلَ الْفِتَنِ رَوَاهُمَا الْبَيْهَقِيُّ فِيْ دَلَائِلِ النُّبُوَّةِ اور روایت ہے
عبدالرحمن بیٹے علا کی سے کہ حضرمی ہی کہا حدیث کی مجکو اوس شخص نے کہ سنا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتی تھی کہ تحقیق شان یہ ہے کہ نزدیک ہے
کہ ہوگی بیچ اخیر اس امت کے ایک قوم کہ ہوگا ثواب اونکی لیے مانند ثواب اول اونکی کی کہ صحابہ ہین حکم کرینگی ساتھ شرعی باتون کی کہ پہچانا گیا ہی جود اونکا
دین میں اور منع کرینگی لوگونکو خلاف شرع سے کہ وجود اوسکا نا آشنا اور انکار کیا گیا ہی اور لڑینگی یعنی اپنی ہاتھون یا زبانون سے فتنہ والون سے
کہ باغی اور خارجی اور رافضی اور تمام بدعتی ہین نقل کین یہ دونون حدیثین بیہقی نے دلائل النبوۃ میں وَعَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ طُوْبٰى لِمَنْ رَاٰنِيْ وَطُوْبٰى سَبْعَ مَرَّاتٍ لِمَنْ لَّمْ يَرَنِيْ وَاٰمَنَ بِيْ رَوَاهُ اَحْمَدُ اور روایت ہے ابی امامہ
سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خوشی ہو جیو اوس شخص کو کہ دیکھا مجکو یعنی اور ایمان لایا مجپر اور خوشی سات بار اوسکی لیے کہ نہ دیکھا مجکو اور ایمان
لایا مجپر نقل کیے یہ احمد نے ف اور تعیین عدد سات کا شاید شارع کی علم پر ہی یا بسبب ہونے اوسکی کی عدد مبارک متعارف بیچ مبالغہ اور تکثیر کی پس مراد
اس سے تکثیر ہی نہ تحدید وَعَنِ ابْنِ مُحَيْرِيْزٍ قَالَ قُلْتُ لِاَبِيْ جُمُعَةَ رَجُلٍ مِّنَ الصَّحَابَةِ حَدِّثْنَا حَدِيْثًا سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ اُحَدِّثُكَ حَدِيْثًا جَيِّدًا تَغَدَّيْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَنَا اَبُوْ عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ فَقَالَ
يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَحَدٌ خَيْرٌ مِّنَّا اَسْلَمْنَا وَجَاهَدْنَا مَعَكَ قَالَ نَعَمْ قَوْمٌ يَكُوْنُوْنَ مِنْ بَعْدِكُمْ يُؤْمِنُوْنَ بِيْ وَلَمْ يَرَوْنِيْ
رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالدَّارِمِيُّ وَرَوٰى رَزِيْنٌ عَنْ اَبِيْ عُبَيْدَةَ مِنْ قَوْلِهِ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَحَدٌ خَيْرٌ مِّنَّا اِلٰى اٰخِرِهٖ اور روایت ہے
ابن محیریز تابعی سے کہ کہا کہا مین نے واسطی ابی جمعہ کی کہ ایک شخص تہا صحابہ مین سے روایت کر میری لیے ایک حدیث کہ سنی ہو تو نی رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا ہان روایت کرونگا مین تجسے ایک حدیث خوب کہ فائدہ دیگی تجکو اور بشارت بخشی خیریت اور فضیلت کی طعام چاشت کا
کہایا ہمنے ساتھ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور تہی ساتھ ہماری ابو عبیدہ بن الجراح کہ عشرہ مبشرہ سے ہین پس کہا ابو عبیدہ نے یعنی واسطی اظہار
شکر نعمت الٰہی کی اور احسان و انعام حضرت رسالت پناہ کی یا رسول اللہ کیا کوئی بہتر ہی ہم سی اسلام لائی ہم یعنی آپ کی ہاتھ پر اور جہاد کیا ہمنے
ہمراہ آپ کی فرمایا انحضرت نے ہان بہتر ہین تمسے وہ لوگ کہ ہونگی پیچھے تمسی ایمان لاوینگے مجپر حالانکہ نہین دیکھا مجکو ف یعنی اکثر یہ ہین کہ وہ
بہتر ہون تم سے بعض حیثیت سے اگرچہ تم بہتر ہو اونسے مسابقہ اور مشاہدہ اور مجاہدہ کی جہت سے ترجمہ روایت کی یہ حدیث احمد اور دارمی نے یعنی ابن محیریز
اور روایت کی ابو عبیدہ سے قول اونکی ہی قال یا رسول اللہ احد خیر منا آخر تک یعنی اور حکایت ابن محیریز اور ابی جمعہ کی نقل نہین کی وَعَنْ مُعَاوِيَةَ
بْنِ قُرَّةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا فَسَدَ اَهْلُ الشَّامِ فَلَا خَيْرَ فِيْكُمْ وَلَا يَزَالُ طَائِفَةٌ مِّنْ اُمَّتِيْ مَنْصُوْرِيْنَ
لَا يَضُرُّهُمْ مَنْ خَذَلَهُمْ حَتّٰى تَقُوْمَ السَّاعَةُ قَالَ ابْنُ الْمَدِيْنِيِّ هُمْ اَصْحَابُ الْحَدِيْثِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ
صَحِيْحٌ اور روایت ہے معاویہ بن قرہ سے کہ نقل کی اپنی باپ سے ف یعنی قرہ بن ایاس سے کہ صحابی ہی اور معاویہ مذکور تابعی ہی عالم عادل
فقیہ پیدا ہوئی اونکی روز جمل کے ہوئی اور وفات اونکی ایک سو تیرہ برس مین ہین ترجمہ کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت کہ تباہ ہووین
اہل شام پس نہین بھلائی ہوگی تم مین ف یعنی بیٹھنے کی لیے یا متوجہ ہونے کی لیے طرف اوسکی انتہی اور حضرت شیخ رحمہ نے لکھا ہی ظاہر
کہ مراد یہ ہی کہ اہل شام قائم ہونگی امر دین پر اخیر زمانہ مین پس جب وہ تباہ ہونگی اور یہ ہوگا بیچ وقت قائم ہونے قیامت کے جسوقت کہ باقی
نہین رہیگا کوئی کہ کہی لا الہ الا اللہ جیسا کہ وارد ہوا ہی کہ قائم نہین ہوگی قیامت مگر اوپر شریر لوگون کی پس خیر نہین ہوگی اسلیے کہ باقی نہین
رہیگا اوسوقت کوئی اہل خیر سے ترجمہ اور ہمیشہ رہی گی ایک جماعت میری امت سے مدد کی گئی یعنی غالب اعدا پر نہین ضرر کریگا اونکو

یہ شخص کہ مدد کرینگے اونکو عنایت الٰہی او ذیر ہینگے رہو نگی یہانتک کہ برپا ہو قیامت **ف** یعنی قرب قیامت ہو یعنی کہ اوپر گذر چکا ہے کہ نہیں قائم ہوگی قیامت اس حال میں کہ زمین میں ہو اللہ کہنے والا **ترجمہ** کہا ابن مدینی نی ادا کابر محدثین سے ہیں وہ جماعت اصحاب حدیث ہیں **ف** یعنی محدث کہ حفاظ حدیث کی ہیں راوی اوسکی اور عمل کرنیوالی سنت پر کہ بیان کرنیوالی ہے کتاب کی یہی لوگ ہیں اہل سنت جماعت ہیں **ترجمہ** نقل کیا یہ ترمذی نے اور کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے **وعن** ابن عباس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان اللہ تجاوز عن امتی الخطاء والنسیان وما استکرہوا علیہ رواہ ابن ماجۃ والبیہقی روایت ہے ابن عباس سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تحقیق اللہ تعالیٰ نے معاف کیا میری امت سے خطا اور نسیان کو اور اوس چیز کو کہ زبردستی کیجی گئی ہیں اون پر اوسپر نقل کی یہ ابن ماجہ اور بیہقی نے **ف** جاننا چاہیے کہ خطا ضد صواب ہے اسی طرح میں ہی خطا نا راست نقیض صواب کے اور مقصود و عمد دونوں طرح آتا ہے خطیہ بمعنے گناہ کے یا جو گناہ کہ بے قصد کیے ہو کذا فی القاموس اور خطا ساتھ زبر خ اور جزم ط کے ہے یعنی گناہ کے اور بعضون نے کہا خطا کہتے ہیں اوس وقت کہ قصد کرے اور اخطا اوس وقت کہ بلا قصد نہ کرے اور مخطی وہ شخص کہ قصد صواب کا کرے اور غیر صواب میں پڑ جاوے اور خاطی اور وہ شخص کہ قصد کرے اوس چیز کا کہ نہ کرنی چاہیے اور کہتے ہیں اوس شخص کو کہ چاہتا ہے ایک چیز کو کرنا اور ناگہاں غیر اوس چیز میں پڑ گیا خطا کی اور ساتھ اوس کی خطا مقابل عمد کی آتا ہے جیسے کہ چاہا کہ تیر مارے شکار کو ناگہاں آدمی کو لگ گیا اور مار ڈالا اوسکو بخطا یا قصد کلی کرنے کا رکہتا تھا ناگہاں پانی حلق میں اوتر گیا اور مراد اس حدیث میں یہی معنی ہیں اور نسیان ضد حفظ کا ہے یعنی فراموشی کی اور سہو بھی معنی نسیان کے ہی بولتے ہیں کہ سہو کیا فلانی کام میں یعنے نسیان کیا اوس سے اور غافل ہوا اوس سے اور گیا دل اوسکا اور جگہ اور مراد تجاوز کرنا خطا اور نسیان سے یہ ہے کہ گناہ نہیں اون میں اور گنہگار نہیں ہوتا بسبب انکے اور نہ یہ کہ مواخذہ نہیں ہوتا مثلاً اسلیے کہ بیچ قتل خطا کی ثابت ہے دیت اور کفارہ اور بیچ افطار کرنے کی ساتھ خطا کی واجب ہے قضا روزہ کی اور بیچ نسیان کی واجب نہیں ہے قضا روزہ کی بسبب اسکے ہے کہ صاحب حق کی جانب سے ہے جیسے کہ حدیث میں آیا ہے کہ تمام کرے اپنے روزے کو اسلیے کہ نہیں کھلایا اور نہیں پلایا ہے تجھکو مگر خدا نے اور بیچ نسیان اکثر سہو و نماز کی واجب ہوتا ہے سجدہ اور بیچ تلف کرنے مال لوگون کی ساتھ سہو کی واجب ہوتا ہے ضمان اور لفظ وما استکرہوا علیہ ساتھ صیغہ مجہول کی ہے یعنی وہ گناہ کہ طلب کیے گئے اوس سے بوجہ اکراہ یعنے زبردستی کی یعنی باعث ہوا انسان کو کوئی اوس چیز پر کہ مکروہ رکھے وہ اوسکو اور نہ ارادہ کرے اوسکی کرنے کا اگر نہ ہو باعث ہونا اوسپر ساتھ وعید کی مانند قتل کرنے کی اور ضرب شدید کی اور اکراہ کی لیے ہی تفصیل ہے بیچ حق اللہ اور حق العباد کی چنانچہ اصول کی کتابون میں وہ تفصیل لکھے ہوئی ہے اور باوجود اسکی گناہ مرتفع ہے اور مراد تجاوز سے یہی ہے **وعن** بہز بن حکیم عن ابیہ عن جدہ انہ سمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول فی قولہ تعالیٰ کنتم خیر امۃ اخرجت للناس قال انتم تتمون سبعین امۃ انتم خیرہا واکرمہا علی اللہ تعالیٰ رواہ الترمذی وابن ماجۃ والدارمی وقال الترمذی ھذا حدیث حسن اور روایت ہے بہز بیٹے حکیم بیٹے معاویہ بیٹے حیدہ قشیری بصری کی ہے کہ نقل کی اپنے باپ سے یعنی حکیم بن معاویہ سے اونہی نقل کی بہز کی دادا سے یعنی معاویہ بیٹے حیدہ کی ہے کہ اونہی سنا آنحضرت سے کہ فرماتے تھے بیچ تفسیر قول اللہ تعالیٰ کی کہ فرمایا ہے کنتم خیر امۃ اخرجت للناس یعنی تھے تم بہتر امت کی کہ ظاہر کی گئی لوگون کے لیے **ف** یعنی تھے وہ ایسے ہی بیچ علم اللہ تعالیٰ کی اور لوح محفوظ کی یا درمیان اگلی امتون کی اور مراد تمام مومنین اس امت کی ہیں خواص و عوام کہ ہر ایک کو فضیلت ہے اگلی امتو پر بیچ حسن اعتقاد اور ثبات قدم کی ایمان میں اور زیادتی محبت کی ساتھ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی اور نہ مرتد ہونے کی اور نہ نکلنے کی ربقہ اسلام سے اور مانند اسکی کی اور بعضون نے کہا کہ مخصوص ہے یہ ساتھ

علما اور شہدا اور صالحین کو اور مراد خیریت امت کا مخصوص ہے اور بعضون نے کہا کہ مراد مہاجرین اولین و جہ تخصیص کے ظاہر نہیں ہے اور حق یہی ہی
کہ صادق ہی تو جمعہ فرمایا آنحضرت نے تم پورا کرتے ہو ستر امتون کو کہ تم بہتر ہو اونکی اور بہت گرامی قدر اونکی ہو اللہ کے نزدیک نقل کی یہ ترمذی نے
اور ابن ماجہ اور دارمی نے اور کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث حسن ہے **ف** مراد عدد ستر سے تکثیر ہی نہ تحدید اور یہ عدد یعنی تکثیر کی بہت آتا ہی
یا یہ کہ ستر امتین جو بڑی بڑی گذری ہیں وہ مراد ہیں اور مراد ساتھ اتمام کی ختم ہی یعنی جیسے پیغمبر تمہارے خاتم النبیین ہیں سردار رسولون کے
ہین تم بھی خاتم امتون کے اور اکرم اور اتم اونکی ہو اور ذکر کیا بغوی نے ساتھ سند اپنی کی بطریق مرفوع کی قال ان الجنة حرمت على الانبياء
كلهم حتى ادخلها وحرمت على الامم حتى تدخلها امتي یعنی فرمایا آنحضرت نے کہ بلاشبہہ جنت حرام ہی سب انبیا پر یہانتک
کہ داخل ہون مین اوسمین اور حرام ہوئی جنت سب امتون پر یہانتک کہ داخل ہو جنت مین امت میری اور یہ اشارہ ہی طرف حسن خاتمہ کی کہ
مبنی ہی حسن ابتدا پر جیسے کہ اشارہ کیا طرف اسکی حق سبحانہ نے ان الذين سبقت لهم منا الحسنى پس ہم آخر ہین پیدایش مین اور اول
ہین رتبہ مین والحمد لله الذي جعلنا من اهل الاسلام وعلى دين نبينا محمد صلى الله عليه وسلم والحمد
لله الذي بنعمته تتم الصالحات وبشكره تزيد البركات والخيرات اور ختم ہونا کتاب کا ساتھ اس حدیث کی کہ مشعر
اوپر ختم اور اتمام اور تکمیل کے ہی عنایت اور کرم ختم کرنیوالی کی ہی یعنی اللہ تعالی کی ہی ہی اور حدیث پہلی کہ ان اللہ تجاوز عن امتی
الخطاء والنسيان ہی مناسب ہے واسطے عذر کرنی کی اوس چیز کی کہ واقع ہوئی ہو قسم خطا اور سہو و نسیان سی ختم الله لنا بالحسنى وتجاوز
عنا ما وقع من السهو والنسيان بحرمة نبيه اخر الزمان صلى الله عليه وسلم وعلى اله واصحابه ذوي الفضل
والاحسان انتہی جاننا چاہیے کہ مشکوۃ کی شرحون مین تو مشکوۃ اسی حدیث پر تمام ہوئی ہی اور بعضی نسخون مین یہ عبارت بھی لکھی ہے

**ثم قال مؤلف الكتاب** شكر الله سعيه واتم عليه نعمته وقع الفراغ من جمع
الاحاديث النبوية صلى الله عليه وسلم اخر يوم الجمعة من رمضان عند رؤية هلال شوال سنة سبع
وثلاثين وسبعمائة بحمد الله وحسن توفيقه والحمد لله رب العلمين والصلوة والسلام على محمد واله
وصحبه اجمعين پھر کہا مصنف کتاب مشکوۃ کی نی قدر دانی کری اللہ اوسکی سعی کی اور تمام کری اوسپر نعمتین اپنی واقع ہوئی فراغت جمع
کرنی حدیثون نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی سی آخر دن جمعہ رمضان نزدیک دیکھنی ہلال شوال کے سات سو سینتیسوین برس مین ساتھ حمد اللہ
تعالی کی اور نیک توفیق اوسکی کے تعریف واسطے اللہ کے ہی پالنی والا عالمونکا ہی اور درود اور سلام اوپر محمد کی اور آل اونکی کی اور اصحاب
اونکی کی اور تابعین اونکی کی اور فرق اونکی کی سب پر **الحمد لله حمدا كثيرا طيبا مباركا فيه**
تمام ہوا یہ ترجمہ بکرم و عنایت پروردگار متعال کے ای مولی میری کیا بعید ہی تیری رحمت واسعہ سے کہ اس میری سعی کو قبول فرمادی اور
اس عاجز ضعیف نحیف کی تقصیر یاد نہ لاوی جو کچھ سہو ہوا درگذر فرمادی اور مجھکو اور میری استاد اور ماں باپ کو روز قیامت کے بخشش ہی مین داخل
فرمادی یارب العالمین مکرر یہ کمترین عرض ہی کہ مجھ شرمسار کو اور میری اوستاد مولانا اسحق صاحب مہاجر فی سبیل اللہ رحمہ اللہ کو اور میری ماں باپ
سب مسلمانون کو مغفور و مرحوم کر اور تیری شان ستاری کا ظہور ہماری حال پریشان بال پر ہو اللهم اتنا في الدنيا حسنة و
في الاخرة حسنة وقنا عذاب النار اللهم لا تدع لنا ذنبا الا غفرته ولا هما الا فرجته
ولا دينا الا قضيته ولا حاجة من حوائج الدنيا والاخرة الا قضيتها يا ارحم الراحمين اللهم